

ہنگامہ ہنگامہ از ایرج ضیاء

کمال فیہل جرات مقدمات متفصلہ علی عدالتہائے
ہندو پر پوی کہ نسل انگلستان

جلد (۴۱) باب ۱۹۳۳ء

قیمت بتکمیل فی جلد تین روپہ ہر شمول محصول

مطبوعہ

مطبعہ عظیمہ ہندوستان

الذی یؤتی فی الحیاة

الذی یؤتی فی الحیاة

الذی یؤتی فی الحیاة

الحیة فی الحیاة

کل فی الحیاة
لقد رزقناکم فی الحیاة
والذی یؤتی فی الحیاة

الحیة

الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة
الحیة فی الحیاة

الحیة

الحیة فی الحیاة

الحیة

الحیة فی الحیاة

الحیة

الحیة فی الحیاة

الحیة

الحیة فی الحیاة

الذی یؤتی فی الدنیا و الآخرة

الذی یؤتی فی الدنیا و الآخرة

الذی یؤتی فی الدنیا و الآخرة

جوامع / ۱۳۱۲ / ۱۳۱۲

۱۰۰۰ ریال / ۱۰۰۰ ریال / ۱۰۰۰ ریال

شماره	تاریخ	موضوع	توضیحات
			(الف)
۱۳۶۲	۱۰۳۲	۱۰۳۲ / ۱۰۳۲ / ۱۰۳۲	۱۰۳۲ / ۱۰۳۲ / ۱۰۳۲
۹۱۵	۶۰۸	۶۰۸ / ۶۰۸ / ۶۰۸	۶۰۸ / ۶۰۸ / ۶۰۸
۱۵۰	۲۰۹	۲۰۹ / ۲۰۹ / ۲۰۹	۲۰۹ / ۲۰۹ / ۲۰۹
۶۶۳	۵۸۲	۵۸۲ / ۵۸۲ / ۵۸۲	۵۸۲ / ۵۸۲ / ۵۸۲
۱۳۴۲	۱۰۱	۱۰۱ / ۱۰۱ / ۱۰۱	۱۰۱ / ۱۰۱ / ۱۰۱
۹۸	۴۲	۴۲ / ۴۲ / ۴۲	۴۲ / ۴۲ / ۴۲
۱۰۱۴	۴۶۳	۴۶۳ / ۴۶۳ / ۴۶۳	۴۶۳ / ۴۶۳ / ۴۶۳
۱۳۸۲	۱۰۳۹	۱۰۳۹ / ۱۰۳۹ / ۱۰۳۹	۱۰۳۹ / ۱۰۳۹ / ۱۰۳۹
۳۳۲	۱۸۲	۱۸۲ / ۱۸۲ / ۱۸۲	۱۸۲ / ۱۸۲ / ۱۸۲
۱۱۲۱	۸۴۳	۸۴۳ / ۸۴۳ / ۸۴۳	۸۴۳ / ۸۴۳ / ۸۴۳
۲۰۰	۱۵۰	۱۵۰ / ۱۵۰ / ۱۵۰	۱۵۰ / ۱۵۰ / ۱۵۰
۳۶۱	۲۴۸	۲۴۸ / ۲۴۸ / ۲۴۸	۲۴۸ / ۲۴۸ / ۲۴۸

روزنامہ پبلشرز

پبلشرز
پریس
پریس

اس جلد میں ۱۱۴۱ جملہ چھاپہ کاروں کی فہرست ہے۔

اور ۱۱۴۱ جملہ چھاپہ کاروں کی فہرست ہے۔

۱۳۱	پبلشرز	۱۹	بروئی کونسل
۱۳۲	پبلشرز	۱۹	پبلشرز
۱۳۳	پبلشرز	۲۲	پبلشرز
۱۳۴	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۳۵	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۳۶	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۳۷	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۳۸	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۳۹	پبلشرز	۳۰	پبلشرز
۱۴۰	پبلشرز	۳۰	پبلشرز

۱۱۵	۸۶	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۱۲	۸۵	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۸۴	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷
۱۰۶	۸۳	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۳	۸۲	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱
۱۰۰	۸۱	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
۹۷	۸۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
۹۴	۷۹	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۹۱	۷۸	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹
۸۸	۷۷	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۸۵	۷۶	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳
۸۲	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۷۹	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹
۷۶	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۷۳	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷
۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶
۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵
۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱۲۶۲	۹۴۹	۱۲۶۲	۱۲۶۲	۱۲۶۲	۱۲۶۲
۲۵	۱۵	۲۵	۱۵	۲۵	۱۵
۱۶	۱۲	۱۶	۱۲	۱۶	۱۲
۱۲۶۳	۹۴۵	۱۲۶۳	۹۴۵	۱۲۶۳	۹۴۵
۱۲۶۴	۹۱۹	۱۲۶۴	۹۱۹	۱۲۶۴	۹۱۹
۱۲۶۵	۱۰۰۴	۱۲۶۵	۱۰۰۴	۱۲۶۵	۱۰۰۴
۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰	۱۲۶۵	۹۵۰
۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹	۸۱۰	۲۱۹
۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹	۴۵۱	۲۳۹
۳۴۴	۲۷	۳۴۴	۲۷	۳۴۴	۲۷
۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹	۱۱۵۴	۸۶۹
۸۱۷	۲۲	۸۱۷	۲۲	۸۱۷	۲۲
۶۶	۵۸	۶۶	۵۸	۶۶	۵۸
۲۷۱	۱۹۷	۲۷۱	۱۹۷	۲۷۱	۱۹۷
۹۱۳	۷۸۷	۹۱۳	۷۸۷	۹۱۳	۷۸۷
۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸	۱۱۲۲	۸۵۸
۱۰۲۳	۷۶۹	۱۰۲۳	۷۶۹	۱۰۲۳	۷۶۹
۸۴۳۲	۶۲۷	۸۴۳۲	۶۲۷	۸۴۳۲	۶۲۷
۹۹۳	۷۴۷	۹۹۳	۷۴۷	۹۹۳	۷۴۷
۱۲۹۱	۹۷۱	۱۲۹۱	۹۷۱	۱۲۹۱	۹۷۱

۵۹۷	۴۴۹	لاجرٹل ۲۲ (۱۹۳۷ء)	
۱۳۱۷	۹۱۶	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	۲۴ مریض لیسر کویٹنگ
۳۳۳۳	۲۵۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	ریجنل
۲۲	۱۰	لاجرٹل	ریجنل
۷۲۸	۵۴۷	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	دہلی دارالحکومت اور آکسور ریسرچنگ مانتھو راسے
۹۰۳۳	۶۷۹	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۴۶۰	۳۴۶	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۷۱۰	۵۳۴	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۸۶	۱۳۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۱۱۹	۸۴۲	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۴۶	۱۱۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۶۷۰	۵۰۳	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۲۶۸	۲۰۲	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۴۲۹	۳۲۲	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۲۳۶	۱۷۸	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۲۸	۳۱	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۰۷۸	۶۱۱	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۱۶۱	۸۷۳	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۴۰۳	۱۰۵۴	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۱۳۷۴	۱۰۳۳	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۴۴۶	۳۳۵	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰
۷۴۶	۵۶۱	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰	انڈین لائبریری ریکورڈنگ - ۱۱۱۴۰

۱۲۱۳	۹۱۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۲۴۳	۵۵۰	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۲۴۴	۹۵۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۰۹	۸۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۵۶۳	۴۳۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۰۸۲	۶۱۴	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۳۹۱	۲۹۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۱۱۸	۸۴۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۲۰۱	۱۵۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۰۲۳	۴۴۰	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۶۱	۴۵	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۸۸	۶۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۳۶۹	۲۸۵	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۲۹۳	۲۲۰	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۹۵۵	۴۱۸	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۵۶	۴۲	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت
۱۲۱۸	۹۹۱	اگر شل لاجر شل ۱۲۲۳	در حاکمیت

۱۲۰	۹	نی، سرشی بال، نگه، سا، در حصه، خمر، عا، خا، اوده -
۱۲۵۳	۹۳۳	رشدی، لال // دنیا، لایق، نگه
۶۴۰	۴۸۱	لال // پایش، لال
		پوشای، اودار // راماسی، بهاتین
۱۲۵۶	۹۴۵	پوپوت // در، اوس، ونا، نه
۴۱۱	۴۰۹	اسماء، پوپوت، دیو، کهر // رام، حیار، تار، یاری
۱۱۶	۸۷	دیو، کهر، پوپوت، کمار، (در، حیار، کمار) راجه، سوز
۸۸۸	۶۶۸	پول، چند // (سماء، سوزی)
۹۰۹	۶۸۴	راج، بار، می، کمر، منبر، کمر، می
۴۹۶	۴۷۳	(ط)
		تار، نیم، ملک، منظم
۶۰۳	۵۶۹	تار، کمر، کوشش // کمر، اردن، حه، مانگه
۵۰۹	۴۸۶	(ط)
		شا، لای، یرن، داس، لیل، کنی، بنام، حیفه، یونو، اوتار، بی
۶۳۳	۴۶۹	ال، آباد، لاجر، نل، ۲۱، ۲۵، لای، پور، ۲۵، آل، اندی، پور، ۲۵
۱۲۴۸	۹۳۹	پوپوت، کوش، ۱۹، ۲۳، مدراس، ویکلی، نو، ۲۰، ۲۳
۱۲۵۳	۹۶۶	مدراس، لاجر، نل، ۱۸، ۲۵، مدراس، لاجر، نل، ۱۸، ۲۵
		اوده، اور، اگر، لای، پور، ۲۵، آل، اندی، پور، ۲۵
		بیکلی، نو، ۲۰، ۲۳، کلکته، لاجر، نل، ۱۸، ۲۵
		(پوپوت، کوش)
		آل، اندی، پور، ۲۵، آل، اندی، پور، ۲۵
		مدراس، ویکلی، نو، ۲۰، ۲۳، کلکته، لاجر، نل، ۱۸، ۲۵
		لال // راجه، سوز، کمر، منبر، کمر، می

۱۱۸	۸۶۵	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	بہاری کوری	بنام سنگہ
۱۶۶	۱۳۳	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	جہنگو سنگہ	در قتل سنگہ
۲۸۳	۱۶۴	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چندو لاجپور	در لالہ راجپور
۳۶۳	۱۶۳	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	بہت سنگہ	در رام گوبال
۱۰۰۴	۶۵۴	الہ آباد لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	بہت سنگہ	در بدنام رام گوبال
۱۲۵۱	۳۰۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	بہت سنگہ	در بدنام رام گوبال
۸۳۶	۶۲۹	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چار چند ایرماک	در بدنام رام گوبال
۱۲۵۸	۱۰۲۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۴۵	۳۳	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۶۵۹	۵۰۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۵۱۳	۵۳۶	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۸۱۴	۶۱۲	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۱۹۱	۱۴۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۹۰۵	۶۰۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۲۵	۱۹	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۹۴۴	۵۱۰	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۶۳۶	۴۵۴	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۵۶۴	۵۰۵	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال
۵۰۵	۴۰۱	انڈیا لاجپور ۲۱/۵۳ (نیرین لاجپور) الہ آباد ۴۵/۶۱۳	چاندل	در بدنام رام گوبال

۱۰۹۹	۸۰۱	لا دیو کلی ۱۴ در اس لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ ۱۳۵ - ۱۳۵	انام سوامی ایر بنام ٹی سرائیہ ایر
۱۶	۱۲۰	انڈین لاجرٹل پینٹ ۲۵ -	(ج)
۳۳۱	۳۲۴	اودہ لاجرٹل ۹۹ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	بنام کیسٹن ہارام
۶۱۶	۳۶	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در زمرات سوشل سروس
		الہ آباد لاجرٹل ۲۱ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در اجادہ کلا سندسک
		لا دیو کلی ۱۸ در اس لاجرٹل ۱۳۵ - ۱۳۵	در بنواری مال
۶۱۴	۳۶۲	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در ملک فطلم
۹۶	۶۳	اودہ لاجرٹل ۲۱ - ۲۱	در حکم ریوی ریوی
۳۶	۳۵	لا دیو کلی ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در تانابیل
۴۶۶	۳۵۰	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در دایرتاب سنگہ
۵۶۰	۳۲۹	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در ملک فطلم
۶۰۹	۵۲۳	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در دیوت رائے
۱۲۳۸	۹۳۱	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در محمد عبدالکریم
۸۶۳	۶۴۹	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در ملک فطلم
۹۵۲	۶۱۶	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در مسافہ راجھی
۵۰۶	۳۸۰	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در بلدر
۴۶۰	۳۵۳	اودہ لاجرٹل ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در کلا جگدیا نارائن
۸۰۹	۶۰۸	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در کوٹھی کسوری لال
۱۲۲۶	۹۲۳	انڈین لاجرٹل پینٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	در مہنت سنگ داس
۹۴۸	۶۱۳	لا دیو کلی ۱۲۳ آل انڈیا ریورٹ ۱۳۵ - ۱۳۵	

۱۲۶۵	۹۵۹	کتاب الفارسی	الفارسی
۱۳۱۶	۹۱۵	آل انباریو رتبه الی آباد	آل انباریو رتبه الی آباد
۸۲۹	۶۲۸	لاهوری	لاهوری
۹۰۷	۶۸۲	لاهوری	لاهوری
۱۱۴۸	۸۶۳	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۱۴۶	۸۶۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۰۰	۷۵	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۴۰۲	۳۰۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۹۹۲	۷۴۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۶۶۸	۵۰۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۳۳۴	۱۰۱۸	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۲۶۳	۱۹۸	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۳۶۱	۲۷۹	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۷۶۱	۵۸۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۲۸۲	۹۶۴	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۵۰۷	۳۸۲	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۲۷۷	۹۶۱	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۱۱۶۹	۸۷۹	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی
۴۹۰	۳۶۹	کتاب الفارسی	کتاب الفارسی

۳۹۶	۲۹۸	ملکی -	سازمان پست و تلگراف
۱۶۰	۱۲۰	لاجرل ۱/۲ در اس کی فوس ۱۹۲۲ -	سنگریا
۱۵۵۶	۴۵۸	پیشہ لاریو ۱/۲ کیلومیٹر ۱۹۲۲ -	شیام سدرائے
۵۲۶	۵۲۶	اودہ لاجرل ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	نیام لال
۱۳۹۲	۱۰۲۶	اندین لاریو ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	تلیو
۵۳۴	۲۰۱	کرکمل لاجرل ۱/۲ -	شیو پٹن
۲۶۵	۲۰۶	اودہ کیل ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	شیو دت پادریگ
۴۲۲	۳۱۶	اودہ لاجرل ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	تیو ماربن
۴۵۶	۳۲۲	آل اندیاریو ۱/۲ کیلومیٹر ۱۹۲۲ -	تیو ماربن لال
۸۶۰	۶۴۴	اودہ لاجرل ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	منونند
		آل اندیاریو ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	(ص)
۱۰	۸	آل اندیاریو ۱/۲ -	صاحب وزیر ہند
۱۰۴۲	۷۶۵	در اس لاجرل ۱/۲ در اس کی فوس ۱۹۲۲ -	صاحب وزیر ہند
۴۶۴	۲۸۱	لاجرل ۱/۲ در اس کی فوس ۱۹۲۲ -	صاحب وزیر ہند
۵۱۶	۳۸۹	در اس لاجرل ۱/۲ -	صاحب وزیر ہند
		آل اندیاریو ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	اچھا صاحب علی خان
۱۳۹۵	۱۰۴۹	اندین لاریو ۱/۲ آل اندیاریو ۱۹۲۲ -	عاشق حسین خان
۵۳۵	۵۵۳	کرکمل لاجرل ۱/۲ -	(ع)
۱۰۲۴	۷۶۶	اودہ اور آگرہ لاریو ۱/۲ -	عاشق علی
۴۵۴	۳۰۱	آل اندیاریو ۱/۲ -	اسماء عایشی بی
		اودہ لاجرل ۱/۲ اودہ اور آگرہ لاریو ۱/۲ -	عاشق علی

[illegible]

۵۲۳	۲۹۲	کتابخانه لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر کلکتہ ۱۹۲۳ء -	بنام دنگا مرن ناگ	کامیابی کمار سرب
۶۳۰	۴۰۲	بینہ لاجپور ۱۳۲۷ بینہ لاجپور ۱۳۲۷ -	در کچھوہ دن پرشاد	کپانیوہ چھا
۶۸۲	۵۱۳	الہ آباد لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر الہ آباد ۱۹۲۳ء -	در کھنیا لال	کھنیا چنڈ
۶۸۶	۴۸۶	الہ آباد -	در مانگ	کدیرا ناچو
۷۲۱	۵۲۲	کتابخانه لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر کلکتہ ۱۹۲۳ء -	در ملک مغل	کرتار سنگہ بھوک
۹۱۱	۶۸۵	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در لاہور سنگہ	کرتار سنگہ
۱۱۲۳	۹۴۵	الہ آباد لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر الہ آباد ۱۹۲۳ء -	در رام ادگر سنگہ	درائے حق (کرتار داس)
۱۲۳۰	۹۲۵	کتابخانه لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر کلکتہ ۱۹۲۳ء -	در سمان علی سنج	کرتار داس اجاچی
۹۳۵	۷۰۳	الہ آباد -	در دال چنڈ	چودھری کرن سنگہ
		لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در شکر دیو	کری بابا
۲۹۰	۳۱۸	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در عبدالحق	کرم بخش
۳۳۱	۲۴۹	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در ہوت	کرم بخش
۶۱۰	۴۵۶	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در حکیم جودھری	کشمیر دلی
۱۲۹	۹۷۳	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در اندرا دھن چٹیا	کشمیر دلی
۱۳۶	۱۰۲۶	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در نجات سنگہ	کشمیر دلی
۳۷۸	۳۶۰	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در سوندر تہاچی	کشمیر دلی
۱۱۹۱	۸۹۱	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در سنگا ناگلی مال	کشمیر دلی
۲۲۱	۱۶۶	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در گوہر دینا رام	کشمیر دلی
۶۰۹	۴۵۸	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در سک دلی	کشمیر دلی
۱۰۱۲	۷۶۱	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در ملک مغل	کشمیر دلی
۱۰۵	۷۹	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -	در نثار پراست	کشمیر دلی
۱۰۰۱	۷۵۳	لاہور لاجپور ۱۳۲۷ آمل اندیا ریڈر لاہور ۱۹۲۳ء -		کشمیر دلی

۶۲۴	۵۴۵	کلکتہ لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز کلکتہ ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۱۵۹۳	۸۳۲	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۱۱۲۹	۸۴۹	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۴۶۱	۴۹۴	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۴۳۲	۳۲۵	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۸۵۱	۶۰۳	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۶۳۰	۵۴۹	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۳۳۶	۳۲۴	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۹۵۸	۶۲۱	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۵۳۵	۴۰۳	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۵۹۲	۴۲۵	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۱۱۰۵	۸۳۱	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۹۳۴	۷۰۳	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۱۰۱۱	۷۶۰	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۴۷۷	۳۵۹	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر
۱۵	۱۱	الہ آباد لاہور ۲۴/۱۱ آئی ایڈیٹورز الہ آباد ۱۹۲۳ء -	محمد امجد علی حیدر	محمد امجد علی حیدر

۳۴۹	۳۴۹	الله آباد لاجرٹل ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	بیم رام پیاد	برصہ لکھنؤ پیرساد
۳۴۹	۳۵۲	الہ آباد لاجرٹل ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	اچکیم لکھنؤ
۹۵۱	۷۱۵	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	بیم لکھنؤ	مانا بابت
۵۴۳	۷۰۹	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مانا غلام سنگ
۴۸۱	۳۶۲	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ راکو، امن
۱۳۶۶	۱۰۲۷	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۳۶۹	۱۰۳۷	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۷۰۲	۵۲۸	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۵۳	۱۱۵	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۳۳	۱۰۰	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۵۸	۲۲	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۲۳	۱۸	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۶۳	۲۷	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۲۴۰	۹۳۳	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۵۲	۲۱	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۳۵۶	۱۰۲۰	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۶۹	۵۳	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۱	۹	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۶۶	۵۸	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان
۱۲۸۹	۹۷۰	آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱ آئل انڈیا پورٹر الہ آباد ۱۱۱۱	درہ ٹرٹل، روتی، ام	مادہ رنگ کھاد و زان

۲۳۳	۲۵۱	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	راجا جی (مفتی) حسین نیام (حاجی) احمد حسین
۱۴۳	۱۰۰	اودھ اور آگرہ لائبریری -	مکتبہ جنگ
۲۲۵	۲۳۰	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	دولہ اکبر لال
۸۵۱	۶۱	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	لالہ اکبر لال
۱۶۱	۱۲۸	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	آکاش شری
۲۴۱	۲۵۶	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۱۴۶۴	۹۶۰	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۲۵۵	۲۶۶	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۳۴۹	۲۶۲	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۱۴۰۱	۱۰۵	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۶۱۶	۵۲۹	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۲۵۹	۲۶۰	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۳۵۱	۳۶۲	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۵۵۶	۴۶۲	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۱۲۹۴	۱۰۵۰	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم
۶۳۳	۴۶۶	آل انڈیا یونیورسٹی آلہ آباد ۱۹۲۳ء -	مکتبہ فطیم

فہرست اجتماعی مقابلہ مقدمات سند رجسٹر سالہ چارم بحوالہ نظائر سند جلد (۷۴) بابۃ ۱۹۲۲

صفحہ نمبر	فہرست	صفحہ نمبر	فہرست	صفحہ نمبر	فہرست
۱۱۲۲	سماۃ بنتی	۱۲۶	سماۃ بنتی	۱۱۲۲	سماۃ بنتی
۱۵۴	لانا ایرون اسٹیل کمپنی	۱۴۰	لانا ایرون اسٹیل کمپنی	۱۵۴	لانا ایرون اسٹیل کمپنی
۱۴۲	دنا یو رمنڈاری کڈی	۱۸۴	دنا یو رمنڈاری کڈی	۱۴۲	دنا یو رمنڈاری کڈی
۱۶۲	ماند امین رائے	۱۸۴	ماند امین رائے	۱۶۲	ماند امین رائے
۲۰۱	ادو رادواس	۲۰۵	ادو رادواس	۲۰۱	ادو رادواس
	پاشیکورسٹ الہ آباد		پاشیکورسٹ الہ آباد		پاشیکورسٹ الہ آباد
	انڈین لایورسٹ الہ آباد جلد ۲۵		انڈین لایورسٹ الہ آباد جلد ۲۵		انڈین لایورسٹ الہ آباد جلد ۲۵
۲۹۲	شیو	۱۴	شیو	۲۹۲	شیو
۱۹۵	عاشق حسین خان	۲۵	عاشق حسین خان	۱۹۵	عاشق حسین خان
۲۲۹	مہین لال	۲۶	مہین لال	۲۲۹	مہین لال
۲۲۲	اقبال حیدر خان	۵۳	اقبال حیدر خان	۲۲۲	اقبال حیدر خان
۴۱۰	ملک معظم	۵۸	ملک معظم	۴۱۰	ملک معظم
۳۱۰	ہلال	۸۱	ہلال	۳۱۰	ہلال
۲۲۳	سنالال	۹۲	سنالال	۲۲۳	سنالال
۲۵۹	ملک معظم	۱۲۳	ملک معظم	۲۵۹	ملک معظم
۳۲۹	ملک معظم	۱۲۵	ملک معظم	۳۲۹	ملک معظم
۲۶۴	رام لال	۱۸۹	رام لال	۲۶۴	رام لال
	پریوی کونسل		پریوی کونسل		پریوی کونسل
	یونائیٹڈ پریوی کونسل		یونائیٹڈ پریوی کونسل		یونائیٹڈ پریوی کونسل
۳۳	دنکنا راؤ	۱۴۰	دنکنا راؤ	۳۳	دنکنا راؤ
۳۶	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی	۱۴۰	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی	۳۶	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی
۵۴	سچند رانا تھرائے	۱۴۰	سچند رانا تھرائے	۵۴	سچند رانا تھرائے
۶۸	سری پت سنگھ	۱۴۰	سری پت سنگھ	۶۸	سری پت سنگھ
۹۲	سیدانی دیوانی تھرولیا	۱۴۰	سیدانی دیوانی تھرولیا	۹۲	سیدانی دیوانی تھرولیا
	آل انڈیا پریوی کونسل		آل انڈیا پریوی کونسل		آل انڈیا پریوی کونسل
۵۱	سری پت سنگھ	۱۴۰	سری پت سنگھ	۵۱	سری پت سنگھ
۱۲۰	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی	۱۴۰	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی	۱۲۰	ایم۔ او۔ ایم۔ کپتی
۲۵۴	رادا کرشنا ائیر	۱۴۰	رادا کرشنا ائیر	۲۵۴	رادا کرشنا ائیر
۳۰۴	سیدانی دیوانی تھرولیا	۱۴۰	سیدانی دیوانی تھرولیا	۳۰۴	سیدانی دیوانی تھرولیا
۴۰۵	محمد سلیمان	۱۴۰	محمد سلیمان	۴۰۵	محمد سلیمان
	آل انڈیا پریوی کونسل		آل انڈیا پریوی کونسل		آل انڈیا پریوی کونسل
۴۰	بالگویند	۱۴۰	بالگویند	۴۰	بالگویند
۱۰۵	کیشو لال برادری	۱۴۰	کیشو لال برادری	۱۰۵	کیشو لال برادری
۱۱۸	راجہ محمد ممتاز علی خان	۱۴۰	راجہ محمد ممتاز علی خان	۱۱۸	راجہ محمد ممتاز علی خان

۲۳۵	۱۷۷	الہ آباد - الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء	نام خانہ سید محمد ابرام سیدی	سید بال (پندرہ) ہری شکر
۱۱۰۹	۸۳۲	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		دکھن ہری نارائن
۳۲۵	۲۲۲	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		ہری ہری ساد رودھ سے تعلق رکھتا ہے
۱۵۰	۱۱۳	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		ہمیشہ درالال سنگھ دیو رودھ سے تعلق رکھتا ہے
۱۱۳۵	۹۲۹	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		نام سنگھ (بی)
۱۰۳۵	۷۷۸	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		نام سنگھ
۹۸۷	۵۱۷	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		سید محمد یعقوب بیگ رودھ سے تعلق رکھتا ہے
۸۹	۶۵	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		یوسف علی
۷۸۹	۵۹۱	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		مولو
۲۰۹	۱۵۲	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		یوسف علی
۸	۶	الہ آباد لائبریری آل انڈیا یونیورسٹی لائبریری ۱۹۲۳ء - ۱۹۲۴ء		یوسف علی

۲۸۲	میدانی دولتی	بنام مائیدین	۶۰۲	۸۰۲	۴۵۲	کو - بلا کور	سکه بدلی	۴۶۱	۱۰۱۲
۱۰۰	مهرنگه	در مکه	۸۰۱	۱۱۸	۴۵۱	دوی برتاد	رواسب و سوزند	۴۶۲	۱۰۱۳
۲۵۸	مرزا امرا و نگ	در مرزا محمد سبک	۶۸۶	۹۱۳	۴۶۵	کوشام سنگ	در بلا نگ	۴۶۱	۱۰۱۴
۲۱۳	باد راف	در سدرنگه	۴۶۸	۱۳۵	۴۸۸	داد بانس کل	در نوکدال سنگ	۴۶۲	۱۰۱۵
۳۱۶	ملک مغنم	در امرا	۲۵۴	۳۲۱	۴۶۹	تداریش	اسدی کور	۴۶۱	۱۰۱۶
۲۱۹	شیخ احمد حین	در شیخ خورشید	۱۰۱۹	۳۹۲	۵۰۰	در امرا و سوزند	در امرا و سوزند	۴۶۲	۱۰۱۷
۳۲۶	بازت پری شکر	در سماء رام سار	۶۱۳	۱۱۹	۵۱۵	در کوشی کور	در کوشی کور	۴۶۱	۱۰۱۸
۳۱۶	گلاینگ	در سبب لال	۲۸۶	۳۰۸	۵۱۶	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۲	۱۰۱۹
۳۲۳	جبه سنگه	در سبب لال	۴۸۴	۱۰۹	۵۱۸	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۱	۱۰۲۰
۳۳۵	پراگ نارابن	در جوالا پرشاد	۶۶۶	۸۸۶	۵۲۱	در جوالا پرشاد	در جوالا پرشاد	۴۶۲	۱۰۲۱
۳۳۸	صاحب و پرشاد	در اکبر علی	۸۰۰	۱۰۰	۵۲۲	در اکبر علی	در اکبر علی	۴۶۱	۱۰۲۲
۳۴۰	راجه و پرشاد	در ری مایین	۵۵۸	۴۴۰	۵۲۶	در ری مایین	در ری مایین	۴۶۲	۱۰۲۳
۳۴۲	سبب کور و سوزند	در سبب لال	۲۰۲	۳۲۶	۵۲۹	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۱	۱۰۲۴
۳۴۵	مهراب و پرشاد	در سبب لال	۹۳۹	۱۲۲۹	۵۳۸	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۲	۱۰۲۵
۳۴۸	چتر سوچ	در کوشی کور	۵۴۱	۴۵۹	۵۴۱	در کوشی کور	در کوشی کور	۴۶۱	۱۰۲۶
۳۵۱	کوشی کور و سوزند	در سبب لال	۳۰۰	۳۹۹	۵۴۲	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۲	۱۰۲۷
۳۴۲	مفتی پرشاد	در حافظ علی	۲۶۴	۳۸۶	۵۴۵	در حافظ علی	در حافظ علی	۴۶۱	۱۰۲۸
۳۸۲	لاله کهن لال	در سبب لال	۴۴۰	۸۵۱	۵۴۸	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۲	۱۰۲۹
۳۸۵	رام چند کهن	در کوشی کور	۳۲۹	۵۰۲	۵۴۳	در کوشی کور	در کوشی کور	۴۶۱	۱۰۳۰
۳۸۶	رام دیال	در شیرنگه	۳۵۸	۴۶۴	۵۴۴	در شیرنگه	در شیرنگه	۴۶۲	۱۰۳۱
۳۹۳	سبب و سوزند	در سبب لال	۴۵۶	۸۴۲	۵۴۹	در سبب لال	در سبب لال	۴۶۱	۱۰۳۲
۴۱۶	مان پهل سنگه	در حکیم حامد علیخان	۵۲۸	۴۰۲	۵۴۱	در حکیم حامد علیخان	در حکیم حامد علیخان	۴۶۲	۱۰۳۳
۴۱۴	مول راج	در فضل امام	۳۰۴	۴۰۹	۵۴۶	در فضل امام	در فضل امام	۴۶۱	۱۰۳۴
۴۳۷	راجه لال پرشاد	در رام بهادر	۳۲۹	۴۶۵	۵۴۸	در رام بهادر	در رام بهادر	۴۶۲	۱۰۳۵
۴۴۶	پنلال	در پهل لال	۴۸۱	۶۴۰	۵۴۳	در پهل لال	در پهل لال	۴۶۱	۱۰۳۶

۵۰	۱۲۹۶	کشتی بر شاد	نام پالال	۲۵۹	۲۴۴	۱۶۲	کشتی بر شاد	نام پالال	۲۵۹	۲۴۴	۱۶۲
۶۲۳	۲۶۹	الامه خند	حججه	۲۶۹	۲۵۱	۴۲۲	الامه خند	حججه	۲۶۹	۲۵۱	۴۲۲
۱۶۱	۲۶۲	حجی لال	رسمه سکه رانی کنور	۱۹	۲۵	۹۰۸	حجی لال	رسمه سکه رانی کنور	۱۹	۲۵	۹۰۸
		سنگ خاوی	ردان سنگ	۴	۹		سنگ خاوی	ردان سنگ	۴	۹	
۸۴۴	۶۶۰	حاجی مقبول حسین	حاجی احمد حسین	۲۵۲	۲۲۵	۹۰۹	حاجی مقبول حسین	حاجی احمد حسین	۲۵۲	۲۲۵	۹۰۹
۱۰۱۴	۴۶۵	اندرویدوراس	رام حشر راس	۹۴۱	۲۶۱	۱۱۹۱	اندرویدوراس	رام حشر راس	۹۴۱	۲۶۱	۱۱۹۱
۸۲۷	۶۲۱	لاله راکه ایل	عبدالتبار	۸۴۹	۱۱۶۹	۱۱۶۴	لاله راکه ایل	عبدالتبار	۸۴۹	۱۱۶۹	۱۱۶۴
۸۲۰	۶۱۷	راد اکشن شکل	رکبه لال شکل	۹۶۳	۱۲۸۲	۱۲۵۵	راد اکشن شکل	رکبه لال شکل	۹۶۳	۱۲۸۲	۱۲۵۵
		تنگر ساسی	ابو جوام	۱۸	۲۴		تنگر ساسی	ابو جوام	۱۸	۲۴	
۴۰۳	۳۴۷	ناراین سنگ	رکول بر شاد	۲۵۱	۲۴۴	۲۵۳	ناراین سنگ	رکول بر شاد	۲۵۱	۲۴۴	۲۵۳
۵۸۳	۲۴۳	سولراج	رفضل امام	۳۰۴	۴۰۹	۴۲۱	سولراج	رفضل امام	۳۰۴	۴۰۹	۴۲۱
۶۰۳	۱۴۹	عبدالله خان	محمد مقبول حسین	۸۲۳	۱۵۹۳	۲۵۰	عبدالله خان	محمد مقبول حسین	۸۲۳	۱۵۹۳	۲۵۰
۶۰۵	۲۰۶	گردباری لعل	رکوهی جل سنگ	۶۳	۸۵	۱۰۰	گردباری لعل	رکوهی جل سنگ	۶۳	۸۵	۱۰۰
۶۱۳	۲۶۹	رکبه راکه سنگ	رکبه سنگ	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	رکبه راکه سنگ	رکبه سنگ	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
		آل اندر پور الی آباد	آل اندر پور الی آباد				آل اندر پور الی آباد	آل اندر پور الی آباد			
۱	۳۹۹	عبد الواحد خان	نام عبدالله خان	۳۹۹	۲۴۹	۲۵۰	عبد الواحد خان	نام عبدالله خان	۳۹۹	۲۴۹	۲۵۰
۱۱	۴۹۹	مهرین لالی	پر ساسی لال	۴۹۹	۲۴۹	۲۵۰	مهرین لالی	پر ساسی لال	۴۹۹	۲۴۹	۲۵۰
۱۵	۴۹۵	شام باری لال	رام کللی	۴۹۵	۲۴۹	۲۵۰	شام باری لال	رام کللی	۴۹۵	۲۴۹	۲۵۰
۱۴	۴۹۶	گوری سنگ	رام کللی کنور	۴۹۶	۲۴۹	۲۵۰	گوری سنگ	رام کللی کنور	۴۹۶	۲۴۹	۲۵۰
۲۶	۴۹۳	احمد الله	محمد الرحیم	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰	احمد الله	محمد الرحیم	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰
۲۸	۴۹۳	محمد افضل	محمد محمود	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰	محمد افضل	محمد محمود	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰
۲۹	۴۹۳	عنایت الی	ردیو ساسی	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰	عنایت الی	ردیو ساسی	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰
۳۴	۴۹۳	یحییا خاوی	رکول داس	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰	یحییا خاوی	رکول داس	۴۹۳	۲۴۹	۲۵۰
		پایک پور ساسی	پایک پور ساسی				پایک پور ساسی	پایک پور ساسی			
		اندر پور ساسی	اندر پور ساسی				اندر پور ساسی	اندر پور ساسی			

۱۸۱	۷۵	بام‌نک رام	دشمنان	۱۷۵	۷۳	۵۲۹	بنام ملک معظم	۵۵۵	تارا
۱۵۰	۱۱۳	در او دس ناکه	هری هر پرتاد	۱۹۰	۷۵	۲۴۳	در محمد محمود	۵۹۵	نور فضل
۳۴۶	۲۶۰	در ملک معظم	الو	۱۹۵	۱۲۲	۹۲۷	در جود هری بدری سنگه	۶۰۴	طی بهاکشی بانی
۱۷۷	۸۲۳	در سبتل سنگه	چنگو سنگه	۱۶۰	۲۵۹	۳۶۵	در محمد ایوب	۶۰۰	آفتاب تکیم
۱۱۱۳	۸۴۶	در لاله جیرانی لال	لاله کینه و سران	۲۱۰	۱۲۳۸	۹۳۱	در دولت پانڈے	۶۰۱	گلگیر پانڈے
۱۳۹۵	۱۰۲۹	در ملک معظم	ساعتی سبتل خان	۲۲۰	۳۳۳	۳۲۵	در دیو ساسی	۶۱۰	سبب الی
۳۸۰	۲۸۶	در سبتل لال	گلکاب سنگه	۲۲۷	۱۸۲	۵۱۳	در کندی لال	۶۲۱	کبوجند
۳۲۱	۲۵۷	در رام راو	در ملک معظم	۲۵۵	۲۶۸	۵۰۲	در رانی یرباب ناراین سنگه	۶۲۱	در رانی یرباب ناراین سنگه
۱۰۲۵	۷۷۸	در سند سنگه	در یادرام	۲۹۲	۱۸۹	۱۲۲	در نورالحسن خان	۶۵۰	نوریزین خان
۱۱۶۱	۸۵۲	در بادل سنگه	در شری پرتاد	۲۹۲	۱۶۵	۲۹۵	در رام کلی	۶۵۶	شام بهاری لال
۵۲۱۸	۹۹۱	در گوبند بال	در بالکشن	۲۰۹	۲۶۲	۱۹۸	در گوگل داس	۶۵۹	در بنیاد راسی
۱۱۸	۸۹	در کهن	در سنگه	۲۲۱	۱۵۵	۲۹۰	در محمد عبدالباقی خان	۶۶۱	در محمد بخش
۳۳۰	۲۴۸	در لمبی پروو دیوسه	در لکشی ناراین	۲۲۱	۱۲۰	۹۰۵	در اتواری	۶۶۷	نصیر خان
۲۶۸	۲۷۷	در سومی	در نام ناراین	۲۶۹	۲۶۳	۲۵۳	در نیکت دیوتی رام	۶۶۹	در کیم لاول
۲۲۵	۳۲۰	در کشتن لال	در لاله کهن لال	۲۵۲	۱۵	۱۱	در ملک معظم	۶۷۱	در کاسی ناکه
۱۳۸۲	۱۰۲۶	در شیخ محمد فیض الد	در شیخ احمد حسین	۲۵۵	۵۸۹	۲۴۳	در ملک معظم	۶۷۳	در میراج پرتاد
۹۰۹	۹۸۴	در سماء سرجی	در پهل چید	۲۵۷	۲۲۲	۲۶۶	در شیل کپری	۶۷۵	در شیل کپری
۸۸۶	۹۶۶	در حوالا پرتاد	در یگ ناراین	۲۵۸	۸۶۰	۲۶۷	در بال گویند سدا	۶۷۷	در شیل کپری
۲۵۹	۲۷۰	در کاسی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۲۴۹	۲۶۲	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۹۱۳	۹۸۷	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۸۷۲	۹۵۶	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۵۴۶	۹۱۱	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۱۹	۸	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری
۵۰۷	۳۸۲	در سماء سرجی	در ملک معظم	۲۷۳	۲۵۳	۲۴۳	در شیل کپری	۶۷۷	در شیل کپری

۱۱۲	۱۱	نام ملک نم	ی	۱۱۴	۹۰۲	۲۵۲	۱۰۳	مہاراجا جیو پتیا دنگہ نام رام دنگہ
۹۴۳	۱۱	ملک معظم	برٹے لال	۱۳۴	۹۱۴	۲۶۲	۱۱۱	حاکمی رائے راجہ کالا ندرنگہ
۱۶۶۲	۱۰۳۴	ریلی اسر - ویکو ریلو	رنگی - ۵۱	۱۵۲	۸۰۹	۶۰۸	۱۱۲	چونہ رائا دنگہ کوش رکار جو گند نارائن
۸۶۲	۹۲۱	رنگی - ۵۱	پورہاری رائے	۲۱۴	۹۲۸	۴۱۳	۱۱۳	چہار لال رہمت مدن داس
۹۱۴	۷۵	ملک معظم	راجہ جیت رام	۲۱۴	۸۳۳	۴۱۹	۱۱۴	رام جیو سنگ ریلو دتا
۸۵۱	۹۲۲	ریشی پکاش سنگہ	رنگہ پکاش	۲۵۸	۹۳۴	۷۰	۱۱۵	رام جیو سنگہ ملک معظم
۹۲۲	۹۶۳	رہما راجہ راجہ راجہ راجہ	سید تاج محمد	۲۱۱	۲۰۰	۱۵۰	۱۱۶	ارجی ریکلاس رائے
۹۶۳	۷۴۴	راجہ امر جیو راجہ راجہ	راجہ امر جیو راجہ راجہ	۲۲۵	۵۳۵	۲۰۲	۱۱۷	موادی جیو پتیا راجہ
۱۱۶۶	۸۴۴	رام ندن پتیا	رام ندن پتیا	۲۶۶	۷۱۳	۵۳۶	۱۱۸	چٹیا مہو ملک معظم
۹۲۱	۴۴۴	راجہ راجہ راجہ راجہ	راجہ راجہ راجہ راجہ	۳۲۰	۹۲۲	۹۹۵	۱۱۹	مہاراجا پتیا ریت شری پتیا
۱۰۰۴	۷۵۸	راجہ راجہ راجہ راجہ	راجہ راجہ راجہ راجہ	۳۴۳	۱۳۶	۱۰۷	۱۲۰	اولا علی ریس - ام لطف علی
۱۰۸۳	۸۱۵	مسعود یانی	مسعود یانی	۳۹۰	۱۴۳	۱۳۰	۱۲۱	جاکو مہن رکیہ دیارام
		پتیا لاریو رٹ جلد ۲						پتیا کیشو رٹ جلد ۲
۹۴	۷۳	نام ملک معظم	جسورام	۱۳	۲۳۹	۲۶۰	۱۲۲	رام دیو سنگہ نام ککین سنگہ
		پتیا لاریو رٹ جلد ۲						پتیا لاریو رٹ جلد ۲
۸۴۲	۹۳۶	نام سنگہ نایین سنگہ	نام سنگہ نایین سنگہ	۱۴۳	۱۳۵۱	۹۲۱	۱۲۳	کوٹی شہ نایین رستہ نام
۱۲۹۲	۱۰۴۵	ریلی - ابن - ڈیلیو ریلو	رنگی شاہ	۲۰۲	۱۹۱	۱۲۲	۱۲۴	جورای آہ سارک رینگین مہو
۲۴۲	۲۵۸	رشتہ راتی	دو غلط الحق	۲۴۱	۸۳۲	۹۲۶	۱۲۵	مسعودا مہو کو رستہ نایین سنگہ
۵۴۲	۴۳۱	ایسٹ ایبرین ریلو رکوچی سکے بوداس	ایسٹ ایبرین ریلو رکوچی سکے بوداس	۲۴۲	۲۳۱	۱۴۳	۱۲۶	بگوت پتیا دنگہ ر دو ا رکار پتیا دنگہ
۹۹۳	۷۴۴	راجہ امر جیو راجہ راجہ	راجہ امر جیو راجہ راجہ	۲۴۴	۱۰۰۴	۷۵۸	۱۲۷	سیام ندرالی رکار نا قہسرا
۸۸۸	۹۶۸	نیکو آئی دیو مہو راجہ راجہ	نیکو آئی دیو مہو راجہ راجہ	۲۴۳	۱۰۱	۷۵۳	۱۲۸	کے - پی دت رتار ایل رائے
۲۳۶	۱۴۴	بگوت رتار دنگہ ر دو ا رکار پتیا دنگہ	بگوت رتار دنگہ ر دو ا رکار پتیا دنگہ	۵۱۳	۱۱۱	۸۳۸	۱۲۹	مہاراجا دیو سنگہ ر دھوبی سنگہ
۱۱۶	۸۴	رام جیو راجہ راجہ	رام جیو راجہ راجہ	۵۲۴	۱۳۲۰	۹۹۲	۱۳۰	بابو رکار پتیا ر - آئی - آئی - پی ریلو
۱۹۰	۸۲۰	ریلیو رٹ جلد ۲	ریلیو رٹ جلد ۲	۵۲۶	۱۰۱	۸۲۰	۱۳۱	نواب دیو پتیا ر - بالو ساشی پتیا ر
۱۱۰۵	۸۳۱	رام دیال	فیض آباد سنگہ	۵۴۱				پتیا لاریو رٹ جلد ۱ - شاہنشاہ مکر نا قہ

۲۵۱	نکاح و انگ	بنام ملک معظم	۱۰۴۲	۱۳۴۹	۴۱۸	جانم	نامن بہاری گہوش	۱۰۲۱	۱۲۵۸
۲۵۲	سک لال	ردال چند	۸۲۵	۱۱۱۱	۴۲۶	اشیا سن حیدر اسے	فوجیند جوہری	۱۰۲۲	۱۳۴۲
۲۵۸	مازان مائین	رداننگ کہاؤزان	۱۰۲۴	۱۱۶۶	۴۲۳	حالت الن	راجیا خاتون	۶۱۶	۱۳۵۳
		کلمتہ					کلمتہ لاجمیل جلد ۳۶		
		انجمن لاریوٹ کلمتہ جلد ۲۹					جہاد چند پیرانگ مام صمدش چند راکندو	۶۳	۸۲۴
۲۶۳	سخنہ اناقہ راسے	ساہبا راج ہادر سنگہ	۶۶۰	۴۶۵	۴۶	نہر اسے رانی بلی	راج کمار	۴۴۰	۱۰۲۴
		نہر لاریوٹ کلمتہ جلد ۳۰					گوپال پتی	۶۲۱	۸۲۶
		بنام راجہ گوبال	۲۶۳	۲۶۳	۲۶۹	دکھتا راؤ	راجا رام راؤ	۶۲۵	۱۰۱۶
		ریارو ہوا	۲۸۳	۲۸۶	۲۵۲	اسرا چند را	درہا حال سنگہ	۶۹۳	۱۰۵۵
۲۶۵	چتا اے فی ورس	رسی سی گہوش	۲۶۵	۲۸۲	۳۸۹	نارا کمار گہوش	کمار ارن چندرا	۶۸۳	۵۹۹
۲۶۱	نکات شلم	درہا فلکمار	۲۶۴	۲۵۵	۲۶۴	ایون - اوین سیم کیتی	چمہ جیف	۶۱۶	۸۲۰
۲۶۹	جہاد چند پیرانگ	درہا چند اکندو	۶۲۰	۸۲۶	۴۵۰	رادیا کرشنا آکر	رندرا سوامبار	۵۹۴	۶۶۱
۱۲۴	ملک معظم	رگنیش چندرا	۲۶۲	۲۵۱			کلمتہ لاجمیل جلد ۳۷		
۱۴۱	فاطمہ ہری مارین داس		۲۶۲	۲۲۵	۱۳۲	کاشی کمار دیب	بنام دنگاچرن ماگ	۳۹۳	۵۲۲
۱۵۳	پیر خیل	درہا خیل	۲۵۰	۲۳۲	۱۴۹	کرشنا داس	رسمان علی	۹۲۵	۱۲۳۰
۲۶۳	نکاح و انگ	درہا کمار درہا چندرا سنگہ	۹۰۶	۱۲۰۵	۱۳۵	سیرتھور گہوش	درہا کمار گہوش	۹۶۵	۱۲۹۶
۲۶۲	اندا چندرا	درہا حال سنگہ	۶۹۳	۱۰۵۵	۱۴۱	سرس چندرا گہوش	درہا کمار معظم	۱۳۳	۱۳۸۸
۲۶۵	مہر ندر نارین راسے	درہا چند نارین راسے	۱۹۱	۲۵۶	۱۸۲	یوسف علی	درہا چند رادیب	۵۰۱	۶۶۱
۵۴۶	درہا کمار درہا چند	درہا کمار درہا چند	۱۵۳	۲۰۳	۳۱۹	چند رگنیش	درہا کمار چندرا	۶۱۲	۸۱۲
۶۱	ادرانسا بی بی	درہا یوسف علیان	۱۰۱۸	۱۳۲	۲۹۵	نواب خواجہ حبیب	درہا کمار خاتون	۵۴۵	۶۶۴
۶۱۵	زنگہ اس	درہا خیل	۹۹۶	۱۲۲۵	۲۹۹	رکھل چندرا چمری	درہا کمار دت	۶۰۱	۶۹۹
۶۲۶	سی کانتا	درہا شلم	۱۰۰۱	۱۳۲۱	۲۹۱	سرس چندرا دت	درہا کمار دت	۱۰۳۸	۱۳۸۰
۶۵۰	مہر ندر لال سنگہ دیو	درہا کمار دت	۹۶۹	۱۳۲۵	۲۹۲	عبدالغفر	درہا کمار دت	۵۴۵	۶۲۴
۶۶۸	درہا کمار دت	درہا کمار دت	۹۵۱	۱۱۶۳	۵۲۱	مہاراجہ چندرا کانتور	درہا کمار دت	۵۴۶	۶۲۸
۶۶۹	درہا کمار دت	درہا کمار دت	۹۵۱	۱۳۲۵	۲۹۲	درہا کمار دت	درہا کمار دت	۵۵۲	۶۳۲

[illegible]

۲۳	رام بهارام	مقام احمد حیدر	۱۶۳۱	۱۶۳۲	۶۶۲۲	آر. اس. - ابن گهوانه مقام ابن گویا رام راؤ	۵۹۰	(۱۶)
۳۱	نکس رام	رامال	۱۶۳۸	۹۲۹		دراس لاجر نل جلد ۴۴ م		
۳۵۵	کره سائگه	رام لاجه مگه	۹۱۱	۹۸۵	۳۸۸	نام کار بر در راجندر سائگه	۹	۱۲۰۵
۵۶۰	میرخان	شرفو	۵۱۵	۵۴۴	۵۴۵	رو انکسراؤ مانتھ	۳۵۹	(۱۱)
۶۹۳	نندی رام	سپه رام	۱	۱	۶۳۸	اوس قلم سبھ	۲۵	۳۲
		آل اندھار پور بر ۱۹۲			۶۴۵	صاحب در بر سبھ	۳۸۱	۲۴۴
۷۸	اکم سگه	بنام سناہ رس دیوی	۹۱۵	۹۸۸	۶۸۵	صاحب در بر سبھ	۴۸۵	۱۰۴۴
		پانیکورٹ مدراس				دراس لاجر نل جلد ۵ م		
		انڈس لایورٹ مدراس جلد ۴			۱	امانی امان	۵۸	۴۴
۲۹۰	ونیکاراؤ	بنام تلجرام راؤ	۱۰۱۶	۴۶۵	۵۹	ونیکارا سبھ انڈیا	۱۰۰۶	۱۱۳۳۰
۳۴۰	گویا لاجھی	رو دھارا گھوا	۸۲۶	۶۲۱	۴۶	رو دیلو چاچی	۶۰۹	۸۱۰
۴۴۵	رادا کرشنا ائیر	رندھ راسوا میار	۵۸۴	۵۸۴	۱۲۵	میر بخش شکرک پور خوشی راسے گویا کرشنا ائیر	۲۳۳	۲۹۴
۴۹۶	ابن ادین سیم کینی	رچر حشف	۹۱۶	۸۲۶	۱۵۰	سکرری حشف ترنگم کنڈس	۶۲	۳۰
		انڈین لایورٹ مدراس جلد ۴			۱۸۶	کوئل رابھ	۱۶۶	۲۲۱
۴۰	ٹی راماسوای ائیر	سبائی سبھ انڈیا ائیر	۸۰۴	۱۰۶۹	۲۱۲	ای-تی-دھار ساجا راسے	۴	۵
۲۵۹	صاحب در بر سبھ	رینڈرٹ راد سیکارا من	۴۸۵	۱۰۴۴	۲۲۴	پنوسوای	۴۱۵	۱۱۵۶
۶۴۳	سکرری حشف ترنگم کنڈس	ریم دورائے سوای	۳۲	۳۰	۲۳۸	رملک حشف	۹۵۹	۱۲۴۵
۴۶۸	دی سی-تی چدر مرچھی	رندھ راسوا میار	۱۵۵	۲۰۴	۲۲۰	یتیم کاسراجو	۱۰	۱۳۳۲
		دراس لاجر نل جلد ۳ م			۲۴۴	راجا گویا مانتھو	۱۹۸	۲۶۳
۲۹۸	ونیکاراؤ	بنام تلجرام راؤ	۱۰۱۶	۴۶۵	۲۸۹	رندھری پرشاد	۲۴۹	۵۹۴
۳۰۵	گویا لاجھی	رندھ راسوا میار	۸۲۶	۶۲۱	۲۹۵	ٹاٹا ائیر لائن	۲۶۹	۶۶۲
۳۲۳	رادا کرشنا ائیر	رندھ راسوا میار	۵۸۴	۵۸۴	۳۰۵	رندھ راسوا میار	۹۵۲	۱۲۶۶
۳۴۴	ادمنسٹریشنل سبھ	دی رامیا	۱۸۳	۲۲۲	۲۴۴	کرری بانجا	۲۱۸	۲۹۰
۴۰۶	ٹی راماسوای ائیر	رندی سبھ انڈیا ائیر	۸۰۴	۱۰۶۹	۲۱۲	روالٹر ڈاکٹر	۱۳۹	۱۸۵
۴۲۷	ابن ادین سیم کینی	رچر حشف	۹۱۶	۸۲۶	۲۱۶	دی-سی-تی چدر مرچھی	۱۵۵	۲۰۴

۴۸	۴۷	۴۶
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱
۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳
۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴
۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷
۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹
۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱
۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲
۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶
۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷
۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱
۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳
۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴
۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷
۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸
۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱
۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲
۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶
۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷
۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸
۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳
۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸
۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

۵۳۹	ملک معظم	نام راسینوری	۵۳۹	۷۱۸	۷۱۸	بابونو لال	بنام اچیتوانند	۲۲۰	۲۵۳
۵۴۰	کشور	کشوری لال	۲۹۹	۳۹۸	۴۲۳	جگ موہن سنگہ	ناما بدل سنگہ	۳۵۱	۲۶۶
۵۴۱	شیر	ملک معظم	۵۴۲	۶۲۳	۶۱۲	رام روپ	رغنی احمد	۱۶۲	۲۱۶
۵۴۲	کندہ سنگہ	رغفور الہ	۱۰۸	۱۲۱	۶۲۹	راکھو پرشاد	ر صاحب وزیر پرشاد	۱۴۹	۶۹۰
۵۴۳	بال گوئید	روری پرشاد	۳۳۹	۵۹۷	۸۵۰	بہگونی پرشاد	ملک معظم	۶۹	۹۲
۵۴۴	بلو سنگہ	ریدی کشن کیری	۵۰۱	۶۷۰	۹۰۸	دیو خان	راجہ زمان خان	۵۶	۷۴
۶۳۶	سماہ سما	ر سماہ راجی	۲۸۰	۸۱۶		اودہ لاجپت جلد ۱			
۶۳۷	سماہ سرگم	ر سید محمد مہدی	۲	۵۳	۲۲	سماہ مویشیا	بنام راسنہ	۲۹۵	۹۲
۶۵۷	کلو سنگہ	ر نندا ورسنگہ	۲۷۰	۲۷۸	۲۹	نند کشور	کشوری لال	۲۹۹	۶۸
۶۷۴	جمناد رساد	ر لالہ	۲۵۳	۷۷۰	۳۱	بالورائے لالہ	ریا سیف پرشاد	۲۵۱	۶۱
۷۳۶	عبدالکرم	ر سادہ جین	۲۷۲	۲۷۲	۷۲	سید محمد جعفر	رام جین	۱۲۶	۲۲
۷۶۱	لالو	ر بی تیریا ورسنگہ	۲۲	۵۶۰	۲۶	عبدالکرم	سجاد جین	۲۷۲	۶۲
۷۶۳	لالو	ر حبیب ریو ورتاری	۲۶۹	۶۲۲	۶۸	ملک معظم	ر نندو	۲۱۲	۷۶
		اودہ لاجپت جلد ۹			۸۶	مرزا یعقوب بیگ	مرزا رسول بیگ	۵۱۷	۱۷
۵۳۱	بہگونی پرشاد	بنام اجپا برنگہ	۲۱۷	۲۸۵	۱۰۹	محمد علی	ر سید حسن جعفر	۲۸۰	۳۸
۵۴۷	خلیل	ر محمد اسماعیل	۱۹۵	۲۵۹	۱۱۲	بلد ورسنگہ	ر دیو کیشن کیری	۵۰۳	۷۰
۵۴۸	تیلودت بہادر سنگہ	ر لکشن ناتھ سنگہ	۲۰۶	۲۷۵	۱۳۲	فتح سنگہ	ر جگن ناتھ سنگہ	۵۴۹	۸۰
۵۵۱	شاکر دودا پرشاد	ر لکھن پرشاد	۲۲۵	۲۹۹	۱۳۹	شام لال	ر راد پے شام	۵۴۸	۶
۵۹۰	سماہ رقیب بیگم	ر امداد علی	۳۲۱	۷۲۷	۱۴۱	روپ کشوری	ر کنبال لال	۵۶۳	۸
۵۹۳	سماہ فیروزہ جیل	ر مرزا امیر علی	۲۴۵	۵۹۲	۲۰۹	راجہ بہگوان بخش سنگہ	ر سر نیرا کریم سنگہ	۳۳۵	۶
۵۹۷	مہادیو	ر ملک معظم	۷۱۲	۹۷۷	۳۶۸	بال گوئید	ر بدری پرشاد	۲۴۹	۷
۶۰۱	صاکی پرشاد	ر نیرت سویش پرشاد	۲۲۱	۲۳۱	۲۸۳	راجہ محمد ممتاز علی خان	ر موہن سنگہ	۲۷۶	۳
		ر بلیدر	۲۵۳	۲۷۰		راجہ بہگوان بخش بنام سر نیرا کریم سنگہ		۲۲۵	۱
۶۱۰	شیونار بن لال	ر سماہ تنقی	۳۳۳	۲۷۷	۱۱	راجہ بہگوان بخش بنام سر نیرا کریم سنگہ			
۶۱۲	لکھت رائے	ر لاکھ کشورام	۳۴۶	۳۶۰	۲۳	جوانی پرشاد	ر سویش پرشاد	۲۲۲	

۴۱۳	۵۳۶	بنام ملک معظم	چٹا تھو	۴۹۲	۱۰۰	۴۵	انام نک رام	۴۶۷	دبنا تھو
۴۱۴	۵۳۹	در رامنشور تیواری	ملک معظم	۴۹۵	۱۰۱	۴۶	در راونشوری - ایس - آر	۴۶۸	ایچ - کبہ ہندو
۴۱۱	۵۳۲	در ملک معظم	کرستنا چندریا پوکسا	۴۹۸	۱۰۵	۴۸	در ملک معظم	۴۵۰	کیا دودی
۴۲۲	۵۳۳	در ملک معظم	بہشت رام	۴۹۹	۱۰۶	۴۹	در لیا رام	۴۵۱	حکیم
۴۲۳	۵۳۴	در ملک معظم	ایشتر	۵۰۰	۱۲۱	۲۵۷	در امر او	۴۵۳	ملک معظم
۹۲۷	۷۰۵	در ملک معظم	رام حیت دہر	۵۰۱	۱۲۲	۲۵۸	در تہو براتی	۴۵۴	واعظ الحق
۹۲۱	۷۰۸	در ملک معظم	نیشی مل	۵۰۲	۱۲۵	۲۵۹	در ملک معظم	۴۵۵	اناکین بدلیار
۹۲۲	۷۱۰	در ملک معظم	مہوئے لال	۵۰۴	۱۲۶	۲۶۰	در ملک معظم	۴۵۶	الو
۹۲۷	۷۱۲	در ملک معظم	مہادیو	۵۰۸	۱۲۷	۲۶۱	در ملک معظم	۴۵۷	موریش چدر اکھتوس
۹۲۸	۷۱۳	در ملک معظم	جہارو لال	۵۰۹	۱۲۹	۲۶۲	در ملک معظم	۴۵۸	ملک معظم
۹۵۰	۷۱۵	در ملک معظم	مہدیو نیشی خان	۵۱۱	۱۳۵	۲۶۴	در ملک معظم	۴۶۰	ملک معظم
۹۵۱	۷۱۵	در ملک معظم	ماتا پاست	۵۱۱	۱۳۵	۲۶۷	در ملک معظم	۴۶۳	ملک معظم
۹۵۲	۷۱۶	در ملک معظم	جمال الدین	۵۱۲	۱۳۹	۲۷۰	در ملک معظم	۴۶۴	ملک معظم
۹۵۳	۷۱۷	در ملک معظم	ریت لال سنگہ	۵۱۳	۱۴۱	۲۷۱	در ملک معظم	۴۶۷	میشی لال
۹۵۵	۷۱۸	در ملک معظم	بالا پاست	۵۱۴	۱۴۵	۲۷۳	در ملک معظم	۴۶۹	مسماہ کلہ ارمان
۹۵۶	۷۱۹	در ملک معظم	کیرن سرکار	۵۱۵	۱۴۶	۲۷۴	در ملک معظم	۴۷۰	ملک معظم
۱۱۲۹	۸۲۹	در ملک معظم	عبدالواحد خان	۵۱۷	۱۴۹	۲۷۷	در ملک معظم	۴۷۹	مہاراج پیرشاد
۱۱۳۷	۸۵۵	در ملک معظم	چوہری مندار	۵۲۳	۱۶۰	۲۸۴	در ملک معظم	۴۸۰	محبوب علی خان
۱۱۳۹	۸۵۶	در ملک معظم	بھوپالہ دورا بیادلیار	۵۲۴	۱۶۲	۲۸۵	در ملک معظم	۴۸۱	مسماہ فیروزہ جان
۱۱۴۰	۸۵۷	در ملک معظم	دیاری مندار	۵۲۵	۱۶۵	۲۸۷	در ملک معظم	۴۸۳	اسے مہاراج کشی
۱۱۴۲	۸۵۸	در ملک معظم	اسید	۵۲۶	۱۶۶	۲۸۸	در ملک معظم	۴۸۴	دبکی
۱۱۴۴	۸۶۰	در ملک معظم	دوار سنگہ	۵۲۸	۱۶۷	۲۸۹	در ملک معظم	۴۸۵	تارا
۱۱۴۵	۸۶۱	در ملک معظم	میر الدین	۵۲۹	۱۶۹	۲۹۳	در ملک معظم	۴۸۹	جگیش
۱۱۴۷	۸۶۲	در ملک معظم	دیشا بندھو	۵۳۰	۱۷۰	۲۹۴	در ملک معظم	۴۹۰	نیشن
۱۱۴۸	۸۶۳	در ملک معظم	دیسی سنگہ	۵۳۱	۱۷۱	۲۹۵	در ملک معظم	۴۹۱	گہودت

۲۴	بابونوهر لال	بنام اجموتانند	۳۴۰	۴۵۳	عبداللطیف جو ویشل کشتن تالکیر		
۲۵	پیشوین	رر سبکدیز نوک	۴۰۱	۵۳۴	نایک ویرلار پورشا طرد		
۶۳	هنگوتی پریشاد	رر اچا بر سنگه	۳۱۴	۴۸۵	یانڈورنگ	۲۰	۱۴
۱۵۱	خپیل	رر محمد خلیل	۱۹۵	۴۵۹	رامنا تھ	۹۱۵	۱۰۴
۱۱۴	راگه پریشاد	رر صاحب ذریعہ	۳۹۹	۴۹۰	ایوب کریم	۴۵	۶۰
۱۱۴	سماءه رقیہ بیگم	رر ابرو علی	۳۳۱	۴۲۴	نایک ویرلار پورشا طرد		
۱۱۸	شیونارین لال	رر سماءه شفی	۳۴۴	۴۵۴	سماءه شگا	۵۱	۶۸
۱۳۰	کسنت راس	رر لاکه کیشورام	۳۴۶	۴۹۰	ایوب کریم	۴۵	۶۰
۱۳۹	بابو مہنت راس	رر لاکه کیشورام	۳۴۶	۴۹۰	آل انڈیا پورشا طرد		
۱۴۴	جنتا پریشاد	رر بلبلہ	۲۵۳	۴۴۰	سماءه شگا	۵۱	۶۸
۱۵۳	جگ موہن سنگه	رر مانا بدل سنگه	۳۵۱	۴۶۶	ایوب کریم	۴۵	۱۰
۱۵۶	رام روپ	رر غنی احمد	۱۶۲	۴۱۲	شیونارین	۳۱۴	۴۲۲
۱۶۳	سماءه مہیشا	رر رامبشر	۲۹۵	۴۹۲	رامنا تھ	۸۱	۱۰۴
۱۶۶	سید محمد جعفر	رر رام چرن	۳۶۶	۴۲۱	یانڈورنگ	۱۱	۲۴
۱۸۱	نند کسور	رر کسوری لال	۲۹۹	۴۹۸	گنگا دسرواجی	۱۰۴	۱۴۲
۲۰۹	عبدالحکیم	رر سجاد حسین	۳۰۴	۴۰۴	سماءه گنگو	۵۳	۴۰
۲۱۲	جگنو خان	رر دراپرتاب سنگه	۳۳۹	۵۴۰	نارین	۹۲	۱۳۴
۲۲۸	لالہ منی یادو	رر سید شاد علی	۲۵۳	۴۶۸	کرمیل لاجپت جلد ۲		
۲۴۰	کریم بخش	رر عبدالحق	۲۴۹	۴۳۱	بنام ملک عظم	۶۵	۸۶
۲۴۱	مفتوح مرزا	رر بابو شحال جند	۲۴۶	۴۳۸	ملک عظم	۶۶	۸۸
۲۵۴	مرزا اجنوب بیگ	رر مرزا رسول بیگ	۵۱۴	۴۸۴	شکا پورنگ	۶۸	۹۱
		آل انڈیا پورشا طرد			ہنگوتی پریشاد	۶۹	۹۲
۱	بلدیو سنگه	نایک ویشل کشتن تالکیر	۵۰۳	۶۴۰	مس سے بوڈ ویل	۴۲	۹۳
۱۱	راجہ بکوان بخش	رر سربند کریم سنگه	۳۳۵	۴۳۶	جسورام	۴۳	۹۴
	رر پشاور پورشا طرد	رر کنبیال لال	۵۶۳	۴۴۸	احمد کریم	۴۴	۹۶

نظامِ پندرہویں جیسٹس

جلد ۷۴ باب ۱۹۲۳ء

پالی کورٹ لاہور

مرافقہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۳۶۹ بابت ۱۹۲۳ء منصفہ کی جگہ ۱۹۱۳ء

باجلاس دسٹرکٹس کی ساگر

مدعی رام مدعی مرافقہ بننا پر سارا رام مدعی علیہ مرافقہ علیہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱۳ء ۱۹۰۷ء آرڈر ۲۱ و ۲۲
تفصیل دگری قبضہ علامتی نقل حکمانہ کو حائد اور چسپان
دکرنے کا اثر قانون مالکداری اور نئی پنجاب ایکٹ ۱۱ بابت
۱۹۰۷ء دفعہ ۴۴۱ دیکر اور خدمت اور فی کیا ہے۔

اقرار حکمانہ ایسی حائد اور چسپان کر بیسے قاصر رہا ہکا
قبضہ چسپان دہمن ۱۱ و ۲۱ ضابطہ و لای حوالہ
کیا ہا یہ الاہم ایکٹ ہم نفس اور یا ضابطہ قبضہ کی جوا
کو بے اثر کر دیتا ہے۔

جب قانون نے حوائج قبضہ علامتی کے لئے ایک معین
ضابطہ قرار دیا ہو تو اس ضابطہ کی پوری پابندی
ہونی چاہئے۔ اس میں کسی جزئی فروگزاشت کو اہم
تصور کرنا چاہئے۔

نوب رام تمام صورت ادنیٰ کیلئے جلد ۳۹ صفحہ ۷۴۳
کا حوالہ دیا گیا ہے۔

حبیب و فو ۱۴ قانون مالکداری اور نئی پنجاب رجسٹرار
ہیں اور تفصیل دگری میں اس ضابطہ کا قبضہ نہیں ہو سکتا
حاصل کیا جاتا ہے کہ وہ حبیب فو ۱۴ مالک کے ذریعہ ہے۔
حوالہ کیا جائے۔

مرافقہ ثانی بنار اسی دگری میں سب وارڈنیت جج کر مال سورنہ ۱۴
نمبر ۱۹۱۲ء منصفہ بحالی دگری منصفہ دہمن ۱۱ بابت
منصفہ کرنال مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء۔

پنجاب مرافقہ میٹر ساگر چند۔ منصفہ مرافقہ علیہ میٹر غیر چند
فیصلہ۔ یہ مرافقہ میں سب وارڈنیت جج کرنال کے فیصلہ کی ناراضی
سے پیش ہوا ہے جنہوں نے منصفہ کی مثال کا وہ فیصلہ مورخہ
۲۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء بحالی دگری تھا جو ایک نالٹس میں حائد کیا گیا تھا
جو مدعی نے چند آدم کے درختوں کے قبضہ کا دعویٰ کیا تھا یہ وقت
مدعی کی اور اسی موقع تھا فیصلہ میں تھے دعویٰ اس بیان پر
بنی تھا کہ درختوں کا مالک خاندان تھا جسے ادھر رام
پر موجود وہ مدعی علیہ کے خلاف ایک دگری میں قبضہ حاصل کیا تھا

۸۳۳	بوسای	نام راسوای	۹۴۵	۸۲۹	۸۲۹	۸۲۹	بنام اسے - جبہ - ایلین	۱۰۴۱	۱۲۸۳
۸۳۵	نیشی	ر ملک معظم	۹۴۷	۸۵۰	۸۵۰	۸۵۰	ر ملک معظم	۱۰۴۲	۱۲۸۴
۱۲۷	اردنا چیم پی	ر ملک معظم	۹۴۹	۸۵۱	۸۵۱	۸۵۱	سرت چندرا گھوش	۱۰۴۳	۱۲۸۵
۸۳۸	ایراں خان	ر ملک معظم	۹۵۰	۸۵۲	۸۵۲	۸۵۲	پارا گزی ابل صمد	۱۰۴۴	۱۲۸۶
۸۴۰	سوطا لہ سردال لیکر	ر ملک معظم	۹۵۲	۸۵۳	۸۵۳	۸۵۳	ر ملک معظم	۱۰۴۵	۱۲۸۷
۸۴۲	اودا نادیا	ر ملک معظم	۹۵۵	۸۵۵	۸۵۵	۸۵۵	ر ملک معظم	۱۰۴۶	۱۲۸۸
۸۴۵	نندکات پور	ر ملک معظم	۹۵۷	۸۵۷	۸۵۷	۸۵۷	ر ملک معظم	۱۰۴۷	۱۲۸۹
۱۲۷	اکا گایے	ر ملک معظم	۹۵۹	۸۵۹	۸۵۹	۸۵۹	ر ملک معظم	۱۰۵۰	۱۲۹۲
۸۴۷	دہرا سنگھ	ر ملک معظم	۹۵۹	۸۶۲	۸۶۲	۸۶۲	ر ملک معظم	۱۰۵۳	۱۲۹۱
۱۲۸	ملک معظم	ر ملک معظم	۹۶۰	۸۶۲	۸۶۲	۸۶۲	ر ملک معظم	۱۰۵۴	۱۲۹۲

قانونِ ممالکِ حدہ ایکٹ ۱۹۲۱ء "۱۱" اور "۱۲" دفعہ ۲۳۰-۲۳۱ دیکھئے۔ اس کے تحت کرنا اور کرنا ہونا

۱۔ ایک ایک سال کے لیے ۳۰ سالانہ یہ عملہ راند ہو گا کہ کلکٹر کے حکم پر درخواستیں ایک ماسٹریٹ ہاؤس دار کے پاس جمع کی جائیں گی۔ وہ یہ دفعہ ۲۳۰ قانونِ صفائی ممالک حدہ درخواستِ انتخاب پیش کرنا صحیح ہو گا اگر وہ درخواست اس ماتحت عہدہ دار کے حوالہ کر دے جس سے اور درحقیقت کلکٹر کو قتل تاخیر سے مقررہ دفعہ بالا پہنچ جائے۔ درخواستِ انتخاب صرف ایسا امیدوار پیش کر سکتا ہے جس کے حق میں آزاد رج کر لگائی ہو اور جو یہ درخواستیں مسترد کرنا ہو کہ اس کے انتخاب کا مستقر اس شخص کے پاس ہے کیا جائے۔ انتخاب میں اس یا زیادہ انتخاب کنندگان کی جانب اعتراض ہو یا شخص رخ اس میں مش کر سکتا ہو۔ اگر یہ خود امیدوار ہو لیکن عکاسی نہ کیا گیا ہو۔ درخواستِ انتخاب کیلئے ان احکام کے بموجب تصدیق کی ضرورت نہیں ہے جو عرضیدوں کی تصدیق کے لئے ہیں۔ ایسی درخواست صحیح طور سے پیش ہو جائے کہ اس میں ضابطہ کی تقلید کی جائے گی جو ضابطہ دہلی میں حکوم ہے۔

استصواب دیوانی متفرق منجانب کسترا الہ آباد و تیرن موخہ ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء
منجانب فرنیٹانی ڈاکٹر کے۔ این۔ کچو۔

۲۔ ایک ایک سال کے لیے ۳۰ سالانہ یہ عملہ راند ہو گا کہ کلکٹر کے حکم پر درخواستیں ایک ماسٹریٹ ہاؤس دار کے پاس جمع کی جائیں گی۔ وہ یہ دفعہ ۲۳۰ قانونِ صفائی ممالک حدہ درخواستِ انتخاب پیش کرنا صحیح ہو گا اگر وہ درخواست اس ماتحت عہدہ دار کے حوالہ کر دے جس سے اور درحقیقت کلکٹر کو قتل تاخیر سے مقررہ دفعہ بالا پہنچ جائے۔ درخواستِ انتخاب صرف ایسا امیدوار پیش کر سکتا ہے جس کے حق میں آزاد رج کر لگائی ہو اور جو یہ درخواستیں مسترد کرنا ہو کہ اس کے انتخاب کا مستقر اس شخص کے پاس ہے کیا جائے۔ انتخاب میں اس یا زیادہ انتخاب کنندگان کی جانب اعتراض ہو یا شخص رخ اس میں مش کر سکتا ہو۔ اگر یہ خود امیدوار ہو لیکن عکاسی نہ کیا گیا ہو۔ درخواستِ انتخاب کیلئے ان احکام کے بموجب تصدیق کی ضرورت نہیں ہے جو عرضیدوں کی تصدیق کے لئے ہیں۔ ایسی درخواست صحیح طور سے پیش ہو جائے کہ اس میں ضابطہ کی تقلید کی جائے گی جو ضابطہ دہلی میں حکوم ہے۔

سب سے پہلے سورج نارائن کے مقدمہ (۱۹۲۲ء) متبر ۲۱ بابہ ۲۲۳ (۱) پر ہم غور کریں گے اور اس کی اہم قوانین و واقعات حسب ذیل میں انتخاب ۲۰ اپریل ۱۹۲۳ء کو اور سورج نارائن کلکٹر کی عدالتیں ۲۳ اپریل کو حاضر ہوا جو درخواست اس وقت اس کے پاس تھی وہ باضابطہ نوٹ کے مطابق تھی لیکن اس کا عنوان یہ تھا کہ وہ ایک ایسا معاملہ تھا جس کا تصفیہ عدالت کسترا سے ہو نہ لایا تھا (یہ بیان کیا گیا تھا کہ ٹیورٹ کلکٹر انجمن کا پورے پیش کیا رہی ہے) اور اس میں یہ بھی درج تھا کہ درخواست دفعہ ۱۹۱۶ قانونِ صفائی ممالک حدہ ایکٹ ۲ بابہ ۱۹۱۶ کے تحت پیش کیا رہی ہے جب سورج نارائن عدالت میں پہنچا تو اس وقت کلکٹر تیرن موخہ کے بلکہ جوائنٹ مجسٹریٹ اس کے قریب سے سبیل کے دریافت کرنے پر جوائنٹ مجسٹریٹ نے جواب دیا جو اس کے خط

اور ۲۱ کے بعد یہ درخت است۔ علی کے حق میں یہ کہہ کر دے تھے
 علی علی نے دعویٰ سے انکار کیا اور یہ پیش کی کہ دعویٰ خارج طبعاً
 ہے کیونکہ یہ تو دعویٰ اور وہ اب کے پیشروان حقیقت و رخصت
 نمازہر بارہ سال قبل رجوع نالشی سے قابض تھے۔ اور یہ
 بھی بیان کیا گیا تھا کہ درخت وہ گم ہونے کی جگہ ہے اور وہ بھی
 میں نالشی میں ہے۔

عدالت ابتدائی نے علی خارج کر دیا اور یہ قرار دیا کہ
 میں معاد حاضر ہے ہر اٹھ میں یہ یعنی ڈسٹرکٹ جج نے نصف
 کے فیصلہ کو حال رکھا اور مزید یہ قرار دیا کہ جس ہیہ کی بنا پر
 مدعی دعویٰ ہے ایسا ہیہ خود تان جائز نہیں اور اس وجہ سے
 وہ سہ علی قابل پیشرفت نہیں ہے اس فیصلہ کی نافرمانی سے
 یہ عارفانی عدالت میں ہڈیوں سے لگا کر چنڈہ پیش ہوا ہے
 اور سزا پر عین سزا میں مدعی علیہ حاضر ہوئے ہیں۔

لایق کونسل فریقین کی بحث سننے کے بعد میں اس پر
 پر ہو چکا ہوں کہ عارفانہ منظور اور مدعی کا دعویٰ خارج ہونا چاہیے
 معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۱۱ء میں عدالت نے ایک ڈگری اینڈ
 کے فیصلہ کیا اور وہاں پر یہ جو مدعی علیہم کے خلاف حال کی۔ اس
 ڈگری کی تعمیل کی گئی اور یہ بجائے کیا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے قبیل
 ڈگری میں ان درختوں پر قبضہ علامتی حال کیا، عراض کیا جائے
 یہ بحث کیا رہی ہے کہ اگر وہ اپنے قبیلہ میں قبضہ علامتی حال
 کیا اور اس طرح سے بارہ سال کے اندر اسکو حصول قبضہ واقعی
 کیسے دعویٰ کرنا چاہئے ہاں اور وہ بھی ہذا جو ۱۹۱۱ء میں ان
 کیا گیا ہے اندرون معاد ہے۔ عارفانہ علیہ کی جانب سے یہ بحث
 ہے کہ جس اندام قانون مالک اسی ارغی درخت ارغی
 ہے اور ان کا قبضہ نہیں پایا سکا ہے اس کے کہ وہ کلنگ کے

توسل سے دیا گیا۔ یہ ہدیہ اگر دفعہ حول الاثر ہو گا تو یہ بھی
 بیان کیا جاتا ہے کہ قبضہ ہائی میں معاد ۱۹۱۱ء کا اس کا
 قبضہ ہاں ہی کی اور لازم قانون کی جو دفعہ ۱۹۱۱ء کا
 ضروری میں پوری تکمیل نہیں گئی تو یہ میری رائے میں یہ بحث
 صحیح ہے اور یہ قرار دیا ہے کہ اس میں مدعی علیہ کی ہر
 مدعی کو اس کا قبضہ قانونی قبضہ ہے نہ کہ اس کے ہاں ہاں ہاں
 خوب رام نام سرحد (ایئر) کے ایک جب قبضہ علامتی
 کے متعلق قانون نے ایک ضابطہ قرار کر دیا ہو تو اس میں قبضہ
 کی پوری پابندی کرنی چاہیے اور اس کی ہر دفعہ کی فرولڈ
 اہمیت کرتی ہے میری رائے میں ان دونوں مقدمات کے
 واقعات بن کوئی اہم فرق نہیں ہے اور یہ اصول خوب رام
 تمام صورت دلی میں ہلا یا گیا ہے۔ اس مقدمہ سے
 کامل طور پر متعلق ہوتا ہے۔ محض اس واقعہ کے کچھ بارہ فرق نہیں
 ہوا کہ جو فعل نام مقدمہ سابق میں وٹل کیا گیا تھا اور
 اوپر ہام کے تحت تھے۔ میرے خیال میں عدالت ان دونوں
 پر قبضہ علامتی حال ہی نہیں کیا چنک اس سے بعد میں عارفانہ
 رام نے حق میں یہ کہہ کر دیا میری رائے میں عدالت صرف
 تحت کا فیصلہ صحیح ہے اور مقدمہ میں اس وقت پر یہ جو
 ہے نتیجہ یہ ہے کہ عارفانہ عدالت نے یہ کہ خارج کیا جائے

ہاں کی گورنمنٹ الیڈا
 متفرق مقدمہ دیہ الی
 ۱۸۲۷
 غیر مقدمات ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ بابت ۱۹۱۱ء کے فیصلہ کے تحت
 باجلاس۔ سرگرمیوں میں نامہ ایڈیٹر جسٹس جسٹس
 سوچ نارائن سال ۱۹۱۱ء میں جسٹس ہاں وغیرہ مذکور

دہارا
نیام
یقیناً
(درہ)

لہذا ہم عدالت مرافقہ تحت کی ڈگری میں لونا ہمارے
اور عدالت مرافقہ اولیٰ کو یہ مقدمہ بہ غرض سماعت کر دو
نصفہ قطعی واپس کرتے ہیں مدعیان مرافقہ علیہم مدعی علیہم
مرافقان کا ذخیرہ اس مرافقہ کی پابندی اور کریں اور سرکار کا حکم
اس افدہ کے متعلق آخر کار میں طے کیا جائیگا۔ ان مرافقہ
کی رسوم عدالت مرافقان کو واپس دیا جائے۔

ہائی کورٹ رنگون

خاص مرافقہ ثانی دہانی
نمبر مقدمہ ۲۲۳ بابہ ۱۹۲۱ منصفہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۳
باجلاس : مسٹر جسٹس ہیلڈ اور مسٹر جسٹس اوڈنگ
لوگنا وا وغیرہ مرافقان ہمام یونیا ویا مرافقہ علیہ
ہامی : میضا بطہ کارروالی : عذر نہ کرنا۔ حق کا ذال ہو جانا۔
ایسے فریق ثانی کو جس کو علم ہو کہ کارروالی میں غلطی
ہوئی ہے فوراً عذر کرنا چاہیے اگر وہ مثال سے عذر
نہ کرے کہ ممکن ہے کہ فیصلہ ایک طرف ہو اور اسکے
بعد فیصلہ ایک طرف ہو تو اس وقت وہ اس بے
خوابہ کارروالی کا عذر پیش کر کے فیصلہ منسوخ
نہیں کر سکتا جس کے متعلق پہلے عذر نہ کیا گیا ہو۔

خاص مرافقہ ثانی بنارہنی ڈگری ڈویژنل کورٹ ہننا وادی
بہ مرافقہ دہانی نمبر ۱۹۲۱ بابہ ۱۹۲۱۔

نہیا نہ مرافقان : مسٹر ہون جی۔
سجانب مرافقہ علیہ : مسٹر صورتی۔

جسٹس ہیلڈ : فریقین مقدمہ بری بدھ مذہب کے
اہلکار ہیں اور ان میں مالیت خانقاہ کے خزانہ میں لاپٹ

اور زمینات کے متعلق نزاع ہے۔ انہوں نے اپنے گروہ
دو ممتاز اراکین کو ثالث مقرر کر کے کل سرحدات کا تقاضہ
انہیں سہرو کو دیا ان ثالثوں نے اپنا سرحدات لینے سے فیصلہ
صادر کیا مرافقان نے ان کے خلاف میں لڑا صراحہ ہوا تھا
اھر کا دعویٰ کیا کہ وہ فیصلہ منسوخ کر دیا جائے کیونکہ صرف ایک
ہی ثالث نے فیصلہ صادر کیا ہے اور فیصلہ طاق معافیہ
ہے۔ اس سے غالباً یہ مطلب ہے کہ ثالثوں نے ایک ایسے
کا تصفیہ کیا جو ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اگرچہ
مرافقہ میں اس کی کوشش کی گئی تھی کہ یہ دوسرا مقدمہ قائم
کر دیا جائے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے دست برداری
کر لی گئی ہے۔ مقدمہ میں جس نتیجہ کا تصفیہ کیا گیا تھا وہ یہ
کہ کیا دونوں ثالثوں نے فیصلہ صادر کیا ہے اور سپر
ان دونوں کے دستخط ہیں اور کیا فریقین پر اس کی
پابندی لازمی ہے۔

عدالت ابتدائی نے اس نتیجہ کا یہ تصفیہ کیا کہ فیصلہ
دونوں ثالثوں کا صادر کیا ہوا ہے اور اس پر صرف ایک نے
اپنی اور دوسرے ثالث کی جانب سے اپنی دستخط کر دئے
کیونکہ اس کا دوسرا شریک بہت ضعیف تھا اور خود تحفظ
نہیں کر سکتا تھا۔

یہ بحث کی گئی کہ منجملہ تین اجلاسوں کے دوسرے ہنگام
پر عینکہ گواہ پیش ہو رہے تھے ایک ثالث غیر حاضر ہوا اور
سے فیصلہ کا عدم ہونا چاہیے یہ عذر دہانی کے زمانے میں پیش کیا
گیا اور نہ دعویٰ میں سکا تذکرہ کیا گیا تھا اس لئے عدالت
نے یہ طے کیا کہ اس وقت کارروالی پر مرافقان کو اس عذر
کے پیش کرنا صحیح اجازت نہیں دیا جاسکتی۔

بہار
جام
وان
ر (آباد)

سچائی و سچائی کے لئے۔ مسٹر اکراری لال۔
 فیصلہ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء۔ وان سنگھ نے ۵ مارچ
 جنوری ۱۹۲۲ء کو مسٹر اکراری لال کو ۲۴ ایکڑ زمین پر
 پیش کیا کہ وہ ۱۰ ایکڑ زمین پر جو زمین منظور ہو جائے
 سوچ کر دیا جائے اور باقی ۱۴ ایکڑ زمین کو جو زمین منظور ہو جائے
 اسے دیوں کی مٹا دیا ہے۔ وان سنگھ کی درخواست ۲۸ مئی
 ۱۹۲۲ء کو بعد میں بیرونی خارج کی گئی۔ ۱۱ جون ۱۹۲۲ء کو وان
 سنگھ نے عدالت سے اس درخواست کی مازداری لینے کی درخواست
 کی جو بعد میں بیرونی خارج کی گئی تھی۔ ہمارے سامنے ہیکم خان
 درخواست گزار کی جانب سے عدالت پیش کیے گئے ہیں اور ہیکم
 مسعود نے ان عدالت کو نام منظور کر کے وان سنگھ کی درخواست
 ۹ جولائی ۱۹۲۲ء کو ادا کر دی۔ موجودہ درخواست گزار کی
 ذمہ داری نصف فی اس پر ہے کہ وہ زمین کے درمیان سے ہٹوا دے
 وان سنگھ کی وہ درخواست جو ہیکم خان کی درخواست پر
 لی میری رائے میں درخواست گزار کی اس دعا، تاؤ و نظیر سطر
 کر کے قابل ہے۔ حال ہی میں عدالت ہڈانے اس کے تنازع
 بہارت اندونیا میں ہیکم خان (۱) کی ذمہ داری کی ہے اور
 منصف کی ذمہ داری اور ہیکم خان کی مابندی لازمی ہے۔ لہذا یہاں
 درخواست منظور کرنا ہوتا اور ذمہ داری منصف کے حکم سے
 ۹ جولائی ۱۹۲۲ء کو منظور کرنا ہوتا ہے کہ وہ زمین سے انھوں
 وان سنگھ کی درخواست کو نمٹا دے۔

درخواست منظور کی گئی
ہائی کورٹ آف آباد
 ہرقہ تانی دوانی
 قریب ۲۰۰۰ ایکڑ زمین منظور کر دی گئی
 ۱۹۲۲ء

ہمیشہ

باغیچہ، سڑک، چھتیاں، ریور، سڑک، چھتیاں
 صاحب زمین ہند باغیچہ، سڑک، چھتیاں، ریور، سڑک، چھتیاں
 مدعی علیہ ہرقہ تانی دوانی، مدعی علیہ ہرقہ تانی دوانی
 قانون حصول زمین ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت قانون حصول
 اعلان تحت دفعہ ۱۰۷ کے تحت ہے۔
 جب فلٹر نے ۲۸ مئی ۱۹۲۲ء کو قانون حصول زمین
 ایکٹ کے تحت یہ اعلان کیا کہ اس کا حکم کیا جائے
 غرض سے ایکٹی کیلئے لیا جا رہا ہے تو ایسی درخواست
 اس غرض کیلئے نہیں تھی قطعاً ہے اور عدالتوں کو اس
 معاملہ میں تحقیقات کا اختیار نہیں ہے۔
 مسٹر اکراری لال کو ۲۴ ایکڑ زمین پر ۱۰ ایکڑ زمین
 جلد ۲ صفحہ ۳۲۔ نانک چند تھانام کارپوریشن۔
 کلکتہ ۱۱ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۷۰۔ سے امتیاز کیا گیا۔
 ہرقہ تانی دوانی کی درخواست پر مسٹر جج مین پوری ہرقہ تانی دوانی
 صاحب ہرقہ تانی دوانی۔ مسٹر اکراری لال۔
 صاحب ہرقہ تانی دوانی۔ ڈاکٹر ایم۔ لال۔ اگر دادا کو اس میں سیدنا دھرم پوری
 فیصلہ۔ مدعیان ہرقہ تانی دوانی، مدعی علیہ ہرقہ تانی دوانی
 دہلی کے تعلق ایک عوامی رائے کیا جسکو کلکتہ کے تحت قانون حصول
 زمین ۱۹۱۹ء کے تحت ہرقہ تانی دوانی کے ہرقہ تانی دوانی
 ہرقہ تانی دوانی کی ناراضی سے ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی
 قانون ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی
 ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی
 کہ وہ ہرقہ تانی دوانی کے تحت ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی
 گئی اور کلکتہ کے تحت ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی
 کر لیا۔ دفعہ ۱۰۷ کے تحت ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی ہرقہ تانی دوانی

<p>اہل بودہ کی جائداد کی تقسیم کے متعلق کیا قیاس ہو گا؟ یہاں پر مذکور ہے کہ اس مقدمہ میں یہ کہہ کر کہ اس کے لئے اس کے ذریعہ اڈیشنل جج نے مقدمہ مابین زری بیہام پوتھن کی (۱۳) کی بنا پر قرار دیا ہے کہ جو تقسیم بیان کی گئی ہے اسکا بار ثبوت مدعی پر ہے اور چونکہ اسنے اس سے سبکدوشی نہیں کیا حالانکہ اسنے اسکو ناکام ہونا چاہیے۔ اس تخریر کے یہ معنی ہیں کہ موردی جائداد کی تقسیم کا بار ثبوت اس فریق پر ہوگا جو تقسیم بیان کرتے۔ مسٹر سان فورڈ جوڈیل کٹر لوئر رہا۔ اس کے بعد اس نے فیصلہ صادر کیا تھا لیکن اسکی تائید میں کسی نظیر کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ انگلستان کے قانون کے قاعدہ کے طور پر اسکی تائید ہی ایسے اصول سے نہیں ہوتی جو متعلق ہو اور نہ تین ”ساتھ تھوں“ میں اسکی تائید میں کوئی حکم یا باتوں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بار ثبوت کے متعلق کوئی قاعدہ کیسے مقرر کیا جاسکتا ہے جبکہ کہ اس خاص مقدمہ کے حالات پر غور نہ کیا جائے جس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہو کہ مسٹر سان فورڈ نے اپنے فیصلہ میں جو کچھ بیان کیلئے وہ یہ ہے کہ جو شخص تقسیم بیان کرے اسکا بار ثبوت اسی پر ہوگا۔ فیصلہ کے دیکھنے سے ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ وجہ پر یہ کہہ دینا چاہیے کہ جو شخص تقسیم کے بار ثبوت پر کہے پھر جو مسئلہ جو اصول انہوں نے قائم کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے جبکہ اس کے کہ قانون بودہ میں یہ کہا گیا ہو کہ جائداد موردی کے متعلق اشتراک کا قیاس ہوگا جبکہ کہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔ جیسے بالکل سید نہیں ہے کہ قانون بودہ میں اس قسم کا کوئی قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس واقعہ کا لحاظ کرتے ہوئے کہ برہم اہل بودہ ہیں موردی جائداد کی تقسیم شرعی داروں</p>	<p>ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ قریب کے رشتہ دار بعد کے رشتہ داروں کو محروم کر دیتے ہیں۔</p> <p>اس عدالت کی دوران کارروائی میں مایکوسٹن پوتھن اور اڈولف ان کی جائداد کے متعلق متبادل مکان کے لئے جو بیٹو جائداد ہے، بیات، استہام ترکہ کی درخواست ہے اس کے لئے اس کی درخواست میں منظور کی گئی اس کے بعد اس نے اس کے لئے ایک اور دوسرے چار شخصوں کے مقابلہ میں ثالثی کرنا دیا۔ دعویٰ قبضہ مکان کیلئے کیا گیا تھا اور مایکوسٹن اور دوسرے مدعا علیہم اسنے فریق بنائے تھے کہ وہ مکان پر قابض تھے مدعی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ مکان اسکی متوفیہ زوجہ مائیکوسٹن کی ملک ہے جو ابھی یہ نہیں کہ مکان پوتھن اور اڈولف ان کی ملک ہے حسب ذیل واقعات تسلیم کئے گئے ہیں۔ پوتھن اور اڈولف ان نے مکان بنوایا تھا لیکن یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ کس زمانہ میں وہ مکان میں جا کر تھے جو جائداد انہوں نے چھوڑی اس میں یہ مکان بھی شامل تھا لیکن جب وہ فوت ہوئے ہیں تو وہ اس پر قابض تھے۔</p> <p>مادہ شہادہ لاکا یہ بیان ہے کہ ان شوہر زوجہ کے مابین جائداد کی تقسیم ہو چکی تھی اور مکان متنازعہ مائیکوسٹن کے حصہ میں آتا تھا۔ جواب دہی یہ ہے کہ جائداد کی تقسیم نہیں ہوئی اور مکان اس طرح سے چھوڑ دیا اور رہا۔</p> <p>مسٹر جارجی مسٹر جارجی علیہ کی طرف سے یہ بحث کرتے ہیں کہ تقسیم کا ثبوت مدعی پر ہے۔</p> <p>میں نے مقدمہ مائیکوسٹن پوتھن (۱) میں یہ طے کر دیا ہے کہ بار ثبوت کا کیا قاعدہ ہے اور میری</p>
--	---

دارکسٹون
بنام
مکبر سے
(دبیر کا)

قیاس۔

ایک دردی جاندار کے متعلق جو بوجہ وار فوٹوں کے
باں ہو اس کے اثرات یا غیر متحرک سے اثر
کا سوال ہر مقدمہ کے حالات پر مبنی ہوگا۔

ماہنہ ری نام ماہنہ کی۔ اس سے لا برتا
صفحہ ۲۲ سے اختلاف کیا گیا۔

لادہ قانون کے لحاظ سے ایسا کوئی تاس نہیں

کیا جاسکتا جو جاندار ایک متونی شخص نے اسے
دار فوٹوں کے لئے چھوڑی ہو وہ غیر متحرک جاندار کا جزو

اس امر کو کافی طور سے ثابت کرنے کیلئے کہ جاندار

غیر متحرک ہے ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے زیادہ

یکم تھا کہ ضرورت ہوگی۔ لیکن کوئی جاندار ایک

عصبہ دار تک انشعاب غیر کے قبضہ میں رہے تو

جو شخص یہ بیان کرے کہ یہ جاندار ایک غیر متحرک

جاندار کا جزو ہے تو اسی شخص کا سکاڑا ہوگا۔

مارک بونہ بنام ماوگ لوگن۔ ایربر ہارٹس

بایر (۱۹۹۸ء) جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ سے

کیا گیا۔

سبب مبالغہ مضبوط۔

سبب مبالغہ مضبوط۔

فیصلہ۔ بیان سن اور مادہ سے ان شوہر اور زوجہ

زوجہ شوہر سے قبل فوت ہوئی اور شوہر ارجاع مالش

سے دہ سال قبل فوت ہوا۔ ان کے چار بچے تھے جنکے نام

بہتر سید مالش مارٹن سے پو کا مقصود ہے۔ ماوگ

پوٹو اور ماوگ پوٹو۔ قبل اربعہ دعویٰ اور کارروائی

چٹیاٹ اسٹام ترکہ کے حلقہ میں تکرہ کیا جائیگا یہ
چاروں فوت ہو گئے تھے۔

ماشیو سے لوکا زرواج نہیں ہوا تھا۔ ماشیو کو کا

ازدواجی ماوگ ماشیو کے ساتھ ہوا تھا اور وہ ماوگ ماشیو

کو چھوڑ کر ارجاع مالش سے تیز مال قبل لاؤ فوٹ ہوا

ماوگ پوٹو ماشیو کے قبل فوت ہوا اور اپنے دو بچے مالش

ماکن ٹن بیوٹ سے۔ پوٹو کے بھی چند بچے تھے جنکے تذکرہ

کی اس وقت ضرورت نہیں ہے مگر پوٹو کی جائیداد کی

متنازعہ جو جزو جاندار ہے ماکو نے چٹیاٹ اسٹام ترکہ کے عطا

کرنیکی درخواست دی۔ ماوگ شیولانے اس میں اصرار کیا کہ

ماکو سے نے جتنی جائیداد کو ماشیو سے پوٹو کی ملک تیار ہے

وہ درحقیقت اس کی متوفیہ زوجہ ماشیو کی ملک ہے۔

ڈسٹرکٹ کورٹ ماکو کی درخواست اسوج سے

نا منظور کر دی کہ جاندار کے متعلق شیولانے لاکا بیان

ہے۔ ماکو نے تین عدالت میں درخواست دی اور

یہ قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ کورٹ کی وجہ فیصلہ صحیح نہیں

کیونکہ اس امر کے طے کرنے کے لئے اسٹام ترکہ فریقین میں

کس کے سیر کیا جائے اس امر کے فیصلے کی ضرورت

نہیں ہے جاندار میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں۔

۵۔ اہل ہڈائے یہ بھی نبلا یا تھا کہ دفعہ ۲۲ قانون

بروٹسٹ اسٹام ترکہ کے تحت فیصلہ کرنا جائیے تھا

اور ان کے بعد عدالت نے اسے یہ تحریر کیا کہ ماکو کا باپ

پوٹو ماشیو سے پوٹو سے قبل فوت ہو چکا تھا اور یہ قرار

دیا کہ ماشیو سے پوٹو ماشیو کو لاکا پانڈ ماشیو کا دائرہ اثر اور

کا اولاد۔ تو عائدہ اور نہ ماشیو کے ساتھ وارث ہو سکتا

تجی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ بہترین ایسے بہائیوں سے الگ ہو کر کیسے قابض ہو سکتی تھیں۔

حکومت اس قیاس کے اسکی تائید میں پیش کردی جو وہ ہے جو کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے۔ مگر اس کے مفید کوئی امر نہیں ہے اور وہ جس قدر غلط ہے کہ وہ اس کے برعکس ہے وہ اصل مقدمہ میں مقابلہ نہیں کر رہے ہیں حالانکہ یہ ہے کہ اگر اکیسے نام نہ ہوں تو وہ بھی نام کام ہونگے اسلئے مراجعہ منظر کیا جاتا ہے۔ مراجعہ منظر کیا گیا

ہائی کورٹ الہ آباد

مقدمہ متفرق

لہر مقدمہ ۱۸ بابہ ۱۲۲ منصفہ ۳۱ سی ۱۹۲۳ء
باجلاس سکرٹریٹ میں نائٹ جج سٹین اور جج سٹین کاٹی ناٹھ درخوستگذار مہاشم ملک معظم طرف ثانی قانون اشخاص قانون پیشہ ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۲۲ دفعہ ۳۰ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۲۲ (دو) عہد جاریہ خیم بابہ ۱۸ ایکٹی شخص کو دلاویں کی فہرست میں درج کرنے کا حکم ہائی کورٹ کا اختیار دست اندازی۔ عام اصول۔

اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلاویں کی فہرست میں شریک کرے تو ہائی کورٹ نگرانی کے عام اختیارات کی تباہی جو وہ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ کے بابہ ۱۲۲ میں ہے دست اندازی کر سکتی ہے۔

معاذہ درخواست اور مہرام۔ (ڈیٹ) لاریورٹ الہ آباد طبع صفحہ ۱۸ سے استمداد کیا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جس کا تذکرہ بالا فیصلہ میں نہیں ہے اندازی کی استدعا محض اس لئے ہے کہ اس میں اس پر عمل کیا جائے

۱۸ بابہ ۱۲۲ منصفہ ۳۱ سی ۱۹۲۳ء
باجلاس سکرٹریٹ میں نائٹ جج سٹین اور جج سٹین کاٹی ناٹھ درخوستگذار مہاشم ملک معظم طرف ثانی قانون اشخاص قانون پیشہ ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۲۲ دفعہ ۳۰ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۲۲ (دو) عہد جاریہ خیم بابہ ۱۸ ایکٹی شخص کو دلاویں کی فہرست میں درج کرنے کا حکم ہائی کورٹ کا اختیار دست اندازی۔ عام اصول۔

اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلاویں کی فہرست میں شریک کرے تو ہائی کورٹ نگرانی کے عام اختیارات کی تباہی جو وہ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ کے بابہ ۱۲۲ میں ہے دست اندازی کر سکتی ہے۔

معاذہ درخواست اور مہرام۔ (ڈیٹ) لاریورٹ الہ آباد طبع صفحہ ۱۸ سے استمداد کیا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جس کا تذکرہ بالا فیصلہ میں نہیں ہے اندازی کی استدعا محض اس لئے ہے کہ اس میں اس پر عمل کیا جائے

اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلاویں کی فہرست میں شریک کرے تو ہائی کورٹ نگرانی کے عام اختیارات کی تباہی جو وہ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ کے بابہ ۱۲۲ میں ہے دست اندازی کر سکتی ہے۔

معاذہ درخواست اور مہرام۔ (ڈیٹ) لاریورٹ الہ آباد طبع صفحہ ۱۸ سے استمداد کیا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جس کا تذکرہ بالا فیصلہ میں نہیں ہے اندازی کی استدعا محض اس لئے ہے کہ اس میں اس پر عمل کیا جائے

اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلاویں کی فہرست میں شریک کرے تو ہائی کورٹ نگرانی کے عام اختیارات کی تباہی جو وہ ٹورنٹسٹ آف انڈیا ایکٹ کے بابہ ۱۲۲ میں ہے دست اندازی کر سکتی ہے۔

معاذہ درخواست اور مہرام۔ (ڈیٹ) لاریورٹ الہ آباد طبع صفحہ ۱۸ سے استمداد کیا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جس کا تذکرہ بالا فیصلہ میں نہیں ہے اندازی کی استدعا محض اس لئے ہے کہ اس میں اس پر عمل کیا جائے

میں ہو جاتی ہے اور ایسے مقدمات نہایت شاذ ہیں جن میں شریک وارث مشترک رہے ہوں یا کوئی قیاس سے بجا نہیں ہو سکتا۔

میں نے نتیجہ پر یہ قرار دیا تھا کہ ایسا کوئی عام قاعدہ نہیں قرار دیا جاسکتا جس سے ہر مقدمہ کے حالات اور ہر معاملہ کے بغیر اشتراک یا عدم اشتراک کا ثبوت حلیہ کیا جاسکے۔

میں نے مقدمہ ماونگ لاپے تمام ماونگ گول (۳۱) کا احوال دیکھا جس میں سٹرک کا لیٹن جوڈیشل کسٹرنے یہ لکھا تھا کہ "ایسا کوئی قیاس نہیں ہے کہ ہونی شخص کی جائداد وغیرہ کا بار کا جزو ہے اس امر کو کافی طور سے ثابت کرتے ہیں کہ اگرچہ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے کم یا زیادہ تہادیت کی ضرورت ہوگی لیکن جب کوئی ارہیٹا یا یہ کیفیت میں ایک عرصہ دراز سے ہو تو جو شخص اسکو مقدمہ ان کے بار ثبوت اس شخص کے ذمہ ہوگا۔"

اس مقدمہ کے واقعات کیا ہیں؟

مدعی کی شہادت ہے کہ وہ تہادیت یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مانیو اور مانیو کے کو ان پورٹ میں زوجہ کی جائداد کی تقسیم میں یہ مکان باوا تہادیت ملتا تھا۔

اس شہادت کے یہ معنی ہیں کہ جائداد کی تقسیم ہو چکی تھی اور دوسرے درنا کا حصہ بھی مانیوے یو اور مانیوے پورے خرید لیا تھا۔ یہ دونوں مکان متنازعہ میں ملتا تھا کرتے تھے اور مانیوے کی وفات کے بعد جو ارجاع دعوے سے تین سال قبل واقع ہوئی تھی۔ ماونگ سٹولائی مدعی کے مکان کا محصول ادا کیا تھا جو اس پر واجب الادا تھا۔ یہ ثابت کرنے کیلئے

بھی شہادت موجود ہے کہ زوجہ زوجہ کی وفات کے بعد مانیوے پورے مکان کی ارہی اپنے اور بھتیجے یو اور اپنی بھتیجی مکن ٹن کے نام عطا کئے جانیکے لئے درخواست دی۔ اس وقت اسکے بھتیجے اور بھتیجی نہایت کم سن تھے ارہی کیلئے محل در خواست گزار مانیوے پورے تھے اور اسنے مالک اپنے بھتیجے اور بھتیجی کے نام اپنے ساتھ اسس لے لئے شہادت کہ وہ اس وقت اپنے نسبت اپنے خیالات رکھتے تھے سٹر جاری یہ بحث کرتے ہیں کہ اسکا اپنے بھتیجے اور بھتیجی کے نام شریک کرنا اسکی دلیل ہے کہ انکا بھی جائداد میں حصہ تھا اور جائداد کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ہم اس بحث سے متفق نہیں ہیں۔

دوسرا قابل غور یہ ہے کہ اکیسے اور دوسرے شخص اس مکان میں رہا کرتے تھے یہ نہیں خیال کرتا کہ اس کی یہ معنی ہیں کہ جائداد کی تقسیم نہیں ہوئی تھی مانیوے کے طرز عمل سے کہ مانیوے پورے کوئی ملک ہے اسکا اظہار ہوتا ہے کہ جائداد میں یہ بات معلوم تھی کہ جائداد مانیوے پورے یو اور مانیوے پورے مشترک ہے اور یہ جائداد مانیوے پورے یو اور مانیوے پورے کے حصہ میں زوجہ زوجہ کی جائداد کی تقسیم کی وقت آئی ہے۔

اسکے معلوم کر کے کوئی ضرورت نہیں کہ جائداد مانیوے پورے تھی یا مانیوے پورے یا دونوں کی مشترک تھی۔ مانیوے پورے جو شہادت وارث کے مکان کی مالک ہوتی اور ماونگ سٹولائی مانیوے پورے لایکے شوہر کے مانیوے پورے کوئی جائداد کا مالک ہوتا۔ مانیوے پورے یو اور مانیوے پورے کے احوال قابل غور تھے اور دونوں کے حق میں قندہ طویل مدت بھی ثابت ہے اس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ انکے والدین کی جائداد کی تقسیم ہو چکی

حاشیہ ناتھ
نباس
الکھنڈ
۱۰۱۰

ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی تائید کرنے کیلئے حاضر ہوئے
ہیں دوسری لینے عبدالحمید اور سیتل پاٹے کی درخواستوں کے
مقام پر جج نے باگیا کو وہ جج کے سامنے پیش کر دیا جس
اور عدالت انماں دو ہفتہ و مفادات میں بحث کر کے بعد میں
مستحق ایسے احکام صادر کرے جو وہ مناسب سمجھو۔ لائق گورنمنٹ
ایڈووکیٹ نے یہ عام سوال پیش کیا ہے کہ عدالت انما کو فیصلہ کرنی
اس حکم میں دست اندازی کرنیکا اختیار نہیں ہے جو تحت دفعہ ۳۷
۱۰۱۰ ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ جج یا کوئی دوسری عدالت مجاز صادر
کرے یہ ہمیشہ جاری رہا ہے مفاد و بار کیا جاتی ہے لیکن ایک نظیر
جو اس سالہ کا ہے یہ وہ فیصلہ ہے جو دو ججوں کے ایک جج نے
صادر کیا ہے جس سے ایک نے جو عدالت کے جج جیسے جیسے سالہ
اور دست اور اور داد کا فیصلہ کیا ہے اس کی کیا تھا جج ذیل
ججوں کی کیا تھا متفق ہیں ججوں اس مقدمہ کا تصفیہ کیا
تھا کہ عدالت صرف ایسے ججوں میں باستعمال نام اختیارات نکالنے
کے جو اسے دفعہ ۱۰۱۰ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے قابل ہیں
دست اندازی کر سکتے ہیں یقین ہے کہ وہ اختیارات ایسے
وہ جج میں کہ عدالت انما نے اختیار تینری کے استعمال میں
سمت کی مثل طلب کر سکتی ہے لینے اس تحقیقات کی مثل جو
پڑے ایک جج نے ترکی ہو یا کہ ان اشخاص کے ناموں کی نہر
مرتبہ کجی دلال نامت کے لئے ہوں اور تاکہ ایسی مثل کا
مرے ۱۰۱۰ کے بعد ڈسٹرکٹ جج کو ایسے احکام و مایات
دسکتی ہے جو مناسب سمجھیں جائیں لیکن بحث یہ بالی رہتی ہے
کہ اب ہذا کیا ایسی اصول مقرر کرنے چاہئیں جسے تحت وہ ایسے
میں جو اختیار تینری کو استعمال کر سکے ذیل جج جنہوں کے
اور اور ام رہا ہو لیا لاکا فیصلہ کیا تھا ایک نہایت اہم اصول

قرار دیا تھا وہ یہ کہ عدالت اپنی اختیارات نگرانی کے استعمال میں
دست اندازی نہ کرے جیکہ دست اندازی کی ہند حاصل میں ایک
سے کیا کہ ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ خلاف شہادت تھا اس اصول
کی پابندی کرنا چاہیے ہے ۱۰۱۰ ایکٹ ۱۰۱۰ ایڈووکیٹ کے الفاظ
یہ بالکل صاف ہے کہ واضعان قانون نے ان عدالتوں کو جج کا ذکر
اس میں کیا گیا ہے جس میں عدالت ڈسٹرکٹ جج ہیں اس میں دینے
تینری عطا کئے ہیں ڈسٹرکٹ جج یا دیگر وہ اس کی خاص نہر تیار
اور شائع کریں جس کے متعلق تمام کی شہادت یا اور دوسری شہادت
حالیہ انما نہایت سوچا کہ وہ عائد بعد دلال کام کرنے میں ہذا رو
یہ امر کیا گیا کہ لفظ دلال جو اس میں استعمال کیا گیا ہے اس میں اس
تشریف کا حوالہ شامل ہے جو قانون نگار کی دفعہ ۳۷ میں لکھی ہے یہ بلا
اسی ہے لیکن دفعہ ۳۷ میں کچھ محکمہ ہے وہ یہ کہ ڈسٹرکٹ جج جو
ہیں ایسے اشخاص کی نہر تیار اور شائع کریں جیکہ متعلق اس
حالیہ انما نہایت سوچا کہ وہ عائد بعد دلال کام کرنے میں ہذا رو
جو دفعہ ۳۷ میں لکھی ہے کہ لفظ دلال کی تشریف میں ہذا لکھا ہے جو تیار اور شائع
نے اس اختیار تینری کے متعلق سفر کی ہیں وہ ہیں کہ ڈسٹرکٹ
کو شہرہ عام کی یاد رکھنا چاہئے انما نہایت سوچا کہ وہ عائد بعد دلال کام کرنے میں ہذا رو
کہ شہرہ عام کی یاد رکھنا چاہئے انما نہایت سوچا کہ وہ عائد بعد دلال کام کرنے میں ہذا رو
اندرج کی وجہ ظاہر کرنا موقع نہ دیا اس سلسلہ میں ہم کہہ سکتے ہیں
کہ باستعمال عام اختیارات نگرانی کے عدالت ہذا کو دست اندازی کرنا
اختیار ہے اگر ڈسٹرکٹ جج نے اس کو خلاف ذکر ہدایت کا مابندی
نہ کی ہو اور نہر تیار دلالوں میں ایسے شخص کا نام درج کر دیا ہو جس کا
نام درج کرنے کی وجہ ظاہر کرنا موقع نہ دیا اس سلسلہ میں ہم کہہ سکتے ہیں
سے بحث کر کے کہ واضعان قانون کا مشاہدہ نہیں ہوا کہ انما نہایت سوچا کہ وہ عائد بعد دلال کام کرنے میں ہذا رو
کے فیصلہ تحت دفعہ ۳۷ ایکٹ ۱۰۱۰ ایڈووکیٹ کے خلاف مرقعہ کر کے یا نہر تیار

جو وہ مخالفہ دیوانی ایکٹ ۵ بابت سن ۱۹۰۲ء ۲۲ رول
۱۱-۱۲ مرافقہ مختلفہ دگری مشترکہ بعض دگری داروں کو فریق نہ کیا
جب مشترکہ دگری بعض اخص کے حق میں صادر کر دیا گیا
اور مرافقہ ان میں سے کسی کو مرافقہ ملے نہ ملے ہو
مرافقہ صرف اس اخص کے مقابلہ میں کام ہو گا
فرس، اس لئے کہ کل دگری داروں کے مقابلہ
مکام ہو گا۔

نتیجہ ۱۰-۱۱ میں ساہو جام وال رام ساہو ایڈریس کیر
مار ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۲-۲۳ بصیرت نام حاصل کریم دوسری
جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ میں مہینہ پانڈے کے نام سے پانڈے
چو دھری ایڈریس کیر جلد ۲ صفحہ ۳۰۹-۳۱۰ میں نام حضرت
ایڈریس کیر جلد ۲ صفحہ ۵۵-۵۶ سرداری لال نام دارم لال
انتہی کر جلد ۵ صفحہ ۱۹۹ کالی دیال بہن جارج
نام نگہ رانندہ انڈین کیر جلد ۵ صفحہ ۸۲۲ میں
انتہا کیا گیا۔

مرافقہ ثانی بار انسی دگری سپارہ میں سٹیج بستی مسجد
۳۳-۳۴ اگست ۱۹۰۲ء
منجانب مرافقہ ۱- مشترکہ ورا۔
منجانب مرافقہ علیہ مشرین سی۔ داکشیں۔

فیصلہ ۱- اس مقدمہ میں ایک ابتدائی حذر یہم کیا جا رہا ہے کہ
مرافقہ ساقط ہو گیا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ دونوں مرافقہ علیہم جھگڑا
اور جھگڑا پانڈے سے فوت ہو چکے ہیں اور ان کے قائم مقامان قازان
کو فریق مقدمہ بنا۔ یہ کہہ لئے ایک کوئی کارروائی نہیں کی گئی
چونکہ وہ ملکہ علیہم کریم جون سے قبل فوت ہوئے ہیں۔ لہذا
مقابلہ ان کے مقابلہ میں مرافقہ ساقط ہو گیا ہے۔ مرافقہ علیہم

یہ بحث ہے کہ مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے کل مرافقہ علیہم کے
مقابلہ میں مرافقہ ساقط ہو گیا ہے۔ جھگڑا پانڈے سے فوت ہو چکا ہے
۱۱-۱۲ نمبر ۱۲ تھا اور عدالت دہلی کے مرافقہ کی حیرت میں اس کا
ممبر ۱۱ ہے۔ جھگڑا ولہ ہری پانڈے کے نام مرافقہ علیہم
فہرست مسئلہ وجہات میں نمبر ۱۲ درج ہے۔ حقیقت اس نام کے
شخص کا ذکر تو عرضی دعویٰ میں ہے اور وہ پانڈے اشت مرافقہ میں جو
حالت مرافقہ تحت میں پیش کی گئی تھی۔ عرضی دعویٰ میں پیش
کے نام میں ان کا اگر ادراست مرافقہ کے اخص کے ناموں
ساتھ مقابلہ کیا جائے تو حاکم ہر تاجہ کہ ہری پانڈے نامی
ہنوت پانڈے ولہ شہر امیر پانڈے کے نام کی جگہ لکھ دیا گیا
ہنوت پانڈے کا نام کسی فریق کی حیثیت سے مرافقہ میں لکھا گیا
درجیاں کو مشترکہ طور پر دیا جا چکا ہے مشترکہ کے مقابلہ میں
دگری عطا کی گئی کہ درجیاں اور انہی پانڈے کے مالک تھے
درجیاں موضع ملٹی نور دے کے اور علی علیہم دوسرے مرافقہ
کے زمیندار ہیں۔ نزع یہم ہے کہ ان میں سے کسی موضع کی حدود
ارضی پانڈے واقعہ ہے۔ مرافقہ ۲۲ رول ۱۲ فقہ سلجھو دنا۔
دیوانی پر استلال کرتا ہے۔ اس دفعہ کے منی یہم ہے کہ جب تا یہم
قانونی مقررہ کرنے کے لئے درخواست اخرون عدت پیش کیا جائے
مقدمہ متونی دہلی علیہم کے مقابلہ میں ساقط ہو جائے گا۔ رول ۱۱ کے
ہو جب نظام علی علیہ مرافقہ علیہم پر بھی حاوی ہے۔ جاری رہا ہے کہ
تقاضی میں کیا گیا اس کافی سند ہے کہ باوجود اس دفعہ کے انصاف
جب کسی مرافقہ علیہم کے حق میں دگری صادر ہوئی ہو اور مرافقہ علیہم
مرافقہ علیہم کو فریق نہ لکھیں تو کل مرافقہ نام کام رہے گا۔ ایک اور ٹپٹ
نے مقدمہ میں دارین ساہو جام وال رام ساہو د ۱۱ میں اس کی
تقلید کی ہے بصیرت نام فضل کریم دوسری ۳۴-۳۵ میں

اکبر بوس
بنام
رسمیہ
(دنگون)

اختیار کی غرض اور درخواست جاری کر دی گئی۔ میری بھائی
میرہ راسے ہے کہ کلکتہ کے مسند پر کی تعلیم بہتر قانون ہے اور
میں اس میں دست اندازی کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ درخواست
سودہ خواجہ خارج کی جاتی ہے۔
درخواست خارج کی گئی۔

پانچویں سٹالہ پور

مخبرانی

مخبر صدر ۲۱۰ باجہ سٹالہ ۹۲۳ فصلہ ۹ جون ۱۹۲۳ء
باجلاس میں پیش رفتی مانگر
بدلو علیہ مراجعہ بنام تاجر اپنی مدعیہ مراجعہ علیہ
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باجہ سٹالہ ۹۲۳ آرڈر ۲۳ رو
۱۹۲۳ء ۶۹ (۲۱) تا ۱۹۲۳ء ۴۳ رول ایکس (مستودا) لٹ۔
درخواست بازواری بعد انقضائے ہمداد اور اس کی نوعیت۔
درخواست پر حکم ایما رفہ ہو سکتا ہے۔

حاجہ علی محمدی کے تاجم مقام کی فرزندہ بنائی گئی۔ سٹالہ
اندر ہونے والا دہشت کی گئی ہو تو تامل ازخ و ساقط
ہو جاتی ہے اور اس کے بعد درخواست بار داری
پیش ہو تو وہ تحت آرڈر ۲۲ رول ۲۱۹ مجموعہ
۱۰۱۱ لاری طور پر ہیں درخواست تصدیق کی گئی۔
حکم سٹالہ کو منسوخ کرے۔

پہلی نمونہ بنام درخواست انڈین ایمر ۵۹۹
اور ۱۰ بجے نام ٹورٹل ڈیڑی لینڈ ۵۵ نمبر ۵۰۱
اور پتی مال نام کلاخان ہند کی سٹالہ ۵۵۶

۱۔ شاہ کمالا۔

ایس۔ در خواستیں جو حکم صادر ہوا اس کا رد تھ۔
آرڈر ۲۱۰ رول ۱۰۱ ایک مجموعہ ضابطہ دیوانی ہند
درخواست مخبرانی نامہ اپنی حکم صدر و سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
۵۔ آرڈر ۲۱۰ سٹالہ ۹۲۳ مشعر میں حکم صدر و سٹالہ ۹۲۳ و سٹالہ ۹۲۳
۱۰۱۱ نمبر ۵۵۶

مہیا بنیہ ایل۔ صدر ایمر ایل۔ یو۔ سی۔
مہیا بنیہ ایل۔ صدر ایمر ایل۔ یو۔ سی۔

۱۰۱۱ نمبر ۵۵۶۔ ۵۵۶ نمبر ۵۵۶۔ ۵۵۶ نمبر ۵۵۶۔
نکارانی پیش ہے۔ یہ سٹالہ ۹۲۳ پر حسب ذیل ہیں
۲۱۰ رول ۱۰۱ سٹالہ ۹۲۳ کو ایک شخص جس پر اس نے جو ضابطہ
با اوسا کی مبلغ ۵۵۶۔ کے دیا ہے کہ گواہی لے لیتا
۱۰۱۱ نمبر ۵۵۶۔ اس کے بعد یہ سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
۱۹۲۳ء کو دوران ٹائر میں اس کا قتل کر دیا گیا اور کچھ عرصہ
پر لوہے کی قتل کر دیا گیا اور کچھ عرصہ
مجموعہ تفریبات ہند میں پیش ہوا آخر کار سن ۱۹۲۳ء کے اس کو
مرکب کر دیا۔ ۲۱۰ رول ۱۰۱ سٹالہ ۹۲۳ کو اس نے جو ضابطہ
ایک درخواست اس میں مضمون کیا کہ وہ ایک مدعیہ اپنے شوہر کی
کی قائم مقام بنائی جائے۔ یہ سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
درخواست اس پر بنا درخواست جاری کر دی کہ تادیب تحت قانون ۲۱۰
باجہ سٹالہ ۹۲۳ عارض ہے۔ جس کے خلاف ویر و سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
مراجہ پیش کیا جسے حکم سٹالہ ۹۲۳ کے سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
تحت ۱۰۱۱ نمبر ۵۵۶۔ قانون ہمداد سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ
کے لئے کافی وجہ ہے۔
اب مدعا علیہ ہند کی سٹالہ ۹۲۳ کی کرنل و نسہ

کے لئے اجازت صرف اس وقت ہے جبکہ وہ عدالت
محکمہ اور کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور ہر مرتبہ
عدالت اسے پیش نہیں کیا گیا ہے اور اسے عدالت
کے لئے نامہ کے اصولی نامہ کرتا ہے۔

تھوہ نامہ کن لال اس کے لئے ۸۲۴
سے نامہ کیا گیا۔

دہلیس کی تین ہندو متوں نے حاکم کے
نامہ کے لئے اس کے لئے نامہ کیا ہو گا۔ ان
قال ماسدی ہے۔

مرافعتہ نامی بنارہنی ڈگری مصدقہ ڈگریٹل ڈگریٹل
مور ۲۲ مورجالی سلسلہ۔

منجانب مرافعتہ مرٹن پراسا دینہا۔

منجانب مرافعتہ علیہم مرٹن پراسا دینہا۔

فیصلہ سوال جو مقدمہ بنائیں پیش کیا گیا ہے وہ بہت
سادہ ہے اور ہر مرتبہ شہر کے ٹیکس قاعدے کے مطابق
فیصلہ بحق مرافعتہ ہوتا ہے کہ عدلیہ مرافعتہ جلیف
ایک بہن کے بیات کے لئے نامہ کی جس کی تین ایک
ڈگریٹل کی ادائی کے لئے کی گئی تھی۔ راہنہ میں سے

ایک کے لئے بھی فریق بنائے گئے تھے۔ اور ان کی جوابدہی
یہ تھی کہ بہن نامہ ملاسل تھا اور ہر صورت قانونی ضرورت کیے
نہ تھا منصف نے قرار دیا کہ بدل دیا گیا تھا۔ لیکن ڈگریٹل کا
ایضا از رہن سے نہیں ہوا تھا۔ لہذا اس نے جائد و شہرہ
کے خلاف ڈگریٹل صادر کی اور اس جائد و شہرہ کو بار سے
بکدوش کر دیا اور بہن میں زیر بار کی گئی تھی۔ دیناں نے مرافعتہ
اور دہلیس نے عدالت کی پیش کئے۔ عدالت نے تحت مرافعتہ

اس نتیجہ پر پہنچی کہ ڈگریٹل کی شہرہ کی ادائی کی گئی تھی اور اسے
قرض ہونا کوئے نامہ کے لئے لیا گیا تھا اور تمام جائد و شہرہ
کے لئے نامہ کی گئی تھی۔ دہلیس نے مرافعتہ مرافعتہ مرافعتہ
ہو سکا ہے۔ جیسے کہ میں ادبی اور پر بیان کر چکا ہوں دہلیس نے
کوئی نامہ نہیں دیا کہ ہندو نامہ لال۔ کہنے کے لئے کہ اسے
جائداد کے نامہ کے لئے جائد و شہرہ کرے۔ شہرہ کے لئے نامہ لال
سے ہر نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے
کیا گیا ہے۔ یہاں پر ڈگریٹل کی حاکم کے نامہ کا مقدمہ ہر مرتبہ
مرافعتہ ہو گیا اور ہر نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے
اور جس کا نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے ہر نامہ لال سو سے
کے نامہ کیے گئے ہیں کیا گیا تھا اور اس سے ہر نامہ لال سو سے
اس کے لئے ڈگریٹل عدالت تحت مرافعتہ ڈگریٹل ہے۔ یہاں اس کو حال کتا ہو
اور مرافعتہ خیر شہرہ رسم عدالت بنائیں شہرہ لال اس کے خلاف کرنا ہو
یہ ادائی کی مدت میں ایک تاریخ سے ۹۰۰ کے توفیق کرنا ہو۔ عدالت نے
ڈگریٹل صرف اس صورت میں مرتب ہوگی جب مرافعتہ ہر مرتبہ
تحت کی کسی نامہ کر دیں اس غرض کیلئے لال سو سے ہر نامہ لال سو سے
مہلت دیتا ہوں۔

مرافعتہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

مرافعتہ الہ آباد

مہر مقدمہ ۵۰۰ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۲ مارچ ۱۹۰۲ء

باجلاس۔ مرٹن جٹس ریورڈ و مرٹن جٹس فیملی

چربی لال۔ مدعی علیہ لاف۔ بنام سکاٹسکہ الی کنور ریورڈ و مرٹن جٹس

اوکا دیو گھاس
پنہام
اگر گھاس لایا
درجہ

ہو الیہ میں نہایت کثرت سے لکھنا ہوتا ہے کہ اس کی اس میں
فی الواقع زیادہ لکھا گیا تھا لیکن اس کو یہ سہا ملے ان خبروں کو
غرضی کا جیسو اس میں واسطہ نہ تھا اس میں یہ پوچھنا کہ غرضی
کے لئے اس پر الیہ عام عائد نہیں ہوا اس کا انمول سے اس کو
جو اور قرار دیا کہ الیہ دیکھ کر نہ کہ سنائی کی وجہ سے اس کو
فہم لایا دیا۔

ڈرامہ کی کورٹ کے تجویز کی کہ اس واقعہ میں یہ کہ کیا اپنی کوئی
طاعت با بروری سے زیادہ لکھا گیا تھا لیکن عدالت تحقیقات کرنے
سے اتنا ہی کیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ راجہ لکھنا کی اعانت نقصان
تھی برہمن سے نہ ہا رست وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ حادثہ "سمیان"
ساحل کے بہت قریب لنگر کے ڈالنے کی وجہ سے ہوا۔ اس
نقاط سے وہ زمین پر چڑھ گیا اور جھک گیا اس میں سرج چڑھنے
سے کہ وقت پالی بھر گیا۔

میں خیال کرنا ہوں کہ کوئی مقولہ نہیں ہے کہ یہ سچ نہیں ہے
اور ہمارے ظاہر ہے کہ کئی واسطے سے کئی چیزیں لکھیں گے اور ان
دونوں کو ملے جیسے جھک پانی اول مرتبہ "پیان" میں "آمل" اور
اس امر کا بد ثبوت کہ اس نے مال امانتی کی استفادہ کیا کی
جو "لی" اختیار کیا کہ شخص انہیں حالات میں نہ کہ ناخوشی میں ہے اس کے
لئے پیشہ اور فلان کر رہا۔ مجھے صرف ایک لفظ کا حوالہ دینے کی ضرورت
تھی جو "پیشہ" کے رہی لا برہمنوں جن میں بیٹا لکھنا اور
برہمن کے شہادت مدعا علیہم یہ ثابت کرنے سے قاصر ہے
مناصبہ اختیار حاصل میں لائی گئی تھی۔

سمانہ دہ جیسا چل رہی تھی مگر لکھنا کوئی وجہ نہ تھی کہ کیوں

ہو الیہ میں نہایت کثرت سے لکھنا ہوتا ہے کہ اس کی اس میں

"اسمیان" اور الیہ میں نہایت کثرت سے لکھنا ہوتا ہے کہ اس کی اس میں
اور مناسبت اختیار حاصل جاتی تھی یہ سچ ہے کہ کئی والدین کی بابت
سب سے اعلیٰ ہوئی۔

یہ بھی اس سبب سے کہ نقصان سے متعلق نہیں قرار دیا سکتا
وہ منسلک اس کی وجہ سے ہوا اور بلکہ اس میں نہایت کثرت سے
سے صرف اس وجہ سے یہ سچ قرار دیا کہ وہ سچ ہے کہ حادثہ
کس طرح اقوام میں آیا۔ اگرچہ یہ معلوم کر لیتے کہ بارشوں
میں مدعا علیہم ہے تو وہ غائب تھا نہ تھا پھر یہ سچ ہے
میں وہ عالم ڈوڈنل کی وجہ سے انتظام کرتا ہوں کہ جس میں
مدعا علیہم نہ ہوا تھا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی بہت کما
اعادہ کیا جائے جس کو میں نے لکھنا ہوا۔
رافضہ محمد مرچنارنج کیا جاتا ہے۔
مرافضہ خارج کیا گیا۔

لاٹنگہ رٹال پادو

مرافضہ نافذ ہوا

نمبر مقدمہ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵ ۱۶۲۵

باجلاس رٹال پادو

شکے سبھی وغیرہ مدعا علیہم پادو یہ رام وغیرہ خیال
مرافضہ محمد

دہرم شاسترہ خاندان میں کہ انتقال میں سے منتظم
فائدہ جاکندہ۔ میں نے فیض الیہ سے ڈوڈنل کی وجہ سے کیا تھا پھر
لکھنا ہوا ہوا شاسترہ کے ٹیکہ احکام کی رو سے ہندو خاندان
منتظم کو منتظم کو احکامات ہیں کہ جاکندہ کے خاندان
کے لئے جاکندہ منتظم کے اس قسم کے جائز انتقال

دکریہ چھوٹے رقمہ کے دارم کے یہ طور پر وصول ہوئی تھی جو قانون
موصول اور مبنی کے تحت اس کا اکر تھا۔ رقم کے لئے جملہ مکان
اداکر نے اس کے حوالہ پر اس کے لئے دیا کر دیکھی تھی اس کے لئے بنا ہر
دکریہ کو اس کا دہرہ ہو گیا وہاں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہم مبالغہ کو کوئی خرچہ نہیں دلا۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

عدالت جوڈیشل شہر لاہور
محکماتی دیوانی

برابر ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء بمطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء

باجلاس مسٹر ریڈ وائٹل جوڈیشل شہر

پانڈ ورننگ۔ سائل پننام کشن فریق ثانی

پرامیسری نوٹ۔ اہم تبدیلی۔ قانون دستاویزات قابل رہ

وشرعی ایکٹ ۲۹ باجہ ۱۹۲۲ء و ۸۰

نکاشات قرضہ جات تمسک میں جو دستاویزات تبدل کی بنا پر

دائرہ میں مدعی کا میاں لکھتی نہیں ہوتا وہ اس رقم کو بھیج دے

نہیں کر سکتا جسکی سید سے مدعا علیہ نے اقبال کیا ہو۔ اہم تبدیلی

دستاویز کو برحق نامش کو رائل کر چکا ہے۔

محکماتی دیوانی شہر لاہور دکر می سید رہ نفع عدالت مطالبات

اکرا مور ۲۹ مارچ ۱۹۲۲ء۔

سنبانہ سائل سسر ڈیو۔ اسے دوسرے اسے دی کہہ گا۔

سنبانہ۔ فریق ثانی مسٹر ایچ بی نیوگی۔

فریقہ صمدی۔ مدعی نے سادہ فریقہ تمسک مور ۱۵ اپریل ۱۹۲۱ء

ما ۱۱ ہرہ بود اور پرامیسری نوٹ کی بنا پر نامش دائرہ کی دعویٰ بروٹو

دکریہ کیا گیا ہے لیکن دعویٰ تمسک اس وجہ سے خارج کیا گیا ہے کہ

تمسک ابتدا میں مدعی کی باجہ تکمیل کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ جب وہ

بجائے مدعی تھا اس میں اہم تبدیلی کی گئی ہے جس سے یہ کہ تمسک بن گیا

عدالت مطالبات فریقہ کے اس فیصلہ کے لئے مجھے مقبول وجوہ

معلوم ہوتی ہیں کہ تمسک میں تبدیلی کی گئی تھی۔ مبلغ ماہ بنانے کے لئے

تبدیلی اور لفظ "اشمیکہ" معمولی طور پر بھی دکھائی دیتا ہے۔ مدعا علیہ کا

انہی بیان ہے جس کی تائید ایک گواہ حاشیہ کی تصدیق سے ہوتی ہے

کہ دستاویز پر صمدی مبلغ اسے قرض دیے گئے تھے۔ اور دوسرے

گواہ حاشیہ باجوٹا جی نے سنبانہ مدعی پیش ہوا ہے وہ

بیان کرتا ہے کہ تمسک مبلغ ماہ کا تھا اور ان نامش ایک خط نام

میر مجلس کو آپرٹیو کوڈٹ سو ساٹھ ٹیلو ڈیل لکھا تھا کہ یہ تمسک

مور ۱۵ اپریل ۱۹۲۱ء مبلغ اس کی باجہ تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں

یہ کہ جو کہ بعد تکمیل دستاویز میں اہم تبدیلی ہوئی ہے صحیح ہے۔

سوال جو میرے فیصلہ کا تقاضا ہے جو یہ ہے کہ ماہ جو

اس واقعہ کے کہ مدعی علیہ سے مبلغ اس کی رسید سے اقبال کیا گیا

اس رقم مدعو کی بابت اس کے مقابلہ میں دکر می صا و نہ ہوئی ہے

پانڈ ورننگ
پننام
کشن
دکریہ

صفحہ ۱۲

بند بیاضی اس کے اور مفہد ارا۔ جسے فریقین مخالف نے
عدالت تحت مرافقہ میں مرافقہ پیش کیا لیکن اس عدالت
نے بھی عدالت اپنے کی ڈگری بنالی کہ مرافقہ خارج
کر دیا۔ اسپر اپنی اٹھانی نے یہ مرافقہ ثانی اس کی مالیت
میں لگا دی جو یہ یقین کر کے دیا کہ مرافقہ عدالت بلکہ عدالت
ادائیگی کو یا اس کو مرافقہ ثانی تیسری تیسوی کیا۔ افغان مذکور بالا
مساوی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرافقہ ثانی تیسری تیسوی ہو سکتا
ہے۔ اس میں اس ثانی ہوتا اور رسوم عدالت بلکہ مالیت دعوی
نے فی عدالت پر سے ہونی چاہئے۔ لہذا دونوں عدالتوں
مرافقہ میں رسوم عدالت واجب الادا میں سے کسی ایک
تحت عدالت تحت مرافقہ میں ادائیگی کے لئے دیا اور بلکہ
عدالتوں میں بلکہ بلکہ عدالتوں میں ادائیگی کے لئے دیا اور بلکہ
ماہرین کی کمی ہے جو یہ مرافقہ ثانی بابت رسوم عدالت مذکور
اور تحت عدالت مرافقہ واجب الادا ہے۔

حکم استدعا

جسٹس ایچ۔ جی۔ مرافقہ دائر ہونے کے بعد عدالت
کے بعد عدالت مرافقہ میں رسوم عدالت نے یہ نوٹ کیا کہ
رسوم عدالت واجب الادا عدالت تحت عدالت ہذا کم ہے
یہ نوٹ لایقہ کو نسل مرافقہ کو دیکھا گیا۔ اور ۱۳ نومبر
سنہ ۱۹۲۳ء کے دستخط کے لئے۔ کسی رسوم عدالت واجب الادا
عدالت ہذا کا حکم کر دیا گیا۔ لیکن اس میں رسوم عدالت کو مرافقہ
جسٹس ڈیوڈ کے رو برو مقدمہ پیش ہونے پر لایقہ کو نسل
مرافقہ نے بیان کیا کہ وہ مرافقہ کی سماعت کے وقت
اس رسوم عدالت کی کمی کے متعلق عدالت میں سے جو عدالت
مرافقہ تحت میں داخل کی گئی ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ

تحت قاعدہ ۱۰ اقوال عدالت اپنا ہند مرافقہ میں ۱۹۲۳ء
اس لایقہ کو نسل مرافقہ میں یہ کہ مرافقہ و اشخاص کنندہ رسوم
عدالت کی۔ پورے کی عدالت کے متعلق اشخاص کریں
اس میں مجھے اہم معلوم ہوتا ہے اور ہر ایک میں یا ہوں۔
اس کا نسل اداریں تیسری نہیں ہو اس سے۔ میرے خیال میں یہ
کافی طور پر اہم ہے کہ مرافقہ کے پانچ کے دو دو
پیش کیا جائے۔ جس میں بابت دیتا ہوں۔

حکم استدعا۔ ہم خیال کرنے ہیں کہ بلحاظ اس واقعہ کے
کہ ڈگری قلعی بابت نو مرافقہ میں دیوید ایسی بقایا کی
ادائیگی نیز ایسی بقایا کی وصولی بابت کوئی شرط مندرجہ
نہیں ہے۔ مرتب آڈر ۳۴ رول ۶ کے تحت درخواست
پیش کرنے پر مجبور ہو اٹھا۔ بلکہ حالت شکل شئی مگر ہم خیال
کونے ہیں کہ ہم کو عدالت پر غور کرنا چاہئے۔ اور درخواست
تحت آڈر ۳۴ رول ۶ فی تحقیق اس بقایا کی بابت
شخصی ڈگری کسی درخواست جو نیلام کے ذریعہ کی وصولی
کے بعد شخص ہو چکی ہے۔ وہ رقم شخصی نہیں ہو سکتی تاہم نیلام
منکر کر دیا جائے۔ لہذا اسے جو عدالت تحت سے مسئلہ
میں اس کے متعلق قایم کی طرح تھی اور وہ اسے جو ہمارے
اٹامپ ریوٹر سے مرافقہ کے نمبر ہونے کے متعلق ظاہر
کی ہے درست ہے۔ مرافقہ موجودہ بشی رسوم عدالت
بشرح اعلیٰ خارج کیا جاتا ہے۔

ہم مرافقہ علیہ کو ایسی ہر ذمہ داری سے بری کرتے ہیں۔
جس کے بغیر وہ اور طور پر عدالت تحت کے رسوم عدالت کی
تعمیل کرے پر مجبور ہو گا۔
عدالت تحت کو لازم ہے کہ حق الودعہ مراجع سے

بندیہ ہند
بنام
مستطاب مصر
والہ آباد

پانڈرونگ
بنام
سکشن
(نیکو)

سیکریٹری و سٹاؤنر، بعد میں اور سلا انٹلا سا فریق کوئی کام
بند کر دیا جس سے فریق متاثر ہوا جو اس کے بارے کے لئے سخت ضروری
اور قانون کا بھی قاعدہ ہے کہ کثرت بنام رام کتن یوڈی (۱۵۱)
یہ قرار دیا کہ انھیں معلوم ہو تا ہے کہ کوئی کام کے ٹیکوٹوں بھی
قائم کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو اس کے ساتھ ساتھ بنام وادی روتاجی
(۱۵۲) کہ کام بنام چھوٹے سنگ (۱۵۳) کہ سٹاچا روتاجی (۱۵۴)
(۱۵۵) اور اسے چند یوڈی بنام بہا سنگر گن ناتھ (۱۵۶)
سپرینڈنٹ لال کٹنام اور چرن گھوش (۱۵۷) کو چند (۱۵۸) اس
شام پر سٹاچا روتاجی (۱۵۹) اس کے لئے بنام نیا چاہ کو ٹرن۔
(۱۶۰) کہ کٹنام مال نام نہ سٹاچا روتاجی (۱۶۱) کہ
لہنا نام قرار دیا چھوٹے کوئی بریڈر اسکے ساتھ
بام یا خست کا تعلق نہیں ہے۔ یہ درخواست کوئی ناکام رہی۔
اور اسے خیر خارج کی جاتی ہے۔ درخواست گزار نے فریق کوئی
اگر کوئی کام کوئی کی نہیں بنے حصہ ہوگی۔

درخواست خارج کی گئی۔
پانڈرونگ

درخواست خارج کی گئی۔

نمبر ۴۲۲ مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۲) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

نمبر ۴۲۲ مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۲) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
نمبر ۴۲۲ مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۲) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی
باجلاس مائٹر سٹاچا روتاجی (۱۶۳) مائٹر سٹاچا روتاجی

- (۱) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۱) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۲) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۲) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۳) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۳) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۴) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۴) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۵) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۵) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۶) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۶) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۷) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۷) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۸) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۸) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۹) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۹) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵
- (۱۰) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵ (۱۰) انڈین کیسز ۴۵ صفحہ ۴۵

شرعی حیثیت
بنام
دورائے سکون
(مدرس)

کسی رسوم و معمول کو مسترد نہ

مراجم فارسی کے آگیا۔

پاکستان کی سرکاری سرکاری
مقدمہ

نمبر ۱۴۲۱ء بمطابق ۲۸ مارچ ۱۹۲۱ء
باجلاس حبیب الرحمن انگریز سرکاری
پرائیویٹ سٹریٹس کمپنی

سرکاری حیثیت رکھنے والی کمپنی کے نام سے اس دورے میں اس کے
دراس - عبادت - برادر اس کے نام سے توجہ دینی
استفسار ہے کہ وہ

قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۷ء کے تحت اس کے
ہندو خاندان کے متعلق کیا جانے۔ آمدنی کو
محمول خرید اور ادائیگی کے ذریعہ

سید و شریک خاندان کے چند کارکنان کے متعلق یہ کوئی کہہ کر چلے
کیا جائیگا کہ اس کی توجہ دینی ۱۹۱۷ء قانون انکم ٹیکس کے تحت
ان کے اس امر کا یہ کہ اس آمدنی کے کوئی کہہ کر وہ اس کے خاندان
پر مشتمل مال کے نام سے حاصل فرمائیے کیا جائے اس کے کہ اس
کوئی کہہ کر اس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
اور اس کے نام کے لیے کاروبار کر رہے ہیں۔

اور ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
ہاں اگر ان کے خاندان کے سرکاری کام میں ان کے کارکنان اس
تقریر کو قبول کریں۔ یہ خلاف اس کے کہ ان کے خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
سرکاری متعلق خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے۔ اور اس صورت میں ان کے
آمدنی کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
شریک کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے

مدرسین و تدریس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
اب اس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
اور ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
نہیں کہ اس سوال پر کوئی اور جواب دیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
یہ سال چار کے لیے جاری ہے۔ یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
شرک کا یہ کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
سرکاری اور ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
اس کی آمدنی کو ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے

مدرسین و تدریس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
سورہ ۱۱۱ کے تحت اس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
نہیں کہ اس سوال پر کوئی اور جواب دیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
یہ سال چار کے لیے جاری ہے۔ یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
شرک کا یہ کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
سرکاری اور ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
اس کی آمدنی کو ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے

منجانب ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
منجانب ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے

فیصلہ
یہ ایک مقدمہ ہے جو چیف جسٹس نے ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
میں تحت دفعہ ۱۱۱ کے قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۷ء کے تحت اس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
قانون تحصیل فرم ۱۹۱۷ء کے تحت اس کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے
آیا ان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خاندان کے متعلق یہ ثابت کیا جائے

<p>صرف ایک جائیداد ہوگی جس سے کارروائی حصول آراء حاصل مستخرج ہوئی اور اس سے دہندگان نے اپنی آراء ایک یا دوسرے امیدوار کے لئے تسلیم کرنا شروع کیا۔ کسی وقت جبکہ آراء جاری تھیں امیدواروں نے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کے پاس جا کر کہا کہ جائیداد کے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمدردی کا اظہار کیا نے بہت زیادہ کر کے کہا اور وہاں سے بہت فخریہ کر لیا ہے۔ صرف آراء کی کارروائی ختم کر دی اور ایک جائیداد کے لئے ایک مانتا ہوا امیدوار نے چھب کے باوجود اس کا انتخاب کا اشتہار کر دیا۔ دوست میں بہت غصہ کیا گیا ہے کہ امیدواروں کی دست برداری کسی سیاسی جائیداد کے واسطے تھی لیکن خواہ کچھ ہی ہو ہم کو صبر ہے ان واقعات پر بہت گنتی ہے جو صراط سے متعلق ہیں۔ اموات تھا کہ حصول آراء کی کارروائی کا آغاز ایک جائیداد کے لئے دو امیدواروں سے ہوا اور قبل اسکے کہ آراء ختم ہو جائیں اور نمبر کی حالتیں اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اعلان کرنا کہ کون کون جو تھا صرف ایک امیدوار اس کا اعلان کیا۔ امیدوار ایک جائیداد کا غلام تھا۔ ان حالات میں ہم خیال کر لیں کہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ آراء کے اصرار سے انصاف اور کچھ سے مل گیا اور اس کا غلام کا غلام معقول تھا۔ رول ۶۳۷ کے قواعد حفاظت اور ان قواعد میں جو اس خاص فکر غائی کے متعلق ہیں یہ تراء دیا گیا ہے کہ تاریخ انتخاب یہ آراء کی جائیداد اگر ان امیدواروں کی امیدواروں کے لئے جائیں اور کچھ نام ہر دست میں داخل ہوں ان جائیدادوں سے زیادہ ہوں جو خالی ہوں اور اس امیدوار کے لئے آراء کی جائیداد جس نے امیدوار کی سے دست برداری نہ کی ہو۔ جب نامزد شدہ امیدواروں کی تعداد جائیدادوں سے زیادہ ہو تو انتخاب کی صورت ہوگی</p>	<p>رول ۶۳۷ میں مندرجہ ہے کہ اگر ایسے امیدواروں کی تعداد زیادہ ہو کی تعداد کے مساوی ہو تو تمام ایسے امیدواروں کو تسلیم کرنا منظور ہوئے۔ لہذا اگر تین امیدوار ہیں اور تین خالی جائیداد ہیں۔ جبکہ ایسے امیدواروں کو تسلیم کرنا منظور ہوئے۔ اس کے لئے ایک (۱) آراء ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ یہ خالی جائیداد رول ۶۳۷ کے پینٹل نہیں ہیں اور یہ کہیں ایسا حکم ہے جس کا شمار امیدوار کی دست برداری ان چند شخصوں میں نہیں ہوتا۔ آراء کی جائیدادیں ہوں لیکن قبل افتتاح آراء ہمدردی کا اظہار کیا۔ دوست میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ دوست حاضر طریقہ تھا کہ رول ۶۳۷ کے مطابق عمل کرے اور حکم ہمدردی کا امیدوار ایک جائیداد خالی کے لئے مانتا ہوگا ہو تو مستقر کرے کہ اس کا اظہار طریقہ سے تسلیم ہو گیا ڈاکٹر میں نے غلطی ایک ہمدردی کے اظہار کر کے جس کو کثرت نے رد کر دیا تھا کہ کارروائی حصول آراء کی بھی چاہیے تھی اور خاصہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ دوست امیدوار کے باضابطہ متعین ہو کر اس کا اشتہار کرنا چاہیے تھا اس کے متعلق وقت یہ ہے کہ اگر آراء جاری رہیں تو اس میں کے لئے بھی آراء تسلیم ہوں گی۔ چنانچہ اس کے لئے دست بردار ہو گیا ہے اور مقابلہ کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ یہ مانتا ہے کہ جس طرح امیدوار افتتاح کارروائی خالی آراء سے قبل دست بردار ہو سکتا ہے اسی طرح وہ ہمدردی کا کارروائی کے حصول آراء یا منتخب ہونے کے بعد بھی دور آراء یا منتخب ہونے کے بعد بھی وقت دست بردار ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص اپنے آپ کو اس کا جائیداد ہو سکتا کہ وہ بطور رکن محکمہ حفاظت کے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ وہ مجاز ہے کہ کسی وقت بھی دست بردار ہو</p>
--	---

استعدادات جوائید یار کیا
ہائیکوٹ الہ آباد
شعرت دادر دیوان
برہنہ ۲۱۶ء چھپو شمسۃ الشفق دیکھ حرق ۲۲۳ء
باجا اس۔ سرگرمیو میں کت جفت ہائیں شہر جگمگ

فیصلہ۔۔۔ یہاں اقتضای تختہ آرڈر ۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی شہنشاہی
وفیہ ۱۲۴۵ (۱۸۰۸) قانون صفائی رکٹ ۱۰ بابۃ ۱۹۱۸ ایکٹ ۱۸۱۸ سے کیا گیا
انتخاب صفائی نرخ گذر کے حلقہ نمبر ۱۰ میں سلم جماعت کی جانب سے
پانچ ایسداوار نامزد ہوئے۔ ان میں سے تین امیدوار
کارروائی حصول آرا کے آغاز کی تاریخ سے قبل دست بردار ہو گئے
اس دن دو ایسداوار اس سٹی اصرار کوٹاں ۱۰
مسٹی عبد الحمید ایک دوسرے کے مقابل تھے۔

تو سوٹ لینے اور انہی کو بطور پوزیٹو دے دیا کہ وہ جیٹ کر لیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے بطور حائلہ ڈھمکتے ہیں جو کہ برقی علیہ و زیر ہر دے برقی کے قبضہ سے انکار کیا اس لئے وہ تحقیقات عالم کی گئیں یہ تحقیقات اپنا اثر محض استغفار کے لئے قابل پیشینہ دنت ہے حائلہ کا مالک کوئی ہے اور کیا گویا سوٹ ہے بدلیہ قبضہ مخالفانہ حق حاصل کر لیا ہے یہ صیقلہ مصدرہ عدالت ماتحت مراجعہ کی دست ۷ لاہور یہ ہے کہ اس میں حیثیت کے تحت کوئی صریح حق نہیں ہے ہر شہادت میں اس کی سماعت ایک یا تین محدود ہو چکی ہے۔ شہادت ذرا دہلی میں یہی حالت کے حوالہ دراجات ہیں صحیح ہیں ہو سکتے اگرچہ یہ سوال نہ ہے یہ حد ہر چھوڑ دیا گیا تھا کہ ایوان سراسر اسی معاصرہ کے کسی جزو کی بہتہ اٹھنا دیکھا جاسکتا ہے اگر اور احاطہ ایہ اثر مراجعہ میں کیا جاسکتا تو عدالت ماتحت مراجعہ کو جو کرنا چاہیے تھا کہ آیا وہ اس اصول عمل میں کر سکتی تھیں کہ اتنے جزو اولیٰ الملک اور اس کو طے کرنا چاہیے تھا کہ اما برقی اس بار ہوتے سے سکوت میں ہو گیا ہے جو بصورت عدم اتہانہ میں مذکور مصلحتیں یہاں اس کے دستہ میں کی گئیں اور مراجعہ میں سے ماہر ہمسایہ کی اہمیت کو مانا نہیں کیونکہ عدالت ماتحت رافد نے فی الحقیقت مراجعہ کے حق میں قبضہ کی اور مدعی کے خلاف حق بدلیہ ورامتہ کا بخیر بری ہے اور حائلہ اگر وہ مقدمہ براس طریقہ برقرار کرتی حائلہ یا گیا تھا تو وہ اس تصور کو اس نتیجہ کی مائید بر منظر کوئے جو مدعی علیہ کے قبضہ کے موافق اور مدعی کے حق رافد استغفار یہ کے خلاف ہے۔

اس کا صیقلہ متعلق حق بدلیہ ورامتہ است ان شجاعت پر مبنی ہے کہ اولاً وہ ان کے درجہ قدر است حق حاصل کیا ہے اور ثانیاً یہ کہ برقی علیہ و زیر ہر دے کا قائم مقام ہے اور اس کے حق عدالت کو

حائلہ حاصل کر سکتا ہے۔ ان مسائل میں پہلے اول کے متعلق عدالت ماتحت مراجعہ کا عمل شہادت کی نسبت سرسری ہے اس میں صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ انہی بطور ایسے مقام کے استعمال کی جاتی تھیں جہاں کاٹ ہاں ٹھہرتی تھیں اور یہ کہ اس میں بہ ملازمہ است قابض تھے مدعی کا استعمال ایسی ہیگا کہ ان کو سنانا لیجائے میں اس فصل سے رابہ نہیں تھا جو کوئی عام شخص کر سکتا تھا لیکن یہ تحقیقت میں مقدمہ اس سے زیادہ قوی ہو چکا ہے سے معلوم ہوتا ہے واقعہ یہ ہے کہ ہمارے دور کی شہادتیں بیش کی گئی ہیں کہ اس مقام پر کسی وقت کوئی باندھے جاتے تھے لیکن عدالت ماتحت مراجعہ کی تقاضا کے متعلق زیادہ قوی ہوتی ہیں کہ اگر عامہ حالات حق سربا ورامتہ اٹھال سکتی ہیں جو مدعی کے حق کی طرف ہم پھر رجوع ہوتے ہیں تو عدالت ماتحت مراجعہ نے کسی شہادت کا حوالہ نہیں دیا ہے کہ اس میں حوالہ نہیں کیا تھا استعمال کرتے تھے انھوں نے صحابہ عامہ حالات ایسا کیا ذکر کیا اور مدعی حیثیت سے یا بہ استغفار مدعی یا کوئی امر جو اس کی ملکیت کی تھا کہ عامہ ہر سپاہی اس قسم کے حق کے حوالہ کو اس کے خلاف حائلہ تھا اور جس کا ذکر دفعہ ۱۲ (ب) قانون حق آرائی ایکٹ ۱۹۱۷ء باب۱۲ کے تحت ہے اور وہ اس نوعیت کا حق نہیں ہے جس کا مدعی علیہ دعویٰ کیا اور اگر یہ دعویٰ کیا جائے تو نا لاش میں کوئی ہوگا نہ ہو سکتی تھی ان امتیازات کی سلسلہ میں یہاں تک کہ عامہ عدالت شہادت (۱) ہے جس میں عرصہ مدعی کی استعجالہ ہونے کی وجہ سے کے ایسے حق کی موجودگی کی تحقیقات کی ضرورت تھی۔

واقعہ یہ ہے کہ عدالت ماتحت مراجعہ اور تحقیقات میں غلطی ہوتی ہے اس کا امکان ہے کہ عامہ حالات کو درجہ قدر است حاصل ہوتا ہے۔ عوام مدلیہ قدر است حق نہیں حاصل کر سکتے

اوس تمام
ہذا
صاحب درجہ
اور اس

صفحہ ۲

سلطان بخش

تمام
معدوم
(اور آباد)

ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ ہندو و انڈیا کے ہندو
 ان حالات میں قانونی اور سیاسی طریقہ پر اور سیاسی حق سے اپنے
 ذوالحق کے مطابق عمل کیا اور سیاسی حق کا تصفیہ کرنے کی تہا
 رائے ہے کہ ان کی حمایت سے یہ متفقہ قرار دیا جائے کہ ہندو
 نہ ہو گیا ایک جائز اور مطابق قانون فیصلہ ہے۔ یہ مقبول
 ہے ورنہ یہی ہمارا جواب ہے۔ سماعت ہمارے حریف کا تصفیہ
 ۳۱ مئی ۱۹۲۹ء کی تصدیق فریقین کے کونسل میں کسٹرس ایچ
 ہاؤس پر وقت انحصار و رجوع است انتخاب کرینگے۔

استاد کا جواب دیا گیا۔

لجیکوٹ مدراس

مرافعاتی دلی

نمبر ۱۲۹۹ بابتہ سٹاکس منفصلہ ہر فرد کی
 با حارس سٹاکس ہر فرد کو الیہ سٹاکس۔

و سٹاکس و سٹیم

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء - ہمارے صاحب و ریپر ہمارے سٹاکس
 ملحق مرافعات - حق تصفیہ کا کٹنگ و حق تصفیہ کا
 ملحق ملحق - مرافعات ملحق۔

حق تصفیہ قدامت - عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس
 عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء - ہمارے صاحب و ریپر ہمارے سٹاکس
 ملحق مرافعات - حق تصفیہ کا کٹنگ و حق تصفیہ کا
 ملحق ملحق - مرافعات ملحق۔
 حق تصفیہ قدامت - عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس
 عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء - ہمارے صاحب و ریپر ہمارے سٹاکس
 ملحق مرافعات - حق تصفیہ کا کٹنگ و حق تصفیہ کا
 ملحق ملحق - مرافعات ملحق۔
 حق تصفیہ قدامت - عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس
 عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء - ہمارے صاحب و ریپر ہمارے سٹاکس
 ملحق مرافعات - حق تصفیہ کا کٹنگ و حق تصفیہ کا
 ملحق ملحق - مرافعات ملحق۔
 حق تصفیہ قدامت - عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس
 عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء - ہمارے صاحب و ریپر ہمارے سٹاکس
 ملحق مرافعات - حق تصفیہ کا کٹنگ و حق تصفیہ کا
 ملحق ملحق - مرافعات ملحق۔
 حق تصفیہ قدامت - عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس
 عوام کیلئے بدلیہ قدامت حق تصفیہ بدلیہ قدامت حق تصفیہ
 بدلیہ حق تصفیہ اور سٹاکس - سٹاکس پر بندہ کا حصول ہر وقت
 سٹاکس - قدامت حق تصفیہ ایک سٹاکس ہمارے سٹاکس و سٹاکس

س قاسم
بنام
مہند
اردو

ملاحظہ ہو اس کی جانب سے رہائے قدامت حصول حق کی کوئی نظر
بیش میں کی گئی ہے۔ بلکہ حصول حق رہائے قدامت کا حصول
وہی ہے جو دعویٰ حق آرائش یا برائش اسے برقرار رہائے
قدامت میں تسلیم کیا گیا ہے۔ موزا لکڑی نوعیت کے حق بذریعہ
قدامت کے متعلق نظامِ مہند میں ملاحظہ ہوں۔ اس متعلقہ نام
ایئر ریز (۳) اور ٹری جنرل بہار ایشیائی لیوم کے لیے ملاحظہ
(۳) اور یہی حیثیت موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ
کی گئی ہے۔ اس کے دوسرے متعلقہ تھان میں موزا لکڑی کے رہائے قدامت
ضروری ہے کہ امرس کو ثابت کرنا چاہیے وقت ہے کہ ملاحظہ
ہو جائے کہ کیا اس کا یہ ہے کہ عام ملاحظہ حق آرائش
یا یہ کہ اس سے یہ تھان موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ
سہار و تہا و متیاب ہو سکتی ہو اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق
کر لیا تھا اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ ہوگی اور
اس کے تھان کی تھان کی طرف ملاحظہ ہوگی کہ ملاحظہ ہو موزا لکڑی
موزا لکڑی کے رہائے قدامت میں کیا تھا ملاحظہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت
لازم ہے کہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
دہلی میں رکھے۔ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
وقف اگر کوئی تھا عوام کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
ملاحظہ ہوں بول بنام سکنس (۳) اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت
مجلس صغیٰ شہر کرنا (۵)۔ تاہم موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
عزیز کے لئے ایک مرید سوال ہو گا اس لئے اپنے فیصلہ میں حصول حق
موجا نہ عوام کو حصول حق منجانب وریہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
وہ مقدمہ بیان تحریر موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
قابل ملاحظہ ہونا ظاہر نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ عوام یا
دہلی موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
ایئر ریز (۳) اور ٹری جنرل بہار ایشیائی لیوم کے لیے ملاحظہ ہوگی اور

اس کا کوئی ملحقہ بعض اوقات موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
حاصل کرتا ہے یا ایسا کرنا کوشش کرتا ہے۔ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
اسے فیصلہ کے اس موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
عزیز کے لئے ایک مرید سوال ہو گا اس لئے اپنے فیصلہ میں حصول حق
موجا نہ عوام کو حصول حق منجانب وریہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
وہ مقدمہ بیان تحریر موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
قابل ملاحظہ ہونا ظاہر نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ عوام یا
دہلی موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
ایئر ریز (۳) اور ٹری جنرل بہار ایشیائی لیوم کے لیے ملاحظہ ہوگی اور

ملاحظہ ہو اس کی جانب سے رہائے قدامت حصول حق کی کوئی نظر

بیش میں کی گئی ہے۔ بلکہ حصول حصول حق رہائے قدامت کا حصول
وہی ہے جو دعویٰ حق آرائش یا برائش اسے برقرار رہائے
قدامت میں تسلیم کیا گیا ہے۔ موزا لکڑی نوعیت کے حق بذریعہ
قدامت کے متعلق نظامِ مہند میں ملاحظہ ہوں۔ اس متعلقہ نام
ایئر ریز (۳) اور ٹری جنرل بہار ایشیائی لیوم کے لیے ملاحظہ
(۳) اور یہی حیثیت موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ
کی گئی ہے۔ اس کے دوسرے متعلقہ تھان میں موزا لکڑی کے رہائے قدامت
ضروری ہے کہ امرس کو ثابت کرنا چاہیے وقت ہے کہ ملاحظہ
ہو جائے کہ کیا اس کا یہ ہے کہ عام ملاحظہ حق آرائش
یا یہ کہ اس سے یہ تھان موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ
سہار و تہا و متیاب ہو سکتی ہو اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق
کر لیا تھا اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے متعلق ملاحظہ ہوگی اور
اس کے تھان کی تھان کی طرف ملاحظہ ہوگی کہ ملاحظہ ہو موزا لکڑی
موزا لکڑی کے رہائے قدامت میں کیا تھا ملاحظہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت
لازم ہے کہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
دہلی میں رکھے۔ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
وقف اگر کوئی تھا عوام کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
ملاحظہ ہوں بول بنام سکنس (۳) اور موزا لکڑی کے رہائے قدامت
مجلس صغیٰ شہر کرنا (۵)۔ تاہم موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
عزیز کے لئے ایک مرید سوال ہو گا اس لئے اپنے فیصلہ میں حصول حق
موجا نہ عوام کو حصول حق منجانب وریہ موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
وہ مقدمہ بیان تحریر موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
قابل ملاحظہ ہونا ظاہر نہیں ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ عوام یا
دہلی موزا لکڑی کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت کے رہائے قدامت
ایئر ریز (۳) اور ٹری جنرل بہار ایشیائی لیوم کے لیے ملاحظہ ہوگی اور

(۱۰) اگر کسی لاری پر گناہ کرے اس کے لئے ۱۴۹ -

ایم و سائل
نیاد
یا کسی
در (۱۷)

ری ہدرا میں اسکورٹ ریپورٹ حل ۲ صفحہ ۲۴ تاریخ ۱۶/۳/۱۹۷۳

میں یہی ابا دشتاد نکاح (۴) جعیانہ و محمد مراد علی

14

1

ما

1

بیل

[illegible]

اولا یہ ہو گیا
نام
اولا یہ ہو گیا

ہے وہ ہالی کھڑی سیلی اہل احمد اور اس نے مجھے لکھا ہے
لے سخن اولیاء کہین اور مکمل کیا تھا اور اس میں بتا دیا
حق پر کرنا۔ الہیہ۔ یہ تسلیم کر کے کہ کچھ جائیداد کن احمد
لے سلطنت میں مال عوض سلفیہ سلفیہ اپنے والد کے
سرمایہ کی مدد نہ جاتی تھی محض وہ وقتہ ایمان کی علامت
ذکر بگناہ مذکور اور ذکر کر کے کہ جائیداد (محمملہ بھام
اور جائیداد منتقلہ ہوا ہے۔ متاویز ذکر ہے) کی آمدنی
یا حروکی مدد ہے حاصل کی گئی تھی۔ مثل بن اس کی کوئی نہایت
نہیں ہے۔ اس لیے بعد یہ دور ویا گیا کہ علامہ اس کے حاصل
کر شہادت لے لے اس سرمایہ سے فائدہ اٹھایا گیا تھا جو مال
نگوہا کی تحویل میں تھا۔ اور دستاویزات (بہ ہر) (بہ ہر)
اور ذکر (بہ ہر) کیا گیا ہے۔ دستاویزات بہ ہر ہوئے
۱۳۱۳ کو برسر حق حقیقہ کا معینا بہ عوض سلفیہ
صاحب سے حق نگوہا چہ اور دستاویزات (بہ ہر) موخر ۱۳۱۳
مے سلطنت اور دوسری جائیداد کا بیع نامہ نہام نہ گواہوں
مکمل کیے ہے۔ دستاویزات (بہ ہر) ایک بیع نامہ حق نہ گواہ
۱۳۱۴ میں جو سی سلطنت اور عوض صحت رہے ہیں جس کی
باعتدیان کیا گیا کہ وہ اتنی مالیت کے درشتک بہ حق نہ ہوا
کی ہستی میں حاصل کیا گیا تھا۔ دستاویزات (بہ ہر) کے
ذریعہ خاموشی گہر منتقل ہوا تھا جس میں نہ گواہ (اور اس)
کی اولاد سے بیع کے بعد نقل مکان کیا۔ یہ ظاہر کرنے کے
لئے کوئی تہادوت نہیں کہ نہ گواہ نے سرمایہ ہیا کر کے
پورا کوئی مدد دی ہو۔ برخلاف اس کے یہ مالکل میں
ہے کہ پورے طری طری جائیدادیں سلطنت اور نکاح
ناتال کرنی شروع کر دی تھیں۔ ملاحظہ ہو دستاویزات (بہ ہر)

نہال کر سند

یہ ممکن ہے کہ نوکر لے دستاویزات (بہ ہر) کے ذریعہ بیع کر لے
سرمایہ ہیا کر لے یہ نہ گواہ اس سال پہلے کہ نہ گواہ نے کثیر
دولت ہیا کر لے شروع کر دی تھی کہ جائیداد (اور اس)
کے نام نہ گواہ جائیداد تھا۔ کوئی تہادوت نہ گواہ نے اس طرح
کن معاملہ لے سلفیہ صحت۔ کی طری رستم سلطنت اور
۱۳۱۳ میں دی۔ جائیداد منتقلہ مددیہ دستاویزات (بہ ہر)
صراحتاً سرور ہیت کی جانب سے جو خوش حال تھا مال
کے حق میں یہ تصور کیا جاسکتا ہے۔
اس کے بعد یہ دور ویا گیا کہ کم از کم گزشتہ ۳۰
سال لے سلطنت سے ارکان توزیع جائیداد سے متعلق
حقیقت مخالفانہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اس نے کارناموں
اور دیگر ارکان تاروٹ کی جامعیت سے جائیداد میں کسی
حق کے متعلق دعویٰ میں تاویز عارض ہے۔ سلطنت اور
میں اطمینان چوتی اچوتی کی پوتی نہ گواہ کی بڑی ہیں
اور مدعی علیہ اولی کی حالت نے مدعیان کی توریع کے
کارناموں سن احمد کے مقابلہ میں مال و نقد کے لئے
ناتال وار لے۔ تمام تاروٹ کا سب سے طراکن ہوتے
کے راعی ایسا اتفاق ہوگا کہ وہ اس وقت تاروٹ کا
کارناموں ہی تھا۔ اس مقدمہ کا نمبر ۷۷۴۷ ہے
کے خلاف دستاویزات تھا کہ ارکان تاروٹ کے حقوق کی تلاش
کرے جس سے وہ جائیداد قبضہ ارکان توریع کی آرتی
میں حصہ لیتے تھے۔ دستاویزات (بہ ہر) میں کن احمد کا بیان ہے
ہے اس میں اس نے یہ سمجھتی ہے کہ جائیداد اسکے خود آمد
ٹھے بھائی پور اور اسکے چھوٹے بھائی کن بیان کی
جو اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ جدا گانہ کسبہ جائیداد

[illegible]

نہانی برآیہ ششم کا مرقعہ (مکتبہ شاہی) سے کچھ ہوتا ہے۔ یہ مکتبہ شاہی اور راجہ راجہ

وہ ہیں اور انکی موجودہ نثریں اور پیشکشیں یہ ہیں

مفاسرین یہ کہ کوئی شخص اس صانعیت کے لئے مرد و راہ سالوات

سے اور اگلی ہی بجہ، سردی، کپڑا ہو کر اس کا یہ طریقہ نہیں ہے

کہ وہ کسی تافل کو تیار مل کر وہ سے خواہ وہ خود اس کے احساسات

کے کیسا ہی خلاف ہوسے اس کا فرض یہ ہے کہ اس کو ای طرح

نفاذ کرے جس طرح کہ وہ اس کو پاوے۔ میں ہاں کہہ سکتا ہوں کہ

ساتھ فال حقیقت کس لیے الفاظ کا اعادہ یہاں کر رہا ہوں

مکتوبہ کے مندرجہ کو ورنہ ماکریٹام سیرن مارکر ۱۹۹۱ کا یہ ہے

کیا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایسا ایسا مقدمہ ہے جیسا

اگر قانون کے تدارک کرنے کی ضرورت ہے تو وہاں

قانون اس کو تبدیل کرینگے جو تعلقہ اور موجودہ حقوق کے

تین نظریے کے لئے مناسب احکام وضع کر سکتے ہیں، مقدمہ گوردن

نہ کہ بنیام سنکرین نامزدوں کے فیصلے میں سٹرس ہالو سے لے کر

[illegible]

رہا ہے یہ ماسبب ہو گا کہ کسی عدالتی فیصلہ کے ذریعہ سے آگے

تبدیل کر دیا جائے جبکہ وہ ۱۰ اضلاع قانون کی کارروائی

سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہر فرد علیحدہ علیحدہ

نرخی پر ایسا تنظیم کرنا اور محنت پوری ہونے پر ہی چھوڑنا میرا مقصد نہیں اور اگر کار
 و تہ ہیں اور انکی موجودہ نرخی اور دوسرے ممالک میں بالکل
 متناسب نہ ہو۔ کوئی شخص اس جماعت کے سر و در احسانات
 سے ہوا کرتی ہی ہر روزی کہتا ہو کہ اس کا یہ مفید نہیں ہے
 کہ وہ کسی قانون کو تبدیل کر دے خواہ وہ عوام کے احساسات
 کے کیسا ہی خلاف ہو۔ اس کا فرض یہ ہے کہ اس کو اسی طرح
 نافذ کرے جس طرح کہ وہ اس کو پائے۔ میں مایہ شکست کے
 ساتھ قائل حیثیت جسٹس کے الفاظ کا اعادہ یہاں کر رہا ہوں
 جنہوں نے مقدمہ کو وزن کرنا تمام سکرٹ مارڈرو کا فیصلہ
 کیا تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جیسا
 ہمیں اسی اصول پر عمل کرنا چاہیئے کہ مفصلہ مقدمات کی تقلید
 کرو۔ اگر قانون کے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تو وہاں
 قانون اس کو تبدیل کرینگے جو فیصلہ اور موجودہ صورت کے
 تحفظ کے لئے مناسب احکام وضع کر سکتے ہیں۔ مقدمہ گورن
 مارک بنام سکرٹ مارڈرو کے فیصلہ میں جسٹس ہالوے کے
 فیصلہ کلائی کنجو میٹن بنام پلاٹ اسراچا سینٹرو (د) کی تقلید
 کی گئی تھی اور یہ دیکھا کہ قانون گزشتہ ۶ سال سے غیر متبدل
 رہا ہے یہ مناسب ہو گا کہ کسی عدالتی فیصلہ کے ذریعہ اسے
 تبدیل کر دیا جائے جبکہ وہ ۱۰ اضلاع قانون کی کارروائی
 سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ارفہ علیہم تمام

[illegible]

اہل اسلامؐ طرہ امتداد مسند رکھ کر بیٹھ کر پڑھا۔ کہہ اٹھا وہ مسند رکھا
 اسوئے اہل اسلام کے۔ وہ اہل اسلام کے لئے کرتا۔ ہرگز نہ کہ اس کے سوا کیا
 سال سے ماسور و دربار ملایا رہیں کیسے خواہ از ہر کان کہ ہر تاج
 کی خوشکبیر اس کو اور اس کو ان کے کئی کئی بار اور ٹھوکر مار کر کئی حرات
 کہہ لے لائی کہ صاحبِ مروت، صاحبِ دین، اس کے اسلام پر کیا اٹھاتا
 میرے خاندان کے لئے دھڑکھڑاتا، کھلے دین پر بیجا، اور اہل اسلام کے لئے
 حرام، ان کے میں سے جو اہل کان کہ ہوتا مسند رکھ کر اور اہل اسلام کے
 آیت، اور اپنی ذاتی تہذیب کا وہاں اہل اسلام کے لئے اور اپنی قانونی
 حیثیت کے لئے قائم نہیں کیے ساتھ کیا وہاں اور اس سے ناگہانی جو خاندان کی
 دوسری حالت میں مسند رکھ لیتے تو کچھ عزم نہ تھا اور فقہر بھی کان کوئی
 فقہر نہ تھا نہ غیر اس کی کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 کوئی فقہر نہ تھا نہ اس کے علم کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 ان کے لئے نیز حلیہ ۱۸۳۱ء میں اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 ان کے لئے نیز حلیہ ۱۸۳۱ء میں اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 سے زیادہ قدیم حلیہ ۱۸۳۱ء میں اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 کی صحیح نقول میں اور وضاحتیں اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 کیا جائیگا کہ وہ حسبِ ذیلہ وقالون تہذیب اہل اسلام کے لئے
 مانو اس کے سامنے اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے
 صبح ۱۸۳۱ء میں اس کے لئے کیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس کے علم کے لئے

رافعہ تباراضی دگر کی حالت مبارک دینیٹ جے نیلونیہا بشان تباراضی تباراضی
 تباراضی ۱۹۱۱ء وانشا تباراضی تباراضی تباراضی تباراضی تباراضی تباراضی تباراضی تباراضی
 منجانبہ مرافعہ علیہم شطری۔ دیار مانا تباراضی۔
 منجانبہ مرافعہ علیہم شطری۔ دیار مانا تباراضی۔
 منجانبہ مرافعہ علیہم شطری۔ دیار مانا تباراضی۔
 منجانبہ مرافعہ علیہم شطری۔ دیار مانا تباراضی۔

[illegible]

لاہور صدر
مراۓ علی دیوانی

[illegible][illegible]

7510

[illegible]

د ۱۱۸۰ شین کالیدیر جلد ۶۹ صفحہ ۶۶ نظر اتریں صفحہ ۸۸ - (۴) ہدایہ الاصل طبع ۱۳۵۵ھ -

ان کا کہ دفعہ ۳۴ قانون سوا و سماعت ایک طرف سے اور باہر سے دوسری طرف سے
 کے احکام کی رو سے خارج المیاد ہے۔ عدالت کے تحت سے
 اس حوالہ میں کہ اس وجہ سے ۶ لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 کی کارروائی کی وہ سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 اس لئے دفعہ ۳۴ کے احکام کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 بدایہ میں ہونا
 روپوں کی درخواست سے روپے کے عدالت کے تحت سے
 رہا کا بدایہ وقت تک تھا کہ کوئی حوالہ نہیں ہے جو اس امر کی
 سے مستثنیٰ تھا جس کی نسبت یہ درخواست پیش کی گئی ہے لیکن
 باوجود اس کے کہ یہاں سے عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 جاسکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس امر کی شل میں ہونے میں
 ہے لیکن ہم نے اس کی ایک مستثنیٰ کی گمان کیا ہے جس کو
 کیل مرافعہ علیہ نے ہمارے سامنے پیش کیا تھا اور اس معاملہ
 کارروائی کے حق بجانب ہو چکی وہ ہے کہ عدالت کے تحت سے
 روپوں کے عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 بیانات کارروائی کے عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 بھی دیئے گئے ہیں جو دیا ہے۔ فیصلہ اسکے کہ مرتبوں کے حق
 الفیہ کیا جاتا رہا اس میں سے ایک دو لاکھ روپے
 ہر گز اور مرافعہ کے حق بجانب ہے کہ اسکے دو لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے دو لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 سکے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اسکے کارروائی کے عدالت کے تحت سے
 کے وقت حاضر نہیں ہوا لیکن بدایہ میں سکے نے حاضر ہو کر
 انبیاء میں دیا جو دستاویز میں ہے جس تاریخ و تاریخ
 میں کی گئی عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے

لیکن اس میں غیر مستثنیٰ قرار دیکر اسے واپس کر دیا یہ دستاویز
 اس دفعہ کی شل میں موجود ہے ہمارے روپے میں اس دستاویز
 کو اس کے کہ باوجود اس کے کہ اس امر کی شل میں ہونے میں
 ہے۔ بدایہ میں اس کی یہ مستثنیٰ ہے اس میں سے ایک لاکھ روپے کے
 میں لیا گیا تھا۔ اس امر کے کہ اس کے روپے کے عدالت کے تحت سے
 و دستاویز سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 دفعہ ۳۴ کے احکام کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 بیان میں یہ گمان تھا کہ ابتدائی رہن کی وجہ سے لے تھا لیکن مرتب
 چند سال سے صرف اس قدر دفعہ ۳۴ کے احکام کے تحت سے
 میں لیا گیا ہے۔ درخواست میں مزید یہ وجہ تھا کہ رہن میں
 روپے کے عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 کیا گیا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس امر کی شل میں ہونے میں
 ہوئے پر اس کی گمان تھا کہ رہن اس کی وقت اس کو رہن
 اور اس کے۔ لیکن یہ بات اسکے دگری کی رو سے رہن کو یہ
 حق حاصل تھا کہ وہ کسی بھی "ڈائریکٹ" کو اس کا عدالت کے تحت سے
 کر اسے۔ درخواست سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 یہ بیان کیا ہے کہ رہن کو سالانہ عیسے کی رقم "پیم سانا"
 اور اس کے مرتب ذمہ دار ہے۔ لیکن دگری میں اس رقم کا حق
 عیسے کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ اختلافات بہت ہی عمومی اور غیر
 ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ فریقین مقدمہ سے
 قدیم معاہدہ رہن کی بجائے جدید معاہدہ رہن کر لیا تھا۔
 قدیم معاہدہ رہن کی شرائط حوالہ کچھ ہی حوالہ یا وہ شرائط
 فریقین نے عدالت کے تحت سے ایک لاکھ روپے کے عدالت کے تحت سے
 جو مقدمہ رہن کی تھیں یا نہیں ہیں غیر معلوم ہوتا ہے۔ اگر
 فریقین نے مقدمہ معاہدہ کی بجائے کوئی جدید معاہدہ کیا تھا تو

دو کتب تشریح
نام
مارگ ناٹ
(لوئر بریٹ)

ایک بار زیادہ کی ابتدا نہیں کر سکتے۔ مرافقہ منظور کیا جاتا ہے
ڈوئر (مارگ ناٹ) میں تین سو سو اور ڈوئر (مارگ ناٹ) میں تین سو
برس درالت کے لئے جس کے ساتھ شمال کی جانب ہے۔

مرافقہ منظور کیا گیا

دالت جوڈیکل کونسل اور دہ

مرافقہ تانی دیواری

مہر بعد ۱۹۰۱ء میں ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی

ماہ لاس مشورہ جس کی ڈیٹیل جوڈیکل کونسل

ال یو جی۔ ۱۰ علی جم مرافقہ تانی دیواری میں ۱۹۰۲ء

قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

دہ ۱۵۔ قانون عدالت تانی دیواری اور دہ ایکٹ ۱۹۰۲ء

رفعت ۱۹۰۲ء و ۲۰۰۰۔ عدالت بندوبست کی جانب سے کسٹمر

مدت افسر کال رہن۔

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۰۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۱۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۲۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۳۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۴۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۵۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۶۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۷۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۸۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۱۹۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۰۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۱۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۲۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۳۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۴۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۵۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۶۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۷۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۸۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۲۹۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

۳۰۔ ۱۹۰۲ء میں ۲۰۰۰ روپے کی قانون احکامہ ایکٹ و مائٹ ۱۹۰۲ء

اور جہاں بقا تھا وہاں نہ رہا، مانتی کی مانتی نہ
 خاص مراغہ تانی ہمارا بھی دگر ہی دشتہ راہی، انہماک مانتی نہ
 براغہ و ہوا کی برہمہ مانتی نہ رہا۔
 بچھلے صلے۔ اس مغیر کے راقعہ میں نہ فی ثمرہ نہ ہو سکنا۔
 مراغہ انہماک باہول کسا چاہیے کہ مراغہ اول جہ و دیگر وعدہ انہماک
 کے ایک نہ پاتا، کوئی نہیں جو مراغہ علیہا نہ رہا کہ مکان نہ ہو
 و افیغ تھا اور اس سے کہا کہ دوسرے مراغہ علیہا کو ملا لائے
 مراغہ علیہا اول لگی اور دوسرے مراغہ علیہا کو بلا لائی۔ مراغہ
 مریض کی ایک اسٹیم بنی نہ کی اس میں ہیں اور انہماک نے
 ملاقات کی طرف سے ہوا، اس وقت اس کا خطاب کیا تھا اور
 نے مراغہ علیہا نہ رہا سے دریا نہ کیا کہ آیا اس نے دوسرے
 سے یہ بیان کیا تھا کہ مراغہ انہماک نے اس کے ساتھ معلق کیا تھا
 کہ وہ بہت شخص حملہ ہے۔ جب مراغہ علیہا نہ رہا نے اس کا جواب
 انہماک میں دیا تو مراغہ علیہا نہ رہا نے وہ خطاب مراغہ علیہا نہ رہا
 دے دیا بھی مراغہ علیہا نہ رہا نے، مانتی نہ رہا اور بری کالیاں ہیں
 اور مراغہ علیہا نہ رہا نے اس کا خطاب کیا ہے
 اس میں کچھ ٹھکانے ہیں جو کسی خاص مراغہ کو یا عام کو
 ان سے حملہ کو برا نہیں کہا گیا بلکہ جیسے جیسے ہمیں کل مراغہ علیہا نہ رہا
 کالیاں دینی ہیں جو ان کا استعمال کئے گئے تھے وہ تقریباً
 یہ تھے۔ تم جانتے ہو تم ہمارے حملہ میں تھی ہو اور ہمارے حملہ
 کے مردوں کے ساتھ زنا کر دانی ہو کہ ان کے اعضائے نازل
 سخت اور جی ہیں تو ہمارے اندام نہانی غلط سے نہ رہا
 ہیں اور کچھ مروچا ہوتا ہے ہمارے ساتھ کرتے ہیں یہ کھاتا
 کسی استعمال کی بنا پر پاسی وقت استعمال نہیں کئے گئے بلکہ نہ رہا
 پر ہمارے ملنے کئے گئے تھے۔ ہمارے رشتہ میں یہ ان کا بعض نہ رہا

کھانا کھا رہے ہیں، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 اور ان میں سے دور دوری ہے وہیں رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 میں نہ تھا اس لازمی اور سے کیا بائیکا کر، وہ عورتیں نہ رہا
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 ڈوٹر ل کو ہٹا دے، مراغہ میں مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 مراغہ ان کے ہٹا دے، مراغہ میں مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 علاقہ جو مراغہ چار سے سا سے پیش نہ رہا، مانتی نہ رہا
 کے جا رہے ہیں کہ تھیں، مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 نہ تھا کہ وہ مشترکہ عورتی کہتے ہیں کہ اگرچہ عدالت مراغہ تخت
 میں فریقین اور نہ رہا سے ہوس کے استعمال کیا کاغذ نہیں کیا گیا
 تھا لیکن عدالت ابتدا میں یہ عدہ جو چکا رہا اور اب بھی کیا
 جانتا ہے۔ جو کہ عدالت ابتدا میں یہ جو نہ رہا کی چہ کہ عدالت
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 ڈوٹر ل کو ہٹا دے، مراغہ میں مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 سوال یہ غور کر کے کہ بغیر اور ملا یہ سمجھ کر کے ہوئے کہ آیا انہماک
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 حملہ دگر کر کے میں غلطی کی تھی۔ کہ عدالت مراغہ
 سخت جو کہ یہ نہ رہا کی تھی کہ مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 کی سکتی کیوں کہ اس سے مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا
 کہا تھا تو اس کو یہ قرار دیا جائے گا کہ جو کچھ ان کا استعمال
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 یہ کہ مراغہ علیہا نہ رہا، مانتی نہ رہا، مانتی نہ رہا
 اور جو کچھ کھاتا کی وجہ سے ہو گیا تھا اور نہ رہا، مانتی نہ رہا

ماول
شام
انگن
دلوڑ

مراغہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عدالت مذاہن اس قسم کے عقد نامہ کا ایک سلسلہ
ہے جس میں ماحاطہ عدالتہائے ہندوستان کی استغفری
نگری کی بنا پر فک رہیں کے دعاوی پیش اور منظور ہوئے
ہیں۔ ملاحظہ ہوں ہنگو ان شخص بنام جیدی دستار دیوی
سنگہ نام رتن سنگہ (۱) راجہ پرتاب بہادر سنگہ بنام

✓

[illegible]

محرم و صفر ۱۲۹۵ھ بمطابق ۱۹۰۵ء و ۱۹۰۶ء - وادی
حساب فقہی چار باب اسیں تھیں : ۱۔ مشطوم ۲۔ جار ۳۔ اما ۴۔ سقی - کیا کیا ہو گیا
ضرر کی اجارت کی ضرورت نہ رہی۔

[illegible]

دخواست گلزاری بنام غنی حکیم اقبال و طاهر کشادج در دم آلوده
سرفه استیضاح در محضر حضرت مولانا ابوالحسن علی بن ابی طالب علیه السلام
مجانبات سائل مسترحی وی - دیکمید -
احباب اول علیهم السلام - شری ابی نبی -

حکم۔ اس مقدمہ میں یہ خیال ہے اس بیان سے دھنچکا کیا کہ
 جسٹس اسٹین ایکسپیکٹیشن میں نہ تھا کہ اس پیش رفت میں فروغ تھا۔
 یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو ایک جج یا جج کیل کیا تھا جس کے فیصلے
 سے اس نے اسی جائداد کا تین رقعہ حصہ چھ نواداروں کو اور
 ایک رقعہ حصہ باغیچہ تیار شاہ بابا وصیت کیا۔ جائداد میں کچھ
 کے انتظام کے لئے اسے اوصیا یا اسامہ قرار دیئے۔ مدعیان اور
 مدعا علیہ کبیرا موجود اسناد ہیں۔ مدعی علیہ کبیرا اور موجودہ سال
 امین منظم مقرر ہو اٹھا لیکن بعد میں دوسرے اسناد نے اس کو
 اس بنیاد پر غلط کر دیا کہ اس نے جائداد امانت کا اقرار و طرح سے

اس شام پہنچ گیا۔ مدعی الہا کی یہ بات سنا ہے کہ مدعی علی گڑھ میں جاؤں تو تسلیم
 ایسے تھا اس سے حساب بھی کرا دی جائے اور کو کتب حساب دیکھا ہے
 اور دیگر نوادیر میں تعلق نہ تھا اور امانت اس سے لڑائی چاہیں
 عرضی دعویٰ کی استدعا کا فقرہ حسب ذیل ہے۔

واللہ اعلم جو کہ حسب قرار داد انشاء میں علی گڑھ ہر سال سے ملے
دعوت واری سے ملے گا کہ لکھا ہے۔ اس لئے اس کو ہر بیت کی جائے کہ
ہر ایک کی اور ان کے حسابات سے اور حسب قرار داد انشاء
میں ہر ایک کو وہ رقم دے کرے جو وہ حساب بھی اسکے ویرانی نکلتے
(ب) مری علی گڑھ ہر ایک کو ہر بیت دی جائے کہ وہ کہ حسب حساب
کا طالبی اور دوسرے کا اعتبار سے ملے گا اور وصیت میں ہر ایک کے
مواپے کر دے۔

دعوتِ مہدی علیہ السلام کے اعراسات ادا کرے۔
(دعوتِ مہدی علیہ السلام کے دلوائے جانے اس کا سود تین سو روپے
بائیس سے تا اوائی کامل دلویا جائے۔
دعوتِ ادرود درسی عدالت مسابیحہ عطا کی جائے۔

سرخ علیہ السلام نے معلوم اور جواب دیسویں کہ یہ جواب دہی کی کہ
دعوی اس ساریہ تمام پیش رویت اس میں ہے کہ تخت دفعہ ۱۲۹۲ھ لفظ
ویرانی ایک سلسلہ اجازت حاصل نہیں کی گئی ہے اور فریقین کے
پاؤں تک کی ساریہ بذیل ابتداء کی تحقیقات قائم کی گئیں۔

پیدا کی گئی ہے جو زراعت عام اور غیر آبیاری کا ست ہے۔

(۲) حوالہ دے کر اس مقدمہ میں لکھی ہے کیا وہ دفعہ ۹۲
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۳) دھرم اور مروجہ دہن قدرہ سے متعلق ہونی ہے۔
(۱۴) ایسا نالشی بوجہ فقہان اجماعت تحت دفعہ ۱۴۱۱ مقرر کر کے

(د) انگریزوں کے خلاف اس وقت کے حالات
 ۱۲۰۵ھ میں انگریزوں نے ہندوستان میں
 ۱۲۰۵ھ میں انگریزوں نے ہندوستان میں

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵

۱۴۱۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۲۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۳۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۴۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۵۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔

۱۴۱۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۲۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۳۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۴۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔
 ۱۴۵۔ یہ ہے اور اس میں شریعت کی حالت کا بیان ہے۔

مفقود ہے

ماونگ یونین
نام
مالی مائی
(دوڑ رہا)

جسکے درویش سپہ سالاروں کے بیٹوں کو جانکا دینا وغیرہ۔
سکا ہشتادھند۔ مدعیان ماحال نے تقسیم سے انکار
کیا اور بیان کیا کہ انھوں نے رائے سے دستبردار
ہیں مائی ہے اور اگر انھیں جانکا دینا تقسیم ہی ہو چکی ہے تب
بھی وہ اپنا مزید حصہ پانے کے حق سے محروم نہیں ہوتے۔
ذیل کے شکوک نے اسے مثبتہ قرار دیا کہ حسب بیان
مالی مائی جانکا دینا تقسیم ہی نہ ہو چکی ہے۔ اور
اسی صورت میں حسب قانون مدہ مدعیان ماحال کو پانے
گیل کی جائداد میں حصہ یا سکا اب حق باقی نہیں رہا عدالت
نے اسی بنا پر دعویٰ معذرت خارج کر دیا۔

مالی مائی نے دستاویز الف مورخہ ہیا تہو رہی سنگدل
اس بیان سے پیش کی ہے کہ وہ دستاویز تقسیم ہے اور اس سے
قبل کی دستاویز ب مورخہ درویش سنگدل اس بیان سے
پیش کی ہے کہ وہ ایک معاہدہ ہے جسکے ذریعہ سے پانے
گیل نے اپنی جائداد معقولہ اپنے حاروں بیٹوں میں تقسیم
کر دی ہے اور انھوں نے یہ اقرار کیا ہے اس کے اصرار
وٹن میں مٹنا سب حصہ پانے کے وہ اس کی جانکا پڑھ
کسی حق کا دعویٰ نہ کرے۔

ہمارے رائے ہے کہ اگر دستاویز الف دستاویز تقسیم
ہے اور وہ مالک مالیت سے مالک کی جانکا دینا ہے
تو لازمی طور سے اس کی رجسٹری ہونی چاہیے تھی۔ یہ صحیح ہے
کہ تقسیم زمانی بھی ہو سکتی ہے لیکن اس صورت میں مدعی کا
بیان یہ ہے کہ تقسیم ایک دستاویز کے ذریعہ سے ہوئی ہے اور
جب دستاویز تحریر ہوئی تھی تو اس کی رجسٹری ہونی چاہیے
تھی یہ دستاویز تقسیم نامہ ہے اور ہمیں اس میں کوئی شبہ

نہیں ہے کہ لائق وکیل ماحال کی سبقت ماحال صحیح ہے کہ
وہ قانون شہادت سے ثابت ہے کہ لائق ماحال
نہیں لی جا سکتی۔ اور سب سے پہلے قانون رجسٹری سے
دستاویز الف، ثانیہ تقسیم کے لئے قابل احوال تھا دست
نہیں ہو سکتی۔

لائق اڈوکیٹ ماحال نے تقسیم سے سبقت کر کے لائق
اف واقعہ تقسیم کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہے اور پھر
ماونگ میں وہ ہائیڈروگراف لائبریری کے ایک مندرجہ ذیل
مقدمہ کرسن داس نام رام سنگدل کے مقدمہ چھوٹا لال
اور رام نام مائی جو لکھنؤ (۲) فیصلہ ہائیڈروگراف
مقدمہ ورو اپنے نام حیات رہا مال (۱۳) پیش کرتے
ہیں۔ ان سندھات کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
میں نزاع اس امر کی تھی کہ کیا تقسیم ہائیڈروگراف
ہے اور کیا یہ تعلق ایسا ہے جو کسی دوسرے ملحقہ پر ثابت
کیا جا سکتا ہے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ ایسا تعلق جیسا کہ ذکر کرتے
ہیں ماحال و اسامی وغیرہ کا ہوتا ہے وہ ان سے
کہ علاوہ اس میں ان تعلقات کی تشریحات درج ہوں
دوسرے طریقہ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس مقدمہ
میں جہاں تک کہ خیال ہے یہ نزاع نہیں ہے کہ تقسیم
میں کیا تعلق ہے بلکہ شرائط اور واقعہ تقسیم کی سبقت
ہے لہذا ہماری رائے میں دستاویز تقسیم کے تعلق کو
ثبوت نہیں ہو سکتا اور دستاویز تقسیم کے تعلق کو
دستاویز تقسیم کے تعلق کو (۱۳) فیصلہ ہائیڈروگراف
مقدمہ ورو اپنے نام حیات رہا مال (۱۳) پیش کرتے
ہیں۔ ان سندھات کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
میں نزاع اس امر کی تھی کہ کیا تقسیم ہائیڈروگراف
ہے اور کیا یہ تعلق ایسا ہے جو کسی دوسرے ملحقہ پر ثابت
کیا جا سکتا ہے۔

۹۰

<p>صورت حال یہ ہے کہ بیٹوں کو اپنے باپ کی زندگی میں اس کے دوسرے ارادوں کے بعد اس کی جائیداد کا بڑا حصہ مل گیا تھا۔ بہت تازہ نہیں ہے اور کا عدالتِ عالیٰ مانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بطریقِ وراثت انکو یہ جائیداد ملی۔ (درازا)</p> <p>اگر مدعیان کے یہ بیانات بھی تسلیم کر لئے جائیں کہ یوماونگ گیل نے یہ اراضیات ان کو بہرہ دے دی ہیں تب بھی تسلی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی پہلی زوجہ کے بیٹوں کو جائیداد کا اتنا بڑا حصہ دینے کی کیا وجہ تھی۔</p>	<p>مذکورہ بالا اقل کیا ہے کہ جیسا کہ باپ کے ارادوں سے جو حصہ ہمارے ماہر سالانہ یہ جائیداد مل گیا ہے اس پر بیٹوں کے نام سے نقل اور مستحقہ جائیداد ہونے کی وجہ سے اس پر یہ جائیداد ملنا نامہ اس پر ہی مانی ہوئی۔</p> <p>مجلد ۸ اسرارِ انہی کے ان حوالوں سے بیٹوں کو شہادت دی گئی ہے کہ ۱۳۱۰ھ کی تاریخ میں اور وائل خارج اس وقت کے سربراہ مالدار ہیں ان کے ام اس پر ہی مانی ہوئی۔</p> <p>رجسٹر افسر نے ان کے بیان سے یہ ثابت کیا کہ ان کے بیٹوں کو یہ جائیداد ملنے سے پہلے یوماونگ گیل نے بیٹوں کو راجہ کی طرح راجہ کی طرح ملنے سے ان اور اہل خانہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو جائیداد ملنے کی وجہ سے ان کے بیٹوں کو بیسے ملے۔ مدعیان کا بیان ہے کہ مدعیان بہرہ دے دی ہیں ان کے قرضہ پورا کی ہے لیکن کوئی دستاویز وہ پیش نہیں کرتے لہذا ان کے کہنے کی کوئی ہی وقعت ہو سکتی ہے جس سے کہ غیر رجسٹر شدہ دستاویز تقسیم کی وجہ سے اس شخص کے بیان کے اندر احاطہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امر کی رپورٹ کر دی گئی تھی کہ زمین بطریقِ وراثت بیٹوں کو ملنے سے ورنہ وائل خارج اس پر کیا جاتا۔</p>
<p>یہ امر کہ اس نے دوسرے ارادوں کے بعد اپنے ہر بیٹے کو بڑی بڑی اراضیات دیں خود اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے اپنی جائیداد ان بیٹوں میں اس وجہ سے تقسیم کر دی کہ اس کے مرے کے بعد جائیداد کی تقسیم کے لئے کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔</p>	<p>یہ اندراجات فی لغہ اس امر کا ثبوت نہیں دے سکتے کہ یوماونگ گیل نے اپنے بیٹوں میں جائیداد تقسیم کر دی تھی لیکن یہ اندراجات اور بیٹوں کا بیان اس کا کافی ثبوت ہے کہ سن ۱۹۱۰ء میں بیٹوں کو اپنے باپ کی جائیداد کا ایک بڑا حصہ ملا تھا۔</p>
<p>غالباً یہی وجہ تھیں کہ بہرہ داروں کا جائیداد ہے اور بہرہ دارانے میں بہ لحاظ حالات یہ قیاس بالکل صحیح ہو گا کہ مدعیان تقسیم تسلیم کرتے ہیں وہ بہرہ دہیت و قیاس جائیداد کے حقوق کا تصفیہ کر کے لئے کی گئی تھی۔</p>	<p>یہ اندراجات کہ یہ اراضیات بیٹوں کو بطریقِ وراثت ملنے سے اس امر کا ثبوت نہیں دے سکتے کہ یوماونگ گیل نے اپنے بیٹوں میں جائیداد تقسیم کر دی تھی لیکن یہ اندراجات اور بیٹوں کا بیان اس کا کافی ثبوت ہے کہ سن ۱۹۱۰ء میں بیٹوں کو اپنے باپ کی جائیداد کا ایک بڑا حصہ ملا تھا۔</p>
<p>اپنے باپ کی زندگی میں انہیں جائیداد کا بڑا حصہ مل چکا ہے اور اب اسکی وفات کے بعد وہ بقیہ جائیداد بھی اسی طرح حصہ لیا جاتے ہیں گویا کہ ان کو اس تک کچھ نہیں ملا ہے۔</p>	<p>یہ اندراجات کہ یہ اراضیات بیٹوں کو بطریقِ وراثت ملنے سے اس امر کا ثبوت نہیں دے سکتے کہ یوماونگ گیل نے اپنے بیٹوں میں جائیداد تقسیم کر دی تھی لیکن یہ اندراجات اور بیٹوں کا بیان اس کا کافی ثبوت ہے کہ سن ۱۹۱۰ء میں بیٹوں کو اپنے باپ کی جائیداد کا ایک بڑا حصہ ملا تھا۔</p>
<p>ہماری رائے یہ ہے کہ وہ اپنے حصہ کا دعویٰ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ اپنی کل جائیداد جو انھوں نے اپنے باپ سے حاصل کی ہے اور جس کے متعلق کوئی صحیح بہ نامہ موجود نہیں ہے جائیداد تقسیم شدہ میں</p>	<p>یہ اندراجات کہ یہ اراضیات بیٹوں کو بطریقِ وراثت ملنے سے اس امر کا ثبوت نہیں دے سکتے کہ یوماونگ گیل نے اپنے بیٹوں میں جائیداد تقسیم کر دی تھی لیکن یہ اندراجات اور بیٹوں کا بیان اس کا کافی ثبوت ہے کہ سن ۱۹۱۰ء میں بیٹوں کو اپنے باپ کی جائیداد کا ایک بڑا حصہ ملا تھا۔</p>

مادہ گاہک

نام

مالی مافی

(برجہ)

ہماری رائے میں ان چاروں بیٹوں کے حق میں قبضہ کی تہہ لپی نہایت اہم ہے۔ اور اس وجہ سے ہم مدعیان مرافعات کے ذمہ دار ٹھہر کر رہے ہیں کہ وہ ثابت کریں کہ یہ جائیدادیں مدعیہ ہبہ ان کو حاصل ہوئی ہیں انھوں نے اس کو نہایت ہی کیا اور ان کو چھ اسکے کہ ان کے پاس اس کی کوئی تہہ دلت نہ تھی اور نہ ہی ہبہ مدعیہ ہبہ نامہ جات رجسٹری شدہ ہیں کیا گیا تھا جو قانون انتقال جائیداد کے بموجب ضروری ہے۔

ہماری رائے میں جو شرط لگان مدعی علیہ رفو علیہ نے شریک مثل کر لے ہیں ان سے اس بیان کی تردید ہوتی ہے کہ ان کو بذریعہ ہبہ جائیداد پر قبضہ ملا ہے۔ داخل خارج اسما کے متعلق نزاع نہیں ہے اور ناموں کا انتقال بذریعہ ہبہ نہیں کیا گیا تھا۔ ڈائجسٹ مولفہ کنون گئی جلد ۱۲۱ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب پہلی زوجہ کی اولاد کو جائیداد دے دی جائے تو وہ دوبارہ جائیداد کے متعلق دعوے نہیں کر سکتی۔ مقدمہ سائینا بنام ماسولن دہلی میں کافی طور سے اس معاملہ پر بحث کی جا چکی ہے۔ لہذا ہم یقیناً کہتے ہیں کہ چاروں بیٹوں کے حقوق وراثت کا تصفیہ ہو چکا ہے اور یہ ملتا ہے۔ چونکہ یہ لہذا ان کو اب کسی دعوی کا حق باقی نہیں رہا ہے۔

آلام یہ کہ ہماری رائے میں اسکے خلاف فیصلہ کرنا خلاف عدالت ہوگا اور ہم اسے خیال میں اس قسم کے تقاضات میں مانور ملے گا یہ فرض ہے کہ وہ تعلق سے نظر ڈالے گی یا اسات سے نتیجہ اخذ کرے۔ لہذا میں مرافعہ معزز پر راجع کرونگا۔

جسٹس برائٹ۔ اس مقدمہ کے واقعات میرے خیال

شریک کے ذمہ دار ہونے کا کافی دوسرے دلائل ملے ہیں۔ مدعیان ایہ مادہ گاہک مل سونی لہذا اس کے دو ان کے بیٹوں کے قائم مقام اور اولاد اس۔ مدعی علیہ دو ستر از دواج کا بیٹا اور اولاد اس۔ یہ سب اس کے مادہ گاہک کی جائیداد میں حصہ پاتے اور اس کی جائیداد کے اہتمام کے لئے دعوے کیا ہے۔

جو ابھی یہ دیکھی ہے کہ یہ مادہ گاہک لہذا اس کے دو از دواج کرنے پر اپنے جیاد میں حصہ لے کر جائیداد کے اہتمام کے لئے اس کی جائیداد کے متعلق آئندہ کھل متعلق سے دست برداری کر دے۔

ضمیمہ سے جس دستاویز تقسیم پر مدعی علیہ نے تہہ دلت کیا تھا اس کی رجسٹری نہ ہو چکی وہ سے وہ ناقابل احوال شہادت قرار دی گئی۔

میں اپنے فاضل شریک کی رائے کے ساتھ متفق ہوں کہ جن نظائر کا مقدمہ تین دس بنام رام سنگھ لایا جو الہ دیا گیا ہے وہ اس امر کی فیلر ہیں جو سکھ کہ جب واقعہ تقسیم ایک ایسی دستاویز میں درج ہو جس کے ثبوت میں قانونا شہادت نہیں لجا سکتی ہے تو اسکے متعلق شہادت لسانی لی جاسکتی ہے۔

اس مقدمہ میں دستاویز خود دستاویز تقسیم ہے اور شرائط دستاویز کی لسانی شہادت حسب مشارکین ۱۱ قانون شہادت ناقابل احوال ہے۔

مدعیان نے اس سے اقبال کیا ہے کہ ان کے باپ نے اپنے پہلے از دواج کے بیٹوں کو تقسیم میں کچھ جائیداد دی تھی۔

نظمیہ اور شامی (۱۹۲۱ء) میں ایک مذکر دیں۔ لیکن وہ ایسا کرنے پر ہنسی نہیں ہیں۔ اس مقدمہ کے حالات مدعی علیہ کی تائید میں ہیں اور عدالتوں کا مرض یہ ہے کہ وہ انصاف رسائی میں بہت وسیع النظری سے کام لیں اور قیقین کو کافی اہمیت سے فائدہ اٹھائے اور قانون کے پودہ میں ناجائز اجالہ کر کے سے ہار نہ لیں۔

میں اپنے فیصلہ غریب کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔ مرفوعہ مع غرض خارج کیا جانا چاہیے۔ مرفوعہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل شریک پور

مرامد ثانی دیوانی

اپنے مقدمہ سے ۵ ماہ تک منصفیہ جرنل کی طرف سے

ماہانہ سٹریٹنگس ڈیٹیل جوڈیشل شریک پور

سماہ منگا۔ مدعیہ۔ مرفوعہ پناہ لہجہ پناہ۔ مدعیہ۔ مرفوعہ علیہ

پلیڈنگ۔ مرفوعہ ثانی۔ تجویز قبضہ مخالفانہ۔ تجویز

واقعاتی ہے یا قانونی۔

قبضہ مخالفانہ کے سوال پر تجویز واقعاتی پر تجویز دینی تھی

نکدہ واقعاتی مجوزہ پر قانونی نتیجہ مقدمہ ہو گیا اور اسکی

صحت کے متعلق مرامد ثانی میں اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

مرامد ثانی بناراضی ڈگری ڈسٹرکٹ جج ہلاپور مودفہ ۲۲

جولائی ۱۹۲۱ء

مخائبہ مرفوعہ۔ سٹریٹنگ۔ سی۔ گوکشن۔

مخائبہ مرفوعہ علیہ۔ مسز۔ ایم۔ آر۔ بلیڈ سے واکر والا۔

فیصلہ۔ بلا لحاظ اس امر کے کہ حقیقت قضائے کا اخیر

رسمی ریویزی رام تھا یا اس کا وہ بیٹا جو اس کی وفات

کے بعد پیدا ہوا تھا جو صرف ایک ماہ تک زندہ رہا حقیقت

ادیا کو سب سے پہلے ریویزی رام کی بیوہ کے ہاں پہنچا کر اسکی مالکیت اور اسکا حال پوچھا۔ اور جب اس نے اس طرح مالکیت سے تین سال قبل از دوا ج کر کے لیا تو مدعیہ کا کوئی شہید ہی نہیں تھا۔ ریویزی رام کی مالکیت کے ہاں اسکی بیوہ کی دوا کی ہے چھتھ سال پہلے روپا اور منگا پر بیٹہ انکی بیوی کے پاس میں شریک پور رہا کرتے تھے اور اب بھی رہتے ہیں اور اس ارضی کی آمدنی ان کے اخراجات کی تکفل ہے۔ لیکن روپا کے ارادہ کے بعد بھی قصہ عدلیہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور حسب سابق روپا کا نام بر حیثیت اسامی کے قائم رہا۔ عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا کہ قصہ شریک سے متعلق نہیں پیدا ہوا تھا جو صحیح ہے لیکن غرضتہ صریح ہے۔

لہذا روپا کا قبضہ منگا کے مخالف ہے۔ جو بالکل صحیح نہیں ہے۔ ذیل اٹوٹیل ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ کو نظر

پر عور کرنے کے بعد یہ تجویز کی اور اس میں اپنی یہ رائے

ظاہر کی کہ فیصلہ منگا پر چار بنام پورن منگا۔ اچوت (۱)

کی تردید نظر سر جی رائے بنام نکارام (۲) سے ہو گئی ہے

اور مودفہ الذکر نظیر ان پر واجب التعمیل تھی۔

لائق وکیل مرفوعہ علیہ نے عدالت کے تحت کے

فیصلوں کی تائید محض اس ایک طریقہ سے کر کے کہ شریک

کی ہے اور یہ بحث کی ہے کہ یہ تجویز کہ روپا کا قبضہ منگا

کا مخالفانہ تھا یا کم سے کم اس سے علاحدہ تھا ایسی تجویز ہے

جو واقعات پر مبنی ہے۔ اس لئے عدالت ہذا اس میں

دست اندازی کر سکتی ہے۔ لیکن دراصل یہ

تجویز واقعات کی بنا پر نہیں کی گئی ہے بلکہ واقعات

مجوزہ سے ایک قانونی نتیجہ اخذ کیا گیا ہے اور ان میں

۱۹۲۱ء جولائی ۲۲

۱۹۲۱ء جولائی ۲۲

ماوراء النہر

درام

راہِ نقل و حرکت

(دیکھو)

عدالتِ ابتدائی نے ہزاروں بار یہ کہ دعویٰ علیہ نمبر ۳۲
 فصل کا مالک تھا اور علی علیہ نمبر ۳۲ اس کے ملازم
 تھے جس کو وہ نے اس کے لیے فصل تیار کی تھی۔ اس بناء
 پر عدالت نے فصل اسنادہ کے متعلق دعویٰ خارج کر دیا۔
 اور پانچ اس سوئی کے متعلق ڈگری صادر کی۔ عدالت
 مرافعہ عدالت قرار دیا کہ دعویٰ علیہ نمبر ۳۲ دعویٰ علیہ
 نہیں ہے۔ اس امر میں تھے اور اس بناء پر فصل کی بھی ڈگری
 دہری عدالت تحت نے اہل واقعہ کو جو ذکر دوم سرے
 معاملات سے بے جوڑ کی تھے۔ اس مقدمہ کے مختصر واقعات
 مصعبہ ذیل ہیں :-

دعویٰ الیہی حاملہ و مفقودہ کے رہنے کا دعویٰ کر رہے
 درہن کے ذریعہ سے اسکے قبضہ میں نہیں آئی تھی۔ اگر اس
 حاملہ و مفقودہ کو کسی شخص ثالث کے ماتھے سے کرنا چاہتا تو تہن
 اس بناء پر کہ متعلق اس وقت تک دعویٰ نہیں کر سکتا
 جب تک کہ وہ یہ امر ثابت نہ کرے کہ شخص ثالث کو چاہا وہ مال
 کرنے وقت رہنے کا علم تھا۔ اس مقدمہ میں عدالت یہ ہے
 کہ کیا دعویٰ علیہ نمبر ۳۲ کو فصل اسنادہ خریدنے کے وقت
 نہن کا علم تھا۔ عدالت مرافعہ تحت نے یہ قرار دیا ہے کہ اگرچہ
 ثبوت بہت کم درہن ہے تاہم اس کو اس کا علم تھا۔

دعویٰ کا بیان یہ ہے کہ نہن کے بعد اس نے دعویٰ علیہ
 کے سہن کو نہن نامہ دیکھ لیا تھا۔ یہ واقعہ نہن کے
 جائدہ پر قبضہ حاصل کرنے کے قبل کا ہے۔ ماوراء النہر ناوگاہ
 کا بیان ہے کہ نہن نہن معاملہ کے وقت موجود تھا اور اس
 کے کو لگا تھا کہ دفتر جٹری میں ساتھ ساتھ ہے۔ دعویٰ اس
 اس کے محاکمہ کے بنایا تھا جس اہم حقائق ہے اور اسی

یہ کہ دعویٰ الیہی حاملہ و مفقودہ کے رہنے کا دعویٰ کر رہے
 الیہ حاملہ و مفقودہ کے رہنے کا دعویٰ کر رہے
 حاصل کر لیا۔ اس بناء پر عدالت نے فصل تیار کر دیا۔ اس بناء
 پر عدالت نے فصل اسنادہ کے متعلق دعویٰ خارج کر دیا۔
 اور پانچ اس سوئی کے متعلق ڈگری صادر کی۔ عدالت
 مرافعہ عدالت قرار دیا کہ دعویٰ علیہ نمبر ۳۲ دعویٰ علیہ
 نہیں ہے۔ اس امر میں تھے اور اس بناء پر فصل کی بھی ڈگری
 دہری عدالت تحت نے اہل واقعہ کو جو ذکر دوم سرے
 معاملات سے بے جوڑ کی تھے۔ اس مقدمہ کے مختصر واقعات
 مصعبہ ذیل ہیں :-

دعویٰ الیہی حاملہ و مفقودہ کے رہنے کا دعویٰ کر رہے
 الیہ حاملہ و مفقودہ کے رہنے کا دعویٰ کر رہے
 حاصل کر لیا۔ اس بناء پر عدالت نے فصل تیار کر دیا۔ اس بناء
 پر عدالت نے فصل اسنادہ کے متعلق دعویٰ خارج کر دیا۔
 اور پانچ اس سوئی کے متعلق ڈگری صادر کی۔ عدالت
 مرافعہ عدالت قرار دیا کہ دعویٰ علیہ نمبر ۳۲ دعویٰ علیہ
 نہیں ہے۔ اس امر میں تھے اور اس بناء پر فصل کی بھی ڈگری
 دہری عدالت تحت نے اہل واقعہ کو جو ذکر دوم سرے
 معاملات سے بے جوڑ کی تھے۔ اس مقدمہ کے مختصر واقعات
 مصعبہ ذیل ہیں :-

عدالتِ ابتدائی

مستحق مرافعہ دیوانی

نہن ہندوستان

باہلاس سٹر کو توال

سماء لگوو ایکس ریگہ ہنام سماء کو نکستی

دعویٰ علیہا - مرفان - مدعی - مراء وہا

قانون اولیا ونا بالہن ایکٹ ۸ باب نہن سماء دفعہ
۱۰ - دلائل نا بالغ - دیوانی ہلال کی جٹینا

سایا نہیں کیا ہے۔ یعنی یہ اس اپنی خرید کے فراید سے محروم
 نہیں کیا گیا۔ اس کے خلاف بہت سی رطائر موجود ہیں
 یہی رائے ہے۔ تقدیر یہ کہ ماہیہ کار اور بنام سورہا کا کوئی
 (۱) ہمارا تانہ کوئی نہیں اور اس میں متعدد انگریزی رطائر
 کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لئے ہیں اس بیع سے اس طرح
 سود لرا ہوا ہے۔ گویا کہ وہ ہتم ترکہ کی کوئی بیع تھی۔
 بنی عدا کی احارت کے بیع میں اس کی حالانکہ حسب
 دفعہ ۷۱ قانون ہمدیٹا، اہتمام ترکہ ۱۸۸۱ء اور اجازت نامی
 سے ہتم ترکہ کی وہ سے بیع کا عدم ہیں قرار دیا گیا بلکہ محض
 ممکن الاصلہ ہو سکتی۔ مگر بیع بیع کے انصاف کی کوئی
 کاسدہ اور تہاب کی اور اب اس کا یہ حق تمام دیذیر ہو گیا ہے۔
 لہذا اس قدر کا غراض کے لئے بیع کو قابل یا بندی
 ہونا چاہیے۔

اس سوال پر کہ کیا اس بیع سے اصول دوم ان
 مالش نامی ہو سکتا ہے اگر ٹی بی بیعیت ہتم ترکہ بائیں
 قصور کیا جائے تو مقدمہ ہذا اس کے خلاف حیثیت ہتم
 ترکہ کے دائرہ کیا گیا تھا۔ لیکن اس معاملہ میں دفعہ ۷۱ قانون
 استقلال جائداد کے الفاظ احتیاط کے ساتھ قابل غور ہیں۔
 سارا نامی ہے کہ مقدمہ کی نوعیت پر غور کیا جائے اور یہ کہ
 جائے کہ ملک ہتم ترکہ کن حقوق کا ادعا کیا تھا اور عدالت
 نے اسے اس طرح سے جو بالآخر صادر کی گئی کیا حقوق عطا
 کیے ہیں۔ مقدمہ ہذا ہتمام ترکہ کی نوعیت کا تھا اور ایسے مقدمہ
 میں عام طور سے عدالت مالش کا اصول متعلق نہیں ہوتا۔
 اگر ایسے مقدمہ میں جائداد کے کسی خاص حصہ پر کسی خاص طریقہ
 سے عمل کرنے کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے تو اصول متعلق

ہوتا ہے۔ اس خاص قطعہ اور اس کے حق کا سوال بلا واسطہ
 اور میں طور پر یہ بحث ہو چاہیے۔ ایسے مقدمہ میں یہ کہنا
 چاہئے کہ اس کے ارہی مقدار بلا واسطہ یہ بحث ہے۔ لیکن یہ
 ہیں کہ چاہئے کہ وہ معین طور پر یہ بحث ہے صرف یہ
 واقعہ کہ قصہ کی استدعا کی کافی نہیں ہے۔ اور اگر ایسا
 بھی اس ارہی کے متعلق کوئی تعین نہیں کیا جاسکتا تھا۔
 اس کے درپہ سے ملک ہتم ترکہ کے دولتر شریک اور مالک
 ہونیکا استقرار کیا گیا تھا اور اس حیثیت سے مقدمہ در
 ٹی بی کے ساتھ جائداد کا شریک مالک قرار دیا گیا تھا۔
 اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حسب دفعہ ۷۱ قانون استقلال جائداد
 ملک ہتم ترکہ کے مشترکہ قطعہ کا مستحق قرار دیا گیا اور
 اس کو جائداد سے مشترکہ طور سے مستفید ہونے اور جائداد
 کی تقسیم کرانے کا حق حاصل ہو گیا۔ جائداد کا انضمام ایک
 ہتم ترکہ کے سپرد تھا اور ملک ہتم ترکہ کے حقوق اس
 جائداد پر تھے۔ حوالہ ہتمام کے باقی رہ گئے تھے۔ ہتم ترکہ
 کہ جائداد کا قصہ اور احراجات ہتمام واکر کے لئے
 جائداد کا کوئی حصہ بیع کرتا اس لئے مالیت سے بان اپنی
 خرید کے فراید سے اس وجہ سے محروم نہیں کی جاسکتی تھی کہ
 زمین ہتم ترکہ کو وصول ہوا تھا اگر وہ کسی مقدمہ میں جائداد
 ہوا تھا تو ملک ہتم ترکہ کا چاہہ کار اسکے اور اسکی جائداد
 کے خلاف ہوگا اور اب اس جائداد کا ملک ہتم ترکہ دار ہوتا
 ہوا ہے وہ مالش پان کی بیع کو ایک تو فریب کی بنا پر مستحق
 کر سکتا ہے اور دوسرے عدالت سے احازت نہ حاصل کر سکتی بنا پر۔
 لیکن نہ تو فریب کا ادعا کیا گیا ہے اور نہ اب عدالت سے احازت
 نہ حاصل کر سکتا تھا کیا جاسکتا ہے اور غالباً یہ عدالت کی طرف سے

100

چینا کوڑا لے کر رہا

تاریخ ۱۹۸۹

گوئیے۔ ایل اے۔ آر۔ مرفع ہمارا تھوہ۔ مرفع

والتواضع بين يديها، وشكرها على ما أعطت من النعمان، والثناء لها على ما فعلت من الخير.

لا تفرق بين النعمان والنعمان - عجز ما زلت اتمنى ان اكون

اگر ہمت نہ کرے کہ عیال و دار و درویشوں کو بھروسہ دے، تو اس کی

وہاں ہم نے کھڑی ہو کر اوسے کو دیکھا اور اسے دیکھ کر ہم نے کہا کہ

بہارِ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک نیا دور

اسلام کے متعلق کوئی تاوردیہ کی جائے۔ ایسی ہی

واللہ اعلم بالصواب

استقامت و شکر و تقویٰ و غیره است.

تتميز ثباتي بها ^{آي} في صياغة كوكب ^{مرفوعة} اول بناتني

۱۹۱۹ء

منجانبہ

مستند برائے شہرہ - ایس

فصل فی بیان حال و احوال در این زمانه

یہ درخواستیں بھی نہ ملتی اس بنا پر میں نے جی ہر

اس وقت پرنس کی حالت اچھی نہیں تھی اور وہ بیمار تھا۔

اور اس کا افسوس ہے کہ ایسا

گناہ کرتے ہیں جس سے اپنے دل پر مشورہ اور اُپر کیا تھا وہ نہ رہی کسی

اس معاملہ میں سب سے پہلے یہ ثابت کرنا ضروری تھا کہ وہ امر کیا گیا تھا اس لئے ایک

انگریزی ادبیات کا اس بنیاد کی تھی کہ وہ بلا شکریت عبرت سے

وارثین اور اس طرح تمام جائیداد کا مستحق تھا۔ اس لئے

یہ بھی اس نے علی گڑھی لکھل جہاں دوا پر اسے قبضہ دلایا جائے

۱۰۔ غنیمت کہ تیری ایسے ارہمی شکارِ سعادت کی تھی اس وقت

یہاں اللہ نے اسے ہر دفعہ میں اس کو ملتا شکر کہ عجب سوار تھا

قرار دیا تھا۔ حکام الامام پر پوری کوسل کے ماس اس

مرافقہ دار ہو چکا تھا اور تنہا کو ملے تھا کہ وہ نہ کہہ سکتا تھا

بعدینا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی تکمیل اس

ذاتی مشیت سے کی گئی ہے۔ یہ مشیت کی مکمل مدد اور

حاصل ہونے لگی۔ اگر بحیثیت وارث کے وہ کچھ

کرمکھا تھا اور اس نے اپنی اسی قدرتش حقوق و مافوق سے

کر کے کھاتہ چھوڑا دیں اسے حاصل تھا۔ اور یہی راز

نہا رعد ہی ترال تھی یہ سمجھا جا رہی ہے کہ عتی ہا اردو

فرشتہ نہ سکتا تھا اس لئے فرشتہ کر دی اس واقعہ

سے کوئی فرق نہیں ہو جاتا کہ اس نے اپنے آپ کو تم سے کیا

45

نمبر قیدہ الالباقہ ۱۹۲۳ء منقذہ ۶۹ مرتبہ ۱۹۲۳ء

بہار ایس سسرٹ کی اس نامہ پٹھیٹس پسرٹس مائنگ
 ماونگ کیا اٹل ران مرفع ہر نام ماسین۔ مرفع علیہ
 استعفا۔ اسامیاں مشترک۔ ایک اسامی کا کل پٹہ سے استعفا
 دیا۔ دوسرے اسامیوں کا فائدہ۔

ایک اسامی مشترک کو ہی ہے جو تمام اسامیاں مشترک کا
 جاس سے پٹہ سے استعفا دے سوائے کہ پٹہ سے اسامیوں
 کا فائدہ ہو تاہم اگر نامہ مشترک پٹہ ہی اس استعفا کی
 پاسدی دوسرے اسامیاں مشترک پر ہوگی۔

مرفع اولی ہمارا اٹل کوئی مرفع پٹہ مشترک کو رکھتا ہے اس کا ایک
 مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۲۳ء ہجرت ۱۳۴۲ء دیوانی نمبر ۱۹۲۳ء
 منجانب مرفع مٹرا سے دی۔ منسرجی۔
 منجانب مرفع علیہ۔ مٹرا مکان۔

فیصلہ۔ مرفع ایک گرنی کا مالک ہے جس کو اس نے مذہب
 و شتاویر جٹری مشہور مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء دیوانی نمبر ۱۹۲۳ء
 ماسین اور ایک دوسری صورت ماسین کو پٹہ پر دیا پٹہ کی
 مدت دو سالہ تھی اور پٹہ پٹہ سالانہ تھا اور اس کی
 ادائیگہ ماہی اقساط سے مقرر ہوئی تھی۔ ماسین کا بیان
 ہے کہ تکمیل پٹہ کے چند روز بعد مرفع اس کے پاس آجا اور اس
 نے بیان کیا کہ گرنی میں کچھ مرمت کی ضرورت ہے اور
 اس لئے وہ جہلت چاہتا ہے تاکہ گرنی کو درست حالت میں
 اس کے حوالہ کرے جس کا اس نے معاہدہ کیا تھا۔ ماسین نے
 اس ہمارے اس کو دوا کی جہلت دی۔ اور جب مرفع مٹرا
 نے اس نے گرنی کا مطالبہ کیا تو مرفع نے یہ کہہ کر انکار کر دیا
 کہ اس نے اپنے بیٹے کے نام اس کا پٹہ کر دیا ہے۔ درحقیقت
 ہم اس جنوری سالانہ کو اس نے اپنے بیٹے کے نام پٹہ کر دیا

تھا۔ ماسین نے معاہدہ پٹہ کی تکمیل محض کا دعویٰ کیا اور

قصہ گرنی کی گوری حاصل کی ہے
 مرفع کا بیان یہ ہے کہ اس نے ماسین کو پٹہ پٹہ کے
 پانچ چھ روز بعد گرنی پر قصہ دیدیا۔ وہ اس بیان سے انکار
 کرتا ہے کہ اس نے ضروری مرمت کے لئے دوا کی جہلت
 چاہی تھی۔ اس کا یہ بیان ہے کہ ماسین نے گرنی اور اس نے پٹہ
 سے استعفا دیدیا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے بیٹے کے
 نام پٹہ کر لیا ہے۔ پہلا امر تصدیق طلب یہ ہے کہ کیا ماسین
 کی جانب سے پٹہ کا استعفا ماسین کو یا بند کرتا ہے۔ یہ
 دونوں صورتیں اس پٹہ کی اسامیاں مشترک تھیں اگر یہ کہ
 ایک اسامی مشترک اپنی اور دوسرے اسامیاں مشترک
 کی طرف سے پٹہ سے استعفا دینے کا مجاز ہے لیکن وہ صرف
 اس صورت میں پٹہ سے استعفا دیکھتا ہے جبکہ اس سے دوسرے
 اسامیوں کو اس سے فائدہ ہو۔ اس امر کی کوئی شہادت
 نہیں ہے کہ پٹہ سے استعفا سے ماسین کو کوئی فائدہ ہوا اور
 یہ ظاہر ہے کہ ماسین قبضہ حاصل کرنے اور گرنی کو چلانے کی
 خواہش ہے اگر فائدہ مشترک ہی ہو تو اس استعفا کی ماسین
 پابندی نہیں کر سکتی۔ اس صورت میں وہ بموجب پٹہ قصہ کی
 مستحق ہے اور مرفع ہمارے قصہ کے لئے یہ کافی ہے۔
 حسب حکم دیا گیا۔

ڈائیکٹوریٹ مٹرا

مرفع اولی دیوانی

مرفع مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۳ء مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۲۳ء
 بہار ایس سسرٹ کی اس نامہ پٹھیٹس پسرٹس مائنگ
 ماونگ کیا اٹل ران مرفع ہر نام ماسین۔ مرفع علیہ
 استعفا۔ اسامیاں مشترک۔ ایک اسامی کا کل پٹہ سے استعفا
 دیا۔ دوسرے اسامیوں کا فائدہ۔

مطوعہ

نہام

۱۲۸۲

(۱۷۵۵)

۱۷۵۵ء میں لاہور کے قضاوت میں اس کی پیشکش اور اس میں
 سے ان کے کوئی لگان واجب الادا نہیں ہے۔ ان تمام عدالت
 برعزت عدالت مرافعہ سمیت نے غور کیا اور اس کا حلف لکھ لیا کہ
 ہماری رائے میں عدالت تحت کی ڈگری صحیح ہے۔
 عدالت منبر ۱۲۵۵ میں مقدمہ ہوا ان قضاوت کے
 لگان بائبل ۱۲۵۵ تا ۱۲۵۷ کے لئے دائر کیا گیا ہے۔ اس
 سے قبل کا دعویٰ ہیڈ کی کے متعلق تھا اور اس میں یہ بیان
 کیا گیا تھا کہ مدعی نے چند دھت کٹواوے ہیں جس کا
 اس کو کوئی حق تھا۔ عدالت منصفی مقدمہ ہوا کی حجاز تھا
 یہیں تھی۔ ہم عدالت تحت کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے
 ہیں اور عدالت منبر ۱۲۵۵ مامطور کرتے ہیں۔

دعوت عدل منبر کے متعلق عدالت نے سماعت کے لئے یہ تہذیب
 کی ہے کہ اس کی بہت کم درجہ ہیں اور اس وجہ سے اس کی
 نوعیت باع کی نہیں سمجھی جاسکتی ہم اس تجویز سے متفق ہیں۔
 لہذا عدل منبر نام کامرتہا ہے۔ عدل منبر کے متعلق یہ کہا جاتا
 ہے کہ عدالت ابتدائی لئے اس پر غور نہیں کیا لیکس عدالت
 مرافعہ تحت نے روکنا کی ہا پر اس کا حیدر کیا ہے اور یہ
 قرار دیا ہے کہ اس عدالت کی تائید میں کوئی ثبوت نہیں ہے
 مرافعہ میں مقدمہ سے بار کی وجہ سے مسافت کا حیدر کا لوگ
 ہو گیا اور اس کا کوئی قانونی اثر مانتا نہیں ہے۔ عدالت ہوا
 میں سماعت مرافعہ کے وقت ۱۲۵۷ قانون لگان کے متعلق
 ایک صحنی سمیت پیدا ہوئی دفعہ ۱۲۵۷ کے احکام تحت تشخیص
 لگان اور اس لگان کی وصولیائی کے لئے ڈگری کا مطالبہ کیا
 حق اس مشورہ لازمی سے محدود ہے کہ جو شخص اس دفعہ کے
 تحت دائری چاہتا ہے اس کا حق ہے کہ اس (دعویٰ) کو

دعویٰ مرافعہ کے لئے داخل کرے، ایسی صورت میں اگر
 قضاوت ہوا عدالت کی مدد کے متعلق مدعی دعویٰ کی اجازت
 نہیں دی گئی ہے یہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا مدعی مدعی
 کو بطور مدافعتہ یا کسبہ بیاہل کر لیا جاسکتا ہے اس
 متعلق کوئی نزاع نہیں ہے کہ اسی سے مدعا ہوا یا مدعا
 مرافعہ کے متعلق راجع سپرد کی دائر کر لیا اس کا چاہا۔ ہ کا
 احکام ۱۲۵۷ رول ۱۲۵۷ میں مجموعہ مدافعتہ و دیگر
 ممنوع سماعت ہے۔ یہ سماعت کی جاتی ہے کہ اگرچہ اس کا
 یہ چارہ کار حاصل نہیں ہے تاہم اس کا حق قائم ہے اور
 دوسری سماعت ہے کہ وہ ایسا مدعی مدعی مدعی دائر کر
 ہے جس کی بنا پر دعویٰ راجع ہوا مدعی سے متعلق ہوا
 یہاں سماعت میں ایک مشکل سوال پیدا ہو گیا ہے لیکن بنبر
 اس کا تصفیہ کئے ہوئے ہم اس مرافعہ کا حیدر کرتے ہیں
 لہذا ہماری رائے میں اس کے تصفیہ کی ضرورت نہیں ہے
 ہمارے خیال میں دوسری سماعت بالکل صحیح ہے الفاظ
 مدعا ہوا اور ۱۲۵۷ رول ۱۲۵۷ میں مجموعہ مدافعتہ و دیگر
 میں استعمال کئے گئے ہیں وہ دعویٰ کے لفظ جملہ کو سے
 مطابق نہیں ہو سکتے۔ وہ حق اور خلاف ورزی حق دونوں
 پر حاوی ہیں۔ لیجے الفاظ سے مدعا ہوا میں بنائے دعویٰ
 بھی شامل ہے اسی سلسلہ میں ہم مقدمہ رکھا باقی نہام
 ہوا دیو منبری دا کا حوالہ دیتے ہیں۔

مرافعہ مرافعہ خارج کیا جاتا ہے۔ مرافعہ خارج کیا گیا۔
بائیکوٹ رنگون
 مرافعہ اولیٰ و ثانی
 منبر مقدمہ ۱۹۵۵ باب ۱۲۵۷ منصفہ ۱۲۵۷ رول ۱۲۵۷

بابا
بنام
ملک نظام
(راگرو)

بعد لیکن کسی شہادت کے قلم نہ کرنے کے بغیر ایک فیصلہ غم کما
جس کی رو سے تمام مائیں کو محرم قرار دیا جن میں وہ دو کن چھ
بھی داخل تھے جن کے غلام اوہوں نے ہرن حرامہ کی سسر
صادر کی۔

لے فیصلہ کی ابتدا میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے
کہ یہ مقدمہ مجسٹریٹ درجہ دوم نے او اس کے سر دیا تھا کہ وہ کوئی
کس شخص سے تھی اور مجسٹریٹ کے پاس وہ ایسی سران کے
مستوجب تھے جو اس کے لئے تعلقہ میں جو وہ صادر کر کے تھے
مجسٹریٹ درجہ دوم کی طرف سے بھیج دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ملک نے نام رام پرشاد (۱) میں بیان کیا گیا تھا
کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ صرف وہ قلم جس سے شہادت کی ضمانت
کی ہو اس امر کا قصہ کرنا جائز ہو تا ہے کہ آیا محرم عجم یا عجم
ہے اس کا وہ کسی مستثنیٰ کی تفسیر کے ساتھ کھانی گیا۔
دفعہ ۴۹۴ مجہودہ مانا ہے جو درجہ دوم میں ایسا ایک مستثنیٰ قلم کیا
گیا ہے دفعہ ۴۹۵ میں یہ صراحت کی گئی ہے۔

جب کسی مقدمہ میں درجہ دوم یا درجہ سوم کی جس کو اختیار
حاصل ہو بعد سماعت شہادت پیش کردہ مستثنیٰ و ملزم یہ ہے
ہو کہ ملزم پر حرم ثابت ہے اور اس کو اس شرط سے جو وہ خود
دیکھتا ہے کوئی دوسری قسم کی یا زیادہ سخت سرائی چاہتے ہیں
کہ اس کو دفعہ ۱۰۷ کے بموجب جملہ کی تکمیل کا حکم دیا جاتا ہے
تو وہ اپنی رائے قلم نہ کرنے کے مثل مقدمہ ملزم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پاس پہنچے گا جس کا وہ ماتحت ہو گا
وہ مجسٹریٹ جس کے پاس مثل مقدمہ بھیجی جائیگی اگر مناسب
خیال کرے تو قلمین کا اور کسی ایسے گواہ کا جو پہلے شہادت دے
چکا ہو اس کو مکر طلب کر کے انہماک سے گواہ شہادت فرما

اس مقدمہ میں جہاں مانع اور کس مجرمین کے خلاف ایک
ساتھ تحقیقات کی جائے گو کس مجرمین کا مقدمہ دفعہ
۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے بلور جائز ہے
کیا جاسکتا ہو مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا مانع مجرمین کا
مقدمہ اسطوریہ سپرد کیا جاسکتا ہے جبکہ موثر الذکر کے
مقدمہ کو سپرد کرنے کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ ہو
کہ ان کے خلاف کس مجرمین کے ساتھ تحقیقات عمل
میں آئی ہے۔

نگرانی فوجداری بنام رضی فیصلہ صدر سیشن جج مشرقی برار
امرواتی مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء بمقام فوجداری بنام بابہ
منجانب نگرانی خواہ۔ مسٹر آر۔ آر۔ جوت۔

منجانب سرکار۔ مسٹر جی۔ پی۔ ڈنگ۔
حکم مجسٹریٹ درجہ دوم پوسد نے اٹھ ملزمین کے خلاف
ایک ساتھ بلوہ اور ضرر رسائی کے متعلق تھانہ کی۔ اوہوں
یہ قرار دیا کہ ملزمین جرم کے ترکیب ہوئے تھے لیکن احکام
منظر خود صادر کرنے کی سوائے انہوں نے یہ مقدمہ سب ڈویژنل
مجسٹریٹ کے پاس اون وجوہ کی بنا پر سپرد کیا جو ان کے فیصلہ
کی حسب ذیل عبارت سے ظاہر ہوتی ہیں۔

ان ملزمین میں ملزم گنتی ۲۰ سال اور سبھاہ اسل
کی عمر کا ہے چونکہ دونوں کس مجرمین میں سے ہیں ان کے خلاف کشتی
فوجداری نمبر ۲۸ فقرہ ۶ کے بموجب حکم منرا صادر کرنے کا
جواز نہیں ہوں۔ ایسی حالت میں میں یہ کارروائیاں سب
ڈویژنل مجسٹریٹ پوسد کے روبرو دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے بموجب پیش کرتا ہوں تاکہ کافی منرا دیا جاسکے
سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے مباحث کی سماعت کرنے کے

مالی کورٹ رٹنگون

درخواست نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۰۱۱ بابہ ۶۹۲۲ حصہ ۹ فروری ۱۹۲۳ء

ماہلاس سٹریٹس پراٹ

نگاپون نگرانی خواہ چٹا گم نگاپون ساونگ ایکسٹریکٹ

طرف ثانیان

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۹ء مابین دفعات ۱۴۵ و ۱۴۶-
کارروائیات زیر دفعہ ۱۴۵- ابتدائی تجویز کی ضرورت- قبضہ کی
نسبت تجویز حکم جولاء اختیارات صادر کیا گیا ہو- نگرانی-
ایسی ابتدائی تجویز کی عدم موجودگی میں کہ کسی راضی کی
ایسی نذر برپا ہو کہ اس سے نقصان کا احتمال ہو غیر
کامل دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بموجب کارروائی
کرنے میں جائز نہیں ہوتا۔

اس کارروائی میں خود دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی
روسے احکام کی گئی ہو عسرت کی تحقیقات کی حد قبضہ
کے متعلق تجویز تک ضروری ہوئی ہے اور اس کو زیر پتھر
ایک حکم جوہ حراز صادر کر سکتا ہے اس قسم کا ہوتا ہے
جس کی روسے یہ قرار دیا گیا ہے کہ متنازعین میں سے کون
شخص قبضہ کا مستحق ہے اور اس کے قبضہ میں رہتہ کی
خلل اندازی کو موقوف کیا گیا ہو جب تک کہ اس کو حکام
قانون میڈل نہ کیا جائے وہ تجویز جس کا تعلق متنازعہ
جایداد کے قبضہ کے حق کی نسبت علی السریب فریقین کے
دعاوی کی رو سے ہوا ایسی تجویز ہوتی ہے جو مطلقاً
بلا اختیار سماعت تھی۔

گو مالیکورٹ کو کارروائیات زیر دفعہ ۱۴۵ کے متعلق

نگاپون

نام

نگاپون ساونگ

(رٹنگون)

کوئی اختیار سماعت، نگرانی حالی ہمیں جو مالنگر باوجود

اس کے وہ اس حکم میں دست اندازی کرے گی۔ جو

بلا اختیار سماعت ہو۔

نگرانی فوجداری بنیاد راضی حکم صدر رہ سب ڈویژنل جج سٹریٹ تھانی

مقدمہ متفرق فوجداری نمبر ۹۹ بابہ ۶۹۲۲ء

بخانب نگرانی خواہ- سٹرنگوئی سنباب فریق ثانیان- سٹریٹس

فیصلہ ۱۸۹۹ء- ہر ایک درخواست اس حکم کی نگرانی کے لئے ہے۔ جو

نظام دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی روسے صادر کیا گیا تھا

جس کی ریت سے نگرانی خواہ ماونگ پون کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ

وہ کچھ راضی کا تخلیفہ کر دے اور جو عمل راضی بر ماونگ تھانی

ماونگ پون ماونگ باونگ کے اسامیان کریں اس میں دست اندازی

کرنے سے باز رہے۔

خود سائل پون نے موجودہ فریق ثانیان کے خلاف ایک

حکم کی استدعا کی تھی اور جج سٹریٹ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری

صیح احکام کو کلین نظر انداز کرنے ان کی درخواست میں تجویز

کرنے کی کارروائی کی۔

یہ ابتدائی تجویز غلطیہ کہنے سے قاصر رہے کہ وہ مطمئن تھے

کہ ایسی نزاع برپا تھی جس سے قطعاً ان کا احتمال تھا اور اس کے

بغیر دفعہ ۱۴۵ کے بموجب کارروائی کرنے میں ان کا عمل جائز نہ تھا۔

اس کے بعد انہوں نے فریق ثانیان کے نام پونس جاری کیا

راضی کی نسبت اپنے حقوق کے بیان نامہ داخل کریں بجائے اس کے

کہ وہ فریقین کو پونس دیتے کہ متنازعہ راضی کے قبضہ و احمی کے

متعلق اپنے اپنے بیانات سربراہ داخل کریں۔

اس کے بعد انہوں نے دران تحقیقات فریقین کی سماعت کے دوران

ہر ایک کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی راضی کے متعلق قرار دیا جائے کہ یہ

ہر ایک کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی راضی کے متعلق قرار دیا جائے کہ یہ

ہر ایک کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی راضی کے متعلق قرار دیا جائے کہ یہ

ہر ایک کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی راضی کے متعلق قرار دیا جائے کہ یہ

یا
نام
لک
ڈاگپور

طلب کر کے قلمبند کر سکے گا اور مقدمہ میں ایسی رائے یا حکم نہرا
یا اور حکم صادر کر سکے گا جو اس کو مناسب معلوم ہو اور قانوناً
جائز ہو۔
یہ اس قسم کا مقدمہ نہیں ہے جہاں مجسٹریٹ درجہ دوم نے
مجرمین کے خلاف کافی سخت شرابجوئی نہیں کر سکتا تھا اور نہ
مجسٹریٹ نے یہ مقدمہ اس بنیاد پر سیر دیا ہے اس کے علاوہ یہ
مقدمہ اس قسم کا نہیں ہے جس میں مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا
تھا کہ اس مندرجہ سے عودہ صادر کر دینا مجاز تھا کسی دوسری
قسم کی مندرجہ کی ضرورت تھی۔ لاکٹی اسٹانڈنگ کونسل نے یہ بیان
کیا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم کی خواہش غالباً یہ تھی کہ مقدمہ
میں دفعہ ۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے تجویز کیا جائے اور کیا
کئے اور انہوں نے یہ بحث کی ہے کہ مجسٹریٹ کی نسبت یہ بیان کیا
جاسکتا ہے کہ ان کی یہ رائے تھی کہ کس مجرم کو اس مندرجہ کے
قسم کی سزا ملنی چاہیے جن کو عودہ دہرانے کے وہ مجاز تھے یہی
راہ میں حکم زیر دفعہ ۶۲ کو جس کی رو سے نیک چلنی کی شرط
پر رہائی کی ہدایت دی گئی ہو منرا نہیں کہا جاسکتا وہ منراوں
کی اول مختلف اقسام میں داخل نہیں ہے۔ جن کی صراحت دفعہ
۶۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے دفعہ ۶۲ کی رو سے
حکم سزا ملتی ہے کہ یا جاسکتا ہے اور اس کی بجائے ایک شرط یا
کیجاتی ہے جو سزا نہیں ہوتی۔ ہر صورت میں مجسٹریٹ یہ مقدمہ
اس بنا پر سیر نہیں کر رہے تھے ان کی صرف ایک وجہ تھی
کہ جو انشیل کٹش کی گشتی کے بموجب کس ملازمین کے خلاف
کوئی بھی حکم سزا صادر نہیں کر سکتے تھے لیکن انہوں نے
گشتی کو ضابطہ سمجھتے گشتی میں یہ بیان کیا کہ اس
مجرم کی تحقیقات ایک ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہیے جو سزا

مجسٹریٹ سے درجہ میں کم نہ ہو اور اس میں یہ نہیں بیان کیا گیا ہو کہ
مجسٹریٹ درجہ دوم کس مجرم کی تحقیقات کر سکتا ہے۔ لیکن اس کو
سر اس کے لئے مفادہ سبب ڈیڑل مجسٹریٹ کے پاس سپرد کرنا چاہی
جب وہ ۳۴۱ کے تحت سپردگی کی کوئی ضرورت نہ تھی
تو اس کے جواب خلاف قانون تھا اور چونکہ اس کا نتیجہ یہ ہو تھا
کہ ملازم کے خلاف ایک ایسے مجسٹریٹ نے سزا صادر کی تھی جس نے
شہادت مطلقاً سماعت نہیں کی تھی اس لئے یہ مقصور ہو گیا
کہ ملازم کو اس سے نقصان پہنچا تھا اور انصاف رسائی میں
خلل واقع ہوا تھا۔
اس کے علاوہ یہ امر شبہ ہوتا ہے کہ آیا اس مقدمہ میں جہاں
بائع اور کس مجرمین کے خلاف ایک ساتھ تحقیقات کیجائے گو
کس مجرمین کا مقدمہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے
بطور سیر دیا جاسکتا ہو۔ آیا بائع مجرمین کا مقدمہ اس طور پر
سیر دیا جاسکتا ہے جبکہ موخر الذکر کے مقدمہ کو سپرد کرنے کی
سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہ ہو کہ ان کے خلاف کس مجرمین کے
ساتھ تحقیقات مل میں آئی ہے۔
تجویر ثبوت حرم و حکم ملازمہ دفعہ ۱۱۱ ڈیڑل مجسٹریٹ
منسوخ کیا جاتا ہے مجسٹریٹ درجہ دوم مقدمہ میں تحقیقات کرنے
کے قانوناً مجاز نہ ہے۔ لیکن گشتی کو مٹا کے مطابق مقدمہ
کی تحقیقات ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہیے تھی جس کا عہدہ سبب
ڈیڑل مجسٹریٹ کے عہدہ سے کم نہ تھا میں یہ ہدایت دیتا ہوں
کہ ایسے مجسٹریٹ کی جانب سے دوسرے تحقیقات کیجائے جو گشتی کو
کے بموجب مجاز ہے یہ حکم درخواست ہائے انگریزی نو جہداری میں
۱۹۱۳ء مابہ ۱۹۱۳ء سے بھی متعلق ہوتا ہے۔ ایسے مجسٹریٹ
میں ان کا جو ضابطہ پر ملازمین کو ملتا ہے۔ تجویر ثبوت حرم و حکم ملازمین

۱۸
صفحہ

بہگوتی پر شاد
بنام
ملک غلط
(ادوہ)

عور ہنکے سر پر لگی اور اس وقت اس کو اعداد زیادہ جسمانی مضرت پہنچ چکی تھی کہ وہ کل شیو پر شاد کے مکان تک رسک سکی۔ شیو پر شاد ہوا پولیس پر گیا اور ایک مڈ کانسٹبل سے دو کانٹیلیوں کے مکان پر بھیجا قیدی نے بہاگ جانے یا اپنے آپ کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی جب پولیس پہنچی تو وہ دوسروں کے ہمراہ قیدی کے جوہر کے اندر گئی۔ اور وہاں ایک اکشاف ہوا جو یہ تھا کہ ایک دوسری عورت مسماہ کلو کی لاش ملی جو قیدی کے جوہر کے اندر ایک بستر پر پڑی ہوئی تھی۔ اس عورت کے سر پر ضربات لگی تھیں اور خون بہت زیادہ مقدار میں بستر پر پٹکا تھا اور اس کے قریب ایک کنڈی شکل میں جمع ہو گیا تھا اپنی ضربات کے صدقہ مسماہ رانی ۱۲ فروری کو فوت ہوئی۔ دو عورتوں کی لاشوں کے طبی مسائنہ سے یہ ظاہر ہوا کہ سر پر متعدد کھلے ہوئے زخم تھے۔ مسماہ کلو کے جسم پر سات کھلے زخم تھے جن میں سے پانچ بائیں کان کے اطراف تھے۔ طبی ریکارڈ یہ تھی کہ ہلاکت کہو پری کی ٹریوں کے ٹوٹ جانے سے واقع ہوئی تھی اور یہ کہ زخم غالباً ایک کندہ تہیارسے پہنچائے گئے تھے مسماہ رانی کی موت کی علامات بھی کہو پری کا ہیٹ جانا ظاہر ہوئی تھیں مرانے اس وقت تک جرم کی نیت بہت کم کہلے۔ رانی کی شہادت موجود ہے کہ جب پولیس پہنچی اور حوالہ دینے قیدی کے سامنے یہ پوچھا کہ کس نے یہ کام کیا ہے۔ بہنو کانسٹبل نے قیدی کی طرف اشارہ کر کے جواب دیا۔ یہی شخص ہے۔ اور حوالہ دے کر کہا کہ کوگر نارا کر، اس نے بولی لیا ہے۔ قیدی نے یہ الفاظ کہے مجھے گرفتار کرو میں نے خون بہا یا ہے۔ ہسپتال کے قتل کی تحقیقات تقریباً اسی وقت شروع ہوئی اور ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء کو ہیٹ سیرکٹندہ قیدی کو ان سوالات کا کوئی جواب چاہل نہ کر سکا اور اس سے کہنے لگے نیو۔ جب قیدی کے خلاف اپریل ۱۹۲۳ء میں

جرم اس کے دماغ کی حالت کیا تھی۔
مرافعہ بنارہی حکم صدر سیشن جج لکھنؤ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۳ء
منجانب افغ۔ منبر نعمت الدین حکیم بوادین، ناظر الدین دہلی شکر
منجانب سرکار۔ گوڈنٹ پلیڈر۔
فہرستہ۔ بہگوتی پر شاد کے خلاف جن کی عمر تقریباً ۲۴ سال کی تھی
وہ علم سیشن جج لکھنؤ نے دو جرم حسب نمبر ۳۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند
اس بنا پر تجویز ثبوت جرم صادر کی تھی کہ وہ شریف عورتوں مسماہ
کلو ایک کہارن اور مسماہ رانی ایک برہمن کی ہلاکت کا باعث
ہوا تھا۔ قتل عورتوں کے دو لون دار والوں کا ارتکاب ۱۰ فروری
۱۹۲۳ء کو ہوا تھا اور وہی علم سیشن جج کا حکم ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء
کو صادر کیا گیا تھا۔ مرافعہ میں تسلیم کیا گیا کہ قتل عورتوں
دار والوں کا ارتکاب بہگوتی پر شاد نے کیا تھا۔ عدالت تحت کے
تینوں میسرور کی وہی ریکارڈ تھی۔ ایس لٹ اٹھ کی تجویز جال بھی
جاتی ہے کہ بہگوتی پر شاد نے ان افعال کا ارتکاب کیا تھا۔ جو
استغاثہ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے۔
دشواہی کا سوال یہ ہے کہ آیا متور عقل کی وجہ سے وہ اس
قتل کی ماہیت جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ قتل عورتوں کا
پہنچا ہے یا یہ جاننے کے قابل نہ تھا کہ اس کا فعل بھی یا خلاف
قانون ہے وہ حالات جن میں وہ عورتوں کو قتل کیا تھا مشابہت میں
ہیں اور ان کو باسانی بیان کیا جاسکتا ہے۔ ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء
کی رات میں تقریباً ۳ بجے شام کے چھین سنی
گئیں جو ایک مکان میں گرم کے معصہ کی رپ سواری ہیں
حس سے وہ اپنے دو بہائون مابو شیو پر شاد اور ابو جو پر شاد
سے علاحدہ رہتا تھا۔ یہ دونوں بہائی چھین سکر ماہر لکھے اور یہ
دیکھا کہ قیدی عورت مسماہ رانی کو ایک لکڑی سے مار رہا ہے۔

بگوتی رشاد
نام
ملک معظم
(اورہ)

سائنس میں تحقیقات شروع ہوئی تو یہ معلوم ہوا کہ تصور عقل کی وجہ سے وہ اپنی صفاتی باتیں کرنے کے ناقابل تھا۔ دوسری تحقیقات کے دوران میں کرنل کلیمینٹس کا جینی نگرانی میں ۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو قیدی کو طبعی نگرانی میں گواہ کے اندر لایا گیا۔ ۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو قیدی کو طبعی نگرانی میں نہیں کہا گیا تھا۔ طبی عہدہ دار اپنے معائنہ میں طبعی نگرانی میں قیدی کی جنون تھا کہ وہ ساوٹ میں جنون کی علامت نہ ظاہر کر رہا تھا۔ اس کے اور نگرانی میں کئی کچھ نہیں لی جو اس کی کجی پر بھی اور وہ گردوش کے حالات پر اور اٹھا۔ وہ بفرج تھا اور اس کو مقررہ اوقات میں نہ خالطہ ہوتا رہتا تھا۔ وہ بفرج کا یہ کرتا تھا کہ ایک لادنی نہایت میل ایک بجو آتا تھا جو اسکے پاس دو ایک گھنٹہ تک ٹھہرتا اور کھڑا رہتا اور مارتا تھا اس نگرانی کے دوران میں قیدی نیانہ کی ہیکر کو قابل تھا اور وہ اپنی افعال کی بابت ذمہ دار نہ تھا۔ طبی عہدہ دار کی یہ رائے تھی اور قیدی کو ایک دارالجانین میں اس سال کے آغاز تک لایا گیا تھا۔ فوراً ہی میں بیخیاں کیا گیا تھا کہ وہ اپنی صفاتی باتیں کرتا تھا قابل تھا اور اس نے اس کے خلاف تحقیقات کی گئی تھیں۔ سنوٹون اسپرین کی سہرا تھی کہ تصور عقل کی وجہ سے قیدی کی باتیں قابل مایہ جاہ سے قابل نہ تھا۔ کہ اس کا اصل سچا تھا جیسا کہ اسکے بیان کیا گیا ہے۔ تعلیم سترج نے اختلاف کیا تھا جو کچھ کہ قابل جج نے اپنے دیکھ چکے تھے۔ میں کہا ہے وہ یہی کہ قیدی نے تصور عقل اور وہ ہم کی وجہ سے یہ اور کیا تھا کہ انسانی قربانی سے طاقت حاصل ہوتی تھی اور یہ کہ اس دہم کے زیر اثر ہو کر اس نے دونوں صورتوں کو ایک کر دیا تھا۔ وہ تعلیم جج کی یہ رائے تھی کہ قیدی کی نسبت طور تجویز میں آئی چاہے گو ایک وہ واقعات جنکو متعلق اس کو دہم ہوا تھا تحقیقی تھے۔ اگر وہ افغانہ تحقیقی بھی ہوتے تو انسانی قربانی جائز ہونے کی پس مراع کو جب اس وقت چھڑی وارداتوں کا اثر کا کما

تھا یہ معلوم ہوا چاہے تھا کہ اس کا فعل بھی تھا انسانی قربانی کے ذریعہ سے اس کا فعل حاصل ہو سکتی نسبت مراع کے یقین کا یہ خیال نہیں زمانہ کی کتب کا لیکچر پران اور اندر جال کے مضمون پر بھی لائنوں کو غلط پلیدہ رکھتے جنہوں نے اس کا لہ کے متعلق بہت غور و فکر کا کام کیا ہے۔ کتاب کا لیکچر پران و تباہ نہیں ہوئی ہے اس کتاب کے دو بابت میں شریک میں کتاب کا لہ درجہ اس عدالت میں پیش کی گئی۔ لیکن تسلیم کیا گیا ہے کہ اس میں سے کوئی کتاب قیدی سے قبضہ میں نہیں رہی تھی اور وہ بدہ دائرہ پیش کنندہ دونوں کو اس کے پیش کیا تھا کہ اس امکان کی تائید ہو سکے۔ قیدی اپنے ہم میں تھا اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہیں جس سے اس کو نتیجہ اخذ کر لیا گیا تھا کہ قیدی نے کبھی انہیں سے کسی کتاب کو لے لیا تھا۔ اندر جال میں اس کو اس کے حوالہ جات میں اور اس جادوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس پرندے کے پر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ قیدی اس کو پال رہے تھے اور اس پرندے کے بروں کو کھانا تھا۔ لیکن یہ تعلق یہ ثابت کر سکے تھے کہ کافی نہیں ہے کہ قیدی انسانی قربانی کا یقین رکھتا تھا اور یہ کہ اس نے دو صورتوں کو اپنی قربانی کی حیثیت سے ملا کر لیا تھا۔

اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ قیدی کا دماغ پریشان تھا اور یہ کہ اس سے یہ جان ۱۹۲۲ء سے جنون کی علامات ظاہر ہوئی تھیں۔ اس کا طرز عمل معمولاً عجیب تھا وہ جانور کی ہڈیوں کا ہانپتا تھا اور انہی ہاتھوں میں سرخ کپڑے کے ٹکڑے باندھتا تھا۔ اس جنون کی شہادت موجود ہے کہ اس کو یہ دہم تھا کہ ایسا تو میرا اپنے منہ میں کھینچ لیتے۔ وہ نظر نہیں آتا تھا۔ اس کا ایک بار وہم یہ تھا کہ ایک کالا دی اور اس کے بندھن لے ہوئے اس کا تعاقب کرتے تھے تاکہ اس پر کوئی چلا کہیں قتل عہد کے پاس گہنٹہ قبل اس نے

ہائیکوٹ پٹنہ

نگرانی و حیدری

نہایت پرہیزگار و متواضع و ہر حال میں سکون و راحت میں بسر کرتے ہیں۔

جہاں بامبار و حیدری سلطان بنام ملک معظم فریق ثانی
محبوبہ تعزیرات ایکٹ ۱۸۶۱ء کے تحت دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۲ کے تحت
خود اختیاری جائداد و دوبارہ قبضہ حاصل کرنا۔

یہ دفعہ کوئی شخص کسی قطعہ زمین پر قبضہ کرنا یا اسکو

کوئی ایسا حق نہیں دیتا جسکے درجہ سے وہ کسی شخص

کو جو اس زمین پر قبضہ کرنا چاہتا ہو مجبوراً سید کرے

اس کا چارہ کار یہ ہے کہ اسکو یہ حکم دیا جائے کہ

حق حاصل ہو اور اختیاری حالت کسی ایسے مقدمہ میں نہیں دیتے

ضرورتاً یا اسکی رائے سے قبضہ حاصل کیا جائے مگر مارہ

قبضہ حاصل کیا جائے مگر مارہ

نگرانی و حیدری سارا ہی حکم ڈپٹی کمشنر کے تحت دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۲ کے تحت
حیدری سلطان

مستحقان سائلان برسر حیدری۔ سی۔ پال۔

فیصلہ یہ درخواست نگرانی و حیدری سائلان کے پیش کی چکی

نسبت ڈپٹی کمشنر کے تحت دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۲ کے تحت تعزیرات

ہند تحریک ثبوت مرقومہ کی اور ان میں سے ہر ایک سلسلے سے

حرار کیا گیا ہے۔ اور جو یہ ثبوت مرقومہ اور سزاؤں کے تحت مقرر

رہے ہیں وہ ہیں۔ واقعات جو بیان کئے گئے ہیں وہ ہیں

ہیں کہ مسعیت واپس چلائی گئی اس افتادہ اسکی کے زمیندار سے

جو حال پور باران میں واقع تھی حیدری سلطان کے میں بتایا کہ

کی اور مارہ کے میں اس پرہیزگار و متواضع و ہر حال میں سکون و راحت میں

اہارت حاصل کی۔ اور عید ماہ لیجے اور اکتوبر تک اس مقام

پر ہر روز و صبح کی کھڑے سا ۲۰ شخص کی ایک جماعت میں

سائلان بھی سرکات تھے آئی اور اس ارٹھی کی بات کو اور جو

کچھ اس میں تھے اس کو صاف کر دیا۔ عدالت اندر آئی تھی

کی کار بھی تیار تھی عدالت کا واقعی پرامن قبضہ تھا اور یہ کہ

اگر یہ سائلان وغیرہ کو اس ارٹھی پر حق و مرقومہ حاصل تھے۔

لیکن اس پر ان کو واقعی حسانی قبضہ حاصل نہ تھا۔ اور

کسی جائیداد کے سبب قبضہ حاصل کرنے کی عرض سے اس کی

آپس سے طلاق دینا و غیرہ مستحسن لے سھیر کر کہ اس میں

نہیں کہ مستحسن لے جو یہ سائلان کے میں اس کی تیار ہے

قبضہ حاصل کیا تھا۔ اور اس واقعہ کے وقوع کی تاریخ پر اس کا

تھا اگر اہل حق ہو اور اس میں حق بھی ہو اور اس واقعہ کے

کہ اس نے کبھی بھی اس تیار ہو چھوٹے قطعہ زمین پر

قبضہ حاصل کیا تھا۔ اور قیداً تاریخ وقوع واقعہ پر اس

قاصر تھا۔ انہوں نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ واقعہ وقوع میں آیا

اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے مستحسن کا گولا "سہمہ لڑیا گیا۔"

اور یہ کہ چاروں سائلان اس مجمع حلات قانون کے مستحق ہیں

جس کی غرض مشترکہ یہ تھی کہ اس ارٹھی کا حق برستیت

ایسا گولا "بنایا تھا بدیع جبریا مدیا اس کی نالائش سے اس کا

قبضہ حاصل کریں۔ یہ سمجھ گئی ہے کہ واقعات مجوزہ کی تیار

یہ مقدمہ مجمع حلات قانون کی تعریف کے تحت نہیں آتا کیونکہ

ارٹھی حیدری سائلان کی ملک ہونے کی وجہ سے مستحق ایک

مداخلت سے اس کسے تھا جس کو حیدری سائلان سے میل کر

مخالفت تھا۔ میں اس سمجھ کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اولاً

ستن حج کی تیار سے یہ واضح نہیں ہے کہ یہ افتادہ ارٹھی کا

نمبر ۸۲۸ بابتہ ۱۹۲۲ء -

مجاہدین مرقعہ - مسٹر ٹکر -

مجاہدین مرقعہ علیہ - مسٹر سیالو -

فیصلہ مستحیت ازبھی سامان کا تا جہ ہے حکومت کو کو
ما مو تو جو جابان میں اسبھیان رکھتا تھا۔ ملزم بہ مقام کو
اس کا کارندہ تھا اور یوں کو ما کا کارندہ سلیمان تھا۔

تہا بیچ ۸۲۸ پٹنمبر ۱۹۲۲ء مستحیت لے مبلغ ۷۷۷
ملزم کے پاس اس پر اس کے ساتھ بھیجے کہ وہ سلیمان کو
اوائے حائیں۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ رقم ملزم کو وصول
ہوئی لیکن وہ سلیمان کو ادا کر لے سے قاصر اور اس کا
تصرف بجا کر لیا۔ اس کے بعد ایک اور رقم بھیجی گئی اور رقم
لے اس کے ایک حصہ کا تصرف بجا کیا۔

اس لئے مستحیت لے رنگوں میں استغاثہ دائر کیا گیا
تہ کہ رقم ایک بنک کے توسط سے جس کی کہ ملزم لے لے لے لے لے
لی گئی تھی لیکن اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
ا بجا ملزم ۸۲۸ مجموعہ ضابطہ فیوچراری عدالتہ کو ادا کیا
سماعت حاصل نہیں ہے جس کا کہ وہ پہلے ہی قاضی کو کسٹ
کی اجازت حاصل نہ کر لے دیکھ کر ملزم نے اس عدالت کو
تسلیم کیا اور مستحیت کے برابر اس کی کہ وہ ضروری اجازت حاصل
کرے۔ مستحیت لے گئی بیٹیں کی رہ اور اس کی استدعا ہے
کہ بحکم عدالت اس کے نام سے جمع کیا جائے کہ وہ
اس کو ریان ماجر - کہ اس میں ہر گز تھا اور نہ ملزم
ملزم کے ایک فضل کا بیٹہ تھا۔ اس لئے حرم عدالت رنگوں
میں سخت فیصلہ رقم ۸۲۸ قبول دفعہ ۹۷ تحقیقات کی
قابل ہے۔ تمہارے فیصلہ اسلام بنام ام شیول سنگہ (۱۹۲۲)

حرم عدالت کے نام سے ملزم ۸۲۸ میرے شریک یا شرافت اس میں
کی سہت پر رکھا تھا۔ مقدمہ تھا کہ ہندو بنام اور اس
دس گیسٹ لال ہام سا کٹر (۱۹۲۲) بمبارا ملزم (۱۹۲۲) حاجی۔ اے۔ اے۔
اور راجا جانی ملزم و حکمرانی شام آں انڈیا بنک گٹ انڈیا
کسی لپیٹا ڈھکا کا حوالہ دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ ایسے
حالات میں جو مقدمہ میں ہا ہر ہوتے ہیں دفعہ ۹۷ مجموعہ
ضابطہ فیوچراری مستحق ہیں ہوتی۔

اس سوال پر کہ آیا اس لفظ میں مستحق جو ضابطہ
سے واقع ہو ایسا لفظ ہے کہ لیا جاسکتا ہے جو حرم کو پورا کر
لائیو گٹ اور ملزم نے مقدمہ خارج لاگت ہام گٹ
انڈیا (۱۹۲۲) ملزم کو رکھا ہے اور اس میں ملزم نے مقدمہ
اور اس میں (۱۹۲۲) ملزم کو رکھا ہے اور اس میں ملزم نے مقدمہ
ہوئے اور مقدمہ گٹ لال ہام ملزم (۱۹۲۲) کو ملزم (۱۹۲۲)
ہوئے یہ قرار دیا گیا کہ یہ ملزم کے مقدمہ (۱۹۲۲) ملزم
کا لال ہام (۱۹۲۲) ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا ہے۔
انڈیا (۱۹۲۲) ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا ہے۔

یہ مسئلہ ملزم کو ملزم اس لئے ملزم کے مقدمہ
را اس میں (۱۹۲۲) ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا ہے۔
کے مقدمہ کا حوالہ دیا گیا تھا اور اس پر ملزم نے
کیا گیا تھا۔ دفعہ ۹۷ مجموعہ ضابطہ فیوچراری عدالتہ
۸۲۸ ملزم کو ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔
اور جو ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔
دس ملزم کو ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔
۸۲۸ ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔
۸۲۸ ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔
۸۲۸ ملزم کے مقدمہ کو پورا کر لیا گیا تھا۔

اسکے اوپر دھار پر شرط لگانے کو قبول کرے یعنی وہ شرط اس
 ۱۸ روپیہ و دوسری صورت میں فرق تالی نقد اور کرنا اور
 مسائل کوئی اور دھار کی شرط قبول کرنے سے پہلے لکھ جائے
 یا نقد مال ہو اور دوسری صورت میں اسکو وصول ہوئے
 اس لئے یہ بحث لگائی کہ فرق تالی نے مسائل کو دھار دیا اور
 رہتا یا دھار ہی سے مسائل کو ترجیح دی کہ اس سے اوپر
 یا شرط قبول کرے جس کو وہ (مسائل) قبول نہ کرنا اگر اسکو
 اس طرح دھار دیا جائے اور وہ عمل اسکے پہلے کر لیا کہ
 نقصان کا باعث ہو۔

میرزا رائے میں اگرچہ یہ اصل مدعی ہے کہ مسائل کو
 دھار دیا گیا اور اس کی وجہ سے اسے ترجیح دی گئی کہ فرق
 تالی کے اوپر شرط لگانے کو قبول کرے لیکن میں نے
 یہی کہہ سکتا کہ ایسی دھار ہی کی وجہ سے مسائل کو جس
 حل کے کرنے کی ترجیح ہوئی وہ مسائل کے حجم خاطر -
 یک نامی یا جاننا کے نقصان یا دھار کا باعث ہوا یا اسے
 نقصان یا ضرر کے احتمال کا باعث تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں
 نکل سکتا کہ اگر مسائل فرق تالی کے اوپر شرط لگانے سے
 نکال کر ۱۳ اور دھار لکھنا نقد رقم سے شرط لگانے پر مجبور
 رہتا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ فرق تالی کوئی شرط ہی نہ لگاتا۔
 رہت تالی پر حرم و غنا ثابت کرنے کے لئے مسائل کو یہ ثابت
 رہنا چاہیے کہ اس کا مقدمہ سمت دعوہ ۱۷ مجموعہ فقہیہ
 نہ آجے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس میں مسائل قاصر رہا
 نہیں جو سناہ مسائل پیش کی گئی ہیں کہ ایک شخص سامان یا
 دوسرے ایک ایسے جیسے ذریعہ سے حاصل کرنا ہے جسے متعلق
 جانتا ہے کہ اس کا رویہ ۱۰ نہیں کیا جائیگا اور اس طرح

حرم حریم کا محرم قرار پاتا ہے۔ میرزا رائے میں یہ مقبول ہے
 ہر مسئلہ میں فرق تالی ہوئی۔ لہذا میں اس حکم کو مسترد کرتا ہوں
 یہ سب سے پہلے کہ مسئلہ - مقدمہ سے کہ واقعات جو اس درجہ
 نگرانی کا باعث ہوئے ہیں یا حسب ذیل ہیں نہ
 سال سترائے - کہ یہ دھار مسائل کلکتہ پر دھار
 کا ایک احادیث یا حدیث کیسے ہوئے اور پہلے حلقہ میں کام
 کرنا۔ اور تالی کے مسئلہ میں فیض کا طوطی ڈال کر لکھ رہا ہے۔
 سال ۱۸ فرق تالی کو اپنے سے شرط لگانے کی تالیہ اس سے
 اجازت دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرق تالی پہلے لکھ لیا
 دیا گیا۔ فرق تالی نے اپنے مقدمہ حادیث سے مقدمہ ساہیہ اور
 پہلے کے اور اس کے سال ۱۸ اس کو اور اس کے سال ۱۸
 احادیث سے انکار کیا

اسکے بعد تباہی نہ ہو اور دھار دھار فرق تالی نے مسائل کو پہلے
 اس کا ایک ایک کیا دیا۔ جب کہ وصول ہو گیا تھا کہ یہ
 مسائل نے فرق تالی کو تاریخ ۱۶ دھار پہلے ساہیہ اور دھار
 شرط لگانے کی اجازت دی۔ مسائل سے احادیث سے کہ
 دی کہ چاہے مسلح اس سے کہیں کہیں اس طرح رو بہ
 اور کہ دیا جائیگا۔ فرق تالی تاریخ ۱۶ دھار پہلے کہ
 رقم ۱۸ دھار دیا گیا مسائل پہلے تاریخ ۱۸ دھار
 چاہے مسلح اس سے کہیں کہیں کی ادائیگی یا انکار
 کر دیا گیا کیونکہ اس کی ادائیگی کے لئے رقم ۱۷ دھار ہی فرق
 تالی نے مسائل سے یہ ظاہر کیا کہ اس نے اسے حسابات کو
 کر دیا ہے اور تاریخ ۱۶ دھار پہلے دھار یا نہ ہو تو
 ۹ دھار ۱۶ دھار سے کہیں کہیں ایک جدید چاہے
 دھار ۱۶ دھار کو دیا مسائل کو چاہے تاریخ ۱۶ دھار پہلے

یہ کہ یہ
 تمام
 اس صاحب
 ۱۶ کلکتہ

ص ۸

سائل کا مبلغ ستر لاکھ کی حد تک مقروض ہو گیا۔
 چک محولہ بالا بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء ادا کی گئی تھی
 کیا گیا اور وہ نامعلوم کیا گیا اس کے بعد فریق ثانی
 کو اطلاع دی گئی اور اس نے اپنے مقدمات بتاریخ ۱۸
 دسمبر ۱۹۲۲ء کو پورا کرنے کے لئے ایک حدید چک مبلغ ۱۰ لاکھ
 روانہ کیا اور سائل کو یقین دلایا کہ چک متذکرہ کی رقم
 حاصل کرنے میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل
 نے فریق ثانی کے یقین دلانے پر اعتماد کیا اور اس کو بتاریخ
 ۲۷ دسمبر ۱۹۲۲ء مزید دو بار پر شرط لگانے کی
 اجازت دی۔ فریق ثانی سائل کا مزید مبلغ ۱۰ لاکھ کا
 مقروض ہوا اسی آسائیں متذکرہ چک رقمی مبلغ ۱۰ لاکھ
 بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء ادا کی گئی پیش کیا گیا اور وہ
 ادا ہو گیا۔ اس کے بعد سائل نے دونوں رقموں مبلغ
 ۱۰ لاکھ اور مبلغ ۱۰ لاکھ کے مال کی مختلف گوثیں لیں
 لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر بتاریخ یکم مارچ ۱۹۲۳ء
 پریسڈنسی مجسٹریٹ کاٹکتہ کے پاس نوٹ و قعدہ رقم فریق ثانی
 کے نام حکم نامہ جاری کرنے کے لئے سال لے دیا اس وقت
 کی کیونکہ اس نے ان متذکرہ حثوں کے متعلق اس سے دعا
 کی تھی۔ ذیل مجسٹریٹ اس نتیجہ پر پہنچے کہ رہنما و قعدہ
 کوئی دغا ظاہر نہیں کرتی تھی۔ اس وجہ سے سائل کی درخواست
 مسترد دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری خارج کر دی۔
 رہنما تب سائل ۱۰ مارچ ۱۹۲۳ء کو یہ سزا کی گئی تھی
 نہ شریعتاً نہ اس سے یہ ظاہر ہے یہ چک دیا نہ
 کاروبار اور یا جائیداد اور اس طرح قعدہ جات ۱۶ دسمبر
 ۱۹۲۳ء کا تصدیق ہو جائیگا سائل کو یہ ترجیح ہوئی کہ وہ

چیف کورٹ کوٹ لورین

درخواست قیوداری

بمقام قیودار ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ مانتہ نہ ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء

یادداشت جسٹس میکسویل

کناؤنی ایکسٹریکٹ پٹھان ملک معظم

برائے

مجموعہ خاندان قیوداری ایک ۵ بابہ ۱۸۹۵ و ۱۸۹۶

تحتیقات مندرجہ ذیل کے خلاف دو ایسے عزمیں کے جنہیں

ایک لے ارتکاب جرم کیا ہو۔ الزامات کا استعمال یہاں

جب یہاں خلاف دو عزمیں کے ہیں کہ انہیں سے

ایک لے ارتکاب جرم کیا ہے جسے جبکہ یہاں ایسا ہو کہ

ایک یا دوسرے لے جرم کا ارتکاب کیا ہے تو دونوں

تحتیقات ایک۔ اتنے نہیں ہو سکتے۔

عظیم الدین نیام ملک عظم لندن کی سرحد ۱۲

صفحہ ۱۲۳ کی تعلیل لکھی

درخواست پائے قیوداری بنام عظمہ جسٹس تھوڈاوی

۱۹۲۱ء یا استعمال اختیارات تحت دفعہ ۳۰

فیصلہ ۱۹۲۱ء متعارف نامیں تیار کر کے ایک ایک جعلی

مارکاں جو حسب اسکیم پولیس کو گول نے عزم نمبر کیا دوی

دیوہ دفعہ قیوداری نمبر ۱۳۱ میں ملاحظہ کیے قبضہ میں پایا

اوس نے بیان کیا کہ اوس نے نوٹ پون سے حاصل کیا تھا

اور شہر و پیش کے ۱۲۰۰ کے نوٹ کو پون کو قمار کیا گیا۔ اوس نے

بیان کیا کہ وہ نوٹ پوچھنے سے کیا دوی کو دیا تھا اور اس

نے بھی شہر و پیش کے ۱۲۰۰ کے نوٹ کو پوچھنے سے قمار کیا گیا

اور اوس نے اس معاملہ سے کسی قسم کا تعلق نہ کہنے سے

ایک ایک پولیس اسٹیشن کو ایک ایک تحقیقات کے لئے بھیج دیا اور

تحقیقات میں سے کو گول کو جان سدا ہی قرار دیا۔ کیا دوی نے

دفعہ ۱۸۹۵ ج ۱۲۱۱ تحت دفعہ ۱۸۹۶ ج ۱۲۱۱ جرم قرار دیا گیا تھا

یا مختار خاص نے اوس کو ایک لے کر دیا کہ وہ گول کو ان استغاثہ پر

نہیں لکھتا تھا جنہوں نے پون کے خلاف اور پوچھنے کے موافق شہاد

دی تھی۔

تحقیقات ناقص تھیں کیونکہ مجموعہ خاندان قیوداری کی دفعہ ۱۸۹۵

سے ایک جیب میں کچھ استعمال کیا گیا تھا جہاں کہ بیانات دیکھنے

کو خلاف پون کے ان وہ لوگ ہیں سے ایک لے کر کیا جرم کیا ہے

جس کے ایک لے کے خلاف بیانات خلاف پون اور پوچھنے کے

تعلق قیاس کیا ہے یعنی جب بیانات ہو کہ ایک یا دوسرے نے

جرم کا ارتکاب کیا ہے ملاحظہ عظیم الدین نیام ملک معظم ۱۲۳

صفحات کی قیادت شہادت کی بنا پر دفعہ قیوداری کے خلاف

جو فیصلہ دیا اور پون کے خلاف قیادت کیا گیا ہے اس سے

کو ہر شہاد پر پون کے خلاف قیادت کیا گیا ہے۔

تحقیقات کا استعمال کی وجہ سے کئی ناقص تھی اس سے

کہ شہادت اس قیاس خلاف میں ہو رہی ہے کہ کو دوی جاتا تھا

یا اسکو نوٹ کر کے کہ وہ پون کے خلاف قیادت کیا گیا ہے

اوس کو قبول کیا تھا۔ اس نے ایسے حالات میں اوس کا اوسکو

اپنے قبضہ میں رکھنا جو تحت دفعہ ۱۸۹۵ ج ۱۲۱۱ جرم کی حد تک پہنچ

جائے۔ اوس نے حامد کا ایک جرم نہیں ہو گا جس سے جرم پون کے

افعال تحت دفعہ ۱۲۱۱ ج ۱۲۱۱ اس سے تعلق رکھنے سے

اس میں کیا دوی اور پوچھنے کے تعلق تجاویز ثبوت جرم اور

سزا میں تسویر کر دیا گیا اور پون کے خلاف قیادت کیا گیا

علیحدہ طور پر اوس کے خلاف قیادت کیا گیا ہے خاص تھوڈاوی کے

پیش کے ہندو
نیام
را و صاحب
کلمتہ

کے وقت کے بعد لکھا گیا تھا چاکر پھر وہ کہنے سال نے فرق ثانی
کو تاریخ ۲۳ مارچ ۱۸۷۲ء میں لکھا اور پھر شرط لگائی احادیث
جس کے فرق ثانی میں یہ مسئلہ لکھا ہے چاکر میں لکھا گیا اور انہیں
کیا گیا۔ سال کا مقدمہ ہے کہ فرق ثانی نے اس کے ساتھ دعا کی
کہ فرق ثانی جس کے سال نے چاکر جاری کیے تھے یہ خوب جانتا تھا کہ انکی
رقم وہ نہیں کی جیسی کہ سال کو یہ چاکر دینے سے جس کی نسبت وہ
یہ جانتا تھا کہ وہ دانہ کیا جائیگا۔ اس نے سال کو وہ کہہ دیا کہ فرق
دہر کا سال کے نقصان کا باعث ہو اس سال نے بخلاف فرق ثانی
تحت دفعہ اہم محمدی تعریات ہند دعا کا الزام لگا کر استغاثہ
دار کیا ذیل جامع پریسٹریٹس میں شرط لگائی اس بنا پر خارج
کر دیا کہ کوئی جرم و جاری ظاہر نہیں کیا گیا ہے جو امر کہ اس موقع پر
تقصیر طلب ہے وہ یہ ہے کہ اگر واقعات مبینہ سال کو تسلیم کیا جائے
اور یہ قرار دیا جائے کہ فرق ثانی کو یہ خوب معلوم تھا کہ چاکر کی رقم ۱۰
نہ کی جائے گی تو یہ جرم و دعا کا ارتکاب کیا گیا۔ بظاہر اگر واقعات صحیح
ہیں تو فرق ثانی نے یقیناً سال کو وہ کہہ دیا اور ایسا کرنے سے اسکو
ایک البما فعل کر سکی ترمیم دی جس کو سال کسی اور صورت میں
ذکر کرتے اس نے فرق ثانی کو اپنے ساتھ امتداد پر شرط لگائی اجازت
دی۔ سوال جو تصدیق طلب ہے وہ یہ ہے کہ آیا فرق ثانی کو اوہ مارے
شعور لگا سکی احادیث دینا البما فعل ہے جو فرق ثانی کے خاطر
یا سیکنا کی کو نقصان یا ضرر پہنچا سکا باعث ہوا اس کے باعث
ہو سکا احتمال ہے شرط کر دی کہ اس سے سال کو مبلغ
۱۵۰۰ روپے کا نقصان ہو جو رقم کہ فرق ثانی نے سال کو ۲۳ مارچ
۱۸۷۲ء میں کہہ مار دی تھی۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر فرق ثانی کو
اوہ مارے شرط لگائی اجازت نہ دی جاتی تو وہ اتنی ہی قدر رقم
شرط پر لگاتا کہ اس طرح سال کو مبلغ ۱۵۰۰ روپے کا نقصان ہو جاتا

اور چونکہ اس کو یہ رقم نہیں ملی اس لئے اس کا نقصان ہوا لیکن
میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ہم کو ایسا سمجھنے کے لئے یہ قیاس کر سکتے
ہے کہ اگر فرق ثانی کو اوہ مارے شرط لگائی اجازت نہ دی جاتی تو
وہ اتنی ہی قدر رقم شرط پر لگاتا اس میں زیادہ سے زیادہ ایک
امکان ہے اور رہ جائے واقعات مجھے کہنا چاہیے کہ اس میں شک ایک
احتمال ہے۔ یہ نہیں کہہا جاسکتا کہ سال کی سابقہ حالت میں کوئی شرط
واقع ہوئی کیونکہ فرق ثانی نے اس وہ کہہ کے باعث سال کو مبلغ
۱۵۰۰ روپے رقم مار دی اور وہ اتنا کہ اس میں شک ہے۔ اٹنا باعث ہے
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ سال ایک گھوڑے پر شرط لگائے کہ
یقیناً کی وجہ سے کسی دوسرے گھوڑے پر اور زیادہ رقم مقرر کرتا اور
اس طرح نقصان اٹھاتا۔ درخواست میں کہیں ظاہر نہیں کیا گیا کہ
اس معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع یہ ایک ایسا معیار قیاس اتفاق
ہوتا ہے کہ ثبوت ملتا ہے۔ شواہد ہیں۔
یہ سوال خالی از وقت نہیں ہے لیکن بہت احتیاط
سے غور کرنے کے بعد میری رائے ہے کہ یہ نہیں کہہا جاسکتا کہ
فرق ثانی کو اوہ مارے شرط لگائی اجازت دینا ایک ایسا
فعل تھا جس کے لئے نقصان یا ضرر کا باعث ہوا۔
اس لئے ذیل علم پریسٹریٹس میں شرط لگائی کہ اس سے
درست ہے کہ کوئی جرم و جاری ظاہر نہیں کیا گیا ہے اور
میں اس حکم اظہار وجہ کو منسوخ کر دینگا۔
حکم اظہار وجہ منسوخ کیا گیا۔

مقدمہ مختصر یہ ہے کہ (۱) اگرچہ جسٹس نے ایک حکم ابتدائی
تحت نمبر ۱۱، دفعہ ۴۸، تحریر کیا ہے کہ انہوں نے بعد فریقین کی
موجودگی میں ایک حکم صادر کیا تھا جس کے مطابق تمام دواویاں
یہ قرار دیا گیا تھا کہ کارروائیاں کلیتہاً بلا اختیار سماعت بغیر
ذیل میں بھی اسی حالت میں جاری نہایت نام نہاد (۹) اور مقدمہ نمبر
برنامہ مابین (۱۰) تا (۱۳) میں صرف مقدمہ مختصر رقم بنام دہشت
دہ کی تقلید کی تھی۔

لیکن مقدمہ موجودہ میں کارروائیاں کے نقص ابتدائی کو بعد میں رفع
نہیں کیا گیا۔ یہ سمجھتا ہے کہ سماعت کے ایک موقع پر جسٹس نے سالانہ کو
بدایت کی کہ وہ ایک بیان تحریری داخل کریں لیکن یہ حکم فروریات کو
کو کافی طور پر پورا نہیں کرتا تھا۔ دفعہ ۱۱ (۱) اولیہ لازمی تھا
کہ جسٹس کو اس امر کا طعن ہو جائے کہ ایک تنازعہ جس سے نقص من
کا احتمال ہے موجود ہے اور یہ کہ اسکو ایک تحریری حکم صادر کرنا چاہیے
جس میں اسکو طعن ہوئے گی۔ یہ وہ بیان کی جانی جا سکتی ہے کہ
اسکے موجودہ مقدمہ میں اس قسم کا کوئی حکم کارروائیاں کی کسی نوعیت
پر نہیں صادر کیا گیا تھا۔ نمبر ۱۱ (۱) کوئی شخص جو غرض کرتا ہو
اسکو یہ ظاہر کرنے کا حق ہے کہ کوئی تنازعہ جس سے نقص اس کا
احتمال ہو موجود نہیں ہے اور ایسی حالت میں حکم صدرہ تحت
ضمن (۱) منسوخ کر دیا جائیگا اور اسکے متعلق تمام مزید کارروائیاں
موقوف کر دی جائیں گی۔

اس لئے یہ واضح ہے کہ تحت ضمن (۱) کسی حکم کے صادر کرنے پر
کرنا محض ایک قانونی نقص ہے۔ جب جسٹس نے حکم ابتدائی جو
اوس ضمن میں حکومت صدرہ کیا ہو۔ اور کارروائیاں کی کسی
نوعیت مابین یہ بھی ایسا حکم جو لازماً اوس ضمن کی فروریات کو پورا
کرنے صادر کیا ہو تو میری رائے میں وہ کارروائیاں بلا اختیار سماعت

میں اور جو بطور کارروائیاں تحت دفعہ ۴۸ (۳) مجھے غماض میں موجود
تصور نہیں کیا سکتیں۔

اس لئے میں قرار دیتا ہوں کہ دفعہ ۴۸ (۳) موجودہ مقدمہ میں
درواست نگرانی کے قبول کرنے میں عدالت ہذا کی ممانعت نہیں ہے۔
میں درخواست منظور اور جسٹس کی کارروائیوں کو منسوخ
کرتا ہوں اس بنا پر کہ وہ بلا اختیار سماعت کی گئیں اور اس کے
حکم کو منسوخ کرتا ہوں۔ نگرانی منظور کی گئی۔

عدالت جوڈیشل کسٹرس مالپور
مرافعتی دیوان

نمبر مقدمہ ۴۵، باتہ ۱۹۲۱ء منقطعہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۲۳ء
یا جلاس۔ مرٹھ کووال۔ ڈائریل جوڈیشل کسٹرس
رمانہ وغیرہ۔ پنہام۔ پتھام۔ وغیرہ

معدیان۔ مرافعتی۔
وہم شاستر نے عدالت مختصر کے جو بیانیوں پر عمل ہو۔ مرتس ڈی
کی جانب سے ایک پٹائی کے حصہ کی تقسیم کی دانش۔ ماں ایا حقوق
حصہ چھ۔ اوسکی وفات کے بعد اسکے حصہ کی وراثت منتقلی۔
وہ منتظر کہ ہندو بیانیوں میں سے ایک کے حصہ کی تقسیم کی دانش
میں جو بیانیہ مرتس ہو اور جس نے اس حصہ کی بیعت کی گئی
حاصل کی ہو مان تحت ہے اور دو بیانیوں میں سے ہر ایک کے
مادی اپنے حصہ کا دعویٰ کرے۔ ماں کی وفات پر اسکا حصہ علی
مرتس ڈی گراما اور اس پٹائی پر منتقلی ہو گا جس نے اپنا حصہ
ہنس نہیں کیا تھا۔

بلاس بنام وینا ماتھ، ایڈین لارپورٹ، الہ آباد جلد سوم صفحہ
۸۸ و دسی مٹکل پر شاہ سنگھ بنام ہما دیو پورٹا، شاہ سنگھ انظر گنہ
جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۰ کی تقلید کی گئی۔

حکم
بنام
دلیارام
ولاہور

صفحہ

سجانب فریق تانی - مسند حجازی - ترک و ولی ابن کلبہ
فیصلہ - یہ ایک حکم کی نگرانی کی درخواست ہے جو سخت دفعہ
۱۲۵ھ میں خلیفہ بغداد نے صادر کیا گیا ہے۔ یہ مختصر ہے
ایک حکم ابتدائی صادر کیا گیا ہے جو اس دفعہ کی سختی دفعہ
میں محکوم ہے اور یہی ترک اہم بنا ہے جس پر کہ درخواست کی ہے
یہی حکم ہے۔

مخائب سالکانِ مستغرقِ زحمۂ فیضِ انظارِ استنادِ کرم
 بہرِ مقدماتِ عبداللہ خان بنام گنبد ادا تارِ چندینام
 لال (۲) اور دیوان چندینام تیسرہ بند (۳) انون قصد
 میں ہے پہلے مقدمہ میں حکم ابتدائی کی فصل کی قسمیں نہیں
 تھی یا وہ تہر نہیں لکھی گئی جیسا کہ تختی و فہرہ میں لازمی
 دیا گیا ہے اور دوسرے مقدمہ میں کوئی حکم ابتدائی نہیں صادر کیا گیا ہے
 اسکے علاوہ ان دونوں مقدمہ میں جسٹس نے فریقین کے شہوں کی شہادت
 ترک کیا ہے برخلاف اسکے موجودہ مقدمہ میں کوئی ایسا رنگ نہیں کیا گیا ہے
 دیوان چندینام تیسرہ بند (۳) بھی ایسا مقدمہ نہیں جو موجودہ مقدمہ
 منجانبہ اور علیحدہ ڈاکٹر جی سی رنگ نے حنفیہ نظائر کا حوالہ دیا
 مقدمہ سکالہ جام تارِ چندینام (۴) دیہی پرشاد نام سیوت (۵)
 اور علیحدہ دیوانی (۶) محمد رفیع بنام دہشت رائے (۷) اور بخش بنام
 ملک علی (۸) اور بجا حسین بنام نامک چند (۹) لیکن وہ مقدمات بھی
 بالکل مطابق نہیں ہیں پہلے مقدمہ میں جسٹس نے حکم ابتدائی صادر کیا
 لیکن سرفہرہ ہدایت کیا تاکہ کیا خاکہ ملک کی ایک نقل شہرہ کجائے۔ دوسرے
 اور تیسرے مقدمات میں بھی کارروائیوں کے انقاس میں موجودہ مقدمہ سے مختلف

اجلاس پر کیجئے۔ ہر مقدمہ میں شہادت الیہ کے گواہوں کا اہلکار بطور دستخط
گواہوں کے لئے مناسب نمونہ گواہوں کے سرکاری کے۔

ہائیکورٹ لاہور
محکمہ خزانہ

نیمبر شد ۱۲۰۱ بابت ۱۹۲۲ مفصله ۲ مشروطه که
اجلاس رئیس مارشیلو

کرم وغیرہ
سالمان

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۱ ضلع و دفعات ۱۴۵-
۲۲۵ (۳) حکم ابتدائی صادر کرنے سے قاصر رہنے کا ثبوت نگرانی
جی کوئی مجموعہ گیت کسی کارروائی تحت دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ
فوجداری میں ایسا حکم ابتدائی صادر کرنے سے قاصر رہے جو
اوس دفعہ کی تحت دفعہ (۱) میں محکوم ہے۔ اور اوس
کارروائی کا کسی توبہ یا بعد کوئی ایسا حکم صادر نہ کیا جسے
جو لارڈ اوس تحت دفعہ کی ضروریات کو پورا کرے تو وہ کارروائی
بلا اختیار سماعت میں اور ایک مقلوبہ نہیں قیاس کیا جاسکتا
کہ وہ کارروائی اس تحت دفعہ ۱۴۵ میں ہے۔

مندیجہ الاموال ہوں یا نیکو کرے برائے دفعہ ۳۵ (د)

منوع نہیں ہے۔

و درخواست مکتوبی بنیاداً مضموناً و شکل و عیناً به مجلس شورای عالی نظام الامتداد رسیده است
موزع ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ مشتمل بر حکم تحریر شد و در جدول اول ضمیمه
خلع بکار اولا مورد ۲۱ اسیرین ۱۹۲۲
مفتاحی سائلان مسرت شمام لال و عزیز احمد -

حکم
نام
ریاست
والتیون

اعمال کے مستحق ہیں۔ یہ سے انکو قصہ ضابطہ حاصل ہوا
 مدعیان نے یہاں کیا کہ جون ۱۹۱۹ء میں مدعی علیہم نے کثرت متنازعہ
 کی کاشت میں فراغت کی اسے عدالت نے اسے کثرت متنازعہ نے جو
 فی یہ کہ مدعیوں نے ہرگز کاشت کی کہ کسی قسم کی کاشت کی
 پوشش زمین کی اور وہ کاشت کر کے نہ نفع کے لئے کاشت
 مرافعت نے جو کاشت کیا کہ جون ۱۹۱۹ء میں مدعی علیہم نے کثرت متنازعہ
 وہ اس قصہ سے محروم کیے گئے۔ یہ بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت
 کیا گیا ہے کہ سیتا را اراؤد۔ مدعیوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ
 سے محروم رکھا گیا تھا اسلئے عدالت نے کثرت متنازعہ سے محروم رکھا ہے
 خارج کیا گیا۔ عدالت نے کثرت متنازعہ کی ڈگری میں جسکو عدالت
 ماتحت مرافعت نے بحال کی ہے وہ اس اضافہ کے ساتھ جسکا
 ذکر کیا گیا ہے تبدیل کجائی ہے اور بلحاظ دیگر امور بحال
 رکھی جاتی ہے۔ مرافعت اس عدالت کے مرافعت علیہم کو
 نصف خرچہ ادا کرینگے۔ عدالت ہائے ماتحت کا خرچہ ان
 عدالتوں کے حکم کے بموجب عائد ہوگا۔

ہائیکورٹ رنگون

مرافعت ثانی دیوانی
 نمبر مقدمہ ۱۳۰ یا تہ ۱۹۲۲ء منقصلہ ۱۳۰ نمبر درجہ ۱۹۲۲ء
 باطل اس۔ مدعیان نے اس میں کثرت متنازعہ سے محروم رکھا ہے
 مسٹر جیسٹس کے اونگ
 کوٹھی ایس۔ ایم۔ ای۔ آئیٹھی نیام کوٹیک کارغیرہ
 مرافعت علیہم
 قانون رجسٹری و تادیبات ایکٹ ۱۹۱۶ء یا تہ ۱۹۱۶ء وکالت
 ۸۵ (۲) ۵۸۔ دستاویز کی غلط رجسٹری ضابطہ کی غلطی۔

نفس آری قابل تصحیح ہے۔
 جب کوئی شخص متاویز نہیں کر سکا اور انکا حوالہ کوئی اثبات
 نہ تھا تو فیہاں اس کو ہرگز رجسٹری کی اسے رجسٹر کر کے اسے
 تحت قانون رجسٹری وکالت کیا ہوا جو اس کو نافذ تھا
 اس سے کہ جس کی کوئی تباہی ہوئی ہو۔ قانون رجسٹری
 نے غلط ہوگا کہ اس کو ہرگز رجسٹری کے کارروائی کی
 کسی غلطی یا نقص کی وجہ سے پیش ہوئے کہ اس کو کوئی تباہی ہو
 لفظ رجسٹری کی گئی۔
 جب اس قسم کی درخواستیں جیسے بنیادی کثرت متنازعہ
 انخاص نے کی ہو سب اسلئے غلطی سے باوجود منجملہ دیگر
 تکمیل کنندگان کے ایک تکمیل کنندہ کی تکمیل سے انکار
 کی وجہ اس دستاویز کو رجسٹری کے لئے سب دفعہ ۸ (۲)
 قانون رجسٹری قبول کرے تو سب رجسٹری کی ایسی غلطی
 کی غلطی تصور کی جائے گی جسکی تصحیح سب دفعہ ۸ قانون
 رجسٹری ہو سکتی ہے بشرطیکہ رجسٹری کی جانب سے کوئی
 فریب عمل میں نہ آیا ہو اور معلوم ہو کہ بیفامہ کی تکمیل
 فی الحقیقت کل تکمیل کنندگان نے کی ہے۔
 مرافعت ثانی دیوانی بنیادی ڈگری ڈیوٹی کو رجسٹری وکالت
 ۸۵ (۲) ۵۸۔ دستاویز کی غلط رجسٹری ضابطہ کی غلطی۔
 منجانب مرافعت۔ مسٹر۔ (۱)۔ ایم کاوس جی۔
 منجانب مرافعت علیہم۔ مسٹر تینگ
 چیف جسٹس ریشمن۔ ۵۔ ماونگ پوہان اور اسکی رجسٹری
 ماونگ پوہان جو اس میں متنازعہ کے مالک تھے مرافعت کوٹھی جی کے حق
 میں اسکی منتقلی کی تکمیل کر دی اور اس پر تاریخ یکم فروری ۱۹۱۹ء
 درج کی۔ انہوں نے اس میں رجسٹری کے انتقال کی تکمیل مرافعت علیہم

کوٹھی ایس۔ ایم۔
 آئیٹھی نیام
 کوٹیک کارغیرہ
 (۱)۔ ایم کاوس جی

طلب کیا تھا وہیں نے بدواریں کہا کہ یہ اس دستاویز کی تکمیل کی ہے
لیکن میں اس کی دشمنی نہیں بنانا کہ جو بے پرواہی سے نہایت نہیں ہو گیا
یہ سب مجھے صاف معلوم ہے کہ وہ لوگ نے بیع نامہ کی تکمیل یہ
جان کر کی کہ وہ بیع نامہ تھا اور بعد اس کے ان کے اس سے بچنے کی کوشش
کی اسکی یہ وجہ ظاہر کی جاتی ہے کہ نیک خانے لہا تھا کہ وہ بیع نامہ
اکیں وہ انکو بہت قسم کے کیا اور یہ کہ انہیں اس امر کا خوف
ہو رہا ہو کہ وہ اس کے کیا کرے یہ فریب والا یہ معلوم ہوتا ہے کہ
اس کے بچنے میں اس کے وہ لوگ نے جائزہ لیا کہ وہ دیکھ کر وہ دیکھ کر
تکمیل سے اقبال کیا لیکن اس خوف سے انہوں نے کہہ کر وہ اس سے
کی ذرا نیکیاں لیا چاہتے ہیں حال عمومی قسمت سے ان واقعات
کی کوئی شہادت نہیں ہے جو عام طور پر اس مقدمہ میں قیاس کے
جاتے ہیں۔

اب پوچھاں تسلیم کرنا ہے کہ اس نسب دشمنی کے روپر تکمیل سے
اقبال کیا تھا اور نیز اگر یہ فرض کیا جائے یا حقیقت ایسا ہو بھی
کہ وہ دوائے پستی تکمیل سے انکار کیا تھا تو جائزہ سب وجوہات کو
جائزہ دینا کہ یہاں کی حد تک اس دستاویز کو دشمنی کے لئے قبول
کرنا کہ وہ دشمنی کرنے سے اس حد تک انکار کر دینا جہاں تک یہ
سے تعلق تھا بل کارروائی پہلی دستاویز کے بعد سے غلط تھی اور عام
کے شرائط کے موجب نہ تھی باوجود وہی کہ جس کے حکم کے انہوں نے
اس حکم کے شرائط کی پوری طور سے تعمیل نہیں کی اور تکمیل کے تعلق
شہادت لینا شروع کی جس کا حسب قانون انکو کوئی حق نہ تھا اور
بالآخر انہوں نے اس دستاویز کی دشمنی کر دی یا تحت دفعہ ۸
اس دستاویز کو دشمنی کے لئے قبول کیا جس کا تعلق اس مقدمہ سے
ہے جس میں ایک شخص تکمیل سے اقبال کرتا ہے لیکن اپنی شرط ثبت کرنے
سے انکار کرے۔

حکام سامان امروہ کی کوشش اور مزید اس حالت پر یہ کہ کوئی ایسا ایسی
مستند و مہتمم لالہ اس کے سامان لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ
اس معاملہ سے بہت سی غمی اگرچہ وہ ایک بدو اس مقدمہ میں پہلا کوئی ایک کا
نہیں ان کو اتفاق اس مقدمہ میں دشمنی کے ایک بدو اس مقدمہ میں پہلا کوئی ایک کا
بائے اور ان کے دشمنی کے لئے وہ بدو موجود نہ تھے لیکن اس سے
اس امر کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس امر کو توڑ کر بائیں لالہ لالہ
کی ہے اس دستاویز کو دشمنی کے لئے قبول کرنا عام علیہ تمام تجویز
کہ تھے اس میں کوئی چیز نہیں کہ چندہ دشمنی کا سند ہے اس دستاویز
کی دشمنی بائیں کی عدم حاضری میں کہنے سے دفعہ ۸ کی غلطی
ورزی کی تھی۔ لیکن حکام ملہ المقام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ
وہ فیصلہ کریں کہ آیا دشمنی کا عدم تعلق یا کیا وہ ایک ایسی غلطی
تھی کہ اس دستاویز سے شخص جسب متبع ہو سکتا تھا۔ بہر حال
یہ رائے ظاہر کی جا سکتی ہے کہ دفعہ ۸ میں ایسے کوئی الفاظ نہیں
ہیں جن سے ظاہر ہو کہ کسی دستاویز کی دشمنی اس وقت کا اعتبار
جو جائے گی جبکہ اسکی دشمنی تکمیل کنندگان کی حاضری میں نہ
ہو۔ یہ امر سب متفقہ ہے کہ آیا اس دفعہ کے الفاظ پر دشمنی کے لئے
ہدایتی ہیں جس سے فریقین دستاویز کی منفعت مقصود ہے اور
آیا اس کا فریقین کی عدم موجودگی میں دشمنی کرنا محض
شہادت کی بنیاد پر سبائے فریقین دستاویز کے اقبال تکمیل کے حسب
مفہوم دفعہ ۸ ایک نقص سے زیادہ اثر کرتا تھا۔ مگر یہ
یہ مان نہیں ہے کہ الفاظ دفعہ ۸ بجز اس کے کہ اسکی دشمنی کے
انعام قانون ہدائی گئی ہو اس کارروائی کے لئے دشمنی کے
لئے قبول کئے جائے جس میں قبل اس کے کسی معاملہ کا ذکر
نہ کیا گیا ہو علی الخصوص اشخاص حسب تعلق دستاویز کے
لئے محدود نہیں ہیں اور نہ احکام دفعات ۱۹-۲۰ یا ۲۷

محکم دلائل سے مزین
مقبول متن پر مشتمل
فارسی و عربی کے
معارف کا مجموعہ

۱۹۲۹ء کو کی مزارع کے متعلق جو اتفاق کیا
جاتا اس کی حسب ضابطہ رجسٹری ۱۹۱۹ء کے تحت کی گئی تھی
جو دراصل ان کے یہ قرار دیا کہ فی الحقیقت اس دہانہ کی کھیتی باڑی
فرہادی کی ہوئی تھی اگر قبیل کی تاریخ اس وجہ سے کہ کھیتی باڑی
اس اتفاق سے مقدم ہے جو مزارعہ علیہم کے تین میں کیا گیا تھا
اور ان کے فیہ قرار دیا کہ اتفاق جو مزارعہ علیہم کے حق میں
کیا گیا ہے اس کی تکمیل فی الحقیقت دونوں دہانوں اور ماڈوں
پر ہی تھی اور یہ ان کی جو مزارعت اس کی تکمیل سے اقبال کی ہے۔
اس پر وہ امور یہ کہ نہ لو غور کیا جاسکتا ہے اور نہ مزارعت ان کی
جانب سے بحث کی گئی۔ لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ مزارعہ علیہم کی
تساوی کی مزارعہ ناقص ہے اور خلاف قانون ہوئی ہے اس لیے
وہ ناقابل احوال شہادت ہے اور یہ کہ اس کا کوئی ایسا اثر نہیں
کہ وہ اس طرح ثابت ہو سکتی ہے کہ اس سے اس اراضی میں کوئی
حق مزارعہ علیہم کو قائم ہو جائے۔

یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی مزارعہ فریب یا اقدام فریب کے
مستند ہوئی ہو اور اس میں نام کا مبادیہ جو تین کے بعد اصل
اراضی کی فکر ہے باوجود اس فیصلہ کے حاصل کر رہا ہے
کہ مزارعہ علیہم نے اس اراضی میں کوئی حق حاصل نہیں کیا ہے
اصل سوال یہ ہے کہ وہ اس فیصلہ کے خلاف مزارعہ علیہم کی شہادت
کی رجسٹری خلاف قانون اور غیر اختیار سے کی گئی تھی یہ دہانہ
رجسٹری کے ۲۶ نمبر پر رجسٹرڈ ہے اس کے بیان حسب ضابطہ
رجسٹری کی گئی تھی۔ اور وہ خواست میں تحریر کیا گیا تھا کہ پوہان
اور ماڈوں اور رجسٹری میں حاضر ہونے سے انکار کر رہے ہیں
اور اس سے کھیتی باڑی کی غیر حق رجسٹری ان کے نام طلب نامہ
جاری کیا جائے۔ اس کے بموجب طلب نامہ جات جاری ہوئے

اور وہ دونوں حاضر ہوئے رجسٹری کی کارروائیات سے پیش
نہایت متاثر کیا ان سے واپس لے لی گئی۔ اقبال یا انکار
کے متعلق کچھ پوچھا گیا تھا یا نہیں۔ وہ دہانہ چھبیسہ صرف
یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ انہوں نے رجسٹری کی کارروائی میں اعتراض کیا
اور اس وجہ سے رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس بنا پر
مزارعہ علیہم نے تفصیل کے لئے درخواست کی اور درجہ تحت دفعہ
۵۸ دہانہ کے پاس رجسٹر کیا ان کے مزارعہ سے صرف یہ ثابت
ہو سکتا ہے کہ پوہان اور ماڈوں کے اور رجسٹری کرنے پر غور کیا رجسٹر اور
قرار دیا کہ دفعہ ۵۸ دہانہ کے متعلق ہے۔ کاغذات جاسٹس سب
رجسٹر اور پوہان کے پاس تھے دفعہ تصفیہ کی غرض سے بھیج
دئے جاتے ہیں۔ بہر حال حکم میں یہ بھی مندرج تھا کہ فریقین طلب
کے جائیں اور پوچھا جائے کہ آیا تکمیل سے اقبال ہے اگر وہ آیا
کرس تو چاہئے کہ بموجب دفعہ ۵۸ دہانہ کے اقبال ہے اگر وہ تکمیل سے
انکار کریں تو رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا جائے۔

جاسٹس سب رجسٹر کر کے دیوکار والی پیش پیش کر رہے
حکم صادر کیا دستاویزات اور شل ڈپٹی کمشنر نے اس سے
وصول ہوئی۔ برصیحا کو حکم دیا جاتا ہے کہ مارج ۱۹۲۹ء کو
دو کو اہدیش کریں۔ مزارعہ علیہم نے مارج کو دو کو اہدیش کے سبب
انہما رجسٹرڈ فلم بن کر کیا گیا اور جائیداد سب رجسٹرڈ ہے
حکم دیا کہ دستاویز کی رجسٹری بموجب دفعہ ۵۸ قانون رجسٹری
پوہان نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ میں نے تنہا ایک کاغذ
رجسٹر کی تکمیل کی ہے یہی وجہ اس وقت موجودہ تھی۔ اس نے
ہرگز اس دستاویز کی تکمیل نہیں کی ہے لیکن اس نے میرے ساتھ شہادت
اس میں (دستاویز) کی تکمیل ایک کاغذ کے حق میں کی ہے۔
اور یہ کہ سب رجسٹرڈ ہے مجھے یہی وجہ کو اپنے دفتر میں

محکم دلائل سے مزین
مقبول متن پر مشتمل
فارسی و عربی کے
معارف کا مجموعہ

اور ایک جگہ اپنے موافق ہو گیا اور مالک خربہ بڑا بڑا سے لایا

رم تہا بل اشخاص میں اور ان کی فرست اس میں سے
وہ قالی مشورہ حال کہ بزرگ انہوں نے فرست کر کے
سے عمل پر انہوں کی جیسا کہ پرہیز کیا اور
اور ان کے غلطی کی تصحیح کر کے ان کے
اور اس کے ساتھ یہ چیز فرودیا تاکہ اس کے ساتھ
ایک شخص تھی اس کے اس طرح قانون ہوا کی
میں تھی اس کے اس طرح قانون ہوا کی
ان کے غلطی کی وجہ سے تاوان اور ان کے
فریبہ طرز عمل کا سیاب ہو جائے تو یہ نہیں ہو سکتا ہوگا
اس کے سیرے اس میں یہ طرفہ کا سیاب رہتا ہے
عدالت تحت کی ڈگری بحال کر کے جانی چاہیے اور طرفہ عدل
خروج کے خارج کیا جانا چاہیے۔

جسٹس ایوان میں اتفاق کرتا ہوں

مرافقہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کسٹر اووہ

مشفق مرافقہ دیوانی ۱۹۲۳ء

نمبر مقدمہ ۵۵ بابتہ ۱۹۲۳ء مشفقہ ۳۰ اپریل

باجلین مشر دلال جوڈیشل کسٹر

اندر سنگہ مدعی علیہ شیاہم گروپال سنگہ مدعی

مرافقہ علیہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۵ بابتہ ۱۹۲۳ء آرڈر ۹ رول

۱۴۷ آرڈر ۳۱ رول ۱ آرڈر ۳۲ رول ۱ (ج) ۲۱

ڈگری کیلکٹر کی تینج۔ حکم جس کی رو سے ڈگری کی کسٹر رقم

کیلئے نام نہ لیا گیا ہے آیا منصفانہ ہے۔ نہ اس سے

تینج ڈگری کیلکٹر کے انوار کے خلاف مدعی نے حکم

۱۲ سہ ماہی رہنا۔ مدفعہ اور اس کا چہ از

جسٹس میں اس سے اس بات کی تینج کیلکٹر ڈگری

ہو کہ اس کے تلواریں اس کے تلواریں کی

نہیں ڈگری مدعی نے حکم سے کی طرف اس کی

ہے اس کے ساتھ اس کے اس کے اس کے

اس طرف میں ہے کہ اس کے اس کے اس کے

رو سے اس کے اس کے اس کے اس کے

ہو کہ حکم مشروط کی میں یہ سکر۔ اس کے اس کے

تینج نہیں کی گئی تھی میرا میرا میرا میرا

انوار سے اس کے حکم مشروط کی میں یہ سکر۔ اس کے اس کے

اس کا تصور اس کے اس کے اس کے اس کے

انوار سے اس کے اس کے اس کے اس کے

مرافقہ بنام انہوں ڈگری کی کسٹر اس کے مدعی (۱۹۲۳ء)

مناہب مرافقہ مشر دلال مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

۱۹۲۳ء مدعی علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

۱۹۲۳ء مدعی علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

۱۹۲۳ء مدعی علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

۱۹۲۳ء مدعی علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

۱۹۲۳ء مدعی علیہ مرافقہ علیہ مرافقہ علیہ

اندر سنگہ

بنام

گروپال سنگہ

(۱۹۲۳ء)

جی فرم
بنام
دیک کا
زنگون

یہ فرق ہے۔ اس نام وہ اس دستاویز کی رجسٹری
کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

یہ نظام ہو گا کہ یہ مقدمہ نہ ہو اس لئے اس میں خا
کہ غلطی جو وقوع پزیر آئی وہ اس لئے ہو گا کہ اس سے وقوع
میں آئی تھی یہ رجسٹری کی اسد کا کہہ رہا ہے۔ تاکہ یہ اثر
سے بھی متعلق تھا جس سے رجسٹرار کو رجسٹری کرنے کا حق پیدا
ہوا تھا۔

اس مقدمہ کی تعلیم یہ ہے کہ رجسٹری پر شاہ بنام بھی تھا
(۶) میں کی گئی تھی جو بالکل مماثل مقدمہ تھا مقدمہ ضوئے
بنام صاحبین (۷) میں نے بٹوارے ایک دستاویز کی
رجسٹری اس شخص کے خلاف کر دی جو تکمیل دستاویز سے انکار کرتا
تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس کا عمل خلاف قانون خارج
از اختیار تھا اور یہ کہ وہ دستاویز اس شخص کے مقابلہ میں
جسے تکمیل سے انکار کیا ہو شہادت میں قبول نہیں کی جاسکتی
مقدمہ محمد عوض (۲) کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا
ہے کہ الفاظ "رجسٹری کنندہ" ہمارے دستاویز کی رجسٹری کرنے سے
اس شخص کے حق میں انکار کر گیا جو اس سے انکار کرے۔ "تھا
جامعہ مقام سے بصر کے بعد اضافہ کئے گئے ہیں مقدمہ بوجب لوانم
قانون موضوعہ درخواست کی پیشی کا تھا لیکن یہ قرار دیا گیا
تھا کہ رجسٹری کنندہ ہمارے دفتر کے اس کے احکام امتناعی سے
تعلقت کی تھی اور اس وجہ سے انہوں نے قرار دیا کہ دستاویز
کی باضابطہ رجسٹری نہیں کی گئی تھی۔

بجز اس ایک استثناء کے دیگر تمام نظائر رجسٹری کی
گئی ہیں ان میں درخواست ایسے شخص کی جانب سے پیش کی گئی

ہے کہ اس کے پیش کرنا کا حق نہیں رکھتا تھا جس کی وجہ سے
رجسٹری کنندہ افسر نے وہ اختیار استعمال کیا جو اسے حاصل نہ تھا
آخر میں اس مقدمہ پر ماؤگ میں بنام ماؤگ (۱۸۹۱)
میں ابتدا پر یو کی کونسل کے پہلے دو مقدمہ اذہ پر غور کیا گیا تھا
اور ان کی تعلیم کی گئی تھی۔ وہ مقدمہ برہو ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء
بہت مماثل ہے سب رجسٹرار نے ایک دوسرا دوسری رجسٹری کے نام
اس وقت قبول کر لی تھی جسکے منجملہ ایک ایک کنندگان کے ایک سے
نہ تو اقبال کیا تھا نہ حاضر و تھا۔ بلکہ اس شہادت کی بنا پر
جو اس کی جانب سے طلب کی گئی تھی۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ
بضابطگی یا نقص ضابطہ کا تھا جس کی وجہ سے رجسٹری
کالعدم نہیں ہوتی۔

اس کے نظائر بالا کے لحاظ سے میری رائے ہے کہ جب
ایک دستاویز شخص محار کی جانب سے پیش کی جائے اور جس کی
وجہ سے رجسٹری کنندہ ہمارے اختیار کا استعمال کرے اور
بوجب قانون کے وہ تمام امور کرے جن کا کرنا ضروری ہو اور
اوس سے کوئی ہود وقوع میں نہ آیا ہو تو یہ منشا قانون اور
وضعان قانون کی نیت کے خلاف ہو گا کہ رجسٹری کنندہ ہمارے
کی کسی غلطی یا نقص ضابطہ کی وجہ سے پیش کئے جانے کے بعد
کوئی سرا دی جائے۔

مرافعہ علیم نے موجودہ مقدمہ میں سب رجسٹرار سے استدعا
کی تھی کہ تکمیل کنندگان طلب کئے جائیں۔ چنانچہ اس نے
طلب کیا اور ان میں سے ایک نے تکمیل سے انبال بھی کیا
لیکن رجسٹرار نے رجسٹری کرنے سے انکار کر دیا۔ مرافعہ علیم کو
ایک چارہ کار باقی تھا اور انہوں نے اس چارہ کار پر عمل کیا

[illegible]

یہاں کا اس وقت بھی پابند ہوتا ہے۔ جبکہ وہ کوئی کافی وارڈ کی
نکرائی سے ملے۔ جو با اور سی فون کی فون کے اس وقت سے اگلا
نورمانہ اضی پر پور کیا گیا ہے۔ مگر اس کے لاکھ اور ڈر کر اچھے
رہتے ہیں کہ سیاق و جوار سے ملے۔ اور ماہ کے با بائع کی زمرہ دار
اس کی یاد کے لئے ہے۔ ان کی گند و رہنے پر اس کا موافقہ
لیا جاسے۔ میں اس وقت سے فون نہیں ہوں۔ میرے نزدیک نامائع
پر ذاتی ذمہ داری عاید کرنے کے لئے عبارت کافی طور پر سمجھ
فون کے لئے وہ الفاظ جو اس کے پورے ہوتے ہیں یہاں نقل کیے
جاتے ہیں۔ ایسے عبارت با بائع پر واجب آیل ہو گئے۔
نامائع کے کوئی آف وارڈ کی نکرائی سے نقل جانے کے بعد بھی۔
اس سے پہلے کہتا ہے کہ اگر بنیامہ میں پورے پورے کے متعلق
کے بیع درست ہونے کا معاہدہ تھا تو ہر قرار دیا جاتا ہے کہ وہ کر
جو عدالت اسے تحت سے مراجع کے خلاف صادر کی ہے اس پر
اب صرف یہ سوال اٹھتا ہے کہ اس بیع نامائع میں الیکارٹی
معاہدہ ہو یا نہیں رہے۔ مراد ہے انتقال یہ کسی خاص
بجایا وغیرہ منقولہ میں جو بغرض اطمینان اس رہے کہ اگر کیا
ہو جو بطور قرضہ کے دیا گیا ہو (ملاحظہ ہو ذیل قانون انتقال
جایا د ایکٹ باب ۱۷) اس کے رہنے سے دراصل وہ معاملہ
مراد ہے جس میں قرضہ دیا جاتا ہے اور جایا د کا انتقال صرف
ضمنی ہوتا ہے جس کی عرض میں ہوئی ہے کہ قرضہ کی دلیلی کا
اطمینان کیا جاسکے۔ اس کے جب اس بنیامہ سے حقوق ہوتی
کا وہ حصہ منتقل کیا گیا جس کا اور ذکر کیا جا چکا ہے تو اس سے
در اصل نہ قرضہ کی باز پائنت کا حق منتقل ہوا اور ایک عام
بات ہے جو تاریخ منتقلی پر دونوں بائع اور مشتری میں کیا
خاص مقدمہ میں ایک ہی شخص یعنی دینی کسٹرمارہ کی ترمیم

کر رہا تھا یہ جانتے تھے کہ زمرہ میں کیا دریافت کے متعلق ہرگز کے
حق میں کوئی نقص نہیں ہے۔ مگر کے لاکھ اور ڈر کر کے پورے کی کہ
اس کے موکل کے پیشتر حقیقت کو پایا د مر پورہ کی منتقلی سے جو یہاں
ہو اتھا وہ جایا د مر پورہ سے جہاں ہر کہ متعلق سے وہاں زمرہ میں
کر کیا تھا اور اس کو کہ مدعی اس شخص سے ان اشخاص کی دگری کی
بنا پر جو دم کر دیا گیا ہے۔ ان کا حق انہیں کے حوالے کی نہ نسبت اصل
تھا اور وہ ہر جہ مندرجہ کے دلا بانی کا حق ہے۔ میں اس وقت سے
اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ اگر زمرہ میں متعلق کے دو مشتری ہوں روز
اد کر دیا جاتا تو اسے حاد کے بقضہ کے بیع کا موقع دیا جاتا
اور وہ بائع کے مقابلہ میں ہر کا مطالعہ بھی نہیں کر سکتا تھا ایسے
اصل شے جو مدعی کے پیشتر حقیقت کو نقل اور اسے حاصل ہوئی
تھی وہ زمرہ میں کا حق تھا۔ میں پیشتر نے دیکھا ہوں کہ مشتری
اور بائع دونوں جانتے تھے کہ بائع کو الیبا حق حاصل تھا اور اس
لئے اس حق کا انتقال ان الفاظ کے ساتھ ہوا۔ تمام
ملکیت حق حقیقت اور مرفوق بائع کے اس میں (یعنی انہی
منتقل شدہ میں) اور الفاظ ذیل میں جس کے جو بار اور بیع
ہونے کے متعلق کافی طور پر معاہدہ کیا جاتا ہے جو یہاں
مذکورہ شیخ نوشاد علی جان مشتری (ان کے ورثا اور نقل الیہم
کے شخص کے لئے ہمیشہ اس بر فابلق و تصرف اس اور ان کے ورثا
تھا نا بائع مذکور بائع یعنی پال سنگھ (بائع) ان کے ورثا اور
منتقل الیہم کی جانب سے مشتری مذکور کے ساتھ ہر معاہدہ کیا
ہو کہ باوجود اس کے کہ بائع کے پیشتر حقیقت کی جان سے
کسی فعل ترک یا عہد آ اجازت کے اس کو اور بھی مذکور کے
عطا کرنے کا اختیار ہے اور وہی اختیار ہمیشہ رہے گا
اور شیخ نوشاد علی جان مذکور کے شخص کے لئے رہے گا۔

یہی ماہگ
نام
اچھا رہا
(۱۰۱)
سوال
تھا

پرتھی سنگ
بنام
مدیون خان
(وردہ)

اور ایک بابو پرتھی بال سنگھ مذکورہ اس کے ورثہ اور متعلق ایہم کی
جاس سے تمام بار سے آزاد اور بکروش اور تمام حقیتوں کو اپنے
جات دعویٰ اور مطالبات کے مقابلہ میں ہاتھ سے پرتی
اس لیے پرتھی دعویٰ کے خلاف جو حق بازیافت زبردستی
تینے کے لئے کیا جائے اس معاہدہ ابرا میں شرائط درج تھیں
جو کہ الفاظ مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے میں اس سے جس
بیان کر چکا ہوں کہ ابرا دعویٰ صرف پیش ہی نہیں کیا گیا تھا
بلکہ وہ کامیاب بھی رہا اور مدعی مرافع کا جائیداد مزبور کا
قبضہ ملاوادی زبردستی نکل گیا۔

مرافعہ ناکامیاب رہتا اور مدعہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔
مرافعہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کمشنر ناگپور

مرافعہ ثانی دیوانی
نمبر مقدمہ ۲۴۲۲ بابۃ ۱۹۲ منفصلہ ۲۳ راج
باجلاس ایسٹریلیکس انڈینل جوڈیشل کمشنر
ناراین۔ مدعی مرافعہ تمام کارام مدعی علیہ
مرافعہ علیہ۔

قانون رسوم عدالت ایکٹ ۷ بابۃ ۲۲۲۲ آئینہ ۵ فقرہ ۵
۱۱ راج ج)۔ آسامی کا بعد نوٹس بید علی مدت سے زیادہ
قابل رہندا۔ قبضہ کی مالش رسوم عدالت۔ آسامی جو
مدت سے زیادہ قابل ہوتا ہے۔

اس شخص کے خلاف قبضہ کی مالش جو بعد ختم میا دی
قابل ہوں اور حقیقہ قانوناً بید علی کا نوٹس دید یا گیا
ایہ شخص کے معاہدہ میں جائیداد غیر منقولہ کی بازیافت

کیلئے نہیں ہوتی جو جائیداد میں جو بعد میا دی قابل ہوں
بلکہ وہ ملاقات ہی کی گئی کہ قبضہ کے مقابلہ بازیافت کی مالش
جو تھی اور اس کے ذریعہ قبضہ ۱۱ راج ج) قانون
رسوم عدالت کے تحت نہیں بلکہ اسی دفعہ کی فہم کے
تحت آتی ہے۔

آسامی جو ابرا ہی پر قبضہ رکھنے کے قانونی حق کے ختم ہونے
کے بعد مزید نہ تملک قابل رہے ایسا شخص ہوتا ہے جو
موجود حق ہونے کے لئے اس شخص کی ضمانت ملے کہ جو بعد
قبضہ کا حق مبرا ہی پر قبضہ جاری رکھتا ہے

مرافعہ ثانی بندر امنی ڈگری انڈینل ڈسٹرکٹ ج ناگپور صدر
ابرا راج ۱۹۲۲ بمقام دیوانی نمبر ۱۵۱۱ بابۃ ۱۹۲
منجانب مرافعہ منسرتا رام بہاگوشت و اس سے مدعی
منجانب مرافعہ علیہ۔ مسٹر ایم۔ آر۔ بو بڈ سے۔

فیصلہ۔ مدعی ایک کہیت مالیتی مبلغ صم ۱۰۰۰ کا مالک
مقبوضہ ہے جس کی سالانہ مالگزاری مبلغ ۱۰۰۰ ہے اس
مدعی علیہ کے مقابلہ میں اس کہیت کے قبضہ کا دعویٰ اس بیان
سے رجوع کیا ہے کہ مدعی علیہ نے اس سے ایک سال ۱۹۲۲ء کے
کے لئے اس کہیت کا پٹہ مبلغ مائیسے بریا تھا اور بعد ختم سال
اراضی پر بل جوت کو اس پر طریق ناجائز قابض ہو گیا۔ عرضی
دعویٰ میں فریدیہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی نے مدعی علیہ کو ایک
تحریر نوٹس نومبر ۱۹۲۲ء میں دیدیا تھا کہ اس کو سال ۱۹۲۲ء
کے ختم ہونے پر قبضہ چھوڑ دینا ہو گا۔ جو ابرا ہی میہ کی گئی
کہ مدعی نے مدعی علیہ کو اس کہیت کا جدید پٹہ ۱۳۳۱ء کے
کے پٹہ ۱۹۲۲ء میں موضع مبلغ مائیسے دیدیا اور اسی وقت
بکھر پٹہ وصول کر لیا ہے۔

<p>۱۱۔ بیمار</p> <p>نام</p> <p>مرید ہر</p> <p>(ادوہ)</p> <p>۹۴</p>	<p>مصدقہ ہر سال ۱۹۲۲ء میں جس کی رقم سے مدعی نے رقم طلب کی ادائیگی نہ ہو کر گئی۔</p> <p>میان میں کوئی جاسکتا ہے کہ نقد آمدنی چھوٹا رہی یا بڑھ گئی۔</p> <p>ہو یا نہ ہو اول مرتبہ نامہ کے الفاظ لکھا گیا کہ قرضہ کیا گیا ہے۔</p> <p>جس سے مبلغ کل آمدنی ہے جو نامہ آمدنی سے کم کر کے ملتی ہے۔</p> <p>فرقہ میں سے کوئی اس نمبر کو تسلیم کرتے ہیں اور یہی تعمیر</p> <p>عرضہ دعوئی کے فقیر ۲ (ج ۳) میں منظور کی گئی ہے۔</p> <p>۵۔ اگر اس طرح کی رقم میں سے سود نہ ہو کر ادائیگی ہو</p> <p>باقی رقم پر سود درجہ ہر سال پر تاریخ مندرجہ سے دیا</p> <p>جائے گا۔ اس کی ادائیگی اول رقم کے ساتھ ہر سال انفکاک</p> <p>ہوگی (جو باہر مرہونہ) اور تب جا یا د کا انفکاک</p> <p>کرایا جائے گا۔ جا یا د کا انفکاک اس وقت ہندس ہوگا</p> <p>جب تک کہ مرہونہ نامہ کی رقم واجب الادا ۱۰ ہو جائے۔</p> <p>۶۔ اگر تکمیل کنندگان جا یا د مرہونہ کا یا نہ سال</p> <p>کے بعد انفکاک نہ کریں تو مرتبہ حق ہوگا کہ جا یا د مرہونہ</p> <p>کا سبب کر اسے یا نہ نقد کا دعویٰ بقدر جملہ رقم مل</p> <p>وسود و سود درجہ جمع کر کے تکمیل کنندگان کی ذات</p> <p>دیگر جا یا د سے وصول کرے اور ان کو نیلام کرے۔</p> <p>راہ میں تاریخ مقررہ پر زمرین کی ادائیگی میں قصور</p> <p>کیا جس کا نتیجہ ہو کہ مرہونہ نے تاریخ ادائیگی سے پہلے</p> <p>کے عرصہ کے بعد ایک مالک یا زیادت قبضہ کی راہ</p> <p>کردی اور تاریخ ۵ مارچ ۱۹۲۲ء (دستاویز نمبر ۲)</p> <p>ایک دگری صلی ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو دستاویز است</p> <p>نمبر ۲۲) حاصل کر لی جس میں حسب ذیل اہم شرائط</p> <p>مندرجہ تھیں۔</p> <p>(۱) یہ اقرار کیا گیا ہے کہ مدعی کو مبلغ ۵۰۰</p>	<p>مصدقہ ہر سال ۱۹۲۲ء میں جس کی رقم سے مدعی نے رقم طلب کی</p> <p>دعویٰ سبب سے اس میں سے قطع تھا جو مبلغ ۱۰۰ کے</p> <p>عوض کی گیا تھا۔ منظور کیا گیا تھا اس کے ساتھ ساتھ</p> <p>مدعی علیہ راہ میں اس مراد کی اصل بنامہ حیرت ہا سے</p> <p>رو برو بحث کی گئی ہے رقم زمرین کی صحت کی تھی جس کے متعلق</p> <p>عدالت سخت نے جو زمرین تھی کہ مرہونہ کو واجب الادا تھی۔</p> <p>کی دیگر وجہ ترک کی گئی ہے اور مدعی مبالغہ کے عدالت کو</p> <p>بحث نہیں کی گئی ہے۔</p> <p>مدعی کا دعویٰ مرہونہ ۲۱ نومبر ۱۹۲۲ء (دستاویز)</p> <p>پر مبنی ہے۔ اصل رقم جو اس کے ذریعہ سے کی گئی سبب سے</p> <p>سود کی شرح جو مقرر کی گئی تھی فی صد ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء</p> <p>مرہونہ کو ہر سال سے ۲۲ ارجحہ ہے۔ شرائط میں جو اس</p> <p>مراد سے متعلق ہیں حسب ذیل ہیں۔</p> <p>(۱) راہ میں ختم جتنے شہداء فی قبضہ وسط جون شہداء ہیں</p> <p>اصل سود کی رقم اور اس کے انفکاک کر لینگے۔</p> <p>(۲) بصورت قصور مرہونہ مجاز ہوگا کہ جا یا د مرہونہ پر</p> <p>قبضہ کرے۔</p> <p>(۳) اگر مرہونہ قبضہ حال کرے تو اس کے بعد ہر سال ایک</p> <p>انفکاک نہیں کرایا جائے گا۔</p> <p>(۴) اصل و سود و سود درجہ کی رقم پر جو بوقت قبضہ</p> <p>ہو۔ یہ شرائط ہر سال فی صدی ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء سود ادا کیا</p> <p>جائے گا۔ مدنی جو ذات مال و سود سے جو بموجب کا قرضہ</p> <p>پٹواری وصول ہوں اول ادائی مالگزاری و دیگر شرائط</p> <p>گورنمنٹ و اخراجات دیہی و اخراجات جمع برداشت</p> <p>کے جائے اور باقی ماندہ رقم کے مرہونہ سود (اگر کوئی)</p>
--	---	--

لال بہار
بنام
ملک
اور وہ

باب چہل و سود کے واجب الاداقتہ و فی حقہ قرضہ
کی رقم اور خرچہ بطور حرج بانی اسف کر دیا ہے
(۲) یہ قرضہ کسی اسرار سے متعلق ہے یہ قرضہ کیا
کیا تھا کہ مدعی علیہ اس تاریخ سے تین ماہ سے اندر رقم
جمع کرے تاکہ اس چاہدہ کا انفلک ہو باقیہ رقم
سبب و حینہ گذر جائے تو مدعی کو یہ شرطیں ہیں نامہ
بیاہاد و سود و برائیج مال کی رقم قرضہ حاصل ہو جائیگا
اور سود اور منافع کی رقم مطالبات و برائیج نہیں نامہ
اضافہ کی گئی ہے

وہ تین ماہ اور وہ ماہ کی توسیع شدہ مدت (تلاویز
الف) راہنما کی جانب سے بلا ادائیگی رقم ہوگی
اور آنکارہ میں نے ۱۹۱۰ء کو چاہدہ ہونے
سے قبل چھ ماہ (دسمبر ۱۹۰۹ء) میں رقم کا قبضہ نہیں
حساب کیا کہ جسے مستحق افسانہ سے شمار کیا گیا تھا۔

تاکہ مدعی علیہ ہر ماہ سے ۱۹۰۹ء (دسمبر ۱۹۰۹ء)
کی رویتہ نہ رہیں مبلغ کے مقرر کیا گیا تھا اور
حسب شرطیں ہیں نامہ سود و سود و سود اس پر عائد
کیا گیا۔

داد رسی جو طلبہ کی گئی تھی اور جسے عدالت
نے منسوخ کر دیا وہ دگر ہی بیبات کے لئے تھی۔

وہ جس پر اس داد رسی کی سند جاری تھی وہ منسوخ
وہ کی عبارت سے بہترین طور پر واضح کی جاتی ہے
(۱۰) یہ کہ مدعی علیہ میں سے قبضہ کی مدت ۱۹۱۱ء
سے ۱۹۱۱ء کو ختم ہو جاتی ہے اور مدعی مستحق ہوتا ہے کہ اس
چاہدہ و مرہونہ کا بیعہات کر لے۔

۱۱) یہ کہ بیعت نہایت سہل و آسان اور اس وقت و مکان
کو رہ ان حسابان کی راہدہ کی گئی ہے یہ بیان ہے
میں سند رج سے رجسٹر ۱۲ چاہدہ و مرہونہ کی کامل نام
جہندہ کی نکاحی شہادت ہے اور اسی میں مدعی کی خور
کانتہ اور اقیانہ کا مکان کی ہے جو حصہ مرہونہ کی سند کے تھا
اور یہ سب بیان ہے کہ جو اصل سود و سود و سود
نامہ اس میں سے ۱۹۱۱ء کی باقیہ خطا جو مدعی کی رقم و الادا
تھی۔ یہ بیان اس کے لئے ہے جو مدعی علیہ آئندہ کے
سود و سود و سود ہے جو اس ادارہ کی عاید ہو گا۔

وہ حسابی فرستہ ہیں کہ حوالہ فقرہ الہام اور
دیا جا چکا ہے اس میں میں جو ان میں سے
کے مرتب کی گئی ہیں اور (عربی و عربی) کہ ماہیت مشکاک
میں ان ہر دو فرستوں کی نہایت اسی فقرہ میں ظاہر
کی گئی ہے اور اس کے ادعا کی ضرورت نہیں۔

عربی و عربی کے فقرہ (۱۲) پر بیان کیا
گیا کہ وہ مذکورہ ذیل فقرہ ہے: "یہ فقرہ اسی کے
تبدیل میں تھا کہ جسے مرتب کی گئی تھی اس میں سے
۱۹۱۱ء کے جمع کے لئے بطور (۱۲) کے کا خداتہ
ہو گیا ہے اور ان میں سے ۱۹۱۱ء کے کا خداتہ
پر کیا گیا ہے۔

اب حساب کی فرستوں کے معانی سے مدعی کے
مقدمہ کی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ چاہدہ و مرہونہ کا
منافع، چاہدہ سود کی رقم کے بہت کم ہو اسے جس کا
نتیجہ یہ ہو کہ حساب ششماہی پلٹ کے اصول جاری
رہا اور تمام مدت اسی طرح جاری رہا۔ یہ ظاہر ہے کہ

ہوئے کی وجہ سے یہ ممکن ہے کہ ہر سال کو اپنی وصولی میں کوئی اضافہ
 ہو۔ یہ ہوں وہ خود سال میں وہ فرسید یا اور کسی قسم کے وقت
 حاضر ہو سکتا تھا اور ان کو حاضر نہ کیا جاتا تھا۔ یہ اس کا ثانی ہوں
 پیٹواری کی شہادت میں کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں اس کے نام پر
 اتران وصولی کا جس طرح کرنا ہوگا اس کے اتفاق نہیں ہے۔ و سناویہ
 حیدر بارڈر نیٹ جی کے متعلق بھی ہے۔ پر گنہ گار کا ایک انتخاب ہے
 جو صدر مقام تحصیل میں رکھی جاتی ہے اور جس کو قانون کے پورے
 کی آست ۳۔ ۸ قواعد ۵۵ ج ۶ اور ۶۰ کے تحت فرسید رکھتا ہے۔ یہ نہ تو
 پیٹواری کے "سیاہوں" سے لے گئے ہیں جس کو وہ سال کے اختتام پر
 تحصیل میں شریک کر لیا ہے۔ اس کے دتاویہ ۳ کے اندر حیات
 کی وقت خود پیٹواری کے کاغذات کے ذریعہ سے زیادہ نہیں ہے
 اور ہم نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے
 وہ قابل اعتماد نہیں ہیں۔ جیسا کہ خود معلم سارڈر نیٹ جی نے بھی
 فرمایا ہے۔ مزید برآں سالانہ جمعہ بندی کا اس کا واسطہ جو محض
 نقد جمعہ بندی پر مبنی ہے منافع کا حساب کر کے لے کر ایک معقول
 بنیاد کے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ہم اس واقعہ کا لحاظ کریں جیسا کہ
 اس کو کرنا چاہئے تو منافع کا زیادہ حصہ مالک اراضی کے حصہ میں ہوا اور
 جس سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسے کہ ان کے قبضہ میں ہیں۔ یہ سب
 اضافہ ہوا ہے اور اس کے لئے اس کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ
 کی وجہ سے بہت زیادہ منافع کا باعث ہوا ہوگا۔ یہ وہ واقعات
 ہیں جو معلم سارڈر نیٹ جی محسوس کرتے ہیں لیکن جس کو سمجھنے کرنے
 کے مقاصد کے لئے واسطہ قائم کرنے میں نظر انداز کرتے ہیں۔ مزید برآں
 نقد جمعہ بندی کی رقم زمین کے قبضہ کے نمائندہ میں جیسا کہ پیٹواری
 کے کاغذات میں درج ہے کسی طرح اصلی واقعات کی صحیح فہرست
 نہیں ہے۔ وہ زمیندار ہونے کی حیثیت سے آخر کار گورنمنٹ کے

طالبہ کے دماغ میں تاریکی پیدا کرنے کی کوشش ہے کہ اس کا بندوبست میں
 ہو۔ ممکنہ کم جمعہ بندی کا ظاہر کرنا اس کے مفید تھا۔ آخر کار ہمارے
 میں کوئی شخص نہ تھا۔ ان کے لئے واسطہ زمین پر کاشت کی بنا پر
 بالکل غلط منہ مانی کرنے والا ہے۔ دتاویہ ۳ کے معائنہ سے ظاہر ہوا ہے
 ہو گا کہ اس کے لئے سے لگاں جس دیے والی اراضیات میں اضافہ
 اضافہ ہوا ہے اور ان کے لئے دینے والی اراضیات کے قبول میں
 اسی مناسبت سے کمی دافع ہوئی ہے۔

مزید کی حالت جیسا کہ بیان نمبر سے ظاہر ہوئی ہے یہ کہ اس کے
 قبضہ بنائے پہلے پانچ سال (۱۳۱۳ تا ۱۳۱۸) تک اس میں "سیہ"
 اور خود کاشت اراضیات پر پانچ قبضہ جاری رکھا۔

لیکن یہ بیان عرضی دعوے میں نہیں کیا گیا ہے کہ یہ کوشش
 کی گئی ہے کہ ان زمینوں کے پیٹواری کے کھتاؤں سے اس کی تائید کیا
 ظاہر ہوں و سناویہ ۲۵ تا ۳۰ اس امر پر بحث کے متعلق بہترین
 شہادت مقررین کے بیانات ہوتے۔ وہ ہمارے روبرو نہیں ہیں نہ ہی
 اور ان کے منسلک کاغذات نے اس واقعہ کے متعلق حلف لیا ہے۔ موجودہ
 حالات میں ہم پیٹواری کے کاغذات کو شل کافی اور قابل اعتماد نہیں
 کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں دوسری طرف ہمارے پاس موقع
 کے لئے تعداد آسامیوں کی متفقہ شہادت پیش کردہ مدعی معلم مقرر
 ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ مدعی نے ان اراضیات کا بھی قبضہ حاصل
 کیا جبکہ اس نے اس حصہ کا قبضہ حاصل کیا تھا ہم اس شہادت
 کو نامنفذ کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ یہ اس امکان کے
 مطابق ہے کہ اراضیات چونکہ بہترین قسم کی اور ان کا قبضہ
 طور پر بڑا ہے فطرتاً ہی ان پر قبضہ حاصل کر لیا جس کو
 متعلق حق حاصل ہے کوئی وجہ اس کی نہ تو بتلائی گئی ہے اور نہ
 اس کا کیا گیا ہے کہ کیوں ابتدا سے وہیں نے ان اراضیات کا

صفحہ ۹۹

لوہے کس
نام
نامی
رگہوں

گھر کا کس باقی نہ رہے وہ اپنے نام کی "اس" سے محروم
کر دیا جاتا ہے۔

لیکن کرکے جو اپنی ماں کی طلاق سے چند سال پہلے باپ کی
تو اس پر اس سے "اس" اور "اس" کے نام کے گرا
میں شامل نہیں کیا جاتا جو وراثت کے حقوق نہیں ہیں۔
ایک باگری جو مدعی کے حق میں صادر کی جائے اس سے باوجود
اوس میں مزید میں دست اندازی نہیں کی جائے لیکن اس سے مزید
پہلے خط کرنا ترک کیا جائے گا تحت آرڈر ۱۰ رول ۱۰ مجبور
ضابطہ دیوانی ضرورت ہے بلکہ دفعہ ۹۹ مجبور کو رائے
مسترد سے متعلق ہوتی ہے۔

مرافعہ ثانی دیوانی تباراضی فیصلہ دو گری ڈسٹرکٹ کورٹ کو
چند دنوں میں صدر ہجرت دیوانی نمبر ۱۸ بابت ۱۹۲۳ء کے فیصلہ کے تحت
منجانب مرافعہ مسٹر متر۔

منجانب مرافعہ علیہم مسٹر گنگولی۔

فیصلہ۔ مدعیہ مرافعہ نے اپنے باپ کا ونگ کا ونگ تھا کہ
اسٹیٹ کے ایک حصہ کے متعلق نانش کی تھی۔ پہلی مدعی علیہا
مرافعہ علیہا کا ونگ کا ونگ تھا کہ یہ وہ ہے۔ دوسری مدعی علیہا
مرافعہ علیہا کا ونگ دوسری زوجہ سے اسکی بیٹی ہے اور وہ
مدعی علیہا مرافعہ علیہا اوسکے وارث شریک ہیں۔

مدعیہ مرافعہ کا ونگ کا ونگ تھا کہ تیسری زوجہ ماسوہ کا
بیٹی ہے۔ منجانب اور جو ابدیوں کے ایک جو ابدی یہ کہتی تھی کہ
مدعیہ مرافعہ کی ماں کو ما ونگ کا ونگ تھا کہ طلاق دیدی تھی
اور مدعیہ مرافعہ اپنی ماں کے ساتھ رہتی تھی اور اپنے باپ سے
تمام تعلقات منقطع کر کے تھے اور یہ کہ اسلئے وہ اپنے باپ کی وارث
ہو کر اسکی متعلق نہیں ہے۔ عدالت نے اس سے انکار کیا اور مدعیہ مرافعہ

۱۰۱

منجانب کی بیٹی کی طلاق کیا کہ مدعیہ مرافعہ مرافعہ باپ کے ساتھ رہتی تھی کہ
تعلق کو مانگی نہیں لگاتا اور اسکی وارث کی متعلق نہیں ہے دوسری
قام شدہ تھی کہ "تو" کہ اسکی بیٹی نہیں لگتی ہے۔ مدعیہ مرافعہ عدالت
اس میں مانگی ہوئی اس میں مدعیہ مرافعہ ایک مختار کے طور پر
پیس کر دیا اور اس میں مدعیہ مرافعہ کو خط بھی نہیں گئے۔ آرڈر ۱۰ رول ۱۰
کے تحت ہجرت کے بعد اس کے ونگ اور اس کے ونگ کے (اگر کوئی ہو) خط ہونے
چاہیے۔ اس میں مدعیہ مرافعہ نے کہ اگر کوئی مدعیہ مرافعہ کے سبب
یا کسی اور محفل وجہ سے اپنا بیان پرستہ کر کے تو اس سے اس شخص کی
توسط ہو سکتے ہیں جسکو اس میں اپنی جانب سے بیان پرستہ کر کے یا نانش
دار کر کے یا عدالت کی کیا حد ضابطہ حجاز کر دیا ہو میں شریک اس کوئی مختار
جو مدعیہ نے اپنے مختار کو دیا ہو نہیں پاتا اور نہ نظام کوئی جواب نہیں
پر خط کرنے سے قاصر ہے کہ متعلق حاصل کیا گیا ہے لیکن یہ نظام متروک
ہے کہ اس پر کوئی عدالت نہیں لگایا گیا اور مدعیہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۹۹
اس مقدمہ سے متعلق ہوتی ہے۔ شہادت سے یہ ظاہر ہے کہ ماسوہ کا
ما ونگ کا ونگ تھا کہ مدعیہ مرافعہ لگوئی کن کی ولادت سے پہلے علیحدہ ہو
اسکی ولادت کے بعد ماسوہ کہاں نے ما ونگ کا ونگ تھا کہ نظام میں
تاکہ منفقہ کے حکم کے لئے درخواست پیش کی اور اس میں نیا پرانی زوجہ
کے متعلق اس اعدادہ حقوق نہ ناشونی اور اپنی اولاد کے حفاظت کی نانش
دار کی اور دو گری حاصل کی ماسوہ کہاں نے اس کے بعد اسکو طلاق
دیدی۔ لگوئی کن کہ یہ عرصہ تک اپنے باپ کے پاس ہی اور اس کے
بعد چلی گئی اور اپنی بہن کے پاس رہنے لگی۔ بعد وہ واپس آئی اور
اپنے باپ کے ساتھ رہنے لگی اور وہ اسی طرح رہتی تھی جب اس نے اپنی
افیرہ مدعی علیہا مرافعہ علیہا اول ما بھی سے ازدواج کیا۔ لگوئی کن
اپنے باپ اور ملائی ماں کے ساتھ تھوڑے عرصہ تک رہی اور بعد اس کے
باپ نے اسکو اپنی ماں کے پاس رہنے کے لئے بھیجا اور وہ اپنے باپ کی

یادیں
۱۴
بھی
تاریخ

مستحق نہیں ہے۔ وہ بلا شک ایک بہت قوی ہتھیار تھا۔ موجودہ مقدمہ میں
 ماؤنگ کا ونگ تھا۔ نظام مدعیہ مدعیہ کی پرورش کی اور جب وہ علیحدہ
 ہوئی وہ اس کی نوک پر علیحدہ ہوئی اور یہ قرین قیاس ہے کہ انتظام
 سنی برکات میں ہے۔ مدعی علیحدہ انتظام کو اپنی کار بار جو دہے
 جسکی اہلیت نہ ہو۔ انتظام کے مدعیہ مدعیہ کی طرف سے کہہ سکتے ہیں کہ
 جب پہلی سماعت پر اس کا اٹھا لیا گیا اس نے میان کیا کہ وہ نالہ کرے
 باب اور اس کے ساتھ اس کے اروج کے بعد وہ الی تک پہنچ گیا۔ جب
 اس کے بعد شہد ایک گواہ کے اٹھا لیا گیا اس نے اس مدت کو ایک سال
 کہہ کر دیا اس اثر سے کہ مدعیہ مدعیہ سے علیحدہ ہو گیا اور اپنے باپ
 کے پاس واپس وقت لائی اس کے کوئی علیحدہ کی نہیں ہوئی تھی۔ جہاں تک
 سمجھے علم ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ میں کوئی احکام نہیں ہے جو کسی باپ کو اپنی
 اولاد کو محروم اللات کرنے کا اختیار ہے۔ سو اے اسکے کہ کسی کی اہلیت
 میں پر جا جائے اگرچہ اولاد جو اپنے والدین کے مقابلہ میں دشمنی کا برتاؤ
 کرے وہ درشت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو شخص باپ کی تواریس
 پر اس سے علیحدہ رہتے ہوں وہ بیٹوں کی اور بچہ اقسام میں
 داخل نہیں ہیں جو درشت سے مستحق نہیں ہیں۔ مندرجہ بالا انتظام
 یہ طے ہوا تھا کہ مجموعہ قوانین بدھ شخص ساتھ رہنے کو کوئی قابل
 قدر وقت نہیں دیتا یا اسکے مخالف حالات کو محرومیت کا سبب
 نہیں بناتا۔ اور محرومیت کے لئے اولاد کی جانب سے کوئی غفلت
 ہونی چاہئے کہ کسی شخصیت منجانب اولاد اس مقدمہ میں ثابت
 کی گئی ہے۔ مدعیہ مدعیہ اپنے باپ کی آسائش کا لیا کر کے اس سے
 علیحدہ رہی ہے۔ کیا اس کا کوئی ثبوت ہے کہ اس کے باپ نے کسی موقع
 پر اس کو بلایا اور وہ اس کے پاس نہیں گئی یا یہ کہ اس نے کسی اس
 کسی کام کے لئے کی خواہش کی اور اس نے انکار کر دیا؟ وہ صرف
 ۱۶۱۱ کا ہی ہے۔ اور اس کا باپ فوت ہوا اور چونکہ وہ اس سے

علیحدہ رہتی تھی وہ قدرتا اس کی فرمت نہیں کر سکتی تھی۔ جبکہ کہ وہ اپنا
 کوئی کوئی خواہش نہ کرے۔ اس کے برعکس یہ ہے کہ مندرجہ بالا انتظام کی اس
 سے یہ تعلق ہے۔ علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے اور چونکہ دوسری تقریر کا یہ
 نہیں کیا گیا ہے۔ دوسری قائم شدہ تحقیقات سے یہ نتیجہ کہ اس مقدمہ
 سبب و اثر میں ہے۔ اس پر بھیجا جائیگا۔ دونوں علی التواریس کی کارروائی
 سے یہ نتیجہ کہ وہ اس کے اندر دوبارہ بھیجا جائے گی۔

پانچویں رٹ چٹھہ

مرافقہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمات ۱۵۶ و ۱۵۵ باقیہ منسلک سے ۱۹۲۱ء

باجلاس جسٹس سربئی کے۔ ملک نامٹ و سٹیشن ٹمپکوس

مرافقہ ثانی راضی حکم مرافقہ نمبر ۱۵۶ باقیہ ۱۹۲۲ء

اولاد علی ڈگریدار پنجم عبدالحمید خیر نیلام

مرافقہ علیہ ۱۹۲۲ء

مرافقہ ثانی راضی حکم مرافقہ نمبر ۱۵۵ باقیہ

اولاد علی مرافقہ علیہ مرافقہ پنجم ایس ایم بطیفہ الحسن مرافقہ علیہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باقیہ ۱۹۲۱ء دفعہ ۱۱۵ آرڈر ۲۱

رول ۹۹۔ زرا مانت قبول کرنے سے انکار۔ استعمال اختیار سے

انکار۔ نگرانی۔

تختہ آرڈر ۲۱ رول ۹۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کسی زرا مانت کے

قبول کرنے سے جو فرض منوع نیلام داخل کیا گیا ہوا انکار اختیار

استعمال سے انکار ہے اور ایسے حکم کی ناراضی سے نگرانی مجموعہ

دفعہ ۱۱۵ کے تحت ہو سکتی ہے۔

مرافقہ ثانی راضی حکم ڈسٹرکٹ جج پورنیا مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء اشعیر کالی

حکم سب ڈسٹرکٹ جج پورنیا مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۲ء

اولاد علی
بنام
عبد الحمید
(پیشہ)

خلاف مزارع کے موجودہ شرائط پیش کیا ہے۔
یہ واضح ہے کہ کوئی مزاحفہ دائر نہیں ہو سکتا لیکن اس طرح کی استدعا
ہے کہ اس کی درخواست میں ایک درخواست نگہ رانی کے تصور کی جائے۔ اس
مذہب کے خاص حالات میں ہم اس کی استدعا کو قبول کرتے ہیں اور
اس کے متعلقہ کمی روکر اور پھر کر کے ہیں۔
اس امر پر غور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ جس انشاک رہن
کا حریز ہے مزارع نے جس وقت سے کہ اس نے پہلا تعلیمی مقدمہ
رجو کیا تھا اس وقت سے یہ بحث کی ہے کہ جس قدر پہلا مزارع نہیں کیا جاتا
کوئی مزاحفہ نہ ہو کر ہی کو چھ اسکا الگ ہے۔ اور میں اسکا کوئی بیان
نہیں پاتا جسکی وجہ سے مزاحفہ مزارع کو اپنی دولت مدینے کی تحریک
ہوئی ہو۔ اس لیے میں خیال کرتا ہوں کہ اس مقدمہ میں کوئی امر مانع
تقریر مخالف میں پڑا کوئی نہیں ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا مزارع رقم کر کے کا مستحق تھا نہ کہ
رائے میں اسکی حصہ لے کر کی خریداری سے اسکی اسفکاک رہن
ساقط نہیں ہوا ہے۔ اولاً اسکی خریداری ہوا جو اسکی حق ترستی
کے مساوی نہیں تھا۔ ثانیاً یہاں ضمانت کو داری رکھنے کا
قیاس بہت قوی ہے۔

اس لیے وہ مزارع رہن کے وقت جائداد کا مالک تھا اور وہ
تحت آورہ ۲۷۹۹ جل ۱۹۹ جو ضابطہ دیوانی رقم جمع کرانے کا
مجاز تھا۔ میری رائے میں مذہب کا حکم مشورہ میں مزارع بھیج تھا
اور ذیل میں ڈسٹرکٹ جج اسکو منسوخ کرنے میں غلطی پر تھے۔
لیکن انجاناب غرق ثانی یہ بحث کی گئی ہے کہ یہ اس مقدمہ
نہیں ہے جس میں ہم تحت دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کر سکیں۔ جواب یہ ہے کہ اس میں یہ عدالت کا طے شدہ اور
ہے کہ مزارع منسوخ کرنے کے لئے ضمانت کو قبول کرنے سے انکار

مثل انصاف دار کے استعمال سے انکار کے تصور کیا جاتا ہے اور میں
خیال کرتا ہوں کہ موجودہ درخواست تحت دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ
دیوانی قابل پذیرائی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ درخواست مزاحفہ منسوخ
کی جانی ہے ڈسٹرکٹ جج کا حکم منسوخ اور منصف کا حکم بحال رکھا
جائے۔ مزارع عدالت منصف اور عدالت ڈسٹرکٹ جج کا خرچہ
پانے کا مستحق ہے۔ عدالت ہائیں فیس سمیت مبلغ ۱۰۰ روپے
کی جاتی ہے۔

جسٹس سیکفرسن۔ میں اتفاق کرتا ہوں۔
سبہ حکم دیا گیا۔

ہائیکورٹ رنگون

مزارع اوئے دیوانی
نمبر مقدمہ ۱۸۹۱ بابائے مقدمہ منصفہ ۱۲ فروری ۱۹۱۳ء
بالاس سرمدی رائے منصفہ جیسٹس مسٹر
جیسٹس مے اونگ
ماہوں ایک کس حریز پر مزارع مانگونی نقص۔ مدعیہ
مدعیہ مزارع مزارع
ماہوں ۱۸۹۱ اہل برہما۔ وراثت۔ نسب کی نسبت تجویز
عام شہرت کی شہادت کی وقت۔ حصص کا وراثت حاصل ہونا
پوری مقابلہ علاقائی داوی۔

وراثت کی اغراض کے لئے کسی شخص کے نسب کے متعلق تجویز
کرنے میں عام شہرت کی شہادت بہت اہمیت رکھتی ہے
جسکے متونی کوئی حقیقی رشتہ نہ چھوڑا ہو اور
وراثت جو سوال کے تھیفہ کے لئے اہم ہونا بہت
اہم تھیں واقع ہوا ہوں۔
تجزیہ معنی کسی پوری کا حصہ مقابلہ علاقائی داوی کے

لحد ہی ایک ماہ قبل تک جبکہ وہ اس مقدمہ میں شہادت گواہ کے عدالت میں حاضر ہوا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کا مکان اولو ما کے مکان سے چار یا پانچ دروازوں کے بعد ہی تھا یہ ایک غیر معمولی انکار ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ گواہ کے متعلق یہ فرار و سیاحت کا کہ وہ واقعہ سے بہت زیادہ کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اس نے تسلیم کیا کہ مانگو کی گالی کی وفات کے بعد پو سا آیا اور اولو ما ونگ کی اراضی پر ایک سال تک کاشت کی اور وہ یہ کہنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ مدعیہ پو میا کی بیٹی تھی۔ سا ونگ میں ڈوک نے اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کیا اور بیان کیا کہ وہ اولو ما ونگ کو اس وقت سے جانتا تھا جبکہ وہ بچے گواہ تقریباً ۷ سال کی عمر کا تھا۔ اس کی عمر ۵ سال کی تھی جبکہ اس نے گواہی دی۔ وہ چار یا پانچ مکانات کے اس طرف رہتا تھا اور متونی سے تقریباً دروازہ ملتا تھا۔ اس نے ہر ایک چیز سے انکار کیا سوائے اسکے کہ اس نے مدعیہ کو اولو ما ونگ کے گھر کے چھ ایک چھوٹے پیر میں دیکھا تھا۔ لیکن اسکے بیان کے مطابق مدعیہ صرف تین یا چار ماہ سے اس چھوٹی سی میں رہتی تھی۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ پو میا نے کبھی اولو ما ونگ کی اراضی پر کاشت کی تھی یہ ایسا واقعہ ہے جس کو پو میا گالی نے تسلیم کیا ہے۔ مری رائے میں ان گواہوں کے بیانات مدعیہ کے مقدمہ کو گہرے بھی کمزور نہیں کرتے۔

مدعیہ کی جانب سے ایک کمزور امر ہے۔ یعنی اس کا اپنی ما کو طلب نہ کرنا جس کے متعلق یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ دیگائی میں زندہ ہے۔ اس کی شہادت بہت یاد وقت ہوئی خصوصاً مدعیہ کی ولادت اور نسب کے سوال کے متعلق۔ اور چونکہ وہ خاندان کی تھی یہ ممکن تھا کہ وہ اولو ما ونگ سے اپنی قربت

سابق پر اگر کسی ایک اور شخص اور اس کی شہادت اگر وہ اس کے برابر ہے۔ اگر اس کا مکان وہ اپنی بیٹی کی خیر خواہی میں دوسری رہتی ہے۔ اور میں یہ خیال نہیں کرتا کہ اس کا ایک گواہ نہ بتایا کہ اس کا نام مقدمہ کے لئے سفید رسالہ ہے۔

سب سے بڑھ کر مدعیہ کا بیان اس کے بیانات میں جو اس نے اپنے اس بیان میں کئے تھے جو مدعیہ کی نفسی کے سوال کے متعلق لیا گیا تھا۔ اس نے ان کی تاویلات کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ انا اس کے بیان کیا کہ وہ خیال نہیں کرتی کہ اس نے ایسے بیانات کئے ہیں جو اس سے متعلق کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد اس نے عذر کیا کہ اس کے سوچ اور بعض قریب دروں کی وفات کی وجہ سے اس کا دل مضطرب ہے اور اس نے اس کو معلوم نہیں کہ اس نے یہ کیا بیان دیا ہے۔ جب وہ بیانات اس کے دو برابر تھے گئے تو اس نے کہا کہ وہ غلط ہوئے جا نہیں۔ آخر کار اس نے سوالات کریں۔ یہ بیان کیا کہ تیسرے سابقہ اظہار میں میں نے وہ بیانات سوالات جمع کئے جو اب میں کہہ رہی ہوں کہ اس نے اس شہادت کا احوال کیا تھا لیکن یہ قرار دیکھنا ہرگز وہ بالکل ناقابل اعتماد ہے اور اس کے متعلق یہ قیاس کرنا چاہیے کہ اس نے مدعیہ کی حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے اور اس طرح حالت یہ احتیاطی میں سچائی کو ظاہر کر دیا ہے۔

اس کے مری رائے میں لاری تجربہ ہے کہ مدعیہ متونی کی پوری اور ایسی حالت میں اس کے اسٹیٹ میں ایک حصہ کی خلق ہے۔

اب اس حصہ کی مقدار کا سوال باقی رہتا ہے۔ عدالت متونی نے مقدمہ میں تمام ہی اوں کو دان (درا) کی تفسیر کرتے ہوئے مدعیہ کو چھ حصہ دینے کی رائے ظاہر کی ہے اور اس کا جواب اولو ما ونگ مدعیہ کے لئے اس کے اردواج کے وقت کہتا تھا اور یہ حصہ اس کا جائداد کا حوالہ دے کر اس کے مندرجہ بالا بیان میں بھی عطا کیا ہے۔ اس کے لئے میں انہوں نے اس امر پر

اسہوں
بنام
اماموں
و دیگر

انکار کیا تھا۔

مدعیہ کا پہلا گواہ یوٹھانان ہمسرا سالہ ایک ماہ کو لا رہے تھا۔
میں ہم سال سے زیادہ سکونت پذیر رہا تھا اور اس زمانہ میں متوفی سے
خوبی واقف تھا وہ متصلہ ارضیات میں کاشت کرتے تھے۔ اوسکے بیان کے
مطابق اولیو ماؤنگ دیگھالی کو گیا ہوا ایک دور کا موضع ہے اور وہاں
ازدواج کر لیا ہے یا ہمسرا کے بعد وہ تھانن کو واپس آیا اور اسکے
ہمسرا کی زوجہ اول ہلا اور ایک بیٹا متولد ہوا تھا۔ وہ بیٹا
یوٹھانان بعد از ان اولیو ماؤنگ کی زوجہ کا انتقال ہونے سے اوس
ماؤنگ کی کافی سے ازدواج کیا اور یوٹھانان بھی اپنے باپ کے گھر واقع تھانن
میں اسی گھریں اپنی ماں کے قریب داروں کے مکان واقع ہوئی ہیں۔
لگا یوٹھانان ماہ سے بیٹھام دیگھالی ازدواج کیا اور اس سے ایک
بیٹا پیدا ہوا جو مدعیہ ہوا۔ گواہ نے مدعیہ کو پہلا وقت دیکھا
مور کے یہاں سال کی بھی اور اس زمانہ میں اوس نے اولیو ماؤنگ سے
تھانن میں ملنا شروع کیا۔ اولیو ماؤنگ نے اوس سے کہا تھا کہ وہ
یوٹھانان ہے۔ مدعیہ کے اولیو ماؤنگ کے بیان میں ایک بیٹا پیدا ہوا اور
وہ اس کی وفات کے وقت اوسکے ساتھ رہتی تھی۔ وہ اس طرح ایک
سال سے زیادہ یہی رہی۔ آخر میں گواہ نے بیان کیا کہ یوٹھانان
ماہ میں ہونے والا واقعہ موضع میں ہونا کی حد تک پہنچا تھا۔ مدعیہ
اس بنا پر اس گواہ کی شہادت کو غیر مستحب ثابت کرنا چاہتی ہے کہ
اوس نے ایک قطعہ ارضی کے متعلق اولیو ماؤنگ پر مالش دائر کی تھی
جس میں گواہ کی جانب سے مبلغ ۵۰ روپے پر مصالحت ہو گئی تھی۔ اس
مقدمہ کے بعد گواہ اولیو ماؤنگ کے مکان پر نہیں گیا اور اس سے اور
ماہ میں ملنا نہیں رہا۔ بات حقیقت نہیں کی۔ لیکن اولیو ماؤنگ فوراً
جہ اور یہ قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ گواہ اس عمر میں ہونے
ایسی شہادت رکھتا ہے جو صحیح واقعات کی نسبت اوسکی جھوٹی قسم

کھانے کا باعث ہو جو معمولی مال میں اوسکے علم میں ہونے چاہیے۔
مدعیہ کا پہلا گواہ اگرچہ اپنے انکار پر ہنس رہا ہے اور بیان کرتی ہے کہ
میں نے مدعیہ کے تہود کے بیانات سنے ہیں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں
ہوں کہ آیا اوسکے بیانات صحیح ہیں یا غلط۔ میں بعینہ کسی پس پیش
یا شبہ کے یوٹھانان کی شہادت کو قبول نہ کرتی۔
یوٹھانان کے علاوہ تھانوں کے اور باتسنے میں جہوں نے
مدعیہ کی تائید کی ہے۔ اوس واقعہ کو ثابت کر دیا ہے کہ یوٹھانان
اولیو ماؤنگ کے بیٹے کی طرح دیکھا جاتا تھا اور تسلیم کیا جاتا تھا کہ
وہ کبھی کبھی اپنے باپ سے ملنے آتا تھا اور یہ کہ وہ اپنے باپ کی
ارضیات پر کاشت کرتا تھا۔
یہ واقعہ بھی مسلمہ ہے کہ مدعیہ اور اوسکا شوہر ایک سال سے
زیادہ عرصہ تک اولیو ماؤنگ کی وفات کے قبل سوخا لڑکے کھلیا
کے قریب اوسکے گھر کے پیچھے رہتے تھے۔ مدعیہ کا پہلا گواہ بیان کرتی
ہے کہ وہ شغل ضرور دن کے کام کرنے کے لئے آکر ہے تھے۔ لیکن اس
ادعا کا ثبوت کرنے کے لئے اوس نے اپنے بیان تحریری میں اولیو ماؤنگ
کی وفات سے قبل مدعیہ کو کبھی دیکھنے سے جھوٹا انکار کیا تھا
اس لئے اولیو ماؤنگ کی زندگی میں اوس کے اور مدعیہ کے تعلقات
کو گھٹانے کی کوشش پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ثابت ہو گیا
ہے کہ اولیو ماؤنگ بہت محکم تھا اور واقعہ کہ اوس نے اپنی
پوتری کو آرام میں نہیں رکھا تھا اوس شہادت کی تردید نہیں
کرنا کہ قربانیت مدعیہ موجود تھی۔
مندرجہ بالا کوٹھالی سا کے علاوہ بنجانب مدعیہ علیہا دور
گواہ طلب کئے گئے تھے جنہوں نے تردید کی شہادت دی ہے
اور ہونگا ہمسرا نے بیان کیا کہ اوس نے مدعیہ کو اولیو ماؤنگ
کی وفات سے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔ اور اوس واقعہ کے

نظارہ اس کی رائے یہ تھی کہ جاؤاد ہائے ضمیمہ جات ۴۲
کے متعلق کوئی ڈگری نہیں تھی اور یہ کہ ڈگری کی اس طرح تعمیل
نہیں ہو سکتی کہ مدعیان جاؤاد ہائے ضمیمہ جات ۴۲ کے تحت
ہو جائیں۔ یہ درخواست اس ذیل علم سارڈینسٹج کے پاس
نہیں پیش کی گئی جس نے مقدمہ کا تصفیہ کیا اور ڈگری صادر
کے دوسرے سارڈینسٹج کے پاس جو پہلے سارڈینسٹ
ج کا جانشین ہوا تھا ذیل علم سارڈینسٹج نے اشرفی سنگھ کی

<p>ہری ہر پری سادہ نام اور پناہ بردار (اللہ باد) صفحہ ۱۱۴</p>	<p>ساتھ نہ گنت کی۔ سما گنتی کو رکھی دھار پر دیوالیہ کے راستہ پر پیار پناہ کی جاؤ کی بدیت سے اس جاؤ کی دھو دیا ہوئے۔ ہری ہر پری سادہ کے عذر پر عدالت دیوالیہ نے اس سوال پر نور کیا لیکن دائین کی بحث کو بحال رکھا عدالت تحت کی تجویز یہ ہے کہ دیوالیہ چہا پری سادہ کو اس کی مان گنتی کو رکھی ذات پر جاؤ حاصل ہو گئی تھی۔ بلاشبہ یہ اس طرح حال ہوئی تھی پھر اس کے بروئے ہر نامہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء پہلے سے ہری ہر پری سادہ کے حق میں وہ قتل ہوئی ہو۔ ایک پیدگی ہے جس کا ذکر کیا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ اور دائین کے ایک دائن ایک ہر پری سادہ رہتا تھا جس کو مولا کو رہنمائی کو راوی چہا پری سادہ نے مشترکاً فروری ۱۹۱۹ء کو کھین کیا تھا۔ اس نے اپنے بہن کی بنیاد ایک ایسے مقدمہ میں جس میں ہری ہر پری سادہ ایک فریق تھا اور جس کا منشا یہ کیا گیا تھا ایک ڈگری حاصل کی۔ اس مقدمہ میں عدالت نے مابین جرتین اور تمام مدعی علیہم کے اس نتیجے کی تحقیقات کی کہ آیا یہ نامہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء کے ذیل سے ہری ہر پری سادہ کے حق میں کوئی ایسا انتقال ہوا جس کا اثر گنتی کو رکھی نہ کے بعد ہی باقی رہ سکے۔ مختصر عدالت نے یہ قرار دیا کہ یہ نہ ہو کہ چنانچہ سے ملاصورت قانونی ایک انتقال تھا۔ یہ کہ اس سے بیوہ کی زندگی میں قبضہ اور تسع کے حق سے زیادہ موقوف کے حق میں کچھ نہ بنی منتقل نہیں ہوا۔ اور یہ کہ گنتی کو رکھی وفات جاؤ چہا پری سادہ دیوالیہ کو حاصل ہو گئی تھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ تجویز کم از کم دس سین یا کفالت اور ہری ہر پری سادہ مرفع کے مابین امر فیصل شدہ کا اثر رکھتی ہے چنانچہ ہری ہر</p>	<p>کے (ہری ہر پری سادہ) پر ہے اور ہری ہر پری سادہ کو انت کے اس قتل ہو جانے پر ہر حال حسب تابع انتقال یہ وہ نامہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء کے ذیل سے ہری ہر پری سادہ کے دیوالیہ پر قرار دیا گیا جس کی جہاں نامہ مورخہ دیوالیہ رسور کو حاصل ہو گئی ہو تو انتقال سے مورخہ کو کوئی حق حاصل ہو گا کہ اگر ایک گنتی ہی اس تاریخ حکومت انتقال کی تکمیل ہو جائے ہو اور اس عودی کو جاؤ میں اعتیار حاصل ہو تو اس کی کو کو حق کو دار عودی حاصل ہوں وہ دیوالیہ پر انتقال ہو جائے اور کوئی ایسا حق باقی نہ رہے گا کہ کو دار عودی ہو مر قتل کرے۔ مرفوعہ اولی بنا راضی حکم ڈگری طرح بری۔ منجانب مرفوعہ سمر زیم۔ اہل راکر والا واسے۔ پی۔ ڈیوس۔ منجانب مرفوعہ علیہ۔ سر پیار سے لال بنوری۔ فیصلہ اس امر کے بعد دیوالیہ میں ایک خالص قانونی سوال پیدا ہوتا ہے۔ دیوالیہ کا نام چہا پری سادہ ہے اور ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء کو وہ دیوالیہ قرار دیا گیا۔ چہا پری سادہ کی مان گنتی کو رکھی کی بیٹی تھی۔ یہ شخص بہت جاؤ چہا پری سادہ کو فوت ہوا جو ایک نو کی حقیقت کے ساتھ اس کی بیوہ سما گنتی کو رکھی منتقل ہوئی یہ عورت ماہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء میں فوت ہوئی ماہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء ہے کہ اس کے بعد ہندو بیوہ کی محدود حقیقت کے ساتھ جاؤ گنتی کو رکھی منتقل ہوئی۔ لیکن اس عورت نے فوراً ایک ہر پری سادہ کی تکمیل کی جس کی رو سے اس نے تمام جاؤ کو پرتے ہری ہر پری سادہ فرزند چہا پری سادہ دیوالیہ کے حق میں منتقل کر دیا جس نے تکمیل دینا دین میں اس کے</p>
---	---	---

تتمہ
نہا
دو
(۱۱۴)

۱۱۴۔ اہل مال کی وجہ سے جس کا فرق ساما ان کی رہا۔ اس کے
 متعلق مدعی علیہ کا بیان کیا ہے کہ وہ نسبت سے اس میں فرق
 ۱۱۵۔ واقعہ کہ اس بخاری کو جسکو مدعی بطور گواہ تردید
 پیش کرنا چاہتا تھا فرق ثانی نے جو کر لیا ہے
 ۱۱۶۔ وجہ فی سائر مدعی نے بیان کیا کہ تھمر کا سیلاب
 کے قابل تھا اور اس نے استدعا کی کہ مقدمہ سے باز آئے کی
 امانت دیکھے جس کا اور بیان کیا گیا ہے۔
 ۱۱۷۔ مدعی وجہ مقدمہ سے باز آئے کی اجازت کیلئے مسئلہ طریر
 ایک ہونے وجہ سے یہی لیکن فیہم منہ اس وجہ رکازند
 زمین ہو۔ بلکہ انہوں نے پہلے وجہ اس کی کیا یعنی یہ کہ ان کی
 زمین بجا آگاہ فیہم منہ ایک خابطہ کا نقص تھا جو وقت
 اور سہم و شراکت تھا۔ اور چونکہ مدعی علیہ نے خود یہ بیان
 کیا تھا کہ اس لیے جس پر بحث کو لازمی طور پر ایک فرق بنا چکا ہے
 اور اس مسئلہ پر بحث کرنے کے قابل نہیں تھے۔ رہا اس کے
 میں یہاں لکھنا ہوں کہ حکم جو فیہم منہ کے دیا تھا وہ غلط
 تھا۔ بلکہ فیہم منہ سے ہم یہاں کے خابطہ کا نقص اس مقدمہ کا
 فیصلہ ہونے کے قبل کسی وقت ہی اس کو مدعی علیہ منہ سے
 سے رفع ہو سکتا تھا۔ یہی لیے یہ فکر ہے کہ درخواست
 پیش کرنے کی ایک اصل وجہ یہ ہو جس کا منصف نے اپنے
 حکم میں کوئی لحاظ نہیں کیا ہے۔ سوال جو اس مقدمہ میں پیدا
 ہوا ہے اور جو مجھ سے پہلے معرض بحث میں آچکا ہے یہ ہے کہ
 کیا اس حالات میں نگرانی ہو سکتی ہے اس مسئلہ پر کثرت
 اظہار ہو وہ جن کے عدالت ہذا ایسے احکام کی جن کے صادر
 کرنے میں عدالت کے لئے عدالتی اختیار تیزی کا استعمال نہ
 کیا ہو نگرانی کرنے کی جائز ہے اس مسئلہ میں بھی سادہ طور پر

صفحہ ۱۱۴

مدعی علیہ جو ۱۰۰ روپے کی مالیت کے مال کے خلاف
 تحریر عدالت میں (۱۱۵) جو فیہم منہ اس میں اس کے
 عدالت سے اس سوال کے لیے کہ اس کو توجہ دی جائے کہ آیا
 یہ اس کے لئے روپے کی مالیت کے مال کے خلاف
 یہ مسئلہ ہے کہ یہ مال کی مالیت کے مال کے خلاف
 مقدمہ وہ اس کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 غلط ہو میری رائے میں وہ غلط ہے بلکہ اس کے لئے
 بلکہ اس سوال کی طرف توجہ دی جائے کہ اس کی کوئی خابطہ
 کا نقص تھا جس کی وجہ سے مقدمہ کو کرایہ دیا گیا ہے
 اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس میں ایسا نقص تھا اس لیے
 تھم کہ یہ قرار دینا چاہئے کہ نگرانی نہیں تھی اور ملحق طوائف
 موجود جن درخواست نامعلوم کرتا ہوں اور میں نہیں
 کیلئے کوئی حکم نہیں دیتا۔ درخواست نامعلوم
 ہاں یہ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

نمبر مقدمہ ۱۱۴ باب ۱۱۴ فیہم منہ اس کے لئے اس کے لئے
 باجلاس برٹش گیٹ و سٹریٹس ولسٹ
 ہری ہر مشاد پنہام اوو سنا تہہ سناہ۔
 غدار فرار فرار فرار فرار فرار فرار فرار فرار فرار
 و ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد
 سے شخص ثالث کے حق میں ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد
 عدالت دیوالیہ ہونا یہ موجب اس کے حقوق کے لئے
 کسی ہر مشاد کی اس سے اپنے ہر مشاد کی جائداد کا حق
 کسی شخص ثالث کے حق میں ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد ہر مشاد
 وارث عدلیہ اس خیال پر مبنی ہے کہ وہ وارث عدلیہ

حق میں انتقال اور سوال میں نہاد یہ عقائد کے لئے
 ہرگز ہر برتاد ایک شخص تارائش متصور ہونا چاہئے مگر کسی کو
 کی یہ وضوح جائدا کے لئے انا مال ہوں کوئی طرف نہیں ہوتا
 تھا۔ اگر وہ ایک ہندو یہ کہ بجانب سے رضا مادی وارث
 ہوتی قریب تر و وقت انتقال زندہ ہونا اُسے تو حتمی
 کہ وہ ایسی ہونہ کی یہ وضوح جائدا کی کامل دست بردار
 ہو بخت ایک جائز انتقال نہ وقت ذاتی موثر ہوتا ہے کہ
 بلکہ ایسے انتقال کے جو قریب ترین وارث خودی کی رضا
 سے کیا گیا ہو وہ ضرور است قانونی کا الیہ اقیاس پیدا کرتی ہے
 جو قابل تردید ہوتا ہے اس بخت کو حکما مالیم مقام پر خودی
 کو نفس کے فیہ ملہ بمقدار رنگا سانی گونڈن بنام ناجی اگو
 دہا کے بعض فقرات پر مبنی کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو
 کا اور جائدا و شوہر ہی پر مبنی حاصلہ کرنے کے متعلق اس ہندو
 بیوہ کے اختیار کی نسبت نہایت مستند فیہ ملہ حسبہ جو شوہر
 کی وفات کے بعد حق میں حیاتی کے ساتھ وارث ہوتی
 ہے۔ لیکن یہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں حکام مالیم مقام نے
 ان اصولوں کا خلاصہ درج کیا ہے جس کو وہ ہندو
 عدالتوں کی ہندو کیسے فقر گزار چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی
 مقدمات کو جن میں ضرورت کے سوال پر لحاظ کرنے کی ضرورت
 نہیں ان مقدمات پر محمد و دارو ہے جس میں بیوہ تمام
 جائداد میں اپنے تمام حقوق سے بحت وارث یا وراثت
 خودی قریب ترین بوقت انتقال دست بردار ہوتی ہے
 وہ ایسے امتیازات کی نسبت تجویز کر رہے ہیں جو ایسے نتیجے
 کے حق میں کئے گئے ہوں جنی الوقت وارث خودی وارث
 نہیں ہیں سادہ ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے تمام انتقال

[illegible]

یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ مندر کی کوئی خاص آمدنی، بہت کم
اور اس کو تمام اپنی خدمات کیلئے لگایا ہوتا ہے اور اس کے
موقوفہ انجام دہی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ تاہم اس کے
کیلئے "لٹھ رانی" (اندرونی یا مرکز کی "لٹھ رانی") اور
کی قائم مقام ہے۔ اس کی غرض مندر کا اندرونی انتظام
ہے۔ اس کو گورنمنٹ کے بطور دوسری "لٹھ رانی" کے ہیں۔
آمدنی اور کچھ اراضیات (۶) اور کچھ حاصل ہیں۔
دوسری "لٹھ رانی" اپنی خدمات اور ارضیاں کے حصہ سے
روزانہ پوچا کی مختلف توتیوں اور مندر کے مختلف توتوں اور
مواقع پر دے دیتی ہیں۔ (۷) ملاحظہ ہو سب سے پہلے کے حصہ کا خلاصہ
(۵۲) ان کی دوسری کی حد اکثر آمدنی ہے۔ "۵۲" کی ہے اور

11/20/2011

[illegible]

اور ایک خاص قسم کی ایک علیحدہ این کے تحت ایک خاص وقت پر
 اس سے خاص درجہ اور اجازت کی تعلق کیا جانی ہیں جس کے
 اجازات کے جو اس سے اکتائے جائیں وہ مقدمہ مناسبت سے
 رانی کٹھالی حرم کے کاموں میں حصہ رسانی اور ان کے لئے
 ان کی شہکار اور راجان کٹھالی کے رجوع کیا گیا ہوتا ہے۔
 اور ان کے لئے جو اس وقت پر تکمیل کے لئے تھے ان میں
 سرخ آواز موعوہ کے کٹھالیوں کی اراہی ابتدا سری ہوتا
 راجہ والی کو مٹائی گئی تھی اور ایک ذمہ داری تھی کہ جو تادیبی
 اس سے وصول ہوگی مندرجہ بالا مندر کے کام میں ضر
 کیا جائیگی۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ مندر کی حرمت
 ایک امامت تھی جس پر ابتدائی غلطی کے لحاظ سے آسانی کی فاضل
 اور ہونی چاہئے۔ اس وقت فیصلہ کا یہ مفہوم تھا کہ راجان
 اور اپنی شہکار کٹھالی اپنی فاضل رقوم سے حرمت کرنے کی
 ذمہ داری تھی۔ اب تسلیم کیا گیا ہے کہ مندر کی حرمت کا فرض
 ان دو کٹھالیوں سے کلیتہً متعلق ہے اور یہ کہ اس وقت سے
 دور قریب امداد کی ذمہ داری تھی۔ ذلیم کوئی الیہ بیان
 اس کرتے جسے لفظی ترجمہ سے البسا مطلب کل کے کہ اس
 کی شہکار کٹھالیوں کی تمام رقوم اس وقت مندر کے اعتبار
 میں دیکھی تھیں اور اوتھو رانی کٹھالی داروں کو اس اعتبار
 ہی غرض سے ہی اختیار حاصل تھا۔

اب بعض کٹھالیوں پر علیحدہ علیحدہ غور کیا جانا چاہئے۔ ہم نے
 قبل اس میں راجان کٹھالی اور اپنی شہکار کٹھالی کے اس واسطے
 اقبات کا حوالہ دیا ہے کہ ان کی فاضل رقوم مندر کی حرمت
 میں صرف کئے جانے کی مستوجب ہیں لیکن انادھام اور کٹھالی
 کٹھالیوں کا معاملہ دوسرے ہے۔ انادھام کٹھالی کے اہل
 این سے یہ تہذیب کا بڑی اثر ہے۔ انادھام کٹھالی کے
 صادر میں ہوا کرتا ہے۔ بالواسطہ متعلق ہیں۔ راجان کٹھالی کے
 ہوا کرتا ہے۔ ان کے فائدہ (بلا واسطہ یا بالواسطہ) کے لئے
 حصہ کیا جاسکتی ہے۔ یہاں پر اس میں اس لئے کہ کوئی نہیں
 اس کے بیان اس میں کیا جاسکتا۔ دوسرا یہ وہ وہ کٹھالی
 نے ہوا۔ ان کے لئے علیحدہ مندر کو رقوم داروں کے لئے کا
 کی حیثیت سے عمل کرتے ہوئے ہوتے ہیں۔ انادھام کٹھالی
 فاضل کو بیان کیا جائے جو مندر میں (۱) داروں کو
 اس میں ہوا کرتا ہے (۲) مندر کے رقوم داروں کا (۳)
 رقوم (۴) ایک کوڈ یہ کی حرمت اور ان کے لئے (۵) رقوم
 حصہ رسانی کی حرمت مروجہ سے متعلق کر لی جائے۔ فقرہ
 کی موجودگی میں فقرہ کے اس عام اور ہمہ گیر بیان کو انادھام
 کٹھالی قرار دیا گیا ہے۔ انادھام کٹھالی کے لئے رقوم داروں کی
 شان ہے وقت میں یہ جاسکتی ہے۔ یہ فاضل رقوم داروں کی
 رقوم داروں کی کٹھالی داروں کا دوسرے کٹھالی داروں کی
 کی حرمت کے دھوری کا بیان رہا ہے۔ یہ فیصلہ بابت مسئلہ
 (دوسرا ۵۳) یہ دوسرا نیز (دوسرا ۵۴) اب موجودہ
 مندر کے لئے تو وضع کرتا ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ انادھام
 کٹھالی کی فاضل رقوم کی حرمت یا دوسرے اجازت متعلقہ
 کے کام میں نہیں لائی جاسکتی کٹھالی کی آہالی صرف ان
 مقاصد پر صرف کیا جاسکتی ہے جو دوسرا نیز (دوسرا ۵۴) مندر
 میں۔ حرم میں ہوا کرتا ہے۔ انادھام کٹھالی کے نام سے جاری ہیں اور
 اس طرح سے سودی کی عظمت کو یاد کرتے ہیں۔ ان کے
 مثال جو دوسرے کٹھالی کے کٹھالی کے کٹھالی کے کٹھالی کے
 ہوتی ہے۔ کہ دیوی کی مورتی کو دی سے اٹھانے کے لئے خراج

ہائی کورٹ لاہور

مرامہ اولی دیوانی

نمبر صدر ۱۹۱۹ بابہ ۱۹۱۹ فصلہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۲
 باحلاس ریسٹرسٹس انٹینو و مسٹر جسٹس جمیل
 ایارام دیکس دیگر بنام امیر محمد وغیرہ مدعی علیہم
 رحمان مرغان مرامہ علیہم
 رہیں۔ رامن کے حق میں شہ۔ خاص معاملات۔ ناس
 رہائے شہ۔ ناس باجہ رہائے رہیں آیا مجموع ہے۔ مجموعہ
 مانعہ دیوانی ایکٹ ۵۱۰۸ آرتھر ۲۰ دل ۱۔

حکایت ہے اور ایک ٹیڈ جانہ اور ہونے کے متعلق رامن کے حق میں
 ایک ہی ڈرٹسٹل کے جائیں لیکن ہنن میں ٹیڈ کا کوئی حوالہ ہو
 اور اس کے ساتھ ساتھ تہہ کا حق می دونہ ہونہ ہنن ہنن ہنن
 معاملات میں لکھتے رقم لگان رقم سود کے مساوی ہو۔
 ایسے مقدمے میں لگان کے ناس رہائے شہ تحت آرتھر ۲۰ دل ۱
 ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱۰۸ میں رہائے ہنن کو جو رقم علیہم
 کے والیں لاپائے کے لئے کیجئے مجموعہ اہمیت کر کے لئے کوئی نہ ہو
 مجموعہ بنام عبدالغفور اڈین کینر طہ ۵۱۰۸ صفحہ ۱۰۲ کی
 تھیلہ کی گئی۔

ناہنا سنگہ بنام چنی لال۔ انڈین کینر طہ ۵۱۰۸ صفحہ ۳۶۳
 منبر کیا گیا۔

انڈیا اولی بندرخی ٹکڑی منیر جبار ڈسٹ جج اتر سر صدر ۲۲
 برن ۱۹۱۸۔

نجات مرغان پنڈت شیونارائن۔ آریس ولا فہر چند
 نجات مرغان پنڈت شیونارائن۔ آریس ولا فہر چند
 ہیہ صلہ۔ مدعیان نے اس رقم کی بازیافت کی ناس دے

کی خورد و کھانہ میں شریک ہو کر مدعی علیہم مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۲
 تھی۔ ناس میں شریک خارج کی گئی ہے کہ وہ آرتھر ۲۰ دل ۱ مجموعہ ضابطہ
 دیوانی کے تحت مجموعہ اس کے ہے اس وجہ سے کہ مدعیان نے لگان کی لگان
 رہائے شہ۔ ناس رہائے رہیں کی تھی جو اسے باجہ پر تھیلہ کی گیا تھا اس
 تاریخ پر کہ رہیں آرتھر ۲۰ دل ۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت
 یہ سود ہی ہے جو لگان ہے اور یہ کہ تھیلہ دھنی۔ وہ مقدمہ مات
 میں لکھی ہے۔ مدعیان نے فراموش کیا ہے اور تھیلہ ضابطہ دیوانی کے تحت
 آرتھر ۲۰ دل ۱ مطلق ہو سکتا ہے۔

رہیں مامیں یہ شرط ہے کہ مدعیان کو جانہ اور رہیں باجہ
 مجموعہ مدعی دی گئی تھی۔ یہ کہ مدعی علیہم باجہ سود بحال
 فیصدہ ارا مہوار ادا کرینگے اور یہ کہ جو لگان مدعیان کو جانہ
 مر ہونے سے وصول ہو وہ سود کی ادائی میں محسوب کیا جائیگا۔
 مدعی علیہم چہ ماہ کے اندر انھیں لکھ کر لینگے اور اگر وہ ناصر
 رہیں نو تاریخ انھیں لکھ کر سود ادا کرنے پر پینگے۔ مدعی علیہم
 کے عدم تعمیل کی صورت میں مدعیان کو اختیار دیا گیا تھا کہ
 وہ جب چاہیں رقم واجب معہ سود جانہ اور مر ہونے باجہ
 جانہ ادا سے یا مدعی علیہم کی ذات سے وصول کر لیں۔

بتیس یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعی علیہم کے جانہ اور مر ہونہ
 کو مدعیوں سے جانہ ماہ ۱۰ دسمبر لگان پر چہ ماہ کے لئے
 لیا ہے لگان جانہ ادا کیا جانا چاہئے اور عدم تعمیل کی صورت
 میں مر ہونے جس وقت باجہ رقم وصول کر سکتے ہیں۔

عدالت تحت نے مقدمہ ناہنا سنگہ بنام چنی لال کی تھیلہ
 کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ فریقین کے مابین ہر ایک
 معاہدہ ہوا تھا اور لگان محض رہیں کی سود کی ادائی کا ایک
 طریقہ تھا لیکن وہ فیصلہ ہوا تھا کہ رہیں تھیلہ کے مابین رہیں

راہدار ام
 بنام
 امیر محمد
 (الام)

صفحہ ۳۳

نہیں ہو سکتا
نام
نہیں ہو سکتا
(مدرسہ)

ان الفاظ میں ہے مجھے یہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ بالفرض اگر
اب کے متعلق اب روایت حال کر لیا ہے کہ اب کے زیر حراست
میں نہ رہے اور میری ہو کہ میرا نہیں ہے یہ سب کے اور ان کا کوئی حقیقت
کے مطابق مشرک اسٹیٹ کی جائدادوں کے مختلف حصے میں ہیں
یہاں کو کل مدعی کا ہونے کا لڑنے اور ہونے کے وہ مال کا مدعی ہے
مدعی کے حق کو تسلیم کیا ہے جو یہ ہے ایک کافی شہادت ہے کہ اس کا
قبضہ میرا نہیں ہے اس کے متعلق کے مدعی کے مقابلہ میں قبضہ مخالفانہ
ہو گیا۔

ان خود کی بنا پر میری علم ج کے حوالہ سے اتفاق کرتا
ہوں اور یہ مرفوعہ خارج ہو گیا ہے۔

جسٹس کوٹس ٹرائل میں بھی یہی سنا ہے اس قدر
میں مجھے دو امور افغان کے قدر کے لئے یہ خطر معلوم ہوئے
میں اول فرد ان قانون بہاد ماعت ہے جس کے متعلق لائن اول
کا جس نے کہ اس مقدمہ میں بنیاد طوالت سے بحث کی ہے اب آگے

یہ بتا کر وہ دوسرے صورت میں متعلق ہوتی ہے جبکہ ایک
شخص نے کہا کہ میں نے جہاں بھی کام ملا کر سنا اور اس صورت میں
جبکہ وہ شخص جو اس کے معاملات کی جانچ کرنا چاہتا ہو خود ایک
شہر کے رہنے والا ہے۔ اس حالت کے لئے میں کوئی نظیر نہیں پاتا اور
ان کوئی نظیر نہیں پاتا ہے۔ اور یہ مسئلہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
ایسا ہر امر میں اس صنف فائدہ سے دست برداری کی جارہی
ہے جو ایک کی فوری رد سے مطالبہ کیا گیا ہے

وہ سارا وہ وہاں شاہ زیر نیر ہے جو باہانوں کی مانگ لکھا
ہے یہ مسئلہ کو حشر رانا لہذا نے اس کے خلاف یہ بھی ہے کہ
اور یہ ان کا نہیں ہے ان کے کوئی انہیں کر سکتے۔ لہذا وہ
ایک عام مسئلہ کی نوعیت ہے۔ ہر حال میں اس کے لئے یہ نکتہ یہاں ہم

ایک خاص واقعہ کی جانچ کر رہے ہیں یہی موجودگی اس کے
قبضہ کے ان اولیٰ کا مناجاب اپنے نامانہ کے قبضہ مدعی کے
خلاف تھا یا نہیں۔ جواب یہ ہے کہ جو قبضہ اس کے
متعلق کہا وہ بالکل قابل افعال ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ وہ کس نسبت سے اپنے بیٹوں کی فائز مقام کی حیثیت سے
جائداد پر قابض رہی یہ ممکن تھا کہ اسے الفاظ با افعال سے
کوئی شہادت تھی کہ وہ اپنے متعلق بہ باور کرتی تھی اس کی
نیت تھی کہ ان کی جانب سے مدعی کے خلاف جائداد پر قبضہ
مخالفانہ رہے۔ ایک اگر اس نے اس میں کیا تو بالکل ان کے
قبضہ کے متعلق ایسی نسبت جو طرز عمل متعلق نہیں کیا جاسکتا
جو خود ان کے ولی کا جو ان کا قائم مقام اور کارند ہے
نہیں سمجھا جھٹل اس وجہ سے کہ وہ بالکل میں کسی نسل یا پس سے
مخالف نوعیت جو حقیقی قبضہ میں موجود نہ ہو پیدا نہیں
کیا جاسکتی۔

میری رائے میں یہ مرفوعہ نا کامیاب رہ سکتا ہے اور میں
جسٹس کے مجوزہ حکم سے اتفاق کرتا ہوں۔
مرفوعہ خارج کیا گیا

صفحہ ۱۶۲

<p>و جب الحق کی اس معصودہ دیکھی ہے جو مثل میں موجود ہے اور اس کا ایک بڑا حصہ طبع نہیں کیا گیا ہے اس میں سناؤ نہیں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق بعض انجانوں نے اس کے نام و سناؤ پر شک کیا اور اس پر حیران و رعب میں کیا جاتا ہے کہ وہ اس وقت موضع کے مالکان سے ملے ہیں اس سے قریب کیا اعلان کیا تھا۔ ہم نے ان کے لئے اس سے کچھ سے معاملہ کیا ہے جو عدالت تحت نے بتلایا ہے اور ہم کو کوشش ہوئی ہے کہ اعلان کنندگان اس موضع کی جامعیت کا کیا کیا ہے۔</p>	<p>اس میں سناؤ کے فقرہ (د) میں ایک مرتبہ حق حق منفرد رواج معلوم ہونا ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر ایک حصہ دار اپنی ارٹھی یا اپنا حصہ اپنے قبضہ کی حد تک بذریعہ بیع یا رہن منتقل کرنے کا حق رکھتا ہے جس وقت انتقال عمل میں آتا ہے شرط قابل لحاظ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حصہ کو منتقل کرنا چاہے تو سب سے پہلے اس کے قریب کا حصہ دار اس کو حائل کرنے کا سعی ہوگا۔ اور انکار کی صورت میں اس کے دوسرے حصہ دار بھی ہونگے اور اگر تمام انکار کریں یا ایک محض قول قیمت نہ لگائیں تو حصہ کسی شخص ثالث کے حق میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی حصہ دار کو شفعہ کا حق حاصل نہ ہوگا۔</p>
<p>اس سے متعلق مزید حوالہ ہے جن کا اسی طریقہ پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان تمام قطعہ داروں کے متعلق تجویز کرتے ہوئے مالکان موضع کا استفسار ہے کہ ان خاص فائدہ مند روت وغیرہ یا والی مالگزار کی کورٹ میں ان کی زمینات رہا ہیں جس سے بھی غلطی ہو گیا ہے کہ اس سے کسٹ گان یعنی مالکان کسی طرح پر ان کی مزاحمت نہ کر سکیں۔ ان سے کچھ مزاحمت نہ کر سکیں۔</p>	<p>اس میں سناؤ کے فقرہ (د) میں ایک مرتبہ حق حق منفرد رواج معلوم ہونا ہے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر ایک حصہ دار اپنی ارٹھی یا اپنا حصہ اپنے قبضہ کی حد تک بذریعہ بیع یا رہن منتقل کرنے کا حق رکھتا ہے جس وقت انتقال عمل میں آتا ہے شرط قابل لحاظ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے حصہ کو منتقل کرنا چاہے تو سب سے پہلے اس کے قریب کا حصہ دار اس کو حائل کرنے کا سعی ہوگا۔ اور انکار کی صورت میں اس کے دوسرے حصہ دار بھی ہونگے اور اگر تمام انکار کریں یا ایک محض قول قیمت نہ لگائیں تو حصہ کسی شخص ثالث کے حق میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی حصہ دار کو شفعہ کا حق حاصل نہ ہوگا۔</p>
<p>دوسری سناؤ میں جس کا حوالہ ہمارے روبرو دیا گیا ہے وہ مرقعہ اولی نمبر ۲۹۹ یا ۲۹۸ کی منسل کے صفحہ ۱۱ پر طبع ہوئی ہے یہ موضع دو دو ہی کا مجموعہ کہیوت کے نام سے موسوم ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ فصلی مطابق مسئلہ ۱۸۸۳ء میں مرتب کیا گیا ہے جس وقت کہ گورنر کے پور میں تب و بستان کا کام جاری تھا اس میں سناؤ نہیں بھی غلطی ہو گیا ہے کہ موضع دو دو ہی شہر مکمل طریقہ دارمی کی صورت میں اب کیا موضع ہے۔ پہلے دو اندراجات میں فی حصہ ۸ کے دو حصوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شام برن سنگ وغیرہ سے متعلق ہے جن کا ذکر کہیوت کے نام پر کیا گیا ہے اور دوسرے میں ایک بہان بناب سنگ وغیرہ سے متعلق ہونے کا ذکر ہے جو کہیوت کے نام پر کیا گیا ہے۔</p>	<p>اس میں سناؤ کے فقرہ (د) میں جو طبع نہیں کیا گیا ہے لیکن جس کے متعلق ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ مثل میں موجود ہے ایک مزید حصہ اس اعلان کا جو مالکان موضع نے اس وقت یعنی ۱۸۹۹ء میں کیا تھا مندرج ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس موضع دو دو ہی میں ایک رقبہ ۹۴ سیکڑ ۱۰ اسوے بند کوسن ارٹھی میں رہتی ہے جو دو شخص اند روت اور سند روت یا نڈ سے سے متعلق رکھتا ہے اس میں دوسرے دو قطعہ</p>

کیا اس کا تمام معاملہ مالک زاری کا ایک ہی نمونہ ہو گا جس کا ہمیشہ
 کر ٹیکس تنک کی رپورٹ کے فقرہ ۱۰ صفحہ ۵۶ پر آجھوئے تھا اس
 نمونہ میں اضافی داران کے متعلق مسٹر ٹن کی تعریف کا حوالہ
 دیا ہے۔ ہم یہاں یہ سمجھتے ہیں کہ اس فقرہ کی مکمل نقل کر دیں گے
 حسب ذیل ہے۔
 "آخرین دبست کے وقت مسٹر ٹن نے یہ تحریر کیا ہے
 اس پر گرنے کے طریقہ قبضہ داروں کا ذکر کرتے ہوئے کثیر التعداد
 برت اور خود مختار حقیقت ہائے اضافی کا ذکر ترک نہ کیا جاتا تھا
 یہ اضافی کے جوڑے قطعات میں جو تقریباً ہر موضع میں واقع
 ہیں جن پر ہزار اکثر صورتوں میں بجائی لگان قبضہ ہمارا ان کی
 ابتدا اس عام جائداد کے انتقال سے ہوئی جو اشخاص جن کے
 حق میں اس پر گرنے میں موجودہ صدی کے اوائل میں کیا گیا تھا
 اور جس کا حوالہ سرآوردہ تلف اروں کی ابتداء اور سابقہ تاریخ
 کا ذکر اس وقت دیا گیا ہے کہ زوار اور ٹنلس "زمینداروں نے
 حق میں اس میں کٹان کے اور ملکیت کے درمیان کوئی شخص
 رہے۔ کوشش اپنے موضوعات کو کسی ایک یا دوسرے مقدمہ تلف اروں
 کے حق میں منتقل کروا جنہوں نے اسی زمانہ میں پر گرنے میں اپنے
 قدم جمائے اور صرف اپنے لئے ایک چھوٹا قطعا اضافی مخصوص
 کر لیا جو ان کی عین سیر برو کے لئے کافی تھا دوسرے موضوعات
 کی صورت میں جن کو ملحداروں نے بہ جبر عصب کر لیا تھا ان کے
 لئے اس میں ایک صاحت کی کہ قدیم مالکوں کو ان کے متعلقہ موضوعات
 میں بعض محدود و قطعات اضافی پر قبضہ باقی رکھنے کی اجازت
 رہی اس طریقہ سے اکثر برت اور خود مختار اضافی واری
 قبضہ عات ہر اس موضع میں کثیر التعداد میں پیدا ہوئے
 اور جو عہدہ داران نیا دبست کے لئے دو اسباب سے

بھی بجا تلف کا دعوہ ہے جس ادا بوجہ ان کی صحیح حد و کے متعلق
 دوامی مزاج کے اور ثنائی بوجہ اس وقت کے ہو گئے غنٹ کے مطابق
 کے مناسب حصہ کو ہر ایک پر تقسیم کرنے میں ہوتی ہے ان قطعات
 اضافی کے مالکان موضع کے زمیندار کے بلا واسطہ اختیار قبضہ
 اور ان کا انتظام کرنے میں تاخیر اکثر برت زمینداروں کی
 صورت میں مالک زاری جمع بر حسب قبضہ ہائے مالکانہ
 الونس پاتے ہیں؟
 ہم نے پہلے ہی اس فقرہ کو ظاہر کر دیا ہے کہ جس کا مدعا
 ہے اب ہمارا تعلق ہے وہ سب ہوا جو بنا پر گرنے میں جس کا
 حوالہ مسٹر ٹن نے اپنی تعریف میں دیا ہے وقوع ہے۔
 ہم اسی رپورٹ دبست کے دوسرے فقرہ کا
 بھی حوالہ دیتے ہیں یعنی فقرہ ۵۶ کا جو صفحہ ۵۲ پر ہے۔
 اس میں بھی ہمارے دار بند دبست نے مسٹر ٹن کی جو عظیم گڑھے
 عہدہ دار بند دبست سے تعریف نقل کی ہے لفظ اضافی داران
 کی ایک تعریف ہے۔
 مسٹر ٹن نے لفظ اضافی کی اس طرح تعریف کی ہے
 ایک قطعا اضافی ہے جو اگرچہ موضع اور مالکان کے رتبوں میں
 داخل ہے لیکن حیر ایک خاص پے پر قبضہ رکھا جاتا ہے
 اور موضع اور مالکوں کے دوسرے حصہ میں حقوق اور
 مرفق کی حقیقت کو منتقل نہیں کرتا؟
 اب مضامین کی شہادت دستاویز کی طرف توجہ کرتے
 ہوئے پہلا کا فہم توجہ کا محتاج ہے وہ واجباً لوض
 ہے جو ملکہ میں مرتب کیا گیا تھا اس دستاویز کا ایک
 مختصر انتخاب مرقعہ اولی نمبر ۲۹۱ باب ۲۲۲ کی مثل
 مطبوعہ کے صفحہ ۱ پر طبع کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے مکمل

روں پر ساری
سام
اسد و ماس
(۱۰۸)

کرنے کے بعد اپنے ٹیک کی شراکت کے مطابق اپنے ٹیک کی رقم مالکوں کے
یاں جمع کرنا ہے جو خود مالگزار ہی سرکاری ہے۔ ایوان سرکاری ہے
میں جمع کر کے مالگزار ہی کی رسائی حاصل کرتے ہیں
ان دو اندراجات کے بعد ہی ہم کو اور دو اندراجات نمبر ۱۲
جو ارٹھی شملات کے قطعہ سے متعلق ہو رہے ہیں۔ ایک بار
بیان پر ماب سنگہ وغیرہ کی شملات ہے جو جہاں میں ۸ بیگ
سے کچھ زیادہ ہے دوسرے شملات دو عالم ارٹھی موضع
ہے جو ۱۹ بیگ ہے۔

ان چار اندراجات کے بعد ہی اور چار اندراجات نمبر
۵-۶-۷ اور ۸ ہیں۔ اندراجات نمبر ۵-۶-۷ دو انٹی
سے جو ارٹھی اروں کے نام موسوم ہیں متعلق ہونا چاہیے کہ
یہ وہ محض ان ہے جو اندراجات کے اوپر درج ہے ان میں سے
پہلا اندراج نمبر ۵۔ اندروت کی ارٹھی سے متعلق ہے جسکی
نسبت ہم یہ جانتے ہیں کہ مرٹھان اس کے قائم مقام ہیں
ان رجالات نمبر ۶ و ۷ دوسرے انخاص کی قبضہ جائیداد
سے متعلق ہیں جن سے مفاد یہ ہذا میں ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے
اخیر اندراج نمبر ۸۔ ایک چھوٹے رقبہ سے متعلق ہے جسپر
سنگہ دت مشل سنگھپ تالمن ہے اس کو کاغذات میں مشل
سنگھپ تالمن کے ظاہر کیا گیا ہے۔

موضع کے اس حصہ اور رقبوں کے بیان کے ساتھ
ایک محولی بیان ہے جو ایسے کاغذات کے ساتھ رہتا ہے
اور جس کی تعبیر مسئل ایک اجب العرف کے بجائی ہے اور
اس کے فہرہ میں جو شفقہ کاروان حسب ذیل بیان کیا گیا
ہے اگر کوئی شخص اپنی جائیداد حقیقت کو معلوم کرنا
چاہتا ہو تو یہ ایسی جہائی اور رشتہ دار قریب کے حق

میں منتقل کرنا چاہئے اور اس کے بعد رشتہ دار بیگ کے حق میں انکار
کی صورت میں اس کو ٹیک کے حصہ داروں کے حق میں ہر اس کے بعد
موضع کے حصہ داروں کے حق میں منتقل کرنا چاہئے اگر اس میں
سے کوئی بھی نہ لینا چاہئے یا معقول قیمت نہ ہے تو منتقل کنندہ
کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنا حصہ جس کسی کے حق میں چاہئے منتقل کرے
مرٹھان نے اپنے جتن کی بنیاد اس فٹیاں میں یہ لپی ہے
جس کا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ
وہ حق شفقہ کے مقاصد کے لئے مثل موضع کے حصہ داروں
کے فرض کے جانے جا بہتوں اس کے متعلق ابھی قابل یادداشت
ہے کہ جو واجب العرف اس کو بیوٹ مرتبہ ۱۲۹۳ فصل
کے ساتھ منسلک ہے اس پر نہ صرف ان اشخاص کے
رخا ہیں بلکہ موضع کے مالک ہیں بلکہ اس پر اندروت اور کم اہم
ایک لہری دار کے بھی دستخط ہیں ہم یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں
کہ ٹیک اگر والانے اسی واقعہ پر بہت زور دیا ہے۔

سب کے اخیر میں ہمارے سامنے دس اوپر نمبر ۱۲ ہے جو
موضع دوہی کے تیار و بستہ کہیوت کی ایک نقل ہے جو حالت
بند و بستہ ۱۲۳ فصل مطابق ۱۲۹۱-۱۲۹۲ میں مرتب کی گئی
اس وقت تک بظاہر موضع کے انتظام میں کہہ نہیں سکتے
ہو گئی تھی اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس کے درپیش کے
دراں صرف ۱۲ ایک حصہ ہے جو اوپر میں پر تاج
نمبر دار کی حاکماد کے طور پر درج کیا گیا ہے اس اندراج کے
مقابلہ میں ہم سرکاری مالگزار کی کا ذکر کرتے ہیں اور اخیر
خانہ میں ہم کو ایک ضمیمہ ملتا ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ
موجودہ مالکان کون ہیں اس خانہ سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اس وقت تک کہ یہ مسئل مرتب ہوئی مالکوں کے قبضہ میں

سرولی بر باد
شام
طایفه دیوار سنگ
از کعبه باد

[illegible][illegible]

۱۲۸۹

[illegible]

درجہ صفت ۱ اکثر اگر والا کی سخت کاریزادہ حصہ اس نمونہ
میں ہے جس میں بحال بد و بست کا کہوٹ بات ۳۲ فصلی
مرتب کیا گیا ہے انھوں نے ظاہر کیا ہے کہ موضع کے مختلف تفصیلی
حقوق مؤثر اور گورنمنٹ کی تحفہ مالکوں کی تفصیلی ظاہر
کر کے ہو تمام کی ایک میزان کی گئی ہے اس لئے وہ ہم سے یہ
قرار دینے کی اس عداوت میں کہ اس سبب کا نتیجہ ہے کہ ان کے
ملوک میں جو دوسرے انداز کی جائدادیں حق رکھنے ہیں
اُسی وجہ سے ایسے اشخاص ہیں جو محال میں حق رکھتے ہیں اگر
اس مفید میں بعض بیان کے سوا کسی اور شہادت موجود
نہ ہو تو اس بحث کے موافق کچھ کہا جانا ممکن تھا لیکن موضع
کی سیاحہ تاریخ جو متعدد کاغذات سے ظاہر کی گئی ہے ہمارے
سامنے ہے لہذا ہم کو یہ قرار دینا چاہئے کہ اس موضع کے ارضیا

جسٹس کلونٹ سہکے میں اتفاق کرنا ہو۔

ایقوہ خانیہ کا کیا

ملانی کورٹ الہ آباد

بکرانی دیوانی

نمبر مقدمه ۹۰ باقیه (۱۹۴۲) منقضه ۵ و سیمبر ۱۹۴۲

باجلاس: ہر مسٹرین گیت و مسٹرین والٹ

جہنگو سنگہ ریہی سپام شیش سنگہ ماری علیہ

سائل فریقہ نشانی

نابالغ۔ فیصلہ ثالثی۔ فرق نابالغ۔ مجدد سیر و ثانی کرنے
کے لئے مصالحت۔ عدالت کا فرض۔ نابالغ کا فائدہ۔ مجموعہ
ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ ضمیمہ ۲۔

چونکہ فضیلہ ثانی فریقین پر واجب تعمیل ہے اور جب اسکا

ایک مرتبہ یہ ہوا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔
وہ شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔
وہ شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔
وہ شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔
وہ شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔

کلمہ ہو
 شمس پر اشراق ہے کیا ان کے حقوق سے سدا سدا
 ایا کوئی کا اندازہ نہیں جو سایہ اور تہاس اقدار
 زور اور کائنات کی بلبل ہے اور کسی حج کو تو کسی ہدف
 دیوانی کی عقیقات کو نہ ماسہ اس انقیاد کو کاظم
 لانا چاہیے۔ جبکہ اہتمام نہ ہوں اور کیا بنا باقی
 کی رضامندی کا سوال شامل ہو کسی عدالت کو کسی
 معاہدہ کو راستہ جو نظر کریں انامنی کے جیتا سے دستار
 ہو گیا کسی تو سب کرنے کی حد تک ہو چکا ہو اپنی منظور
 نہیں ہی چاہیے اور نہ کیا نسبت کیلئے اس کو سنا چاہیے
 بغیر اس امر کا اطمینان کہ وہ انتظام پیش کردہ ایک نئی
 اور بنا باقی کے فائدہ دہی ہے۔

نگران دیوانی بناراضی حکم سبارٹو نیٹاج گورکھ پور

مجاناب رائل مٹرسٹیل اپرٹا و سہنا بیعت واکٹر لیس ایم پیٹیمان
مجاناب فریق ثانی ہندت نریشور پسادا دیادیا بھاسہ مٹرسٹیل
بیس سینا

جنس سنگیت چونکہ اس حکم سے جو ہم اس وقت ہمارا زنا ہے
ہیں اس درخواست کا بالکل فیصلہ نہیں ہوتا۔ لہذا اسکو اس سے
زیادہ نہیں کہنا چاہیے جو عدالت تحت پر اسے حکم کو واضح کرنے
کیلئے نہایت ضروری ہو ایک مقدمہ جس میں نیدرلینڈ میں ایک

<p>۱۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۲۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۳۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۴۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۵۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۶۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۷۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۸۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۹۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۱۰۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے</p>	<p>۱۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۲۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۳۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۴۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۵۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۶۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۷۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۸۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۹۔ جس کے لئے کہ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے ۱۰۔ اگر کوئی ایسی اصلاح نہ کرے کہ وہ چاہے</p>
---	---

زبان اشفاق العقیار چل مولا ہمارا ہوا۔ اے ادا
صورت یار۔ فائدہ پہنچا۔ ہمارے پاس ہے کہ بد کام ہمارے
ایسی حالت میں۔ قرار دیا۔ انھوں نے کہ وہ چارے کو مانا بلکہ ہم
حق رکھتا ہوں دوسرے اور کے قلعہ نظر میں نہیں تھا کہ کمر کا کے قرضہ جاستی
کے متعلقہ اوقات کو لیغور دیکھا جائے تو یہ ظاہر ہو جائے کہ اس قرضہ
کی قانونی ضرورت تھی جیسا کہ مٹے پھٹے ظاہر کیا ہے۔ ہمارے اس
کے ماش واکر نے کے بعد ہی اسپتال کی متعلقہ جا یا دون کی
نگرانی کے لئے ایک سپور کافر کر کیا گیا تھا۔ اس طرح پیرا رام
اون تمام ذرائع سے جسے کہ وہ اپنی بسر برد کرتا یا متعلقہ میں ہوا
کے محروم کر دیا گیا تھا۔ یہ اس کے لئے بالکل لازمی تھا کہ وہ ہمیں
اس کے طائفہ حاملوں کے مقابلہ میں اپنے حق کی حفاظت کیلئے
قرضہ لیتا ان حالات میں ہوتا تھا کہ کمر کا کے اس کو روپیہ قرضہ
اور میری رائیں یہ کہنا ناممکن ہے کہ اون قرضہ جات کی قانونی
ضرورت نہیں تھی۔ مقدمہ شکر بھارتی سوامی بنام ویکیا مانگ (۴)
اس امر پر قطعی ہے وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں ایک شخص
وید یا شکر کے حق پر جو جا یا دوائے کھٹ پر قابض تھا حملہ کیا
گیا تھا۔ وید یا شکر نے اپنی بلاترقیات اور مقدمہ متذکرہ کی جوابی
کیلئے قرضہ لیا تھا چیف جسٹس سارنٹ نے نتیجہ اخذ کیا کہ وہ
قرضہ جو ایسی حالات میں کہ کھٹ کے سوامی کے ضروریات پوری
اور کھٹ میں آسائش قائم رکھنے کے لئے لیا جائے تو کھٹ کے رسم و
رواج کے لحاظ سے ملحوظ رہا ہوا قرضہ مقصود ہو گا۔
وکیل سارنٹ جسٹس جے آر بورڈر ویڈیوٹس کی گئی تھی۔ مگر انہوں
خیال کیا کہ یہ نظریات نہیں ہوتی کیونکہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ
اولاً ہمت سیرام داس جو اسپتال کا حقیقی مہنت تھا۔
دوم یہ کہ قرضہ نیک بنتی سے لیا گیا تھا اور اس کے حق کی حفاظت

پارا رام سوچا کہ میں کیا تھا گوہر کا وہ حقیقت یہ باور رکھنا ہے کہ
وہ آسمان کے فائدہ کے لئے قرضہ دیر پا ہے جہاں تک کہ
پارا رام کا دل چاہتا ہے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ یہ
وہ دینے کے لئے کہ وہ جو وہ نہیں ہے کہ مہنت سیارام کا
سوچا تھا کہ اس کا مہنت نہیں ہے۔ جہاں تک کہ وہ دوسرا امر کا
تعلق ہے۔ قرضہ بلاشبہ اس وجہ سے لیا گیا تھا کہ سیارام اس
بمقابل اس ملک مخالف راہجو رہا۔ یہ اس کر رہا تھا اپنے
حق کی حفاظت کرے۔ مقدمہ باہر دیا تھا گوہر کا وہ مہنت
سیارام اس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ جہاں تک کہ اس کی امر کا
تعلق ہے اس تجویز پر کہ میں کیا تھا گوہر کا۔ اس میں اس سے جلد
یہ اپنے حق کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ قرض دیا ہے کہ وہ اس کی
وجہ نہیں ہے کہ قرضہ نیک نہیں سے دیا گیا تھا۔ بلاشبہ میں کیا تھا
گوہر کا نے یہ قرار کیا تھا کہ وہ چاہے۔ اس رقم کے جو اس
نے مجانبہ پارام دیا ہے اس میں کیا ہے ایک لاکھ سے زیادہ رقم
پایا گیا۔ لیکن اس کو اس رقم کی دگری نہیں ملی۔ جس کا اس
سے بمقابلہ سیارام اس رقم سے کیا تھا۔ اس کی
دگری اس رقم کے متعلق تھی جس کو اس نے فی الواقع کیا
اس سے حق کی حفاظت ہر صورت کیا تھا اور اس رقم پر
اب اس قول کو دیا گیا تھا۔ میری رائے میں اس میں شبہ کرنے
کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جو رقم میں کیا تھا گوہر کا نے سیارام اس
کو اپنے حق کی حفاظت کے لئے قرض دی تھی وہ نیک نیتی
سے دی گئی تھی۔ مقدمہ راجہ پیارے دھن مکرئی بنام
نزیہرانا تھا مکرئی (۵) بالکل تعلق ہے۔ اگر قرضہ کی مالوئی

(۵) کلکتہ و کچی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۲۱۲۔

<p>روز سالیات</p> <p>میں 'یلم' جہ سے ہوا کہ اکثر جہ شہاد کا صاف</p> <p>والا ڈگر</p> <p>دور (دور)</p>	<p>اس کا کھنکھ ہے۔</p> <p>یہ 'یلم' جہ سے ہوا کہ اکثر جہ شہاد کا صاف</p> <p>والا ڈگر</p> <p>دور (دور)</p> <p>یہ 'یلم' جہ سے ہوا کہ اکثر جہ شہاد کا صاف</p> <p>والا ڈگر</p> <p>دور (دور)</p>	<p>یہ 'یلم' جہ سے ہوا کہ اکثر جہ شہاد کا صاف</p> <p>والا ڈگر</p> <p>دور (دور)</p> <p>یہ 'یلم' جہ سے ہوا کہ اکثر جہ شہاد کا صاف</p> <p>والا ڈگر</p> <p>دور (دور)</p>
--	--	---

کلیڈ زماختہ

نام

پشتہ جگر

(نام نہ)

مضرت حق تو اوس سے یہ نتیجہ نکلتا جاسکتا ہے کہ جبار اس وقت
مرنے کا سیرام داس کو ایک جانور سمجھتا اور اگر وہ بالادہ
جایدادوں کو منتقل کر سکتا تھا تو وہ جایدادین اوس دگر
کی عقل میں بوجھتا تھا گوئکہ اس کا مقابلہ سیرام داس
قرضہ کی بنا پر جو سیرام داس بطور جاتا پایا تھا حاصل کی جاتی
رق کی جاسکتی تھیں میری رائے ان مقدمان پر مبنی
ایک جانور اور مناسب حق جایدادوں کی خرید سے حاصل کیا ہے
اور وہ اوس ہتھکڑے سے نہیں ہیں کہ وہ دھڑلے سے
جیسے کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

ہاں تک کہ دو متراکض کا تعلق ہے یعنی کہ بینا تھوڑا
سلسلہ جایدادوں پر دلچسپ نایاب نگرانی کی اطلاع
۲۰۰ روپی فریبانہ اخفا کیا تھا۔ ولیم سیرام داس کا فیصلہ
مراعات کے سبب ہے اس فیصلہ سے نظام پر ہوتا ہے کہ چھینا
رہنا سابقہ قسملی مقدمہ ۱۹۵۵ء باجہ ۱۹۵۵ء میں ایک دفعہ است
تیس کی حق جایدادوں کے بارے میں متعلق اطلاع دی
گئی تھی یہ بالکل صحیح ہے کہ اشتہار نیلام میں اس بار کا ذکر
نہیں کیا گیا تھا لیکن یہ عیون کی نہ کثرت بحال رکھنا ممکن
ہے کہ بجانب دگر دار فریبانہ اخفا کیا گیا تھا۔ مقدمہ
کہتر و موہن دت سام شیخ دلاور دہا اس امر پر قطعی ہے
ڈرائے اوس مقدمہ میں یہ قرار دیا کہ اگر کسی مشتری نے کوئی
جایداد خریدی ہو جس کا حق منافع ہو یا وہ منجانب گریبا
قریب یا ترک کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو تو وہ حسب احکام
تالون اپنا چارہ کار اختیار کرنے کا مجاز ہے۔ لیکن اس کی

کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایسا ہمارا دستور کیا نام کے حق میں
مداخلت کرے اور محض اس وجہ سے کہ مشتری نیلام سے ایک ملک
حق خریدتا ہے نیلام کو فروغ دے۔ اس وقت کے بعد صواب و کرہ
وقت دستور ملک کے اس نظام کے تحت یہ نظام کیا ہے
نیلام میں جو بنیادی چیزیں خریدی جاتی ہیں وہ سیرام داس
کے مشتری نیلام پر خریدی جاتی ہیں کہ سیرام داس
اور یہ چیزیں کہ دیوں دگر دار جایدادیں قابل بہت خرید
رکھنا۔ اس نظام پر کیا جاتا ہے کہ سیرام داس کو فروغ دے
دی تعلیم بارونہ شیخ دگر دار کی کہ یہ چیزیں کیا سیرام داس
مراعات نظام اور فیصلہ دگر دار کے مدد سے اس سے منفعہ اور
مراعات کے ہونا۔ اس وقت کے سیرام داس کے سبب فراہم کرتا
ہوں۔ مشتری نیلام کو جاسکتا ہے کہ وہ خود یا منافع
بجانب یہ سیرام داس کا ہوتا ہے اور یہ سیرام داس کے حالت میں
کر دین کہ جو کہ روپی تاریخ پر استدعا نیلام اس کے حق میں
منظم کر لیا گیا تھا۔

حبیب منٹل میں اتفاق کرنا ہوں

مراعات خارج کیے گئے

یہ تصنیف کے لیے فی الواقع اس پر مبنی ہے۔
 نیت یہ ہے کہ درخواہ ہوا کہ اس کی کچھ باتیں یہ فیسر کا
 در اثرائت ہوگی۔

پیشکش گنجل میں اللہ تعالیٰ کو سلام
 ورحمہ است خارج کی گئی

ہائی گورنمنٹ الہ آباد

مرافت تانی دیوالی
 بہر مقدمہ ۱۸۸۸ء بمطابق ۱۲۹۸ھ منقطعہ یکم جون ۱۹۲۳ء
 باحلاس بدست مقررین اور بدست مقررین پیشکش
 محمد زین خان وغیرہ پنجاب نور الحسن خان بیک
 مدعیان۔ مرافقان۔ دیگر مدعی علیہا۔ مرافقہ علیہا
 شرح اسلام۔ وقف۔ واقعہ لاہور میں داخل خارج اسلام
 کہے جانے کا اثر واقعہ اور اس کی زوجہ کا کمال آمدنی پر
 بنی زندگی تک انصاف باقی رکھنا۔ وقف۔ لکھا جو از
 اگر کوئی شخص اپنی حاید اور وقف کرتے وقت ہوا کہ یہ لاہور
 قرار دے اور حیدیت ایسے موقوفی کے چاہیاد کو اسے فقہ
 دیکھے تو قبضہ دینے کی وجہ سے وقف کا عدم نہیں ہوا اگر
 کہ وقف سے عینیت ایسے موقوفی کے لکھا کہ اس کا اصل خارج
 کر لیا ہو۔

محمد عبد الباقی خان بنام محمد عبداللہ خان الدین کیس نمٹا
 صفحہ ۲ کی تعلیم کی گئی۔

اگر کوئی واقف موقوفہ چاہیاد کی کمال آمدنی کو عین سے
 علیہ اپنی زندگی تک یا اپنی زندگی تک اور اپنے بعد اپنی زندگی
 کی زندگی تک مخصوص کرے تو اس حالت میں بھی وقف نہ
 ہے اگر بالاخر چاہیاد وقف کی مناسب عرض کے لئے مقرر ہو گیا

محمد زین خان
 سام
 نور الحسن خان
 (الہ آباد)

جون لی لی بنام عبداللہ حاکم ان کے پیشکش (سلسلہ قدیم) جلد
 صفحہ ۸۸ کا سام علی سراج ہائی سیریا کی سام سرکیم ہائی سیریا
 ۱۱۶ کسر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ کی تعداد کو کچھ
 سکال میڈام اسم سکال لال لالہ رائیں لاریور کے کا کسر جلد ۲
 ص ۱۱۶ محمد احسان اللہ جہاں ہری سام امر خد کٹھ واڈین
 لاریور کٹھ جلد ۱ صفحہ ۱۸ کا نو ۱۱۸ دیا گیا۔

مرافت تانی بنام راجی دگری سرمدہ اول شیل لکھنؤ کا نور سورجہ امر خد
 خانب مرافقان۔ ڈاکٹر کے ساین کٹھ۔

منجانبہ مرافقہ علیہا۔ مسز اقبال احمد ولس۔ رضا علی۔

تجدید صلیہ در سوال جو ان دو معلقہ مرافقوں میں بعض تصنیف میں
 کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ موقوف نامہ محمد عبداللہ علی خان اور اس کی
 زوجہ نے ۲۶ مارچ ۱۹۰۹ء کو مکمل کیا تھا جائز ہے عبداللہ علی خان
 سے وقفہ کو اور اس کی زوجہ اس کے چند روز بعد ہی فوت ہوئی
 اور جو وہ مال اس کی اس کے بہائی محمد علی خان نے بموجب شرح اسلام
 میں اس کے وارث کے جو اس جایداد میں اپنے قانونی حصہ پر
 کا خود چاہا ہے دائر کی محمد علی خان کارروائیات کے دوران
 میں اس نے اور مرافقان اس کے قائم مقامان قانونی میں
 کے مقررین میں محمد علی خان نے اپنے عرضی دعوے میں انکا
 کہ اس کے کوئی وقف کیا گیا تھا۔ اور مزید برآں یہ بیان کیا ہے
 کہ اس نے وقف کیا تھا وہ فرضی اور سازشی تھا۔ وقف نامہ کی
 مکمل برآں محمد علی سے اختلاف نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے
 اس کو اس وقت تصور کیا ہے جس کا نفاذ فی الواقع عبداللہ علی
 خاں نے اس کو وعدہ کیا کہ وہ اس کی وفات تک نہیں ہو سکتا تھا لہذا
 اس نے اس کو وعدہ کیا کہ وہ اس کی وفات تک نہیں ہو سکتا تھا لہذا
 تصور کیا ہے اور باقی چاہیاد کے متعلق دعویٰ دگری کیا ہے۔

[illegible][illegible]

منظر حاضر اس مرتبہ میں متعلق ہے، یہ کہانی کفالت
مقتضیٰ ایسی ڈگریا کے جانے سے جو وہ مقدمہ میں کوڈیٹر
کے بار کفالت کے وجود میں آنے کی وجہ سے بن موبہن کی
کے بعد سلام پر کسی طرح کے بار کفالت سے شر نہیں بڑھ سکتا تھا
اور اگر کوڈیٹر اپنی جہ سے کسی ڈگری کے متعلق تقسیم حصہ
رسد کی وجہ است کرنے سے محروم کیا جائے تو کوڈیٹر کا
باقی نہیں رہی جس کے مقابلہ میں وہ اس ڈگری یا بار
میں کی تعمیل کر اسکے۔

اس امر میں شک ہے کہ آیا ضمانت نامہ رام غریب کے حصہ کے زمین پر اس معنی میں موثر ہو سکتا ہے کہ اس کے کوٹہ میں سے کو کمال حصہ کی بیباقی میں رام غریب اور اس کے حصہ پر نالش کر کے کا حق حاصل ہو۔ دستاویز میں خود یہ اقرار ہے کہ لکھو ٹیڈ میٹر زرفنڈ کی ڈگری کی تقسیم میں رام غریب کی جابجا دون کے مقابلہ میں کارروائی کر گیا۔ اور محض بقایا کی صورت میں رام غریب کے دوسرے حصہ داروں کے حصوں کے مقابلہ میں زمین نافذ کیا جائیگا۔ لیکن وہ امر موجودہ درخواست

الحسن بن الحسن
بن الحسين

(۱) اندیکه تیر حبلہ ۶۲ و ۱۵۵ (طائر سند صفحہ ۹۴)

اگرچہ (۱) یہ قرار دیا گیا تھا کہ ختم احکام آرڈر ۲۱ رول ۱۱ میں
 کی ریزہ اس میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی کہ وہ
 درخواست درج رجسٹر کرنی ہو۔ پس یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر
 ڈگری کی اور طریقہ سے ایسی ڈگری کی تعمیل کرنا چاہنا ہو جو
 درخواست میں نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اس عرض کیلئے
 ایک جدید مقدمہ شروع کرے۔ یہ حال مقدمات بالعدین اور
 علی الخصوص مقدمہ گیارہ لکھار رائے بنام شامہ سندھین
 (۱۲) اور اس عدالت کے ایک حال کے
 تہمید رام سرین پرشاد بنام بالورام بہادر (۱۳) میں یہ قرار دیا گیا
 ہے کہ ایک ایسی درخواست جو جائیداد کی حیدر پرست داخل کرنے
 کیلئے دی گئی ہو جس میں خلاف تعمیل کی استدعا کی گئی ہو ایک مرتبہ
 تعمیل نہیں کی جاسکتی۔ یہ حال موجودہ مقدمہ ہر دو مقدمات
 مذکورہ بالا سے زیادہ ترصافہ ہے کیونکہ موجودہ مقدمہ کی تعمیل کی
 درخواست سے متعلق ہر دو مقدمات میں یہ فیصلہ دینا پڑے گا کہ
 دائرہ اس سے متعلق کی ترقی و نیلام سے کرے کی درخواست کی
 تھی اس کے ناکافی ثابت ہونے پر بندہ فرقی و نیلام جائیداد
 پر ہو۔ یہ ہی مسئلے یہ بالکل واضح ہے کہ موجودہ درخواست
 تعمیل کے خلاف جائیداد اسے مہم ہونے پر ایک درخواست تعمیل کے
 ہے اس لئے اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے تاکہ عدالت اس
 جائیدادوں کے خلاف کارروائی کر سکے۔
 ان وجوہ سے میری رائے میں ہر دو وجوہات پر یہ مقدمہ ناکام
 رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ درخواست میں کوئی خیرہ دلا کر جنہوں نے مقدمہ
 کیا ہے۔ مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔
 جسٹس کلونٹ سہاسے بین اتفاق کرتا ہوں۔
 مقدمہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ لاہور مقدمہ ثانی دیوانی

مقدمہ نمبر ۲۰۵۳ بابہ سندھ ۱۹۵۲ نمبر ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء
 باجلاس دسترس جسٹس براؤن و دسترس جسٹس علی
 گلی۔ مدعی مرفوع۔ بنام ساون وغیرہ مدعی علیہ

دعویہ مدعیان مرفوعہ علیہم۔
 قائم مقام قانونی کے تفریق کی عرض۔ باب کے لئے ہوئے انتقال
 پر جس میں گیارہ سالہ نالین جسکو اعتراض کا حق ہو۔ شہ
 وفات۔ آیا باب کے لئے کا قائم مقام قانونی ہے۔
 قائم مقام قانونی کے فرقی بنائے جانے اور مقدمہ کا احوال
 ہونے کے بعد آیا کسی دوسرے قائم مقام قانونی کی درخواست پر
 کر رہا ہے۔

مقدمہ میں بمائے فریق سو فی کے قائم مقام قانونی کے تفریق
 عرض یہ ہوتی ہے کہ مقدمہ کی سماعت کیا جائے اور اس کا فیصلہ
 اس سے ایک مقدمہ دائر کیا کہ اس کے باب اس سے احوال کیا
 ہے وہ قابل اعتراض ہے مستزبان کی جانب سے مقدمہ کے دوران
 میں اس کا رد و تہ ہو اور درخواست مستزبان مرفوع
 (۱۴) الطوار کے قائم مقام قانونی کے فرقی بنایا گیا۔
 دراز دیا گیا کہ (۱۵) الطوار اس مقدمہ کے لئے قائم مقام
 قانونی مقدمہ میں ہو سکتا ہے اور جو کہ (۱۶) کا دائرہ قائم مقام
 قانونی فرقی نہیں بنایا گیا ہوا اس لئے مستزبان کا رد و تہ ہو
 (۱۷) ایک مرتبہ مرفوع سو فی قائم مقام قانونی مقدمہ میں
 پایا جائے اور اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جائے تو اس کی مکرر
 سماعت نہیں ہو سکتی جس کو سو فی کا کوئی دوسرا قائم مقام قانونی
 عدالت میں تباہ وفات سے چھ ماہ کے اندر آئے اور قائم مقام

گلی
 بنام
 ساون
 دلاہور
 صفحہ ۱۲

دراں ۱۰۰ مارا جائادہ نہ نہ دار کے اس جائادہ کو نیلام نہ کر سکیگا اور اس میں مزید یہ معلوم ہے کہ جائیداد کے دار کے ہاں مذکور ماوصف مہم ہوں گا اور ۱۲ آرڈر کے دار کے مجھے معلوم ہوتا ہے مقدمہ کی وہ قسم جو حسب نوائے آرڈر ۳۲ رول ۱۲ ہوتی ہے وہ مقدمہ ہے جس میں نالش اس معاہدہ کی بنیاد پر دائر کی جاتی ہے کہ اس رقم کیلئے کیا جائیگا جو اس نامہ میں مذکور ہے یا اس رقم کیلئے دائر کی جاتی ہے جو اس معاہدہ میں مندرج ہو یا کسی اور وجہ جو اس میں سے پیدا ہونہ کہ وہ مقدمہ کی رقم جو کہ جائادہ ہائے مرہونہ کی نیلام کی طرح سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ یہ رول دفعہ ۹۹ قانون انتقال جائیداد کے مطابق یا اس کی بجائے وضع کیا گیا ہے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی وجہ سے منسوخ ہو گئی ہے اور اس سابقہ قانون میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ جو نالش تحت آرڈر ۳۲ رول ۱۲ دائر کی جائے اس سے مراد حق نہیں ہوتا کہ جائیداد ہائے مرہونہ کو شہر بنیام کرے۔ وہ قدیم قانون کچھ خفیف ترسیم کے ساتھ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مکرر وضع کیا گیا ہے اور جو ہنوز اول کانٹرکٹا ہے۔ یہ بالکل صاف معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ قوی وجہ ہوں کہ جائیداد ہائے مرہونہ کے نیلام سے انکار اس بنیاد پر کر دیا جائے کہ مرہونہ نے جو ذکر ی راہن کے مقابلہ میں حاصل کی ہے وہ ذکر ی راہن نہیں ہے بلکہ صرف ذاتی ذکر ی ہے اور ایسی ذکر ی کسی طرح جائیداد ہائے مرہونہ پر موثر نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت میں اس کی صریح ضرورت ہے کہ قبل ازین کہ جائیداد ہائے غیر منقولہ کے بار کو نافذ کر لیا جائے ایک ذکر ی صادر کی جائے جس میں اس بار کے نافذ کا حکم دیا جائے یہ موجودہ مقدمہ

ایک بالکل مختلف نوعیت کا ہے۔ ذکر ی جو موجودہ مقدمہ میں حاصل کی گئی ہے وہ ایک خفیف فرق کے ساتھ بعینہ اس ہی قسم کی ذکر ی ہے۔ یہاں ماوصف رات رہن میں دائر کی جاتی ہے یہ نالش رہن کی نالش ہے اور اس میں استیفاء ہے کہ جائیداد ہائے مرہونہ کا نیلام کیا جائے لیکن نسبیہ کی مصالحت کی بنیاد پر بجائے معمولی ذکر ی رہن کے اس میں دیوں ذکر ی کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ مدت مرہونہ کے اندر رقم ذکر ی ادا کر دے جس سے قاصر رہنے کی صورت میں جائیداد ہائے مرہونہ نیلام کر دیا جائے ایک ذکر ی مہم مرتب کی گئی۔ اس ذکر ی مصالحت میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ دیوں ذکر ی پر لازم تھا کہ خدادا رہن رقم ذکر ی ادا کرے اور اگر اس سے مسلسل تین اقساط کی ادائیگی میں قصور ہو تو کل رقم باق ماندہ کی تعمیل دیوں ذکر ی کی دوسری جائیدادوں پر کی جائیگی اور اس طریقہ پر رقم کے نہ وصول ہونے پر جائیداد ہائی مرہونہ پر اس کی تعمیل کی جائیگی۔ اس لئے یہ صاف ہے کہ اس مقدمہ کی ذکر ی میں یہ حکم ہے کہ دیوں ذکر ی کے قاصر رہنے اور ان کی دیگر جائیداد کے کافی ثابت نہ ہونے پر جو دھار مرہونہ کا نیلام کیا جائے اسلئے مجھے کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا کہ ذکر ی دیوں کو کیوں دوسری نالش نیلام جائیداد مرہونہ کیلئے دائر کرے کی ضرورت ہے کیا صرف اس وجہ سے کہ ذکر ی میں جو چارہ کار بتلایا گیا تھا وہ سود مند نہیں ثابت ہو رہا ہے خیال میں اس مقدمہ کی نوعیت اس مقدمہ بالکل مختلف ہے جو تحت آرڈر ۳۲ رول ۱۲ ہونا چاہئے اور اس وجہ سے مرادہ کو نا کامیاب ہونا چاہئے۔ امر دوم کے متعلق یہ کہ بلاشبہ مقدمہ اس قدر علی بنام ترلو کیلئے

گاہیہ کے قائم مقامان، ان کو اپنا اور اس لئے ان کو ذریعہ
بنایا جائے۔ یہ درخواست عدالت میں تسلیم کو ذریعہ تسلیم
ڈسٹرکٹ جج نے یہ امر درج کر کے خارج کر دی کہ اس مقدمہ کا
دیدلہ ہو چکا ہے۔

اِس سلسلہ کے اب اس عدالت میں اپنی درخواست کے
اجرائے کے حکم کی نگرانی کی ہے اور گلی کے دوسرے تین مقدمے
یہ مقدمہ حالت دائر کیے ہیں۔ نگرانی اور مرقعات توسط
مسترجع کو یاں سہتی پیش ہوئے ہیں اور خواہ اب مرقعات
مسترجع یاں مسترجع حیدر حاضر ہیں۔ یہ دیکھا گیا تمام مرقعات
ذکر کی کا تصدیق کر دیا گیا۔

نگرانی (نمبر ۲۰۵۲) سلسلہ برکت کرتے ہوئے مسترجع
نے یہ بیان کیا کہ ذیل علم ڈسٹرکٹ جج کو چاہئے تھا کہ مرقعات
کی بار دیگر سماعت کرتے (جہاں کیا جائے) سے انتقال کے
مستحق اس وجہ سے کہ ارجس سلسلہ گاہیہ کی وفات سے چھ
کے اندر عدالت میں رجوع ہو گیا تھا۔ مقدمات و ملائم جج
نام جوہی جہاننگا (نمبر ۱۹) اور جبار دہن بنام راجندر (۲۰)
سے استناد کیا گیا۔

ہیں ہر دو نظائر اس سلسلہ سے متعلق ہیں معلوم ہوتا ہے پہلے
مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ کامیاب مرقعات بار دیگر مقدمہ
کی سماعت رزرو نہیں دیکھتا کیونکہ بوقت سماعت بوجہ وفا
مرافعہ مقدمہ کی نویت تبدیل گئی تھی۔ یہی کے مقدمہ میں
واقعات بالکل جدا گانہ تھے۔ ہیں نگرانی کی کوئی وجہ نہیں
معلوم ہوتی۔ حکم منظوری درخواست سے صاف ظاہر ہے
کہ وہ اس وجہ سے منظوری کی تھی کہ اس میں یہ درج تھا کہ گاہیہ
نے ایک بیٹا پسندہ چھوڑا ہے۔ مگر گویاں سہتی نے

ہمارے روبرو تسلیم کیا ہے کہ یہ غلط تھا اور یہ کہ وہ لا ملوہ
ہوا ہے۔ لہذا یہ درخواست مقدمہ خارج کیا گیا ہے۔
اس میں اس مقدمہ جات رزرو کریں جو گاہیہ اور گلی کے استناد
متعلق ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دی علم ڈسٹرکٹ جج کا یہ خیال
تھا کہ قائم مقامان قانونی کی ناقابلیتوں پر لیا گیا جائے۔
اس رائے سے ہیں اتفاق ہیں سب سے یہ کوئی دینی حد
فوت ہو جاتا ہے تو اس کا قائم مقام قانونی نہیں کیا جاتا ہے
تاکہ مقدمہ جاری رہ سکے اور اس کو فیصلہ کیا جائے۔
تیسرے کے حق اور ناقابلیت ہیں سن پلے لیا گیا جاتا ہے
اور صرف یہ امر کہ گلی بوجہ میعاد کوئی تلاش بغیر نسخہ استناد
نہیں کر سکتا تھا۔ ہمارے میں کافی وجہ نہیں ہے کہ گاہیہ
کا مقدمہ بھی قابل ارجس قرار دیا جائے۔ بلاشبہ اس ہر
مقدمات میں گلی اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی تھا اور
ڈسٹرکٹ جج کو چاہئے تھا کہ مرقعات کا فیصلہ رزرو کر کے
سب ہم یہ دونوں مرقعات نمبر ۲۰۵۲ و ۲۰۵۳ بائند سلسلہ
منظور کر لیتے ہیں اور اس کو ذی علم ڈسٹرکٹ جج کے پاس قانونی
کے مطابق فیصلہ کرنے کی غرض سے واپس کرتے ہیں جرحہ
کے تعلق ہو گا اور اسٹامپ واپس کر دیا جائیگا۔

اب اس مقدمہ پر جو کرنے سے جس کا تعلق گلی و راج کے انتقال
سے ہی (مرافعہ نمبر ۲۰۵۲) سلسلہ ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ
ذیل علم ڈسٹرکٹ جج نے پھر یہاں غلطی کی ہے۔ مسترجع حیدر نے
بحث کی کہ فی الحقیقت نگاہیہ نے گلی کے کل وراثت کے قائم مقام
کی حیثیت سے مقدمہ رجوع کیا تھا۔ اور یہ کہ گلی خود وارث
نہیں تصور کیا جاسکتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس مقدمہ کی غرض
کیلئے گلی خود اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی نہیں خیال کیا جاتا

کامان

بیک

جیبا

رانی

سنگ

پران

گلی

ککلیا (مخ)

۹۔ واج ۱۹۸۹ء کو جہا باسنے کچھ اراضیات بلوچستان میں بیعت اعلیٰ
دوخت کیں۔ ۶ بجوں سن ۱۹۸۹ء کو گل اور پران نے اپنی ارضیات
سیلینا میں دوخت کیں اور۔ اگست سن ۱۹۸۹ء کو کرابی
اور گل نے اپنی کچھ اراضی بیعت کے عوض سہ کی ۲۵۔
فروری سن ۱۹۸۹ء کو لگاھیا ولدگی نے انتقال
کر کے صدر کے بارے میں اس بیان سے تین مقدمات
دار کے کہ منقل شدہ اراضیات موروثی تھیں اور اس کا انتقال
معا ضرورت دبا بدل میں کیا تھا اس نے استدعا کی
مندرجہ بالا سب اس کے حقوں عود پر موثر ہوئی چاہیے۔
عدالت تحقیقات کنندہ نے اس بات کو خارج کر دیا جو بنیاب
جہا با انتقال اول کے متعلق تھی لیکن دو مقدمات میں ذکر کی

اختیار نہ کرے کہ وہ جس کی درخواست ہو وہ دل کرے۔ عدالت
سارہ گنجائش سے عدالت اسلام پور میں ڈگری کی قیاسی برادری
نے قبل از وقت تعمیل ڈگری کی ہے عدالت کی اور چونکہ عدالت
تسارہ لے عدالت اسلام پور میں صداقت نامہ روانہ نہیں کیا
ہے اس لئے اس کی ناکامیابی تعمیل ڈگری میں ہوتی تھی
میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا اختیار ختم ہو گیا ہے اور اسلام پور
کی عدالت کا حکم بلا اختیار ہے۔

دوم یہ کہ میں عرض کرتا ہوں کہ موجودہ درخواست بابتہ ۱۹۱۵ء
و سالہ درخواست بابتہ سالہ سے تین سال کے اندر
پیش کی گئی ہے تاہم اس وجہ سے ہمیں سبب عارض ہے کہ وہ
درخواست بابتہ سالہ خلاف قائل تھی لہذا اس سے کیس طرح
سبب محفوظ نہیں رہ سکتی۔ ۱۹۱۵ء میں دیوں ڈگری نوٹ ہوا۔
فائز مقام قائل عدالت اسلام پور میں فریق مقدمہ بایں کو
جس کا اس عدالت میں ڈگری تعمیل کیلئے گنجائش عدالت تسارہ منتقل
کی گئی تھی میں خیال کرتا ہوں کہ عدالت اسلام پور کو ملنے کے وقت
فریق بایں کا کوئی اختیار نہ تھا اپنی بحث کی تائید میں مقدمہ
سوالی نہ تھا اور بنام و دیبا تھا شاستری (۱) سے استناد کرتا
ہوں۔ بلاشبہ یہ نتیجہ قائم نہیں کی گئی کہ آیا درجہ کے فریق بنائے
مانے کی درخواست عدالت تسارہ میں تعمیل کیلئے ڈگری کی
منتقل کیے قبل نہیں پیش کی گئی تھی اگر یہ نتیجہ میں بھی جائے
نویہ تجویز کی جائے کہ عدالت اسلام پور میں درجہ فریق بنائے
کئے تھے۔

گنجائش مافوق عظیم۔ مقررہ اسے جاگیر دار کی بحث سماعت میں کی
فیصلہ دیوں نان ڈگری کی جانب سے یہ ایک کوشش ہے کہ
وہ اس ڈگری کی تعمیل سے محفوظ رہیں جسکو عدالت تسارہ نے

مقررہ نمبر ۱۹۲ بابتہ سالہ ۱۹۱۵ء میں صادر کرنا تھا اور یہ جس بابت
عدالت اسلام پور میں منتقل کی گئی تھی یہ بحث کی گئی تھی کہ اس کا
سے عدالت اسلام پور سے روانہ کیا گیا تھا اس کا اختیار ختم ہوا
دفعہ ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ چونکہ
اسلام پور کی عدالت سے وہ صداقت نامہ جو روانہ کرنا چاہیے تھا
نہیں روانہ کیا گیا اس لئے اس کا اختیار سافظ ہو گیا
اسلام پور کی عدالت کا اختیار اتنی رہیگا جتنک کہ وہ عدالت
صداقت نامہ موجب دفعہ ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی روانہ کرے۔

مقدمہ عائدہ کم بام مظفر حسین خان (۴) جو ایک ایسا مقدمہ
تھا جو مجموعہ ضابطہ دیوانی بابتہ سالہ کے مطابق دفعہ ۲۲ کی تحت
تھا جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس عدالت کو حسین ڈگری تعمیل
روانہ کیا جائے اس ڈگری کی تعمیل کا اختیار اس وقت تک حال
رہتا ہے جتنک کہ حکم میں اس سے واپس لے لیا جائے یا جتنک
کہ وہ ڈگری کی پوری تعمیل کر کے عدالت صادر کرے۔ ڈگری
میں صداقت نامہ روانہ کرے یا جتنک کہ ملحق اپنے اختیار سے
حد تک تعمیل کرے اور عدالت صادر کنندہ ڈگری میں اس کا
روانہ کرے یا وہ تعمیل میں فاصلہ رہے اور اس واقعہ کا رونا
عدالت صادر کنندہ ڈگری میں روانہ کرے اس سے فریق ہوا
ہے کہ عدالت تعمیل کنندہ ڈگری میں درخواست کی گئی تھی
اس لئے اس عدالت کا درجہ ہے کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری
میں ایسا صداقت نامہ روانہ کرے ڈگری اس امر کا اعلان
ہوگا کہ اپنی ڈگری کی تعمیل عدالت اول الذکر میں کرے اگر دفعہ ۴۱ کی
یہ تعبیر صحیح ہو جیسا کہ اب کیا رہی ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ڈگری
ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بلا منفعت ڈگری کرے
منتقل ہو کر گئی۔ جب عدالت تعمیل کنندہ ڈگری نے ڈگری

صفحہ ۱۵

دوس
نام
ی

کی تعمیل کر دی ہو یا وہ اس کی تعمیل میں قیام نہ کر رہی ہو تو اس
مذاہبہ پر لازم ہے کہ عدالت سے درخواست کرے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیت یہ ہی تھی کہ نیکو کامیابی ہو جس سے
ڈکریا کو کوئی فائدہ نہ حاصل ہو سکے نہ کہ حرد اس امر پر
محسوس ہو گیا ہے کہ درخواست ہائے ملازمہ خلاف قانون تھا
۱۹۱۰ء کے ایسا دینے سے یہ گویاں ہائی ایک مدیون ڈکری
سلا ۱۹۱۰ میں فوت ہوا اس کے بیٹوں کے خلاف جہت سے
ایکے نام مقامان قانونی کے آراء درخواستیں پیش کی گئیں
اس سے کہ اسلام آباد کی عدالت کو اختیار نہ تھا کہ گویاں سے
تمام مقاموں کو فریق بنانی اور ہم سے استدعا لکھی ہے کہ
عرض کریں کہ یہ درخواست بحال ہے۔ تارہ کی عدالت سے جو
ہی اسلام آباد کی عدالت میں گذرانی گئی تھی جو غیر حجاز تھی یہ قانون
کا کام تھا کہ اس امر کو ثابت کرتے جسکی وہ بحث کر رہے تھے۔
عدالت کی تحقیقات کنندہ میں ایسی کوئی تفتیش نہیں گئی۔ یہ
ہرگز نہیں کہا گیا کہ گویاں سے قائم مقامان قانونی کے فریق
نمائے میں بالکل باضابطگی عمل میں نہیں آئی تھی اور بہر حال
اصل واقعات جو کہ ہوں رہا ان تمام اساتذہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ
عرض کریں کہ گویاں سے قائم مقاموں کے فریق بنائے میں
سب سے زیادہ امتیاز نہیں گئی تھیں۔ مرافعہ موضوعہ خارج کیا
جاسا ہے۔

ہائیکورٹ نے
مرافعہ بناراضی حکم دیا

نمبر مقدمہ ہائے عدالت ۱۹۱۰ء نمبر ۲۰۰
بیماس جسٹس سرحدی کے ملک ناٹ وٹرسٹس
ارجن ساہو مرافعہ ہمام کیلا راہہ مرافعہ علیہ

قانون تہاوت ایک ایسا ہائے عدالت ہے کہ اس کے خلاف
اور اس کا اثر۔

اقبال ۱۹۱۰ء دستاویز معاہدہ مکمل کنندہ کافی نمونہ ہے کہ
وہ دوسرے انکس بریو دقتس ہو وادہ التعمیل ہیں
مرافعہ بناراضی فیصلہ ڈکری کے حرج کہ کہ ۲۰۰ء ۲۰۰ء
شخص فیصلہ ۱۹۱۰ء فیصلہ پوری ۱۹۱۰ء ۱۹۱۰ء
منہاب مرافعہ سرحدی۔ این۔ سہما
منہاب مرافعہ علیہ سرحدی آ۔ یادہری۔
جسٹس ہاکم معیاں نے ایک، الشرحہ ۱۹۱۰ء میں
بتا دہی علیہ ہا اس بیان سے۔ عرض کی کہ وہ مدعی ہائے
تعمیل کر رہے ہا ورنہ نہ مدعی علیہ کہہ انی دیا کہ
کہ وہ منہاب مدعیان شغل الیم تھے۔

منصہ نے قرار دیا کہ جو گواہوں کی تہاوت بیان کیا جاتا
ہے کہ انہوں سے دستاویز کی تہاوت کی تھی اس کی تصدیق
مطابق قانون نہ تھی بلکہ انہوں نے فعل وخط مکمل کنندہ کے
اپنے وخط اس دستاویز پر کر دیے تھے اس بنا پر انہوں نے
کل مقدمہ غلط کر دیا۔
ڈکری کے پاس مرافعہ کیا گیا ہے کہ اس سے بھی کہ
نیکو کنندہ نے اپنے تجربہ سے بیان کیا ہے دستاویز سے اقبال
کیا کہ کوئی مزید نہ تھا۔ یہ کی ضرورت باقی نہیں رہی اور
انہوں نے مقدمہ منصف سے پاس دیا کہ مقدمہ میں
تفتیشی کی تحقیقات کریں۔ موجودہ مرافعہ بناراضی حکم
دایسی صرف منہاب مدعی علیہ نمبر ۲۰۰ء دار کیا گیا ہے
یہ منصف ہے کہ حسب دفعہ ۱۹۱۰ء قانون تہاوت ہند اقبال میں
دستاویز ہائے مکمل کنندہ کافی ثبوت ہے کہ اس امر

اور سہادت سکھانے کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔

داروسری خود تیر لکھ کوڑا عطا کر اجا پتا بھلا مالک صاف نہیں ہٹ
 ڈگر کی مرتبہ میں نقص ہے۔ لیکن اس ترتیب نگری سے جس کا فیصلہ
 میں کر رہے حلوم ہو گا کہ متاثرہ سماج کے من کی کہ مدنی کچھ وصول کرے
 ترجمان اول کی ڈگر کی کیا ادائیگی کر دی جائے۔

اس میں اور میں ہم سلسلہ یہ ہے کہ آیا مدعی علیحدہ نمبر پر حق ہے کہ اسے نظر بن
مقدم کا درجہ ملتا ہے کہ اسے ایسی کو جائزہ دے کہ وہ اس سے تاوانی درجہ مقدم
مگر یہ اصول یہ کہ ہے۔

مخاس مدعی حریم میں موزع ہے یہ بحث کی گئی کہ وہ حق ہے کہ جائداد
مستثنیٰ ہو نہ کیا کہ اسے اور یہ کہ اسنے مدعی علیہ منکر کو بمقتضیٰ قانون مدنی علیہ
کہ کیا ہے ہر جس فقرہ تقدیر بنایا اور وہ حق ہے کہ جائداد کا قبضہ نام نافع اس
حق ہے کہ اسے جس کا حق مدعی علیہ منکر اپنے رہن میں عدم کی سبب سے اور
یہ وہی نہ بحث کی گئی ہے کہ نام رہن مقدم تعمیل کار والی میں کس نام صادر

محمود را از زبان صاحب بنام بادی بر ستاد او اس کلکند
تا که در دست کسی که او اس کلکند و قهر و تکاند منس محمدم حرم ساقه نظام
کلی: پیر زلف خود همیشه اینده پس و در یک کاغذ که در کسی که او اس کلکند
و تا قهر و تکاند

اگر تم میں مقرر کا حق حکم دہ نہیں اول کے بعد میں میں رہے۔
 کیا گیا ہو۔ جائے دوم یہ کہ جو ان کے انعام کا اسلام ایک حمد و تحسین
 میں اگر کھالت کے حرم میں اول یا نہ، از اسلام ہے چنانچہ کی سار فاضل
 کیا ہو۔ وہ نہیں اول کو ملا لفظ کا کہ میں بعد میں مدلی رحمت ہو نہیں
 کرتے تا
 یہاں وقت اس۔ رہی ہیں میں کہی کہ وہ رہن چمکے

محمد مدعی علیہ کے خریا اٹھانے سے پہلے کمالا ہے لکلا میں مصلحہ
برنارڈو گرہی سلام ہے اور وہ جن بعد کم کام تر ہے! ان فصلہ سے یہ
نہیں جو شکایاں جیسا کہ رقم علیہ کے ایڈوکیٹ سے بحث کی ہے کہ مدعی حق
تہیں ہے کہ حائد ادا کیا کم کر کے تا دہلکہ اس نے مدعی علیہ سے
کے میں اول کا انکساکہ کر دیا ہے۔

حالی کے ایک مقدمہ سکھوں نے نام غلام محمد درخشاں (۲) میں
بریلوی کو نوٹس کے حکام عالی مقام نے نہ قرار دیا کہ جب تہمیں مؤخر
(جبکہ اس مقدمہ میں ہے) اس انش میں فرقی نہ کیا گیا ہے جس
مکن فرہنس مقدمہ نے ڈگری حائل کی بدو تو اس کی وہی حیثیت قائم
رہے جس کی فریقوں کے جانے کی صورت میں ہوئی۔

جبکہ تہن مہدم پر جس کے ڈگری تخت آرڈر ۳۳۳۳۳۳۳۳
کی ہوتی تہن مہدم پر کوئی نائن دائر کی ہو جو سابقہ مہدم پر فریق
نہیں مٹایا گیا تھا تو وہ مہدم جالس میں ہے جس کا وہ قبیل
نفاذ ایکٹ ۱۹۷۳ء کے ہو تاکہ ایسے مہدم کی مندرجہ
خدا کرے اور اپنی ڈگری کی ادائیگی کی شرط تہن مہدم کی ڈگری
سلام میں قائم کرے۔

موجودہ واقعہ میں وہ بہن یا ماں نہیں ہو اسے جی
بیاہر مدنی سلب نے ڈگری حاصل کی تھی لکن وہ بلحاظ ڈگری واجد
ہے اور وہیں مذکور کا حوالہ سلبہ حو نہادت سے ناہن کما
گیا ہے اس لئے ہماری رائے میں اس کی وہی شکل ہے اور وہ
اسے اصول پر مبنی ہے۔

ہم حال کر رہے ہیں کہ مدعی علیہ کے رہس مقدمہ کی سہ ماہی
 کہ مدعی اپنے کی "رہی کی ایک سطر مقدمہ قرار دنا چاہئے
 ہم - جس حال کرنے کہ - واقعہ حواس کا گناہ ہے کہ مدعی
 علیہ غیر ضرورت و مداری - تعصیب غمہ از نیلام کے مالک ہو چکی

<p>میں نے اس کے لئے کہا تھا اور وہ کچھ نہ کرے اور بعد ازاں اس نے اس کے قبضہ میں رکھے اس کی تائید اچارہ دار کے حق میں کرے یا کوئی اور فعل کرے ہماری ساتھ میں ہر قدر میں اتفاقات کی تصدیقات ہوا اور اس قانون میں اس کے ساتھ ہر ۱۲۴۴ میں چاہئے کہ مقدمات میں جو ہمارے رومروہ میں عدالت مرافعت نے اس امر کی کوئی ضرورت نہیں کی ہے کہ اس قانون اور اتفاقات مقدمات زمیندار کا قبضہ مخالف بقا بقا کے سے شروع ہوا کیا زمیندار کا قبضہ مخالف اس وقت سے شروع ہوتا ہے جس وقت سے کوئی زمیندار کے حق میں اس قانون کی کی تملیک کی تھی یا اس وقت سے قبضہ مخالف محسوب کیا جائیگا جب سے زمیندار کے قبضہ سے عدالت کے مقابلہ میں کوئی عمل مخالف کیا گیا ہو۔</p> <p>بلاشبہ مقدمہ رام گوپال منٹل نام کا ریکارڈ (۱۳۴۵) میں بتا رہا ہے کہ قبضہ مخالفی دائرہ اس سے عدالت کی جائے جس میں سے کوئی زمیندار کے حق میں اس قانون کی کی تملیک کی ہو۔ یہ قبضہ مخالف مقدمہ اور اس کے پہلے تک میں کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ خلاف ۱۲۴۴ میں اس قبضہ مخالفی اس وقت سے عدالت کو چاہئے کہ ہر مقدمہ میں اس وقت سے پہلے ہی کہ عدلیہ کا جو اکثر زمیندار ہو تاہم قبضہ مخالفی قبضہ مخالفی دائرہ اس سے عدالت کو چاہئے زمیندار کے قبضہ مخالفی دائرہ اس کے مقابلہ میں مختلف طریقوں سے خلاف ہو تاہم مثلاً جہاں زمیندار اس کے مقابلہ میں تملیک اس کے خلاف کر رہی ہو۔</p> <p>(۱) زمین کی سرحد ۲ صفحہ ۹۸۱ (۲) زمین کی سرحد ۲۸ صفحہ ۲۶۲ (۳) زمین کی سرحد ۳۵ صفحہ ۹۵۵</p>	<p>ماہر کے لئے درجہ اولیٰ کے لئے کہا تھا اور وہ کچھ نہ کرے اور بعد ازاں اس نے اس کے قبضہ میں رکھے اس کی تائید اچارہ دار کے حق میں کرے یا کوئی اور فعل کرے ہماری ساتھ میں ہر قدر میں اتفاقات کی تصدیقات ہوا اور اس قانون میں اس کے ساتھ ہر ۱۲۴۴ میں چاہئے کہ مقدمات میں جو ہمارے رومروہ میں عدالت مرافعت نے اس امر کی کوئی ضرورت نہیں کی ہے کہ اس قانون اور اتفاقات مقدمات زمیندار کا قبضہ مخالف بقا بقا کے سے شروع ہوا کیا زمیندار کا قبضہ مخالف اس وقت سے شروع ہوتا ہے جس وقت سے کوئی زمیندار کے حق میں اس قانون کی کی تملیک کی تھی یا اس وقت سے قبضہ مخالف محسوب کیا جائیگا جب سے زمیندار کے قبضہ سے عدالت کے مقابلہ میں کوئی عمل مخالف کیا گیا ہو۔</p> <p>بلاشبہ مقدمہ رام گوپال منٹل نام کا ریکارڈ (۱۳۴۵) میں بتا رہا ہے کہ قبضہ مخالفی دائرہ اس سے عدالت کی جائے جس میں سے کوئی زمیندار کے حق میں اس قانون کی کی تملیک کی ہو۔ یہ قبضہ مخالف مقدمہ اور اس کے پہلے تک میں کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ خلاف ۱۲۴۴ میں اس قبضہ مخالفی اس وقت سے عدالت کو چاہئے کہ ہر مقدمہ میں اس وقت سے پہلے ہی کہ عدلیہ کا جو اکثر زمیندار ہو تاہم قبضہ مخالفی قبضہ مخالفی دائرہ اس سے عدالت کو چاہئے زمیندار کے قبضہ مخالفی دائرہ اس کے مقابلہ میں مختلف طریقوں سے خلاف ہو تاہم مثلاً جہاں زمیندار اس کے مقابلہ میں تملیک اس کے خلاف کر رہی ہو۔</p> <p>(۱) زمین کی سرحد ۲ صفحہ ۹۸۱ (۲) زمین کی سرحد ۲۸ صفحہ ۲۶۲ (۳) زمین کی سرحد ۳۵ صفحہ ۹۵۵</p>
---	--

تو اس کے موصوفہ وہ مسعود ہونا چاہیے ورنہ وہ معاہدہ کا ار
نہیں رہے گا اور اس لئے اسوجہ سے وہ معاہدہ ا دل کے بجائے
یعنی نہیں قائم ہو سکتا۔
دعویٰ کا معاہدہ زبانی مابعد رہن نامہ کی تصدیق کرتا ہے
یہ ضرور ہے کہ وہ تحریری اور رجسٹری شدہ ہو یا یہ الفاظ
دیگر وغیرہ ۹۲ حصین (۴) قانون شہادت منہ کی رو سے دعویٰ
اس معاہدہ زبانی ثابت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اسکے ثابت
نہ کر سکے تو یہ وجہ بے بنیاد ہو جاتی ہے۔

ابہ صرف زمین نامہ باقی رہا جس میں کہ شرط مادیانی بیج
ہے عربی انقضائے دو سال مؤثر ہوگی۔ لیکن یہ نالشی
۱۹۲۱ء میں ایک عرصہ دراز کے بعد رجوع کی گئی۔ اس لئے
وہ جائیداد بوقت رجوع نالشی یہ لحاظ شرط زمین نامہ زمینین
کی ملکیت تھی اور عرصہ کو کوئی حق انفضاک نہ تھا۔ اس لئے
اس کی نالشی حد التحد مرثوئے نے بجا طور پر خارج کی ہے۔
مرثوئے خارج کیا گیا۔

ہائی کورٹ ہدایاں (اجلاس کا)

مراۓ شانی دیوانی

فمبر ۱۹۶۷ء تا ۱۹۶۸ء منقطعہ ۱۹ ارب ۱۲ لاکھ
یا جلاس: میرا لڑ شوب نایا جیف جسٹس و جسٹس

سر فریدون اول فیلیڈائیٹ و مسٹر جسٹس ہسبم
وی بی پی ٹی بین جبار مرچ پنہام کہ اسوامی گوگون لیکن
معنی مریض سالک معی علیہ سرور اور اس کا

تمام مقام قانونی و ادنیٰ علیہم
 اخص فیصلہ شد۔ تعمیلی کارروایاں سند بون و گوری کے نام
 توٹس رائے نصیفیہ شہانہ نبلام۔ شہر کٹ نبلام کا کی طرف۔

بالحدود کا مسودہ جب درجی ہوئے گا سوال کیا اور فیصلہ کیا ہوگا۔
 فقیر نے فیصلہ دیا کہ لوگوں کی ایکٹ ۵ ماہ ۱۹۱۹ء تک دفعہ ۱۱۔
 اور نو کی کوئی تعلق نہ ہوگا، یہ کہ اس کے دفعہ ۱۱ اصولوں کے تحت
 کیا ہو سکتا ہے اس کے خلاف اس کے خلاف کیا گیا ہوگا۔
 یہاں اس کو منع دیا جائے گا کہ وہ اس فیصلہ کے خلاف آئے
 عدالت میں کرے۔

اسیاد اور بامیہ جندہ اسپیڈی انڈسٹریز ملحدہ ۱۹۶۷ء کی قسط کی کٹی۔

ایک ڈاگ دیکھنے سے مداح بگڑ گئی حان اوستوا کی طرف
سجھنے و خجستہ کی شکل کردانی کا کچھ بھی نہیں ملا اس
کارروائی کے بعد دروں امثال کا مکمل غور مقولہ کہ ہر
کے لئے درجہ ہر گئی کوئی ٹوٹس دیوں ڈاگ کی پوئیں
دانا کھا اور خانو انا کی صورت بھی تبھی ایک
در خواصہ حان اوستا کے یلام کے لئے دی گئی تھی اور ایک
ٹوٹس ملوں ڈاگ کی کوسر اوستا ہار نیلام کے بعد وہ
دال گیا تھا تا راج مہرہ ہاوں ڈاگ کی ناصر ہوئے
اور سر اوستا ہار نیلام اکاڑ دے یا کھنٹس اور اڑاں
دیوں ڈاگ نے اس مارا گدہشت سری کی طرف آ
یش کی کہ وہ حان اوستا و قرقی بھی ڈاگ دیکھنے
کہ کہ وہاں اوستا و قرقی ہوئے کے سوال کہ
اگر فیصلہ سچا کرنا چاہئے کہ کوئی وقت اوستا ہار
اسا زنیلام اسرار پر کر کہا جا چکا ہے۔

فرار دیا گیا کہ یوں ڈنگری کا اس امر کا طس واما ان کے ملکر
 اتہار بیلام کے تصعب کے لئے حاضر ہوئے۔ جس طرح ظاہر
 کہ ناکہ حامدا و قروص کے متوجہ ترقی ہو سکتی کوئی نکتہ

اسلام آباد

12

کے سامنے کھڑے ہو

(محرر)

10490

چھٹے کورٹ اور برہما

نئی دہلی

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

بائبل اور شریعت

کو کہہ دے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

۱۹۲۲ء ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

[illegible][illegible]

را اگر اسے سنا کی جائے کہ وہ نازل ترقی نہ ہوتی۔ ورنہ اگر اسے
 معلوم نہ ہو اس درجہ استقامت کو جان کر دیا اور پڑا نہ اٹھا۔
 سارے ڈیڑھ بجے اس کو ڈسٹر کرنا۔ صبح کے ۱۱ بجے
 ورنہ اس کی سخت بیماری کے لئے وہ اب بھی ایک ایسا وہ اور
 دیو کی دگر کی کی ملکیت تھی یا نہیں اور یہ قرار دیا کہ اس
 لوٹن کی تسکین میں اس کا ردوائی کی طرح کی گئی اس پر
 بطور مناسب نہیں کی گئی تھی۔ اس سے ایک دلچسپ مسئلہ
 پیدا ہوا ہے کہ آیا ڈسٹر کرنا صرف اس طرح ہوتا ہے
 کہ اس کا ردوائی کی ماریہ سے اختیار کیا گیا ہے یا اگر
 کہ آیا اس کی طبیعت نامناسب ہوئی یا نہیں یا آیا
 کہ اسے اس لئے اس لوٹن سے ملائی کوئی اور چیز کا
 اختیار کرنا ضروری تھا لیکن۔ لحاظ اس کے جو ہم نے اس
 بنائیں دوسرے امر کے متعلق قائم کی ہے ہمارے لئے کہہ دیا
 نہیں ہے کہ ہم اس امر پر کوئی رائے ظاہر کریں۔
 مرافعہ کی سخت ہے کہ سوال ملکیت کا دارا اور فصل شدہ
 تھا کہ کہ اس کا فیصلہ وقت تصفیہ شدہ (انتہائی نام)
 جو جیسا ہے۔ یا یہ فرض کرنا چاہیے کہ کیا جاتا ہے۔ جو
 دفعہ اس سے معاملہ دیوانہ کوئی عدالت کسی ایسی قیاس کی
 ستورہ کر سکی جو مقدمہ سالن میں سرگئی (دور اصل
 پہنچ طلبہ اور پراس کی تحریروں کی ہو بعض مقدمات پر
 یہ عمل کیا گیا ہے کہ اس معاملہ کے متعلق یہ سمجھا دیا ہے کہ
 وہ صراحتاً اور دراصل ایک سالہ سالن میں رہے تھے۔
 اگر اس امر پر سالہ مقدمہ میں سخت ہو سکتی تھی یا وہ در
 اصل پیش کیا گیا تھا اس مقدمہ میں مرافعہ علیہ کو کوئی نوٹ
 نہیں دیا گیا تھا کہ ملکیت کا دارا کا مسئلہ وقت سماعت

درجہ استقامت تصفیہ شدہ (انتہائی نام) ہو گا یا نہیں
 اس کا اسکا تھا۔ اس کو تصفیہ شدہ کا کوئی سودہ بھی نہیں رہا
 گیا تھا جو کہ اس سے کہا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اب تاہم اس
 شرائط کے لئے کہ اس کے لئے مقرر کی گئی ہے اور یہ ایک نہایت
 عام بات تھی اگر اس سے یہ معلوم لیا جائے کہ اگر وہ اس وقت
 یہ حواس نہ تو اس کے حلق یہ سمجھا جائے کہ وہ موجود ہوا
 یہ سوال پیش کیا جائے کہ آیا ہمارے دیوانہ کی ملکیت
 دینی یا نہیں اس سبب کی تائید میں ہمارے کسی طبیکی حاشیہ
 نہیں ہوا دل کرانی گئی اور یہ غصے بالکل علوی ہوتا ہے کہ
 اس وقت حاکم کی ملکیت کے مال کی سختی ہونے والی حاکمیت تھی
 گو لیکن ہے کہ عدالت نے ہمارے درخواست اس امر پر
 سخت کی سماعت کی ہو اور اس نوٹ کے الفاظ سے اس
 کو دیا اور ہمارے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس امر پر سخت کی
 اطلاع دینا تھی۔ ہمارے تو جو مقدمہ میں مانگ رہا تھا کہ اس کا
 (د) کی حالت اس کا دل کرانی گئی ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا ہوں کہ
 اس امر کے متعلق کل فیصلہ کا دارا ان الفاظ سے ہے۔ آپ حکم
 مورثہ اس کے لئے ملائم ہو کہ یہ حکم تھا لیکن وہ سنی علیہ
 اس کو یہ نوٹ دینے کے بعد صادر کیا گیا تھا کہ وہ وضاحت کرے
 کہ کیوں اس حکم پر ماری کرنا چاہئے اور یہ کہ عدالت نے یہ کاروائی
 تعمیل کنندہ کے حلف نامہ اور دیوانہ سے یہ طریقہ ان کر کے بعد
 کی تھی کہ نوٹ کی راجہ اس میں ہوئی تھی۔ اگر اس مقدمہ میں
 مرافعہ علیہ سے یہ کہا جاتا کہ وہ وجہ ظاہر کرے کیوں کا دارا
 میلام نہ کی جائے تو اس فیصلہ سے استدلال ممکن تھا لیکن اس
 مقدمہ میں اس نوٹ سے جو اس کو دیا گیا تھا اس سے کوئی
 وجہ ظاہر کرنے کے لئے نہیں کہا گیا تھا اور اس کو کوئی اطلاع تھی

۳۱۴

[illegible]

اس سوال کا تصدیقہ اجلاس کامل کو کرنا چاہیے کیا
وہ مطابق ہو سکتے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں تو کون سا صحیح ہے اور کیا
زیادہ اضافہ کرنا نہیں ہے سحر اسکے کردار میں، آخری مشن کے
دو مقدمات فیصلہ کئے گئے ہیں ریٹائرمنٹ میں اس کی آخری ترقی
تھے اور انھوں نے اس کا مفاد میں اس کی ترقی دینی
(۵) کمیٹی سے اس فیصلہ میں اس کی ترقی دینی
(۱۰) اس میں اتنا فرق ہے کہ اس کی کمیٹی میں اس کا نام (۱۹۹۱) آیا
اصطلاح کہا ہے اس وقت اس کی دوسری ترقی اس کا
اور کہ کسی سابقہ نظریہ کے حوالہ دیا گیا تھا۔ اس کی ترقی دینی
وہ ہے اس کا اس کامل ہے اس حوالہ کے فیصلہ کے لئے اس کا
کرتے ہیں۔ اس کا اس کا اطلاق فریقین کی ترقی دینی اس کا نام
کے نام میں اس کی ترقی دینی ہے اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا
سماعت بہت اچھوت حکم مستند اس کا اس کامل اس کا اس کا
فوری اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا
دیکھئے اور اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا
یہ ذکر کرنے اور اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا اس کا

[illegible]

مراحمہ شامی و لویائی

مسٹر نقیہ ۳۲ سالہ متولدہ ۱۹۵۷ء مسٹر محمد علی احمد صاحب

الحمد لله - مراجع
عظمی الدین ولی کا طعنیں کر رہی تھیں جنہاں ایتھیم ہوسکا تھا اور ان میں سے
بہت سے غور و خیر سے دیکھیں

میرزا محمد

قبضہ محال تھا۔ کہوٹی کرمانگی اور انبیاء سے عدم وجود الہیہ
مختلف شاعری کے مابین تقسیم اور اس کا اثر
جہاں کہیں کہوٹی کرمانگی اور اس کا اثر تقسیم ہو رہی ہو
مختلف شاعری کے درمیان اچھے سے پہچان کر

۱۴۰۱ شوال ۱۲۰۱ هـ

[illegible]

سلطان کے چہرہ پر ایک ایسی سحر جادو الہی ہو گیا
 ورنہ کیا گیا کہ مدنی علیہ السلام کی شان و کرامت
 قدس سرہ تعالیٰ نے وہ جادو ان کے لب و لسان پر جاری کیا
 فیصلہ سنا ایسے وصال پر اس سے ظاہر ہوتا ہے
 بہشتیہ جہنم میں کہ ان کو لکھا ہو - نہ دانا تو
 مومن و مسلم ہیں مسلمانان اللہ کے لئے - اگر ایمان و توحید
 کی نسبت شک ہو کہ ان کو کہہ دے کہ قیامت میں ان کو

کرنے میں حق بجانب تھے۔ نتیجہ یہ ہو گیا کہ غلامہ اعلان
استقلال کا کہہ کر اس کے پاس (۳۱) ہجرت کے ساتھ واپس
آ گیا۔

جنسٹس راولپنڈی۔ مجھے اتفاق ہے اسٹوارٹ لکندہ
محکمہ میں سے ایک کالج میں سرنگدل ہرگز نہیں کہ اب یہ امر
صاف ہو گیا ہے کہ درواری کی تاثیر میں لڑنے میں جو بیچ
لوٹیں لکندہ امی یہ رائے کی کئی قسم ہیں اس واقعہ کا
کافی لحاظ نہ کیا تھا کہ یہ ان کا رواجوں میں کیا گیا تھا
جو اس کو قریبی کا نوٹس دینے کے بغیر منع کی گئی تھیں۔

جنسٹس راولپنڈی۔ مجھے اتفاق ہے لیکن میں چند الفاظ
کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ رہنما کی سرنگدل والا فیصلہ کارزار
تعمیل کے متعلق مضمیل شدہ کی اصول کے مطابق کی نسبت
یہ رویہ کیوں کا فیصلہ بمقتدرہ نکل پر شاہ وٹو سوچت بنام
گرہا کا ستا ہری (۱۲) ہے اس مقدمہ میں قرار دیا گیا تھا
کہ اگر بعد ازاں اس نوٹس درخواست کیل پر فیصلہ صادر
کیا گیا ہو تو فریقین میں نہ ہو گئے کہ اس فیصلہ کی نسبت
عذر کریں جبکہ درخواست باعینش کی گئی ہو۔ اس مقدمہ
کو متعلق کرنے میں عدالت ادا کے ایک ہیج نے بمقتدرہ برا
سینا آئرلینڈ راجستروں میں ہوتی (۴) یہ کہا کہ ایک اصول
صاف نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ فریق جسکے خلاف اصول
انصریل شدہ کی تاثیر کی استدعا کی گئی ہو اس امر کی نسبت
اس یہ نوٹس جاری ہو جانا چاہیے جو اسکے خلاف فیصلہ
ہوئے والا ہو اور اس کو ایسے فیصلہ کے خلاف اپنے عذر
میں کر دینا موقع دیا جانا چاہیے۔ مقدمہ جاری میں مرافعہ
علیہم یہ نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ دعوہ ہرگز جاسے کہ کہ

<p>میں سنا گیا۔</p> <p>ہنام</p> <p>شہوی با</p> <p>(لوگزیں)</p>	<p>تاریخ مذکور سے قریب دو سال بعد اصل راجن مرانے منبر</p> <p>سے مراد دوم کے شہزادہ (نور) پر کوٹا دیا۔ یہ منبر</p> <p>استمال حشری شدہ سے لڑی۔ لہذا یہاں سال کے بعد</p> <p>جوری ۱۹۱۲ء میں مراد علی نے راجن کے مقابل راجن</p> <p>کی بنا پر مالش حشر کی۔ لیکن اس کو صرف ڈگری رفقہ</p> <p>حاصل ہوئی کیونکہ یہ قرار دیا گیا کہ اس قانونی تصدیق</p> <p>نہ ہونے کے باعث کا عدم اور غیر موثر تھا۔ اس کے بعد</p> <p>اس نے مالش ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء کو اس غرض سے دائر کی کہ</p> <p>راجن کی جانب سے مراد دوم کے متوہر کے حق میں بیع</p> <p>کی جائے۔ دونوں عدلیہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۲ء کو اس نے</p> <p>درخواست دی کہ ڈگری رفقہ کی تعمیل میں جائیداد کا</p> <p>نصف حصہ فرق اور پیلا کیا جائے۔ اس کا مقدمہ تھاکہ</p> <p>سان ماگہنگ اپنے اور احاطے کا ربع حصہ منتقل ہیں کر سکتے ہیں</p> <p>اور یہ کہ ربع حصہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو یا اسکے قریب فرق کیا گیا تھا۔ ۱۶</p> <p>یہ فرق مراد دوم نے جنوری ۱۹۱۲ء میں دائر کر دیا</p> <p>بروری ۱۹۱۲ء میں مراد علی نے اس غرض سے اپنے</p> <p>غرضی دعویٰ کی ترمیم کی اور اس میں اس استدعا کا اضافہ کیا کہ</p> <p>بیع حق شہوی ہاں یومی ہر فریب اور غیر موثر غرضی۔</p> <p>مقدمہ موجودہ آرڈر ۲۲ رول ۳۴ کے تحت خابطہ دیو الی</p> <p>کے تحت تھا اور اس کا بھی ایسا مفہوم ملتا ہے۔</p> <p>یہ تسلیم کیا گیا کہ مالش میں ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں بیع ہوئی لیکن اس کے بعد</p> <p>۱۹۱۲ء کو فریقین میں بیع کا علم ہوا۔ اس میں بیع کا وجہ ۱۹ اکتوبر</p> <p>قانونی اور حشری ہیں۔ اس کے بعد ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء کا استدعا تھا کہ</p> <p>کے تابع نہیں ہے بلکہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء سے۔ ان واقعات سے</p> <p>دواہم سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) آیا مقدمہ میں المبدأ</p>	<p>چند سالہ کوٹا دیا گیا۔</p> <p>مراد علی نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء</p> <p>پر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء کو مراد علی کے</p> <p>مالش کے خلاف اور حشر کے خلاف</p> <p>میں سال ماگہنگ ویکس کی بیع ہنام</p> <p>سائل۔</p> <p>قانون سہا و سماعت ایکٹ ۱۹۰۷ء کے تحت</p> <p>۱۹۱۲ء کو مراد دوم کو غیر موثر قرار دینے کے لئے مالش۔</p> <p>میں جو قابل اطلاق ہے۔ قانونی اور حشری حاصل کیٹ</p> <p>۱۹۱۲ء کے لئے۔ دفعات ۳۹، ۴۰، ۴۱۔ ڈگری رفقہ</p> <p>ڈگری کی جانب سے بیع کو غیر موثر قرار دینے کے لئے کیا</p> <p>مالش پر سکتی ہے۔</p> <p>۱۹۱۲ء میں اصل قانون سہا و سماعت اس وقت متعلق</p> <p>ہوئی ہے حکم عدلیہ ملتا ہو دیا ہے۔ بیع و حشر کے لئے</p> <p>دستابیر بیع کے حشری ہو۔ جب دلیق مالش</p> <p>یہ قرار دینے کے لئے دائر کرنا ہے کہ مراد علی کے</p> <p>مقدمہ پر ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو مراد علی نے۔ جو شخص رفقہ</p> <p>کا ڈگری دیکھتا ہے اور اس نے اس ڈگری کی تعمیل کرانی</p> <p>ہو اور مراد دوم کی جائیداد فرق کرانی ہو تو نہیں</p> <p>دیکھتا کہ مالش یہ قرار دینے کے لئے دائر کرے کہ حاملہ</p> <p>بیع منجانب مراد دوم کی غرضی مراد دوم اور غیر موثر ہے۔</p> <p>منجانب مراد علی۔ مشر کیٹ ہے۔</p> <p>فیصلہ۔ مراد علی جائیداد غیر مقولہ تدارع کے متعلق</p> <p>اپنے خیال کے بموجب قبضہ رکھتا تھا۔</p> <p>دستابیر کی تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء ہے۔</p>
--	---	--

1975

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

الحضور الكريم من العلماء والفقهاء

والدعوات والخطباء

والشعراء والمثقفين

والذين هموا بأمور دينهم

وآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

الحضور الكريم من العلماء والفقهاء

والدعوات والخطباء

والشعراء والمثقفين

والذين هموا بأمور دينهم

وآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

الحضور الكريم من العلماء والفقهاء

والدعوات والخطباء

والشعراء والمثقفين

والذين هموا بأمور دينهم

وآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

والذين هموا بآدابهم

ملاحظه نما شد که این محفل در روز شنبه ۱۳۲۲ خورشیدی در محل اجتماعات
مجلس علمیه و با مدیریت آقای دکتر محمد علی باقری و با همکاری آقایان
مجلس علمیه و با مدیریت آقای دکتر محمد علی باقری و با همکاری آقایان

[illegible]

[illegible]

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہر دیا
م
عالم
(الذات)

ما ریاضت کے لئے مانتے روع کی ہے۔
مدعی علیہم نے ان کی حوالہ دہی یہ تھی کہ وہ کہیت بہت
پراس وقت جبکہ وہ ہر سال وریا سے برآمد ہوتا تھا بل
جلائے اور اس کی تحریری کرتے تھے اور یہی فصل کاشت
کرتے تھے یہ کہ سال تدارع میں احوال نے حسب معمول
بہادوں کے لئے کہ ایک پتہ کے تحت ہوتا تھا وہ
نہر دینے دیا تھا اس میں تحریری کی تھی اور یہ کہ مدعی نے
کہیت زیر بحث میں کہی تحریری نہیں کی تھی اور وہ اس
کو اصل میں کوئی حق حاصل تھا۔ لیکن انہوں نے یہ کہت کی
تھی کہ ان میں اور مدعی علیہم میں کوئی سبب نہیں تھا
مدعی علیہم نے دیکھا کہ مدعی علیہم کے ساتھ کوئی سبب
ہونے سے اس کا کیا تھا اور یہ بیان کیا تھا کہ وہ مدعی
نے اصل کوئی اور کاشت کی تھی۔

عدالت اتالی اس مقدمہ پر پہنچی کہ قطب الدین نے
کو پتہ مذکور دیا کہ کیا دینا تھا اور مدعی علیہم نے ہر سال
در حقیقت قطعہ تدارع کاشت کیا تھا۔ اس لئے مزید تجویز
کی کہ مدعی کو نالاش رجوع کرے کہ کوئی حق نہ تھا اور یہ کہ
پٹواری نے مدعی علیہم کے ساتھ سارتن نہیں کی تھی۔ اس
لئے اس فصل کی مالیت کا تصدیق نہیں کیا جس کا نقص کیا
جانا بیان کیا گیا تھا اور ان تجاویز پر مدعی ناچ کیا تھا
مدعی نے مراد وار کیا۔ عدالت مانتے مراجعہ
دی علم نے صحت طور پر یہ تجویز کی ہے کہ پٹواری نے
نے دیا تھا ایک سال سے زیادہ مدت کی باقی نہ تھا اور
یہ کہ اس لگان کی مالیت جو محفوظ کیا گیا تھا مبلغ مار سے
بہارہ کہی جاسکتی تھی۔ اس لئے پٹواری کا اس پر حتمہ یا

ما یکوٹ الہ آباد
مرامہ تالی دیوانی
تہذیب قدیمہ ۱۰۰ باب ۱۱۱ فصل ۱۲۱
باجلاس۔ شکر گل پتہ۔
ہر دیال۔ مدعی۔ مراجعہ۔ پٹا ہم عالم عیون۔ مدعی علیہم مراجعہ
نہر دینے کے اختیار تھا۔ اسی زمینداری کا پتہ۔
کسی خاص توکم کے متعلق لکھو اور اس کا رسداری کا پتہ
نہر دینے کے اختیار تھا۔

مرامہ تالی مدعی علیہم نے مراد وار کیا تھا۔ مدعی علیہم نے
یہ امر پٹواری سے لیا۔

سحاب مراجعہ۔ مشنری سر سہا۔
سحاب مراجعہ علیہم۔ مشنری سر سہا۔

یہ فصل مدعی کی جاہیت سے ایک نالاش میں کیا
تھی کہ پٹواری نے اصل کوئی سبب نہیں تھا۔ اس کی مالیت کی بازیافت
کے لئے کہ کوئی تھی مدعی کا بیان یہ تھا کہ اس نے مدعی
دیا یا مدعی نے ۹۰ اس کے ساتھ دیا گیا تھا اور کوئی
تھی کہ پٹواری نے مدعی علیہم نے ہر سال پٹواری کے ساتھ سارتن
کی تھی مدعی علیہم نے اسے تقریباً ۲۰ سارتن کے ساتھ سارتن
کو دینے کوئی تھی سارتن کی تھی۔ مدعی علیہم نے اسے
پٹواری ہے اور اس کے ان فصل حاضر مدعی علیہم نے ہر سال
اس سے یہ پٹواری کے ساتھ دیا گیا تھا۔ مدعی نے دیکھا کہ
کہ وہ سارتن کے ساتھ پٹواری کے ساتھ دیا گیا تھا۔ مدعی نے
علیہم نے ۹۰ اسے مدعی علیہم نے اس کے ساتھ سارتن کے ساتھ
علیہم کی تھی۔ اس لئے مدعی نے اس کے ساتھ سارتن کے ساتھ
علیہم نے کیا تھا یا مبلغ ساوٹھ کی جو اس کی مالیت تھی

ہو جس چند را داس کے ہیں۔ درمنارینے ۲ سہارچے ۱۹۱۳ء
 ورتھیل کی گئی تھی۔ ہرن چند را داس کی بیوی پر قائم ہو
 اس نے عدالت ابتدائی میں کیا تھا کہ وہ درمنارینے کی گئی تھی
 وقت میں موجود تھا یہ کہ اس نے ورتھیل کی گئی تھی اس پر دھوکا
 کرتے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے اس کے بعد لودا کیا گیا تھا
 کے حوالہ پر دیکھا کئے تھے۔ ہوتس چند را داس یہ بیان
 کرتا ہے کہ راہیں کی استدعا پر وہ دستاویز کا ایک گواہ بنا
 تھا۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے دستاویز پر اپنے دستخط
 تحت کیے تھے لیکن اس کو دستاویز کی تکمیل کے بعد اس کی
 دیگر واقعات یاد نہیں ہیں۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ ورتھیل کے
 دورہ بعد اس نے ورتھیل میں حاضر تھا اور یہ کہ اس نے
 راہیں کو کمال راجہ کے کونستانت کیا تھا جبکہ وہ کراچی
 ہندو وار جٹری کے دوہر ورتھیل کا انتقال کیا تھا پس سوال
 یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا واقعات بینہ کی خارجیہ نتیجہ سراسر پر
 اہل کیا جاسکتا ہے کہ وہ ۹ قانون انتقال جابداو کے
 احکام کی تکمیل کی گئی ہے ہالفا و دیگر ایک کمال راجہ کے
 لئے ورتھیل کے دوہر ورتھیل کی تکمیل کیا تھا وہ اس نے
 اس کو دستاویز تکمیل کرتے ہوئے دیکھا تھا اور جو گواہوں
 حاشیہ بنے تھے۔ ہرن چند را داس کی تعلق ہمارے رائے ہیں
 اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تاکہ وہ موجود تھا یہ کہ اس نے اس کو
 تکمیل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے لودا کیا گواہ بنا
 کے اپنے دستخط کیے تھے۔ ہرن چند را داس کے تعلق ہیں
 کا یہ اظہار کیا کرتے ہیں کہ وہ موجود تھا اور اس نے اس کی اس
 پر لودا کیا۔ گواہ حاشیہ کے اپنے دستخط کیے تھے لیکن اس کو
 یاد نہ تھا کہ آیا راہیں کو کمال راجہ کے کونستانت کیا تھا
 کرتے دیکھا تھا مبالغہ کی جہت یہ ہے کہ اسی تہادت ہے ہرن چند را داس

ہو جس چند را داس کے ہیں۔ درمنارینے ۲ سہارچے ۱۹۱۳ء
 ورتھیل کی گئی تھی۔ ہرن چند را داس کی بیوی پر قائم ہو
 اس نے عدالت ابتدائی میں کیا تھا کہ وہ درمنارینے کی گئی تھی
 وقت میں موجود تھا یہ کہ اس نے ورتھیل کی گئی تھی اس پر دھوکا
 کرتے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے اس کے بعد لودا کیا گیا تھا
 کے حوالہ پر دیکھا کئے تھے۔ ہوتس چند را داس یہ بیان
 کرتا ہے کہ راہیں کی استدعا پر وہ دستاویز کا ایک گواہ بنا
 تھا۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے دستاویز پر اپنے دستخط
 تحت کیے تھے لیکن اس کو دستاویز کی تکمیل کے بعد اس کی
 دیگر واقعات یاد نہیں ہیں۔ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ ورتھیل کے
 دورہ بعد اس نے ورتھیل میں حاضر تھا اور یہ کہ اس نے
 راہیں کو کمال راجہ کے کونستانت کیا تھا جبکہ وہ کراچی
 ہندو وار جٹری کے دوہر ورتھیل کا انتقال کیا تھا پس سوال
 یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا واقعات بینہ کی خارجیہ نتیجہ سراسر پر
 اہل کیا جاسکتا ہے کہ وہ ۹ قانون انتقال جابداو کے
 احکام کی تکمیل کی گئی ہے ہالفا و دیگر ایک کمال راجہ کے
 لئے ورتھیل کے دوہر ورتھیل کی تکمیل کیا تھا وہ اس نے
 اس کو دستاویز تکمیل کرتے ہوئے دیکھا تھا اور جو گواہوں
 حاشیہ بنے تھے۔ ہرن چند را داس کی تعلق ہمارے رائے ہیں
 اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تاکہ وہ موجود تھا یہ کہ اس نے اس کو
 تکمیل ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور یہ کہ اس نے لودا کیا گواہ بنا
 کے اپنے دستخط کیے تھے۔ ہرن چند را داس کے تعلق ہیں
 کا یہ اظہار کیا کرتے ہیں کہ وہ موجود تھا اور اس نے اس کی اس
 پر لودا کیا۔ گواہ حاشیہ کے اپنے دستخط کیے تھے لیکن اس کو
 یاد نہ تھا کہ آیا راہیں کو کمال راجہ کے کونستانت کیا تھا
 کرتے دیکھا تھا مبالغہ کی جہت یہ ہے کہ اسی تہادت ہے ہرن چند را داس

میں تسلیم کیا تھا سوال ایک نکتہ کا۔ ال ہے جو کہ دیکھ کے
حالات سے ادا کیا جاسکتا ہو اور ایسے مفادات ہو سکتے ہیں
جن میں عدالت ایسے واقعات کے ثبوت کی بنا پر جس سے یہ ظاہر
ہوتا ہو کہ قانونی احکام ملحقین کے پیش نظر نہ تھے یہ نتیجہ اخذ
کرنے سے انکار کر سکتی ہے مقدمہ موجود ہے اس لیے اس پر
ہیں ہونے ہیں اور ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ دستاویز متدعوہ کیا
ہاں لٹریچر مصدقہ اور جبری متدہ درج نہ رہے۔

ہم یہ اعادہ کر سکتے ہیں کہ جب ہمارے دو برو مفاد یہ
استدراجت کی گئی تھی مرنے سے مراد علیہ کی جانب سے رہا
نامہ میں نہ کئے جانے سے فائدہ اٹھا کر یہ سخت کی تھی کہ بہن
مار دفر جبری سے ہرگز محال نہیں کیا گیا تھا کیونکہ بہن نے
راہن کو بہل دراصل ادا کیا تھا۔ فریقین کی استدعا پر ہم نے
دفر جبری سے اس امر کی نسبت کمیت طلب کی کہ آیا وہ
بہن دفر جبری سے متعلقہ کی تحویل میں تھی۔ جبری نے یہ بیان
کیا تھا کہ دستاویز اس پر باج لا کر لکھنے اس کے تحت لکھے جانے
اور جبری کے لئے پیش کئے جانے کے چار دن بعد دفر جبری
محال کی گئی تھی اگر راہن نے دستاویز محال کی تھی تو وہ عموماً
مرافع کی تحویل میں ہونی چاہیے۔ اگر برخلاف اس کے اسکو
بہن نے محال کیا تھا یا وہ بہن کی جانب سے محال کی گئی تھی
تو ہمیں اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ آیا وہ میان جو گشتگی کے
متعلق بہن چندرا جبری نے کیا تھا قرین قیاس ہے۔ بہن
چندرا اس لئے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے اس کو دفر جبری
سے متون کی جانب سے ہی الواقع محال کیا تھا اور اس کو
بہن چندرا جبری کے حوالہ کیا تھا جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اس کے
قبضہ سے کس طرح ہونے لگی تھی۔ اس بیان کی تائید اس مضمون سے

ہوتی ہے جو بہن چندرا جبری نے اس پر لکھا ہے کہ وہ
کے محضر کے رو سے کیا تھا ہم کہ اس کے دو سو روپے کم ہونے
اطلاع دی تھی۔ اس لئے دعویٰ کی جا رہا ہے کہ ال بہن نامہ میں اس
سے قاصر رہنے سے اس خیال کی تائید نہیں ہوتی کہ راہن نے بہن
کو دستاویز حوالہ نہیں کی تھی کیونکہ معاملہ کی راجہ کوئی ل ادا
نہیں کیا گیا تھا۔

دوسرے اعتراض کے متعلق دعویٰ علیہ کوئی بہن حقیقت میں نہیں
رکتا۔ دستاویز اس کے بائیلے اختیار کی گئی اور اس میں ایک
بیان موجود ہے کہ تکمیل کے بعد ال محال کیا گیا تھا کہ بہن
یا اس کے قائم مقام یہ یہ ثابت کر کے کہ ال محال کیا گیا تھا
اس امر کی نسبت کہ وہ اس دستاویز میں جس میں اس کا نام ہے
ایک غیر صحیح بیان درج تھا کس طرح منکر کیا ہوا تھا

ملاحظہ ہوں مہدات ذیل علی بی بنام
اسیر الدی میڈیا (۱۸) راجہ صاحب یہ بلا کو بنام بالو پر جو
سگ (۱۸) علی خاں بہا اور بنام مدیر پشاد (۱۹)۔ جیش خاں
پشیا کر بنام مدیر (۲۰)۔ بیشور دیال بنام شہر سہا
(۲۱) رحیم جان بی بی بنام ماں جان بی بی (۲۲) اس بار
سبکدوشی محال نہیں کی گئی ہے۔ برخلاف اس کے دعویٰ کی جانب سے
یہ ظاہر کرنے کے لئے صریح شہادت موجود ہے کہ مدل ذوقیت
ادا کیا گیا تھا۔ اس لئے ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ سہار ڈیٹ
ج لئے یہ صحیح طور پر تجویز کی ہے کہ بل نقل ہو گیا طرح کہ
بیان کیا گیا تھا امدیہ کہ سہار مدین قابل قمار تھا۔ یہ تہہ چل
سہار ڈیٹ شریج کی دگری تھا اگرچہ تہہ اور دفعہ ہا مدیر کے خارج
کیا جاتا ہے۔

راوی خارج کیا۔
دہلی کے دفر جبری اور اس کے حوالہ کیا تھا جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ اس کے
قبضہ سے کس طرح ہونے لگی تھی۔ اس بیان کی تائید اس مضمون سے
۱۹۲۷ء ۲۳ دسمبر ۱۹۲۷ء ۲۹

ماہرین کے
بنام
میرزا محمد
انگلت

اسلام ایک جاہل رہیں ہمارے لئے قدر کر لیا مستحق نہیں ہوتا ہم
یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یہ جہت درست ہے۔
اس اصول پر جو اس قسم کے مقدمات سے متعلق ہو سکتا ہے
ہمارے مقدمہ جو کہ رانا تریکھو پلا وہ یہاں تمام تباہی چریں سدو
یا دھریا (۱) میں ہائیکورٹ اور اداوائے مقدمات رام دئی بنا
مسال (۲) آتم سنگھ نام حکم سگرہ، دستہ ریاں تمام تیرہ (۳)
اور ہائیکورٹ اور اس لئے مقدمہ دیکھا دئی نام تہو سو لو
نارنگ (۴) میں رکھا تھا۔ ان مقدمات میں سے پہلے مقدمہ
جو کہ رانا تریکھو پلا رہا نام تباہی چریں سدو یا دھریا (۵) میں
اسلامہ سے لفظا بہرہ ظاہر ہوا تھا اس کی تصدیق وہ
گواہوں نے کی تھی۔ ان میں سے ایک کا متہ تھا لیکن اس نے
راہہ کی جانب سے دستاویز کی تکمیل سے انکار کیا تھا لیکن
مراجعہ نہ ہونے پر تحریر کی تھی کہ انکار چھوٹا تھا۔ دوسرے
گواہ نے یہ بیان کیا کہ راہہ نے اس کے روبرو دستخط کئے تھے
لیکن اس کو یہ یاد نہ تھا کہ ایسا راہہ نے بھی کیا تھا کہ روبرو
دیا گیا تھا۔ لیکن دستاویز سے بظاہر یہ ظاہر ہوتا تھا کہ گواہ
کے دستخط دوسرے گواہ کے دستخط کے قریب تھے۔ عدالت ہمارے
رہے یا تھا کہ یہ سلسلہ امور پر قیاس کیا جاسکتا تھا کہ دونوں
نے راہہ کی جانب سے دستاویز کی تکمیل کے بعد بطور گواہان
راہہ کے دستخط کئے تھے اور یہ کہ اس اصول پر جو مقدمہ ۱۱
امریکا ہمارے میں بتلایا گیا تھا ایسا قیاس کیا جاسکتا تھا
میں مقدمہ ہر کاٹن نام مشورہ (۱) کا حال دیا گیا تھا مقدمہ
۱۱ کہ گواہوں نے مقدمہ ۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں
میں مقدمہ ۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں
تو وہ مقدمہ ۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں

مہر کو میں یادداشت تصدیق کے بعد وصیت نامہ کے پیشے
موسی کے دستخط اور سیر دو گواہوں کی تصدیق موجود تھی۔ ڈاکٹر
ٹو سگٹن نے یہ قرار دیا تھا کہ گواہوں کی عدم موجودگی باوجود
کی صورت میں مادی سفر میں یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ موسیٰ
دونوں امتحان کی موجودگی میں دستخط کئے تھے اور یہ کہ
لے اسکے روبرو تصدیق کی تھی۔ یہ اصول ہائیکورٹ اور اداوائے
تین مقدمات مذکورہ بالا میں متعلق کیا تھا میں مقدمہ
راہہ نام سفید رسن (۱) کا حال دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ اور اداوائے
لے مقدمہ مسندہ بالا میں ان میں مل جاتا تھا کہ حکیم کی تھی کہ وہ
صحیح اصول پر تھی تھے اس سلسلہ میں میں مل جاتا تھا کہ ہائیکورٹ
ہام ہائیکورٹ اور اداوائے ہام نام سفید رسن (۱) و ہام نام سفید
(۵) کا حال دیا جاسکتا ہے۔ اس مقدمہ میں جو ہمارے روبرو
پیش ہے ہمارے روبرو ایک گواہ حاشیہ کی یہ سرخ شہادت موجود
ہے کہ وہ موجود تھا اس نے تکمیل کی تھی اور وہ ایک گواہ
حاشیہ بنا تھا۔ ہمارے روبرو ایک دوسرے گواہ کا یہ اظہار موجود
ہے کہ وہ راہہ کی امتداد پر ایک گواہ حاشیہ بنا تھا۔ ہمارے
روبرو مزید یہ امر موجود ہے کہ اسی روز جبکہ دستاویز ہائیکورٹ
رجسٹری کی غرض سے پیش کی گئی تھی اس دوسرے گواہ نے
تکمیل کتنے کو شاخت کیا تھا جس نے اسکے مبراہہ میں ہمارے
رجسٹری کے روبرو تکمیل کا اقبال کیا تھا اس وقت اس نے ہائیکورٹ
سے حور رجسٹری کے لئے پیش کی گئی تھی بظاہر ان گواہوں کے
دستخط ظاہر ہوئے تھے۔ ان حالات میں ہم مناسب طور پر یہ
نہ انداز کر سکتے ہیں کہ قانونی احکام کی تکمیل نہیں کی گئی تھی۔
حاشیہ میں اس طرح کہ ہمارے مشترکہ اسٹریٹس اسٹریٹس ہام نام
۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں

۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں
۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں
۱۱ میں کیس مقدمہ ۱۱ میں نہیں

<p>جو وہ دیکھ کر سے متعلق تھے جبکہ وہ نافذ تھے تاکہ دفعہ ریفرنسز کے میں خاص الفاظ استعمال کر کے متعلق واعدوان قانون کے نام ہو تھے جس کے اور اس لئے میں عمال کرنا ہوں کہ وہ دفعہ ریفرنسز مفہوم کا سوال اہل عمل کر کے لئے ہم دفعات ۵۱۲-۵۱۳ و ۵۱۴ ۵۱۵ پر غور کر کے کہ ان میں اور دفعہ مفہوم پر اہل پر غور کرنا لازم ہے۔</p>	<p>۱۔ جو اس سے۔ بل ہوئی ہوگی۔ اسی قاعدہ کے تحت (۵۱۲) ۲۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۵۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>
<p>تعمیر کا پہلا اصول یہ ہے کہ الفاظ اس میں مفہوم لیا جائے اور صرف ان صورتوں میں کر لیں اگر ان کی ایک بات زیادہ معمولی تعمیر ہو سکتی ہو مفہوم حاصل کر لیں اسے جاری کرنا غور کرنا چاہئے۔ دفعہ ۵۱۲ کے الفاظ۔ نفاذ میں۔</p>	<p>۶۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۷۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۸۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۹۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۰۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>
<p>۱۱۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۲۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۳۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۴۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۵۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>	<p>۱۶۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۷۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۸۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۱۹۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۰۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>
<p>۲۱۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۲۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۳۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۴۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۵۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>	<p>۲۶۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۷۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۸۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۲۹۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۰۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>
<p>۳۱۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۲۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۳۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۴۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۵۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>	<p>۳۶۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۷۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۸۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۳۹۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۰۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>
<p>۴۱۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۲۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۳۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۴۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۵۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>	<p>۴۶۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۷۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۸۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۴۹۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳) ۵۰۔ اس میں کیا کرنا ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت (۵۱۲) و (۵۱۳)</p>

اوسط شرط
بنام
مقامی ملک
(مدا)

چاہیے جس کو اس لئے اہتمام میں وصول ہو۔ میں اس کے لئے
 اور جو کہ کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا یعنی یہ کہ ہر قانون سے
 بلاشبہ تعبیر کے طور پر لکھی گئی ہے جس میں یہ خیال کرنا کہ مجھے
 بعض اس سبب سے کہ وہ مناسب تھی ایسا ہونا نہ تھا بلکہ اس کے
 کے لئے فقط نہایت اہمیت دی جا چکی ہے۔ باقیہ میں یہ خیال کرنا
 ہونے کی صحت یا کوئی کے سوال کے قطع نظر اس لئے الفاظ
 کا مناسب مفہوم ہے لیکن اس کے بعد یہ کہ کیا ہے کہ دفعہ ۵ کی
 تعبیر کے لئے دفعہ ۵ قانون کو کوئی دیکھنا چاہیے اور اگر
 معلوم ہو کہ شمار کا کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 دفعہ ۵ میں مذکور ہو چکی ہے اس کو یہ دریافت کرنے کے لئے
 کہ دفعہ ۵ کا ضروری مفہوم کیا ہونا چاہیے تھا بطور ایک درجہ
 کے استقامت کرنا نہایت مناسب ہے۔ میں اس بحث کو تسلیم
 کرتا ہوں اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ میں اس سے کسی ایک
 کی تعبیر کرنے کے لئے دیگر دفعات پر غور کرنے کے مجاز ہیں اور
 وہ قطعاً نہیں پر لیا ہو کر نا لازم ہے اگرچہ صرف ایک دفعہ
 مکرر کرنا ہی کافی ہے۔ دفعہ ۵ میں یہ مذکور ہے کہ مترجم کی
 وصولیابی پر ایسے اڈیشنل شریعتی جرنل کو نصف کمیشن (۱۰٪)
 دیا جائے گا اور وہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ لے گا اور پھر نصف
 اس اڈیشنل شریعتی جرنل کو واجب الادا ہوگا کہ کسی مترجم کو
 اہتمام کے مناسب اخراجات میں تقسیم کرے اور وہ
 ایسی تقسیم پر اس کو اپنے قبضہ میں رکھ لے گا۔ اگر وہ مذکور
 کی عرض صاف طور پر اس صورت کی نسبت ہر صحت کو یہی
 تھی جس کی خاص جائدادوں کے اہتمام کے دوران میں
 اڈیشنل شریعتی جرنل کی خدمت میں تبدیل ہوئی ہو اور کیا یہ
 متفرک کر کے تھی جس کے سبب کمیشن اس خدمت کے لئے

عہدہ داروں کیلئے اہتمام ہو رہا ہے۔ اس کے بعد حکم
 کہ نصف کمیشن اس میں شامل ہو جائے گا اور اس کا اہتمام
 ہو مترجموں کے لئے ملازمتی رواد ہر گز داری نہ ہوگی
 ہر لئے والی ہو رہا ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو اس کے
 کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 ہے کہ وہ ہے کہ اس کے لئے دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 ہو سکتی ہے کہ مترجم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 معلوم ہو کہ مترجم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 نہیں کیا جائے گا۔ اس کے لئے دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 حاسبانہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کا نتیجہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 ہے کہ مترجم کی ملازمت عائد کیا کہ مترجم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 یہ نصف کمیشن نہیں ہونا چاہیے۔ اگرچہ اس کا اس جائزہ دیکھ
 صورت میں ہوتا ہے جس سے موجودہ صحت پیدا ہوئی ہے
 وصولیابی اور تقسیم کے مابین حائیداد کی حالت میں اضافہ
 ہو تو یہ ظاہر ہے کہ اس حائیداد میں اس کی مالیت میں اضافہ
 ہونا وہ دیگر نصف کمیشن وصول کرنا چاہتا ہے۔ مترجم کی
 سرینو اس اسرار کی موجودت پر حیدر خاں لالت اس امر
 کی نسبت ظاہر کر کے ہیں کہ اس کو اس طرح شمار کرنا چاہیے
 جب دو نصف حصہ موجود ہوں تو اگر وہ ۵۰٪ کی تقسیم
 مقصود ہو تو حائیداد اور تقسیم کی حالت در یافت
 کر لی ہو تو ظاہر مالیت کا کوئی دوسرا طریقہ اس کے لئے ضروری ہو اگر
 یہ ملازمت ایک شخص اور اس کے لئے اس کی ملازمت
 تقسیم نہ ہو سکتی ہے۔ یہ کہ اڈیشنل شریعتی جرنل کے لئے
 زیادہ کمیشن دینا چاہا لائن اس کے لئے شریعتی جرنل کے لئے وصولیابی
 کے لئے کوشش کی موبتاً قلیل رقم وصول ہوگی۔ چکر ہے کہ

مرام چید
بنام
نیکو آئینہ پریا
(دلا ہور)

منجھ سے تھلا یا تھلا یہ غلام ہر سہیں کیا گیا ہے کہ یہ ستر لکھ میرٹھ کی
اکوٹھی سے قرض لینے کے تھا یہ ظن ہے کہ مذکور میرٹھ کے رادو کس
ہراری لا رہا ہے اس مال کی بابت جس کی سربراہی کی گئی تھی یہ
راجہ والا ۱۰ دوا رہیہ موالدہ نامی حساب تھا اور سالانہ خرید
بیمہ تھا جس کے سولی ستار کی طرف سے کچھ رادو نہ ہو میرٹھ کی
یہ نہ ثابت ہو سکا گیا کہ مذکور نے یہ یا کوئی دیگر رقم
سک کو ادائیگی غرض سے قرض لی تھیں اور یہ کہ اس لئے کسی
دوسرے شخص سے قرض نہ لینے کے سوا ہر کی خلاف ورزی نہ ہو
ہوئی ہے اور اس لئے میرٹھ کے یہ ہے کہ وہ بھی جائے لیا گیا
چو کہ ستر موتی سا گریڈ دیکھا اور جو وہ مرافعہ میں
پیش کئے گئے تھے ترک کئے ہیں اس خیال کے مد نظر ہیں نے
اسور و مراد کی نسبت قائم کیا ہے مراد کا مرافعہ نام
لے ہا ہے اور یہ خرچہ کے خارج ہونا چاہیے۔

اب میں اس مرافعہ دیوانی نمبر ۲۹ ماہ ۱۹۱۹ء
پر بحث کروں گا جو بینک کی جانب سے پیش کیا گیا ہے یہ ستر موتی
سا گریڈ ایک امتدائی اعتراض اس کے متعلق کیا تھا کہ مرافعہ
ناقص تھا کیونکہ وہ بینک آفس پر ایڈی کی جانب سے وار کیا
گیا تھا جس نے بینک کے حسابات کا یہ تصدیق نہیں اور یہ کہ اس لئے
ہر سال ستر موتی کو ٹیڈر مرافعہ کر سکتا تھا۔ اس بحث کی تائید
کسی حلف نامہ یا دیگر ثبوت سے نہیں کی گئی تھی اور ستر موتی
لئے عدالت کو یہ اطلاع دی گئی کہ مرافعہ کی پیشگی کے قبل اس
لئے بینک کے آئیٹ کے ساتھ مرافعت کی تھی۔ ان حالات میں
یہ اعتراض نامنظور ہونا چاہیے۔

مرافعہ ہوا میں امر قیدی طلب یہ ہے کہ ایڈیٹر کٹیج
یہ قرار دینے میں حق بجانب ہیں کہ بینک چاہتا ہے کہ مراد

۱۔ مراد اور میرٹھ کے مابین ایک لاکھ ۵۰ روپے
۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۲۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۳۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۴۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۵۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۶۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۷۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۸۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۱۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۲۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۳۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۴۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۵۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۶۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۷۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۸۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۹۹۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے
۱۰۰۔ مراد و میرٹھ کے مابین ۱۰ روپے

رات و صبح اول الف اور ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء

منجانب مرافقان - بالو سرست چندرا رائے جو درہری
اپوزیشن کمال مترا -

مجاہد مراد علیہ - بالو سرست چندرا رائے و بالو
نندرا ناتھ -

ٹپس گھوش - مراد مراد ایک نالاش پیدا ہوا ہے جو
سیان نے معی علیہ کے ساتھ ہمارے ضیاع کے مشترکہ قبضہ کے لئے

برع کی تھی۔ وراثت بالکل مختصہ ہیں۔ یہ کہنا گیا ہے کہ اراضیا
س ایک وکیل کاری ارضی شامل ہے جو ایک ساسی کے قبضہ میں

اور مراد مراد اور معی علیہ جو زمیندار ہیں حوالہ کان شریک
ہا۔ معی علیہ نے لگان کے اپنے حصہ کی رائے آسانی و خیر کار کا

حالات ایک نالاش رجوع کی تھی اور ایک ڈگری حال کی تھی اور
لری مذکور تھیں میں عود ارضی خریدی تھی اور اس سے لے کر

قبضہ حال کیا تھا۔ ڈگری کا اثر محض ایک ڈگری رافقہ کا
اور معی علیہ نے آسانی کے صرف حقوق و مراعات خریدے تھے

جو وہ نالاش ۲۳ جون ۱۹۲۱ء کو رجوع کی تھی یہ بتویہ
ہی ہے کہ ارضی ایک ناقابل انتقال و خیر کاری ارضی تھی

معی علیہ نے خریدی تھی۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ معی علیہ کو تحت
فقہ ۲۲ ضمن ۲۱ قانون مراد مراد برائے کوئی حق حاصل نہ ہوا

فاناک وہ اس صورت میں جبکہ میا و سماعت کی کوئی نعمت
جو مشترکہ قبضہ کی نسبت مدعیان کے دعویٰ کی مخالفت کرے

حق ہو۔ عدالت تبدیل نے صرف ایک قطعہ کے متعلق مدعیان
حق میں مشترکہ قبضہ کی باتہ ایک ڈگری عطا کی۔ بطریق مراد

بارڈرینٹ جج نے ڈگری مذکور منسوخ کی ہے اور نالاش میا و
سماعت کی بنا پر مکمل شائبہ خارج کی ہے۔ مدعیان کی جانب سے

جو عدالت ہذا کے مرافقان ہیں یہ بت کی گئی ہے کہ ذیل سارے ٹپس گھوش

کا فیصلہ غلط ہے۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ چونکہ مراد مراد معی علیہ
حصہ داران شریک تھے مدعی علیہ کی ہا تو یہ ہے ارضی نے قبضہ

کی وجہ سے مدعیان کے خلاف کوئی میعاد غار نہ ہو سکتی تھی جو اس
کے فی الواقع بیدار عمل میں آئے۔ اور یہ بحث کی گئی ہے کہ چونکہ مدعی

علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعیان محال کے مالکان کی حیثیت سے ارضی
کے لگان کے اپنے حصہ کے تحت ہر کوئی یہ فیصلہ عمل میں نہیں لے

سکتا۔ اور اس لئے قانون میا و سماعت کی رو سے دعویٰ خارج میا و
نہیں ہے۔ اس لئے اس سوال یہ ہے کہ آیا مقدمہ مذکور کے حالات کے

لحاظ سے مدعی علیہ میا و سماعت کا مقدمہ ثابت کرنے میں کامیاب
رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب قبضہ کسی ہا تو حقیقت سے

مستقل کیا جاسکتا ہو تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ناجائز تھا اور یہ
وہ کسی مالک شریک کے حقیقہ و فائز تھا۔ قانون میا و سماعت کسی مالک

شریک کے خلاف آغار ہونے کے لئے فی الواقع بد عمل یا کوئی
ایسا فعل ہونا چاہیے جو بد عمل کے مساوی ہو۔ اس لئے یہ کہنا

چاہیے کہ آیا مدعی علیہ کی جانب سے قبضہ کا حال کرنا کسی جائز
حقیقت کے تحت تھا۔ مدعیان اور مدعی علیہ یہ بحث حصہ داران

شریک کے بلا شہدائے حصص کے مطابق اس آسانی سے لگان
وصول کر چکے تھے جو ارضی پر قابض تھا۔ حصہ داران

شریک میں سے کوئی بھی ارضی کا فی الواقع قبضہ حاصل کر چکا
حق نہ رکھتا تھا۔ جب مدعی علیہ نے ناقابل انتقال حق خریداری

خرید تھا تو ایسی خرید سے اس کو کوئی حقیقت عطا نہ ہوئی تھی
اور جب اس نے قبضہ حاصل کیا تو ایسا قبضہ اسکے حصہ داران

شریک کے خلاف ناجائز تھا۔ عدالت ہذا کی نظر کے بموجب مدعیان
اس تباہی سے جبکہ مدعی علیہ نے جائیداد کا قبضہ حاصل کیا تھا ارضی

بہرہ مند

تسام

رہبر

دکھانا

۱۹۲۱ء

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

کی ادائیگی کے ذریعہ سے جسکی کفالت مسافرین پر عہدہ سے
 لگی گئی ہو جائیداد کا انکشاف کر سکتا ہے۔ وہ باکفالتی و ان
 کو اس رقم سے جو تا بیخ انکشاف پر واجب الادا ہو کم رقم ہے
 پر عہدہ نہیں کر سکتا۔ حادثہ پر پہلے کی شرائط کے بموجب
 رسوم واجب الادا حاصل کی جاتی ہیں اور وہ اس طریقہ سے
 کام لیا جاتا ہے جس تک کہ شرائط کو کر کے سبب رسوم
 ماکر کا پتہ ادا نہ کی گئی ہوں۔

پہرے سوار ہوا ہر باکفالتی و واضح ہے کہ حادثہ پر وہ کادو
 جزو و جہرام غدر کی ملکات لکھالینے اس امر سے کہ ملوین
 تہذیب سامانہ زیر تصفیہ تھے متاثر نہ ہونی تھی اور یہ تھی
 اس لئے میری رائے میں مراضہ پر اسے نہ چھوڑے منقول ہونا چاہیے
 اور ایک کو دعویٰ کی کابل رقم اور حسب ضرورت وادائیگی و
 کی مابقتہ تا وصولیابی ایک ڈگری دی جانی چاہیے جو اس کابل
 جائیداد سے وصول کیا جاسکے گا جو دس ماہ کے تحت ہے جسکی
 تھی اور میں حسب حکم دوں گا۔

جسٹس مارٹینو۔ مجھے اتفاق ہے۔

رام چند کا طریقہ جاری کیا گیا۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

پانچویں ٹیٹا کلکتہ

مرافقہ ثانی دیوانی

تہذیب و تمدن کے لئے منفصلہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء

پانچواں جسٹس مارٹینو کے لئے لکھی گئی۔

ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

مرافقہ ثانی۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

تہذیب و تمدن کے لئے منفصلہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء

پانچواں جسٹس مارٹینو کے لئے لکھی گئی۔

مرافقہ ثانی۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

حسب تہذیب و تمدن کے لئے منفصلہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۲ء
 کہا جاسکتا کہ وہ جائیداد ہو اور یہ کسی مالک کے لئے
 مخالف ہو کسی مالک کے لئے خلاف قانون ہو سکتا
 شروع ہوئے لئے فی الواقع یہ ملوین کو فی الحال ہر ایک
 حوالہ کے مساوی ہے۔ ملوین کے لئے ہر ایک مالک کے لئے
 حصہ وار تہذیب و تمدن کے لئے ملوین کو فی الحال ہر ایک
 مالک کو فی الحال ہر ایک مالک کے لئے ملوین کے لئے
 ایک ڈگری ملوین کی اور ڈگری ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 نوڈار جی تہذیب و تمدن کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 سال اور یہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 نالین کی۔ قرار دیا گیا کہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 کوئی حقیقت حاصل نہ ہوئی تھی اور جب اس نے قبضہ حاصل کیا
 الیہ تہذیب و تمدن کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 اور یہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے
 کہ اس نے دعویٰ خارج الیہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے

دعا یہ کہ اگرچہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے

ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے

تہذیب و تمدن کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے

کیا تھا۔ یہ ملوین کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے

کیسز جلد ۱۹۱۲ء کی ملوین کے لئے ملوین کے لئے

ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

مرافقہ ثانی۔ ہر کارکن کو ملوین لکھا گیا۔

تہذیب و تمدن کے لئے ملوین کے لئے ملوین کے لئے

پانچواں جسٹس مارٹینو کے لئے لکھی گئی۔

کہ وہ اب اگر کرتا ہے کہ وہ مرعیاں اور دعویٰ علیہا نہیں کرے گا کیا
 وہ اس کے لئے وہ فریق بنایا گیا تھا لیکن بالآخر جو گری صرف مرعیاں اور
 دعویٰ علیہا نہیں کرے کہ اس کے خلاف دعا درگاہ گئی تھی۔ دعویٰ علیہا نہیں کرے
 متعلق یہ کہ کیا تھا اس کا نام کا عدالت میں وجہ نہیں کیا گیا
 تھا نہ وہ جس ایک آسانی کی حیثیت سے نہ کیا گیا تھا۔
 اس سوال کی وجہ سے کہ آیا وہ ایک حصہ دائرہ تریک تھا یہ فیصلہ کیا گیا
 تھا کہ وہ ایک حصہ تھا اور وہ نالٹ سے خارج کیا گیا
 تھا یہاں تک کہ اس کے لئے یہ جملہ مصلحتیں اور اس کے لئے
 (تساوی عدالت) میں جہت سے دعویٰ علیہا نہیں کرے کہ فریقین کی تشریح
 سے قطع نظر جسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کو یہ موجودہ سوال
 نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت میں اس کی جانب سے جو فیصلہ کیا گیا تھا
 وہ یہ تھا کہ مرعیاں تھا عدالت اس دائرہ کو جو اس کے لئے چاہتی
 ان فریق سے حاصل کر کے تھے جس کے نام خود انھوں نے بدلے تھے اور جو
 صرف اس نام پر جو کائنات میں وجہ سے نہیں کیا گیا تھا بلکہ
 اس کے لئے یہ فیصلہ موجود تھا کہ عابد علی کو ان قطعات میں کوئی عارضہ حق
 حاصل نہیں کیا کہ عدالت نے اس کے فیصلہ سے انکار کیا تھا کہ
 آیا اس کو کوئی شریعتی حق حاصل تھا یا نہیں۔ یہاں دعا سماعت کا سوال
 حسب ذیل طریقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ درجہ اول میں ہوتا ہے۔ نالٹ سے حق
 سے جبکہ نالٹ کا حق حاصل ہوا تھا چہ سال کے اندر رجوع کیا جانی چاہیے۔
 ضابطہ کے تحت یہ ہے جب عابد علی نے یہ عدالت کیا کہ وہ ایک حصہ اور
 شریعتی تھا تو یہ صاحب طاہر ہے کہ عدالت کو یہ موجودہ نالٹ کے لئے
 مانے دعویٰ حاصل ہوئی تھی۔ اس لئے موجودہ نالٹ اس وقت سے چہ
 سال کے اندر رجوع کیا جانی چاہیے تھی۔ عابد علی کی درخواست اور تائید
 (۲) تاریخ ۲۵ مئی ۱۹۷۱ء کی ہے۔ موجودہ نالٹ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء
 کو چہ مہینے بعد اس وقت رجوع گئی تھی۔ اس لئے اس نتیجہ کا تصفیہ

مرا حق ہائی کیا کیا۔

پائیکورٹ سوسائٹی

مراقبہ اولیٰ و ثانی

کتابخانه ۱۸۹۱ باب ۱۹۱۱

باجلاس یسٹرن سیکل وڈ ناؤ فیچرل و سٹریٹس کریڈیٹ

پیش اسرار کبیر و اس بنام ہم صاحب وزیر تہذیب و ادب اس کونسل

دستی - مرفع - دستی علیہ - مرفوعہ علیہ *

قانون اختیار و سماعت مال سہولت ایکٹ ۱۹۸۰ء کے تحت ۱۱۔

بجوعه مالک لکھنوی اراکین کی ایک طے شدہ باہر کے ملک و قریب ۱۰۰۰ لکھ

درخواست جوانان مسطورین ۱۶۱ - مراغه ۱۳۵۶

کائنات اور اس کا قابل پذیرائی ہونا۔

دعای نوح و یونس اور ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کلام ہے۔

ذرا واسطہ کیلئے کہہ دے۔ اور انکار نہ کرے کہ جو کہ

وقت شروع کیے، ان کے لئے اس حقیقت ثابت ہوئی کہ تھیولوجی اُن کا

گوشت کی حالت دیکھو کی تھی۔ اس پر عرض ہے اپنی طبیعت سے

اس قدر اور ایک بند کے عطا کئے جانے کی راجح و معوج کی تھی۔

قراردیگیا که چونکه بعد از مدتی از کسی بابت تکلیف از کسی با مسطور می

کتابنامہ سے تحت دفعہ ۱۴ مجموعہ مالگزار اور ضعیف پڑھ لڑنے

ہر گز سے قاصر نہ تھا اس کا دعویٰ حسب احکام و عہد اقبالین

اختیار یہاں سے ہال سے مسیحی سمیع الساعت تھا۔

مرافعیہ رافعی فیصلہ مصدوم ڈوسٹر طبع احمد آباد بنیالسن مئیر

بابتہ ۱۹۱۷ء

منجانب مراجع - مستطیع - وی - دیو اتیا -

پیش از این
تمام
عصابت
(میتواند)

اعلیٰ
شام
اعلیٰ
(۵۵)

مالی، جو کہ مدعی علیہ ان قطعاً میں صحت کی مالک
میں مالک نہ ہوئے تھے مدعی کے ساتھ اعلیٰ یا ادنیٰ حق یا شرکت
نہ رکھتا تھا۔

قرریہ کیا اور جو کہ مدعی کے متعلق مدعی علیہ کی حیثیت کے
سوال کا تعلق یہاں تعلق میں عدالت مالی کی حاکمیت نہ تھی۔
پہنچ گیا کیا تھا اس لئے اس میں شہدہ نہ تھا۔

(۲۵) یہ کہ مدعی علیہ کے اس عہد میں وہ اس کے صلیبی کی
مالک میں رہتے کیا تھا کہ وہ مدعی کا ایک حصہ دار تھا

موجودہ کے کو ایک سال کے مدعی حال ہوئی تھی اور جو
سماعت مدعی علیہ کی درخواست کی تاریخ سے شروع ہوئی

تھی اور یہ کہ اس لئے دعویٰ تحت مر ۱۲ فیملی لائن قانون
میں داخل تھا خارج المیہ د تھا۔

مذکورہ تالی بنارہی ڈگری مصدراہ اٹوٹیل سمارٹینٹ جج
فیصلی کا مورخہ ۳۱ ستمبر ۱۹۹۷ء متعلقہ سبالی ڈگری مصدراہ

مصنف فیصلی کا مورخہ ۳۱ ستمبر ۱۹۹۷ء۔
مجاہد مرافقان سرحد حیدرآباد کے۔ مندرجی۔

مجاہد مرافقان سرحد حیدرآباد کے۔ مندرجی۔
فیصلی۔ یہ ایک مرافقان کے جو کہ مدعی کی جانب سے پیش کیا

گیا ہے جو کہ دعویٰ ہر دو عدالتوں کے تحت لے جایا گیا تھا۔
مالک مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳۳ کے حق میں

اور مدعی علیہ نمبر ۳ کے خلاف اس امر کی نسبت ایک استغذاری
ڈگری کی گئی تھی کہ مدعی علیہ نمبر ۳ اور مدعی علیہ نمبر ۳

وہ کہ ساتھ ساتھ جاریہ قطعات نمبر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰
میں کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ حق یا شرکت حاصل نہ تھی۔

تعلقہ باروں کی جانب سے معافی کی صلیبی کے لئے ایک
نمائندہ مجموعہ کی گئی تھی ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کو مدعی کی گئی تھی۔

نمائندہ مجموعہ کی گئی تھی ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کو مدعی کی گئی تھی۔
ڈگری کی گئی تھی ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کو مدعی کی گئی تھی۔

نمبر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ کے ذیلی مالک اور قطعات نمبر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ کے
اسامی قرار دے لئے تھے مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳۳ لے

اس ڈگری کی بنا پر اپنے اسامی کی حیثیت میں مدعی علیہ ہا
کے خلاف ایک بیڈ صلیبی کا نوٹس جا۔ ہی کیا لیکن مدعی علیہ ہا

اس نوٹس کی مخالفت کر کے لئے ایک مالک مالک مجموعہ کی دراپنے
آپ کو مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳۳ کا ایک حصہ دار شریک

ہونا بیان کیا۔ یہ بحث رقرارر کی گئی تھی اور ۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء
نوٹس منسوخ کیا گیا تھا اس لئے یہ وہ نہ تھے مجموعہ کی گئی تھی

فریقین کے مابین امر تصفیہ طلب یہ ہے کہ آیا عاقل علی مدعی ہا
نمبر ۳ کو جواب فو ہو چکا ہے اور جسے قائم مقام اس کے ساتھ

میں وہی حقوق حاصل ہیں جو مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳ کو حاصل
ہیں کیونکہ وہ نمبر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ کے کسی مالک کی حیثیت سے ان کا

ایک حصہ دار شریک ہے اور نمبر ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ کے ان کے بیڈ میں
ایک حصہ دار ہے صلیبی کا اس نے بیان کیا تھا یا ایسا جیسا کہ مدعیان

کہتے ہیں وہ مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳ کا ایک اسامی کی گئی تھی۔
لیکن اس امر کا فیصلہ ضروری ہے کہ آیا اس فیصلے کی تحقیقات کی

جا سکتی ہے موانع تاحیہ فیصلہ نہیں لے سکتا تھا مدعیان کی جانب سے
بالاخر یہ حال موجود ہے کہ آیا دعویٰ مستحیہ حاکمیت تقریر ہے اور

جو عدالت کے اختیار تہنیری پر منحصر ہے عطا کی جانی چاہیے۔
جس طریقہ پر فیصلہ شدہ کا سوال یہ ہے کہ یہ ہے جب

تعلقہ باروں نے معافی کی صلیبی کے لئے اپنی ناسی مجموعہ کی گئی تھی
مدعیان اور مدعی علیہ ہا نمبر ۳ کو اس کا فرق بنایا لیکن مدعی علیہ ہا

لے ایک دفعہ سماعت پیش کی جس میں اس نے یہ بیان کیا تھا جس طرح
نمائندہ مجموعہ کی گئی تھی ۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کو مدعی کی گئی تھی۔

<p>پائیکوٹا الہ آباد مراعاتی دہانہ</p> <p>مستندہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء تک مسودہ ۲۲ بریل کے مابین جسٹس ڈیلیلز۔</p> <p>منشی شری رام - بنام سہاہیتا کریہی وغیرہ درعی - مرفوعہ - مدعی علیہم - مراد علیہم - قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p> <p>کوٹا حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا ہو قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p> <p>مراعاتی دہانہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء تک مسودہ ۲۲ بریل کے مابین جسٹس ڈیلیلز۔</p> <p>منشی شری رام - بنام سہاہیتا کریہی وغیرہ درعی - مرفوعہ - مدعی علیہم - مراد علیہم - قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p>	<p>منشی شری رام - بنام سہاہیتا کریہی وغیرہ درعی - مرفوعہ - مدعی علیہم - مراد علیہم - قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p> <p>منشی شری رام - بنام سہاہیتا کریہی وغیرہ درعی - مرفوعہ - مدعی علیہم - مراد علیہم - قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p> <p>منشی شری رام - بنام سہاہیتا کریہی وغیرہ درعی - مرفوعہ - مدعی علیہم - مراد علیہم - قانون مرزا علی گڑھ ایجنٹ (۱) لکھنؤ دہانہ (۲) ۵۸-۶۳-۱۹۴ (۳) حصہ دار شری گوانگ کی قبولیت کا مستند ہو۔ یہ صلی کی نائش جو اس کی حائسہ سے درعی کی گئی ہو ایا قابل پذیرائی ہے۔</p>	<p>بنام نام پیر بنام</p>
--	---	--------------------------------------

سوال۔ ایسا مرد کس قسم کا ہے؟
 یہ وہ ہے جو اپنے مکان کا ہے۔

اور علیؑ کی کاٹا شکر کھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہیں کیا پائے اس لئے کہ تمہارا
ایک شکر اور وہ علیؑ کی جلیب یا خمر اور یہی جاننا ہے کہ تمہاری سندھوئے بند
کی کل جائیدادوں کے ہدفہ کی ہو لگی اور چند قوم کی حوائج کی ان
افراد کے ہمارے ساتھ ہے۔ جسے اللہ دیا کی جائیداد والی
کی اس قدر کی ہے۔

[illegible]

<p>اس کو اور ایک مدرسہ کے آس پاس کی اس قصبہ کی مالیت مستحق کرنی چاہیے کہ ہر کار سے روپے پندرہ لاکھ کی ہانہ سے یا کمتر کی جانب سے۔ جو اصل تعداد ۵ لاکھ ۵۰ ہزار روپے سے کم نہیں کیا گیا۔ یہ کار کو اپنا کہہ لے کر اس کی مالیت ہوتا ہے۔ بیڑن (۱۳۱۳) بیمہ یال کرنا چاہیے کہ ہر کار کے حیدر قابل انتقال ہو اور وہاں موجودہ اعراف و رسوم کے تحت ہی ہے ایسی حالت کے خلاف قلعہ ہوگا الذی وجود ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنا ہوں کہ بحقیقت مندر کے اس مندر کے کوئی بازاری مالیت نہیں ہے ایسی حالت میں وہ قانون کی دفعہ کے تحت نہیں آتا اور اس پر بھی دوم دے اسکے تحت بطور ایک ایسے معاملہ کے بحث کرنی چاہیے جس کے لئے دہانہ کی گئی ہو جو اس کے مقدمہ ہذا میں جایدا گیا کے کچھ پر وہاں، بابت یہ کہ بازاری مالیت ہے اور اس کی بابت نے مالہ سے من کی ہے۔ اس کی جانب سے اس تین مالیت کی بابت کوئی مداخلت نہیں کیا گیا ہے اور اس لئے مالیت کا وہ شخص قرار دیا گیا اور اس کو صحیح خیال کرنا چاہیے</p>	<p>بازاری مالیت کی تعریف انگلستان میں اس طرح کی گئی ہے کہ اس سے ایسی قیمت مراد ہے جو ان حالات میں جو اس وقت موجود ہو، بازار میں جوگی اور تعریف مذکور کا احادہ یا وہ مالہ مقررہ شدہ مالہ مستر بنام صاحب وزیر مندر باطل لوسل (۱۸۸۸) میں پایا جائے گا۔ وہ قانون حصول اراضی تحت ایک مقدمہ تھا اور جو نتیجہ حاصل کیا گیا تھا وہ ایک ٹرک میں اور ٹرک مذکور کی بابت معاوضہ کا مطالبہ کیا گیا تھا جو اس ارض کی مالیت پر مبنی تھا جس پر ٹرک اس وقت جبکہ وہ ان کے ٹرک باقی نہیں رہی تھی زرعتی یا تجارتی کی یا حامل اراضی کے لئے قائم تھی اور حکام عالی مقام پر یو پی کونسل نے یہ امر اہل واضح کیا تھا کہ تلخ نظر اس امر کے کہ قانون حصول اراضی کی رو سے ایسے امور کی شرائط مالیت کی گئی تھی معاوضہ کا اصول جو بازاری مالیت پر مبنی تھا جو الفاظ قانون نہ کور اور نیز قانون رسوم میں استعمال کے لئے ہیں یہ ہیں کہ حالات پر اس طرح غور کرنا چاہیے جس طرح کہ وہ اس وقت موجود ہیں۔</p>
<p>مقدمہ کی نسبت یہ خیال قائم کر کے جدا سوال پر کرنا غیر ضروری ہے جو بیچ مقصود اب گذرے کے احصاء ہمارے پر کیا ہے یعنی یا کسی وجہ پر جو کسی اس نے امانت کے مناسب انتظام کی غرض سے جایدا ہے امانت کے قبضہ کے لئے رجوع کیا ہوا اس کو امانتی جایدا کی مالیت پر رسوم عدالت اور کرنا چاہیے یا اس صورت میں اس پر صرف معمولی رقم مبلغ یا مبلغ صغیرہ اور نالارم ہے۔ یہ سوال سابق میں عدالت ہذا کے ایک اجلاس کا مل، اس کو اپنی تہا لیکن وہ اس وقت فیصل نہیں کیا گیا تھا اور وہاں یہ کہ اس وقت کی تہا پر وہ اب بھی (اسی حالت میں) رہے گا</p>	<p>یہ مندر ایک قیام صدر ہے اور اس کے حالات کم از کم ایک ہزار سال قبل کے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مندرجہ ذیل اور دو نامہ سبب اغراض کے لئے وقف کیا گیا ہے واقعات مذکور پر مبنی دریافت کرنا چاہیے کہ آیا ایسی تہا کے لئے کوئی بازار ہے۔ مگر خیال میں یہ تحقیقات اس نتیجہ کا باعث ہوتی ہے کہ کوئی بازار نہیں ہے اور یہ کہ اس کی بازاری مالیت پر کوئی نہیں ہو سکتی۔ اصول جو کثرت نے اس وقت متعین کیا تھا جبکہ انہوں نے بطور بازاری مالیت کے ایسی مالیت شخص کی تھی۔ جو قیاسی تعبر کی مالیت کہی جاسکتی ہے۔ مگر خیال میں یہ بالکل غلط ہے۔</p>

۵ بابتہ ۱۹۲۲ء کے محکمہ خزانہ کے راجسٹریٹر نے

[illegible]

اس سوال کا جو عدالت کے سرور کیا گیا تھا جواب یہ ہو کر رہا کہ عدالت جو قانون کا واجب الادا ہے، ایسی رسوم ہے جو قبل ازیر آباد

ہو گئی ہے۔

پیشکش اول فیصلہ: مجھے کامل انفاز ہے۔
پیشکش دوم: میں متفق ہوں۔
نہ حکم دیا گیا۔

ہائی کورٹ میں

مرافقہ سردار شاہی

نمبر مقدمہ ۱۵ مابین ۱۹۱۵ء منصفہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء
محاکمات۔ سرور حسن مراد شاہی چیف جسٹس و سٹر

جسٹس اعلیٰ

بلد ہنگو وغیرہ۔ پیشام میگھو سنگھ وغیرہ

مدعی علیہم۔ مرافقان مدعیان۔ مرافقہ علیہم

ڈگری کی تعمیل۔ عزا انفکاک زمین کا نیلام۔ علامتی فیصلہ کی
اعوانی آیا ضروری ہے۔ نیلام کی تیج کے بغیر انفکاک کی ناک
آیا جائے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ مابین ۱۹۱۵ء اور
۱۹۲۲ء۔ ۱۰ جون ڈگری کو نوٹس دینا کب ضروری ہے۔

جو کچھ یاد رکھنا کہ مراد شاہی کے قبضہ میں ہو تو انفکاک

رہن نبلا میں ہو جائے گا تو یہ ضروری نہیں ہے کہ

خود مراد شاہی کی حقیقت کی تعمیل کے لئے غیر ملکی حق

خرید شدہ کا علامتی فیصلہ اسکو دیا جائے جبکہ وہ اس

جائیداد پر جو اس نے خریدی ہو دراصل ملکیت کے

حقوق استعمال کرے۔

مدعی نے ایک زمین کے انفکاک کے لئے مانٹ کی اور
عرفی دعوے میں یہ بیان کیا کہ کوئی خاص نیلام جو

کے ڈگری کی تعمیل میں حق انفکاک زمین کا کیا گیا تھا
معی فریب و سازش اور باج کر خا۔

قراردید یا دائرہ بیان جو نیلام کے تحت کیا گیا تھا
نہ ملے اس بیان کے ساتھ کہ اس کا عدم ہونا لکھ کر
نیلام آیا اور اگر وہ مناسب کارروائی کر لیتے تو پھر
خالی اسوج کیا جاسکتا تھا۔

(۲) چونکہ نیلام کی تیج کے لئے کارروائیات نہیں کی
گئی تھیں انفکاک کی مانٹ جائز نہ تھی۔

نوٹس مندرجہ آرڈر ۶۱ رول ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

کا صرف اس صورت میں جاری کرنا ضروری ہے جبکہ

تعمیل کی درخواست تاج ڈگری سے زائد انکال

کے پیش کی گئی ہو۔

مرافقہ تحت فرمان شاہی بنارہنی فیصلہ مصدرہ مشر جسٹس ملک

مرافقہ ثانی نمبر ۲۲ مابین ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء مارچ ۱۹۱۵ء مشر جسٹس

فیصلہ مصدرہ بارونینٹ ج سناہ آباد مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء

مشر جسٹس فیصلہ مصدرہ نصف آکر مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۶ء

مخالف مرافقان۔ سرور حسن مراد شاہی و اس کے راجے

مخالف مرافقہ علیہم۔ سرور بنواری لال و جی دی سنگھ۔

چیف جسٹس ملے۔ یہ مرافقہ تحت فقرہ ۱۰ فرمان شاہی عدالت

ہر اس کے ایک منفرود ج کے فیصلہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء کی بار

سے پیش کیا گیا ہے جس کی رو سے وہ مرافقہ خارج کیا گیا تھا

جو بارونینٹ ج کی نارہنی سے پیش کیا گیا تھا جن کے

فیصلہ کے ذریعہ سے مدعی کا دعویٰ جس کو منصف نے خارج کیا

تھا منصف کے پاس جدید تحقیقات کی غرض سے واپس

کیا گیا تھا۔

جج کے فیصلہ کی وجہ سے غلط نہیں ہوئی تھی۔ کہ مقدمہ میں جو کچھ زریعت تھا وہ نیلام کا جائزہ تھا بلکہ اس ڈگری کا جو تھا جس کے تحت کیلاں، بابو کا نیلام منعقد ہوا تھا۔ خرید کے بوازی پر اصل اعتراض یہ کیا گیا تھا کہ دیونان ڈگری پر سخت روڈ ۲۱ رول ۲۲ مجموعہ مضابطہ دیوانی نوٹس کی تعمیل نہیں کی تھی اور یہ کہ مدعی علیہم کو ایسا نوٹس نہ دینے کی صورت میں عدالت تعمیل کو جایدا نیلام کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا اور اس نے خارج از اختیار عمل کیا تھا۔ پس نیلام کا عدم تھا۔ میں نے بل ازین یہ کہا ہے کہ یہ امر لیڈنگ میں صراحتاً نہیں کیا گیا تھا کہ نیلام کا عدم تھا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حال و عدالت کے تحت میں اس طور پر تصور کیا گیا ہے گویا کہ ایسا غلطی سے کیا گیا تھا۔ جب عدالت ہذا کے فاضل جج نے مقدمہ پر بحث کرنی شروع کی تو انہوں نے حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی۔

رٹش یہ آئی ڈگری دیں لفظ ڈگری کی جانب توجہ مبذول راناہوں) جو کیلاں ابونے حال کی تھی ناشر میں طلبہ یاہجرائی کے پیشہ حال کی گئی تھی اور اگر نیلام نوٹس کی اجرائی یہ منعقد کیا گیا تھا تو ذہنی متعلقہ کی کوئی قائم تھا نہیں مائی تھی اور تحقیقات جاری رکھنے کی نسبت عدالت کا اہم تیار ماقط ہو گیا تھا۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ دریافت کرنے کے کہ آڈگری مدعی علیہم پر طلب نامہ اور نوٹس تعمیل کے بغیر چل گئی تھی شہادت لیجائی جاتے وہ اختتام پر یہ بیان کرتے ہیں کہ اگر مدعیان یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہیں تو وہ ڈگری نیلام کو کا عدم منظور کرنے اور انکساک کی نسبت اپنا حق اہستہ کرنے کے عجز میں اگر وہ قاصر رہیں تو یہ سوال پیدا ہوگا آیا اس مقدمہ کے مدعی علیہم نے حق انکساک زمین خریدنا تھا۔

اگر انہوں نے دراصل اسے خریدنا تھا وہ مقدمہ منجم لال بیام شن بڑا (لا) کے اصول کی بنا (انکساک کی مخالفت کر کے کے مجاز میں) وہ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ ایک، منازعہ امر ہے لیکن ایک البیام ہے جس حد تک کہ عدالت ہذا کا تعلق ہے فیصلہ مقدمہ سیدنا رابن ادبہا نام رام جتن اوچھا (۲) کے ذریعہ سے طے کیا گیا ہے۔ جس حد تک کہ ذہن علم جج کے فیصلہ کا تعلق ہے میں نے خیال کرتا کہ اس کی نسبت کوئی شکایت کیا جاسکتی تھی اگر وہ دراصل مقدمہ ہذا کے واقعات کے ایک صحیح خیال اور اندازہ پر مبنی تھا اور اگر دراصل یہ بیان اور بائک لیا جاتا کہ ناٹس میں فرعیوں پر کوئی طلبہ جاری نہیں کیا گیا تھا تو صاف طور پر مدعیان ڈگری اور کل کا واپس باعد جو اس سے پیدا ہوئی تھی کا عدم منظور کر کے کے مجاز ہوتے لیکن اس سے اہم تاں کہ یہ صورت نہ تھی اور جس حد تک کہ کارڈ کے کسی جزو کے حوالہ کا تعلق ہے سوال صرف یہ تھا کہ آیا نیلام نہ کر ڈگری کا عدم حاضر قابل انصاف تھی۔

عدالت ہذا میں ہر دو جانب سے بہت کچھ بحث اس امر کی نسبت کی گئی تھی کہ آیا تحت آرڈر ۲۱ رول ۲۲ مجموعہ مضابطہ دیوانی نوٹس جاری نہ کرنا ایسا نقص تھا جس سے نیلام کی کارروائی باہد کلیتہاً کا عدم ہو گئی یا یا وہ محض ایک بے ناطہ کی تھی جن کا اگرچہ ان کی بنا پر مدعیان مناسب کارروائیات کر کے نیلام منعقد کرانے کے مستحق ہوئے تھے یہ زیادہ اثر ہوا تھا کہ کلیتہاً کا عدم قائم دیا جاتا۔ یہ ممکن ہے کہ وہ ایک عمدہ سوال ہو لیکن مقدمہ ہذا میں عدالت کے لئے اس امر کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے۔ یہ کیونکہ آرڈر ۲۱ رول ۲۲ کے احکام کے تحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عدالت کے لئے جو ڈگری کی تعمیل کر کے اس نوٹس کو جس کا اس میں ذکر ہے صرف

جلد اول
صفحہ ۳۶۵
درجہ

کی جو انکی مٹی پر سازش و فریب تھی اور یہ کہ ختم ہو چکا تھا میں
اور بیچ کے تحت کی گئی تھی جو بالکل سہی بر وریب اور ناجائز
ہیں مٹی کے انکسار کے مانع نہیں ہو سکتی۔
جب معاملہ منصف کے روبرو پیش ہوا تو انہوں نے یہاں
مناسطہ طور پر یہ بتلایا تھا کہ عرضی دعویٰ میں جس طرح کہ موجود
تھی یہ بحث نہیں کی گئی تھی کہ خود جو کیلاش چندرا کی جانب
سے نیلام میں کی گئی تھی کالعدم تھی اور انہوں نے یہ بتلایا
تھا کہ اگر نیلام جائز اور قائم تھا تب تک کہ وہ منسوخ نہیں کیا
کہا تھا اور کالعدم بقواً نہ کیا جاسکتا تھا جو دعویٰ دراصل
کرنا نہیں چاہتے تھے تو وہ انکسار کے ہر دعویٰ کے مانع
ترتا وقتیکہ وہ کسی عدالت جہاز سماعت کی جانب سے منسوخ
نہ کیا جائے۔ عرضی دعویٰ ہی یہ ہم نہایت واضح نہ تھا کہ آیا
اس نیلام میں جو بابو کیلاش چندرا کے حق میں کیا گیا تھا
کل ارضیات سندھویہ اور بنجر چند دیگر ارضیات شامل تھیں
نہ تھا کہ بیان کے مطابق تیرہ ہزار ہیکٹار کیلاش بابو کے حق
انکسار میں خرید و اعتداج اس وقت عرصہ دراز سے دعویٰ
در اصل تھا اور یہ کہ اس سے مرہونوں کو نیلام کیا گیا
اور دعویٰ ان کے ہر نامہ انتظامی کے تحت رہیں درجے اس لئے
ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ مقدمہ ندا میں سی شہارندہ اور غور
کرنے اور چندری تھا کیونکہ نیلام کی تشخیص کے لئے کوئی ناشر
رجوع نہیں کی کہ نہ تھی اور چونکہ یہ بیان نہیں کیا گیا تھا کہ نیلام
کالعدم تھا غم یہ کلینا خارج کیا جاسکتا تھا دعویٰ ان صاف
طور پر انکسار کے مستحق نہ تھے۔

سبارڈنٹیج کے روبرو مرفوعہ پیش ہونے پر انہوں نے
فریقین کو اپنے مٹی الترتیب بیانات کی تائید میں شہادت

میں کرینکی اجارت دیگر مقدمہ از سر نو تحقیقات کیلئے منصف
کے پاس اس کیا تھا اور جس بنا پر انہوں نے ایسا کیا ہمارے
یہ تھی کہ عدالت تحت نے مدعیان کو یہ ثابت کرینکی اجارت
نہ دی تھی اور دگری جو کیلاش چندرا نے حاصل کی تھی مٹی
بروزیہ اور ناجائز تھی یا یہ کہ مدعی علیہم مرہونان بالقبض
تھے اس سے یہ ظاہر ہے کہ سبارڈنٹیج ج نے یہ خیال کرنے
میں غلطی کی تھی کہ دعویٰ نے اس دگری کے جواز پر کسی اعتراض
کیا تھا جس کے تحت فیصلہ نیلام نہ ہو میں منعقد کیا گیا تھا
اگر یہ بحث کی جاتی کہ دگری خود کالعدم تھی تو بلاشبہ وہ تہا
کے لئے ایک موقوفہ لیکن عرضی دعویٰ میں ایسا کوئی بیان نہیں
کیا گیا تھا۔ عرضی دعویٰ میں جو بحث کی گئی تھی وہ صرف یہ تھی
کہ کیلاش چندرا کی جانب سے نیلام کی خرید مٹی بر وریب و
سازشی اور کالعدم تھی اور یہ تھی کہ وہ کسی دگری کے
تحت ایسا نیلام تاجر طور خود قابل نفاذ نہ تھا اور نہ عرضی
میں حقیقت یہ بیان کیا گیا تھا کہ نیلام فی نفسہ کالعدم تھا جو
بیان کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ نیلام فریبہ اور سازشی نہ اور اسے ایسا
جو غالباً سارا رو لیا کرتے پر منسوخ کیا جاسکتا ہے کیونکہ کوئی کارروائی
نہیں کی گئی تھی اور جو کہ ایسی کارروایاں کرینکی بھاء
فریب کی صورت میں تین سال ہوگی اس وقت سے منقضی ہوگی
تھی جب کہ نیلام منعقد کیا گیا تھا یا جبکہ دعویٰ ان کو نرسب کالعدم
ہوا تھا یہ ظاہر تھا کہ نیلام منسوخ کرنے میں دعویٰ کی مدد
کرنے کے لئے اس سے زیادہ اور کچھ نہ کیا جاسکتا تھا۔

سبارڈنٹیج کے فیصلہ کی ناراضی سے عدالت ہذا کے
ایک جج کے روبرو مرفوعہ پیش کیا گیا تھا اور معلوم ہوتا ہے
کہ ان کا بھی یہی خیال تھا جس میں ان کو بلاشبہ سبارڈنٹیج

ہائی کورٹ بمبئی

درجہ اولہ نمبر ۱۱۲۳

نمبر مقدمہ ۱۱۲۳/۱۱۲۳

باجلاس۔ سر نارمن میکلیوڈ نائب چیف جسٹس و
سٹریٹس کریمپ

لکشمی چند جادر مل شام کمپنی صفائی سندھ

مدعی۔ سائل۔ مدعی علیہ۔ رسول علیہ

وٹاؤنر کی تعبیر صفائی کی جنگی کی فہرست جس کی رو سے مال

کی مالیت مقرر کی گئی ہو چکی آیا حقیقی مالیت پر عاید کرنے

جس کی صفائی کی جنگی کی فہرست میں چند اشیاء پر

کسی خاص شرح فیصدی فی ہنڈی سے جنگی عاید کرنے

کی بابت صراحت تھی اور ہر شے کی فی ہنڈی کی مالیت

میں بتلائی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ صفائی کے لئے اشیاء کی حقیقی مالیت پر

مالیت کے لحاظ سے جنگی عاید کرنا جائز نہ تھا۔

وٹاؤنر جس میں اس ڈگری کی تیغ کی استدعا کی گئی تھی جو سب

درجہ دوم نمبر ۱۱۲۳/۱۱۲۳

میں صادر کی گئی۔

منجانب سائل۔ سر آر۔ بی۔ ہاکر۔

منجانب رسول علیہ۔ سٹری۔ وی۔ کانے۔

چیف جسٹس میکلیوڈ۔ مدعی نے ناش ہذا مدعی علیہ صفائی

کے خلاف رجوع کی تھی جس میں مبلغ ۷۰ کا مطالبہ کیا تھا جو اس

رقم تھی جو صفائی نے بطور حصول جنگی کے پارچہ پر اس رقم سے

زیادہ عاید کی تھی جو وہ قانوناً عاید کر سکتی تھی۔ یہ تسلیم کیا

گیا ہے کہ دفعہ ۷۰ قانون صفائی اضلاع متعلق تھی اور اس کو

استدائی مانج مانج مدعی و خارج المدعی ہیں۔ مقدمہ نمبر ۱۱۲۳/۱۱۲۳

نمبر مقدمہ ۱۱۲۳/۱۱۲۳

باجلاس۔ سر نارمن میکلیوڈ نائب چیف جسٹس و

سٹریٹس کریمپ

لکشمی چند جادر مل شام کمپنی صفائی سندھ

مدعی۔ سائل۔ مدعی علیہ۔ رسول علیہ

وٹاؤنر کی تعبیر صفائی کی جنگی کی فہرست جس کی رو سے مال

کی مالیت مقرر کی گئی ہو چکی آیا حقیقی مالیت پر عاید کرنے

جس کی صفائی کی جنگی کی فہرست میں چند اشیاء پر

کسی خاص شرح فیصدی فی ہنڈی سے جنگی عاید کرنے

کی بابت صراحت تھی اور ہر شے کی فی ہنڈی کی مالیت

میں بتلائی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ صفائی کے لئے اشیاء کی حقیقی مالیت پر

مالیت کے لحاظ سے جنگی عاید کرنا جائز نہ تھا۔

وٹاؤنر جس میں اس ڈگری کی تیغ کی استدعا کی گئی تھی جو سب

درجہ دوم نمبر ۱۱۲۳/۱۱۲۳

میں صادر کی گئی۔

منجانب سائل۔ سر آر۔ بی۔ ہاکر۔

منجانب رسول علیہ۔ سٹری۔ وی۔ کانے۔

چیف جسٹس میکلیوڈ۔ مدعی نے ناش ہذا مدعی علیہ صفائی

کے خلاف رجوع کی تھی جس میں مبلغ ۷۰ کا مطالبہ کیا تھا جو اس

رقم تھی جو صفائی نے بطور حصول جنگی کے پارچہ پر اس رقم سے

زیادہ عاید کی تھی جو وہ قانوناً عاید کر سکتی تھی۔ یہ تسلیم کیا

گیا ہے کہ دفعہ ۷۰ قانون صفائی اضلاع متعلق تھی اور اس کو

اس نے کل ہوائیہ مبارک سے تابع خریدنا تھا اس لئے کوئی حقیقی
نقدہ موجود نہ تھا۔ پھر پیارے بھائی کر سکتا تھا، مقدمہ کے
راز کا اعلان نہ کرنا تھا۔ اس کے حوالہ میں صرف عالمی مقدمہ
ہو سکتا تھا۔ میری رائے میں اگر ایک مقدمہ میں جیسا کہ مقدمہ
موجود ہے، ہر مقدمہ میں نہیں ہے کہ کسی غیر مادی حق کا اعلان
مقدمہ خریدار کو دیا جائے تاکہ انکی حقیقت حاصل ہو جائے
حکم وہ اس جابا اور جو اس نے خریدی ہو وہ اس حق
ملکیت آتا ہے کہ مقدمہ موجود ہے جو کچھ ہوا تھا وہ
تاکہ اس کے بعد اس حق کا اعلان نہ ہو، اس نے اس کے بعد اس
اس کو وہی علیہم مہزون کو دراصل نیلام کے ذریعہ سے منتقل
کیا تھا، اس لئے اس نے نہایت بے اثر طریقہ سے حقوق
ملکیت اور حقوق قبضہ استعمال کئے تھے جس حد تک کہ بہر
کرنا سکتا تھا کہ اس نے اس چاہا اور اس نے اس کے لئے
پھر اس نیلام کے بعد اس کے ذریعہ سے خریدنا تھا قبضہ حاصل کیا تھا
اس نے یہ خیال کرنا چاہئے کہ عیار انہوں کے خلاف اس کے
حقوق مکمل اور طبعی تھے اگرچہ ۱۹۷۱ء سے ہر صورت میں قبضہ کی
منتقلی ضروری ہو۔ ہمارے دور ہر مقدمہ میں کسی دوسرے امر کو
محکمہ کی گئی ہے۔ میری رائے میں مرفعہ بیان اور جملہ عدالت ہائے
تحت کے ترحم کے ساتھ منظور ہونا چاہئے اور ذی علم منصف
کی درگزی جس کی رو سے عدالتی خارج کیا گیا تھا بحال ہونی
چاہئے۔

جسٹس اوامی۔ مجھے انکار ہے۔

مرافقہ منسلک ہو گیا۔

عدالت جویشیل کٹر اردہ

مرامع ثانی دیوانی

نمبر ۶۹ بانیہ ۱۲۳۲ھ ۲۳ اگست ۱۹۲۲ء

الہ آباد شریک مسن اسیٹیا جویشیل کی کٹر

بیت بہادر سنگہ جٹام سنگہ ناٹک و عمرہ

مرامع ثانی لایم لایم لایم

میر جس کا اس قابل اور اس کا طریقہ اس حال ہو مٹری

زیچہ میں مل گیا جو اور اس کا اثر آنا پر دلی نہ مانو

شمال ہیم دھن اسیٹیا ہوتا ہے جموعہ ضابطہ دیوانی ایک

۵ مارچ ۱۹۲۲ء صبیہ دوم فقرہ ۲۰

کو اسیٹیا جو جاداد ہوتا ہے اس کا طریقہ

اس کا اس کا طریقہ اس کا اس کا طریقہ

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

طریقہ میں کٹر اردہ اس کا حق ہوتا ہے

بانیہ کی لائٹ و لائٹ کے نام پر پانچویں ناتی کر سید

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

مرامع ثانی لایم لایم لایم

میں جو
نام
یہ ہے
میں

فرید تاشا قتل میں سیچ بن اور ان اشیا پر پروردگار سے
بنائی جائیں سب پر ہی ہندسی مرعاید کئے گئے ہیں اور ان میں
ایک ہندسی کی نسبت ملحق ایک خیال کی گئی ہے۔
ان صورتوں میں چونکہ کوئی شرح فیصدی موجود نہ تھی۔
ہندسی کی کوئی مالیت شخص پر ضرور نہ ہوتا کہ چونکہ جس طرح کہ
ایک کار کو یہ معلوم ہو کہ کوئی ہندسی اس طرف سے کم یا زیادہ
وزن رکھتی ہے تو وہ (۱۲) اند سے زیادہ یا کم محصول عاید
کرنے کا محاز ہو گا۔
مجھے وہ ظاہری تعبیر معلوم ہوتی ہے جو عدالت کو اس نسبت
کی کرنی چاہئے۔ نسبت سے ۱۹ میں حسابات کو کل ہندسی پر تعلق
نے اس طریقہ پر اعتراض کیا تھا جس پر محصول جنگی عاید کیا گیا تھا
اس نے یہ کہا تھا "چونکہ ان اشیا پر محصول عاید کرنا
مشاور معلوم ہوتا ہے جن کے مقابل میں مالیت بلحاظ مالیت شرح
کی گئی ہے موجودہ عملدرآمد یا توقف کرنا چاہئے اور زیادہ
لوہے اور دیگر ہات وغیرہ پر جس کے عادی مالیت بیان کی گئی
ہے وہ محصولوں کے معائنہ کے بعد جن سے وہ خرید کی قیمتیں ظاہر
ہوتی ہوں جو درآمد کنندگان نے برآمد کنندہ تاجروں سے
وصول کی ہوں بلحاظ مالیت محصول عاید ہونا چاہئے یا کمتر
تھک کر ڈگری کی اجازت سے فہرست ترمیم کی جانی چاہئے
نہ کہ موخرہ عمل درآمد جائز ہو سکے۔ صفائی کے فائدہ کے لئے
پارچہ اور لوہا وغیرہ یا ان اشیا پر جو ان سے بنائی گئی ہوں
بلحاظ مالیت محصول عاید کرنا "اس سے ہے جس طرح کہ اکثر تجارتی
عادات میں کیا جاتا ہے۔
یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ضابطہ اسکے بالکل خلاف
ہے۔ اگر کوئی کے فائدہ کے لئے یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ

پارچہ اور لوہہ وغیرہ پر یا ان اشیا پر جو ان سے بنائی جائیں
ان کی حقیقی مالیت کے لحاظ سے محصول عاید کیا جائے تو ہر
میں ایسے قواعد اضافہ کرنا یقیناً ضروری نہ لگا جن میں یہ
تباہی لگایا ہو کہ ان اشیا کو حقیقی قیمت پر کسی طرح عادی ہوتی ہے،
ایسی مالیتیں ہوں گے کہ مناسب ذرا ہوتی ہے یا کم یا زیادہ
ہو گا جو یہ امر غلبہ معلوم ہوتا ہے اس وقت جبکہ ہر
تیار کی گئی تھی یہ مناسب خیال کیا گیا تھا کہ جنگی سے
برجہان تاک ممکن ہو کہ تاجر عوام اور یہ کہ محصول عاید شرفی
مستحق کرنے کے طریقہ پر ان تاک ممکن ہو نہایت معمولی ہوں
اگر یہ مقصود تھا کہ ایسے مال کی ہندیوں کے سامان کی جیسا
کہ یہی جو مختلف نوعیت اور اقسام کا ہے جنگی سے سسٹن پر
مالیت مستحق کیا ہے اور اگر محصول ایسی مالیت پر عاید کیا جائے
تو مالیت مذکور کا اندازہ کرنے کے لئے ہر شخص کنندگان کی ضرورت
ہو گی۔ علاوہ برین کی صورتوں میں زیادہ تاجر کے بغیر ایسی
بیچکین حاصل کرنا ممکن ہو گا جن سے خرید کی قیمتیں ظاہر
ہوتی ہوں جو درآمد کنندگان کو برآمد کنندہ تاجروں سے
وصول ہوئی ہوں۔ بہر حال اگر محکمہ صفائی اس مال کی
مالیت کے لحاظ سے جو اس کی حدود کے اندر درآمد کیا گیا ہو
محصول جنگی عاید کرنا چاہئے تو اسکو اس مندرجہ کے لئے مناسب
دفتر قائم کرنا چاہئے۔ حکم اظہار وجہ قطعی قرار دیا جائے اور
کے جو ہیں مبلغ ملے کی بات ایک ڈگری صادر کی جائے گی۔
جسٹس کریم سب میں متفق ہوں
حکم اظہار وجہ قطعی قرار دیا جائے

6. 5. 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 8

[illegible]

بہت سے متعلق دو تصدیقات تھیں اور اس امر کی نسبت کوئی تہمت
 نہیں دی گئی اور مبلغ سار کی قیمت چوبیسوا روپے میں بڑھ چکی تھی
 انگریزی تصدیق و وصول میں تھی
 الف۔ کاروائیات ثانی کا اثربہ یہ ہے اور دب کے کاروائی
 اور فریب اور سازش پر مبنی تھیں
 بی۔ علم منصفانہ یہ ہے جو فریب کہ کاروائیات فریب اور
 اور مبنی تھیں یہ کہ اقرار سپردگی نمائش درمیں موجودہ نمائش
 ایک اجراع کے بعد کیا گیا تھا اور اس کے گوگل پر شاد مدعی علیہ نمبر ۳
 کے بعد ایسی شیعہ کاٹھوئی خارج الیاد و چکاٹھاس کے ایوان سے مدعی
 کے حق میں ایک ڈگری صادر کی گئی یہ شاد مدعی علیہ نمبر ۳ کے
 ذری علم سبار دینے سے ایک تجویز و اتالی یہ صادر کی
 تھی کہ سپردگی نمائش ۱۹۱۷ء کو کی گئی تھی اس کے بعد

عدالت جو ڈیشل گستر اور

مرافقہ بریوی کی نسل

نمبر مقدمہ ۱۹۲۲ء سلسلہ ۱۲ اگر شکایت ۱۹۲۲ء
 باجلاس۔ مشر اشور نہر ڈیشل جو ڈیشل گستر و مشر سیمین ڈیشل
 ہنگو تی بر شاد و غیرہ پنہام اچھیسنگ ویکین بکر و عیا
 مدعی علیہ مرافقہ ساکات مرافقہ علیہا۔ سول علیہا۔
 محض ادا دیوانی باکٹ ۹۰ بابت ۱۹۰۹ء دفعہ ۱۱ آرڈر ۲۵ رول ۲ آرڈر ۲
 رول ۴ کی دست۔ قانون میا و سائنس ایکٹ ۱۹۰۹ء بابت سلسلہ ۱۲
 ۱۰۔ تجارت مرافقہ جھوٹو ملک معظم باجلاس کو نسل۔ تو بیج ج رت بر
 ایکٹ ہو۔ کافی وجہ۔ امرافقہ تقریر مخالف فقور دہانیش کی استی
 پرا عرض کرنے میں ہوا ہوا اور اسکا اس۔

احکام مندرجہ اول وہ آرڈر ۱۱ جو ضابطہ دیوانی و بیج دفعہ
 ہوتا ہے کہ جو تفریق کی اور خوش کی مسطور ہی ہر روز غریب کی کمر
 سائنس کا ضابطہ ہے کہ ہر میں وہ ڈگری احکام حکمی بابت جو
 ثانی کی آمد عدا لگی ہو صادر کیا گیا نہاج جو تفریق ثانی کی
 سماعت کرے اور دانی ہر ہر ایک حکم صادر کر کے حکمی رد
 جو تفریق ثانی منظور کی کہ ہوا اور اسکا لکھ لکھت اپنی جہ سلسلہ
 کے اور جو کر کے جائز نہیں ہو۔ اگر جو تفریق ثانی منظور کیا ہے وہ
 ج کو جس نے جو تفریق ثانی منظور کی ہو کوئی احکام صادر کر
 اختیار حال ہوتا ہے جو ابتدائی ج صادر کر سکتا ہے اسکا
 محض ابتدائی ج کا حکم تبدیل کرنا کافی ہو سکتا ہے باکوئی
 درہائی کارروائی مثلاً کوئی حکم اپنی صادر کرنا یا کسی تفریق
 کو سپرد کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔

جب جو تفریق ثانی کی درخواست ایک تہ منظور کر جائے تو وہ
 میں منظور نہیں کیا جاسکتی۔

درہ قانون میا و سماعت کے احکام کا یہ جو تفریق ثانی ہر ہر
 کہ تمام باجلاس کو نسل و متعلق ہو سکتے ہیں۔

ایک ج نے ایک تفریق ثانی کی درخواست طو کی تھی اور اسے رج
 عدالت کے سپرد کی تھی۔ جو تفریق اول جو تفریق ۱۰ کو اس تفریق
 پر ہر ہر جہ کہ وہ فیصلہ حکمی جو تفریق ثانی منظور کر کے جی جی
 لیکن خود ان ہی الفاظ میں ایک حکم صادر کر کے تفریق ۱۰
 جو تفریق ثانی کی درخواست خارج کی ماکار باجلاس تفریق ۱۰ احکام
 جھوٹو ملک معظم باجلاس کو نسل کی درخواست کی لیکن اس تفریق
 درہ ۱۰ کی درخواست میں ہر ہر حکمی

قرارداد ایکٹ کی دفعہ ۱۰ کی جو تفریق ثانی کی ہو سکتی ہے

دفعہ ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی جو تفریق ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی ہو
 دفعہ ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی جو تفریق ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی ہو
 دفعہ ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی جو تفریق ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی ہو
 دفعہ ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی جو تفریق ۱۰ میں تفریق ۱۰ کی ہو

سائل تو ضابطہ میا و سماعت کے احکام کا یہ جو تفریق ثانی
 اس کا ایک حالت جو کسی اش میں مامور ہے جو ایک اور امتیازی
 جو کسی تفریق کے خلاف اسے اقبال کے ذریعہ ہر ہر کہ کیا ہو سکتا ہے۔
 کوئی تفریق کسی تفریق کی کہ ایک کو تفریق کو کسی تفریق کے مفور
 ج کی جائز ہو مرافقہ سماعت نہیں کر سکتا اور اس کے بعد ملک معظم
 باجلاس کو نسل کے صورت میں مرافقہ کر کے اجازت حال کر کے تفریق
 سے زیادہ مالیت میں نہیں کر سکتا۔

درخواست استعانت مرافقہ اش حکم ضابطہ اشیل جو ڈیشل گستر و اول مؤرخ
 ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء کو ڈیشل گستر و دوم مؤرخ ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء
 ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء کو مؤرخہ اولی و دیوانی نمبر ۱۹۲۲ء سلسلہ ۱۲

بہنگو تی بر شاد
 پنہام
 اچھیسنگ ویکین
 (۱۰ د)

۱۰
 ۲۰
 ۳۰
 ۴۰
 ۵۰
 ۶۰
 ۷۰
 ۸۰
 ۹۰
 ۱۰۰
 ۱۱۰
 ۱۲۰
 ۱۳۰
 ۱۴۰
 ۱۵۰
 ۱۶۰
 ۱۷۰
 ۱۸۰
 ۱۹۰
 ۲۰۰
 ۲۱۰
 ۲۲۰
 ۲۳۰
 ۲۴۰
 ۲۵۰
 ۲۶۰
 ۲۷۰
 ۲۸۰
 ۲۹۰
 ۳۰۰
 ۳۱۰
 ۳۲۰
 ۳۳۰
 ۳۴۰
 ۳۵۰
 ۳۶۰
 ۳۷۰
 ۳۸۰
 ۳۹۰
 ۴۰۰
 ۴۱۰
 ۴۲۰
 ۴۳۰
 ۴۴۰
 ۴۵۰
 ۴۶۰
 ۴۷۰
 ۴۸۰
 ۴۹۰
 ۵۰۰
 ۵۱۰
 ۵۲۰
 ۵۳۰
 ۵۴۰
 ۵۵۰
 ۵۶۰
 ۵۷۰
 ۵۸۰
 ۵۹۰
 ۶۰۰
 ۶۱۰
 ۶۲۰
 ۶۳۰
 ۶۴۰
 ۶۵۰
 ۶۶۰
 ۶۷۰
 ۶۸۰
 ۶۹۰
 ۷۰۰
 ۷۱۰
 ۷۲۰
 ۷۳۰
 ۷۴۰
 ۷۵۰
 ۷۶۰
 ۷۷۰
 ۷۸۰
 ۷۹۰
 ۸۰۰
 ۸۱۰
 ۸۲۰
 ۸۳۰
 ۸۴۰
 ۸۵۰
 ۸۶۰
 ۸۷۰
 ۸۸۰
 ۸۹۰
 ۹۰۰
 ۹۱۰
 ۹۲۰
 ۹۳۰
 ۹۴۰
 ۹۵۰
 ۹۶۰
 ۹۷۰
 ۹۸۰
 ۹۹۰
 ۱۰۰۰

... (The text in this block is extremely faint and largely illegible due to the quality of the scan. It appears to be a handwritten document with multiple columns of text, possibly in Urdu or Persian script. The text is written in a cursive style and covers most of the page area.)

اسی سہ ماہی کے نام سے کہ جس کی طبیعت سرد و خشک ہے اور اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

[illegible][illegible]

اور یہ کہ اس کی طرف سے کوئی اور شخص نہ تھا۔ اگر اس میں سے کوئی اور شخص
اور بالفاظ خود قرار دیا جائے تو سند میں تو خود کو لکھا جاوے
مردم کو لکھا اور اس کی جانب سے منتقل ہونے کی نسبت نہ کہ یہی ہو

فخرنگ نے دو وصیت نامہ جات کبیل کے تھے پہلا وصیت نامہ ۱۱۸۱ھ میں
 یں کبیل کیا گیا تھا ۱۱۸۵ھ اسکا دربار چنڈرانی سنگھ کے حق میں
 حصہ اس قاضی چنڈرانی سنگھ و موجودہ ملحق علیہ ہے (اور اس وصیت

کہنا اور اس سبب میں ایک بڑی جھلک ملتی تھی جس کی رو سے وہ
 نصف عاید کا قبضہ دیا گیا تھا۔ جس پر وہ اب قابض ہے لیکن
 گورنل رنگلے کا مٹا جی ہے جو سینا میں جاتے ہوئے ایک شخص

تھا اور سزاوہیت نامہ ششہ میں گیل کیا گیا تھا اور زور کے ساتھ
تھا اور شبہ جسم میں کو دیا گیا تھا اور ششہ میں گیل کیا گیا تھا اور زور کے ساتھ

میں چند راہیں بتانگے تھے نصف جاہد کو بابتہ زوجہ کو خلاق اپنی ذکر کر کے بہنوئی پر
خاک کا تختی اور دوسرا حصہ مٹا کر کسی نہ کسی دھڑ سے پھینک دیا وہ عین نام
سور تھا لیکن ناقابلِ فہم و اذرا رہا کیا ہوتا ہے کہ میں نے زوجہ اور بیٹی جیسے کہ

سے ایک ماہ میں لکھا کہ گھر سے نکلتے ہیں ایک صاحبہ نامہ مکمل کیا تھا وہی
 نے جیسا کہ گھر سے قایم تھا ان صاحبین کی تہنیت سے اس صاحبہ نامہ کا
 تیار رانی مالش رجوع کی۔

۱۸
صفحہ

ابا کی نگری حال کی ۱۲۹۷ھ میں زور و فتن ہوئی شائقہ میں دیوان
موجودہ ناشر جمعہ کی وہ جگت علی کی تصنیف جاوید اسکے فیضہ کی استرعا
نہ کر کے تھے کیونکہ امر مفیل شدہ کی سادہ وہ ایسا کرنے سے متعذر تھے۔

کہیں کہ جس نامہ کا معنی ہے ابجکت علی کی ڈگری پابند سلسلہ اور کافر قیامت
لیکن جو خیر راہی کے نصف حصہ کے قبضہ کا مطالعہ کر سکتے تھے اور انہوں
سے الیہ مطالعہ کیا تھا خیر راہی کی ڈگری صرف دو حصہ کے خلاف جائز

تھیں، رنوجک وفات کے وقت تک یہ نگری بھی اسکے محبوب لہم کے خلاف
جائز تھی، لیکن جب وہ فوت ہوئی تو صاحب جو اکی میٹی کی جانب کریا کیا اٹھنا لیا
لفظ ادا ادا اور مدعیان نے زانیہ نالش رجوع کی تھی، حیدر عالمی بہشت

و اما بعد از این سه ایام و حدیث نامه پیش نکرد کسی تھا لیکن اس کے
بیغیانہ پیش کیا بظاہر اگر فتح مکہ نے غلبہ کیا نہیں جا یا دوسے اپنے
آس کو حرم کیا تھا تو حدیث نامہ باہر خلاصہ ۱۸۸۱ء کا لکھ دیا تھا۔ اور

میں نے
ہر سو ایسی طور پر جان کر تھا اور مدعیان کا دعویٰ نامکام رہنا چاہا
مسٹر ڈال کے فیصلے کے ذریعہ سے مدعیان کا مایاب رشتہ میں۔ اگر
مسٹر ڈال کا فیصلہ منسوخ کیا جائے تو فیصلہ صرف نصف جایداد پر اثر نہ ہوگا

وہ جنگت ملی کے نصف حصہ پر مضافا بھی نو سو تھوگا درعیان جنگت ملی

ہنگوئی برشا
نام
ہنگوئی برشا
(۵۰-۱)

مدعی علیہ السیار انجی جو جس کو الگداری اور سوئی ہو اور کل حال کا
ایک آنہ (۲۰) یا کسی دوسرے رسوم کے تحت شہرہ دار ہو وہ درجہ قانون کرم
کے تحت پندرہ پانچ گنی الگداری اور انجی براداری کی گئی تھی ایستیار سماعت کی
اور اس کیلئے عرضی دعویٰ میں جاہداد کی مالیت مبلغ سہ سو سے بیان کی
تھی اور جو دعویٰ میں سلطان مدعی علیہم نے یہ بیان کیا تھا کہ انکو اس
تعلیق مالیت پر کوئی اعتراض نہ تھا عدالت ابتدائی نے دعویٰ خارج کیا
تھا اور ان میں طرفہ پیش ہوئے پر عرضی کے مطابق عدالت کی مالیت کو
بیش سے بیان کی گئی تھی۔ اگر کوئی مالیت مبلغ سے یا اس سے زیادہ
قرار دیجاتی تو اس کی سماعت دو جہوں کے ایک ہی کی جانب سے کی جاتی۔
اور جو مدعی اپنی سماعت ایک مفروضہ کے کی تھی مرفوعہ منظور کیا گیا تھا
اور مدعی نے اسے ایک گری جان کی تھی

سلطان مدعی علیہم اپنا حق مرفوعہ پر بروی کونسل ابتدائی میں بر
پیش کرتے ہیں کہ عدالت ابتدائی میں متنازعہ کی مالیت مبلغ سے تھی
اور یہ کہ مرفوعہ جو ملک نظم باجلاس کونسل کی شے متنازعہ کی مالیت بھی
ہوئی ہو اور علی سبیل البدل یہ کہ اگر شے متنازعہ کی مالیت مبلغ سے
تھی تاہم اس گری میں جو مدعیان کے حق میں صادر کی گئی تھی مبلغ سے
کی جاہداد کی باتہ ایک دعویٰ یا سوال متناظر تھا۔

عدالت نے اس کے لئے پہلا سوال تصدیق طلب یہ کہ آیا سلطان یہ
پیش نہ کر سکتے تھے کہ ناش کی شے متنازعہ کی مالیت مبلغ سے ہے
کیونکہ انہوں نے عدالت ابتدائی میں یا سوقت جبکہ مدعیان نے مرفوعہ
کیا تھا اس مالیت کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے
کہ عدالت ابتدائی میں یہ مدعیان یہم تھا کہ اختیار سماعت کی غرض سے مالیت
کی بیان کی گئی تھی کیونکہ ہمارے دست چ کو ایک غیر محدود رقم کی حد تک
اختیار سماعت حاصل تھا لیکن مرفوعہ میں اختیار سماعت کی اعتراض کیوں
مدعیان موجودہ سلطان کے اعتراض کے بغیر ناش کی وہی مالیت

قرار دی تھی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرفوعہ کی سماعت دو جہوں کی جانب
سے کی گئی جاسی بجائے جس کا کہ وہ اس وقت کیجاتی تھی کہ مالیت میں سے
قرار دیجاتی مفروضہ کے کی تھی اس لئے عدالت مرفوعہ میں اختیار سماعت
کی اعتراض کیلئے مالیت پر اعتراض کر سکی۔ لہذا اس کا نتیجہ یہ ہوا
نہ تھا مقدمہ چلنا نہ شخص نام مندانہ (۳۰) میں عدالت کے دو جہوں
کے ایک ہی نے ان حالات میں حکم یہ مقدمہ موجودہ کی مدعیان کی جانب سے
قرار دیا تھا کہ مدعی علیہم کا جہوں اختیار سماعت کی اعتراض کیلئے جاہداد
کی مالیت قبول کی تھی اور اس مالیت پر اعتراض نہیں ہو سکتا
ہمارے بروی کی نظر کا حوالہ دیا گیا ہے کہ بعض اہل مالیت جو حصول
اشامہ کی اعتراض کے لئے مقرر کی گئی ہوئے متنازعہ کی حق تھی یا اس کے
طور پر کوئی زیادہ رقم ظاہر کرے جس کسی فریق کی مانع ہوگی لیکن یہ
نظارہ مقدمہ ہمارے متعلق نہیں ہیں جس میں اعتبار سماعت کی اعتراض
کیلئے ایک مختلف مالیت بیان کی گئی ہو۔ ہمارے فیصلہ جو نظریہ عدالت میں اختیار
کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ جاہداد کی مالیت ایک امر واقعاتی ہے اور یہ کہ
سوال مذکور کا تصدیق خود مدعی علیہم نے اقبال پر کیا گیا تھا۔ یہ ظاہر ہے
کہ اگر مدعی علیہم اختیار سماعت کی اعتراض کیلئے مالیت پر اعتراض کرتے
تو ایک تین قائم کیا تھی اور معاملہ کا تصدیق مقدمہ کی ابتدائی نویت پر
کیا جاتا۔ اس لئے ہم اس نظریہ سے اتفاق کرنے پر راضی ہیں کہ دو عدالتوں
تحت کی ایک تجویز واقعاتی دراصل موجود ہے کہ اختیار سماعت کی
اعتراض کیلئے مالیت وہی ہے جو عرضی دعویٰ میں بیان کی گئی ہے
بروی کونسل نہایت قوی وجہ کے بغیر کسی امر واقعاتی پر جسے عدالت
تحت نے بالاتفاق فیصلہ کیا ہو مگر بحث کر سکی اجازت نہ دینی قطع
نظر اس کے ہمیں یہ معلوم ہو تا ہے کہ کسی فریق کے لئے یہ مناسبت نہیں ہے
کہ وہ کم مالیت کے متعلق ایک اقبال کے ذریعہ سے مرفوعہ سماعت منظور
ج سے اسے اور اس کے بعد بروی کونسل میں مرفوعہ پیش کر سکی عرض

۲۱۰
تہ

14

7

سید

و راجع

میں ہرگز نہ کہہ سکے اس پر اس کی تاسف چوٹی۔ ہر صورت
بہت ہلکے خور سے کھانے کو آتا۔ تھوہار، اظہار ہو گا
کامیاب کیا کی چیز تھی اس کا افا، یہ بعد میں شہینہ بیٹ
نویسہم با ہمارا جاری رہا میں وہ قیعا کیلئے غلط ہو گا اور
اس کے اکیلا شہد اس کا نام نہ تھا اندازہ نہ ہو گا وہ کٹر
نہ تھے۔ یہ امر تاہم اظہار کیا گیا کہ قانون شہادت
کا ذکر ہم ہو رہے تھے اس وقت وہ اس وسادہ نرات کو خارج
فرما رہا تھا، پتا نہ تھے وہ ان کو خائب کرنے میں تھی بجانب نہ
تھے پھر وہ ان سے مفروضہ کا کوئی خاص جزو ثابت ہو گا جبکہ
وہ فیہ و امر ہر جزو ثابت کرنے کے لئے مسئلہ تھیں اسی حالت
پر بعد ان کے مرنے کے حکم کا یہ جزو بھی درست تھا۔

اس کے مراضہ کا کام نہ ہوتا اور سب سے پہلے وہ اپنے نائب (امیر) علیہ السلام
(۱) کے حوالہ سے کیا جاتا ہے۔ درخواست نگرانی و برانی
اس کو کیا جاتی ہے۔ درجہ کے متعلق کوئی کمی صاف نہ کر کیا جا سکتا
مردہ درخواست خارج ہو

لا خیر و لا بد

سرفصلہ نامی و دیوانی

نمبر مسلسلہ ۱۰۲۶۹

باجیلا سرکاری

فی الدینی وغیرہ میں پشام ساموگلاب درس

مرافقان ویکس ویکس۔ مدعی علیہما

عراقی سربراہان

۱۶۔ نائش جو حقوق ذہنی کاری کے استقرار کے لئے زمیندار
ہر آسانی شریک کے خلاف رجوع کی گئی ہو۔ عدالت مال کا

(فصلنامه) رساله‌های فلسفی

اس کام دفعہ اول قانون قرار ملا، اگر ان الفاظ کے ساتھ
کوئی نالائق کسی آسامی سے ملے، جو دغا بخشاؤ
مکروں میں راہ اور کسی آسامی سے نہ لے، کہ خلاف حقوق
ذخیرکاری کے استغراق کے لئے یہ دغا ہو عدالت عالی
نہ عدالت دیوانی کی سماعت کے قابل ہے۔

مرافقہ تانی بناراضی دگری مصدقہ نمبر ۱۸۲۱ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۱ء۔

منجانب مرقدان۔ مشرقی۔ رفعا علی۔

منجانب ارفوہ علیہ : منفر بہگوتی شکوہ درگا پرنسادیہ

فیض علیہ السلام بھی ارضی مٹنا زعم کا آسانی دھند کا ارتحسا ۵۰
پارہ کے شیر خان زمین الدین بازخان اور خیر الدین کو جو چھوٹ
رفوت ہو۔ اور عیال خیر الدین اور زمین الدین کے جو فوت ہو چکا
ہے چار بیٹے اور بازخان کے بھی جو فوت ہو چکا ہے تین بیٹے ہیں
ان دو عیال نے نامش مذراہ آباد کی عدالت مال میں شہ خان اور

زیندار کے خلاف رجوع کی تھی تاں تحت دفعہ ۹۵ (الف) قانون
 نزارعان اگر وہ شہس ہونا ظاہر ہوتی ہے اسانی عرضی دعویٰ میں
 کو بیان کرنے کے بعد انہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ مہسی کی
 وفات پر اسکے چار بیٹوں نے ارٹھی شہر کا رشتہ کی تھی لیکن
 مال میں صرف شیعہ خان کا نام درج کیا گیا تھا کیونکہ
 وہ فرزند کان اور خادان کا بزرگ تھا۔ دعویٰ یہ بیان کر
 کہ وہ مہسی کے وراثہ کی حیثیت سے ارٹھی پر قابض ہیں لیکن
 چونکہ زیندار نے یہ تسلیم نہیں کیا ہے کہ وہ آسیان ہیں یا
 تاں استقرار تحت دفعہ ۹۵ (الف) قانون نزارعان اگر وہ کے لئے
 رجوع کی گئی تھی اسٹٹ کلکٹر نے جن کے روبرو مقدمہ پیش ہوا

پانی کو پوٹھا ہوا راس

مرزا کا راس

نمبر ۱۹۱۱ء

در است گرائی و دوانی

نمبر ۱۹۲۳ء

اجلاس دسویں جلسہ شریعہ نامہ جیٹس و جیٹس

مرکز جلسہ شریعت بورڈ ہمسایہ کے گویا کرنا ہوتا۔

جہاں بکناہ دینی علامہ شریعت مدعی۔ مرقہ علیہ
بالذات عدالت ماہرہ مطالبات خفیہ و بہ جاتی ایکٹ ۱۹۱۱ء
نمبر دوم عدالت ۱۹۱۱ء۔ ۱۹۱۱ء ان دنوں حصول رایداری (جہاں) ایکٹ
۱۹۱۱ء کے دفعہ ۱۹۱۱ء نامہ جو اس ہرجہ کے لئے جوئے کی گئی ہو جو مجلس
شرکت بورڈ کے ناجائز حکم کے زائد پر عاید ہوا ہو اور اسکی نوعیت۔
الشیخ آیا عدالت مطالبات خفیہ کی سماعت کے قابل ہے۔

و عدالت سے میر جلس کے خلاف رجوع کی گئی ہو۔ درست اندازی بہ
عدالت گرائی۔ مجموعہ شرائط دیوانی ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۱ء دفعہ ۱۱۵۔

بہک مدعی۔ نے جو حصول رایداری کا ایکٹ ہیکہ دار ہوتا
انسی عرضی میں یہ بیان کیا تھا کہ میر جلس شرکت بورڈ
نے ایک حکم صادر کیا تھا جس کی رو سے اسکو حیدر گاروں کی
بابت حصول رایداری قبول کرنیکی ناجائز اور پرہیزگاری
گئی تھی اور اس ہرجہ کا مطالبہ کیا تھا جو ایسے ناجائز حکم
کی بنیاد پر عاید ہوا تھا۔

قرار دیا گیا دا کہ نالاش دراصل استغفار کے لئے نہ تھی تاکہ وہ
مردہ منہ دوم قانون عدالت ماہرہ مطالبات خفیہ صوبہ
کے لئے تھا کہ ہر جہاں ہرجہ کی بابت تھی اور اسلئے عدالت
مطالبات خفیہ کو نالاش کی سماعت کا اختیار حاصل تھا اگرچہ

اسانہ جیلہ دسویں گرتہ و سا کہ اسکی نتیجہ ہر جہاں ہوتا کہ
اگر عدالت رجوع طور پر اعلیٰ سے عدالت کی تھی
(۱۲) یہ کہ یہ کہہ سکتا ہوں اور اسکی نتیجہ ہر جہاں ہوتا کہ
کیونکہ حسب ذیل کے عدالت ہر جہاں ہوتا کہ ہر جہاں ہوتا کہ
کا ایک جہدہ دار ہوتا۔

(۱۳) یہ کہ رجوع قانون حصول رایداری (جہاں) ایکٹ
سماعت کیلئے عدالت کے اختیار سماعت کی مان نہ تھی۔

(۱۴) یہ کہ محض یہ امر کہ نالاش خود شرکت بورڈ کے خلاف
رجوع کئے جانے کی بجائے میر جلس شرکت بورڈ کے خلاف
رجوع کی گئی تھی ایک اسامہ نامہ نہ تھا کہ عدالت کے
اختیار سماعت سے متعلق تھا تاکہ ہائی کورٹ کی عدالت
تحت و دفعہ ۱۱ مجموعہ شرائط دیوانی عدالت تحت کی دگر
میں درست اندازی جائز ہو سکے۔

مرافقہ ثانی بناراضی دگر می صدر شرکت کورٹ جنوبی کنارہ ہوتا
مرافقہ نمبر ۵ بابہ ۱۹۱۱ء جو دگر می صدر عدالت شرکت منصف
شرکت جنوبی کنارہ مقدمہ ابتدائی نمبر ۲۵۲ بابہ ۱۹۱۱ء کی ناراضی
سے پیش کیا گیا تھا اور درخواست تحت دفعہ ۱۱۵ ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۱ء
جس میں ہائی کورٹ کی دگر می صدر شرکت کورٹ جنوبی کنارہ مقدمہ نمبر
نمبر ۵ بابہ ۱۹۱۱ء کی نگرانی میں اسکا لکھی تھی جو دگر می صدر عدالت
منصف شرکت جنوبی کنارہ مقدمہ ابتدائی نمبر ۲۵۲ بابہ ۱۹۱۱ء کی ناراضی سے پیش کیا گیا تھا۔
نجانہ راضی۔ ایک دگر می جنرل چنانہ راضی علیہ سرسری۔ ستیا رام وارمہ
فیدہ علیہ راضی ثانی نمبر ۱۹۱۱ء۔ اس مرافقہ ثانی میں تحت دفعہ ۱۱۵
دیوانی ایکٹ ابتدائی اعتراض اس بنار کیا گیا ہے کہ یہ ایک ایسی نالاش کی
جو عدالت مطالبات خفیہ نہ دے دے تھی رجوع کی جاسکتی تھی کیونکہ وہ منصف
کم رقم کی بابت تھی نالاش ایک عجیب نالاش تھی وہ ایک ایسی نالاش تھی جو کسی

۲۱۹

۲۱۹

لیا کہتا
بنام
سویا کو
بک

ہوگا۔ اس لیے اس آزمائشی میں جو خاندان کو دیکھا کہ اس کی
 کتنی عظیم توانائی لازمی طور پر آئندہ انقلاب کو اپنے ہوشیاروں کا
 داخل ہونے کی وجہ سے عروج پر لے آئے گی جیسا کہ مقدمہ پڑا ہے اور
 ہے کہ خاندان کی طرف سے خاندانی جاگیر کے سہریلے انتظام میں
 رستہ ازبازی نہ کر گیا
 لیکن مزید علیحدگی باہر سے یہ پیش کی گئی ہے کہ لڑکھائیاں
 نے انتقال سے غیر محدود اختیارات مراد میں یہ معلوم ہوتا
 ہے کہ ہمیں یہ جائیدادیں تقسیم کر کے ان کی بچہ کرتی ہر لڑکی
 اسکو میں اور یہ رستہ رستہ کرتا اختیارات کے لحاظ سے ہونا
 چاہیے اور اگر کسی بیٹے کے لیے بالغ ہونے کی صورت میں
 اس کے لیے اور باقیان ہونے کی صورت میں اس کے لیے
 جو اس کی جانب سے عمل کر رہی خاندانی جاگیر کے منتظم کی حیثیت
 سے شہنی گھرنہ باپ کی جانب سے عمل کرنے پر آمنا و دنیا ہونا
 قدرتی ہوگا تاہم یہ امر نہایت غیر اخلاقی ہوگا کہ شہنی گھرنہ باپ کے
 زرمرد و اختیارات انتقال حاصل ہونے پر رضامندی ظاہر کی
 جائے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مقدمہ میں ہمیں ہوا ہے کہ شہنی
 اس کے شہنی بنیاد ارت ہو سکے باپ کل خاندانی جاگیر کو تلف
 کر دینا ایسی حالت میں ہمارے آئیں ہمیں اس دستاویز میں
 کی تصدیق اس طرح کرنی چاہیے کہ اس سے باپ کو شہنی بیٹے کی
 بدانتظامی کے لیے اختیارات انتظام عطا کیے گئے تھے اور چونکہ
 دستاویز میں ایسی شرط قرار دی گئی تھی اگرچہ اس وقت
 شہنی بنیاد ارت تھا یہ کسی طرح ضروری یا قدرتی نہیں ہے
 کہ ہمیں یہ فرقہ ہو کہ اس لیے شہنی کرنا چاہیے کہ اس سے شہنی
 کی یہ وہ باپ کو انتقال کا ایک غیر محدود اختیار دیا گیا تھا
 اس لیے ہمیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ذی علم حج مراد سے مددگار کا

صفحہ ۲۰۰

دوسری توضیح کا
 ہم خیال کرتے ہیں کہ اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 مددگار کا یہ کہ ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 ایک غیر محدود اختیار کا یہ کہ ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 جو منتظمی کرے وہ ہر کسی کے لیے ہر کسی کے لیے ہر کسی کے لیے
 زور آور کہ اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 کو قبول کیا گیا تھا کہ ہر اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 کہ ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 راہ کار ہونا اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 شہنی بنیاد ارت تھا تو یہ کہ شہنی منتظمی ہے کہ خاندانی
 ہر اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 مقدمہ ہر اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 کیوں جائز نہ ہو سکے۔
 اس لیے ہم خیال کرتے ہیں کہ مددگار اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 وہ نصف جاگیر اور اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 اور مددگار کا یہ کہ ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 مددگار کا یہ کہ ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 ہر اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 مددگار کو اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے ہمیں اس کے لیے
 حالت اور اگر فی چاہیے۔
 مددگار اپنے کل خرچہ کے نصف کا شہنی ہے۔
 ہمیں حکم دیا گیا۔

رجحان تھا۔ پہلے برائے دلی اور کامیاب اور برائے استوار ہونے سے
رفعتہ انانی بہتر ہو گیا۔ اور نہ صرف یہ کہ خارج ہو گیا بلکہ
وہ استوار گرائی دیوانی نہ ہو بلکہ اس کے

بہت سے جہتوں سے شہسب - دروغ استوار گرائی دیوانی کسی
کی نسبت جس طرح اس کی فہم کی گئی ہے۔ دروغ استوار گرائی دیوانی کسی
اس کے لئے کہ جس طرح فہم کی گئی ہے۔ دروغ استوار گرائی دیوانی کسی

اکت ۲ مائینہ ۱۹۰۱ء کی بنا پر اختیار سماعت حاصل نہ تھا۔ دفعہ
نہ کوئی رو سے جس شخص کو معاوضہ ادا کرنے کی پابندی ہو
درج میں جس کو قانون مذکور کی بنا پر نقصان ہو چکے۔ یہ بحث گئی

ہو کہ قانون مذکور کی بنا پر موجودہ دفعہ علیہ کو نقصان ہو چکا
تھا۔ جو ہرگز صحیح نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو بھی سر نہ خیال میں
دفعہ مذکور کی رو سے اس کے نقصان کی جیسا کہ یہ ہے سماعت کے خلاف

عدالت مطالعہ سماعت کا اختیار سماعت ساقط نہیں ہوتا
نہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس نے اس وجہ سے رجوع نہیں
ہو سکتی کہ وہ ہر مجلس کے لئے خود کو ٹریکٹور کے خلاف بھی جیسا

میں آئے سماعت ہوں وہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر اختیار سماعت
میں معلق ہے اور جسے مقدمہ بنایا میں تصدیق گرائی دست اندازی
کے لئے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

یہ درخواست گرائی دیوانی خارج کیا گئی۔ کوئی خرج نہ دیا
جائے گا۔

جسٹس البرس - مجھے اتفاق ہے۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔
مرافعہ اور درخواست خارج کی گئی۔

کمالیہ

وہاں چھٹے روحا میں نفسا آبگناں فرق موجود ہے نفسان
حکام عالم نظام اس امر کو اس قدر چھٹے دینے کے لئے تیار ہیں کہ اس کے
مرفح کا دعویٰ باطل ہو جائے اور وہ یہ فرض کر لے کہ روح جس میں اس نے
استدلال کیا ہے اب اس روح ہے جس کے بموجب بلا حوصت غوث ہو گئی
صور میں منوفی کی بیٹیاں ایسے ہاتھوں کی وجہ سے محروم کیا قاتی
ہیں اور بہتیں رسدہ داراں کچھ می از لہم ذکر کی وجہ سے محروم
کوتجانی ہیں اور سوال یہ ہے کہ آیا اس روح نابینا کر گیا تھا
اگر ہاں کیا سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ روح وہ ہے کہ روحا
سے متعلق کئے جا سکے جسے صرح اور حشر صیدہ ہونا اور اضافہ طور پر نظام
کا احاطہ چاہئے لیکن رک انکسان کے لئے ایک کے تحت قواعد متعلقوں
کو کرنا چاہئے اس لئے ہم مراد ان کو کامیاب ہو سکی اجارہ دینے کہیں
بنار میں نظر کر دو جائے دہر اوپہو کے متعلق کچھ خیالی روح کا وجود
نام نہر میکن اور ان کے ثویاد و صیغہ پانچہ نگ کو غیر ضروری ہے اور
کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

اس کے لیے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسا رواج ثابت
ہو سکتا ہے کہ اس موضوع کی تحقیقی ترتیب یہ کہ کسی قدر مفصل طور پر غور کرنا ضروری
ہے۔ اس کے لیے یہ بیان کیا گیا ہے کہ خاندان کا پہلا رکن
جس نے ہر امور میں اہم فیضات حاصل کی تھیں سو رب سنگ تھا
(ملاحظہ ہو شعبہ مند راجہ حواد حویٰ صفحہ ۲۹ حصہ اول) اگر
موضوع کے جو طے ہوئے ہر امور کہا جاسکتا ہے وہ جیسا کہ غور کر
(ملاحظہ ہو دستاورد سرا صفحہ ۱۸ اور دستاورد سرا صفحہ ۱۰۰ حصہ
۱) اکیس سالانہ موجود ہے "سورت سنگ" نے دریا کے اس جانب
موضع ہر امور اور موضع رہنما کا ایک حصہ رہنما کے ذریعہ
نصرہ (۵۰) سال کے لیے حاصل کیا تھا "لیکن اس کی کوئی اور نہ

۱۔ رشتہ خلاف وزنی کی پالیسی جبکہ ماہر کسب خاندانی حلقہ کی یاد
 تیرہ رتی محنت کی وجہ سے باقی میں حیاتیات اور نباتات اپنے طریق کار میں
 نسیم کرے۔ اس کی وفات کے بعد وہ اس قسم کو قبول کرتے ہیں
 اور اپنے علی الترتیب جھم جھم کر کے ہیں جو طفل کی وراثت کے
 قانون کے بموجب ان کی اولاد کو وراثت حاصل ہوتے ہیں یا کر زنی
 طور پر نسیم کے جاتے ہیں جو طریقہ کہ ان کو بہتر معلوم ہو یا وہ
 آپس میں اس کے لئے جھگڑتے ہیں جب تک ان میں سے تو کسی بہتر
 شخص کو کال جا کر داد نہ ملجائے۔

۲۔ طبی حالت میں اس وقت کی کہ دھرم شاستر کی حوشہ سختی کے
 ساتھ باہمی نہیں کی جاتی تھی نسبت کی ایسے رواج کے وجود کے
 جو قانوناً جائز ہو دیگر وجہ سے توضیح کیا جاسکتی ہے یہ امر بالکل
 غلط ہے کہ خاندان حلقہ کی وراثت کام و جو طریقہ اختیار کر لیا
 رجحان ظاہر کر رہا تھا یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ کوئی رواج جو بطور
 قانون کے تسلیم کیے جانے کے لئے کافی طور پر قدیم ہو موجود ہو سکتا تھا۔
 اس کے بعد ہم حال کے عہد آہل شہادت پر بحث کرینگے
 جو قوی ہے اس کے شہادت اہم اجزاء پہلے باضابطہ بنا دیوں
 سے متعلق عدالتوں کے مندرجہ ذیل کی چند کارروائیاں ہیں۔

رواج کے سوالات کی نسبت بطور شہادت کے عدالتوں
 کے فیصلہ جات کے اہمیت کے عام سوال کے متعلق پر پوری کوسل
 کے حال کے فیصلہ مقدمہ محمد ابراہیم روٹھر نام شیخ ابراہیم روٹھر
 (۳) کے مد نظر زیادہ کہنا ضروری نہیں ہے مقدمہ مذکور میں
 حکام عالی مقام نے مسلسل فیصلہ جات پر غور کیا ہذا اور فیصلہ جات
 و بطور قیمتی شہادت کے تصور کیا تھا مثلاً انیکورٹا مدد ہوا
 ان ایکٹ گری پر بحث کرتے وقت جس میں جسٹس انیس نے عہد آہ
 تا میں فیصلہ کیا تھا حسب ذیل کیا گیا تھا۔ لیکن ان کی

۱۔ اگر کسی نارہمی سے ان کے ان کے گناہ کا جوہر ماحولہ
 میں اس وقت سے بطور شہادت کے ان کے عدالت کی اہمیت کا یہاں کہہ
 ہو جاتی ہے۔ پانی کو رشتہ کا گناہ جلا کر ان کے منہ سے جو لالہ
 فص لال (۴) میں جس میں اس کے برعکس قرار دیا گیا تھا اس
 رواج کی باہر نہ ہوا بلکہ محض ٹانڈا وغیرہ مقدمہ کے حق کی باہر تھا
 مقدمہ موجودہ میں کئی فیصلہ جات موجود ہیں جس سے ان کے
 ایک ساتھ باہر جاتے تو یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ عدالتوں نے یہ
 کے وقت اس مسئلہ کی تاریخ تک ماحولہ میں یہ کارروایاں
 تسلیم کیا تھا تاریخ ارجح اس میں ۶ جولائی ۱۸۶۸ء کے فیصلہ جات
 تقسیم جات اور ان کے ان کے ۱۹۶۸ء سے عہد آہ کا جبکہ
 جائداد کی ملکیت صرف لیسٹنگ کے ساتھ کی گئی تھی قیام میں
 صرف (۱۲۹) سال کی مدت ہے اور اس قدر حال کی اس تاریخ کا
 عہد آہ بطور ایک رواج کے خیال نہیں کیا جا سکتا اس امر کا
 نسبت جو ۱۸۶۸ء سے کسی عہد آہ کے وجود کی باہر ہے کہیں
 عدالت ابتدائی سے اختلاف ہے اور اس لئے کسی قدر متنبہ رہیں۔
 ساتھ وجود کا بتلانا ضروری ہے۔

۲۔ ہم ماحولہ میں عدالتی کارروائیاں پر اس قدر لال کر رہے ہیں
 لیکن ہم عدالت کی لسانی شہادت کو بھی کبھی اہمیت دینے پر
 ہم اس مخالف رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے جو وی علم ہوا
 معنے اس شہادت کی نسبت ظاہر کی ہے۔

۳۔ سب سے قدیم ساؤرہنہ ۱۸۶۸ء جو حصہ ۱۲ کے صفحہ ۱۲
 راج ہے۔ وہ چند سوالات اور جوابات کی ایک نقل ہے جو
 سٹیٹنگ پر مبنی سنگھ کے لئے دی گئی اور پڑا گیا ہے اور نیز ایک
 فیصلہ ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سٹیٹنگ سنگھ نے بیان
 کیا تھا کہ وہ بھی اس سٹیٹنگ میں ایک عینداری کر رہا تھا

۱۔ اگر کسی نارہمی سے ان کے ان کے گناہ کا جوہر ماحولہ
 میں اس وقت سے بطور شہادت کے ان کے عدالت کی اہمیت کا یہاں کہہ
 ہو جاتی ہے۔ پانی کو رشتہ کا گناہ جلا کر ان کے منہ سے جو لالہ
 فص لال (۴) میں جس میں اس کے برعکس قرار دیا گیا تھا اس
 رواج کی باہر نہ ہوا بلکہ محض ٹانڈا وغیرہ مقدمہ کے حق کی باہر تھا
 مقدمہ موجودہ میں کئی فیصلہ جات موجود ہیں جس سے ان کے
 ایک ساتھ باہر جاتے تو یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ عدالتوں نے یہ
 کے وقت اس مسئلہ کی تاریخ تک ماحولہ میں یہ کارروایاں
 تسلیم کیا تھا تاریخ ارجح اس میں ۶ جولائی ۱۸۶۸ء کے فیصلہ جات
 تقسیم جات اور ان کے ان کے ۱۹۶۸ء سے عہد آہ کا جبکہ
 جائداد کی ملکیت صرف لیسٹنگ کے ساتھ کی گئی تھی قیام میں
 صرف (۱۲۹) سال کی مدت ہے اور اس قدر حال کی اس تاریخ کا
 عہد آہ بطور ایک رواج کے خیال نہیں کیا جا سکتا اس امر کا
 نسبت جو ۱۸۶۸ء سے کسی عہد آہ کے وجود کی باہر ہے کہیں
 عدالت ابتدائی سے اختلاف ہے اور اس لئے کسی قدر متنبہ رہیں۔
 ساتھ وجود کا بتلانا ضروری ہے۔

[illegible]

جبب بانسا لکھ نہ دے اسبست شرمع ہوا تو قیل و تیل کے
ناش ہر صومع کی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شرمعت ار ضی سے متعلق
کل انات کا تھنہ یہ ہر دوا ان بند و بست کی گنجائش سے کیا
جا اتھا اور عدالت ہائے دیوانی کا انھیں اس وقت کیا گیا تھا۔

من کی اور یہ اس کی درود بوا رہی (لاحظہ فرماؤ) اور اس کی درود بوا رہی
 ۱۲ اس میں ہی جس کی جس کے دل سان کا بھلاؤ نصیر کا فائدہ
 ہمارے حال اس میں جو فتنوں سے نہیں بچاؤ اس میں ہمارا حال
 اس عداوت ہونے کی وجہ سے برج کی گئی تھی اس کے لئے درود
 (دعا و الطہ) ۲۰۰ صوم ۱۲ صوم ۱۲ صوم ۱۲ صوم ۱۲ صوم ۱۲
 اسی پر فرمایا کہ دوسری درود است پر بحث کی گئی تھی وہ درود
 کوئی اہمیت نہیں کہتی یہ جو شخص سنگ ایک میوہ کا پھول کوڑیہ جو کر
 فائدہ عداوت اس سے ایک درود است (لاحظہ فرماؤ) و تراویح ۲۴
 صوم ۲۵۸ پیش کی تھی کہ کسی طرح جاندار کو ناپاکی سے بچنے اور
 ناپاکی کی درانہ سے طریقہ کے خلاف نہ تھی اس میں جو کچھ پیش کیا گیا
 عداوت اکتا بہت تھی جو خود اس نے لال بہادر لکھنؤ کے سب سے
 بڑے بیٹے کی تھی لال بہادر کے ہر چور سے لڑنے کا باب کا دار نہ ہوا
 اس درود خواہش کی تھی کہ وہ درود بہت ہے نہ کہ کسی کی ایک
 سے سو درود ہونے کو اس جو رت سے اس سے دست برداری
 کی تھی کہ جو کچھ اس کی تھی اس کے لئے ہے جو دوسری بحث کی درود است
 خارج کئے جانے کے صرف دو روز قبل صا در کیا گیا تھا۔

اس کے بعد کی درود است سراب حیت سنگ کی جانب سے
 پیش کی گئی تھی۔ وہ شجرہ میں بطور مہرمان سنگ کی ایک ساوا و اسکے ظاہر کا
 بیانیہ جس کی وجہ سے ہمیں ایک قدیم زمانہ یہ غور کرنا پڑا ہے
 کہ ان کا مورث اعلیٰ جہاں سنگ ہے جو اہل سنگ کے دو طبقوں
 میں سے ایک ہے اس کی درود است دنا و تراویح ۱۵ ہے جو صفحہ
 ۱۶ پر ہے اس نے اپنے دعوے سے کلیتہً دست برداری کی اور
 وہ ایسی بار خستہ پر جس پر کہ وہ فایز تھا بظاہر اسی شرح سے جو
 وہ قبل از اس کا رہا تھا کان ادا کرنے پر رضامند ہوا تھا یہ سناؤ
 اٹھ ۲۰ تھا و تراویح ۴ کے ساتھ مقابلاً کرنے سے ظاہر ہوتا ہے

خود ۱۶۷۲ رہے۔ درود است پر بحث کو ملتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 جہاں سنگ کی شاخ نہ پاتا تھا۔ درود است کے دو کچھ۔ نو سو تو کچھ
 دنا و تراویح ۱۵ کا ہوا تھا بظاہر اس سے دعوے کو ہوا۔ اس میں جو کچھ
 کیا گیا تھا تو ملتا ہے کہ فرما اس سے دست برداری کی ۱۲ صوم ۱۲ صوم ۱۲
 میں اس کی درود است کو حکام صا در کئے گئے تھے۔

ان تین مقدمات میں کی درود است کی مستحکم صا در کرنے کے لئے
 لکھا گیا ہے ظاہر کی درود است کی۔ یہ سنگ کے درود است کی ۲۰۰
 درود است کا درود است اس کی درود است دنا و تراویح ۱۵ ہے جو صفحہ
 ۱۹ پر ہے۔ وہ ایک قدیم خانہ کی درود است کرتا ہے اور وہ درود است
 عداوت کے اسے اس کی درود است دوم میں ہے کہ کسی کو چھوٹا
 ملتا کہ اسے درود است کی انا کہ درود است ۱۲ صوم ۱۲ صوم ۱۲
 کو یا اس کے لئے لکھا کہ اس کے راج کے ہر بیٹے کو وادارہ کو
 چاہل ہوئے تھے۔ چھ درود است ۱۸ صوم ۱۸ صوم ۱۸ صوم ۱۸
 کے لئے اسے اس کے لئے یہ تھا کہ اس کے لئے لکھا کہ اس کے لئے لکھا کہ اس کے لئے
 انی سفارش بلائیے تا کہ اس کے لئے لکھا کہ اس کے لئے لکھا کہ اس کے لئے
 پرستی کی تھی لیکن بطور شہادہت کہ اس سفارش کی اہمیت میں صا
 غلطیوں کی وجہ سے کی دفع ہوئی ہے جو اس میں جو دوسری درود است
 میں کیا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم گندہ ہر درود است ہے اور
 یہ امر غلبہ نہیں ہے کہ وہ ان چالیسوں کی بات ہو کہ وہ درود است
 نے چند صفحات اتنا احوال کئے تھے تا کہ ان کی نسبت قسم اور غلطیوں
 کی وراثت کا عمل یاد ہو جو دنا و تراویح ۱۵ کو ستا کر لکھا گیا
 اٹھ تیس بھی تھیں یہی ہیں لیکن اگر ہم اس میں نقلی کو جو بنو جس سنگ سے
 اس کے بہائی لکھا سنگ کے حق میں کی گئی تھی بطور ایک شہادت نہ کہ اس کو
 جارہے سنگ پر شا و سنگ کے حق میں کی گئی تھی اور چار اور تیس سو درود است
 چھوٹے سنگی جیسا کہ ہم نے قبل از اس تجویز کی ہے سو درود است کے کوئی درود است

ظاہر ہوتا ہے
 بنام
 حاکم سر

شاہزادہ ابراہیم علی شاہ
نام
شاہزادہ مرزا
(۱۵۱)

صحیح طور پر یا غلطی سے مراد ان کی جانب سے ایک جہد الیہ کیا گیا
ان مقیمات کی نسبت بجا و غیرہ نہیں کی گئی ہے۔ خیال کیا گیا کہ
مثلاً ملک کی گئی ہے لیکن ہمارے پاس کے سرکاری اسٹیشن کے احکام
موجود ہیں جبکہ ان کو جو زردنیا یا اہل ۱۵۵ چھ (۲۱) وصول
ہوئی تھی۔ انھوں نے حسیں پل مان کیا ہے۔ انھوں نے ان کے دعوے
میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔ وہ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ
کہ ایک غیر منقسمہ خاندان کے اراکین کی نسبت سے وہ حصص لا
مطابق کر سکتے تھے چند دیگر امور پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے
بعد عدالت نے جو قیمت پر اس کے جملہ موصوعات کی نسبت مددگار
عہدہ دار بند و بست کا حکم منظور کیا ہے۔ ایک نہایت اہم مقدمہ ہے
وینا شنگہ کی شاخ جو جائداد قابل تقسیم و بیع صورت میں نصف جائداد
کی حد تک ایک حصہ کی حق ہوئی اسے دعاوی پیش کئے تاکہ قانون کی
بموجب ان کا فیصلہ کیا جائے۔ صحیح ہے کہ وہ انھوں نے جائداد کا
قابل تقسیم بنایا کیا تھا لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ کسی نے
انہوں نے جائداد کو قابل تقسیم خیال کر کے عدالت درج کر کے قابل
تقسیم ہونے کے سوال کی نسبت کیا کہ قابل تقسیم بنایا جو دعویٰ
ایک فصل ملا یہ کہا اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کو ثابت کر سکتے ہیں
لیکن یہ بحث بے شک کیا سکتی تھی کہ اس فیصلہ کی اہمیت ہو
سہ باقی نہیں رہتی کہ سہیل شنگہ نے جائداد قابل تقسیم بنایا نہیں
کیا تھا لیکن فیصلہ کے بعد اس نے ایسا بیان کیا تھا۔ دس اوئے الف
۱۱۰ جو صفحہ ۷۰ پر ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان ہی فریقین نے
نصف موصوع ہر ام یور کی نسبت دعویٰ کر کے اس کا ایک حصہ ہر دارست
نے بحال کیا تھا کہ سر کے فیصلہ کے مد نظر یہ سوال اب کیا فیصلہ
ہوا اور دعویٰ خارج کیا گیا تھا اب اس صورت میں اس کی کسی
نہیں کی گئی ہے جو پہلے میں تھی اور یہ دونوں چکے ان کو ایک تھے

۱۱۰ الف ۱۱۰ جو صفحہ ۱۱۰ پر ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی افاد
لایا شنگہ نے فیصلہ کر لیا تھا لیکن سر کے جانی دی خرسنگ
نے ایک درخواست دلائی جو دس اوئے الف ۱۱۰ پر ہے جس کی سر
نے اس کا دعویٰ پہلی مرتبہ پیش نہیں کیا تھا دس اوئے الف ۱۱۰
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے عدالت میں دس اوئے الف ۱۱۰ کو دی
پیش شنگہ نے ایک مدت بعد کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ ظاہر نہیں ہوتا
کہ دس اوئے الف ۱۱۰ پر کیا حکام صادر کئے گئے تھے غرض کہ دس اوئے الف
بند و بست تک ملتوی کی گئی تھی لایا شنگہ کا جواب دس اوئے الف ۱۱۰
جو صفحہ ۲۰۳ پر درج ہے یہ سمجھا کہ کہا جاسکتا ہے کہ اس سناوئے
میں لایا کی ریب کے متعلق کچھ عجیب امور بیان کئے گئے ہیں
دی جس شنگہ کا یہ دعویٰ ہے کہ لایا میں اس کی تہا دس اوئے الف
قابل تقسیم تھی لیکن اس کا جواب دس اوئے الف ۱۱۰ پر درج

ان نفاذ کو حق الحاق کے میں حصوں میں حصہ کرنا عطا کرنا
 حکم دیا گیا تھا اس لئے آخری کارروائی ایک سالہ کی ہو
 ہے جو لانا سنگہ گجرات سے کوہستان کے علاقے راجہ گجرات
 مندرجہ ذیل کے فیصلہ دینا اور ان کے ۳۰ حصوں میں ۱۵۰ حصوں
 ہیں۔ وہ سابقہ تھا میرپور میں جو لانا سنگہ اور تیلہ لانا سنگہ
 ہوا تھا۔ فیصلہ مذکور اس طرح ضروری ہوا کہ عطا ہوئے
 کارروائیاں جو لانا سنگہ اور میرپور میں اس کے لئے دئے گئے
 مابین ہوتی تھیں سکارہ روایات ان کے ساتھ ساتھ یہ ظاہر ہوا
 ہے کہ ان کل موٹا حاکم کی نسبت میرپور کی نسبت سے اختلاف
 نہ تھا اس لئے دعویٰ (جو لانا سنگہ میرپور میں ہے) سے
 لیا گیا ہے) لانا سنگہ کے حق میں ان موضوعات میں کی جائے گا
 جیسا کہ جن کی فہرست بعد میں دی گئی ہے، ۱۹۲۹ء میں
 لانا سنگہ کے پس وہ منسل سنگہ کی اپنی رائے کے فیصلہ کے بعد ہی
 ماور کیا گیا ہے جس کی کثیر کا حکم تاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۲۹ء میں لانا سنگہ
 منسل سنگہ کی دوسری درخواست کی نامزدی کے مقابلہ میں لانا سنگہ
 ۱۹۲۹ء میں ایک تصدیق نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد
 دیگر تین کارروائیاں مئی ۱۹۲۹ء میں لانا سنگہ کے فیصلہ کے
 یہ کی درخواست اور کارروائیاں منسل کے قبل کا ہے۔ ان میں سے
 وہی بھی ۱۹۲۹ء تک شروع نہیں کی گئی تھی اور سب سے آخری
 کارروائی کا فیصلہ جو منسل کے متعلق تھی یکم جون ۱۹۲۹ء کو
 لانا سنگہ اس لئے ڈگری پرست سنگہ کے پہلے مقدمہ کے حاکم
 کو کرنا چاہئے اور کسی دیگر کارروائیاں کے لحاظ سے غور کرنا چاہئے
 برائے وقت غرض نہیں کی گئی تھیں۔ مرقعہ ان کی جانب سے یہ بحث
 کی ہے کہ خود اس کی گئی ہے لانا سنگہ کو بطور ایک ناقابل تقسیم
 نامہ دے کے حفظ کر کے اور اثاثہ حاصل ہوتی ہو جائے اور قاضی

رہنے کا حق عطا نہیں کیا گیا تھا۔ ہم جس نے سال
 کر کے حصہ ہے اس کی۔ لانا سنگہ کو منسل کے ایک حاکم
 پرست لانا سنگہ کی گئی ہے۔ وہ کارروائی ۱۱ مارچ ۱۹۲۹ء
 واپس کر کے ایک سال بعد لانا سنگہ کو حاکم
 دیا گیا تھا۔ فیصلہ مذکور اس طرح ضروری ہوا کہ عطا ہوئے
 کارروائیاں جو لانا سنگہ اور میرپور میں اس کے لئے دئے گئے
 مابین ہوتی تھیں سکارہ روایات ان کے ساتھ ساتھ یہ ظاہر ہوا
 ہے کہ ان کل موٹا حاکم کی نسبت میرپور کی نسبت سے اختلاف
 نہ تھا اس لئے دعویٰ (جو لانا سنگہ میرپور میں ہے) سے
 لیا گیا ہے) لانا سنگہ کے حق میں ان موضوعات میں کی جائے گا
 جیسا کہ جن کی فہرست بعد میں دی گئی ہے، ۱۹۲۹ء میں
 لانا سنگہ کے پس وہ منسل سنگہ کی اپنی رائے کے فیصلہ کے بعد ہی
 ماور کیا گیا ہے جس کی کثیر کا حکم تاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۲۹ء میں لانا سنگہ
 منسل سنگہ کی دوسری درخواست کی نامزدی کے مقابلہ میں لانا سنگہ
 ۱۹۲۹ء میں ایک تصدیق نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد
 دیگر تین کارروائیاں مئی ۱۹۲۹ء میں لانا سنگہ کے فیصلہ کے
 یہ کی درخواست اور کارروائیاں منسل کے قبل کا ہے۔ ان میں سے
 وہی بھی ۱۹۲۹ء تک شروع نہیں کی گئی تھی اور سب سے آخری
 کارروائی کا فیصلہ جو منسل کے متعلق تھی یکم جون ۱۹۲۹ء کو
 لانا سنگہ اس لئے ڈگری پرست سنگہ کے پہلے مقدمہ کے حاکم
 کو کرنا چاہئے اور کسی دیگر کارروائیاں کے لحاظ سے غور کرنا چاہئے
 برائے وقت غرض نہیں کی گئی تھیں۔ مرقعہ ان کی جانب سے یہ بحث
 کی ہے کہ خود اس کی گئی ہے لانا سنگہ کو بطور ایک ناقابل تقسیم
 نامہ دے کے حفظ کر کے اور اثاثہ حاصل ہوتی ہو جائے اور قاضی

صفحہ ۷

بیتا نکال دیا اور جس سے جو مانی مال نہ کر لیا وہاں سے
وزارتِ جنگ کی اس تاریخ کے بعد خاندان کے ایک کتہہ معلوم ہوا
بہادر سنگ کے اخیلا ۱۵۰۰ روپے میں ہم اس کو خرید لیا کرتے ہیں
وہ خاندانِ منور میں کتبہ ہے۔

اس کی ہی سوا مال کا وہاں سے ایک کتہہ سوار دست
تین نقیحات فاسم کی تھیں یہی تاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ لیکن ایک ایک کتہہ
نصا اور صرف ختمیہ ۱۲ پر غور کرنا ضروری ہے وہ سب لکھے ہیں۔
اگر یہ خود کیا گیا ہو تو یہ جو یہ سنگ کے خاندان کا ہوا ہے
تو کمال کے علم میں ہوا ہے لال بہادر سنگ سال ۱۲۱۳ لکھنؤ اس کے
پرچم سے جو کتہہ لکھے ہیں۔

یہ ظاہر ہو گا کہ عرضی دعوے میں مدعیان میں کر کے ہیں
وہ منور فانی ہیں۔ وہ عرضی دعوے کے قور میں یہ لکھے ہیں
کہ لال بہادر سنگ کی وفات سردی علیہم خبر دانا ۱۲ یعنی لال بہادر
سنگ کے نہیں ہیں۔ ۲۲ روپے میں ۲۲ گنت سنگ کے خاندان
افسار کی زنا خاندان بہادر سنگی ہیں۔ لال بہادر سنگ ۲۲ روپے
۱۲۱۳ کو فوت ہوا۔ عرضی علیہم خبر دار دربارِ مانیاں میں
تھی۔ وہ ۱۲۱۳ فانی لکھنؤ کی اراضی اپنی وراثت کی اطلاع دی
تھا۔ لکھنؤ میں ۱۲۱۳ صفر ۱۲۰۰ حصہ سوم اور ۱۲۱۳
۱۲۱۳ میں بارہ روپے میں لکھنؤ کی تحصیلدار کے روپے میں
نہا و سب کی کٹی تھی اور وہاں سے لکھنؤ کے پاس میں ہوا ہے
وہ علیہم خبر کی تھوڑی تھوڑی تھوڑی۔ لکھنؤ میں وہاں کی تھوڑی
۱۲۱۳ ۱۲۰۰ حصہ سوم۔ مدعی علیہم خبر لکھنؤ میں یہ بیان
کیا تھا کہ جائیداد قابل تقسیم نہیں اور یہ کہ صرف وہی عمل
داخل خارج اس کا حق تھا۔ لکھنؤ میں اس کا دعویٰ
منظور کیا اور صرف اس کے نام عمل داخل خارج اس کا یہ

۱۲۱۳ ۱۲۰۰ حصہ سوم۔ مدعی علیہم خبر لکھنؤ میں یہ بیان
کیا تھا کہ جائیداد قابل تقسیم نہیں اور یہ کہ صرف وہی عمل
داخل خارج اس کا حق تھا۔ لکھنؤ میں اس کا دعویٰ
منظور کیا اور صرف اس کے نام عمل داخل خارج اس کا یہ

۱۲۱۳ ۱۲۰۰ حصہ سوم۔ مدعی علیہم خبر لکھنؤ میں یہ بیان
کیا تھا کہ جائیداد قابل تقسیم نہیں اور یہ کہ صرف وہی عمل
داخل خارج اس کا حق تھا۔ لکھنؤ میں اس کا دعویٰ
منظور کیا اور صرف اس کے نام عمل داخل خارج اس کا یہ

۱۲۱۳ ۱۲۰۰ حصہ سوم۔ مدعی علیہم خبر لکھنؤ میں یہ بیان
کیا تھا کہ جائیداد قابل تقسیم نہیں اور یہ کہ صرف وہی عمل
داخل خارج اس کا حق تھا۔ لکھنؤ میں اس کا دعویٰ
منظور کیا اور صرف اس کے نام عمل داخل خارج اس کا یہ

۱۴۰۴

1033

[illegible]

”تھا کہ اہل بہادر سنگھ مراغ بنام زمین سنگھ شہر بہادر سنگھ
 وزوج لانا سنگھ افغنیہ علیہم دعوی۔ داخل خارج محال بہرہ سوریہ
 ”اکثر آتشکست کشتہ مشرقی جاگتی پر سوانے بہرہ کے لٹا
 سنگھ منہ کی جاندا میں اس کے سب سے بڑے بیٹے لال بہادر
 سنگھ کے نام پر داخل خارج ہو گیا وہاں لکھنوی بہادری کی ہے
 کہ وہ جھوٹے بیٹوں کے نام اٹھائے گئے جائیں کہ وہ بھی فاضل
 ”لال بہادر نے اس کی ناراضی سے مراغہ کیا ہے اور
 عدالتوں سے بند و بست کے تحت وہ فیصلہ جانتے رہا ہے۔ لال
 کیا ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ نادان قابل نفیم ہے اور
 بہا بیوں کو صرف وہی ملتا ہے۔“

موضع ہر اہم و حقیقت مثل اس کے معائنہ کے بعد ہے یہ
صحیح معلوم ہونا ہے اور باوی النظر میں اس سے مستند و مستقر
نہیں کہ صحیح معلوم ہونا ہے کیونکہ جو شخص بحیثیت مالک کے
تقاضی سے یہ تسلیم کرتا ہے صرف لال بہادر ہے مؤرخ الدکن کے یہاں
میں کو کراہت ہے کہ سر سہرے و بے وہ یہ تسلیم کیا تھا کہ اگر لال بہادر
بحیثیت مالک کے یہ تسلیم کرنے پر کوئی اعتراض نہ تھا تو اس
یہی کہا تھا اور وہ جو تسلیم کرنے سے نابالغ تھے۔

۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵
 ۱۵۲۶
 ۱۵۲۷
 ۱۵۲۸
 ۱۵۲۹
 ۱۵۳۰
 ۱۵۳۱
 ۱۵۳۲
 ۱۵۳۳
 ۱۵۳۴
 ۱۵۳۵
 ۱۵۳۶
 ۱۵۳۷
 ۱۵۳۸
 ۱۵۳۹
 ۱۵۴۰
 ۱۵۴۱
 ۱۵۴۲
 ۱۵۴۳
 ۱۵۴۴
 ۱۵۴۵
 ۱۵۴۶
 ۱۵۴۷
 ۱۵۴۸
 ۱۵۴۹
 ۱۵۵۰
 ۱۵۵۱
 ۱۵۵۲
 ۱۵۵۳
 ۱۵۵۴
 ۱۵۵۵
 ۱۵۵۶
 ۱۵۵۷
 ۱۵۵۸
 ۱۵۵۹
 ۱۵۶۰
 ۱۵۶۱
 ۱۵۶۲
 ۱۵۶۳
 ۱۵۶۴
 ۱۵۶۵
 ۱۵۶۶
 ۱۵۶۷
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۹
 ۱۵۷۰
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۹
 ۱۵۸۰
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۹
 ۱۵۹۰
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۹
 ۱۶۰۰
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۹
 ۱۶۱۰
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۹
 ۱۶۲۰
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۹
 ۱۶۳۰
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۹
 ۱۶۴۰
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۴
 ۱۶۴۵
 ۱۶۴۶
 ۱۶۴۷
 ۱۶۴۸
 ۱۶۴۹
 ۱۶۵۰
 ۱۶۵۱
 ۱۶۵۲
 ۱۶۵۳
 ۱۶۵۴
 ۱۶۵۵
 ۱۶۵۶
 ۱۶۵۷
 ۱۶۵۸
 ۱۶۵۹
 ۱۶۶۰
 ۱۶۶۱
 ۱۶۶۲
 ۱۶۶۳
 ۱۶۶۴
 ۱۶۶۵
 ۱۶۶۶
 ۱۶۶۷
 ۱۶۶۸
 ۱۶۶۹
 ۱۶۷۰
 ۱۶۷۱
 ۱۶۷۲
 ۱۶۷۳
 ۱۶۷۴
 ۱۶۷۵
 ۱۶۷۶
 ۱۶۷۷
 ۱۶۷۸
 ۱۶۷۹
 ۱۶۸۰
 ۱۶۸۱
 ۱۶۸۲
 ۱۶۸۳
 ۱۶۸۴
 ۱۶۸۵
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۹

۱۰ جولائی ۱۹۵۷ء (فرحانہ) ایم ایل فیروز (بائی گھنٹہ)
 ۱۱ اکیل کوئی وقت نہ ملا راج سا کا اور دونوں بالان
 حاضر ہیں ان کی مال اور وہ ایک ایک ہیں جسے منسور یاد اور
 زمین ٹکڑے ۱۷۵۵ سال اپنی مال کی آبادی و زمین اس کے
 ساتھ حاضر ہیں اس میں اس میں وہ میرا نقد خاصہ
 اپنی ۱۷۵۵ میلے اسے اس کو عمارت کے ساتھ کرنے کی
 اس کے مال کی گئی ہے کہ وہ ایک ہر وہ نشین عورت ہے
 وہ اس میں کہتی ہے کہ یہ ایک کہتی تھیں کہ گئی ہے اور یہ
 اس کو سب سے بڑا بٹے لال بہار کے نام پر داخل خارج اس
 اس کے کوئی اعتراض نہیں ہے

د. نمبر بہادر عمر ۱۶ سال مقرر ہے کہ اُس پر اُس کی ماں کو غلط
یاد دہاؤں اُس کے مو اجدیدوں کی ماں سے تحریر کی تھی،
(نہجہ خطا) فرسہ ڈھٹی کمشنر

حکم اللہ کا خدا کے و افغان ہے میں میں اس افسوس کو کچھ بھرا
 استیضات کے سر کے حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے منظور اور اس کا
 رد حکم نسخ کرنا ہوں جس کی رو سے شیر بہادر اور نیرنگ
 شہیدیت کا کمال قافض تحصیل کے حیثیات میں درج کے گئے ہیں
 غبرہ اس حکم کے ذریعہ سے وہ جاندا میں اپنے حصہ کا دعویٰ
 کرنے سے بے شک محروم ہونے جبکہ اس میں کسی کو کوئی قبہ ابا
 خدا امتیاز کرنا مناسب معلوم نہیں کوئی خرچہ نہ دیا جائیگا۔
 رواج اس طور پر پیش اور ناقہ کیا گیا تھا۔

لال بہادر شنگھ ۱۹۶۱ء میں اپنی وفات تک قابض رہا

وہ ہوا ہے کہ یہ کارروایاں اس امر کی وجہ سے ہمارے ہرگز لاگو نہ
 خاتمہ لال بہادر سنگھ نے جانا اور پھر ایسی جانے اور کفر
 کے اجتماع جس کی لاشکر کے غیر سے ملکیت کا فوجی تھا اور
 دیکھا یہ جو ہے یہاں جو کچھ جانب سے قبضہ حال ہے اور
 ہر گز کی تکیہ اس پر نہ کیا کہ وہ اس میں لاشکر کے
 سنی قبضہ رکھتا تھا کہ وہ جانا کا لاشکر کے کا اڑتا اور
 سرحد کو محرم وہ کر سکا سما اور اس میں کوئی تکیہ نہ ہو
 و سکتا کیا اس نے خود اپنی جانب سے رہا وہ ہے
 مال کی کر کے کا اور اہل ظاہر کیا تھا اس لئے وہ بلا کر کہہ
 رہی فسطیہ نہ لانا تھا۔

لیکن بجٹ کی گئی ہے کہ لال بہادر سنگھ نے ان چھوٹے
 ایڈیٹ کا اصل فی تھا اور یہ کہ جب کوئی فی اس بل کا قبضہ
 کر کے جو اس کے قابل کی ملک باجی ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے
 ہانا بلین کیا تب سے فاضل ہے جس قانون کے متعلق
 یا صحیح بیان معلوم نہیں ہونا یا شاید اس امر کے متعلق ایک
 یہ قوی عباس بدلتا ہے کہ ایسی صورت میں قبضہ
 اہلین کی جانب سے حاصل کیا جاتا ہے لیکن وہ ایک ناقابل تردید
 اس میں ہے ہم دو مفادات کا حوالہ دیکھتے ہیں جن پر ہر
 پہلو کا نتیجہ اس لئے لال کیا گیا تھا ایک مفاد یہ ہے اس لئے
 نام جو سنی تمام ایک نامہ باکر شنا (۱۹۱۱ء) ہے۔ اس مفاد
 کے ایک جانا اور کا ایک ایک اسٹے چھوڑ کر فوت ہے انھا اس
 کی بنا پر اس کا قبضہ حاصل کیا تھا یہ قرار دیا گیا تھا اگر
 دایہ فہمی یہ قرار دینا چاہئے کہ اس نے اس شخص کے
 بالغ ہونے کی جانب سے قبضہ حاصل کیا تھا جس کی وہ داشتہ
 ی یہ مفاد یہ مفاد موجودہ سے غیر کیا جا سکتا ہے کیونکہ

اس امر کا نتیجہ ہوا کہ ہمارے ہرگز لاگو نہ ہوا ہے کہ یہ کارروایاں اس امر کی وجہ سے ہمارے ہرگز لاگو نہ
 احسان لال کا تھا۔ لاشکر کے ہی کوئی لاشکر کے کو دیا سام
 اور (۱۹۱۱ء) اس قبضہ کے اس بیان میں زیادہ اس سال
 کیا تھا ہے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 جو اس کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 لاشکر کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 خال (۱۹۱۱ء) اس قبضہ کے اس بیان میں زیادہ اس سال
 داسے اس قبضہ کے اس بیان میں زیادہ اس سال
 ایک ہی لاشکر کے اور ان میں ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 تہی الباس کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 اور حال کو حکام کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز

محکم کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 حال کیا۔ لاشکر کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 تھا کہ اس کی جانب سے قبضہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 حقیقت ایک ایک کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 اور یہ فیہ کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 وہ یہ حال کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 جانز قبضہ کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 اس بنا پر کہ اس نے لال بہادر سنگھ نے دیکھیا ہے کہ
 و فٹ حکام مال کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 میں میں کی تہی اور اس کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 اس لئے یہ قبضہ کے ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز
 نے یہ بیان اور محرم کے قبضہ حاصل کیا تھا یہ قبضہ کے ہرگز
 ہے کہ یہ بیان کو اس محرم کے قبضہ حاصل کیا تھا یہ قبضہ کے ہرگز
 یہ ہی قبضہ کے جانب سے یہ ہرگز لاگو نہ کیا گیا تھا کہ وہ اس کے ہرگز

نظام
 اور اس کے ہرگز
 (۱۹۱۱ء)

۱۹۱۱ء

مجلس شورای ملی

امام
از زمین بیاد
(۱۱۱)

(۸) اندین کیسٹ علیہ ۳۶ صفحہ ۲۹۹

۹۷۸ در الحاقی - پور شیر پور کی کوٹل جلد ۱ ص ۹۷۸

سیکھنے والے اس مدرسہ میں اس وقت تکفار کے نہ کہ ماضی علمین ہر ایک
 ہوائی جو بطور ماضی علمین ہر ایک ۲۰ سالہ کے تھے ان میں سے ہر ایک
 فانا تابا بابت لقمہ کاغذ کا نام لیا۔ اور انہوں نے علمین
 ہر ایک کے مانع ہوئے کہ وہ جہاد کے سوانح میں حصہ پا سکیں
 یہ بھی ان کی تحقیقات سے نکلنے والے علمین کے دو گواہوں نے
 یاد دلائے کہ سچو فاضل قوم کے جو ان کو محض بطور گزارہ کے لکھی
 ہیں ان کو کوئی رقم وصول نہیں ہوتی تھیں۔ بارہ سینٹ
 نے غلطی سے اس شہادت پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ ہر ایک
 کے گواہوں نے شہادت نہیں دی ہے کہ کوئی رقم ان کے در
 الواقع ان کی کسی شخصیات میں شہادت کو فروغ دینے کے لیے ہو گا۔
 ہر ایک علمین نے صاف طور پر یہ بیان کرتا ہے کہ گزارہ کی رقم
 کے رد و روا کی گئی تھی گواہ ہر ایک علمین نے بارہ گواہ علمین
 یہاں بھی کہتا ہے۔ ان کے گواہوں نے صاف طور پر یہ بیان کیا
 کہ رقم ان کو محض بطور گزارہ کے ادائیگی تھی۔ جو ضعیف
 یہاں کے گواہ نمبر ۱۲ نے تسلیم کیا ہے کہ رقم محض بطور گزارہ کے
 ان کی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ اس امر کی کوئی صحیح شہادت موجود نہیں
 بلکہ ان کو کچھ اور کیا تھا اس کو انھوں نے بطور اسے
 خاص کے قبول کیا تھا جو صرف گزارہ کے متعلق تھے لیکن یہ
 بہتر کرنے کے شہادت کافی ہے کہ انھوں نے دریافت کیا تھا
 ان کو صرف اس قدر قلیل رقم کی تھی جنہیں جو اس کے واسطے لاکر لی
 بارہ خطوط پر بھی لال کیا گیا ہے اور انھوں نے اس کے ساتھ ساتھ
 یہ معلوم نہیں ہوتا کہ دستاویز الف و طبع کی گئی ہے لیکن
 خطوط میں سے کوئی خط بھی ۱۵۰۰ کے خیر نہیں کیا
 تھا ان سے زائد صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت لال
 اور سنگہ کے ہوائی ان قوم سے ناراض تھے جو ان کے حق میں

[illegible]

یہ جو عمل ہے کہ روح لیڈار لکھنے میں اور لکھنے پر کچھ نہ لکھ کر دیکھنا
میں اور وہ سو سکا تھا تھا، چکر ہے یہاں تک کہ غنیمت ہو گیا ہے
صفت عارضہ حاشہ نیل کی ہے اس کا، الی، اگر بار بار
کے ساتھ حفظ اور لکھیں، کچھ بھی نہیں کر رہا ہے یہ
اس بار لکھنا نہیں سہوار تک وار نہ ہو رہا تھا، اسٹینڈیٹ ہائیڈرو
نکھ کو اس کی خانہ اور سے محروم کیا گیا تھا، اس کے
پیشہ کہ ہر بیان سیکر کو خانہ کی دیگر ارنیٹات سے
ملائنا یہ وہی کوئل کے الفاظ ہیں یہ ضرور ہے کہ
سے جموں قانون دراشت کی یہ سیم کی کئی ہو صاف اور
سہم شہادت کے ذریعہ سے قدیم اور غیر قابل نام نہ ہو
جہاں صاف اور غیر سہم شہادت سیم کو (۵۰) سال سے زیادہ
مارنے کی بات نہیں تھی اور شہادت جو ایک وجہ کے شہادت کے
خلاف ہے تقریباً اسی طرح سے تعلق ہے۔ یہ مدعی علیہ اس
روح کی ضروری قید ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے۔

اس کے ہی جس سوال پر ہم بحث کرنے ہیں وہ سب اہلینہ زوج
کی یہ بخور ہے کہ نالہ شے کے سر دو قرعہ ایک شکر کے منہ دو تار
بٹتے ہیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نصیر بابا نے ۹۹۹ میں حبیب
فوتہ ہوئی تھی لال بہادر سنگہ کے دو چھوٹے بہائی اس سے
علاج دے ہوئے تھے یہ امر نہایت واضح نہیں بلکہ اگر شہادت کیا جا
تا تو اس سے مرثوان کو کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر علی کی ورتی
ہوتی تھی تو بھی مدعیان میعاد و ضمانت کے سوال قطع نظر
جائداد کی تقسیم کا اس بنا پر مثالیہ کر سکتے تھے کہ وہ اس وقت تک
تقسیم نہیں کی گئی تھی۔ سب رٹوریشن نے یہ قرار دینے کیلئے
کہ مال کی وفات پر کوئی علی کی نہیں ہوئی تھی اطمینان بخیر
وجہ بتلائی ہے۔ (۱۰) لہذا اس سے دوبالغ بیٹے کسی

نظم
(کلمتہ)

عالمی ہر اس لئے جو عالم کا نظم ہے اس لئے اس کا
کاروائی ہے جس کے حاکم کے لئے دیکھو اس کا

قرور کیا کہ حالات نہ کوئی اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

سیاستہ سالہ

نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا
نظم ہے اس لئے اس کا نظم ہے اس لئے اس کا

ملی گورنمنٹ الہ آباد

مرافقہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۳۱۶ تا ۱۹۲۱ منقطعہ ۲۰ نمبر ستمبر ۱۹۲۲ء
 مانتا میں سٹریٹس میں سٹریٹس سے
 چھوٹی رائیج تھرہ درجیاں پناہم بنی پروڈہ اسٹریٹس لانا
 ریلوے کی سبھی سبھی
 قانون نمبر ۹ داکٹ ۹ تا ۱۹۲۱ دفعہ ۱۳۹۹ ریلوے کی
 مال کی ہو گئی۔

ہم ایک ایسے ٹیس کرکٹ میں مقام پر روانگی کی عرض سے
 ایک ایسے لیا محرم در کس دے اس روانگی کے نوٹ میں
 مدعی نے میں کیا تھا اس طرح کیا اور اسے اس کو اس
 کے ساتھ واپس کیا کہ وہ دوسرے دن اگر پائل پروڈہ میں
 درج کرک اور ایک ایسے میں مال کے مدعی نے دوسرے
 دن کا اس کے غیر مفروضہ پائل پر چکر لایا اور اس کے
 جواب میں قبول کے بارے میں اس کی عمارت میں ایک
 پھر میں کھیرا مال رکھنے کیلئے مقصود تھا اس میں
 پائل سہرو کیا گیا تھا مدعی نے ریلوے میں پر جیو کی ان کی
 قرار دیا گیا کہ اس کا نام رہنا چاہئے کہ وہ اس میں
 دفعہ ۹ قانون نمبر ۹ ریلوے کے پائل کے اس میں
 اس کی تھا محض و ان کی کا نوٹ کا بھی کرنا جیو کی ہو گئی
 کے نہیں ہو سکتا تھا۔

مرافقہ ثانی بنار خدی ڈگری صدرہ ڈسٹرکٹ جج علی گڑھ مورخہ ۲۱ اگست
 ۱۹۲۱ء منسٹر ملی ڈگری صدرہ منصف ڈسٹرکٹ جج علی گڑھ مورخہ ۱۹۲۱ء
 مسجانب مرافقان بریلوی قبائل احمد مولوی محمود عبد العزیز
 منہانہ مرافقہ علیہم نیٹ لائی پر شاد و زلفی

فیصلہ - مرافقہ اولیٰ انکالسن سے ہوا ہے جو مدعی
 مرافقان نے سہرہ کی بازماندگی سے اس بنا پر رجوع کی تھی کہ انھوں نے
 دفعہ علیہ بنی کو کچھ مال روانگی کی عرض سے حوالہ کیا تھا اور بدو خوالہ
 کی غلط سہرہ جو جسے مال گم ہو گیا تھا
 منقطعہ ان ہمارے اس کے خوالق کے متعلق اس کے لئے بھی ایک عہدہ
 تا کہ مرافقہ علیہ بنی کو منقطعہ گم نہ مال کی ہو گئی نہیں کی گئی تھی۔
 دونوں فریق نے سہرہ دت دی تھی۔ عدالت نے ان کی
 کی اسے یہ بھی کہ مال ریلوے کے کبھی کو جو الہ نہیں کیا گیا
 تھا اور اس منقطعہ ان کے خلاف سہرہ کا کوئی دعویٰ نہیں کیا
 تھا۔ اس لئے دوسری خارج کیا گیا۔
 مرافقہ علیہ بنی نے اس کے لئے ایک ڈگری بمال کی گئی۔
 درجیاں نے عدالت نے ان میں مرافقہ ثانی میں کیا
 ہے اور مقدمہ کی سماعت سے الٹ بدلے ایک بیج نے ۱۹
 لائی سہرہ کو کی تھی۔ تاریخ مذکور پر درجیاں مرافقان
 کی جانب سے ایک بحث کی گئی تھی کہ گھبراہٹ شہادت جو
 دفعہ علیہ بنی کے قبضہ میں تھی اگر درجیاں مرافقان نے
 اس کو میں کر نیکی اس کے تھی اور وہ ان کی تحریک پر
 طلب کی گئی تھی مرافقہ علیہ بنی کی جانب سے پیش نہیں کی گئی تھی
 ایک حکم مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۲ء کے ذریعہ سے بیج نے جس نے
 مرافقہ سماعت کیا تھا مرافقہ علیہ بنی کو چند دتا بیڑات پیش
 کر نیکی بہرین کے مقدمہ میں تھی کیا تھا۔ ریلوے کا ایک ہلکار
 بیج دو دتا بیڑات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور اس کا اظہار
 قلمبہ کیا گیا ہے دتا بیڑات جو اس نے پیش کی ہیں جس طرح
 مقابلہ اور پیش رسا نہ کہلاتی ہیں جو دراصل رسا نہ کی
 ایک مثل ہے۔

سی مارا
 عام
 ن پروڈہ اسٹریٹس
 بیوی کی
 (اور بار)

ہائی کورٹ کلکتہ

نیشنل لاق

بہتر مقدمہ ۹ بابہ ۱۹۲۰ء مقدمہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۱ء

ماتہ لاس۔ سر لاسیلو کیلڈر سن ناٹک جیمس سٹورجس
سر جان اوڈر، قاتل، ڈسٹرکٹ جج

بٹر فیلڈ ساکھ پٹھانم بٹر فیلڈ۔ سٹول لئی

قانون طلاک ایک ۱۴۴۴ء بانیہ سٹوٹا وفات ۱۰-۱۱-۱۹۱۱ء

ڈگری۔ ساکھ کی وفات ڈگری کی منظوری۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ
سماعت۔ حکم ججوں کی حفاظت کے قوانین صادر کیا گیا ہو۔

حکم انصاف از دواج کے لئے ایک طریقہ ڈگری اور درویش

بچوں کی حفاظت کے لئے ایک حکم ڈال کر نے کے بعد ساکھ کو

ہر جانے ہائی کورٹ کو ڈگری منظور کرنے بالکار دیا گیا

بچوں کی حفاظت کیلئے کوئی حکم صادر کرنا یا اختیار نہ کرنا

اسا ہو پ بنام اسانہ پ۔ دیکھ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۱۶

کی تقلید کی گئی۔

جسٹس سٹورجس ایسٹیمڈ ہمارے پاس ٹرکٹ ج سے ہو

کیا تھا جس میں انہوں نے زنا ایر سٹول علیہ کی جانب سے جو

جانے کی بنا پر انصاف از دواج کی ایک شریعت ڈگری صادر کی

ساکھ زوجہ تھی۔ ڈی علم ڈسٹرکٹ ج۔ فرید یہ حکم صادر کیا تھا

کہ ہائی کورٹ کی جانب سے مقدمہ کا قطعی تصفیہ ہونے تک مسائل

از دواج کے تین بچوں کی حفاظت کر گئی۔ سٹول علیہ کو تین بچوں

کی پرورش کیلئے تاریخ ڈگری سے مقدمہ سے قطعی فیصلہ کی تاریخ

تک مبلغ ماضی مانا نہ ادا کرنا حکم دیا گیا تھا۔ ڈگری کو عدالت

ہذا کے رد پر منظوری کی غرض سے پیس ہوئی اور ہمارے خیال

میں مقدمہ فرید تیار نہ کر کے لئے عدالت تخت میں واپس کرنا ضروری

نسبت اپنی وجہ ظاہر کی ہیں بصیغہ نگرانی اعتراض کر نیکی مشاق

کے نوٹس کی وجہ سے پل۔ ان کے موکلوں کو مقام ارجاع مانس

کے بتنا کا ہوتا تھا۔ اس کو کہتا تھا کہ ان کا دیا گیا تھا۔ ہر اس

کہ جان کارروائی کے ذریعہ سے اور کافی وجہ سے ایسا کیا جا

نیرادہ ہونے پر ہونا کیا تھا کہ ڈسٹریکٹ منصف بن کے روٹ

کی سماعت کی جاتی۔ جبکہ وہ تھیل چکا جاتا اس منصف سے جج

مقدمہ تھیل کرنا کہ ڈسٹرکٹ ج نے حکم دیا تھا زیادہ تجربہ کار

ہو کر اسے درمیان میں یہ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ سٹ

جج کے رو برو بیان کیا گیا تھا کہ سٹوٹا نے ہمارے قلمبند کرتے

میں دراصل تین روز صرف کیے تھے اور وہ اسکی اہمیت کا بہتر

اندازہ کر سکتے تھے۔ جج یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ تسلیم کیا جائے

کہ حکم بے ضابطہ تھا وہ ایک ایسا حکم نہ تھا جس سے ناراض ہو

لیے موجودہ سالان بصیغہ نگرانی کوئی کافی وجہ رکھتے تھے خلاف

اسکے اس انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ بہتر ہے کہ مقدمہ کا تصفیہ

اس جج کی جانب سے کیا جائے۔ جس نے شہادت یا اسکے برے

بزدلی کی الواقع سماعت کی چونکہ کام کی پتھر پتھر ایسا ممکن ہو

اسکے اگرچہ جج اس امر سے اتفاق ہے کہ ڈسٹرکٹ ج کا حکم بے

تھا میں بصیغہ نگرانی اس میں دست اندازی کرنے پر راض

نہیں ہوں۔ اس لئے درخواست خارج کی جاتی ہے لیکن میں

یہ حکم دیتا ہوں کہ زمین حراضہ ہمارے دیا گیا اسنا خیرہ ہر دست

کرین اور جج پل وجہ سے ایسا حکم دینا ہوں کہ فریق ثانی کو

یقیناً فریق اول کے نام نوٹس کی اجرائی کی ضرورت کی جا

ڈسٹرکٹ ج کی نوڈ بنیاد کرنا چاہیے تھا۔

وزارت خاس کی گئی

بٹر فیلڈ
۱۰-۱۱-۱۹۱۱
بٹر فیلڈ
(کلکتہ)

۱۰-۱۱-۱۹۱۱

مقررہ کا انتقال۔ نوٹس جو فریق ثانی کو نہ دیا گیا ہو یہ ضابطہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی کہ وہ صرف اپنے تین روزہ مسلسل تہادوں سماعت کی تھی۔ جبکہ ضابطہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی کہ وہ صرف اپنے تین روزہ مسلسل تہادوں سماعت کی تھی۔ جبکہ عدالت میں ان کے تیار نہ ہونے کے باعث عدالت نے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتا کہ ڈسٹرکٹ جج و فریق ثانی کو نوٹس دیا جائے۔ تھا کہ یہ وہ ایک فریق کی درخواست پر نہ بلکہ بطور خود ایک مقدمہ کی غلطی پر پیش کر رہے تھے۔ ان کی جانب سے ایسا کرنے سے قاصر رہنا نتیجتاً ایک بے ضابطگی تھی۔ مقدمہ ذوالقدر جج کا ہمارا بیانیہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔ اس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسی ہی بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی تھی اس مقدمہ میں بے ضابطگی کو اہم قرار دینے کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی اور یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اہم ہو گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس متاثر ہوا ہو نقصان ہو رہا ہو۔ ایک الہ آباد کے مقدمہ ظالمہ سنگھ سام ادا علی (۲) میں اپنی کورٹ الہ آباد کے ایک جج نے اس متاثر کر کے بے ضابطگی کو ایک کارروائی خارج از اعتبار بیان کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ چند حالات میں جج کے لئے فریقین کو اطلاع دینے بغیر منتقلی کا حکم دینا ممنوع نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے حکم کو کسی صورت میں خارج از اعتبار کہنا لفظ اختیار کا غلط استعمال ہے کسی ایسے معاملہ میں جو عدالت ہدائے رو بروحت وغیرہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہستیں و عدالت ہدائے کسی بے ضابطگی میں متاثر کر کے سے انکار کر سکتی ہو سکتا ہے کہ وہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایسی تھی جس کی شکایت کی سائل بعد خیر نگاہی تھی وجہ رکھتا تھا۔ میرے رو برو ایک جانب سائلوں انتقال مقدمہ اعتراض کر سکتی باقی رہے وجہ بتائی میں اور دوسری جانب فریق ثانی نے اسکی استدعا کی

کافی۔ اس معاملہ میں جو ایک کورٹ کے رو بروحت دہ ۱۱۵ متاثر کر کے بے ضابطگی تھی۔ مقدمہ ذوالقدر جج کا ہمارا بیانیہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔ اس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسی ہی بے ضابطگی ایک اہم بے ضابطگی تھی اس مقدمہ میں بے ضابطگی کو اہم قرار دینے کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تھی اور یہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس صورت میں اہم ہو گی جبکہ اس سے اس فریق کو جو اس متاثر ہوا ہو نقصان ہو رہا ہو۔ ایک الہ آباد کے مقدمہ ظالمہ سنگھ سام ادا علی (۲) میں اپنی کورٹ الہ آباد کے ایک جج نے اس متاثر کر کے بے ضابطگی کو ایک کارروائی خارج از اعتبار بیان کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ چند حالات میں جج کے لئے فریقین کو اطلاع دینے بغیر منتقلی کا حکم دینا ممنوع نہیں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کے حکم کو کسی صورت میں خارج از اعتبار کہنا لفظ اختیار کا غلط استعمال ہے کسی ایسے معاملہ میں جو عدالت ہدائے رو بروحت وغیرہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہستیں و عدالت ہدائے کسی بے ضابطگی میں متاثر کر کے سے انکار کر سکتی ہو سکتا ہے کہ وہ خیال کرے کہ بے ضابطگی ایسی تھی جس کی شکایت کی سائل بعد خیر نگاہی تھی وجہ رکھتا تھا۔ میرے رو برو ایک جانب سائلوں انتقال مقدمہ اعتراض کر سکتی باقی رہے وجہ بتائی میں اور دوسری جانب فریق ثانی نے اسکی استدعا کی

۱۵۵

۱۵۵

حاجی مقبول حسین جو بڑا ہم جاسی احمد حسین کے گھر
 مدعیان۔ مراضیان دیگر مدعی علیہا مراضیہ علیہا
 بنہ مخالفانہ۔ استعمال جو افتادہ اراضی کا کیا گیا ہو۔ بار بار
 مدعیہ شیعہ جو مراضیہ میں قائم کی گئی ہو۔ اعتراض جو فرمایا گیا ہو
 بجانب سے نہ کیا گیا ہو اور اسکا اثر
 کسی حالت میں جو اراضی کے حصہ کے درجہ کی گئی ہو
 کہ اراضی میں جو کئی سال تک انشا دہ پڑی ہو یا اور سول
 بورڈ اسکو غلط دیکھنے کے لئے استعمال کر رہا ہو یا یکسر یہ
 تجویز کی گئی ہو کہ نسل کے تقریباً دس سال قبل بورڈ نے اسکو بکا
 بنایا تھا عدالت استدادی نے سولی داری کیا لیکن برقی
 ماضی بورڈ نے یہ عذر پیش کیا کہ اگر بورڈ کا قضا مخالفانہ متخیر
 نہیں کیا گیا ہوتا تو ان وقتوں میں متعلق بائیداد کے حامدہ کا
 مستحق تھا یا عذر پیش کئے جانے والی اطلاع مدعی کو دی گئی تھی جس
 اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ ہائی کورٹ میں مراضیہ ثانی
 میں یہ کہا گیا تھا کہ اس عذر کو پیش کر سکی جائے وہ جانی جائے
 قرار دیا گیا کہ جو کہ متعلق مدعی کو اطلاع دینے کے بعد اور اسکی
 رضامندی کے ساتھ قائم کی گئی تھی اس عذر اسکو قبول کرنا نہ تھا۔
 (۲) یہ کہ تا وقتیکہ اسکی پکا نہیں سالی گئی تھی انصاف جو پوسل
 بورڈ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے مدعی کی جان بیکار تھی
 مخالفانہ قرار دینے کے لئے کافی نہ تھے۔

فراموشی کر سکی نام کوکل اس میں جو چھ مڈین اور پورے مڈین جلا

صفحہ ۳۳۵ کی تقلید کی گئی۔

۱۹۲۱

مراضیہ ثانی بناراضی دگری مصدر ریشہ بارشیں ج بریلی جو صفحہ ۳۵۵
 منجانب مراضیانہ۔ مشرق اقبال احمد۔
 منجانب مراضیہ علیہ۔ ڈاکٹر ایم سیل۔ اگر والا مسٹر ایم۔ آ۔ عزیز۔

مدعیہ شیعہ جو مراضیہ میں قائم کی گئی ہو۔ اعتراض جو فرمایا گیا ہو
 بجانب سے نہ کیا گیا ہو اور اسکا اثر
 کسی حالت میں جو اراضی کے حصہ کے درجہ کی گئی ہو
 کہ اراضی میں جو کئی سال تک انشا دہ پڑی ہو یا اور سول
 بورڈ اسکو غلط دیکھنے کے لئے استعمال کر رہا ہو یا یکسر یہ
 تجویز کی گئی ہو کہ نسل کے تقریباً دس سال قبل بورڈ نے اسکو بکا
 بنایا تھا عدالت استدادی نے سولی داری کیا لیکن برقی
 ماضی بورڈ نے یہ عذر پیش کیا کہ اگر بورڈ کا قضا مخالفانہ متخیر
 نہیں کیا گیا ہوتا تو ان وقتوں میں متعلق بائیداد کے حامدہ کا
 مستحق تھا یا عذر پیش کئے جانے والی اطلاع مدعی کو دی گئی تھی جس
 اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ ہائی کورٹ میں مراضیہ ثانی
 میں یہ کہا گیا تھا کہ اس عذر کو پیش کر سکی جائے وہ جانی جائے
 قرار دیا گیا کہ جو کہ متعلق مدعی کو اطلاع دینے کے بعد اور اسکی
 رضامندی کے ساتھ قائم کی گئی تھی اس عذر اسکو قبول کرنا نہ تھا۔
 (۲) یہ کہ تا وقتیکہ اسکی پکا نہیں سالی گئی تھی انصاف جو پوسل
 بورڈ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے مدعی کی جان بیکار تھی
 مخالفانہ قرار دینے کے لئے کافی نہ تھے۔

مدعی علیہ سبارو بیج۔ شہادت یہ یہ ہو کر کی کہ ایک شیش
 اراضی میں میدان کو حقیقت میں بھی انہوں نے یہ تحریر کی کہ ایک شیش
 ملک، افتادہ پڑا ہوا تھا اور یہ کہ یہ سول بورڈ اس کو غلطت جس کرنے
 کے لئے استعمال کرنا تھا لیکن انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ سول بورڈ
 کی جان بیکار اراضی کا استعمال کیا جاتا تھا اس لئے مدعیان متعلق مخالفانہ
 یا انکی سید خلی کے لئے عطاء انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ سول بورڈ نے اس
 نسل کے تقریباً دس سال قبل قبضہ مخالفانہ حاصل کیا تھا جسک انہوں نے
 اسکو پکا بنا یا تھا لیکن انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ سول بورڈ نے اس
 بورڈ نے اراضی مدعی علیہا فظ احمد حسین کو یہ عذر پیش کیا کہ اس پر ان کا
 نام کر لیا۔ مدعی علیہا کے رد پر دفعہ اول متعلق حامدہ کے متعلق
 ایک شیش پر بحث کی گئی تھی مدعی سبارو بیج نے یہ قرار دیا کہ جو مدعی
 حافظ احمد حسین قلعہ مندوہ کا ایک متعلق البیہ حضار اس نے نیک نیتی
 سے یہ باور رکھے کہ وہ اسکا قطعی اسحقا کر رہا تھا اسکو مرقی دینی
 اسکی انہوں نے جو مدعی علیہا ایک حکم صادر کیا جسک انہوں نے مدعیان

حاجی مقبول حسین
 مدعیان
 حاجی احمد حسین
 (دالہ آباد)

فرسید
سام
نیل
ہکت

لیکن یہ قسمی سے قبل اسکے کہ عدالت ہذا کی جانب سے تجاویز دی گئی
جاسکے سالہ ہزار گنت سلسلہ کو فوت ہو گئی اسکے یہ سوال پیدا ہوتا
ہے کہ عدالت ہذا کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں یہ
کی وفات کی وجہ سے عدالت ہذا کو ان کارروائیات میں کوئی حکم
نہ کرے گا۔ اہم ہمارے یہ ہے اسی قسم کی بحث انگلستان کے کورٹ آف اپیل
میں مقدمہ اسٹانہوپ بنام اسٹانہوپ (۱۸۸۱ء) میں زیر بحث رہی۔ اس کا
عنوان حسب ذیل ہے۔ ایک شوہر جس نے اپنے ازدواج کے انصراف
کیلئے ایک شرطیہ ڈگری جالی کی قسمی ڈگری قطعی قرار دے جانے کا
جھگڑا ہوئے کے قبل فوت ہوا تھا۔ اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ شوہر کا
دارائی تمام مقام ڈگری قطعی قرار دے جانے کی درخواست کر سکتی
تھی۔ تاہم یہی تجدید نہ کر سکتا تھا۔ لارڈ جسٹس برون نے فیصلہ
تہذیب سے بیان کیا تھا کہ کسی شخص کو اسکی وفات کے بعد اسطرح
اطلاق نہیں کر سکتی جس طرح کہ اکی وفات کے بعد اسکا ازدواج
نہیں ہو سکتا یا اسکو نہ موت نہیں دیا جاسکتی ازدواج شوہر اور
رہا کا ان کی مشترکہ حیات تک ایک تعلق ہے۔ بجز اس کے کہ وہ اسقبل
منع کیا جائے اور عدالت کسی ایسے تعلق کو منسوخ نہیں کر سکتی جو قبل
ازمن ختم ہو چکا ہو۔ لارڈ جسٹس فرائی نے حسب ذیل بیان کیا تھا۔
ڈگری جالی اسد عاید کی جاسکتی تھی وہ صرف یہ ہوگی کہ ازدواج منسوخ کیا
جائے یا یہ کہ یہ خیال کیا جائے کہ وہ شرطیہ ڈگری کی تاریخ سے
فسخ ہوا تھا۔ کوئی علی اسبیل البدل طریقہ ممکن نہیں ہے ہمارے
متعلق کوئی حکم کسی ایسے ازدواج کو منسوخ نہیں کر سکتا جو فعل خدا سے
اعتقاد نہ ہو چکا ہو۔ اگر اس کے متعلق عدالت ایسی ڈگری
نہیں کر سکتی ہو۔ اس پر یہ قرار دیا گیا ہو کہ ازدواج کسی تاریخ یا قبل پر
منسوخ ہوا تھا کیونکہ قانون ہر ضلع کی رو سے اسکو اسکا کوئی اختیار
نہیں رہا گیا ہے۔ لہذا صرف ایک ایسی ڈگری صادر کر سکتی ہے جو انگریزی

ہے۔ جس کی رو سے یہ قرار دیا جائے کہ ایسا ازدواج منسوخ کیا جائے۔
نیچے یہ ہے کہ میرے خیال میں یہ قرار دینا کہ ایسا ازدواج منسوخ کیا جائے۔
اس کی منطوری کا اختیار نہیں ہے۔
از حکم یہ تھا جو ہوا، لی جنٹل۔ اسٹیلن۔ اور کیا گیا
تھا۔ جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۸۳ء دالور، اطلاق ایسا ہوا۔
۱۸۸۳ء اسٹیلن میں ہو سکتی ہے۔ اس میں یہ صراحت ہے کہ ڈگری کو رٹنا
ازدواج کے انصراف کی مانتہ ایک قطعی ڈگری یا ازدواج کا ان من
قرار دینے کے متعلق ایک ڈگری صادر ہوئے کے بعد اور ڈگری کو
ازدواج منسوخ یا کالعدم کر سکتے تھے۔ ایک ڈگری صادر ہوئے کے بعد
اس شخص سے درخواست نہیں ہونے پر نابالغ بچوں کی جن کے والد
کا از درج ڈگری میں زیر بحث ہو حفاظت پرورش اور تعلیم کے
متعلق یا ایسے بچوں پر کورٹ آف وارڈز کی مگرانی قائم کرنے کے
متعلق وٹنا نوٹا ایسے احکام صادر کر سکتی ہے اور ایسا ان نظام
کر سکتی ہے جو ایسی قطعی ڈگری یا ڈگری کے ذریعہ سے (جیسی کہ صورت
ہو) یا ایسے درمیانی احکام کو وٹنا نوٹا کے ذریعہ سے کیا جاسکتا
اسکے نیچے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حکم انصراف ازدواج کے ڈگری
قطعی قرار دینے کا اختیار نہیں ہے۔ ہکو ان کارروائیات میں بچوں
کی حفاظت کے متعلق کوئی حکم صادر کر سکتا بھی اختیار نہیں ہے۔

جسٹس وٹروٹ۔ جیسے اتفاق ہے۔

جسٹس سچر وٹسن۔ میں متفق ہوں۔

جسٹس وٹروٹ۔ جیسے اتفاق ہے۔

ہائی کورٹ لہ آباد

مرافعاتی دیوانی

بہر مقدمہ ۱۵۴۴، ۱۹۴۴ء متعلقہ اراپرل ۱۹۱۳ء

باجلاس اور جسٹس وٹروٹ

مکمل دس ماہ ہو چکا (۱) کا حوالہ دیا ہے اور حالات بالکل مماثل ہیں۔ بھی اس خیال سے اتفاق ہے جو عدالت ماتحت نے قائم کیا ہے کہ اس وقت تک جبکہ لائسنس کے دس سال قبل اراضی پر لکھا نہیں گیا ہے تو اس وقت افحال جو پینچل بورڈ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے مدعیان کی سیدخلی یا قبضہ مخالفانہ قرار دینے کے لئے کافی نہ تھے۔

ان وجوہ کی بنا پر پینچل ازین بتلائی گئی ہیں مرفوعہ اور غدر عکسی دونوں میں خرچہ کے بشمول روم و ملت ہذا بشرح اعلیٰ خارج کئے جاتے ہیں مرفوعہ اور غدر عکسی خارج کئے

عدالت جوڈیشل کسٹمر اووہ

بھارنی دیوانی

مہر قمر ۵۲ تا ۵۵ بابۃ منصفہ ارگٹ ۶۹۲۲

باجلاس ریسٹ کتھیا لال جوڈیشل کسٹمر لالہ مہنی مادہ جوہر عکس و بکلا تینا سید شیتا علی مدعی علیہ مکمل قانون مہاراجہ سماعت ایکٹ ۱۹ بابۃ ۱۹۱۰ دفعہ ۵۔ مرفوعہ ناخیر جو پیش کرنے میں ہوئی ہو۔ عدالت کی غلطی۔ تو بیع جو مہاراجہ میں لکھی ہو۔ کافی وجہ۔ قانون لگان اووہ ایکٹ ۲۲ بابۃ ۱۹۱۰ دفعہ ۱۰ (۱۶)۔ عدالت ہائے دیوانی اور مال کا اختیار سماعت۔ ناٹش جوٹی دارکی جانب سے شکمی پٹہ وارون و مالگہ اری ادا شد کی باز یافت کے لئے رجوع کی گئی ہو۔

کوئی قانونی غلطی نہ تھی تب تو قانون مہاراجہ سماعت کا اختیار سماعت عدالت کی استدعا کر کے کافی دفعہ مکمل ہو باوجود وقت جبکہ غلطی اسی جوہر میں عدالت جس نے ناٹش کی سماعت کی ہو کر رہی ہے بیع اندر سگ بنام کاشی رام اندین کی طرف مہاراجہ سماعت کی تعلیم کی گئی ایں ناٹش عدالت دیوانی میں رجوع کی گئی تھی عدالت دیوانی نے اختیار سماعت نکال کر ادا و عرضی جو عدالت مال میں پیش کر کے کو دس

لیا عدالت مال سے یہ فرار دیا کر اس کو مال کی سماعت کا اختیار دیا تھا ہی نہ مالگہ ارگٹ اور مرفوعہ کیا لیکن مہاراجہ کے دس سال کا حکم برقرار کر ہوا ہے۔ مہاراجہ نے عدالت دیوانی میں رجوع کی مگر پیش کیا لیکن عدالت نے کو یہ یہ فرار دیا کر اس کو مالگہ ارگٹ سماعت سے عدالت کے بعد مدعی نے عدالت دیوانی کے بیٹے حکم کے خلاف مدعی رو سے اختیار سماعت سے نکال کر مالگہ ارگٹ دس کر کے سماعت مرفوعہ کیا مرفوعہ ناخیر خارج کیا گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ مدعی نے عدالت دیوانی میں رجوع کر کے عدالت کی غلطی سے عدالت مال میں ناٹش کی غلطی اور مہاراجہ سماعت ناٹش میں پیش کرنے میں کوئی ناٹش سماعت ناخیر نہیں ہوئی تھی وہ دفعہ قانون مہاراجہ سماعت کے فائدہ کا مستحق نہ تھا۔

کوئی ناٹش جوٹی دارکی جانب سے شکمی پٹہ وارون و مالگہ ارگٹ کی رقم کی باز یافت کے لئے رجوع کیا ہے جو اسٹراٹھی جانہا کی ادا کی ہو عدالت دیوانی نے کہ عدالت مال کی قابل سماعت سماعت کے بعد سماعت سے دفعہ ۱۰ فقرہ (۱۶) قانون لگان اووہ مرفوعہ سماعت عدالت ان شرکائے ہیں۔

بھارنی دیوانی بھارنی ڈگری صدر بارگٹن جی انا مو رنہ اسرار جنوری ۱۹۲۲ مہر سماعت ڈگری صدر مہر نصف (شمالی) انا مو رنہ ارگٹ ۱۹۲۲

منجانب سیکان مسٹر پرہو دیال ستوگی۔

منجانب بھارنی مسٹر علی محمد سجائے مسٹر شہنشاہ بن جنوری

فیصلہ یہ ہو کہ خواہتا ہے بھارنی تین ناٹش سے یہ رجوع کی ہیں جو منصفہ شمالی انا و کی عدالت میں ایک ہی دار نے اس لگاری کی باز یافت کیے رجوع کی ہیں جو مدعیان نے مدعی علیہ کی جانب سے جو شکمی پٹہ وار تھے ادا کی تھی منصفہ نے جبکہ مہاراجہ سماعت ناخیر تھیں یہ فیصلہ

نظام مہاراجہ
بھارنی
سماعت
(۱۹۲۵)

۱۹۲۵
۳۳

حاجی احمد حسین
(الہ آباد)

کونسی حکم و کارہ اور منی ہمارا پانچھ مدعی علیہ کو بازاری قیمت پر نقل کرین جو انہوں نے مسافر سے مراد دیا تھا۔

اس گری مرافقہ کی راہ دی سے مرافقہ میں کیا ہے۔ انہوں نے جانب سے مرافقہ پیش پیش پرہ مار کی گئی تھی اور بوقت احسن یہ حوالہ پیش کیا گیا تھا اگرچہ اس پر اصرار نہیں کیا گیا تھا کہ یہ گری بلور ایک افسر پیش شدہ سکوت نہ ہو سکتی تھی چھوٹے معلوم ہوتا ہے کہ مدعی طرح ہر شے کو سنبھال کر پوسٹ پر روٹنے اگر اسکو اراضی نہیں تھی حوالہ چل تھا اور خود کو مرافقہ علیہ نہ کو منتقل کیا تھا۔ دادی جو مدعیان کو عطا کی گئی تھی یا جس کی ان کی جانب سے استدعا کی گئی تھی وہ ہر ایک کی دادی تھی جو حافظ احمد حسین کے خلاف تھی وہ نہیں ثابت کر سکتے ہیں کہ اور سی جہان کو عطا کی گئی ہے ناکافی ہے اور اس لئے ان کی جانب سے مرافقہ کیا گیا۔ یہ چونکہ وہ میونسپل بورڈ کے خلاف کوئی وارسی نہیں دیا ہے ان کو اس ڈگری کے خلاف مرافقہ کرنے کا موقع نہ ملا تو بولہ ٹورسے مرافقہ پر صادر کی گئی تھی

استقامت کی روٹ اور پر مدعیان کی جانب سے اصل سے پیش کر کے یہ ہو گیا کہ خیر تحت دفعہ او قانون انتقال جایدا و عدالت انداز کی برائے ہر ایک کی تھی اور یہ کہ مدعی علیہ کو مدعی الت مرافقہ میں نہیں کر سکی اور نہ ہی دیکھی چاہئے تھی۔ ذی علم سارڈینٹ نے ہمہ تجویز کی ہے کہ شیخ مذکور عدالت ابتدائی میں پیش ہیں کی گئی تھی اور مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے مدعی علیہ اپنے جو بعد جوئے کے قتلہ سے پرستدالا کرنا چاہیں اس نے ہمہ کہا تھا کہ اگر بحث کی ہوئی ہے ہمہ ثابت ہو کہ مدعیان کوئی حق رکھتے تھے تو ہمیں مدعی علیہ کی جانب سے یہ ثابت ہو کہ مدعیان کوئی حق رکھتے تھے۔ یہ ہر حال میں ہر ایک کے لئے یا اسکا قبضہ حاصل کرنے کے حق نہ تھے۔ یہ ہر حال

ایک تسلیم بالکوت اور امر مانع تقریر مخالف کا حذر تھا اور تفسیر مصنف نے اس پر قیام کی تھی ایک امر مانع تقریر مخالف کی تفسیر تھی ایماش بعدہ القانون شہادت کی بناء پر تفسیر مانع ہو گیا لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ متفقہ مرافقہ کی سماعت کے وقت یہاں مزید پیش کی گئی تھی معذرتہ ہر جہاں سے اس کا مقصد نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی اس نے کوئی اثر دیا تھا بلکہ حافظ احمد حسین نے اس کی تفسیر پیش کی تھی جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر مدعی کی ملکیت برقرار رہی جائے اور میونسپل بورڈ کا قبضہ مخالفانہ نہ ہو تا تو نہ کیا جائے تو بھی وہ دفعہ او قانون انتقال جایدا کے فائدہ کا مستحق تھا۔ درخواست مذکور پر دونوں فریق کے وکلاء کے روبرو غور کیا گیا تھا اور مدعیان کا وکیل اس امر پر رضامند ہوا تھا کہ کسی امین کے ذریعہ سے اراضی کی مالیت کا تعین کرنا چاہئے۔ اسکے بعد ڈسٹرکٹ کو فریقین نے اراضی کی مالیت کے متعلق ایک معاہدہ کیا تھا مرافقان یہ کہتے ہیں بالکل حق بجانب ہیں کہ اس سے ہمہ مراد نہیں کہ وہ اس امر پر رضامند ہوئے تھے کہ عذر تحت دفعہ او قانون انتقال جایدا دیا جائے نہ عذر تھا۔ برخلاف اسکے انہوں نے اسکی پرزور مخالفت کی تھی لیکن اس سے یہ حتمہ مراد ہے کہ ان کو ہمہ اطلاع تھی کہ عذر پیش کیا جانیو والا تھا اور یہ کہ انہوں نے عدالت مرافقہ میں عذر پیش کئے جانے اور اسکی سماعت کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا حالات مذکورہ صدر میں اب انکی یہ بحث سمجھ نہیں ہو سکتی کہ ذی علم سارڈینٹ جج کو عذر قبول نہ کرنا چاہئے تھا۔

مرافقہ علیہ کی جانب سے ایک عذر عکس یہ پیش کیا گیا کہ قبضہ مخالفانہ سے متعلق عدالت تحت کی تجویز غلط ہے اور یہ کہ کوئی خارج المبدأ ہو سکی وجہ سے خارج ہونا چاہئے تھا۔ مرافقان نے عدالت تحت کے فیصلہ کی تائید میں فیصلہ مقدمہ فرامی کر سٹیج کیا

۲۴

ہم بہ حکم دیہ میں کہ اسل لوکل کو نمٹ کے پاس روانہ کیا
یہ حکم دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین
مکمل و جامع معلومات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہر تقدیر ۲۲۳ بائیس دفعہ ۲۲۳ دفعہ ۲۲۳ دفعہ ۲۲۳

باجلاس و مسٹر جسٹس میکس

واعظ الحق وغیرہ پنجم شوبانی جولا وغیرہ

فریق اول و سالان فریق ثانی۔ مسٹر علیہم

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۵ یا ۵۶ دفعہ ۵۵

۱۲۵ و ۱۲۶۔ مجسٹریٹ کا فریضہ۔ جائداد کی فریق کی کاپی

دیا سکتی ہے۔

مقتضات تحت دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری

میں مل ایک کے تحت دفعہ ۵۵ اسے متعارفہ کی فریق کا اختیار

حاصل ہو قضا کے سوال کا قصہ کہنے کے لئے مناسب

کشش کی جانی چاہئے۔

شیو مالہ رائے نام بھگوت یا ٹیپے۔ انڈسٹریز

جلد ۵ صفحہ ۸۶۷ کی تقلید کی گئی۔

مجسٹریٹ کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ اس امر کا قیاس

کے کہ آیا ایک حکم تحت دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری

سے کسی کارروائی مال کے اندر فیصلہ کو برسرِ پوچھ گچھ

اس کے اختیار کو محدود کرنا بھی مناسب نہیں ہے کیونکہ

اس کا فیصلہ قطعی نہیں ہے۔

درخواست بنام راضی حکم مورخہ ۲۲۔ فروری ۱۹۲۳ء

مصدر کا سبب ڈونیل افسر کواد ہا۔

مجاہد سائل میرٹھ توشوہ دیال۔

مجاہد سائل میرٹھ توشوہ دیال۔

فصلہ ۵۵ دفعہ ۵۵۔ اگر فریق ۵۵ دفعہ ۵۵

میں کی گئی ہے۔ یہ سخت کی گئی ہے کہ فریق ۵۵

تحت دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۵۵

بطور فریق اول وجود سالان اور بطور فریق ثانی موجود

علیہم کے پاس تحت دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری

اپنے اختیار کا استعمال میں ان کے ضابطہ کی عمل کیا تھا۔

دفعہ ۵۵ کے مقدمہ کی سماعت ۱۲۔ فروری کو شروع کی گئی

تھی۔ فریق اول نے چہ گواہوں کے اظہار بات قلب کہ اسے تھے اور

کثیر التعداد دستاویزی شہادت میں کی تھی اور مجسٹریٹ نے فریق

کے حق میں ایسی حمایت کے کہ جو بے اس نے نامناسب ثابت

خیال کی تھی ۱۶۔ فروری تک ان کے اس کی جرح ملتی کی تھی اور

یہ اطلاع دی تھی کہ مزید تاخیر کا اہتمام نہ کیا گیا۔ لیکن ۱۶۔

فروری کو فریق ثانی کے وکیل نے ایک درخواست پیش کی تھی جس

التوا کی استدعا کی گئی تھی تاکہ مقدمہ کے انتقال کے لئے درخواست

کر سکے درخواست میں کوئی وجوہ نہیں بتلائی گئی تھی اور نہ کوئی

رہبانی وجوہ بیان کی گئی تھی۔ وہ بظاہر اس غرض سے کیا گیا تھا

کہ مقدمہ کی تحقیقات مجسٹریٹ کے جانشین کی جانب سے کر لی جائے

جو غرضت برحسب دلائل کے اور وہ اس جالبانسی کے مطابق تھی

وکیل نے رکاوٹ پیدا کرنے کی غرض سے ۱۲۔ تاہم کو اختیار کی تھی

اور جو عدالت کی جانب سے تیار کیا گیا تھا۔ تاہم کو اختیار

کی درخواست نامنظور کی اور مقدمہ کی طرف رجوع کیا گیا۔

مجسٹریٹ اس نتیجہ پر پہنچے کہ فریق اول کے قبضہ پر

حفاظات تھے جو اس کے بیان کی تائید کے لئے مکمل معلوم

ماہ ۱۰
شمار
۱۰۱

سید فرید الدین عظیمی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

گزارش فوجدار سیوہانی بیان سنہ ۱۲۰۵
منجانبہ۔ یہ کارہ مستطابہ لکھ کر سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

فوجدار سیوہانی نے جو کتب لکھیں ہیں ان میں سے ایک ہے جو کہ گزشتہ جرم
میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

ضرور علم حاصل کرے کہ اس قدر سخت خطرناک ہو کہ وہ غالباً ہلاکت کا
باعث ہوگا اور یہ کہ اس نے بلا کسی وجہ کے جعل کیا کہ اس کا ارتکاب

کیا تھا۔ تشریح روح کے الفاظ صاف ہیں کہ کوئی شخص قتل عام کا
مجرم ہوگا اگرچہ اس کی نیت ہلاکت پیدا کرنے کی ہو جبکہ وہ کسی دوسرے

شخص کو مارنے کی نیت نہ ہو۔ اس لیے جو شخص جو حسب طبیعت معصوم و بے گناہ
کا باعث ہو تو یہ بیکار کافی ہو۔ مقدمہ ہذا میں دراصل یہی ہوا ہے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ملزم نے صرف ایک وار کیا تھا اور اگر
نیت ایک ہی نہ ہو تو اس نتیجہ پر پہنچنا چاہیے کہ اس ایک وار کے

نتیجہ سے اس کی نیت سنہ ۱۲۰۵ میں لکھی گئی تھی اور اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

واقعہ ہے جو باعث تخفیف ہو سکتا ہے۔ یہ واقعہ کہ جبکہ اس نے
تھا ایک دوسرا امر ہے اسکو تحت دفعہ ۲۰۲ میں مجرم قرار دیکر جیل میں

انسانی جو یہ ثبوت مجرم کو جرم تحت دفعہ ۲۰۲ سے جرم تحت دفعہ ۲۰۲
میں تبدیل کرنے کا اعتبار حاصل ہے۔ دفعہ مذکور کے تحت عدالت نے

کہ جبکہ اس نے ایک وار کیا تھا اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

وجہ سے جو مجرم نے بتلائی اس میں اضافہ کر کے ایک اور نسخہ ہے۔

بہرہ و درپیش شہر کی سزا دینے میں۔ ساتھ ہی ساتھ ہم مقدمہ ہذا
کی جانب کو مل کو درپیش کی تو یہ بندہ دل کرنا چاہیے ہیں اور اس

عملہ کے بعد کہ ہم جو سزا کی پابندی کرتے ہیں عدالت ہذا کی نیت ہلاکت
میں بندہ دل کرنا کی نیت تھی ہم کو مل کو درپیش کی کو یہ اطلاع دینے میں کہ

ہماری رائے یہ ہے کہ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جس میں ملزم کے ساتھ
رہا ہے کہ اس کی سزا ہے اگر کوئی گورنمنٹ ہماری رائے قبول کرے۔

ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مناسب سزا وہی سزا ہوگی جو جسٹس جج کی نیت
سے قبل ان کی سزا کی سزا دینے میں ملزم سال قید بانسخت

اس لیے ہم جو یہ ثبوت مجرم تحت دفعہ ۲۰۲ میں مجرم قرار دیکر جیل میں
دفعہ ۲۰۲ میں تبدیل کرے کہ وہ ملزم کو جس دوام مجبور و درپیش

(۱) انڈیا کے صدر صاحبہ

واعظ الحق
پیام
شہدِ برائی ہو لایا
در پلئے

اگر سے اس قیاس کی سہولت پیدا ہو تو تھی جو کا خدشات حقدور تھے
اندر احاطت سے پیدا ہوتا تھا جو صرف ایسی شہادت تھی وہ فریقِ ثانی
کے موافق تھی۔ شہادت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تقدیر کے بعد اضافت
کا ثبوت ہوا تھا اور یہ کہ فریقِ ثانی کو قطعاً ثبوت کے ساتھ کسی کارروائی سے
میں دیگر اضافت سے نہیں۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ فریقِ ثانی نے
وہ تھا اور حسبِ نیل بیان کیا تھا۔

”فریقِ اول کا بیان بلاشبہ زیادہ اعلیٰ دستاویز شہادت
سے اسکی پوری تائید ہوتی ہے لیکن چونکہ فریقِ ثانی کی جانب سے
مقدمین بنا الفت نہیں لگائی ہے مجھے اپنی تجویز کا یقین نہیں ہو سکتا
ایک مزید امر موجود ہے بعد یہ کہ یہی فریقِ تبدیل لگان کے وقت
کی ایک تصدیق میں بابِ البحث ہے۔ اس امر کا یہاں مصلحتاً کہ ایک
فریق نے مقدمہ کی مخالفت نہ کی ہو تبدیل لگان کے مقدمہ کے فیصلہ
مقرر ہو سکتا تھا۔ عدالت کو صرف لفظ اس کے اسناد سے تعلق
قبضہ کی نسبت میرے فیصلہ سے تصدیق کا قطعی تصدیق نہیں ہو سکتا۔
اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ بہترین طریقہ اضافت کو قرق کرنا ہو گا کہ
میں قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ کون شخص فی الواقع تابع ہے۔“

صفحہ ۲۵۹

نتیجہ جواز کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ کل قانونی امور جو
محیطِ شہد کے روبرو موجود تھے جنہوں نے قبل ازین یہ تجویز کی تھی
فریقِ ثانی تابع نہ تھا انکے اس نتیجہ کا باعث ہوئے تھے کہ فریقِ اول
شے متنازعہ پر قابض تھا لیکن یہ کہ خارجی یا غیر قانونی امور سے متنازعہ
ہو کر وہ اس قسم کے لفظ ہر ناگزیر نتیجہ سے اسلئے حکم تحت ضمنی
سے باز رہے تھے محیطِ شہد کا کام یہ دیا کہ کریم کا نہیں ہے کہ آیا
انکے حکم تحت دفعہ ۴۴ اسے ایک آئندہ فیصلہ پر جو شاید چند سال بعد
کسی کارروائی میں شامل کیا جائے مقرر نہیں کیا گیا۔ ان کے
اقدام کو نہ دیکھ کر اس سبب نہیں کہ کوئی انکا فیصلہ قطعی نہیں

اسلئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا حکم منسوخ ہونا چاہئے
ساکوں کی یہ خواہش ہے کہ مقدمہ موجودہ مثل پر ایک جدید
فیصلہ کے لئے واپس ہونا چاہئے۔ یہ خیال مجھے مناسب
نہیں معلوم ہوتا۔ محیطِ شہد تحقیقات کنندہ اب نہیں ہیں۔
علاوہ بریں پیش کردہ اضافی متنازعہ کی فصل استاد بھی علمندہ
کیا گیا ہے اور محیطِ شہد کو قانون کے مطابق ایسی کارروائی
کرنے کا اختیار دینا چاہئے جو انکے خیال میں ان حالات کے
لحاظ سے جو پیش آئیں ضروری ہو۔

(۱) انڈیا کی سیر ۱۵ ص ۱۶۷

اس لیے میں متقدم ہذا واجب التعلیم ہائیکورٹ میں مدس
سینس پیش کر رہا ہوں کہ اس کی تجویز ثبوت درم فیسوی کچا کی
کرنا احوال جو مجسٹریٹ پیش کرنا مناسب خیال کرے واجب التعلیم
ہائیکورٹ کے روبرو پیش کیا جائیگا۔

فہم نے مجسٹریٹس نے دفعہ کی وسعت کو غلط سمجھا ہے
کوئی ملزم جو کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کسی گواہ کو جو
کہ شہادت میں ہونگتا غبی سے کوئی دہکی دے صاف طور پر
ایک درم تحت دفعہ ۲۲۸ کا مرتکب ہوتا ہے۔ میں دست اندازی
کرنے سے انکار کرتا ہوں اور کاعاد وائیں کرتا ہوں۔ درخواست نامنظوری

ہائیکورٹ کلکتہ

نگرانی فوجداری

مقدمہ ۲۲۸ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ فصلہ ۱۹۲۳
باجلاں۔ مجسٹریٹ سی۔ سی۔ گہوش و مسٹر جٹس کیوننگ۔
سوریش چندرا گہوش عرف پنہام ملک مظلم طرفشانی۔
برکار۔ سائل

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ دفعہ ۱۷۲ قانون
پولیس مصافات کلکتہ ایکٹ ۳ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ دفعہ ۴ (الف)۔
قانون شہادت ایکٹ ۱۱ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ دفعہ ۱۴۵ رقبہ مصافات
کے مقدمہ کی پولیس کارور مایہ کیا ایک دستاویز منجی ہے۔ روز
کے معائنہ کی نسبت ملزم کا حق۔

اس مصافات کے قبضہ میں جس سے قانون پولیس مصافات
کلکتہ متعلق ہے مقدمہ پولیس تفتیش کنندہ اینار روزناچہ
تحت دفعہ ۴۷ الف قانون مذکور نہ تحت دفعہ ۴۷ مجموعہ
فوجداری کہ تسلیم اور ایسے روزناچہ سے کوئی منصب

سوریش چندرا گہوش
پنہام
ملک مظلم
(کلکتہ)

مذکورہ نہیں ہوتا اور ملزم اس کو اہل حق بیانات کو جو مقدمہ دار
پولیس تفتیش کنندہ نے قلمبند کئے ہوں جس کا اہل الت
میں لیا گیا ہو معائنہ کرنے اور ان کو ان بیانات کی تردید
کیلئے استعمال کرنے کا حق ہے جو گواہ ان مذکورہ تحت دفعہ
۱۴۵ قانون شہادت کئے ہوں۔

مجاہب سائل۔ مسٹر منو تونہ تہ کرجی بحیثیت بالوسٹندرا ہاتھ
کرجی و بالوسٹنوش کمار پوس۔ مقدمہ ہذا کا واقعہ مصافات کلکتہ
کے ہوائی پورین واقع ہوا تھا۔ دفعات ۱۶۲-۱۶۳ مجموعہ ضابطہ
فوجداری شہر کلکتہ کی پولیس سے متعلق ہیں۔ اس امر کا تصدیق
کرنے کیلئے شہر کلکتہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہوں قانون پولیس کلکتہ ایکٹ
۳ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ دفعہ ۳ ایکٹ ۲ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ دفعہ ۱۷۲
کلکتہ گزٹ بورڈ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۳ حصہ اول صفحہ ۸۵۱ جو کہ دفعہ ۱۷۲
مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہے مقدمہ دار پولیس تفتیش کنندہ
کیجا بنہ سے گواہوں کا اظہار قلمبند کیا جانا جبکہ وہ مقدمہ دار بحیثیت پولیس
کا ایک شریک ہے دفعہ ۴۷ الف قانون پولیس مصافات کلکتہ ایکٹ
۳ بابۃ سلسلہ ۱۹۲۳ کے تابع ہونا چاہیے اور بیانات قلمبند شدہ در
بابۃ کوئی منصب پیش نہ کیا جاسکتا تھا مقدمہ ہذا میں ہائیکورٹ
کو اس طریقہ کی پابندی کرنی چاہیے جو مقدمہ سالٹ پنہام ملک مظلم
(۱) میں تبلا یا گیا تھا۔

مجاہب سرکار۔ مسٹر آر۔ ڈی ٹی لیگل ریسمبر میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ
دفعات ۱۶۲-۱۶۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ سے متعلق ہیں۔ میں
مسٹر کرجی۔ نتیجہ یہ ہے کہ مقدمہ کارورنا ایک ایسہ مقدمہ ہے
جس کے معائنہ کا میں متحق ہوں۔

جٹس گہوش۔ دفعہ ۴۷ الف قانون پولیس مصافات
ایسی دفعہ ہے جو متعلق ہوتی ہے۔

آگاہ ہوا
بنام
ملک مظلم
درجہ

پیش ہوئے تھے۔ ان حالات میں یہ امر عجیب غریب کہ مرافع اور متدافع
دیگا۔ شہادت حواس نے مستعار لئے جانے کو ثابت کر دیا ہے
پیش کی تھی متناقض اور شہادت تھی۔ اور میری رستے میں الزام تھا
کہ سیکے لئے مائل ناکافی تھی۔
مجھے اس میں شک کہ نیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ مرافع
نے اپنے دشمن کو نقصان پہنچا نیکی نیت سے بولیں کہ چھٹی
اطلاع دی تھی اور وہ اپنے آپ کو خوش قسمت خیال کر رہا ہے
اُس کے خلاف زیادہ سکیں جرم تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ دفعہ ۱۱
کی بابت استغناء نہیں کیا گیا تھا

اس قسم کے جھوٹے الزامات سخت مزل کے توجہ میں اور باوجود
اس امر کے کہ مرافع کو کماروں کو بدلو و معاوضہ مبلغ حصہ بھی ادا کرنا پڑا
تھا میری رستے یہ ہے کہ اسکو کم سزا دی گئی ہے۔

مرافعہ خارج کیا جاتا ہے مرافع مکرر گرفتار اور اپنی باقی سزا
بھگت کے لئے محبس کو روانہ کیا جائیگا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

استصواب فوجداری

نمبر مقدمہ ۶۳۲ باب ۱۹۲۷ - منصفیہ ۶ - دسمبر ۱۹۳۲ء
باجلاس - مسٹر جسٹس اسٹوارٹ -

اتو - ملزم - بنام ملک مظلم - طرف ثانی۔
مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۵۴ باب ۱۹۲۷ دفعہ ۲۲۸ - دہلی جو

گواہ کو عدالت میں دی گئی ہو۔ جرم۔

ملزم جو کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کسی گواہ
کو جو کہ شہادت میں ہو گستاخی سے دھمکی دے نو ایک جرم
تحت دفعہ ۲۲۸ مجموعہ تعزیرات کا مرتکب ہوتا ہے۔

استصواب فوجداری منجانب جسٹس جج بدالیون۔

حکم استغناء ہو چکا ہے۔ یہ درخواست ٹکرائی ہوئی تھی کہ اسکو
ثبوت جرم تحت دفعہ ۲۲۸ مجموعہ تعزیرات پر کی ناراضی پیش کر کے کہتی تھی
میں ان اوقات کو مدعا تحت نے تجویز کیے ہیں صحیح قبول کرنا ہوتا
اور وہ حسد بل ہیں۔ الٹ کر تحقیقات ایکسپریس جیسٹس
درجہ سوم کے روئے کی گئی تھی جبکہ کینڈس لال کا اظہار اظہار کیا
گواہ استغناء نہ لے لیا جا رہا تھا۔ معاذ ہو تواسے کہ اتو نے اور نیکی
وجہ رکھا تھا کہ گواہ نکالنا کہ بڑا سہرا ہے کہ اگر مستحق شہادت
ویکے رہا تھا۔ اتو نے بڑا گستاخ کیا اگر بڑا رہا تھا گواہ اور
اسی برائے کی کا اعادہ کرتے ہوئے یا اتو نے گواہ کو محالہ کیا کہ
یہ کہا کہ وہ اتو اسکو گستاخی دیگا۔ صرف یہی واقعہ تیرا
تھا اور یہ کہا گیا ہے کہ اس سے قویں عدالت کا جرم بتاتا تھا۔
عدالت تحقیقات کنندہ سے بھی یہ تجویز کی ہے کہ حاکم عدالت کی
توہین کی نیکی نیت تھی لیکن چونکہ اس ملزم کے اس عمل کا یہ اثر ہوا تھا
کہ اس میں مجسٹریٹ نے کارروائیاں تحت دفعہ ۲۲۸ - فوراً شروع
کی تھیں وہ بمنہ کہ کسی سرکاری ملازم کی جبکہ وہ بطور ایک ایسے
اجلاس کر رہا ہو فزاحمت خیال کیا گیا ہے واقعات خود صفا
ہیں اور ان پر نکتہ چینی کرنا مشکل ضروری ہے۔ میری ناقص رائے
آئیے ایسی مزاحمت نہیں تھی جو خود اسپیشل مجسٹریٹ کی کی گئی ہو۔
اگر ان غیر معمولی الفاظ کی بنا پر جو ملزم نے استعمال کئے تھے عدالت
اسکی نسبت کارروائی کرنا اپنا فرض خیال کیا تھا تو یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ وہ خود ملزم کی جانب سے ایک مزاحمت کے مساوی تھی۔
اس لئے میں انھیں کے ساتھ یہ ظاہر کرتا ہوں کہ باوجود اس امر کے کہ
اتو نے اس اسپیشل مجسٹریٹ کے روئے انھیں ظاہر کیا تھا اور معافی
چاہی تھی وہ زیر تھرا اور چند روز تک کے الاستیں رکھا گیا تھا۔ اور
سب سے زیادہ یہ ہو کہ اس پر مبلغ حصہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

شہادت مجھ پر پیش کے رو برو شہادت دی تھی جس پر اس نے یہ بحث کی
 تھی کہ اگر ملزم اس دستاویز کو گواہوں کی تردید کیلئے استعمال کرنا
 چاہتا تھا تو اس کو قحط دفعہ ۹ عمل کرنا چاہئے تھا اور نہ کہ اس کو
 ضروری دستاویز پیش کرانے کیلئے پولیس کے ام طلبہ ہمارے
 کیلئے اسد مال کوئی چاہئے تھی۔ بلاشبہ وہ ایک مجمع ضابطہ ہوتا جس
 یہ بالکل ممکن ہے کہ ملزم با اس کے کونسل کو اس ضابطہ کی دست
 ملط نہی ہوئی ہو جو قحط مجموعہ ضابطہ فوجداری عہدہ دار پولیس
 کے روزانہ جہازت پر بحث کرتے وقت عموماً اختیار کیا جاتا ہے۔
 ہیں خیال کرتا ہوں کہ ملزم اس گواہوں کے جن کا عدالت میں
 نظار کیا گیا تھا ان امانت کا جو عہدہ پولیس نقیش کنندہ نے
 ملزم کے ہتھے سائے کر لیا اور ان کو ان بیام کی تردید کیلئے
 عاں گواہوں نے حسب احکام دفعہ ۵۴ قانون شہادت کے لئے ہی
 حوالہ کر کے کا تختی ہے۔ تجویز اور سر انصوح ہونی چاہئے اور قحط
 حلیہ پولیس مجسٹریٹ کے پاس دایں ہونا چاہئے تاکہ وہ ملزم کو
 گواہوں پر حسم کر لے اور ان کے اں بیامات سے جو پولیس
 نے رو رو کیے تھے ان کے بیامات کی تردید کرنے کی اجازت
 لرا حکام صادر کریں تحقیقات اس نوبت سے آغاز کی گئی اور
 تریٹ ملزم کو یہ دفعہ دیکھ کے لید احکام صادر کریں گے
 مقدمہ کے نصفہ تک ملزم اسی دہانت پر رہے گا جس پر کہ
 یہ ہے۔ بعد از دفعہ ہی لاری طور پر نہ سوں کا دانت ہے۔
 جس کی کہوش میں تھی ہو۔ جسہ حکم دانا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

استصواب جلداری

محرر ۲۵ مارچ ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۱۱۱

اطلاسی مسٹر جسٹس اسٹوڈنٹ

ملک منظم مستغنیٹ بنیام سے۔ دان ملرم
 مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۱۵ سلسلہ ۲۴۵ دفعہ ۲۴۵ مجموعہ
 تعزیرات ایکٹ ۲۵۵ بانہ سلسلہ ۲۴۳ دفعہ ۵۰۳ ملرم
 راضی نامہ داخل کرنا دستاویز دانت ہے۔

اس میں ایک ریگسٹریٹ پولیس کے رو برو سماعت کیا گیا تھا کہ
 ہائیکورٹ نے ہائیکورٹ کا کارڈ دیا تھا اس سے کہ وہ ملزم کو
 ہتا تھا یا اور اس کو گالباں دیں۔ اس نے اس کے جواب میں
 دفعات ۲۲۲ و ۲۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکامات کا الزام
 عائد کیا گیا تھا قحطیات کے وقت اس نے ایک دساوہ
 میں کی جو اس کے کچھ تھیں ماسان کی تھی جس میں
 حسب دلیل ملزم تھا "مڈجے" تھیں یا اس آئیے ہیں اور
 انہوں نے مجھ سے ہر مشروط عافی یا ہی ہے۔ میں اں کے
 خلاف مقدمہ سے دست بردا ہوا ہوں۔ (اس نے اس
 معاہدہ کو تسلیم کیا کہ اس نے کہا کہ وہ اس کے لئے کہ عدالت کے لئے
 دیا گیا تھا اور یہ کہ وہ ملزم کی جھمٹات کو اچھا بناتا۔
 ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا کہ معاہدہ مصالحت تھی ملکہ ایک
 دست برداری تھی جو ملزم نے ملکہ اطلاع دیکر کیا تھی
 تھی اور ملزم کو مجرم قرار دیکر اس کو جرمانہ کی سرادق ہی۔
 مقدمہ ہائیکورٹ میں سر دہوئے پر۔

قرار دیا گیا کہ (اس) کی بیامات مقدمہ میں مصالحت کی تھی
 اور اسے اگر طاعت پر توبہ جم کالعدم تھی
 استند اسے بنیام سشن رجسٹرار سے۔

حکم مصالحت۔ دانتات ہو اس درجہ کا پاس ہو۔
 بن سہ ذیل میں

یہ طالب علم جو ملزم ہوا اور قحط سارن سے ملے کیلئے میں اس

ملک منظم
 بنام
 سے دان
 والہ آباد
 صفحہ ۲۴۴

اینگورٹ کلکتہ
استصواب فوجداری

جب کوئی بانیِ نبوت اور مددگارِ نبوت کسی قتلِ غیر کے

دیا گیا ہے کہ یہ سب ۲۲ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ۱۲۶ سالہ لڑکے کے نام سے کیا گیا ہے۔

رہے نظم
بنام
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(ادباً باور)

تہا نہ شہر سارس کے اسٹیشن پر اس نے ریل کے گارڈ سے جان سے
وقت دریافت کیا یہ تو خزانہ کر کے اس کو گالیان دین اور اپنی ہندوئی
اس پر حملہ کیا سوشل چندر نے پولیس کے روبرو استغاثہ کیا جو
تلفیذ لیا گیا اس استغاثہ پر تحت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے ایک دفعہ
ڈاکر لیا گیا۔ چار دن کے بعد اہر جولائی کو جان نے ڈاکٹر رائے
اسٹنٹ سوشل سرجن کے روبرو سوشل چندر سے معافی چاہی۔
سوشل چندر نے ایک دستاویز تحریر کی اور اسے جان کے حوالہ
کیا جو حسب ذیل ہے۔ میں یہ تحریر کرنا ہوں کہ سوشل چندر جان گارڈ
ایں۔ ڈیو ریوے میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے ڈاکٹر
ایل این راہ اسٹنٹ سرجن سارس کے روبرو غیر منظم و موافق
چاہی میں ان کے خلاف مقدمہ سے دست بردار ہوتا ہوں۔
اس پر دستخط کے لئے تاریخ درج کی گئی اور وہ تحریر طریم کو حوالہ لکھی
جس نے ۱۹ جولائی کو اسے عدالت میں پیش کیا۔

مجسٹریٹ نے شہادت تلفیذ کی سوشل چندر نے اہر کا معاملہ تسلیم
کر لیا لیکن کہا تھا کہ وہ صرف دفعہ نہ عدالت کیلئے دیا گیا تھا اور یہ کہ وہ
اس کو گالیان دینے اور اسے کی مابہ طریم کی تحقیقات کرنا چاہتا
ہے۔ اس کے بعد ایک بیان کیا تھا جس سے جرم میں خفت ہوئی تھی
لیکن جب الزامات تحت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے اور تحت دفعہ
۵۰۴ ۲۳۵ مجموعہ تعزیرات ہند تریب دے گئے تھے تو اس
نے اس سب کا اقبال کیا مجسٹریٹ نے اس کو الزام تحت دفعہ
۱۲۰ قانون ریوے سے بری کیا تھا اور جرائم تحت دفعات ۵۰۴
۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰
یہ قدر کیا گیا ہے کہ جرم میں مصالحت کی گئی تھی اور یہ کہ اسلئے
مجسٹریٹ جرم کا اندم تھی معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے خیال
کیا تھا کہ معاہدہ کوئی مصالحت نہ تھی۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک

دست برداری ہی جو صرف مجسٹریٹ کو اطلاع دینا چاہتا تھا اس کے
لیکن ان کو اس وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ الفاظ دست بردار
ہونا اتفاقاً معاہدہ میں استعمال کئے گئے تھے۔ وہ اصطلاحی معنی میں
میں کوئی دست برداری نہیں ہے کیونکہ یہ صرف معاہدہ وار ہر
کندہ استغاثہ کیا گیا ہے اس کے بعد وہ یہ کہتے
ہیں کہ کوئی بدلہ موجود نہیں ہے۔ کوئی قانونی حکم موجود نہیں ہے
جبکہ رو سے معافی کے ذریعہ سے جرائم میں مصالحت کرنے کی
ممانعت کی گئی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب معافی چاہی جائے تو
مقدمات سے بالخصوص الزامات تحت عرفی یا توہین کے مقدمات
سے ہمیشہ دست برداری کی جاتی ہے۔ میری رائے میں دستاویز
حرف با کاصف ایک مفہوم ہے یعنی یہ کہ سوشل چندر نے جان
قبول کی تھی اور وہ کوئی مزید کارروائی کرنا نہیں چاہتا تھا
اصطلاحاً اس وقت کوئی مقدمہ موجود نہ تھا جس سے وہ دست بردار
ہوتا بلکہ ایک جرم میں نہ کہ ایک مقدمہ میں مصالحت کی گئی ہے جب
ایک مرتبہ کسی جرم میں مصالحت کی جائے تو کوئی عدالت اس معاملہ
میں مداخلت کر سکتی ہے۔ زیادہ شکیں نوعیت کے مقدمات
میں عدالت کسی جرم میں راضی مابہ پیش کر سکتی اجازت دینے
انکار کر سکتی ہے لیکن اس نوعیت کے جرم میں اجازت دینے سے
انکار نہیں کر سکتی جو جس ناگوار الفاظ کا ایک استعمال ہے اور گارڈ
کیا اب سے جندھی سے کم دشمن ایک اصطلاحی جملہ ہے۔ حسب
سوشل چندر نے دستاویز حرف با جان کہ دی تھی تو اس سے
ہر ایسے جرم میں مصالحت کی تھی جس کا ارتکاب جان نے اس کے
خلاف کیا تھا اور جس حد تک کہ ان کے ذاتی جملے کا تعلق
تھا مجسٹریٹ کو اختیار سماعت حاصل رہتا تھا ان کو ہنوز مقدمہ
تحت دفعہ ۱۲۰ قانون ریوے جاری رہتا تھا جس کی نسبت

لہ روک کر رہا تھا۔ اس کے بعد دوسرے روز یہی واقعہ رونما ہوا اور اس کے بعد
 وجہ استیصال کیا۔ دوسرے روز یہ ایک ٹمپل کے رہبر
 یا گیا تھا جس نے اس کو متنبہ کرنے اور اس امر کی نسبت اپنا اظہار
 کرنے کے بعد کہ بیان جو وہ کر چاہتا تھا ملاحظہ فرمادیا جائے گا اس کے اقبال
 جرم قتل کیا گیا تھا جو ہنر اس بیان کے تھا کہ وہ دیگر شخص کے
 ساتھ اس متوفی شخص کے قتل سے تعلق رکھتا تھا۔ وقت تحقیقات
 اس اقبال جرم سے انحراف کیا گیا اور ملزم نے یہ کہا کہ اس سے وہ
 بیان ہرگز نہیں کیا تھا جس کا ذکر قتل کے بعد ہی پچائیت ہو گا
 نچایا اور دنیا بدھو وغیرہ نے کیا تھا۔
 اہل جوری بات کی رائے پر متفق تھے اور انہوں نے یہ اضافہ
 کیا تھا کہ انگو اس امر کا اظہار نہ ہوا تھا کہ ملزم کے اقبالات جرم
 صحیح تھے یا یہ کہ وہ بطور شہادت کے کوئی اہمیت رکھتے تھے۔
 ذیل علم ج اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ اس میں کوئی شک نہ تھا کہ یہ
 اقبالات جرم ثابت کئے گئے تھے اور کچھ تائید ہی موجود تھی اور
 یہ کہ ان کو یہ اظہار نہ ہوا تھا کہ ملزم مجرم تھا اور اس کے خلاف اس
 طور پر تجویز ثبوت جرم صادر کی جانی چاہئے۔
 مقدمہ ہاں ایک امر موجود ہے جس کی نسبت یہ ظاہر نہیں ہوا کہ
 ذیل علم ج نے توہ کی تھی اور وہ یہ ہے کہ امر تالال یا سوسے جبکہ
 وہ جرم ٹمپل سیر و کنڈہ کے رہبر و شہادت دے رہا تھا صاحب
 ذیل بیان کیا تھا، اس کو یعنی ملزم کو اس کے بعد احاطہ کئے کسی
 دوسرے حصہ میں لایا گیا تھا اور با ناٹلی لبواس انکیا بالادینا
 بدھو ہا کر موہند لبواس اور ایک یا دو دیگر اسخاص کے
 رہبر و اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر وہ شہادت سے محفوظ رہا
 جائے تو وہ جرم بیان کرے پرتا وہ تھا دنیا بدھو وغیرہ
 نے اس سے یہ کہا تھا کہ اگر وہ ہر امر کا اکتفا نہ کرے تو وہ رہا
 کیا جا سکتا تھا۔ روہری ملک لکھنؤ میں دیہی تھی اس ملک منظم
 گواہ نے شہادت کے وقت شہادت دینے ہوئے سب ذیل کیا نام
 تھا، ہم میں سے کسی نے ہی ملزم سے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر وہ جرم
 کرے تو وہ اس کو رہا کر دیں گے۔ میں نے محض سیر کنڈہ
 کے رہبر و یہ نہیں کہا تھا کہ دنیا بدھو وغیرہ نے اس سے کہا تھا
 کہ اگر وہ ہر امر کا اظہار کرے تو وہ رہا کیا جائے گا۔ اس نے
 اس بیان کی تردید کی تھی جو اس نے ٹمپل سیر و کنڈہ کے
 رہبر و کیا تھا اس نے یہ بھی بیان کیا، بالکہ اس نے اس امر کو
 بیان نہیں کیا تھا جو اس کے اظہار سے ظاہر ہونے لگے تھے۔ لکھنؤ
 حلال میں اس استقلات کی عرض سے یہ پال کر نا چاہئے کہ اس
 نے محض سیر و کنڈہ کے رہبر و یہ ان میں کیا تھا حوالے
 اظہار سے ظاہر ہونا چاہئے۔ لکھنؤ میں یہ رہا ہے۔ امر قابل ملاحظہ
 کہ بیان فروری میں کیا گیا تھا اور اس نے اپریل میں اس سے
 انحراف کیا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس اقبالات میں اس کا
 ڈال گیا ہو گا۔ ملزم کی تائید سے دنیا بدھو ہر جرم کی اور
 اس نے سب ذیل بیان کیا تھا، ہم نے ملزم سے یہ نہیں کہا تھا
 کہ اس کے خوف کرنا ضرور نہیں ہے اور یہ کہ اس کو کوئی نقصان
 نہیں ہو سکتا۔ بیان مذکور اپریل میں تحقیقات کے وقت کیا گیا
 تھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ شہادت کے حصہ میں
 باسو کی شہادت میں درج ہے وہ صحیح ہے کہ ملزم یہ یہ جرم
 و بابت کیا تھا کہ آیا اگر وہ یہ بیان کرتے تو وہ تاج سے محفوظ
 رہ سکتا اور یہ کہ اس کو یہ اظہار دلا گیا تھا کہ اگر وہ ہر امر کا اظہار
 کرے تو وہ رہا کیا جائے گا اور یہ لکھنؤ میں تائید کیا گیا
 کیا تھا۔
 سوال یہ ہے کہ کیا یہاں مذکور قابل ادخال شہادت سے پہلے دلائل

جسکے متعلق بیانی کیا جاتا ہے طرہ سے کہیں کی تلاش کے
 بلائے کی تلاش کے مکالم پر چند ہمسایگان آئے یہ تسمول
 دو بچوں امرت لال اس کے جوابی بیانیہ تھا اور ہمدیو بسوس
 جو دو گارہ بیانیہ تھا اور ایک شخص دنیا بند ہو سکر کے جس کے
 اپنے آپ کو بطور ایک کاشتکار کے ظاہر کیا تھا لیکن جو ان اشخاص
 میں سے ایک شخص معلوم ہوتا ہے جنہوں نے بعد کے واقعات میں
 نمایاں حصہ لیا تھا اور اس نے اپنے آپ کو بطور ایک ٹھاکر کے
 ظاہر کیا تھا۔ اس اشخاص کے جمع ہونے کے بعد طرہ سے ایک نسبت یہ
 شہود تھا کہ وہ کالی کمار اور مدار کے خلاف عداوت رکھتا تھا
 مکالم میں طلب کیا گیا تھا۔ یہ اس شخص کے بعد جبکہ کالی کمار
 بازو بار پر حملہ کیا گیا تھا علی الصبح کا واقعہ تھا اور شہادت یہ ہے
 کہ وہ لاش کے پاس لایا گیا تھا یہ کہ اس پر لرزہ طاری ہو گیا اور
 وہ زور ہو گیا تھا اور مشکل بات کر سکتا تھا یا کہہ سکتا تھا
 کچھ عرصہ بعد جب اس سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ اس کے متعلق
 اس کو کیا معلوم تھا تو یہ خیال کیا گیا ہے کہ اس نے یہ کہا تھا کہ وہ
 کہہ نہ سکتا تھا۔ بالآخر اس نے اپنے آپ کو علیحدہ مقام پر
 لیٹنے کی استدعا کی اور یہ کہا کہ اس کے بعد وہ اس واقعات کو
 بیان کریگا جن کا کہ اس کو علم تھا۔ اس پر وہ اسکو احاطہ کے
 کسی دوسرے حصہ میں لیکے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ بانالی
 بسوس نے کہا کہ بالادینا بندھو ٹھاکر موہندرا یا تھہ بسوس دلو
 بسوس امرت لال باسوادہ شاید ایک دادو دگر اشخاص کے
 رو رو اس نے یہ اقبال کیا کہ وہ دگر اشخاص کے ساتھ جن کے
 ام اس نے تھے متوفی کے قتل سے تعلق رکھتا تھا۔
 اس اقبال میں کی نسبت ان گواہوں نے اظہار دیا ہے جن
 کی شہادت کا ذکر ذیل میں ج نے کیا ہے۔ طرہ سے کہیں کی تلاش کے

اور کاس کے حالات کی تحقیقات کی سرست نمایاں ہوئی
 تو یہ خیال لڑا جاتا ہے کہ وہ جسٹس کے دوہرہ قانون تھا
 اشخاص وہی شخص ہیں اور اگر وہ گارہ بیانیہ طرہ سے کو یہ
 یقین دلائے کہ اگر وہ ہمارا اکشتا دے کہ وہ وہ را کیا
 جائیگا اور اس یقین کی سادہ پروہ کوئی بیانیہ کرے تو
 بیان مد کو جسٹس حکام وہ جو ملہ صدر نا قابل احوال تھا
 ہے ایک مائل بیان جو بعد میں کسی محرم کے روبرو
 کیا گیا ہوا اس کے بعد اس سے انحراف کیا گیا ہوا قابل
 احوال شہادت ہو گا اگر اس کے یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ
 امرت لال کے دل پر پیدا ہوا تھا کلتی راع ہو گیا تھا۔

استصواب و حداری محاسبہ شش ج فریدیہ یوزہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۸ء
 منجانب طرہ۔ بالواتو لیا حین بسوس۔

منجانب سرٹریٹر آر۔ ڈیٹی لیگل ریسرچر۔

جسٹس جینڈرسن۔ یہ استصوابہ ذیل میں سن فریدیہ
 کی جانب سے ایلم مقدمہ میں کیا گیا ہے جس میں جینڈر گولڈا پر
 قتل و زور ساریش کے الزامات عائد کیے گئے تھے اس میں
 شہادت میں تھے کہ توئی کالی کمار اور مدار کسی ثالثی میں غمگین ہو
 گئے تھے اور وہی رات کو کالی کمار اس کے وقت راستہ میں
 قتل کیا گیا تھا اور اس واقعہ کا بیان یہ تھا کہ طرہ سے وغیرہ نے اگر یہ
 اس کے حملہ کیا کہ وہ مدان کے ایک جند سے گذر رہا تھا
 اس کو سمجھو لیا اور یہ کہ اسے آپ کو تم سے ترس ہو گا
 اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں اس کے بعد اس کے ملک تھا وہ
 اس کے قتل سے متعلق تھا اس نے اس پر حملہ کیا تھا اولی امرت لال

اس کے بعد یہ لکھی ہوئی ہو گیا۔
 نام کے صاحب شہادت لکھنے والا ایک اقبال ہے جو ہم پر ہے

تہا را۔ ہاں سنا کہ یہ ظاہر کیا جا کر کہ اگر اس طرح کے
 دل میں اس کے پیچھے سے دیکھتے ہیں تو اس کے دل میں
 کہ کیا ہے نہایت چھپا ہوا۔ رد اقبال کر کے کہ قتل کی طرف سے
 بالکل بنا کر پھانسی دیکھ کر اس کے سامنے پروردگار کیا ہے۔
 اس امر کی نسبت یہ دیکھ کر اس کی کوئی چیز نہ ہو۔ یہ حال ہے
 نہ کہ اس کے پاس جو یہ ہو سکتا ہے اس کی شکل ہے کہ اگر اس کے دل میں
 دیکھتے ہیں جو اس کے دینا ہے وہ دیکھتے ہیں یہ چلا اقبال کر کے
 دیکھتے ہیں یہ بات غیب کی ہے تو ترغیب دہانہ کوئی ہے کہ اس
 اقبال دیکھ کر اس کے سامنے جو اس کے سامنے دیکھتے ہیں۔

اس دیکھ کر اس کے سامنے یہ خیال ہے کہ اس کے سامنے یہ چاہتے
 اور اس کے سامنے یہ خیال ہے کہ اس کے سامنے یہ چاہتے
 اس کے سامنے یہ خیال ہے کہ اس کے سامنے یہ چاہتے
 اس کے سامنے یہ خیال ہے کہ اس کے سامنے یہ چاہتے

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ
 لائسنس مہر چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ

ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ
 لائسنس مہر چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

نہ ہر دور ۲۹ باتیں ۱۹۱۱ء ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء
 اجلاس میں لائسنس ہائیں اس کے چھپ چھپ و مہر چھپ

ملک معظم
نام
نیشنل جیڈرا
(کاگنہ)

احکام شرعی ہے جو دفعہ ۲ قانون شہادت میں پائے جاتے ہیں جن میں حکوم ہے کہ اقبال شخص ملزم کو مقدمہ فوجداری میں اس صفت میں واقعہ متعلقہ نہیں ہے جبکہ وائیل عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی (ن) ترغیب یا دہلی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے اراہے ملازم کہتا ہو اور عدالت کی رائے میں اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا ہونے کی وجہ پائی جائے کہ اگر وہ ایسا اقبال کرے گا تو اس مقدمہ میں جو اس پر سر دست کیے فائدہ حاصل ہو گا یا کسی بیج کی حرامی سے بچ جائے گا جسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے ملزم کافی وجہ ہی جو اس کیلئے یہ خیال کرنے کیلئے مناسب معلوم رہی کہ اس کو مقدمہ میں کوئی فائدہ ہو چکا اور سوال جو میرے خیال میں کینفدر شکل معلوم ہوتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ آیا ترغیب ایسی ترغیب تھی جو کسی شخص ذی منصب کی جانب سے دی گئی تھی۔ ملزم کی جانب سے دینے والے نے یہ ظاہر کیا ہے کہ سبب انتشار دعوہ مذکور بانی نیابت اور مدعا پر نیابت دونوں اشخاص ذی منصب تھے قانون شہادت میں شخص ذی منصب کی کوئی توفیق درج نہیں کی ہے۔ الفاظ مذکور کی تفسیر گلستان میں کی گئی ہے اور میرا جو تعلق کیا گیا ہے حسب ذیل ہے کہ کیا اشخاص ذی منصب اس معاملہ میں دست اندازی کا اختیار تھا جس حد تک کہ ملزم کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ اشخاص یا ان میں سے چند اشخاص جس سے اس نے یہ سوال کیا تھا کہ آیا اگر وہ سچ بیان کرے تو وہ تباہ سے محفوظ رہے گا اشخاص ذی منصب تھے لیکن ہماری جانب سے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس نے کیلئے کافی ہو گا کہ وہ اشخاص

ذی منصب تھے میرے خیال میں ایسا ہی ہوتا ہو مدعا پر نیابت کی حیثیت اور اس حصہ کا لحاظ کر لے ہوئے جو وہ مل کے حالات کی تحقیقات کر لے میں لے رہے تھے مقدمہ ہذا کے واقعات کا بنیاد ملزم میں اپنے آپ کو مقدمہ ہذا کے واقعات تک محدود کرتا ہوں یہ قرار دینا چاہیے کہ ان کو اشخاص ذی منصب خیال کرنا چاہیے۔

اس کے بعد سوال یہ ہے: کیا مقدمہ ہذا کے واقعات کی بنیاد پر ترغیب ان دو اشخاص میں سے دی گئی تھی جو اشخاص ذی منصب قرار دیے کسی کی جانب سے دی گئی تھی؟ میرے خیال میں یہ ظاہر کرنے کیلئے کافی شہادت موجود نہیں ہے کہ ترغیب بانی نیابت امرالال باسو کی جانب سے دی گئی تھی لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ ایسی بالکل کافی شہادت موجود ہے جس کی بناء پر ہمارے لئے یہ قرار دینا جائز ہو سکے کہ ترغیب دینا بندھو وغیرہ کی جانب سے دی گئی تھی جن میں میری رائے میں ہمارا دلجو اس مدعا پر نیابت ہوا ہو گا اسلئے میں یہ قرار دیتے ہیں کہ میری رائے میں مدعا پر نیابت وغیرہ کی جانب سے دی گئی تھی اور یہ کہ مقدمہ ہذا کے حالات کے لحاظ سے مدعا پر نیابت ایک شخص ذی منصب تھا اسلئے میرے خیال میں اقبال حرم جو ملزم کی جانب سے اس وقت کیا بیان کیا گیا ہے سبب اس کے یقین دلا گیا تھا کہ وہ شلی سے محفوظ رہے گا دفعہ ۲ قانون شہادت کے احکام کی بناء پر قابل افعال شہادہ تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو وہ اصل وجہ باقی نہیں رہتی جس سے اس پر تعلیم حج لے مقدمہ ہذا عدالت ہذا کے سبب دیا تھا۔

یہ صحیح ہے کہ وہ اقبال جرم موجود ہے جو ملزم نے محسوس کیے رو بہ دیا تھا۔ وہ ایک مخوفہ اقبال جرم تھا اور وہ قابل افعال

دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری استعمال یا سکورت کے احکام کی عین سے پیش کرتا ہوں۔ اس منصوبہ کا ایک فقرہ بالحدیب ذیل ہے:

اگرچہ قہرے ہو داسر اہم کا اطمینان ہو اسے کہ بر ذیل لازم ملے

جہلک دار کیا تھا میں جو ری کی اس رائے کو قبول کر سکتا ہوں کہ اس معاملہ کے متعلق شبہ ہے بین و علم جج کا منشا یہ سمجھنا ہوں کہ اگرچہ وہاں کو اس اہم کا اطمینان ہوا تھا کہ بر ذیل لے صرب لگائی تھی اہل جو ری کو لفظ اہم اس معاملہ کی نسبت شبہ تھا اور یہ کہ وہ یہ کہنے سے قاصر تھے کہ شبہ مذکور اس میں تھا۔ اس لئے وہ مقدمہ کے اس جزو کی نسبت یہی رائے قبول کر سکتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے جسے دل کہا تھا۔ لیکن جو ری نے یہی قرار دیا تھا کہ اس امر کا منشا شبہ ہو دہا تھا ان دونوں جوان اشخاص نے کسی نیت خستہ کی شیرفت میں عمل کیا تھا۔ میں اسکو ظاہر شہادت خیال کرتا ہوں۔ میرے خیال میں مسلمہ باتوں اس خیال کے بالکل متناقض ہیں کہ ان دونوں جوان اشخاص میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کی نیت سے ناواقف ہو سکتا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اس نتیجہ کی وجہ بتلائی ہیں اور حسب ذیل بیان کیا ہے:

رائے یہ ہے کہ لازم بر ذیل صاف طور پر دفعہ ۱۱۴ مجموعہ ضابطہ ہند کے تحت عمر ہے اور اہل جو ری کی رائے خلاف شہادت ہے کیونکہ انہوں نے کسی شخص کو بھی ایک سکیں جرم کا محرم قرار دینے میں تامل کیا تھا۔

مگر کیا سب سے لائق کوئس نے یہ بحث کی تھی کہ لفظ اہم ضابطہ کے جسکے موجب پر ذیل لکھا مارا زودار کے متعلق رائے دی گئی تھی اور لفظ اس امر کے کہ ذیل جج نے اس سے اختلاف کیا تھا اور مقدمہ تحت دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری پر لکھا

تھا عدالت ہذا شہادت کا اہل نہ کر سکتی تھی اور یہ قرار دینا تھی کہ پر ذیل لکھا مارا زودار کے متعلق کوئی شخص کوئی دیا تھا ایک شخص اس امر کے اس منصوبہ کا لفظ لکھا تھا چاہئے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت نے اس امر کو مستعملی ذیل جج نے جو ری کی رائے قبول کر تھی ایسی حالت میں میرے خیال میں ہر کو اس سے متعلق اس سوال پر غور نہ کرنا چاہئے۔ میرے لئے اس امر کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا اس منصوبہ پر یوں تحت دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس امر کی تحقیقات کرنی چاہئے کہ آیا لازم بر ذیل نے جہلک دار کیا تھا کیونکہ امر اس منصوبہ کے لفظ کا لفظ کر کے ہوئے میری صاف طور پر یہ ہے کہ میں ایسا نہ کرنا چاہتا ہوں جو ری نے یہ نتیجہ کی تھی کہ اس امر کا منشا تو تھا کہ آیا یہ پر ذیل نے ضرب لگائی تھی اور ذیل جج نے مقدمہ کے اس جزو کی رائے جو ری کی رائے کو صاف طور پر قبول کیا ہے۔ اس لئے میرے خیال میں عدالت ہذا کو اس امر پر غور نہ کرنا چاہئے۔ مقدمہ کے اس جزو میں شامل ہے۔

میں اس مسئلہ پر میں جس امر کا فیصلہ کرنا ہے وہ صرف یہ کہ آیا ذیل جج اس نتیجہ پر پہنچنے میں حق بجانب تھے کہ مسلمہ واقعات اس سوال کے بالکل متناقض تھے کہ ان دونوں اشخاص میں کوئی بھی اپنے ساتھی کی نیت سے واقف ہو سکتا تھا اور میں نے مقدمہ کے اس جزو پر اس فرض پر کہ ان دونوں اشخاص میں سے جو موجود تھے ایک نے جہلک دار کیا تھا اور اس جزو میں سے نوکر یا چاہئے کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ان دونوں اشخاص میں کسی شخص نے جہلک دار کیا تھا مقدمہ کے اس جزو کے متعلق ذیل جج نے جو ری کو حسب ذیل ہدایت دی تھی: دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ ہند کی رائے جب چند اشخاص اپنی اس نیت کی

معاذہ کو لوکل گورنمنٹ کے سپرد کر سکیں جس کو تحت باب ۲۹
جمہوریہ ضابطہ فوجداری اعتبار حاصل ہے۔ مثل واپس لگائی۔

پانچویں درجہ لالہ پور

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۰۱۱ باب ۱۱ مسئلہ ۱۰۰ فصلہ ۲۹ راج

باجلاس سرحدی لالہ پور چیتا جس۔

گنیشی لال قیدی مسائل بنام ملک منظم منقول علیہ۔

جمہوریہ تعزیرات ایکٹ ۴۵ باب ۱۱ دفعہ ۱۱۱۔ مال مرقہ
لہذا جو جیمپر میں جیتا استخا ص کے مشترکہ قبضہ اور ملازم
کی نگرانی بن پایا گیا ہو۔ قیاس۔

کچھ شیشائے مرقہ ایک پیشی کے جیمپر سے سراہ

ہوئی تھیں عین بہائیوں کی ملک تھا جن میں سے ملا

سب سے چوٹا تھا اور جو ایک ملازم کی راست نگرانی میں

تھا ملازم ایک ایسے مقام پر رہتا تھا جو جیمپر سے

تین میل کے فاصلہ پر تھا اور وقتاً فوقتاً اس مقام کو

جاتا تھا۔ قرار پایا کہ ان حالات میں یہ نہ کہا جا

تھا کہ شیشائے مرقہ ملازم کے قبضہ سے برآمد ہوئی تھیں

اور ملازم تحت دفعہ ۱۱۱ جمہوریہ تعزیرات کی باب ۱۱ اس

کے خلاف تجویز ثبوت جرم صادر کیا جاسکتی تھی۔

درخواست تخریج دفعہ ۲۳۹ جمہوریہ ضابطہ فوجداری بغرض نگرانی

حکم مقدمہ سیشن راج حصار مرقہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء مشورہ سیم

حکم مقدمہ جیمپر درہ اول گڑ گاؤں مورفہ ۶ اکتوبر ۱۹۱۹ء

منجانب سائل۔ ڈاکٹر گوکل چندر سنگ، انڈسٹریل ٹیکنالوجی

فصلہ سائل گنیشی لال کے خلاف جیتا شیشائے مرقہ یعنی

دو پڑھی کیتیلیان جو ایک شخص وزیر کی ملک تھیں عرصہ کے پہلے

گنیشی لال
نام
ملک منظم
(لاہور)

تہیہ جو ایک شخص کہا، رام کی ایک بھاری مثل سے مراد ہے
انہو لال موہر سنگ کی ملک ہے۔ یہ یا تھی سے لینے کی اسے تجویز
ثبوت جرم صادر کیا جی تھی حاکم اوپن جو وزیر اور گہا سی رام
کی ملک تھیں ایک نوٹ میں پائی گئی تھیں جو ایک سرسبز پھول
میں واقع تھا اور اسی طرح کوٹھی مذکور کے چند برتن ہی باقی
لگے تھے در کوٹھی مذکور کے بقیہ برتن ایک مکان واقع ایوانی
سے برآمد ہوئے تھے۔

سائل ریواڑی میں سکونت رکھتا ہے اور نوہر نامزد کہہ لاکھ
سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک موضع میں واقع ہے۔
"نوہر" جو چار جمع کرنے اور راجی مویشی یا نہ ہونے کیلئے لگایا
کیا جاتا ہے ایک ملازم سی پوسا کی نگرانی میں تھا جس طرح
کہ سیشن راج کے فیصلہ سے ظاہر ہوتا ہے ایک بدنام شخص ہے
اور خود اپنے مکان میں کچھ مرقہ شیشا رکھنے کی باتہ اس
خلاف تجویز ثبوت جرم صادر کیا جی ہے گنیشی لال "نوہر" کا
کاٹکار نہ تھا اور وہ وہاں سیشن میں تقریباً تین میل سے جاتا
تھا۔ یہ صحیح ہے کہ وہ اس کا ایک مشترکہ مالک ہے لیکن مشترکہ
خاندان کے دیگر ارکان ہی یعنی اس کے دو پڑھے بہائی اور
حالاً ایک قریبی رشتہ دار ہی مشترکہ مالک ہیں۔

بلحاظ اس کے کہ گنیشی لال مال کی برآمدی کے وقت "نوہر" کا
نگار کار نہ تھا یہ کہ پوسا جو ملہ طور پر مال مرقہ کا لینے والا
اس جرم حقیقی ہے۔ رکھتا تھا اور یہ کہ سائل ان میں بہائیوں
س سے جو مشترکہ خاندان کی کامل حادہ کے مشترکہ مالک
ہیں سب سے چوٹا بہائی ہے میں اس سے اس مال کا
متعلق کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ "نوہر" سے راکہ ہوا تھا۔
ذیل سیشن راج نے تجویز ثبوت جرم محض اس امر سے کی

۴۷۲

ملک معظم
نام
کالے
والا (د)

نے کیا تھا ایک طویل مفصل اقبال جرم کیا یہاں مغل اڈا کوں
کے جس کا اٹھ کر دیکھا گیا ایک قاتل ڈاکہ تھا کی بابت
کا اٹھ کر دیکھا گیا ایک قاتل ڈاکہ تھا کی بابت
ہے کہ کسی ہمسایہ چلیں شخص کی شہادت کوئی اہمیت رکھتا ہے یا نہ
رکھتا ہے اس خیال میں برصغیر کے اقبال جرم کی باخ نہایت مکمل
مفصل اور لطیفان بخش طریقہ سے جو ممکن تھا ایک ڈیڑھ گھنٹہ
جو دہری ہریال سنگ کو مقرر کر کے لگائی ہے تاکہ وہ پولیس انسپکٹر
ایم جی ڈی اے کے حوالہ جتانے والے ڈاکوں کے مقامات پر چلیں
جس کا دعویٰ یافتہ نے کیا تھا اور جو کچھ وہ کہتا ہے اور کرے
انکو نوٹ کریں اس مفصل چارج کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریفیج کا اقبال
جرم بالکل صحیح ثابت ہوا ہے وہ کسی معاملہ میں ہی جھوٹا
نہیں پایا گیا اس خاص ڈاکے سے متعلق وہ صریحاً بیان
کرتا ہے کہ کالے عرف راتی ڈاکوں میں کوئی شخص نہ تھا اور
وہ اس سے واقف نہیں ہے۔ اگرچہ جیل میں اسکو تباہ
کرنے سے قاصر رہا ہے کسی امر سے اس کے مابین سازش ظاہر
ہوئی ہوئی کیونکہ کالے عرف راتی ماہ مارچ ۱۹۴۷ء میں دہلی
میں ریفیج کی گرفتاری کے چند مہینے قبل گرفتار کیا گیا تھا اور
اس کے خلاف جو بیرون جرم صادر کی گئی تھی۔

اگر یہ فرض کیا جائے کہ ڈاکہ کا مقدمہ زیر بحث بین اہم خاص
اعراض کا ٹیبل اور دو دیگر گواہوں کی شہادت شرافت کیساتھ
اور ساتھ ہی ساتھ ریفیج کے بیان کی تردید کی شہادت کے
ساتھ جسکی اس وقت ایک ان تینوں مقدمات میں تاہم
ہوئی تھی اس وقت زیر بحث تھا تو اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا
کہ پولیس مقدمہ عدالت میں روانہ کرنے کے قبل نہایت سلی
کرئی اور یہ بالکل یقینی ہے کہ مقدمات چالان نہ کرتی۔

اسی طور پر اگر اس وقت جبکہ مشنر ہوا اپنا فیصلہ تحریر کر رہے
ہے اس کے روبرو یہ بیرون شہادت موجود ہوتی تو یہ امر اگر
اسلب نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اس ریمارک میں زہیم کرتے
جو انہوں نے اس میں کیا تھا یعنی اسلئے میں شہادت نہ دے گا
بلکہ اصل شہادت کے قبول کرے یہ راجح ہوں۔

بے شک اب یہی یہ نہیں کیا جاسکتا کہ شناخت اصلی نہ تھی
لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ یہ امر یقینی ہے کہ اکثر عدالتیں
اس حالات میں کم از کم ملزم کو شبہ کا فائدہ دینے کا فیصلہ کرتی
اسلئے میں اس کے پاس مقدمہ کی مثل اس استدعا
کے ساتھ روانہ کرتا ہوں کہ آپ مقدمہ ملک معظم نام کا
عرف راتی عرف مشنر کی مثل کا معاملہ کر کے اگر آپ اس سے
متفق ہیں تو اسکو واجب التقیم ہائیکورٹ میں بدین طریق
روانہ کریں گے کہ مزاح کالے عرف راتی کی نسبت ہر ادراک
ہے منسوخ کی جائے اور یہ کہ وہ فوراً آزاد کیا جائے۔

فیصلہ یہ درخواست مشنر راج میرٹھ کی جانب سے پیش
کی گئی ہے جس میں مجھ سے ایک تجویز ثبوت جرم کو حاکم مشنر
نے صادر کی تھی اور جسٹس بنگلے نے بحال کی تھی اس بنا پر
منسوخ کر سکی اسلئے ایسی گئی ہے کہ کچھ مواد جس کا ذکر ٹریل
محضر میں تو عدالت میں ہوا تھا مجرم کی حریت کے متعلق شبہ ہی
یہ ایک ایسا معاملہ نہیں ہے جس میں یقیناً نگرانی فور
کر سکتا ہوں، اگرچہ خود وہ حکم صادر کر چکا ہے اور اس کے
خارج کیا گیا تھا میں اس کی تجویز ثبوتی نہ کر سکتا تھا اور
میں عدالت نے اس کے کسی وہ سرسری جج کے حکم کی تجویز ثبوتی
نہیں کر سکتا اس معاملہ میں نگرانی نہیں ہو سکتی۔
میں ٹریل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس واپس کرتا ہوں تاکہ وہ

صفحہ ۴۳

کی اس بات پر تامل کی مانتہ مستر لوگ اور سامان کے مالک
اور دیکھنا اور اس کی گورہ سلیمانہ کے ساتھ دیکھنا ہوتا ہے۔
نہایت اچھا اور پیش اس کے بلو کی اچھی کیفیت ہے۔
اگر لاکھ لاکھ کے اور میان اور تار شاہ ۸۵ لاکھ مال کے
سندھ کے ملک کے باران کی ایک اور وجہ ہے جو جس کے لئے
نہایت بڑی اور باغیچوں کے فلاح کے لئے جو لاکھ لاکھ ہوتا ہے
کے وہ اور اور ان کے لئے لکھ لکھ تھوڑے ہیں اگر وہ مالکوں کے
مال پر لکھ لکھ ہوں پچھلے لکھ لکھ مال کے لئے لکھ لکھ
مالوں کی کسی قسم کے فلاح کے لئے وہ مال کی مانند
مال کے لئے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
میں نے ایک فیسیسری تعلق قائم کی تھی۔ کیا اس امر کے
تعلق کوئی معنی یا صریح معاہدہ موجود تھا کہ لالہ اور
اگر لالہ کے معاہدہ کے لئے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
جائیں ۹۔ جو تہی تہی صوبہ دہلی ہے کیا معنی علیحدت
نہیں کر سکتا کہ ان دلال کی بنا پر جو اس نے یونان تجارت
کے روبرو تہی تہی ہے اور کسی وقت باغیچوں کا ہر نہ ہو سکی
نسبت اس کے عمل کی بنا پر وہ معاہدہ کے لئے لکھ لکھ لکھ لکھ
سرنائے شہادت مجھے اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی تامل
نہیں ہو گا کہ معاہدہ تھا بمقام بلو واسطہ معاہدہ تھا کہ اس
حاصل بازار کی ایک نہایت مشہور خصوصیت ہے اور یہ کہ ان
سے بازار کا ایک رواج متعلق ہے جس کے بموجب دلالوں پر
معاہدہ کی تعمیل کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ان کو معاہدہ
کے لئے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

ایک معاہدہ تھا جس کے لئے اس امر کا طریقہ بیان ہوتا ہے کہ اگر لالہ کو
کے معاہدہ کو اس رواج سے زیادہ نہیں پہنچ سکی نسبت اس
جو ہر کسی کے لئے ہے میرے حسب طریقہ بیان یہ بتا دیا گیا کہ
کہ ہر معاہدہ کے لئے ہے کہ معاہدہ کے لئے وقت شہادت لکھ لکھ لکھ لکھ
میں بتا دیا جائے اور باغیچوں کو مستر لوگ کا نام بتا دیا جائے
نہایت قرار دیتا ہوں کہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس رواج کے
موسم یہ اور ہر معاہدہ ہے۔ دو گواہوں کی شہادت کے ذریعہ
پر ثابت کیا گیا کہ ہر معاہدہ کے لئے بعض اوقات اس وجہ سے
موجود ہیں ہر معاہدہ کے لئے فرقہ بین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ نام ظاہر
کئے جائیں ملک اس وجہ سے ظاہر ہیں کہ دلالوں
کی جانب سے بلا واسطہ معاہدہ کی موجودگی ہوئے بلکہ ایک یا
دوسرے طریقہ کو دوسرے معاہدہ نہیں ہوتا اور وہ ان دلالوں
کی ذمہ داری کو لپک کر تا ہے جبکہ یا اصل اور حالات سے وہ
واقف ہو گیا جو بہتر حیثیت رکھتے ہوں۔ معاہدہ معمولی طریقہ پر
کرنے یعنی معمولی خرید و فروخت کی دستاویزات دینے کے بجائے
معاہدہ ایک دوسرے طریقہ سے ختم کیا جاتا ہے جس کے بموجب
دوسرے طریقہ کا نام معاہدہ میں دینے نہیں کیا جاتا ہے۔ وہ
کسی خاص غرض کے لئے کیا جاتا ہے۔ مجھے اس میں کوئی
شک نہیں ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ باغیچے سے مستر کی کا نام
ظاہر کر کے خواہش نہیں کی جاتی۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا
یہ امر نہایت اعلیٰ ہے کہ اس قسم کے معاہدات رواج کے لئے
سے معاہدہ سے کوئی خاص لالہ متعلق کرنے کے لئے لکھ لکھ لکھ لکھ
بھر دلال کی ذمہ داری کے لئے لکھ لکھ کوئی دوسرا خاص لالہ
نہیں ہے جو پیش کیا جاسکتا ہو یہ ایک ایسی خصوصیت ہے
جیسا کہ لالہ پورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کئی باناروں میں نہایت

صفحہ ۳۶۵

100

[illegible]

ایک امر تو نے پہ لیکیں تحقیق محکمہ آمدنی کا
 حال کیا ہے معاہدہ میرے الیٰ ذکر کر کے یہ بدوار بن گیا ہے اور ان
 کی ہنگامہ ہمت میری بات دلا کر کہ وہ دلا کر
 کیا ہے جس شخص پر بانیان و اس کے دیگر سیکڑے ہیں
 شخص کا نام معاہدہ میرا ہے وہ ہر حال میں
 وہ دوسرے فریق کے نام سے یاد دلا کر ہیں مگر ان کے
 ہیں اور ان کے ہاں معاہدہ میرا ہے کہ وہ دلا کر
 فریقوں کے دلا کر یا غرض ان کے ہاں معاہدہ میرا ہے
 ان کے ہاں معاہدہ میرا ہے اس واقعہ کے بدلے میں لیا گیا
 کہ ان کے معاہدہ کے تحت الیٰ امر ہے کہ ان کے معاہدہ
 کے دہن میں دلا کر یا غرض الیٰ امر ہے۔

سہم مقدم و غیر سہم سادہ۔ یہاں ہم غنیمتیں جو پہنچیں ہوتی ہیں
 ان سے لے لیا گیا ہو۔ یہاں مال و حدود سہم مقدم کہے نہ گئے کیا
 ان میں جو سہم مقدم کی جانب سے قبضہ کے لئے
 رہا ہے وہ اور ان کا قابلِ مذہب پرانی ہوتا ہے۔

اگر سہم مقدم کے لئے دگری سلام کی تمہیل یہ کوئی سہم
 کہ جس سے مال کی تہجیر کا کیا یہ مقدم ترین سادہ مرید ہیں
 نایا گیا تھا سادہ و حدود کا قبضہ حال کیا تھا اس کے لئے تہجیر
 تھے کیا دگری سلام کی تمہیل یہ اسی سادہ و حدود کا قبضہ تہجیر
 جس کا تہجیر سادہ و حدود کا قبضہ حال کیا تھا اس کے لئے تہجیر
 اور تہجیر مقدم کے تہجیر سادہ و حدود کا قبضہ حال کیا تھا
 اور علی سید اللہ اس سادہ و حدود دگری کے لئے اس سے تہجیر کا قبضہ
 اپنے دگری کا قبضہ کر کے اس سے سادہ و حدود کا قبضہ کیا کر کے
 سادہ و حدود کے قبضہ سادہ و حدود کا قبضہ دلا گیا ہے۔
 قرار دیا گیا کہ اس کے لئے تہجیر سادہ و حدود کا قبضہ کیا کر کے
 دگری کو اس کے سادہ و حدود کے قبضہ جس سے اس سے تہجیر کا قبضہ
 حال کیا دگری کے قبضہ کوئی حق تھا۔ اس لال سام سنگھ لال
 اٹلی لال سنگھ لال کا قبضہ ۲۳۵ کی تقلید کی گئی۔

مراجعہ ثانی شمار میں دگری صدر دگری صدر سہم سہم سہم
 ۱۰ اگست ۱۹۲۳ء میں دگری صدر دگری صدر سہم سہم سہم
 سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 منجانب مراجعہ دگری صدر دگری صدر سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 پر شاد اوایا دہیا۔
 منجانب مراجعہ علیہما باپو پار سے لال منجری۔

فیصلہ۔ مراجعہ ثانی میں سوال یہ ہے کہ آیا دگری صدر دگری صدر علیہما
 جو ایک سادہ دگری رہن کے تحت جس کے علیہما مراجعہ ثانی میں

حال اور شمار علیہما کیا ہے۔ اگر سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 دگری صدر دگری صدر سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 کو سہم
 نے اسے سہم
 دگری صدر دگری صدر سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 قریب مقدم اس مالش کی قریب تہجیر سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم سہم
 مقدم سہم
 مالش میں تہجیر سہم
 کو سہم
 او سہم
 سہم
 جو دگری علیہما کے قبضہ میں ہے۔

اس لئے سہم
 اور علی سید اللہ اس سہم
 اس کے رہن کا قبضہ کر کے اس سے سہم
 سے قاصر ہے اس کو جان دلا دینا نہ کہ اس کو لانا چاہیے۔
 حالات بہت ہی سہم
 میں مراجعہ سہم
 اس سے سہم
 صورت میں سہم
 کو جان دلا دینا نہ کہ اس کو لانا چاہیے۔

دگری علیہما یہاں مراجعہ ثانی کیا ہے اور تہجیر سہم
 اس کی جانب سے ہے وہ یہ ہے کہ اس کے لئے مال سہم
 بحث عدالت ہذا کی ایک نظریہ مقدمہ عدالت لال باپو پار سے لال منجری (۱۰)
 بالکل تابع ہے۔ مقدمہ مذکور مقدمہ سہم

12

مراجعہ : مدنی علیہ السلام - مرقیہ علیہ السلام

185

تہا کہ جس ہفت کسا کہ مدعی کے کچھ بیوی بیٹی منبرا دست پرارتہ لالہ
کیا تھا۔ دوسری نقابلی نیرائی نہ تھا۔

مجھے اس راستے سے کلیہ اتفاق ہے مگر ذیل کو رٹے
سے قائم کر لی۔

و دعویٰ صادق و برحق تقدیر کو اس بنا پر مکرر اغلاط
کرسکی ایک کوشش ہے کہ دگری شہادت کے اندھا کہہ دے جس سے
اصل کی گئی تھی۔ بیسہ فریب کی نسبت اصل قبل ازین فیصلہ
کیا گیا ہے میری یہ رائے ہے کہ بیانات مسدود و معرعی دعویٰ
کی بنا پر دعویٰ قابل رد کی نہیں ہے۔

مرا مقصد غرضہ شہر کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرافعه اولی و لیونی

مهر خاوری ام با تبه ۱۹۲۲ هجری قمری ۲۲ و ۲۳ شهریور ۱۳۰۱
بابا بلاش حسن سهر استویش گنجی نانکس و سهر استویش

را جانی تہہ ہر پیر کی وید پو کر گیا نام کالی پر اسنا چتر جی - و گردیدار
مرزا قوام - و گردی - مرزا قوام -
مرزا وعدہ علیہ -

۱۸۰۰ء کی جنگ میں شکست کے بعد، برطانیہ نے شمالی امریکا میں اپنی فوجیں واپس لے لی تھیں۔

در فرار است که هر دو می سازند روی خود و در خواست مال که بر اساسا

وہ خواہش ہے کہ اس کی طرف سے

ایک پادشاہ کا ایک درجہ تھا جس کو شہنشاہ کہتے تھے۔

حضرت کے قتل کی آواز کا جھونکاں رونا سنا جس میں اصل یہ

عبدالرحمن بن علی نے دینی حکم صادر کیا جو اس وقت تک جاری رہا جس وقت تک کہ اس کا
دفعہ استیصال ہو گیا اور اس کے بعد اس کا ذکر کیا گیا اور اس کے بعد اس کا ذکر کیا گیا

۱۰۰۰ کیلوا گرام، اس کا وزن پانچ گنا تھا ایک ماہی مچھلی
 جو اس کے وزن سے تین گنا تھا عاید کر کے اس کے لئے ایک

شہزادہ اور شاہزادہ کے لئے جو کچھ لکھا ہے اس سے مراد وہ ہے جو
ملا ہے۔ اور اس میں بھی لکھا ہے کہ اس کا نام ہے۔

[illegible]

اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس کا دل بے اختیار ہو گیا ہے تو اس کو یہ یاد دلانی چاہیے کہ یہ حال فوری طور پر ختم ہونا چاہیے۔

[illegible]

۱۰) نہ بزرگ اقدار سے نہ ہوا فلان میں زیادہ ساعت اس پر ہزار
کے احاطہ کیا آتھن سناٹا ملے گی دوسری میں غلام مستحق ہو رہی

میں سمجھا ہوں کہ تم کی کہ وہ ایک ایسی کارروائی ہے جو ہر آدمی کو

[illegible]

تاسا جوئی تری، ورجا سہ سہ لہو پاکیا کی وکیلا درجہ است سہ

[illegible]

۳۶ نمبر کے لئے - تکریم و نماز گاہ تمام جہاں میں
۱۲۵۰ھ کے لئے - ۱۲۵۰ھ کے لئے - ۱۲۵۰ھ کے لئے

[illegible]

راہ نارائیک
بنام
سرمہی
(الہ آباد)

مراۃ نمبر اس بار آمدن دزدیا چھاپی ہوئے کہ اس پر اس کے تحت جس کی
اس سے دینا سدا نا ان کی ہوتے حال کے دیکھا لونی حق حال اس
ہے۔ دعویٰ علیہ کی بنیاد تھا اور خارج دوا چاہیے تھا۔ اس لئے
ہم مراد منظر دیا تھا اسے تھوڑا کر کے دیا۔ مسودہ اور مہمہ کا
دعویٰ مشکل تھا کہ جس کے خارج کر لئے ہیں۔ مراد نہ لکھا گیا
چھپت کو رٹا کو سر سر ہمس

مراۃ تالی دیوانی

نمبر قریب ۱۲۰ بانہ ۱۹۱۲ء منصفیہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء

ماہ بلس۔ مسٹر جسٹس برٹ

ارندو۔ مدعی۔ مرافق۔ بنام مدعی۔ اے۔ اے۔ ایل۔

سیٹھ مراد علیہ مرافق علیہ

مجموعہ صلاطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۹ء و ۱۸۷۷ء و ۱۸۸۰ء۔ فریب۔
ڈگری چھپوئی ہوئی۔ انصاف شدہ۔

مدعی نے ایک ڈگری کا شہادت کے لئے اس کے خلاف صلاطہ دیوانی

اس میں اس لئے کہ وہ دوسرے کو مل گیا تھا مینہ ہو گیا تھا

کہ مدعی علیہ کی جانب سے حسابات کا ایک فریق بھی لکھا گیا تھا

جس کے درجہ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ دولت کو دہوکہ دیا گیا تھا

مدعی نے اسے حسابات کے دعوے انکار کیا تھا یہ بھی

کہ اس کے ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے صحیح یا جھوٹے ہوئی

تعلق لکھا گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ مدعی فریب کی دست درآئل قرار میں مقدمہ کیا

کیا تھا اور دعویٰ قابل دیر دیا تھا

قادر و طو اسرار ام چائی مایہ دلائی کہ یہ مقدمہ

۱۷۰۰ء کی تقلید کی گئی

مراۃ تالی اس بار مدعی ڈگری مقدمہ ڈوٹیل کو رٹا لکھا گیا یہ

دیوانی برسرہم بانہ ۱۹۱۲ء

بنام۔ ارفع۔ مراد کر کے ہیں۔ مالکر۔

بنام مراد علیہ۔ ط ۱۱۰ ایل پین

فیصلہ۔ مدعی نے مالش کی ہے اس کے لئے دیوانی ڈگری کی گئی

لئے سب ڈوٹیل کو رٹا لکھا گیا ہے اس میں اس لئے اس لئے

تھی کہ وہ فریب سے حال کی گئی

بینہ فریب۔ مدعی نے اس سے اس کے ساتھ ساتھ

کو بھی کہنے کے ذریعہ سے کیا گیا تھا جس کی دوسرے مدعی نے

اور دوسرے سب طو یہ اپنا دعویٰ پیش کرنے سے باز رہا تھا اور

کو دہوکہ دیا گیا تھا اور وہ مناسب بنیاد پر مقدمہ کیے بغیر

تھا کہ اس کی تھی۔ عدالت نے ابتدائی لئے یہ قرار دیا کہ دعویٰ

تھا کہ مالش کے واقعات سے ملنے کوئی فریب نہیں بیان کیا گیا

تھا اور یہ کہ مالش میں اس کے مدعی کو کر کے انکار کر کے کہتے

جس کے متعلق قبل اس کے کہ اس کے قطع فیصلہ کیا گیا تھا۔ الفاظ دیگر

یہ کہ مالش کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس کے متعلق

یہ طبقہ مرافقہ ڈوٹیل کو رٹا لکھا گیا تھا۔ مالش کے متعلق

میں یہ بتلایا تھا کہ سابقہ مالش میں حسابات کی دہانت کے متعلق

جس کی نسبت ہر فریق نے شہادت پیش کی تھی اور عدالت نے فیصلہ

صادر کیا تھا مدعی کو حسابات پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا تھا

کے صحیح یا جھوٹے ہونے کے متعلق تصدیق کیا گیا تھا اور مدعی کو

کہنے کی اجازت نہیں گئی تھی کہ وہ چند حسابات پر استلال

کرتا ہے جن کا مدعو مدعی علیہ نے تسلیم نہیں کیا ہے اور یہ کہ اس

سابقہ ڈگری فریب سے حال نہیں کی گئی تھی۔

اس لئے بلس کال کے مقدمہ قادر وینا انکار نہ

کے پورا ہی مالش کی تقلید کر کے ڈیلم ڈوٹیل سے یہ قرار دیا

[illegible]

[illegible][illegible]

قبضہ کی سیاست کا نہیں بلکہ ان کی رائے نفسانسانوں میں پھیلنے
معاہدہ کی پہلی آمد ان کی اولیٰ دیکھ رہی تھی اور یہ وہی تھا جس کی
بہت سے کوئی حقیقت تھا ہنر ہی یہ رہی تھی کہ کیا کیا تھا۔
اس کے بعد اس کے ایک ہی لمحے میں وہ ان کے لئے تھا۔
کے لئے راجے کی تھی۔ ان کے لئے سمجھنے کے لئے تھا کہ وہ کیا
ارکین ترقی تھا ان کے لئے حقیقت کا یہی عیش کیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ سابقہ نالاش میں ان کے لئے تھا کہ وہ کیا تھا
کی حیثیت سے نالاش کی تھی اور نالاش میں وہ یہی رہی تھی
وہاں تہن کے ذریعہ سے دعویٰ کیا تھا اور یہی تھی
کی سیاست وہی تھی یہی کہ نالاش تھا اس کا سابقہ
نالاش میں قبضہ کیا گیا تھا۔

مراغوشانی بہار فیضیہ مسجد روضہ طبرکات حج سارہ برفہ
نمبر ۲۰ پانچ شہ ۱۹۲۲ء۔
مخانب مرفع۔ مسٹر پی بی تنگنہ۔

[illegible]

[illegible]

۱۔ سید ابوالکلام: در سید ابوالکلام در سید ابوالکلام
۲۔ سید ابوالکلام: در سید ابوالکلام در سید ابوالکلام
۳۔ سید ابوالکلام: در سید ابوالکلام در سید ابوالکلام

اس لیے کہ ہم خود کو لے کر ہمارے سیکشن کے ایک روم کے کچھ کرسیاں
اور دو دو کے گروپوں میں بیٹھ کر پڑھنا شروع کیا۔
اس وقت ہمارے پاس ایک ہی کتب خانہ تھا اور وہ بھی صرف 1941ء

گفتہ آگاہ و ناگاہی را در بعضی متون اولیٰ از رجوع به نشاء و بحرف الفاضل
 سلمه کلمہ شیعہ نامدار را در آنجا کہ بہ ہذا آگاہی ہے کہ اس کے لئے اپنے دل
 سے اس امر کو کہ اس کو شفاء کی گستا ہے جو حیف آختر کو کہ کہ حوالہ کی سے اس

۱۹۹۸ء تک کی ماہیتہ واجب الادائی اور تلاش
 یہ اس اصل بحث یہ تھی کہ کیا ملی ایسے دعویٰ میں اس اجرت
 اور خزانہ کے ذریعہ کا دعوہ رشادۂ ۲۰۱۲ء کا مستحق تھا جو صرف

چہاں سے شہادت دی ہے اور وہ یہ بیان کرتا ہے
کہ اس رواج کے موجب جو ملا حوں میں رائج ہے وہ ماسٹر کو
اسی احرام کا ذمہ دار سمجھتا تھا جو اس کو صاحب الادائی

حیدرآباد، ۲۸ جنوری ۱۹۷۱ء: اس گفتگو کے متعلق کہناں کی تائید کی ہے جو اس کے مدعی علیہ لاہور کا گھول کے ساتھ اس امر کی نسبت کی جاتی کہ مدعی کہ تختہ دار پر شہید ہوا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ دعی علیہم کی جانب سے بیعت تہ کے
ملاحی کل کے ملاحی اور چہار سال کی ادائیگی کے سوال کے
اور کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی ہے۔

مرعی علیہ لالہ راگبول کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ

| | |
|--|--|
| <p>۱۔ رسی سوکھ
پیام
اور اگر قبول
نہ کرے</p> | <p>دہن کیا مدعی حاضر ہے، فیروز رسی لوائیت سے ملا لائے قبول
ہو دیا اور چونکہ لوائیت دہن پر تسلط ہے قبول ہو دیا کی ریت
کی بات نہ مندرگاہ کہ بل اور سہا با تہہ کے صحیح تسلیم کیا گیا ۹
رسی علیہ لالہ راہول نے اسلئے نہ میں کوئی ہتھیار دیا
نہیں دی ہے لیکن اس کی بات ہے اس کے محتار مجاز اور
تشریب گویا بل اور اس کہ بہتر تہہ کی غرض سے تسلیم کیا گیا تھا
اس کے ساتھ کہ تختہ کی طرح کل کے کمرہ کے طاح اور جہاز ران
کا قتل تھا اس سب کی ادائیگی کی گئی تھی۔ اس آخری بیان
کی تائید میں گواہ گویا بل اور اس نے میرے روبرو میں اسلئے
پیش کی ہیں جو میں نے دیکھا ہوتا ہے کہ تختہ کے ملاحق صدر
کل کے کمرہ کے ملاحق کے صدر اور جہاز ران کو اس
دست کی بائیں ہاتھ کا ذکر ماب مسلک عرصی دعویٰ میں کیا
گیا تھا ایک سالہ سر کے روبرو مبلغ لاکھ کی ایک بکشت رقم
ادائیگی گئی تھی۔</p> |
| <p>۲۸۹</p> | <p>مدعی نے اپنی شہادت میں یہ بیان کیا ہے کہ اگرچہ رسی
کو وہ اس الین میں سنگھاپور میں کام سر فریڈرک کا بلی
کی جانب سے جو مالکوں کے کاندے تھے مبلغ سہ ماہانہ
کی تنخواہ پاور شرائط اور قید و مندرجہ و تساوی زلف کے ساتھ
ماسٹر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اس وقت جبکہ بطور
ماسٹر کے اس کا تقرر کیا گیا تھا اس سے یہ کہا گیا تھا کہ جہاز
کے مالک کلکتہ میں نہ تھے۔ ایک مالک اسے بہادر امور
د اس اور دوسرے لالہ راہول ہے یکم مارچ ۱۹۱۲ء کو اس سے
رے بہادر امور اس ملاقات کر گئی تھی کہ پورے لاکھ لاکھ تہہ
کہ ہند گاہ کابل ہر راہ کے اقامت پر پیش کیا گیا اور یہ کہ ادائی ہر راہ کی تہہ
تاریخ کیا گیا ہے اس پر یہ کہتا تھا کہ اگرچہ اس نے تہہ کی رقم ادا کرنا تھا</p> |
| <p>صرف ہوئی تھی بل میں سوال کی جانے چاہیے۔ مدعی یہ
بیان کرتا ہے کہ معاہدہ جو۔ رے کا تھا۔ لیکن ساتھ کیا گیا تھا
ایسا معاہدہ تھا جو عموماً بل اور رسی میں کیا جاتا
اور یہ کہ معاہدہ کی رو سے اس کی سہ ماہانہ اور ہفتہ اعراض
اور جو راک کے الون کا انتظام کیا گیا تھا۔ سہ ماہانہ کے بلوں
کے متعلق ہر پر بل تک ان سب کا قرضہ کیا گیا تھا یعنی اسکو
فیروز رسی کے بل کی ماتہ ہر مارچ کو ادائیگی کی گئی تھی مارچ کے بل
کی بات نہ اور پر بل کو ادائیگی کی گئی تھی۔ اس کے بعد تاخیر کی گئی
تھی اور بالآخر اسکو یکم جولائی سے ہر نوہر تک اس کے ہند رگا کے
بلوں کی رقم وصول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس تاریخ کو وہ اپنی
ماسٹر کی خدمت میں متعفی ہوا۔ لیکن تاریخ مذکور کے قبل مدعی علیہ
لالہ راہول نے اس سے کم تنخواہ پر بحیثیت ماسٹر کے جہاز
سنگاپور میں رہنے کی استدعا کی تھی۔ اس امر کے متعلق مدعی
کی شہادت حسب ذیل تھی۔ (سوال ۵۵)۔</p> | <p>”اس کے بعد میں نے اسے بہادر سے گفتگو کی تھی اور یہ کہ
تھا کہ جناب من میں اس تاریخ سے جبکہ جہاز من کے لئے
حوالہ کیا جائے اور اس وقت تک جبکہ وہ مال لیجائے کے قابل
نہ ہو جائے مبلغ صا ما مانہ لینے کا آپ سے معاہدہ کرنے کے لئے
تیار ہوں مگر بے شک شرط یہ ہے کہ چیف انجنیر کو بھی آئی کی
تنخواہ لینی چاہیے کیونکہ میرے لئے بے نسبت چیف انجنیر کے
کم تنخواہ پر کسی جہاز پر ہونا غیر ممکن ہو گا۔ میں نے اسے بہادر
کو یہ بھی بتلایا تھا کہ معاہدہ ایسا ہونا چاہیے کہ ادائیگی من
کوئی تاخیر نہ ہونی چاہیے۔ ادائیگی پابندی کے ساتھ کی جانی
چاہیے اور اگر میں ان سے معاہدہ کروں تو اس ذمہ جبکہ جہاز
تیار جہاز میں ہو میرے ارچیف انجنیر کے تصرف میں ایک سال</p> |

[illegible]

طائر سحر

مرآتی و میراثی

[illegible]

محض اس امر پر ہے کہ اگر شرک کے دربار میں کوئی اسلامی مبلغ گئے
تو قیامت کی آگ میں جلا کر کھانے کا یہی مطا ہر ہو گا جو کہ کھانا
کسی جلاوطن کے لئے کھانا ہے۔ یہاں پر یہاں پر اس قیامت کی
تعلیل پیدا ہوئی کہ چھوڑا گیا اس قدر کی طرف سے جس کے ساتھ ساتھ
کہ اسی امر کی ہمارے قدر و قدر سے قاضی ہو کہ یہاں
دریافت ہو گیا تھا۔ لیکن اس امر کا ہر قدر سے قاضی ہو گیا
واقعات پر ہے جو ایسا ہے۔ اس امر کو جو یہ ہے ایک
اس امر پر ہے کہ البتہ یہاں سے اس امر کو قیامت
کو رہا ہے اس کی بار بار یہ ہے کہ اس امر کو قیامت کی

کہ تو اس کا حق ہوگا لیکن میں اس کے احسان سے انکار نہیں کرتا
 کہ اگر اس کا یہ بیڑہ بڑھتا ہے۔ یہ تو دنیا کا اترا سا بیڑہ ہے۔
 دل سے راضی ہو سکتا ہے۔ جس کے بیڑوں نے جہانیت عدالتی جہاں
 کے قصہ جانی کر لیا۔ اور دنیا سے راضی ہو گیا تو اس کے کرم
 ارادہ کیا ہوگا اور اس میں سے ہر شے حاصل کی ہوگی۔ تو
 قرار دیا گیا کہ بعد میں کہ حال دنیا کے گھارا سے اس میں کی گئی
 یہ تو دنیا پر سچا کہ جس سے کسی سے قیاس کیا تو یہ بیڑہ
 ہے جو ایک طرف دنیا کی آغوش کو منہ کر کے اس میں اس کا

عمر افتخار خان بیاضی قصبہ صدر، راجہ کالہا علی خان قصبہ
وہا کشت سبب جمع وجہ اول بہ احتمال اعتقاد مرید خان قصبہ
پراقتہ نمبر ۱۱۸ بابا پور سہ ۱۹۱۸ء

منجانبہ مراد علیہا شیر سخی کویا جی معینہ سر رومی بی
سلاوتن لال رشید و دوس۔

فصل فی بیان آنکه از تشریح اقسام استقامت در عرفان و معرفت

کے قبضہ و حاصلات اور سیکرہ پر چڑھ کر یا زیاقت کے لئے رجوع کی تھی
اور اس ابتداء کی لئے دعویٰ اس بنام خارج کیا تھا کہ وہ اندراج
جو تعلقیتا بائیس سالہ عرصہ میں برسرِ عملیہ میں کیا جا چکا ہے
کے لئے تھا اور اس کا قبضہ و حقیقے میں منقول کیا گیا تھا فرمایا ہے اور
درجی علیہم کہ سلام کیا گیا تھا اور یہ کہ قطع نظر قبولیت کے درجی
علیہم ان واقعات پر جو شک و دقت مجموعہ سال گزاری اور اس
مبنی پر کہ گئے تھے اس قیاس کے سختی سے کہ وہ اس میان ترقی کی

یہ فیصلہ مراۃ میں منسوخ کیا گیا تھا کیونکہ یہ فیصلہ عوامی راسخ
 نہیں کہ مرعی علیہم کی یہ بحث کہ سلاطین کی قیادت میں کیا جائے
 کیا سے حاصل کی تھی سبھا و شہ کے لیے یہ فیصلہ شائبہ نہیں لگتی

154

1950

کیا جاسکتا ہے۔ قبولیت یہ سب سے پہلا مرحلہ ہے۔ اس کے بعد ہی
قبضہ کے دوران میں بعض امور یا کئی امور متنازعہ کی لازمی طور پر
اسامی کو کا پیلا ہے۔ یہ سب سے پہلا مرحلہ ہے۔

اس مقدمہ سے جو پارے روٹنے والے ہیں جس میں یہ ناست
کیا گیا ہے کہ قبولیت کے صحیح مرض کے لئے حوالہ کی کئی کئی کوئی زیادہ
فتح مقدمہ میں ہر مسئلہ کے مدعیان کو بطور عدالتی مریدانوں کے
مقدمہ میں قبضہ درآگیا تھا اسکے تین ارہنی کا نظام کلکٹر
کی جانب سے کیا گیا تھا لیکن بھی کہ مدعیان نے قبضہ حاصل
کیا تھا انھوں نے اس میں اس موقع کی نسبت اپنے حقوق کا متنازعہ
کر دیا مگر اس بار وہ کر لیا تھا۔ انھوں نے مختلف قاضیوں کے
حالات قبضہ کی ناستات سے کئی ترس گئیں۔ یہ ناستات
ٹائیکرٹ کا جاری رکھی گئی تھیں اور ان کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ
مدعیان کے حق میں ڈگریات صادر کی گئیں اسکے بعد مدعیان نے
اسامیوں سے قبولیت یعنی شروع میں نہیں کیا تھا اور قبولیت
مقدمہ میں شریک کی گئی ہیں جو مسئلہ سے مسئلہ عدالت کی رست
سے متعلق ہیں۔ وہ غرض جو مدعیان ان قبولیتوں کو حاصل
کر رہیں رکھتے تھے بالکل ظاہر ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اسامیان
کو جو ارضیات موضع پر قابض تھے یہ علم ضرور تھا کہ مدعیان کے
ذہن میں کیا تھا۔ اسامیان کو یہ علم ضرور ہونا چاہیے تھا کہ
مدعیان قبولیت حاصل کر رہے تھے یہ کہ وہ بہ نسبت اسامیان
استمراری کے قاضی رہنے کی نسبت اسامیوں کے کسی حق کے حالات
اپنے حقوق پیش کر رہے تھے اور یہ کہ کسی اسامیان ان قبولیتوں پر
دیکھا کر رہے تھے۔ ان حالات میں مدعیان نے مدعیان سے جو
مستعدیہ حاصل کی تھی۔ اس لئے قبولیت پر دستخط کرنے سے فوراً
ایسے قیاس کی تردید ہوئی تھی جو ارضیات مستعدیہ کی

4707

ذو العیلم و شکر کلبہ جس نے چاہا کہ رطاب میں ایک کلبہ فیصلہ
میں تھوڑے وقت میں کلبہ نام (۱۲) پر اس کا لالہ کیا ہے جس میں شکر
کلبہ کی تہی کہ نہیں ہے وائے ہوئی تھی لیکن اس روح کے جو حب
یوسف یقین سے متعلق تھا وہ راجا کو فرار دی گئی تھی لیکن وہ
(۱۲) ان کے لاپرواہی سے کھلتے ہوئے ۱۲۶۲ھ میں ان کے لاپرواہی سے کھلتے ہوئے
۱۲۸۸ھ میں ان کے کتبہ سے حل ۱۲۸۸ھ میں ۲۳ -

عقد المهر بحدود سنة ١٢٠٠ هـ
مرافقة الى ديوان
بمهر بحدود سنة ١٢٠٠ هـ
راجلاي شريف
سماة عتيق و غيره
دعيمان مرافقا
و شافو في العبير

Lead

(5277)

دوسری تجویز کے متعلق اگر یہ فرض کیا جائے کہ دفعہ ۳ قانون
انتقال ہمارا دیکھا اور اس مقدمہ سے متعلق ہو گیا ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ
ویرا سہاۃ ہمارا نام دے دیا ہے سرکار کا قیام تو ہی لینے والا یا سہاۃ جو اس کی
وجہ سے کے بعد قائم رہے متعلق کرنا ظاہر کیا تھا۔ اگر اس نے ایسا نہیں
کیا تھا تو دعوہ میں اس کا جانب سے اسباب کا کوئی سبب نہیں ہو سکتا
بہرحال اس کی تفسیر کرتے وقت میں اس سبب دیکھ رہا ہوں کہ اس نے
الانفصال کا حوالہ دیا ہے اور اس کا حوالہ دینا جس میں تفسیر کے وہ قواعد نظر
سبب لے لئے ہیں وہ مقدمہ سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ وہ وقت تہاۃ
کے عام قیود سے مراد دفعہ ۳ اور ۴ قانون انتقال ہمارا ہند کا

(۱) کونسل جی ایم ایسٹریڈ ملز ص ۵۶ (۲) ڈی ہارلس وڈرملے
ص ۷۸ (۳) ایڈورڈ لارڈ آل آوارڈ ص ۶۷

(۴) ڈیویڈ کیپرلڈ ص ۳۱ (۵) الیزا کیپرلڈ ص ۹۴
(۶) ڈیویڈ کیپرلڈ ص ۳۴ (نظارہ ص ۲۵۳)

(229)

[illegible]

درخواست غیر معمولی و دلخواه

تاریخ: ۱۹/۱۲/۱۳۹۸

اجلاس سترائین تشکیل دیا گیا۔

خمس کریم

دولت محمد خیراجی بانی
بنیام بنشیند شاه لوری

سائنس

قانون سعادتمندانیکه و بابیه ۱۹۰۸ در لغات ۱۹۰۸

مشترکہ قرضہ خزانچی اٹاتی جو ایک مدنی علم ہے یہ کہی ۱۹۷۱ء

میں نے یہ دوسرے مدنی علیہ کے دوستوں کے لئے لکھا ہے کہ انہوں نے انہیں

عصہ و اشتیاق کسی قوم کے لئے نہ ہوں گا ایک بکھا، میرا م

کیا تمہارا دل درد ہے کہ ہدایتی مس اداں اس کا کرے گا۔ رو بہ سچ سچا

چکہ وہاں دامن کسی گھاٹی میں، اجاڑا کر دیا

حاصل ہو سکے مگر البتہ کرنے اور بوقت الفحاک میں اس کو زہن
 میں انشاء کر کے مجاہد کیا گیا تھا۔ ماسیایہ طے ہوا تھا کہ مہتر (۱۱)
 سال کی عمر تک اس کی تربیت اسی طریقہ پر ہو جو اس کے معبود اور راہبوں
 کے میں تھی۔ چنانچہ وہ عمر میں پرتا نفس رہے نہ اٹھانے کی ہر اٹھا کہ کو
 سر کے خلاف ہوئی۔ اُن کے ماننے والے چاہتے تھے وہ دران میں نہیں
 لے سکے اور ان کے اندر کہ ان کے بعد الفحاک کا دعویٰ کیا جا
 سکے کہ اس کی اصل جگہ ہے۔ مگر کچھ صاحب سے یہ سنا گیا کہ یہ
 (۱۱) معبود (۱) کے باوجود وہ نہایت درویش سے عالم کچھ نہیں ملے
 اس دور کی مازادی (۱) البتہ سے مدت مذکور کے انحصار کے بعد راہبوں
 بلکہ ان کے ہائی فائی ٹی نش رکھنے لیکن اس قدر درجہ دراز کے بل
 نہ کہا مگر میں یہ کہ سن ۱۹۱۷ء میں کیا قیمت ہوگی۔
 اور نہیں کہ اسی طریقہ کے ذریعہ سے جو نامناسب یا سخت
 امر یا الفحاک کی حالت کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کوئی مثال
 جو وقت سے رہا ہی رہا اور مہتر کے ماہین ہوا اور مہتر مذکور کو
 رانگا ہا الفحاک دراز دے گئے نہ نہیں ہو سکتا۔ ہر مہتر کیساتھ
 اس کے الہاک کی (۱) راہب کا حق سر یک رہتا ہے جو اس کا
 مہتر الفحاک ہے۔ یہ کہ اس کا ہے الفحاک کا حق کسی مہتر کا اس قدر
 لازم ہے کہ وہ مہتر کے کسی معاہدے کے ذریعہ سے زایل نہیں ہو سکتا
 جو اس کے متعلق کیا گیا ہو کہ اس قابل الفحاک ہوگا یا یہ کہ حق مذکور
 یہ کہ کسی خاص طریقہ کے یا پسہ سے جو شرائط کے استعمال نہ کیا گیا ہو
 اگر شرائط بطور ہوں اور اس سے الفحاک سے گزیر کرنا یا مار کر کھانا
 مقصود ہو تو کوئی اس کی تائید کرے اور اس کو اس سخت شرائط سے
 محفوظ کرے جو نامناسب طور پر الفحاک کی اہل ہوں اور مہتر سے
 اس رقم میں کوئی اسے اندازی نہ کی ہو مہتر کوئی اور دفعہ نہ
 اس اور مہتر وہاں الہاک کی کفالت میں رہن کیا گیا ہو الفحاک

کے اسی طریقہ میں مہتر کرنے اور راہبوں کے لیے مہتر کی کسی کی مثال
 دو مثالیں ہیں اور اولیٰ مثال اس مثال کی سہ گہ ادنیٰ حور میں کے
 ذریعہ سے حاصل کیا گیا تھا لاری کرے نہ کوئی مہتر ہستی مہتر
 اسکے کہ نہ تھا ہو کہ الفحاک کو راہبوں کے لیے ہاں بہت فرار ہو گئی (اورہ)
 مخالفت کیا نہ کوئی طول مدت لی، بلکہ ایک امر یا الفحاک
 مہتر کے مہتر نہیں ہو سکتی کی وجہ اس بلکہ یہ کہ مہتر طریقہ
 عامہ کیساتھ جیسا کہ مہتر ہاں موجود ہیں جو سے راہب کو کوئی
 مناسب فائدہ پہنچے اور الفحاک نہایت مشکل اور سخت ہوا مہتر سے
 کو حق الفحاک ہاں باطل کر کے کیلئے شرائط مذکور سے مستفید ہو سکتی ہاں
 نہیں ہو سکتی جیسا کہ مقدمہ درگا سنگھ نام مہتر صاحبین حاکم (۱)
 میں ظاہر کیا گیا تھا کوئی راہب اس تاج کے قبل جو الفحاک کیلئے مہتر
 کی ہو مہتر کو زہن کی ادنیٰ مول کرے پر مہتر نہیں کر سکتا جو
 مہتر نامہ میں ایک معاہدے موجود ہو کہ الفحاک تاج کر کے قبل نہیں
 کیا جائیگا لیکن جبکہ عائدہ کا اثر راہب کو کوئی مناسب فائدہ پہنچا
 نہ کسی نامناسب طور پر طویل مدت کیلئے الفحاک کو ملتی کرنا ہو یا
 ایسے حالات موجود ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ معاہدے کی رو سے
 الفحاک ملتی کی گیا تھا نامناسب اور سخت ہے اور اس سے حق
 الفحاک مہتر کی مخالفت کرنا مقصود رکھنا لاری البتہ اگر وہ مناسب
 خیال کرے تو بلا لحاظ مدت مذکور کے الفحاک کی اجازت دے سکتی ہے
 مقدمہ مہتر پارنا رہا مہتر کہہ نا (۲) میں میں نہیں نامہ میں
 یہ صراحت تھی کہ الفحاک گئے زہل حاصل کر دے کی ادنیٰ پر (۱۰) سال
 کے بعد مل میں آئیگا یہ قرار کیا تھا کہ معاہدے کی وجہ کو انکسار نہ لیا
 جانے علما حق اس کا کہ اس کے اور وہ اٹھ لے جائے جسے مہتر
 اس کے کہ جس حد تک کہ (۱) مہتر کو مہتر کی کسی کی تکمیل کیلئے

(۱) انڈین لکچر طرہ ۱۹۱۲ء (۱) مہتر سہ درجہ ۵۵ صفحہ ۷

صدر اکبر
 مام
 سجاد حسین
 (اورہ)

سید الکرم
ام
سید جس
(اورہ)

مناسب ہو اور کیا ہو۔ مقدمہ راہ اس تمام سواری دیال (۱۳) ابرا
ایک معاہدہ کی رو سے اس کو (۱۰) سال کی مدت تک اس کے
الفکاک کی مالیت کی جتنی قیمتیں چاہا اور ہر گز نہ لڑا۔ یا مناسب
طور پر زیادہ تھا اسی طور پر چھتا اور نامناسب فرور اگر اس کا وہ طور
ایک اس طرح حق الفکاک اس کے ہوتے چھتا مفید یا۔ سو اس لالہ تمام
کود (۴) اور اس دیوں شکر جام کیے سگر (۵) اس کا یا یا
جس کی رو سے حصہ دار تک الفکاک کی قیمت کیا گیا تھا اور ہر سراسر ماند
کی جتنی قیمتیں اس کے در قرض سے الفکاک کا مستحق ہو گا اس طور پر یا تھا
نفاذ قرار دیا گیا تھا۔ فیصلہ جات مقدمہ صاحب ستر سگر بیاہم چھ علی
محمد جال (۶) اور ذوالفقار علی بیاہم سورج پر سدا (۷) سے دی
علیہ کی تائید ہیں ہوتی کیونکہ مقدمہ اولیٰ الدار میں اس میں اس
کی مدت کیلئے کیا گیا تھا اور سورج مال کردہ اس میں اس سے رماہ تھا
جو چاند اور ہوتے سے وصول کیا جا سکتا تھا اور مقدمہ موخر الذکر میں
ایک جیل بندی کی بنا پر اس شرط پر رضا سدی دی گئی تھی کہ مرتبہ جزو
چاند اور ہوتے جس پر وہ کسی سال قدر میں کی بنا پر قابض تھا اور اگر
کرے اور کوئی مزید قرضہ دے اور اس سواری ادائی میں جو اس کر
رہ اس میں مزید قرضہ یہ واجب الادا تھا جو اس سے دینے کا
اقرار کیا تھا البتہ چاند کا سارا قبول کرنے پر رضا سدی ہو۔

یہ فیصلہ مقدمہ گنبد کارام تا یکیر ساحر نارایں راگھو پنہ (۸)
کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن مقدمہ مذکور میں مرتبہ کو ادائی کی مقدمہ
میں جاد کے واقعہ کے بعد اراہی ہر ہر پر چل کے درخت لصب کے
اسکو تفری دینے کی اجازت دی گئی تھی جس کے عوض یہ قرار پایا تھا

(۱۳) انڈین کیمر جلد ۵ صفحہ ۵۵۲ (۲) انڈین کیمر جلد ۹ صفحہ ۹۶۲ (ظانہ)
پہ صفحہ ۱۲۸ (۱۵) انڈین کیمر جلد ۲ صفحہ ۵۷ (۶) انڈین کیمر جلد ۵ صفحہ ۱۱۵
(۱۷) انڈین کیمر جلد ۹ صفحہ ۹۹۸ (ظانہ) (۱۸) انڈین کیمر جلد ۹ صفحہ ۲۵۸ (ظانہ)

کہ اسکو اراہی یہ اس وقت تک واپس رہنے کی اجازت دیا جائے
جائے جتنا تک کہ ان درختوں پر چل جائے اور اس میں اور چار کر
مناسب ہو کر نامناسب قرار دیا گیا اور اس کا نام مناسب
سمیت ہو کر دو حصار میں رہا اور اس کا پیش اور (۱۰) اور
کیلئے وہ چاند لاری کر سکتی ہے عا اور ہر ہر اور اس کے
حوالہ معاہدات کا ہوا چاہیے تھی رو سے (۱۱) اور (۱۲) اور
ہو نیچے بعد الفکاک کی مالیت کی جتنی قیمتیں چاہا اور ہر سراسر ماند
نکام چالیہ تمام ہو کر اس کے لیے (۱۳) اور (۱۴) اور (۱۵) اور
راہہ سلیہ سواچی دیال (۱۶) اور (۱۷) اور (۱۸) اور (۱۹) اور
ہر مقدمہ کا فیصلہ خود اس کے واقعہ اور حال کے مطابق
ہونا چاہیے۔ اس امر سے یہاں دھڑلہ اور اس کے لیے
ہیں ہے کہ ان نتائج کو جو ایک سے دے واقعہ سے
ما سکتے ہیں ان واقعات اور حالات سے متعلق کیا جائے
ہر کسی اور مقام پر اس کے لئے ہیں۔

مقدمہ میں حودہ میں مرتبہ کے ایک ایک فیصلہ کرنا پسند
ہیں کیا تھا کہ یہ سگر اسکو شخص کے دعوے کا اندیشہ تھا اس سے
ایک زمین لینا پسند کیا تھا لیکن اسکا کہ عمل غرضت میں یا اس کے
کیلئے حق الفکاک میں یہ سخت اور نامناسب رکھا اس عائد
کر کے چاند کو کھو رہے کے حودہ میں کی کرنی توہر کی تھی

مدعی علیہ مرافعہ البتہ کے الف کو نسل سے اسے اپنی اتہ سخت
کی تائید میں کہ جب تک کہ کوئی اور مال نہ تھا نہ ہوا یا وہ
واجب النسل ہوتا ہے اور اس آگیا یا کیلئے اس کا کہ اس
کیا جا سکتا اور (۱۶) الف قانون معاہدہ ہند ایکٹ (۱۷) ماہ
۱۸۵۷ء دفعہ ۶۰ قانون اقل مال معاہدہ ایکٹ (۱۸) ماہ
(۱۹) انڈین کیمر جلد ۶ صفحہ ۸۳ (ظانہ) (۲۰) (ظانہ) (۲۱)

جنگہ کسی مائیں میثی علی علیہ السلام اعتراف کیا ہو کہ تاریخ انشائیہ

[illegible]

ح
م
م
اماد

لیکس یہ کہ اگر یہ قرار یا جائے کہ وہ دالہ، مٹی تو اس پر ایسے حصہ کے قبضہ کی اسنہا کی مٹی مولد لکھا۔ یہ مختلف ہوا ہے جو کچھ مٹی نہیں لکھیں صرف اس حوالہ سے کہ لکھا فروری ۱۴۱۱ ہجری ۱۲۱۱ قانوں انتقال حوالہ کے سمجھائی مٹی۔ (نہیں کہ تہادت پر وعلیم مصنف اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ صحت حسن نے بطور اس جائداد کے طاہری مالک کے عمل کیا تھا اور یہ کہ مولد دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال جائداد کے فائدہ کا مستحق تھا۔ اسلئے انہوں نے اس مختصر امر پر دعویٰ خارج کر دیا چونکہ مسماۃ روضی موت امر کی مٹی اس کے وارث نے عدالت تخت میں مراد کیا تھا اور وعلیم نے کٹے جہاں پر اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال جائداد مطلق نہ تھی اسلئے یہ قرار دیا تھا کہ جس کے ذریعہ اسی مقام (قصبہ دیوبند) کے باشندے تھے اور جائداد مستحقین کی اس واقعہ مٹی مادی علیہ مولد پر تسلیم کرتا ہے کہ اس نے جس بلا کسی د یا فائدہ کے اسلئے حاصل کیا تھا کہ حسب جس کا نام کھیت میں راج تھا اور اس کے کسی سالقہ مٹی پر اسکو اس کے باب کے اس میں کیا تھا اسکا معلوم نہ تھا کہ جس نے اس نے جائداد کو جس حالت کی بھی اور اس نے اس کے متعلق کوئی دریافت نہیں کی تھی۔ اس حالات میں عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۱۴۱۱ متعلق نہ تھی اسلئے انہوں نے عدالت تخت کی ڈگری صراح کی مٹی اور مٹی دیگر امور کی سبب جو مٹی کے تھے یہ فیصلہ کیلئے دالہ لکھا گیا تھا مولد نے یہ حوالہ دیا ہے اور یہ کہ کیا ہے کہ یہ مال کہ آیا دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال مستحقین ہے یا نہیں ایک امر قانوں ہے اور یہ کہ انتقال محوزہ پر وعلیم جہاں یہ قرار دیا ہے مٹی کی مٹی کہ دفعہ ۱۴۱۱ متعلق نہ تھی۔ مٹی حیدر نے زور کیا تھا یہ بحث کی ہے کہ یہ نتیجہ کہ دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال جائداد مطلق نہیں ہوتی ایک تجویز واقعاتی ہے جس میں مست امانی ملاحظہ ثانی میں اس کی کجائی

اور انہوں نے مقدمہ جسناد اس سام لاشک (۱) اور دروہ (۱) مقدمہ مذکور میں عدالت ماتحت ملاحظہ نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۱۴۱۱ متعلق نہ تھی۔ عدالت بدایں اور مالی پیشی ہونے پر یہ اس کے ایک واحد جہاں نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال جائداد متعلق مٹی مقدمہ کام ملاحظہ حسب فراس شاہی دائر ہونے پر وعلیم ہذا کے ایک بیج نے فیصلہ مذکور ضمیمہ کیا تھا اور یہ قرار دیا تھا کہ یہ امر کہ آیا مال محمد محمد بخش کے ورثہ کی صریح ملاحظہ پر وعلیم جائداد کا طاہری مالک تھا اور نیز یہ امر کہ آیا مسماۃ روضی نے یہ مال محمد کی حقیقت دریافت کر کے لکھ لیا ہے۔ اس اعتبار سے اس مٹی سے نقلی حاصل کی مٹی امور واقعاتی نہیں ہے بلکہ عدالت ماتحت ملاحظہ کو فیصلہ کرنا چاہیے تھا اور یہ قرار دیا کہ عدالت ہذا ملاحظہ ثانی میں عدالت ماتحت دالہ کی کجائی وروااتی کی باوجود اور وہ اس کے خلاف اس میں کجائی نہ ہو۔ دالہ کو کہہ دیا کہ یہ اس کا فاضل مجرم کہ وہ قرار دیا تھا کہ اسکا یہ مال کرنا دفعہ ۱۴۱۱ قانوں انتقال جائداد خاص قسم کے واقعات سے متعلق ہے ایک امر واقعاتی ہے تو ہم ان سے متعلق نہیں اور اسلئے کہ اس میں یہ خیال نہیں کرتے کہ انکائی دتا تھا ہم چار لکھ روپے مذکور سے وراثت میں مراد ہے کہ ان واقعات ملاحظہ اور ملاحظہ ملاحظہ نے تجویز کیے تھے مٹی واقعات پر ملاحظہ مالی دیوبند اور کیا جاسکتا تھا عدالت ہذا کیلئے یہ کہ ملاحظہ کر کے اس متعلق کو یہ ہے۔ اس کے خلاف دالہ ملاحظہ ہو جو دہری مثلاً ملاحظہ عدالت ابتدائی نے اس دالہ لکھا تھا اور یہ حالہ بنام محمد راجہ (۲) اس مقدمہ کے واقعات پر کو دالہ نہیں ہے وراثت سے اس مقدمہ اس جائداد کے مالک کی مٹی نہ تھی۔ صریح جہاں کا

آخری دہائی (دستاویز ۱۳) (دستور ۱۳) جو اس کو دیا گیا تھا لیکن اس سے
 سکو لیٹے اور تھی در خط کر کے سے اس کا کیا تھا اور اس سے
 دہائی برسیاں کیا گیا تھا۔ عدالت (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 ۱۹۱۶ بطور حاکم فیصل کے بطور قیود کیا تھا ۲۱ (۱۳) (۱۳)
 اس کے بموجب اس نے اس وقت کل کیا گیا تھا جس کی اس سے
 وہ بر دیش کیا گیا تھا صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ
 دلی کے کل کے لیے یہ دہائی تھا ۱۱ (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 دلی پر قیود کر کے کیا گیا تھا جس کی اس سے حکم دیا گیا
 بیان ہوا کہ کی گئی یہ ایک یہ ظاہر ہے کہ وہ کیا گیا تھا
 اس سے کہ وہ ایک انداز میں اس سے یہ ایک اس سے کیا تھا
 یہ ایک اس کے خلاف اس سے جو اس کی تھی وہ ہر حد تک ایک
 ماحول پر برائی دلی ہو گا کیونکہ اس کے حقوق ماحول کے حقوق
 خلاف ہو گئے لیکن بہت کچھ تھی کیونکہ وہ ایک ایسا دلی تھا
 (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 دہائی قلمی کے لیے اس کو دے اور ایک عدالتی دلی مقدر کرنے
 اس ماحول بطور برائی کیا تھا ۱۱ (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 یہ امر باریک بینی سے کہ وہ اس طور پر مقدر کیا گیا تھا کیونکہ
 خود مدعی کا بیان یہ تھا کہ وہ اس طور پر مقدر نہیں کیا گیا تھا لیکن اگر
 ہم اس میں کریں کہ وہ اس طور پر مقدر کیا گیا تھا تو تحت (۱۳) (۱۳)
 (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 ہے اور اس سے فی فیض اس کی کالعدم ہوئی کہ ماحول کی (۱۳) (۱۳)
 ماحول کے لیے اس کی دلی کیا ہے سے قائم مقامی۔ کچھ ہو سکتا
 عدالت نے مقدر کیا ہو۔ ہاں اگر اس کے آبادی یہ قرار دیا ہے کہ کسی
 حکم کی عدم موجودگی سے کچھ ہو سکتا تھا دلی مقدر کیا گیا ہو

کارروایاں کالعدم ہو گئی اگر کسی درجہ دلی وہ اس مقدر کر
 (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 اور ماحول جائز نہیں دینی تھی ملاحظہ ہو۔ سرمد ہر ماحول (۱۳) (۱۳)
 (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 اس کے ساتھ میں کیا جا سکتا ہے کہ اس میں اس کے دلی کے
 بلور دلی اور اس مقدر کر کے کوئی اس میں کچھ تھی جیسا کہ
 یہاں ہوتا تھا
 لیکن عدالتی دلی کے قیود کے سلسلہ میں یہ سختی اختیار نہیں
 کہ اس کا قیود ایک خصوصیت کے خلاف کے دہائی سے حاصل کیا گیا تھا اس
 حلقہ میں جو مدعی علیہ نہیں کیا گیا ہے اس کے بجائے گواہ مدعی علیہ
 نمبر ۱۳ میں کیا تھا۔ ملاحظہ ہو دستاویز (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 کہ جو مدعی علیہ نمبر ۲ کے مدعی کی قریبی رشتہ دار نہ رکھتا تھا۔ یہ بیان
 جھوٹا ہے کیونکہ کم از کم ایک شخص موجود تھا جس سے مدعی علیہ نمبر
 اور اس کا بھائی (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 نمبر ۲ جو اگر وہ ایک محمد، تارو (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 مال کا اس کے تارو اس سے مدعی کے کو قریبی تارو اس میں لیا گیا تھا
 یقیناً اس کے باپ کے مدعی کا قریبی رشتہ دار تھا تاہم اس
 اطلاع کو کچھ رکھا گیا تھا اپنی کارروائی کے متعلق گواہ مدعی علیہ نمبر ۲
 (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳) (۱۳)
 کے نہیں ہیں کیا گیا تھا کیونکہ عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ مدعی علیہ نمبر ۲
 شہید دلی کے کل کے لیے مناسب شخص تھا یہ ظاہر دستاویز سے
 متعلق ہے لیکن وہ جہل ہے اور اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ مدعی علیہ نمبر
 جھوٹا بیان کرنے اور اس کے ذریعہ سے ایک جہدہ دار عدالت کو بطور دلی
 کے مقدر کر کے وجہ سے قانوناً فریب کا جرم تھا۔ اسے قیود کر کے

۱۳۱

فی سلسلہ میرزا محمد علی شاہ ابوالکلیلی ہے اور عرفی دعویٰ ناش کو
 ایدہ و انتہا کیا کہ ناش میں میل کر نیکی عرض ہے بریکنگ ہے پس
 وہ انقدر از رو چھل گیا اسقدر اسکی باتبرہ ناش کے ناقابل مذہب
 رہا کہ قتل کیا گیا تھا باقی نہیں رہا۔ نہ میرزا کو وجہ سے تھوڑے
 ان نظر کرنے نالے جو ہم نے ان امور کے متعلق درج کی ہیں جیسے
 کہ ان میں سے کسی دعویٰ کی ہے بطور ایک انھما کی ناش کے از بر رو
 تصدیق کیے، اور التماس تختہ میں اس پر دیا جا رہا ہے۔ مراد میرزا
 کو جو عرفی دعویٰ ہے ایک میرزا جو ادنیٰ عیش میں کہیں جا رہا تھا
 اور پھر اسکا تصدیق قائلوں کے یہ جواب کیا جا گیا۔
 ہر فریق سب سے اس پر عداالت کے جواب مراعہ کیا جاتا تھا اور

[illegible][illegible]

مرافقہ شانیہ ہندوستانی ونگریسی مصروف علیہ سکرٹری غائب علیہ علیہ
مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۱ء

میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے لے کر اپنے گھر لے گیا۔

لوگوں
سام
مالک داس
دوس

کا اندر سے اور کوئی قانونی اثر نہیں رکھتا ہے اس سے مقدمہ برادر
 کو تسلیم کی جائے کہ وہ گواہ مالک داس پر ہم سب کو داس (۲۱) کے اندر
 کے ساتھ ساتھ کوئی دوسرا گواہ یا مالک داس کا ہوا تھا یہ تصور کرنا چاہئے کہ
 کوئی دوسرا گواہ یا مالک داس کے لئے جاری رہا تھا اس لئے
 ڈیڑھ اور سیلاب مالک داس پر اجتناب نہیں ہے۔
 نہر نہ کہنا کیا تھا کہ اگر ہم یہ فرض کریں کہ وہ ایسی ہی ہو گا تو نہر مالک
 اور مناسب تھا تاہم ڈیڑھ اور سیلاب مالک داس کا ہوا تھا یہ تصور کرنا چاہئے کہ
 کی ضرورت نہیں اس کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور اس کے خلاف کوئی دوسرا
 ضروری نہیں ہے کیونکہ میں نے قبل از اس یہ قرار دیا ہے کہ کوئی دوسرا
 کے خلاف ہوا تھا کیونکہ میں نے قبل از اس یہ قرار دیا ہے کہ کوئی دوسرا
 مدعی نے اسے استغراق کی گئی تھی اور اس کے خلاف کوئی دوسرا
 اس سے اور یہ کہ کسی حد تک زمین ناجائز ہے۔ کوئی پٹہ جس کی باری
 پہلے اس کے سالانہ کی ادائیگی کے متعلق کسی نابالغ پر کوئی سخت
 ذمہ داری عائد کی گئی ہو مدعی صاحب طور پر واجب التعمیل نہیں ہے۔ دلی
 کو اس کے مالک اور اس کے ساتھ سے معاہدات کرنا اختیار نہیں ہے جو
 بارہویہ ایسے سخت معاہدات کے تحت ذمہ دار قرار دیا جائے کہ ملاحظہ
 ہوں اندر چند رنگہ سام راہا کسور گہوش (۸) میر مرد جہاں بنام
 خیر الدین محمد جوہری (۱۰) گھلا راجھی بام خلیج مصلح الدین (۹)
 وجود اور پورا مالک یا مالک بنام جیو رووینک سارا (۶) لیکن یہ بحث
 کیونکہ میں نے یہ اور زمین ایک ہی معاملہ ہے اور یہ کہ چونکہ دائرہ
 علیہ بنام اس شرط کے بغیر کہ ایسا پٹہ لیا جائے قرض دینے کیلئے تیار نہ تھا
 وہ زمین کی بنیاد پر بطور جائز تھا جس طرح زمین جار تھا۔ اس
 بحث کی تائید نہیں کیونکہ اگر دونوں ایک ہی معاملہ کے حور
 ہوں اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ قرض لینے کی کوئی
 ضرورت موجود تھی۔ سابقہ زمین کی تائید سے کوئی تشدد نہیں

کا اندر سے اور کوئی قانونی اثر نہیں رکھتا ہے اس سے مقدمہ برادر
 کو تسلیم کی جائے کہ وہ گواہ مالک داس پر ہم سب کو داس (۲۱) کے اندر
 کے ساتھ ساتھ کوئی دوسرا گواہ یا مالک داس کا ہوا تھا یہ تصور کرنا چاہئے کہ
 کوئی دوسرا گواہ یا مالک داس کے لئے جاری رہا تھا اس لئے
 ڈیڑھ اور سیلاب مالک داس پر اجتناب نہیں ہے۔
 نہر نہ کہنا کیا تھا کہ اگر ہم یہ فرض کریں کہ وہ ایسی ہی ہو گا تو نہر مالک
 اور مناسب تھا تاہم ڈیڑھ اور سیلاب مالک داس کا ہوا تھا یہ تصور کرنا چاہئے کہ
 کی ضرورت نہیں اس کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور اس کے خلاف کوئی دوسرا
 ضروری نہیں ہے کیونکہ میں نے قبل از اس یہ قرار دیا ہے کہ کوئی دوسرا
 کے خلاف ہوا تھا کیونکہ میں نے قبل از اس یہ قرار دیا ہے کہ کوئی دوسرا
 مدعی نے اسے استغراق کی گئی تھی اور اس کے خلاف کوئی دوسرا
 اس سے اور یہ کہ کسی حد تک زمین ناجائز ہے۔ کوئی پٹہ جس کی باری
 پہلے اس کے سالانہ کی ادائیگی کے متعلق کسی نابالغ پر کوئی سخت
 ذمہ داری عائد کی گئی ہو مدعی صاحب طور پر واجب التعمیل نہیں ہے۔ دلی
 کو اس کے مالک اور اس کے ساتھ سے معاہدات کرنا اختیار نہیں ہے جو
 بارہویہ ایسے سخت معاہدات کے تحت ذمہ دار قرار دیا جائے کہ ملاحظہ
 ہوں اندر چند رنگہ سام راہا کسور گہوش (۸) میر مرد جہاں بنام
 خیر الدین محمد جوہری (۱۰) گھلا راجھی بام خلیج مصلح الدین (۹)
 وجود اور پورا مالک یا مالک بنام جیو رووینک سارا (۶) لیکن یہ بحث
 کیونکہ میں نے یہ اور زمین ایک ہی معاملہ ہے اور یہ کہ چونکہ دائرہ
 علیہ بنام اس شرط کے بغیر کہ ایسا پٹہ لیا جائے قرض دینے کیلئے تیار نہ تھا
 وہ زمین کی بنیاد پر بطور جائز تھا جس طرح زمین جار تھا۔ اس
 بحث کی تائید نہیں کیونکہ اگر دونوں ایک ہی معاملہ کے حور
 ہوں اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ قرض لینے کی کوئی
 ضرورت موجود تھی۔ سابقہ زمین کی تائید سے کوئی تشدد نہیں

شماره پنجم
برای
تفہیم

محلہ سوال ہو اس میں ہر ایک کو ایک ایک
پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک لے کر
ایک ایک پہلو تک لے کر ایک ایک پہلو تک

ارواح کے لئے جو ستاروں کی شکل میں
درمیان ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک
پہلو تک لے کر ایک ایک پہلو تک لے کر
ایک ایک پہلو تک لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو تک لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو تک لے کر ایک ایک پہلو تک

اس لئے ہم نے حال کے لئے اس میں
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک

ہم نے اس میں ایک ایک پہلو سے لے کر
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک

۱۰ روحانی ہے۔ روحانی امور کے لئے
پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک

”مصلحت داروں کے لئے اس کے لئے ہم نے

اس ایک کافورہ شفقہ کے لئے ہم نے
پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک

ہم اس مقدمہ کو اس مقدمہ سے جو کہ ہم نے جو اور
پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک
ایک ایک پہلو سے لے کر ایک ایک پہلو تک

1480
67
1937

عبدالمجید بن عبدالحق

مراثی و لیلی سمنگانی

مکتوبہ نمبر ۱۹۲۳ء / ۱۴۰۵ھ

الملازمة سرية

[illegible][illegible]

مردانہ جوش و خروش اور دھڑ

نرم و مہذب ۱۹۲۳ء میں منصف ص ۲۲۷ نوٹس کے تحت
 ماتحت اس میں ڈیپٹی سیکرٹری اور ڈیپٹی سیکرٹری
 اساتذہ رفیعہ کی ایک کاپی، ایک کاپی اور ایک کاپی وغیرہ۔
 اور ایک کاپی سرکاری طور پر۔ مرافقہ علیہ جم
 قانونی ہائیڈروگراف اور ایک کاپی سہ ماہیہ سہ ماہیہ
 دفعہ ۱۳ (ج) کی ایک کاپی اور اس کا اطلاق اس رپورٹ
 کے لئے نہیں ہے جو وہ دفعہ ضروری قرار دی گئی ہے۔
 قانون کے تحت، مسافح کی مالیتیں یا مسوج السامحتہ کی
 شواہد کی کوئی رپورٹ یا کاپی ہے۔ دوران مالیتیں کی رپورٹ
 وہ ہر وہ چیز ہے جو مالک کی ملکیت کے لئے لگانا
 باطل یا حاکم ہونے کی بنا پر محض اساتذہ آسمانی کے
 قانون کے تحت یا ان کی رپورٹ کی رپورٹ کے لئے مال کو
 حاصل کیا گیا ہے اور اس کے لئے کسی ایک شخص کی مال
 سے کوئی مال یا دوسرا مال حاصل کر کے ملک کو دینے کی وہ
 رپورٹ اس شخص کی ملکیت ہے جو وہ ملکیت کے لئے لگانا
 ہے جو اس بنام مراد مال کی ملکیت کے لئے لگانا ہے۔
 اگر قرضہ یا مال یا اس کا مال ہو چکا ہو اور پورے دھ
 ۲۴ کی رپورٹ ضروری ہے وہ فیضوری کی ہو چکی ہے اور جو دھ
 معلوم نہیں ہے کی ملکیت اس وقت کے لئے اصل خارج ہوا
 ہر نوٹہ دار کی رپورٹ کی ملکیت کی ملکیت کی ملکیت
 جن کے لئے دفعہ ۱۳ کی ملکیت ہے کہ ایک کاپی کی ملکیت کے لئے
 کوئی رپورٹ عدول مالیتیں کی ملکیت ہے۔ وہ ہر وہ ملکیت
 دھ ۲۴ کی رپورٹ کے لئے ملکیت کی ملکیت کی ملکیت

اساتذہ رفیعہ کی ایک کاپی

مردانہ جوش و خروش اور دھڑ
 مراد ہر وہ چیز ہے جو مالک کی ملکیت کے لئے لگانا
 دھ ۲۴ کی رپورٹ کے لئے ملکیت کی ملکیت کی ملکیت
 اساتذہ رفیعہ کی ایک کاپی، ایک کاپی اور ایک کاپی وغیرہ۔
 اور ایک کاپی سرکاری طور پر۔ مرافقہ علیہ جم
 قانونی ہائیڈروگراف اور ایک کاپی سہ ماہیہ سہ ماہیہ
 دفعہ ۱۳ (ج) کی ایک کاپی اور اس کا اطلاق اس رپورٹ
 کے لئے نہیں ہے جو وہ دفعہ ضروری قرار دی گئی ہے۔
 قانون کے تحت، مسافح کی مالیتیں یا مسوج السامحتہ کی
 شواہد کی کوئی رپورٹ یا کاپی ہے۔ دوران مالیتیں کی رپورٹ
 وہ ہر وہ چیز ہے جو مالک کی ملکیت کے لئے لگانا
 باطل یا حاکم ہونے کی بنا پر محض اساتذہ آسمانی کے
 قانون کے تحت یا ان کی رپورٹ کی رپورٹ کے لئے مال کو
 حاصل کیا گیا ہے اور اس کے لئے کسی ایک شخص کی مال
 سے کوئی مال یا دوسرا مال حاصل کر کے ملک کو دینے کی وہ
 رپورٹ اس شخص کی ملکیت ہے جو وہ ملکیت کے لئے لگانا
 ہے جو اس بنام مراد مال کی ملکیت کے لئے لگانا ہے۔
 اگر قرضہ یا مال یا اس کا مال ہو چکا ہو اور پورے دھ
 ۲۴ کی رپورٹ ضروری ہے وہ فیضوری کی ہو چکی ہے اور جو دھ
 معلوم نہیں ہے کی ملکیت اس وقت کے لئے اصل خارج ہوا
 ہر نوٹہ دار کی رپورٹ کی ملکیت کی ملکیت کی ملکیت
 جن کے لئے دفعہ ۱۳ کی ملکیت ہے کہ ایک کاپی کی ملکیت کے لئے
 کوئی رپورٹ عدول مالیتیں کی ملکیت ہے۔ وہ ہر وہ ملکیت
 دھ ۲۴ کی رپورٹ کے لئے ملکیت کی ملکیت کی ملکیت

کتابخانه
مقام
رئیس
وزارت

نے ہونکہ اگرچہ منقطع رہا مگر چونکہ انھوں نے بیس کسک سے ایک ایک کسک
 قرار دیا کہ اگر وہ ایک سال کا مال ہو تو ایک کسک، اگر دو سال کا تو دو کسک، اگر تین سال کا تو تین کسک، اگر چار سال کا تو چار کسک
 ہے اور چونکہ یہ منقطع کسکوں کا ایک ایک کسک قرار دیا گیا ہے اور ہر کسک ایک سال کا مال ہے
 ایک کسک سے چار سال کا مال ہے اور چونکہ یہ منقطع کسکوں کا ایک ایک کسک قرار دیا گیا ہے اور ہر کسک ایک سال کا مال ہے
 چار سال کا مال ہے اور چونکہ یہ منقطع کسکوں کا ایک ایک کسک قرار دیا گیا ہے اور ہر کسک ایک سال کا مال ہے

میرزا علی برای نگاری سلسله سوار بر شمشیر صحرای سحرآمیز و در گذشتن از کوه -
سنی انبیا رفیع سوار گوی و ارشاد -

میں نے ان کے لیے ایک کتاب لکھی ہے۔

تقریباً ۱۵۰۰ سالہ وراثت جس کو ازیم پیدا کر رہا ہے اس سے پہلے میں نے اسے

کودکی اور عمری علی مرتضیٰ تاملی و شمس الدین خلیفہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عیدین کی بات کرتے ہوئے لکھا کہ ۱۹ جولائی ۱۸۸۵ء کو ان کی بیوی نے

[illegible]

سالانه از کسب و کارهای مختلف را که در این سال انجام داده است و در این سال به چه کارهایی پرداخته است و در این سال به چه کارهایی پرداخته است و در این سال به چه کارهایی پرداخته است

اسی لئے کہتا تھا کہ میں مودود علیہ السلام کی بیوی کی طرح ہوں

تقدم رہے مگر ان کے ساتھ بقیہ کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔

۱۰۰. ایش و ابرو لانی شہزادہ کے تہہ تے انکا کس کے لئے جوئے کی

مصدقہ: خجواہی میں، غدر کبہ انتہا کدہ کو ۱۹ جولائی

عمر کا (۱۰) سال کرنا چاہیے۔ عبداللہ استادی نے یہ طرز

ازیدہ اور سب سے پہلے مقدم ہے الفکاں کا حوالہ حال تھا۔ یعنی

۱۰

[illegible]

تو تھو جو چھوٹا دھن بجے ہی کہہ دے اور قبول اس کے لئے وہ ہر تقدیر کا

نصحا کہ جسے میں مذکور کتابی نصحا کہ کرنا چاہیے بلکہ کیا بلے

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے کے ہیں۔

کہ صاحب کر کے عالتا جملہ اشیاء کو دیکھنا اور انہیں سے محبت و افتخار و ادا

یہاں ملزومہ تانہا ستی کیا اور سہلی - یہ ہے کہ کتبہ مارش ۱۹۰۵ء ۱۳

۱۷۱۲ کو ترقی یافتہ ملک بن گیا۔

مقدم کا اہم کارکن ریجنل مینجمنٹ کا اہم کارکن اور اس کا اہم کارکن

دین کو مٹا دینا اور اس کی جگہ پر کفر کو بٹھانا

نہیں یہ میرا حق ہے لایا کہ اس کو دیکھتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں

براسته که اینها همه چیزها را در دست خود دارند و اینها را در دست خود دارند

دینا ہے کہ دوسری دن کو سر کا مارا مارا اور اس کا

سابقہ میں اس کی طرف سے اور صرف درجہ اولیٰ و ثانیہ کے لئے

سید محمد علی بن ابی طالب علیه السلام

ان واقعات سے ظاہر ہو گیا کہ جو لوگ ان کے لئے تیار تھے ان کے لئے تیار تھے

[illegible]

میں نے اس کی وجہ سے کہ وہ ایک اور شخص کے ساتھ تھی۔

میں نامہ اور اس کا ایک ایک کھانڈہ

کھانا کھانے کا لکھنے کے لئے

جو صاف طور پر متعلقہ ہے، نوٹ: اگر کسی سرکاری سرکار (سیکرٹریٹ) کے

(۲) ہے اور وہ اللہ کے تحت استرا یا مایہ صبی خیال فراہم کیا۔

۱۰ زمین نامہ بانیہ ۱۹۶۹ء کے ایک ہیج فیملی کے ہے۔

ان حالات میں یہ ملاحظہ کرنا کہ سیلاب پھرنے کا کیا سبب ہے اور اس کو روکنا

حرف پہ سہول رسوم عداوت شہید الشہرح اعظمی حاجی کریم ہوں۔

مقام افسر خارجہ لکھنؤ

[illegible]

در تہیہ بخشی کیا گیا تھا میں انکو علیحدہ کوئی خرید نہیں دلانا۔
 اس پر ہم کو مراعہ خارج کیا جاتا ہے لیکن فریقین میں جو رہا
 رہے ۱۶۰۰ تن کا کیسے۔ مراعہ خارج کیا گیا۔

پاکستان کے آئین

مراجعة ثانی و ثلثی

تاریخ: ۱۹۵۲ء

ماہنامہ اسٹریٹس لیٹر نیوز

لوہا گڑہ مدعی علیہ مراجعہ - پناہ ماننے کے لئے مدعی ویکس کی گڑہ
مدعی علیہ مراجعہ علیہ

العرض کی تعبیر: حق تعالیٰ کا عذاب کا حقوق۔

رواج یا سواپردہ۔ فیاس غیر روحی معاملات کے دفعات کا اثر۔

حق تعالیٰ کی شعلوں والہ عصیوں اور ابرام رواج کے دعوہ کی اہم

ایوی الدوری ستم و استبداد سے بھر اسکے کہ خود را جہالت و صواب

کوئی کوئی ہمارے ہاتھ کوئی دوسری شہادتیں یہاں تک کہ اس کی

نہ پرکھ لے لے جو وہ ہوں۔۔

فيسوا من العزم كسب اس وقرة عين و تشعركا والديا لما هو

۴۰ دو دیگر معاملات کا یہی حوالہ دیا جائے کہ بطور ممکن مزاج کے

۱۔ ازلتِ پیراہوت کے لئے قیاس کی ضرورت نہیں ہے۔

در این مقام مرتباً از طریق کتبی و شفاهی

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء -

میں نے اس شخص کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بار میری خدمت میں آیا تھا۔

وہاں پہنچا تو اس کے بغیر سڑک کے قریب سے گزرا تو

۴۰۰

ہمارے قانونی حاکما و کسے مالکس ہو گئے۔

اس پر تھم دے رواج کے اور معاملات مائل رہ گئے۔

مرافقه شافی بناراضی و اگر کسی در این امر متوجه شود و در این امر متوجه شود و در این امر متوجه شود

منہا یہاں مرقعہ مستطیل سی و اس

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

یہ الفاظ کہنا اور علیہ سہل تھا کہ اے اللہ! تو میرا کہہ دے۔

مرافقہ ذیل کے دستاویز جمع ہے، رائلہ، ابتدائی کی ڈگری (ویسٹ)

اور نیا اثباتی اور یہ قرار دیا کہ خلیفہ کا راجہ نہیں ہے

تا بہت کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد کہ یہ مسئلہ جو شہر اس میں رہی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۹۱۹ء کی "کریا" میں: اس کے خلاف مدعی طلبہ ۱۹۱۹ء

کے ایک حصہ اور دوسرے پر اسدال کیا ہے۔

کونی اور ساری کونسل کے اراکین نے اس پر اتفاق کیا کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس کے ذریعہ اس کے لئے ایک فنڈ جمع کیا جائے گا۔

و اما در این کتاب که فی الجمله تمام است و در این کتاب که فی الجمله تمام است و در این کتاب که فی الجمله تمام است

یاہذا ملت اسرا کی نذر یہ کہ ان کے پروردگار مقدس میں اگر وہ سب سے

یہ کتاب میری ہے۔ لکھنے کا ایک سابقہ واجب العرصہ ہو گیا تھا تاہم

۱۰۹۱ نقل نہیں کیا گیا۔ ہم صرف سنہ ۱۸۷۷ء کے دو اہم اوراق میں

اے اندر ام یاسے ہیں جس کے ابتدائی حصہ میں ایک صریح

سیان بھرنی تھی، اس کے اندر قریبی اس کے بعد پی داران

پھر دوسری ہیچا نے تشریف لایا: "خدا را در دل سے محبت میں علیٰ صلوات"

(2611)

دعای علیہ راغی کی جانب سے ٹیپہ زور کے ساتھ بحث
کی جا رہی ہے کہ حق کو سچینیت مجموعی ٹٹھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہ اندراج کسی رواج کا اندراج نہیں معلوم ہوتا۔ ایسے نقلات
میں جو حیا و غفلت کرنا چاہیے وہ ایک۔ استیلائی سچے لئے مفید نقل
میں یہام محمد شریف (۱) میں قرار دیا ہے جس میں یہ بتلایا گیا
تھا کہ اگر وہ جب انصرص کی نوعیت فیہ منقول ہو اور اس حق
میں جو میں حق سے وہ ذکر کیا گیا ہو متعدد دیگر ایسے معاملات
کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو بطور مکن رواج کے معاملات نہیں ہو سکتے
ترتیب اس کی رو سے ہونا چاہیے اس مقدمہ کے تسلیم متعدد
دیگر مقدمہ میں کی گئی ہے۔ ملا علی ہدیہ سورج بانی سنگہ
بنام محمد صلیہ (۲) جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک حشر کا جھوٹا
کا قی اس میں کے انکار کا جو دوسرے شہر کا ہے۔ دارالینے
کیا ہو ورنہ مکن رواج کا اندراج نہیں ہو سکتا۔

مقدمہ موجودہ میں چونکہ ہمارے لئے بد ضروری نہیں تھیکہ
ان تمام معاملات کی تفصیل بیان کر رہے جو ممکن ہے کہ ملان کا
اندراج ہوں یا نہ ہوں انہیں صرف اس کے اس خاص حصہ کا
حوالہ دیا ضروری ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی والا
نہیں کیا ہے۔ اس کو یہ حق نہ ہو کہ وہ ایسی جاندار کو کہ جس کا
شخص غیر مستحق ہے، کے حق میں کرے اور اگر ایسا کوئی انتقال مل
میں آئے تو شریک یا حصہ دار کی وفا تھا پورا کیجئے ورنہ اس کا کوئی
جاندار نہ ہو گا کہ اس پر کیجئے۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک ملک کے لئے اختیار امتثال ہے یہ

ایک غیر معقول قیدی ہے اور اس کی قید سے یہ تہواروں کی
 فائدہ کے لئے لگا کر ہے تاہم کوئی عدالت قانون اور کوہانہ
 نہیں کر سکتی۔ کوئی اندراج ہے۔ قرار دیا گیا ہو کہ ایک حق
 موجود ہے کسی ایسے وقت پر یہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے
 کی قوت رکھنا اور ان کے لئے شایانہ کر کے لئے بطور
 شہادت کے وقت پر یہ کہ وہ تہواروں کے لئے ہے یا کسی
 رائے یہ ہے کہ اس تہوار کی دل بطور معمولی ہے۔ ان کے
 میں حق تعلق کے کسی اندراج ہے۔ پیدائش ہے۔ یہ ہندو
 میں بطور کافی تریا ہے۔ یہ کہ وہ ہندو میں داخل
 تہواروں کے لئے ہے۔ یہ کہ وہ ہندو میں داخل
 موجود ہیں کسی ہندو میں داخل ہے۔ ان کے لئے ہے۔

(اسی وجہ سے ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے عذاب کا حکم دیا ہے اور ان کی
 فکری حیثیت پر ان کے لئے جہنم کا حکم دیا ہے) حالانکہ ان کے لئے
 ہے کہ سزا کا بندوبست کیا جائے اور ان کے لئے جہنم میں پناہ
 ہے کہ حق سزا اگر وہ جہنم میں لے جائے گا اور ان کے لئے جہنم
 نہ تھا۔ اس وجہ سے ان کو فساد کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے لئے جہنم
 نہ اس کا فیصلہ کیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 فکری ہے۔ اگرچہ ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم
 حیثیت کے لئے ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم
 کیونکہ کسی روایت کے ساتھ جو کہ ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 سزا کا منصوبہ ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 مدعی کے لئے ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 کیونکہ کسی روایت کے ساتھ جو کہ ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا
 ہے کہ اس میں سے کسی مدعی کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے جہنم کا حکم دیا گیا تھا

پتا الہی
نام
رہائے
(۱۱)

کر رہے تھے۔ اس لئے نتیجہ نکلا کہ اقبال اس و سداویہ
میں مسیح ہے اس کی سب سے جہاں تاکہ مسیحی کا لفظ
ہے یہ سمجھنا چاہیے کہ ایسا اقبال ہے جو تمام جاندار کا آقا
ہے کیا گیا ہے اور یہ کہ اقبال یہ ہے کہ دس تار تار میں دال
پر قبال پلا بند ہی ہیں۔

اس لئے اگرچہ یہ سمجھنا کہ ایسا اقبال ہی علیہ کے خلاف
بطور امر واقع تفسیر ختم ہو سکتا ہے کہ مرنے والے
اور اس کے مابین سادہ کا کوئی تعلق نہ تھا اور مزید اس لئے
کہ مرنے کی حیثیت کسی طرح معائنہ نہیں ہے اس میں کوئی شبہ
نہیں ہو سکتا کہ اقبال اس رائے کی تائید میں ایک
قوی شہادت ہے کہ معاملات بقینا جائز ضرورت کے لئے کئے
گئے تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو تمام اسکان کی جانب سے ان کو
اس طرح قبول نہ کیا جاتا۔

اہل واقعات یہ غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں
بہت ابتدائی زمانہ کے تھے سب سے پہلی دستاویز تحریر
تھی ۲۵ جنوری ۱۸۵۷ء کی ہے جو یہ موجودہ رہنما
کے دادا نے احمیت سنگہ کے حق میں مبلغ ۵۷۵ کے لئے کمیشن
کی تھی اور یہ رقم نقد ادا کی گئی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ چونکہ اس
نظم کی کفالت خاندانی جہاں دے کی گئی تھی اس لئے
اس کے متعلق یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ وہ لفظ کے صحیح معنوں
میں قرضہ سالقہ تھا۔ لیکن چونکہ وہ بہت پہلے یعنی ۱۸۵۷ء
میں قرضہ لگائی تھی اور حقیقی قانونی صورت کی شہادت
جو نگاہ موقوفہ ہو چکی ہے اس کے حوالہ کا اقبال بالبعد
ایک قوی جزو شہادت ہو گا جس پر غور کیا جانا چاہیے۔
اس دستاویز کے بعد ایک دوسری دستاویز ۱۹ مئی ۱۸۵۷ء

مئی ۱۸۵۷ء

کو ادا کیا گیا ہے اس میں بھی کہ جو اس میں مذکور ہے وہاں
۱۸۵۷ء اس کا اصل رقم کو ۱۸۵۷ء کا یہ لفظ اقرار کر رہا
تھا یا وہ لفظ ۱۸۵۷ء دستاویز کے روبرو دیا گیا تھی۔
۱۸۵۷ء دستاویز ۱۸۵۷ء جنوری ۱۸۵۷ء کے تھے جو مبلغ ۵۷۵
کے لئے کمیشن کی گئی تھی اس رقم میں ۱۸۵۷ء اس میں مذکور
وہ لکھ کر دس تار تار میں دال پر قبال پلا بند ہی ہیں۔
مبلغ ۵۷۵ نقد حاصل کئے گئے تھے جو کہ اس میں مبلغ ۱۸۵۷ء
لئے کیا گیا تھا اور اس میں سے مبلغ ۵۷۵ دستاویز
۱۹ مئی ۱۸۵۷ء کے قرضہ کی ادائیگی میں دے گئے اور مبلغ
۵۷۵ نقد حاصل کئے گئے تھے اس دستاویز میں ایک
ادراج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالک ۵۷۵ کی ضرورت
سرکاری مالگاری کی حوالہ کی فسط او اگر لے اور بعض
ذاتی اخراجات کی سبیل کے لئے تھی۔

پاسچویں دستاویز مورخہ ۵ جنوری ۱۸۵۷ء مبلغ
۱۸۵۷ء کی تھی۔ اس سے سابقہ دستاویز مورخہ ۲۵ جنوری
۱۸۵۷ء کی ادائیگی کر دی گئی تھی اور یہ مبلغ ۵۷۵ کی رقم
قرض کی گئی تھی۔ اس کے بعد ہمارے روبرو دستاویز مورخہ
۵ اگست ۱۸۵۷ء ہے جس کے ذریعہ سے جو تھے اور پاسچویں دستاویز
کی رقم ادا کی گئی تھی اور بقیہ رقم نقد حاصل کی گئی تھی۔ یہ
تمام معاملات وہ معاملات ہیں جو رہنما کے دادا پر پیش
گزشتہ صدی کے سندھ کے دربار میں پیش کئے گئے تھے۔
۳۱ جنوری ۱۸۵۷ء کو ایک رہنمے کے ہالوفاد کی کمیشن
مبلغ ۵۷۵ کے عوض ایسی مرقم حیت سنگہ کے حق میں
کی گئی تھی جس کی رو سے اس کو جائداد کے مزید پرت قبضہ دیا
گیا تھا اور جو رقم سابقہ دستاویز مورخہ ۵ اگست ۱۸۵۷ء

نمبر مقدمہ ۱۳۲۱ بابۃ مسئلہ منفصلہ درویشوں کے لئے
 باجلاس بمسٹر جسٹس جوالایشاد جسٹس اس-
 رائد یونسنگ وغیرہ مرافقان ہمارے کسنگ وغیرہ مرافقہ علیہم

حکیم سے مراد عثمانی ابتداً ۱۵۳۵ء میں فریڈرک کے کواڈرول سے پیدا
وفاقی کیا گیا تھا۔ موجودات مراد کے ساتھ عدالت ماتحت (زور)

عدالت الہی
بنام
ہر مسکین و محتاج
و آباء

باقرضہ سلفہ کے مدار میں یا تمام ارکان خاندان کی صریح
یا منویہ اس سلسلہ میں حاصل کیا گیا تھا۔ موجودہ قرضہ
میں ہمارے یہ قرضہ ہے کہ اس بار سے کافی طریقہ پر سکوت کی
حاصل کی گئی ہے۔ اولاً یہ کہ اس سلسلہ میں بہت قبل کے زمانہ کے لیے
سکوت ہے اور تمام اس سلسلہ میں خاندان کی ارکان
کی حالت سے کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ مزید یہ کہ ثابت کرنے
کے لیے کوئی امر نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں خاندان کے بھی
اعلیٰ ارکان و مذہ قلمیہ جو اس سلسلہ کے فریق نہ تھے اور جس کی
اس سلسلہ میں حاصل کی جانی چاہیے تھی اور جس میں حاصل کی گئی تھی۔
و انہیں یہ ہے کہ سلفہ و مدعی علیہم کی جو عمر کا عرضی دعویٰ میں جج
ہیں ان میں یہ معلوم کر نہیں دے سکتے تھے کہ وہ تمام کے تمام یا
کم از کم ان میں سے اکثر ان میں پیدا بھی نہیں ہوئے تھے
اس سلسلہ میں کی تجدید ایک سلسلہ سے جو ایک شہر کا
جوار کار اور اس سلسلہ میں خاندان کے کسی رکن سے
کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ اس میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ
خاندان نے تسلیم بال سکوت سے کام لیا اور اس سے چاروں
قیاس قائم ہوتا ہے کہ اگر کوئی جائز ضرورت نہ ہوتی
تو کوئی نہ کوئی اعتراض ضرور کیا جاتا۔ موجودہ قرضہ میں اس
دعویٰ کے قرضہ نہیں ہیں اس لیے یہ ایسا معاملہ نہیں ہے
حوالہ کے خاص علم میں ہوتا کہ ایسا جو قرضہ ان تو ایسے ہی ہے
وہ ایسی قرضہ نہیں جو قانونی ضرورت کی بنا پر حاصل کی گئی تھی
بہ طور بل و اسل تسلیم بال سکوت کے جو خاندان کے تمام رکن
کا حاکم ہے یا ہر صورت خاندان کے تمام بالغ ارکان کی
جائزہ حاصل ہونا اور لحاظ اس حرج اقبال کے جو بیغامہ
موجودہ جنوری ۱۹۱۹ء میں مندرج ہے۔ ہماری یہ رائے ہے کہ

یہ قرضہ دیا جانا چاہیے کہ ان مقدمہ میں قانونی ہر رکن کے بار
شہرت سے کامل طور پر یکساں ہو جائے گا کی گئی ہے۔ اسے ال
گزرنے کے بعد یہ ہر وقت پیش کرتا ہے کہ اس میں کسی رکن
سے رقم قرض کی گئی تھی یا رہا نہیں گئی تھی اس لیے اس کو
کس صورت میں صحت کیا جاتا تھا۔ قرضہ کو کوئی ثابت کرنا ہے
وہ یہ ہے کہ معمولی آقا کی طرح وہ باوجود عقل سلیم نہیں ہے کہ
قانونی ضرورت پیش آئی ہوگی۔ خاندان کے تمام ارکان
کے اس طرز عمل کی بنا پر کہ اس میں اپنے آپ کو اس سلسلہ
میں شامل جاتا دے سے یہ دخل رکھا کہ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ
یہ فرض کرنا چاہیے کہ قانونی ضرورت لاحق تھی۔ اگر یہ تمام
رقوم خاندان کی جائیداد کی کفالت پر قرضوں کی گئی تھیں اور اگر
کوئی بلا واسطہ شہادت حقیقی ضرورت ثابت کرنے کے لیے
نہیں ہے جس کی تکمیل کے لیے یہ تمام رقوم قرض کی گئی تھیں
یہ رائے ہے کہ قانونی ضرورت کے وجود کے بارے میں اس کے
مستقل یہ قرضہ دینا چاہیے کہ اس سے سکوت حاصل کیا گیا ہے
ان قرضہ جات کی اولیٰ کے لیے اور اس طریقہ سے قرضہ خاندان
سے جائیداد کی بازیافت کے لیے اس نامحاجات تہا زری
تکمیل کی گئی تھی۔ اب خاندان کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی
کہ وہ اپنے فائدہ حاصل کرے اور ذمہ داری کو مسترد کر دے۔
ہم یہاں یہ نوٹ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ عدالت
میں علاوہ فعل المیہ کے صرف ایک مدعی علیہ ہمارا جج سگرنے
ناشات میں سے ایک نالاش کا مقابلہ کیا تھا۔ بقیہ تمام
مدعی علیہم نہ تو حاضر عدالت ہوئے اور نہ انھوں نے کوئی بیان
تقریری ہی پیش کیا۔ قانونی ضرورت کے نہ ہونے کا سوال
قانون و احکامات کا ایک مخلوط سوال تھا اور اس میں

میں مقدس جگہوں کا نام ہر گویا (۱) ہندی و ہریانہ میں
 سنگدہ (۱) ہونے کا گویا ہونا نام اور ہندی گوندہ ساری
 (۱) بطور پیش کرنا ہر۔ ایسے جگہ کی صورت ایک
 ایسے ناچار احوال کی ہے جو ہندی و ہریانہ کے رکن
 یا کسی ہندو دیوہ کے لیے ہو جب اس نسخہ کیا جائے تو تمام
 ارکان ہندی و ہریانہ کے مقابلہ میں کا لوم ہو جاتا ہے کہ ہندی
 احوال کندیہ کی خدنگ۔ اگر موجودہ پٹ کی قسم کے لیے جانت کو
 رفر کر دیا جائے تو اس سے حصہ داران ہندیہ کے فریکٹور وازہ
 کھل جائیگا جیسے پٹ جانت پٹیل کر کے دوسرے حصہ داروں کو
 اپنے جائز حقوق سے محروم کر دینگے۔

منجانب مراجعہ علیہ۔ مسٹر ایم۔ ایس۔ فریز اس سے قبل کی نظر
 پر نظر کیا جائے یہ ضروری ہے کہ ان واقعات کو چھوڑ دیا جائے
 جو عدالت کے تحت کے محرم میں موضع کے ایک کی ترتیب یہ ہے کہ
 حصہ داران ہندیہ نے قائل کاشت ارانی کو پٹوں پر قائم
 کر لیا ہے اور ہندیہ کی ارضی شریک اور لاندہ ہے۔ صرف ہندیہ
 کہ کسی حصہ دار ہندیہ نے اس ارضی کے کسی چھوٹے سے حصہ پر
 کاشت کر کے باورفت لے کر اس پر لینا قبضہ کیا ہے اور
 اس کے بلا شریک غیر قبضہ میں ہے کوئی مداخلت ہی نہیں کی گئی
 ہے۔ اس لئے سوال جو پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ کیا کوئی حصہ دار ہندیہ
 ارضی کے کسی حصہ پر قبضہ کر سکتا ہے اور بلا شریک غیر قبضہ
 اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔ اس قطع کو پٹ پر بھی دے سکتا ہے اور پٹ
 اسامی کا بلا شریک غیر زمیندار بن سکتا ہے۔ مقدمہ کے حالات
 میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے اس طرح مدعی علیہ
 نہیں صرف اپنے پٹ و ہندیہ گان کے اسامی ہیں اور مدعیان ہندیہ
 (۱) انہما وکیلین وکیلین ہندیہ (۱) انہما وکیلین ہندیہ (۱) انہما وکیلین ہندیہ
 ۱۹۲۸ء (۱) انہما وکیلین ہندیہ (۱) انہما وکیلین ہندیہ (۱) انہما وکیلین ہندیہ

اس مقدمہ کے تحت ہے کہ ان کو حقیقت حاصل ہے لیکن مندرجہ
 قبضہ کی حگری انہیں نہیں ہے۔ یا حاکمی۔ مدعیان ہندیہ کی
 نالیش میں اپنے پٹ و ہندیہ گان میں مدعیان ہندیہ کی نالیش
 اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے

یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی صورت میں مدعیان ہندیہ
 ہندیہ قبضہ کی حگری کے تحت نہیں ہیں کیونکہ اصل اور ہندیہ
 جس کی استماع انہوں نے کی تھی وہ استقرار کی تھی اور ہندیہ قبضہ
 کی اور ہندیہ کی اصل تبدیل چاہی گئی تھی۔ مدعیان ہندیہ
 ان کے پٹ کی نالیش تک محدود رکھا چاہیے اور چونکہ داد ہندیہ
 عطا کی جا چکی ہے اس لئے ہندیہ قبضہ کی اور ہندیہ سے انکار کیا
 جانا چاہیے۔ مدعیان ہندیہ کہ ہندیہ قبضہ کی اور ہندیہ سے
 انکار کیا جائے۔ مدعیان ہندیہ کو پٹ کی نالیش کے لئے مدعیان ہندیہ
 اور ہندیہ کی نالیش کے لئے مدعیان ہندیہ کی نالیش کے لئے مدعیان ہندیہ
 پٹ و ہندیہ گان کو عظیم فائدہ پہنچایا ہے بلکہ نام مالک ہندیہ
 کو فائدہ پہنچایا ہے۔

قانون کے ایک اہم سوال کے طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے
 کہ قبضہ ہندیہ گان اس کے کو نام ہندیہ گان (۱) انہما وکیلین ہندیہ
 تعلیم ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان
 مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً مثلاً
 صحیح مسئلہ قانون قرار دیا گیا ہے۔ مقدمہ ہندیہ گان ہندیہ گان
 مدعیان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان
 عجیب ہے۔ جہاں ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان ہندیہ گان
 اس کی وفات پر وہ اس کی مدیہ کو اور اس کی وفات کے لئے
 مراجعہ۔ مراجعہ علیہ مدعیان ہندیہ گان کو حاصل ہو گئی تھی چونکہ
 مدعی کو قبضہ نہیں ملا تھا اس لئے اس نے اس کے لئے نالیش کی

ماہ سرحد کو
تہام
خیج سناسیت
زالہ آباد

استقرار کے ہوئے کیا جاکہ ہم اور علی سید لیل سے
دلیہم چھٹے، یہاں تک کہ یہ عملہ طبعیہ گہرے کان کا ہوا دہانے
منہ میں کر دیا ہے انھوں نے درمیان میں ہوا کا تعلق یہ دہانے
میں کر دیا ہے اور یہ قرار دیا کہ اس کی مدد کے لئے یہاں کیا
ہے کہ کسی ایسے مقدمہ میں ہے کہ موجودہ مقدمہ ہے تہہ گہرے کان
کی بید خلی کا حکم ہیں دیا کہ لیکن انھوں نے یہ ہیں چھٹا یا
ہے کہ یہ سید خلی کی شدت عارضی و نوی پر محض علی سید لیل اس کے
تعلق صورت اس کے کہ عدالت یہ قرار دے کہ محض استقرار کے لئے
کہ فی ناٹش، یہ ہوگی۔

عدالت ہا میں جو قرار دیا گیا ہے اس میں دعویٰ ہے کہ
حد تک صرف مقدمہ مقرر کیا تھا اور جہاں نام پر ہاں دہانے پر تعلق
کیا ہے اس مقدمہ میں کسی تہہ گہرے کان کو فی تعلق نہ تھا اور کسی
شہادت کی تہہ کے متعلق کو فی سوال پیدا نہیں ہوا تھا۔ یہی خود
تہہ گہرے کان علی سید خلی حقیقی بید خلی کا بھی حکم نہ دیا گیا کہ
اسکو ہر گز تحقیق و محنت کے لئے نہ دیا گیا ہے، یہیں خیال کرنا لیکن
یہ نہیں خیال کرنا کہ یہ ایک مناسب مقدمہ ہے جس میں تہہ گہرے
ارٹھی یا آلیا حصہ وار شریک کے اس حق کے تمام مسئلہ پر غور
کیا جائے کہ آیا وہ ارٹھی کے کسی ایسے حصہ کو لا کر تہہ گہرے کان
ذاتی تصرف میں لا سکتا ہے جو مجموعی طور پر تمام مشترکہ ملکوں
کے قبضہ میں ہو جہاں وہ یا ان میں کوئی اس سے کوئی منع
نہ کر رہا ہو اس مقدمہ میں ایسے سوالات صرف اس صورت میں
پیدا ہو سکتے ہیں جب عدالت یہ قرار دے کہ دعویٰ ان بلاداد
سی سٹلر محض استقرار کے متعلق نہیں ہیں۔ اس مقدمہ میں
یہ صورت حال نہیں پیدا ہوئی ہے اور دعویٰ اس واقعہ کی
ترکایت نہیں کر سکتے ہیں ان کا مقدمہ خیر ہے کہ یہ قرار دیا گیا ہے۔

عدالت جو عدالت سٹلر اور وہ
درخواست دیوانی
برہانہ ہے، اس کے مندرجہ بالا ۱۳۲
ماہ لاس، سٹلر سٹلر اور وہ ۱۳۲
الٹلر جو عدالت سٹلر
راہد ملکوانت شس سٹلر، یہ تمام سریندر اسکریم سٹلر
ہر جہاں ہے۔ سال۔ مرغی۔ فریقین خلیا
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۵ ماہ ۱۳۲ کو خوات ۱۱۵
۱۵۱ اور ۱۳۲ اور ۱۳۲۔ اصل اس کے لئے ضمانت۔ حکم کا
مجموعہ میں ضبط نہ کیا گیا۔ عدالت یا آلیا اختیار۔ ہر طرف۔
تہہ گہرے کان۔ قبضہ۔ اصل و اصل ہر جہاں ہے۔

کسی تہہ گہرے کان پر ہر جہاں ہے۔ اصل و اصل ہر جہاں ہے۔
ہر جہاں ہے کہ یہ عدالت اور اس کا فی۔ یہاں ہر جہاں ہے
جس کے تحت اس کا تہہ گہرے کان اور اس کا فی۔ یہاں ہر جہاں ہے
سٹلر سٹلر اور وہ ۱۳۲ اور ۱۳۲۔ اصل اس کے لئے ضمانت۔ حکم کا
مجموعہ میں ضبط نہ کیا گیا۔ عدالت یا آلیا اختیار۔ ہر طرف۔
تہہ گہرے کان۔ قبضہ۔ اصل و اصل ہر جہاں ہے۔
کے لئے ضمانت کے لئے حکم دیا گیا ہوگی اگر اس کے لئے ضمانت کے لئے
ہے اس کے لئے ضمانت و وعدہ اصل دیکھا جائے تو وہ حکم قابل
مراور ہوتا ہے۔ ایک امین کی حیثیت جو عدالت یا آلیا اختیار۔ ہر طرف۔
کامل مالک کی حیثیت سے کامل جہاں ہوتی ہے اس لئے حکم یا حکم
معتدل اس کے لئے ضمانت کے لئے حکم دیا گیا ہوگی اگر اس کے لئے ضمانت کے لئے
یہ ایک کامل مختلف ہے کہ اس شخص سے اس کی اپنی آمدنی کے لئے ضمانت
کا احسان کیا جائے یہ بھی راجہ صاحب بنام سید سوری یا نڈ
جی میں اس کے لئے ضمانت کے لئے حکم دیا گیا۔ قبضہ اور اصل
کا ایک ناٹش ہے عدالت و وعدہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت

اختیار ہو گا کہ وہ مرزا کا لہجہ لکھ کر دے گا۔

اس حکم کی ماروا۔ ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں آؤں گے ہمارا
دعا۔ پھر کہ لکھنا ہے کہ اس کا کیا حال ہے؟

رہی ہے جلد دو رقیقہ، پھر اور پانچ اور پانچ تہا۔ ایک وقت
لی ہوتی ہے اس لہجہ میں کہ میں نے کہہ لی یہ کیا جان

ڈائن اعلیٰ ہے۔ اس کے کہ اس سوال کا تعلق ہے، اس کا
وہ قبضہ کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
بیس کی لینے میں تہا اور پانچ سے کہ وہ تہا اور پانچ

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم
اس میں اس کا سستی ہے، اس کا تعلق ہے کہ یہ ہم

کونجانی لڑائی۔ اور عدالت ہلائیں تو عدالت نہ لڑائی کی اور عدالت
میں آگاہی ہو۔ اور عدالت کو خارج کی لڑائی۔ ان کا اور
کافی ہے۔ اگر سال قلعہ دہری، اور دیر تباہ کیا۔
۱۱۔ اچھا سال لڑائی کو کریم لنگہ تھے بدو خواہ، شیش لڑائی کیا
سیور متفر کیا بنا۔ قلعہ بارہ منہا چھ لڑائی کیا
ہاں لڑائی متفر کیا۔ انھوں نے دراصل میں ہندوؤں کے لئے
متفر کیا جس سے انھیں کوئی نفع نہیں پہونچا۔ قلعہ کی حد تک
انھوں نے سیور متفر کرنا ہے۔ ریادہ ترس باجرا لڑائی کیا
سال حار اور کی نسبت مادی انداز میں قیمت ثابت کرنا
سے تا اصرار تھا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ مادی ہی نہ زور دیا تھا
یعنی کہ مادی علیہ غریب آدمی تھا اور اس کی امانت و رہنمائی
تالیف تہ کتب کرتے ہوئے انھوں نے یہ بیان کیا تھا کہ مادی ہی
کوئی کاغذ و چرم سیور متفر کر سکی نہ مادی اور اس امر کا اصرار کیا۔
مادی کا لہ لہ نہ کیا۔ درخواست کر لکھا ہے اگر وہ یہ حال کرے
کہ مادی علیہ مادی کے مادی میں وگرنہ عدالت ہونے کی ضرورت
و اصلات اور لڑائی میں کفالت کے سوال کافی القوت کے ساتھ
لیکن درخواست دیر غریب اور اس کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا
اس میں کفالت کے لئے کوئی استدعا نہیں کی گئی ہے اور مادی علیہ
الفاظی طرہ سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔
یہ اشارہ پاکر دسی نے یہ درخواست پیش کی کہ اصلات کے
کفالت لی جائے اور ذیل علم بارہ قلعہ شیش لڑائی کیا
اب مادی علیہ نے اعتراض کیا ہے۔ فقہین کے موابہ سے اصلات
کی رقم لکھی ہے سالانہ قرار دی گئی تھی۔ مادی علیہ کو حکم دیا گیا تھا کہ
وہ ایک سال کے اصلات کی حد تک ضمانت دے۔ اور اس میں اضافہ
کیا گیا تھا اگر دعویٰ اندرون ایک سال ختم نہ ہوگا تو دسی کو یہ

طومر کے لئے اگر کیا تو وہ دراصلات و مصلحتوں کے لئے نہ تھا مگر کیا کیونکہ
 روئے اوّلین البس صرہ کر دیا جس کے نتیجہ میں ممکن ہے کہ کوئی دوسری
 نہادہ ہو جاوے جو اس کے مجموعہ میں البس حکم کے لئے کوئی اور نہادہ ہو جاوے
 البس پر ہی حکم کوئی ایسا مصلوحہ عقد نہیں پاتے جس میں اس حکم کا
 حکم مقرر کیا گیا ہو۔ وہ حکم سب بار کوئی نہادہ ہے جسے ایوانی اجہ صا
 بنام ایوانی انعامی صاحب دس سالہ مقرر کیا گیا ہے

[illegible]

مستقیم با آن مخلوط می شود و بر آتش ملایم دراز و مدت کمی در آن راه می افتد
تا جو جامه و پیرامانها آغشته شود و آنرا در یک کاس مسی که در آن روغن
را که در آن آغشته است که حاصل است که در آن است که در آن است که در آن است
که در آن است که در آن است که در آن است که در آن است که در آن است که در آن است

۱۰۱۰ ایسکھاجائے تو اراضی امانت کے لئے ہم کو کئی ضرورت تھی ہم نے قرار دیا
۱۰۱۱ کہ اس کے لئے ہم نے ایک ایسی کمیٹی بنوائی جس سے یہ فیصلہ ہو سکے کہ جو زمینیں
۱۰۱۲ اس کے لئے ہوں ان کو ہم نے کس طرح استعمال کیا ہے اور اس کے لئے ہم نے کس طرح
۱۰۱۳ زمینیں خریدیں ہیں اور اس کے لئے ہم نے کس طرح زمینیں خریدیں ہیں اور اس کے لئے
۱۰۱۴ ہم نے کس طرح زمینیں خریدیں ہیں اور اس کے لئے ہم نے کس طرح زمینیں خریدیں ہیں

[illegible]

علاوہ یہ قرار دیا کہ احکام منہجہ قدسہ اس کی نسبت اس کے بموجب حکم مسموع شرعی ہے۔

نہاں کے ہر پیر کا حساب دینا اور باقی۔
 پنجویں پیر کے ہم مراۃ سے خیریت خارج کر کے پیر جس میں
 ملاں نہ اکیس اگرچہ کو دفعہ شرح اعلیٰ داخل ہوگی۔
 دفعہ خارج کرنا

عدالت پٹنہ کی مشورہ

مراۃ تانی دیوانی

میر تقی میر ۱۹۲۳ء منصفہ ۱۹۲۳ء

اجلاس میر تقی میر ۱۹۲۳ء

بابو منور لال علی علیہ السلام

مراۃ تیسری

رہنما روا۔ اسی لگان کا دعویٰ۔ کارروائی میں یہ ہے۔

اوپر مالکانہ حقوق کے۔ قرار کا دعویٰ میں دامت کا اٹھا

شارالشیخ کا تسلسلہ میں کوٹہ۔ اسنے مالکانہ پیر۔

مالوں میں دامت کی ایک ۹۱۲۳ء میں یہ ۱۲۰۔

۱۹۲۳ء میں علی علیہ نہ قانون لگان اودہ کام کی دقت

مردعو پر انہی کے لگان کی بار یافتہ ہے۔ عیان کے قضا

دعویٰ رجوع کیا۔ اوپر دعویٰ میں، رجوع لگان پر دقت

دلانے کی ہم ۱۹۲۳ء میں علی علیہ نہ عیان نے یہ پیش

کیا کہ وہ اسی رجوع کے مالکانہ نے یہ اسنے

وہ خود ادا کرنے کے دقت میں ۱۹۲۳ء میں

لکھنے کے بعد مال کے اندراجات کی بنیاد پر یہ

کیا کہ عیان اعلیٰ کہ مالک اسنے نے اسنے

۱۹۲۳ء میں اسنے کے دقت میں ۱۹۲۳ء میں

۱۹۲۳ء میں اسنے کے دقت میں ۱۹۲۳ء میں

۱۹۲۳ء میں اسنے کے دقت میں ۱۹۲۳ء میں

بابو منور لال

سام

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

[illegible]

پہلا سوال جس پر مولوی غفور کرنا چاہا ہے یہ ہے کہ کیا دعویٰ
منصفیٰ المعاد ہمیشہ قائم رہے گا اور کیا یہ اصول ہندوستانی قانون
لگان اودہ کی رو سے مسترد ہو گا اور اس کے لگان کی بازیافت کے
لئے مدعیان کے خلاف ایک دعویٰ مجموعی کیا اوس مقدمہ میں واجب الادا
لگان پر سود کا بھی دعویٰ کیا گیا تھا۔ مدعیان نے یہ جو ادبی کی
تحتی کر وہ اس کے مالکان اودہ کے لئے اس لئے
وہ سود ادا کرے۔ یہاں پر عدالت نے بعض کاغذات مال
کے اندراجات کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا کہ مدعیان اس راضی کے
مالکان اودہ کے لئے تھے اور اس لئے وہ سود ادا کرنے کے پابند
تھے۔ فیصلہ کی تاریخ نہراگست ۱۹۱۵ء ہے۔ یہ نہیں ظاہر کیا گیا ہے
بقیہ اس لگان کی دیگر عی کی زمین وہ سود داخل تھا جو اس پر
واجب الادا تھا کہیں نہ ہو۔ مگر علیہ نے تعمیل کرا کی تھی لیکن
۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کے درمیان موجودہ مدعیان
کے خلاف ایک مقدمہ لگان اودہ کی رو سے
مجموعی نہیں لکھوڑت کہ ان لگان کی دیگر عی عدالت

بابو منوہر لال
بھام
اچھوتا نند
(اودھ)

کابھان جو پبل ازمن قبلہ کسا گیا ہے۔ مرنے والے کو لکھ کر لیا ہے
کہ ارادتی پر تھک چکا کو شمشیت کی حد تک ہے۔ ۱۰۰ سالہ سورتوں
کا ایک ایسے زمانہ سے قبلہ جبہ خوشی لایا ہے۔ لکھ کر لیا ہے
تھاقداروں نے صرف کتب خانہ لکھا ہے۔ دھوی کیا تھا ایسی
حالت میں دگری بند رہتا ہے۔ دوسری پہلی مرتبہ کتب خانہ کو شمشیت
کا چٹہ قائم ہے۔ کیا گیا تھا بلکہ اوس کو اوس اقبال کی بنا پر جو
تھاقدار نے لکھا ہے۔ پتر سے قائم ہے کہ طور پر تسلیم
کیا گیا تھا۔ لیکن تشخیص لگانا اس بنا دہری کی تھی تھی کہ یہ اودھ
مالکانہ ہے تھا۔ اول تو اس کے بنیاد جو قانون فیملی بند و سہ
اور وہ ہائے ۱۸۶۶ کے ضمیمہ میں منسلک ہیں۔ قاعدہ ماحول
ہے۔ وہ کسی صورت میں وہ رقم جو بدوان بند رہے۔ مالک اودھ
کی جانب سے تھاقدار کو واجب الادا ہوتی ہے۔ لکھ کر لیا ہے
باضافہ دس فیصدی اسے کم نہیں ہو سکتی۔ تشخیص لگانا کا طریقہ
مہرہ خیا ہیں۔ پتر عام ہے اس امر کی ہے کہ حقیقت اودھ لکھا
پتر تھاقدار کی ہے۔ ایسی حالت میں مہرہ یہ ہے کہ مالک مرنے
کو جس کی دگری لکھا نہیں ہے۔ اور وہ بھال لکھی جانی چاہئے۔
مرافعہ لکھا سیاب رہا ہے۔ اور وہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے
مرافعہ خارج کیا گیا

۱۸۶۶ء
۱۸۶۷ء

پانچویں کورسٹ الہ آباد

مرافعہ اولی دیوالی

نمبر ۲۶۶ بائیں سلسلہ ۱۸۶۶ء ۱۸۶۷ء
ماہی لاس۔ سرکار دہری میں لکھا ہے۔ پتر لکھا ہے۔ پتر لکھا ہے
تھاقداروں نے صرف کتب خانہ لکھا ہے۔ دھوی کیا تھا ایسی
حالت میں دگری بند رہتا ہے۔ دوسری پہلی مرتبہ کتب خانہ کو شمشیت
کا چٹہ قائم ہے۔ کیا گیا تھا بلکہ اوس کو اوس اقبال کی بنا پر جو
تھاقدار نے لکھا ہے۔ پتر سے قائم ہے کہ طور پر تسلیم
کیا گیا تھا۔ لیکن تشخیص لگانا اس بنا دہری کی تھی تھی کہ یہ اودھ
مالکانہ ہے تھا۔ اول تو اس کے بنیاد جو قانون فیملی بند و سہ
اور وہ ہائے ۱۸۶۶ کے ضمیمہ میں منسلک ہیں۔ قاعدہ ماحول
ہے۔ وہ کسی صورت میں وہ رقم جو بدوان بند رہے۔ مالک اودھ
کی جانب سے تھاقدار کو واجب الادا ہوتی ہے۔ لکھ کر لیا ہے
باضافہ دس فیصدی اسے کم نہیں ہو سکتی۔ تشخیص لگانا کا طریقہ
مہرہ خیا ہیں۔ پتر عام ہے اس امر کی ہے کہ حقیقت اودھ لکھا
پتر تھاقدار کی ہے۔ ایسی حالت میں مہرہ یہ ہے کہ مالک مرنے
کو جس کی دگری لکھا نہیں ہے۔ اور وہ بھال لکھی جانی چاہئے۔
مرافعہ لکھا سیاب رہا ہے۔ اور وہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے
مرافعہ خارج کیا گیا

انتخاب بیکم
بنام
میرزا ابوبکر
الکراچی

اور وقت شغل ہوتا ہے بیک کی جان چار کا کا
راہن کہ اس تمام جاہل اور پست منہ عیسائی
معاوضہ میں کیا کیا گیا ہو جو انہیں عیسائی
۱۵۰ روپے وقت شغل نہیں ہوتا جب تمام ضرورت
انہیں کی ملے ہو اور ان کو کیا کیا ہو ہو
جو کہ کوئی عیسائی چاہے حال نہ ہو عیسائی
کے ایک چار پر قندہ دے کر اور
مرفوعہ ثانی بنی ہو کہ عیسائی کو دے کر اس کے
بجائی دے کر ہر سدرہ جاہل و پست منہ
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
فیصلہ اس مرفوعہ میں کہ ان کے کسے سر شہر و
اس کا تعلق لکھو کہ ایک وکان سے ہے جو کہ کوئی جاہل
کے ساتھ لکھو جاہل وکان کے علم میں مدعی علم میں تا
کیا تھا ان مدعی علم نے اپنے رشتہ داروں کے خلاف ایک
کیا اور دگر کی حال کی اس دگر کی بی بی میں اور ہونے
مکان کے بنیام کے لئے درخواست پیش کی ہے موجودہ
مدعی نے اس سے قرار کے لئے جو جو کیا تھا کہ وکان بنیام میں
تھی۔ کارروائیات کے دوران میں مدعی فوت ہو گیا ہے اور ان
اوس کے رشتہ داروں وہ واقعات میں پر اور ہونے لگے انہیں مدعی کی
کیا تھا یہ نہیں کہ انہیں مدعی علم میں اپنے جاہل وکان کے
خلاف ایک بنیام کا دعویٰ جو جو کیا تھا اور ایک دگر کی حال کی
جس کی رو سے اس وکان کے ۸۴ کے بنیام میں سید احمد وکان کے
مکانات اور ایک بلک کی نسبت اس کا حق قرار دیا گیا تھا
تقسیم ہونے کے بعد کی تھیں اور بنیام میں فرق نہ تھے "یہ حالت

۱۵۰ روپے وقت شغل نہیں ہوتا جب تمام ضرورت
انہیں کی ملے ہو اور ان کو کیا کیا ہو ہو
جو کہ کوئی عیسائی چاہے حال نہ ہو عیسائی
کے ایک چار پر قندہ دے کر اور
مرفوعہ ثانی بنی ہو کہ عیسائی کو دے کر اس کے
بجائی دے کر ہر سدرہ جاہل و پست منہ
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
فیصلہ اس مرفوعہ میں کہ ان کے کسے سر شہر و
اس کا تعلق لکھو کہ ایک وکان سے ہے جو کہ کوئی جاہل
کے ساتھ لکھو جاہل وکان کے علم میں مدعی علم میں تا
کیا تھا ان مدعی علم نے اپنے رشتہ داروں کے خلاف ایک
کیا اور دگر کی حال کی اس دگر کی بی بی میں اور ہونے
مکان کے بنیام کے لئے درخواست پیش کی ہے موجودہ
مدعی نے اس سے قرار کے لئے جو جو کیا تھا کہ وکان بنیام میں
تھی۔ کارروائیات کے دوران میں مدعی فوت ہو گیا ہے اور ان
اوس کے رشتہ داروں وہ واقعات میں پر اور ہونے لگے انہیں مدعی کی
کیا تھا یہ نہیں کہ انہیں مدعی علم میں اپنے جاہل وکان کے
خلاف ایک بنیام کا دعویٰ جو جو کیا تھا اور ایک دگر کی حال کی
جس کی رو سے اس وکان کے ۸۴ کے بنیام میں سید احمد وکان کے
مکانات اور ایک بلک کی نسبت اس کا حق قرار دیا گیا تھا
تقسیم ہونے کے بعد کی تھیں اور بنیام میں فرق نہ تھے "یہ حالت
۱۵۰ روپے وقت شغل نہیں ہوتا جب تمام ضرورت
انہیں کی ملے ہو اور ان کو کیا کیا ہو ہو
جو کہ کوئی عیسائی چاہے حال نہ ہو عیسائی
کے ایک چار پر قندہ دے کر اور
مرفوعہ ثانی بنی ہو کہ عیسائی کو دے کر اس کے
بجائی دے کر ہر سدرہ جاہل و پست منہ
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
میں انہیں مرفوعہ ان کے کسے سر شہر و
فیصلہ اس مرفوعہ میں کہ ان کے کسے سر شہر و
اس کا تعلق لکھو کہ ایک وکان سے ہے جو کہ کوئی جاہل
کے ساتھ لکھو جاہل وکان کے علم میں مدعی علم میں تا
کیا تھا ان مدعی علم نے اپنے رشتہ داروں کے خلاف ایک
کیا اور دگر کی حال کی اس دگر کی بی بی میں اور ہونے
مکان کے بنیام کے لئے درخواست پیش کی ہے موجودہ
مدعی نے اس سے قرار کے لئے جو جو کیا تھا کہ وکان بنیام میں
تھی۔ کارروائیات کے دوران میں مدعی فوت ہو گیا ہے اور ان
اوس کے رشتہ داروں وہ واقعات میں پر اور ہونے لگے انہیں مدعی کی
کیا تھا یہ نہیں کہ انہیں مدعی علم میں اپنے جاہل وکان کے
خلاف ایک بنیام کا دعویٰ جو جو کیا تھا اور ایک دگر کی حال کی
جس کی رو سے اس وکان کے ۸۴ کے بنیام میں سید احمد وکان کے
مکانات اور ایک بلک کی نسبت اس کا حق قرار دیا گیا تھا
تقسیم ہونے کے بعد کی تھیں اور بنیام میں فرق نہ تھے "یہ حالت

یہ سکتا ہے جس طرح حالتِ محنت کا فائدہ فراہم ہو اور اگر یہ ضروری ہو تو اس کا
 کس قسم کا

مدد کے لئے جو کچھ ہر شخص کو ہر سال ہر سال

مراغہ اور ان کی پوری

نمبر نمبر ۳۵۰، ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۳ء

اجلاس پیرس میں انٹرنیشنل جوہر کی کمیٹی کے زیرِ سربراہی

انٹرنیشنل جوہر کی کمیٹی

بالوسٹ رائے، مرہ لائیو، پنہاٹم لائیو، مرہ لائیو، مرہ لائیو

مرہ لائیو، وفات کے بعد، انکالام دعویرہ

مدعی علیہم، مرہ لائیو

دہر م شائستہ شتر کر خانہ ان - بہن سنجانی منظم - زیادہ صبح سود

کسی خاص شرح پر فرض لینے کی ضرورت - سود میں کمی کرنے کے متعلق

عدالت کا اختیار - مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۰ ہائے ۱۹۰۸ء

امریکی شدہ - ہندو شتر کر خانہ انی جاہل اور کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ

کے حوالہ کی بنا پر، ہندو شتر کر خانہ انی جاہل اور کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ

رہن کی شرائط کا جو اثر آیا امریکی شدہ ہونا ہے

تاہم لائیو کوئی عام قاعدہ نہیں ہے کہ سود کی شرح

دوسری صدی کی زیادہ ہو اس صورت میں ہمیشہ سب سے اچھی حالت

جب قرضہ کے لئے کافی گفالت موجود ہو

یہ سوال کیا کہ کوئی خاص شرح سود سب سے اچھی حالت

سوال ہے جو ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہونا چاہیے

قرضہ رہن پر ہر مقدمہ کی سالانہ سود کی شرح جو سال ہر سال

ہو جاتا ہے - قیاس پیدا کرنے کے لئے فی فیصد کا ہونا چاہیے

کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے مرہ لائیو نے مرہ لائیو نے

کا استعمال کیا تھا۔

تقریباً ۱۰۰ کی شرح پر واجب التعمیل نہیں ہے۔ مدعی کی بحث اور

دوسری بحث میں مدعی نے اسے تقسیم حال کی تھی یہ تھی کہ مکان

نڈا ایسا تھا جس کا تمام حصہ کی ملک تھی جس کے درنا سے مدعی نے

مدعی کی جگہ پر تمام ۱۳۰ حصے - اب دونوں عدالتوں سے سخت لئے آگے

گئے اور ان کے درنا سے کہ یہ خاص مکان غلام محمد کی ملک

تھی البتہ مدعی علیہ نمبر ۱۲ اور اس میں کسی حصہ کا مستحق نہ تھا

اور اس مکان کی حد تک اس کو اس تقسیم کی دگری کوئی

نہ تھا اور اس نے حال کی تھی اور تقسیم میں جو بعد میں کی گئی

یاد رکھو کہ مدعی نے مکان کا حصہ دلا گیا تھا اور اس کے حقوق

مدعی نے مدعی سے منتقل ہو گئے ہیں۔ مراجع کی بحث یہ ہے کہ ایک کی بجائے

دوسری حالت قائم کرنے کا اصول متعلق کیا جانا چاہیے اور یہ کہ

رہن مرہ لائیو سے متعلق ہونے کے بجائے ان جاہل اور

پر منتقل ہونا چاہیے جو مدعی علیہ نمبر ۱۳ نے اس حصہ کے

معاوضہ میں حاصل کی تھی جو اس مکان میں مدعی علیہ نمبر ۱۳ کو دیا گیا

تھا۔ عدالت ہائے تخت نے اس میں کوئی مداخلت نہیں کی اور اس کی

راہ سے یہ ہے کہ ان کا عمل درست ہے۔ ایک کی بجائے دوسری کفالت

قائم کرنے کا اصول صرف اس وقت متعلق ہوتا ہے جب کسی خاص

جاہل اور کمیٹی رہن کو اس تمام جاہل اور میں غیر منصفہ حصہ کے ساتھ

میں دیا گیا ہو جس کے متعلق قیاس عمل میں آئی تھی وہ اس وقت متعلق

نہیں ہوتا جب تمام مرہ لائیو جاہل اور اس کی ملک ہو اور اس کے بعد

یہ شخص نے جس کو کوئی حقیقت حاصل نہ تھی مرہ لائیو کے بلا علم اس کے

ایک جزو پر قبضہ حاصل کر لیا ہو رہن جب اس کی تعمیل کی گئی تھی۔

بالکل جائز رہن تھا اور مرہ لائیو اس کے متعلق ہیں کہ مرہ لائیو جاہل

کے کسی جزو کو خلاف تعمیل نافذ کر رہے ہیں۔ مدعی یا اس کے پیشرو

حقیقت کے موافق کسی استعمال مابعد سے ان کے حق پر اثر نہیں

اس کا حکم

رہا

یہاں

دارا اور

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

مدعی علیہ

حکم کی ذمہ داری نہ کرے اور عدالت کو اطلاع دے اور

دارالحکومت کو خبر دے تا کہ اس کو معلوم ہو کہ اس نے کیا کیا

نگران کی درخواست قابل غور کی جاتی ہے۔

درخواست نگران کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

نجانہ نگران کی درخواست کو عدالت نے منظور کیا ہے۔

چھ مہینہ پہلے ایک درخواست نگران کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

انکار کیا گیا ہے۔

جو ان کے بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

یہ اس کی درخواست کی ہے۔

کوئی حریف اس کے بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

پیش ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

پیش ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

حکم کی ذمہ داری نہ کرے اور عدالت کو اطلاع دے اور

دارالحکومت کو خبر دے تا کہ اس کو معلوم ہو کہ اس نے کیا کیا

نگران کی درخواست قابل غور کی جاتی ہے۔

درخواست نگران کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

نجانہ نگران کی درخواست کو عدالت نے منظور کیا ہے۔

چھ مہینہ پہلے ایک درخواست نگران کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

انکار کیا گیا ہے۔

جو ان کے بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

یہ اس کی درخواست کی ہے۔

کوئی حریف اس کے بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

پیش ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

پیش ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

کر دیا ہے۔

درخواست نگران کی بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

تجوizat نامی پیش کا یہ حکم عدالت سے جاری ہے۔

کرنے سے اس بارگاہی حکم عدالت سے جاری ہے۔

نام

نام

نام

نام

نام

نام

نام

نام

نام

۱۰۰

کرامت و احوال

10/11/51

ماہنامہ علمی و ادبی

حکیم لایق، علی علیہ السلام پنجم بنده بیانی اسم غنی ترش جفا
قانونی به واسطه است که ۱۰۹ یا به سن ۱۹۰ در قندهار پامیر

سید... از انصار جو با پیرو فرقی نیستند و اقرار -

فصل یہ واقعہ کہ دوسری مرتبہ یہاں چوتھا ایشیا

۱۔ امر و تقاضا نہ ہو جس پر علیحدہ سند ہے اور اگر اس پر سرکاری نوٹ لگا کر تصدیق ہو جائے

انسان کیا محاسن اور دعویٰ کی بنیاد ہے وہ ۱۸ قانون مساوی

کے معہوم ہیں۔ فرشتہ کا اقرار سب سے پہلے کیا گیا۔

میری رام بھام کو پستی سو بہا رام کو مال را ہے
۵۰ سکریں ہر ایک پر دھرم کا لگا

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔

۱۹۹۲

مستحق الثواب

بیا فرموده اند که هر کس در میان ما

مجلسه اول

۱۰۰۰ روپے کی ناراضی سے بڑھ کر وہ دوسری ایک بار

پیش قدمی تھا جس کی تکمیل و عملیہ میں اس نے ادا کیا ہے

۲۸ شهریور ۱۳۶۲

اپنی بیوی سے کیا چوں کے دوسرے فقرہ کی عبارت ہے جس سے

یہی ہے (جو ایک چوٹی ہے) یہی ہے (جو ایک چوٹی ہے)

سچو جہانجام دیکھو بس کہ اس پر یہ ہو کہ اس کے چچ

[illegible]

دعای انبیا و ائمه علیهم السلام و صفات اهل بیت علیهم السلام

حکیم لکھنؤ
بنام
بیت دولتم
(دراکبار)

سکے احکام کی کافایت میں نہ ہو کہ جس کو ہر امر
میں مصلحت ہو۔ اور نہ ہی وہ جس کو ہر امر میں
افعال کیا تھا وہ سکے فیہم میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
تلفیہ میں کی گئی تھی اور عبادت میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
میں جو وہ نہیں ہے میری اس کے لیے وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
دعویٰ میں ایسا تھا جس میں رہتا تھا وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
جس میں یہ وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
کرا ہوا

درغیرتہ منظور کی گئی۔
عہدہ مستحق
دارائی

نمبر ۱۱۰
بلاس

بیت پر تاد مٹی ملک۔ مران بنام با ہر۔ مدعی مراد علیہ
وہم تاسرہ متحرکہ ناعان۔ اسقانی بنام بنام بنام۔ دستا بن
کے ان راج کی وقت۔ تحقیقات کا بیوت۔ قرضہ باہر کیا ہوتا ہے۔
قرضہ آیا پاپ کی زندگی میں بیٹے پر واجب التعمیل ہوتا ہے۔ مشتری کے
شیخی کی جیتیب مجرورہ ضابطہ دیوانی ایکسٹ ۵۵ بابتہ سندہ ۱۲۰۴
رول ۲۔ مرافقہ امر تقی طلبہ کا دو وجود پر تقصیر ہو جانا۔ ایک وجہ
متعلق فیصلہ پر اعتراض کیا طمان، عام طور پر امر تقی طلبہ پر تجویز کر گئی
بیت عدالت مرافقہ کا اختیار۔

کسی دستاویزہ اور ان کو کسی شکر کہ بندہ و عاوان سکے
منظم کیا ہو۔ بیچہ مراد سکے دوسرے ارکان نے اعتراض
کیا ہو صورت نہ ہوتا کہ سکے کے لئے فیہم کافی نہیں ہوتا
لیکن بات کی وہ واضح شہادت ہے اور جب فیہم واقعی تحقیقات

صفحہ ۵۳

حکیم لکھنؤ
بنام
بیت دولتم
(دراکبار)

سکے احکام کی کافایت میں نہ ہو کہ جس کو ہر امر
میں مصلحت ہو۔ اور نہ ہی وہ جس کو ہر امر میں
افعال کیا تھا وہ سکے فیہم میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
تلفیہ میں کی گئی تھی اور عبادت میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
میں جو وہ نہیں ہے میری اس کے لیے وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
دعویٰ میں ایسا تھا جس میں رہتا تھا وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
جس میں یہ وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر میں وہ نہ ہو کہ جس کو ہر امر
کرا ہوا

نمبر ۱۱۰
بلاس

بیت پر تاد مٹی ملک۔ مران بنام با ہر۔ مدعی مراد علیہ
وہم تاسرہ متحرکہ ناعان۔ اسقانی بنام بنام بنام۔ دستا بن
کے ان راج کی وقت۔ تحقیقات کا بیوت۔ قرضہ باہر کیا ہوتا ہے۔
قرضہ آیا پاپ کی زندگی میں بیٹے پر واجب التعمیل ہوتا ہے۔ مشتری کے
شیخی کی جیتیب مجرورہ ضابطہ دیوانی ایکسٹ ۵۵ بابتہ سندہ ۱۲۰۴
رول ۲۔ مرافقہ امر تقی طلبہ کا دو وجود پر تقصیر ہو جانا۔ ایک وجہ
متعلق فیصلہ پر اعتراض کیا طمان، عام طور پر امر تقی طلبہ پر تجویز کر گئی
بیت عدالت مرافقہ کا اختیار۔

کسی دستاویزہ اور ان کو کسی شکر کہ بندہ و عاوان سکے
منظم کیا ہو۔ بیچہ مراد سکے دوسرے ارکان نے اعتراض
کیا ہو صورت نہ ہوتا کہ سکے کے لئے فیہم کافی نہیں ہوتا
لیکن بات کی وہ واضح شہادت ہے اور جب فیہم واقعی تحقیقات

اگر شاہ
چشم
ہو
ادھر

۱۔ مراد اگر تار یا مادی سرور کا مسئلہ ہے تو اس کا جواب سوال
پر صحیح ہے کہ کسی قسم کے ایسا جو قرضہ جات معاوضہ کی بنا پر نہیں کیونکہ
آخر میں اس پر یہ ہے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس وقت مرافقہ میں
نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی اور وقت مرافقہ میں ہے۔ نئے اس کا کہنا
کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس طرح کیا گیا کہ وہ اللہ کی اجازت کے
اس پر ہے کہ جس قدر عرصہ اس کے ساتھ رہے گا وہی اس قدر ہی رہے گا
وہ شکر کے ہے۔ یہ فیصلہ قرار دیا گیا کہ صرف ایک شہادت جو یہ بت
کر کہ اس نے اپنی گواہی کی تھی کہ یہ قرضہ جات معاوضہ کیلئے تھے جو
میں اس وقت کے ان راج پر مشتمل تھے۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ
بہ انداز میں کوئی شہادت نہ ہوگی (بجز اس) کے کہ یہ بھی دتہ نے اس
منظور کی حیثیت سے کیا ہے۔ انہوں نے یہ قرار دیا کہ یہ بھی دتہ کے
شہادت کے منظور ہو کر قرار دیا جائے گا۔ اس مرافقہ میں یہ پتہ چلا کہ
چلایا ہوئے ہیں۔

ایا عدالت مرافقہ تختہ اس سوال پر نہ کہ یہ نہ نوع تھی
کہ آیا یہ کہ اس نے پانچ سال رکھا جائے گا کہ وہ ساتھ قرضہ جات
کی ادائیگی کیلئے تھی بلکہ اس واقعہ کے کہ اس امر کی نسبت عدالت
ابتدائی کے فیصلہ پر جو مرافقہ کے خلاف تھا لالہ دوست مرافقہ میں
اعتراض نہیں کیا گیا تھا۔

عدالت مرافقہ تختہ اس طور پر شروع نہ تھی کیونکہ تھوڑا سا
مولیٰ مجموعہ ضبط دیوانی کی رو سے اس کو المیہ حاصل کرنے کا
اظہار تھا۔ وہ دونوں سوالات پر عدالت ابتدائی میں ایک استریٹجک
کے تحت جو یہ کہ تھی اور اس واقعہ کے کہ مرافقہ نے اپنی یادداشت
مرافقہ میں ایک سوال پر اعتراض کیا تھا یہ فیصلہ جاسکتے تھے کہ وہ
عام طور پر قرضہ طلب کے متعلق فیصلہ پر اعتراض کرنا چاہتا تھا۔
دوسرا سوال یہ ہے کہ آیا کسی دستاویز کا اندراج جو نہ دیا گیا

۱۔ مسئلہ کے کیا جزو ان کے دوسرے ارکان پر انبار کیا گیا
سے باور دار پر واجب تھی کہ اس سے مراد ہے کہ اس میں مرافقہ
کا اس عدالت کے دو ججز نے کیا تھی پتہ رن لالہ رام نارائن
(۱) پر مشد لال کہا ہے کہ ۱۳۴۷ کے اندام پر یہ بیان کیا گیا تھا
جس کا کہ حکام عالمہ تمام برہمنوں کو کسلی۔ فری نارائن رام نارائن لال
(۲) کا اظہار کیا تھا کہ یہاں تک کہ کسی قرضہ کے لئے تھے خیرات
دوسرے ارکان کے خلاف، تاہم کہ اس کے لئے قابلہ اور ادا شدہ
ہوئے ہیں کہ بعض قرضہ جات اس انتقال کی تاریخ پر باپا کے
قرضہ جات ساتھ تھے جس پر مٹوں نے اعتراض کیا تھا۔ پر یہی کہ
کی نظیر کو لہ بلا کو رہا ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ادھر کہ
جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۱ پر یہ مکرر اصل وہ ادھر کہ جس نے ۲۰ کے لئے
مٹی ہے اس مقدمہ میں سوال یہ تھا کہ آیا بعض جہاں اس کے
منظور نے اسٹیک کی جانب سے حاصل کی تھیں باوجود انکی کسو بہ
جائداد میں ہیں۔ ایک فریق رن لال تھا جو ایک سابقہ مسلمان
مسلم رام نارائن کا داماد تھا۔ حکام عالمہ تمام برہمنوں کو کسلی نے
اس اظہار کو اہم شہادت کے طور پر تسلیم کیا تھا جو اس رام نارائن
منظور کا کہنے کے تین سال کے بعد دیا تھا لیکن نظیر کے مساند سے
یہ ظاہر ہو گا کہ رام نارائن نے اس بیان کو بطور اقبال کے ترسیل
کے پیشہ حقیقت کی حیثیت سے تسلیم کیا تھا کہ اس کے کہ منظور واقع
ہوا تھا نیز یہ کہ اس مقدمہ میں دعویٰ کسی شخص کی جانب سے خلاف
نہیں بلکہ ایک شخص کہ خاندان کے ارکان کے مابین تھا یہ مقدمہ
مسئلہ کے لئے کوئی نظیر نہیں ہے کہ کسی دستاویز میں منظور کا بیان کیا
کی اس منتقلی کی نسبت خاندان کے دوسرے ارکان کو پانچ کر لیا
جس پر وہ اعتراض کر رہے ہیں۔ حکام عالمہ تمام برہمنوں کو کسلی نے
رن لال تمام اند انور ۱۳۴۷ اور لال دتہ جو اس تمام حقیقت کو

(۱) انڈین کیس رپورٹ صفحہ ۴۸۶ (۲) انڈین کیس رپورٹ صفحہ ۴۸۶ اور وہ لالہ رام نارائن
(۳) انڈین کیس رپورٹ صفحہ ۱۲۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

لیکن جسی مراضی علیہ کی جائیداد سے اس امر زود ویالیا کہ
 بیعتنامہ سے اسکے باپ کے قرضہ عات سابقہ ادا ہو جائے کہ باپ کے
 انجیر کیم اثر نہیں پڑا ہے لہذا اس واقعہ کے کہ اس دعویٰ کے
 رجوع کئے جانے کے وقت اور وقت بیعتنامہ سے کہ اللہ تعالیٰ کی
 فوری عبادت کئے جائے تاکہ وہ زندہ تھا حکام عالم مقام کے فیصلہ
 ساہو رام چند راجا نام جو پانچ گنگہ (۵) کی ایک عبارت سے استناد
 کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ادا اسکے بل دیا جا چکا ہے وہ عبارت یہ ہے کہ
 لیکن جب تک باپ زندہ رہے کہ کوشش جو جائیداد میں بیٹوں
 اور پوتوں کے حصوں پر ان کے باپ کے قرضہ عات ادا کرنے کی
 نسبت متعلق تھی مگر اس وقت وہ اس کی ضمانت سے نکل گیا ہے اور
 نہ کہ اس قرضہ کی نسبت جو ٹیکہ طرہ سے خود جائیداد کی اغراض
 کیلئے حاصل کیا گیا تھا اس کے ۱۰۰ روپے باپ کے ساتھ بلا شکر
 مالک ہوئے ہیں تو وہ کوشش ناکام رہا نہ ہی چاہے اور اس کیلئے
 نہایت ہی سادہ وجہ نوکیر کیجاسکتی ہے نیز یہ کہ باپ کی وفات کے
 قبل ممکن ہے کہ وہ قرضہ ادا کر دے یا اسکی وفات کے بعد ممکن ہے کہ
 کافی ذاتی جائیداد موجود ہو جو وہ باپ کی ملک جو جس سے قرضہ ادا

جزو مایہ حق ہے جس میں مذکور ہے کہ اس کے مایہ حق جسکی اس
 قرضہ سابقہ سے کہ اس کے والد اس کے سوا کوئی مال رکھتا تھا
 وہ اس کے والد میں اس قرضہ کی قیادت سے کسی باپ کے
 کیا تھا بیٹوں کے خلاف باپ کی ملکیت؛ بلکہ اس کے انتقال کی
 تائید کیلئے مدد کیا جاسکتی ہے
 اس مراضی میں ایسا کوئی عند زبانی نہیں کیا گیا ہے کہ بارشوت
 مراضی پر غلط طریقہ سے عائد کیا گیا تھا مراضی اولیٰ میں یہ مذکور ہے
 کیا گیا تھا کہ بیٹوں پر یہ لازم ہے کہ وہ قرضہ عات کا خلاف اخلاق
 ہونا ثابت کریں بجائے اس کے کہ متعلق ایہ انکی قیادت کو ثابت
 کرے یہ واضح ہے کہ متعلق ایہ اس کے خلاف اس سے کہ بہتر بیعت
 نہیں کر رہا تھا جو باپ کے مشتری کی ہوتی ہے سوائے اس کے کہ
 بہتابلہ مشتری ضرور مست کے وجود یا باپ کے قرضہ عات سابقہ
 کی نسبت ٹیکہ یا منافع ثابت کرنے سے متعلق اس کی حقیقت کم
 ہوتی ہے اس لئے اس سے تحقیقات سے متعلق کم سخت جو طلب
 کیا جاسکتا ہے لیکن ان کا وجود ثابت کرنے کا بار حق شفعہ کی وجہ سے
 متعلق ایہ سے بیٹوں پر متعلق نہیں ہوتا لہذا اس کے کہ بیٹے حق شفعہ کی وجہ سے

اسی دوران میں سماع کی مبادیہ گذر گئی تھی دعوے پر اثر زور دیا
جیسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یحیت درست ہے جتنی پریشا دہم ہو گئے
(۱) کے قاعدہ کی دوسری ہائی کو رٹوں میں تقبہ نہیں کی گئی تھی
جیسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ رول انٹر اسٹیک کی رو سے
جسٹ اسکو دفعہ ۱۴۱ مجموعہ ضابطہ و ہائی کے ساتھ بڑھا دیا جائے
و اسہ ان قانون کی باہر وہ یہ نہ تھا کہ وہ اس فیصلہ کو سوسنا
کرس۔ اسی حکم کی رائے کے بلوں آفس ٹیڈ بنام اوہ بہار (لال
(۲) میں ناظم کی کمی یہ میر کی رائے میں عدالت تخت کی
و عوی کی مبادیہ سماع کی بنا پر خارج کر کے میں ضلعا تھا جس کا کہ
تمام دوسرے عدالت کی عدالت تخت کے عدالت تخت کے عدالت تخت کے
مواضع تھیں کی ہے۔ میں عدالت تخت کی ذکر منسوخ اور دوسرے
عدالتوں کے خراجہ کے ساتھ عدالت کے عوی میں ذکر منسوخ اور دوسرے
مرافعہ منسلک کیا گیا

ہائیکورٹ الہ آباد

مرافعہ تانی دیوانی

میر تقی محمد ۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۲ء شمسہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء
باجاں میر تقی محمد ۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء

کاشی پرشار مدعی علیہ۔ مرانی بنام پٹال وغیرہ مدعی بہم بنام رتن
دائن دیون پر ایسری نوٹ پر دعوی۔ آزاد اترینا
تالش کی وقت۔

حکمی دائن کو اس روید کی ماریات کے لئے

بنائے نامت حاصل ہو جس کے لئے اس کے مدون

لئے پامیری کوئی کیس کی ہے تو اس سے علاحدہ اور ایسی

کتابیں پر نام حاصل ہو سکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی تاجر میں کیا گیا

رام سروپ بنام سودا گندہ اندیس کی سرحد ملو ۱۳۴
کاشی پرشار
میر تقی محمد
دائن دیون

میر تقی محمد ۱۳۴۱ء تا ۱۳۴۲ء شمسہ ۲۲ مارچ ۱۳۴۲ء
باجاں میر تقی محمد ۲۲ مارچ ۱۳۴۲ء

کاشی پرشار مدعی علیہ۔ مرانی بنام پٹال وغیرہ مدعی بہم بنام رتن

دائن دیون پر ایسری نوٹ پر دعوی۔ آزاد اترینا

تالش کی وقت۔

حکمی دائن کو اس روید کی ماریات کے لئے

بنائے نامت حاصل ہو جس کے لئے اس کے مدون

لئے پامیری کوئی کیس کی ہے تو اس سے علاحدہ اور ایسی

کتابیں پر نام حاصل ہو سکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی تاجر میں کیا گیا

کاشی پرشار مدعی علیہ۔ مرانی بنام پٹال وغیرہ مدعی بہم بنام رتن

دائن دیون پر ایسری نوٹ پر دعوی۔ آزاد اترینا

تالش کی وقت۔

حکمی دائن کو اس روید کی ماریات کے لئے

بنائے نامت حاصل ہو جس کے لئے اس کے مدون

لئے پامیری کوئی کیس کی ہے تو اس سے علاحدہ اور ایسی

کتابیں پر نام حاصل ہو سکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی تاجر میں کیا گیا

کاشی پرشار مدعی علیہ۔ مرانی بنام پٹال وغیرہ مدعی بہم بنام رتن

دائن دیون پر ایسری نوٹ پر دعوی۔ آزاد اترینا

تالش کی وقت۔

حکمی دائن کو اس روید کی ماریات کے لئے

بنائے نامت حاصل ہو جس کے لئے اس کے مدون

لئے پامیری کوئی کیس کی ہے تو اس سے علاحدہ اور ایسی

کتابیں پر نام حاصل ہو سکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی تاجر میں کیا گیا

محکم دلائل سے مزین
مقبول ترین
پناہ
اور

انہوں نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ ۲۵
قانون اسباب بند کے بموجب پٹیاں نافذ ہوں
شہادتیں جنہیں کہہ کر ان پر ناکافی اسباب ثابت ہوں
پتہ لال اصل کے حساب کے مطابق اپنی دلیل پر استدلال
کرسکتے اور اس کے ثابت کرنے کا مجاز منجانب کی مہم
کے لئے یہ ہدایاں تکمیل پائی تھیں۔

مراغہ میں واقعات پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ بحثیں
ہے کہ عدالت مدعیان کو یہ اجازت دینے کی مجاز دیتی کہ وہ
ہندوؤں کو متروک کریں۔ جہاں تک کم از کم اس حالت کا تعلق ہے
تفصیل کے ایک دلیل سلسلہ میں یہ امر یہ پایا ہے جس کی ایک مثال
رام سہرپ نام حدود اکوڑ (۱) بتلائی جاتی ہے جس میں یہ قرار
دیا گیا تھا کہ اگر کوئی زمین کو اس رویدہ کی زبانوں کیلئے بنائے
میں اس کی مثال ہو جس کے لئے اس کے مہربان نے پراپرٹی نوٹ
کی تھی کہ وہ تو وہ نوٹ کے لئے اور آزاد ہو بنائے ناش
میں یہ کہتا ہے بصورت میں اس کے کہ فرما گئی وہ سے شہادت
میں نہ پیش کیا جاسکتا ہو۔

آخری امر جو پیش کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ چونکہ مدعی نے
ترغیب کی کامل پیسائی کے لئے رسید دی تھی اس لئے وہ اس کے
استدلال کرنے کا مستحق نہ تھا ہر امر عدالت تحت میں نہیں پیش کیا گیا
تھا۔ ایسی حالت میں ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ عدالت
میں اس بحث کی جلد سے پہلے ہی اٹھائے اور نہ مراغہ کا سیلاب رہتا
اور وہ مدعیان کو خدشہ کہہ جاتا ہے جس میں عدالت ہذا کا تعلق نہیں
وہاں ہوگا

مراغہ خارج کیا گیا۔

(۱) زمین کے پلاٹ نمبر ۱۲۸

محکم دلائل سے مزین
مقبول ترین
پناہ
اور

مراغہ

مراغہ اولی دوانی
مراغہ ۲۹ بابہ ۲۲۱ فصلہ ۲۲۱
باسلام مسٹر جیولر اور مسٹر
کھوسنگہ دھیرہ، علی علیہم سپاہی ہم بناد سنگھ وغیرہ مدعیان امر کے
مراغہ
قانون انتقال جائداد ایکٹ ۱۸۸۲ء کے تحت دفعہ ۱۱۱
حق انحصار کے ایک جزو کی خریداری منجانب مرتین اور اس کا
اثر۔

حسب کوئی مرتین اس جائداد کے حق انحصار کا
کوئی جزو خریدے جو اس کے پاس رہی کی گئی ہو تو وہ
میں آتا ہے اور اس حق کی حاکم رہا رائل
یوٹا ہے جو مرتین نے خریدا تھا۔

شمارہ ۱۱۱ خاں نام مذکور خاں انڈین کنسرولر
۱۱۱ کی تفسیر کی گئی۔

وہ مرتین جس نے حق انحصار خرید لیا وہ خود اپنے
سابقہ رہن کو اس وجہ سے نہیں پیش کر سکتا کہ وہ
ابھی شمع کے خلاف قائم ہے۔

مذکورہ سیکھ سام پنڈت براج سہاسی انڈین پٹ
کلکتہ جلد ۱۵۰ کی تفسیر کی گئی۔

مراغہ بناد انڈی نوکر ہا مہارہ اوپیشل سارڈینٹ جج ہرود
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء

منجانب مراغہ مسٹر شیشور ناتھ سرور اسٹوڈنٹل
منجانب مراغہ علیہم مسز اسے پائین ناٹک کے ہوش

ایمیر داؤ
پنام
ریگنڈو
ایمیر داؤ

مستجاب مراعاتیہ مسلمہ

مستجاب مراعاتیہ مسلمہ کے جو اہل ہا، مراعاتیہ مسلمہ کے ۲۲
اکٹوبر ۱۹۱۹ء کو عدالت جہاد میں رجسٹرڈ اور اس بلکام میں ملوث
نے مدعی علیہ کو موافق بہوشی سلفہ چک و جی بلکام میں خدشی
و طرہ اراضی کے سہ ہر بلکام کے کیلئے اور اصلاحات کے لئے
ر کیا گیا تھا مدعی علیہ و طرہ دار اس میں بیاد نہ ان میں سے
ان کے سا کا وائے اس کے مدعی علیہ نے اس کے اپنے جہاد
میں یہ بیان کیا ہے کہ ان کے سلفہ کے قبل ہی سے مدعیانہ
ان کے خلاف اراضی کے قبضہ کا حق انہی
اس میں کہ طور پر حاصل کیا تھا اور اس حق سے مدعیانہ کے
اہل کی زندگی میں وہ سے قبل ۱۲ سال سے زیادہ عرصہ
سے حاصل کیا تھا اور یہ کہ ان کے سلفہ میں پیدا ہوئی تھی
بہر حال ان کا واداعوت ہوا تھا دوسرے مدعی علیہ کی اگر
کوئی حقیقت تھی کہ وہ مدعی علیہ نے اس کی حقیقت پر تھہر ہے۔

مقدمہ کے واقعات پر کچھ مختصر بیان کے جائیں گے
لیکن یہ معلوم کرنے کیلئے کہ ان واقعات کی رو سے مخالفین
کی جوابی قابل غور ہے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ مدعیانہ
کی جانب سے اس کی مدعی و طرہ اراضی کی منتقلی کی نسبت
میں قانون کیا تھا اور اس وجہ سے رجوع کے جانے کے وقت
تک کیا رہا۔

ریگنڈو، ۱۹۱۹ء کو ریگنڈو میں باجلاس کونسل نے یکم
سپتمبر ۱۹۱۹ء کو عدالت میں رجسٹرڈ اس رجسٹرڈ کے جاری ہو گئے
قبل طور دار کے بلکام کی منتقلی کے بغیر یہ اعتبار تھا کہ
مدعیانہ و طرہ دار اس میں کہ اس کے اور وہ خیر کو ان کا
اس رجسٹرڈ کے بلکام میں رجسٹرڈ ۲۰۱۹ء کی رجسٹرڈ، کو کا

یہ تھا کہ باغراض ملکیت ایسے تمام وطن اردوں کو ہر طور سے
رجسٹرڈ و طرہ اراضی منتقل کرنے سے روکا جائے جن پر وہ وطن
حیثیت سے تاجریں تھیں وفات ۲۰۱۹ء کی رجسٹرڈ مذکور شدہ و طرہ اراضی
بہر حق تھیں۔ وفات ۲۰۱۹ء کی رجسٹرڈ مذکور نافذ رہے یہاں تک کہ
قانونی ایجنٹ ۳۱۹۱۹ء کی رو سے اس کے لئے کیا گیا تھا
لیکن ایکٹ ۳۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی
ایسی منتقلی جائز نہیں ہوئی تھی جس کو ایکٹ ۱۹۱۹ء کی رو سے
منوع کیا گیا تھا (پارہ ۱۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی
قانونی ایجنٹ ۳۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی
ہوتی ہے۔ وہ دفعہ ۱۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی ہے۔

۱۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی کی منتقلی کے
بغیر کوئی وطن یا اس کا کوئی حصہ یا اس کی کوئی غرض کسی ایسے شخص
کے حق میں یا دین یا اور طور پر منتقل کرے جو اس وطن کا مدعیانہ و طرہ اراضی
قانونی ایجنٹ ۳۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی ہے۔
۱۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی کے لئے
نہیں بلکہ ملکیت کی غرض کیلئے نافذ کی تھی رجسٹرڈ و طرہ اراضی کی
وطن کی جانب سے انحراف کیلئے یا حق عطا کیا جانا دفعہ ۲ کی رجسٹرڈ
۱۱۹۱۹ء کی رو سے مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی ہوگی۔

مقدمہ کے واقعات بالا انحصار حسب ذیل طریقہ سے ہیں
کئے جاسکتے ہیں مدعیانہ و طرہ اراضی کی منتقلی و طرہ اراضی میں اور
وہ ایجنٹ کے قبضہ میں تھیں جو مدعیانہ و طرہ اراضی کا واداعوت علیہ
نمبر ۳۱۹۱۹ء کا چھاپا تھا اس میں اپاجی ان اراضی پر اور
وطن کی دوسری مدعیانہ و طرہ اراضی پر دیکھ کر اور و طرہ اراضی

بارہ مہینہ طبعی فیہ عیار کو سیسے سالار کی طرح
 سے چھوڑا کہ نگار کے متعلق ڈگری عطا کی جسکی مقدار
 ۱۲۰۰۰ ہوتی تھی اور طور پر دعویٰ موخر چھ خارج کیا۔
 اس ڈگری کی انہی سے درمیاں نے ہائیکورٹ میں
 مراجعہ کیا اس مرضہ کی سماعت میں سب اسکاٹ چھٹیں اور
 اور ہائیکورٹ میں بارہ مہینہ طبعی نے کی تھی ان فاضل جوں نے یہ بیان کیا
 تھا کہ صرف ایک سو اسی۰۰۰ درمیں اس مراجعہ میں پیدا ہو گیا
 وہ یہ ہے کہ آئندہ فی علیہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ انھوں نے ترقی
 قبضہ خالفانہ استھاری پید کا حق ثابت کر دیا ہے۔ انھوں نے
 یہ قرار دیا تھا کہ وٹیکٹ راؤ کی وفات سے خالفانہ قبضہ گورنا
 سرورج رانہ لیکر انھوں نے عایدہ ورورج ۱۸۹۰ء
 کا حوالہ دیا کہ گورنار ہائیکورٹ کے مابین ہوا تھا اور یہ قرار دیا کہ
 گورنار ۱۸۹۰ء میں اپنی خریداری کے بعد یہاں تک کہ ان کے
 زیر قبضہ کا متعلق ہے وٹیکٹ کا قائم مقام ہوا تھا۔ انھوں نے
 فیصلہ کیا کہ یہ قرار دینا ممکن تھا کہ اس شخص کے حق میں اس قدر
 گمراہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا خالفانہ قبضہ اس معاملہ کے بعد
 محسوب ہوتا رہا اگر وہ فیصلہ درست ہو چکا متعلق حکام عالیہ تمام
 کے لئے کسی دوسرے کا طالع کرنا ضروری نہیں ہے تو پانچویں اور
 اُس کا بیٹا اور منجنوری سنہ ۱۸۹۰ء میں خالفانہ طور پر
 تابعین نہ تھے ان فاضل جوں نے یہ بھی قرار دیا تھا کہ حکام عالیہ تمام
 کی رائے میں ان کا خیال درست تھا کہ مبینہ خالفانہ قبضہ میں
 وٹیکٹ راؤ کی وفات کی تاریخ سے ۱۲ سال کے اندر وہ وقت
 انقطاع ہوا تھا لیکن وہ اس شور کو جو وہ ملک منکر کی دست میں
 عرض کریں گے اس واقعہ پر مبنی نہیں کرتے ان فاضل جوں نے
 اس فیصلہ کے اختتام پر یہ بیان کیا تھا کہ ایسی حالت میں جسے

یہ عام ہوتا ہے کہ درمیاں کے باپ (راجندر) کی زندگی میں انھوں
 کے بارے سے دعویٰ علیہم یہ بحث نہیں کر سکتے تھے کہ درمیاں کے باپ کی
 وفات تک جو قبضہ ملک میں واقع ہوئی تھی ۱۲ سال تک کی مسلسل
 خالفانہ قبضہ ہا ہے جو انھیں استھاری اس لیے کہ ان کی حیثیت سے
 مستعد ہے (اسی پر قبضہ کا دعویٰ کرنے کا حق قرار دیا گیا یہ امر
 نزاعی نہیں ہے کہ سٹیکٹ سے درمیاں نے دعویٰ علیہم سے نگار
 قبول کرنے سے انکار کیا تھا اور یہ کہ ان کا دعویٰ ان کے باپ
 کی وفات کی تاریخ سے ۱۲ سال کے اندر ہو رہا کیا گیا ہے۔ اس
 وجود سے ہم عدالت تحت کی ڈگری منسوخ کرتے ہیں اور اسکی
 کے قبضہ اور وٹیکٹ کی ڈگری تمام خرچہ کے ساتھ درمیاں کے
 حق میں ہا اور کرتے ہیں جو دعویٰ علیہم کے قبضہ میں ہے اس
 ڈگری کی نذر انہی۔ یہ دعویٰ علیہم ۱۸۹۰ء میں مراجعہ ہو رہا
 کیا ہے دوسرے دعویٰ علیہم اس مراجعہ کے بعد ہا نام مراجعہ ہم
 ہیں۔ وہ حاضر نہیں ہو سکے ہیں۔
 ایک نظیر سپریم کورٹ میں نے اپنے اس فیصلہ کے لئے
 استدلال کیا تھا کہ درمیاں کا دعویٰ شخصی الیہا تھا راہا بالی بنام
 است راؤ (جو) تھی (وہ) ہائیکورٹ میں ہا کے ایک ایسٹ کا ل کا
 فیصلہ تھا جس میں سر جارجس سارنٹس چیف جسٹس نے اصل فیصلہ اور
 کیا تھا سر جارجس سارنٹس متوفی کے فیصلہ جاتہ مبینہ اس فاضل
 جوں نے کہا کہ ان پر احتیاط اس کے ساتھ غور کیا جائے۔ اور پورے
 پر احتیاط اس کے ساتھ غور کرنا ہے اس فیصلہ کا اہم تر یہ ہے کہ
 وہ موجودہ مقدمہ سے متعلق ہوتا ہے اس مقدمہ کی پوری رائے کے
 خلاصہ میں مختصر حسب ذیل طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔
 قرار دیا گیا (۱) یہ کہ فریب اور سازش کی عدم موجودگی کے ایک
 قاضی کی مبنی پر مبنی اور احتیاطاً تصدیق کے ساتھ پوری رائے کو

دوسرے اور ان
 بنام
 کے قبضہ وٹیکٹ
 دیوین کورٹ

لیو مور او
پیٹام
راگھوناتھ
پرکاشی

استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے آج بھی غرضی پرکاشی اثر نہ پڑا۔
اپنی ڈگری کی تمیز میں پیٹام کے وقت کا کوئی شری ہو گا تھا اس
مگر پرغور کو غور ہی ہوئے کہ آیا عدالت کہ ایسا کوئی اختیار
تھا کہ وہ اس پیٹام کا حکم دیتی۔

۱۰۔ جنوری ۱۸۸۵ء کو گنا وارا آجی کے مابین مذریعہ
دستاویز جبرہ شدہ یہ شرط تھا کہ آجی شری یہ اراضیات
کے استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے گن کو سندھ روپہ لگان اور
بیس سال تک عرصہ سالانہ فریڈ رقم ادا کرے گا۔ سندھ روپہ
۱۸۸۵ء سالانہ سندھ روپہ ۱۸۸۵ء کو سندھ روپہ کو منجانب
آجی اور اس کی وفات کے بعد منجانب اس کے بیٹے وامن
ادا کئے جاتے تھے جو مدعی علیہ نمبر ۱۰ کا باپ تھا۔

۱۱۔ مئی ۱۸۸۵ء کو دھیان کے باپ راجندر نے جو قس
ولندارتھا ایک دستاویز کی نگین کی تھی جس کی جبرہ کرالی گئی تھی
جس کی رو سے اُس نے بظاہر ایک شخص سندھ روپہ کو ان اراضیات کا
جواب مندرجہ یہ استھاری پٹہ ۱۸۸۵ء سالانہ لگان کے عوض
منقل کیا جس کے ساتھ لکھنا تھا اور سندھ روپہ کو اراضیات پر
تقاضی کر دیا اس سے سندھ روپہ وامن گند وادرا ایک شخص مانا باجی
پیش کے مابین نزاعات پیدا ہوئے جس نے یہ ادا کیا تھا کہ اس
یہ اراضیات ایک ڈگری کی تمیز میں خریدی تھیں۔ ان اشخاص نے
نزاعات ثالثی کے سپرد کیں۔ رام چندرا اس ثالثی میں مرقی نہ تھا۔
اس ثالثی میں وامن نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ اراضیات کے قبضہ سے
عارضی طور پر محروم رکھا گیا تھا۔ یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو ثالثوں نے اپنا
فیصلہ صادر کیا اور اس کی رو سے یہ حکم دیا کہ وامن کو چاہئے کہ وہ
سندھ روپہ کو سالانہ گند وادرا سندھ روپہ مانا باجی کو ادا کرے
اور استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے اراضیات سے منسلک مال کو تاراج

و فیصلہ ثالثی ۱۹ مارچ ۱۸۸۹ء کو عدالت کی ڈگری قرار دیا گیا
تھا۔ رقم خرچ کا سندھ روپہ اس طور پر حکم دیا گیا تھا کہ وامن ۱۸۸۹ء کو
۱۸۸۹ء سے ۱۸۸۹ء تک وامن نے ۱۸۸۹ء سالانہ گند وادرا
کو ادا کیا تھا ان رقم کے لئے وامن کی رسد میں اس نے یہ
پیش کیا تھا کہ وامن اراضیات استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے
فائدہ اٹھا رہا تھا۔ سندھ روپہ کے کاغذ اس وقت میں مدعی علیہ نمبر ۱ کا نام
اراضیات کے استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے درج کیا گیا تھا۔
راجندر کی وفات پر مدعی علیہ نمبر ۱ نے دعیاں کو ۱۸۸۵ء سالانہ لگان
استھاری اسماعیلی کی حیثیت سے پیش کیا لیکن وامن نے اس
رقم کے لینے سے انکار کیا جو اس طور پر پیش کی گئی تھی۔ راجندر
۲۹ مارچ ۱۸۸۵ء کو فوت ہوا اور دھیان ولندادوں کی حیثیت سے
اس کے قائم ہوئے ان واقعات کے ثابت ہونے پر جو قصور بیان
کئے گئے ہیں۔ بہار ڈینٹ نے یہ قرار دیا تھا کہ استھاری پٹہ کی تہا
جسکی نسبت مدعی علیہ نمبر ۱۱ وامن نے بیان کیا تھا بہت زیادہ تھی۔ انھوں نے
اپنے فیصلہ میں یہ بیان کیا تھا

۱۲۔ یہ امر غیر فراموش ہے کہ راجی جسکی متعلق دعویٰ کیا گیا ہے وہ پٹانی
وطن انعام ہے اس میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ ابتدائی سطری ٹیکٹ ۱۸۸۵ء
اُس میں صرف دھیان حیاتی غرض رکھتا تھا اور اس کو یہ اختیار نہ تھا کہ
اپنی زندگی سے زیادہ مدت کیسے اس کو پٹہ پر دے مدعیوں کا واد
اد ٹیکٹ ۱۸۸۵ء جس نے پٹہ بابت سندھ روپہ منقل کیا تھا سندھ روپہ غرض
اور مدعیوں کا باپ راجندر کو پٹہ پر اقرار کرنے کی نسبت اُس وقت
سے ۱۸ سال کی مدت حاصل تھی جو پٹہ اس ایسا عمل نہیں کیا تھا اسلئے
استھاری پٹہ راجندر کو نے اور قبضہ کی نسبت دعویٰ کرنے کے
متعلق دھیان کا حق منور اسماحت ہو گیا ہے ملاحظہ ہوں ہلالہ نام
شام راؤ (۲) وادرا بائی بنام انت راؤ (۳)۔

مصورادوان

بنام
گورنر جنرل
دریو کی

مانع ہوتا ہے۔

اراضیات جو اس مسئلہ میں رکستھیں عارضی طور پر اراضیات
تھیں جن سے دفعہ ۲۰ ریگولیشن ۱۹۱۹ء کے تحت متعلق ہی وہاں
دعویٰ نے خدشی وطن اراضیات کے قبضہ اور وصالان نے دعویٰ
کیا تھا۔ عی علیہم کو ایک علیلہ بابت ششہ کی رو سے اراضیات پر
قابض ہونے کا دعویٰ تھا جو ان کے حق میں اراضیات کے متعلق
معیان کے دادا نے کیا تھا جو علیلہ کے وقت و طندار بن اور اراضیات
میں لسانہ قبضہ کی بنا پر سید و سماعت کا عذر نہیں کیا اور انکار
جسپر عی علیہم نے استدلال کیا تھا انظار ہر یہ تھا کہ مصلیٰ کی عورت
کے بعد ۱۲ سال کی مدت تک ان کا باطل قبضہ جاری رہا۔ دعویٰ
محنت یہ تھی کہ اس کے دادا مصلیٰ کو اپنی زندگی۔ سے زیادہ اراضیات
کے متعلق علیلہ دینے کا کوئی اختیار نہ تھا اور یہ اس سے یہ نہ
دعویٰ کے باپ کو یہ اجازت دینے کا اختیار تھا کہ اراضیات
دعویٰ باہم کے قبضہ میں رہتیں جیٹ سار جٹ اور مٹریس
نا بجا ہی ہر دس سے تین سوالات اجلاس کال کے سپر کے تھے
صرف یہ ضروری ہے کہ ان سوالات کے بعد پہلے سوال کا ذکر
کیا جائے جو یہ تھا "ایا ایک قابض کی زندگی میں ۱۲ سال کا
مخالفانہ قبضہ قاضاں مابعد کا مانع ہوتا ہے" اجلاس کال نے
یہ فیصلہ کیا تھا کہ فریب اور سازش کی عدم موجودگی میں پہلے سوال کا
جواب اثبات میں دیا جائے اور یہ اگر مخالفانہ قبضہ کیا ہو
ہر خاص معصوم میں قصیدہ ہوئے کے لئے چھوڑ دیا جانا چاہیے
سوال اور اس کے متعلق اجلاس کال کا جواب جب مقدمہ کے
دلائل کی ناکامی سے اس پر رد کیا جائے عام معلوم ہوتا اور
وہ مشورہ انجمنیت وطن اراضیات کی تھی تاہم صورت یہ
محدود نہیں ہیں جو وطن دار نے تھیں جنب کے حق میں کی ہو

جس سے یہ بیان کیا ہو کہ اس ۱۲ سال کے قابض قبضہ سے پہلے
حاصل ہو گئی تھی۔ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ پہلے سوال کے
جواب کا حقیقی غشا کیا تھا اور اس غرض۔ یہ حکام صاحب مقام کی
میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے جو تھیں۔ اصل کیا تھی جو اس وقت
زیر بحث تھی۔ وہ برقیہ طبع استمراری شہ کی خدشی دس کے ہمالی
کے حق میں تھی وہ ایک سید اور اتھال مطلق ایک ایسے تھے
کے حق میں تھا جو وطن اور دلائل کے مانع کے لئے تھیں نہ
تھا جس کے ساتھ مصلیٰ کی وفات کے بعد ۱۲ سال کی
کا دعویٰ نہیں رہا زمانہ میں تھا جس وقت مصلیٰ کے وطن دار نے
نام قاسم سے یہ اجازت دے دی کہ اراضیات اور طندار
قبضہ کے لئے ہر صورت میں علیلہ بلا ہر قبضہ کی گئی اور
ریگولیشن ۱۹۱۹ء کے تحت اس کے لئے اس کی کیا کیا اور
مقدمہ کے اقامت کے لئے اس کے چھپے اس سرپا پس سار جٹ
اور مٹریس نامہ مائی رہا اس کے بعد برقیہ طبع اور
اجلاس کال۔ اس کی تہرہ مٹریس اب جا رہی تھی ہر
اجلاس کال کی نسبت کیا جا سکتا ہے کہ اس نے معصوم کو
یہ تھا کہ وہ خدشی وطن نے اس کی عارضی کو تھراٹھ
وطن اراضیات پر اس متعلق کی وجہ سے تھراٹھ اور
جو اس کے حق میں مصلیٰ نے کیا تھا جو علیلہ کے وقت و طندار
اس دعویٰ میں جو اراضیات کے قبضہ کے لئے ایک ایسا
مابعد فرمایا ہو یہ ثابت کر کے کامیابی کے ساتھ جو اس کی
مصلیٰ کی وفات کے بعد وہ اراضیات پر ۱۲ سال کی مدت
برقیہ طبعی رہا تھا۔ جیٹ سار جٹ کے اس معلوم پر اگر علیلہ
کے ساتھ خود کیا جائے جو مانع یا بنام انجمنیت مانع ہو
کیا گیا تھا تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس سوال پر مصلیٰ کی

انتہائی قانون ہے کہ ایک شخص دوسرے کی ملک کا پائید نہیں ہو سکتا
 جو اس کے کہ وہ بحیثیت قائم مقامی کارندہ یا ولی یا اسی قسم کی
 حیثیت سے کیا گیا ہو یہاں ساتھ ساتھ یہ طور استحقاق کے
 ایسی جائداد کی نسبت معاملہ کر رہی تھی جو خود اس کی تھی جب یہ
 قرار دیا گیا ہے کہ جائداد اس کی نہ تھی تو اس کے متعلق اس کے
 تمام معاملات فی نفسه کا عدم ذمہ اور وہ جو تحریک کے سوالات
 کے باعث اس کو رہن کی تکمیل کی ترغیب ہوئی تھی بایہ کہ اس نے
 رہن کے متعلق کیا عمل کیا کیونکہ غیر متعلق ہیں۔ اگر اس مسئلہ
 کیلئے کسی نظریہ کی ضرورت ہے تو وہ حکام عالی مقام پر یہی کوئی
 کے فیصلہ بمقتدہ بدوٹ سنگھ بنام راج پور ڈپٹی کمشنر لاہور
 مل سکتی ہے۔ اس مقدمہ میں رہن کی تکمیل ایک شخص شیواجی سنگھ
 نے کی تھی جس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ قطعی مالک کی حیثیت سے
 رہا جو جائداد پر قابض تھا اور یہ کہ اس میں کوئی شریک حصہ دار
 نہ تھا اور اس نے یاد پر اس کو اپنا بیٹا بنانے کے حق میں پہنچا۔
 حقیقت یہ ہے کہ جائداد شیواجی سنگھ اور اس کے چھوٹے بھائی
 مہاراج سنگھ کی مشترکہ جائداد تھی۔ مہاراج سنگھ رہن میں شریک
 نہیں ہوا تھا اور نہ رہن دار۔ یہ یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مرید نہ جائداد
 میں اس کو کوئی مالکانہ غرض حاصل تھی۔ لیکن اس کو یہ ترغیب
 دی گئی تھی کہ وہ رہن دار پر دستخط کرے تاکہ یہ شہادت مل سکے کہ
 شیواجی سنگھ کے قرضہ نہیں ہے اور رہن تکمیل کر کے اس نے
 رضامند دلا سکر تھی۔ رہن کا بنیاد و نوادہ بھائیوں کے نام
 ایک دوسرے کے درمیان تھا اور اس پر حیا اس سنگھ نے ان بنیاد
 اعتراض کیا تھا کہ تکمیل رہن کے وقت وہ نابالغ تھا اور یہ کہ ستائیس
 سو روپے کا حصہ متعلق تھی اس کی نابالغی کا سوال اس جو ابھی کے
 لحاظ سے اہم تھا کہ وہ رہن میں شریک نہیں ہوا تھا اگر اس کے

متعلق اس نے رضامندی دی تھی نہ رہن و ستائیس کی عدالتوں نے
 یہ قرار دیا تھا کہ وہ نابالغ تھا اور وہی حاکم کا یہ رہن کو شریک
 رہا جو مرادفہ رہن کے نام سے رکھا گیا تھا اور اس بنا پر حاکم قرار
 دیا جائے کہ شیواجی سنگھ اس کا ذمہ داری تھا اور یہ کہ رہن کی تکمیل
 قرضہ سابقہ کے بدلے کی گئی تھی اور اس کا یہ حکم پر یہی قرار
 ہے یہ رائے ظاہر کی تھی
 لاہور احمدیہ کے قرضہ دہندگان نے یہ رائے دیکھ کر برا قرار دیا
 کہ حاکم ان کے بنیاد نہیں تھا کہ وہ مرید کی تھی جو غور و محنت سے یہ حکم
 کے لئے ضروری نہیں ہے۔ وہ مرید ان کے لئے نہیں تھا۔ اس کے لئے
 بنا پر اس رہن کے متعلق یہ رائے ضرور رکھی گئی ہے۔ یہ حکم
 نے یہ قرار دیا ہے کہ رہن کی تکمیل شیواجی سنگھ نے کیا ہے اس کے لئے
 مہاراج سنگھ کے کسی قائم مقام ہو۔ نہ کی حیثیت سے نہیں کر سکتا
 اور چونکہ مہاراج سنگھ اس وقت نابالغ تھا اس لئے اس کے اور
 جائداد میں اس کی غرض کے خلاف نہ ہوا بعض مقررہ اصول
 نہ تھا وہ کا عدم اور یہ سو د تھا۔ وہ ایسے شخص کا مرید نہیں تھا
 چاہے جس میں وہ رضامندی دینے والا فرقی نہ تھا اور ایسے شخص
 کے طور پر جس کا کوئی اثر نہ تھا جائداد میں اس کی رہن پر نہیں پڑتا تھا۔
 اسی طریقہ سے موجودہ مقدمہ میں خود بھی کہنے والے مرید
 رہن دار کی تکمیل کے وقت نابالغ تھے اس لئے اس کے متعلق اس کی
 رضامندی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ یہی سنا ماری شدہ ہے۔ مذکورہ
 اور ادلی دایم مقامی کہنے ہوئے یہی طرح سے مرادفہ مالک کی تھی
 کہ یہ رہن تکمیل نہیں کیا تھا۔ ایسی حالت میں ان کے اور رہن دار
 میں انکی انفرادہ کے لئے نہ ہوا نہ مرید نہ رہن دار۔ ان کے لئے نہ رہن دار
 اثر ان پر یا جائداد میں انکی غرض پر نہیں پڑتا تھا۔ یہ قرار دیا گیا ہے۔

مرید پر شاہ
 بنام
 عبدالغفور
 (الذاتیہ)

ان واقعات کے لحاظ سے جو عدالت تختہ سینیٹ فار روس پہ تھے

(۱) اس مضمون کی استعاریہ دہکری صادر کھانے کو پٹہ
 درود ۳۱۰ مرد لائی سسٹم کے جو مدعی کے حق میں ہے اس قابل نہیں ہے
 کہ وہ مضمون کجا جائے اور نہ مدعی اس قابل ہے کہ وہ اس ہی سے
 بچلے کجا جائے (۲) اس قسم کا حکم انتہائی صادر کیا جائے
 کہ حق میں کسی شخص پر کتنا مدعی علیہ یا آپ کلاں گھاٹا کیٹیٹی کو مرنے
 نہ کر کے کیا کی دوسرے طریقہ سے دستاویزی نہ کرنی چاہیے
 دعویٰ یا اسباب اور پراکٹیا گیا صادر صلا یہ درود بجا جلائی
 کے خلاف تھا انکس سماجیت کی آخری نویت پر روپ کلائی
 اکبر کی مدعی علیہ یہی بنائی گئی تھی اور بانویش پر تداومت گھاٹا
 اسٹیشن و شخص تھا اس کا نام میں اس اسٹیشن کے
 تداومت کے پیشیت درود گھاٹا تھا۔

[illegible]

نے ان میں سے بعض کو ائمہ فقیہ اس کے خلاف اور بعض کا اس کے
موافق کیا تھا۔ عدالت انڈیائی نے مختلف وجوہ سے یہ قرار دیا کہ
وہ اشتقاقی ہیں جس کی اسناد داعی نے کی تھی مگر انہیں کہہ سکتا
تھا ایک خاص وجہ جو مدعی علیہ نمبر ۱ کی جوابی ہے پیدا ہوئی ہے
جس پر عدالت انڈیائی کو ایسا حکم دیا ہے تھا بقول کہ صاحبہ وزیر سید
نے ایک سابقہ دستاویز نمبر ۱۱۱۱ کو پیش کیا ہے کہ جو حیدر
قلندر (انجی نمبر ۱۱) کے مدعی ہیں۔ یہاں کو حاکم کیا گیا تھا اس دستاویز
اس ارٹیکل میں اُن کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔ لہذا اس کو رد کیا
یہ دعوے کے لئے جو منتقل کی گئے تھے۔ ذیل میں بارویں دعوے کا
فیصلہ کی جا رہا ہے۔ ان ارٹیکل میں سے مراد یہ ہے کہ کیا گیا ہے
حسد زلی تجاویز پر نہیں ہے۔

(۱) یہ کہ قتلہ ارغشی نمبر ۴۸ کے متعلق پٹر مورخہ ۲۱
جولائی ۱۹۱۵ء کی ایک باہمی غلطی کے باعث ہوا تھا جس کا
تعلق سپاہہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۵ء کی دوسرے اسی کوئی باہمی غلطی
کے حق میں مشغلی کر کے لڑن صاحب وزیر مہندس محل سے خاص
(۲) یہ کہ پٹر مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۱۵ء سرحد پنجاب کے ایک وجہ سے
کا عدم تھا (۳) یہ کہ قتلہ ارغشی نمبر ۴۸ سرحد اور مورخہ
۱۱ نومبر ۱۹۱۵ء متعلق ہے اور اس کو کیا علیہ صاحبہ وزیر مہندس محل
کے حوالہ پر پٹر مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۵ء کی دوسری مثال
نہیں کر سکتے تھے اور (۴) یہ کہ دعویٰ کا پٹر دستاویز غیر رسمی
مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۵ء علیہ نمبر ۴۸ کی دستاویز مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۵ء
ایسا رسمی نہ ہو سکتا ہے اور ایسی حالت میں مورخان کو فرقہ
قانون رجسٹری کے تحت اس بات پر شکستہ ۱۹۱۶ء تک
کی داد سے اولیٰ ان کے ساتھ ہوجانی چاہئے ۔
یہ کہ وہ پٹر مراعات میں مرافعت کے لائق نہیں سمجھنا چاہئے

امریکہ - اس امر کے متعلق مرقہ علیہم کے لایوں کو تسلیم
یہ ظاہر کیا ہے کہ ایک جاہل حالت ہے جو مرقہ کے کوئلے سے
پہلی مرتبہ اس بادشاہت مرقہ شیش کی تھی جو اس عدالت میں
داخل کی گئی تھی یہاں ذیل کوئلے سے اس حصوں میں متفق ہوں
اس عدالت کی حراستی کے متعلق قبل از قبل یہ کہنا ممکن تھا
ہے کہ اس کا عقد واقعی سوالات کے حوالے سے بغیر ہیکلنگ
اور ایسے عدالت میں سوالات واقعی شامل ہوں آخری
عدالت میں پیش کر سکی احادیث ہے کا حصہ کوئی موقع باقی ہیں
رہتا۔ مرقہ کے اہل قبیل نے یہ بحث کی تھی کہ اگر لائسنس کی
تشیخ کے مقدمہ پر بحث کر سکی ان کو احادیث نہیں دی گئی
تھی تو وہ قیدی احکام مذکورہ دفعہ ۹۵ قانون جن اسٹیشن
ایکٹھ ماہ تک رہے اسے استناد کر سکتے تھے یہ ممکن ہے کہ
حکم میں جو اس دفعہ کے احکام پر تھی جن قانون کا حال
ایسا ہوتا ہے ۱۲ دیر ہا جائزہ دیا گیا ہے کہ وہ مرقہ تالی میں
تین کی حالت لیکن یہ بحث صریح اس قبیل پر تھی ہے کہ ماہ
مورقہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۲ء کو ایک لائسنس نے عطیہ سے زیادہ حقیقت
نہیں لکھا تھا جو صاحب ویرہہ نے مرقہ علیہم کو اس
اندھی پر کھل کر لے دیا تھا جو اس کی رو سے عطا کی گئی
تھی میری یہ رائے ہے کہ اس دستاویز کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ
وہ ایک معاہدہ جو حق باطل کی طرف صاحب ویرہہ راہ
رہی حالت میں علیہم پر کر کے مابین تھا اس معاہدہ کا مقصد
تھا کہ مرقہ علیہم پر کر کے تصدیق جو دیا میں دریا کے سر جو کے
کروہ دلی پر کیا گیا تھا تصدیق کی غرض سے اس میں عطا کی گئی ہے
پہلے عمارت کے لئے جس قدر زمین کی ضرورت تھی وہ اس بات
میں سے صاف کیا جائے گا پھر پھر مرقہ علیہم پر کر کے عطا اور

صاحب ویرہہ نے ان تمام ناموں سے منفعت حاصل کر سکتے تھے
جو ممکن ہے کہ اس سے مال ہوگی۔ دستاویز میں مرقہ علیہم بیان
کیا گیا ہے کہ مرقہ علیہم پر کر کے عمارت میں مال کا نہ حق رکھیں گے اور
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرقہ علیہم پر کر کے اس کی حق
حاصل نہ ہوگا۔ ایسی رائے میں مرقہ علیہم پر کر کے اس معاہدہ کے
رو سے یہ حق حاصل آیا ہوا ہے وہ صاحب ویرہہ کی رائے
پر کی عمارت بنائے تو وہ ایسا حق تھا اس کی نسبت یہ قرار دیا جاتا
جائے کہ وہ اس کی رائے میں مرقہ علیہم پر کر کے اس معاہدہ سے
پہلی تحریک میں داخل ہوئی ہے (لیڈنگ کیسیر مرقہ علیہم پر کر کے
صفحہ ۵۵ طبع ۱۹۱۲ء) ایسی حالت میں مرقہ علیہم کی نسبت لائسنس
قرار دیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں مرقہ علیہم پر کر کے لیا تھا جو مرقہ
مورقہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۲ء کی رو سے محض اس واقعہ کی
بیدار ہو گئی تھی کہ اس نے لائسنس پر مرقہ علیہم پر کر کے صاحب
ویرہہ پر کر کے مال لیا ہے۔ لیس یہ امر اسطور کیا گیا ہے
امریکہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۲ء میں مرقہ علیہم پر کر کے اس معاہدہ کی
کے وقت عدالت اور لائسنس کے لائن کوئلوں دو نور کا
بہت زیادہ وقت ہوا تھا۔ اس امر کی اس سے
لے میں ان کا دستور ان کے یہ مرقہ علیہم پر کر کے اس معاہدہ
اور کسی قدر لائسنس کے معاہدہ پر کر کے بعد میں نے یہ معاہدہ
کیا ہے کہ اس معاہدہ پر کر کے عدالتوں کی متفقہ رائے
میں دست اندازی کر کے لے کا کافی وجہ موجود نہیں ہے
معاہدہ مورقہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۲ء میں اس امر کی صراحت ہے
معاہدہ کا موضوع ہے یہ معاہدہ طریقہ سے دستاویز کے
ذیل کی گئی ہے۔ اولاً فقہ کے ذریعہ سے مستحق مرقہ علیہم اور
شمال یا جنوب کی معاہدہ پر کر کے یہ رقبہ ۵۰۰ ہیکلنگ

راگھو ریشا
نہام
صاحب قلماریہ
(اودہ)

اس پر شاہ
تھام
سید صاحب نے
(۱۰۰)

دستور کے لئے اس سے جیت کی تھی۔

(۱) یہ کہ دستاویز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی رجسٹری
(۲) یہ کہ دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری
دستاویزات ہند کا اثر و تاویز کے اثر پر نہیں پڑتا تھا (۳)
یہ کہ پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کے چوتھے احکام مندرجہ
دفعہ ۲۰ قانون معاہدہ ہند ایکٹ ۹ بابہ سیکشن ۱ کی رو سے
کالعدم تھا اس لئے وہ ایک دلیل تھی جو ذیل سارڈینسٹج
نے پیش کی تھی (۴) یہ کہ بہ صورت دستاویز مورخہ ۱۱ نومبر
۱۸۵۷ء جسٹس لائسنس کی حد تک پہنچی تھی اور اس وجہ سے صاحب
ہند اس کو منسوخ کر سکتے تھے اور یہ کہ جب انہوں نے پٹہ مورخہ
۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی تیس کی تھی اس وقت اس کو منسوخ کر دیا
تھا اور (۵) یہ کہ معاہدہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۸۵۷ء میں جو مدعی علیہ
نمبر ۱ نے پیش کیا تھا تنازعہ قطعہ اراضی و اہل نہ تھا اور ایسی
حالت میں صاحب وزیر ہند اس کا پٹہ مدعی کے حق نہ کر سکتے
تھے جو عمل اہلوں نے مسئلہ طور پر دستاویز مورخہ ۳۱
جولائی ۱۸۵۷ء کو موجب کیا تھا۔

۱۔ نمبر ۱ کی سبب میری یہ رائے ہے کہ مراد سے لائق دیکھ
کی یہ بحث کہ دستاویز مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کی رجسٹری
و تھی منسوخ ہے جہاں تک کہ وہ صاحب وزیر پر کیا گیا ہے
مدعی کے حق میں علیہ کی منتقلی ہے وہ صرف احکام مندرجہ
دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری و دستاویزات ہند کے تحت آتی ہے۔
دفعہ ۵۰ قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۹ بابہ سیکشن ۱ کے احکام
بھی پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کو کالعدم نہیں کرتے
جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اہل قانون کے احکام جن کا تعلق
دستاویزات کی رجسٹری سے ہے احکام مندرجہ بالا

رجسٹری و دستاویزات کے محققین کے لئے یہ جائز ہے
دعا قطعہ مورخہ ۳۱ قانون انتقال جائیداد ۱۱ بابہ ۵۰ قانون
احکام ۱۰ یہ کہ ایک تو وہ جو دفعہ ۵۰ قانون انتقال جائیداد
میں ظاہر ہو تے ہیں اور دوسرے وہ جو دفعہ ۵۰ قانون
رجسٹری و دستاویزات ہند میں ظاہر ہو تے ہیں ایک ساتھ
پڑے جائیں تو اس نتیجہ سے گزیر نہیں کیا جاسکتا کہ
استثنیات جن کا ذکر دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری و دستاویزات میں
کیا گیا ہے ان مقدمات سے بھی متعلق ہونی چاہیے جنکی
صراحت دفعہ ۵۰ قانون انتقال جائیداد میں کی گئی ہے
۱۱ نمبر ۲ یہاں بھی میری یہ رائے ہے کہ مراد سے
لائق دیکھ کی بحث منسوخ کیا جانی چاہئے ذیل سارڈینسٹج
بحث کا جواب یہ ہے کہ دفعہ ۵۰ قانون رجسٹری و دستاویزات
ہند پر ہونی نہیں ۲ دفعہ ۵۰ قانون مذکور سے ملتا
ہے اور اس شرط کے لحاظ سے جو ضمن ۲ میں قائم کی گئی
ہے یہ قرار دیا جانا چاہئے کہ پٹہ مورخہ ۳۱ جولائی
۱۸۵۷ء دستاویز رجسٹری شدہ تھی۔

۱۔ نمبر ۳۔ فریقین کے کونسلوں کے ساتھ میرے
مقدمہ کے پٹہ ٹک کو پڑھا ہے اور ایسی دلیل کا مجھے کوئی پٹہ
نہیں ملتا جو فریقین کی باہمی غلطی پر مبنی تھی جس سے دستاویز
مورخہ ۳۱ جولائی ۱۸۵۷ء کالعدم ہو جاتی تھی۔ ملاحظہ
نمبر ۲ کے لائق کونسل نے علانیہ طور پر یہ تسلیم کیا ہے کہ
اس مضمون کے متعلق کوئی خاص غور نہیں پیش کیا گیا تھا
اسی حالت میں یہ قرار دینا ہوں کہ دفعہ ۵۰ قانون
معاہدہ ہند کے احکام اس مقدمہ سے متعلق کرنے میں
ذیل سارڈینسٹج کا عمل درست نہ تھا۔

لاگوں پشاد
نہام
فدا درجہ
(اورہ)

۴۹۔ کچھ ایسی بتایا گیا ہے اسدہ خطہ مشرق سے مغرب کی جانب
جہاں ۸۸ میل کا جگہ وہ خطہ شمال اور جنوب کے مابین کچھ
جگہاں فیصلہ کا فاصلہ نظر کرتا ہے ایسی حالت اس پر تعریف
دوسرے پر مشتمل ہے اور جب ان میں سے کوئی اس امر کی
عمل و قریب سے متعلق کر دی جائے جو معاہدہ کا موضوع تھی تو
اس میں قیام اور فیصلہ ۲۰۰ میل شمال ہوگا۔ تیسری تعریف
حدود بتلائی گئی ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ان حدود میں قطع
ازمنی و برام ۵۰۰ میل ہے۔ موانع کی حالت سے یہ بحث کی گئی ہے کہ
و سادہ و صاف میں اس معاملہ میں ہے کہ اس امر کی صورت
رہتا ہے یا نہیں؟ کوئی ایک حکم رہا۔ اور فروری ۱۹۱۷ء کے
مقررہ شرائط کے تحت اس کے بعد اس حکم کا معائنہ کیا جائے
انوار دہلی ہائیکو کی نسبت ایک دفعی ایہام پیدا ہوتا ہے۔
اور یہ یہودیہ خیال کرتا کہ علم برقعہ اور فروری ۱۹۱۷ء
میں معاہدہ کا ذکر اس امر کی تخصیص کے لئے کیا گیا ہے یہی امر
یہ اس امر کا سوال جس مسئلہ کی تعلیم کی بنیاد یہ نظر کرتا ہے
اس کو باقاعدہ طور پر معاہدہ مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت
رہتا ہے یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو معاہدہ کی تعلیم اس میں
نہی کریں اور اس پر اس امر کی تعلیم کے ایک ہی کو
حکم ۱۹۱۷ء اور اس کے بعد داخل ہونے والے اس حکم میں قطع
کوئی امر اس قسم کا ہے کہ وہ حوالہ دینے والے میں سے کسی کے
متعلقہ امور سے معاہدہ کے ذیل میں مندرجہ ہیں حقیقت یہ ہے
صاف ہے کہ علم مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت کسی معاہدہ کی تعلیم کا حوالہ
۵۰۰ میل ہے جو اس معاہدہ کے تحت اس کے
اور اس کے بعد وارڈ کے۔ ان میں سے کسی کے متعلق اس
تحریر میں ہے کہ علم مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت کسی معاہدہ کے متعلق

۵۰۔ اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی تعلیم
اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی تعلیم
امریکا و صحت کے لئے مرقبہ کیا گیا تھا جس پر طبعی حالت
سائنس میں اصل کیا تھا کہ اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
حالت میں اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
دوست انداز میں ہو۔ یہ نقشہ و نشان ۲۶ میل ہے اور
پیارا اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
ایسی حالت میں ہے کہ اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
ظاہر کرنے کے لئے سلائی گئی ہے صیح ہے اور وہ معلوم کیا گیا
اگر ہم یہ نتیجہ ہی حاصل کریں کہ علم مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت
معاہدہ مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
کے متعلق فرقہ ہے جو معاہدہ کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
کہ وہ شخص میں جو معاہدہ کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
تسلیم و سجاوٹ اور مافکرنا چاہیے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ
موانع کے لائق وکیل کی حالت اس میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
۵۰۰ میل ہے اور فروری ۱۹۱۷ء کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
میں سے ایک معاہدہ کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
کہ ایک ہی معاہدہ کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
فرقہ ہے جب معاہدہ کے تحت اس امر کی تعلیم کے لئے کچھ امر کی
رہتا ہے یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو معاہدہ کی تعلیم اس میں
نہی کریں اور اس پر اس امر کی تعلیم کے ایک ہی کو
حکم ۱۹۱۷ء اور اس کے بعد داخل ہونے والے اس حکم میں قطع
کوئی امر اس قسم کا ہے کہ وہ حوالہ دینے والے میں سے کسی کے
متعلقہ امور سے معاہدہ کے ذیل میں مندرجہ ہیں حقیقت یہ ہے
صاف ہے کہ علم مورخہ ۱۹۱۷ء کے تحت کسی معاہدہ کی تعلیم کا حوالہ
۵۰۰ میل ہے جو اس معاہدہ کے تحت اس کے

ہے جس میں اجلاس کمال کے فیصلہ گما دہرنگہ نام کتبستان
 حیون لال (۱۳۸۰ء) کی تعلیم کی گئی تھی۔ ہمارے میرا مہ
 مود فرخ خاں کے کیا ناچا ہے۔ حسین اس عدالت کی نہیں
 بستر ح اعلیٰ داخل ہوگی۔ مرا مہ خاں کے کیا گیا۔

مراجعة اولی و ثانی

نمبر تقدیم ۲۷۰ بابہ ۱۲۱ فصلہ ۹ حصہ ۱۹۲۳ء
 باجلاس جسٹس مسر سو تو سن مکرگی راستا نو طرس سیک
 راجہ پیارے دھیں مکرگی پن اسم نمبر مکرگی۔ مرقہ علیہ۔
 مراجع۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابۃ ششم دفعہ ۲ (۲۰)
آرڈر ۲۰۔ اپنا انی وگری۔ حکم جو کارروائیاں ضابطہ میں صادر
کیا گیا ہو اور قطعی و گری کا باعث ہو اور۔ آرڈر ۲۰
ایا جامع ہے۔ امانتیں۔ ایسے شخص کی ذمہ داری جو خود
اپنے فعل سے عین میں بنا ہو۔ حسابات کی نوعیت۔
قانون میعاد سماعت ایکٹ ۵ بابۃ ششم دفعہ ۱۰ کا
اطلاق۔ ایسے شخص کے خلاف حسابات کا دعویٰ جو خود
اپنے فعل سے عین میں بنا ہو۔

[illegible]

اس امر پر رد و ردیہ ہے کہ یہ حکم دفعہ دوم میں صریحاً مذکور ہے۔
 بابہ شش و اربع کے مفہوم میں مسائل ایک سے دوسری ہے۔ صریحاً
 دگر کی تصریح اس طور پر کی گئی ہے کہ اس سے ایسا تعجب
 فیصلہ مراد ہے جس سے جہاں تک عدالت صاف نہ کندہ
 دگر کی کا قطعاً ہے۔ فریقین کے حقوق کل بالعموم مقرر
 فی مقدمہ کی قطعاً ملے ہو جائیں اور یہ ابتدائی ہوتی
 ہے یا قطعی دگر کی ابتدائی اس وقت تک ہی جاتی ہے
 جب قبل اس کے مقدمہ کا مل طور پر رد و ردیہ یا سیکر کے مفہوم
 کا رد و ردیہ کر کے مل سے اور قطعی اس وقت تک ہی جاتی ہے
 جب اس سے مقدمہ کا مل طور پر رد و ردیہ ہو جائے۔ یہ ممکن ہے
 کہ وہ جزو اول ابتدائی ہو اور جزو اول قطعی ہو۔ ان جہان کے امور کی
 نسبت عدالتی رائے میں کسی قدر اختلاف رہا ہے جو اس امر
 کے متضمن کر کے کے لئے متعلق کیے جاتے چاہئیں کہ ایسا کوئی
 خاص فیصلہ کسی صورت اور فی مقدمہ کی نسبت فریقین کے
 حقوق کے تصفیہ کی حد تک ہی رہتا ہے۔ ٹیکوٹا کی
 ہے ایک فیصلہ یہ قرار دیا تھا کہ یہ فیصلہ کہ کوئی دعویٰ مال
 بیجا کی وہ میں ناقص نہیں ہے یا یہ کہ وہ فیصلہ لینا و نہ لینا
 یا یہ فیصلہ کہ عدالت کو یہ اختیار ہے یا نہیں ہے کہ وہ فی مقدمہ
 میں سماعت کرے ابتدائی دگر کی ہے۔ ملاحظہ ہوں۔ سدا
 ناقہ جو روڈ و روڈ ہاؤس گزٹنگ گوڈ گارڈ و روڈ
 مارین بالکریسا کلر کی نام کو دیا گیا ہے کہ اس کی ابتدا
 رائے اس عدالت میں مقدمہ کا فیصلہ دہی بنام یہ ہو تو
 ماتہ دہی نالینڈ کی گئی تھی اور رد اس کے اوپر جو
 دیکھ کر دیکھ کر اس میں ترک کر دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہوا اصل کا
 دہی دہی کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء
 دہی دہی کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء

فیصلہ اس کی ساری مدد اس کی بنیاد پر ہے۔
 جو برآمد ہوا ساری نام ہاں کا دوا تھا۔
 صفائی مار اس کے بنام کلر کا تھا۔
 اس رائے کے مطابق جواب دہی میں ختم کر جاتی ہے تو
 اس لفظ امر سے واقعی امر یا التواغ مقدمہ مراد ہے کہ وہ
 کسی دوسری کی استدعا کی گئی ہے اور لفظ حقوق سے دیکھ کر
 اصل حقوق مراد ہیں۔ لہذا اس دوسری پر اثر ہے۔
 موقع کی جائے والی ہی اس کا تعلق تفریق کی الفاظ کو نام
 بالعموم رد و ردیہ سے ہوتا ہے۔ جب اس رائے سے
 خارج کیا ہے تو مسائل کی گزشتہ اس امر کے لئے
 معلوم ہوتی کہ کمزیر یہ دگر کی ہے اس رائے کی تائید
 کی گئی ہے فیصلہ ہو سہارہ راجا در بنام بھو بھار سنگھ ۱۹۰۹ء
 جس میں لارڈ کاب ڈس سے یہ قرار دیا گیا کہ فیصلہ کا یہ مقصد
 میاں کے لئے رد و رسالت اور اصل کی تھا اسی رائے کے
 لحاظ سے مجموعہ کیس میں دگر کی تھا۔ یہ رائے
 بنام جیو جس (۱) و کلشوم ہوی نام امر شاہ ۱۹۰۹ء
 کے لغت میں ہے اور اس رائے کے مطابق ہے جو اس کی
 رد و ردیہ ماتہ دہی میں اعتبار کی گئی تھی۔ یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے
 کہ و اضافہ قانون کا یہ نسبت تھا کہ بالعموم دعویٰ میں اس کی ابتدا
 دگر کی اور ایک قطعی دگر کی ہونی چاہیے۔ ابتدائی دگر کی جو
 امر ختم کر دیا جائے کہ کیا کیا جائے جس کے قطعاً دگر کی ہے
 میاں کیا جاتا ہے جو ابتدائی دگر کی کی رو سے حال ہوتی ہے
 جیسا کہ گزشتہ کیس کے بقول میں سام ہار شاہ ۱۹۰۹ء
 دہی دہی کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء
 دہی دہی کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء
 دہی دہی کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء کیس جلد ۱۲۳ (۲۷) ۱۸۹۲ء

صفحہ ۱۹۲

کرچی
سارے
م
نہ رطری
(کھانت)

ہمارے گناہوں کو ان کے گناہوں سے

نہ رطری اور ان کے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

نارنج سے تیار کیا، ہائی نہ سیکھا کہ یہ وقت چھل کر گیا

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

مراہ، سارے گناہوں سے

[illegible]

اگر بالا را ده قصور کی نہادت میں کیا کیوں ہو میں اگر کسی عملی تعلیم
میں تھیں کاررواسات کی عیادت میں جیسے واقعات میں آئیں
میں سے اگر وہ یوں غصہ سے نہایت ہو جائے یا میں نے
اس خیال ہو سکتا تھا کہ وہ بالا را دہ قصور کی نسبت کوئی کچھ نہ
چاہل کرے تو اس شخص سے اس کا افسانہ کیا جائیگا۔ ملاحظہ ہو
کوہ بنام کارٹر (۳۱) بمقابلہ فریڈریک ٹیلر بنام سیگٹ
(۳۲) برادر بنام برادر (۳۳) بمقابلہ سائنس برادر
بنام ٹانگن (۳۴) بمقابلہ ٹانگن ٹانگن بنام برادر (۳۵) بنام
برادر اس میں اس میں یہ اصول طبعی ہو ہو ہو کاررواسات
میں نقلیہ کیا جاسکتی ہے۔ یہ دعویٰ صراحتاً بالا را دہ قصور کی
مناد پر حسابات کے دعوے کے ساتھ یہ سبب نہیں کیا گیا
جن حسابات کی نسبت یہ دلائل دی گئی تھی وہ بلاشبہ یہاں
طویل مدت کے لئے میں اس لئے کہ نسبت (۳۶) فریڈریک
کے نام کسی وقت کوئی حساب نہیں ہوئی تھی۔
معاوضہ ہانے کی نسبت بنا، کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔
کہ یہ وضع اخراجات ہانے کا نہیں تمام مدت کے لئے ہانے
کی حاجت کرنے سے ہوتا ہوا، حالات میں ہمارے یہ دلائل
کہ بالا را دہ قصور کی بنا پر حساب کی بنا پر ہر دور ہانے
جانب سے اور عام حساب لینا جائے جس کی وجہ سے ہانے
کی گئی ہے لیکن عامی یاد رہے کہ ترقی کے لئے اس حساب
لینے سے تعلقی تھا بہ آزادی صرف ہانے کی وجہ سے ہانے
میں کے لئے ہوں تو اس میں ہانے کے لئے ہانے کے لئے
کہ ہانے کو کوئی ہانے کے لئے ہانے کے لئے ہانے کے لئے
کی بنیاد پر حساب لینا ہانے یہ ہانے کے لئے ہانے کے لئے
قصور کی بنیاد پر ہانے کے لئے ہانے کے لئے ہانے کے لئے

۱۲

1992

(۲۵) لاناغریه صمدی ۱۳۴۶ (۲۵) لاناغریه صمدی ۱۳۴۶
 (۲۶) لاناغریه صمدی ۱۳۴۷ (۲۶) لاناغریه صمدی ۱۳۴۷
 (۲۷) لاناغریه صمدی ۱۳۴۸ (۲۷) لاناغریه صمدی ۱۳۴۸

لہذا اس کا فیصلہ ہے جو ان کی طرف سے قرار دیا گیا کہ اگر ڈر ۹
 رول ۹ (یعنی ناچیس) اس کو دفعہ ۱۴ کے ساتھ پڑا جائیگا
 اس حکم سے متعلق ہونا چاہیے جس کی رو سے بی بی بیرونی وہ دیکھا
 خارج کی گئی ہے جو آرڈر ۱۲ رول ۱۰ کے تحت بلام کی تینج
 کے لئے پیش کی گئی تھی یہ اصول نے یہ ظاہر کیا تھا کہ آرڈر
 ۹ کی نسبت بفرار باگیا ہے کہ وہ کارروائیاں تعمیل سے
 غیر متعلق ہے کیونکہ وہاں تعمیل کی بجائے بی بی بیرونی
 ہمیشہ رجوع کیا سکتی ہیں لیکن یہ کہ یہ صورت اس حکم کی
 شخصی جو آرڈر کے رو برو پیش تھا نام وجود کی بنا پر چھپے
 یہ نام ہو تا ہے کہ شہر لٹ سے اور ہائیکورٹ کلکتہ کی اس
 کی نسبت یہ گمانی جائیگا کہ اس شخص کی درخواست غلطی سے
 خارج ہو جائے اس لئے اس کو ہونا اہل اختتام فی الصاف
 کے بموجب رجوع ملنا چاہئے کہ وہ اخراج کو فرسوخ کر لے
 اور جس کوئی وجہ دفعہ ۱۴ کی عبارت کو اس طور پر محدود کر
 کی نہیں یا تاکہ وہ ای صورت پر حاوی نہ ہو یہ ظاہر کیا گیا
 ہے کہ بسکل تجویز ثانی آیا اور جاریہ کار موجود ہے لیکن
 اب یہ محدود جاریہ کار ہے جو ہمیشہ محفل نہیں ہوتا آئینہ نے
 یہ خیال کیا تھا کہ آرڈر ۹ سب اس کو دفعہ ۱۴ کے ساتھ پڑا
 جائے مفروضہ سے متعلق نہ تھا لہذا اس شخص کے مفروضہ میں
 یہ فرار دینے پر بھی آمادہ ہو چکا کہ حالت اپنے اصلی امینا سے
 یہ استعمال میں رہے اس لئے یہ مال کر سکتی تھی لیکن جو تہ
 قانون کا ایک حکم متعلق ہونا اس لئے دفعہ ۱۴ ایک بنا کی
 ضرورت نہیں ہے اور قریب اسکے لائق ایک دیکھ لیں کہ
 تو اس مقدمہ کی طرف متنبہ کرانی ہے کہ ہائیکورٹ لاہور
 اس قریب کی رائے جسٹس شاہ بنام شاہ پانڈے

۱۲۳ تاریخ ۱۲/۱۲/۱۹۲۷ء

تفصیل کی ہے۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ دہلی میں موجود ہے۔

خرچہ خارج کرنا ہوں۔

گمانی نامہ کی کئی

کاپیاں کو

نمبر ۱۰۷

نمبر ۱۰۷

بالا میں وہ

سری ٹھاکر اور

بھاری گمانی

حق تعالیٰ

حق تعالیٰ

نبین دعاوی

بیرونی خارج کرنا

ین مانا

ہو ایک معنی

آزاد

ایک دفعہ

دوسرے

تیسرے

چوتھے

پنجمے

ششمے

ہفتمے

آٹھمے

نہمے

دہمے

۱۔ دو مائتد سولائے جی کے متعلق جن کے نام کر کے کا دعویٰ کر رہا ہوگا
 ۲۔ جس کے دعویٰ کے تحت آج کے جوہر سے ناکام رہا ہو سکے گا
 ۳۔ اس کی ڈگری کی تاریخ کے بعد ہر سال کے بعد کا دعویٰ ہے
 ۴۔ ہماری رائے میں اس کے بعد ہر سال کے بعد کا دعویٰ ہے
 ۵۔ وہ نہ رہیں تو ابلا ہو جائے ہو گئے ہوں گے کہ ہر سال کے بعد
 ۶۔ کیا جانب سے کوئی شخص حاضر نہیں ہوا ہے۔
 ۷۔ وہ نہ رہا ہو جائے ہو گئے ہوں گے کہ ہر سال کے بعد
 ۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۲۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۳۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۴۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۵۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۶۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۷۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۸۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۰۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۱۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۲۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۳۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۴۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۵۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۶۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۷۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۸۔ اس کی کوئی شکایت
 ۹۹۔ اس کی کوئی شکایت
 ۱۰۰۔ اس کی کوئی شکایت

سید احمد
نام
احمد لال
(۱۱ مارچ)

نہ ہاں کر کے ایک اور عوی روح کا تھا
ہاں نے عموں کاو قیاس کے مرض مرا عییلے
دو دوا دی میں کی ساور کی گاہی اور سرفراہ کیا
گیا تھا کنگرہ آج تھا بعد م سیدی ارج کیا گیا۔
میں ملیے انکو روٹ میں رکھ کر کھا اور اس پر رزور
دیکر میرے دوست کے اخراج روہ ہر کی وجہ سے یہ
بعد دیکر گیا تھا اور یہ کہ اخراج دوست کا ارزنا
انبل پر پڑنا چاہیے۔

دارو گایا د میسرے دوست کے اخراج کی وجہ سے
تھکا کا عوی ڈاکٹر میں سکھا تھا جو عدلہ کافی
کی گا کی تاریخ کے بہت سوز سے بھڑکا و ا خوب ہے
بہتری لال بام موہن شکہ مٹین کسٹر لہ ۵۵
سفر ۱۰ مہر کیا گیا۔

سکھیلی کی مام اسرل ہڈی لہور ٹالہ ادا
صفحہ ۲۰۲ سے اس لال آگیا۔

مرا فوٹائی نادر جی ڈگری بھہ مردہ سبار طرینٹ ج متہرا ورخ
۱۳۰۰ گسٹ سلسلہ۔

منیا نمبر انجان بد شر جی۔ ایل۔ اگر والا۔

فصل ۱۰ - یہ مرافہ جات ایک مدعی علیہ نے رجوع
کئے ہیں جو جن نفع کے دود عادی سے مبرا ہوتے ہیں۔
۱۱۔ مبرا ہوتے ہوئے کو مدعی علیہ نے ایک بینا دیا
تخل جبار بناو مدعی علیہ نے اس کے جہا بن کے ایک
سہ سے خلق کی تھی اس کے بعد ایک دوسرے ہونا۔
۱۲۔ ۱۹۲۰ء میں بعض میں ایک دوسرے جھگڑے
تعلق قریب یا تھا ۱۱۰۰۰ روپے کو مبرا بن گیا تھا

سے بڑی بڑی کی اسے ہر
کیا تھا ایک طرف سے اور دوسری طرف سے اس کا
پر سنا دے ہر ایک ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
جس کی وہ سہ ماہی ہر ایک ۱۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
میں سے گئے تھے یہ تھا مدعی علیہ نے اس کے لئے
اسی تھا کہ بعد وہ سرفراہ کی مبرا بن گیا تھا
کے لئے ایک دو سرفراہ کی ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
نہا اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
منجا بیا آیا تھا جس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
جو بھلا بڑا تھا مدعی علیہ نے اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
نہی اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
نہا کر کے ایک سرفراہ کی مبرا بن گیا تھا
اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
اور نہ ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
میں گری عادی کی گئی تھی ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
رو بروینہ بڑا گیا تھا ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
خارج کیا گیا تھا۔

مدعی علیہ نے اس سے یہ کہ کی تھی ہر
آخر کار عدم سرفراہی سے مبرا بن گیا تھا اس کے
اخراج کا نہ مانا نہ فیصل پر اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
کہ مدعی علیہ نے اس کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
نہا کر کے ایک سرفراہ کی مبرا بن گیا تھا
وادی بھی اس لائن تھے کہ وہ خارج کی جا دیں
یہاں سے گئے تھے کہ ذی طرینٹ کے لئے ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے
میں یہ چیزیں بڑا گیا تھا ۱۲۰۰ روپے اور ۱۰۰ روپے

[illegible]

اندھیاں جو بیکار و تفریق خلق ہوا یہاں تک کہ اس کے بارے میں
کسی عام تہاد کی روشنی میں کسی کا نام نہ لیا گیا۔

یہ ایک ایسا کوئی و نامور سرکار کا نام ہے جو اس وقت
سہاد میں اس حال میں تھا کہ وہ ایک ایسا ایسا
عبارتوں سے اس کے بارے میں کوئی اور چیز
کسی طرح کی تسمیہ کے سلسلے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
ناموں کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
۵۔ ناولوں کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

مذہب نامی میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

دستاویز اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز
تقریباً یہی ہے جس کے بارے میں کوئی اور چیز
اس کے بارے میں اس کے بارے میں کوئی اور چیز۔

اور اس کے کسی اندراج کے نہ ہونے کا واقعہ قانون شہادت میں دیکھا گیا ہے کہ اس کے
 قریب سے سخت غلطی کوئی شہادت میں ہونا اور یہ کہ نہ ہونا
 اس میں کسی کہانیاں جس کوئی اندراج میں ہے کہ واقعہ میں کسی رہ سے قابل اس کا راجہ
 اور حال شہادت میں نہ ہو مگر وہ دفعات ۹ و ۱۱ کی رو سے قابل ادخال
 شہادت میں ہو سکتی ہے۔ یہ سوال پھر بائبلورسٹ الیاز کے ایک
 انجیل میں قابل کے روبرو سادہ و سادہ بنام راجہ ام ۱۳۱۱ میں
 رہا ہوا تھا اور چونکہ اس کے میں اختلاف تھا اس امر کی نسبت
 اس سے فرس کیا جا سکتا ہے کہ اس کا مقدمہ امام بانسی سا
 مقدمہ ۱۱۱۱ میں جوٹیل میں لکھی کہ مقدمہ سے ہر جگہ ہے
 اندراج کے نہ ہونے کا واقعہ خلاف قرار دیا گیا تھا جس کے اثر سے
 تہ فیہ میں ہر کی عام ہوا اس کی روشنی میں کیا جا ہوا
 تھا اس کے مطابق ہے ہولارڈ جسٹس نے اس کے وائرنام
 تمام جوبن ہوئی و ہوا جو ہرانی دہا میں لکھی اس میں
 میں واقعہ لال کیا گیا تھا ایک تنازعہ معاملہ کا کوئی
 پابھی سالہ نہ دیکھ میں اس نسبت سے نہیں کیا گیا تھا
 حالات کے واقعہ خلاف ہونے کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا
 گیا تھا لیکن جوٹیل میں ہے یہ اسے ظاہر کی تھی کہ اگر یہ فرس
 کیا جائے کہ بائبل صحیح تھے تو بھی بندوبست کی کیفیت کی
 عدم موجودگی میں اس واقعہ سے تعلق کے وجود کے خلاف کوئی
 قوی قیاس نہیں یہاں ہوتا تھا نیز ملاحظہ ہوا دار کا نام
 اسے بنام ہر و نام اسے ۱۲۹۰ء میں یہ قرار دیا کہ
 اگر تین دس و زات لال ادخال تھا دس میں نو ہزار
 اس کا مختصر ہے کہ وہ ان کو نوٹس مقدمہ دئے گئے تھے
 کہ اس سے ہم خود دستاویزات کے قابل ادخال تھا دت
 ہونے کے سوال پر پہنچے ہیں۔

اور اس کے کسی اندراج کے نہ ہونے کا واقعہ قانون شہادت میں دیکھا گیا ہے کہ اس کے
 قریب سے سخت غلطی کوئی شہادت میں ہونا اور یہ کہ نہ ہونا
 اس میں کسی کہانیاں جس کوئی اندراج میں ہے کہ واقعہ میں کسی رہ سے قابل اس کا راجہ
 اور حال شہادت میں نہ ہو مگر وہ دفعات ۹ و ۱۱ کی رو سے قابل ادخال
 شہادت میں ہو سکتی ہے۔ یہ سوال پھر بائبلورسٹ الیاز کے ایک
 انجیل میں قابل کے روبرو سادہ و سادہ بنام راجہ ام ۱۳۱۱ میں
 رہا ہوا تھا اور چونکہ اس کے میں اختلاف تھا اس امر کی نسبت
 اس سے فرس کیا جا سکتا ہے کہ اس کا مقدمہ امام بانسی سا
 مقدمہ ۱۱۱۱ میں جوٹیل میں لکھی کہ مقدمہ سے ہر جگہ ہے
 اندراج کے نہ ہونے کا واقعہ خلاف قرار دیا گیا تھا جس کے اثر سے
 تہ فیہ میں ہر کی عام ہوا اس کی روشنی میں کیا جا ہوا
 تھا اس کے مطابق ہے ہولارڈ جسٹس نے اس کے وائرنام
 تمام جوبن ہوئی و ہوا جو ہرانی دہا میں لکھی اس میں
 میں واقعہ لال کیا گیا تھا ایک تنازعہ معاملہ کا کوئی
 پابھی سالہ نہ دیکھ میں اس نسبت سے نہیں کیا گیا تھا
 حالات کے واقعہ خلاف ہونے کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا
 گیا تھا لیکن جوٹیل میں ہے یہ اسے ظاہر کی تھی کہ اگر یہ فرس
 کیا جائے کہ بائبل صحیح تھے تو بھی بندوبست کی کیفیت کی
 عدم موجودگی میں اس واقعہ سے تعلق کے وجود کے خلاف کوئی
 قوی قیاس نہیں یہاں ہوتا تھا نیز ملاحظہ ہوا دار کا نام
 اسے بنام ہر و نام اسے ۱۲۹۰ء میں یہ قرار دیا کہ
 اگر تین دس و زات لال ادخال تھا دس میں نو ہزار
 اس کا مختصر ہے کہ وہ ان کو نوٹس مقدمہ دئے گئے تھے
 کہ اس سے ہم خود دستاویزات کے قابل ادخال تھا دت
 ہونے کے سوال پر پہنچے ہیں۔

[illegible][illegible]

گفتاں کہ تفری مونس کے قیاس سے سوال پر جو مقدمہ
 پنج پر کیا ارادہ کی کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے یہاں پر مصرعہ
 انا آھنا مذنگو اسل نیانہا پاں نام نہا کمار (۱۳۳۵)
 راہ ویاں گیر می نام مدنا لور زمینہ ار می کھنی (۱۳۳۶)
 کا توارہ آگیا۔

۱۳۱۶ تا ۱۳۱۷ هجری قمری ۲۱۴ تا ۱۳۲۰ هجری شمسی ۱۹۳۵ تا ۱۹۳۶ هجری قمری

۱۳۴۴/۱۰/۲۶ کتبی حیات محمدی ۱۳۴۴

[Handwritten musical notation on five staves]

کئی ہزار دھنوں کا دار اور دھنیاں ہاں
 رنوں کے گلاب افغانی ہوں ہر ہاں
 پید جا رہی ہوں ہر ہاں ہر ہاں
 آہ ایہا ہاں اسے ہاں ہاں
 اور ان کے ہاں ہاں ہاں
 فلا ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں

یہ کیا کیا ہے اور یہ احصا کیا گیا ہے اور کیا
 نزدیک کی گئی ہو وہ دفعہ ۵۰ دوا کی رو سے انصاف نہ کیا
 محض اس کے اس طرح جس سے یہ ال سے اس کے اس طرح کیا
 نے دفعہ ۵۰ (۱) کے معنی میں اس کے خلاف کیا گیا
 ہو گیا ہے اس کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا
 قرار دیا اور اس کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا
 نے وہ دفعہ ۵۰ کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا
 ہی ہے جو وہ دفعہ ۵۰ کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا
 نہیں دے رہے اس کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا
 کی گئی ہے اس کے خلاف کیا گیا ہے اس کے خلاف کیا

تو ای که در هر کجای که باشی مرا در هر کجای که باشی
چون تو را در هر کجای که باشی مرا در هر کجای که باشی

ہائے برقی کو بارزوی ہوگی کہ وہ نہ ہدایت نہیں کہ وہ
 انہا جیو کا کٹر کے بار سے وصول ہوئے تھے ان کا قصد فلول
 شمولہ شل کے ساتھ مقابل کیا جائیگا حتیٰ بعد از ضرورت تمام
 جاسیگی یہ کام سرحدان کا ایک عہدہ دار انجام دیکھا اور فریقین
 و حاضر ہونے کی اجازت و جائیگی اگر فریقین جا ہیں وہ اپنے
 خیر پر اس عدالت سے بی ان کاغذات کی حد و مقصد فلول
 ہاں کر سکتے ہیں جو کٹر کے پاس سے وصول ہوئے ہیں اس کے
 بعد اسی دستاویزات کلکٹر کے پاس اس کو دیکھا جائیگی
 اس عدالت کا خیر نتیجہ آخر یہ محض ہوگا اور ہر فرد کی
 فیصلہ ایک اشرفی منصف کی جائیگی
 مراعاتات متعلقہ مقدمہ اس کے

ہائی کورٹ الہ آباد

مرافعاتی دیوانی

میز عدلہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۲ء منصفہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء
 یاہلاس بمسٹر جسٹس ریز و مسٹر جسٹس ٹینکینر
 خیر صدیق علی خاں مدعی مرافع بنام انوار الحسن فقیر مدعی ہم
 مرافع علیہم
 قانون کورٹ آف آرڈر مالک متحدہ اگرہ واوہ ایلٹ ۳۱۰۱۰
 ۱۹۱۲ء دفعہ ۵۴۰۰ بجائے اوکے معنی مدعو سے منسلک ایسہ
 ایجنٹ سے کورٹ آف آرڈر کے خلاف دعویٰ نوٹس کی ضرورت نہ
 کورٹ آف آرڈر کے خلاف کسی حوالے کا قائل نہ ہوگا
 کہ دعویٰ جو کوئی کیل فی دفعہ ۵۴۰۰ قانون کورٹ آف آرڈر مالک
 متحدہ اگرہ واوہ کے بموجب ہے اس نوٹس سے جو اس کے
 امصال کنندہ دے دیا تھا وہی ہم کا دعویٰ وجہ کرنا
 چاہتا تھا اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

محرر ملک بام صاف نے مرہبہ اطلاع اسل میں لارڈ الگ ایلڈ
 ص ۱۸۰۰ سے منسا کر لیا۔
 عائد کے متعلق دعویٰ پر کاغذ ایسہ تھا کہ جس میں ہوگا ہو مو
 کورٹ آف آرڈر کے گراہکار تھے و قدیم و قانون کے مطابق اور
 مالک متحدہ اگرہ واوہ کے منہوم میں وارڈ کی مالک کے
 متعلق دعویٰ ہوا ہے
 لال گندہ لکھنؤ ٹاؤن کے رٹ ۱۰ صفحہ ۹۸ کو دیکھا گیا
 مرافعاتی بنام اشرفی ڈگری ہاں راہ و تسلسل کیسٹ جمع مراد آوا
 موضع ۱۰۱۰۱۲۱۲

منجانبہ مرانیشٹرا (الہ آباد منجانبہ علیہم لالہ ام ۱۰۱۰۱۲۱۲)
 فیصلہ عدالت سے مرافعاتی سید ہادیہ ۱۰۱۰۱۲۱۲
 "ارامہ علیہم لالہ ام ۱۰۱۰۱۲۱۲" جیو کا کٹر کے بار سے وصول ہوئے تھے ان کا قصد فلول
 شمولہ شل کے ساتھ مقابل کیا جائیگا حتیٰ بعد از ضرورت تمام
 جاسیگی یہ کام سرحدان کا ایک عہدہ دار انجام دیکھا اور فریقین
 و حاضر ہونے کی اجازت و جائیگی اگر فریقین جا ہیں وہ اپنے
 خیر پر اس عدالت سے بی ان کاغذات کی حد و مقصد فلول
 ہاں کر سکتے ہیں جو کٹر کے پاس سے وصول ہوئے ہیں اس کے
 بعد اسی دستاویزات کلکٹر کے پاس اس کو دیکھا جائیگی
 اس عدالت کا خیر نتیجہ آخر یہ محض ہوگا اور ہر فرد کی
 فیصلہ ایک اشرفی منصف کی جائیگی
 مراعاتات متعلقہ مقدمہ اس کے

مدعی علیہم نمبر ۲۵۱۰۱۲۱۲ ان مدعی علیہم سے منسلک ہے
 منقل الیہم بالعدلیہ نمبر ۲۵۱۰۱۲۱۲ کو شرف وارڈ کے وارڈ
 میں صرف مدعی علیہم نمبر ۲۵۱۰۱۲۱۲ نے دعویٰ میں لالہ ام ۱۰۱۰۱۲۱۲
 کیا تھا اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

۱۱۱
 ۱۱۱
 ۱۱۱

[illegible]

نام
کتاب
کتاب

کتاب فی الجبر

مرافقہ فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
با جلاس و جلاس
کتابخانه

نام طور یہ ہے
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

کتاب فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

کتاب فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

اسمیتہ جامعہ اور سولہ
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

کتاب فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

کتاب فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

کتاب فی الجبر
نویسنده ۱۰۲۶
کتابخانه

۱۱۱۱) جنم پانچواں کراچی کا قیام ۱۳۶ (۱۳۱) کو بیڑہ چلایا ۱۹۹
 ۱۱۱۲) حکمت الارواح طبع ۱۳۳ (۱۳۳) تیسرا ایوارڈ لایا با ویدیا سنٹر
 ۱۱۱۳) ان دنوں کس طرح ۵۵۸

کہ جو رہا باز فہم کا قصداً دل پہاؤ نہ سے ہر جا چھوڑ گیا اور نہ کوئی
 نام
 دھماکا لگ
 (کلکتہ)
 کوئی حکم صادر نہ کر کے صرف اس پر رور و دہشت کہ مراد کیا گیا
 کے من کر کے اور اللہ کے صلہ کے صلہ اس کا نتیجہ ہوا نہیں میں کہہ
 اگر حکم میں تصویر ثانی کے جو سابق میں صادر کیا گیا تھا اس تعلق میں
 ہمارے جو فریق علیہم سے جانتا تھا کہ ان کی نام کس طرح رہا سا لگا
 گئے۔ ان کے نام سے جو حکم صادر ہے (۱۱) اس کے اندر ہے
 کہ جس میں حکم کا خاتمہ ۱۱ اور ہمارے جس میں حکم جاری (۱۵) کی
 طرف مینہ دل کر لیا ہے ان کے مابین سے ہر فرقہ میں ہی فرقہ
 کا حکم ایک ہی منفرہ سے آٹھ ۲۲ رول ۲۵ مجموعہ پانچ ۱۹
 رول ۱۱ سے ۱۱ کے ہر فرقہ (۲۶) میں جو جہاں
 صادر کیا تھا اور یہ صلہ کیا گیا تھا کہ جب اس میں خورکار و جو
 کی ایک بیچ نے سماعت کی تھی تو بیچ کو من منفرہ کے حکم کی
 پانچ سے بھی اس کے کیا پانچ ہمارے، و بر اس بنا پر کی گئی ہے
 کہ آگ تجویز وصول ہونے پر منفرہ کے تصفیہ کی بیچ منفرہ میں
 قیاس کر کے کہ وہ اس حکم کے پانچ سے جو سابق میں صادر کیا گیا
 تو تمام منفرہ یہ وہی ہو کہ اس کے رول ۱۱ اور فوج میں
 شاہی میں غور ہو سکتا تھا لیکن فیصلہ جات سنو مان واسٹا
 کہ ہمارے (۱۹) و حکم میں شاہی حکم بنا پر شاہ (۱۱) کی تائید
 میں ہی وضاحت کو نہیں پس کیا جا سکتا ان منفرہ مانت میں
 منفرہ میں میں مزید بیچ کا حکم وہی ہو کہ اس کے بعد منفرہ کا تصفیہ وہی ہو
 تھا۔ اور نہ تھا وہی اس کے بعد منفرہ کا تصفیہ وہی ہو
 ایک و سرسبز نے کیا تھا لیکن ان فیصلہ بیان میں سے
 کوئی فیصلہ ان کے حکم کی سند کے طور پر تصدیق نہیں کیا جا سکتا

| | |
|--|---|
| <p>بورسہ ہونے کا یہ کیا نتیجہ کہ وہ ان کی طرف سے باقی رکھا گیا اور ان کے پاس
 'ہم حکم خریدی مال کا قسٹر جس کو کوئی لکھتے کہ روانہ کر رہے ہیں
 جس میں ان سے یہ اعتقاد عاکل گئی ہے کہ وہ دلیہ جی ہاؤسی گارا کو لکھ
 ڈال ان کے لئے وہ آگنوں کی خاص فراموشی کی منظوری عطا کر رہی اور
 ان کے لئے یہ پیشکش نہ کر رہا کہ وہ پورا بڑا دیکھ وہ کوئلہ کی
 کال سے ان کا حکم خریدی مال کے قسٹر پر ڈال دیا کہ وہ لاگو کیا اور پورانی
 یہ دو مراعات غلط کار کو روانہ کیے اور ان کو یہ بات کہہ کر
 کہ وہ باقاعدہ طور پر وہ آگنوں کو لکھ کر یہ لیں اور یہ ان کے کوئلہ روانہ
 کریں ہم اس کے ساتھ ساتھ کوئلہ کے مراعات کی ایک نقل ملنے کی کہ ان میں
 'تہہ ایک ہی کیا ہے کہ آپ ضرور ان امور انجام دے گئے اور میں
 روانگی مال کی نسبت آپ بہت جلد اطلاع ملے گی (شرع تھا)
 [سرکار کے آئی یا لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی]
 ملنے نہ خاص حکم خریدی مال و نقل
 اسی میں مزید ان کے لئے یہ حکم کو کوئلہ کے لئے چاہئے اور ان کو لکھ
 سخی میں مندر کوئلہ ایسٹ ایسٹریلیا کوئلہ ۸۰۰ نو سو ستر ۱۹۱۷ء
 مختار میں -
 ہم دیا آپ کے پاس حکم خریدی مال ۱۹۱۷ء مورخہ ۱۷ دسمبر
 جو غصہ لکھا گیا ہے کہ رخصت نہ ہوئی یہاں ہزار کاؤں کی ہے
 لاکھوں ہزار نہ کرتے ہیں اس خاص حکم خریدی مال کی تصدیق ڈیٹی
 کہ وہ تو فراموشی کوئلہ یعنی ہونے کی ہے جس میں یہ سفارش کی ہے کہ
 ۱۲۰ کی تعداد کی تکمیل ہوئے لکھ ہاؤس ۱۰۰ آگنوں خاص پر فراموشی
 تاکہ وہ اگر کچھ حساب میں باقی کلا (ڈیٹی) روانہ ہو سکیں -
 دوسرے آپ کی ذات کے شک و شبہات سے یہ سنا عاکرتے ہیں کہ
 تصدیق کے مطابق وہ آگنوں کی فراموشی کی منظوری جول اور ان کے لئے
 پیرٹنٹ نہ دینا کوئلہ ہاؤس دیکھ وہ دلیہ جی ہاؤسی گارا کوئلہ</p> | <p>حکام کی تکمیل کر رہا کہ وہ باقی رکھا گیا اور ان کے پاس
 قبل ان کے پاس کہ وہ ایک جان لکھتے کہ یہ ایک ہی ہے کہ بہت
 آپ کے پاس سے موافق جواب وصول ہوگا - (غیر اندیش)
 ملنے نہ خاص حکم خریدی مال -
 حکم نہ دیا کہ چاہئے اور ان کے لئے یہ حکم کو کوئلہ کی
 کہ شوال الیہ یا لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 اے رٹا اور ان کو یہ لکھتے
 خاص حکم خریدی مال کوئلہ -
 حکم خریدی مال نمبر ۹۱ -
 مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۷ء -
 (۱) اسٹاک کی قیمتوں کے کا پور نام و تہہ مال کا کسٹر خرید
 ہونے یہاں واقع فرما کاؤں میں -
 (۲) کارخانہ کی تعریف اس کارخانہ نہ
 (۳) مفتہ واری نمبر ۱۷ دسمبر -
 (۴) مال جو اس تاریخ پر جمع ہیں تھا ۵۰۰
 (۵) وہ شخص جس نے خریدی مال کی کمی تھی ۱۷ دسمبر ۱۹۱۷ء اس
 موافق لال ہٹا ہٹی کیپٹی ڈیٹی لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۶) کوئلہ کی کان کا نام لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۷) کوئلہ کی کان کا نام لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۸) مقام رونگی کا نام لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۹) کوئلہ کی تعریف لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۱۰) جلدیتا راج خریدی مال کی کمی تھی ۱۷ دسمبر ۱۹۱۷ء
 (۱۱) مال کی کمی تھی لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 (۱۲) ریکویشن کا نام لکھتے اسے لیسوال برادر الیہ کیپٹی
 اس اطلاع کی نوعیت اور تفصیل میں یہ تعلق ہے</p> |
|--|---|

کے دلال
 بنام
 دیوال
 (درویش)

سکونت لال
بنام
۵: ان پور
۱: پور کالی

۱۔ شکر کوٹہ جو الگ محلی میں رہا
 ۲۔ حکم خریدی مال خواہ وہ کسی قسم کا ہو خریدہ اراں فراہم کرے
 اور باقی مال کا بندہ کرے میں اور بد و مرداری نہ لے کر وہ ملک جو
 بالاقساط میں بیخیرہ سے کوٹہ جلا کر کے دے دے اور وہ مال و دارائی
 [منجانب دیوان جن داری]
 رولی کا گودام سب کا ذکر اس میں کیا گیا ہے سب سے پہلے پیر
 کا ایک مقام ہے جہاں کوئی اور دوسری شہادتوں پر فروخت کی جاتی
 ہے اس کے بعد علی گڑھ کی مسلمہ طور پر دی گئی ایک گودام کو دیکھنی چاہیے اور پھر
 پورے کے اس کوٹہ کا جس کے فروخت کر کے سامان دیا گیا تھا شعبہ
 نہیں کیا گیا ہے وہ ان کے ذخیرہ میں سے لیا جاتا ہے! ۱۔ ہے۔
 یہ ضروری ہے کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ کوٹہ لکھ دیا کر کے
 اس کوٹہ کو ٹھکانا یا جائے جو وقت بہ وقت دستان کی گورنمنٹ سے
 قائم کیا ہے جنگ کے باعث کوٹہ میں کمی ہو چکی ہے جو یہ ہندوستان
 کے مختلف علاقوں کیلئے نہیں بھی اہل ہند کوٹہ کی فراہمی سپارہ اور ان کے
 برائیاں رکھنے کے لئے چاہئے وہ حال ہو سکتا تھا کہ کیا ان کے
 کوٹہ میں گورنمنٹ ہند کے لئے چاہئے وہ دارال کوٹہ کوٹہ و لا
 کوٹہ کے نام سے موسوم ہے اس کوٹہ سے سامان لیا جاتا ہے کہ وہ گرائی
 کرپ ریلوے اور ان کے لئے اس کے کام پر قائل رکھیں ۲۰ جنوری
 ۱۹۱۶ء کو کوٹہ و لا کوٹہ نے جو اس معاملہ میں اختیار رکھتے
 تھے اس کوٹہ کے قوتوں میں اس کے لئے کسی نے حیرت کھانے
 اور ان کے کوٹہ کے نظام کی غرض سے مقرر کیا گیا تھا کہ وہ کوٹہ
 اور ہندوستان کے غرض سے یہ بعد ان احکام خریدی مال کیلئے ہوا
 کیا گیا تھا جنہو داعی سے مال کوٹہ کے لئے دیا گیا اور اس کے
 کے لئے بھی دیا گیا ہے جس کوٹہ میں نے ان احکام خریدی مال
 کے لئے نہیں کر کے مقرر کیا تھا اور نیز یہ کہ احکام خریدی مال

مقررہ نمونہ پر منسب کئے جانے چاہیں جنکی نفوذ اور ذکر یہ ملک
 کوٹہ سے حال ہو سکتی تھیں ان احکام خریدی مال کوٹہ کی اس
 نوعیت کے لحاظ سے نہیں جو اس میں کیا گیا تھا بلکہ ملک
 استعمال کر کے مالوں کی کوٹہ حاصل کر کے کی ضرورت کی شہر کے
 لحاظ سے رجحان کے تحت فیسوں الف با ج و د و ہ میں
 مقررہ علیحدگی ہے اگر ایسا کوٹہ کی کان پر قائم ہوا ہوتا
 ہے تو مادہ کیا تھا کہ وہ ان سے ضروری کوٹہ خریدی مال کی
 منشا غالباً یہ تھا کہ وہ کوٹہ والا مادہ درجہ ۱۱ کوٹہ کی
 کیلئے اس کی نام ہے اور ڈسٹرکٹ میں سے کوٹہ
 کے تحت میں دیدی گئی تھی یہ حکم خریدی مال اس کے بعد
 کوٹہ کی کوٹہ کی کان میں منتقل کر دیا گیا تھا یہ چھ پر کے
 اس کوٹہ کے کان کا کیا گیا ہے اور پر بھی یہ نام لکھی تھیں اور
 حکم خریدی مال کے کان کا یہ قلعہ پورہ منتقل کیا گیا تھا۔
 مرافقان نے مرافقہ علیحدگی کے نام میں لکھا تھا
 تحریر کیا اس پر جب ذیل کی طرح ہے۔
 نمبر ۶۳-۵۹۵۱۔ مسٹر دیوان چند سنگھ
 جناب میں۔
 ”بمطابق معاہدہ ماہہ خریدی ۲۰۰ اسٹیم کا کوٹہ کوٹہ
 ۱۱ کوٹہ ۱۹۱۶ء۔ اپنے مادہ مندرجہ بالا کے مطابق ہم کوٹہ
 خاص حکم خریدی مال نمبر ۱۹۱۶ء کوٹہ ۱۹۱۶ء کوٹہ
 کے خریدی مال کے مادہ کوٹہ ہے کارخانہ بنت دہنچی پہاڑی کوٹہ
 میں سے کوٹہ کوٹہ میں واقع کرتے ہیں اس خاص حکم خریدی مال
 کی تادیبی پٹریں کہ شہر کوٹہ میں کوٹہ کوٹہ کی ہے جس میں
 منظر کی ہے کہ خاص طور پر ماہ ۱۰ اوگسٹ ۲۰ کی نواد

کشتہ لال
۱
دوران مریضہ
۱۲۹۹

حکم جو انکی مال خرید اف کی گئی ہے نہ نظام کرنی ہے جو سہند کی کو فہم کے
 عمدہ و اگر کسی بقیہ بقا رہے کہ کو فہم جو ان؟ اگر ان میں بھی جائے بھی انکو
 نہ، اجازت دی بھی نہ تھا کہ رسوا کی خبر و مار کی تکمیل پہلے سے حال کسا
 با نچا پیسے اور اس کے مسئلہ و رسوا کی اشخاص سے نہ کریں نہ کر کے نہ عباد
 جس کی کمپس سے یہ انکو نہ تھا کہ انکو نہ تھا کہ انکی کو سنش سے کی گئی بھی ایسا
 سنا بہ نہ تھا بھی نہیں مرفعال اور مرفوعہ علم کے نام پر انکو نہ تھا کہ کو
 سونے غلی ورنہ وہ اس عبادہ نظام جس کی کمپس کے ان کی گئی اور کا جواز نہ
 دستی بہانی سے با من مبنی تھی وہ نظام انکے اس عبادہ سے نہیں کی گئی
 کا رفتار سرف اور ایک گئی ہو سو نہ ہو کہ اس موتی لال کمپس کے ان کی گئی
 یہ کمپس سے کہ الفا فاکہ آف دو افسانہ کمپس جو اس کمپس کے نام
 کے ہی حکم فرمایا میرے نے یہ نظام کرنے کے لیے جو کچھ کہ انکو انکے نظام
 کر کے تھا کہ خرداری مرفوعہ علم نے انتقال کر لیا اولی معنی کا نہ بڑی کیا
 سے کی تھی۔ ایک خط میں مرفوعہ علم کی نے نام و نومبر ۱۹۱۰ء کو تحریر کیا تھا
 کا۔ رتبہ بیان کیا ہے کہ انکو نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ ہو کہ ذکر حکم فرمایا
 مال کمپس کے انکے نظام کی کان شیخہ یہ ہے اور یہ جو نظام کیا ہے کہ
 انکو نہ تھا کہ انکے نظام کے کہ نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 انکی فرج و اب ماسکی، اس سے انکے جو کہ متعلق مرفوعہ علم کے فرج کو
 ٹھکانا کیا اور ان سے یہ انتقال کہ وہ کان کے اشخاص کو پس و پس کہ وہ
 اس حال حکم جو انکی مال کی رو سے کا نہ نہ رہا نہ بھی بہانی بنی کے مال کو
 کے نے ہو کہ رو نہ کر رہا جس طرح ان دور و بانی اشخاص کے نظام کے حکم
 جو انکی مال باطل کر دیا گیا ہے کو غرض کے کہ کو پسند سے کر، ایک کجاہ
 اور غالباً اس کے عمدہ و اوروں کو دیکھ کہ دیکھا ہے۔

کو فہم حال کر رہے ہیں و مرفعال کو اس میں، ان غرضی روزانہ ۱۲۹۹
 نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 کو فہم کی مہار ان جو انکی کرنے سے اسکا کیا اور نہ ہی نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 کی جو انکی کا مطالعہ کیا۔ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 حریر بھی کی جسکی رو سے بروئے جندہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کی انکی کا مطالعہ کیا
 اس نظام کا انکے مرفوعہ علم کے بروئے جندہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 اس کو فہم کی ایک کمپس مرفعال و وصول ہوئی اور مرفعال سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 کی کہ وہ چندی نو فہم کریں، ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 نام ایک خط بھیجیا جس میں اس عبادہ کا نام و مرفعال کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 و ماوریا بیان کیا کہ عریہ کفہ کا کی گئی ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 کو فہم وصول ہو گیا کہ وہ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 و ملایا جیوں اور یہ کہ کا شیمل ان افراطی جو انکی قبول کرنے کے
 آمادہ تھے اور ان کمپس کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 کو فہم افراطی کے پاس پھر ایک تحریر بھیجی جس میں اس عبادہ کا نام و مرفعال کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 مطالعہ کیا، راج کو فہم علم نے جو ابدا میں نے جو انکی کے نے اسکا
 غرض میں کیا آخری نظام مرفعال نے اسکی فرج و ابدا میں نے جو انکی کے نے اسکا
 اس کو فہم کی مانہ رادہ انتظار کرنا نام کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 یہ کہ جو فہم کے متعلق قائم رہا کیا جاتے ہیں ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 انتظار کریں گے اور یہ کہ اگر مرفوعہ علم نے سو فہم انکو وہ کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 فاصہ میں جس کے وصول کرنے کے اور حق میں وہ انکو کے ساتھ
 اس اور پھر وہ جس کے مقامی بازار میں مرفوعہ علم کی و مرفعال اور ان کے
 طالب ہیں اس کو خریدیں اور نیز یہ کہ وہ بازار میں فرق کے متعلق جو انکی
 ۱۲ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 ان کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے
 ۱۵ نومبر ۱۹۱۰ء کو فہم کے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے نہ تھا کہ انکے اشخاص سے

نومبر ۱۹۹۹

۱۔ الت معاہدہ ہے اپنے فیصلہ کی سب ذیل عبارت میں اپنے
وجہ فیصلہ کی صراحت کی گئی۔ بیفٹشٹس ٹیکو ڈولے یہ بیان
کیا تھا ”مدعی علیہم یہ جانتے تھے کہ یہ عیاں صرف اس شخص
کو کوئلہ حوالہ کرتے تھے جس نے حکم حوالگی مال پر محفوظ کئے تھے
یہ عیاں (مرافقہ علیہم) کو لازماً اس امر کا علم ہو گا کہ کھلے مارا
ہے اس کوئلہ کی نسبت تجارت میں کر سکتے تھے۔ صرف ایک
منافعہ جو وہ اس معاہدے سے حاصل کر سکتے تھے محدود قیمت
اور اس قیمت کے مابین فرق تھا جو خریدار (یعنی کارخانہ رفا)
اکتواؤ اور گئی ایسی حالت میں نہ فرض کیا جاتا تھا کہ معاہدہ
کئے جائیگے ذات و قیمت یہ جانتے تھے کہ صرف ایک منافع جو
۲۔ عیاں حاصل کر سکتے تھے وہ ان کے معاہدہ اور اس معاہدہ کے
مابین فرق ہو گا جو ممکن ہے کہ وہ خریدار یا ہونہار فرق سے
کر رہا ہو زیادہ سے زیادہ اس سے ہر جہ کی مقدار معلوم ہوگی۔
۳۔ بیفٹشٹس نے علی طور پر ہم مضمون رائے ظاہر کی
ہے اس لئے یہ بیان کیا ہے۔

”معاہدہ کی غرض یہ تھی کہ ایک خاص گاہک کیلئے
کوئلہ مہیا کیا جائے اور ایسی حالت میں مردے معاہدہ کوئلہ اگر
وہ فراہم ہو گیا تھا اس خاص گاہک کو دیا جانا ضروری تھا یا
خریدار اس ذخیرہ کی تکمیل کیلئے استعمال کیا جاسکتا تھا جس
میں سے اس استعمال کر نیوالے کو مال دیا گیا تھا۔“

حکام عالم مقام ان آرا کو منظور کرے سے قاصر ہیں
مرافقہ اور مرافقہ علیہم کے مابین ایسا کوئی معاہدہ نہ تھا کہ
اول الذکر کوئلے وہی کوئلہ لکھا کر دیا جائیگا جو کوئلہ کی کانوں سے
سلاں ہوا تھا۔ بخلاف اس کے صراحۃً شرط قائم کی گئی تھی
کہ کوئلہ جو مرافقہ علیہم سے خرید لیا گیا تھا وہ مرافقہ علیہم کے ذخیرہ

مہیا کیا جانا ملے پایا۔ اس سے علاوہ عیاں اس کے لئے تھا
ظاہر کیا گیا ہے ان عیاں اور مرافقہ علیہم کے مابین یا مرافقہ اور
کارخانہ برف کے مابین ایسا کوئی معاہدہ نہیں پایا گیا کہ
مرافقہ کو چاہئے کہ وہ کارخانہ برف کو کوئلہ حوالہ کر دے یا نہ کرے
معاہدے مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء کی یہ عداوت کیا جائے تھی
شک نہیں کہ حکم خریدی مال کو اس طریق سے جو اس کے نقل
ظاہر کیا گیا ہے اس عرض سے استعمال کیا گیا تھا کہ واکس کو
حاصل کیا جائے مرافقہ کا نام حکم خریدی مال پر نہیں رہا ہے
مرافقہ علیہم کا نام درج ہے مرافقہ علیہم اور کارخانہ برف کے مابین
خاص تعلقات کی کوئی تہمت نہیں لگائی گئی ایسی حالت میں
حکام عالم مقام کی یہ رائے ہے کہ وہ تعلقات خواہ کچھ ہی رہے
ہوں اور مرافقہ علیہم پر خواہ کچھ ہی ذمہ داریاں ہوں گزرتی
پابند نہ ہوتے اگر معاہدے مورخہ ۱۱ اکتوبر کی تکمیل ہوتی لیجئے کارخانہ
برف کو وہ کوئلہ فروخت یا حوالہ کر دیا جاتا جو مرافقہ کو مرافقہ علیہم
کے ذخیرہ میں سے حوالہ ہونا چاہئے تھا وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ
کارخانہ برف مرافقہ کا صرف ایک گاہک تھا انکی رائے یہ ہے
کہ اگر وہ کوئلہ جو خرید لیا گیا تھا اس کے معاہدہ کے مطابق مرافقہ کے
حوالہ کر دیا جاتا تو مؤخر الذکر اس کے مستحق ہوتے کہ وہ کھلے بازار
میں بازاری قیمت پر کوئلہ فروخت کریں اور ایسی حالتیں ہر جہ
کی مقدار صحیح طور پر معاہدہ قیمت اور بازاری قیمت کے مابین
فرق شخص لگتی تھی۔ ایسی حالت میں حکام عالم مقام کی یہ رائے
ہے کہ وہ فیصلہ کی نادرہ صی سے مرافقہ کیا گیا تھا غلط تھا اور وہ
منسوخ کیا جانا چاہئے اور بیفٹشٹس کا جی جی کا فیصلہ و لکری
بحال رکھنا چاہئے اور وہ ملک معظم کی قیمت میں اور باحسب
مستورہ عرص کر کے مرافقہ علیہم کو چاہئے کہ وہ عدالت بدلاؤ

ایسٹریڈ راورس
عام
دارالحدیث
(پریس کونسل)

۱۰۰

والله

12

والله اعلم

(مراد کی کوٹ)

افسانہ کے معاہدہ موضوعہ اگر طوطی کے افسانہ کے خلاف دردی کا ہے
 جو مراد ہے اس سے مراد وہی ہے جس کی بازیافت کا دعویٰ کیا ہے جو
 افسانہ کی عدم حرکی تزلزل سے جس کے حوالہ کیا معاہدہ کیا گیا تھا افسانہ کی
 قدرتی طور پر اس نسبت میں جس کی نسبت افسانہ نے اس کی ادائیگی کیلئے
 معاہدہ کیا تھا اور بازیافت نسبت میں جس کے عوض وہ اس کو فروخت
 کر سکتے تھے فرق کی بازیافت کے لئے دعویٰ کیا تھا اگر مال جو افسانہ
 کیا تھا اور ذیلی معاہدہ کے کوئی سہولت سہا نہیں جو تھے تو وہ مال
 و مبیہہ قیمت کا بار اٹھاتے اور وہ مال کیا جاتا تو وہ افسانہ کی بازیافت
 پر فروخت کر سکتے تھے جو غالباً اس کی بابت بتوں میں افسانہ عدم ادائیگی
 کی وجہ سے اس و بیہ متحرک ہو سکتے ہیں جو وہ حاصل کر سکتے تھے
 جو ان و مبیہہ کے مابین فرق تھا۔ افسانہ کے افسانہ کے بار معاہدہ
 کیا گیا ہے جو افسانہ کے فروخت میں جو فروخت علیہم نے داخل کیا
 تھا یہ مال کیا گیا ہے کہ وہ مبیہہ کے مال کو افسانہ نے فروخت علیہم
 کو یہ اطلاع دی تھی کہ افسانہ نے یعنی افسانہ نے یہ معاہدہ کیا تھا یہ
 نہیں مان کیا گیا کہ اس کے ساتھ کیا تھا کہ وہ اس کو ملے کہ جو اس
 معاہدہ کی رو سے وصول ہوا تھا کا زمانہ فروخت یعنی یہاں یہی ہے کہ
 افسانہ کو اس کے مامور اس وقت جو فروخت کے مابین یہی تھا اس کے
 افسانہ کے اور اس کی تہاد سے کسی طرح اس کی نام نہ نہیں ہوتی۔
 حکام عامہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ برآمدہ کسی طرح سے اس
 افسانہ کے افسانہ کے مابین میں تلافی دیکر کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے کہ وہ
 اگر کوئی مال فروخت اور افسانہ کے مال اور اس کے فروخت سے اس کے مال
 و بیہ معاہدہ کرنا ہے کہ اس کے ساتھ معاہدہ کی تہاد کے لئے اور
 فروخت خریداری راجح اگر اس معاہدہ کی اطلاع دینا ہے جس نے اس
 افسانہ کے مابین اس کے مابین اگر اس کے مال کو ملے کہ وہ
 افسانہ کے مابین اس کے مابین اگر اس کے مال کو ملے کہ وہ

قلمی و لفظی و غیر ذلک کے واسطے سے ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 ساتھ ہی ساتھ ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 انکس ان پر ڈراؤنی کیا، غلو کیا گیا ہے کہ اگرچہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 کیونکہ ان کے لئے یہ مال کی صورت میں کافی نہیں ہے بلکہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 غلو کیا گیا ہے کہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 کیا یہ غلو ہے جو ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 یہ جہت کی کمی کا قانون ہے، ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 ذرا تو روئے کے لئے ڈراؤنی کیا، غلو کیا گیا ہے کہ اگرچہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 صاحب کار کو شریعت کی باتیں نہ دیں کہ جو کچھ ان کو اپنی مالکیت میں ہے ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 کو ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 باقری شہادت ہے کہ اگرچہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 یہ ذرا غلو ہے کہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 قرعہ میں سے ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 صورت ۱۲ میں ۱۲ روپے سے ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 قرار دے گئے تھے کہ ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 متعلق کوئی متعلق نہیں ہے بلکہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 دیکھا جائے کہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 کے حصول کے لئے ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 اور ایسا یہ احوال ہی ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 وہ ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 میں اللہ کے نام سے یہ صحیح طریقہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 تھانہ ان کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 مفاد کی راہ میں ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔
 ہر ایک کو اپنے حق و حقوق سے محروم نہ کرنا چاہیے۔

| | |
|--|--|
| <p>میں خود کو اس مسئلہ کا یامد کر لیا نہیں چاہتا کہ کسی حال میں بھی تالٹ کو خاتمی دریافت کر کیا اختیار نہیں ہوتا۔ یہ ممکن ہے کہ جس صدر توں میں فریقین کا مشابہ ہو تا ہے کہ وہ ایسا عمل کرے لیکن اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اس مقدمہ میں فریقین کا مشابہ نہ تھا تو عدالت تحت نے بطور واقعہ کے یہ قرار دیا ہے کہ ثالث کا فیصلہ بالکل اس شہادت پر ہی تھا جو اس نے فریقین کی موجودگی میں قلمبند کی تھی اس تجویز کے لحاظ سے یہ واضح ہے کہ کوئی نگرانی قابل پذیرائی نہیں ہے اور جس میں درخواست مقدمہ خارج کرنا ہوں درخواستیں خارج کی گئیں</p> <p>ہائیکورٹ پٹنہ
 د سرکٹ ٹنگ
 مراسلہ اولی دیوالی</p> <p>نمبر مقدمہ ۳۱۹۲۱ء مصلحہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۲ء
 ماجلاس۔ مسٹر جسٹس ملک د مسٹر جسٹس رام
 مولوی محمد ہبہ الحق مدعی بنام جگت بگوش مدعی علیہ
 مراجع مرافقہ علیہ
 ترجہ اسلام۔ وقف۔ انتقال منحاب امین۔ شخص ناموں کے
 آیا قضاہ کی بازالت کیلئے دعویٰ کر سکتا ہے متولی کے خلاف
 دعویٰ کرنے کے متعلق شخص مسلم کا حق۔ عدالتوں کے اختیارات
 قانون دارسی حاص اکٹ ۱۸۷۱ء دفعہ ۲۱۲ اس
 استقرار کیلئے دعویٰ انتقال منحاب امین ناجا رہے آیا قابل پذیرائی
 ہو یا نہیں۔ دارسی سٹر ۱۸۷۱ء قانون میعاد سماعت اکٹ ۱۸۷۱ء
 ۱۹۲۱ء دفعہ ۳۱۹ مصلحہ ۲۰۔ استقرار یہ دارسی بنا
 نالت کا تاثر تاج آغاز میعاد سماعت۔
 اکسا سلامی وقف کے متعل امام کا ماموں لا جو کسی مسجد یا</p> | <p>عدالت نے عذر دار کو ایسے عذر کی نائید میں شہادت پیش
 لینا موقع دے بغیر ڈگری صدار کی تھی۔ ملاحظہ ہو مانا نام
 لدار ماتہ (۳) لیکن جب عدالت نے فیصلہ نالتی کے متعلق
 عدالت ملاحظہ رو دوا د غور کیا ہوا اور ایک ایسا مقدمہ جس کی
 سبب مگر ایخواہ کی یہ سبب ہے کہ وہ غلط فیصلہ ہے اس سوال
 نے متعلق اخذ کیا ہو کہ آیا ثالث کی طرف سے کوئی مصدا بطلی
 ہوئی تھی تو یہ واضح ہے کہ مقدمہ دفعہ ۱۵۱ کے احکام کے تحت
 نہ ایسا اور یہ کوئی نگرانی قابل پذیرائی نہیں ہوگی میں اس سے
 سے بالکل متفق ہوں جو فاضل چیف جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد
 نے لٹا دیا بنام لچیا دہم میں ظاہر کی تھی اور جسکو مسٹر جسٹس
 مکٹ نے احوال کیا برتا د بنام مدر امن (۵) میں یہ لکھا گیا
 تھا کہ د اصحاب قانون کا یہ صریح مشا تھا کہ ناجا ازی کی سنا
 یہ فیصلہ نالتی کے متعلق عدالت کا کسی دوسری عدالت کو نہیں
 ملک اس عدالت کو تصفیہ کرنا چاہیے جس سے سہر دی کا حکم صا
 لیا تھا اس مقدمہ میں صرف ایک عدد جو میں کیا گیا ہے وہ
 یہ ہے کہ ثالث نے فریقین کی غیر حاضری میں نقص استخاص
 سے سوالات کئے تھے۔ خود ثالث نے اس کے متعلق شہادت
 دی ہے اور یہ بیاں کیا ہے کہ جب وہ مازار سے واپس آ رہا
 تھا جہاں اس نے اسی تحقیقات کی تھی اس نے دو ایک
 اشخاص سے اس امر کے متعلق گفتگو کی تھی لیکن یہ کہ یہ شخص
 الفاظ گفتگو تھی جس کا کوئی اثر اس کے فیصلہ پر نہیں پڑا تھا تا
 ایک حیثیت والا شخص ہے جس کے اعتبار کے خلاف کوئی بیانا
 ہیں کیا گیا ہے اور عدالت نے اسکی شہادت مسطور کی ہے</p> <p>(۳) انڈین کیر جلد ۲۵ ص ۴۱۱ (۴) انڈین کیر جلد ۲۱ ص ۹۸۹
 (۵) انڈین کیر جلد ۲۱ ص ۳۵۰</p> |
|--|--|

سرپرست
مام
سکندر پورنگ
(اورہ)

ما تحت عدالت میں مرافعات کا حصر اور کریں۔

سالمیٹران منجانب مرافعات میں ہوا زائد کارڈ۔
سالمیٹران منجانب منصف علیہ منبر علی۔ ایل دس ایکٹو

عدالت جو وکیل اکشر اور وہ
نگوانی دوانی

مہر عدالت اور امامت ۱۹۱۹ء فصلہ اور دینی ۱۹۲۲ء

باجلاس اور منبر علیہ منبر علی جو وکیل اکشر
تینو لیٹن مدعی علیہ منبر ۳ بنام سکندر پورنگ و غیر مدعیان
نکروا منجانب

محمود ضابطہ دوانی ایکٹ ۵ مابعد ۱۹۱۹ء دفعہ ۱۱۵ ضمیمہ ۲ فقرہ
۱۶ تالیفی فیصلہ تالیفی ڈگری برنامے فیصلہ تالیفی نگوانی۔

یہ قرار ہے دیا گیا کہ کسی مکمل مقدمہ میں کسی ڈگری کی ناکافی ہے
نگوانی کی سماعت میں کسی مکمل مقدمہ تالیفی کے مطابق صادر کی ہوگی
عدالت تحت کا عمل مائل مضابطہ اور ماحول ہو۔

علامہ حان امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۷

میرالی و نام شرف دوانی کیس جلد ۲ صفحہ ۸۸ و نام
ماہر اور امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ سے استناد کیا گیا

لیکن عدالت سے فیصلہ تالیفی کے متعلق عدالت رہنما لاہور ٹکلیہ
خود کیا اور ایک ایسا مقدمہ جس کی سماعت ہو چکا ہے نہ

کہ وہ علیہ منبر ہے اس کے متعلق اخذ کیا ہو کہ نامالت کو محاسب
سے کوئی مضابطہ عمل میں نہ ہے اور مقدمہ حکام سرحدہ دفعہ ۱۱

محمود ضابطہ دوانی کے تحت آجائے اور کوئی نگوانی قابل بذریعہ
جس ہوگی

لائسنس امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ و امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ سے استناد کیا گیا

دا صواب قانون کا پیرایہ کے احادیث کی مایہ جوادہ کی
وجہ سے سید ہادی و مصلحت تالیفی کے متعلق عدالت کا قصہ کی
دوسری عدالت کو ہیں بلکہ اس کے متعلق کسی کم ٹیکر صادر کیا تھا
کہ مایہ جوادہ

نگوانی مایہ جوادہ حکم مقدمہ منصف پرتاب گندہ مؤرخہ ۱۶ راج ۱۹۲۲ء
منجانب نگوانی جوادہ ڈاکٹر علی۔ اس مصلحت و مصلحتی اس مصلحت
منجانب ذوق مخالف مصلحت پاکستان۔

فیصلہ۔ نگوانی کی یہ دو درخواستیں ان دو متعلقہ مقدمات
میں پیش کی گئی ہیں جس میں ایک مقدمہ کے متعلق ذوق مخالف کے

سپر دی گئی تھی فیصلہ تالیفی صادر کیا گیا تھا اور فقرہ ۱۶ ضمیمہ ۲
مجموعہ مضابطہ دوانی کے تحت فیصلہ تالیفی کے مطابق ایک ڈگری

صادر کی گئی تھی۔ اس مقدمہ میں اصلی سوال یہ ہے کہ آیا عدالت
ناجوازی یا ہر مصلحتی کے ساتھ عمل کیا تھا اسطورہ کہ یہ مقدمہ
اورہ مجموعہ کے احکام کے تحت آجائے ہو۔

ایک استنادی غرض پیش کیا گیا ہے کہ اس قسم کے مقدمہ میں
کوئی نگوانی قابل بذریعہ نہیں ہوتی اور علامہ حان بنام محمد حسن

۱۱ میں پر دی گئی کونسل کی مشہور رائے کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اس
قسم کے مقدمہ میں مرافعات کے مقابلہ میں نگوانی زیادہ قابل اعتراض

ہوگی۔ میرالی و نام شرف دوانی (۲) میں اس کی تعمیر
کی گئی ہے کہ اس میں یہ نہیں قرار دیا گیا ہے کہ کسی مکمل مقدمہ میں

بھی اس ڈگری کی ناکافی ہے نگوانی قابل بذریعہ ہوگی کوئی
فیصلہ تالیفی کے مطابق صادر کی گئی تھی اگر عدالت تحت کا عمل

بالکل مضابطہ اور ناجواز تھا اور دراصل عدالت ہذا کا ایک
مقدمہ موجود ہے جس میں ایک نگوانی اس بنا پر منظور کی گئی تھی کہ

۱۱۱ لائسنس امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ و امام محمد بن ابراہیم لاہور ٹکلیہ جلد ۲ صفحہ ۸۸ سے استناد کیا گیا

اسرائیلی سامر نے، الرمال (الرمال) کے علاقہ ۱۹۷۹ء سے ۲۰۰۵ء تک کھانا
 ۱۶۶ ایکڑ کے رقبہ سے ۱۲۰۰۰ فاصلے میں اس علاقہ میں مطلقاً ختم اور
 حدودہ خارجہ یعنی ۱۶ سال سے زیادہ عرصہ کے لئے حدودہ خارجہ کیا گیا
 "یا ماں" دیکھتی ہے! داد دے!

[illegible]

۱۹۱۲ء
مقامات و اراضی کے بارے میں سب سے پہلے کی گئی تھی۔ ۱۹۱۲ء
مقامات و اراضی کے بارے میں سب سے پہلے کی گئی تھی۔ ۱۹۱۲ء

محاسب دارالعلوم علیہ ستر بی ایس دوس
بیشمار ملکات۔ دروغے فرما ۴۴ مائے ۱۹۱۹ء کا ملحق

مس سے یہ واقعہ پیدا ہوتا ہے "عقل کا ہونا زمیندار کی پس جس کا
تاریخ نمبر ۴۵۱ (۱۲۱۲) ۱۲۱۲ء میں "عقل" کو زمیندار زمیندار کی

میں شکار خانہ نے ۱۸۶۲ء میں اس امر کو اکرانت حصہ سے ہے جو صاحبان

عائدہ دو تھی نسبت یہ سیاں کیا ہے کہ وہ ایک وقت کے تابع ہیں سو
اس کے طور پر مسابقت کے لئے ایک وقت اور اس سے زیادہ

کی رویت مفسرین و محققین نے ایک مسجد و خانقاہ کے مالک کیلئے
 قائم کیا ہے اور اس کے لئے ایک اور احادیث و روایات سے مستنبط ہوئے

محمد فاروق کو مقرر کیا تھا جس نے یہ جاب آدیں اس کے حق میں دو

موسل کے معاوضہ میں انفل کی تحفہ کی تحفہ۔ یہ بیاں کیا گیا ہے کہ عطا کی

عرف محمد فائق ہوا جس کا چاٹنیں آنکی وفات پر اس کا بڑا شیوا عبد الہی

جو محمد واروق کا علاقائی بھجائی تھا۔ اس نے منٹولی ہوئے کا ادعا نہیں

کہا ہے مگر مانی کے خاندان کے ایک بھائی کی حیثیت سے اس استقرار
حق کی استدعا کی ہے کہ مدعی علیہ میرٹھ کو مسدود عرصہ جاننا وہاں کو باقی

ماکانہ حق حاصل نہ تھا اور یہ کہ اس کے متعلق ایک ہر ماہر سرسہ

عامہ اس کے کہ ہمارا منہ ۱۹۸۶ء کے عمل میں آیا تھا ناجائز اور غیر حلال اس نے تسلیم کیا گمان ہے کہ مدعی علیہ نمبر ۴ عبدالحی نے یہ واپس

جابر داد میں اور بی بی شہناز ملک داد کے حق میں ۸۱ منی مسئلہ کو رہس کی
 شخصیں اور یہ کہ اس ڈگری کی تعلیم میں حور روئے میں حاصل کی گئی تھی

میں نہیں ہے۔ ۵۰ فروری ۱۹۵۸ء کو قبضہ حاصل کیا اور یہ کہ انہوں نے
 انڈس حادہ اور نمبر ۲ مدعی علیہ نمبر ۲۲ کے حق میں مع کی صورتاً تہہ را

سہری ہندوؤں کی ٹھکانے کا شقیہت مہرست دار ہے۔ دوسرا استقرار حق
میں کی مدد کرنے کے لئے اس کے لئے ہے۔

کہ کہ علی علیہ السلام اور اہل بیتہ علیہم السلام کا قبضہ اس کا قبضہ ہے اور یہ کہ
بعض متذکرین جو اس سے کہنے لگتے ہیں، ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ قبضہ اس کا ہے

ہیں اور جمہوریت سے عمل کرنے کے ناقابل ہیں؟

(گھٹا) کہ اگر عدالت یہ خیال کرے کہ میری محبت متولی عمل کے لئے قابل ہے تب یہ فضا کہ اسے اختیار کرے کہ یہ مال اذیت آباد

کی مسجد کے متعلق مذہبی منافض کی انجام دہی کی غرض سے مدعی تیار

(گھبرا) یہ کہ اگر عدالت یہ خیال کرے تو وہ مسجد کے نائب کی

موتیوں سے بھرا دھبہ یاد دہن سے اس کا کام ہے۔ موتی اسے صرف ایک دم مرتب کرے اور۔۔۔

مناس خیال کرے۔

محمد عظیم
نام
حکومت
دہلی

دہلی دیوانی کی رو سے امین کی علیحدگی، جہدہ امین کے لئے قرار
اسکیجم کیلئے حائد کسی امین کو حاصل ہوئے اور اس دوری اقسام
کی دادری کیلئے دعوے کرتا جسکی طرحت دفعہ مذکور میں لکھی ہے
لیکن مدعی نے وہ طریقہ نہیں اختیار کیا ہے اور میری رائے میں
ذیل سب بارڈر میں حج کا عمل یہ قرار دینے میں درست تھا کہ وہ عام
قانون کے مطابق کوئی دادری نہیں حاصل کر سکتا مگر اس کے
کہ وہ باریات قصہ کی کل میں متلزمہ دادری کی استدعا کرے
اسکا دعوے میرے حکام مندرجہ دفعہ ۲۲ قانون دادری کے خلاف
اسے یہ امر طے ہو چکا ہے کہ ایک ملای دفعہ کے متعلق امانت
کا ماموں نہ جسکو کسی مسجد یا دوسرے جہاتی انیٹیوشن کے جاری
رہنے میں عرصہ حاصل ہو احکام مندرجہ رول ۸ آرڈر مجموعہ
ضابطہ دیوانی سے مدد حاصل کیے بغیر اور دوسرے ماموں ہم کی
حمایت سے بحیثیت قائم مقامی دعوے کیے بغیر اس جائداد کے قبضہ
کی باریات کیلئے جسکو امین نے ناخاطر طریقہ سے منتقل کیا تھا اور
اس قسمی استقرار حق کیلئے دعوے کر سکتا ہے کہ جائدادیں امانت کے
تعلق ہیں اور یہ کہ انکو منتقل نہیں کیا جاسکتا یہ صحیح ہے کہ درویشوں کو
بیم نام نواب سید اصغر علی خاں (۱) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ
اس جائداد کے متعلق جو احکام مندرجہ ایکٹ ۲۰ بابت ۱۸۶۳ء
کے تابع ہو ماموں نہ کوئی دعوے خاص عدالت دیوانی کی اجازت
کے بغیر جسکی ضرورت دفعہ ۱۸ قانون مذکور میں بتلائی گئی ہے رجوع
نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ فیصلہ دراصل جان علی نام نامہ تہہ ۱۲
میں نسخ کر دیا گیا تھا جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایسے مقدمہ میں
مدعی دفعہ ۸ قانون اوقاف مذہبی کی رو سے اعانت حاصل
کئے بغیر دعوے کر سکتا ہے لیکن اسکو احکام مندرجہ دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ
(۱) ایچ لارڈس جلد ۵ صفحہ ۱۶۷ (۲) ایچ لارڈس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲

صفحہ ۱۰۸

(۳) ایچ لارڈس آبار جلد ۵ صفحہ ۴۹ (۴) ایچ لارڈس آبار
جلد ۵ صفحہ ۱۷۸ (۵) ایچ لارڈس جلد ۲ صفحہ ۱۷

محمد بہیم الحق
مام
گھٹت ملو
(شہ)

ذیل علم سارڈیٹس جیسے ان استدعاؤں کے متعلق یہ خیال کیا تھا کہ وہ دفعہ ۲۲ قانوں دادری خاص سہ کے مفہم میں تزلزلہ دادری تھی اور جب مدعیوں نے اس پر بطحا مالیت رسوم عدالت ادا کرنے سے انکار کیا تو ایک حکم مورخہ یکم ستمبر ۱۹۱۲ء کی رو سے یہ ہدایت دی کہ انکو ترک کر دیا جائے۔

دعوے میں اولاً مدعی علیہم ممبر ۲۲ نے جوابدہی کی تھی اور جس اہول سے یہ عدد پیش کیا کہ مدعی علیہم نمبر ۲۲ کی عدم موجودگی میں جو جائداد نمبر ۲ کا مستحق تھا اس میں کارردانی نہیں ہو سکتی تھی تو بہت سری ہواں جب کہ اس کے معترف دار سنا ماتہ راے کے ذریعہ سے بطور فریق کے اضافہ کیا گیا تھا جس نے بھی ایک جوابدہ پیش کیا ہے۔

سارڈیٹس جیسے یہ قرار دیا ہے کہ دفعہ عصمت السالے قائم کیا تھا جاہل اور قابل تھا اور چون کہ مدعی نے کسی ستر دادری کی استدعا کرے سے انکار کیا ہے اسلئے احکام صدر دفعہ ۲۲ قانوں دادری خاص کے لحاظ سے دعوے نا قابل پذیرائی ہے انھوں نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ دعوے چہ سال کی میعاد سماعت کے قاعدے کی رو سے معافی نہیں دے سکتے اسلئے انھوں نے دعوے خارج کیا ہے اور مدعی نے حریفہ پیش کیا ہے۔

ایک دوسرے دعوے لیے دفعہ نمبر ۱۱۲ ماتہ ۱۹۱۹ء میں اس دعوے کیساتھ اسی حادادوں کے متعلق تحقیقات عمل میں آئی تھی جس میں مدعی عبدالشکور نے عبدالغنی کے تقریر پر جو دعوے کے قبل تھا یا چار سال کا واقعہ ہے دفعہ کے متولی ہو گیا دعوہ کیا تھا اس دعوے میں اس نے متذکرہ بالا استغفار حق کے علاوہ باذیت قصہ کی استدعا کی تھی۔ ذیل علم سارڈیٹس جیسے یہ قرار دیا تھا کہ دعوے ٹھیک طور پر مرتب کیا گیا تھا لیکن یہ کہ عبد الشکور نے

یہ نہیں ثابت کیا تھا کہ اسکو اس کے ماب عبدالغنی نے متولی مقرر کیا تھا اسلئے اسکو قائم رکھنے کا وہ مجاز نہ تھا۔ تحقیقات کے دونوں عدالتی قوت ہو گیا اور عبدالشکور نے اس استدعا کے اضافہ سے عرصی دعوے کی ترمیم کیلئے اصرار نہ کیا چاہی کہ وہ عبدالغنی کے مرتبہ بڑے بیٹے کی حیثیت سے متولی کی حدوت یہ جانشین ہونے کا مستحق تھا ترمیم کی وہ استدعا مانگ کر بھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ دعوے خارج کیا گیا تھا

ایک تیسرا دعوہ نمبر ۲۲ ماتہ ۱۹۱۹ء بھی رجوع کیا گیا تھا جس میں مدعی محمد بہیم الحق نے اس استغفارات حق کی استدعا کی تھی جو دعوے نمبر ۲۲ کے کمال تھے وہ دعوے بھی خارج کیا گیا تھا چونکہ دعوہ نمبر ۱۱۲ مادہ ۲۲ کی ڈگریوں کی مراحض سے حریفہ دار نہیں کئے گئے ہیں اسلئے ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ دلیل اختیار کرتے ہوئے جو مراحض کیلئے سہایت ہی مفید ہے اور ایک ٹھہ کیلئے یہ عرض کرتے ہوئے کہ حریفہ علیہم کے عدالت عکسی کے باوجود مسجد کے متعلق اسے حاصل عرض کیلئے جائدادوں کی سہت تھا یہ کہ وہ ترمیم اسلام کی رو سے جائز تھا اور یہ کہ انتقال جو عبدالغنی نے مدعی علیہم نمبر ۲ کے حق میں کئے تھے وہ میر معاہدات میں جو مدعی علیہم نمبر ۲ نے مدعی علیہم نمبر ۲ کے حق میں کئے تھے ناچار تھے صرف ایک قصہ طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی محمد بہیم الحق اس استغفارات کا مستحق ہے جسکی اس نے استدعا کی جب وہ متولی ہیں ہے گو وہ بانی کے حاداد کا کوئی کن ہو تو وہ عوام الناس کے ایک فرد سے کوئی بہتر حیثیت نہیں کہتا جس کو انانت سے دلچسپی ہو اور اسکو یہ اختیار تھا کہ دفعہ ۲۲

عام قانون مدعی کو اس طرح کا مستحق قرار دیتا ہے۔ میری رائے میں اس بحث میں کوئی بھی اہمیت نہیں ہے اب یہ امر اسی طرح علم ہو گیا ہے کہ دیوانی عدالت کے رعاوی میں سماعت کر کے مستعد وستان کی عدالتوں کے اختیار کیا تھا استغراقی کر کیا عام اختیار شامل نہیں ہوتا بخلاف اس کے کہ حرجاً از روئے قانون ایہ اختیار دیا گیا ہو۔ استغراقی اختیار منہور و حیا را گونا دانی نگہبوی نامی ناچار بنام دور رسکے تیور (۱۹) میں حکام عالم مقام جوڈیکل کیسٹریٹس و عدالتیں استغراقیہ دیگر ہیں کی سوانح میں کیسے اور افعہ اعموہ ضابطہ و ہوائی بابہ فقہاء کی تفسیر کہ نہیں حسب ذیل راہ نظر لیا بہر کی محنتی اور نہ ہندوستان کی کسی عدالت نے عمودہ کے حصار میں بید نظائر یہ خیال کیا ہے کہ اسکو اس فقرہ کے ملاحظہ استغراقیہ دیگر ہیں صادر کرنا اختیار تھا۔ اور حکام عالم مقام کے آخر کار یہ قرار دیا کہ استغراقیہ دیگر ہیں صادر ہیں کیجا سمجھتی تھی۔ اس کے کہ مستزاد و اداری کا حق موجود ہو جو اسی عدالت میں بالعض صدر تو میں دوسری عدالت میں شامل ہو سکتا تھا یہ بحث کیجا سمجھتی ہے کہ اگر کسی مامور لہ کو یہ اجازت دیکھائے کہ وہ مشعل شدہ اماہنی جاننا دکی بار یافت کیجئے و عومے کرے اور عدالت سے یہ استدعا کرے کہ وہ جاننا دکر خلاف ورزی کر نیوالے ستولی کے حوالہ کرے تو عدالت و زل مشعل الیکو ایک فریب میں اور اس عام اصول کی خلاف ورزی میں مدد دینی کہ مشعلی اسے خطیبہ سے نجات دہیں کہ سمجھتا وہ پہلی طرح میں یقیناً ایک ایسی بحث معلوم ہوتی ہے جو اس لائن تھی کہ اسے توجہ دیکھائے۔ لیکن تمام مفصلہ بقدمات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتوں نے مفصل الیکو کی حفاظت کے مقابلہ میں زیادہ لحاظ اماہنی جاننا دکی حفاظت کا کیا ہے اور

اس پر طے شدہ ہے کہ اگر خود غلطی یا کوتاہی ہو تو اس پر غصہ نہ کرنا
 ہے تو خدا نہیں اس کی طرف کبھی یہ انتہا نہیں جائے گی اور اگر وہ غلطی
 دست اندازی کرے گی تو اس کا ساتھ نہ ملے گا اس کا ساتھ نہ ملے گا
 سے خارج کر دینی ایک وہ ہو چکا ہے، یہی وہی نام نہیں ہے
 داسی (۱۰) میں حکام کا ملحقہ جو ڈپٹی کلکٹر اور رائے نامہ
 تھی کہ محض اس پر غصہ نہ کرنا ہی یہ اس کا نام نہیں ہے
 کرینگے وہ جائیداد کی حفاظت کرنے سے انکار نہ کرے اور اگر وہ
 خطرہ میں چھوڑ دینے اور اس قدر حق و لاکر نہ دینے کہ یہ اس
 مقدمہ کی تعلیم دے اور وہ وہاں کو کیا دے ۱۱ میں کبھی نہیں اس
 عدالت نے یہ زور دے کہ اس کا کوئی حق کسی شخص کا نہیں ہے
 دہر مار کر اس نے اپنی خدمت کسی زمیندار کے تو نہیں کر رہی تھی
 اور ایسے انتہا کی کیا یہ دیکھ کر یہ صاحب نہیں رضاعت دے
 مار جو اس کے محتار ہو نہ کہ مہر کی اراضیات کے، ہر الٹی یا
 کی تھی کیلئے اس کے لئے اس پر انتقال کر کا وہ ہم نہ دے کہ یہ
 میری لینا داسی میں اس مال کی پیکر دینی (۱۲) کا یہ بہاں ایک
 نسبت کو جس کے لئے اس پر یہ جاری مہر آئی کے میں یہ یا تھا
 مرزے کے دعوے میں جواب دہی کے طور پر یہ عدالت میں اس کی امارت
 دیکھی تھی کہ انتقال کا وہ مال قابل تھا ان مفاد پر یہ عام
 اصول یہ ہے کہ جب کوئی انتقال فالو کرنا اس پر ہو تو انتقال شدہ
 اور منتقل الہ کے مابین کو کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا
 مرنے کے لائق دلیل نے آج کل یہ استدعا ہے کہ اس
 ابھی عرضی دعوے کی ترمیم کی اجازت دے کیونکہ اسے تاکہ اس میں
 دائری کی اسدہ داخل ہو سکے۔ یہی رائے میں دے رہا تھا اس

یہ ہمیں
عام
حکمت
دینا

تھا جو اعلیٰ سلسلہ نائٹس بھی اور یہ کہ قصہ کی دادی کی کچھ سالات
میں عوے کیا جاسکتا تھا اگر یہ ثابت ہوا کہ جی سولی کی حد
پر جائیں ہوا تھا یا مسجد میں خدمت انجام دے رہا تھا اعلیٰ سرت
حسب مثال جنوں کے در و سخت کی گئی تھی یہ تھا کہ امانت کا مندرجہ
دفعہ ۳۹ محمود صاحب دیوانی مابین ۱۸۸۷ء سے ۱۹۰۱ء واصل کے
تغیر عوے رجوع کیا جاسکتا تھا اور جس راناؤ سے کا یہ حالہ اگر
ہو احتیاط گیر با حاسے تو یہ ظاہر ہو گا کہ انھوں نے یہ پس قرار دیا
تھا اگر مدعی کو دادی کی طلب اختیار تھا تو مدعی باوجود اس کے
مدعی محض استغفار حق کی استدعا کر سکتا تھا۔ یہ سے خیال
میں فاضل جج مذکور کا مناجو کچھ کہ قرار دے کا تھا وہ تھا
کہ اگر یہ معلوم ہو کہ مدعی بلحاظ حالات باز یا فب قصہ کا حق
ہو تھا تو محض استغفار حق کا دعویٰ ہو سکتا تھا یہی تعبیر تھی جو اس
مصلحت کی جسٹس ڈیٹس نے ہائیکورٹ لاہور کے مقدمہ میں
بنام حمید الدین حسین ۱۹۱۱ء کی گئی تھی۔

پس سوال یہ رہتا ہے کہ آیا جب مدعی کو موجودہ مقدمہ
میں دادی کی طلب کا مندرجہ ضابطہ تھا تو وہ محض حق کا مستحق
میری رائے میں وہ اس کا مستحق نہیں ہے اور میں دیو کا کور سا
کہا کرتا تھا ۱۹۱۱ء میں جیسٹس قلیس کی آرا سند لال کرنا
ہوں جہاں فاضل جج نے دفعہ ۲۴ قانون دادی خاص
کی مستثنیٰ تشریف ص ذیل کی ہے "وہ قید جو دفعہ ۲۴ قانون
دادی خاص کی رو سے عائد کی گئی ہے ان لوگوں سے تعلق
رکھتی ہے جو محض استغفار ہوں اور ہر امتحان لوگوں تک
وسیع نہیں ہوتی جن میں اس دادی کے مراتب ابتدائی کے طور
پر دادی عطا کی جاتی ہے اور اقرارات مصطلح کیے جاتے ہیں

ایسے اقرارات کیلئے اور امداد قانون کی بدولت کہ یہ نہیں
ہوتی کیونکہ وہ مقدمہ رقم لکھ کر آمد پر بھی اس کے اس سنگس باوجود اس کے
عدالت کے اس اقرارات کی نسبت خود عطا کر لے ہے خود اور
کفایت شعار ہونا چاہیے بالعموم کما ہوتا ہے کہ دادی
ملا استغفار حق کی عطا کی جائے۔
حکام عالمیہ عام ہائیکورٹ کیلئے کا یہ مصلحت ہے۔ یہ فی
بنام وزیر مال (۱۹۰۵) بلحاظ اس اصول کے ملازم ہوں کہ ہر گا
لیکن اس مقدمہ کے حالات خاص تھے ہاں یہ عمارت ہے جو
ایک مسجد میں عمارت کے نمونے تھے برقیہ بجایا بھی اس اعتبار
کیلئے کہ انتقال جو متروکوں سے کیے تھے وہ کا امداد اور فاضل
تھے اور یہ عیاں یا متروک کے موافق خاص فیصلہ ہوا اور امداد
ڈگری کیلئے دعویٰ کیا تھا خاص فیصلہ اور واپس لے لیا گیا تھا
نامنظور کیا گیا تھا اور مدعی اس محض استغفار حق کے مستحق
مدعی علیہ کتاب سے مراد مانی پیش ہونے پر ہائیکورٹ یہ
قرار دیا تھا کہ دعویٰ عوامی عمارت کے نمونے پر کیا گیا تھا مال دار
معا اور انہوں نے مرافعہ خارج کیا دارسی متاثرہ نے تعلق مدعی
کے حساب سے کوئی مرافعہ کسی نہیں پیش کیا گیا تھا اور ان حالات
میں عدالت کو صراحت اس کے کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ عدالت
سخت کی بگڑی اس سنگس کا حال رکھتے ہیں وہ ہمارے کئی تھے
لیکن وہ یہاں اس مسئلہ کیلئے کوئی طریقہ نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت
دفعہ ۲۴ قانون دادی کے احکام کے خلاف کوئی ڈگری صادر
کر سکتی ہے۔

ہمارے روبرو یہ بحث کی گئی ہے کہ اگر مقدمہ میں امتحان ہو کر
وہ دفعہ باج نہیں ہے اور یہ کہ قانونی مسد کے فیصلے

سینڈیکیٹ کے ساتھ میرزا ناہید خیرین بنام ملا سید ایدلیہ
(۴۱) اس غور کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں ایک ماملوں نے
نے اس جہان داد کی بازیافت کیلئے دعویٰ کیا تھا جو ناجائز طور
پر ایک ہندو نے منتقل کی تھی اور یہ ۱۲۰ قانون میعاد سماعت
نظور امتناع کے متعلق تھی اور عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ یہ
۱۳۴ یا ۱۳۴ قانون میعاد سماعت متعلق ہوگی کیونکہ دعویٰ
محض استقرار حق کیلئے نہیں بلکہ قصہ کیلئے تھا
لہذا جس لال رائے سام لولی موہن رائے (۱۵) کی بناء
پر عالتیہ بحث گماکتی ہے کہ موجودہ مقدمہ میں دعویٰ کا حق ایک
مستقل حق ہے اور یہ کہ متک جہان داد کی سبب مدعی کا حق قائم
رہتا ہے دعویٰ مقتضی ایسا نہیں ہو سکتا۔ گو مقدمہ چک لال (۱۵)
کی نص سے اس سے جو ایک وارث عودی کیجا اب سے ایک صیت نامہ
کی توجہ کیلئے دعویٰ تھا لہذا اس رائے کی تائید ہوتی ہوگر
میں بحال تنظیم یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر یہ مقصود تھا کہ بطور عام سلسلہ
کے یہ قرار دیا جائے کہ جہان داد کی سبب متک کہ اس کا حق زائل نہ
ہو جائے استقرار یہ دگری کا مستقل حق ہوتا ہے تو یہ سلسلہ بہت وسیع
طور پر بیان کیا گیا ہے دفعہ ۲۳ قانون میعاد سماعت کا اصول
شکا تعلق سلسلہ افعال ہی سے ہے استقرار یہ دعویٰ سے متعلق
نہیں ہو سکتا اور استقرار یہ داری کیلئے کوئی معیار نہ ہوگا
ہیں ہوں یہ امر قابل غور ہے کہ مقدمہ چک لال (۱۵) کے فیصلہ
کو بروہی کونسل نے ایک دوسرے امر کے متعلق ملت موہن سنگھ
رائے بنام چکین لال رائے (۱۶) میں منسوخ کیا ہے۔ حکام
عالمیہ تمام نے میعاد سماعت کے سوال پر غور نہیں کیا تھا لیکن
۱۲۱۲ میں کسر علی ۴۲ مج ۳۱۶ (۱۵) میں لاریٹ کلکٹر علی پٹو
(۱۶) میں لاریٹ کلکٹر علی پٹو ۴۲ مج ۳۱۶ -

میں یہ خیال کرتی جرات کرتا ہو کہ میعاد سماعت کا آغاز اس وقت
سے ہوا تھا جب مدعی علیہ نے وہ پہلا فعل کیا تھا جو مدعی کی حقیقت
کیلئے نقصان مل تھا۔
ہر صورت میں موجودہ مقدمہ کے واقعات مختلف ہیں اور
میری رائے میں وہ میرزا تقی علیو سید کیونکہ وہ تاریخ انتقال کے
چھ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد رجوع کیا گیا تھا
نیمہ یہ ہے کہ مزبور مقدمہ فرجہ خارج کیا جانا ہے۔
جسٹس اس میں متفق ہوں
عدالت جوڈیشل شینڈون
مرات مالی دیوالی
مقدمہ ۳۲ ماہ ۱۹۲۲ء فیصلہ ۳۲ مارچ ۱۹۲۲ء
ماہلاس دیو کھنیا لال جوڈیشل کشر
ماتا غلام سگہ۔ مدعی ملنے بنام سبیل ریشاد مدعی علیہ مرگٹ
مجموعہ ۱۵ دیوالی ایکٹ ۵۱۹۱۹ء آرڈر ۳۲ رول ۳
نابالغ ولی دھان مقدمہ کا تقرر تیس۔ ولی کے تقرر میں
بیضا بطلی کا اثر۔
عدالت نے اپنے عمل سے اس پر تعلق ہی نظریہ ہی ہر کہ
کوئی شخص کوئی مال مدعی علیہ کے ولی دراز مقدمہ کے طہرہ حاضر ہوتو
تو کہ نامہ لکھ کی عدم موجودگی لاریٹ علیہ سکا دانا سکاٹ
طہرہ لکھ ہوتی
عدالتی ہمارے ولی دراز مقدمہ کی مال مدعی علیہ کیلئے منظور کیا
گیا ۱۲۱۲ میں سکاٹ کا نقصان علیہ جس سے لاریٹ میں لکھا
پارہیں کہہ سکتی کہ ایسی دگری کو اس میں جس میں سکاٹ کی ہی میں
میں بالائی قائم نہای ایسے ولی نے کی تھی ماما کہ یہ سکاٹ

میرزا ناہید خیرین
بنام
ملا سید ایدلیہ
۱۹۲۳ء

فہرست
نام
جگہ
تہ

نوت یہ مسطور ہیں کہ فاضل بالخصم صحت اسد عا میں اگلا،
(گھٹا) اور اچھا کو جبکہ فاضل مسطورہ داری سے تھا عدالت
ادائی میں انکی عدالت کی وجہ سے حرج کر دیا گیا تھا
لائق دلیل سے یہ بھی اسد عا کی ہے کہ اسد عا کہا
کو مسطورہ داری کی اسد عا نام نہ ہے۔ اس فقرہ کی عبارت
صحت ذیل ہے۔

یہ کہ یہ قرار دیا جائے کہ متدعوہ صاحبہ کے متعلق مدعی
علیہا نمبر ۲ کا قصہ ایک قسم ہی اور یہ کہ انکو متدعوہ صاحبہ کا
کوئی تعلق باقی نہ رہا ہے کیونکہ وہ متولی نہیں ہیں اور اس
میں سے گل کر کے ناقابل میں ہے۔

اولاً یہ بالکل واضح ہے کہ مدعی علیہا نمبر ۲ چند ہونے کی
وجہ سے الٹھی جائے عدالت کے متولی نہیں بن سکتے۔ دوم یہ کہ الفاظ
”متدعوہ صاحبہ کے متولی“ نہ دیا جائے ”میں“ اور ماریت
قصہ کی اسد عا کی حد تک نہیں پہنچنے مدعی نے تمام دوران میں
ایسے دعوے میں جس سے متفرق حق و غصب کے طور پر برہنہ کی گئی
اور یہ بحث کر لیا کہ اس طرح نہیں ہے کہ دعوے کا حکم متدعوہ
۴۴ قائلوں داری خاص کے مطابق تھا۔

ایسی حالت میں اس سوال پر کہ آیا دعوے قائل پرانی ہے
میری رائے یہ ہے کہ اعلیٰ سڈیٹ جج کا فیصلہ بحال رکھا جانا چاہیے
اور یہ کہ دعوے کی طرح پر حارج کیا گیا ہے

سادہ صحت کی حد تک مراد علیہا کی صحت ہے پختہ لگتی ہے
کہ دعوے میں سال کی سادہ صحت کے قیام کی مدد سے منصفی الیعا دج
صحت کا آغاز تاریخ متولی سے ہونا ہے میری رائے میں وہ رائے صحیح ہے۔
۱۲ قائلوں سادہ صحت متعلق ہے اور حکام عالیہ مقام کی نظر
مدارس کا مسئلہ متحدہ ہمارے پیش نظر نہیں رہا ہی انہوں نے دارالمدام

کا دیر تہ الا تہ داسر یوں مہوری (۱۳۱) کو وہ بہت مختصر طریقہ سے
طبع کیا گیا ہے میری متعلق ہوتا ہے وہاں ایک ہندو دفعہ کے
مطعم ہے اس سے متفرق کیلئے دعویٰ کیا تھا کہ جس انتقال کا عدم
تھے۔ مقرر دیا گیا تھا کہ بتائناش کا آغاز تاریخ یہ سے ہونا تھا
میں کی رو سے انتقال کیا گیا تھا اور یہ کہ چونکہ اس تاریخ سے چھ
سال سے زیادہ عرصہ ماضی ہو چکا تھا اسلئے مدعی کا دعوے حاج
کیا جانا چاہیے کہ جو بھار کے متعلق دیا اسودام کا حق موجب اسات
نہ ہو گیا ہو۔

مرغ کے لائق دلیل نے یہ بحث کی ہے کہ اگر قصہ اور اسطور
حق کا دعوے کسی متولی کے جائز نہیں کیجا اب سے اس انتقال
کے متعلق قابل پیریائی ہو جو متولی نے اپنی وفات کے قبل کئے
تھا اور یہاں سماعت ۱۲ سال کی ہو تو بدرجہ اولیٰ یہ منہ نکلتا
جائے کہ وہ دعوے جو متولی کی زندگی میں ماموں نے یا خود متولی
نے کیا تھا منصفی الیعا دہیں ہو سکتا اور یہ کہ ہر صورت میں عادت
کی مدت متولی کی وفات کے چھ سال تک منصفی نہ ہونی چاہیے۔
میری رائے میں یہ بحث معاملہ رد ہے۔ وہ متفرق حق جو قصہ کے
دعوے میں حاصل کیا جاتا ہے جس میں اور بالعموم غیر ضروری ہوتا
ہے لیکن جب سادہ صحت کسی اثر پر مبنی ہو جو اس شخص کی صحت
پر پڑا ہو جو اس کی مسطورہ داری کا شخص نہیں تھا تو میعاد کا
آغاز اس تاریخ سے ہونا چاہیے جس کی صحت پر وہ اعتراض
شروع ہوتا ہے اگر لائق دلیل کی صحت صحیح ہے تو متولی کی وفات
سے کچھ فرق نہیں ہو سکتا اور کوئی میعاد سماعت نہ ہونی چاہیے
میں کی وفات کے قصہ کی باریا صحت کے مقدمات جو مد ۱۳
کے تحت آتے ہیں جو مد ۲ مقدمہ سے متعلق ہیں۔ اس سوال پر

| | | |
|---|---|---|
| <p>ماہنامہ
نامہ
مسل
برصا
(اردو)</p> | <p>ایسے ولی کی حسرت سے کسی شخص کی حاضری کیلئے اپنی منظوری ہی
نور قیصر کے باوجود حکم کی عدم موجودگی لازمی طور پر کارروائیاں
کیلیئے خطرناک نہ تھی۔ مطلقہ ماہرین یا انکی ماں کی ذات یہ قیصر ہونے
کے واقعات کو بھی محض یہاں تک کہ اس کے طور پر تصور کیا گیا تھا جس سے
دو ماہ سا بقہ مجموعہ مابعد دہائی متعلق تھی اور وہ ایسی غلطیاں تصور
ہیں کتنی تھیں جو دعویٰ کیلئے خطرناک ہوں۔ منوالاں ہام غلام علی
(۳) میں اسلئے یہ قرار دیا گیا تھا ایسے حلفنامہ کی عدم موجودگی
جنکی ضرورت نہ تھی اس لئے دفعہ ۲۵۹ مابعد مجموعہ مابعد دہائی میں عمل
کے تقرر کی ذمہ داری میں کئے جانے کے حلیے دقت بتلائی گئی ہے نا اہل کے
حلاف کارروائیاں کرنا جائز اور کالعدم قرار دینے کیلئے اس بنا پر کافی
نہ تھی کہ اس خطبہ کے طور پر اسکی قائم مقامی نہیں کی گئی تھی۔ اس مقدمہ
میں عدالت نے ایک حکم صادر کیا تھا جس کی رو سے ایک شخص کو
بعض نا اہلوں کا ولی دوران مقدمہ مقرر کیا تھا اور حکام عالمی مقام
نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ حکم مذکور میں موجود تھا تو اس کے خلاف
میں شہادت نہ ہوگی صدق نہیں کیا اس یہ ہوتا تھا کہ ہر امر باقاعدہ اور
ٹھیک طور پر انجام دیا گیا تھا۔ رام برج رام نام تارک تباری
میں جہاں ایک خاندان کے مسلمے خاندان کے ایک نابالغ لڑکے کے
ولی دوران مقدمہ کے طور پر رکھے سے انکار کیا تھا اور عدالت نے
اس کو ششوں کو جاری کئے بغیر جی ضرورت آرڈر ۳۲ ردل ۳ مجموعہ ضابطہ
دہائی میں بتلائی گئی ہے ناظر کو اس کے ولی دوران مقدمہ کی حثیت
سے مقرر کیا اور ناظر نے نابالغ کی جانب سے کوئی جواب ہی نہیں
کی لیسک منظر سے کامل طریقہ سے دعویٰ میں جواب ہی کی تھی
گو اسکو کامیابی نہیں ہوئی تھی تو یہ قرار دیا گیا تھا کہ فریٹ سارن
باسمعلہ نابالغ کے کسی نقصان کے ثبوت کی عدم موجودگی میں</p> | <p>اس سے یہ تصور کیا کہ مہجارت کی قرضی ڈگری مدعی پر واجب نہیں
تھی گو یہ قرضہ درجی کا عداوت نہ تھی جائے وجہ سے ایسے باو مابعد
حکم کا یہ نہیں چلنا تھا جس کی رو سے مسماہ صبری کو مدعی کے
ولی دوران مقدمہ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کے
علاوہ موجودہ دعویٰ کو الٹا کر رہیں کہ دعویٰ کے طور پر
تصور کرنے سے انکار کیا
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی کی قائم مقامی مابعد دعویٰ
مسماہ صبری کو رہے اسکی ولی دوران مقدمہ کے طور پر کی تھی ذیل
سارڈ منسٹس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جو قرضہ درجی کا عداوت کے
اتفاق کی وجہ سے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ آیا مدعی کے ولی دوران مقدمہ
کے طور پر مسماہ صبری کے تقرر کا حکم صادر کیا گیا تھا یا نہیں معمولی
طریقہ سے ایسا حکم اس درخواست پر صادر ہوا ہوگا جو اس کے تقرر
کیلئے مابعد دعویٰ میں مع ایک حلفنامہ کے پیش کی گئی تھی جن دونوں
کا عداوت کو تسلیم کر دیا گیا تھا اس تالیخ میر جو دعویٰ مدعی کی سمت
کیلئے مقرر کی گئی تھی مسماہ صبری کو اپنے نابالغ بیٹے کی ولی دوران
مقدمہ کے طور پر فی الواقع حاضر ہوئی اور ایک حلفنامہ داخل کیا
جنکی رو سے یہ دعویٰ کیا کہ وہ رقم ڈگری شدہ چار ماہ کے اندر ادا
کر دے گی اور مزین نے یہ وعدہ کیا کہ وہ اسکو مقدمہ کے خرچہ سے
سکون دے گا۔ مابعد عدالت کی اجازت سے مکمل یا یا تھا
اور اس واقعہ سے کہ ایسی اجازت عطا کی گئی تھی یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا
ہے کہ اگر مدعی عمل مبالغہ کی قائم مقام ولی دوران مقدمہ کے
ذریعہ سے ٹھیک طور پر ہو۔ فریٹس انجام دیا جا چکا تھا والیان
بنام مانجے بہاری برٹا سنگھ (۱) میں حکام عالمی مقام پر پوری
کو تسلیم نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ کسی عدالت سے ایسے شخص</p> |
| | <p>(۲) ایڈس گبر حلد ۱۸۸ (۳) ایڈس کیسہ حلد ۳۳ صفحہ ۸</p> | <p>(۱) ایڈس لارڈرٹ کلکتہ حلد ۱۸۸ صفحہ ۱۰۲۱۔</p> |

ماہنامہ سنگھ
سام
پیشہ پرست
(۱۰۰)

۱۔ اس پر اجماع اہل سنت کا ہے کہ ماہنامہ کی صورت کو قصاص
۲۔ چنانچہ ماہنامہ کی صورت اور یہ صورت پر ہے۔
۳۔ والہ السلام سام ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۴۔ ۱۲۱۰ھ لائل نامہ حکام عباسیہ کی طرف سے ۸۰ صفحہ
۵۔ اہم و غیر اہم سام نامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۶۔ در ببالہ نامہ کی صورت پر ہے (ادو چالہ) لائل نامہ
۷۔ ۱۲۱۰ھ لائل نامہ کی صورت پر ہے

۸۔ ہواں پر سام نامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۹۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۰۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۱۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۲۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۳۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۴۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۵۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۶۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۷۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۸۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۱۹۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۰۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے

۲۱۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۲۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۳۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۴۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۵۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۶۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۷۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۸۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۲۹۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے
۳۰۔ دیکھو ماہنامہ کی صورت پر ہے لہذا یہ مسئلہ حل ہے

۱۔ مراجع نے کچھ حائد اس کے قصہ کیلئے اس سے رجوع کیا تھا کہ یہ
۲۔ قلم پر واقعہ علیہ کے باب نے اس پر ناچار طریقہ سے مدعی مراجع کی ناپاکی
۳۔ میر قصہ حاصل کر لیا تھا۔ مدعی نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ ۱۲۱۰ھ
۴۔ اس میں طوع کو نہیں چاہتا اور یہ کہ مدعی علیہ نے اس کو قبضہ کرنے سے
۵۔ انکار کیا تھا جو بدعتی کی کئی تھی کہ متنازعہ جائے اس کا مدعی کے دارا
۶۔ اس پر یہاں سنگھ نے مدعی علیہ کے باب اتار شاد کے ساتھ مبلغ مال وصول
۷۔ کے لئے ہوا میں ۸۰ روپیہ شش ۱۲۱۰ھ کو جمع مالوفا کر دیا تھا یہ کہ ماہنامہ
۸۔ لے لیں مذکورہ بالا زمین کی سایہ ایک عیادت کی ڈگری موجودہ
۹۔ مدعی کے خلاف جو انہی مال مسماہ صریح کی ولایت میں تھا حاصل
۱۰۔ کی جس نے مصالحت کر لی اور یہ چاہئے کہ اس کا وہ اندرون ۲۰ ماہ زمین
۱۱۔ اور ڈگری اور یہ کہ آخر کار ۹ اگست ۱۲۱۰ھ کو تاہر تاد کے حق میں
۱۲۔ اس کے متعلق قطعی طور پر عیادت میں آئی تھی مدعی علیہ نے یہ
۱۳۔ بھی بیان کیا کہ مدعی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۲ سال کی تھی جب
۱۴۔ زمین کو نافذ کرایا دعویٰ اس کے خلاف شروع کیا گیا تھا یہ کہ مدعی
۱۵۔ کی موجودہ عمر کم از کم ۲۰ سال کی تھی یہ کہ دعویٰ مقضیٰ الیہ تھا
۱۶۔ اور یہ کہ عیادت کی ڈگری ہر صورت میں مدعی پر واجب تھی۔

۱۷۔ عدالت نے اس کے بعد سماعت کے بعد اس پر غور نہیں کیا اور
۱۸۔ دعوے اس بنا پر خارج کیا کہ مسماہ صریح کی موجودہ مدعی کی ولایت
۱۹۔ دوران مقدمہ سے زمین کے ساتھ یہ مصالحت کر کے کیلئے عدالت کی
۲۰۔ اجازت حاصل کر لی تھی کہ وہ تاریخ ڈگری کے اندرون چار ماہ زمین
۲۱۔ ڈگری شدہ اور ڈگری اور یہ کہ عیادت کی قطعی ڈگری جو زمین کی دارا
۲۲۔ اس کی چنانچہ سے قصور ہونے پر زمین نے حاصل کی تھی مدعی پر
۲۳۔ واجب التعمیل تھی اس لئے یہ بھی قرار دیا کہ مدعی علیہ ہر صورت میں
۲۴۔ مداخلت میں کیا نہ تھا اور یہ کہ اس کی بیعتی کا دعویٰ اس حیثیت سے
۲۵۔ قابل پذیرائی نہ تھا۔ عدالت مراجع تحت سے اس ڈگری کو بحال کیا

اگیا ہو۔ ایک کی ناراضی سے مرافعہ کا قائل پیدائی ہونا
میںل شدہ۔

مکسی عدالت میں کوہ معلوم ہو کہ ڈپٹی گریباں موجود ہیں جو در
دعاوی سے پیدا ہوئی ہیں مگر سماں اسکا کچھ کچھ بھی باں سے
ابھی مخلص کے اس کی سرگ سوال مدا ہوا ہوا حلیہ دوم و
سے مدا ہوئی ہوں جو کسی عدالت مرافعہ میں اڑنے گئے تھے
اور اسکے درمیان ایک گریٹش کا سامنے اور دوسری ڈپٹی مارچ کھلے
نقصاں رساں ہو چکی ناراضی سے مرافعہ میں کٹا ہوا اور عدالت
کے سامنے موجود ہوا سنے اس میں بھی ڈپٹی میں کچھ بھی ہو چکا
مارچ اس مرافعہ میں حواس سے رجوع کئے کھایا ہوا مرافعہ
کر کچھ حق امر مصل شدہ کے قاعدہ کے موجب یا کسی طور پر بھی
اس دھ سے ساقط ہیں ہوتا کہ وہ اس ڈپٹی کی ناراضی
سے مرافعہ کرنے سے فاضل رہا ہے جو اس میں صرف ڈپٹی میں بھی
بہر نام دی ان میں لا پورٹ الٹا مادہ ۳۳ ص ۹۸ مکرر کٹا گیا
۱۰ اور در اس مام بہرام داس الٹس لا پورٹ الٹا مادہ ۲۹
صفحہ ۳۰ پس کیا گیا

۱۱ ہادی مائیکس سام پٹھان سپر مائیکس الٹا مادہ ۱۸ ص ۱۰
صفحہ ۴۴ دس سام سڈیل الٹا مادہ ۱۸ ص ۹۹
۱۲ امت داس سام مدیہ ہلال بگاس الٹس کسر طہ ۹ ص ۹۹
۱۳ عبدالاسطہ بہام شفا میں الٹا مادہ ۱۸ ص ۱۰
۱۴ عمر ۲۱۱ درم حل سام نہیں یہ ساد الٹس کسر طہ ۹ ص ۹۹
۱۵ مائیکس کے لئے

۱۶ ثانی بناراضی ڈپٹی مصدورہ الٹس صبیح علیکندہ درجہ
دوم مرافعہ ۲۱ اگست ۱۹۱۲ء

واقعات۔ مدعی نے ایک نیلام کا دعویٰ ایکسٹ

سادہ رب کی مایریش کیا تھا جسکی تعمیل مدعی علیہ سنے کی تھی
جو ابھی میں ایک عذر میں کیا گیا تھا کہ سود کی شرح (دو دسہاری)
سالانہ سود دو سو دسہا ہی (دو سو دسہا) مدعی علیہ کے بلا علم درج
کئی بھی یہ کہ وہ بارہ تھی اور اس پر واجب تعمیل نہ تھی

عالت ابتدائی نے اس شرح سے سود دلا یا جس کا ذکر
میں نامہ میں کیا گیا تھا لیکن اس واقعہ کے لحاظ سے کہ زرین کی
تقدیر کر رہے بہت زیادہ ہو گئی تھی اس لئے مدعی کو حرج نہیں دلا
فریقین نے ڈپٹرکٹ جج کے روبرو مرافعہ کیا مدعی علیہ نے شرح
سود کے متعلق شکایت کی اور مدعی نے اپنے حوجہ کی استدعا کی تھی
ڈپٹرکٹ جج نے مدعی علیہ کا مرفوعہ منظور کیا اسطوریہ کہ انہوں
لے سود کی شرح مکرر سے سادہ کر دی۔ انہوں نے مدعی کا مرافعہ
بھی منظور کیا اور اسکو کامیابی اور کامیابی کے نتائج خرچہ دلا
دو مرافعہ صاب میں دو ڈگریاں اس سبب پر مرتب کی گئی تھیں
حوار ۲۴ ۳۴ ۳۴ ۳۴ میں مکرر کیا گیا ہے یہ دو ڈگریاں جہاں تک کہ
قابل عمل حصص کا حلق تھا ایک ہی عبارت میں تھیں۔ ان میں
میں رقم ڈگری شدہ کا ذکر کیا گیا تھا جسکی ادائی میں تصور ہونے پر
حائد انیلام کر دیا کیگی

مدعی نے ہائیکورٹ میں اس ڈگری کی ناراضی سے مرافعہ
کیا جسکی ریسے ترجیح سود میں کی گئی تھی اس نے دوسری ڈگری کی
ناراضی سے کوئی مرافعہ دائر نہیں کیا

مرافعہ کی سماعت کے متعلق ایک ابتدائی عذر میں کیا گیا تھا۔
مرافعہ علیہ کی جانب سے مسٹر نالال سے ابتدائی عذر کی تائید
میں یہ عرض کیا۔ مدعی نے ڈپٹرکٹ جج کی دوسری ڈگری کی ناراضی
سکوئی مرافعہ دائر نہیں کیا ہے۔ اسی حالت میں وہ ڈگری فریقین کے
مابین طبعی ہو گئی ہے اور وہ بطور امر میں شدہ کے قائل نفاذ ہے

۱۷ مام سنگہ
۱۸ مام
۱۹ بھولا سنگہ
(۱۰ آ ۱۰)

صفحہ ۴۱۲

نامِ مذہب
نام
میل پندار
۱۰۱۵

اس نام پر مذہب کی کارروائیاں شروع کر کے کیلئے نابالغ کا حق
کہ اس دور میں اسکی نام مقامی کیلئے دل کے تقریریں کوئی
سینا لٹکی گل میں آئی تھی مقرر ہیں کیا ماسکتا تھا سرے بال
سنگ نام گدیش نام اس (رادہ لال، ۴۱) میں اسی طرہ
سے یہ قرار دیا گیا تھا کہ کوئی سار دلی دور میں مقدمہ مقرر
کہا گیا۔ مگر ادا کا ادا نام مقرر یا مقرر کی جیسے تقریر کا
نام ہو تو یہ نام نہیں کہ نام تھی کہ اسی ڈگری کو جو اس
نام کی بجائے نامی ہیں نابالغ نام مقامی اسے دلی
نام کی بجائے نام کر کے ہر ۱۱ کے نقص یا مقرر نامی نام
کہ اس نام پر مذہب نام مقامی کی روئے اور پھر اثر ڈالنے
۱۵۔ کہ نام تھی یہ کہ نام نہیں ہے کہ کوئی حکم کی رو سے
مقرر کیا کہ اس کی دلی دور میں مقدمہ کے طور پر مقرر کیا
نام اس مقدمہ میں مقرر ہیں کیا گیا تھا تھیں یہ ہوتا ہے کہ
عدالت کی کارروائی یا مقرر یا مقرر یا مقرر یا مقرر یا مقرر
بجائے نامی اور نام زیادہ تو ہی مقرر ہے جب یہ قرار دیا جائے
کہ ایک نام مقامی اور ایک نام مقامی جو کہ ایک نام مقامی کہ کوئی دور
مقرر کیا کہ نام تھی یہ کہ نام نہیں ہے کہ کوئی حکم کی رو سے
مقرر کیا کہ اس کی دلی دور میں مقدمہ کے طور پر مقرر کیا
نام اس مقدمہ میں مقرر ہیں کیا گیا تھا تھیں یہ ہوتا ہے کہ
عدالت کی کارروائی یا مقرر یا مقرر یا مقرر یا مقرر یا مقرر
بجائے نامی اور نام زیادہ تو ہی مقرر ہے جب یہ قرار دیا جائے
کہ ایک نام مقامی اور ایک نام مقامی جو کہ ایک نام مقامی کہ کوئی دور
مقرر کیا کہ نام تھی یہ کہ نام نہیں ہے کہ کوئی حکم کی رو سے
مقرر کیا کہ اس کی دلی دور میں مقدمہ کے طور پر مقرر کیا

نظامِ مذہب

یہ قرار دیا گیا تھا کہ کوئی نابالغ حکم اس قسم کا نہیں مقرر کیا گیا
تھا جسکی رو سے مقرر نام مقامی کیلئے دلی دور میں مقدمہ کہ مقرر کیا گیا
ہو۔ یہاں تھیں یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کا کوئی حکم درخواست
کی تھیں پر مقرر کیا گیا تھا کہ کوئی دور میں مقدمہ کہ مقرر کیا گیا
وہ سے اسکا پہ نہیں بل سکتا ادا کوئی بیان نہیں ہے کہ اس
اور نام مقامی کی دلی دور میں مقدمہ کے فریب سے یا مقرر نام
کہ ساتھ گل کیا تھا اس سے نام مقامی کو نقصان پہنچا تھا
اس کے علاوہ اگر وہ بیان جو مدعی نے عرضی دے دیں
انہی کے متعلق کیا تھا صحیح تصور کیا جائے تو یہ ہے کہ وہ اس
مقرر ہیں تھیں چھ سال کے بعد مقرر ہیں گاداس کی اس
اس کے جواز پر اعتراض نہیں کر سکتی تھی گو وہ ان فریب جات
سابقہ کی ادائیگی نہیں کیا گیا تھا جسکا ذکر اس میں درج تھا
ایسی مقرر ہیں بیانات کے دے اس جو ڈگری مقرر ہیں تھی وہ
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے

مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے

مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے
مقرر ہیں مدعی پر واجب التعمیل ہے

نظامِ مذہب
نامِ مذہب
نام
میل پندار
۱۰۱۵

فریاد کیا کہ سارا بیٹ بچ کے دو بروہ مرانہ کیا ہوا ہے ڈگری
کی تہ پر اس طرح کہ کہہ دئی کا دھوئے سادہ سودا کیلئے برادر
رکھا جس کا نتیجہ یہ کہ رقم کی تعداد اٹھارہ لاکھ ہو جاتی تھی
اور یہ سود بہ دورانِ وقت ہمہ اور مرید سودو تا تاریخ وصول لیا جی
دلایا اور مدعی کو ہر سال ۱۰ فیصد پر مناسب حریجہ دلایا۔ انہوں
کو یہ بھی حکم دیا کہ ہر فریق اپنا حریج خود برداشت کرے عدالت
مرافعہ سخت میں علحدہ علحدہ دو درگراں مرتب کئی شخص اس
داد سے موجودہ دنیا میں بڑا کئی ہے کہ عمر میں ایسا
کوئی کم نہیں ہے جس کی زندگی پر اختیار یا کیا ہو گیا ہے ہی
ڈگری کی ناراضی یہ وہ مرافعہ حالت تھی کہ تیار کر رہا ہے کہ
عدالت مرافعہ کو ایسے مقدمہ میں داخل کیا گیا تھا جو تیار
جہاں کہ عدالت نے اس مقدمہ میں لے لیا ہے کہ وہ وہ مرافعہ
بانت کا نتیجہ یہ کہ ایسا کہ اس سے کہیں اپنی ڈگری اس طرح
پر عرب کر کہ وہ مرافعہ جارت کا نتیجہ ایک ڈگری میں جو تمام
پیش رفت امور پر فیصلہ کے نتائج کا قطعی تصفیہ ظاہر کرتی ہو
ایک ایسے طریقہ سے ضم ہوجائے جو اس ضابطہ کے مکمل ہو جو
اس وقت اختیار کیا جا رہا ہے جب صرف ایک مرافعہ ہوا اور مرافعہ
عدلیہ کی جانب سے عدالت کی طرف سے کیے جائیں۔ لیکن میں آپ
ایسے مقدمہ میں تجویز کرتی ہے جس میں وہ ڈگریاں دراصل زیادہ
لیکنی شخص کی شراکت ایک ہی میں نہیں ہونے اس لئے کہ
یا وراثت حریج کی عمارت ہر ایک یا الگ الگ تقریر لیکن تھی
اس معاملہ کے محکمہ کی رستوراری جو عدالت مرافعہ سخت نے
اس مقدمہ میں اختیار کیا تھا اور تھی اس میں جو اس کے حقوق
کیا گیا تھا دو ڈگریوں کے ساتھ سے کافی طور پر ظاہر ہو جاتا
ہے تو ہر ایک کی نسبت بلکہ امر مرافعہ کے یہ تصور ہے کہ وہ

گستاخ
سما
معدلا
(الآباد)

ایسی حالتیں مراد کی سماعت مسوع ہے اگر اس معاملہ میں
سماعت کی جائے اور اسکو مسطور کیا جائے تو دو ڈگریاں اس قسم
کی پیدا ہو جائیں گی جو ایک دوسرے کے خلاف ہوں لیکن باوجود
فریقین پر واجب اثنیہل نہیں۔ اس کے لئے ترتیب تلخ پیدا ہوئے۔
جسٹس فیہر جی (دوسری ڈگری کا خلق خرمیہ سے بھا
اور اسکا کوئی نقل اس معاملہ سے جواب ہمارے روبرو ہیں ہے
یہ سود کی شرح سے نہ تھا)

گو اس کا خلق خرمیہ سے ہو مگر اسیں ڈگری تہہ رقم کا
ذکر کیا گیا ہے اگر ہٹکوٹ شرح سود کو اور اس طریقہ سے رقم ڈگری
شدہ کو تبدیل کر دے تو اس کی ڈگری ڈکٹر کٹ جج کی دوسری
ڈگری کے متعلق ہوگی۔

جسٹس فیہر جی اس ڈگری کے نمونہ پر ہیں بلکہ اس کی اصلیت
پر غور کرنا چاہئے)

اگر معاملہ منظر کیا جائے اور مدعی اس عدالت کی ڈگری کی
نہیں کر سکتی کارروائی کیے تو مدعی علیہ ڈکٹر کٹ جج کی ڈگری کے
ساتھ جو رہا ہوگا اور کہہ سکا کہ اس ڈگری کی شرائط کی مد سے
جو مدعی پر واجب اثنیہل ہے موقوف الذکر اس رقم سے زیادہ کا دعویٰ
نہیں کر سکتا جسکا ذکر اس میں کیا گیا ہے بخلاف اس کے مدعی ہائیکورٹ
کی ڈگری کی بنا پر اس رقم کا دعویٰ کر سکتا جسکا ذکر ڈگری مد کوثر میں
کیا گیا تھا یہ ایک بے ترتیبی ہوگی۔ میں بہاری یا ٹنڈے ہام
شیو سمیت یا ٹنڈے (۱) زہریا ہام دی (۳) دھمی دین
ہام سیہ علی مسفر (۳۱) آفت داس ہام اور سے بھال پر گات
(۱۱) عبدالباقی باقر شہا قی میں (۱۱) سے آفتا ذکر تاہوں

(۱۱) آفتا لاہور علیہ ۱۸ صفر ۱۲۹۶ھ، ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ، ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ (۳) آفتا
کسب علیہ ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ، ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ، ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ (۵) آفتا
مدعی کوثر ۱۱ صفر ۱۲۹۶ھ

منوانب دران میں اقبال احمد سے جو اس میں غلبہ کیا
گیا لیکن انہوں نے یہ واقعہ ظاہر کیا تھا کہ جب دو درجہ گراں
ابتدائی نہیں ہوا جس کے کسی کی نقل ہیں جو کچھ بھی مدعی گری
کی ہی نقل کیجا سکیگی اور ایسی حالت میں وہ لے ترمیمی جس
کا خوف تھا واقع نہ ہوگی۔

جسٹس فیہر جی جسٹس کٹ جج کی شرح
جسٹس فیہر جی یہ معاملہ یاں غلوں کی ایک بج کے اسامہ کے
تخصیص کیلئے سپرد کیا گیا تھا کہ آیا اس طرح کا حق اس تہہ رقم کی
وجہ سے جسکو اصول امر بصل شدہ کہا گیا ہے اور اس ابتدائی
عدہ کے مطابق مسوع السماعت سے جو معاملہ علیہ لے لیں کیا تھا

یا دوسرے الفاظ میں آیا فیصلہ ہر باہنام دی (۱۲) اس سے
معلق تھا یا آجا جسکا کہ مانع نے بحث کر چکی اس سے نظیر
دامور داس بنام شیو رام داس (۱۱) متعلق ہوتی تھی اور

ایسی حالت میں جسکا اثر یہ تھا کہ آیا موقوف الذکر فیصلہ کی نسبت
تبعی طور پر یہ طبع کیا گیا تھا کہ وہ اول الذکر کے بموجب منسوخ ہو گیا
ہو گا یہ اسے ہے کہ ایسی کوئی امتناع موجود نہیں ہے

اور یہ کہ عدرا ابتدائی نا کامیاب رہتا ہے واقعات سادہ ہیں یعنی
لے ایک رہن کی ساریہ دعویٰ کیا ہے جسکی تکمیل مدعی علیہ نے
اس کے حق میں ۱۸ مئی ۱۹۱۹ء کو کی تھی اور یہ استعا کی ہے

کہ اس رقم جو حاصل کی گئی تھی منہ مسود فرج مہودہ ادا کیا جائے
یا علی سبیل البدل طریقہ سے مہودہ جاندا میلا کہ کیا منہ منصف
لے دعویٰ میں ڈگری عدا کی لیں رٹی کو فروغ سے اس بنا پر

محروم رکھا کہ مسود کی شرح بہت زیادہ تھی اور کہ واجب الادا
رقم ڈکٹر بہت زیادہ ہو گئی تھی اس ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے

(۶) ڈکٹر لاہور علیہ ۲۹ صفر ۱۲۹۶ھ

محکم دلائل سے مزین

معارف

معارف

معارف

کیا گیا تھا لہذا اس امر کا یہ بہرہ کیا گیا تھا اس مقدمہ میں دو
مر ۱۰۰ کے دو عادی دعوے کئے گئے تھے جس کا دوسرا ایک
کی جس کے تعلق میں تعلق کی حقیقتوں کا اس کا کیا تھا ایک ناکامیاب
مدعی سے مراد کیا لیکن اس سے کامیاب، جی کے دعوے کی
ڈگری کی ناراضی سے مراد نہیں کیا تھا جو اس کے خلاف مدعی
علیہ کی حیثیت سے صادر کی گئی تھی اس نے ایک ڈگری کو نافذ
رہے دیا جس کا اثر لٹا داروں اور اس کے دعوے پر اس کے لئے
اسطور پر مضرت مبادی تھا کہ اس کا خاتمہ دوسرے طریق کے حق میں بالکل
ہو جاتا تھا یہ ظاہر ہو گا کہ ہائیکورٹ عدالت مراد کی حیثیت سے
اس مقدمہ میں لٹا داروں اور مراد کو خارج کر کتی تھی جو اس کے
کہ مراد اس امر پر آمادہ ہو کہ مراد میں اس امر کی ڈگری کو
یثیت کو سے جبکہ مضرت اس کے حق پر پڑا تھا اور کہ دراصل یہ
ضروری نہ تھا کہ امر فیصل شدہ کے اصول سے مدد لی جائے مقدمہ
دامود واس بنام شیورام واس (۱۶) ایک بالکل مختلف مقدمہ
تھا جو زیادہ تر موجودہ مقدمہ کے مشابہ تھا ہماری رائے میں اس کا
صحیح طور پر سمجھا گیا تھا اور جو کہ وہ مقدمہ لاہر یا نام دہی (۲)
سے ہم تمام مسائل یا بحث میں مطالبہ نہ تھا اسلئے اس کی نسبت یہ
ہیں کہا ہائیکورٹ کہ وہ مقدمہ مذکور کی رو سے منسوخ کیا گیا تھا اور
اس تمام شیورام واس (۱۶) میں عدالت نے صحیح طور پر دو ڈگریوں
کو دراصل ایک ڈگری کے طور پر تصور کیا تھا گو وہ دو پرت میں تب
یعنی تین لیکن یہ مقامات مابعد اور ہا نام دہی (۲) کی مستند
ہاورٹ سے یہ واضح ہے کہ ہا نام دہی (۱۶) کی نسبت یہ تصور
آں کیا ہے کہ اس میں ایک عام قاعدہ قرار دیا گیا ہے جس کی تعلیل ان
عام مقامات میں کی جانی چاہئے جس میں وہ ڈگری جو ہر زمانہ کا رہا گیا
میں صادر کی گئی تھی جو ایک ہی راج سے پیدا ہوئی تھیں عدالت

مرادہ غرض میں ہمارے مقدمہ کا نافذ ہو کر دیکھا ہے ایسی حالت میں ضروری
ہو جاتا ہے کہ ایک تبدل اور ہستیہ کیلئے وہ کلید راہ ضروری کر دیا جائے
جس کی آمادہ رمانہ میں عدالت پاس ہوئی چاہئے اور ہر عام
دہی (۲) کے قاعدہ کے عام طرانی کی تردید کی جائے۔
اس فیصلہ سے بطوریکہ وہ اور مماثل مقدمہ کے
واقعات سے متعلق کیا گیا تھا اختلاف کئے بغیر ہماری رائے ہے کہ
لغض وجوہ اور راجہ فیصلہ جات میں مندرج ہیں اس حد سے
مستباز ہو گئی تھیں جس کی ضرورت تھی یا جس کا تک ہم خود تجاؤز کرنے
کیلئے آمادہ ہیں اور یہ کہ لغض جہ کے مقامات میں انکو غلط طریقہ سے
متعلق کیا گیا ہے جس کسی عدالت مراد کو یہ معلوم ہو کہ دو ڈگریاں
موجود ہیں جو دو عادی سے پیدا ہوئی ہیں جس کی سماعت ایک نئے
کی گئی تھی یا ان سے ایسی فریقین کے مابین مشترک سوال پیدا
ہونا اور یا حوان دو مراد جات سے پیدا ہوتی ہوں جو کسی عدالت
مرادہ میں دائر کئے گئے تھے اور اس سے کے رد و دفع
ایک ڈگری کا مرادہ پیش کیا جائے اور ڈگری اختصار رساں نہ ہو
جس کی رو سے مرادہ نہ پیش کیا گیا ہو اور عدالت کے سامنے موجود نہ ہو
ایسی صورتیں بھی وہ ڈگری منسوخ کی جائے گی جو کہ مراد اس مرادہ میں جو
اس نے رجوع کیا تھا کامیاب ہو تو مرادہ کو نکاح حق امر فیصل شدہ
کے قاعدہ کے بموجب یا کسی طور پر بھی اسوجہ سے مسائل
نہیں ہو جاتا کہ وہ اس ڈگری کی ناراضی سے مرادہ کر کے سے
قاصر ہا جو اس پر مضرت نہیں ڈالتی تھی۔ درحقیقت مرادہ کا عمل غلط
ہو گا کہ وہ ایسی ڈگری کی ناراضی سے مرادہ کرے جس کا اس پر کوئی
مضرت نہیں پڑا تھا اور جس میں نے اعتراض نہیں کیا تھا یا در
غض ڈگریوں کی ناراضی سے مرادہ کرے جبکہ ان میں سے کسی ایک کی
ناراضی سے مرادہ کافی ہو گا اور وہ یقیناً ایسا کر کیا جائے نہیں آتا۔

محکم دلائل سے مزین

یہ سب
اس
سے
اور

مرافعہ جات کے فیصلہ کی نا اہلی سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ ہوتا ہے اور اگر وہ کسی دعوے سے یا مرافعہ کا فیصلہ کو مسوج کرانے چھوڑ دے اور قطعی ہو جائے تو وہ اس مرافعہ میں کارروائی کرے۔ یہ مسوج ہو جاتا ہے جو اس نے صرف ایک دعوے یا مرافعہ کے فیصلہ کی نا اہلی سے رجوع کیا تھا جب کسی نتیجہ کا تصفیہ اسی طرف سے یا اس کے مترادف حق کے مابین دو دعویٰ یا مرافعہ جات میں ہوا ہو فیصلہ اگر مسوج ہو تو فیصلہ پر واجب اقبیل ہوتا ہے۔ اگر وہ فریق جس کے خلاف سوال کا تصفیہ ہوا ہے کسی ایک مقدمہ کا فیصلہ قطعی ہو جائے اور اس طرح ایسے آپ پر واجب اقبیل ہو جائے تو عدالت دوسرے مقدمہ یا مرافعہ میں اس فیصلہ کو مسترد نہیں کر سکتی جو قطعی ہو گیا ہے اور لازمی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ مرافعہ میں اسی سوال پر کرکٹ کرے کی اسد عا کیسے قابل پیرانی نہیں ہو سکتا یہی امر مقدمہ زائر یا نام دی ۱۶۱ میں قرار دیا گیا تھا اس مقدمہ میں ایک ہی بیج کے متعلق حق اختلاف کے دو دعویٰ دو دعویداروں نے رجوع کے نتیجے میں ایک نے دوسرے کے مقابل میں یہ ادعا کیا تھا کہ اسکو شفعہ کا حق حاصل تھا اور مقابل مدعیوں کے جملہ ایک کے دعوے میں ڈگری صادر کی گئی تھی ماکا سیاب مدعی نے ایک دعوے کے فیصلہ کی ناکاہی سے مراد کیا اور اس طرح دوسرے دعوے کا فیصلہ اور ڈگری زیر تھیں کہ اس قطعی ہو کر یہ قرار دیا گیا تھا کہ چونکہ دو دعویٰ میں ایک ہی نتیجہ قائم ہو چکی تھی اور اسکا تصفیہ ہوا تھا اور ایک دعوے میں اسکا تصفیہ فریقین کے مابین قطعی ہو گیا اسلئے وہ فیصلہ مندرجہ کے طور پر اثر پذیر تھا اور اس مرافعہ میں جو اس فریق نے دائر کیا تھا جس کے خلاف شفعہ کا تصفیہ کیا گیا تھا اس تصحیح کر کر سکتا اور جو نہیں کر سکتا تھی

جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہو اس مقدمہ سے کسی طرح مرافعہ عدلیہ کی دلیل کی تائید نہیں ہوتی۔ نظیر داور اس بنا میں ۱۸۱ میں ۱۸۱ پر مرافعہ کے لائن کوئل نے استدلال نہیں کیا تھا اور ہم سے یہ مرافعہ نہیں کھینچی ہے کہ اس مقدمہ کے فیصلہ کی صحت یا عدم صحت پر کوئی رائے ظاہر کریں اگر یہ تصور کیا جائے کہ ہمیں قانون کا کوئی ایسا قاعدہ مندرج ہے جو فیصلہ زائر یا نام دی ۱۶۱ کے خلاف ہے تو اس کی تقلید کر کے کیلئے ادا نہیں ہوں فیصلہ میں کوئی وجہ اس عذر کا نام نہ کر کے کیلئے نہیں بتلائی گئی ہے جو مقدمہ بد کو میں پیش کیا گیا تھا اگر فاضل جوں کا مثالیہ قرار دینے کا تھا کہ ان فیصلہ تہہ تا کوئی نہ محض اس وجہ سے نہیں پیش کیا جاسکتا تھا کہ دو مقدمہ میں ایک فیصلہ صادر کیا گیا تھا عیا کہ ہائیکورٹ کلکتہ نے ان مقدمات میں سے ایک میں قرار دیا تھا جبکہ حوالہ فیصلہ میں دیا گیا تھا تو اس بحال تعلیم میں اتفاق کر کے ناقابل ہوں موجودہ مقدمہ میں صرف ایک حال جس کا تصفیہ اس مرافعہ میں جو عدالت تختہ میں مدعی نے رجوع کیا تھا یعنی مرافعہ نمبر ۴۶ میں کیا گیا تھا آخر یہ کہ سوال تھا اور اسکا تصفیہ مدعی کے حق میں کیا گیا تھا اسی حالت میں اسکو کوئی موقع اس مقدمہ کے فیصلہ کی نا اہلی سے مرافعہ کر سکتا تھا اور اس فیصلہ کی نا اہلی سے اس کی جانب سے مرافعہ نہ کیا جاتا اس کے موجودہ مرافعہ کے لیے بہت مرافعہ نمبر ۴۶ میں کسی ایسی نتیجہ کا تصفیہ نہیں ہوا تھا جو اس کے خلاف تھی اور کوئی نتیجہ جو اس مرافعہ میں پیدا ہوئی تھی اور اسکا تصفیہ ہوا تھا اس مرافعہ میں پیدا نہیں ہوتی عوا ہما سے رد و اثر ہے ایسی حالت میں اس مرافعہ کی حالت کیلئے کوئی امر واقع نہیں ہے جو دعواری اس مقدمہ میں پیدا ہوئی ہے وہ اس واقعہ کے باعث ہے کہ دونوں مرافعہ جات میں صرف ایک ڈگری مرتب کی گئی تھی اور ہر مقدمہ میں اس ڈگری کی ایک نقل شریک کر گئی تھی لیکن اس سے

اور کسی قسم کی تفریق یا جاکھ نہیں ہے۔ ہذا اس سے مراد اہل اہلسنہ
سب کے لئے ہے۔ تاریخیں اسلامی لکھی گئیں۔

سب کو دیکھئے ۱۱۲۱ھ کو مدعی کی بیعت کے حوالہ
تحریر کی گئی اور یہ ڈگری برطبق مرقعہ ثانی ۱۳۱۳ھ کو مدعی کی بیعت کے حوالہ
رکھی گئی تھی اور موجودہ دعویٰ ۱۲۱۳ھ کو مدعی کو دیا گیا تھا
معلقہ ۹۷ ہے اور تاریخ آغاز مہار سہت ڈگری کی بحالی
کی تاریخ ہیں بلکہ ارجح لائی ۱۱۹۱ھ ہے ملاحظہ ہو ہری کوئل
کا فیصلہ حکیم صید بنام پریشی پند لال چودہری (جس کو ۱۱۸۱ھ)
جسکو محمد علی شریف بنام بدھار چودہری (جس کو ۱۱۸۱ھ) اور دوسوا نا تھا
شامی بنام سیتا لکھتی مال (۱۱۸۱ھ) معلقہ کیا گیا تھا۔ مقدمہ راجہ
گویا بنام ترپا پنہال بمبین (۱۱۸۱ھ) جسکی نقلہ ہر دھارا راؤ نا
چھاسامی پٹ (۱۱۸۱ھ) میں لکھی تھی پر پوری کونسل کے فیصلہ کے بعد وہ
قانون باقی ہیں رہے۔

جلد ۱۲ کا فیصلہ مدراس (مردھما راؤ بنام نیاسامی پٹ (۱۱۸۱ھ)
پر پوری کونسل کا فیصلہ طح ہونیکے قبل حصار کیا گیا تھا۔
مدعی کا دعوئے بدل کے سقوط کی بنا پر ہے انکو ہم آئندہ حاصل
نہیں ہوا تھا۔ انکی حقیقت کے خلاف ۱۲۱۳ھ کو مدعی کی تحریر کی
گئی تھی اور اسکا دعوئے اس تاریخ سے تین سال سے ۱۱۸۱ھ اور
اسلئے مد ۹ کے بموجب موقوف کیا گیا ہے۔

اگر بیعت ابتدائی سے کالعدم ہے اور قرضہ نہیں دیا گیا تھا تو
مکن ہے کہ مد ۹ معلق ہو لیکن مدعی کا دعوئے بیعت کے بموجب
رقم کی ادائیگی کی سب سے آخری تاریخ لیجئے ۱۱۹۱ھ کو مدعی نے
تین سال کے بعد رجوع کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں۔ ہنومان

(۱۱۱) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۱۲) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲
(۱۱۳) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲ (۱۱۴) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲
(۱۱۵) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲ (۱۱۶) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲
(۱۱۷) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲ (۱۱۸) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲
(۱۱۹) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲ (۱۲۰) لکھنؤ کمر حلد ۶ صفحہ ۲۲

کمال بنام ہنومان ہندو (۱۱۹۱ھ) کو دیکھئے بنام پیرا (۱۱۹۱ھ) کو دیکھئے
سوی ریڈی بنام قلم کار کاڈا ناگھا (۱۱۸۱ھ) یا ناہیہ از نام اور اہل
پاچھیری سری راس محمودی پٹ (۱۱۹۱ھ) اور اہل بنام راجہ گویالا (۱۱۸۱ھ)
مدعی ۱۱۶۱ھ سے ۱۱۹۱ھ سال سے فائدہ مانا گیا ہے تین نہیں ہے
فیصلہ رانا ناگھا از بنام اور اہل پاچھیری سری راس محمودی
(۱۱۹۱ھ) بالکل معلق ہے حقیقت کا معاہدہ تاریخ میں مستطیع ہو گیا ہے اور
کوئی مسلسل خلاف دوری نہیں ہو رہی ہے مدعی اور اس کے پانچ کے
حق میں بیعت علی الترتیب ۱۱۹۱ھ سے ۱۱۸۱ھ میں واقع ہوئی تھی ملاحظہ
ہوں فیصلہ جات انگلستان ٹریڈ بنام سون (۱۱۸۱ھ) اور سون بنام کرین
صاحب در پیر ہند بنام بیچارہ دیکھئے (۱۱۸۱ھ) اور سون بنام راجہ
ڈکشا در نام رنگا سامی انگار (۱۱۸۱ھ) اور سون بنام راجہ سکر (۱۱۸۱ھ)
ہری بنام راجہ راجہ ناہیہ بنام راجہ ناہیہ بنام راجہ ناہیہ بنام راجہ ناہیہ
۱۱۸۱ھ معلق نہیں ہوتی ہر صورت مدعی صرفہ راجہ کی
ڈگری یا سکتا ہے ملاحظہ ہو راجہ دریا ناگم بنام راجہ دریا ناگم بنام راجہ
راز (۱۱۸۱ھ)۔

ہر ایسی رائے کے بموجب ٹوٹ ٹوٹ اسماعت ہے ملاحظہ ہوں
اکن صاحب بنام سورن ہوی صاحبہ ال (۱۱۸۱ھ) یا سون بنام
کرچی بنام نوریندرا ناہیہ کرچی (۱۱۸۱ھ)۔

(۱۱۶) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۱۷) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۱۸) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۱۹) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۲۰) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۲۱) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۲۲) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۲۳) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۲۴) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۲۵) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۲۶) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۲۷) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۲۸) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۲۹) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲
(۱۳۰) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲ (۱۳۱) لکھنؤ کمر حلد ۵ صفحہ ۲۲

| | |
|--|--|
| <p>تو وہ معاہدہ یا بھگت سنن ہوتا ہے یہ مدعی کے صرف یہ مدعی علیہ کی
تعمات کی صورت ہے
مذاہر اس کو پالا یا رنے ان مقدمات کو میر کیا جس کا
حوالہ مرفوع لے دیا تھا۔</p> | <p>کرنا 'حق' ہے جو رقوم مدعی (اداریہ) وہ زیادہ تر ایسے
دوسرے اس کی شخصیت جو ایک عداوت سے اس کی جوتن
تاسیہ قرار دیا جتنی عہد سے دفعہ قانون انتقال جائداد
جس کی مدعی نے رقوم اس کے حاکم کے دوت میں حق انکساک
کا سبب بنی تھا اس کے لئے کو رقوم کی بعد کی ڈگری ایک دوسرے کی
کے لئے دوسرے دوسرے کو قائم کر کے نسبت میر سے مبالغہ موجودہ
حوالہ از بہن ٹوٹا۔</p> |
| <p>مرافعہ نمبر ۲۳۹ بجہ ۱۹۱۵ء
جسٹس اسٹیمس۔ یہ دعویٰ مدعی علیہ نمبر ۱۳ رقوم کی
ماز یا دت کیلئے رجوع کیا تھا جو مدعی نے مدعی علیہ مہر اسکے
دائیں کو ان ہدایات کی رو سے ادائیگی تھیں جو اس عمر منقلہ
جائداد کے ایک عینا میں مندرج تھیں جو مدعی علیہ نمبر ۱۳ سے
خرید کی تھی جس سے سابق میں سکود مدعی علیہ نمبر سے خرید تھا
مدعی علیہ نمبر ۱۳ سے مدعی علیہ نمبر ۱۳ کے حق میں بیع کی
تمکمل۔ رجوعی شہادت کو ایک جبری شدہ دستاویز (دستاویز)
کے بموجب عمل میں آئی تھی اور وہ بموادضہ حصے کے تھی وہ بیع
جو مدعی علیہ نمبر ۱۳ نے مدعی کے حق میں کی تھی ایک دوسرے عینا
(دستاویز) امور ۱۲ رگٹ شہادت کی رو سے عمل میں آئی تھی۔
جب مدعی نے مقدمہ استدانی نمبر ۱۳ بجہ ۱۹۱۵ء میں ان
ارامیت کے قصہ کی باز یا دت کیلئے دعویٰ کیا تھا جو اس نے خریدی
تھیں تو وہ ڈسٹرکٹ مصف کی عدالت میں کامیاب رہا تھا لیکن
سب کو رٹ میں اس کا دعوے بار ڈسٹرکٹ جج کی اس تحریر کی رو سے
خارج کیا گیا تھا کہ اس کے بارے کی خریداری جو دستاویز الہ کی
رو سے عمل میں آئی تھی برائے نام بیع تھی جو کبھی دافع ہیں ہری
نھی۔ ایک مرفوعہ ثانی رجوع کیا گیا تھا لیکن ہائیکورٹ نے اس
تین وجہ سے دست اندازی کر کے اسے انکار کیا کہ جو کہ حالت
مرفوعہ تحت لے تصفیہ کیا تھا وہ ایک سوال مرقاتی تھا۔
موجودہ مقدمہ میں ذیل علم بار ڈسٹرکٹ جج نے مدعی کو مقدمہ</p> | <p>رابعہ دیا کر ہم بنام راجہ بر دھیر لاسو ماسکھا رار (۱۱۵)
نارایا کٹی گوڈن بنام بیجی انا (۲۶) پالا لانی دالبار بنام موٹھ
اڈیں اسیورٹ کینی (۲۰) دیا ماسامی بنام پالا انا (۲۵)
کا حوالہ دیا گیا۔
دوسرے سوال کی نسبت مدعی ہر صورتیں رقوم کی ڈگری کا حق
ہیں اخوات ۱۹۱۵ء قانون معاہدہ ہند پر استدلال کرتا
اوش علی قتل ایہ ملاقات ہر بیج مدعی علیہ کو بین طور پر مواضعوں کی
ادائیگی فائدہ پہنچا ہے مدعی کا منشا یہ تھا کہ وہ بلا مواضعہ رقم ادا کرے
راجہ شیا پور بنام صاحب دربر ہند (۳۵) دامور دال لیا
بنام صاحب دربر ہند (۳۸) ہند راجہ شالی بنام محبوب لانا
(۳۹) چنڈ گھوسال بنام مالام مرانا (۳۹) سیالالار یوڈو
نام سبار یوڈو (۲۵) کروین امبالا گارن بنام سکنتہ لیوانی (۲۱)
وراد ناما دھب سامنا نام ساسی نام س (۲۵) کا حوالہ دیا گیا۔
مدعی کی بیع کا لہجہ نہیں ہے۔ محولہ فیصلہ جات میں یہ قرار
دیا گیا ہے کہ جب نیک نیتی سے کسی ایسے شخص نے رقم ادا کی ہو
سکی غرض ادائیگی سے متعلق ہو اور دوسرے شخص کو فائدہ پہنچا ہو
(۳۵) اڈیں کیسہر ہلدہ ۱۳۳۷ (۲۸) اڈیں لارڈز ہلدہ ۱۳۳۷
(۳۹) اڈیں کیسہر ہلدہ ۱۳۳۷ (۲۸) اڈیں لارڈز ہلدہ ۱۳۳۷</p> |

دیوانی بہت سنگینی تمام تھا اور اس کی ۱۳۴۱ء
کوئی ادائیگی قطعاً نیک جہتی سے نہیں کی گئی تھی۔ اور یہی سبب اور یہی
دعوات ۱۹۶۰ء کا قانون معاہدہ ب سے فائدہ اٹھانے کا سبب بن گیا۔
یوگسلاو لائی اوائی مال نام نہاں کے کارکنوں کا ۱۳۴۵ء اور
راماسامی ناٹھ اور سامو سبھو ساہی کے ۱۳۴۸ء اور ال داکیا۔

منہاجی مدعی ستر کے آرٹھکاسمی آئینگارے لبر جواب دیا
وہ سچ مدعی کے حق میں ہوئی ہے فطرتاً کا اور ہم سچ ہمیں سچ
وہ صرف فکس الانفسار سے مدعی طلبہ خبردار و مدعی طلبہ خبردار
کے مطالبہ میں مدعی جاندار اور قائم سازانست، کہ تہا ہے دعویٰ
منقصی السیاد نہیں ہے اگر مدعی و متعلق ہو تو سدا کا آغاز نہ
مرا نہ کی ڈگری کی تاریخ سے نہیں بلکہ ہائیکورٹ کی ڈگری کی تاریخ
سے ہوا ہے، جب مذکورہ ہائیکورٹ میں سندسٹر تھا تو یہ نہیں کہا
جاسکتا کہ بدل کے ساتھ اسے یہ دعویٰ کر سکتی نسبت مدعی کا
حق یہ ہونگیا تھا حکم جید بنام پر بھی جید لال چوہدری
جسکو (۱) میں برہوی کو اسل کا فیصلہ قابل تیار ہے فیصلہ

میں ایک سابقہ فیصلہ راجہ گوپال بنام تروپا منہٹال نمبر ۱۶۱ کی تقلید کی گئی تھی۔ مد ۱۶۲ اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی تھی بلکہ مد جو اس مقدمہ سے متعلق ہونی چاہئے مد ۱۳۲ ہے۔ یہی مد نے ان کھالتوں کو ادا کر دیا ہے جو جائیدادوں پر قائم تھیں اور وہ زمین کے قائم مقام ہو چکا مستحق ہے اگر مدعی کو اذرو سے ٹانوں مار حال ہے تو، ۱۳۲ متعلق ہوگی اور دعویٰ صریحاً ادا ہوگا۔ یہاں تک کہ اس سے غور طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی بارتقا

۱۳۳۶ اثنان در شهر کهنی حیدر مرصع ۶۳۳ (۳۵) اندک کبیر حیدر مرصع ۱۱۰
۱۳۳۶ در کبیر حیدر مرصع ۶۵۱

[illegible]

معدیہ میں رضا حنفی کی ہے گروہ رقوم جو مدعی نے خریداری کے بعد
 اور ان کی تیس تا کہ ہوا احدہ جات کو بیباق کیا جائے بغیر ضروری یا خواہ خواہ
 ہر کہہ جائے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ وفات ۶۶ و ۷۰ قانون
 ساہ ۷۰۷ کا مقصد اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جو درود
 کے ساتھ اس میں دست اندازی کرتے ہیں ملاحظہ ہوں راجہ پٹیل اور
 سام صاحب زریہ (۳۷) دامودرا دیار نام صاحب زیر بند (۳۸)
 دہمہ راگہو شال سام بھون مرانا (۳۹) چند گہو شال بنام بالارام
 مرانا (۴۰) میں ذیل کے سارے فیصلے جیسے متفق ہو مکمل ہو شخص
 حوالہ سے عیادہ حاصل کرے اور اس میں عیادہ کی بنا پر کسی عدالت مجاز
 سے مقابلہ کئے ہوئے دعوے میں قبضہ کی جائز ٹرگری حاصل کرنا
 اور عیادہ کی تہہ و تہہ کی کوئی نہ کرنا اگر ان کے ایک طور پر جائیداد نہیں
 آجہا نہیں ان کے وہ اس شخص سے جائیداد کے مواجدہ جات کو اور کرتا
 ہے تاکہ ان کو عیادہ ہونے سے محفوظ رکھے

ریا (۱۱) ایوان نام سارا یوڈو (۲۷) چاٹا ساھی بنام دیلا
 (۲۵) دیلا لالانی، دیلا راجہ بنام سوچہ کسیرٹہ کسپی (۲۶) اس
 شخص کے لیے نوٹس زور دیا ہے کہ ایک ہی ہے وہ رہے اس کے
 حوالہ سے اس کے اس میں اس طور پر تصور کئے گئے ہیں کہ وہ اس
 رقوم (۱۱) مادہ اور کسی مادی عدالت کے متفق تھے جو انہوں نے ادا
 کیا اور ان کو اتھارٹس حوالہ کے حق میں تھے کالیم یا ممکن الاصل
 تارہ ہوئے ہیں

ان کے بارے میں کہ بنام لڈو (۳۲) یوڈو (۲۷) کی خریداری
 ذہنی اور ذوال فعا دیں ان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 کا کامیاب رہی ہے۔

زریہ (۱۱) الاکار بنام کتاہ مرانی (۳۱) اس میں ٹرگری
 ص ۷۰ * یوڈو بنام علی کے متفقہ * برنسہ کیا تھا کہ گویا

نامہ زریہ (۱۱) ہوا کہ وہ نہیں وہ نہیں اس کیسے قیمتی بدلہ اور کرتا ہے اگر اس میں
 باوجود اس کے ایک ہی سے مکمل ایک انداز کے ساتھ رقوم اور اس کے
 تاکہ اس طرح جات کو بیباق کرے جو جائیداد پر ہو تھے اس مقصد
 کی مع سازشی اور بھڑکی بدل کے تھے اور اس کے بعد قبضہ نہیں دیا
 گیا تھا اور رقوم اس کے بعد طاری خریدار کو قوت دیتے
 کی غرض سے ان کی نہیں ایسی حالتیں حاصل نہیں اس
 شخص کو ایک اس کی بجائے دوسرے دان کو قائم کیجی اور دوسری
 مادی عدالت کے عدالت کے سے انکار کیا تھا جو ملا لاش وہ کے عدالت
 میں روم نہیں ہوا تھا یہاں مدعی نے ماقاعدہ اطلاع کے بعد
 ایسی قیمت خریدی جو برائے نام اس سے سود ثابت ہوئی کیونکہ اس نے
 ابتدائی مالک کے ساتھ سازش کر لی تھی لیکن جس تک عدالت میں
 اس حقیقت کی حاجت نہیں ہوئی اور اس کو ان میں نہیں قرار دیا گیا
 تھا مکمل ہے کہ اس نے نیک ہی ہے ہاں کہ اس کے ایک ایک
 جو جائیداد کی حفاظت اور اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 کر کے ٹرٹی اور بنام میں ان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 کیا تھا اور بقیا اس کا کیا تھا وہ بلا معاوضہ مدعی علیہ اس کے فائدہ
 کیلئے ایسا نہیں کرے مگر یہ کہ ہے کہ پہلا عدالت کا کامیاب تھا ہے
 اب اگر سجاد سہا سہ کے سوال میں غور کیا جائے تو ان کے اس کے اس کے
 ہے کہ وہ ابتدائی مالک کو کسی یہ جس تیار سے مدعی کی سہا سہ ہے
 کہ رہے لگی تھی ایسی حوالہ سے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 (۱۱) لالانی سے جب مالک کو اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 تھا ان کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 (۱۱) سہا سہ کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے
 مرافعہ کا جو کسی عدالت میں رکھا گیا تھا کہ اس کے اس کے اس کے اس کے

صفحہ ۱۱۱

گویا موائی ہو گا
نام
ماہرین
اند

جانبہ اول پر بعض رقوم کیلئے ایک مراحہ عمل کیا ہے اور ادائی میں
تصور ہونے پر نظام کی یہ ایسی ہی ہے (ڈگری میں اس تاریخ
کی صراحت نہیں کی گئی ہے جس ملک کہ انکو ادا کر دیا جائے ہے۔
مدعی علیہا نمبر ۱۳۰ کے خلاف ایک ذاتی ڈگری اور خانہ الی
مائد اول کے خلاف مدعی علیہ نمبر ۱ کے بلوں کی مدعی علیہا نمبر
۱۳۱ کے خلاف مستدعوہ مائد اول کے نظام کے بعد جو وصول
تھا یا کیلئے ایک ڈگری دیر مدعی علیہ نمبر ۱۳ کے خلاف مسلخ لے
کیلئے ایک ذاتی ڈگری جو رقم مدعی علیہ نمبر ۱۳ کے ہاتھ میں
۲۲ گزٹ ۱۳۱ کے کواد کیلئے قلمی نظام کی اور تاریخ ارجاع دعوے
نیک اسپرود لایا مدعی اور مدعی علیہ نمبر ۱۳ نے مراحہ کیا ہے۔
یادداشت عدالت میں جو مراحہ علیہ نمبر ۱۳ نے پیش کی
مدعی کے مقدمہ کی بنیاد پر نہ کی گئی ہے اور اس لئے اسکی
پہلے سماعت کی گئی ہے۔ عدالت کے کی ڈگری کے خلاف دو اہم
اعتراضات یہ ہیں (۱) یہ کہ وہ رقوم مدعی نے ادا کی تھیں
اس سے بالا راہ حورانی طرف سے ادا کی تھیں اور ان سے
اس کے مواضع پانچ نسبت کوئی قانونی ذمہ داری پیدا نہیں
ہوئی (۲) یہ کہ دعوے منقضی الیحد ہے۔

ہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ وہ ایسے نقصان کی مانتہ ذمہ دار ہو گا جو اس
سے ثانی کے باعث پیدا ہو چکا ہے کہ وہ مدعی علیہ نمبر ۱۳ سے
مائل کرے اور وہ اسکو مدعی علیہ نمبر ۱ کی حقیقت کے تقاضے سے
اطلاع دے کیلئے کافی تھی اس کے بعد وہ ایسا وعدہ نہیں پیش
کر سکتا کہ وہ خریدار ایک نیت بلا اطلاع ہے لیکن گو مدعی کی
سریداری کسی شخص اجنبی کا ایسا فعل ہے تھا جو نیک نیتی پر مبنی
ہو کر یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ جب وہ مدعی علیہ نمبر ۱۳ سے مواضع حاصل
کر چکا تھا تو جو رقوم اس نے ابتدائی بانے کے دائیں کی گرفت
جانبہ اول کو محفوظ رکھنے کیلئے ادا کی تھیں وہ ایک مبنی سے ادا نہیں
کی گئی تھیں بالخصوص وہ رقوم جو اس وقت ادا کی گئی تھیں جب عدالت
ابتدائی میں اسکی حقیقت ثابت ہو چکی تھی انکی خریداری اس میں
تک نہیں کہ اسے قطع کی گئی تھی جان بوجھ کر اس نے
اسے مواضع کو روری کاغذ میں تبدیل کر لیا حوالہ اٹھا یا ایکس کو
لینے کے بعد مدعی علیہ نمبر ۱ کے ساتھ ایسے معاہدہ کی شرائط کا
باندہ تھا اور احکام صدر عدلہ ۱۵۵۵ھ میں قانون انتقال جہاد
کی رو سے وہ اس رقوم کو ادا کر چکا یا باندہ تھا ان رقوم کے ادا کرنے
میں جکی ادائی کا، مدعی علیہ نمبر ۱ قانونا مستحق تھا انکی غرض متعلق
تھی جب اس لفظ کا ہدایت ہی وسیع مفہوم یا احاطہ ہر نمبر ۱۹
قانون اہل ذمہ تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اسے
سام سامی راقم میں (۲۰) سے الفاظ غرض کا متعلق ہوا
کی وسیع تعبیر جائز آتی ہے

خواہ اس کے اس ارادہ کیلئے کچھ ہی کہا جائے کہ وہ
لئے جائز یا جائز نہ ہو اس سے مدعی علیہ نمبر ۱ جانبہ اول میں مائل کرے
جو مدعی علیہ نمبر ۱ کے بھائی کی جانبہ اول کے متعلق تھیں جسکو انکی
سابق میں خرید تھا جس معصوم زید زید لعل سارو ڈیو جمع ہے

معدہ اندائی ہر اہم مستدعوہ میں مدعی علیہ نمبر ۱
ایک نمبر ۱۳ کے خلاف ایک ذاتی ڈگری کی ذمہ داری ہے، مراحہ جس نے
۱۳۱ کے خلاف ایک ڈگری کی ذمہ داری ہے، مراحہ جس نے
تھی وہ ایک راقم سامعہ تھا اور اسے جی نافذ ہیں جو تھی
مدعی کو ادا نہ ہوا، ا فصل ۲۰ کے طور پر مائد کرنی ہے
و تاویر ماحول کب لوٹتے ہو، مدعی علیہ نمبر ۱۳، منشی مشنہ ۱۹ کو
مدعی کو بھیجا تھا جی رو سے اسکو یہ کیا تھا کہ یہ مدعی علیہ نمبر ۱
کے حق میں ہو تھی یا نہ ہو نام ذوالفصل تھا تھی اور اسپرود لایا

| | | |
|--|---|---|
| <p>پانچویں نسبت اس کے دعوے کا جو اس نے مدعی علیہ کیلئے ادا کیے تھے علیحدہ تصدیق ہونا چاہیے اور علی سبیل الدل طریقہ سے وہ ہرگز کی ادائیگی کی تاریخ ہے آخری ادائیگی ۲۶ نومبر ۱۹۱۲ء کو کی گئی تھی۔</p> | <p>ڈگری جسکی مارا سی سے مراد کیا گیا تھا اسدو سٹامس کمال رکھی جہاں اسدو کے محسوب ہونے میں کرنی نہیں پڑتا جبکہ سٹامس راشدائی ڈگری کی تاریخ سے کیا گیا ہو فیس کی اغراض کیلئے ۸۲۵۰۰ اناؤں میں اساعت میں خاص طور پر یہ صحت کی گئی ہے کہ عدالت مراد کی تعلیم ڈگری نامہ آخر میں دیکھی جائے اور فیصلہ دینا تھا شاہی امین شاہی اہل (۳۱۱) میں ایک فصل کی درخواست پر نو کی گئی تھی کہ اس سے روٹھا اور نام حیا سامی لے لے (۵) کا تصدیق حکم جدید</p> | <p>مدعی کا
نام
یہی تھا
اس</p> |
| <p>اردو ناچلا مام راما سامی (۳۱۱) اور صاحبہ زمرہ سید بنام دیکھا (۱۲) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پٹنہ گیدہ باشتری جو معاہدہ جبری شدہ کی بنا پر قبضہ حاصل کرے اور بنو میں اس کے پٹنہ دہندہ یا بالغ کو حقیقت حاصل نہ ہو تھی وجہ سے بیدل کر دیا جائے تو وہ اپنی بیدلی کی تاریخ سے ۱۱۵۰ کے مجموعہ چھ سال کی میعاد کے فصل تنصیف کی حقیقت کی خلاف ورزی کی مابینہ راجہ کا دعوے کے لئے کیلئے رکھتا ہے لیکن اگر ابتدا ہی سے باطل کر اسی حقیقت حاصل نہ ہوتی جسکو وہ نقل کرتا اور رستری قبضہ نہ پائے تو معاہدہ یا مام راجہ کو بالا (۱۰) میں ٹکس پیشاگری اور کی اس کے مطابق آغا میعاد سہاحت کی تاریخ سے کی جائے ہوتی ہے موجودہ دعوے سے ابتدا کی ڈگری پر طبق مراد منسوج ہو جائیگی وہ سے مدعی کی بیدلی کے حوالہ ۱۹۱۱ء کے واقع ہوئی تھی ۱۶ سال کے اندر رجوع کیا گیا تھا</p> | <p>میں سید نام بہت چن لال چوہدری (حکمران سید) (۱۱) میں پریمی کو نقل کا فیصلہ اس ملک میں طبع ہونے سے قبل کیا گیا تھا اور اسکی تقلید نہیں لیا جاسکتی جس حد تک کہ اس اس بدل سے مختلف اصول درج کیا گیا ہے جو عدالت اعلیٰ نے قرار دیا تھا یہی حال راجہ گویا بنام ترہنہ مال تھیرن (۱۲) محمد علی شریف بنام راجہ دیکھا پتی راجہ (۲۱) کا ہے جو سرور تھا اور نام حیا سامی لے لے اس کے لئے کا تھا جس میں سید نام بہت چن لال چوہدری (حکمران سید) (۱۱) کی تقلید کی گئی تھی۔ میں اس طریقہ سے تجویز کرتا ہوں جو طریقہ جو لے لے لے ہمارے ہاں کلمات تمام ہنواں مندر (۱۶) میں اختیار کیا تھا اور دو علی بل اسدل عدالت میں سے ہر دہ پر عور کرتا ہوں جب یہ امر متنبہ ہے کہ انیس سے کوئی مدد و اوقات مقدمہ سے زیادہ متعلق ہے</p> | <p>مدعی کا
نام
یہی تھا
اس</p> |
| <p>لیکن جہاں تک کہ مدعی علیہ نمبر کا تعلق ہے یہ دعوہ بہ ہر حال کیلئے یا زور میں کی دایسی کیلئے نہیں ہے اور ایسا دعوہ ہونے کیلئے مدعی اور مدعی علیہ نمبر کے ہیں معاہدہ کا کوئی تعلق نہیں ہے آخر کار یہ کوشش کی گئی ہے کہ مدعی کے مقدمہ کو مد ۱۳۲ کے تحت لایا جائے جسکی رو سے ۱۲ سال کی مدت اس تاریخ سے دی گئی ہے جبکہ وہ رقم جسکا بار غیر منقولہ جائیداد پر تھا واجب الادا رہی تھی لیکن مدعی مدعوہ جائیداد کا کوئی کفالتہ دار نہیں ہے اگر وہ قابض تھا اور وہ حقیقی مالک کے دعوے پر بیدل کئے</p> | <p>موجودہ مقدمہ میں خواہ موزوں مد ۹ ہو جو اس رقم کے مدادی سے متعلق ہوتی ہے جو اس بدل کی بنا پر ادا کی گئی تھی جو بعد میں ساقط ہو جائے یا خواہ ۱۲ متعلق ہوتی ہو ہر صورت میں میعاد سہاحت صرف تین سال کی ہے اور پہلی صورت میں آغاز کی تاریخ سہارنپٹ کورٹ کے فیصلہ (دستاویز ح) مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء کی تاریخ سے جسکی رو سے مدعی کا دعوہ جو قبضہ کیلئے تھا اس لئے کے اظہار کے ساتھ جاری کیا گیا تھا کہ ان قرضہ ہات کامعاوضہ</p> | <p>مدعی کا
نام
یہی تھا
اس</p> |

| | |
|--|--|
| <p>وہ اشخاص کہ جسے جس جوائن نم کی ادائی کے یا بدھوئے
 دلائل کو واضح کر کے کیلئے حیدر واقعات صریح ہیں و تاویل کے
 محکم ۲۳ جلدی چھ ۱۹۱۹ء کو اور و تاویل کی گئیں ۲۲ راکسٹ ۱۹۱۹ء
 کو گئی تھی و تاویل ۲۳ جلدی چھ ۱۹۱۹ء میں بھی کا حوالہ (جوائن) (مدرسہ)
 دعوے کی لیسہ جی و تاویل کے طریقہ کی ہے ۲۲ جلدی چھ ۱۹۱۹ء کو
 وار کیا گیا ہے اور کہیں نہ کہ کو جصلہ ۲۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 مراجعہ کا حصہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۹۱۹ء کو ہوا تھا مراجعہ تالی میں ہائیکرٹ
 کا فیصلہ ۱۴ صوری شش ۱۹۱۹ء کو صادر کیا گیا تھا اور ہوا مقدمہ میں
 حوضی دعوے کا روبرو ۱۹۱۹ء میں کو پیش ہوا تھا
 ۱۰ ہائیکرٹ کے سامنے شہر میرا سا کو یا لاہمار سے بیعت آیا
 ہے کہ دعوے کا قانون و تاویل کی رو سے میں دعوے
 اور یہ کہ اگر دعوے متعلق قرار یجائے تو بھی دعوے کی طبیعت نفسی الیہا کو
 مدعی نے جسے اہل طریقہ سے دعوے کی نہیں بلکہ جسے الیہا کو
 ماعت صبح ۲۱ صوری شش ۱۹۱۹ء کو (ملاحظہ ہو و تاویل و
 ملاحظہ کی اسے اسی تاریخ کو ملاحظہ ہو و تاویل ۱۱ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 شش ۱۹۱۹ء کو لاہور و تاویل ملاحظہ ہو ۲۳ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 ہو و تاویل ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو ملاحظہ ہو و تاویل ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 ۲۱ صوری شش ۱۹۱۹ء کو ملاحظہ ہو و تاویل ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 مبارک دینٹ جج نے یہ قرار دیا ہے کہ دعوے کا حوالہ اس سے
 منقسی الیہا نہیں ہے کہ صیاد صرف مراجعہ تالی میں ہوا و و و و و
 فیصلہ کی تاریخ سے حسب ہر لی و روع ۱۹۱۹ء میں یہ قرار دیا ہے
 حکم جدید بنام پر چنی چند لال چوہدری (جوائن) مید (۱۱) میں
 محکم عالیہ نظام پر پری کوئل نے یہ قرار دیا ہے کہ صیاد ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 محسوب ہوئی و روع ہوئی تھی جسکی رو سے مدعی کو اس بدل
 چھوڑ کر دیا گیا تھا جو اس نے دیا یا اور کیا تھا اگر حکام عالیہ تمام کی ہر</p> | <p>سات یا اٹھ ما قبل اس مقدمے کے متعلق حال بھی کہ و تاویل
 ایک برسے نام سے تھی اس کے بعد کی و تاویل و تاویل کے دعوے
 گئی ہے یہ مدعی کی و تاویل سے مدعی نے ہائیکرٹ میں ایک مراجعہ
 نامی دعوے کیا و تاویل ۱۹۱۹ء کو و تاویل کے خارج کیا گیا تھا
 مدعی نے اس دعوے میں ان بعض رقم کی بارافت کیلئے دعوے
 کیا ہے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس نے جائیداد کی کٹافوں کی
 بمباری کیلئے ادائیگی میں اور ان مدت کے متعلق اس نے جائیداد میں
 عرضی دعوے و تاویل قائم کر کے استدعا کی ہے۔
 مبارک دینٹ جج نے مدعی کی سختی میں اس کے دعوے کے ایک سے
 حیدر کو اس کے ہائیکرٹ کی ہے اور یا قیام نہ جائیداد کی نسبت دعوے
 مانع کو ہے مراجعہ ۱۲ صوری شش ۱۹۱۹ء کو ایک باب سے ہے جس نے لایا
 مانع کہ متعلق اس کے خلاف لگاری صادر کیے جانے میں اعتراض
 کیا ہے مراجعہ ۲۱ صوری شش ۱۹۱۹ء کو مدعی کی جانب سے ہے جس نے مبارک دینٹ جج
 کی دگری کے اس حصہ کے خلاف مانع کیا ہے جس کی رو سے اس کے
 دعوے کا ایک جرم دنا منظور کیا گیا ہے
 راجہ علیہ لکھا یا و تاویل و تاویل اس کی و تاویل سے
 ہوئے جس کے خلاف ان دعوے کے متعلق صادر کی گئی تھی جسکی نسبت یہ لایا
 کہ اس کا حوالہ ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو ہوا و تاویل ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو
 یہ دعوے ان مراجعہ میں اصلی سوال اس دعوے کی بابتہ جائیداد
 مدارجہ صریح دعوے کی و تاویل سے ہے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا
 (جوائن) میں نے جائیداد کے مراجعہ و تاویل کی میان کیلئے اور کیا تھا اسلئے
 یا و تاویل و تاویل کی نیلے سماعت گئی تھی اس سوال کا نہ صیاد
 اساتیر ۱۰ صوری شش ۱۹۱۹ء کو مدعی اس مقدمے کی بابتہ دعوے کو نہ کیا متعلق
 ہے اس نے جائیداد کے مراجعہ و تاویل کی میان کیلئے اور کیا تھا اسلئے
 دعوے کے حالات کا حوالہ صیاد دعوے کا کیا ہے جب کا وہ متعلق ہوگا اور</p> |
|--|--|

ممدہ محمد عہدہ ۱۰۰ کے خلق کی تھی مامی علیہ السلام نے جو اہل باطن میں
عربی ہوئے مدعی کے حق میں دستاویز کی رو سے ۱۲ (۱۲) اس
کے لیے تھیں مدعی نے ایک کو مقدمہ فرما دیا ۱۹۹۹ء تک مکمل
انکوائری یہ بیان کیا کہ مدعی علیہ السلام نے مدعی نے ۱۹۹۹ء تک مکمل
کی کاست کی تھی اور یہ کہ اسکو اس جہان اور ہفتہ سالہ حیات
کے حق میں مدعی علیہ السلام نے دستاویز کی رو سے مدعی کی تھی اور
ایک حکم امتناعی کی استعاضی تاکہ مدعی علیہ السلام کو حاضری نہ کرے یا
اس کے قصص پر دست امداری کرے رو کا سالہ ۱۰۰ (۱۰۰) مدعی
۱۲ (۱۲) دسمبر ۱۹۹۹ء کو دائر کیا گیا تھا اور اس کی فراہمی اس مقدمہ میں
دستاور کے طور پر کی گئی ہے۔ مگر وہ بالا مقدمہ کے مدعی علیہ السلام کو
مدعی علیہ السلام پر یہ جواب دہی کی تھی کہ یہ جو کو یا لا اسکا کے حق میں
عمل میں آئی تھی جو یہاں مدعی علیہ السلام پر اسے برائے نام سے مدعی
یہ کہ اسکو نافذ نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ کو یا لا اسکا جہان مدعی کو
بیج کرنا سختی نہ تھا اور مدعی نے اسکو اس علم کے ساتھ حریدا تھا کہ
دستاویز الہامیہ سے ایک ایسا معاملہ تھا کہ کو یا لا اسکا
کرنا مقصود نہ تھا اور اسکی نسبت صرف یہ مقصود تھا کہ مدعی علیہ السلام
کے اہل باطن ایک میر ہو ڈیٹا کے مقدمہ میں مدعی علیہ السلام
کے دعوے میں ڈگری صادر کی اور دائرہ کار دہا کر لیا تھا
حقیقی تھا اور یہ کہ مدعی کو دستاویز اسکا ہر سالہ
ہو گئی تھی اور یہ کہ مدعی کو قبضہ حوالہ کیا جاسکتا ہے اس کے فیصلہ
کی تائید ہی دستاویز کے طور پر کی گئی ہے مگر ہفتہ سالہ
حج تیرہ جانی نے یہ قرار دیا کہ دستاویز الہامیہ سے مدعی علیہ السلام
جسکا ان کا مقصود نہ تھا اور اسکو دہا کر لیا گیا تھا اور یہ کہ
مدعی علیہ السلام کو ہر ممدہ محمد عہدہ ۱۰۰ کے دستاویز کے ہر
باہر اس طرح کے خدایہ نہیں ہوا اسکو دستاویز کے تائید

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲

اور یہ کہ اس شخصان اور اخراجات وغیرہ کا وہ وار ہونا چاہیے جو ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے برداشت کر لے چکے ہوں۔ اس حکم کے ساتھ جو تیار ہوئے کسی رو سے حاصل ہوا تھا مدعی نے جاننا دیکھ کر عرضی دعویٰ و تنازعہ کی رو سے ۲۲ گز گشت ۱۹ گز کو خریدی تھی۔ عدالت نے سمجھا کہ وہ بدو اپنی تہارت میں مدعی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس کو لوٹس و تنازعہ ۲۲ گز اس تاریخ کے بعد موقوف و بدل ہوئی تھی جب اس نے و تنازعہ کی رو سے جاننا خریدی تھی یہ کہ اس نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا تھا یہ کہ وہ یہ جاننا تھا کہ اس کا تابع مدعی علیہ سزا جاننا اور پر قبضہ میں نہ تھا اور یہ کہ علیہ سزا جاننا اور پر قبضہ تھا۔ اسی صورت میں بغیر کسی خطرہ کے یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ مدعی کو تعبیری یا مریجہ لوٹس ان کا حالانکہ جو تنازعہ و تلف کی تکمیل کے وقت موجود تھے اور ان حالات کا حاصل تھا جو اس کے قبل یا بعد واقع ہوئے تھے جب کہ کسی شخص تحقیقات نہ کرے یا بالارادہ تحقیقات کرے سے گزرتے ہوئے تو کیا لڑی یہ قیاس کرتا ہے کہ اس کو ان تمام واقعات کا علم تھا جو اس تحقیقات سے جو تکلیف دہ تھے اس کی طبی و وضع ہو جاتے ان حالات میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سمجھنا نہیں سکتی کہ مدعی خریداری کیا نہایت ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ سب سے پہلے بیان کیا تھا یہ تھا کہ جائیداد سند رجوعی دعویٰ جائز یا ناجائز ذریعہ سے حاصل کرے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی نے مبلغ ۵۰۰ میں جائیداد خریدی تھی اور جائیداد کے بعض واقعہ جات کو بیباق کر لیا تھا کہ کیا تھا جن کو بیباق کر لیا تھا مدعی علیہ سزا نے و تنازعہ و تلف کی رو سے ذمہ لیا تھا۔ و تنازعہ کی بدلہ ہی ہے جو تنازعہ و تلف کا تھا اور اس میں بھی تہارت موجود ہے کہ مدعی ایسا نہیں ہے جو مقدمہ بازی کیا کرتا ہے اور وہ اور مدعی علیہ سزا اور کیا

شخص سب سے پہلے ۱۹ گز کو خریدتا ہے کہ عدالت نے موسیٰ ملائی اسکا لکھ کر لے کے عادی تھے۔ اسی مالک برہمنی کی نسبت یہ ہیں قرار تھام دامہ اسکا کہ اس نے مدعی علیہ سزا کے ساتھ کے لئے جاننا کی کاروبار چھی اور اسے تبدیل سے حفاظت کر سکی عرض میں لوی رقم یکا سنی ہے اور اس کی نہیں اس کی طرف ایک عرض بہ معلوم ہوتی ہے کہ جائیداد جاننا و نا لکھ سے جاننا و سند رجوعی کے معلوم ہوتے ہیں کہ سب سے پہلے رقم کے متعلق دعویٰ کر سکی عرض میں سے جاننا و گئے سوانذہ حالت کی بیباق کے لئے اور اس کی طبی مدعی کو یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ نقل لکھ نہ تھا اور یہ کہ اس نے خواہ مخواہ رقم اور ایس کی نہیں اس پر یہ ظاہر کر لیا کہ ثابت تھی کے ساتھ جاننا ہے کہ وہ ایک نسبت تھا اور میں یہ قرار دیتے کے لئے آمادہ نہیں ہوں کہ اس نے یہ رقم نکالنے کے ساتھ اس کی نہیں سبب مالدار اور و سبب مالدار یوڈ و ۲۲ گز اس سے بھٹ کا تائید کی عرض میں سے دیا گیا تھا کہ مدعی کو خریداری کیا نہ تھا مگر وہ اس رقم کی ادائیگی کا حق تھا جو اس نے کارروائی تبدیل سے جاننا کی جاننا کر لیا صرف کی تھی۔ اس مقدمہ کے واقعات موجود۔ مقدمہ کے واقعات کے مشابہت میں ملال الفانے یہ قرار لیا تھا کہ وہ فی جاننا و گز کو بیع کر لیا اور اسکے بعد اس نے وہ جاننا اور ایس کے ساتھ انتقال یا بعد کی رو سے دیکھے جس میں کہ رقم حاصل کر لے لے بیع کی بیع مامہ یہ بیعت کی تاریخ وہی کر دی اور اس کے بعد اس کا کیا جو بیک کے حق میں تھا۔ و نقل جھول لے یہ اس کے ہے۔ اس واقعہ میں ہم ایسا کوئی امر میں یا ذہن را را دانی کے جائز پڑتا ہے جو اس میں شک نہیں مدعی نے جو دینے و لینے کی تقویت کی عرض میں کی تھی۔ اپنے عیال میں قتل کی تاریخ سے کر سنے میں مدعی کا عمل بھی اپنی حقیقت کی تائید

مدنی کیلئے یہ ستر مرنگی مایہ آسکارسے بخت گاہے کہ اسنے مرنگی سے
 امانا اور کے لوص مواخرہ مبات اور اسنے میں جو مدنی علیہ بحر لسنے نام نہ تھے اور
 اسلئے اور اسنے کو کٹی اسکا حق تھے کہ اسکو اس سجاد اومند چر عرضی آتو
 کی کہ الدن سے روم را لے جایں بکواس سے اور سے بکدوشی اولانی
 اکی کشت پیسہ کہ گو دناز الف ایک بر لے نام رہ تھی جبکا نام دکر مقرر
 اور تھا بار د اس کے دستاویز بختی معاطع تھا گو اسکو دستاویز الہا کی نصیت

حقیقی معاملات سے ادا کی گئی، جو وہ پہلے کہ فرم دینے سے پہلے
کی گئی تھیں۔ دہائی سال بنام دارا شاہی سال ۱۰۴۰ میں شہر سے تیار کر
چیلر میں بیٹھے یہ قرار دیا تھا کہ سر پلر کے پائے سے جو کی بنا ہاں کی گئی
ہے ایسی جائزہ دینے کے لئے جس کو وہ دیکھنا چاہتے تھے وہیں لکھنے والی کی
حالت کو سمجھنا اپنے پیچھے کے وقت ان رقوم کو اس میں لکھنا تھا
اس لئے دیکھنے کی جائزہ دینے کے لئے وہاں کی دیکھنے کے لئے وہاں
کی تھیں۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک سال وائٹ کی سہائے دوسرے سال
کو قائم کر لیا اصول نقل ایسا شخص جس کا یہ صورت سے متعلق
تھا اس مقدمہ میں ایک وائٹ کی بجائے دوسرے وائٹ کو قائم
کرنے کے اس اصول میں برکٹ پر غور کر لیا کہ ضرورت نہیں ہے کہ وہ لکھ
میں یہ سہائے نہیں کی ہے کہ وہ مقرر کے قائم کے مقرر کے قائم ہے
اس کا دعویٰ صرف یہ ہے کہ وہ ان رقوم کو اس پائے کا جو اس کا
دیکھنے والے ان رقوم کے لئے جائزہ دینے کے لئے تھا اس کا دعویٰ اس
رہائے باہر اس کی رام میں دہائی میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ
کی ادائیگی ایک ہی تعلق کے شہری نے اس دعویٰ میں عدالت کی
کے فیصلہ کے بعد کہ وہ اپنی جو قائم نہیں دے دی تھی یہاں کی شہر کے لئے
رجوع کیا تھا جس کے موجب یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہاں کا جائزہ دینے
اس ارفاق کے دوران میں جو دعویٰ تشریحی سیلام نے نہیں بلکہ نہیں
رجوع کیا تھا جس کی تحریک یہ بنام مذکور وقوع میں لایا گیا تھا بلکہ ادارہ
ادائیگی نہیں تھی کیونکہ وہ (دعویٰ) ایسا شخص ہے جس کو وہ وقت ان کے
کے مفہوم میں رقم کی ادائیگی سے تعلق ہے۔ یہاں ہی حقیقی عمل کی گئی
تھی اور تشریحی اس کا پابند بلکہ مستحق تھا کہ اس رقم کو ادا کر کے وہ
کو واجب الادائی جائزہ دینے اپنی غرض کی حفاظت کرے وہ نہیں کر سکتا
کہ حقیقت سے محروم ہو جائے اور وہ شخص جو جائزہ دینے کی نسبت مالی
حقیقت کہتا تھا بصورتی اس شخص کو جو صرف ایک انصاف کی حقیقت

[illegible]

"اسی مابہ ملاقات کے بعد سربراہ ہائی کمیشن وینڈرلین -
 مہیا سنا مرقعہ طلبہ کے سربراہ محمد علی خان کو اس راج کمارت
 کے لیے طلبہ کے چار دفعہ ملاقات تھیں ان دعاوی سے پیدا ہونے والی
 جو دعویٰ نے بقایا لگان کے لئے کبالت لکھنؤ اور علی علیہم کے خلاف جمع
 کئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے خلاف مشہور کاؤ منفرہ ڈگری
 کی استدعا کی تھی۔ مدعی علیہم کے مورثوں نے عدالت ہندوستان
 میں ایک ڈگری حاصل کی جس کی رو سے ان کو امتحانی پٹہ گیندہ
 کے حقوق عطا کئے گئے تھے۔ اور عدالت ہندوستان نے لگان
 مقرر کیا تھا۔ لگان میں مختلف پٹہ گیندہ لگان کے مابین ایک
 مکمل تقسیم عمل کی گئی تھی۔ اس نتیجہ میں ہوا تھا کہ یہ تعلقداری محال
 و محالات ہے۔ یہ تقسیم کیا گیا تھا اور مزید علیہ ۳۰ یا ۴۰ پٹوں میں
 اس کی ذیلی تقسیم عمل کی گئی تھی۔ دونوں ماتحت عدالتوں
 نے تعلقداری کے حق میں پٹہ گیندہ لگان کی تمام حاجات کے خلاف ڈگری
 عطا کی ہے۔ اور ان کو مشہور کاؤ منفرہ ڈگری وار قرار دیا ہے۔ ان دفعہ
 میں یہ بہت سنگینی ہے کہ ڈگری ٹینک نہ تھی اس لئے کہ اس نے
 تعلقداری محال کی تقسیم پٹہ محالات اور پٹوں میں نظر انداز
 کر رکھی تھی۔ مرقعہ ملاقات کے بعد سربراہ ہائی کمیشن وینڈرلین -
 استدلال کیا ہے وہ ان کی حدید قائم کردہ محال میں مشہور کاؤ منفرہ

[illegible]

دری ستون پناہ تھانہ کی یا کسی پناہ - ڈاکٹر فرسٹ ہسپتال
پرنسپل کے لئے وفات ۱۹۱۱ء -

ڈاکٹر فرسٹ ہسپتال کے کسی کو طیارہ مارا گیا اور وہ مارا گیا تھا
اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور شخص بھی مارا گیا تھا اور اس کی
خوارگی کی جا رہی تھی۔ یہی حال ایک اور شخص کا تھا اور اس کے
گھر کے سامنے حملہ کیا گیا اور وہ مارا گیا تھا اور اس کے
گھر کے سامنے حملہ کیا گیا اور وہ مارا گیا تھا اور اس کے
گھر کے سامنے حملہ کیا گیا اور وہ مارا گیا تھا اور اس کے
گھر کے سامنے حملہ کیا گیا اور وہ مارا گیا تھا اور اس کے
گھر کے سامنے حملہ کیا گیا اور وہ مارا گیا تھا اور اس کے

قرارداد کیا دے گا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔

اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔
اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ اس وقت اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔

نی بنا رہی حکم صدر اور قسطنطنیہ میں جگہ کیا موجود
۱۹۱۲ء -

جانب مغرب میں انجمن خاندان - سرزاس - سسٹنہ - اس میں
موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

موجود فریق شانی - سسٹنہ - دیال
موجود ایک درخت سستہ ۱۹۱۲ء قانون عدالتی مطالبات

مکتوبات
بنام
بازتاب
(۱۰۰)

صحیح نہیں ہو سکتی تھی جو قدیم قانون مالگزار کی او وہ ہائے سر
میں ان محالوں کی ایک قسم کے متعلق وجہ تھی۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں
کہ احکام میں رجوع ایک طے شدہ لائن اور مسٹر لٹل سے کیے گئے
کی وجہ سے علاوہ کسی دوسرے کو ہیکل کی بجائے تھے اس کا نتیجہ
کرتے ہوئے مراد ہوتے ہیں وہ ۱۰ ایکٹ یا پھر مزید ایکٹ
یہ کہ تمہارا کہنا ہے کہ جس کو لگان واجب الادا تھا وہ مراد
پیش اس کے ساتھ ان مختلف حصوں میں لگان کی تقسیم
کی نسبت سے مراد اس کی کیا سکتا تھا۔ یہیں عمل تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ
حکم موجودہ ایکٹ میں ترک کیا گیا ہے اور وہ ایک غرض کے ساتھ
ترک کیا گیا ہو گا۔ موجودہ ایکٹ میں حصہ یہ صحت کی گئی ہے کہ
تمام شرائط کا تصفیہ بنیاب کلکٹ ہو گا اس میں اس شخص کے
اعترافات کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے جس کو لگان واجب الادا
ہو۔ یہی حالتیں ہیں یہ ظاہر ہو گا کہ جدید قانون میں یہ ظاہر کرنے
کا کوئی نشتہ نہ تھا کہ ایسے اعتراضات کئے جاسکتے تھے۔
مرافقہ کی ایک دوسری وجہ ہے کہ مرافقان بعض طور پر
میں اس لگان کے لئے و موہا بنائے گئے ہیں جو ان کے
پیشہ و ان حقیقت کے زمانہ میں واجب الادا ہو گیا
تھا۔ اس امر پر دوسرا دیا گیا ہے کہ وہ اس لگان کے لئے
ان کی تہذیب و قوم کی حالت کا ذمہ دار سمجھے جاسکتے تھے جو
ان کے پیشہ و ان حقیقت سے حاصل ہوئی تھیں اور یہ
بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی استہانت موجود
ہو کہ ان کے قبضہ میں کوئی رقوم موجود ہیں۔
لکین میں یہ قرار دیتا ہوں کہ مرافقان کی جانب سے کیا
عدالتوں میں کوئی صریح پلٹنگ اس مضمون کی نہیں تھی
کی گئی تھی کہ وہ اس بنا پر ذمہ دار نہ تھے۔ اگر انہوں نے

یہ عرض کرنا تھا کہ عدالتوں میں پیش کیا تھا تو یہ غلط
ہے کہ عدالت ابتدائی اس مضمون کی تفتیش قائم کرتی کہ آیا
ان کے قبضہ میں رقوم ہو سکتی تھیں کہ واقعہ ہوا تھا وہ یہ
تھا کہ مدعی نے اپنی عرضی دعویٰ کیپوٹ کے لحاظ سے مرتب
کرتے ہوئے بطور مدعی علیہم کے بعض ایسے اشخاص کو داخل
کیا تھا جو نہ ہو چکے تھے۔ اپنے اس عمل سے آگاہ ہوئے
اس لئے ان کے جانشینوں کے نام درج کر لئے۔ اگر جانشینوں
کی خواہش یہ عدالت میں کر سکتی تھی کہ وہ ان رقوم مکان کی بات
ذمہ دار نہ تھے جو ان کے پیشہ و ان کے زمانہ میں ہوا تھا
نہیں تھیں تو انہوں نے صراحتاً اس واقعہ کی جواب دہی
کی ہوتی۔ جس امر کے متعلق انہوں نے اعتراض کیا تھا
وہ بطور مدعی علیہم کے ایسے اشخاص کا اشتمال تھا جو نہ
ہو گئے تھے اور یہ نقل ان کے ناموں کے قائم کرنے سے
رفع ہو جاتا ہے۔

سندرج بالا وجہ سے میں یہ چار مرافعات مندرجہ
حاج کرنا ہوں۔ مرافعات خارجہ کے لئے۔

ہائیکورٹ پٹنہ

نگرانی دلوانی

نمبر مقدمہ ۱۹۲۱ء منصفہ ۱۲ جون ۱۹۲۱ء

باجلاس مسٹر جسٹس فاسٹر

ایٹ انڈین ریپبلکین پریس ہماہم کٹی سکینڈ اس گورنمنٹ
یکسٹریورڈی ہیکل لٹل۔ اس۔ مدعیین۔ مرقی مخالف
پلٹنگ۔ عدم حوالگی مال کی بابت معاوضہ کے لئے بلو
تہذیب کے خلاف دعویٰ۔ دستاویز براخضر سفر جواب دعویٰ
گم شدگی کی جواب دہی کرنیں تصور۔ قیاس۔ گم شدگی آیا

تاریخ
(۱۱۱۱)

۱۰۰

سرافس فوجی

مجلس عمومی در روز ۱۹۱۲ در شهر تهران
 با حضور آقایان: ...
 ...

یہ کہ گویا گواہ ہے کہ یہ سب سب سے پہلے دیکھ کر اس کا شہاد
کی تردید کی گئی اور یہ کہ اس کے لئے جیسا کہ ہے۔ بلکہ یہ کہ اس کا
کے اس قدر عذر کا۔ ان کی بات کا اس کو یار نہیں کیا جاتا
تاکہ انھوں نے اس کی رائے کو کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
زیر ارادہ ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کہ اس کے لئے
تفصیل سے اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
سنگینہ اور اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
سہم جو ہو گئی کی شہاد اور اس کے لئے کہ اس کے لئے
یہ قرار دینے پر آمادہ نہ تھے کہ یہ عذر ہم موجود کی تاہم تھا یہ
قرار دیا کہ بعض واقعات موجود تھے جن کی وجہ سے اس کو نا منظور
کرنا دشوار ہو جاتا تھا اور یہ خیال کیا کہ گواہان ہدف کی گواہان
استغاثہ کے مقابل میں دیا وہ قابل اعتبار تھے یہ بھی کیا جاتا
ہے کہ ذیل علم شناسی کے لئے اپنے نتیجہ میں کسی مقام پر ملزومین
کے اس جواب کا ذکر نہیں کیا ہے کہ مہربان کو اس کا علی علی
ہوئی تھی۔ یہ جواب سہماۃ دنا کی جہ میں ملتا ہے۔

سہماۃ دنا کے لئے یہ سوال کیا گیا کہ اس کے
ظہور کے لئے یہ نہیں کیا تھا کہ اس کے اور اس کے ساتھ کہ یہاں کی
کے مابین کوئی ناجائز تعلق تھا اور اس کے شہر اور اس کے
مابین کوئی لڑائی ہوئی تھی۔ ان دونوں امور سے اس نے
انکار کیا تھا۔ اس اظہار میں جو محشر سب سے دیکھ کر اس کے لئے
یا گیا تھا کیا پر شہاد صرف ایک ہی تھا جس نے مہربان کی
تعلق جو اب پیش کیا تھا۔ حاد و نا تھا جسے محض یہ بیان کیا
تھا کہ وہ رات کے وقت ہلاک کر دیا گیا تھا۔ دوسرے دو ملزومین
نے یہ بیان کیا کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ مہربان کی طرح انہی کیا
یا تھا۔ مستن جج کے روبرو انھوں نے ان بیانات میں کوئی اضافہ

نہیں کیا جو محشر سب سے دیکھ کر اس کے لئے کہ اس کے لئے
کچھ بھی شہادت اس سے کیا گئی تھی اس میں پیش کی ہے کہ مہربان
کی موت اس کے اور گواہان کی گئی کہ مابین دلالی ہونے کی وجہ سے
واقع ہوئی تھی۔ اگر عذر کیا ہے اسے تو ذیل علم شناسی کے لئے
ملزومین کی رات کی وجہ سے کہ گواہان تارک استغاثہ کی شہاد
میں بعض اختلافات۔ یہ غیر ملزومین ہیں جن کے باعث اس کو
استغاثہ کے بیان میں شہر پیدا کیا گیا تھا اور اس کے کسی جواب
کے معلوم کرنے کی وجہ سے اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
نا منظور کرنا جائز تھا تھا۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ذیل علم شناسی
کے ذہن میں یہ بات آئی تھی کہ اگر کارروائی استغاثہ کی رات
نا منظور کرنا مقصود تھا تو یہ لوگ اس کی زد ہو اور اس کے لئے
کو جو مفروضہ ہو چکی تھی اس کا کوئی دوسرا جواب نہ ہونا چاہیے
بیش ایسا کوئی جواب ہو جو اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
استغاثہ کو یہ چیز جو اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
کیا جائے۔ ملزومین کو یہ بھی چاہیے کہ وہ دینا عذر ہم موجود کی
شہادت کریں۔

اس مقدمہ میں تجویز کیا گیا کہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ
کہ ان وجوہ پر بائیل غور کیا جائے جسٹن جج نے شہادت
تائید استغاثہ پر اعتبار نہ کرنے کی سبب کی ہیں اور اس کے بعد
ان وجوہ پر غور کیا جائے جو اس عدالت میں ملزومین کے کوشش
لے پیش کی ہیں۔ آخری طریقہ ضروری ہے کہ اس عدالت میں
ملزومین کے کوشش نے ان وجوہ پر بہت زیادہ دہرایا ہے جو
جج نے شہادت کو نہ باور نہ کی تھی بلکہ ان دونوں وجوہ
اختیار کی ہیں۔ ان دونوں کی وجہ پر غور کرنے کے لئے یہ ہیں
کرنے کے قابل ہوں گے کہ ہماری رائے میں وہ واقعات کیا ہیں۔

ص ۱۳۳

ملک معظم
بنام
نور محمد
(اور وہ)

اس کی زوجہ مسماۃ دنا کچھ پانی لیکر کہتے ہیں، اکی ہی اور اس نے
اپنے تہہ سر کو سچا ہنسی کی کوشش کی لیکن اس کو ایک لڑکی کی ہار پر کی
جس کی وجہ سے اس کا منہ ٹوٹ گیا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ پھر
آفتاب کے تین گہری اندکاوہ آفہ سے جس سے تھک رہا تھا۔ ۲۰

جمع کے مراد وہ ہے اس مار پیٹا لوہن لڑکوں، ہم ہاتھ
سویچ ملی اور گردن لٹے دیکھا تھا جو کہیت نے تہہ ہر سوئی
چراغ تھے اور اس میں سے گردن لٹے حوسہ اسے ٹھار کا ہے جی
ہر سال کی ہے شہادت دی ہے۔ یہ ہی بیان کیا گیا ہے کہ
سٹیو پاسی بلدیو گد ریا رستم فقیر اور سچا ہر پاسی قریب جوار
کے کہ تہوں یا قریب۔ رستم ہوتے آئے اور انکی آمد کی وجہ سے
ملیریا ہوا کہ انہوں سے بلدیو اور جوار کا اظہار گواہوں

کی سیتیت سے آیا گیا ہے جب ملیریا شتر کی طرف بھاگ
گئے تھے تو ایک جاپانی فرہم کی گئی اور مہلوک مہربان کو اسکے
مرکان پر لے گئے جہاں وہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد موت ہو گیا۔

اس کے وقت ہونے کے پیش اس کا بہائی بیٹی تہا نہ اطلاع دینے
کے لئے دوڑا اور جہید ایہ کیدار سے ملا چہیدار چوکیدار شخص مجھ

کو کہنے کے لئے رات پور واپس آیا اور بعد میں جی سے جالا
بطی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مران کی موت کہ پڑی

کے کھینٹا جانے کی وجہ سے واقع ہوئی تھی۔ یہ رپورٹ بیٹی گنج
پولیس سٹیشن پر تین سات سے یہ بیان کی گئی تھی کیونکہ

راحت پور سے پولیس اسٹیشن کا فاصلہ دس میل ہے سب انسپٹر
پولیس موضع گوی میں جہاں متوفی رہتا تھا ساعت شام کو

پہنچا تھا۔ قتل جھگڑے ایک ماہ بعد تک ملزمین گرفتار نہیں کئے
گئے تھے۔ انکی گرفتاری ایک اور خواہش کے باعث ہوئی تھی جو

انھوں نے سب ڈویژنل انسپٹر دوئی کے روبرو دہریہ کو

میں کی تھی جس میں انھوں نے یہ شکایت کی تھی کہ مہلوک کے
رشتہ داروں نے ان پر جوٹا لرام لگا یا تھا۔ اور یہ کہ پولیس
ان کے خلاف جوٹا شہادت دیا گیا کہ وہی۔ جب رپورٹ
انسپٹر کو یہ درخواست وصول ہوئی تو ان اتھا جس کا چالان
روبرٹ میں ہوا تھا اور اس لئے انھوں نے محض یہ حکم دیا کہ پولیس
رپورٹ طلب کی جائے اور ملزمین گرفتار نہیں کئے گئے یہ فیصلہ
ہیں ہوتا کہ آیا وہ اس وقت حاضر تھے جب درخواست پیش
کی گئی تھی یا اسکو کسی مختار نے پیش کیا تھا۔

ذیل مکتبہ میں ملزمین کو حسب ذیل وجہ پر پڑی
ہے وجہ تحریک کے متعلق انھوں نے یہ قرار دیا ہے کہ مہلوک

اور اس کا بھائی ملزمین کے خلاف عداوت رکھنے کی بہت
زیادہ وجہ کہتے تھے یہ تھا ملہ اسکی برعکس حالت کے اور یہ کہ

پر صلہ کا عینہ موقع یعنی یہ کہ ملزمین نے اس سے یہ کہا تھا کہ
وہ ایک ایسے کہیت پر مل چلائے سے بار رہے جس سے ان کو

یعنی ملزمین کو کوئی تعلق تھا یہ وہ تھا شہادت کی طرف
انھوں نے یہ قرار دیا کہ جی کی ابتدا رپورٹ اور عدالت کی تہہ کیدار

شہادت کے مابین اختلافات تھے۔ انھوں نے یہی قرار دیا کہ
ابتدائی رپورٹ کرنے میں بہت زیادہ تاخیر ہوئی تھی۔ ان کو

نے وہ وجہ تسلیم نہیں کی جو مسماۃ دنا نے کہیت پر ہوئی تھی
بتلائی تھی۔ انھوں نے یہ قرار دیا کہ وجہ جو گواہ بلدیو نے کہیت

کے قریب ہوئی تھی بتلائی تھی صحیح نہیں ہو سکتی تھی یہ کہ گواہ جوار
نے اس مقام سے کچھ نہ دیکھا ہو گا جہاں اس نے یہ بیان کیا

تھا کہ وہ موجود تھا اور اس نے اپنی شہادت میں یہ بیان کیا
ظاہر کیا ہے یہ کہ اگر کچھ واقع ہوتا تو لڑکا گردن اس واقعہ

کے قبل ہوا کہ جاتا جو کچھ کہ اس نے بیان کیا تھا کہ اس نے یہ بیان

نور محمد

اخصوں نے اسکا نقلی استدعا کو بالکل نظر انداز کر کے کاشتہ کر دئے
 ہوئے پایا اور یہ ممکن ہے کہ وہ بہت زیادہ ناراض ہو سکوں۔
 یہ کہہ کر بہت ہی معمولی بات سے بڑے ہنگامے پیدا ہو سکتے ہیں
 جب فریقین کے تعلقات پائستیزی سے کشیدہ ہوں ہماری یہ رائے
 ہے کہ دو سڑکیا کی نسبت استغاثہ کے میان میں کوئی نا ممکن
 یا غیر غلب امر نہیں ہے گو یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ کبیت کی کاشت
 پر اعتراض کر دینی ملزمین کے پاس کوئی قوی وجہ نہ تھی۔
 گواہوں کی تنہا دلت کے متعلق سشن جج نے یہ اعتراض
 کیا ہے کہ چنی کے چنی کے اطہار میں ایسے اختلافات موجود ہیں جن کا ابتدائی
 رپورٹس کے اور مجسٹریٹ سپروکٹنڈ کے روبرو گواہ کے بیان
 سے مطابق نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں یہ اختلافات بہت ہی غیر
 معلوم ہوتے ہیں۔ چنی نے تہا نہ پر رپورٹ میں یہ بیان کیا تھا کہ
 حملہ کے قبل فریقین نے ایک دوسرے کو گالیاں دی تھیں اور
 اپنی تنہا دلت میں جو کشش جج کے روبرو دی گئی تھی اس نے
 یہ بیان کیا ہے۔ ہم نے ملزمین کو گالیاں دیں وہیں ٹوٹ پھوٹ
 کے روبرو اس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ ملزمین کے لاٹھی کے سول
 کو بچا تا رہا اور موضع کی طرف بھاگا اور سشن جج کے روبرو اس
 نے یہ بیان کیا ہے کہ چاروں ملزمین نے اس کو مارا تھا اور یہ کہ
 اس نے ان کی لاٹھیوں کے چاروں راہنی لاٹھی پر روکے اور
 اس کے بعد بھاگ گیا۔ ابتدائی رپورٹ میں اس نے یہ بیان
 کیا تھا کہ مٹھو بلدیور سٹم اور جو اہر وغیرہ کے آجانے سے
 وجہ سے گئے تھے اور سشن جج کے روبرو اس نے یہ بیان کیا
 تھا کہ خوف کی وجہ سے کسی شخص نے بچ بچا نہیں کیا تھا۔
 ان دو بیانات میں کوئی اختلاف نہیں ہے یہ ظاہر ہوتا ہے
 کہ کوئی شخص عملی طور پر بالکل نہیں ہوا تھا لیکن قرب دھار کے

لوگوں کے احادیث سے مزین ہوا گئے ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد دو
کہا کہ یہ بیان کیا تھا کہ اس نے ملز میں کچھ کروڑوں سے بیکار
تھا جس واقعہ سے مشن حج کے روبرو اس نے انکار کیا
ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد اس نے یہ بیان کیا کہ ملز میں
اس کے علاوہ بقایا کا پتہ بہت سے دعائیہ جو بکے تھے
اور مشن حج کے روبرو اس نے یہ اقبال کیا کہ اس نے صرف
ایک دو ہی تھا۔ ان اختلافات میں سے ہمیں کوئی اور
اہم نہیں معلوم ہوا اور نہ وہ کہ اہم واقعات پر اثر ڈالتا
ہے مشن حج کے ہی ہے بیان کے اس جز پر توجہ دینی کی
ہے جس کو انھوں نے غیر غلبہ تصور کیا ہے۔ انھوں نے اس
واقعہ کو غیر غلبہ نہ لیا ہے کہ ہی اسی لابی کو ڈیڑھ گھنٹہ
کر لابی کی چار ضربات کو بٹا سکتا تھا اور وہ صرف انہی پر
رحم کرنا کہ بھاگ سکتا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ اس حملہ کی تحریف
کے متعلق جو اس پر کیا گیا تھا ہم جی سے زیادہ حسرت کا مطالعہ
نہیں کر سکتے اس کی سہارا دہاں دراصل یہ ہے کہ اس پر حملہ کیا گیا
تھا اور وہ اپنی لابی کو اپنے سر کی حفاظت کے لئے پیکر کر فرار
ہو گیا۔ یہ ممکن ہے کہ دار جو جی پر کئے گئے تھے ٹھیکان لگے
ہوں۔ ہم مشن حج کا بیان سمجھنے سے قاصر ہیں جبکہ یہ
بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر یہ نہیں سمجھا سکتا تھا کہ گیارہ کی انہی کو
کس طرح سے ضرب پہنچا تھا۔ ہم خیال کرتے ہیں انہی کو سمجھ لی
اس طریقہ سے ضرب پہنچا ہوگا جیسا کہ خود جی نے بیان کیا ہے
یعنی ایک لابی سے جو خود اس کی لابی پر پہل کر رہی تھی۔
اس کے بعد مشن حج نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ امر عجیب چیز ہے کہ
کس طرح جی فرار ہی ہو سکتا تھا۔ یہ امر یقینی نہیں ہے کہ ملز میں
کا مشن جی پر حملہ کر نہیں اسکے علاوہ کچھ نہ کہ اس کو اپنے

مطم
مام
تم
ردہ

جن پر ہم استغاثہ کے میاں کی مدد قریب کے متعلق فیصلہ کر چکے
لئے دستہ لال کر سکتے ہیں اسکے اندر مدد ملی کی شہداء سے ہے
ذکر کریں اور یہ تصدیق کر سکتے کہ آیا یہ شہداء اب جو وہاں جہاز پر تھے
کی سائید میں سے شہداء دستہ استغاثہ کی طرف سے لئے یا اس پر
لئے لئے کافی طور پر تویں۔

سشن، جی نے وہ تریک سے ابتدا کی ہے شہادت نامید
استغاثہ یہ ہے کہ ملزمین کے ساتھ مہربان کے سابقہ واقعات اس
قسم کے تھے کہ ملزمین کا پتہ ہی سے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ وہ
حقیقت سے انصاف طریق پر مہلک لے ساقہ لڑیں۔ ان سابقہ تعلقات
سے یقیناً یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزمین مہربان سے نفرت کرنے کی
قوی وجہ رکھتے تھے مہلک کا باپ بارم ان کا رزائیات
میں گنگا بخش سنگھ کا گواہ تھا جنہیں گنگا بخش سنگھ اور ملزمین
سے بچا لیا گیا تھا یہ تین سال قبل کا واقعہ ہے اسکے بعد
بارم کو ایک کہیت سے بیدار کیا گیا تھا یہ کہ ملزمین نے
بارم کو موضع میں ایک بادی کی تعمیر کرنے سے روکا تھا مہلک
مہربان نے ملزمین کے خلاف مار پیٹ کی شکایت کی تھی اور وہ
میں مرافعہ کیا گیا تھا ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ کہ ان
فوجداری اور دوسری کارروائیات میں ملزمین عام طور پر
مستغنیان یا مدعیان رہے ہیں سشن جج کے اس رسیارک کی
تائید نہ کر سکا کہ مہلک ملزمین کے خلاف دشمنی کی وجہ کہتا
تھا کہ اسکے بھروسے جو دشمنی مقدمہ بالخصوص فوجداری مقدمہ
سے پیدا ہوتی ہے وہ یا بھی ہوتی ہے اور یہ اعلیٰ ہے کہ شہادت
یا گنگا بخش فریق ملزم اور نا کامیاب فریق سے اتنا ہی ناراض
ہو چکا کہ اس کے بھروسے صورت ہوگی، استغاثہ کی جانب سے
اس سابقہ مقدمہ کے مہلک پر وہیہ حملہ کے صریح سبب کے طور پر

ہیں پیش کیا گیا ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ مہربان ملزمین کی
جو شہادت ہے وہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ چار ماہ تھا سشن جج
نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ملزمین نے کسی ایسی ہیوتوی نہ کی ہوگی کہ
وہ مہربان سے یہ کہتے کہ وہ ایک ایسی کہیت یہ کہ شہادت
کرے جس میں ان کو کوئی غرض حاصل نہ تھی۔ استغاثہ کی بحث
یہ ہے کہ ملزمین نے مہربان سے یہ کہا تھا کہ وہ اس کہیت کو
خالی چھوڑ دے کیونکہ ٹوٹی چرائے کے لئے اسکی ضرورت تھی
برسائی یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ملزمین نے مذکورہ موقع کا
ٹھیکہ لیا تھا تو انھوں نے یہ خیال کیا تھا کہ کاشت کے عام
انتظامات میں دست اندازی کر کے ان کو قرض حاصل تھا۔
ایسا کرنے کے بعد وہ جو سچے بہن تھے بخوبی ایسی بے ادبی و شرم
کر سکتے تھے جو ان کے لئے ایک پاسی لے جو حیثیت مہلک کی تھی
ظاہر کی تھی۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا وہ کہیت جس مہلک
کاشت کر رہا تھا سابق میں چرائے کے لئے خالی چھوڑ دیا گیا تھا
یا نہیں۔ لیکن اس واقعہ میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ ملزمین
نے بہت ہی خفیت بنیاد پر چکر لڑنے کی کوشش کی تھی۔ یہ
واقعہ کہ صبح زیر بحث کو ان کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ
وہ اپنے مولشی لائے تھے اگر باور کیا جائے جی کے ہر بیان
کی تائید کرنا ہے کہ ملزمین نے کہیت پر بل چلانے کے متعلق
اقرار کیا تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہیت جو گنگا
گروہ میں تھا بمشکل ایسی ہی کی دست اندازی سے محفوظ رکھا
جاسکتا تھا اور یہ کہ اس وجہ سے وہ بالعموم خالی چھوڑ دیا جاتا تھا
مکن ہے کہ ملزمین اس واقعہ سے ناراض ہوئے ہیں کہ مہربان
اس کی کاشت کی تھی اور شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے
چند روز قبل اس سے یہ کہا تھا کہ وہ ایسا لکھتے صبح زیر بحث

حوالہ کی تاباؤن کی حرکتات مشن جی نے یہ بیان کیا ہے کہ گواہ
 نے لہذا دریا ہے کہ اس نے اُنکے شخص نے جو کہ گواہ سے وارث
 کو دیکھا تھا کہ جس نے اُنکے طرف سے طریقہ سے یہ ثابت کیا
 گیا ہے کہ اس کے گواہ اور اس کے گواہ کے مابین جہاں یہ بیان کیا گیا
 ہے اس کے بعد واقعہ ہوا تھا ایک ایک کا جھگڑا ہے انہوں نے
 یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہی رہتا ہے کہ وہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ
 کے لئے قدرتی طور پر یہ ممکن تھا کہ وہ اُنکے وارث کو دیکھا ہو
 مہر مال کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کو
 دیکھا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ہوتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 دیکھا گیا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کوئی ایسا شخص نہ دیکھا جاسکے جو ان کے درمیان چل رہا ہو۔ یہ تو کلام
 ہے کہ کوئی شخص اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 سامنے کے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا ہے اس نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 انہیں گروہ کی تہاوت یہ جو کیا جاتا ہے تو مشن جی نے یہ بیان
 کیا ہے۔ یہ یا تو رکاوٹوں سے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 رکھ سکتا تھا اور وہ جو اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 اغلب ہو کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا واقعہ ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کرتے تھے جب وارث اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا گیا ہے کہ یہ گواہ ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ان کو ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

کے لئے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 تھی کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کا ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 پر اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کوئی ایسا شخص نہ دیکھا جاسکے جو ان کے درمیان چل رہا ہو۔ یہ تو کلام
 ہے کہ کوئی شخص اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 سامنے کے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا ہے اس نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 انہیں گروہ کی تہاوت یہ جو کیا جاتا ہے تو مشن جی نے یہ بیان
 کیا ہے۔ یہ یا تو رکاوٹوں سے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 رکھ سکتا تھا اور وہ جو اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 اغلب ہو کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا واقعہ ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کرتے تھے جب وارث اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 کیا گیا ہے کہ یہ گواہ ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
 ان کو ان کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

صفحہ ۲۴۹

آدھ ہونٹ
نام
کردہ
دوہ

بھائی کے خیال کے لئے دست اندازی کرنے سے روکا گیا ہے۔ تھیں
بھائی تھا جس نے ملے میں کے ساتھ صحبت کر کے اس کی توہین کی تھی
ہر صورت میں فراہ ہو گیا اور اس واقعہ کی نسبت کہ وہ قرار ہو گیا تھا
یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے میان افتادہ ہو گیا تھا۔
مستثنیٰ جیسے عورت کی کمزوری کا اثر پڑا تھا جو ماہ
دن کے اس وقت پر ایسی سوچ و گئی کے متعلق دیا تھا۔ یہ امر قابل غور ہے
کہ یہ وہ ۲۰ سطر کی گواہی دیکھتی تھی توہم کے مستحق ہے۔ لہذا
کی مراد سے کسی طرح کے ہونے کے بغیر عورت سے یہ سوال کیا تھا
کہ اس قدر سوچ سے کہیت پر کیوں پانی لگتی تھی۔ اس کا جواب
یہ تھا کہ اس کا متوہم کہیت میں جاتے وقت راستہ میں بچہ تھا
اگر لیا تھا اور یہ کہ جب اسکے ماتم پر اور اس میں بچہ نہیں ہوئے
تھے تو وہ بچہ جاتا تھا کہ وہ رستہ صاف کرنے کے لئے پانی کا گلاٹا
لائے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس جواب میں کوئی امر قابل اعتما ہے
مگر افسوس کہ یہ بیان کیا ہے مسماہ ونا کو موقع واردات پر لانے
کے لئے یہ ضروری تھا کہ کسی حیلہ کی اختراع کیا جائے کیونکہ اس کو
صریح و سچی تمام اس کا پوشیدہ رکھنا ممکن نہ تھا۔ اس فقرہ کو معلوم
کرنا کسی قدر عجیب ہے جس میں نظر پر اس واقعہ کے امکان یا احتمال کو
تسلیم کیا گیا ہے جس کا اشارہ اس طرح میں کیا گیا ہے جو مزین ہے
مسماہ ونا پر کی تھی جیسے یہ کہ وہ بھائیوں کے مابین لڑائی ہوئی
تھی یہ میان مصلحتیں علیحدہ مہود ہے جس کی دوسرے مقام پر
اس بیان کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے یہاں ہم یہ بیان کر سکتے کہ ہم
اس ظہر بیان میں وہ فی الواقع کر کے بالکل ناقابل
بہرہ مسماہ ونا پر اس کا ایک سوال کے علاوہ کسی دوسرے
ذریعہ سے اسکو ثابت کر سکتی کوئی کو تسلیم کرنا کی گئی ہے جس میں
جو نصف موضوع پر بعض شک کیلئے ان کے سرور اس قابل ہو سکتے تھے

کہ وہ ایسی لڑائی کی اگر وہ واقع ہوئی تھی کچھ نہ کچھ نہ ہر رات
فراہم کرتے وہ مسماہ ونا کا کام اب اس لئے کہ یہ ایسی
وجود کی مستحق دیا تھا صبح ہو یا نہ ہو ہم یہ قرار دینا چاہتے
اس بیان کی صداقت پر شک نہ کر سکتی کوئی، جہیز پر ہونے کے واسطے
صبح کو اپنے شوہر کے کہیت پر پانی اپنے ساتھ لے کر سب سے زونگان کی
عادوں کو ایک طریقہ پر نہیں لایا جا سکتا حیلہ کہ متوہم کہیت
کو پانی کا گلاٹا لے جاتا ہے ممکن ہے کہ ہمارے لئے اس سے ایسا کرنا
عزائم طارہ کی ہو گئے زونگان کے لئے یہ مزید معمولی ہو جائے کہ وہ
اس قدر سوچ سے کہیت میں نہ پانی لائی گواہی دے کہ ہم
بلکہ کوئی صریح کہیت کے قریب موجود رہنے کی اس لئے یہ وجہ
بتلا کی تھی کہ وہ ان کے کہتے پر ایسا کرنا کو سدا رہا تھا جو سچ تھا
موجود کہیت پر بحث ہے۔ ملائی ہے۔ مستثنیٰ جیسے یہ بیان کیا گیا ہے
دری پر شاہی و شوری گواہ صفا کی نمبر کی شہادت سے یہ بیان
جھوٹ ثابت ہو گیا ہے۔ مصلحت میں غلطی سے اس کو گواہ استواء
بتلا یا لیا ہے۔ کیونکہ اس نے یہ ثابت کیا ہے کہ متوہم سوچتا ہے
ایسی کوئی شے نہیں نکلتی۔ اس پٹواری کی شہادت پر اگر غور کیا جائے
تو ہم یہ نہیں پاتے کہ وہ راستہ کی موجودگی سے انکار کرتا ہے
جو کچھ کہ پٹواری نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے۔ رات کو پڑیں سوچتا
سے کہیت پر بحث کو جائے کے لئے ایک خاص راستہ ہے ممکن
کہ بیتوں کے حدود سے بھی وہاں ہو سکتے ہیں۔ پس زیادہ سے
زیادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پٹواری شریک کو ایک راستہ کہتا
ہے اس نقشہ میں جو متماثل استغاثہ میں ہوا ہے یہ نظر ہر کرنا
ہے کہ ایک شریک کہیت کی ایک جانب سے گزرتی ہے اسکے وجود کو
تقریباً تمام گواہان استغاثہ نے تسلیم کیا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ شریک سوچتا تھا جاتی ہے جس کا حوالہ ملایا دیا تھا کہ وہ

اور سنی سوار کی گھڑی پر اور ایسے مالک سے قیاس یہ تھا
 ہے دوہرے پورے سوار کی پاس لڑکھاتا۔ بدری سنگھ کی تہا درتہ
 اس کے وقت کو ایک کھانہ کھوئے۔ پورے سوار دیکھتا تھا ایسی بات
 پر اقبال نے تیار ہو جاتی تھیں وہ بڑے ہی اچھے نظر ہوتی تھیں کہ اس
 یہ جوت لڑکی نہرو تھیں یہ بڑے ہی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 شہر میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 پر اس کے چہرے پر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 اس مضمون کی ہے کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 لی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کیا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

جیہ رہتا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 بتلائی ہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ان وجہ سے یہ لڑکی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 سبیل اللہ اور جو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 مار کیا جائے کہ اس لڑکی نے اس طرح کی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 جو پورے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 لیکن تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 صرف اس وقت اہم ہو سکتی ہے اگر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھا صفائی کا بیان یہ ہے کہ اس کے کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کسی سینہ واقعہ اور ایسے واقعہ کے مابین جو تھیں تھیں تھیں تھیں
 پورے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 خاموشی کے ساتھ تسلیم کیا گیا ہے کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 بات پیش آئی تھی اسی وجہ سے کہ یہ اعتراض ہے کہ گواہ تھیں تھیں
 کہ اپنے زمیندار کے گھٹا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 میں کہ اس کے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کیا تھا کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 اس کے علاوہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کیا تھا جو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ظاہر کی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ہے وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 اس والی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کیا ہے کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 سکھایا گیا ہے لیکن وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 اس کے علاوہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 یہ رائے ظاہر کی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 نہیں جانتا اس لئے کہ وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کے طریقہ عمل کی نسبت کوئی ریکارڈ نہیں ہے ایسی حالت میں ظاہر
 ہوتا ہے کہ جیسا کہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ایک عورت تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھا ہم سکو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 نہیں ہے اس کے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھا۔ پارم کی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

ایک اور عذر جو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 دو گواہوں کی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

فرمان کیا تھا یہ سب کچھ ہی تن مجھے رہ رہ کر میں نہیں چاہتا تھا،
 سہ ماہی کا مہینہ یہ تھا کہ ان کے کوسل اور ام ریٹاؤنٹ جب وہ آتا تو
 نہ رات نہ دن تھکے اس کو کہو یہ بالوں اور پر شاہد ہونے کہہ سکتے ہیں کہ وہ
 یہ سہ ماہی لڑنے پر مامور ہے پانچ ماہہ تھا اور یہ کہ یہ اصول نہ اس کی
 تلاش کی تو وہ اس اور ستیا پت ہیں وہ یہ مکرہ بہ نہ ماہہ ہوا اور
 اس سہ ماہی کے ساتھ باگیا تھا طلاق اس کے یہ ممکن ہے کہ میں نے یہ
 بیان کیا تھا کہ اس کی اس کو ان، والا کیا تھا اور یہ کہ ماہہ اور
 یہ سہ ماہی شیتا نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس امر سے انکار کرے کہ اس کے ساتھ
 ایسا عمل کیا تھا۔ اصول سے یہ بیان کیا ہے کہ اس نے ان کے
 مکان پر حیدر گواہوں کے ساتھ آیا تھا اور اس نے ان کو کاغذ
 دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اس کو پس کر دیا پھر جب
 وہ پھر لاشوں کا سامنا کر رہا تھا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے
 وہ ان کو دیا تھا لیکن اگر یہ فرض کیا جائے کہ ایک ماہہ جو اس کے ساتھ
 میں تھا جو بدعتی کی جاسم سے بیان کی گئی تھی پانچ بھائیوں کے
 باہر ہوا اگر اس کو کسی وقت تکس کیا گیا تھا تو یہی ہم پر مامور
 کرے کہ اس واقعہ سے ملزم ہو کو کوئی دوسری۔ یہ ماہہ بدعت ہی
 غیر بدعتی بدعت کا ہے اس کی تشریح و تفسیر میں سہ ماہی کے لئے
 ان میں یہ تشریح کیا گیا ہے کہ ایک بھائی چا دو ماہہ کے سوا حق
 ان کی تکمیل کی گئی تھی اور یہ کہ بدعت میں صرف اسی کام میں
 کے طور پر پڑھا ہوتا تھا حالانکہ وہ سہ ماہی چوں بھائیوں نے اور
 کیا تھا اس میں بہی بیان کیا گیا ہے کہ درمیان کی تدبیر کے طور
 پر قرین مصلحت معلوم ہوتا تھا کہ کسی طرح سہ ماہی حصص الی تمام
 نہیں کے ناموں سے مرتب کیا جائے جس کے متعلق چا دو ماہہ کو
 سے اعتراضات تھے جن کا تصدیق باہمی نہیں ہو سکتا تھا صفائی کی
 مانجے کوئی تہادت یہ ظاہر کر کے کہ نہیں ہیں کی گئی ہے کہ سہ ماہی

یہ ماہیں اس رہ رہ کر کے متعلق کوئی چاہتے ہوئے تھے یا نہ کہ
 کوئی چاہتے، یہ کہتے تھے وہ ماہہ میں لفظ ہر اس وراثت میں
 پر لکھا گیا ہے ان آج اس کو یہ ظاہر کرتے کہ وہ نہیں بلکہ
 کہ اس کی ریتا ان کی طوٹ کر پانچ ماہہ ہوا ہے یہ سہ ماہی
 معلوم ہوتا ہے کہ پانچ ماہہ کی انہی حد ہے کہ اس کے ساتھ
 کی مزاج میں باقاعدہ سواہرہ کا پتہ نہیں لگتا ہے اس کے
 موجودہ ہی بخیر، باقاعدہ ماہہ، کہ اس کے ساتھ
 حال بقید ماہہ ہے کہ اس کو عدم سہ ماہی کی ماہہ کی طرف سے
 ہی محلات مرتب کر لیا گیا تھا۔ یہ آئینہ بلی جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے
 ہے کہ تمام ملزمین ملے، اس سے ہر دو کو اس کے ایک ماہہ کی کیا آ
 جس نے یہ بیان کیا ہے کہ ان کے سہ ماہی اس کے سہ ماہی کے ساتھ
 لیکن اس کی شہادت کے صرف طریقہ پر ماہہ کہ وہ اس کا
 اعتماد ہے۔ گواہ نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ اس کے سہ ماہی کے
 کوئی دوسرا دور سہ ماہی ہر دو کو آیا تھا اور ان مسافروں کو
 تھا جس کے ساتھ اس نے سفر کیا تھا اس کا عدم موجودگی کا
 کرنا مرفوع کا کام تھا۔ انہوں نے یہ ظاہر کر کے کہ اس کے
 ہے کہ کسی وقت دن کی طرف ایک طرف جس کے درمیان سے وہ سہ ماہی
 فصل ہر دو کو پہنچ سکتے تھے فی الواقع سہ ماہی کے نقل و حرکت اور وہ
 سہ ماہی کے لئے تشریح و تفسیر میں وقت ۹۔ ۱۰ تھایا گیا ہے لیکن یہ
 ایک یا چھ ماہہ ہیں اور اس میں درگفتہ کی دوسری ہوتی ہے وقت
 مندرجہ یہ ہوتی ہے اس میں ایک گھنٹہ کی تاخیر ہوتی زیادہ غلطی
 کوئی طرح جو گھنٹہ سے پہلے اور گھنٹہ سے پہلے اس کی طرف وقت یہ
 پہنچ سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ قتل عمر کے سہ ماہی مقام واقعہ ہے۔
 ۳ (یعنی اگر کتاب جرم کے لئے دس سہ ماہی سے نہیں) اور صفحہ ۲۳۴
 اس وقت کے باہر جب ملزم سندیل سے نقل و حرکت کی دوسری وقت میں

ماہی
 سہ ماہی
 سہ ماہی
 (۱۰۰)

لکھنؤ
نظام
مرد
(اورہ)

سندھ کے ریلوے اسٹیشن تھا۔ بعد ازاں سفر کیا جا تا ایک دو سو سو رات پہنچا۔
معلوم ہے کہ یہ نکلنے میں بے میل سفر ملا تھا اسٹیشن تک کیا ہو جیسا
یہ ٹرین سندھ کے ایک لکڑی کے بعد لکھنؤ پہنچا اور وہاں سے لکھنؤ کی طرف
بیتاؤں کے ریل کے فاصلہ پر پہنچا (جو اس وقت تک لکھنؤ کی طرف نہیں
گیا تھا) اور وہاں سے لکھنؤ کی طرف پہنچا۔

لیکن یہ صرف اسی وجہ سے نہیں کہ لکھنؤ میں ان کی انجام دہی
تھا کہ یہ ہیں جن کو ہم اس شہادت کے متعلق قول کے نام سے
معلوم کرتے ہیں جو ان کا عذر عدم موجودگی ثابت کرنے کے لئے ضروری
ہے کہ ہم عذر عدم موجودگی کو نامعلوم کر سکیں بلکہ جب ذیل عام وجوہ
بھی ہم ایسا قائل کر سکیں وراثت پر بحث ہر ایک کو اکتاہٹ ہو گئی
یہ فرض کرنا قدرتی ہو گا اگر لکھنؤ میں کے یا اس عذر عدم موجودگی کی ایسی
شہادت ہو تو وہ فوراً مسترد ہی کہ ان کو قتل کر کے ان کا الزام لگایا
کیا تھا (اور انھوں نے واقعہ کے ایک دو روز کے اندر یہ سن لیا ہو گا
کہ ان پر الزام لگایا گیا ہے) کسی مجسٹریٹ کے پاس جاتے اور یہ بیان
کرتے کہ ان پر نہ ملتا ہے الزام لگایا گیا تھا اور وہ اس وقت
اپنی غیر حاضری کا قابل یقین ثبوت دے سکتے تھے اگر ایسا قائل کرنے
کے قبل وہ ان میں گواہوں کی تصدیق کرنی چاہتے تھے جو ان کا
عذر عدم موجودگی ثابت کر سکیں تو یہ امر لازمی تھا کہ وہ فوراً ان کو پھانسی
کے پاس جاتے جہاں ان کی یاد دہانی اور ان سے یہ کہتے کہ وہ اس امر کو
ذہن نشین کر لیں کہ وہ ان کے پاس ۵۰ روپے پہنچا کر وہ اسٹیشن
قبل نصف کے درمیان تھے۔ ایسا کر بھی جو اسے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ
کاتب حاکم نے ۵۰ روپے پہنچا کر وہ اسٹیشن پہنچے۔ اس وقت تک پہنچے ہیں جب
نزدیک آیا اور اس نے اس سے کہا کہ اس کے خلاف ایک مقدمہ تھا۔
اس کا سپرنٹنڈنٹ رام چندر نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اسٹیشن پہنچا
اور اس کے بعد نزدیکی کے پاس آیا تھا۔ وہ سر اسٹیشن پر دوش

۱۔ دوسرے دن یہ کہ نہیں کیا کہ وہ قتل کے اسٹیشن پہنچا تھا کہ نہیں
مرد اور لالہ۔ بیان کیا ہے کہ وہ اسٹیشن پہنچا اور وہاں سے لکھنؤ کی طرف
سے وہ یہ بیان کیا تھا کہ قتل کے عرصہ میں پانچ گھنٹے کا تھا ہم یہ
امید کر سکتے تھے کہ لکھنؤ میں پہنچتے ہی کہ ان پر الزام لگایا گیا تھا اس
اور گواہوں کی یاد دہانی کا بھی اندازہ نہیں کر سکتے جو تاریخ ۵۰ کے
بہت ترسیب کی تھی انکی حالت سے ایسے عمل کے نہ ہو سکا اور ان کا
شہرہ بدگوار ہے کہ ان گواہوں سے مختلف اوقات میں گفتگو کی گئی
تھی جب جو ان کی یاد دہانی تھی۔ یہ شہادت ۱۰۰ روپے سے تھی جو ان کا
پہنچا تھا۔ لکھنؤ میں پہنچ کر وہ ۵۰ روپے سے تھی جو ان کا
میں کی تھی ۵۰ روپے کے بعد انھوں نے اس قدر زیادہ عرصہ تک
بلا ہر اس وجہ سے اعتدال کیا تھا کہ اس وقت کے پیمانہ کو کافی
شہادت دے دیا نہیں ہوئی تھی جس پر انھوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ان
پیش کر سکتے تھے نتیجہ یہ ہے کہ شہادت صفائی پر عین طریقہ سے
سہا ہے اس کے کسی اور کے ثابت کرنے پر اسٹیشن میں کیا جا سکتا تھا
تاریخ کو ہم ساعت بعد نصف النہار تک کسی وقت غرقم اور گیا
پر شہادت نصف بعد دو گھنٹے منصرم کے روہا ایک عرضی دعوی
پیش کیا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ ہر دو ان کی موجودگی ان کے قتل
عرصہ میں حصہ لینے کے واقعہ کے مطابق تھی۔ گواہ و متاثرہ بدی سنگھ
یہ شہادت کہ اس نے نزدیکی پہنچے پر نہ ملے کہ قریب دیکھا تھا
اس وقت کے بہت قبل حال کی گئی تھی جب اسٹیشن پر لکھنؤ کی
صفائی کی نوعیت معلوم کر سکتا تھا۔ یہ اعتراض کیا جا سکتا
ہے کہ اس شخص کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ اس طرح گیا پر شہاد
اور وہاں نہ مہربان کے کہیت سے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے
لیکن یہ ثابت کرنا ان دو شخصوں کا کام تھا کہ وہ ساعت تک
ہر دو کی انہیں پہنچ سکتے تھے ہم نے اوپر یہ ظاہر کر دیا کہ وہ

دروغ حلفی۔ استقامت کی اواز تے ایسا خطا کی جاکتی ہے۔ اطہار
ایسا ثابت کیا جا سکتا ہے۔ نگرانی۔ خریداریا دلا یا جا سکتا ہے سا
آرٹور اولیہ محمود ماطر دیوانی کے احکام اور ہتھیار تین ہیں
ہوئے ہمارا اہم قائل احکام دوم۔ ۱۹ ایکٹ جہاں پہلے ۱۹۰۵ء میں
مدرج ہیں۔ رسولیہ آرٹور اولیہ محمود ماطر دیوانی کا تئیر ہوا
موجود کیا حکم چل چکا وہ دفعہ پہلے ایکٹ میں آیا تھا اور اس کا
اطہار بدلتے کیس لیا گیا جو دیران گوہوں میں چھوٹے چھوٹے
ہیں کا اطہار حالت میں لیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۹ ایکٹ کے قریب اور
کیا دوسرے درجہ میں ہیں کہ اطہار گواہ کو سنا جائے اور تین
ایسے گواہوں میں سے تین چوتھے چوتھے گواہ کا اطہار بدلتے کیس لیا گیا ہے۔
ایسی حالت میں دروغ حلفی کہہ سکتا ہو اسکی اجازت میں ہو
میان کی دست خطا کی گئی ہو کسی عدالت کے قریب کر کے کر کے کر کے
اور وہ کیا گیا ہو جس میں وہ ہے یا اس میں نہ ہو تاکہ وہ
میان کیسے متعلق اپنے خطا کی گئی ہو کہ وہ کو سنا جائے کیا تھا۔
کے کسی صاحب گئی کے نام میں جاری کیا جائے تو وہ عدالت
جاری کیس کے تین کا قائل تمام ہوتا ہے اور وہ اس عدالت
کے اختیار کی ساری عمل کرتا ہے اور اس کیس کے عدالت کو کیا
صا طر اختیار کیسے اور وہ کی ایک عدالت نے کیا تھی گئی
کے نام ۲۷ میں گواہوں کے اطہار کے لئے ایک کیشن جاری کیا
کسٹریس میں وہ ایک کے مطابق گواہوں کا اطہار کیا گیا ہو
دفعہ ۱۹ ایکٹ قوانین اور وہ میں درج تھا اور گواہوں کے
اطہار کو اس میں نہیں لیتے۔ فرار کیا گیا کہنا خط کر کے
اختیار کیا تھا وہ باطل ہوا تھا۔

غیر مرضی۔ وہ اطہار کی گواہ کو سنا یا گیا ہو اس قدر کی دوسرے نامی احوال
شہادت نہیں ہو جاتا۔ وہ گواہوں شہادت اگر کوئی ملے

مستحق ہو تو خود وہ گواہ نہ ہو اس کی شہادت کو خطا ہے
چہ مگر وہ خود درکار و نا قابل احوال شہادت نہیں کر دیتی اور
دائے اور طور پر ثابت کر دے گا کہ مانع ہوتا ہے۔
مواہدہ ٹوٹی چھوٹا ایکٹ کیسے جا ۱۹۰۵ء سے اختیار کیا گیا۔
الٹی ترقی قاضی شام کا خطا کیا۔ یہ ۱۹۰۵ء میں
استقامت کیا گیا جس کے مطابق وہ ۱۹۰۵ء میں ہوتا تھا کہ اس کا
اطہار کیا گیا اس میں وہ کیا کر کے اس کا کیا ہوا اور اس کیس میں
نگرانی اور خود اس میں شہادت کی گئی اس میں وہ صاحب ۱۹۰۵ء میں
۱۹۰۵ء میں اس میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
کے یہ کسی دور میں دیوانی گواہ کے مطابق کیا گیا ہے کہ وہ
دعا کرتا ہے۔ تیسری میں شام محمود ۱۹۰۵ء میں اس میں وہ صاحب کا
ص ۱۹۰۵ء میں اس میں شہادت کی گئی ہے۔

نگرانی اور خود اس میں شہادت کی گئی ہے۔ یہ شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
۱۹۰۵ء میں اس میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
جہاں پہلے ایکٹ میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
میں انہی فرق خیال کیا۔ مثلاً نعمت اللہ
فیصلہ۔ یہ ایک درجہ اس میں وہ ۱۹۰۵ء میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
موجب اس میں گواہ کی گئی ہے اس میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
لکھنؤ میں صادر کیا تھا جس کو وہ ۱۹۰۵ء میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
وہ اطہار جس کے دو ملان میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو گواہ بیان
کے لئے تھے اس میں ایک شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
آرٹور اولیہ محمود ماطر دیوانی کے احکام اور ہتھیار تین ہیں
تھا لکھنؤ کا ایک ملان میں کوئی تھا۔ شہادت اس میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
قلعہ کی گئی تھی جو عدالت اس میں وہ ۱۹۰۵ء میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
۱۹ ایکٹ قوانین اور وہ میں درج تھا اور گواہوں کے

مستحق ہو تو خود وہ گواہ نہ ہو اس کی شہادت کو خطا ہے
چہ مگر وہ خود درکار و نا قابل احوال شہادت نہیں کر دیتی اور
دائے اور طور پر ثابت کر دے گا کہ مانع ہوتا ہے۔
مواہدہ ٹوٹی چھوٹا ایکٹ کیسے جا ۱۹۰۵ء سے اختیار کیا گیا۔
الٹی ترقی قاضی شام کا خطا کیا۔ یہ ۱۹۰۵ء میں
استقامت کیا گیا جس کے مطابق وہ ۱۹۰۵ء میں ہوتا تھا کہ اس کا
اطہار کیا گیا اس میں وہ کیا کر کے اس کا کیا ہوا اور اس کیس میں
نگرانی اور خود اس میں شہادت کی گئی اس میں وہ صاحب ۱۹۰۵ء میں
۱۹۰۵ء میں اس میں شہادت کی گئی ہے اور اس کیس میں وہ صاحب کا تھی
کے یہ کسی دور میں دیوانی گواہ کے مطابق کیا گیا ہے کہ وہ
دعا کرتا ہے۔ تیسری میں شام محمود ۱۹۰۵ء میں اس میں وہ صاحب کا
ص ۱۹۰۵ء میں اس میں شہادت کی گئی ہے۔

مستطاب
مستطاب
(لا يفر)

یہ سچت کا گئی تھی کہ چونکہ نگر نخواستہ اہل کو عورت کے ہر گنا
پچھاننے کے الزام سے بریو کیا گیا ہے اس لئے اس جو مردانہ

مجموعہ فقہریات ایکٹ ۵۴ بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۹۲۔ مجموعہ ضابطہ
نوبلاری ایکٹ ۵۴ بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۹۵۔ ستافون شہادت
ایکٹ ۵۴ بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۹۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵
بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۵۱۱۔ آرڈر ۱۸۸۷ء آرڈر ۲۶۔ رول ۶۱۔
قانون اودہ ایکٹ ۵۴ بابت ۱۸۸۷ء دفعہ ۱۹۷۔ شہادت
جوئنٹر کے روبرو دی گئی ہو۔ انہماک کا گواہ کے روبرو نہ پڑ جائے۔

پہلی دفعہ
موجودہ نظام کے تحت

موجودہ نظام کے تحت

اجلاس ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کے پاس
سرکار کے ایجنٹ کے پاس
بالگونیڈونی قریب مقام ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کے پاس
سرکار کے ایجنٹ کے پاس

موجودہ نظام کے تحت

واجب العرض کی تعمیر کے لئے

موجودہ دارالحکومت کو واپس لے کر
قلمبر کرنے میں اول فراموش کو انجام دیا ہے تاکہ
انجام دہی کا گورنر کے اوپر نہ ہو۔ ان کے
ایک فرض یہ ہے کہ وہ اجات کو قلم بند کیا جائے جس طرح
کہ عہدہ داریندوستوں کو پانچ سو نہ کہ اسی سو
جو اس کے خیال میں وہ ہونے چاہئیں۔ جہاں قابل
شہادت سے یہ نظام کیا گیا ہو کہ عہدہ داریندوست
سے ایسا فرض انجام دینے میں غفلت کی تھی یا رواج کے
قلمبر کرنے میں اس کو غلط نہیں ہوئی تھی اور یہ نظام
ہوتا ہو کہ رواج کا بیان بہم ہے تو واجب العرض میں
کسی نہ ایچ کا اندراج رواج کی نہایت ہی تہمت ہے تاکہ
بالد کی سالی نہاد ہی بہت زیادہ قابل عتاب نہ ہو تو ہے
جو رواج کی لہجہ کی سراج کے پیدائش کے بعد لکھا ہو

موجودہ دارالحکومت کو واپس لے کر
قلمبر کرنے میں اس کو غلط نہیں ہوئی تھی اور یہ نظام
ہوتا ہو کہ رواج کا بیان بہم ہے تو واجب العرض میں
کسی نہ ایچ کا اندراج رواج کی نہایت ہی تہمت ہے تاکہ
بالد کی سالی نہاد ہی بہت زیادہ قابل عتاب نہ ہو تو ہے
جو رواج کی لہجہ کی سراج کے پیدائش کے بعد لکھا ہو

منجانب مرحوم علیہم السلام سرنہند کے براہ راست
سرنہند کے ایجنٹ کے پاس
کی ناراضی سے پیش ہے جس کی راز کے ساتھ ساتھ
اور دعویٰ خارج کیا گیا تھا۔ یہ دعویٰ موضع اونیسیان
سے قبضہ اور وہ ملات کے لئے تھا اور اس کا اٹھارہ سو
ایک موضع میں اس قسم کا نمائندہ راج تھا باندھ تھا جس کی
اور اول کی اولاد وارثت۔ چترم کی گئی تھیں بارہ سو
لے یہ قرار دیا تھا کہ اس قسم کا راج موجود تھا اور وہ
صادق کی گئی تھیں کہ اس قسم کا راج موجود تھا اور وہ
نہ تھا اور جس سے دعویٰ خارج کیا۔

یہ سمجھئے کہ اس قسم کے راج کے تعلق سے اس قسم کے
بیٹیوں اور اولاد کی وارثت سے محروم کی گئی ہے اس
مقدمہ میں پیدا ہوا ہے یہ ضروری ہے کہ غلط طریقہ سے اس
کا ذکر کیا جائے جس سے دعویٰ بالگو بند یا بندہ کے کاغذ تھا
پانچ سو اور اس کے میں تھے ہائی سٹیٹل پر شاد مارٹے را
اور راجو بر پانچ سو پانچ سو پانچ سو پانچ سو کے ایک سو
بند و خاندان سے تھے جو قانون متاثر کے جس میں ہر راج
جائز تھیں جو سٹیٹل تھے تابع تھا۔ اس قانون کی جائز تھیں
راج ہو گا جس کی رو سے بیٹیوں اور اولاد کی وارثت
سے محروم کیا گیا ہو ایسا رواج اور ہندوستان کے دیگر
حصوں میں غیر مروج نہیں ہے۔

نارین دت پانچ سو کا پڑا ہائی ہزار این پانچ سو
جو قابض سند تھا اور وہ میں بہت زیادہ غیر متعلقہ تھا
قابض تھا۔ ہزار این پانچ سو کے بعض مواضع نارین
دت پانچ سو کے حوالہ کر کے نارین دت پانچ سو کے بعض مواضع

بال گویند
سام
مدری پر شاد
دہلی کی کونسل

پاکستان
نام
مارچ

ایک خاص قسم کا خط جو سب سے پہلے لکھا گیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ
حکومت کو یہ بتایا جائے کہ اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
جانب سے درست ہیں۔ اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
یہ بتایا گیا ہے کہ اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
تھا۔ اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب
اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

اس خط میں جو باتیں لکھی گئی ہیں وہ سب

تعلقہ: ولی کے مواضع ان لہجہ کے لئے جس میں حقوق
دراتہ کا ایک ہزار و اربعہ لیکن یونانیان درگا سے کہ روایت
کا حوالہ دیتے ہیں کہ بن ولی کے فقرہ ۲ میں دیا گیا ہے یہاں پر
باندہ سے وضع بند ولی کے واجب العرض پر مخطوٹ کے
اور قہرہ دار بن ولی کے روایت یونانیان درگا کے واجب العرض
کی تعداد میں کمی اور رواج کے اندراج کی نسبت کی تخصیص نے
کوئی اختیار نہیں کیا تھا

مندوبت کے بعد ہائی ایک دوسرے علحدہ ہوئے
اور بن یونانیان درگا دوسرے یہاں راد یا باندہ
سے حصہ میں آیا راد یا باندہ سے بن مسماہ جانکا
سے ساتھ ازدواج کیا لیکن حکام عالم مقام کو اسکا علم
نہیں ہے کہ آیا ازدواج بندوبست کے قبل یا بعد ہوا تھا۔
راد یا باندہ کو اپنی زوجہ سے ایک بیٹی مسماہ ہمار دی پیدا
ہوئی تھی لیکن کوئی بیٹا نہیں ہوا تھا مسماہ ہمار دی کا
ازدواج ہوا اور اس کا ایک بیٹا بدری برشا دیا جو مدعی
نہر ہے۔ راد یا باندہ سے مسماہ میں فوت ہوا اور اسکی دو بیٹیاں
پر مسماہ جانکا بندوبست کی حقیقت کے لئے یونانیان درگا پر قاضی
ہوئی ہیں راد یا باندہ کو مسماہ جانکا نے یونانیان درگا کے بیٹے
کا ایک اتھاری بیٹہ بیٹوں تیواری اور بالیشہ تیواری کے
حق میں عطا کیا جو مدعی علیہا نہیں ہوہ ہیں اور حکم سے مسماہ
کو موضع کا غیر منصف نصیب حصہ مدعی علیہا نہیں ہے پھر یونانیان
حقیقت کے حق میں رہن مال قبضہ کر دیا۔ اسرا کو برسلان
کو مسماہ جانکا نے یونانیان درگا کے ۶ حصہ کا بیٹہ گادہر برشا د
مدعی علیہا نہر ہے حق میں کیا تھا اسرا کو برسلان کو مسماہ
جانکا اور اسکی بیٹی مسماہ ہمار دی نے ایسے تمام حقوق مرثی

چوہ اوہان درگا کے باقی ماندہ ار حصہ میں کوئٹہ عیہ راد یا باندہ
مدعی علیہا نہیں ہے حق میں منتقل کئے ہمار بن شاد کو مسماہ جانکا
فوت ہوگی اسکی وفات پر مدعی بالگو بند یا باندہ سے اس کے
شوار یا باندہ سے کا قریب ترین وارث عویہ یا باندہ کیونکہ
اور قہرہ دار بن ولی یا باندہ سے اور راد یا باندہ سے فوت ہو چکی
تھے ۲ ہر ایک مسماہ کو بالگو بند یا باندہ سے بن یونانیان درگا
آٹھ آنہ حصہ کی تودن رام یا باندہ سے اور حکم دت رام یا باندہ سے
کو دیا تھا جو سبیل برشا د یا باندہ سے کے پوتے تھے اس لئے کہ وہ
ہمار دیو برشا د کے بیٹے تھے جو اس وقت فوت ہو چکا تھا ہمار
سمتبر ۱۹۸۷ کو بالگو بند یا باندہ کی تودن رام یا باندہ سے اور حکم دت رام یا باندہ سے
کے ہر مدعی اور جمع کیا تھا بالگو بند یا باندہ سے ہونچا ہمار اور اس پر غرض
اسکی قائم مقامی اس کے بیٹوں سورج دت اور جگدیش دت
ایک نابالغ نے اپنے ولی کے ذریعہ سے کی ہے۔

یہ ثابت کیا گیا ہے اور نہ بحث کی گئی ہے کہ اول انشقا
میں سے کوئی اشتغال جیسا ذکر مسماہ جانکا نے کیا تھا ضرورت
کے لئے علی میں آئے تھے اور صرف ایک سوال جس پر حکام عالم مقام
کو غور کرنے کی ضرورت ہے یہ ہے کہ آیا برو سے رواج بیان اور
اون کی اولاد یونانیان درگا میں وراثت سے خارج کیجاتی ہے
جیسا کہ اس کے قبل بیان کیا گیا ہے وہ حکم مبارک دینیش ج نے
جنہوں نے دعویٰ کی تحقیقات کی تھی یہ قرار دیا تھا کہ نہ رواج
نہایت تھا فاضل جودیش کشن نے جنہوں نے مراد میں سماعت
کی تھی بظاہر اس امر کے متعلق شبہ نہیں کیا تھا کہ موضع بندولی
کے واجب العرض میں رواج کا اندراج اس رواج کی بہناد
تھی جو موضع یونانیان درگا میں وراثت کے حق میں متعلق تھا۔
لیکن ان کی برائے تھی کہ بندولی کے واجب العرض کا فقرہ ہم

بالگو بند
بنام
بدری برشا د
(پریوی کول)

۴۵۱
صفحہ

بال گویند۔

بنام

ماری پیر

در پو کی

مواضعات حاصل کے جز میں ایک صحیح مدولی تھا حکام عالمیہ
کو یہ نہ معلوم ہے کہ ان میں اور کیا ہے کیونکہ ہوا مد
بعد اوروہ تہجد و سبت کے قریب وہ مواضعات جو ان میں
در پو کی پائے نہ ہو حاصل کیے تھے اور وہ ہوا نہ اسے جو اس کے بذریعہ
ہمیشہ ہوتا ہے یہاں سے حاصل کیے تھے اور ان کو اس کا تعلق بندولی
کہا جاتا تھا اور اس کا ذکر کاغذات میں درج ہے تعلقہ
کے لئے یہ کیا گیا تھا اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا
وہ جائیداد صحیح طور پر تعلقہ کی لاتی تھی یا نہیں۔

مذکورہ سبب پر شادی پائے اس وقت کے
مشرک خاندان کی جانب سے منظم تھا اور وہ تمام کا نہیں تو ان
بعض ہوا نہات کا ممبر دار تھا جو تعلقہ میں داخل تھے۔

عہدہ دار بند و سبت سے ہر موضع کے لئے ایک اہل عرض
مقرر کیا تھا۔ ہمدانی کے واجب العرض کے چوتھے فقرہ کی عبارت
میں ہے کہ سرکاری مترجم نے اس کا ترجمہ کیا تھا حلیہ
”فقرہ ۴ انتقال اور وراثت کے حقوق“

”فقرہ ۵ حصہ داروں میں سے ہر ایک کو اپنا حصہ منتقل کر لیا
حق ہے لیکن یہ تاکہ ان میں سے کوئی خریداری کے لئے آمادہ

ہو ورنہ اس کو کسی شخص مناسب کے ہاتھ فروخت نہ کر لے گا اس
موضع میں وراثت اور مدد کی نفی کا قاعدہ یہ ہے کہ شریک
مددہ دار کی وفات پر اس کے بیٹے اس کے حصہ میں حصہ لے گا اگر کسی شریک
ہو تو شریک بند و سبت کو کوئی حصہ نہیں پائی۔ اگر کسی شریک
حصہ دار کی کسی زوجہ ان ہوں جنہیں سے ایک کے ایک اور شریک
کے کو بیٹے ہوں تو شریک حصہ دار کی وفات پر اس کا حصہ اس کے
بیٹوں کے باہر ساری طور پر تقسیم کیا جائیگا مستری بہا
زوجہ ان کی تعداد کے مطابق تقسیم کا کوئی رواج نہیں ہے

۵۰ صفحہ

جب ایک زوجہ کے شہید اور دوسری کی طرف بیٹان ہوں
ایسی دوسری زوجہ نہ پائے گی اول الذکر زوجہ کی اول
حصہ پائے گی اور بیٹیوں کی (کہا۔ نہ پائے گی) پرورش
کرے گی اور ان کے ازدواج کے اخراجات برداشت کرے گی
اگر زوجہ ان کے کوئی مرد اولاد پیدا نہ ہو تو وہ حصہ ساری
تقاضا نہیں کی بیویگان کو شہادت کا اختیار نہیں ہوا
اولاد کی وفات پر شوہر کا قریب ترین رشتہ دار حصہ کا قایم
مقام ہوتا ہے۔ خیر شادی شدہ زوجہ اور اس کی اولاد کو
نان و نفقہ دیا جاتا ہے وہ کوئی حصہ نہیں پاتے۔

فقہہ کی زبان ملکی کی عبارت کا جس کا ترجمہ سرکاری مترجم
کیا ہے وہ ہے ”اوس موضع میں وراثت اور (اوسکی) تقسیم
کا قاعدہ یہ ہے کہ شریک حصہ دار کی وفات پر اس کے بیٹے
اوس کے حصے کے حصہ ساری مالک ہو جاتے ہیں اور بیٹی کوئی
حصہ بذریعہ وراثت نہیں پائی۔“ جس کو خالی دست طریقہ
سے خالی جوڈیشل کمرشن نے اپنے فیصلہ میں درج کیا ہے الفاظ
”بخصوص ساری“ اور الفاظ ”بیٹی کے درمیان کوئی ایسا لفظ
نہیں ہے جو کہ ترجمہ بطور اور کے کیا جاسکتا ہو۔ حکام عیقا
یہ ضروری نہیں خیال کرتے کہ یہ مقدمہ عدالت جوڈیشل کمرشن
میں اس لیورٹ کے لئے واپس کریں کہ آیا ایک لفظ جس کے
معنی ”اور کے ہوتے ہیں“ الفاظ ”ساری حصے“ اور الفاظ
”بیٹی کے درمیان ہے یا نہیں۔ کیونکہ ہر صورت میں حکام
عالمیہ کام کی یہ رائے کہ اس فقرہ کے وہی معنی ہوں گے لینے
یہ کہ بیٹی اور اوسکی اولاد کو وراثت کے حق سے محروم کیا گیا ہے
بندولی کے واجب العرض کے فقرہ کا اعادہ یونیاں در لکھے
واجب العرض میں نہیں کیا گیا ہے کیونکہ بند و سبت کے مواضعات

انکسٹہ بابہ شہلہ اگر ڈرامہ رول ۱۱ اردو ۴۲ - مندرجہ ذیل -
 ابتدائی کے فیصلہ کی تہہ کا میا و سماعت منصفی ۲۰۰۰ کے لگا
 داخل کیا جانا میا و میں توسیع کافی وجہ - تا حدہ کی لابی
 رواج و منتقلی ضرورت قرضہ سابقہ تجارتی اغراض کے لئے
 ہائی کورٹ میں امنہ ثانی کی یادداشت کے ساتھ عدالت
 کے فیصلہ کی نقل منسلک ہوئی چاہے اور اگر میا و سماعت منصفی
 کے لئے ہائی کورٹ میں پیش کیا تو مندرجہ بالا مجموعہ المیہ
 دیا جا کر خارج کیا جانا چاہیے۔
 مواعیل بنام سری رام انڈین کونسل جلد ۱۰ صفحہ ۳۳ کی نقل
 جب قرار دیا گیا ہو کہ عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل اس
 واقعہ کی وجہ اندرون میا و نہیں پیش کی گئی تھی کہ اس
 کی اشاعت کے بعد میں اس بات کی ضرورت بتلائی گئی ہو
 کہ ایسی نقل یادداشتوں پر ثانی کے ساتھ پیش کیا جائے اور
 جب ملاحظہ کیا گیا تھا تا حدہ کا علم عام طور پر ہو
 سکے کہ کافی وقت نہیں گزرا تھا۔
 قرار دیا گیا کہ مندرجہ قانون میا و سماعت کے مفہوم میں
 سماعت مقررہ مقررہ کی توسیع کے لئے کافی وجہ موجود تھی۔
 باوجود کسی قرضہ سابقہ کے منتقل الیہ کی جانب سے جو شخص
 ثالث کو درجہ لاداد ہو وہ کسی اور کی جائز ہوتی ہو اور اس
 کو کسی مزید امر کے کرشمی اور یہ ثابت کر سکی ضرورت نہیں
 ہوتی کہ قرضہ سابقہ ضرورت کیلئے حاصل کیا گیا تھا۔
 یہیں قرار دیا جاسکتا کہ کسی حالت میں کاشتکاری قرضہ
 کا کرن تجارت میں مصروف ہونے کی غرض سے ضرورتی جا یہ
 منتقل نہیں کر سکتا۔
 منٹا سنگہ بنام رام سنگہ انڈین کونسل جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱ کی اشاعت کی گئی

جب کوئی شخص ان کے درجہ ۱۰ میں نہ ہو - خطہ راجی کا
 اور وہ خطہ طور کا سرکاری راجی میں نہ ہو کہ کوئی
 کیلئے کافی ہو اور وہ اس پرورش کا کوئی دوسرے
 رکھتا ہو عمارت میں ہو یا کہ اس کی غرض سے راجی میں
 ضرورت کے لئے کی بنا منتقلی پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا
 مندرجہ ثانی بنام راجی دگر ہی مصدہ کہ دگر ہی راجی میں
 موز ۲۰ جولائی ۱۹۱۸ مندرجہ دگر ہی مصدہ کہ دگر ہی
 جج انکسٹہ میں پورے ۲۰۰۰ کے لئے
 منجانب مرطمان - مندرجہ غلام رسول دگر ہی
 منجانب مندرجہ منہم - ڈاکٹر لال -
 مندرجہ منہم ان دو قدمات کے واقعات جن سے مندرجہ
 نمبر ۲۵۱۹ و ۲۵۱۸ کے فیصلہ میں مندرجہ راجی میں
 ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۸ کو حوالہ علی شاہ ایک سیدان کے
 سیدان نے ایک سر جو چھوٹی کمپلی پور میں واقع تھی ایک
 شخص مندرجہ کے ہاتھ لگے میں زمین کی اور مندرجہ فیصدی
 سودا اور ان کا قرار کیا۔ ۹ جنوری ۱۹۱۸ کو اس نے یہ سر
 محمد حسن دین مدعی علیہ منافع ساکن مندرجہ کے ہاتھ لگا
 بیع کی جس میں ملاحظہ کی رقم داخل تھی جو مندرجہ منہم
 کو واجب الادا تھی مدعی بیضا علی شاہ انتقال کنندہ کا بیٹا ہو
 اور اس نے دو عادی رجوع کئے تھے جن میں اس قرار کی شدت
 کی تھی کہ زمین اور بیع دونوں کا اثر اس کے حقوق پر انتقال
 کنندہ کی وفات کے بعد نہ پڑنا چاہیے زمین کے بدل کی نسبت یہ
 بیان کیا گیا ہے کہ وہ مبلغ مالک کے سابقہ زمین کی ادائیگی اور
 تجارت کی اغراض کیلئے قرض لیا گیا تھا یہ معلوم ہو گیا ہے کہ
 یہ قرار دیا تھا کہ بیضا علی شاہ چونکہ سید کاشتکار تھا اس لئے

محمد حسن (السر)
 ام
 بیضا علی شاہ
 لاہور

بال گوشت
بنام
مدری سرشار
دہ بوی کولس

تھا اور یہ کہ اس اہرام کی وجہ سے رواج ثابت نہیں ہو تھا۔ یہ الکل
صحیح ہے کہ کوئی رواج کسی واجب العرض کے مبہم بیان سے
ثابت نہیں ہو جاتا
حکام عالم مقام کی ترانہ رواج سے متعلق بیان میں کوئی اہرام
نہیں ہو اسکی صرف ایک تفسیر چکیا سکتی ہے وہ حکام عالم مقام
کی ترانہ میں یہ کہ موضع کے کسی مالک کی وفات پر اسکی کوئی
بھتیجی حالت میں بذریعہ حق وراثت جائیداد میں حصہ پانے
پر تعلق نہیں ہوتی خواہ اس بھتیجے جوڑے ہوں یا نہیں انہ
اس امر پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہو کہ کس طور پر ایسا رواج اون
صورت میں نافذ ہو گا جن میں کوئی مالک اور رشتہ دار نہیں
بلکہ ایک بھتیجی کو جوڑ کر فوت ہوا تھا جو وارث ہو سکتی تھی۔ اگر
بھتیجی وارث ہونے کا کوئی حق نہیں ہے تو اسکی اولاد یا
نہیں ہو سکتی بشرطہ کہ شریک حصہ دار کی وفات پر اس کے
بھتیجے حصص مساوی اس کے حصہ کے مالک بن جائیں
غالباً اسے قیام کی گئی تھی کہ اصول وراثت خلف کبر کے
رواج کے بموجب دعویٰ کو خارج کیا جائے جو اوردہ کا ایک
حکم رواج ہے۔

عہدہ داران بنہ ولایت کو واجب العرض میں راجع ثابت
کرنے میں اولیٰ فرائض کو انجام دینا پڑتا ہے جن کی انجام دہی
کا کوئی خٹ اون کو حکم دیتی ہے۔
ان فرائض میں سے ایک فرض یہ تھا کہ رواجات کو قائم
کیا جائے جس طور پر کہ عہدہ دار بنہ ولایت نے اون کو پایا ہو اور
کہ اس طور پر جو اس کے خیال میں نہ ہو چکا کہین جب
قابل اعتماد شہادت سے پتہ نہ چلا کہ کیا جائے کہ عہدہ دار
بنہ ولایت اپنے فرض انجام دہی میں غفلت کی تھی یا کسی

رواج کو رد کر کے یا اس کے خلاف دعویٰ ہوئی تھی اور نہ فلاں
کہ رواج کا بیان مبہم ہے تو کسی واجب العرض کے مبہم بیان کا رواج
رواج کی نہایت ہی کمبختی شہادت ہوتی ہے۔ اور فلاں مالک یا مالک
مابعد سے بہت زیادہ وقت رکھتی ہے جو رواج کی نسبت رواج
بہتر ہوئے کہ بعد دیکھی ہو۔

یہ ثابت یا ظاہر کرنے کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں ہے
کہ عہدہ دار بنہ ولایت واجب العرض میں رواج کا بیان کرنے
میں جس طور پر کہ اس نے بیان کیا تھا اس امر کا تعلق کر نہیں
کہ رواج کیا تھا اپنے فرض سے غافل رہا تھا یا رواج کی نسبت
اس کو غلط فہمی ہوئی تھی اور نہ اس دعویٰ میں ایسی کوئی
شہادت دی گئی تھی جس میں رواج سے انکار یا اختلاف کیا گیا تھا
حکام عالم مقام پر قرار دیتے ہیں کہ رواج جس کی رو سے
بیامون اور اونکی اولاد کو وراثت سے محروم کیا گیا ہے ثابت
اور وہ حصہ ملک منظر کی خدمت میں ادباً بشورہ عرض کریں گے
کہ مرافعہ بڑا منظر عدا جٹیشل کشر کی دگری مہر خیر
منعج اور سبار دیشل چ کی دگری برقرار و بجال کجاے۔
مرافعہ منظور کیا گیا۔

سالیسٹہ منجانب مرافعان۔ مٹری۔ ڈاکا ڈو
سالیسٹہ منجانب برائہ علیہم منبر بارو روجریس ونول
مالی کورٹ لاہور

مرافعہ ثانی دیوانی
بہتر مقدمہ ۲۵۱۶ بابہ منصفہ و جنوری ۱۹۲۳
باجلاس۔ مٹریسٹ اکاٹ اہمہ و مٹریسٹ موتی ساگر
محمد حسن الدین مدعی علیہ مرافع بنام سعید علی شاہ مدعی غیر علیہ
قانون میعاد سماعت ایکٹ و بابہ منصفہ و جنوری ۱۹۲۳

راجہ کشن پور
بہار
رام دینی سنگھ
دہلی

دو یا زیادہ اشخاص مشترکہ حق رکھتے ہوں تو وہ اس حق کا ادعا
بالاشتراک ہی کر سکتے ہیں لیکن ہر ایک کو اپنا حصہ ملنا چاہیے
میں جس کے متعلق یہ دعویٰ مجموعہ کے ہے میں اور وہ ان دعویٰ میں
اپنے حقوق کا دعویٰ کر سکتے ہیں لیکن بالاشتراک عمل کر رہے ہیں اگر
دفعہ ۵۸ ایچ اے میں بیان کیا ہے تو یہ دعویٰ ہی مجموعہ کو ملے گا اس دعا
کر رہے ہوں جو ایک لیا مسئلہ ہے جس میں جہاں تک اس وقت تک
اطلاع ملی ہو میں ضمانت نہیں ہوں میں اس کے اثر میں کوئی ایسا امر
نہیں پا رہا جو مشترکہ اسامیہ کو ملے گا ان کی اس دعا اس وقت میں
لے رہے ہیں کہ یہ دعویٰ جو ان کے خلاف کسی شخص کی حصہ دار زمین پر مجموعہ
کیا تھا۔ دفعہ ۵۲ (۱) ب (۱) نہایت ہی صریح الفاظ میں ظاہر ہو چکی ہے
اور ہم واضعاً ان کے صریح حکم میں اس مبنیہ اصول کو مدد لیں
گئی یا اضافہ نہیں کر سکتے جس پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ دفعہ ۸۸ مبنی ہے۔
اب مجموعہ داران مفیدان پر غور کرنا ہی چاہیے جو اس حوالہ میر و بر و دیا گیا
تھا مقدمہ گویا پسند اس بنام اوسٹیشن نارین پور دہلی (۳۳)
میں ایک نوٹ نکلتے ہیں یہ قرار دیا تھا کہ احکام مندرجہ دفعہ ۸۸ قانون
مزارعان بنگال ایکٹ ۱۸۸۹ء کے لحاظ سے جب دو یا زیادہ اشخاص
مشترکہ مالکان ہوں تو اضافہ لگان کے دعویٰ میں جو دفعہ ۳۲ قانون
مزارعان بنگال کے بموجب جمع کیا جائے یا مفید لگان کے دعویٰ میں جو
دفعہ ۵۲ (۱) ایچ اے کے بموجب جمع کیا جائے ان تمام کو شریک
ہونا چاہیے جہاں تک کہ دعویٰ حسب دفعہ ۳۲ کا تعلق ہو وہ صریحاً ایک
ایسا دعویٰ ہے جس کو جمع کرنا زمیندار قانون مزارعان بنگال کے
م بموجب جمع ہوتا ہے۔ اسی حالت میں دفعہ ۸۸ بطور پریسکریپشن
گویا کہ وہ دفعہ ۳۲ میں داخل تھی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ اضافہ لگان کا
دعویٰ جو مشترکہ حصہ دار زمیندار نے جمع کیا تھا احکام مندرجہ دفعہ ۸۸
قانون مذکور کے بموجب ممنوع اس کا حق ہو گا شریک حصہ دار زمیندار کا

۲۵۶
صفحہ

دعویٰ جو مفید لگان کے لیے ہو کر جمع ہو گا۔ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
میں اس کی دعویٰ میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
کو دعویٰ جمع کرنے یا احکام مندرجہ دفعہ ۸۸ اور اس کے لیے اس کے لیے
نہیں دیا گیا ہے لیکن اس میں اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
محول اضافہ لگان کے دعویٰ جو زمیندار لگان کے دعویٰ کے متعلق
ہونا چاہیے یہ فیصلہ کسی طرح سے اس مقدمہ پر اثر نہیں ڈالے گا جو
روبرو پیش ہے۔
دوسرے مقدمہ میں زمیندار نارین دت بنام رامین کرشنا دت
جو سوال اس مقدمہ میں پیش کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ایک لگان کے
دعویٰ میں جو مقدمہ زمیندار اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
مشترک کے متعلق ایک کے خلاف مدعی کے حصہ کی بازیافت
کلیے مجموعہ کیا تھا جو زمیندار اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
انتظام کے بموجب جب الادا تھا اسامی مدعی علی احکام مندرجہ دفعہ ۵۲
(۱) (ب) قانون مزارعان بنگال کے تحت اس وقت کے لگان لا دعویٰ کر سکتا
تھا فاضل جھون نے سوال کا جواب نفی میں دیا تھا جہاں تک کہ حقیقی
فیصلہ کا تعلق ہو وہ بلاشبہ صحیح ہے لیکن مقدمہ کا تصفیہ کر سکتے ہیں اس
میکالین نے یہ اس ظاہر کی تھی کہ وہ محول جس پر دفعہ ۸۸ مبنی ہے اس
شریک حصہ دار اسامی کی عکسی صورت سے متعلق ہوتا ہے جو اس میں
دعویٰ میں دفعہ ۵۲ (۱) (ب) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
کر رہے تھے اور یہ کہ دوسری مرتبہ دفعہ ۵۲ (۱) (ب) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
تھی جو تمام شریک حصہ دار زمینداروں اور تمام شریک حصہ دار سامین
کے باہم تھا میری رائے میں مقدمہ کا تصفیہ کر سکتے ہیں غرض سے دفعہ ۸۸
سے مدد لینے کی ضرورت نہ تھی یہ کہنا کافی تھا جیسا کہ فاضل جھون
نے بیان کیا تھا کہ اصطلاح اسامی مندرجہ دفعہ ۵۲ میں بعض شریک

بہر مقدمہ ۳۴ باب ۱۹۲۱ء منصفہ ۲ جنوری ۱۹۲۲ء
 باجلاس اسٹیشن مسٹر جسٹس کرشن
 گوٹھنی کامیاب ویکٹریگر بنام گوٹھناراما وغیرہ
 مراد خان مراد علیہم

چنانچه مراد از ان لا یزید فیهم الا حسرتهم و ان لا یتناقص الا حسرتهم است

سجانب امر علیہم مشرانہم و سلالہ

[illegible][illegible]

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

گورو پرستہ ادا
(مطالعہ)

1244-42

مستندہ کے مدعیان کو جوہ کے خزانہ میں گواہی دینا یا دہر کرنا
 جس کوئی بھی جس کے متعلق ہے نہ کہ موجودہ دعویٰ مدعی علیہا
 کے خلاف دعویٰ کی حد تک بالحد تصدیق کے دعویٰ کی وجہ سے
 ہے غائب ایک جائز عذر ہو گا جس سے سناہ کے لئے ہر جہاں پر
 کر دیا جائے گا۔ اس کا اثر مدعیان کے خلاف نہیں ہو سکتا ایسی حالت
 میں اس امر کا تصدیق نہ ان کے خلاف کیا جاتا ہے
 تیسرا سوال یہ ہے کہ آیا عدالت دیوانی دعویٰ میں اختیار کیا
 رکھتے ہیں جس سے یہ کہ اس کو مدعیان نہیں تادہ نے رجوع کیا تھا
 دفعہ ۲۳۲ دکن قانون مالگزاری اور ان کی وجہ سے ممنوع تھے جس
 اس امر کی ممانعت کی گئی ہے کہ عدالت دیوانی محال کی تقسیم سے متعلق
 دعویٰ میں سناہ کے لئے عدالت کو جس کے رد برکونی تقسیم کا دعویٰ
 ہو وہاں قانون مالگزاری اور ان کے لئے یہ اختیار دیا
 گیا ہے کہ وہ کسی فریق کو یہ ہدایت دے کہ وہ اس اعتراض کے تصدیق
 کے لئے عدالت دیوانی میں دعویٰ رجوع کرے جس میں ان کا دعویٰ
 کا کوئی سوال شامل ہو اس قسم کے دعویٰ میں جواب مسترد ہے
 بیٹی سناہ شکل دیئے عذر داری کی تھی اس کے بعد یہ میں آگیا
 کہ یہ محال کی جو حقیقت کے متعلق اس کے دعوے کے موافق تھی پس
 مدعیان کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ وہ یہ دعویٰ رجوع کریں مدعی نے
 ایسے ساتھ مدعی کی حیثیت سے چارہ و سر نہ کر کے عدالت داروں کو پیش
 کیا ہے جو تقسیم کے دعوے میں مدعی علیہا تھے لیکن یہ کہ اس کے
 حصہ دار تھے جو تقسیم کی نسبت مدعی کے حق سے گواہی حاصل نہیں کر سکتے
 تھے مگر انہی جانب سے انہوں نے تقسیم کی سناہ نہیں کی تھی
 مرافعان نے اس دلیل میں جلوہ مہر ہے کہ یہ تقسیم کے دعوے کی فریق
 کو یہ ہدایت دیا گیا کہ وہ اپنی حقیقت کو واضح کرنے کیلئے دیوانی دعوے
 رجوع کرے کو کسی دوسرے شریک حصہ دار کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ

دعویٰ رجوع کرنے میں شریک ہو یہ قرار دینے کے لئے نظیر موجود ہے کہ جب
 تقسیم کا دعویٰ مسترد ہو تو تقسیم کے دعویٰ کے کسی فریق کو دوسرے
 فریق کے خلاف حقیقت کو واضح کرانہ کے لئے عدالت دیوانی میں
 دعویٰ نہ کرنا چاہیے جہاں اس کے عدالت نے ہدایت دی ہو جو
 تقسیم کے دعویٰ کی سماعت کر رہی ہو اس مسئلہ کی بنیاد یہ ہے
 کہ تقسیم کا عدالت کو حقیقت سے متعلق اختیار سماعت دیا گیا ہے اور
 اس سے منطقی طور پر حقیقت کا سوال کارروائی تقسیم کا نتیجہ
 ہو جاتا ہے پس عدالت دیوانی حقیقت کے سوالات کی سماعت کرنے
 سے منع ہوتی ہے سو اس کے دعوے اس قسم کا ہو جو عدالت تقسیم
 کی ہدایت سے رجوع کیا گیا ہو اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ صحیح
 ہے تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ وہ فریق جس کو حقیقت کا دعویٰ
 رجوع کرنے کی ہدایت نہ دی گئی ہو ایسے فریق کو اس قسم کا دعوے
 رجوع کرنے میں شریک نہیں کر سکتا جس کو حقیقت معلوم کرنا
 کی ہدایت نہیں دی گئی تھی تقسیم کے دعویٰ کی کارروائی میں جو
 دہا کے ہو جو یہ کہی رہی ہو کسی ایک فریق کو عدالت کی ہدایت
 مفہوم میں کہ وہ عدالت دیوانی میں حقیقت کا دعویٰ رجوع کرے بہ حق
 داخل ہوتا ہے کہ وہ اس میں ایسے شخص کو بطور مدعی کے فریق بنایا
 جائے جس کو دوسری کا مشترکہ حق حاصل ہو۔ کسی شخص کو دعوے
 رجوع کرنے کی ہدایت دینے کے معنی ہونے چاہیں کہ وہ ضابطہ
 قانون کے مطابق اور اسی کے لحاظ سے ہو نا چاہیے اور اگر
 رول ایجوو ضابطہ دیوانی میں ایسے ایشال کی اجازت دی گئی ہے
 ایسی صورت میں اس امر کا تصدیق نہ ان کے خلاف کیا جاتا ہے
 یہ ظاہر کرنا قرین مصلحت ہے کہ اس دعویٰ میں مدعیان
 اس سے کم کا ادعا کیا ہے جبکہ وہ اپنی بنائے مال کی نسبت متعلق تھے
 انہوں نے صرف یہ ادعا کیا کہ یہ حصہ جو سناہ شکل دی کے حق میں

ماہ کم دی
 نام
 مراد
 (اودہ)

سماء گریہ
نام
ہر وقت
(اور وہ)

تو جاننا اور بھی کچھ جاننا چاہیے کہ اس وقت ہندوستان میں
یا نہ کہ سچے ہندوؤں کے گویا کہ اس وقت ہندوؤں کی تہذیب
نئی اور نئی ہے اور انہیں کیا یہ کہ تہذیب کی اعراض کہ کئی
بندوبست ہیں اور اس میں نامہ کو لکھنا نظر انداز کیا جانا چاہیے
جو ہندی کے حق میں تیار وہ ادعا کرتے ہیں کہ چونکہ یہ ظاہر ہے کہ
ہندوستان کے خلاف فعل کیا جائے نہ خدا اور کسی خاص رقبہ کے
کیا اس جانا ممکن ہے اگر کسی کوئی کوشش کی جائے کہ اس رقبہ کو
نظامات اور ان کی سرکاری رکھنا جائے۔ جو کچھ انہوں نے ادعا
کیا ہے وہ یہ کہ رقبہ کے متعلق ان کو نقصان نہ پہنچنا چاہیے
مناجعت عدالتوں نے یہ بیان کیا ہے کہ اس رقبہ میں جو مشکل دی
سر فہرست کی گئی تھی۔ نظامات اور ان کی داخل ہونے چاہیں نہ کہ اس
رقبہ میں تو ہندی نہیں کہ اس کے تقاضوں کی گئی تھا اور انہوں نے اپنی رائے
کو بھی پرستی کی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ رائے جیسا کہ اوپر بیان
کیا گیا ہے اس امر پرستی ہوئی چاہیے حتیٰ کہ مدعیان اس تمام اور
کی اسرار کرنے سے قاصر رہے تھے جس کو وہ مستحق تھے۔ یہ تصور اور
بدول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی روشنی سے ظاہر ہو گا کہ مدعیان
کو اس عا کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ نامہ تہذیب میں ایک ایسی چیز ہے
کیا جانا چاہیے اور اس کے تیار کرنے کی وجہ سے ادعا غرضی میں کیا تہذیب غرضی
پسند کا کی گئی ہے کہ یہ نامہ کا اثر رقبہ پر نہ پڑنا چاہیے لیکن ایسا
کوئی ادعا نہیں ہے کہ اس کا اثر رقبہ کے انتخاب پر نہ پڑنا چاہیے جس کی
فرق کسی دوسرے کے خلاف اپنی حقیقت کے استقرار کی استدعا کرنے اور
اوسکو حاصل کرے تو وہ حقیقت اوس کے بعد سے مستحق حقیقت سمجھی
جانی چاہیے اور نہ کوئی اور شے لیکن یہ آرا جن کا تعلق تخت عدالت
کی تجویز غرضی سے ہے جو غرضی کی حقیقت رکھتی ہیں اور وہ
تہذیب گتہ پر واجب التعمیل نہیں ہیں اس لئے کہ یہ تصدیق کرتا ہوں کہ اس کا

۱۲۱
ص ۱۲۱

کہ مسودہ نوکر کا اکر کیا اس میں ہندوؤں کا نام لکھا گیا
اور اس اور بھی سے زیادہ وار (۱) لکھا گیا۔ یہ ہندوؤں کا نام لکھا
اسد بھائی ہے۔
جہاں یہ مراد نہ غرضی خواہجہ کرنا ہوں۔

مراد خواہجہ کی گئی

پروچہ کی کونسل
مراد خواہجہ کی کونسل
منا، ۱۹۱۳ء

باجلاس ولارڈ کبھاسٹر لارڈ دیوینڈن لارڈ کارسن سربراہ
راج ٹائٹ ولارڈ سائو سین

سماء گریہ۔ مدعیہ پنہام ہندو کی لال وغیرہ
مرافقہ مدعیہ ہندو مرافقہ علیہم
وہرم شاستر خاندان ہندو۔ ایک رکن کی علی کی تیس۔
اتحاد مکر کا ثبوت۔ شرکان سبب نہیں کے لئے دعویٰ ہے۔ عیاد
سماعت۔ قانون میا و سماعت ایکٹ ۱۹۰۹ء کے تحت ۱۰۱۔

جب ایک شریک خاندان دوسروں کی مجلس ہو تو ہندو شریک
میں ایک کوئی قیام میں ہو گا کہ وہ شریک ہندو ہندو ہندو
کے باقیانہ ارکان کے باہر یہ معاہدہ کوہ ہندو ہندو گے یا
مکر متحد ہو جائیں گے کی دوسروں کی رائے ثابت کیا جانا چاہیے
بالائیں لاہور میں نام رکھا باقی انڈین لارڈ پور کے حکمتہ حلفہ
صفحہ ۲۰۷ وکاش دس نام نام نارای سہا مو انڈین لارڈ
مکملہ جلد چھوٹا ۲۸ کی تعلیم کی گئی

چار ہائی جن پر ایک شریک ہندو خاندان کی تھا ایک ہندو
کا رو بار چلتے تھے ان میں ایک دوسروں کی علی ہندو کی اور
مؤرخ لارڈ کا رو بار چلتے تھے اور ان کو باقیانہ میں ہندو

فہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس کے بعد جو کو وقت تحقیقات اس امر کی اہمیت حاصل
کرتی ہے کہ اس کے بعد اس کی تمام شہادت خارج کر دینا جو بطور شہادت
بلیڈ مار اور تصفیعات سے تعلق ہو۔

غریب کی تائید ثابت کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسے ہیات
کیسے کیے گئے تھے جو بیان کنندہ غریب کے دماغ میں جو کچھ تھے یا اس قسم
کے تھے کہ بیان کنندہ کو ایسا کوئی معقول یقین نہیں ہو سکتا
تھا کہ وہ صحیح تھے یہ کہ وہ اس غرض سے کیے گئے تھے کہ ان پر عمل کیا
جائے کہ ان کو مار دیا گیا اور ان پر عمل کر لیا گیا تھا اور وہ اس
حقیقی نقصان کا باعث تھے جو تھے کہ ان دوسری کی تائید کرتے
ہوئے ان کی بنیاد راضی و کریم مصدقہ انٹیل بار ڈیپٹی جج بنارس۔

سجانبہ مرزا خان ڈاکٹر سر نیر و ناطقہ سمن سرمد دامودر داس
کیا شہادت تھی جو کہ وہ اپنی سوا و دہری نامہ میں۔

سجانبہ مرزا علیہ سرمدی۔ ای۔ او کو نور، شمار احمد دارین، شہادت
شہادت کے لئے اس میں ان کے بارے میں کیسے کیے گئے تھے کہ وہ
جو ایک ستاویز نو روڈ آرڈر نمبر ۹۱۸ میں منسلک تھا اس دسٹاویز
میں یہ امر صحت کی کمی تھی کہ سوائے نام کی کنور اور مدعی علیہ اور مدعو سرمد
اسی امر کے کہ اس میں جو مائل غرض رکھتے تھے موضوع لاچر پور میں تقریباً
۱۷ ایکڑ اراضی کی نسبت ایک نزع پیدا ہوئی تھی وہ اراضی چند سال
قبل گورنمنٹ کے خریدی تھی وہ اراضی ایک حق شفعہ کے تحت
میں جا یاد ماہ الفراع تھی جس کو موجودہ مدعی نے رجوع کیا تھا۔
اور جو اس معاملہ میں آرڈر نمبر ۹۱۸ کی تاریخ پر دو عدالتوں کے
ہو چکا تھا اور ہر عدالت میں اس کا تصدیق عورت کے خلاف کیا گیا
اس معاملہ کی تاریخ پر ہائی کورٹ میں ایک مرادہ مقدار عمارت جس کی
غرض یہ تھی کہ اس نزع کو ختم کیا جائے جس کا تعلق موضوع لاچر پور
میں اس اراضی سے ہے و نیز اس غرض سے کہ اس کی قدر اٹھائی

کہ نسبت فریقین کا مین مقابلہ کو ختم کیا کہ ہمارا جہاں بارہ سو رشتہ دار
 تھے اور انہوں نے معاہدہ شطرنج کی کھیل کی تھی خلاصہ یہ ہے کہ
 بعض حالات پیش آنے پر غور کیا کہ نوشت لاجپاں وزیر بادشاہ کی مالکہ
 بننے کے لئے کھمبے اور ان کا ضروری تھا اور وہ کھمبے بہت بڑے وضع
 ہو گئے پورا در در سر کو صنعت مند بے غرضی عوام کی خدمت کے لئے
 اس چاندرا میں شکر کیا سے لے کے اور اس بنیاد پر سر رہا چھ کے
 لئے کہ ہر فرقہ کو نصف ملے آوارہ تھے یہ نظام ہوتا ہے کہ نصف اشخاص
 موجود تھے جو یہ جاہل و حائل کرا چاہتے تھے اور ایک شخص جس کا نام
 نالہ اس کو کوئی ہمیشہ نہیں کہتا اور انڈرمان کی کچھ ہفت ایش کی
 خدمت نے اس میں اس قدر اضافہ کیا کہ وہ کھمبے کا اندازہ نہ ہو گیا
 اور اوپر مری علیہ اور اس کے ساتھیوں نے اس میں اس سے کہ
 اضافہ کیا جس کی وجہ سے اندرمان کی رقم لے کر لے کر ان حالات میں
 ہر چاندرا ہمارا جہاں اس کی خدمت نے اس معاملہ پر کر دیا اور اس
 و سب تک اس وقت کے تمام اشخاص ایک در سر کے طرف ہو گئے
 ہوئے کی نامتو کلیت کو مان لیا تھا اور حق تعالیٰ کے ہر کچھ کی بیوقوفی
 سے اس کو اور انہوں نے اس کے عہدہ اور اس کے ہر کچھ کی بیوقوفی
 کہ اس کے اور اس کے چاندرا کے ہر کچھ کی بیوقوفی
 گورنر شکر اور اس کے باب کی جانب سے اور اس کے ہر کچھ کی بیوقوفی
 نصف جاہل و حائل کرنے پر قانع ہو چکے تھے اور اس کے ہر کچھ کی بیوقوفی
 موجودہ مدعی کی شکایت یہ تھی کہ میرا جہاں ہر کچھ کی بیوقوفی
 درزی کو کہتے ہوئے مدعی علیہ نے اس کو کھمبے سے جو ہر کچھ کی بیوقوفی
 مراجعت معاہدہ کیا کی گئی تھی اور اس کی جاہل و حائل کرنے سے انکار
 کیا تھا مدعی علیہ نے جواب دی کی تلاش کو کہ جسے یہ خیال کیا کہ
 فریق کے چند ہمہ پائانت اس کو مدعی کی اور اس کو اس فقرہ
 ہمیں مضبوط کیا کہ مدعی نے فریق کی تفصیل کے لئے درخواست نہیں

تہ پہلے تو کہیں نہ ہو۔ اور جو کہ ہوتے تھے یہاں تک کہ ان کے
 اور یہی ماہ شہادت خارج کرے جو بطور مناسب ابتدا کی حقیرہ اور
 قیاسی نہ کہ کسی اور اس کو اپنی وجہ کے طور پر پیش کرنا ہے
 بخرا اسکے کہ پلنگہ میں ہوں حج کا کام کلید یا قیقین یہ بخیر
 ہوتا ہے اور اس کو شہادت خارج کرنے میں دوسری ہوئی ہے وہ
 وہ کتنی ہی غیر متعلق ہو مقدمات طوالت ہوتی ہو اور فرق مخالف
 التواوقات بری حالت میں پڑ جاتا ہے اپنا جو بدعویٰ حاکم کرنے
 سے قبل مدعی علیہ یکم چل کر نکلا مستحق ہوتا ہے کہ مدعی اوس کا
 اور اگر اسے مطابق پلنگہ جو الہ کر گیا۔ اسی طرح مدعی تسلل اس کے
 ناش میں اس کو مزید تہذیب اختیار کر نکلا یکم دیا جائے اسکا مستحق
 ہوتا ہے کہ مدعی علیہ کے جو بدعویٰ کی ہدایت تفصیل حاصل کرے اگر
 حج کی یہ کہ ہو کہ ان کے روزہ کو ر۔ ناماد روزہ اسد پیش کیا
 تو ان کے روزہ کو جو دروازہ پیش کرے ہا ہوا اسی طرح حیران
 کر نکلا حکم دیا۔

ہم نے یہ ارفاق فیصل سے ساہزہ طہری میں کر کے ہمارا یہاں ہر کہ
 یہاں ختمی یا ختمی کے بغیر ہر بار ڈینٹ جج اندہ قواعد کی حصول کمال
 کی ہدایت دیکر بہت زیادہ عدالتی وقت بچا سکتے ہیں اور یہ خیال
 کرتے ہیں کہ ہر بار ڈینٹ ججوں کو فریقین کی درجہ آستیں قبول کرنی چاہیں
 اگر وہ علی الترتیب عرضی دیکو اور جو بدعویٰ کی حصول یابی کے
 چند روز سے اندیشہ کیا کہین فی زمانہ پلنگہ اگر اوقات نہایت
 ہی عام عبارت میں مرتب کیے جائیں اور وہ پیچیدہ سے ترتیب قابل
 بحث اور حقیقت سے ہوتا ہے میں راون میں واضح معین بیانات
 واقعاتی درج ہونے چاہیں جس کے ساتھ ہر او کی ضرورت ہو ہر وہ
 قانون کا ضروری سوا نہ ہو کیا جانا چاہیے
 اوشخاص مقدمہ میں جو زیر بحث ہے اگر مدعی علیہ سے صریح

عبارت میں نہ راحت کر لیا ہی کہ اوس فریب کی تہ عدت کہا ہو جو اس
 بیان کیا تھا جس سے ساتھ وہ ناقص تفصیل ہو جو مدعی جس کو ایسے عد
 سے کہ صورت تھی تو فوراً قرار دیا جاتا کہ اوس بیان میں کوئی
 اصلیت نہ تھی اب نظام ہوتا ہے کہ اس کا بیان صرف یہ رہ جاتا
 ہے کہ پلنگہ عدت ابتدا سے ابتدا تک یہ بیان کرتی ہی تھی کہ اوس
 حق شفعہ حاصل ہوا اس کے وہ دیکو کہ ہی کی ہا اگر بار ڈینٹ جج کی
 اوس عجیب عبارت کو استعمال کیا جائے جو نہ پہلے طلسماء (رح)
 میں خصلت تھی "سخت دیکو کہ کی جرم" یہ ایک اسی عبارت کو
 ہم اکل غیر راوس ہیں اس میں کہ پلنگہ پہلے ہے کہ صورت حق شفعہ
 بیان کر رہی تھی وہ جانر دعوئی ہی ہو سکتا تھا اور وہ ناقص مدعی
 سے کہ کتا تھا اوسی تہذیب وہ ماہرہ وہ ہر دیکو کہ اس
 شفعہ کا اوجا کر رہی تھی معاملات ایسی ہوتے ہیں کہ تہذیب کے دو
 عدالت کے محاز نے اوس کے خلاف شفعہ کیا تھا اور یہ ایک ما واقعہ
 تھا جو مدعی علیہ کو معلوم تھا اور باوجود اسکے یہ بیان کیا گیا
 کہ عدت نے اپنے حق شفعہ کی نسبت ایسے بیانات کیے تھے جو اوس کے حکم
 ہوئے تھے اوس نے مقدمہ کا دیکو کہ دیا جائے اور ان سے دراصل
 ان مدعی علیہ کو دیکو کہ ہوا تھا اور ان کو نقصان پہنچا تھا اس سے
 سے کہ ان کو معاہدہ کرنے کی ترغیب کا کوئی بھی کیونکہ پلنگہ میں
 اس طریقہ سے نہیں تحریر کیا گیا اور اس کو یہ نظام ہو سکتا تھا کہ اس
 کوئی اصلیت نہ تھی وعلیم ہر بار ڈینٹ جج جس راون کو واقعات
 واقعت ہوئی تھی یہ بیان کیا تھا کہ او نہوائے مدعی کے اس کے
 کو باور نہیں کیا تھا کہ مدعی نے معاہدہ کی تکمیل دیکو کہ الفاظ
 سے کہ کوئی تھانوس کی دلیل ثابت کرنے کے لئے نہ ثبات کیا جانا چاہیے
 کہ ایسے بیانات کیلئے تھے جو بیان کسے ذوق کے علم ہوتے با
 اس قسم کے بیان کنندہ ذوق کو یہ حصول یقین نہیں ہو سکتا تھا

نام
 مانگی
 دالہ ہا

۱۹۱
 ۱۹۱

تورجی شکر
مام
مالی کور
(الہ آباد)

میں کی اور دیکھیں بار بار بیچ احکام مندرجہ اور ڈر آجہ نہ ہوا
 دیواری کو کلینا نظر انداز کرتے ہوئے امور تفریق طلبہ سے کہہ دیا
 معذرت ہوئے وہ تفریق طلبہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 اس کی عبارت میں ہے کہ اس تفریق طلبہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 جس تفریق سے متعلق کوئی بیانات مندرجہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 جس کا اثر دیکھیں یہ تفریق طلبہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 بیان کیا گیا تھا اگر یہ حالت ہے تو اس واقعہ کا اثر دیکھیں
 پر کیا اثر تھا؟

مدعی کے دلیل کا یہ فرض تھا کہ وہ بارڈرینٹس چھپے ہوئے
 یہ حکم دینے کی استدعا کرتے کہ وہ فریب کے الزام کی زیر پرستاری
 میں کہہ دیا کہ انہوں نے ایسا عمل نہیں کیا اور تفریق طلبہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 دیکھتے وقت خود چھپے ہوئے فرض تھا کہ وہ مدعی دیکھیں کہ وہ
 خود دیکھیں کے ساتھ ہی فریب کی نوخیز کی ہر اسہ کریں اور
 کو ایسا عمل مدعی کے فائدہ کیلئے اس وجہ سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 تھی اور بغرض عام کرنا چاہیے تھا اگر بارڈرینٹس چھپے ہوئے
 معقول تھی کے ساتھ احکام مندرجہ اور ڈر آجہ نہ ہوا
 کا تفریق زیادہ اطمینان بخش طریقہ سے ہو گا اور ان کے تفریق سے
 عدالتی وقت کا بہت زیادہ حصہ چھپ جائیگا جس سے تفریق کو
 اسی قدر فہم ہوگی۔

بطور مثال اگر فریب کی دلیل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگی
 میں جب مدعی نے بہم طریقہ سے فریب کا بیان کیا ہو تو جو اس کا
 ہیکہ نمونہ کی قدر حسب ذیل ہو گا یہ کہ مدعی کو یہ حکم دیا جائے
 کہ وہ ان امور وہ مدعی علیہ کو اس فریب کی مزید اور بہتر تفریق
 ہو گا کہ میں کا بیان فقرہ عرضی دیکھیں کیا گیا ہے
 جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

میں آ یا مہینہ بیانات فریب کی تحریر کی اگر تحریر اس سے متاثر رہا
 کی ساخت کی جائے اور ان کو بعض معاملہ پیش کیا جائے گا کہ ان کی
 نوڈرہ الا بیانات میں سے ہر ایک کا خلاصہ بتلایا جائے گا اور ہر ایک
 سے متعلق اس کی فریب کی جیسے اس مقام کی جہان اس شخص کی
 جان سے اور اس شخص کا جس سے مذکورہ بالا بیان کیا گیا تھا اور کہ
 دیکھتے وقت قیام کی کسی بیانات کی شہادت پیش کرنے سے موضوع
 کا بیان جو ان بیانات کے علاوہ ہوا (اگر کوئی) پر متعلق
 اس شخص کی فریب کی گئی تھی فقرہ جات فاجہ کے حاکم
 اور تفریق کے ساتھ اور یہ کہ مدعی کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ
 مدعی علیہ کو بطور حرجہ سے اور اس سے جو اس فریب سے کہہ دیا کہ اس کی فریب سے بچنا چاہیے
 عاید ہوا تھا۔ اسی ادائیگی اور تفریق کی دیکھیں کے ساتھ ہی جائے
 جس سے متعلق حکم دیا گیا تھا۔

بارڈرینٹس چھپے ہوئے کو اختیار کے ساتھ اس کی فریب کی گئی تھی
 کہ نام معدنیان فریقین نے اپنی دلائل ایسے صاف مکمل اور واضح طور پر
 پیش کی ہیں کہ ہر فرق اس دلیل کی نوعیت جانتا ہے۔ جس میں کو
 جو ابھی کرنی ہے اور یہ قاعدہ عام اطلاق کا قاعدہ ہے اگر اوقات
 بہم دعویٰ اور جوابدہوں کی معمولی تفصیل کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس
 امر کو واضح کر دیا جائے کہ دعویٰ یا جوابدہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے
 تفصیل دیکھیں کہ یہ حکم دینے وقت بارڈرینٹس چھپے ہوئے
 کہ وہ قصور وار فرق کو یہ حکم دین کہ وہ ایک خاص مقدار میں حصہ دے
 فرق کو اس حرجہ کی بابت ادا کرے جو درخواست سے واقع ہوا تھا
 ایسی ادائیگی تفصیل دیکھیں کے ساتھ یا اس کے قبل کی جانی
 چاہیے۔ اگر حکم کی خلاف ورزی کی جائے تو مدعی اس شخص کے لئے کوئی
 میں اس کی ناشن خارج ہونی چاہیے اور مدعی علیہ قصور وار ہو گا کہ
 جو ابھی استدعا کر دیا جانی چاہیے۔

۷۱۸
۷۱۹

اصل خرچہ تھا کیونکہ وہ اصل رقم فراہم کرنے کیلئے صرف کیا گیا تھا اور یہی رقم بقیہ قاتلون، اکام، پیکر کے احکام کی رو سے کاروبار کے منافع سے منہا کیا جاسکتی تھی۔

حسب ان غورہ داروں کی جانب سے دفعہ قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کے تحت ہر سیر درکہ کے ہائی کورٹ سے اس سوال کی استفسار کیا گیا تھا کہ آیا ۲۸ لاکھ روپیہ کا یہ خرچہ دفعہ ۲۷۲ قانون خراج کی رو سے منہا کیا جاسکتا تھا اس حقیقت سے کہ وہ اصل خرچہ کی نوعیت کا نہ تھا اور نہ وہ اس ضمن کے مفہوم میں صرف ایسا منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کو فیصلہ صادر کیا اور یہ قرار دیا کہ الفاظ "کوئی خرچہ" (جو اصل خرچہ نہیں) جو محض منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا ہو، سے عام طور پر منافعہ مراد تھا اور نہ صرف وہ منافعہ تھا جو سالانہ تشخیص میں حاصل ہوا تھا بلکہ یہ کہ اس مقدمہ میں ۲۸ لاکھ کا خرچہ اصل خرچہ کی نوعیت کا تھا اور اس لئے وہ قابل منہائی نہ تھا اس فیصلہ کی ناراضی سے مراجعہ کرنے نے ہائی کورٹ بمبئی کی اجازت سے ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کیا ہے جب مراجعہ لغرض سہا پیش ہوا تو مراجعہ عدلیہ نے ایک ابتدائی قدر میں مضمون کاشیش کا تھا کہ مراجعہ قابل بندیری نہ تھا کیونکہ یہ بحث کی گئی تھی کہ دفعہ ۱۱۱ قانون خراج کے تحت مقدمہ سپرد ہونے پر ہائی کورٹ کے فیصلہ یا تصویب کی ناراضی سے کوئی مراجعہ نہیں ہو سکتا تھا، یہ کہ ایسا فیصلہ جیسا کہ بیان کیا گیا محض سفارش ہوتا ہے اور وہ کام مال کی دہنائی کے لئے کسی قرار ایک رائے کی نوعیت رکھتا تھا کہ کس طرح انہیں اس وال کی حد عمل کرنا چاہئے جس کے متعلق ہائی کورٹ سے استفسار کیا گیا تھا۔ اس اعتراض پر جو اس طرح پیش کیا گیا تھا کسی قدر رشوا ہے ورنہ ان کے کونسلوں نے بہت سے طریقہ سے بحث کی تھی یہ تسلیم کیا

کہ اسے کہنا ہی یا سہرہ دہرائی کا کوئی موضوع نہ تھا قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کے تحت ہر سیر درکہ کے ہائی کورٹ سے اس سوال کی استفسار کیا گیا تھا کہ آیا ۲۸ لاکھ روپیہ کا یہ خرچہ دفعہ ۲۷۲ قانون خراج کی رو سے منہا کیا جاسکتا تھا اس حقیقت سے کہ وہ اصل خرچہ کی نوعیت کا نہ تھا اور نہ وہ اس ضمن کے مفہوم میں صرف ایسا منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کو فیصلہ صادر کیا اور یہ قرار دیا کہ الفاظ "کوئی خرچہ" (جو اصل خرچہ نہیں) جو محض منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا ہو، سے عام طور پر منافعہ مراد تھا اور نہ صرف وہ منافعہ تھا جو سالانہ تشخیص میں حاصل ہوا تھا بلکہ یہ کہ اس مقدمہ میں ۲۸ لاکھ کا خرچہ اصل خرچہ کی نوعیت کا تھا اور اس لئے وہ قابل منہائی نہ تھا اس فیصلہ کی ناراضی سے مراجعہ کرنے نے ہائی کورٹ بمبئی کی اجازت سے ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کیا ہے جب مراجعہ لغرض سہا پیش ہوا تو مراجعہ عدلیہ نے ایک ابتدائی قدر میں مضمون کاشیش کا تھا کہ مراجعہ قابل بندیری نہ تھا کیونکہ یہ بحث کی گئی تھی کہ دفعہ ۱۱۱ قانون خراج کے تحت مقدمہ سپرد ہونے پر ہائی کورٹ کے فیصلہ یا تصویب کی ناراضی سے کوئی مراجعہ نہیں ہو سکتا تھا، یہ کہ ایسا فیصلہ جیسا کہ بیان کیا گیا محض سفارش ہوتا ہے اور وہ کام مال کی دہنائی کے لئے کسی قرار ایک رائے کی نوعیت رکھتا تھا کہ کس طرح انہیں اس وال کی حد عمل کرنا چاہئے جس کے متعلق ہائی کورٹ سے استفسار کیا گیا تھا۔ اس اعتراض پر جو اس طرح پیش کیا گیا تھا کسی قدر رشوا ہے ورنہ ان کے کونسلوں نے بہت سے طریقہ سے بحث کی تھی یہ تسلیم کیا

کہ اسے کہنا ہی یا سہرہ دہرائی کا کوئی موضوع نہ تھا قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کے تحت ہر سیر درکہ کے ہائی کورٹ سے اس سوال کی استفسار کیا گیا تھا کہ آیا ۲۸ لاکھ روپیہ کا یہ خرچہ دفعہ ۲۷۲ قانون خراج کی رو سے منہا کیا جاسکتا تھا اس حقیقت سے کہ وہ اصل خرچہ کی نوعیت کا نہ تھا اور نہ وہ اس ضمن کے مفہوم میں صرف ایسا منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کو فیصلہ صادر کیا اور یہ قرار دیا کہ الفاظ "کوئی خرچہ" (جو اصل خرچہ نہیں) جو محض منافعہ حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا ہو، سے عام طور پر منافعہ مراد تھا اور نہ صرف وہ منافعہ تھا جو سالانہ تشخیص میں حاصل ہوا تھا بلکہ یہ کہ اس مقدمہ میں ۲۸ لاکھ کا خرچہ اصل خرچہ کی نوعیت کا تھا اور اس لئے وہ قابل منہائی نہ تھا اس فیصلہ کی ناراضی سے مراجعہ کرنے نے ہائی کورٹ بمبئی کی اجازت سے ملک منظم باجلاس کونسل کے روبرو مراجعہ کیا ہے جب مراجعہ لغرض سہا پیش ہوا تو مراجعہ عدلیہ نے ایک ابتدائی قدر میں مضمون کاشیش کا تھا کہ مراجعہ قابل بندیری نہ تھا کیونکہ یہ بحث کی گئی تھی کہ دفعہ ۱۱۱ قانون خراج کے تحت مقدمہ سپرد ہونے پر ہائی کورٹ کے فیصلہ یا تصویب کی ناراضی سے کوئی مراجعہ نہیں ہو سکتا تھا، یہ کہ ایسا فیصلہ جیسا کہ بیان کیا گیا محض سفارش ہوتا ہے اور وہ کام مال کی دہنائی کے لئے کسی قرار ایک رائے کی نوعیت رکھتا تھا کہ کس طرح انہیں اس وال کی حد عمل کرنا چاہئے جس کے متعلق ہائی کورٹ سے استفسار کیا گیا تھا۔ اس اعتراض پر جو اس طرح پیش کیا گیا تھا کسی قدر رشوا ہے ورنہ ان کے کونسلوں نے بہت سے طریقہ سے بحث کی تھی یہ تسلیم کیا

گورنر کونسل
نام
کانگریس
دارالامان

کہ وہ سچ نہیں کہ وہ ٹل کے چالے اور بار کے جانے کی غرض سے کی گئی تھی یہ کہ کو بار کیا گیا اور اذن پر عمل کیا گیا تھا اور اذن کی وجہ سے وہ نہیں تھا۔ ان پہنچا تھا کہ کچھ لکے وادسی کی استدعا کی گئی تھی اس کی وجہ سے سلسلہ میں مدنی عا کا کوئی محکمہ جواب نہیں دیتے اور ہمارا (۲) کہ یہ کہ یہ اور مفاد میں تو یہ کہ میں معاہدہ کی قیل قیلت سے لایا گیا ہے اور یہ کہ اس کا عمل در سب تھا ایسی حالت میں ہم یہ وادسیہ خارج کر گئے ہیں۔

مرافعہ خارج کیا گیا۔

پریوی کونسل

مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی

مستقلہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

باجلاس دار لارڈ ڈوبینڈن، لارڈ انکسٹن لارڈ رنبری ٹاٹا اورن پمپل کینی جیام چیف ریونیو اتھارٹی بمبئی۔ مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی ۱۹۱۵ء مستندہ کا ہائی کورٹ سے پرو کیا جائے۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی نوعیت۔ پریوی کونسل میں مرافعہ کیا جائے۔ ہائی کورٹ کی نوعیت۔ پریوی کونسل میں مرافعہ کیا جائے۔ ہائی کورٹ کی نوعیت۔ پریوی کونسل میں مرافعہ کیا جائے۔

۱۔ مقدمہ تیر جو مقدمہ قانون انکم ٹیکس کے تحت سپرد کیا گیا ہے جس میں مقدمہ ہائی کورٹ کا فیصلہ عرض پٹھانی ہوتا ہے۔ لفظ کے پسند اور تالو فی معنی میں قطعاً نہیں ہوتا اور اس میں اور یہ لکھ مضمحل باجلاس کونسل کے روبرو ملو۔

مندرجہ ذیل ہو سکتا۔
کہ مضمحل باجلاس کونسل کے روبرو مقدمہ کرنے کی حاضر اجازت عطا کی جائے گی جب اس امر کی نسبت ہائی کورٹ کے فرماں شاہی میں ہائی کورٹ کی نوعیت ہو

مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
سبجی مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
منجانب مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
لارڈ انکسٹن۔ یہ ایک مرافعہ ہائی کورٹ کی نوعیت کی ہے جو اس کے مطابق صادر کیا گیا تھا جو اس کے مطابق صادر کیا گیا تھا۔
قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کی رو سے سپرد کیا گیا تھا۔
جن میں مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
۱۹۲۳ء کے لئے ملکہ انکم ٹیکس مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
ٹیکس شخص کیا تھا۔ جس کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ آمدنی خفی جو کہ شہر سال ۱۹۱۵ء۔ ۱۹۱۶ء میں وصول ہوئی تھی۔ کینی نے یہ ادعا کیا تھا کہ اس شخص سے انٹیکس لاکھ روپیہ ہانکے جا میں جو اس کینی کے مارولے سن لاکھ مالیت کے حصص مرج جاری کرنے کی نسبت بعض سپروالون کوادائے تھے اس حیثیت سے کہ وہ خرچہ تھا۔ جو کینی اپنے کاروبار میں منافع حاصل کرنے کے لئے برداشت کرتا تھا۔ خود اس ضمن (۱) قانون ہائی کورٹ سے اس امر کی صراحت کی گئی تھی کہ ٹیکس (یعنی انکم ٹیکس) شخص مستوجب ادائی انکم ٹیکس کی جانب سے عنوان آمدنی جو کا دوبارہ وصول ہوئی تھی۔ اس کے تحت کسی کاروبار سے منافع کی نسبت واجب الادا ہو گا جو ٹیکس ادا کرنے والا اچھا نام ہو اور ضمن ۲ (۲) میں یہ شرط صراحت کی گئی ہے کہ یہ خرچہ کینی نسبت رعایت کی (جو اصل خرچہ کی نوعیت کا ہو) جو شخص ایسا منافع حاصل کرنے کی غرض سے برداشت کیا گیا ہو۔

مرافعہ بنار اٹھنی فیصلہ مصدرہ ہائی کورٹ کی۔
ٹیکس شخص کیا تھا۔ ۲۸ لاکھ روپیہ کی یہ رقم ہانکے جانے جو سپروالون ان حصص مرج کے اجراء میں روپیہ کیلئے ادا کیے تھے۔ ملکہ انکم ٹیکس اور چیف ریونیو اتھارٹی کی یہ رقم تھی کہ ۲۸ لاکھ روپیہ کی ادائی و حقیقت

اور آپ حکم دے گی کہ وہ مرافعات کو سمجھ اس وجہ کے ادا کیا جاتا
 ہو اور ان کو مرافعات کے متعلق اگر ناظر تھا لیکن اگر عدالت کثرت
 کی تشخیص کو بحال رکھے تو وہ نہ ہو جو انہوں نے مرافعات کے متعلق
 پروتھین کیا تھا منجانب مرافعات ادا کیا جانا چاہیے اس وجہ کی
 سند ۱۸۹۹ء کو عدالت تحت نے اس کے ال کا تصفیہ جو پیش کیا گیا تھا
 کثرتوں کے موافق کیا تھا اور اس کے ال کا تصفیہ جو پیش کیا گیا تھا
 کی تعمیل اس وقت کے اندر کرنی تھی کہ اس کی ضرورت
 آرڈر ۵ رول ۳ رولز آف دی سپریم کورٹ بابت ۱۸۹۳ء
 میں بتلائی گئی ہے۔ جولائی ۱۸۹۹ء میں اس نے کورٹ آف
 اپیل میں یہ درخواست پیش کی مرافعات کرنے کی مہیا میں اس
 بنا پر توسیع کی جائے کہ اس امر کی نسبت ثبوت پیدا ہو گئے تھے
 کہ آیا عدالت تحت کا حکم فقرہ ۵۰ تو عدالت مذکورہ بالا کے مفہوم میں
 فیصلہ یا حکم تھا اور اس رول کی عبارت یہ تھی۔ ”جو کسی امر میں
 حکم یا کسی حکم کی ناراضی یہ خواہ وہ قطعی یا درمیانی ہو کسی معاملہ
 میں جو ناظر نہ ہو کوئی مرافعات کورٹ آف اپیل میں اس رول کے
 کے بعد کورٹ آف اپیل کی خاص اجازت کے بغیر نہ ہو سکیگا اور
 نہ کوئی دوسرا مرافعات بجز اس کے کہ عدالت کی اجازت
 حاصل کی گئی ہو ایک سال گزرنے کے بعد جو یہ کیا جاسکے گا۔“
 لارڈ ایش نے عدالت کا فیصلہ صادر کیا متعدد نظائر کی
 ارا کا حوالہ دینے کے بعد جن کو جس طور پر فیصلہ طبع کیا گیا ہو
 خود ان کے فیصلہ کے حصوں میں تحریر کرنا آسان نہیں ہے اور انہوں
 نے ان ارا کا حوالہ دیا ہے جو لارڈ جسٹس کاٹن نے یکایک تحریر
 معاملہ جینیو (۵) میں ظاہر کی تھیں جن کے لارڈ جسٹس بون اور
 لارڈ جسٹس کے نے اتفاق کیا تھا اور انہوں نے یہ بیان کیا تھا
 میں خیال کرتا ہوں کہ ہمیں اس ضمن میں الفاظ قطعی

کے تحت اور کیا نہیں لپٹے جائیں لپٹے جائیں لپٹے جائیں لپٹے جائیں
 حاصل کیا گیا ہے جس کی رائے میں وہ ایک اور وجہ ہے کہ وہ ایک اور وجہ ہے
 دوسری وجہ کا بیان ہے اور وہ ثابت ہے کہ وہ ایک اور وجہ ہے کہ وہ ایک اور وجہ ہے
 کرنے کے لئے کہ کوئی مضمون نہیں ہے۔ یہ کہ لکھتے ہیں ان الفاظ کو
 ایسے معنوں میں استعمال کرنا لکھتے تھا جو ان کے قانونی مفہوم سے
 زیادہ وسیع تھے۔

اور ان کے بعد یہ صراحت کی ہے۔
 لارڈ جسٹس بون نے یہ بیان کیا ہے کہ فیصلہ جات اور اس کا
 کے بائیں آئی فرق موجود ہے اور یہ کہ الفاظ قطعی فیصلہ کے
 ایک اصطلاحی معنی میں عبارت سے میرے خیال میں ان کا اشتراک
 یہ کہنے کا تھا جیسا کہ لارڈ جسٹس کاٹن نے سابق میں بیان کیا تھا
 کہ فیصلہ ”وہ تصفیہ ہوتا ہے جو کسی ناظر میں حاصل کیا جائے
 اور اگر ان کا یہ منشا تھا کہ اول دونوں لارڈ جسٹسوں نے وہ
 مضمون کا فیصلہ صادر کیا اور لارڈ جسٹس فرائی نے ان کے ساتھ
 اتفاق کیا تھا ایسی صورت میں فیصلہ ”وہ تصفیہ ہوتا ہے جو کسی
 میں حاصل کیا جائے اور دوسرے تصفیہ حکم کہلاتا ہے۔ وہ
 میری رائے میں ایک فرق ہے اور اس کے موجودہ مقدمہ میں تصفیہ
 فیصلہ نہیں بلکہ حکم ہے اور لارڈ جسٹس کاٹن نے اس کا بیان کیا
 چاہیہ لیکن حالات کے لحاظ سے ہم بطور رعایت کے مرافعات کرنے
 کی سعادت میں توسیع کریں گے۔“

اس فیصلہ سے صریحاً یہ ثابت ہوتا ہے کہ فیصلہ اور حکم جو عدالت
 نے ذراہ قانون انکم کے تحت صادر کیا تھا فقرہ ۳۹ فران
 شامی کے مفہوم میں قطعی فیصلہ نہیں قرار دیا جاسکتا کیونکہ یہ ظاہر
 کرنے کے لئے کوئی مضمون نہیں ہے۔ یہ کہ لکھتے ہیں ان الفاظ کو
 ایسے معنوں میں استعمال کرنا لکھتے تھا جو ان کے قانونی مفہوم سے
 زیادہ وسیع تھے۔

اور ان کے متعلق فیصلہ صادر کرے گی۔ انھیں وہ وجوہ وجہ
ہوں گی جن پر فیصلہ صادر ہوگا اور اس فیصلہ کی ایک نقل
سیکرٹری کے پاس اور رجسٹرار کے دستخط ہوں گے حاکم مال
کے پاس، ورنہ اس کی اور حاکم مال کے یہ مقدمہ کا تصفیہ کریگا
یا اگر کسی ماتحت عہدہ دار مال نے مقدمہ پیش کیا تھا تو اس
فیصلہ کی ایک نقل ایسے عہدہ دار کے پاس بھیجا جائے گی
مطابق مقدمہ کا تصفیہ کریگا۔ اس آخری حکم سے محض یہ مراد
کہ عہدہ دار مال اس کام کے کرنے میں جیسے وہ اس وقت ضرور
تحتاج ہے وہ سوال پیدا ہو اور سپرد کیا گیا تھا اس فیصلہ سے
رہنما فی حاصل کریگا جو صادر کیا گیا تھا اور حاکم مال کی تحویلی
عمل میں لائیگا۔ آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ۱۰ ٹیکس واکرنیوالے
پر ایسی ہی متعلقہ شخص کرنا ہے جسکو وہ ایسی ہدایتی رائے
میں صحیح خیال کرتا ہے عمل تشخیص کی تفریح یا ترمیم کے لئے جب وہ
اس طرح سے کہہ جائے کوئی وجوہ نہیں رجوع کیا جاسکتا ٹیکس
اداکرنیوالوں کی ذمہ داری کی حد اسطور میں طریقہ سے
مقرر ہو جاتی ہے لیکن کوئی اور عمل نہیں کیا جاتا۔ ہائیکورٹ
فیصلہ کسی طرح سے اس ذمہ داری سے سکدوشی حاصل کرے گی
انفرد نہیں کرتا۔ حکام عالی مقام کو یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
"فیصلہ" یہاں اس کے تحت قانون کی اور ٹیکس مفہوم میں استعمال
ہوئے کیا گیا ہے۔

یہ کہ (۱) آمد و ستاوینہ نہیں ہے بلکہ اس کی رو سے ہدایت
دیکھی ہو کہ کہ اصل کیا یا نہ کیا جائے بلکہ وہ ان دونوں میں سے
دونوں نے مقدمہ کی سماعت کی تھی زیادہ کی اسکا حق تھا ہے
جس کے ساتھ ان دونوں کی امت کی تھی چہ چہ یہ وہ اور انہی
ہیں۔ وہ محض اس فیصلہ کی رائے نہ تھی ہے بلکہ وضعیات

جس کے متعلق ٹیکس واکرنیوالے نے ادعا کرنا تھا کہ وہ اس مقدمہ
میں باکیا جائے جسکی نسبت اس کے خلاف انکم ٹیکس واکرنیوالے
جائز نہیں ہے۔

ان ٹیکس واکرنیوالے کے خلاف اس انکم ٹیکس کی پابندی
دعوئے کیا جائے جو اس کے خلاف شخص کیا گیا تھا تو شخص
کا ثبوت مقدمہ کی پہلی تدبیر ہوگی آخری تدبیر اسٹینڈرڈ
ڈسکونٹ مینی بنام آرڈر ڈی لاگریٹ (۱۹۱۱) میں
ارڈر جسٹس کاٹن کے فیصلہ کے مطابق ان حالات سے
یہ ظاہر ہوگا کہ عہدہ فیصلہ یا حکم سے میں اور قطعی طور پر
تشخیص کی تعداد مقرر کی گئی تھی مگر وہ محض درمیانی تھا۔
حکام مال بلاشبہ اس فیصلہ کے مطابق عمل کریں گے یا نہیں
خود قہر قانون انکم ٹیکس کی رو سے صادر کیا گیا ہے۔
ارڈر جسٹس بودن نے اپنے فیصلہ بمطابق اسٹینڈرڈ
پرنسٹن بلڈنگ سوسائٹی (۱۹۱۱) میں بظاہر بہت زیادہ
اہمیت اس واقعہ کو دی ہے کہ اس صورت میں جب مداخلت
عدالت کے روبرو خاص طور پر اس کے مشورہ اختیار کیا
کے استعمال میں لائے گئے کیا جائے اور وہ کوئی فیصلہ
یا حکم سماعتی نوعیت کا صادر کرے تو ثالث یا دوسرا شخص
جسے رائے طلب کی ہو اس پر عمل کرنا قانوناً یا نہ نہیں ہوتا کہ وہ
انٹرفال ایڈ کے کرنا پادہ ہو ایک اسکا ٹینڈر کے مقدمہ میں
طور ٹر بنام گلاسکو کاٹن ٹیکس (۱۹۱۱) میں جو ہل میں ہے
بالکل جی تھا کہ اس کے مقدمہ میں مداخلت نہ ہو اور اگر
مداخلت ہو جائے تو اس کے لئے مقدمہ میں مداخلت نہ ہو
عمل کرنا پادہ ہوتا ہے اور اسکو ٹر انداز کے یہ کا حجاز و کا حکم
کوئی نہیں ہوتا۔ ہالہ یہ واقعہ کہ وہ حکم عدالت کی رائے سے

لانا ان واسکٹا ہین
بنام
جسٹس وینو اچھا پری
(پریوینا)

[illegible]

بنام
بصیرت
در روز

ضروری ادا کیا کرے متعلق صاف تیار جائے کر چکے اور اس کے ساتھ ساتھ
 یہ کہ فریج کا امر کیا ہو گا۔ قانون رجسٹری راضی کی رو سے کسی
 دیوانی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسے اندراج میں ترمیم یا
 اس میں تبدیلی کرے جو کالٹ نے عدالت کو ان کے احکام کے مطابق اپنی
 کتاب میں کیا ہو یا کسی ایسی فریق کے قبضہ میں مستند انداز کی کسی پہلی
 نظر میں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۲ قانون رجسٹری راضی کے
 میں کہ عدالت دیوانی کے حکم کی نافرمانی سے کسی حکم قانونی کی رو سے
 کسی مرافعہ یا تجویز ثانی کا حق نہیں حاصل ہے۔ لیکن جیسا کہ میں
 بیان کر چکا ہوں یہاں اس سوال کے تصفیہ کی نیکی ضرورت نہیں ہے
 اور موجودہ درخواست نگران اس مختصر وجہ پر نتائج کی جاسکتی ہے
 کہ عدالت کی جانب سے اختیار سماعت کا کوئی بیضا اطلہ یا خلاف قائل

استدلال نہیں ہوا تھا۔
 درخواست خارج کی جاتی ہے۔ نفیس سماعت ایک اشرفی
 حسب غرض کی مشق نہیں۔
 درخواست خارج کی گئی

پیر پوری کونسل
 رافعہ بناراضی فیصلہ مقدمہ عدالت چو ڈیٹیل کنسراؤ

منفصلہ ۱۵۔ مئی ۱۹۲۲ء
 باجلاس۔ لارڈ کیمسٹر لارڈ یونٹن لارڈ کلرک جج جج ناؤ لارڈ سٹون
 راجہ محمد ممتاز علی خان مرافعہ بنجام مومین سنگھ مرافعہ علیہ
 قبضہ مخالفانہ۔ عدالتی کارروائیاں میں مناسبت آدمی اولی
 مارکا نہ غیبت کا اعلان۔ میعاد سماعت کا آغاز۔

وہ شخص جو اس کی غیبت میں راضی رہا اور جو عدالت کے سامنے
 میر محمد علی کے او بارہ سال سے بھی رہا ہے اس کا نام کیا
 کہ اس نے عدالت میں کیا کیا۔ ورنہ اس کی غیبت میں ملا گیا ہے
 عدلیہ نہیں رہا (ہنسکا)

ایسا ہی ہمارے جانتے سارا ہی فیصلہ مقدمہ پور ڈیٹیل کنسراؤ
 چنانچہ راجہ مومین سنگھ کی رپورٹ ہے۔ سہی و پار کہہ۔
 لارڈ سٹون کی رائے میں ان دو مرافعہ جانتے کا مرافعہ جو ایک دوسرے کے
 لارڈ ایک عدالتی دفعہ میں، سہی علیہ تھا جو ہر مدعی مرافعہ علیہ
 اس میں ان کے اپنے اپنے کے لئے رجوع کیا تھا کہ وہ پور راضی
 کا مومین سنگھ پر افریقہ میں واقع تھی اور ان کے مالک تھا یہ موضع اس مال کا
 جو وہ مومین سنگھ کو لارڈ اوو میں باس پور حال کھاتا ہے عدالت
 منصفی سے ہر مدعی کو مدعیان کی استدعا کے مطابق ایک استغفار
 ٹوکری عطا کی گئی تھی یہ ٹوکریاں برطبق مرافعہ جال کہیں گئی تھیں
 اور مدعی علیہ نے ملک معظم باجلاس کونسل کے دو برو مرافعہ کی گئی
 حاضر اجازت حاصل کی جہاں تک کہ امور منشا زعمیہ کا تعلق ہے
 دو مقدمات میں کوئی فرق نہیں ہے اور ایسی حالت میں ان کو ایک قبضہ
 کے طور پر تصور کر لیا جاسکتا ہے۔

یہ امر قابل افسوس ہے کہ مدعی علیہ اور مدعیان کے مابین
 جو ممبر راضی پر نصف یا داخل رکھتے ہیں بہت کچھ نزاع ہوتی ہے
 استغفار و قبل جیسا کہ ۱۹۱۹ء سے مدعی علیہ نے دفعات ۱۴ و ۱۵
 ۱۵ قانون لگان اور ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت ۲۲ باب ۱۹۱۹ء
 لارڈ و مدعیان یا ان کے دستروان حقیقت کے خلاف مدعی علیہ
 کے نوٹس جاری کیے انھوں نے اس پر مذکورہ بالا نوٹسوں کے خلاف
 اس میں پراعتراض کر کے لئے دفعہ ۱۰۸ (۱) قانون ہائی کورٹ
 کا مدعا ثبات رجوع نہیں کیا کہ وہ ایسے اسامی نہ تھے جو قانون کے تحت
 نوٹس کر سکتے تھے بلکہ وہ اس کی روٹھنکی مالک تھے
 ان کا مدعا ثبات میں پور ڈیٹیل راجہ مومین سنگھ کی شہادت اور
 لے ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء کو قلمی فیصلہ صادر کیا تھا فیصلہ کا قابل
 تھا، جزو یہ تھا کہ مدعیان کے نوٹس جو مدعی علیہ نے جاری کیا تھا

راجہ محمد ممتاز علی خان
 بنام
 مومین سنگھ
 پیر پوری کونسل

مجلس العلماء والفكر

۲۰۔ ستمبر ۱۹۵۵ء کو منصف نے موجودہ مراجع کے
پاکری عطا کی۔ جو ویشل کٹر اور دھکی، عدالت میں مقدمہ
پا جس نے ۸۔ اگست ۱۹۵۷ء کو بہ قرار دیا کہ دعویٰ جو کہ قبضہ
زیافتہ کے لئے تھا اس لئے وہ عدالت دیوانی میں ہو سکتا تھا
لیکو خارج کیا۔ یہ ظاہر کر سیکے علاوہ اس کا رد وانی کی قیمت
والہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کہ دعویٰ علیہ نے اس وقت
لیل پٹن کی تھی جو اس نے اس وقت اختیار کی تھی جب اس نے
ریڈیو کے نوٹوں کی تعمیل کی تھی۔

۱۹۱۱ء میں اسامیوں پر یہ رقم باقی ہوئی اگر ایک نہر
اڑانہ اصطلاح استعمال کجا جائے جو وہ نہر جو جھٹاوانہ یا تال
ایک ادا کرتے رہے تھے اور مدھی علیہ نے اُن کے خلاف

بورڈ آف ایجوکیشن کے غور کردہ فیصلہ سے یہ واضح ہے کہ
اس کی یہ رائے تھی کہ مہیاں نے باؤی النظر میں جو دلیل ثابت کی
تھی فیصلہ سابقہ رد اس بات پر مبنی تھا جو مدعی علیہ رد الدعا

عجوبہ کہ ہاتھ اداں کا دعویٰ نامہ طور کیا گیا تھا لیکن اسکو نامہ
 عدالت ابتدائی بندوبست نے اُن کو سیر کے متعلق ایک
 امکانہ وکری علی کا تھم۔ اب کہہ کر، ان کے ساتھ کہ

اس مراد یہ نہیں بلکہ اصطلاحی وجہ یہ کہ کائنات غنی کی گئی تھی۔

ہم نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ اگرچہ ہم نے اس میں
والی کو ترک کر دی تھی اور کسی فرقہ کے موافق کوئی فیصلہ
ناگزیر نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ

میں نے مدعیوں کے حق میں دوسری صاوری تھی بسفلی کیلئے وٹس کا
 نسخہ کیلئے کافی وجہ قرار دی تھی اور فریقین کے چہرہ پاکی سمجھا کر دیا

ادبی المرحوم میرزا حسن شیک دیوانی علی قلی بیگ کریم
 ابن محمد میرزا غلام حسن شیک کریم بیگ کریم
 ریاستدار اسکا انحصار امام اکران کریم بیگ کریم

سید احمد علی خاں صاحب

بہر حشر و ملکہ
بنام
ہرگز نہ

کی ابتدا علی بھی اور اسکو حال کیا تھا تو یہ بت نہیں کرنا کہ یہ نوٹ
 پتہ اخذ نہ کیا ہوتا جو انہوں نے کیا تھا کیا تھا کہ باہمی لفظ میں ہوا
 تھی جسکے لحاظ سے وہ وقت تک تھیں حال ہی میں کہنے کے جو اثر
 جس تک کہ فریقین کے حقوق عدالت میں قرار نہیں دے کر تھے
 لیکر ایک دوسرے سوال باقی رہتا جس پر ان کے اصرار سے مرافعے خلافت
 کیا جو فیصلہ اصلی وجہ جو پیش کش کر کے فیصلہ کے درست یا یکسری فقرہ
 مندرجہ جہان انہوں نے یہ بیان کیا ہے مالکانہ حق کے ادا سے انہی
 پر مسلسل قبضہ رہا ہے جو زمیندار کی مالکانہ حقیقت کے خلاف اور اسلئے
 میں عدالت تحت منتحق ہوں کلان دریاں کو بند نہ ہونے کی حالت باوجود
 حقیقت حال یہ گئی ہے۔

کہ ہم نے ان کا یہ فرض تھا کہ باہمی دعویٰ کا یہ حال ہے کہ اس حالت کے تحت
 کہ ہمارے یہاں پر قائم رہے جو یہ دعویٰ کہ نوٹس کی قیاسی قیاسی قانون
 کے نام مسئلہ کے طور پر وہ اس امر کی تائید نہیں کر سکتے کہ وہ جس دوسری
 نا حسب ذیل کارسی کی رو سے اصل راضی پر قابض ہو عدالت کے رو سے
 میں محض ادعا کر کے اور پھر یا بارہ سال گذرنے سے بغیر اسلئے کہ اس
 ادعا پر کامیابی کے ساتھ اعتراض کیا گیا ہو یا راضی کے متعلق مالکانہ
 کی حقیقت سے حقیقت حاصل کر سکتا ہے ایسے فیصلہ کے بہت دور پہنچنے
 والے نتائج ہو سکتے ہیں اور اس سے یقیناً بہت زیادہ نفع پیدا ہوگی۔
 یہ بات مشہور ہے کہ لگان یا اضافہ لگان یا بید علی کی ناشائستہ میں
 اشخاص قابض اس پر مائل ہوتے ہیں کہ وہ ایسے حقوق کا دعویٰ
 کریں جو انکو حاصل نہیں ہوتے اور اگر کوئی وجہ جیسا کہ موجودہ مقدمہ
 کی صورت ہے کوئی عدالتی فیصلہ صادر نہ کیا گیا ہو بلکہ فریقین میں
 حالت پر قائم رہیں تو اس قدر کم وقفہ کا گذرنا جیسا کہ چھ یا بارہ سال
 کا ہوتا ہے جسکی تو جیسا کہ فی طریقہ سہری وجہ کیسائی میں ملے تھی
 زمیندار کو اس کے مالکانہ حقوق سے محروم کرنا چاہئے اسکے اس دوران
 میں اس نے استقرار یہ دعویٰ رجوع کیا تھا تاکہ حقیقت کے لئے ان
 شرائط کا تصفیہ ہو جائے جسکے لحاظ سے قبضہ کیا گیا تھا۔ مقدمہ
 مختلف ہو سکتا تھا اگر دعویٰ کی جاسب سے عدالتی ادعا کے علاوہ
 ادائیگی میں کوئی تغیر ہوا ہو نا جو اس نے بعد میں اپنے زمیندار
 کو ادا کی تھی۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ وہ ہی رقم حیدر علی
 سے نوٹس کے قبل ادا کی گئی تھی اس کے بعد جاری نہیں رہی کسی تھی
 ایسی صورت میں دعویٰ کا قصہ بالکل اسی بنیاد پر قائم رہا جو اس وقت
 بھی جب عدالت نے اسکی نسبت یہ قرار دیا تھا کہ اسکو محض خلیہ کی
 حقیقت حاصل ہے نہ کسی حقیقتی نوعیت پر اس مقدمہ میں خود کرنا
 ضروری نہیں ہے۔

ادعا جس استناد کیا گیا جاس میں شک نہیں کہ وہ باہمی
 نوٹس کی تسخیر کے لئے ۱۸۹۳ء کی کارروائی میں درج تھا اور جو کار
 زمیندار نے اندرون ۱۲ سال اس ادعا یا اس تاریخ پر چھپا کر کیا گیا
 کوئی اعتراض توسط عدالت نہیں کیا تھا اسلئے اس امر کو نہ ملاحظہ
 کہ اس تاریخ سے قدامت کا آغاز ہوگا اور یا متعلقہ میاں ۱۲ سال یا ۱۸ سال
 بورڈ پر قرار دے چکے نا قابل گہری عدالتی کارروائی میں جسکا قانونی
 تقاضا راضی ہو کسی مالکانہ حق کا محض ادعا جو بطور امر مشروط اس تاریخ پر
 بنیاد تھا جبکہ کیا گیا تھا محض چھ یا بارہ سال گذرنے سے اس حقیقت کو
 خلیہ کارسی یا اسامی کی حقیقت تھی مالک دینی میں تبدیل کر سکتا ہے یہ صحیح ہے کہ
 دعویٰ علیہ اگر وہ چاہتا ہے اختیار تھا کہ وہ خود اس شخص کی استقامت پر کرے
 اپنے کارروائی پر جو کہ دعویٰ مالکانہ فی ذہن مالکین کل دعویٰ کا اختیار
 کر سکتا تھا۔ ہر فریق کے حقوق ادعا کی یہ وجہ نہ ہو کہ وہ دعویٰ کے لئے خود
 نوٹس کے ذریعہ جسکی اس نے تاریخ حال کی تھی اور دعویٰ علیہ یہی ہے کہ نوٹس کی
 تسخیر کا کارروائی میں اس ادعا کے وہ بیدار کے ساتھ مستعد رہا تھا کہ
 وہ ادائیگی مالکانہ حقوق رکھتا تھا اعتراض کیا تھا۔ لیکن بورڈ کا یہ خیال

اول

نام

علاج

الایام

اعراض و اوج کی خبر اور حرکات و سکنات کوئی حکم نہ صادر کرے۔

پندرہویں کونسل

مرافقہ بنا رہی تھی بعضاں پر اس کا جواب

معدودہ عوامی مسائل

اس میں سارا طبع و علم اور جان بیکار

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

بنا رہی تھی۔ تمام آج کل وہ

کرتی نہیں چاہتے تھے۔ اور اس کے

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

پیدا ہونے سے پہلے وہ

چشمہ مدبران سے منکس اور درنگن ناہتہ کے متوفی بھائی
رام سر کے خلاف اس رویہ کی بابت جو کتب حساب کی
رویہ واجب الابدات اس بیان سے دعویٰ رجوع کیا جگہ ناہتہ
اور رام سر ایک مشترکہ سند و خاندان کے ارکان تھے اور
اس کے ساتھ معاملات کرتے تھے۔ جس ناہتہ نے یہ سند
پیش کیا کہ وہ رام سر سے علیحدہ تھا اور مدعیان کے ساتھ
کوئی معاملت نہیں رکھتا تھا۔ عدالت ابتدائی نے تو یہ نام نہ
کے خلاف ذکر صداد کی لیکن جگہ ناہتہ کے مدعیان نے
رجوع اس کے خلاف یہ قرار دیکر کہ جگہ ناہتہ نے رام سر
انہی علیہ کی نہیں ثابت کی تھی مگر مدعیان کے معاملات صرف
رام سر کے ساتھ تھے کہ جگہ ناہتہ نے مدعیان کے کتب
کی کسی اندازہ پر ملاحظہ اس لئے تھے اور یہ قرار دیکر
دعویٰ سراج کیا کہ مدعیان کو یہ ثابت کرنا تھا کہ قرضہ جات
جگہ ناہتہ کے نامہ کیلئے حاصل کیے گئے تھے جس سے ان کے
سے وہ قاصر رہے۔ مدعیان نے ملاحظہ ثانی رجوع کیا ہے۔

بابت کے سوال پر برج لال بنام جیشی رام (۱) میں
سر ڈو والڈ جانسن کا فیصلہ ملاحظہ کیے موافق ہے لیکن دوسری
نظر اس کے خلاف بن گیت کہ ان بنام منی لال (۳) میں
بہ قرار دیا گیا تھا کہ اس قسم کا کوئی قیاس نہیں ہوتا کہ قرضہ جو
کسی سند و خاندان کے منتظم نے حاصل کیا تھا خاندان کے
فائدہ کے لئے حاصل کیا جاتا ہے اور ایک ورثہ ہائے کلکتہ
اور مئی کے فیصلے جن کا حوالہ اس فیصلہ دیا گیا تھا وہی اثر
رکھتے تھے الہ آباد کے فیصلہ کی تقلید ہو رہا بنام بنام
(۴) پارس رام بنام گیاں چند (۴) و رام دھن داس (۵)

(۱) انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ (۲) انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۳۴
(۳) انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ (۴) انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۲۰۲

راجی داس (۵) میں اس کے متعلق تین سے کم دفعات
کے کو تسلیم ہے اس لئے اس کے متعلق رجوع اس میں کیا ہے جو
بائیکورٹوں نے قائم کی ہیں کیا سند ہے کہ یہ کوئی
کوئی شخص اس سوال کے متعلق رجوع نہیں کرتا تھا کہ اس
خاندان کے فائدہ کیلئے حاصل کیے گئے تھے یا اس لئے اس کے
منکس کو یہ ثابت کرنا کہ کوئی مدعیان کے نامہ کے اس پر
حامل اس لئے تھے اس پر رجوع اس کوئی رجوع نہیں معلوم ہو
کیونکہ مدعیان نے بیان کیا تھا کہ ان کے معاملات نامہ
اور جگہ ناہتہ کے نامہ کے ساتھ اس لئے اس سوال پر
کسی علیہ کی نہیں ثابت کر سکتے تھے کہ ان کے نامہ کیا قرضہ جات
خاندان کے فائدہ کیلئے حاصل کیے گئے تھے۔ اس سے
علاوہ یہ امر دیکھنا کہ دوسری دفعہ میں ماہاتارنا پر یہی قرار
مدعیان نے سند کو یہ رقم مدعیان کے خاندان کو قرضہ دی
تھی۔ مدعیان نے ثابت کیا کہ ان کو ایسے واقعات ثابت
کرنے پڑے جو جگہ ناہتہ کو ذمہ دار قرار دیں گے اور جب یہ
قرار دیا گیا تھا کہ انہوں نے ان کو ثابت نہیں کیا تھا تو
دعویٰ صحیح طور پر خارج کیا گیا تھا۔ ہم اس امر سے اتفاق
نہیں کر سکتے کہ مدعیان والی سند مدعیان کے متعلق تھے اور
حسبہ ملاحظہ ہو کہ یہ خارج کرنا نہیں۔ ملاحظہ خارج کیا گیا۔

عدالت جوڈیشل کیمبرج اور
دعاست تفرقی نمبر ۵۹۷ بابت مسئلہ
برفوادلی دیوانی

نمبر مقدمہ ۶۰ بابت مسئلہ ۱۱ منصفہ ۲۲ نمبر مسئلہ ۱۱
اجلاس برٹولال اوٹینن جوڈیشل کیمبرج و سٹریٹس اوٹینن جوڈیشل
راجہ سٹیپ سونی دیال دی علیہ بنام محمد شیر خان دی علیہ تفرقی

دعا نمبر ۱
بنام
راجہ سٹیپ سونی

کیلئے یہ کافی ہو رہا ہے کہ وہ اپنی یادداشت سے (خود کے ساتھ صرف فیصلہ کی اصل منسلک کرے) اور میرا تاریخ فیصلہ سے منسوب ہو سکتی ہے لیکن جب کوئی علیحدہ حکم مرتب کیا گیا ہو تو فیصلہ اور طریقہ تو یہ حکم دونوں کی اصول یا واداشت سے مراد ہے ساتھ ساتھ منسلک کیجانی چاہیں اور مرنے اس کا معنی ہوگا کہ وہ اس مدت کو منہا کرے جو اس کی قبول حاصل کرنے میں ضروری ہوگی لہذا وہی بنام تارا پور کچی ایڈیٹ کیمرز جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ کی تعلیم کی گئی۔

بنام نیادول ایڈمن کیمرز جلد ۵ صفحہ ۱۵۵ کو منسلک کیا گیا سنگھ سنگھ نام ہر وارم ایڈمن کیمرز جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ کا ایک ایک طرف ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو اس حکم کی ماری سے دائر کیا گیا تھا جو ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو صادر ہوا تھا لیکن اس کی کوئی نقل منسلک نہ تھی اس لئے کہ اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔ ۲۴ فروری کو مران نے اتار ڈکری کیلئے درخواست پیش کی ۱۵ اکتوبر کو بطریق عدالت حکم مرتب کیا گیا تھا اور اس کی ایک نقل منسلک کو تیار ہو گئی تھی اور وہ اسکو ۱۹ اکتوبر کو لکھی ۲۳ فروری کو اس نے بطریق عدالت حکم کی ایک نقل داخل کی۔

قرارد کیا گیا کہ چونکہ اس تاریخ کو کوئی طریقہ فیصلہ حکم مرتب نہیں ہوا تھا حکم مرنے کے بعد دائر کیا گیا تھا اسلئے مرنے اس کو منہا کرنا معنی تھا جو بقول حاصل کرنے میں ضروری ہو تھی مرنے ثانی بناراضی ڈکری مصدرہ ڈسٹرکٹ جج مراد آباد مرنے ۵ اگست ۱۹۲۱ء

منجانب مرنے ڈسٹر ایس۔ ایس۔ جیدر۔
منجانب مرنے علیہ۔ مسٹر ڈرگا پرنسداد۔

فیصلہ اس مرنے میں غور طلب سوال یہ ہے کہ آیا مرنے عدالت وقت میں دائر کیا گیا تھا بناراضی ایڈمن ایڈمن ہوتا تھا وہ حکم جس کی ماری سے مرنے کی طرف کیا گیا تھا ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو صادر ہوا تھا لیکن دفتر کی طرف کی وجہ سے کوئی طریقہ فیصلہ حکم مرتب نہیں کیا گیا تھا اسی روز ۲۴ فروری فیصلہ کیلئے درخواست پیش کی اور ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو جو اس کی کیلئے تیار ہوئی اور جو اس کی کیلئے اس نے ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو ایک طرف دائر کیا جس کے ساتھ فیصلہ کی اصل منسلک بھی لکھی گئی کی کوئی نقل منسلک نہ ہی کیونکہ اس وقت ڈکری کی کوئی نقل موجود نہ تھی۔ عدالت مرنے سے اسکو اس امر سے آگاہ کیا کہ ڈکری کی نقل ہی نہیں کیجانی چاہئے تھی۔ ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو اس نے ڈکری کی نقل کیلئے درخواست پیش کی۔ ۱۵ فروری ۱۹۲۱ء کو بطریق عدالت حکم مرتب کیا گیا تھا اور اس حکم کی ایک نقل ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو تیار ہو گئی اور دو روز کے بعد اس کے حوالہ کی گئی جو اس میں تاخیر کی وجہ سے تھی ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء کو اس نے مرنے میں اس کی نقل داخل کی لیکن عدالت تحت نے یہ قرار دیا کہ وہ وقت گذرنے کے بعد پیش کی گئی تھی اور مرنے مرنے ایڈمن ہوتا تھا۔ دفعہ ۱۱ قانون میجا دسماعت منہا لکھا ۹ بابہ ۱۱۱ کی رو سے مرنے اس کا معنی ہے کہ مرنے اس کو خارج کرے جو ڈکری کی نقل دینے فیصلہ کی نقل حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی۔ اگر اس مدت کو منہا کیا جائے تو فیصلہ کی نقل حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی تو مرنے مرنے کے لئے کی مچا دو ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء تک نہیں گذری تھی اس تاریخ کے قبل اس نے بطریق عدالت حکم کی نقل کیلئے درخواست کی تھی۔ اس کے قبل درخواست کرنے میں اس کیلئے کوئی تاخیر نہ تھا لہذا بطریق عدالت حکم اس وقت مرتب کیا گیا تھا جب کہ اس کی نقل کی درخواست

ڈکری
منام
ناکسا
(۱۱.۱.۱۹۲۱ء)

۲۸

شیہ طریقی
نام
میرزا
(۱۰۴)

۱۔ تعلق ڈگری کا مدار ہے مرفوعہ آیا قطعی ڈگری کی ناراضی سے
تصور ہو سکتا ہے۔

بہ الفاظ کہ ہیں کے دعویٰ بن قطعی ڈگری صادر
ہونے سے قبل ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ کیا
جائے تو دعویٰ بن قطعی ڈگری صادر ہونے کے بعد
مرفوعہ کی نسبت تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ قطعی ڈگری
کی ناراضی سے بھی مرفوعہ ہے۔

درخواست بناراضی ڈگری مجددہ سارونینہ طبع کہیری
مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۲ء۔

مہنہ سائل مہر زائے بی سین وایر کے کہوش۔

مہنہ سائل فرنی مخالف مہر زائے حسین و غلام حسن۔

۲۔ یہ ایک درخواست ہے اس استدعا کی ہے کہ الفاظ
ہیں کے دعویٰ بن ابتدا کی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ
قطعی ڈگری کی ناراضی سے بھی مرفوعہ تصور ہو۔ ابتدا کی ڈگری
اگر مستند ہو تو مرفوعہ کو صادر کئے گی اس کی ناراضی سے مرفوعہ
۱۹ اکتوبر کو صادر کیا گیا تھا اور قطعی ڈگری مرفوعہ کو صادر
کئے گی ہے۔ درخواست کی تائید کرتے ہوئے سائل کے لائق

مہر

کونسل نے ہم سے یہ رائے ظاہر کرنے کی ہے استدعا کی ہے
کہ قطعی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ غیر مرفوعہ ہی ہے اس کی
غرض یہ ہے کہ ایک ہی معاملہ میں بلحاظ مالیت رسوم کی ادائیگی
سے بچ جائیں۔ ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ موجودہ درخواست
پر اس نام کے متعلق کوئی فیصلہ صادر کریں۔ ہمارے روبرو
مرفوعہ نہیں پیش کیا گیا ہے اور کہی رائے جو ہم اس درخواست
کی نسبت ظاہر کریں اس پر یہ واجب التعمیل نہ ہوگی جو

حکم کی ہے مرفوعہ میں سماعت کرے۔ اس استدعا کی تائید
میں جو فی الواقع اس کی درخواست میں درج تھی کونسل نے
و غیر مطبوعہ مفادات کا حوالہ دیا ہے جس سے ایک میں یہ
اجازت دینی تھی کہ ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ
قطعی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ میں تبدیل کیا جائے اور
دوسرے میں یہ کہ وہ دونوں ڈگریوں کی ناراضی سے اضافی
مرفوعہ تصور کیا جائے اس درخواست میں فیصلہ ہوا کہ جب
ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ صادر کیا گیا تھا اس وقت
قطعی ڈگری صادر کیا گئی تھی اگر فیصلہ حالت درستہ ہی
ہو جائے جس کے متعلق نہیں کیس قدر شبہ ہے تو ہی ہمارا یہ
عمل جائز نہ ہو گا کہ ہم اس مرفوعہ کو جواب متدار ہے اس
ڈگری کی ناراضی سے مرفوعہ تصور کریں جو اس تاریخ پر صادر
ہو گیا ہو، یہ سب وہ دائر کیا گیا تھا ایسی حالت میں
ہم درخواست خارج کرتے ہیں۔ مرفوعہ کی نسبت کوئی حکم
ہیں صادر کیا جاتا۔ درخواست خارج ہو گئی۔

مہر
مرفوعہ بناراضی

مہر
مرفوعہ بناراضی

کلاز ناہم۔ مدعی۔ مرفوعہ۔ ہماہم ناہم و غیرہ۔ مدعی ہماہم
قانونی معاوضہ ایکٹ و ماتہ مستندہ مرفوعہ ۱۱ مرفوعہ کا اس
حکم کی نقل کے بغیر صادر کیا جاتا جس کی ناراضی سے مرفوعہ کیا گیا تھا
تاریخ مرفوعہ کی حکم کا یہ نہ کیا جاتا۔ وہ مدت جو فیصلہ اور
ڈگری کی نقول حاصل کرنے میں صرف ہوئی تھی یا خارج کی گئی
ان تعداد میں میں نہیں ملتا۔ حکم مرتب نہ کیا گیا مرفوعہ

سے پیش کر لیا ہے جسکی رو سے انکی درخواست برائے قبول ڈکری
 نہیں خارج کی گئی تھی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سماء بی بی فیضی سے جو ایک
 رکن مسلمان سورت تھی بہت زیادہ جائداد ہائے اترتم
 اراہی برقیہ رکھتی تھی اور فوت ہوئی اپنی وفات کے قبل
 اس نے زمین بہت نامت جائیدادیں لکھیں تھیں جو اس کے بیٹوں اور ایک
 اس کی بیٹی کے حق میں تھا۔ انکی وفات کے بعد بی بی فیضی نے
 باقی ماندہ وراثت بہت نامت جائیدادیں اپنے خاوند
 کے قبضہ کی بازیافت کیلئے متعدد دعائیہ رجوع کیلئے
 اور دعویٰ میں بیٹوں بہت نامت سونے کے گئے تھے اور
 بی بی فیضی کی جائداد کے اہتمام کیلئے ایک اسماعیلی ڈکری صادر
 کی گئی تھی اور بی بی فیضی کی جائداد کے اہتمام کیلئے ڈکری جاری
 پٹنہ کے حکم سے ایک ریو سر کر کیا گیا تھا۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 بی بی فیضی نے جو کچھ کلیم الظفر نے بی بی فیضی کا ایک بیٹا تھا
 جس کے حق میں ایک بہت نامت جائیدادیں لکھی تھیں وہاں اب جائیداد
 نے برسرے ہے جس کی تین ایک ہی صورت کم پائی جائے
 کی رو سے ڈکریاں کے حق میں رہیں کہیں ڈکریاں نہ
 اس رہیں کی بنا پر دعویٰ رجوع کیا اور اس نے اس ریو
 کو سکوٹر کے چٹنے نے مقرر کیا تھا اس کے بعد بی بی
 مدعی علیہ زمین کے طور پر فریق بنایا۔ وہ ڈکری اس میں
 کے دعویٰ میں صادر کی گئی تھی حسب ذیل الفاظ میں ہے۔
 "مدعی علیہ نمبر ۲ کلیم الظفر کے خلاف دعویٰ میں ایک فریق
 خرچہ اور رد و من کے خلاف بعد مقابلہ ڈکری صادر کرائی
 مدعی علیہ نمبر ۳ آج سے چھ ماہ کے اندر رقم ڈکری شدہ ادا
 کرے۔ بی ادائیگی میں قصور ہونے پر ہر ہونہ جائداد اس کا
 اس قدر حصہ جو مقرر ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق ریو

کی جانب سے خرچہ جات کی ادائیگی کے بعد مدعی علیہ نمبر ۲ کی
 جائداد و قرار دیا جائے ڈکری کی الفاظ میں لایا گیا ہے کہ
 یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بی بی فیضی کی جائداد کا ایک کال
 طور پر اہتمام نہیں ہوا ہے اور ان خرچہ جات کا ایک جزو جو
 بی بی فیضی کی جائداد سے واجب الادا ہے اب بھی ریو کر
 اور اگر اسے ڈکریاں نہ یہ درخواست ڈکری کی نہیں کیلئے
 چسپی اور ریو کر نے اس ضمنوں کی ایک قدر داری تھی
 کہ ڈکری کی شرائط کی رو سے جب تک کہ بی بی فیضی کے خرچہ جات
 ادا نہ ہوں وہ جائداد جو کلیم الظفر نے رہیں کی تھی بے لایم نہیں
 کیا جاسکتی تھی۔ ذیل سبب وارڈین نے جس نے یہ قدر داری منظور
 کی ہے وہ فیصلی مقدمہ کو خارج کیا ہے۔ ذیل سبب وارڈین نے
 کے اس حکم کی ناراضی سے ڈکریاں کے عدالت ہائیں
 یہ مزاج رجوع کیا ہے۔
 یہ ظاہر ہے کہ جب تک کہ وہ خرچہ جات جو بی بی فیضی کی جائداد
 واجب الادا ہے ادا نہیں کئے گئے تھے یہ امر متحقق نہیں ہو سکتا
 کہ ہر ہونہ جائدادوں میں کلیم الظفر کا حصہ کیا ہے اور ڈکری
 کی شرائط کی رو سے کوئی جائداد بے لایم نہیں کیا جاسکتی جب تک
 کہ یہ امر متحقق نہ ہو جائے کہ جائداد میں کلیم الظفر کا حصہ کیا ہے
 ڈکریاں کے لائق وکیل نے یہ بیان کیا ہے کہ تقریباً تمام
 خرچہ جات جو بی بی فیضی کی جائداد سے واجب الادا ہے
 سوائے دو دینہ یعنی گروہر واس و دینہ سونا کوہر کے
 خرچہ جات کے دس لکے چاہئے ہیں لیکن یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 ان دو خرچہ جات کے متعلق نزاعات ہو رہی ہیں اور یہ
 یقینی نہیں ہے کہ آیا بی بی فیضی کی جائداد آخر کار ان دو خرچہ
 کیلئے ذمہ دار ہوگی یا نہیں۔ ایسی صورت میں میری رائے

سب سے شام لائز
 تمام
 جمیل احمد
 (پٹنہ)

صفحہ ۶۹) یہ رقم کسی اداہین کی تھی۔ سلسلہ ۱۱ میں گلارنگہ
 کی اولاد نے میر لہنے باپ کے حصہ کیلئے دعویٰ کیا لیکن دعویٰ
 خارج کیا گیا تھا کیونکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ سلسلہ ۱۱ کے مقدمہ
 کے فیصلہ سے جدید دعویٰ ممنوع ہو گیا تھا اور یہ کہ
 مدعی علیہم سلسلہ ۱۱ سے مخالفانہ قبضہ رکھتے تھے۔ سلسلہ ۱۱ میں
 گلاب سنگھ کی اولاد نے ارجن سنگھ اور مرہن سنگھ کے خلاف لافنی
 میں ان کے باپ کے حصہ کے نصف کیلئے دعویٰ کیا تھا جو بائداد کے
 پائیلے اس بیان سے دعویٰ رجوع کیا گیا کہ انہوں نے پیشتر
 یہ قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ ان کا دعویٰ ناکامیاب رہا۔
 ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو ارجن سنگھ نے مدعی علیہم کے خلاف
 بائداد کے حصہ کے قبضہ کیلئے دعویٰ رجوع کیا یعنی جو گلاب
 کے ابتدائی حصہ کا نصف تھا۔ مدعی علیہم نے طول قبضہ کا
 غدر پیش کیا ارجن سنگھ نے یہ بیان کیا تھا کہ سابقہ دعویٰ
 یعنی سلسلہ ۱۱ کے دعویٰ کے بعد انہوں نے ہم پر قبضہ حاصل
 کر لیا تھا۔ اس نے یہ بیان کیا کہ وہ پیداوار کا ایک حصہ
 ادا کرتے تھے یہ کہ انہوں نے اسکو نو سال تک ادا کیا تھا
 اور یہ کہ گزشتہ دو سال سے انہوں نے اسکی ادائیگی نہ
 کر دی تھی دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ تسلیم کیا تھا کہ
 وہ گیارہ سال سے قاض تھے۔ ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء کو
 تین مقامات مرتب کی گئیں لیکن ۳۲ مئی کو جو تاریخ بدست کیلئے
 مقرر تھی فریقین نے التوا کیلئے استدعا کی کیونکہ وہ صلح کر لی
 چاہتے تھے تاریخ پیشی ۲۲ مئی مقرر کی گئی تھی اور اسی تاریخ پر
 مقدمہ میں صلح ہو گئی جبکہ ارجن سنگھ نے اسے حاصل کر کے
 اپنے دعویٰ سے دست برداری حاصل کی تھی۔ موجودہ
 دعویٰ ارجن سنگھ کے بیٹوں نے اس استغفار کیلئے رجوع

کیا ہے کہ صلح نامہ کی تعمیل اس کے ماتھے ۱۹۰۹ء کے مقدمہ میں
 کی تھی اس کے باپ کی وفات کے بعد اس کے حقوق دعویٰ
 میر وثر نہوا چاہے۔ عدالت نے صلح نامہ کی روکڑ دیکھ کر
 اسے تحریر یہ قرار دیا کہ وہ ایسی نقلی کی حد تک ہیں پہنچتی تھی
 جس پر دنا دعویٰ انہیں اصرار کر سکتے تھے ایسی صورتیں اس نے
 دعویٰ خارج کیا۔

مدعیان سے اس عدالت میں حریفہ وار کیا ہے اور ان کی
 جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ وہ دفعہ ۳۲ قانون دادرسی
 کے موجب صلح نامہ پر اعتراض کر سکیں نسبت ایقیناً دعویٰ رجوع
 کر سکتے ہیں اس کے کوئلے نے یہ تسلیم کیا تھا کہ لڑنا بنام
 دلاور دوسری نظام کے لحاظ سے صلح نامہ کی تعمیل نیکاحی
 سے کی گئی تھی ایک شخص کے ورثہ کو پابند کرتا ہے لیکن اس امر
 پر زور دیا کہ وہ اس بنام صلح نامہ میں اعتراض کرنے کے مجاز
 ہیں کہ اسکی تعمیل نیکاحی سے نہیں کی گئی تھی۔

اس غدر پر حریفہ علیہم کی جانب سے ڈاکٹر تندرلال نے اعتراض
 نہیں کیا تھا اور وہیں یہ بالکل واضح معلوم ہوتا ہے کہ عدالت
 نے اس کا عمل اس ابتدائی غدر پر دعویٰ خارج کر کے میں
 غلط تھا پس ہم نے صلح نامہ کی روکڑ کے متعلق اور اس امر
 کے متعلق کہ آیا اس کی تعمیل نیکاحی سے ہوئی تھی یا نہیں
 دلائل سماعت کی ہیں۔

جیسا کہ اس کے قبل ظاہر کیا جا چکا ہے ارجن سنگھ نے سلسلہ ۱۱ کے
 مقدمہ میں یہ تسلیم کیا تھا کہ مدعی علیہم اس کا حصہ میر جس کا اس نے
 دعویٰ کیا تھا گیارہ سال سے قاض تھے۔ یہ دعویٰ ۲۱ جنوری
 ۱۹۰۹ء کو رجوع کیا گیا تھا جس کے یہ بھی ہیں کہ مدعی علیہم ہر صورت
 سلسلہ ۱۱ میں قاض تھے۔ حالت یہ ہے کہ اس سابقہ دعویٰ میں

اچاگر سنگھ
 بنام
 سچی سنگھ
 (لاہور)

صفحہ ۶۹

اھا کر سگئے

بنام

سچا نگہ

دلا ہوا

جو انہوں نے جو ع کیا تھا جس میں انہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ
 پانچ حصہ پر قابض تھے اور باقی ماندہ پانچ حصہ کا دعویٰ کیا تھا ۱۹۱۹ء
 جون ۱۱ء کو خارج کیا گیا تھا۔ ہمارے پاس کوئی راز نہیں تھا
 کرنے کے نہیں ہیں کہ کس طرح انہوں نے اس پانچ حصہ پر قبضہ کیا
 کیا تھا لیکن یہ کم از کم اغلب معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچ حصہ کا دعویٰ
 ارجن سنگھ نے اس دعویٰ میں کیا تھا جو دعویٰ سنگھ اور بیرون
 رجوع کیا گیا تھا وہ پانچ حصہ تھا جس کے متعلق عدلیہ میں نے اس دعویٰ
 میں حواستوں سے متعلقہ محرم جو ع کیا تھا یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ پانچ
 قابض تھے۔

اگر یہ حالت تھی تو اس میں سگھ نے بخوبی یہ خیال کیا ہوا کہ وہ اپنے
 دعویٰ میں کامیاب نہ ہو گا۔ یہ ثابت کرنے کا ہر ذرا کوشش کرتا تھا کہ عدلیہ میں
 اس کو پیداوار داکر نے رہتے تھے یا دوسرے الفاظ میں دعویٰ کہ
 اندرون بارہ سال اس کو خود اپنا قبضہ ثابت کرنا تھا یہ جو کچھ
 شبہ نہیں ہے اس کے لحاظ سے اس نے ما وصول ہونے پر دعویٰ
 میں صلح کر لی۔ عدالت تحت نے یہ ثابت قرار دیا ہے کہ اس نے
 دیا صلح ما حاصل کیے تھے اور اس امر پر ہمارے دور و زور
 نہیں رہا کیا یہ بیان ہے کہ اس نے ایک نو بداری مقدمہ
 سندھ میں ہونے کی وجہ سے اس میں مداخلت نہ کر لی تھی جو ظاہر
 ظاہر کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں واقعات مثالیہ سے ہم نے ایک مناسب
 نتیجہ یہ نکالا جاسکتا ہے کہ ارجن سنگھ نے یہ مصالحت نیک نیتی سے
 یہ باور کر کے کی تھی کہ اپنے دعویٰ میں کامیاب ہونے کا اس کو
 کوئی حقیقی موقع حاصل نہ تھا۔ ان حالات میں عدلیہ کا دعویٰ
 کامیاب نہیں ہو سکتا اور ہم موقوفہ خیر خارج کرتے ہیں۔
 موقوفہ خارج کیا گیا۔

پانچ حصہ پر قابض الہ آباد

تقدیر تفریق دیوانی

مقدمہ ۲۱۹ بارہ سالہ ۱۹۱۹ء مقدمہ ۱۰ جون ۱۹۱۹ء
 اجلاس سرگرمی و دسترس ناٹھ چیتا پٹنم ستر جسٹس
 بیٹس وکس و دیگر پنچام جیوید البانی خان و دیگر
 ساکنان فریقین مخالفہ

قانون مجلس صفائی ایکٹ ۲ مانہ سال ۱۹۱۹ء دفعہ ۱۱۶ (۳) (۳) (۳) (۳)
 مقام منافع کے معنی۔ ٹیکس داری کی حیثیت۔

الفاظ مقام منافع کے معنی دفعہ ۱۱۶ (۳) (۳) (۳) (۳) (۳) (۳)
 صحتی مالک متوجہ کے ٹیکس معنی تخلیق کے دانے یا میں
 یہ کہ جس میں حیثیت اور خدمت ظاہر ہوتی ہو اس میں
 میں کہ ایسی خدمت سے حقیقت متعلق ہے اور آقا اور ملاز
 کی نوعیت اور حیثیت کا میں حرر اور کام شامل ہے
 اس ٹیکس داری کی نسبت ہم سالانہ اسٹیمپ کیلئے متعلق
 یا تا ہے کہ میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ منافع کی خدمت
 پر قابض ہے اور اس لئے وہ مجلس صفائی میں انتخاب
 کیلئے اپنے آپ کو پیش کرے کہ نا اہل نہیں ہوتا ہے
 ایٹلی نام نیو یٹولی ایٹلی لائٹنر جلد ۹ صفحہ ۱۰۷

استعمال دیوانی منجانب کسٹمر الہ آباد و دیگرین۔
 فیصلہ صفائی کے انتخاب میں جو گذشتہ راج کو الہ آباد میں
 واقع ہوا تھا ایک شخص خان بہادر محمد عبدالباقی خان ایک
 امیدوار تھا اور بعد میں اس کی نسبت یہ قرار دیا گیا کہ اس کا باقی
 طریقہ سے انتخاب ہوا تھا۔ حیدر سال سے اس کے پاس اس کے خاندان
 کے دوسرے ارکان کے ساتھ مجلس صفائی کو تہو کہ طریقہ سے
 مٹی کا تیل میں پینا ٹیکس ہٹا۔ وہ بورڈ کا ایک رکن تھا

ہوئی ہے اس مفہوم میں راہی بدست ہے تیسرے تعلق ہے
 اور قانون میں کوئی نوجوان اور پیشہ کا جو بن مراد کام
 متعلق ہے یعنی یہ کہ ایک حد سے جس تعلق کو دے تھا میں
 پورے کی شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ معاوضہ کے لئے اس
 کے حکم کی تفصیل کرے اور یہ کام کرے اور انی خدا سے انجام
 اس کام کی تمیز طاعت ذرا ملتی ہیں نہ کہ کفالتک انہیں
 جو غنائم لیکر دو کو جو وقت امامہ رہنمائی ہے کہ وہ ماہر اور دیگ
 اور ریلو اور کو پیش کرے تاکہ اس کا مال یا مقررہ وقت کا عہد وار
 علی و قلیس و غفلت کی یہ مقررہ فرائض انجام دیتا ہے اور ہر
 ملازم عظامی خود دے دیں وہ کا ہو وہ قمار و ضرر و کینہ کہ
 کسی نے جسے اس کاں کی ایک ہی وقت میں ان اہل میں کی
 وہ اس میں بہت نہ ہو بلکہ ہے ہم اس بار کو چھنے ہیں
 اگر اس کے بار کی حقیقت جو کسی اور زمین اجلاس کیا ہو
 نظر و رہنمائی پر اور اس سے یہ سب اوقات و متواتر اور رہنمائی
 کر ان کے پیدا ہو سکتے ہیں ان کے سوال کا جس تبصرہ
 کرنا ہے وہ یہ کہ آیا ان کے فرائض کی خدمت کی مساس
 تیسرے کے پاس ہے یہ ان کے راض ہونے کا تھا تاکہ
 حوالہ میں الیہ کیا ہو کہ اس کو اس کے رفق اس کا
 قانون کا بننا تھا ان کے ناقابلیتوں کے اصول کی تعلیم
 اور میں جو قوانین میں لکھتے اور اس میں مسطور کیے گئے ہیں
 مگر ہماری راہ پر مگر طوائف واقعہ یہ ہے کہ وہ الیہ عمل کرنے
 سے قاصر ہے میں ان کے حالات میں ہماری یہ رائے ہے کہ
 خان بہادر محمد عبداللہ خاں کامی کے تیل کے ہیکہ یہ
 قبضہ رکھتا ہے لفظ امیر و ارغوہ کے پیش کرنے کے مانع
 رہتا اور وہ اس کے انتخاب کو ناجائز نہیں کرتا اور یہی

جواب ہے کہ جو کہتے کو دیتے ہیں جسے حکم دیا گیا۔
پریکٹیکل کونسل
 مرفوعہ سارا اسی صلیبہ صدرہ ہائیکو رٹس
 مسدود ۱۶ جون ۱۹۱۵ء
 انداز لارڈ کما سٹر لارڈ ڈونیل لارڈ کارن سرجن لارڈ سب
 اس کے اس میں بیا پیٹھم ٹرل مصطفیٰ مرکا اترتونی
 بندارم مرفوعہ
 امانتہ میں کے خلاف ڈگری کی تیسری میں انی داد
 کا نیام تیسری کا اہل قبلہ رکھنا حاکم امر کی ماریت
 کا دوسری میں و سماعہ۔ قانون میں و سماعہ ایک کے ۹ با تہ
 شہنشاہ فیہد امام اس ۱۹۱۴ء
 کہ انی داد اس کے خلاف ایک ڈگری کی تیسری میں
 کیے اور جاؤ کا قبضہ مراد کو حاکم کیا گیا ہے جس
 اور دوسرے خاص حواس کی دریا طاعت و سہر بارہ
 پیر کسی مزارحت کے تالوں میں ہر بارہ سال بریا
 کے بعد ایک دریا میں ہر کیا گیا تھا تو موجودہ و
 بائڈ ان کی بازیافت کیے گئے رجوع کیا گیا۔
 در دیالیا کہ دعویٰ ۱۲۱۲ء اور ۱۲۱۳ء اور ۱۲۱۴ء
 سماعت کی رہے مضمونی المیہ اور کیا کہ تیسری کا قبضہ تھا
 اس نامی حاکم کی بازیافت کے دعویٰ کی میں معتقد
 اس کے خلاف ڈگری کی تیسری میں نیام کی تھی ہر بارہ
 میں کہ تیسری کے ساتھ اس میں رجوع ہوا تیسری میں
 مرفوعہ مبارضی فیہد امیرہ ہائیکو رٹس
 مناس مرفوعہ سٹر کو رہی باروں۔
 نجاب مرفوعہ علیہ سٹر ڈی کر تہ

محمد بخش
 بام
 محمد عبداللہ خاں
 (الہ آباد)

صفحہ ۴۹۴

اُس کو عذر و حقیقت کے ساتھ حاصل کیا تھا جس کی وجہ سے
 کے بعد باقی سب اس کے پیشرو کے دریا کو پہنچنے والا تھا
 ایسی حالت میں نصفہ طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی کا
 ساتھ تمام کی ممانعت ہو اور اُن کی نواہی کی حیثیت سے روک دینا
 دعوہ ان کے مقابلہ میں جو اُس عورت کے لئے بن واریہ فرمایا
 طریقہ علیہ کی ہے یہ بحث کی ہے کہ دوسرے متاخر متاخر
 کا روستہ اس راز کا مفاد ایک واجب ہو سکتا ہے یعنی یہ
 راہ کو ترجیح دیا جاتی ہے اصولاً دو دوسرے سے ایک کو
 نہ ماننا ہے اس لئے کہ مسئلہ یہ ہے کہ اس قسم کے قصہ میں
 میں اس عورت کے استری وہن کے ذریعہ زور کرنا چاہئے جس
 کے ذریعہ جاگدا استری وہن کی حیثیت سے ہی ملاحظہ ہو
 اگر کسی نے نام نہاد چلی دی اور وہی دیال سنگدہرانا
 نام لے کر اس کے علاوہ مقدمہ سے بیوی نکال
 سادہ رسک نام لے کر آباد کر کے اس کے حکام عالیہ تمام بیوی
 کو نسل کا بہتہ ہی معنی خیر پیدا کر ہے اس عدالت کے اس
 رجول کی رائے پر بالور شرع کے درج کیا گیا ہے جنہوں ایک
 رہا بقہ فوبتیر اس مقدمہ میں جو نیکی جہتی حکام عالیہ تمام کو
 اس جاگدا کی نسبت تجویز کرنی نہی جو ایک عورت سہ ماہ
 کبلاش کنور کا استری وہن تھا اور جو اس عورت سے اس
 کی بیٹی جاگدا کنور کا منتقل ہوا تھا اصل سوال جہاں کہیں
 تصفیہ کرنا تھا یہ تھا کہ آیا جاگدا کنور نے وہ جاگدا دینی مان
 سے مجرد و حقیقت کے ساتھ حاصل کی تھی یا یا خود جاگدا
 جاگدا کنور کے قصہ میں استری وہن رہی لیکن حکام عالیہ
 نے جاگدا کنور کی وہاں کے بعد جاگدا کے انتقال کے سوال پر
 منہی طریقہ سے بحث کی تھی اور انہوں نے اس عدالت کے خالی

نام ساری
 نام
 نام کلی
 (الہ آباد)

جوان کی ایک رائے کا حوالہ دیا ہے جو اس مضمون کی تھی کہ
 جاگدا کنور کا لہووت ہو گئی تھی تو رشتہ لائق طور پر اس
 کے باب کے دریا کو پہنچا ہی اس رائے کا اس طرح کرنے
 کے بعد یہ حکام عالیہ تمام نے اس امر کا اضافہ کیا ہے غالباً اس کی
 کے استری وہن کے دریا کی حیثیت سے یہ جبکہ روح اللہ کے دریا
 سلسلہ بلا و اموجود نہ ہے اس فقرہ سے یہ بالکل واضح ہو
 ہوتا ہے کہ اگر حکام عالیہ تمام کو دیا گئی متعلق کا تصفیہ کرنا تھا
 نہ جاگدا کنور کی وفات پر روٹی میں اور ان نے اس کی
 مان کیلش کنور کے استری وہن کی وفات کی تلاش کی ہوتی
 اور اس امر کی تحقیقات کی ہوتی کہ اس مکتبہ میں شکر یہ طلاق
 حیکہ تدریس مذکور کے فریقین تالیف تھے وہ دریا کو لے ہوئے گئے
 اگر صرف ہی نظر ہمارے روبرو پیش ہوتے تو یہ امر اس
 واضح ہو گا کہ اس میں بحث کا موقع باقی ہوا گا اس بحث
 کی وجہ سے ایک قسم کی دشواری پیدا ہو گئی ہے جس پر قوت
 کے ساتھ مراجعہ کے لائق وکیل سے ہمارے روبرو دریا
 ہے جو حکام عالیہ تمام پر بیوی کو نسل کے فیصلہ سنو نہ لال نام
 دی ہی سہا ہے اس میں ہی یہ سوال جس حکام عالیہ تمام
 کو اس وقت تصفیہ کرنا تھا کہ آیا وہ جاگدا جو ایک عورت کو
 اس کی مان سے دریا تھا اصل ہوئی ہو اس عورت کے قصہ
 میں جس نے اس کو اس طور پر دریا تھا حاصل کیا ہوا استری وہن
 ہے یا نہیں اس سوال کا جواب جیسا کہ ہم اس کے قبل ظاہر
 کر چکے ہیں انہوں نے نفی میں دیا تھا اور اس کے صفحہ ۱۴ پر
 حکام عالیہ تمام نے یہ بیان کیا ہے ایسی حالت میں حقیقی سوال
 جو تصفیہ کیلئے پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا وہم شدہ متاخر متاخر
 کی رو سے جاگدا جو کسی عورت کو بذریعہ ولایت کسی عورت

صفحہ ۲۹۶

نام بہاری لال
بنام
رام کلی
والہ آباد

حاصل ہوئی ہو اس سے پہلے ہی میں اس کا استری بہن ہوئی ہے
لا اسی وقت ہر مرد کا کچھ نہ کہتے ہوں وہ لکھا گیا
میں اس کے استری و کچھ نہ کہتے ہوں وہ لکھا گیا
سوال کرتا جس کا دل میں نہ تھا کہ لکھا گیا تھا کہ یہ
نیکم کیا گیا باجیلہ اس کے دوسرے کے لئے ہوں ہوں
تھا لکھا گیا ہوں اس کے لئے ہوں ہوں ہوں ہوں
ہر جہر کے لئے ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
ایسی حالت میں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
آخری مرتبہ استری ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
پراس کو لکھتے ہیں کہ اس کے حقوق حاصل تھے حکام بالحق
نے مقدمہ کا تصفیہ اس کو اسی کے بیوی فریق ثالث کے
خلاف کیا تھا اس مقدمہ میں جس کا ہم اس کے فل حال
دے چکے ہیں یعنی سبزیں چٹی بنام اردو ناظم چٹی (امین
ہائیکورٹ مدراس کے حکام عالیہ مقام اس کا کریم بن گیا
ہوئے یہ فرض کر لیا تھا کہ فیصلہ شیونٹنگ لال بام دیسی سے
(۴) بہت ہی جلد دلیٹنگ بک برصا در کیا گیا تھا انہوں نے
یہ فرض کیا تھا کہ وہ نہ لکھو حق فریق ثالث کے لئے لکھا
گیا تھا چٹی کا حق اس شینٹ سے تھا کہ یہ کہ لکھا گیا
حیثیت سے اسی صورت کے حقوق کے متعلق کوئی جواب دہی
کبھی نہیں لکھی تھی اس سے اس کا تصفیہ نہ ہو تھا بخلاف اس
کے مشرین نے دہرم شاستر پر اپنی شرح میں واقعات
کے متعلق کامل سلم کے ساتھ لکھ کر خود انہوں نے مقدمہ
میں حکام عالیہ مقام برہوی کو نسل کے رہ روشتہ کی یہی بیا
کیا ہے کہ بطور واقعہ کے وہ دشواری جس کا ذکر اوپر کیا گیا
ہے حکام عالیہ مقام کے روبرو پیش کی گئی تھی لیکن اس کا جواب

جو دہرم (۱) کے پرستار ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
اقسام میں استری ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
بہن لکھتے ہیں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
کہ شریک لال بنام دیسی ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
لو لکھتے ہیں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
اس کے لئے لکھا گیا تھا اس کے لئے لکھا گیا تھا
جو عدالت کے روبرو پیش ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
لال بنام دیسی ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
کیا لکھا تھا اس کے جواب میں اس کے لئے لکھا گیا تھا
دیا گیا تھا ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
کے لئے لکھا گیا تھا اس کے لئے لکھا گیا تھا
میں نے اپنی شریک میں قائم کیا ہے ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
دلائل جو اس مقدمہ کے لئے دیئے گئے ہیں ان کے لئے لکھا گیا تھا
پر مدار ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
اور جو اسی امر کے متعلق اس مقدمہ میں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
کی گئی تھی یا یہ کہ میں ان کے لئے لکھا گیا تھا
نے فریق ثالث پر اپنی پیش کی تھی ان مقامات پر لکھا گیا تھا
ہم اس کے فل حال دے چکے ہیں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
دلائل و شکوک کے فاضل جو ان کی رائے سے اختلاف کرنا
چاہئے یہی حالت میں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں
ابتدائی کا فیصلہ درست تھا اور ہم یہ امر فراموش نہ کریں
خارج کرتے ہیں۔

کیلئے حاصل کئے گئے تھے۔

مدی ٹیٹل الیم نے دعویٰ میں زیادہ تر اس بنا پر اعتراض کیا تھا کہ قرضہ حالت خاندانی ضرورت کیلئے حاصل کئے گئے تھے اور وہ مدعیان واجب التعمیل تھے۔ یہ جواب دی گئی تھی کہ دعویٰ منطقی اور صحیح تھا کیونکہ پہلے انتقال کے وقت مدعیان پیدا نہیں ہوئے تھے۔

عدالت سمٹ نے یہ قرار دیا کہ مدی ٹیٹل اس وقت زندہ تھا جب سال ۱۹۰۷ء کے انتقال واقع ہوئے تھے اور یہ کہ باقی ماندہ مدعیان میسرے بیٹیاں تھیں جن کے قبل پیدا ہوئے تھے جبکہ ان کے فیملی کے بارے میں دعویٰ قائم رکھنے کے مجاز تھے مگر اس نے دعویٰ اس بنا پر خارج کیا کہ یہ ثابت کر لے گا کہ مدعیان بریٹش کا معاملہ غیر کسی قانونی ضرورت کے عمل میں آئے تھے اور یہ کہ مدعیان اس بارے میں سے سبکدوشی حاصل کر لے سکتے تھے تاہم یہ ہے پہلے دعویٰ خارج ہو گیا تھا اس لئے زیادہ تر وکیلوں نے مدعیان جیسا نام نہیں سکھایا اور بائیکو رٹس پٹنلے ایک فیصلہ سکھایا جہاں نام جاپت کامت (۲۷) سے استناد دیا گیا تھا۔

مدعیان اس عدالت میں لہجہ برافہ رجوع ہوئے ہیں اور ان کی جگہ ان سے زور کے ساتھ یہ پیش کیا گیا ہے کہ بار شہوت اُن پر مدعیان کے حاکم کیا گیا تھا۔

وہ درون متہاسب جن کا حوالہ ذیل میں سارو بیٹوں کے دیا گیا ہے۔ مقدمات تھے جن میں مرہن اپنے رہن کو نافذ کرنے کیلئے دعویٰ کر رہے تھے اور اس لئے وہ شکست کھاتے تھے۔ یہ مدعیان مقدمات کے پہلے مقدمہ میں جو اسے حقیقت میں جا رہے تھے ان کے طائر کی تھی وہ یہ تھی کہ جب کوئی بیٹیا عدالت میں آئے

سب کے خلاف دادرسی حاصل کر لے کیلئے رجوع ہو سکی تھیں۔ اس کے باپ نے کسی قرضہ سالانہ کی ہو تو مستند مدعی دادرسی کی صورت ثابت کرنے کا کام ہیے کا ہو گا۔

لیکن بیٹہ کے مقدمہ میں ۱۹۰۸ء میں جیسٹس سلطان احمد کی ایک رائے اس مضمون کی موجود ہے کہ عدالتوں نے ہمیشہ اس مقدمہ میں جب کوئی جائیداد خاندان کے قبضہ سے رہن، بیع یا دیگر انتقال کی وجہ سے نکل جائے جو باپ نے کیا ہو اور بیٹیا اس کی بازیافت کیلئے دعویٰ کرے ان اس مقدمہ میں فرقی رکھا ہے جب مرہن نے اس رہن کو نافذ کر نیکی استدعا کی ہو جس کی تکمیل باپ نے بیٹوں کے خلاف کی ہو جو جائیداد تقابص ہو پہلے مقدمہ میں سے کو وہ وجہ ظاہر کرنی چاہیں جس سے لگتا ہے وہ باپ کے انتقال کو منسوخ کرنا چاہتا ہے اور لاکر مقدمہ میں شخص مرہن ہوتا ہے جس کو یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح باپ کے قرضہ کی دینی کیلئے دعویٰ کرتا ہے۔

اگر فاضل راج کا منشا ایک عام مسئلہ قانونی کے قرار دینے کا تھا کہ ہر ایسے مقدمہ میں جبکہ کوئی ہندو بیٹیا منتقل الیم سے جائیدادوں کے قبضہ کی بازیافت کیلئے دعویٰ رجوع کرے اس پر یہ ثابت کر لے گا بار عائد ہوتا ہے کہ انتقال بغیر کسی قانونی ضرورت کے عمل میں آیا تھا تو ہم اس رائے کے ساتھ اتفاق

کر لے پر راضی نہیں ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر مقدمہ میں مدعی پر اپنی دلیل ثابت کرنے کا بار شہوت ہوتا ہے لیکن یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ مدعی مشیر کہ ہندو خاندان کو تھا کہ جائیداد جو منتقل کی گئی تھی موروثی جائیداد تھی یہ کہ وہ مدعی کی رضامندی کے بغیر منتقل کی گئی تھی اور لہذا کسی قرضہ یا لقیہ یا عوام میں منتقل نہیں ہوئی تھی تو منتقلی کی تائید کر

عری
بنام
تہ
اہوں

دوہ کا کوئی نہ ہو کسی طرح سے اس اصلی انتہا کے اصول کے
اطلاق کو محدود نہیں کرتا جو دفعہ ۱۵ مجموعہ بنامین تسلیم کیا گیا
تھا کہ مسئلہ لال نے ان مقدمہ فیصلہ جات کا جو سابقہ مجموعہ
کی رو سے صادر کئے گئے تھے اور جس ان فیصلہ جات کا حالہ دیا ہے
جو مجموعہ کے نفاذ کے بعد صادر کئے گئے تھے لیکن یہاں ان
تمام نظائر پر بحث کر کے اس سے کوئی مفید مطلب نہ نکلیا گیا کوئی شخص
انکار نہیں کر سکتا کہ جہاں تک کہ رول ۲۳ آرڈر ۱۸ کا تعلق ہے
حکم دایسی مقدمہ ان وجوہ پر صادر کیا جاسکتا ہے کہ اس میں ضرر
نکلیا گیا ہے لیکن رول ۲۳ جاسع نہیں ہے۔ مختلف حالات پیدا
ہو سکتے ہیں جن میں ممکن ہے کہ کوئی عدالت مرافقہ اس قابل نہ ہو
کہ کسی مقدمہ کا کامل طریقہ سے تصفیہ کرے اور وہ باغرض مقدمہ
دایسی مقدمہ کا حکم صادر کرنا ضروری خیال کرے اس مقدمہ
میں عدالت تحت کے ذیل علم نچ نے دایسی مقدمہ کا حکم صادر
کر کے اپنے قابل اطمینان وجوہ بتلائی ہیں۔

ڈاکٹر سند لال نے اس سوال کے متعلق بھی بعض نظائر کا حوالہ
دیا ہے کہ آیا اس مقدمہ میں بھیہ تبدیلی ہیہ سب واقع ہوئی تھی
یا نہیں۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ اس نوبت پر اس سوال کے
متعلق بحث کر چکی ضرورت ہے۔ تمام سوال پر عدالت ابتدا
نور کر کے دیکھ رہے ہیں مقدمہ آرڈر ۱۸ رول ۲۳ کے سوجب
راہیں کیا جاتا ہے۔

ہم نے مرافقہ میں کوئی قوت نہیں پاتے اور یہ ہم اس کو مؤخر
نہیں کرتے ہیں۔

مرافقہ خارج کیا گیا

مرافقہ الی

نہیں ہوتا ہے ۲۳ راجہ علی علیہ السلام مقدمہ ۱۱۱۱ رول مستند

اجلاس مشن جسٹس لٹل سے مشن جسٹس سلیمان۔
بہ نسبتہ رائے وغیرہ بنام گول ساہی و بہرہ
مدعیان مرافقان۔ مدعی علیہم مرافقہ علیہم۔

بارشوتہ روٹی جائداد کی منتقلی کی ترقی کا۔ روٹی مدعی کا
بہرہ و خاندان کا کرکٹ ہونا مدعی علیہم کا فرض علیہ آمد۔

جب اس دعویٰ میں جو ایک ٹیٹے سے مراد روٹی بارشوتہ کی
منتقلی کی جائے بائیں کی تھی شیخ کیلئے اس تہا۔ مرافقہ

کیا تھا کہ عدالت کسی قانونی ضرورت کے بغیر تہا میں روٹی
تہا تسلیم یا ثابت کیا جائے کہ مدعی مشترکہ بہرہ و خاندان

کیوں ہے اور یہ کہ روٹی جائداد کی مدعی کی رقمانہ کی غیر
مستقل کیگئی تھی اور وہ بطور کسی سرحدہ سالقہ کہہ رہے۔

یا تسلیم عام ہوتا ہے کہ اس میں ہوتی تھی تو منتقلی کو نہ جاننا
نہایت کے کا۔ مدعی علیہم نقل "یہ یہ ہوتا ہے۔"

بنام بنام بن سکرہ انڈین لارپورٹ ال آباد علیہ صفحہ
۲۹۳ و سکریٹری جہاننام جہاننام کانت انڈین کسر جلد

۲۹۳ صفحہ ۲۹۳ ویرٹ کیگئی اور ان کو میر کیا گیا۔
مرافقہ اولیٰ بنام رضی: کری: صدر: سپر: ڈسٹریکٹ: غازی: پور:

منجانب مرافقان: ہم زمرہ بنام بنام: داما: سکریٹری: فی:
منجانب مرافقہ علیہم: مرافقہ: ایل: اگر دالا۔

فیصلہ: یہ مدعی کا مرافقہ ہے جو بنام بنام کی تیغ کے دعویٰ
سے پیدا ہوتا ہے جو بنام سے روٹی کیگئی ۲۹۳ ویرٹ بنام بنام: کو: ویرٹ:

کی کیگئی: ۲۹۳ جولائی: سلاطین: کو: موجودہ: مدعیان: کے: باب: اور: داد:
نے اس بنام بنام تھی کہ روٹی جائداد کے یہ انتقالات کسی نامی

ضرورت کے بغیر عمل میں آئے تھے۔ مرافقہ دعویٰ میں یہ بیان
نہیں کیا گیا ہے کہ فرض جات کسی ناچاہنے خلاف افغان (غیر)

۲۹۸

لا رٹو سمجھ کر ان کے خلاف جہاد میں نہیں امور پر برکت لگائی سب ایک کے
 قتل کی طرح لڑا۔ پھر ان کے مشہور کراہی میں اور دوسرے
 دوسرے کے متعلق جو سرکونسل ڈاکٹر عبد الباقی نے بحث کی ہے۔
 دعویٰ موجودہ طریقے نے میں انہیں کے ساتھ جتنے جملہ صرف
 دو ہزار لاکھ کو لے حاضر ہوئے ہیں معاہدات کے تھے جنکی زندگی
 نے بالخصوص یہ ظاہر کیا تھا کہ اس نے ان سے ان کے چچا کے
 وصیت نامہ کے رتبہ وراثت کی اسدیر، ما علی سبیل ابدال
 طریقہ سے یہ کہ بائیں میں اپنا مادہ ہوگان کے حقوق کے تمام
 پر اس کے نتیجہ کی حیثیت سے ان کے حقوق خریدے تھے اور
 ہتھیار لے کر ان کے غرض کے جنگی وراثت اس معاہدہ میں لکھی
 یہ عرض کیا کہ اتفاق کیا گیا ہے کہ یہ دیا گیا تھا ایک اور
 یہ لکھا ہے کہ ان کے غرض تھے کہ ان کے کہ ان کے کارخانہ مکمل
 آباد اس کو تسلیم ہے کہ وہ ایک وصیت نامہ ثابت کرنے کی غرض
 سے ان کے پیروی کرنی پڑے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا
 کہ اس کو تسلیم کیا گیا تھا کہ ان کے قابل افسوس ہے کہ حکام
 عالیہ ان کے عدالت کے ساتھ کال رکھتے ہوئے یہ قرار
 دیا کہ وصیت نامہ مذکور جلی دستاویز ہے پس اس کی وجہ سے
 تھیں ان کے عدالت کے اسدیر ہائے عدالت کے ساتھ ہو کر جائداد میں
 ان کی عرض تک رہ گئیں جب ہوگان کے حقوق ختم ہو جائیں
 اور واقعہ یہ ہے کہ وقت کے بعد ایک بیوہ فوت ہوئی اور
 دوسری بیوہ کے حقوق کی نسبت عدالت کی منظوری سے ایک
 مصالحت کی تعمیل کی گئی تھی جس کا اثر یہ تھا کہ اس وقت میں
 عجلت سے لکھ کر دیا گیا جب نتیجہ مترکہ کے تھے تھے ہوں گے۔
 موجودہ دعاوی میں ہندوستان کے سب سے جج عدالتی تبدل
 نے دس امور متعلق طلب قائم کئے تھے ان امور متعلق طلب کے

جملہ پہلے چار پر انہوں نے بحث اور تجویز کی تھی وہ اسی امر جس
 میں ان چار امور متعلق طلب کا اعدادار تھا کہ لکھا معاہدات اس
 بنا پر ناجائز یا کالعدم تھے یا نہ تھے کہ ان کی رو سے اسدیر اور
 قتل کی گئی تھی اور دوسرے متعدد امور یہ تھے جن کی تعداد
 جملہ گیارہ تھی لیکن باقی ماندہ سات پر ذی علم جج نے تجویز میں
 کی تھی ان کے کہ وہ ایک درخواست اس مضمون کی پیش کی گئی
 تھی کہ ان کو ذکر کی صادر کرنی چاہئے جس کی رو سے پہلے چار
 امور متعلق طلب کی نسبت ان کا فیصلہ نافذ ہو سکے جس عمل کے
 کرنے سے انہوں نے اس بنا پر انکار کیا کہ مقدمہ میں بعض تھے
 باقی تین جن کا تصفیہ نہیں ہوا تھا جن کے جملہ ایک یہ
 تھی کہ لکھا دعویٰ ان رقوم کی جو اس نے دراصل ادا کی تھیں یا
 ان میں سے کسی کی واپسی کا مستحق تھا اور دوسری یہ تھی کہ آیا
 اس کے حقوق منقضي المیاد ہو گئے تھے۔
 موجودہ طرح کو یہ مشہورہ دیا گیا تھا کہ بہترین چار کو اس کے لئے
 یہ تھا کہ وہ چار امور متعلق طلب کے متعلق فوراً ذکر کی حاصل
 کرے جن کا تصفیہ ہو چکا تھا اور جو اس وقت اہم ظاہر ہوتے
 تھے تاکہ وہ اپنے خلاف میں ایک رٹ اور آخر کار ایک منظم
 باجول اس کو تسلیم کے حضور میں پیروی کر سکے اور ایسی حالت
 میں اس نے تمام دوسری تنقیحات خواہ وہ کچھ ہی ہوں تھیں کرنا
 پسند نہیں حقیقت یہ ہے کہ اس نے ان کی تائید میں کوئی شہاد
 طلب نہیں کی تھی اور اس کی درخواست پر باضابطہ حکم صادر
 کیا گیا تھا جسکی رو سے ان تمام کا تصفیہ اس طریقہ سے کروایا
 گیا تھا کہ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے اور بہت اظہار ہے کہ حالت
 یہی ہو کہ اس وقت شہادت پر بہت زیادہ اثر اس امر پر تھا
 کہ وہ اب بھی حکام عالیہ تمام کے روبرو ایک بحث طلب سوال

اندر امور سے رائے
 بنام
 گورنمنٹ ملک
 (ریویو کونسل)

کا بار دہی مانتھل الہی ہوگا۔

لیکن ہمارے لیے یہ ضروری ہیں ہے کہ مقدمہ واپس کرین کیونکہ فریقین نے وہ تمام شہادت پیش کی تھی جو وہ پیش کرنا چاہتے تھے اور کوئی شہادت روکنا نہیں کر سکتی ہے۔ اسی حالت میں ہم یہ نیال کر رہے ہیں کہ مقدمہ پر بلجی طور دواؤں کو کرین اور ان حالات میں ہمارے لیے یہ ہے کہ شہادت ہے۔ مدعی بہم پیش کر سکے ہیں بالکل ناکام ہے۔ اسی حال میں ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ مدعی ہم نے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ مارت مکہ دی حاصل کی ہے کہ یہ جائز معاملات تھے نتیجہ یہ ہے کہ عدالت تحت کی ڈگری بحال رکھی جانی چاہئے جس پر مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔ مقدمہ خارج کیا گیا۔

پریوئی کونسل

مقدمہ بنام راجی نیکو مددہ ایکٹورٹ کلکتہ

منصف لہ ۴۰ جولائی ۱۹۱۵ء

باجلاس۔ لارڈ سنسٹرنارڈ ٹیلور راجی جان لیج و سٹرنسٹرن انداموں کے مرنے۔ چہا ہم گورنمنٹ ملک وغیرہ میں ہم دہم شہادت قانون انتقال جائداد ایکٹ ۴۰ باب ۱۰ سیکشن ۱۷ دفعہ ۱۰ امید وراثت کے انتقال کا جواز۔

وراثتوں کی امیدوں کے انتقال قانون انتقال جائداد دہم شہادت قانون کی دفعہ ۱۰ جائز ہو سکتی ہیں اولیسی امیدوں کے آئندہ منتقل کرنے کے معاہدات کی جائز طریقہ سے نہیں کیا جاسکتی۔

سببان: انیم سٹرنڈی گورنمنٹ کے سی و ڈاکٹر مجید معاہدہ عدالتی امید وراثت کے خلاف کوئی اختلاف نہیں ہے شہادت اور غیر دائرے ہمارے دونوں کے، جبکہ امید وراثت منتقل کیا جاسکتی ہے ملاحظہ مولن رام نرنجن شہادت بنام پریاگ سنگھ

(۱) پریوئی پریوئی سول راج بنام پریوئی پریوئی سول راج (۲) دہم شہادت کے مطابق کوئی اختلاف نہیں ہے ملاحظہ مولن کولبروک جلد ۱ ص ۳۱۵ و ۳۱۶۔ آئندہ کی سید کے ساتھ سے مقدمہ ٹکا، دہم لال بنام کہیہ بدن، لال (دہم شہادت) غیر موجودہ سے کا انتقال منظور کیا گیا ہے ملاحظہ مولن سول راج بنام اے۔ بی۔ ترمیم راجہ صاحب پریوئی سول راج بنام راجہ راجیندر کشن سنگھ (دہم شہادت) بنام مارشل (۱) و (۲) سٹیبل بنام افیش ریسور (دہم شہادت) بہ صورت ہمارے شہادتوں ہونے کا اصول متعلق کیا جانا چاہئے ملاحظہ مولن کتاب ۱۰ ص ۱۰ مولفہ فرانی ایسی اسامی کی سید کا معاہدہ جو آئندہ حاصل کرے والی پر جائز ہو سکتے ہیں ملاحظہ مولن قانون انتقال جائداد دفعہ ۱۰ قانون معاہدہ ہو چاہئے اسٹیمش سے اپنے زنا، عودی کے حق میں دست برداری حاصل کر سکتی ہے ملاحظہ ہونے ہم چہا راجی بنام سول مولی دی (دہم شہادت) شہادت کے بنام ہری ناتھ شہادت کے (دہم شہادت) بنام نکو (دہم شہادت) بہ بائیں جو کسی بیوہ نے ایکہ ۱۰ رشتہ عودی کے حق میں کی ہو جائز ہوتی ہے ملاحظہ مولن کلکتہ پریوئی بنام کوالی و نیکیٹا اراپنا با (۱) راجی گورنمنٹ و بیبا بنام گورنمنٹ چو دہری (۱) دوسرے اشخاص کی جائداد کے مانند وراثت عودی کا حق سید کیا جاسکتا ہے ملاحظہ مولن کولبروک (دہم شہادت) باب ۲ دفعہ ۱ (۲۵) و (۲۶) صفحات ۳۱۵ و ۳۱۶۔

منیاب مقدمہ علیم سر جارج لونڈیس کے سی و سٹرنسٹرن جواب شہادت نہیں کیا گیا۔

(۱) انڈین لارڈس کلکتہ جلد ۱ ص ۳۱۵ و ۳۱۶ (۲) دہم شہادت کے مطابق کوئی اختلاف نہیں ہے ملاحظہ مولن کولبروک جلد ۱ ص ۳۱۵ و ۳۱۶ (۳) آئندہ کی سید کے ساتھ سے مقدمہ ٹکا، دہم لال بنام کہیہ بدن، لال (دہم شہادت) غیر موجودہ سے کا انتقال منظور کیا گیا ہے ملاحظہ مولن سول راج بنام اے۔ بی۔ ترمیم راجہ صاحب پریوئی سول راج بنام راجہ راجیندر کشن سنگھ (دہم شہادت) بنام مارشل (۱) و (۲) سٹیبل بنام افیش ریسور (دہم شہادت) بہ صورت ہمارے شہادتوں ہونے کا اصول متعلق کیا جانا چاہئے ملاحظہ مولن کتاب ۱۰ ص ۱۰ مولفہ فرانی ایسی اسامی کی سید کا معاہدہ جو آئندہ حاصل کرے والی پر جائز ہو سکتے ہیں ملاحظہ مولن قانون انتقال جائداد دفعہ ۱۰ قانون معاہدہ ہو چاہئے اسٹیمش سے اپنے زنا، عودی کے حق میں دست برداری حاصل کر سکتی ہے ملاحظہ ہونے ہم چہا راجی بنام سول مولی دی (دہم شہادت) شہادت کے بنام ہری ناتھ شہادت کے (دہم شہادت) بنام نکو (دہم شہادت) بہ بائیں جو کسی بیوہ نے ایکہ ۱۰ رشتہ عودی کے حق میں کی ہو جائز ہوتی ہے ملاحظہ مولن کلکتہ پریوئی بنام کوالی و نیکیٹا اراپنا با (۱) راجی گورنمنٹ و بیبا بنام گورنمنٹ چو دہری (۱) دوسرے اشخاص کی جائداد کے مانند وراثت عودی کا حق سید کیا جاسکتا ہے ملاحظہ مولن کولبروک (دہم شہادت) باب ۲ دفعہ ۱ (۲۵) و (۲۶) صفحات ۳۱۵ و ۳۱۶۔

انداز میں رہے

نام

صوبہ ملک

ایریو کی کونسل

خیال کیا جاتا تھا کہ آیا قانون انتقال جاؤ کے قطع نظر بھی
 قسرا دیا جاسکتا تھا کہ ان وراثت کو یہ اختیار معمول دہرم
 شاستری کے رو سے حاصل تھا کہ وہ اپنی امید وراثت منتقل کرنے
 کا معاہدہ کر سکتے ہیں اور آخر کار اس کو اس کی موجودہ حالت میں
 منتقل کر سکتے اور اس میں شک نہیں ہے کہ اگر مزاج کا وہ بھی قبی
 امر تھا تو یہ امر مفید تھا کہ خفیہ امور کو ترک کر دیا جاتا تاکہ اس
 تہیج کا تصفیہ کر لیا جاتا۔ اس وقت میں جب ڈگری کی ابتدا
 کی گئی اور وہ حاصل کی گئی تھی اور موجودہ وقت میں حکام عہدہ
 بورڈ کا فیصلہ ہر ناہتہ کو رہنما اندر رہا اور سنگہ (۱۳۰۰) صادر
 ہوا ہے اور عیاں کہ حکام عہدہ کو یہ ظاہر ہوتا ہے اس میں
 محض ان امور کا امداد کیا گیا ہے جو سابق میں بار با بیان
 گئے تھے مگر ان فیصلہ کی بنا ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق
 ہے دہرم شاستری کے بموجب ایسے ہی کے منتقل کئے جانے کے احکام
 کی نسبت فی حکم دیا جاسکتا ہے۔

اس حالات میں مٹروڈی گریو تہرنے حکام عہدہ حکام کے رد و روک
 درخواست پیش کی تھی کہ اس درخواست کے واپس لینے کی
 اجازت دی جائے جو ایکورٹ کے رد و روک کی گئی تھی اور وہ ڈگری
 جو اس درخواست پر صادر کی گئی تھی منسوخ کی جائے اور اس طور
 پر کسی طریقہ سے اگر ثبوت نہیں تو بحث پیش کرنے کی اجازت
 دی جائے جس کا مقصد یہ ظاہر کرنے کا تھا کہ ایسے حالات تھے
 یا ہو سکتے تھے جن میں یہ قرار دینا ممکن تھا کہ معاہدات کی اجازت
 معلوم کرنے کا وقت وہ وقت ہے تھا جب معاہدات تکمیل پائے
 تھے اور فریقین قانون مانتے تھے اس کی نسبت یہ خیال کیا جا
 چاہئے کہ ان کو اس کا ملحق تھا بلکہ ایک ہی کی تاریخ تھی رگر
 حکام عہدہ حکام کو ٹھیک طریقہ سے یہ بین بنایا گیا ہے کہ وہ

نظارہ بند

تاریخ کو کسی تھی اس امر پر رد کیا گیا تھا کہ اگر اس قسم کے حالات
 یہاں ظاہر کئے جاسکتے تھے تو ایک رائے جو اس رائے کے منافیہ
 تھی جو بورڈ نے مدد مذکورہ بالا میں اختیار کی تھی حریفانہ
 کے موافق بھی قائم کیا جاسکتی تھی کیس اس مقدمہ میں حاصل تھا
 موجودہ جو موجودہ مقدمہ کے حالات سے بالکل مختلف تھے
 جو حالات بذریعہ شہادت ثابت کئے گئے تھے اور جو حکام عہدہ
 کے واسطے عمل کرنے کیلئے کافی تھے اور جسکی وجہ سے وہ یہ خیال
 قابل ہوئے تھے کہ مقدمہ میں پیشی و رسد ویز خود معاہدہ کی
 تاریخ کے بعد کی تھی موجودہ کارروائی پست کے دوران میں
 کسی مقام پر یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ ایسے واقعات پیش
 آئے تھے جو اس رائے کو تبدیل کر سکتے تھے جو عہدہ میں
 الفاظ پیشی دستاویز کے معنوں کے متعلق اور اس وقت کے
 متعلق قائم کیا گیا تھا کہ یہی جہاں قرار دیا گیا تھا کہ اپنی
 دستاویز مذکور واقع ہوئی تھی نہ صرف یہ حالات تھے بلکہ خود
 طریقہ کے بالا راہ فیصلہ کی وجہ سے ان خیالات کے لحاظ سے
 جو اس وقت یہ بیندہ طلب تھا کہ دستاویز خیالات نہ ہوں
 نے اس پیشی کے متعلق قسم کی تحقیقات کے دروازہ پر مذکور
 تھے حکام عہدہ اس پہلے امر کا تصفیہ یہ کہ کر دیتے ہیں کہ ان
 کے مقرر تحقیقات پر اب بحث نہیں کیا جاسکتی اور یہ کہ معاہدات
 سے مقررہ کا تصفیہ اس سوال پر کیا جاتا تھا کہ کیا معاہدات
 جائز اور دہرم شاستری کے رو سے جب اس کو امیر رائے
 کی خریداریوں سے متعلق کیا جائے کوئی وجہ وجود ہے جس کے
 لحاظ سے ان معاہدات کی تائید کیا جاسکتی ہو۔

ڈاکٹر بدھ بھٹا ان امور کو وضاحت سے بیان کیا ہے اور
 ان کے عدالت و ظاہر ہوتے ہیں اگر ایک لمحہ کیلئے قانون انتقال

مسی بارغ کی پیداوار جو قاضی بارغ زیندار کو دے گا پائے
ہوتا ہے لگان کی تو فریقین آتی ہے۔

رگہ میرے بنام ماہو اندین کیم جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ کی تعلیم کی
دعی ایک تابض بارغ نے زیندار کے خلاف دعویٰ کیا جس
کی رٹ اس شمرہ کی قیمت کا، عا کیا تھا جس کا موخر الذکر
نے ماہو اندین کی طرف کیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ قانون مزار مان مرتب کنندگان کی منشا پھیلا
کہ اس قسم کے مقدمہ کو عدالت کے اختیار میں داخل کیا جا
غیر بائندیر ماکہ نام فیہ محرم کہو لو کی رپورٹ جلد ۳۰
کا حوالہ دیا گیا۔

نگرانی دیوانی بناراضی حکم صدر رج عدالت مطابقت حیفہ دیوانہ
منجانب نگرانی ماہ مسٹر ہری بنس سہارے۔

منجانب فریق مخالف مسٹر نریشور پریشاد اوپا دیہا۔
فیہ حلفہ اس درخواست سے اختیار سماعت کا ایک سوال

پیدا ہوتا ہے۔ دعویٰ قابض بارغ اور دعویٰ علیہ زیندار ہے۔
دعویٰ اس بیان سے رجوع کیا گیا تھا کہ دعویٰ علیہ جو مان کے

شمرہ کے ہم حصہ کا مستحق تھا نا جائز طریقہ سے نصف شمرہ کا تصرف
کیا تھا یہ دعویٰ عدالت مطالبات خفیہ میں پیش کیا گیا

تھا جسکی رو سے اس شمرہ کی قیمت کا ادا کیا گیا تھا جانا جائز
مطلقہ سے تصرف میں لایا گیا تھا جو ایسی پیشینگی ہی کہ

دعویٰ میں صرف عدالت مال سماعت کر سکتی تھی کیونکہ وہ
ایک ایسا دعویٰ تھا جو دفعہ ۳۶ قانون مزار مان کے مفہوم

میں داخل تھا اور یہ کہ اس لئے عدالت دیوانی کا اختیار تھا
دفعہ ۶۶ قانون مذکور کی رو سے سا قضا ہوتا تھا دفعہ ۳۶ اس

اسامی کے دعویٰ سے متعلق ہوتی ہے جس سے کوئی رقم یا پیداوار
نہیں ملے گی۔

اس کے زیندار نے اس مقدمہ سے زیادہ دوسری کی ہے۔
اس سے اٹھائے لگان کے طور پر واجب الوصول ہے۔

تحت کے فاضل نے اختیار کے سرال بریکیا اتر سترم طلبہ
مرتب کیا تھا لیکن اس کا تصدیق نہیں کیا تھا لیکن اس نے

کے متعلق مدعی کا جواب یہ ہے کہ فعل حاصل کرنا ایک ہی نام ہے۔
ایسی رشتہ داخل ہے جس کے ادا کرنے پر کسی ایسی مرضی کہ

کیا گیا اور وہ ایسی صورت میں نہیں ہوتا جب زیندار بارغ
میں گیا ہو اور وہ سپیلا وار وصول کی ہو۔ پھر نرائی نہیں ہے

کہ بارغ کی پیداوار جس کے ادا کرنے کا زیندار کو قابض بارغ
فرم دیا ہو لگان کی تو فریقین آتی ہے۔ ایک سے زیادہ مقدمہ

رگہ میرے بنام ماہو اندین کی منشا پھیلا ہے۔ لفظ دستور
کے لغوی معنی اس تعمیر کے مطابق ہیں جو اس کے مطابق ہے

ہیں۔ اصل معنی ہوا کہ غور و فکر سے مولفہ میں بدلے گئے
ہیں مطالبہ کرنا اور افائی نافذ کرنا ہیں اس میں مقام برپا ہوا

کا صرف تصرف کرنا داخل نہیں ہے۔ میرے رد روایا کہ وہ فیصلہ
غیر بائندیر ماکہ نام فیہ محرم کہو لو کی رٹ کا حوالہ دیا گیا ہے

جس میں وہی رٹ اختیار کی گئی تھی۔ یہی کہ یہ نہیں ہے۔
مزار مان کے مرتب کنندگان کا منشا یہ تھا کہ اس قسم کے مقام

عدالت مال کے اختیار سماعت میں داخل کیا جا۔ ادا کر دفعہ
۳۶ میں طور پر کہ وہ مرتب کی گئی ہے اس سے متعلق نہیں ہوتی تو

اس کی وجہ سے یہ ہے کہ اس وقت جب دفعہ مرتب کی گئی تھی اس
صورت لے مکان کا خیال نہیں کیا گیا تھا لیکن مجھے دعویٰ

تعبیر اس کی موجودہ عبارت کے لئے اس سے کہنی چاہیے۔
بحث کے دوران میں علی حسین البیدل عدل پیش کیا

گیا کہ مدد ۳۵ (۲) یا مدد ۳۴ الفاضلہ دوم قانون عدالت
(۱) انڈین کیم جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۸ (۲) کی رپورٹ جلد ۳۰ صفحہ ۲۰

دعویٰ قابض

مزار مان

الہ آباد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و نیز زندگانی سلیب جوان کو داخل کرنا ہوگا قرعہ حاصل
 کریں پس سہ بار قرعہ پڑھ کر گناہ بخشش کے حق میں سزا
 ابراہیمیٰ تین نامہ کیل پاپا عبادہ اے۔ سلیب تقدیر و حادثہ
 جو ہر گز کی تھی مصدر یعنی ماد کا سالم صحت مقام ۱۲۰۰ ستمبر ۱۸۸۵ء
 کو سارا ڈنٹسٹین نے درمیان کو الفکا کا مہرین کی ڈگری عطا کی
 اس ڈگری کی ناراضی سے یہیے بعد بکریٹ تین طرفہ جانتی تھیں
 کیے گئے تھے یہ سلیب (فقد کا نصفہ) ۳۰ مہر پوری سند و کورڈنگ
 کا نصفہ ۱۱ اپریل ۱۸۹۰ء کو جوڈیشل کمشنر نے کیا تھا اور پھر
 کا نصفہ ۱۰ مہر جولائی ۱۸۹۰ء کو پوری کونسل نے کیا تھا تا جوں
 کہ ہر نے یہ تصدیق کیا تھا کہ وہ فیصدی شرح سود بہا لانہ تھی
 ان کے لیے نصفہ کے بہت ہی کم حصہ کے بعد یہ عین کے کاغذ
 سنگہ کے حق میں ایک بہہ نامہ کی تعمیل کی تھی جس سے انہوں
 نے چار سال قبل احمد رر قرض لئے تھے یہاں شہید
 طریقہ سے یہ بیان کرنا سہولت بخش ہوگا کہ رہیں بائد
 کے ابتدائی زمانہ ان کی ایک کونسی جائیداد تھی جیت سنگہ
 ایل سنگہ اور سو بہا سنگہ تھار اسٹیٹ کے لیے حصہ کے مالک
 تھے بطور کوئی سا بقسم عمل میں آئی تھی اور ان کا
 حصہ سب ذیل طریقہ سے ظاہر کیا گیا تھا۔

تیسرا حصہ وضع ہوا۔

سلام سے وضع سر پر کار۔

الذیاء المضطرب باو کا قبول قرینہ چھوٹا ہے
نصف حصہ الذیاء میرا۔

یہی جائزہ ہے جو اس سائنس دان کی روستہ منتقل کی گئی تھی
 جس کے متعلق اب حق شیعہ نافرمان کیا جا رہا ہے جس وقت نامہ
 تکمیل پایا تھا تین ابتدائی راہوں کے مجموعہ صرف چھپتا تھا

۱۸۹۷ء میں ابتدائی رائیونگ کسٹم مقاموں نے انفکاک
 میں کیلئے ایک دعویٰ جمع کیا تھا۔ یہ عیون نے اس بات
 کی ضرورت محسوس کی کہ دعویٰ کا حرج برداشت کرنے کیلئے

بلدیہ شہ
بنام
ڈپٹی کمشنر
(اوو)

سب مدعی جاہل و گمراہ و غوی (۱)۔ ہر نو شہری کے حصہ میں
رہن و اگر نہ کی رقم جو بانی ہلے ہو کو در طور پر مدعی کو ادا کرنا
اس میں فیصلہ کی عبارت کو اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن نظام
اکوٹی کا ایک وسیع اصول قرار دیا گیا ہے اور وہ اس معاوضہ کے بار
کی ہو گی سے آزاد ہے جو جنس و صورت و مدت میں ملتی ہے اس فیصلہ
کی اکثر تقلید کی گئی ہے متعلقہ مقدمات کتاب میں مولفہ کی پیش
چہارم کے صفحہ ۳۶ پر جمع کئے گئے ہیں۔ نیلویا ٹنڈورنگ بنام
راما پٹیلو جی (۲)۔ ویسا مالدار اور ویسا سبارا بودو اہم کو اس
قاعدہ کے طلاق کے انتہائی مفید نام کی تیس کے طور پر پیش کیا جاتا ہے
مراہان کے کونسل کے اصول کے جو دہرے اس میں ہیں کیا
ہے اور نہ انہوں نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ رہن کی دانی سے
محکم ہے کہ ایک ذمہ داری پیدا ہو جو ان پر اس وقت عائد ہوگی
جب انہوں نے جن شفعہ کی ڈگری کی رو سے جاہل و گمراہ حاصل
کیا ہو لیکن انہوں نے قوت کے ساتھ یہ بحث کی ہے کہ ان کے ان کے
مشتہری کے باہر اگر کوئی حق دعویٰ ہے تو وہ ایک علیحدہ دعویٰ
میں کیا جانا چاہئے انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی اصول پر کوئی
سے موضوعہ قانون کے اثر کو ناسل نہیں کیا جاسکتا بلکہ اگر کوئی
قانون ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زیادہ رقم نہیں بلکہ زمین کی
ہی دانی پر حق شفعہ کی ڈگری حاصل کریں۔ اس بحث کا جواب
یہ ہے کہ حق شفعہ کی ڈگری قبضہ کی ڈگری ہوتی ہے (جیسا کہ آرڈر
۲۰ جول ۱۹۱۳ء (۱) ظاہر ہوتا ہے) اور یہ کہ قبضہ کی تمام ڈگریاں
اسی قاعدہ میں رکھیں گے تاہم جن میں جس کا حوالہ ہم نے مقدمہ
مولوی محمد شمس الہدیٰ کے (۲) سے دیا ہے ہم قبضہ دیے جانے کی
نسبت شفعہ کے حق کے ساتھ ایسی اقدیس متعلق نہیں کرتے
بسیکے میں شامل ہوگی کہ عدالت حق شفعہ کی ڈگری عطا کر

میں مقدمہ، اسلاف کے سوا ان ۱۰ ادوی کی ترمیم کرنے سے جو
جہاں سے اس کیلئے کچھ نہ کہہ رہے ہوں وہ ہے ملا علی محمد ہزار لی لال
بنام رام مالوین (۱)۔ وہ ایک حق شفعہ کا دعویٰ تھا۔ وہ یہ
ہیں بلکہ بیعت کا مقدمہ تھا لیکن ہم یہ خیال نہیں کرتے کہ
اس سے کچھ فرق ہوتا ہے اس مقدمہ میں وہ رقم جو اس کے
متعلق اس وقت واجب الادا قرار دی گئی تھی جب ڈگری قطع قرار
دی گئی تھی (۱) اس میں شفعہ نے صرف اس رقم کی دانی پر حق شفعہ
نافذ کرنے کا ادعا کیا تھا لیکن اس میں نے دوسری شہاد کا اد
کیا تھا انہیں سے ایک وہ رقم تھی جو ان کو بیعت کے بعد لقا یا
رگان کی بابت و اگر فی پڑی تھی۔ یہ بیان کیا گیا تھا دفعہ ان کی
عبارت کے قطع نظر ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ ان
شفیعوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہی رام کے قائم مقاموں کی رقم
ادا کریں جو رام نے اس لقا یا رگان کی بابت ان کی تھی جو کسی
ایسی شہادت کیلئے واجب الاصول ہوئی تھی جو بیعت کے بعد اس کے قبضہ
ہونے کے زمانہ سے قبل کی تھی۔
یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعی شفعہ ان جنہوں نے اس دعویٰ کی رو سے ادا
پہ کہ ان کو اس حیثیت میں قائم کیا جائے جیسے منی نام اس وقت تھا جب
اس نے قبضہ حاصل کیا تھا ایسی ذمہ داری کی تردید نہیں کر سکتا جس
منی ام اس وقت تاج تھا یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ادا کیا معاوضہ کی نوعیت کی
تہیں کیونکہ مالک علی ایک ڈگری رکھتا تھا اور خود اس کے ادنیٰ مالک کا
کے تمام کے ذریعہ سے جس کی دفعہ است کی تھی لقا یا رگان کی ان رقم کا
زر جس کے ساتھ اضافہ ہو گیا تھا۔ اس میں نہیں کہ یہ نہیں کیا جاسکتا
کہ وہ زر میں کم ہو گیا ہو کیونکہ بقا کے تو ذریعہ قافلہ میں کی قیمت
نہیں بلکہ مالک کی حیثیت سے بروا منت کیا گیا تھا ایسی صورت میں مقدمہ اس
سلسلہ کی طرح ہے کہ حق شفعہ کی ڈگری میں قبضہ ادا تھا مقدمہ ترمیم کی جا

بلدیو سنگہ
بنام
پیشکشگر
(الزام)

(د) یہ دستاویزات اس وجہ سے بریدار کا دعویٰ ہے
ان کو شک نہ کرایا جائیگا۔ چنانچہ اس کے تعلق الٹا
رہیں کرایا گیا ہو۔
(دھ) اس مقدمہ میں بنیاد کی ڈگری صادر کی گئی تھی۔
(د) یہاں تین قابل تھیں اور اس سے محکمہ حاصل
نہیں کیا جاسکتی تھی۔ چنانچہ اس کی رقم ادا کی جاتی۔
(د) یہاں یہ بحث کی گئی ہے کہ کوڑا آف وارڈ ڈگری
کے متعلق اعتراض کر سکتا تھا کہ یہ اس عدالت استانی میں
ہو رہی ہے۔ لہذا کوڑا کا میاں ہوا تھا۔ نتیجہً محض کا حصہ
ہو رہا تھا۔ لہذا کوڑا کا میاں کیا تھا۔ رہن عدالت مر فیہ
حاضر ہیں۔ اور یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو اس کے خلاف ایک ڈگری
صادر کی گئی تھی۔ ہم یہاں خیال کرتے ہیں کہ اس بحث میں کوئی اہمیت
ہے۔ اس کی رو سے ایک قطعی ڈگری صادر کی گئی تھی۔ کوڑا آف
وارڈ سو اسے فریب کے کسی دوسری بنا پر اس ڈگری میں
اعتراض نہیں کر سکتا۔ چنانچہ متعلق قیاس نہیں کیا جاسکتا
لیکن اس ادائیگی کی ایک اور نوعیت یہ ہے۔ یہ امر عجیب
معلوم ہو سکتا ہے کہ ایسے کوئی مطالبہ و مقدمات ہیں جن میں
مستری نے یہ استدعا کی ہو کہ مواخذہ حالت کی رقم کا حق تسفوع
کی قیمت کے ساتھ ادا کیا جائے لیکن اس میں شک نہیں ہو کہ
بطور قاعدہ کے مستری جس کا یہ خیال ہو کہ حق تسفوع کا ادا
ہے مواخذہ حالت کو ادا کرنے کے لئے جملت میں نہیں ہوتا۔ وہ
اس وقت تک انتظار کرنا ہے جب تک کہ اسکی حقیقت
ما قابل ردال نہ ہو جائے۔ یا جب تک کہ حق تسفوع کا دعویٰ
فی الواقع رجوع نہ کیا گیا ہو۔ اور موخر الذکر صورت میں وہ
مواخذہ حالت ادا کرنے سے گریز کرتا ہے۔

موجودہ درجہ کے واقعات بہت غیر معمولی ہیں۔ ان میں سے
کئی تینوں جو عدالت نے مواخذہ میں کی تھیں محض کی ڈگری کی
نہیں بلکہ اس کی تین اور مستری کو رالما اور وارڈ ڈگری مستری کی
یہ خیال کر سکتا تھا کہ اس میں اسے ڈگری کی کچھ حالت کی ڈگری کی
اقتضی نہ تھا اور یہ کہ اس پر عمل کرنا ہے۔ لہذا مر فیہ عدالت مر فیہ
ہوتا ہے کہ حق تسفوع کا خیال کوڑا آف وارڈ کو پسند نہیں
ہوا تھا۔ حق تسفوع کے دعویٰ کی اس وقت یہ رجوع کے لئے تھے
حود مانہ میاں اس کی تاریخ کے تقریباً ایک سال بعد کا تھا اور یہ
استشنا اس کی تمام ادائیگات دعاوی کے نوٹس کے قبل عمل
میں آئی تھیں لیکن کوڑا آف وارڈ کو مسلط طریقہ ۲ جولائی
۱۹۱۷ء کو نوٹس وصول ہوا تھا۔ ملاحظہ ہو فقرہ ۱۱ جواب
(دعویٰ صفحہ ۶) اور یہ ادائیگی ۳ جولائی ۱۹۱۷ء کو نوٹس میں آئی
تھی لیکن ہم یہاں خیال کرتے ہیں کہ یہ واقعہ وصول مبنی راکوٹی کے
نافع ہے۔ کوڑا آف وارڈ میں کارروائیات بہت تاخیر سے
ہوتی ہیں اور اس میں کچھ نہیں ہے کہ واقعی ادائیگی واقع ہوتے
کے لئے ہفتوں قبل سے تحریک کی گئی تھی اور نوٹس
وصول ہو سکی کافی مدت بعد تک وہ ہوتی رہا جس کا نتیجہ
یہ ہوا کہ اس رقم کی ادائیگی عمل میں آئی تھی۔
اس میں دستاویز ہے یہ دو ستر مواخذہ حالت سے مختلف
جیت کر رہتی ہے کیونکہ یہ خود مستریوں کو دیا گیا ہے۔ اس کو
ادائیں کیا گیا ہے اس کی تاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۱۷ء ہے۔ وہ
اس کی تاریخ کے لئے ہی جو قریب بارہ کر رہا ہے۔
اس کی تاریخ دو ستروں اور ان کے بھائی راج دیپ سنگہ کے
کی گئی ہے یہ بھائی فوت ہو گیا ہے اور مستریان اس کے وراثت میں سود
کی شرح بطریق سال ملٹ ۱۲ فی صدی مانا سود و سود ہی پیدا

صفحہ ۱۵

بلدیہ سنگھ
بنام
نئی کشن کرہ
(الہ آباد)

میں جیستیت رکھتے ہیں سب اھوں لئے تعمیل محض کے لئے ایسا
دعویٰ رجوع کیا تھا تو اھوں نے یہ استدعا کی تھی کہ یہ سب داخل کیا
جائے۔ اھوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ان کم زمینوں کی مقدار سے
سے ہٹا کی جائے جو حائدا کی قیمت تھی۔ لیکن یہ دوسری طلبہ کے
جائے سے اس سارا لٹکا رکھا گیا تھا کہ وہ مواخذہ مع کاجروہ تھی
اس دوسری سے انکار کرتے ہیں عدالت اتالی نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ
فریقین کا منشا یہ تھا کہ زمین رائل جو جائے جو ٹیکس کے مسئلہ
کی را اس قدر واضح نہیں ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان کی تعبیر کیا
ہیں کی قدر دشواری ہوتی ہے لیکن اس قدر واضح ہے کہ یہ قرار
دیا گیا تھا کہ اس دستاویز کو صحیح طور پر حساب سے خارج کیا گیا
تھا۔ یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جہاں جو حائدا کی ملکیت زمین کے
قبضہ میں آگئی ہے اور زمین یہ چاہتا ہے کہ اپنے زمین کو ایک ایسے
تخص کے خلاف بطور سپر کے پیش کرے جو حائدا کے قبضہ کی
کو گری کا مستحق ہے۔ ایسے تمام مقدمات میں سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا
زمین نے جب وہ حق انکار کیا ہے فالجس ہوا تھا زمین کو تازہ رکھا
تھا۔ ملاحظہ ہو مکمل دائرہ گویاں اس بنام یورنل بریم سرگرم
(۱) یا یا اس نے اس کو رائل ہو جانے دیا۔ انگلستان میں جہاں
منتقلی کے قواعد سخت ہیں یہ تبدیل عملہ رآمد یہ ہے کہ زمین کو
اس کی اس طرح غرض کے لئے تفویض کیا جائے کہ اس کو تازہ
رکھا جائے۔ ہندوستان میں بھی ایسا عمل نہیں کیا جاتا اور علاقوں
کو ہمیشہ غور کرنا ہوتا ہے کہ کیا زمین کا فائدہ ہمیں تھا کہ اپنے
زمین کو تازہ رکھے اور اگر اھوں نے اس کے لئے یہ مفید قرار دیا
تھا تو اھوں نے یہ قیاس کیا ہے کہ اس کا دراصل منشا یہ تھا کہ
اسکو تازہ رکھے لیکن یہاں اس قسم کے قیاس کی کوئی گنجائش
نہیں ہے۔ بیعتا مہ کی تیس اس وقت ہوئی تھی جب ایک عدالت نے

فریقین کے مابین یہ تھا کہ زمین رائل ہو جائے اس کے خلاف
تعبیر کرتے ہیں کہ زمین رائل ہو جائے اس کے خلاف
کچھ ہوا کہ زمین رائل ہو جائے اس کے خلاف
شرط تھی کہ زمین تازہ رکھا جائے اس کے خلاف
ہیں کہ زمین رائل ہو گیا تھا
ہم اس واقعہ کے اثر کا بڑھاپہ کوئی نقصان نہیں کر کے زمین کا
چارہ کار بیع کی تاریخ پر منصفی المباد ہو گیا تھا لیکن یہ سبجی ممکن
ہے کہ اگر اس نے زمین کو تازہ رکھنے کی کوشش کی ہوتی تو وہ اس
وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر رہتا عدالت اتالی نے اس کے متعلق
تجویز کر نہیں مقدمہ بندیشوری سنگھ (بندیشوری سنگھ بنام زمین
بلراج سہاے (۲) کا حوالہ دیکھ سوائے اس کے کوئی وجہ نہیں ملتا
ہے۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ ٹیپٹی کشن نے کوٹا آف
وارڈز کے پتھر کی حیثیت سے مدعی علیہ کے حق میں جس مواضعات
بیع کے زمین کو ایک پر وہ سابق سے ایک زمین انتفاعی کے بموجب
قابل تھا جس کی مقدار زمین سے نہ ہٹا کی گئی تھی۔ مدعیوں نے
مالکان اس کی حیثیت سے حق انتفاع کا دعویٰ کیا تھا۔ شری نے
مستند قسم کی جواب دہی پیش کی جن میں سے ایک یہ تھی کہ وہ زمین
انتفاعی کی حیثیت سے قابل زمین کا مجاز تھا یہ بیان کیا گیا
تھا کہ سوال دستور تھا سیما میں ان سابقہ زمین کا کوئی
ذکر نہ تھا جن پر شری قابل تھا لیکن اس امر سے انکار نہیں
کیا گیا تھا کہ جب جائیداد بیع کی گئی تھی تو وہ زمین زمین رکھتا
تھا جن میں سے ایک یہ زمین با قبضہ تھا یہ تصدیق کیا گیا تھا
کہ اس زمین کو تازہ رکھنے کا کوئی منشا نہ تھا اور یہ کہ شری
قبضہ کے اس دعویٰ کے جواب میں جو شفیعوں نے کیا تھا زمین
انتفاعی کو نہیں پس کر سکتا تھا اس زمین کا فیصلہ سے یقیناً

بلکہ جو سب سے
بنام
ڈیپٹی کمشنر
(الہ آباد)

تھا اور میں کا وہ حصہ ادا کرنا پڑا تھا۔ ہمارے رہنمائی میں
مقررہ ہیں زمینیں کا نشانہ تھا کہ بغیر کسی ادائیگی کے زمین
نہیں چھوڑا جاتا تھا اور اس لئے تنفیص کے لئے یہ ضروری
ہوئی کہ وہ اس موافقہ کو ادا کرے۔ زمینداروں کے لئے یہ
صحیح معلوم ہوتی ہے کہ ان کا زمین راول ہو جائے جب کہ ایک
لئے ان کو کوئی زمین نہیں وصول ہوئی تھی لیکن میں یہ معلوم ہوتا
ہے کہ یہ وہ شے تھی جس کے حامل زمینداروں نے زمینیں
کے دعوے میں کوٹیشن کی تھی اور حامل کر لئے سے قاصر رہے تھے
اور یہ کہ زمینیں متعلقہ کی زمین کے کسی حصہ سے وہ زمینداروں
اور ان کے اہل خانہ کے لئے زمین کا جزویا جو وہ موافقہ
کے طور پر یہ زمینیں ہیں کیا سکتی ہیں کی ادائیگی کا مشنری دعوے
کرتے ہیں۔

ایک اور امر یہ تھا کہ جس سے ج، د، ہ اور
و کی نصف رقم کو رٹا آف وارڈز نے بشکل زر نقد ادا کی تھی
اور نصف رقم راج رگہ پر سنگھ نے ہری رام کے حق میں لیا ہے
کے ذریعہ سے ادا کی تھی جو وہ ان دستاویزات کی رو سے زمین
تھا اس زمین کی رقم واپس لائی گئی ہے۔ وہ دستاویزات الف
ب، ج، د، ہ کے تھے ۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء سے اور ج حصہ ۳
کے حصہ ۱۶۶ پر مندرج ہے۔ عدالت تخت کی ڈگری کا نتیجہ یہ ہے کہ
تنفیص برائے زمین کی ادائیگی کا ہارٹا نکلیا گیا ہے جو رقم
اگر وہ سیرتے ہری رام کو ادا کی تھی جبکہ وہ یہ ہی معلوم کرتا
ہے کہ اس کی جائداد زمین دستاویزات الف ب، ج، د، ہ کے زیر
مواخذہ ہے۔ دو میں سے ایک امر کیا جانا چاہیے یا تو
جو قرار دیا جانا چاہیے کہ تنفیص زمین دستاویزات الف ب، ج، د، ہ
میں حاصل کرتا ہے یا وہ لئے لے لیا گیا کی ادائیگی

مقررہ

سے سبکدوش کیا جانا چاہیے جو رقم اس زمین کی عدالت پر چالی
کئی تھی اور جو دستاویزات ب، ج، د، ہ اور و کی نصف رقم ادا
کر لئے کے لئے صرف کی گئی تھی۔ زمین ہری رام اس امر میں موقوف
نہیں ہیں کہ اس لئے یہ قرار دینا ناممکن ہے کہ ہارٹا اس کے
زمین سے بڑا ہے اسی حالت میں شخص تنفیص کو اس ادائیگی سے
سبکدوش کر کے دوسری زمین پر زمین کی جائے۔

کامل و متعلقہ اور نصف دستاویزات ب، ج، د، ہ اور و کے
متعلقہ دفعہ جات میں کامیابی ہوئی تھی دستاویزات الف اور و
کے متعلق وہ کلیتہا کامیاب رہا ہے

مراہٹہ جس کا تعلق دعوے بہتر سے ہے زمین کی حاکم
منظور کیا جاتا ہے اس تنفیص میں حق تنفیص کی ڈگری کے لئے
کے وائل کے لئے زمین شرط ہے مراہٹہ جس کا تعلق دعوے بہتر
سے ہے زمین کی حاکم منظور کیا جاتا ہے اور اس دعوے کا
حق تنفیص کی ڈگری کے لئے حاکم کے لئے زمین شرط ہے زمین
۶۶ جس کا تعلق دعوے بہتر سے ہے زمین کی حاکم منظور
کیا جاتا ہے اور اس دعوے میں حق تنفیص کی ڈگری کے لئے زمین
داخل کیے جانے پر زمین شرط ہے یہ تمام رقم مدعی علیہ زمین کو ادا کیے
جانے کے لئے تیار ہے ڈگری نہ کہ اندرون ۶ ماہ عدالت میں جمع
کر دی جانی جائے عدالت ابتدائی کے حوالے کی اس عدالت مذکورہ
حکم جلال کیا جاتا ہے عدالت ہذا کا فیصلہ زمینیں ان کا کامیابی و
نا کامیابی کے حوالے سے ادا اور وصول کر سکے۔

اوپر مذکورہ دلیل کشمور دلال میں متفق ہوں۔

مراہٹہ جلال و خیر و خیر و خیر کے لئے
پائیکورٹ الہ آباد
مراہٹہ جلال و خیر و خیر و خیر

تک ایک شستر کار دار ہوائے یہ جو نالہ کہ کتاب کیا گیا تھا
 جبکہ تینوں اہل کار کیا مہلن سے کی شطر لٹکی روئے غلط ہوئے جو
 عدالت میں ایک دفعہ کے دعویٰ میں کسی کیا گیا تھا کہ شطر اور
 حبیب احمد بیک، میرزا لکھن کے خلاف رجوع کیا تھا۔ اس کا رویہ
 کی کتاب عدالت میں بھیج دیا کہ عدالت میں لکھن کو کیا تھا اور کریم
 بہمنی اور حبیب احمد کا رد کیا گیا تھا۔ تیسرا ورہ اس نے حبیب احمد
 اپنی وفات کے وقت جو ۸ فروری ۱۹۱۹ء کو واقع ہوئی تھی کارڈ
 کیا گیا تھا۔ کوئی شطر ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء کو فوت ہوا تھا
 ذیہلم سار دین شطرنج نے قمار دیکھا کہ حبیب احمد کا رویہ اس کا کیا
 رکھتا تھا لیکن عدالت نے کارڈ ماری جاننا کہ کوئی عدالت
 کو گئی اس پر ذیل کرنے سے انکار کیا جو عدالت نے مدعیان کو عطا کی
 تھی اس پر ذیل کرنے سے کارڈ ماری حبیب احمد کے حصہ کی رقم
 نہیں رہتی تھی۔ اس تجویز کے خلاف مزاحمتیں کی جا رہی تھیں
 کوئی عدالت اس پر پیش کیا گیا ہے۔ اس پر مدعیان اس پر شک تھا
 ایسا فی ضرورت میں ہے کہ ایسا حبیب احمد کو بھی کہیں شطر انڈیا میں
 سلاہ کے بعد شطر کا رہا تھا یا نہیں

مذہبی دعویٰ کے ساتھ چار شتریں مسلک کیا گئی ہیں۔ بہرست الف
 حبیب احمد کے شتر و جاننا کے متعلق ہے۔ بہرست د ب، ب، د کا
 کے سراب کا ذکر کیا گیا ہے بہرست د ج، میں حبیب احمد کے کال
 واقع کیا گئی کی اشیا بنائی گئی ہیں اور بہرست د کا قتل
 حبیب احمد کی فقہی سے ہے جو مدعی علیہم کے اقتدار میں ہے۔
 جاننا داتا سے مسدود بہرست د ب، اور بہرست د ج کے متعلق
 دعویٰ جاری کیا گیا تھا جاننا داتا مسدود بہرست د الف کی مدد
 جو اب بھی ۷ جولائی کے حقہ ۳۰ میں دے گئی تھی یہ تھی کہ
 غیر متغیر جاننا داتا جس کا ذکر عدلیاں نے اس بہرست میں کیا تھا

اس کو حبیب احمد نے (ب) استناد ان جاننا داتا کے جو بہرست د ج
 بہرست د ج کی نقیض صورت ہے جس کی تعداد ۵۷ تھی کیا
 وقفہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۹ء کی روئے جس کی جڑیں اس جولائی
 سلاہ کوئی کی تھی اور یہی اور خیراتی انقضائے وقف کی تھی کیا
 کی تھا کہ جس کی بہرست بہرست الف میں بہرست د ج کی تھی جو اب
 یہ تھی کہ ان کو حبیب احمد نے اپنی روحہ مآہ بانو خاتون کے دین کے
 سما دینیں مل کر دیا تھا دعویٰ ابتدا ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء کو کیا گیا
 تھا جب مآہ بانو زندہ تھی وہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو فوت ہوئی اور کیا
 بھا کی مرزا میں بیگم اسکی جائزہ بطور مدعی علیہم کے خاتمہ کیا گیا تھا۔
 وہ بعد میں بی بی اسد علیہ دعویٰ میں مدعی بنایا گیا تھا اور اس کا
 نے ان سکانات کے قبضہ کے متعلق میں بیگم کے حق میں دگر چار
 کی اور وجہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۹ء ۳۰ میں عدالت تحت کی دگر چار
 کے اس پر رجوع اعتراض کیا گیا ہے۔

لیکن بحث کے دوران میں مرغان کے کنسل کی استدعا چار
 نے حسب ذیل کارڈائی قلمبند کی تھی۔ مرغان کے کنسل نے یہ بیان
 کیا تھا کہ بہرست الف کی جاننا داتا سے بہرست د ج اور ایک بہرست
 تابع تھیں جو حبیب احمد نے اپنی روحہ مآہ بانو کے حق میں کیا تھا
 بہرست د ج تسلیم کرتے ہیں کہ ان میں ہم کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور حبیب
 د ج مرغان کا وجہ بہرست د ج تا ۲۹ جولائی کی نسبت یہ خیال کیا جا
 ہے کہ وہ ترک کر دی گئی ہیں، لہذا حالت میں ان تین سکانات کی
 مدد مرغان میں بیگم کے خلاف ناکامیاب رہیگا۔

مرغان کے سوالات اس طرح محدود کر دیے گئے ہیں کہ دیا
 وقفہ ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء قابل فضا ذوقیت رکھتا تھا یا
 نہیں اور ایسا مدعی علیہم حبیب احمد کی جاننا داتا کی آمد کی اجازت
 دینے کے پابندی میں مدعی مدعی بنی وقف کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا

مرزا یعقوب بیگ
 بنام
 مرزا رسول بیگ
 (ادوہ)

یا یعقوب یا
نیام
رسول یا
(وردہ)

حبیب اللہ کی جائیدادوں کی آمدنی کے حساب دینی کی نسبت مدعی علیہم
سرا لیتا تھا اور محکمہ ریگ کی ذمہ داری ان وجوہ کی بنا پر بیان
کی گئی تھی جن کا ذکر عرضی دعویٰ کے فقرہ جات ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں کیا گیا تھا۔
۱۰ (الف) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
وہاں کے دفاتر اکبر سے سال بھر سٹوٹا دیتی تھیں جسکے وہ عہدہ دار تھے۔
۱۱ (ب) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
۱۲ (ج) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
یہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد اس کی وفات کے وقت تھیں تاکہ
تھے۔ ان کے خور و نوش کا انتظام مشترک تھا اور ان کے حقیر لیا
عسار نہ ہو سکتا تھا۔

۱۳ (د) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
کے بعد مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
وہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد کے مشیر تھے۔

۱۴ (ه) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
محکمہ ریگ کی ذمہ داری ان وجوہ کی بنا پر بیان کی گئی تھی جن کا ذکر
عرضی دعویٰ کے فقرہ جات ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں کیا گیا تھا۔
۱۰ (الف) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
وہاں کے دفاتر اکبر سے سال بھر سٹوٹا دیتی تھیں جسکے وہ عہدہ دار تھے۔
۱۱ (ب) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
۱۲ (ج) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
یہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد اس کی وفات کے وقت تھیں تاکہ
تھے۔ ان کے خور و نوش کا انتظام مشترک تھا اور ان کے حقیر لیا
عسار نہ ہو سکتا تھا۔

۱۵ (و) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
کے بعد مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
وہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد کے مشیر تھے۔

قانون اسکے و سرور کے کہ اس نمانع کا جو کوئی سے پیدا ہوتا تھا۔ اس
۱۶ (ز) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
وہاں کے دفاتر اکبر سے سال بھر سٹوٹا دیتی تھیں جسکے وہ عہدہ دار تھے۔
۱۷ (ح) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
۱۸ (ط) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
یہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد اس کی وفات کے وقت تھیں تاکہ
تھے۔ ان کے خور و نوش کا انتظام مشترک تھا اور ان کے حقیر لیا
عسار نہ ہو سکتا تھا۔

۱۹ (ی) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
کے بعد مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
وہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد کے مشیر تھے۔

۲۰ (ک) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
محکمہ ریگ کی ذمہ داری ان وجوہ کی بنا پر بیان کی گئی تھی جن کا ذکر
عرضی دعویٰ کے فقرہ جات ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں کیا گیا تھا۔
۱۰ (الف) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
وہاں کے دفاتر اکبر سے سال بھر سٹوٹا دیتی تھیں جسکے وہ عہدہ دار تھے۔
۱۱ (ب) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
۱۲ (ج) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی
یہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد اس کی وفات کے وقت تھیں تاکہ
تھے۔ ان کے خور و نوش کا انتظام مشترک تھا اور ان کے حقیر لیا
عسار نہ ہو سکتا تھا۔

۲۱ (ل) یہ کہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
کے بعد مراد حبیب اللہ کی جائیداد مذکورہ بالا اچھڑ گئی تھیں
وہ مراد حبیب اللہ کی جائیداد کے مشیر تھے۔

اس خبر کی سبب بالادست کے علاوہ کچھ تو جہاں امر جاتا
”رجوع و رجوع“ تھا اور فقہ کی رسم اور منظم کے متفقہ امر تھا
کے لیے علاوہ رکھ دی گئی تھیں۔

ہذا نہ نکرینے کے لیے کہ وہ باطل تھا یہ خبر راجی پر عیاں
کی اس سبب سے دو قسم کا اعتراض کیا گیا تھا۔ دریکہ منظم کو ایسا
و وسیع اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ تعجب کے لیے ہر قسم کا موقع حاصل
تھا۔ اور دیکھ کہ احادیث انہیں تم کے لیے جو عیوب اور اہل کو محض
سر راست کرنے پر تھے اگر وقت نہ پائی ہوتی تو جلال
ایس دلائل والی ہیں جس کسی عینہ صلاح و رزق امانت کی صورت
میں ہر مسلمان کو دین چھوڑنا کہ وہ وہ صلاح و رزق کی
سبب کا رد والی کوئی اور منظم کو علاوہ کر لے جس کا حکم عالم تھا
لے اس منظم میں جو بطور امامان و چلیا رہا وہ اولیٰ الکرامیہ
۲) کے طبع کیا گیا ہے اسی قسم کی ایک جہت کا جواب دینے وقت اس
ظاہر کی تھی یعقوب اور سید ان احادیث کو برداشت کر کے
کسی قانون کی رو سے یا عینہ سے جس کی ہر جہت و تقاضا کی گئی تھی
یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ہمارا دو وقت کی آمدنی میں اضافہ ہونے سے منظم
اور دیگر کارکنان اس سے سالانہ کی تنخواہ اٹھا سکتے تھے اور اس کے علاوہ
کرایہ سوار پر لالہ صرف کر سکتے تھے لیکن دستاویز میں یہ شرط
ہے کہ منظم اور دیگر کارکنان کی آمدنی صرف یہ تھا کہ مناسب ٹھہری جائے
اور جب وقت کی آمدنی سمیٹ کر ایک جگہ جمع ہو جائے تو یہ امر غفلت
نہیں ہوتا کہ دو تنظیموں کو ایسے کام کا اولس ملنا چاہیے اور ان کے
کارٹھی کے کرایہ کی بات یہ لالہ اور ان کے جائے جیائیں اور ان کے
ہا ہر اول کے لحاظ اور اس کام کے تناسب سے زیادہ نہیں ہے
جس کی امید وہ ہیں سے لگتی تھی۔ اس کے متعلق یہ ذکر کیا جا سکتا
ہے کہ جب دستاویز کی تکمیل کے علاوہ میں لگتی تھی کہ ہم جس زندہ تھا

اور وہ سبب الہی جاننا کہ اس حصہ کا سحران کر کے وہاں پر
ہر ایک کا حق تھا اور یہ یقینی تھا کہ اگر ہم جس اپنے بھائی کے قبل خود
جیسا کہ وہ حدیں وقت ہوا تھا۔

دعا کیا گیا تھا کہ سبب سے یعقوب اور سید کی بددیانتی انہیں
ہر ایک کے کام آگیا ہے اس پر طائر کا لکھا کام ہے کہ اسی سبب پر سبب
جسبب اللہ نے وقت اس کی تکمیل کی ہے کہ ہم جس نے ایک گاؤں میں
(دستاویز لکھا ۲) کی تکمیل کی ہے اس کی رو سے اس نے اسی حاکم کو
سکا ایک حصہ سالوں کے ملازمتی و راست کے قانون کے حالات اپنی
زندگی کو تندرہ بیٹے یوسف سبب کے لیے چھوڑا تھا یعقوب
اور اس کی تکمیل کی ہے کہ سبب سے ایک نابالغ کے حق میں اسی عایت
ظاہر کیے جائیں کہ اجاڑت زوی ہوتی اگر وہ اسے دیکھیں تو جیسا کہ
دعیاں ملے طائر پر کیا ہے۔

دستاویز کی شرائط کے عائد سے یہی ظاہر ہو گا کہ یہ اس قسم کی
دستاویز ہے جس کی جہب اللہ نے ان حالات کے لحاظ سے نہیں وہ تھا
قدرتی طور پر تکمیل کی ہوتی نہ اس قسم کی جس کی تکمیل اس وقت کی جانی
مکن نہی اگر دستاویز کی تکمیل دراصل معنی میں یعقوب سبب اور
اسمعیل سبب نے اپنے ذاتی مائدہ کے لیے کر لی تھی دستاویز کا آغاز
اس واقعہ کے بیان سے ہوتا ہے کہ زندگی کا کوئی یہ نہیں ہے کہ
تکمیل کنندہ جس کے کوئی اولاد و قسم کو دیکھتا ہے جس کے وہ اپنے
اس پر کمال قدر قدر رکھتا ہے اس امر کا تو اہمنا ہے کہ وہ اپنی طرف
کو لیا گیا ہے اور اس میں وقف کر لے۔ اس کے بعد اس نے اس
سبب سے جس کے کہ تکمیل کر نہ کہ کام دیا اس کی اور عاید کرنا
یہ انجام اس کے لیے بطور سبب کی طرف کیا ہے اس کے بعد اس نے
سے چھوڑے بھائی معنی میں اسمعیل سبب کو بھی مقرر کیا ہے تاکہ
وہ اس کی مدد کرے اور جیسے شین متولی اس کے کام کی نظر آئے

یعقوب سبب
ہر کام
رسول سبب
(اورہ)

۵۲۳

کہا کہ کیا تھا۔ ہم بہت ہی فرار ہوئے کہ یہ قصہ دور تھا کہ علی علیہ السلام کو دقت
آئی، ورنہ سے قائم ہو جاتا۔ چونکہ معاملہ مذکور میں اس کی تعلیم پر
جمعہ (۱) کی تعلیم پر ہی اس نے مقدمہ میں مدعی علیہ کی ایک نئی
دعا کی۔ والی نے یہ سنا، تو اس نے ہدایت سے جہد کی نہ تھی کہ تھی
اور مدعی علیہ کی یہ دعا، جس حد تک اس کی طرحی اور اس کی حساسی
اور دعا کی کمر دے، تاں شکریہ کی عوض سے لگتی تھی اور اس سے قیامت
ہو تا تھا کہ حد تک اس دعا کو دیکھ کر اس کی طرح سے نہ کر سکتا تھا
کر رہے کہ اس کا قتل نہ ہو۔ یہاں یہ کہ یہ دعا کو دیکھ کر اس کو روک دیتا
کر لیں کہ کہوں مدعی علیہ کی کیا سیاقی پر تہہ کیا دانا جابجا ہر ہری
راہے میں ایسا کوئی نہ والی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ اصلی خاوار
جیبہ اندر نے یہی طرح سے سمجھ کر ان کی تکمیل کی تھی۔

قانون ہند کا بہت زیادہ حصہ جو اس مقدمہ کے واقعات سے
متعلق ہوتا ہے، اس پر اس وقت کا لیا کرتے ہوئے جو حکام متعلق
یہ لوی کونسل نے ذہنی پال و اس نہایت سیرک (۱) میں مذکور ہے کہ
ہندوستان میں کسی مقدمہ کا تعلق اس اصول کے مطابق نہ کیا جا
جس کو کوئی ملازم ہندوستان کا اصول میں رکھ کر ہی حال کرتی
ہے ہم اس امر کی ضرورت نہیں محسوس کرتے کہ ان مقدمات انگلستان
پر مبنی ہیں جن کا حالہ دفعہ علیہ کے لائق کونسل نے دیا تھا کیا ہم
اس پر مبنی ہوئے جس کی تکمیل ایک پردہ میں عورت نے اپنے
آستانہ کے بیٹے کے قتل میں کی تھی۔ حکام عالمیہ کام پر لوی کونسل نے
کا فی غرضی سنگہ نامی رام کپال سنگہ (۱) میں رائے ظاہر کی ہے کہ دقت
پر مبنی ہو کر رہنے کے بعد جن میں صلی... کی نوعیت فیہ فرجیہ
حالانکہ اصل میں جن کا اثر تکمیل پر پڑتا ہے۔ اگر نتیجہ اچھا نکلا جائے
وہ آزادانہ مشورہ حال کوئی سے نتیجہ میں اس لیے چھہ فرق نہ ہوتا تو
دستاویز بحال رہتی چاہیے۔

ہاؤ گریٹ نام و ہلی ولسن بینک ایمنڈ (۱) میں پر لوی کونسل نے
ایک ایسی عورت پر جو پر نشین تھی وہی قانونی اخذ کیا کرے سے
انکار کیا جو اس جماعت کی عورت کے موافقات سے متعلق ہوتا ہے
اصغر علی بنام روس بالو سنگہ (۱) میں ان مراعات پر بحث کرتے
ہوئے جو اس کے قانون پر وہ عورت کو عطا کی گئی ہیں حکام
عالمیہ کام نے صفحہ ۳۲۹ پر رائے ظاہر کی تھی اس میں شکریہ
کہ اگر وہ شخص جو ایسی رہتا ہے کسی دستاویز پر خط کرے تو
یہ قیاس کیا جانا چاہیے کہ اس نے اس دستاویز کو بجا تھا جس
براس نے اپنے دستخط ثبت کئے تھے۔ حکام عالمیہ کام کی یہ رائے اس کو
درج کر دیتی ہیں کہ قانون کے اصول جو رشتہ میں عورت سے متعلق ہوتے
ہیں اس شخص تک اس بنا پر وسیع نہ کئے جائیں کہ وہ صحت تھا
اور سند درست و تولد نہ تھا۔ سو جو وہ مقدمہ میں جیبہ اندر نے
اپنے تمام اصول پر جو اس کے بھتیجے انکو دقت کا متعلق ماننے کے علاوہ
کوئی خاص منافع عطا نہیں کیا تھا۔ لیکن اس مقدمہ میں ہی
حکام کا ردہ کے لئے اسکے مالک نے علیہ کیا تھا انکو کوشاں اذکار
لے پونچھ بنام لکھو (۱) میں یہ قرار دیا تھا کہ کوئی امر ایسے عمل کا
مانع نہ تھا اور یہ کہ اگر کوئی کارندہ صراحتاً یہ ظاہر کرے کہ اسکے
کوئی ہمدانیک ایسے صلی نے کیا تھا جو آزادانہ اور غیر محدود رائے
استعمال کر کے کی قابلیت رکھتا تھا جس کو اپنے افعال کا کامل
علم تھا تو یہ بحال رکھا جائیگا۔ اس مقدمہ پر لوی کونسل کے واقعات
جو بطور اسمیل موسیٰ جی مکروم بنام حافظہ بودی (۱) کے طبع کیا گیا
حالیہ مقدمہ کے واقعات کے متعلق ہے اس مقدمہ میں بعض حقائق
رحمن کی تکمیل ایک مسلمان عورت کی مال نے اپنی بیٹی کے حق میں
کی تھی اسکے بیٹے نے اعتراض کیا تھا حکام عالمیہ کام نے یہی اور

یعقوب سنگہ
بنام
رسول سنگہ
(۱۰۵)
صفحہ ۲۶

(۱) انڈین ایڈووکیٹ (۱۲) (۱۹۲۳ء) (۱) انڈین ایڈووکیٹ (۱۲) (۱۹۲۳ء)
(۲) انڈین ایڈووکیٹ (۱۲) (۱۹۲۳ء) (۱) انڈین ایڈووکیٹ (۱۲) (۱۹۲۳ء)

یعقوب بیگ
بنام
رسول بیگ
(ادودہ)

تجسس و تیرازہ برقی متعلقہ ہی ایسے متعلقہ کی تاہم بیگ کے لیے لکھتے
 اختیار کر کے ہیں جو ایسی مدد و کھیر با کمال قول ہو گئے اس امر کے متعلق
 کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ حبیب اللہ کو علم تھا کہ ایک دفعہ قائم کیا
 گیا تھا و سادہ کے دفعہ ۵ میں بعض عمارتوں کی تعمیر کے لیے حبیب
 کی رقم ملنے لگی ہے اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ تعمیل دفعہ کے بعد تیرا
 ایک لاکھ دویس ہزار کی عمارتیں تعمیر کی گئی تھیں (ملاحظہ ہو سر
 کی رپورٹ و سادہ ۱۱) مدعی علیہ کے گواہ ناصر حسن دگڑہ مدعی علیہ
 نمبر ۲۲) دنیا ز احمد دگڑہ مدعی علیہ نمبر ۱) نے بیان کیا ہے کہ حبیب
 نے ان سے وقفہ کو کر کیا تھا۔ متولی گواہوں کے اعتبار سے مدعیان
 نے اس بار اعتراض کیا تھا کہ وہ بیعت کے وقت تھے وہ
 حبیب اللہ کے ہی دوست تھے اور اسے ان خاص تھے جن سے یہ علیہ تھا کہ
 حبیب اللہ وقفہ کا خاکہ لکھا۔ ان تائیدوں کے مقابلے میں کا ذکر
 نیاز احمد نے اپنے بیان میں کیا تھا یہ بحث کی گئی ہے کہ جو کہ اس
 نے بیان کیا تھا اس کا کچھ ہونا ممکن نہ تھا ہمارے یہ رائے ہے کہ بیعت
 کا سبب یہ تھا کہ حافظ تازہ زبیر تھا اس لئے کہ گواہان واقعات کے
 متعلق اظہار و سادہ تھا جو اس کے بیان کی تائید کے ساتھ سال
 سے زیادہ عرصہ قبل واقع ہوئے تھے علامت سخت نے ملاحظہ میں گوئی
 گواہ خیالی کیا ہے (صفحہ ۲۸ فقرہ ۲) ہمارے یہ رائے ہے کہ ان گواہوں
 کے بیانات صحیح ہیں حبیب کا دہر بیان کیا گیا ہے مدعی سیف بیگ کو
 ترابط و تازہ زبیر کے بموجب مہما باز ملتے تھے اور سیف بیگ نے
 نسخہ ملے پر سادہ (و سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷) علی الترتیب
 ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء کی دستاویزوں پر حوالہ کی ہیں سیف بیگ ان
 رسالہ کی صلیت پر بعد ازاں اس کے لئے حاضر ہیں ہوا۔ وقفہ ان کے
 اس کے جس مولود شریف بیگ با کرتا تھا لیکن اس کی تعمیل کے بعد برقی
 دفعہ کریم جس کی زندگی ہی میں حبیب اللہ کے نام سے جاری کئے گئے

صفحہ ۵۲

دو سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۱۰ و الف ۸۷ ۵-۱۹
 نے یہ کہ یہ حبیب بیگ اور ان کے مدعیان کے ساتھ تھا
 دو سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۱۰ و الف ۸۷ ۵-۱۹
 انہما کہ اور وار جلائے تھے وہ حبیب اللہ کے گواہوں کے
 نے سکین ہم پر قرار دیتے ہیں کہ وہ سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۵-۱۹
 جس کی تعمیل خاندانی حالات کے لحاظ سے مدعیان کے ساتھ تھا
 ممکن تھی۔ اس کے کوئی اور دہر ہی حوالہ کی درستی اور صحیح لکھی یہ متعلق
 نہیں ہو سکتی کہ دفتر دینہ انہ لکان ای تاجا نہ او وقفہ کر دیا گیا
 اس کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس کے حالات مذکور تھے۔ اس کے ارکان
 کام شملہ مولود کیا ہو ہیں اور اسے تمام دینہ سے اس لئے ایک
 قریبان کے لئے ایک قطعہ زمینی وقفہ کر دیا گیا اور اسے مدعیان
 کا وقفہ ۱۱) یہ بحث بھی لگتی تھی کہ اس معاملہ سے حبیب اللہ کی اولاد
 کے تمام قدر و کثرت اخروم ہو گیا تھا اور یہ حالتیں اس میں ہمارے
 تعمیل کوئی معقول شخص کرنا کہ اس نے ہمارے کو وقفہ کر دیا تھا مگر
 حبیب اللہ اس کا نظم دیا اور حبیب اللہ کو اس کے تفصیل ذکر کیا گیا ہے اس
 اپنے فعل سے اپنے آپ کو منکر نہیں بنایا تھا تعمیل و سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۵-۱۹
 اس کی تقریباً ۶ سال کی تھی اور اس پر ہند کا لحاظ کر کے ہوئے
 اس کو سادہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۵-۱۹ کی حبیب کی اولاد
 نہ تو اس کی قدرتی جزا جس سے ہوتی ہے کہ وہ ایسی جائیداد کا خیر لیا کرے
 اور جب اس کو منظم کی تلاش ہوگی تو حبیب اللہ کی قدرتی طور پر
 اپنے آپ کو پنی زندگی میں اور اپنے بعد اپنے عزیز بھائی کو جس کی اولاد
 کو منظم کر دیا۔ رسول بیگ اور سیف بیگ اس کی ناراضی اس کے لئے کیا
 باعث ہوئی کہ وہ ان کے پاس متروک نہ جانے دے۔ بہت کم ہیں کہ
 مولوی جیہ تھاپس علیہم السلام کا مندرجہ دفعہ ۱۲ الف ۸۶ و الف ۸۷ ۵-۱۹
 کے موجب یہ ثابت کر دیا کہ کسی داب مانا کر ہستمال نہیں

یعقوب بیگ
بنام
رسمول بیگ
(۱۰۷۰)

مال کی محنت رشتہ واری اور بی بی کی طرف سے مال کے معاملات کا
انتظام کے جائیگی باپردہ اپنا حاکم قیاس کر کے سیران کیا
مقررہ کے واقعات پر لوی کوئل کے فیصلہ میں اس کو پر بیان
کے لئے ہیں۔ خواجہ بوا ایکسا بہت ہی معصوم تھی اور تمام قریبی
کردار یا کرتبی تھی جو اس عمر میں لاحق ہوتی ہیں۔ وہ فاضل
نہ تھی اور کاروبار سمجھنے کے ناقابل نہ تھی۔ اس کو پر نشہ کیا
گیا ہے لیکن اس کو بوقت ضرورت کاروبار کے معاملات میں
جو اس کے خاوان کے ارکان کے علاوہ دوسرے اشخاص
کے ساتھ گفتگو کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ وہ عدالت
میں جاتی اور اپنے مقدمہ میں اپنے بیٹے کے خلاف تہاوت دے
سکتی تھی اور وہ جسطرح کے دفتریر جسطری دستاویز کی
عرض سے اپنی دستاویزات سے اقبال کرنے کے لئے اصلات
حاضر ہوتی تھی۔

بجلاف اسکے اسکی بیٹی اس کے ساتھ رہتی تھی اس کے
گھر کی نظم تھی اور اس کے معاملات کا عام انتظام کرتی
تھی۔ یہ نہیں ظاہر کیا گیا ہے کہ آیا ان خاص حالات کی حد
تک اس نے اعتراض کیا تھا یا مان لئے کسی شخص سے
مشورہ لیا تھا۔

مکووان معاملات پر غور کیا جائے تو وہ حکام
عالمی مقام کو ان حالات میں بہت ہی قدرتی معلوم ہوتے ہیں
جو اس وقت موجود تھے۔ مال اپنے بیٹے کی سخت حمایت تھی وہ
مع تھی اور اس کی وفات کی صورت میں اسکے بیٹے کو اس کی
جائزہ کا زیادہ حصہ پر مختار صرف ایک طاہر لقیہ جس کو
وہ اسکو ایسا عمل کرنے سے روک سکتی تھی یہ تھا کہ وہ اپنے رنگ
میں اپنے آپ کو چاہا مگر وہ سے محروم کر کے۔

درعیان کی جانب سے جب ذیل بطورہ تقدیمات کا حوالہ
دیا گیا تھا۔

واجبہاں بنام عیوض علی خاں (۸) مخمڈ ثانی خاں بنام
حسینی بی بی (۹) بستر پر بنا و بنام پر ہلال (۱۰) بالی المی
گوری بنام مارن داس کلیان داس (۱۱) کستھی داس بنام
ردپ لال (۱۲)

مجرس جس حال بنام سید ابی بی (۱۳) میں حکام
عالمی مقام نے ان امور کی ضرورت کی ہے جن کے متعلق یہ ہے کہ
مقدمہ میں داب ماجار کی تفتیح پیش ہونے پر تحقیقات
کی جانی جائیے۔ عدالت کو یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ
زیر سمٹ (الف) اس قسم کا ہے جس کی نسبت یہ امید
کی جاسکتی تھی کہ اس کو کوئی صحیح العقل شخص کر لگا رہا
ایا وہ معطل کی کوتاہ اندیشی کا فعل ہے یا نہیں (ج)
اس قسم کا ہے جس کے لئے مشورہ کی ضرورت ہو سکتی
تھی۔ اگر اس کو معطلی نے حاصل نہیں کیا تھا اور (د)
ایا یہ کریمکا منشا و معطلی کا تھا۔ اگر ان امور کا معیار
کو موجودہ مقدمہ سے متعلق کیا جائے تو ہم نے اس کے
قبل یہ ظاہر کیا ہے کہ س طرح وہ وقت جب کی تکمیل میں
لے کی تھی ایسا معاملہ ہے جس کی نسبت یہ امید کی جاسکتی
تھی کہ کوئی صحیح العقل شخص جو ایسے حالات میں تھا کر لگا
اور وہ اس کا عاقبت اندیشی کا فعل ہے وقف کرنے کے لئے
کسی مشورہ کی ضرورت نہ تھی اور یہ باور کر سکی کوئی رہ نہیں
کہ اگر جیسے لئے کوئی مشورہ حال کیا تھا تو مختلف طریقہ عمل کرتا

(۸) انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۵۷ء
صوفیہ ۶۸ انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۵۸ء ۱۹۵۹ء انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۶۰ء
بیگم جلد ۱ صوفیہ ۶۸ انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء انڈین لایو رٹ کا ایڈیٹر ۱۹۶۳ء

اسرا بیل کو جسے ادھم ۳۰ مانوں نہادیت مکتا ایہ جملہ افعال
 کے تشہیت افعال شریک جرم اس مال کیا۔ اور یہی بیل جرم
 تو اس منہ سے اس کی ایک ایک لکھائی طرح کی دعوہ تجویز کی کلید
 اور وہ منہ پر یہ دیکھ کر اس کے طرز افعال سے شہادت بر کوئی
 اعتراف نہیں ہو سکتا اگر اتوال فاعل افعال ہو کر کی رہا
 اس کی تابا افعال کی شہادت کے معانی میں ہوتی جس کو
 آئندہ اس بنیاد پر قرار دیا ہے گراہم سوال ہیٹھ کہ آیا وہ
 فاعل افعال ہی ہے۔ ہم وہ نول اس سے پوری طور پر مطمئن ہیں
 اور چونکہ فاعل افعال ہی اس سے ملکہ ذی علم جمع ہے فی الحقیقت
 اس امر پر کہ ملکہ ذی علم جمع کی جگہ ابدا ہی سے
 اسی کے بارے میں اہل علم سے وہ کس طرح فاعل افعال تھا اسٹٹ
 ذی علم ایہ اسٹٹ نے ہماری اس کے مقابلہ میں اس کی مطلق
 پوشش نہیں کی جو ہم نے فاعل کی ہے کہ ذی علم جمع کی شہاد
 ہی کی ہے۔ اس نے اس کی ہے۔ ذی علم جمع۔ لے۔ تجویز کی
 ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح کے افعال ہوں۔ اس نے اس سے
 کو کسی الملاح کے دینے سے یہ انکار کیا تا وقتیکہ اس کے لئے کہہ
 بدل جسکی وہ اس کے ساتھ حاصل۔ کہنا اسے تھا اس نے اپنی دلی
 خیالات کا اظہار رام سرور اس فرسٹیشن کنندہ پر کر دیا تھا تا
 رام سرور ب۔ اسٹٹ کی صبح کو کن کر لیکر کلکٹر کے بجگہ غرض
 معافی کی غم کر کے کی غرض سے کیا۔ یہ نہیں بیان کیا گیا ہے
 لکڑی اس شریک میں کوئی حصہ لیا ہے۔ فی الحقیقت اس نے
 کوئی حصہ لیا بھی نہیں۔ لیکن یہ ایک جملہ سا خیال ہو گا اگر
 یہ کہا جائے کہ وہ کلکٹر کے بجگہ جانے کی غرض سے ناواقف
 تھا اس تحریک میں ایک دفعہ واقع ہو گیا۔ رام سرور اور
 میں ایک چٹھی کے ساتھ سب ڈویژنل فسر کے پاس بھیجے گئے

صفحہ ۱۳۱

اسرا
 نام
 ملک
 دار

اور اس دن کن کا شیڈ اس بیان ملینہ کیا گیا۔ یہ بیل
 دوسرے روز صبح کو مکمل کیا گیا۔ یہ نتیجہ خوارناک دیا سر کیا گیا
 اگر نام حالات متعلقہ کا مواظفہ کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا جائے
 کہ جب تک کلکٹر سے ملنے کے بعد سب ڈویژنل فسر کے پاس
 زیر دست اس فرسٹیشن کنندہ بھیجا گیا تو اس کو توقع تھی اور اس کو
 اس قریح کرنے کی ترغیب دیا کہ اگر اس سے یہ بیان کیا جاوے
 ایک سہ ماہی معلوم ہو تا تھا تو اس کو معافی مل جائے۔ ذی علم
 جمع کے الفاظ سمجھ دیے ہیں۔ اسے بتا دیا کہ اسے اس میں کلکٹر
 اور سب ڈویژنل فسر کا منہ ہم سمجھا رہا گیا ہے۔ اس کا منہ کی انتہا
 یہ رائے تھی کہ کلکٹر کو واقعی معافی دی جائے جس کی
 وہ اسٹٹ کر رہا تھا۔ فی الحقیقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلکٹر نے
 بالعرض اپنے بیان کی قیمت کے معافی کی مصلحت کی تھی۔
 سب ڈویژنل فسر نے عذر کیا کہ کلکٹر نے معافی کا اہل بیل
 نوبت پر نوبت ہو گا اور بالآخر کلکٹر نے بھی اس سے اتفاق
 کیا اور کلکٹر کو سمجھا دیا گیا کہ اس کو خطہ کو جھلسا دیا گیا اور اس
 اس پر اپنا بیان دیا۔ یہ مبینہ حالت میں روز روشن ظاہر ہے
 اگر کوئی شخص اپنی حیثیت سے اظہار سے مستصافہ کرنا
 ہے اور وہ سب سے فریق کو مدعو کرتا ہے کہ وہ اس سے معاملہ
 کرے اور فریق ثانی اس حد تک آتا وہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر
 غور کرے کہ وہ مدت دیکھا نہیں اور بالآخر بلا انکار کہہ دے
 تجویز کو اس وقت تک ملتوی کر دیتا ہے کہ شہی فروخت نہ
 کا مزید مواظفہ کرے تو بائو کے دل میں سب توقع اس کا
 ہوئی چاہئے کہ جب مشتری اس چیز کو دیکھ لیا کسی دوسرے
 چاہتا ہے تو وہ اس کی قیمت دیکھا۔ میں نے یہ تجارتی زبان
 محض اسوجہ سے استعمال کی ہے کہ ابتدا سے انتہا تک نظام

نار
عام
مکانہ معلوم
الذکر

جو زر کارروائی تھے اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہیں اور اس پر مافیہ کو
یہ تجویز دوسرے مقدمات پر مبنی ہوگی۔ تاہم غلط اس کے پاس
مقدمہ کو دوسرے مقدمات کی نوعیت کا تصور کرنا چاہیے۔ اور
دوسرے مقدمات کا نتیجہ ان ہی اصول پر مبنی ہو چکا ہے جو
ہم اس وقت پر قرار دیتے ہیں اور جو نتیجہ ہم اس مقدمہ کے طے شدہ
کارروائی پر جو پر قسمی سے اختیار کیا ہے۔ کریں یہ تفسیر ہوتا
دوسرے مقدمات کے ماتھے پر ہونا چاہیے۔

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بطور اس مقدمہ کی خصوصیت
ایک گروہ کے مقدمہ کے مشابہ ہیں جس میں جو شہادت پولیس کو
دے دی ہو وہ یا مخصوص ان معانی یا ننگان کے ذریعہ سے
ملی ہے جو ہم پر دل غیل ڈالنے اور شرکت وغیرہ میں شریک
ہو اور علیٰ طور برائے میں حصہ لینا تھا اور یہ حالات ایک گروہ
اشخاص سے متعلق ہے جن کی تعداد مختلف ہے اور جنہوں کی اکثریت
ارتقاء سلسلہ جرائم کا ارادہ کیا تھا۔ کونسل منجانب ملزمین اور
اسٹیشننگ گونرنٹ ایڈوکیٹ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ
یہ حالات دوسرے مزید بات سے بھی متعلق ہیں۔ ذی علم
مجھ کو بھی جیسا کہ ان کی تجویز سے ظاہر ہوتا ہے و تمنا فوقتاً
دوسرے مقدمات کا حوالہ دینے سے احتیاط کرتے ہیں نہایت
درجہ وقت پیش آئی اور انہوں نے اکثر مقام برائے مواد کو
بہت زیادہ مقدار میں جو ان کو پولیس کی شہادت سے پالیں
کے روزناموں سے غالباً دستیاب ہوا استعمال کیا۔ جس سے
پولیس مشتتبہ ہوئی لگتی اور عام طور پر مخصوص اشخاص کے مقابلہ
میں اس کو سرانجام دیا گیا قبل اس کے کہ پولیس کو کوئی خاص
اطلاع اس کی تھی یا دیگر تفتیشوں کے ارتقاء کے ملحقہ جن کا
میں نے ذکر کر دیا ہے۔ دوسری خصوصیت جو اس قسم کے

میں جس میں اس انداز پر اور باوجود ثبوت حرم ایک مخصوص
مکانہ کی شہادت میں کی گئی ہیں جو ایک مخصوص گاہوں میں کیا
گیا ہے ایک نمونہ جیسی امر ہے کہ ایسا ہی موقع ہے باسٹیشن
میں یا ان کے مقامات کے رہنے والوں سے سخت حاصل کئے
جائیں کہ کوشش کا یہ ناقص رہے اور ان میں سے کوئی بھی
شہادت میں طلب نہیں کیا گیا ہے۔

دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ باشتنا سے ایک
مقررہ ملزم کے جس کا ذکر ہم کو بھی کرنا پڑیگا کسی کوٹ کا
سراغ نہیں لگا اور ان دنوں ام افغان کے مقابلہ میں
جن کے خلاف تجاویز ثبوت جرم کی گئی ہیں ان کے فیصلہ
میں کسی کوٹ اس کے پائے جانے کی شہادت نہیں ہے۔

اب ہم اس مقدمہ کے مخصوص اور یہی یہ حالات پر غور
کرتے ہیں بنجملہ افغان کے ایک شخص سمی کتن ہے۔ ہم اس کو
نظر انداز کرتے ہیں کہ پولیس کو اس شخص کا نام کس طرح معلوم
ہوا اور اس کو اس نے کس طرح پایا۔ اس نے فوراً ہی بیان
کر دیا کہ وہ اطلاع دینے کے لئے آواہ ہے۔ اس نے اپنی
شرکت کا اقبال ان ڈھکیٹوں میں کیا جن کی پولیس دریافت
کر رہی تھی اور اس نے پولیس سے صاف کہا کہ وہ بدل کے
مناوضہ میں ان حالات کے بیان کر دینے پر آمادہ ہے جو اس کو
معلوم ہیں۔ فی الحقیقت یہ اس نوعیت کا اقبال ہے
جو قانوناً ناجائز ہے اور اس کو شہادت میں کسی طرح قبول
نہ ہونا چاہئے تھا۔ بہر تقدیر اس کو حسب دفعہ ۱۶۴ مجموعہ
ضابطہ نوچا ہی خبیث دی گئی۔ اس نے ایک مفصل بیان
اس مقدمہ کے تحت کیا جو اقبال کی حد تک چھوٹتا ہے۔ وہ
چالان کیا گیا اور مجرم قرار دیا گیا اور ذی علم مجھ نے صرف

فہرست

حالا انہم حکم کر رہے ہیں وہ۔۔۔ کہ ہم قانون کا احادہ کریں جیسا کہ
 اُن کو دیکھ کر عبادہ و نادرانہ ہو یہی تلافی کرتے ہیں
 اس میں عبادہ کی شکایت ختم نہیں ہو جاتی جس پر عبادہ
 نے ایسا کیا کہ عبادہ کو دیکھ کر عبادہ میں تمام شہادت
 دے گا کہ یہ عبادہ کی شہادت کا اقبال نکال دیا جائے تو عبادہ
 فقیرانہ ان کے یہ شہادہ معافی یا نہ فقیرانہ کے حل ہی میں اور
 سنا ہے یہی ہے اور بعض مرنے والوں کے عبادہ میں مسماہ لکھا دی کی
 شہادہ بنا پر حشر احوال اُن کی شہادہ میں مضمر ہے یہ امر غور
 و تأمل سے کریں لوگوں کو لکھا دی کے بیان کا کادہ حیثیت ایک
 گروہ کے محرم قرار دے گا۔۔۔ جائز و ناجائز و قبیحہ اُس کے بیان کی
 مزید روشنی آزاد شہادہ سے ہو۔۔۔ لوگ کس طرح اس عورت
 کو مانا اور یہ قابل لحاظ حقیقت کا گواہی نہ ہی۔۔۔ لیکن اُس کا سوہن
 مشہور و مذکور ہے جو مہر ہے۔۔۔ اُس کے مان کے لحاظ سے اُس کے
 سوہن شہادہ کو دیکھ کر مرنے والوں کے حکاں سے نکلا اور دوسرے
 روز کوٹ کے ساتھ دالیں آنا۔۔۔ یہ حال۔۔۔ امر ہے
 اُس کا تو بہر غور ہے اُس کے مان کے ساتھ عبادہ و عبادہ کی
 عبادہ میں ہے۔۔۔ دوسرے عبادہ میں ہی ہو گا اور اُس کے
 عبادہ میں ہیں اور اُس کی حقیقت میں ہے۔۔۔ امر ہے
 حواہر سے مال غنیمت و کنتی جھوٹا۔۔۔ اُس کے عبادہ میں ہیں
 کے عبادہ میں ہیں جن کا اُس نے نام لایا ہے کہ یہ رشتہ نی یا خطہ
 ہو یا نہ ہو۔۔۔ اُس کو لوگس نے عرب یا تحریف لائی ہو یا نہیں
 لیکن اُس کی جائزہ میں سری طور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا
 ہے کہ وہ بہت کچھ کل ہے۔۔۔ اُس کے لئے لوگس کی مدد کیے گئے
 وجہ موجود ہیں اور یہ شہادہ کا لوگس کے امر تھا۔۔۔ امر ہے
 نام بنانے کے یہی اُس کے لئے وجہ موجود ہیں۔۔۔ لوگس اس

۱۔۔۔ میں بھی کہ وہ اس پر افسوس ہے۔۔۔ باوجود اُن کی کہ اس کے
 ۱۱۔۔۔ عبادہ میں الہی عبادہ ہے اور یہ۔۔۔ بھی کہ اُس کا سوہن مشہور
 اس ملک میں نہ تو عبادہ میں ہے تو بہت کم آدمی۔۔۔ عبادہ
 یا عام اُس کے عبادہ میں ہے۔۔۔ عبادہ میں ہے۔۔۔ امر ہے
 کے ایک حال کا پلوں افسوس ہے۔۔۔ افسوس کا سکار ہو گیا
 ہے۔۔۔ اور عبادہ میں ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 عبادہ میں ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 اس عبادہ کی شہادت پر کسی شخص کو جو عبادہ میں شہادہ ہے
 اس کے بیان کی حیثیت کچھ زیادہ اب بھی نہیں ہو جاتی جب
 اُس پر ایسے معافی یافتہ شخص کی شہادہ کا اضافہ کیا جائے
 جو نہایت درجہ کی عبادہ نوع انسانی خیال کیا جاسکتا ہے۔۔۔ امر ہے
 ایسا شخص جو جرم میں ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 کر رہے اور ایسے عبادہ کی کس میں کسی قسم کی عبادہ کی عبادہ
 آنا۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 جو اُس کو آدھی مل جائے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 اُس کے اس قسم کے عبادہ کے عبادہ میں عبادہ کو اسی
 قسم کے عبادہ اور عبادہ میں عبادہ کی عبادہ کے ساتھ
 قبول کرے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 کہ جس طرح جج کے اقبال پر عمل کیا ہے کوئی شخص عمل کر کے
 پس میں جانتا کہ آیا وہ عبادہ کا کہ بقیہ شہادت پر عمل کرے
 میں نے ذکر کر دیا ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے۔۔۔ امر ہے
 اور اصل منظمی اس مقدمہ میں یہ ہو گا کہ وہ اس کی عبادہ
 مگر ہم متفق ہیں کہ فی نفسہ اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا
 ہذا ہم اس مقدمہ میں قطعی احکام صادر کرتے ہیں (۱۱۔۔۔ امر ہے)
 کتن کے) حواہر مرنے والوں کے مقدمہ میں ہم کو معلوم ہوتا ہے

درجہ داران اور جج نے اس معاملہ میں ملوث کی حیثیت سے غور کیا ہے۔ میں نہیں خیال کر سکتا کہ کس طرح وہی علم جج اس نتیجہ پر پہنچے کہ کوشن کا اقبال کے صاحب دفعہ ۱۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اس ترغیب کی وجہ سے تھا کہ اگر اس کا بیان قابل اطمینان ہوا تو اس کو معافی دی جائیگی۔ لیکن میری رائے میں اس کے لئے صاف طور پر یہ نتیجہ کی جاتا ہے کہ اس بیان کی اس طرح ترغیب دی گئی تھی اور جو انھوں نے غلطی کی ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے محسوس نہیں کیا کہ البتہ بیان جو اس طرح ترغیب سے حاصل کیا گیا ہے جب دفعہ ۱۲۲ قانون شہادت فوجداری کا ردیالی میں غیر متعلق ہے۔ بشرطیکہ اس نے منجانب سے کارائشا پر ردیالی پر اپنے ذہنی علم جج نے اس سے انکار کیا ہے کہ ان کی غرض وہ تھی جو ہم نے خیال کیا کہ اب جوابی تحریر میں بیان کیا جائے اور ہم نے ان کو اجازت دی کہ اس سلسلہ میں ان کے بقول چل کر کے پیش کریں۔ جو یہ کسی شخص کے دماغ میں اس سلسلہ پر پیدا ہو گیا ہو وہ اس عجیب مرامت کے ملاحظہ سے زائل ہو جاتا ہے۔ سب دوشیزان فرسٹ اور ڈیوٹرٹ ٹیٹریٹ نے بتا دیا کہ اس بات صفا فی سس کے ہے کہ ان کو اس میں بر غور کرنے کی غرض سے کرایا جائے کہ ان معافی دی جائیگی یا نہیں لیکن انھوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ انہوں نے نہ ان معاملت با بحباب بر بحث کی ہے جو لازم سے کیا گیا تھا۔ ڈیوٹرٹ ٹیٹریٹ نے نوٹ پر بتایا کہ اس دست خط کے اور سب ڈیوٹرٹ ٹیٹریٹ کو لکھا۔ کہ بہر طور اس سے لہا بنا سکتا ہے کہ اگر اس نے بالارادہ اقبال کر لیا اور اس کی مکمل اور سچے تصور سے جانے کی صورت میں اس کی اسات عا پر کہ وہ معافی یافتہ بنایا جائے نہ سب غور کیا جائیگا۔ یوں یہاں بھی کوئی محرر کا عہدہ دار یا وہ

شخص جس کو کچھ بھی قانونی صلاحات حاصل ہیں یا اس کو دیکھا گیا علم ہو نہ کہ کر سکتا ہے کہ کسی نے ان کے کہہ کر اسے سب اس شخص کیلئے کہی جس نے بیان کیا ہم اس کو سمجھتے ہیں تاہم اس کے بیان کا فائدہ میں مرثیہ ۱۲۲ میں ان کے بیان کو لکھا ہے۔ یہ بیان موجود ہے کہ اقبال بلا حصر و اکراہ اور بہر ترغیب سے کہ ہونا چاہئے۔ سب سے پہلے اس نے اس کے لئے بیان کیا ہے کہ اس اقبال کی نسبت ترہائی و نصیب ہے۔ اس کے بیان کی کوئی اصلی وقعت ہو یا نہیں مگر قانونی طور پر یہ غیر متعلق قرار دیا ہے اور نتیجہ کو چاہئے تھا اس کو مکمل پیش کر کے اس سے انکار کرنے اور اس کو صحت دفعہ ۱۲۲ قانون شہادت غیر قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے کہ ان کو اس مقدمہ سے خارج کر دینا چاہئے۔ نیز دیگر قیامات۔ یہ سب سے مراد یہ ہے کہ اس میں اور جن میں وہ مشتمل تھا گاہک اس بات کہ ہم ان کے انہما پر ہر دور کی یہ اس کے ہاں کہ اس نے اس مقدمہ میں اس مقدمہ میں ہونی صحیح اور ڈیوٹرٹ ٹیٹریٹ نے اس کی وہ ایک اسناد لی ہیں ہے۔ جیوں نے وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار اس دفعہ کے اطلاق کی وضاحت کے متعلق کیا ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں ان خیالات کا حوالہ دیتا اور ان کا اعادہ کرنا جو میں نے ایک حال کے مقدمہ میں مکمل بنام ملک معتمد (۱) میں بیان کئے ہیں جن سے میرے فاضل شریک کو کلبستا اتفاق ہے دراصل ججوں کے لئے یہ غیر ضروری ہو گا کہ وہ اس مقدمہ کے اطلاق کا حوالہ دیا کریں۔ یہ معلوم ہونا ہے کہ گویا ہم کسی نے اصول کو قائم کرنے کی کوشش کرنے میں

[illegible]

سید حکم دیا گیا

وہ تیار ہوا۔ بعد اُس سے الہی سے دعا کی اور عینہ اور اویلا دیکھ کر
 ہو گیا۔ اسے قانع نہ رہا اُس نے باقی مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی
 اور پھر وہیں شہ کبہہ راجس میں الہی خطر اک طریقہ برزخی ہو اسکے
 بعد اُس سے دیوالی اللہ کی جس میں اُس نے کھلتا جھوٹے اور
 سے مناد و حوس کو نافذ کیا جا رہا۔ خوش فہمتی سے اُس سے دوسرے
 حیلہ کے پاس رافو کر کے دیکھو کہا ماہر افغان نہایت خطرناک
 قسم کا دھرم باز ہے اور ضرور ہے کہ اس کا جرم جو جعلی دینا و سنہ
 کے استعمال کرنے کے متعلق ہو سرسری طور پر نہ دیکھا جانا چاہیے۔
 سنہ اسے فیدہ اور مال اچھے جرمانہ بحال رکھی جاتی ہے۔

حُسنِ کمیل من مہققِ بیوں

جسٹس فیض بن مسعود بیوں
نخویشیوت حیرم و سزایاکی

عالت جوڈیشل کمشنر ۵۹۵

استغواب فوجدارى

نمبر مفدسه ۵۱ تا ۹۲ مفصله و راجع ۹۲

مجلس مشیر کنہیا لال جیو ڈیپنل کنہیو ڈیپنل

اداسنل جو ديشل کسے

ملک معظم مستغنی بنام راعشور شوری ملزم

مجموعه ضابطه فوجداری کیست در باره سال ۱۳۹۱ و قمر ۱۳۲۱

ضامنوں کا اس شخص سے بہت دور رہنا جس کے وہ ضامن

میں نے یہاں پر ایسے ضامن قبول کئے ماسکھے ہر

وہ دفعہ ۲۲ مجموعہ نو چھاپی محکمہ سکونت

حال ہے کہ وہ قیامتیں کو منظور کرنا مستطوع کو ہے اگر وہ اسی کو

قابل التیاریا یا اس کے خلاف اس عرصے میں لکھی گئی

۵۰۰ کلو گرام ہے صاف من کرنا ہے۔

صاحبزادہ کے لئے جو کہ اس کے لئے ضروری تھا

[illegible]

قیومہ شدہ پیام در ششمین عشرت - انیسویں لایو رسد الہ آباد

طوبه ۲۰۶ و طوبه ۲۰۷

مستوفی ۸۹۶۸۸ کتاب نظم نام سنگی او و کینه طبع ۶۷۵

۱۹۹۰ء کی کتاب

استفادہ ایجنٹ بنایا۔ سر محمد گورنر آف اے۔ اے۔ اے۔ ۱۲۶۷/۱۵

مجلس شورای اسلامی

ادب و فن و تہذیب و تمدن کے شعبہ کے سربراہ

اس مقدمہ میں قبول کیا گیا اور ماضی اور طور پر بھی معقول ہوں اور شرط اسے چھوڑ کر بخیر کر سکتا ہے اور نصف کر سکتا ہے۔
نہایت کم از کم اس کی ضمانت برابر کر دیا جائے اس حکم کے ساتھ شل واپس کر دیا جائے

ہائی کورٹ کلکتہ

مکراتی فوجداری

نمبر عدویہ ۶۹ بابت ۱۹۲۲ء بمقتضیٰ دفعہ ۹ راج ۱۹۲۳ء
ماہیاس، بستر جسٹس میو بلڈ و سٹر جسٹس ہروری
ریشا چندا سوک، ملزم، بنام کلکتہ مسلم طرفٹائی
مکراتی خواہ

فوجداری فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ء دفعہ ۸۱ سے مجبور
غیر اہل ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ سے تحفیر عدالت
مان ملزم کا نہ لکھا جائے ناجوازی الفاظ کو اگر کوئی شخص نہ
دفعہ ۸۱ کا مفہوم

کسی شخص کو تحفیر عدالت میں ہو ایک فوجداری جرم
میں نہ نہیں ہی جاسکتی تاؤ شک نہ صراحت حرم صوبہ
میں کیا جائے اور اس کو اس کی جواہر ہی کا موقع
دیا جائے۔

معاملہ ایڈورٹ ٹیچس میں پورہ پوری کوئٹل مانتہ شدہ
جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۔

تیس ہائی کورٹ نام ہائی کورٹ، انڈین کیس جلد ۱ صفحہ
۳۹ کی تعلیم کی گئی۔

افاظ میان ملزمین اگر کوئی ہوں مندرجہ دفعہ ۸۱
مجبور فوجداری فوجداری کا مفہوم یہ ہے کہ عدالت ملزم

مجبور ہیں کہ کسی کو کوئی سہارا نہ دے اور کہ اسے نہیں
اس کے لیے بھی نہیں دے گا کہ عدالت اس کو موقع نہ دے کہ وہ
کوئی سال نہ سکے
تقریریں حرم جسٹس دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء
کو موقع دے جو کہ کوئی دفعہ ۸۱ مجبور فوجداری
فوجداری میں بیان دے نا جائز ہے

مکراتی فوجداری بنام فوجداری حکم مقدمہ راج ۱۹۲۳ء
۱۹۲۳ء دفعہ ۱۸۹ء مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸
پیشہ موثر ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء

فیصلہ، سائل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو اپنا پیشہ عدالت
فوجداری میں اور مال و فوجداری میں تمام دیتا ہے اس کو مجبور
دو تریل مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء
تحفیر عدالت کا مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء
تحریر مجرم کو سیشن کے لیے جیل میں رکھا جائے کہ اس کو مجبور فوجداری ۱۸۹ء

یہ حکم انکار و اس میں مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء
مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸
بغیر جواب طلب نہیں کیا گیا اور اس کو کوئی بیان مجبور فوجداری ۱۸۹ء
۱۸۹ء مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸
نصفیہ کرنے میں دی علم سمن جج نے لکھا ہے کہ فوجداری ۱۸۹ء

اصول قانون کا بنیادی اصول کہ جس شخص کو مشاوری جائے
اس کے عدالت کی سماعت کی جائے۔ اگر مقتدمات میں ملوث
نہیں ہے جن میں کوئی شخص نہ ملوث کسی صحیح قانون کی رو سے
وضع نہ کیا گیا ہو اس قانونی فقرہ سے ہم کلیتہاً متصف نہیں
ہیں اس مسئلہ رجسٹریشن کمیٹی پر جو کسی کوئی سہارا نہ دے
مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸ مجبور فوجداری ۱۸۹ء دفعہ ۲۲۸

کے نام
کے نام
کے نام
کے نام

| | |
|---|---|
| <p>میں اس کی نگرانی اور حفاظت کر سکیں تو اس کی ضمانت منظور کئے جانے سے انکار کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ بمقابلہ جہاں بٹھارہ (۱) بعض ضمانتوں میں وجہ سے منظور کر لئے گئے ہیں کہ انہوں نے افرار کیا تھا کہ وہ ملزم کو اپنا کارکن بنائیں گے تاکہ ان کو کافی موقع اس کا ملے کہ وہ اس کو خطرہ میں ڈالے۔ محفوظ رکھ سکیں گے اور محض یہ امر کہ اس مقام سے جہاں ملزم رہتا تھا چھپ سکیں گے۔ فاصلہ پر رہنے سے کافی وجہ نامنتقلہ رہی نہایت خیال کی گئی ہے کسی قسم کا قاعدہ بمقدور ملک مغیر نام سنگل (۲) قرار دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے حکم دیا تھا کہ ضمانتین کو الیا ہونا چاہئے کہ وہ اس مقام سے جہاں وہ شخص رہتا ہے جس کی ضمانت چاہی جاتی رہے۔ دو سال کے اندر تک باشندہ ہوں اور اس عدالت نے قرار دیا تھا کہ حکم معقول نہیں ہے صحیح طریقہ مجسٹریٹ کیلئے یہ تھا کہ وہ اہل بیت خاص میں پر غور کرنا اس زمانہ میں جس کے لئے وہ ضمانت ہوا تھا اسی مقدمہ میں بنلا دیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ کو بر وقت ترتیب حکم ضمانت ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ غرض یہ ہے کہ ضمانت نیک چلی لیجائے نہ یہ کہ ملزم کو سزا سے فائدہ دی جائے۔ اور وہ ضمانت بھی جو مقام سکونت ملزم سے فاصلہ کے باشندہ ہو یا ان مقدمہ میں قبول کئے جاسکتے ہیں جس میں مثلاً وہ ضمانت ملزم پر اس ذمہ دار بیچے ساتھ راضی ہوں کہ وہ اس کی موضوع میں رہے گا۔ اگر فی مداخلی (۱) انہیں کیسر جلد ۵۵ صفحہ ۱۵۰</p> | <p>ضمانت دی گئی ہے۔ صہ ۱۲۲ مجبوریہ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ ضمانت میں کوئی عذر یا نامنتقلہ کرے اگر وہ ان کو اس غرض کی تکمیل کا اہل یا نا اہل خیال کرے جس کی بابت ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اہل بیت معین کرنے کے مشورہ کی اجزا ضروری ہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ ہر مقدمہ میں مجسٹریٹ کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ آیا ضمانت اس جنسیت میں ہے کہ وہ کافی گروائی اور حفاظت ملزم کی کر سکا ہے یا نہیں۔ محض ضمانت کا قیام ہونا بالعموم اس امر کے اطمینان کے لئے کچھ زیادہ کافی نہیں ہے کہ ملزم کیلئے رہے گا بمقابلہ اس واقعہ کے کہ وہ ایک مقام بعید پر رہتا ہے کافی وجہ نامنتقلہ رہی نہایت کی ہو اور جو اس وقت ضمانت خاص یا اس کی سکونت بعیدہ کے ایسے حالات موجود ہوں کہ وہ کافی حفاظت اور نگرانی ملزم کے رویہ اور حرکات و سکنات پر رکھ سکتا ہے یا نہیں رکھ سکتا ہے جس کا مقدمہ قصور مند نام ریم بحش (۲) قرار دیا گیا ہے ضمانت لئے جانے کی غرض یہ نہیں ہے کہ سرکار کے لئے رو بہ ضبط ضمانت ناچار چال کیا جائے بلکہ یہ غرض ہے کہ ملزم اس مدت تک نیک چلی رہے گا جس کا ذکر حکم میں ہے۔ اس لحاظ سے یہ توقع کرنا اور اس کی ضرورت ہے کہ ضمانت جو پیش کئے جاتے ہیں وہ ایسے دور و دراز مقام کے باشندہ نہ ہوں یا ایسے کہ ان کیلئے یہ ناممکن ہو کہ وہ اس شخص کی کوئی حفاظت کر سکیں جس کے وہ ضمانت ہوتے ہیں۔ اگر ضمانت اس کی ذمہ داری کرنے میں کہ وہ ملزم کو انہی نظروں کے سامنے رکھنے یا ایسے ذرائع اختیار کرے کہ وہ اس کو نیک چلی رہے</p> |
|---|---|

ملک مسلم
نام
راحت واری
دا (۵)

۱۲۲

اور کسی مذہب میں کسی کو پیش کر کے اس سے ہیبت نہ دے سکا اور
نہ اس کے لئے کسی ایسی کافر کے پیروی و اطاعت پر افسوس کر سکا
یہ معلوم ہوئے ہوں بیان کرادیا کرینگے رام اوانار کی شرکت
کو کتنی ثابت نہیں کی گئی ہے لہذا اس کا بیان مبالغہ کے مقابلہ
میں شہادت کی حد تک نہیں پہنچتا۔ اس مقدمہ کی خصوصیت
یہ ہے کہ نوی علم نے اپنی تجویز میں کسی مقام پر بھی صاف
ظہور پر اس اظہار سے اجتناب کیا ہے کہ وہ رام اوانار کے بانی
بھروسہ کر کے ان ایسے مواقع ہونے میں کہ جس میں حقیقت
کنندہ کے لئے کسی شخص کی بیان سے جو معانی پافتنہ کی حیثیت سے
منتسب کیا گیا ہو اس قدر متاثر ہو جائے کہ عدالت مبالغہ کے
یہ ہیں کہ بلا کسی مزید شہادت کے قبول کر لے کہ وہ شخص در اہل
معانی یافتہ تھا یہ موقع نہیں ہے جس میں جج نے
اس کے لئے تجویز بھی نہیں کیا۔

میں ذی علم و حج کی رائے سے متفق ہوں کہ برآمدگی
مال مسروقہ کی شہادت قابل اعتماد ہے۔ لہذا بخش سنگہ
ایک نادان گواہ ہے اور اُس نے مرائع کو فیل اس کے کہ پولیس
کی تقبیل شروع ہوئی گرفتار کر لیا تھا۔ مرائع مال مسروقہ کو
اپنی ملک نہیں بتا سکتا ہے اور جس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ
مسئدینت کے یہاں موہن لال کے اظہار کو نہ قبول کرے نہ ہرستہ
اور کرتاؤ کفایتی میں مسروقہ کئے گئے ہیں۔ مقدمہ میں ایسے
حالات بھی ہیں کہ جو تابع قیاس ہوں کہ مرائع نے ذی کفایتی میں
لیا تھا تو مال مسروقہ اُس کے قبضہ سے چند گھنٹہ
بعد وارد است ہوا ہے۔ بہت سا مال جو بظاہر مسروقہ
تھا مرائع کے قبضہ میں ایک گٹھری میں یا ایسا جہاں
مستغنی کا وہ رہتا اور کرتا بھی شامل تھا اس افسوس

دور ہو کر ایک اور موضع میں گئی ڈاکٹریاں بہوٹی تھیں اور خلیہ
مراغ نے زبردستی قاتل ڈکینی میں حیدر حسین لیا۔ یا مرانج
صورت بہ کام لیا گیا کہ وہ مال چنے اور ڈکیتی میں کوئی انداز
نہ کرے۔ مراغ کا انکار قبضہ اس کی جبر مانہ علیہ کا شیوہ ہے۔
اور یہ سچ تھا قطعی خیال کیا جا سکتا ہے کہ علم یہ تھا کہ مال ڈکیتی
میں مال کیا گیا تھا۔

نتیجہ میں دین حکم منکر کو پریدہ ۱۲۰۰
نہید کرنا ہوں اور باج سال پریدہ ۱۲۰۰
کرنا ہوں۔

عبدالستار چویشی شکر علی شکر علی
درخواست مغفرت

[illegible]

دولتبر طرم سائل بنام ملک اعظم
مجموعہ خطا خطہ نمائندہ خدیوہی ایکٹ
صفحہ ۵۲۹ انتقال مقدمہ
اشخاص کی ایسی جرم کی بابت تہمت نامت کنندہ ۱۱۱۱
انتقال مقدمہ ہو سکتی ہے

یہ واقعہ کہ طبرستان جو کبھی ہندوئی کے مضافات کے رہا ہو
اسی جہاز کی بات ہے۔ دوسرے اشخاص کی تحفہ اس کے کا
ہے۔ دوسری عدالت میں انتقال ہوا کرتے
سکانی ویرا میں ہے۔

در نحو اسناد انتقال مقدمه فوجیه می از عبدالتجید است
درجه اول پرتاب شده است.

سید امام
امام
علی مرتضی
۱۵۲۵

بازار

نام

مقام

۱۰

فیصلہ اس مقدمہ میں ایک حکام اجرائی گری در ذرا
موجود۔ صدر دارلحدود داری اس بیان سے کی کہ کتاباں کتاباں
کو اس نے نہ لوں سچے تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۲۲ء کو
کتاب جس کے اجرائی میں وہ بیلا کم کیا جا رہا ہے خرید لی ہے
عدالت نامت سے قرار دیا ہے کہ صحت بعینہا پیشہ ہے
اور دیولون گری کی اس وقت باوجود منع مینہ سے کتابیں
حاضر نہ کر سکتا۔

ان حالات میں یہ بیسویں گرائی دست اندازی کی کوئی وجہ نہیں
ہو سکتی۔

پانی کورٹ کلکتہ

مرافعاتی دنواری

نمبر مقدمات ۱۰۶۶ تا ۱۰۸۱ و ۱۰۸۱ تا ۱۱۱۶

مستفصلہ سری ۱۹۲۲ء

باجلاس بیسویں جسٹس جرنیل

ہمارا جرنیل کثرتاً لکھا گیا ہے تمام سرٹیفکیٹاتھرا سے وغیرہ
مدعی مرافع مدعی علیہم مرافع علیہم
دارلحدود مرافع علیہم لکھنا ۸ بابہ ۱۵۲ و ۱۵۳
۱۵۲ قانون ابواب بحال ایکٹ ۹ بحال کنسل باغیشتہ
و قمارت ۴۴ و ۴۵ سٹیشن عدلیہ ابواب۔ آما مرافع
سہو سکتا ہو۔

اسکا لکھنا ابواب کی اس پر سٹیشن خنے خارج کی
کہ مدعی مدعی علیہم آساموں سے اسو سے ابواب کے
اس کا سٹیشن ہی ہے کہ اس سے ۵۴ و ۵۵ قانون
۱۱۱۔ سٹیشن کنسل مین گرائی رمدھون اس سے
رہا نہ تھا۔

در ذرا لکھنا ابواب ۵۴ و ۵۵ اسرار عاقل
دفعہ ۴۴ قانون ابواب بحال کنسل مین گرائی رمدھون اس سے
سہو سکتا ہو۔
دارلحدود مرافع علیہم لکھنا ۸ بابہ ۱۵۲ و ۱۵۳
۱۵۲ قانون ابواب بحال ایکٹ ۹ بحال کنسل باغیشتہ
و قمارت ۴۴ و ۴۵ سٹیشن عدلیہ ابواب۔ آما مرافع
سہو سکتا ہو۔

محتاج مرافع۔ باوجود سند رائے رائے کو نہ لکھنا رائے رائے
سہو سکتا ہو۔

محتاج مرافع علیہم مرافع علیہم ۱۰۸۳-۱۰۸۵-۱۰۸۵-۱۰۸۵
۱۰۹۰ سٹیشن عدلیہ (سرکار)

محتاج مرافع علیہم۔ مرافع علیہم ۱۰۸۵-۱۰۸۵-۱۰۸۵-۱۰۸۵
۱۱۰۲ بابو اجیت رائے۔

محتاج مرافع علیہم۔ مرافع علیہم ۱۰۸۵-۱۰۸۵-۱۰۸۵-۱۰۸۵
مرافع علیہم۔

محتاج مرافع علیہم۔ مرافع علیہم ۱۱۱۰-۱۱۱۰-۱۱۱۰-۱۱۱۰
چیز مین ہٹا جا رہی۔

فیصلہ۔ در ذرا لکھنا ابواب ۵۴ و ۵۵ اسرار عاقل
دفعہ ۴۴ قانون ابواب بحال کنسل مین گرائی رمدھون اس سے
سہو سکتا ہو۔
دارلحدود مرافع علیہم لکھنا ۸ بابہ ۱۵۲ و ۱۵۳
۱۵۲ قانون ابواب بحال ایکٹ ۹ بحال کنسل باغیشتہ
و قمارت ۴۴ و ۴۵ سٹیشن عدلیہ ابواب۔ آما مرافع
سہو سکتا ہو۔

عبد الستار جودیشی

متن سکہ وغیرہ مدعیان بنام حکما محمد بن سید و یکدیگر
 مدعی علیہما مراۃ علیہما
 محمد و فاطمہ دیوانی ایکٹ ۵ بابت ۱۹۱۷ء دفعہ ۱۱
 آرڈر ۲۳ رول ۱۱۔ اخراج دعویٰ استعفاء بحق۔
 اجازت ارجاع ثالث جو یہ بافتقار خود کیا دعویٰ ناجائز
 نقل قابل پیشرفت ہے۔ امر فیصل شدہ۔ وادری
 کما کس طرح تھمبہ کیا جانا چاہئے۔ فی ارجاع ثالث و توفیق
 کا۔ سپریم جاتا اور اس کا اثر۔

دارای گیاه که عبادت کی باشد - چنانچه موردی را
عمود و صراط و لوائی نیز از نظم و حسن چهره او را میسست
بغیاث کو کونی می خوان که او بطور مرصع است پس تنها
بهر چه ایضا اطلاق در او از بعضی در مقام اسرار
در - در حال کمال است

۲۲ شعبہ ۵۰ کی اطلاع کی گئی۔

مثنوی مرادفان میسر او بنامیر شاد

خداوند مرا فرمود علیہ خیرا میں شکر و شہادت نامہ سے مراد ہے کہ
 مناجات میں مرا فرمود علیہ خیرا بسر اسے کہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی
 بی
 ہے اس کی مالش بخیر و افر فیصل شدہ کی مبارک دعا ہے کہ گئی
 اس تقدیر میں ہر وقت یہ افر فیصلہ طلب ہے کہ انا افر فیصلہ ہے
 عاشق دعویٰ ہے یا نہیں ۔

سفرہ حبیبیہ

بیر مالنگ

[illegible]

اہم ہے۔ اگر ہم روج کے نام کر سکتے ہوں تو ہم کو
اہم نہ بنانا چاہیے اس وجہ سے کہ ہم سازش نام نہ کر سکتے
میں ان کے مطالبات ہیں وہ یہ کہ ہمارے خیال کو بنارنالتن اس طرح
نہ بنارنالتن کہ وہ ایک درجہ مدعی طلبہ سے بہتر ہیں
اب ان دو جہلوں کے کوس پر غور کرنا باقی ہے۔ بیوہ کی ذلت
نالتن کو جدید بنائے نالتن قصہ اس کی گئی ہے۔ من ان کر
نالتن رجوع کرنے کی اجازت دنا ہوں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں
ہم ان کے سے نہیں ہیں کہ ان الفاظ میں کوئی قانونی قوت
میں ہے۔ بنائے نالتن یہ حجت کی گئی ہے کہ وہ الفاظ اس سے
۲۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ حکم کی مدد تک چھوٹے ہیں۔ اس آرڈر
نالتن بطور یہ ہے کہ مدعی دعوے سے دست برداری کرے۔ یہ
نالتن پر نہیں ہو ایش اور یہ عمل ہے کہ اس کے عدالت کا اس
میں نہ کوئی دفعہ ہو۔ دی گئی اور نہ دست برداری کی گئی
نالتن کر دیا گیا۔ اب یہ سیکہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیا عدالت
میں کہ وہ ان الفاظ کی یہ تفسیر کریں کہ گو ان کو اجازت نہیں
ہوگی اور ان کے داخل کا اضافہ عرضی مدعی میں کریں یا اس
میں مدعی رول کی بنا پر بیان کی گئی ہے۔ تاہم ج
نالتن کہ وہ دو۔ یہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے اور اس
سرکاری نالتن میں رواج نہیں ہے۔ لہذا اس کے لئے
۱۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ الفاظ کی مدد سے کہ اس کے لئے
ہوگی کہ اگر وہ مجاز ہیں کہ ہر نالتن میں رجوع کریں
نالتن کہ اگر وہ اس کے لئے ہیں۔ من ان کر ایک جدید بنا
میں بن جائے۔ یہ کئی ہے۔ ناوتیکہ رول کا وجود نہ ہو
میں کوئی ایسا نسخہ نہیں ہوتا۔ وہی حکم جے لے خوا
نالتن کہ نالتن اس طرح اور قصہ دو رول اس کے لئے

۱۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ الفاظ میں کہ وہ عدالت کا اس
میں نہ کوئی دفعہ ہو۔ دی گئی اور نہ دست برداری کی گئی
نالتن کر دیا گیا۔ اب یہ سیکہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیا عدالت
میں کہ وہ ان الفاظ کی یہ تفسیر کریں کہ گو ان کو اجازت نہیں
ہوگی اور ان کے داخل کا اضافہ عرضی مدعی میں کریں یا اس
میں مدعی رول کی بنا پر بیان کی گئی ہے۔ تاہم ج
نالتن کہ وہ دو۔ یہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے اور اس
سرکاری نالتن میں رواج نہیں ہے۔ لہذا اس کے لئے
۱۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ الفاظ کی مدد سے کہ اس کے لئے
ہوگی کہ اگر وہ مجاز ہیں کہ ہر نالتن میں رجوع کریں
نالتن کہ اگر وہ اس کے لئے ہیں۔ من ان کر ایک جدید بنا
میں بن جائے۔ یہ کئی ہے۔ ناوتیکہ رول کا وجود نہ ہو
میں کوئی ایسا نسخہ نہیں ہوتا۔ وہی حکم جے لے خوا
نالتن کہ نالتن اس طرح اور قصہ دو رول اس کے لئے

۱۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ الفاظ میں کہ وہ عدالت کا اس
میں نہ کوئی دفعہ ہو۔ دی گئی اور نہ دست برداری کی گئی
نالتن کر دیا گیا۔ اب یہ سیکہ باقی رہ جاتا ہے کہ آیا عدالت
میں کہ وہ ان الفاظ کی یہ تفسیر کریں کہ گو ان کو اجازت نہیں
ہوگی اور ان کے داخل کا اضافہ عرضی مدعی میں کریں یا اس
میں مدعی رول کی بنا پر بیان کی گئی ہے۔ تاہم ج
نالتن کہ وہ دو۔ یہ اس کے لئے ہے کہ اس کے لئے ہے اور اس
سرکاری نالتن میں رواج نہیں ہے۔ لہذا اس کے لئے
۱۰ آرڈر ۲۰۳۰۔ رول ۱۰۱ الفاظ کی مدد سے کہ اس کے لئے
ہوگی کہ اگر وہ مجاز ہیں کہ ہر نالتن میں رجوع کریں
نالتن کہ اگر وہ اس کے لئے ہیں۔ من ان کر ایک جدید بنا
میں بن جائے۔ یہ کئی ہے۔ ناوتیکہ رول کا وجود نہ ہو
میں کوئی ایسا نسخہ نہیں ہوتا۔ وہی حکم جے لے خوا
نالتن کہ نالتن اس طرح اور قصہ دو رول اس کے لئے

۵۳

6
21
L
W. C. L. L.
1901

[illegible]

ان مبارک و جلیل
 اگر بعد کی معرفت ہی مدد دیتی تو اس سے کچھ
 وقت نہ جوتی لیکن فیصل شہادت دوران نالہ سے ہوا فور
 ہو کسی اس نوبت مرد بھانے کے اجازت رسم کی درخواست
 بنو کی انھوں نے بیان کیا کہ مود کی وفات کی وجہ سے اس کے
 اخوان پر امیر لکھنے کی قبضہ کی نالہ کرنا اور اس جس کے
 نام سے کرنے کے لئے ان کو ضرورت داعی ہوئی کہ وہ رواج مان
 یہ تھا انھوں نے اس کا بھی اجازت حاصل کی کہ عرضی کی رسم
 کی اجازت دی جائے۔ در علم بیارٹس ج کے رسم عرضی تو
 نہ دے سے اٹھا کیا حکم ماطور پر یہ رسم اٹھا
 نہ انھوں نے لکھا کہ وہ اس کو چاہا کہ وہ رواج کو
 مان کر لے اور ہمارے لئے متفق ہیں انہوں نے رسم عرضی
 دے دیا جس سے انکار کیا اور بان لکھا کہ یہ امر فیصلہ طلب
 رہا کہ گیارہ دین کے لئے انھوں نے فیصلہ کی اجازت دے دیا
 کہ یہ مالدی ہم کرتے ہیں کہ بنو رواج کے احسان کی اجازت نہیں دیتے
 و کا حق رہا کام رہا ہے۔ لہذا اس کے علاوہ کوئی اور بیچارہ بیچارہ
 وفات شدہ عیان کو اس قبیلہ مالش کو ہے، انہوں نے اس کو کھینچا

[illegible]

| | |
|---|---|
| <p>کیا گیا ہے کہ ملک ہے کہ ملک قابض اراضی میں ہو جس کا وہ ماتر مالک حسب شرائط مقدمہ دفعہ ۱۰ الف ہو جاتا ہے فقرہ ۱۰ اس کی رو سے ان مقدمات کا اعلان کیا گیا ہے جو ایسے شخص لیجاس سے قبضہ کیلئے رجوع کئے جائیں جو بحیثیت وارث متونی کا شتکار اراضی کے رجوع کر کے محکمہ مال کے اختیاری محکوم کئے گئے ہیں۔ اس کی ضرورت نہ ہوتی اگر ذیلکاری اور قبضہ و طبع تو میں کی رائے میں مترادف الٰہی ہوتے اور فقرہ ۱۱ (۱) ال مقدمات پر محدود نہ کیا جاتا جو ایسے اختصاص رجوع کریں جن کی واقعی کثت میں اراضی ہو۔ عدالت ہل کے ایک بیج نے مقدمہ رگھو بریال نام مندرجہ ۳۲ میں یہ قرار دیا ہے کہ محکمہ مال کو اس مقدمہ کا اختیار سماعت حاصل ہوئے کیلئے جو کوئی شخص حصول قبضہ لڑائی کا رجوع کرے ضروری ہے کہ روت میں علی وہ شخص قابض اراضی ہو۔ اس سپا دیو رائٹس رولز میں دارت متونی آسامی و خیلکاری میں قابل سماعت عدالت دیوانی قرار دیا گیا ہے ورنہ قانون ہے اب اس قسم کے مقدمہ کو قابل سماعت محکمہ مال قرار دیا ہے لیکن فقرہ ۱۱ (۱) میں لفظ ذیلکاری قائم رکھا ہے اور اس کی بجائے لفظ قبضہ نہیں قائم کیا ہے اور ڈکے فیصلہ مقدمہ جگرا بام کا لبر (۳۴) میں ان سماعت کے تردید کی کوشش نہیں کی گئی جو فیصلہ جوڈیشل کنسرنے لکھے ہیں۔ اس میں محض حقائق و اس کے ساتھ ہی وجوہ ظاہر کی گئی ہے وجوہ مندرجہ مقدمہ عدالت ہذا مطبوعہ ۱۹۲۱ء اور کینز بھی اسی قسم کے ہیں۔ جن مقدمات کا سرسری طور پر تصفیہ ہو سکتا ہو لایق سماعت محکمہ مال قرار دئے گئے ہیں اور اس مقدمات میں بسبب تحقیقات حقیقت نوعیت اور وراثت کی ضرورت ہو عدالت دیوانی کیلئے</p> | <p>جھوٹے گئے ہیں جب کوئی شخص دائی (۱) شتکارا (۲) اس میں اس نے حق کا تصفیہ آسان ہے لکیر ۱۰ الف و الف ۱۱ (۱) اس کی بنا پر دعویدار ہو تو بسبب اور محاکمہ تحقیقات کی وجہ سے مقدمہ میں اس کی ضرورت نہیں اس قسم کے اس میں سماعت میں اس میں اس کے اثرات مضمر ہیں۔ حقیقی دعوے کی وجہ سے واقعہ ظاہر ہے کہ مذکورہ حق جو بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۱۹ء حاصل ہوا اور اس وقت سے وہ قابض ہیں ہے۔ اس قسم کے مقدمہ سے احکام دفعہ ۱۰ الف و ۱۱ (۱) قانون اور متعلق نہیں ہے</p> <p>معدوم اگر وہ میں مقدمہ میں اس کے نام میں یا کہ رد ۱۱ (۱) ر ط کیا گیا ہے کہ شکی آسامی کی میں علی آسامی کی ۱۰ الف ہے اور ایسی صورت میں آسامی کو محکمہ مال میں قبضہ کی مانگ کرنی چاہئے۔ احکام مندرجہ دفعہ ۱۰ الف و ۱۱ (۱) قانون مزارعان ان الفاظ سے مختلف ہیں، دفعہ ۱۰ الف (۱) قانون لگان اور میں واقع ہوئے ہیں۔ رو سے قانون مزارعان مال کے مقدمات حصول ذیلکاری ایک محدود نہیں ہیں لیکن جب کوئی آسامی بھر اس طریقوں کے مطابق اس محکوم میں اور طور پر بغل ہو جائے تو اسکو محکمہ مال میں مانگ میں اراضی دائر کرنی چاہئے۔ عدالت یہ اختیار اس وقت سے پیدا ہوا ہے کہ دفعہ ۱۰ الف و ۱۱ (۱) قانون لگان اور میں مالکان میں داخل ہیں۔ اور دفعہ ۱۰ الف و ۱۱ (۱) قانون مزارعان میں وہ داخل نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ تحقیقات نوعیت اور وراثت مالک میں اس مقدمہ میں مذکور ہو جس میں مالک کی حقیقت کی بنا پر دعویدار ہو محکمہ مال کے اختیار سماعت کے باہر حال کی ہو محکمہ استعمال اختیار سماعت کم و بیش سرسری ہو</p> <p>میں ہر وعدہ الٰہی ہائے ماتحت کی ڈگری کو منسوخ کرتا ہے</p> |
| <p>(۲۱) الٰہ آباد محلہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء</p> | <p>(۲۱) الٰہ آباد محلہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء</p> |

دورانِ مذکور میں جلد ۲۸ سے ۳۰ تک (۱۱)

بہارِ مذکورہ ادا مال بلکہ ۲۸ سے ۳۰ تک ادا کیا

گرائی بہار میں کل حصہ ۲۸ سے ۳۰ تک بلکہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

قابلِ سماع عدالت مال سے اور عیسیٰ نے عدالت سے

میں کرکے غرض سے واپس کرنا رشتہ وراثت سے

مارہ کی نے باختیاراً مرامہ عدالت اولیٰ کے حکم کو حال رہنا

مدعی نے اب یہ گرائی کرنا دفعہ ۱۱ سے ۱۲ تک حصہ ۱۱ سے ۱۲ تک

بنابر کی ہے کہ عدالت اولیٰ نے اس قضیہ کے احوال سے

انکار کیا جو کو حاصل ہے۔

ہر دو عدالت ہائے امت نے عدالت ہائے ایک ایک لکھ کر

جو سلسلہ لارڈز میں طبع ہوئی ہے اس طرح سے عدالت میں

کیا ہے فیصلہ یہ رہا جس سنگہ بنام گھوٹا تہہ کمر (۱) کا ذکر

فیصلہ عدالت اولیٰ میں موجود ہے اس طرح سب سے پہلے

علم ہو گیا تھا۔ انہوں نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔

عدالت تحقیقات کمرہ نے لارڈ مال کے ایک فیصلہ کی اتباع

حفاظت فیصلہ کی ہے جو اس عدالت کو اعلیٰ ترین عدالت اور

کمرہ کا ہے۔

(۱) اگرچہ کو اس الفاظ میں لکھا ہے کہ

لو کہہ کو کوئی وجہ نہیں معلوم ہونے کی یہ فاصلہ جو

اور مال کی عالمہ تہہ سے اختلاف کر کے انہوں نے مال

الحفاظہ دیا کہ "اور قضیہ جسطورہ کہ وہ قانون لگانا"

میں مشتمل ہوئی ہیں قیاز قائم کیا ہے کسی مزید تہہ قانو

لگان سے ہوتی ہے جو تہہ ایکٹ مہم بابت ۱۹۱۲ء میں اس

کے کچھ ہے فقرہ (۱۰) میں اضافہ کیا گیا ہے تاکہ اس

داخل ہوں جو ان اشخاص کی کتاب سے رجوع ہوں جن کے

حق میں شہ ساقط ملکیت دفعہ ۱۱ الفاظ میں مذکور کے تحت

پیدا ہوا ہو لکھا اس مقدمات کے مضامین سے احوال

(۱۱) مذکورہ جلد ۲۸ سے ۳۰ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

مناظرہ ۳۱ سے ۳۲ تک حصہ ۳۱ سے ۳۲ تک

| | |
|--|---|
| <p>پرسچے میں عدالت اتالی سے لے لیا گیا کہ انتقال بیچ -
 تھا اور عدالت مرام اولیٰ سے اسکو بیچ کر کیا ہے۔ اس
 ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس امر کو دیکھ کر کے
 معاملات میں بھی دیکھیں کی ذمہ داری پر غور کرتے ہیں۔
 امراول عدالت پر ہے کہ آیا معاہدہ مندرجہ پٹ کی مانند
 مندرجہ اور ابتدائی آسامی ہی پر ہوگی یا وہ ایسا
 معاہدہ ہے جو اضافی کے ساتھ رہتا ہے اور اس طرح بل
 قاعدان ملہ پر دوراں مہام زمانہ پٹ میں اس کی پابندی
 ہوگی ہماری رائے میں یہ معاہدہ در معاہدہ ہے جو اضافی
 کے ساتھ رہتا ہے۔ ملحد عام اصول کے کوئی معاہدہ اسی
 کے ساتھ ساتھ اس وقت کیا جاسکتا ہے اگر وہ اس قسم کا
 ہو کہ اس سے مال راست استعمال جائے اور منقلہ ہر ایسا اثر
 پڑے جس کو یہ دہندہ ایسے مفید خیال کرتا ہو۔ پٹے کر دیا
 گیا ہے کہ ملا زمانہ دی رہد اور اسی کو منتقل نہ کر سیکر کا
 صریح معاہدہ ایسا معاہدہ ہے جو لازمی طور پر جائیداد منقلہ
 سے متعلق ہوتا ہے اور اس طرح وہ معاہدہ اس کے انتقال
 کے ساتھ ساتھ رہتا ہے واپس بنام اول (۳) ایک کپڑا
 بنام کاش (۴) اور دیلٹ مام ڈاٹ (۵) اس بقعہ
 میں کچھ شبہ نہیں ہے کہ زمیندار کی بستی نہ کہ انسانی
 شرط جو آسامی کے انتقال کر لے پر لگائی گئی ہے یہ بروی
 رہا قیام ملہ کھلے نافذ رہی۔ پٹے استمراری تھا اور اسکی</p> | <p>میں ہڈی سرط ہی تھی کہ اگر یہ طریقہ نہ اختیار کیا گیا تو انتقال
 ماحاضر ہوگا اور آسامی لگان کا دہندہ اور بیچکا احکام معاہدہ
 دفاتر ۱۲۱۰ قانون انتقال جائیداد کی رو سے نہایت اہم
 کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا اضافی معاہدہ حائر
 ہے نہ وہ ملہ مابین زمیندار اور آسامی میں مندرج ہو
 اس بارہ میں بطور مقدمہ اختیار مگو سوامی نام تیار احول
 دی ۳۱ کا حوالہ دیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ
 حوالہ دانی ہی کہوں ہو پٹہ و منقلہ مساوات الفاظ میں
 انتقال مساوات پٹہ گیر ہدہ ممنوع کر سکتا ہے اور اس شرط کی
 حوالہ دی کو پٹہ گیر ہدہ کے حق کی صحتی کا ماحق قرار دے
 سکتا ہے۔ لہذا منکو خیال کرنا چاہیے کہ معاہدہ حائر تھا اور
 مابین زمیندار و آسامی نافذ تھا
 پٹے علیہ کے ہدیہ دار سے مدعی علیہ اول کے حق میں
 رہا کیا قبل ادائی در قرضہ پٹہ گیر ہدہ نے قصور کیا جس کا
 میسج پر ۲۱ اکرم اسے تھا اسے لگان لی ڈگری حاصل کی
 اور پٹہ منقلہ ملہ مام کر دیا۔ یہ خیال ماحول لی ڈگری میں
 مدعی علیہ اول مام کر دیا کہ منقلہ پٹہ گیر ہدہ نے ۱۹۱۷ء
 مدعی علیہ اول نے جان اور خیر ہدہ کو بحق مدعی علیہ دوم پر کر دیا
 برائے ۲۳ اپریل ۱۹۱۷ء مدعی نے اعوانے ہا حصول لگایا
 لگان داحہ رجوع کیا مدعی علیہ اول نے عہد کیا کہ وہ
 لگان کا دہندہ دارا ہے کہ اس سے ہیں۔ اس سے اپنے حقوق
 پٹہ مدعی علیہ دوم کو منتقل کر دے تھے مدعی کی محنت یہ ہو
 کہ انتقال سارستی ہے عدالت ہائے ماتحت سفاد منتاخ</p> |
| <p>(۳) لائٹنر جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۸
 (۴) لائٹنر جلد ۲ صفحہ ۵۹۴
 (۵) دیکھو دیو جلد ۱۴ صفحہ ۸</p> | <p>(۱۲) ڈس کس جلد ۴ صفحہ ۴۴۹</p> |

رہا اگر کیا

نام

سہمہ ہاں

دکھ

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

ہاں

کوئی وجہ نہ تھی کہ زمیندار ادائی ربح کا معاہدہ صرف اس طرح کے انتقال کے متعلق کرنا جو اصلی آسائی لے کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاہدہ محض مدعی اور مدعی علیہ دوم کے مابین نافذ نہیں تھا بلکہ مابین مدعی اور مدعی علیہ اول کے کسی نافع تھا جب کہ اول الذکر نے یہ کہ اجرائے ڈگری لگان کے نیلام میں خسار کیا اگر معاہدہ ادائی کے مقابلہ میں ان دو حصہ وہ مدعی علیہ کے حصہ میں تھی تو وہ اسی طرح نافذ نہ ہو گا جب اس نے اسی مدعی علیہ دوم کے حق میں منقل کرے کی کوشش کی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مدعی علیہ اول اور دوسرے شرائط میں ان حالات میں ادائی لگان کا دوسرا حصہ یا نہیں بطریق مقدمہ روپ چند گہوش بنام رنڈر کشتور گہوش (۶) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا جواب اثبات میں ہونا چاہیے۔ بعد ازاں بھی یہی کہتے ہیں کہ مدعی علیہ اول مدعی علیہ دوم کے حق میں منقل کیا گیا ہے کہ اس سے دوسری سے سکوت نہیں ہو گیا جو ادائی لگان کی اس پر چھٹی ہم کو اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا معاہدہ سے کوئی جابر حق مدعی علیہ دوم کو بمقابلہ مدعی حاصل ہو جائے گا یا غرض مراہہ ہذا ہمارا یہ کوئی نہ کر دینا کافی ہے کہ مدعی علیہ اول ذمہ داری ادائی لگان سے سبکدوش نہیں ہوا۔ ہم اس لگان کی ڈگری کو جو عدالت عرافہ نے ہمارے سے بمقابلہ مدعی علیہ دوم صادر ہوئی ہے منسوخ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ مدعی علیہ دوم نے کوئی مراہہ نہیں کیا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ مراہہ منظور کیا جاتا ہے اور ڈگری منسوخ ہوا۔

سہار ڈیٹ سبج منسوخ کی جاتی ہے

۱۶۱ مڈل سیکسٹر عہدہ ۲۸۳

اب ڈگری ہر دو مدعی علیہ کے مقابلہ میں دیکھا جائے گا۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ مدعی اس ڈگری کی منقل بمقابلہ بیٹہ کے کرے گا۔ اگر نیلام بیٹہ سے ایسا زر خرچہ ڈگری شدہ ہو تو مدعی کو انڈیا ہو گا کہ ہر دو مدعی علیہ ہاں سے کسی کے مقابلہ میں احوا کرے۔ جس میں یاد پر بہ براد کا مہیا ہوا ہے ہر دو عدالت ہائے تخت میں وہ امر تین ہی کیا گیا تھا کل مقدمہ کا حصہ فریقین درمیان میں رہا۔

مراہہ منظور کیا گیا
ہائیکورٹ الہ آباد
مراہہ الی دہلی

مرمقدمہ ۱۰۰ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۹۲۳
ماحلاس۔ مرسٹش بنام مرسٹش جسٹس والٹر
دعوت میرٹھ دنگہ بنام سری نارائن دیول
ڈگری دار۔ مراہہ
مجموعہ ضابطہ دہلی ایکٹ ۵۰ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۹۲۳
۱۶۹-۸۹-۱۰۰ احوا ڈگری۔ ہائیکورٹ الہ آباد۔ عدالت دہلی
نقصیہ عدالت دہلی۔ ہائیکورٹ الہ آباد۔ درخواست منقل نیلام
بادائی رقم ڈگری شدہ

ایک نیلام اس لیے، مصدقہ ہوا جب رقم منسوخ ہوا
نیلام کے متعلق، عدالت دہلی میں عدالت دہلی میں
منقل ہیں انوی ڈا اور دہلی کو احوا بنام ڈگری دار
مصدقہ آرڈر اور ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ دہلی ۱۹۲۳
اور شری کے ساتھ انصاف کیا جائے کہ نیلام حق ہو جائے
کے بعد ہم باقی رہا کہ ادائی کیلئے نیلام کا حکم دیا جائے
ہائیکورٹ الہ آباد ۱۹۲۳

یہ امر کہ بلاشبہ ڈگری مصدقہ کی تھی، کسی یا نہیں اعلیٰ عدالت کی طرف سے
کیے ہوئے ہو، مگر یہ حالہ دیوانی میں ہے اور اس کا قصہ
قابلِ رائے ہے
بہار سنگھ، مہاراجہ، کیس نمٹا دیا گیا، ۱۹۲۳ء
مائنڈ سے جو کہ سواری انڈسٹری لارڈز، انا، جلد ۱۹۲۳ء
۲۲۱ء لال لیا گیا
کاٹنگھام، مہاراجہ، کیس نمٹا دیا گیا، ۱۹۲۳ء
اخلاص کمال

مراجعہ باراضی فیصلہ ڈگری مصدقہ سارا ڈیٹس جج رائے ریڈی
موردہ ۱۹۲۳ء مورخہ ۱۹۲۳ء متوجہ بحالی حکم مصدقہ مصدقہ ڈالماڈ
موردہ ۱۹۲۳ء مورخہ ۱۹۲۳ء

منجانب رائے۔ ڈاکٹر جے۔ این۔ مصدقہ
منجانب رائے علیہ مہاراجہ، ۱۹۲۳ء
فیصلہ۔ مدعی نے ایک ڈگری شفعہ کی تھی جس کی
کی رو سے اس کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ مبلغ ۱۰۰ روپے علیہ مشتری
کو مدت مقررہ کے اندر ادا کرے۔ مدعی کو خرچہ بھی اس کی رو سے
دلا گیا تھا۔ اس ڈگری کی ادائیگی میں مدعی نے مبلغ ۱۰۰ روپے
بتایا ۱۹۲۳ء بعد ازاں وضع شدہ حریفہ واجب الادا
داخل کیے۔ مطابق مراجعہ ڈگری میں شریعہ کی گئی جس کی
رو سے مدعی کو حکم دیا گیا کہ مبلغ ۱۰۰ روپے اور علاوہ اس
رٹم کے جو عدالت اتالی سے دلائی گئی تھی مدعی علیہ
مشتری کو ادا کرے۔ ڈگری مراجعہ کی رو سے مدعی علیہ مشتری
کو مراجعہ کا خرچہ دلا گیا تھا ڈگری مراجعہ کی مینہ مدت کے
اندر مدعی نے مبلغ ۱۰۰ روپے مشتری کو ادا کیے جانے کیلئے داخل کر دیے
اب سوال یہ ہے کہ یہ ادائیگی کافی نہیں ڈگری سبب کیجاتی ہے۔

عدالت ماتحت نے طے کیا ہے کہ مدعی مستحق تھا کہ حریفہ
ابتدائی حواس کو دلا گیا تھا اس رقم سے مہاراجہ کو لیتا جو اس کو
مدعی علیہ مشتری کو ادا کرنا چاہتی تھی اور وہ اس کا ذمہ دار
نہ تھا کہ علاوہ رقم شفعہ کے وہ خرچہ بھی ادا کرتا جو مدعی علیہ
مشتری ڈگری کے مراجعہ سے دلا گیا تھا لائن کوئل منجانب
مدعی علیہ مراجعہ آرڈر ۲۰ رول ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے استدلال
کرتے ہیں جس میں حکم ہے کہ ڈگری میں حکم دیا جائیگا کہ بادیانی
رٹس نہ خرچہ اگر مدعی کو دلا گیا ہو تاریخ صدر ڈگری تک
یا اس کے قبل مدعی علیہ قبضہ جائداد مدعی کے حوالہ کرے گا اس
مقدمہ کی ڈگری میں کوئی ہدایت ایسی نہیں ہے کہ مدعی
خرچہ مدعی علیہ مشتری کی تسمول رٹس ادا کرے مراجعہ میں جو
حکم خرچہ کا دیا گیا وہ ایک علیحدہ حکم ہے لیکن نفیاً؛ ڈگری شفعہ کا
تسمول رٹس خرچہ کی ادائیگی سے متردب ہیں ہے دفعتاً ۱۹۲۳ء
۱۰۵۱ قسط ۱ میں اودہ ایکٹ ۱۸ بابہ ۱۹۲۳ء میں کوئی
حکم نہیں ہے جس کی رو سے مدعی یہ لازم ہو کہ علاوہ رٹس
کے خرچہ مقدمہ اگر دلا گیا ہو ادا کرے۔

بہر تقدیر مدعی علیہ مشتری اس کا مستحق نہیں ہے کہ وہ
اصدار کرے کہ جو خرچہ اس کو عدالت مراجعہ سے دلا گیا ہے
وہ بھی زمین کے ساتھ مدت معینہ ڈگری کے ادا کرے جو مال
منجانب مدعی علیہ مشتری یہ حجت کی راتی ہے کہ جو مال
کی ادائیگی بتایا ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۳ء کی ادائیگی
۱۹۲۳ء ہر صورت میں ناکافی ہے جو مدعی کے مال
مدعی علیہ مشتری مال قابل ادائیگی خرچہ کا مستحق ہیں سبب
اس کو ڈگری مراجعہ کی رو سے دلا گیا تھا تو مدعی علیہ مشتری
طرح مستحق نہ تھا کہ جو خرچہ اس کو عدالت ماتحتی میں دلا گیا

اور فریقین ایسا اپنا حریہ ردائنت کریں

عدالت جوڈیشل کمشنر اوڈہ

مرافقہ عاج کیا گیا
دواؤانی رول ۱۱۱

میر تقی میر ۱۰ اپریل ۱۹۱۲ء سے ۱۲ مئی ۱۹۱۲ء

اسلامیہ مینڈک کہ بالال جوڈیشل کمشنر
سلکٹڈ۔ مدعی علیہ۔ نام مہامیر سنگہ بری راکس کی گز
مرافقہ مدعی علیہ مرافقہ علیہا
مجموعہ ضابطہ رولانی ایکٹ ۵ تا ۱۹ دفعہ ۴۴ آرڈر ۲
۱۱۴، آرڈر ۲۱ رول ۱۹ قوانین اوڈہ ایکٹ ۱۸ باب ۱۸
۱۸ دفعہ ۱۱۴ دفعات ۱۵۱۴ ڈگری شفعہ کیا شیعہ یر لازم ہے کہ
دہ رتس کے ساتھ دفعہ میں داخل کرے نہ متیری کو دلایا
گیا ہو کیا شیعہ حجاز ہے کہ رتس میں سے ہر دفعہ وضع کرے
انجام سے دفعہ ڈگری کی نہیں نہ کرنا۔ آسرا ہے ہو سکتا ہے

دواؤ ۱۱۴ ایکٹ قوانین اوڈہ کو فی حکم سال ۱۹۱۲
۱۱۴ باب ۱۸ آرڈر ۲۱ رول ۱۹ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴
میں کی وہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ

ہر دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
میں کی وہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ

سیاست مسکے تمام شامی ماہیہ بودری اڈس کیس جلد ۱
ص ۲۵۲۲ رمانہ رمانہ نام گورنر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰ اکبر مائل سام دی گورنر ہر ہر ہر
جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰

مدیر پرنسپل رام گورنر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
نام میں الٹ اکبر کیس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰

دفعات ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴
ڈگری کی نہیں کریں کرنا ہے تو اسکو چاہئے کہ دل اس
۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ

آرڈر ۲۱ رول ۱۹ مجموعہ ضابطہ رولانی اس صورت میں متیری ہے
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ

احوال کرنا اس پر ہے کہ دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
ارڈر ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴ دفعہ ۱۱۴
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ
دہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ دفعہ

حوالہ اٹا ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مقدمات ہمارے سنگہ خام دہرم سنگہ (۸) دیکھنا ہے۔ بانڈ سے نام جو کچھ نیواری (۹) ہیں، تجویز کیا گیا ہے کہ ڈگری منقسم اس بارے میں گواہی دے جو ادائیگی کیلئے مقرر کی گئی ہے بلا ادائیگی کے ناقابل عمل ہو جاتا ہے۔ بلحاظ اسے اتر کے وہ اس قسم کا تصور ہوسے پر مبنی ہو جاتا ہے یہ امر کہ آیا ادائیگی بدست سترہ کے اندر کی گئی یا نہیں ایک ایسا امر ہے جو ایسا دیا ادائیگی ڈگری سے متعلق ہے اور اس طرح وہ دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں داخل ہو جاتا ہے مقدمہ جسکا سنگہ بنام بھی ماریں (۱۰) انٹیل جو ڈسٹریکٹ جرنل کی رائے یہ تھی کہ ڈگری منقسم جو مکمل ہوتی ہے اور بالبد کا حکم کہ ڈگری کا عدم ہوگی بوجہ عدم ادائیگی بدست منقسم ڈگری ایسی ڈگری نہیں تصور کی جاسکتی ہے جسکی ناراضی سے مرافعہ ہو سکے لیکن انہوں نے اسے قبضہ کیلئے اسکا دیر محول نہیں کیا اور رد ادیر غور کرنا لیند کہا اور اس سے یہ نتیجہ کہ عدم تقبیل ہدایت مدد دہ ڈگری کیونکہ ڈگری ناقابل عمل ہو گئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ڈگری منقسم جو مکمل ہوتی ہے اور بصورت عدم تقبیل شرط مدد دہ ڈگری قطعی ڈگری کے صادر کر کے کی ضرورت ہے لیکن ایک ڈگری بلحاظ اس کے کہ اس میں کسی فعل کے لئے جانتی ابتدائی ہدایت ہوں شرط ڈگری ہو سکتی ہے اور قطعی یا آخری بلحاظ اس کے کہ وہ ایسی دست احد عمل کو کسی واقعہ کے وقوع یا عدم وقوع کی شرط پر محدود کر دے۔ ایسی ڈگری میں ابتدائی ہدایت اس سے سمجھ سے ملی ہوئی ہو سکتی ہے جو آخر میں دیکھتی اگر اس ہدایت کی تقبیل نہ کی جائے۔ یہ سوال کہ کسی خاص مقدمہ میں کسی ہدایت کی تقبیل کی گئی یا نہیں ایک ایسا سوال ہے جو

بلحاظ ادائیگی کی گئی ہے یا نہیں اور اس سے وہ نام مجموعہ ضابطہ دیوانی اس کا حصہ کیا جائے گا ہے اس قسم کا منقسم اس کا منقسم ہے کہ ڈگری کا اہل یا ادائیگی ہو گئی ہو یا نہیں اور اسے رد ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی جس کی رو سے اسے اس کے احکام ڈگری (۱۱) قرار دے گئی ہیں اس کی ناراضی سے مرافعہ ہو سکتا ہے۔ لائق کرنل منقسم مدعی مرافعہ علیہ منقسم بھی تقبیل کا دہرم نام از سنگہ (۱۲) اسکا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ منقسم ہدایت سنگہ نام دہرم سنگہ (۱۳) تجویز کی گئی ہے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ آیا ڈگری میں یہ شرط تھی کہ عدم ادائیگی پر مقدمہ جاری کر دیا جائے گا یا حوالہ بلحاظ ڈگری کے حسب دفعہ ۲۴ قوانین اور رد ۱۸ بانڈ منقسم دفعہ ۱۸ حوالہ گا اگر فیس بھی کیا جائے تو اس سے میں حوالہ اختیار کی گئی بھی بلحاظ احکام دفعہ ۲۴ کے حوالہ دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ لاکر ڈیا جائے باقی ہیں بدست مرافعہ منظور ہونا چاہئے اور احکام مصدر عدالت اسے تحت مسوغ کئے جاتے ہیں مدعی علیہ مراتب ان حالات میں مدعی مرافعہ علیہ سے جملہ عدالتوں کا حرج پائیگا۔

مرافعہ منظور کیا گیا

| | |
|--|---|
| <p>سراش بہاری کہوش نے سجات مانع ذیل سارڈسٹ
 جج کی تجویز و اتفاق کو تسلیم کیا تھا اور سخت کی گئی کہ تعلیم
 بج امر قانونی کے غلط میخ پر کیستے ہیں۔ ہم نے سر اسٹریٹ
 کہوش کی جست تسلیم اور مرافعہ ڈگری کیا مراد کہ بغرض سماعت
 ہمارے اور روش کے ہونے پر بعض متفق ہیں کہ لکھا
 تجویز و اتفاق محورہ ذیل سارڈسٹ جج ان کی تجویز بحال
 ہیں وہ سبکی لائن کو نسل کشی کا مدعی مرافعہ علیہ ہم ہے
 اس عاک ہے کہ ذیل سارڈسٹ جج کی تجویز کے مندرجہ
 وجہ سے جس پر تجویز ہے ہم اطلاع کریں مدعی علیہا
 مرافعہ اپنے دادا کی وراثت میں جس نے بیٹا ماندا دہاں
 کے واسطے بیامی بتویہ ما سائل لکھا بیٹا سٹریٹ میں نمر
 ہو گیا۔ مدعی کا بیان کہ وہ قہر یہ ہے کہ انہوں ہری ملا دہا
 اور ساقی جہت ہمارا بیٹا نہیں زبانی شہادت لکھا ہوا
 تھا۔ شہادت سے لکھا ہوا ہے کہ متوفی جہت ہمارا گریسا
 قبل تاریخ چھ فوت ہو چکا تھا مدعی کے لکھ گواہوں نے
 کوشش کی ہے کہ وہ اس زمانی انتظام کو ہمارا کے وفات
 سے قبل کی تاریخ کا بتلا دیں۔ یہ صورت مقدمہ میں ذیل
 جج کے روبرو بغرض اظہار اسے کیا ہوا اور جب وہ ماندا
 چھٹا ہونے کی وجہ سے ناکام رہا تو ذیل جج نے صحیح طور
 پر اس امر پر غور کرنے سے انکار کیا کہ یہ شخص ہری ملا دوس
 دوسرا قرارداد کھانے سے قرارداد کے کیا تھا کہ وہ بہ حیثیت
 احارت یا فتنہ قابض ہوا۔ اس امر میں بھی میری رائے
 میں سارڈسٹ جج کی رائے بالکل درست تھی شہادت
 دستاویزی جو ہمارے روبرو پڑی گئی ہے اس سے کہہ
 نہ نہیں رہتا ہے کہ ہری بلو کا قتل اس جاندہ سے محض</p> | <p>ہا مکتور، گئی کے مقدمہ، جج کی سامہ داخل کھان (۱۲)
 فائز کی بھی یہ ہے کہ سارڈسٹ جج کی بھی رائے
 ہے کہ اسے نہ کیا خارج الملہ دہا سارڈسٹ جج نے خیال کیا
 اس رقم کے مقدمہ میں ہے کہ اسے نہ خارج الملہ
 ہو جو بھی حق مدعی کے ساتھ باقی رہا ہے دراصل یہ صحیح
 ہیں ہے روت اور انوں سے عینا میں بصراحت
 یہ حکم ہے کہ لکھا قضا ہے۔ یہ سارڈسٹ جج سے سماعت
 نہ درجہ حارہ کار زائل ہو گیا، لکھا وہ حق بھی رائل
 اہ مکتور ہے۔ اس سے رستہ میں قانون
 اسے دہا دہا کے قانونی ناکامی۔ اس کو زائل
 لکھے اس جاندہ کی حیثیت قانونی مدعی علیہ کیلئے قائم
 ہو گیا۔ اس صورت میں تجویز زمر مرافعہ کی تائید نہیں
 ہو سکتی۔ مرافعہ ہدا منظور ہونا چاہیے اور دعوے مدعی سے
 درجہ ہروعدا۔ عدالت ہدا و عدالت ماتحت خارج ہونا چاہیے
 جس سماعت مطابق شرح عدالت ملحاظ مالیت دہا ہو
 چھ دوسری عدالت کی کوئی حاصر نہیں ہے خارج ہو
 جسٹس ریشیہ سن میں متفق ہوں۔</p> <p>فیصلہ کی درخواست تجویز زبانی پیش کی گئی اور جس میں
 تجویز ہدا کی گئی اور مرافعہ ہوا جب فریقین سماعت کیا گیا
 جسٹس ریشیہ سن میں امر کے متعلق ہم سے سابقہ موقف پر
 تجویز کی گئی وہ امر قانونی تھا جو واقعات کی مادہ پر
 ذیل سارڈسٹ جج نے ثابت قرار دیا تھا اس موقف پر</p> <p>(۱) انڈین لارڈز، جی، عدد ۲۴ صفحہ ۵۰۔</p> |
|--|---|

پریوی کی کونسل

مرافقہ ناراضی مصلحت ڈگری مصدروہ ہنگوڑ ہنگوڑ
مصلحت ۱۳۱۹

باہلاس و لاڈلتا سرچاں ایچ مارٹہ مرزا سرچاں ہارلس
جنگلس مارٹہ

مہست بھگوان لالچ مدعی بنام رام کرسنا دوس واکس دگر
مرٹہ

قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ بابت سن ۱۹۰۸ نمبر ۲۸
مد ۱۳۹۔ مدلی بیٹہ اراضی۔ لون اقتضائے مدت زراہ اربارہ

سال تک لگان کا نہ اور کیا جاوے۔ اتس بار یا متتہ مصد۔
مدعی کا حق۔ آیا زائل ہو گیا ہے

ایک حائدہ کے مصد کی ماتحتی علم اکوڑ مدعی علیہ کے دوس میں
حائدہ امداد کا پٹھان کھاس کو نایع اراضی ماس مدلی بیٹہ
اور بارہ سال گزر چکے ہیں اور کھر کوئی حد یہ معاہدہ نہیں کرتے
ہیں۔ ۱۰۔

قرار نامہ ۱۱۱ (دوسرے دوسے ۱۳۹۰ قانون میعاد ماس
حارج المعاہدہ)

(۲۱) ماس کار۔ تھا کہ دھوڑ جو مدعیان کا محل ہے
دلیل ہو کر دالیا محرق مدعی علیہ جاوے ہیں مدعی کے
جو مدلی بیٹہ مدعی ہی ہیں کیا حاسکا

مدلی بیٹہ کو ماس نام کار راہبر دالیا لکھ حارج مل
صفحہ ۱۱۵ جمدی تمام راجو کھال اندس واپورٹ کئی حلد ۱۲
صفحہ ۵

مرافقہ ناراضی مصلحت ڈگری مصدروہ ہنگوڑ ہنگوڑ
مجلس ریجنل ڈس مونسہ ۲۸ مئی سن ۱۹۰۸ و ۱۰ جولائی سن ۱۹۱۵

ہائیکورٹ کلکتہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

نوارتہ ہنگوڑ ہنگوڑ

مجلس ریجنل ڈس مونسہ ۲۸ مئی سن ۱۹۰۸ و ۱۰ جولائی سن ۱۹۱۵
مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

ناراضی سے لیا گیا ہے مدعی علیہ نے یہ مرافقہ کیا ہے مدعی
نے اس پر حصول حصہ اراضی بمقابلہ مدعی علیہ ہنگوڑ کی

مصلحت اراضی کے ایک امرتتہ طلب یہ تھا کہ آما دہ
مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

اہوں نے نیپال کیا کہ یہ ابتدا میں حقیقت مدعی کی تھی تو اس کی
مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

اس عدالت میں مرافقہ کیا ان واقعات سے جس کو
مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

کہ مصد، راجو راجو المیعا دوسرے ذالعلیہ کی مدلی بیٹہ کے
مورثہ مدعی علیہ ہنگوڑ کے پاس ایک کٹہ تھ اسلی بدست قبل

اور بارہ سال حتم ہو گئی بہر طراری علم جتے مدلی بیٹہ کے
کہ کوئی مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

کوئی متہادات سے ہیں۔ یہ قیاس کیا جاسکے کہ جدید
بیٹہ قائم ہوا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس مقدمہ

مد ۱۳۹ میں اول قانون میعاد سماعت مدلی بیٹہ کے
عدالت ہنگوڑ کے مصلحت جاتا ہے ہیں کہ مد ۱۳۹ متعلق ہے

یہ مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے
مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے

ایک مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے مدلی بیٹہ کے
ایا دالیا اس میں قرار دیا گیا ہے۔ اسی قسم کی رائے

ص ۲۱ بھگت پیر ساد سنگ نام گرا کوڑا ٹڈس لارورٹ
گلگتہ جلد ۱۷ ص ۱۷ لارورٹ جو پیر تارا نام گرا سہ پو ماڈین
لارورٹ گلگتہ جلد ۲۷ ص ۲۲۴ سید لال نام بھاسا
کیس جلد ۹ ص ۵۵۵ تھو سکر نام بھاسا جلد کوڑا ٹڈس کبیر
جل ۲ ص ۵۰۴ سادہ نام جلد نام بھاسا سکا اڈین کبیر
جل ۱ ص ۲۰۷ کا حال دیالیا

ایک ہن دے ایک صیب نامہ کی تکمیل کی جس کی رو سے
دوسرے مالوہیت کے ایک اپنی روہ کو اور درمراپے ٹیپے کو
یہ دونوں میں حیاتی اور ملا اختیار انتقال کے اور ملا کسی
ہدایت اوریت جنت کے سمجھتے ٹیپے نے قاصص ہوسے کے
لد لقص رہن نامہ مات تکمیل کرے اور جس نے بالائے ذکر
بیلام حاند اور حال کی مدعی پیر نامہ نے اس کے تھرا
کیلئے نامہ کی حاند اور حال کی ڈگری رہن قابل بیلام
ہیں ہے۔

قراردیا گیا (۱) کہ اردو سے وصیت نامہ موصی کی سیوہ کے
انتقال پر مباح میں حیاتی کا وارث ہو اور یہ حق میں
حیاتی قاصص سے مکر حاکمہ حیثیت وارث قانونی میں تھا
ہو اور نتیجہ یہ ہو کہ وہ جائداد وارث کا کامل مالک ہو گیا
(۲) مدعی اسکو مات ہیں کر سکا کہ در رہن ہلا لہ خلافت
بانا حاند اور حال کیلئے حاصل کیا گیا تھا اسے مات قابل حوالہ
تھکنے کی مات کسی خلیفہ خاندان سر کر کے مقابہ میں روج
کھائے تو یاس یہ ہو گا کہ امیر مات قائم مقامی کی حسب
سے کیلئے ہے۔

ٹھکڑی ریس، نام کا لورام اڈین کبیر جل ۲ ص ۲۱ لالہ
مرجو پیر تارا نام گرا سید لال لارورٹ گلگتہ جلد ۲ ص ۲۲۴

مرصہ ۲۷ کا حوالہ دیا گیا

مرافقہ بنا راضی ڈگری مصدورہ سکا ڈیٹے جج موہن لال گنج
کبیر موہنہ ۲۲ آرگٹ سٹ ۱۹۲۱ء

مناسب مراجعہ مسز ایس۔ بی بین دھریال۔
مہانب مرافقہ علیہا فیرا ۱۔ مسز وزیر حسن دھریال

وہ چھو مال۔
فیصلہ۔ مدعی روپ کستور نا بالنے نے جولاہیت اور حوزہ
ناشی استغفار حق لعدالت سارا ڈیٹے جج کبیر موہن لال گنج
۱۹۱۱ء رجوع کی مدعی علیہ اول اس کا باپ کبیر لال گنج
اور لقبہ مدعی علیہم نقل ایہم ہیں حین روضہ سکا لال گنج
تھکنے کی اور انہوں نے سکا لال گنج اور حوزہ جولاہی ۱۰
ستمبر ۱۹۱۱ء ع ڈگری بیلام حال کی۔ ڈگری بیلام کبیر لال گنج
بتاؤں اور حوزہ لال گنج ۱۱ء حوزہ ہوا کی کھنیا لال گنج مثلاً اور
کٹن ۱۱ء کا تھا جس کی زوجہ سکا لال گنج ۱۱ء بتاؤں اور
۱۱۸۸ء دارورہ کٹن جلد ۱ ص ۱۷۷ موصی ل کبیر لال گنج
وصیہ سکا لال گنج ۱۱ء قرار دیکھی وصیت نامہ میں دوسرے مالوہیت
تھے ایک سکا لال گنج ۱۱ء کے حق میں تھا کہ وہ موصی کی نامہ
جائداد پر اپنی زندگی بھر قاصص رہے لیکن اس کو اختیار تھا
نہ ہو گا اور وہ سکا لال گنج کے حق میں سکا لال گنج ۱۱ء
کی حسب حین حیاتی ختم ہونے پر تھا بروقت وصیت کبیر لال گنج
کی مقرر تھا آٹھ سال کی نئی اور اس کے حق میں بہ بالوصیہ
حین حیاتی بلا اختیار انتقال تھا۔ موصی ۱۱۸۸ء میں اور
سکا لال گنج ۱۱ء میں فوت ہوئی رہن حین پر مدعی
اعتراض کرتا ہے کہ کبیر لال گنج نے سکا لال گنج کے انتقال کے
بعد تکمیل کیا تھا۔ بیانات مندرجہ عرضی دعوے حین پر مدعی

دوسرے مال

نام

کبیر لال گنج

(۱) (۲)

۱۹۲۲ء

ہرے پتھر کا
عام
رام کرنا
دیکھو
۵۶۳

جسٹس قراہت اور یارلی مدعی علیہم موجودہ کے تھا میری
لے میں اس سلیپر و سٹو بری تھا دہشتہ کی سب سے - قصہ
کو زبانی پتہ ہری نہ کو دیا گیا تھا باوہ حائد اور یہ بٹہ
امانست یا نہ کے اپنے قصہ کی حقیقت کی بنا پر فابص ہوا
جسٹس کو اطمینان ہے کہ اگلے غیر متعین ہے برائے تہا
میری صادق رائے ہے کہ ذیل سارڈینٹ جیج فیجہ بریسے
اس حالت میں ذیل سارڈینٹ جیج کی رائے پاگل
صحیح ہے کہ مقدمہ خارج المیہا دیے - ہم نے اپنی سابقہ تجویز
میں ظاہر کر دیا ہے کہ ذیل سارڈینٹ جیج مجاز نہ تھے کہ بلحاظ
اپنی تجویز گئی کو وہ داد دی عطا کرتے جو انہوں نے عطا
کی ہے اب دوسری نوبت یہ کہہ کو اس تجویز سے اختلاف
ہے جو ذیل سارڈینٹ جیج عدالت ماتحت صدارتی ہے فرقہ
ڈگری ہونا چاہئے اور دوسری مدعی صہ ضہ ہر دو عدالت خارج -
جسٹس پچرڈس میں متفق ہوں -

منجانب مافخ مسز زیل - ڈی گریو قصہ کے سی و ڈوبے -
منجانب مرافہ علیہم مسٹر ولیم گارنہ -
لارڈ شتا - حکام عالیہ مقام کی رائے میں ہائیکورٹ کی
تجویز میں دست انداری کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کی گئی ہے
امرو اتھاقی صفحہ تجاویز عدالت ہائے ماتحت سے طعی ہو چکا ہے
حکام عالیہ مقام ہا پتہ بجز کے ساتھ ملک معظم کے حضور
میں مشورہ عرض کرتے ہیں کہ مراحہ مہ ضوہ خارج کرنا چاہیے -
مراحہ خارج کیا گیا -

عدالت جوڈیشل کمنشنر اورہ

مراتبہ اول روالی

معرصہ ۷۷ - ۱۹۲۱ء - ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء

ماخلا س - سزہ دلال اوشل جوڈیشل کمنشنر و مسٹر
ہیں سائیل جوڈیشل کمنشنر

روپ کشور - مدعی مراحہ بنام کنبیا لال وجیہ مدعی علیہم علیہم
تیسرے صبت ماسہ - مخص حق میں حاتی کاہن اور کیا جانا -
کبا بقیہ حصہ ملنوی رہ سکتا ہے اوریت حصہ بقیہ کسٹرن
عمل میں لانی جا سکتی ہے - دہرم شاستر - جس صاحب باپ
بیٹے کی ذمہ داری آیا قرصہ خلاف اخلاق تھا - بار مہومت
ناش بلقا بلہ قلم خاندان مشترکہ - تیا س -

حب زمانہ دلکیت نامہ کوئی میں جانی پیدا کیا گیا ہو
قرصہ حصہ لورٹ مخص التوا میں ہیں مہ لکھ لکھ دوات
مدعی شخصی کو حاصل ہوگا -

حندہ روپ گیکو رام کمر دروہن شگر دیکل اور ڈرملہ مہ
۱۷ کی دوات کیٹی

گھگھ ہا داس مام مرگل داس انڈین لارڈس مہی عدا
صفحہ ۱۲۰ مارک لٹرنٹ مام کوئی کہ لٹرنٹ رائے انڈین لارڈس
کلکتہ جلد ۹ ص ۱۰۷۱ میں دیکھئے گئے -

ہندو شلاس ڈگری کی ذمہ داری سے ملو تا ہیں نہ سکتا جو
میں سے اس کے باپ اور کرتائے خاندان مشترکہ کے مقامہ
میں حاصل کی ہو جبکہ یہ ثابت نہ کہے کہ رفید ملان حلاق
یا حائر انراہ کیلئے با درسی تھا خواہ ڈگری کی تقبل ہو گئی
ہو یا نہیں

اولی ماوراس مام مدل موہن انڈس لارڈس کلکتہ جلد ۱۲

[illegible]

الذي يربط بيننا وبين الله تعالى
هو الذي يربط بيننا وبين الناس
وهو الذي يربط بيننا وبين الملائكة

که که در این کتب که در قزوین و سایر جاهاست و اینها را در حال حاضر
در این کتب که در قزوین و سایر جاهاست و اینها را در حال حاضر

[illegible]

الحاج مولانا، سالک کمال، اسی میں عبارت ہوا ہے

و غیره : به سبب آنکه لایزال گواهی می دهد انتقال

نہیں کہ انہوں نے "میں" کے لیے "میں" کے لیے

س کی رو سے کنہیا لال کو 'فلسفہ حق حاصل' قرار دیا گیا ہے۔

مرکے سلطان کہ یہ عیسیٰ کی کہنہ کیا پستی علیہ السلام نے اظہار شد

این میت سوختی می ریارد، نه بهی که جان او اوراس، کجا

سید عالم رحمہ اللہ کا عہد اراکیوں کے ہاں نہیں بھروسہ تھا

اور ان کے لیے نفع کر رہا ہے اور اسے نامہ جاننا اور

قائم رہنے کی نیت کہیں، وہرے فقرات کو ششما صاف

کی اور اسے کل میں جاگدا اور مسماۃ شیوردی اور گھسٹ لال

مختار سے باہر کھینچی گئی۔ اس وقت کنہیا لال کے کوئی اولاد

اور گو یہ ممکن تھا کہ اس نے خیال کیا ہو کہ نفس جانبدار

محض کونل جائیگی جو لہنیا لال کے یہاں پیدا ہو پھر انتقال

بیسر

سام

لہو لال

۱۰۰

اے، خوشے کو بھی کرتا ہے یہ جس کہ جائیداد زراعی دہی اور
کھنیا لال کی صورت کی خاندانی تھی کہ لال جہاڑی زراعت کاری
اور تھرا جہاڑی کا عادی تھا اور قرضہ جات اپنے اخراجات
کیلئے نہایت بھاری قرضہ سے حاصل کرتا تھا اور اس
کے ہر روز جس نامہ جات بلا کسی جائیداد کے خلاف اخلاق
اور اخلاص کیلئے کھیل کر دیتے۔ مرنے سے وصیت نامہ کھنیا لال کو
اختیار تھا نہ تھا اور اگر اس کو ایسا اختیار تھا بھی تو
جائیداد خاندان نہ ترکہ کا انتقال سبب قلم خلاف خلاف
اعراض کیلئے کام اور ناقابل اچھل ہے۔ اس کا یہ کہ
استقرار کیا جائے کہ جائیداد زراعی اس دگری کی قبیل میں ملے
جس میں ہو سکتی جو خزانہ سے معاف لال حاصل کی ہے
ان روز و سہ (۱) دہی کے حق میں دیندہ کے وصیت نامہ
پر مبنی ہیں اور (۲) اس کے حقوق پر مثبت ممبر بند
خاندان میں نہ کہ مدعی اور کھنیا لال پر منتقل تھے۔

کھنیا لال حاضر ہیں اور مرہون ڈگریار کا جواب یہ
ہے کہ مرنے سے وصیت نامہ کھنیا لال مستقل (قلمی) مالک جائیداد
زراعی اس وجہ سے تھا کہ انتقال کی ممانعت مندرجہ وصیت نامہ
کا عدم ہے۔ مدعی کے کسی حق سے جو اس کو بحیثیت عمر بند
خاندان منتقل تھا، ہوا نکار کیا گیا نیز اس سے کہ قرضہ خلاف
اخلاق اعدا میں کئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس پر کمی زور دیا
دیا گیا ہے کہ مدعی جس اول کے بعد پیدا ہوا ہے۔
سب ذیل یا سب امور تھیں عدالت تحقیقات کنندہ نے
قائم کیے۔

ا کہ مدعی پیدا ہوا تھا جس دستاویز میں وہ اولیٰ
سلسلہ تکمیل کی گئی تھی صورت، مگر کیا وہ اس پر اعتراض

کر سکتا ہے؟
۱۔ کس حد تک وصیت نامہ دہی اور کھنیا لال
ہا کے مالک اور مالک ہے؟
۲۔ کیا دہی علیہ مگر کہ مرنے سے وصیت نامہ دہی اور
تھا، نہ تھا؟ اس کا حق تھا؟
۳۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۴۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۵۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۶۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۷۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۸۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۹۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟
۱۰۔ کیا دہی اور کھنیا لال کے مالک ہے؟

اس سے اس انوار کو خلاصہ کیا اور عدالت ہذا کے
ایک سب سے عدالت عالیہ ابتدائی کو بتا رہے، اور جو دہی
مسرح کیا تھا، مرنے سے تحقیقات حسب آرڈر ام رول ۱۲
مجموعہ ضابطہ دیوانی وائیں کیا عدالت ہذا نے عدالت عالیہ
کی اس تجویز کو بحال رکھے سے انکار کیا کہ کھنیا لال اپنی کست
جائیداد کے طور پر جائیداد زراعی کا قلمی مالک تھا بلکہ جائیداد زراعت
خاندان کے جس کا مدعی بھی ایک رکن تھا۔
جب مقدمہ عدالت ابتدائی میں واپس ہوا تو عدالت

| | |
|---|--|
| <p>خام مالیتی حق وارث کو تحفہ یا غیر منقولہ اصل جائیداد کے لئے مانا جائے۔
 مقدمہ سر جارج کور ہام ۱۸۷۱ء نوکس سکس (۲) عدالت
 ہذا کے ڈویژنل جج کو توفیق جائیداد پر یو بی موبو کی وصیت کے
 تحت ملحقہ ۱۳ ایکڑ اباہہ ۱۸۷۹ء غور کر مکی ضرورت و اسی
 ہوئی تھی۔ ایک فاضل جج نے رپورٹ کے صفحہ ۳۸۳ پر یہ
 رائے ظاہر کی ہے۔ "سب سے زیادہ وصیت کوئی شخص فوت
 ہو جائے خواہ اس وقت سے کہ کوئی شخص موجود ہو جو روئے وصیت
 حاصل کر لیا ہو یا اس وقت سے کہ وصیت کا لحد مہیا اور طر
 پر لے نہ ہو تو یہ وصیت ایسی تولیت وارث قانونی کے حق میں لیں
 موجداتی ہے جیسا کہ میں نے لکھا ہے (دہرم شاستر مولہ میں طے
 ہتتم صفحہ ۵۹)۔ کوئی شخص کسی جائیداد کو یا اس کے کسی حصہ
 کو یا اس کے کسی حق کو ایسی وفات پر وارث قانون پر منتقل
 ہونے سے نہیں روک سکتا جو اس کے کسی جائیداد انتقال
 کی رو سے وہ کسی اور سے شخص کو دیدی گئی ہو۔ وہ اپنے قدرتی
 وارث کے حقوق کو کسی دوسرے شخص کے حق میں جائیداد انتقال کر دینے
 کی وجہ سے رائل کر سکتا ہے کہ کسی اور طرح اس وجہ سے کہ اس جائیداد
 کو ملک کسی شخص کی اس میں کر سکتا ہے۔ اس کو کسی شخص کو
 حاصل ہوا ہے یا اسے اور وہ اللہ اور اللہ کے مال میں اس کی مالک ہے
 پوری ہیں روٹھی (دہرم شاستر مولہ ٹریلوٹس طبع سوچھات
 ۱۸۷۱ء) دوسرے فاضل جج کی رائے بھی صفحہ ۳۹ پر لکھی ہے
 موہی نے خیال کیا کہ اس نے کل جائیداد کا اتنا مال سسل حقوق
 دینے سے کر دیا اور جو ہر برا سطح ختم ہوتا ہے کہ حق نہ رہا ہے
 سگ اور اس کے ذرا کو کامل ملکیت دی گئی اس کے آخری
 تین حصہ اس وجہ سے ناجائز تھے کہ وراثت پر کی برٹری نہیں</p> | <p>ہوئی تھی اس مالک کوئی نہ۔ تھی اس سے زیادہ بہتر
 اصول قائم نہیں کیا جاتا کہ مندرجہ لکھی ہو رہا جو کچھ
 جائیداد پر منتقل نہ کیا گیا ہو۔ وراثت کو لکھا جاتا ہے اس میں اس
 سے معلوم ہوا ہے کہ جس نے وصیت کر کے کوئی حق جس حیاتی
 سید کیا گیا ہو تو باقی حق لکھی ہیں رہتا بلکہ محض انتقال موہی کے
 کسی شخص کو اسکا حق حاصل ہو جانا چاہیے۔
 اس وقت کی تائید میں کہ حصول حق اور احصاء حق وارث
 قانونی آخری مالک جس حیاتی کی وفات تک نہیں ہوتا ہے لائق
 کونسل منجانب مرنے والے شخص کے شریک اور ایک ہی شخص کو کس
 گندرو میں شریک (۱۸۷۱ء) اور ایک ہی شخص کو کس
 ٹوٹہ خام کو کس ٹوٹہ (۱۸۷۱ء) کا مالک رہا ہے۔ مقدمہ ٹیگور (۱۸۷۱ء)
 لائق کونسل کی تحت کی تائید میں لکھی اس مقدمہ پر وارث
 قانونی گندرو میں شریک نور معین کر دیا گیا اور جو جائیداد جو ہر
 وصیت ماتہ نقل میں ہوئی تھی موہی کی وفات پر وارث قانونی
 کو لکھا قرار دیا۔ تجویز سے اس مسئلہ کی تائید میں ہوتی ہے کہ
 معین وارث قانونی خندرو میں شریک لائق مالک میں حیاتی کے
 انتقال تک لکھی را دارالاد کے مقتدا میں امر تصفیہ طلب
 نہیں تھا کہ عرقتل شدہ فائض حال کا جو زر دوسے وصیت ماتہ
 رہا ہے وصیت حاصل ہو سکا رہا ہے۔ اس میں وصیت ماتہ
 کی تائید کرنی تھی جس کی رو سے موہی نے اس کام مال وصول
 جس پر وہ بوقت انتقال قابض ہوا تھا وہ مہائیوں اس
 اور ایل میں اسلئے تقسیم کئے جائیے وصیت کی تھی جس پر وہ
 حیات قابض رہا اس کے بعد وارث تائید لکھی جو اس وقت
 مر آ رہی تھی اور وارث نہ ہو گئی صورت میں اس کی تری</p> |
| <p>(۳) دیکھی ریفرٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹ (۲) لائیکس جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۵</p> | <p>(۲) لائیکس جلد ۵ صفحہ ۳۴۹ نیز صفحات اور گیسر جلد ۲۱</p> |

کوتی اور اس کا رورہا ہے لکھا گیا ہے بدھ کی اس کی
 اور ان کے لکھا ہے وہ رورہا ہے کہ اس کے لکھی گئی
 ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ لکھا ہے اصول دہم تا سرٹیا اس
 قسم کی ڈگری کی ذمہ داری ہے جو اس کے پاس ہے اور خاندان
 کے کرنا کے مقابلہ میں دیا ہے جو بیچ میں ہے جس کے مقابلہ میں
 ثابت ہے کہ قرضہ حالت حلقہ تہذیب اور باختر اور
 کے لئے ہے گئے تھے۔ اس مسئلہ قانونی یہ نہیں ہے کہ
 مراحمہ علیہا اسد لال کر رہی ہیں جو لکھی گئی ہیں اور
 انہاں راجہ کی ذمہ داری ہے کی نسبت رہیں جو باپ کے
 خاندان مشترکہ کے متعلق کیا ہے اور اس جاہ کا اسکے جو
 اس کے کہ باپ کے مقابلہ میں رہتا رہیں کہ روٹا کی لکھی
 ہو سب سے پہلے لکھا ہوا ہے باپ اس نے یہ لکھا ہے یہی لکھی
 میں بقدرہ مالومی مالو اس نام میں ہے (۱) یہ لکھا
 کیا ہے حکام عالم مقام کے مطابق ہے کہ اس امر میں
 کرنے میں کافی احتیاط نہیں کیا گیا ہے کہ اس حد تک متزلز
 جائداد کی کسی باپ کے ذمہ کی ذمہ داری ہے اور اس
 میں کہ کس حد تک ہے اس کا رورہا ہے جو باپ کی جانب
 سے باپ کے مقابلہ میں لکھی ہو اس ذمہ داری پر منع کرتے
 سے منع ہیں۔ بلا لحاظ حقوق مشترکہ کیوں کے یہ اصول
 کتنا ہی تباہ کن ہو چکے جو حد تک فیہ ملجیات اس اصول
 کو قائم کرتے رہے کہ اولاد اپنے باپ کے انتقال کے وقت
 میں جو قرضہ سالقہ کیلئے لکھا گیا ہو یا مقابلہ باپ کے قرضہ
 کے اس کے قرضہ کی بات جب تک کہ اس میں خلاف تہذیب
 شامل نہ ہو اپنے حقوق قائم نہیں کر سکتے۔ اس اہم مسئلہ
 (۱) انڈین لاربرٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

کوتی اور اس کا رورہا ہے لکھا گیا ہے بدھ کی اس کی
 اور ان کے لکھا ہے وہ رورہا ہے کہ اس کے لکھی گئی
 ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ لکھا ہے اصول دہم تا سرٹیا اس
 قسم کی ڈگری کی ذمہ داری ہے جو اس کے پاس ہے اور خاندان
 کے کرنا کے مقابلہ میں دیا ہے جو بیچ میں ہے جس کے مقابلہ میں
 ثابت ہے کہ قرضہ حالت حلقہ تہذیب اور باختر اور
 کے لئے ہے گئے تھے۔ اس مسئلہ قانونی یہ نہیں ہے کہ
 مراحمہ علیہا اسد لال کر رہی ہیں جو لکھی گئی ہیں اور
 انہاں راجہ کی ذمہ داری ہے کی نسبت رہیں جو باپ کے
 خاندان مشترکہ کے متعلق کیا ہے اور اس جاہ کا اسکے جو
 اس کے کہ باپ کے مقابلہ میں رہتا رہیں کہ روٹا کی لکھی
 ہو سب سے پہلے لکھا ہوا ہے باپ اس نے یہ لکھا ہے یہی لکھی
 میں بقدرہ مالومی مالو اس نام میں ہے (۱) یہ لکھا
 کیا ہے حکام عالم مقام کے مطابق ہے کہ اس امر میں
 کرنے میں کافی احتیاط نہیں کیا گیا ہے کہ اس حد تک متزلز
 جائداد کی کسی باپ کے ذمہ کی ذمہ داری ہے اور اس
 میں کہ کس حد تک ہے اس کا رورہا ہے جو باپ کی جانب
 سے باپ کے مقابلہ میں لکھی ہو اس ذمہ داری پر منع کرتے
 سے منع ہیں۔ بلا لحاظ حقوق مشترکہ کیوں کے یہ اصول
 کتنا ہی تباہ کن ہو چکے جو حد تک فیہ ملجیات اس اصول
 کو قائم کرتے رہے کہ اولاد اپنے باپ کے انتقال کے وقت
 میں جو قرضہ سالقہ کیلئے لکھا گیا ہو یا مقابلہ باپ کے قرضہ
 کے اس کے قرضہ کی بات جب تک کہ اس میں خلاف تہذیب
 شامل نہ ہو اپنے حقوق قائم نہیں کر سکتے۔ اس اہم مسئلہ
 (۱) انڈین لاربرٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

تاس اچھے سے لانا، پھر اسے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔
جنگ کی وہ تاجت طرے کے تار، لاف، تہہ پتہ اور ناچار
افواہیں کیلئے، نال کیا کیا یا نہ پایا قرصہ درہی تھا۔

مقدمہ یو شکر نام تمام حادہ کور (۱۱) بمقابلہ باپہ
کر قلمی ڈکڑا، بیہوش، کیے سار ہوئی اور مرتب قاضی
بر احکام عالمہ اسم سے فرار واک بیٹھ زمرہ بامہ ڈگری میمان
یہ اسوجہ سے کہ خاندان مشترکہ لہجہ است، مقدمہ کی
مستقل بیرونی کیجی تھی، حکام عالی مقام کو اس میں کچھ شبہ
ہو، یہ کہ بلحاظ جدید کے فیصلہ جانتے کے ایسے ہوا
یہ تریا جانتے ہیں کہ مستعمل دعویٰ بیعت کے حسب مصلحت
خاندان میں نہ کہ کافی طور پر عمران خاندان کو جانب سے
مستقل بیرونی کر لیں، خاندان بہ حیثیت کل کے ذمہ ہے۔
ان تمام دلائل پر بعد اللہ ہذا کے ایک بیج لے مقدمہ
گر نارایں بنام گلزاری لال (۱۲) غور کیا ہے۔ اس
مقدمہ میں ڈگری بمقابلہ باپ کے صادر ہوئی تھی اور خاندانی
جائداد مشترکہ خاندان سے حصہ سے نکلی نہیں گئی تھی۔
فصل جوں کی پر رائے ہو، کہ اصول مجوزہ مقدمہ
بمقامت پر شاد سنگھ بنام گرجا کور (۸) بیرونی کو تسلیم کی توسیع
ہو، اور تجویز کی کہ پیر میٹس کے ذمہ ہے جو ذمہ داری
برات کیلئے عدالت میں آئے ہیں کہ ثابت کریں کہ قرضہ
ان خلاف تہذیب اور ناجائز کیلئے حاصل کیا گیا تھا یا
یہ نہ درہی تھا۔

مقدمہ سادہ رام حیدر بہام مصوب سیکہ (۱۳) اس
(۱۱) میں کیسہ جلد ۲۲ صفحہ ۵ (۱۲) میں کیسہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۱
(۱۳) میں کیسہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۸

مسئلہ قانونی سرپرستی کو تسلیم کر کے، اس کے
تقسیم، لاف، تہہ پتہ اور ناچار، لاف، تہہ پتہ اور ناچار
ہو، اسے نظر رکھ کر کہ جہانگیر، جائداد خاندانی (۱۱) میں
یہ قانون سے مدد استخاص تاس کے حضور آگیا اور قاضی
لا میں یا اس کے متعلق جو یہ ایک نئی حالت کیے اور کر کے
اور انہوں نے قرار دیا کیا "بکثرت لاف تہہ پتہ لاف ہو گا کہ
جب جائداد خاندان مشترکہ فروخت کر دی جائے، یا جب
جائداد کے مقابلہ میں زمین کی ڈگری حاصل کیجی ہو اور اس طرح
جائداد خاندان مشترکہ کے متعلق حقوق پہا ہو گئے ہوں
ان حقوق کو ارکان خاندان مشترکہ محض معاستہ پر استوار
کر کے حوسٹیل خاندان کے کی ہوزائل نہیں کر سکتے۔
لائق کو نسل منجانب مرفی نے ہائیکورٹ ار آبا کے
ایک مندرج کے فیصلہ مقدمہ علی احمد نام موس لال (۱۲)
کو حوالہ دیا ہے۔ یہ مقدمہ قابل امتیاز اسوجہ سے ہے کہ
باپ کی وفات کے بعد بیٹے کیل میں فرق مناسبت گئے ہیں
ہو، اس پر غور کرنی ضرورت ہے کہ کس حد تک یہ فیصلہ
حکام عالی مقام کی اس کے مطابق ہے جو مقدمہ بھگوت پراد
سنگہ بنام گرجا کور (۸) محولہ بالا ظاہر کی گئی ہے۔ کو نسل
مرفی نے تسلیم کر لیا ہے کہ فیصلہ مقدمہ گرنارایں بنام گلزاری
لال (۱۲) سے عدالت ماتحت کی تجویز کی تائید ہوتی ہے
لیکن انکی جہت یہ ہے کہ وہ کوئی عہدہ قانون ہیں ہے انکی
جہت یہ ہے کہ بطور پارس نظریہ میں قانون تلاء با گیا ہے
وہ لغرض خاندان حقوقی اشتخاص ثالث اور کوئی شخص
ثالث پیدا ہی نہیں ہوتا جب تک کہ ڈگری بحق مرتب صادر
(۱۳) میں کیسہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۸

ہوئی ہو فیصل نہ کیا ہے یہ اصول ہیں معلوم ہوتا ہو لایہ
یہ رویہ کر نسل محول بالائیں قائم کیا گیا ہے۔ دہریہ تاس
لیجاستی ہے یہ عائداد عائدان کے قبضہ سے پہلے رہا
جکی ہوا اور مرتبہ نو دہریہ ابراہی ڈگری میں مشہوری میلان
۱۰ اصول جو سال پہلے یہ ہے کہ ان حد یہ حقوق کی
حفاظت کی جائے۔ نہیں ڈگری ڈگر رار کو حاصل ہو گئے
ہوں ہم عدالت ہدائے ایکس کی رائے سے حق ہیں جو اہل
نئے عہدہ ہر باسیو ال تمام مہاجر (۱۵۵) قائم کی تھی
کہ عائداد جو بہ مقدمہ سورج منشی کنور (۹) ان مقدمات
تک محدود ہیں ہے جن میں عائداد عائدان کے قبضہ
سے پہلے کی ہوا اور ان لوگوں کے قبضہ میں چلی گئی ہو جو
نواہ سالقہ مضموہ ہیں جب کہ انتقال بیع خانگی ہو یا
مالیانان لکھنؤ بیع عدالتی ہو۔

اگر کے بعد لائن کو نسل سے اس مقدمہ کے اثبات
اور عائداد بالانظائر کے مجوزہ قواعد میں یہ فرق پیدا کرنا ہی
چاہا کہ مقدمہ ہدائیں باپ حیتیت قائم مقام بیٹے کی کارروائی
مقدمہ میں نہیں رکھتا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کہنیا لال
نے خود کو نہا مالک عائداد ظاہر کیا تھا اور مرتبہ نے اس پر
قائم مقام کی حیت سے نائتس پیش کی ہے۔ ہماری رائے
ہے قانون اس قیاس پر مبنی ہے کہ منظم رکن خاندان
دیگر ارکان کا قائم مقام ہوتا ہے نہ کہ ہر مقدمہ کے حالات
کے لحاظ سے روپیہ حاصل کرنے کیلئے کرنا خود کو نہا مالک
ظاہر کر گیا اور ممکن ہے کہ مرتبہ کو نہا مالک لڑا کوئی وجود کا
علم نہ ہو۔ مقدمہ بھگوانی پر شادیام کلورام ۱۶۱ مرتبہ

کر رہی ہے، خود جائیداد
دیا کرتا ہے، میری بیاب کہ با
مقابلہ مالک کے جو عائداد کی ہے اور
اس مقدمہ میں جس کا لالہ میر ہماہ ۱۱
۱۰ (لالہ سر جاپر شاد مہاجر ۱۰۱۰)
ہیں نے ظاہر کیا ہے کہ باپ سو فیصد مرتبہ لورامان
نئے راہزن کا لالہ عائدان اس سے کے ذریعہ مالہ
جائیداد کا لالہ ہی ہیں بھرنی مقدمہ بمقابلہ باپ کے
اسکی حیتیت قائم مقام ہے۔ انور کیا جائیگا اسوجہ سے کہ
وہ قائم مقام ہے اس خاندان کا جو خود اس کے اور
اس کے بیٹوں پر نہ حیتیت کرتا کے متصل ہے یہ کہا جائیگا
ہے کہ اس مقدمہ میں مرتبہ یا عائداد یا بی بی ہیں کی ہے
حس سے ڈگری حو بمقابلہ باپ کے صادر ہوئی ہو کا لالہ
ہو جائے

نتیجہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ مدعی لالہ صہ منجملہ
زمرہ میں اس سابقہ کے اور بدل دین ثانی اس وجہ سے
اداکرے کہ مرفہ علیہا مرتبہ نے ڈگری حاصل کر لی ہے
اور مدعی نے ثابت نہیں کیا ہے کہ روپیہ ناجائز و خلاف
تہذیب اعراض کیلئے قرض لیا گیا تھا۔
لائق کو نسل مرفہ علیہا نے یہ بحث کی ہے کہ
ضرورت جائز اسوجہ سے سبقت قرار دیجانی چاہیے کہ کہنیا
لال پارچہ اور صرفہ کا کام کرتا تھا اور اس نے اپنے
بھی کھانا جات عدالت میں پیش نہیں کئے گو مرفہ علیہا
کی درخواست پر عدالت نے اس کے نام طلب نامہ بھی
جاری کیا تھا درخواست مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء فور

(۱۵۷) مذکورہ مقدمہ ۹۹ نمبر، ۱۱۱۱ (۱۱۱۱) مذکورہ مقدمہ ۱۱۱۱ (۱۱۱۱) مذکورہ مقدمہ ۱۱۱۱ (۱۱۱۱)

بریدی کونسل کی بعد کی لٹائر کے جو قرضہ سابقہ کے مسئلہ کے متعلق میں قابل تفسید ہو سکتی ہے اور حکم قانون رکھے گی اور ان لٹائر کی تفصیل کے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے جب ہر بات کہی اور کیا سکتی ہے تو ڈگری شفہ سے گزردہ رام کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ جانے کو ایک قیمت میں یہ حاصل کرتا۔ اس کیلئے کوئی مجبوری جائداد کے حامل کر مکی نہ تھی تا وقتیکہ وہ اپنے نہ کرتا ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرار دیا جانا نہایت درجہ خطرناک ہو گا کہ عروسیہ ڈگری شفہ کی ادائیگی کیلئے لیا گیا وہ گوبہ رام کے ذمہ قرضہ سابقہ اس تاریخ پر تھا جب کہ دونوں زمین نامہ جات لکھے گئے اور دوم کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اس کی نسبت صحیح تجویز نہیں کر سکتے مہنگ کہ ہم حسب آرڈر ۲۲ رول ۲۲ مجموعہ ضابطہ دہوانی اختیارات استعمال کریں اور مزید تہدات لیں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی میں ۱۹ جنوری ۱۹۱۹ء کو مدعیان نے اپنے کل بیانات سامعہ عدالت کی بابت دیدئے تھے۔ انہوں نے گوبہ رام کے چار قرض خواہوں کے نام بتلا دئے تھے جن کی ادائیگی کیلئے یہ رقم لیا بیان کیجاتی ہے۔ اور کوئی تاریخ یہ رقم ادائیگی گئی۔ مقدمہ کی تاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء مقرر کی گئی۔ مارچ ۱۹۱۹ء کو مدعیان نے طلبی ہر چار قرض خواہوں کے لئے درخواست کی جس کے نام وہ بتلا چکے تھے۔ سمن گواہوں پر قبضہ یا کئے گئے ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء کو کوئی گواہ حاضر نہیں ہوا۔ مدعیان نے تبدیل تاریخ کی درخواست کی کہ وہ گواہوں کو کر طلب کرینگے مگر یہ درخواست نامنظر کی گئی۔ ہم عدالت ماتحت کی رائے

میں متفق ہیں کہ اس معاملہ میں مدعیان نے کوئی عفت کی تھی جہاں تک مثل سے معلوم ہوتا ہے انہوں نے حق اللہ دینی قرار دینی گواہ کی حاضری میں کیا کیا نہ کیا کرنا ہوں کہ اس مقدمہ میں مدالہ نامہ جات کے لیے کی ناراضی سے یہ مرقہ کہا گیا ہے کہ تہدات کے لیے سے انکار کیا جو لیجالی چاہئے تھی لہذا اہم مقدمہ عدالت ماتحت میں اس ہدایت سے واسطہ دیا کہ مدعیان کو مزید موقع اپنے چاروں گواہوں کو حاضر کرے اور پیش کرے جس طریقہ پر وہ مناسب خیال کریں یا اس سے گواہوں کو ہدایت کیجائے کہ بعض ارض ادائیگی ہوا ہو یا نہیں ہے بلکہ اپنے ساتھ دستاویز لائے آئیں جو معاملہ بنیہ کے متعلق ان کے اور گزردہ رام کے مابین ہو گا اور جب یہ تہدات قلمبند ہو چکی تو مثل لائے یا کہ چاہیں اور عدالت ہدایت کوئی مناسب قریب کی تاریخ عرض مقرر کی جائے چاروں گواہوں مابین ایک مانتہ مسکہ رام۔ اور جے رام ہیں جو روپکا عدالت مرضہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۹ء در درخواست مدعیان مورخہ ۶ مارچ ۱۹۱۹ء میں درج ہیں۔

جسٹس وائس۔ میں متفق ہوں نظیر تہو سام کے لال (۱۱) کے متعلق جس پر استدلال کیا گیا ہے جو کو ان موجودہ کی تفسید میں وقت معلوم ہوتی ہے جو اس تجربہ میں درج ہیں۔

خواہ وہ اور ہی کچھ کہیں۔ ہو یا شرانکہ انہوں نے کی ادائیگی ڈگری شفہ کے حصول یا بعد فرہم گوارا کی نی الحقیقت کوئی قرضہ نہیں ہے بلاشبہ معاملہ سابقہ ہے

تہ محدث

سام

نومہ رام

(الہ آباد)

۱۹۱۱ء

دوسرے اول علی گڑھ۔

مہمانب مراغیاں۔ مسٹر گراہی لال۔

مہمانب مراغہ علیہم۔ مسز شیاہ کرشنا دہر دہا لال

جسٹس سیکٹ۔ مدعیان مراغیاں نے گو بند رام

اور اس کے نامہ تالیف کیوں کے مقابلہ میں دوہین نامہ جا

مورہ ۱۹۱۱ء ۲۵ جون ۱۹۱۲ء کی بنا پر ناش

رجوع کی۔ امر تقبی تصدیق طلب عدالت ماتحت میں اور

عدالت ہدایں یہ تھا کہ آیا موروثی جائیداد مستزکہ قبضہ

گو بند رام کی یا نہ مساویہ ہیں نامہ جات کے ذمہ دار

قرار دی جاسکتی ہے اہم حالات یہ ہیں بتاریخ ۲۰

جولائی ۱۹۱۱ء گو بند رام نے ایک ڈگری شفعہ کی حاصل

کی جس کی رو سے اس کو موضع لوہار میں بعض جائیداد

کے حصول کا حق با اہمال مبلغ الصنف بہ برت مقررہ حال

ہوا تھا اس نے یہ رقم مدعی سے بذریعہ دستاویز مورہ ۹

ستمبر ۱۹۱۱ء قرض لی جس کی رو سے نہ صرف موضع لوہار

کا حصہ جس کو وہ حاصل کرنا چاہتا تھا بلکہ بعض اپنی قبضہ

جائیداد موروثی بھی گرد کردی۔ اس نے صرف اس رقم

کے حاصل کرنے پر قناعت نہیں کی جو جائیداد موقوفہ لوہار

کے حصول کیلئے بروئے ڈگری ضروری تھی۔ اس نے مبلغ

الصنف مزید دو پراسیری نوٹ ادا کر کے کیلئے قرض

لئے۔ اس نے یہ بھی وصول پاتا ضروری اخراجات

اور بعض دیگر متعلقہ اخراجات کیلئے قبول کیا اور انکوائٹ

رجسٹر کے رو برو نقد دے گئے۔ جملہ رقم اس دستاویز کی

سہمہ ملے ہوئی ہے۔ ڈگری شفعہ کا مرافعہ بالا فرمایا گیا

ص کا نتیجہ یہ ہوا کہ گو بند رام مزید رقم لاءہ کی ادا کر

اس شخص کیلئے اس نے دستاویز ہن ثانی ثانی کی تکمیل

کی جس میں سے موضع نقد وصول ہوئے اور حصہ دوسری

دستاویز مورہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کے سوا میں محرم ہوئے۔ عدالت

ماتحت نے طے کیا ہے کہ گو بند رام کی حاصل کردہ جائیداد

واقع موضع لوہار ذمہ دار ادائیگی کے لئے قرضہ جو پراسیری

نامہ جات کی رو سے انکی ترائی کے لحاظ سے واجب الادا

ہو اور اس تجویز پر مدعی علیہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا

ہے بقایا سے بدل دستاویز کی تجویز یہ ہے کہ دوسرا بقعہ

قرضہ جات بابت پراسیری نوٹ کے جس کی مجموعی مقدار

الصنف رقمی دراصل اس دستاویز مورہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء

کی رقم مبلغ صنف میں سے ادا کی گئی۔ نتیجہ اس کا

یہ ہے کہ کل جائیداد موروثی مدبرہ دستاویز بشمول مشزکہ

موروثی جائیداد خانہ دانی اس رقم کی ادائیگی کی ذمہ دار

قرار دینی اس جو تجویز کو بھی مدعی علیہم تسلیم کرتے ہیں

ہمارے رو برو مدعیان نے مرافعہ کیا ہے انکی بحث یہ ہے

اولیاء کہ مستزکہ موروثی جائیداد کو کم سے کم دو قرضہ جا

لیے الصنف اور سہ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار دینا چاہتا

تھا جو ڈگری شفعہ کی ادائیگی میں صرف ہوئے۔ ثانیاً یہ کہ

الصنف جو رجسٹری میں نقد دے گئے دستاویز سابقہ کی

بابت دے گئے یہ اسلئے قرض لئے گئے تھے کہ اس سے

دوسرا بقعہ غیر کفالتی قرضہ جات ادا کئے جائیں اور ادا

کئے گئے امراءل کے متعلق اس عدالت کی ایک بطریقہ

مہو نامہ کد لال (۱) سے مدعیان کی حجت کی

تائید ہوئی ہے۔ ہم ہیں خیال کرتے کہ یہ نظیر موجودگی

| | |
|---|---|
| <p>دوجہ مرافعہ روایں۔ (۱۱) عدالت تعلیل کے مصدورہ</p> <p>حکم کی ناراضی سے جس کی رو سے حسب دفعہ ۱۴۸</p> <p>توسیع مدت کی گئی ہو اور مدیون کو ادائی رقم کی</p> <p>مہلت دینے کی ہو ڈسٹرکٹ کورٹ میں مرافعہ نہیں ہو سکتا۔</p> <p>(۲) حکم عدالت تعلیل منصفانہ تھا۔ نظیر محولہ بالا میں</p> <p>قرار دیا گیا ہے کہ عام احکام دفعہ ۱۴۸ اس کا رد وائی</p> <p>سے متعلق ہیں جو قابل ذکر کی ہو۔ مقدمہ ہذا میں قطعی</p> <p>ڈگری صادر ہو چکی ہے اور مدت ادائی رقم میں حسب</p> <p>دفعہ ۱۴۸ کوئی توسیع نہیں ہو سکتی۔ کوئی حکم جو مشعر علی</p> <p>مہلت دیا گیا ہو اس کی نسبت خیال کرنا چاہیے کہ</p> <p>وہ اس اختیار کی رو سے دیا گیا ہے جو حسب دفعہ ۱۴۸</p> <p>محمود عدالت تعلیل کو دئے گئے ہیں اور اس حکم کی ناراضی</p> <p>سے مرافعہ ہو سکتا ہے لہذا ڈسٹرکٹ جج کو اختیار مہلت</p> <p>مائل تھا۔</p> <p>بلحاظ رویداد حکم مصدورہ ڈسٹرکٹ جج اس وجہ سے</p> <p>کہ قرارداد فریقین میں رقت نہایت اہم تھا اور نیز</p> <p>اس وجہ سے کہ حسب آرڈر ۳۳ رول (۵) عدالت کو</p> <p>اختیار توسیع مدت کا نہ مصدور ڈگری قطعی نہلائی نہیں ہے</p> <p>صحیح ہے۔ اگر رول ۵ کا مقابلہ رول ۳ سے کیا جائے جو</p> <p>ڈگری بیبیات سے متعلق ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ</p> <p>رول ۳ کی رو سے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وجہ</p> <p>ظاہر کئے جانے پر مدت حسب صوابدید خود اور ان</p> <p>شرائط پر جو وہ مناسب خیال کرے وقتاً فوقتاً توسیع</p> <p>مدت فرض ادائی رقم کرنی دے گی۔ ایسا کوئی حکم رول ۵</p> <p>میں نہیں ہے لہذا یہ ظاہر ہے کہ ایسا کوئی اختیار</p> | <p>(۲) کسی صورت میں بھی عدالت کو حسب آرڈر ۳۳ رول ۵ کے تحت</p> <p>عدالت دیوانی میلازم کے مقدمہ میں ڈگری قطعی صادر ہو چکے نہ</p> <p>توسیع مدت کا اختیار نہیں ہے</p> <p>نزدیک ہمارے کہ عام احود ہیا پر شاد (۱۱) ڈسٹرکٹ جج ۱۹۲۲</p> <p>کی تقلید کی گئی۔</p> <p>مرافعہ سارا صی حکم مصدورہ ڈسٹرکٹ جج رائے بریلی مورخہ</p> <p>۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء مکشتر جج حکم مصدورہ سہارن پور جج ۲۲</p> <p>بریلی مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء</p> <p>منجانب مرافع مسز۔ اے بی سین۔ دراج زمان</p> <p>شوکلہ۔</p> <p>منجانب مرافعہ علیہ۔ مسز۔ بشوونا تہہ مریواستوا۔</p> <p>فیصلہ۔ میرے خیال میں اس مقدمہ سے</p> <p>نظر مقدمہ نزدیک ہمارے کہ عام احود ہیا پر شاد (۱۱)</p> <p>متعلق ہے۔ بعد مصدور ڈگری بیلای فریقین نے صلح</p> <p>کر لی جس کی رو سے نہ ڈگری میں اس شرط سے کمی</p> <p>کی گئی کہ مدیون ڈگری ۵ ارمارچ ۱۹۲۱ء کو مبلغ</p> <p>۱ لکھ بقیہ ادا کر دے مدیون ادا نہ کر سکا۔ اور</p> <p>بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۲۱ء اس نے مبلغ ۱ لکھ داخل کئے</p> <p>اور عدالت تعلیل سے بقیہ ۱ لکھ کی ادائی کیلئے مہلت</p> <p>چاہی۔ ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء کو عدالت مذکور نے دو</p> <p>ماہ کی مہلت دی۔ اس حکم کو بر طبق مرافعہ ڈسٹرکٹ</p> <p>جج رائے بریلی نے منسوخ کیا اور اب مدیون نے یہ</p> <p>مرافعہ کیا ہے۔</p> <p>(۱۱) انڈین کیسہ ملہ ۵ ص ۴۴</p> |
|---|---|

صے ادا کرنے پر موقوف ہے۔ لہذا مرافعہ نمبر ۹، معہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔ مرافعہ نمبر ۳۴ معہ خرچہ رسد ہی جزو منظور کیا جاتا ہے۔ بمقابلہ دیگر مرافعہ علیہم کے مدعیاں کا مرافعہ نمبر ۳۴ معہ خرچہ اس شرط سے خارج کیا جاتا ہے کہ مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ آج سے ایک مہینہ میں مزید کورٹ فیس رقی صے ادا کرے بصورت عدم ادائی مرافعہ نمبر ۳۴ کلینٹ منظور مقصد ہوگا یعنی ابتدائی مقدمہ معہ خرچہ ہر دو عدالت بحق مدعی علیہ خارج ہوگا۔ یہ حکم مسٹر سیلس ڈائسل ڈسٹرکٹ جج بیٹھنے نے بتایا۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء صادر کیا تاریخ ۲۶ فروری ڈگری پر جو عدالت ماتحت مرافعہ کے اظہار رائے کا ذریعہ ہے مسٹر سیلس نے دستخط کئے۔ یہ ڈگری مطابق اس جزو تجویز کے ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ نے حکم عدالت کی تعمیل نہیں کی جس کی رو سے اس کو حکم دیا گیا تھا کہ صے کی مزید رسوم عدالت اس پیش میں داخل کرے جو حکم میں مقرر کی گئی ہے نیز اس ڈگری کی رو سے جس پر تاریخ ۲۶ فروری ۱۹۱۵ء دستخط کئے گئے ہیں۔ بتایا کہ جولائی ۱۹۱۵ء منجانب مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ ایک درخواست دی گئی کہ مزید رسوم عدالت رقی صے کے ادخال کی اجازت دیجائے جس کی نسبت تجویز مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء اور ڈگری مرتبہ

۲۶ فروری ۱۹۱۵ء میں ذکر ہے مسٹر سیلس کا تعلق پٹنہ سے ہو چکا تھا اور یہ کارروائی مسٹر مارٹن منسٹر ڈسٹرکٹ جج کے روبرو پیش ہوئی۔ مزید رسوم عدالت کی الحقیقت مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ نے بتایا کہ جولائی ۱۹۱۵ء داخل کی اور اس پر مسٹر مارٹن نے حکم دیا کہ ڈگری ڈگری قطعی اس مقدمہ میں صادر کی جائے۔ مسٹر مارٹن نے حکم مندرجہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء کے مطابق یہ فقرہ ادا کی ڈگری میں اضافہ کیا۔ "باتباع حکم نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۱۵ء کارروائی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء رسوم عدالت رقی صے داخل ہوئی۔ اور ڈگری قطعی کی گئی۔ مرافعہ جو معہ خرچہ خارج ہوا وہ دیگر مرافعہ معلوم کے مقابلہ میں ہے (۹) اور مدعیاں نمبر ۲ تا ۹ صے خرچہ علاوہ اس کے پائیں گے جو ان کو دلایا گیا ہے" (ملاحظہ ہو فیصلہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء) مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ کی شکایت یہ ہے کہ جب مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ نے حکم مصدرہ مسٹر سیلس خرچہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء کی جو مزید ادائی رسوم عدالت رقی صے کی باتہ تھا۔ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء کے بعد ایک مہینہ کے اندر ادا کر دیا جائے لیکن نہیں کی مسٹر سیلس کی مصدرہ ڈگری پر تجویز ثانی نہیں کی گئی۔ حکم سے دو سال سے زیادہ زمانہ گزر جائے کہ بعد میں نمبر ۲ تا ۹ کی درخواست ادائی رسوم عدالت حوالہ بالا پر توسیع مدت نہیں کی جاسکتی۔ مدعی علیہم نمبر ۲ تا ۹ کی بحث یہ ہے کہ باوجود احکام دفعہ ۱۱۱

محکم دلائل سے مزین
مضمون پر مبنی
مکمل ترین

عدالتِ فیصل کو قطعی ڈگری نیلام کے متعلق نہیں ہے
مرافقہ نامہ کام رہا اور وہ معہ خرچہ خارج کرتا ہوں
مرافقہ خارج کیا گیا

ہائیکورٹ کلکتہ

مرافقہ نامہ دیوالی

برصغیر ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۳ء سلسلہ ۱۹۶۳ء
باجلاس، میجر جسٹس سی ی کہوش میجر جسٹس مین
لوپ خواجہ حبیب اللہ وغیرہ بنام گولہ صومتری خاتون وغیرہ
مدعی علیہم مرافعات مدعیات مرافقہ علیہم
محکمہ مضابطہ دیوالی ایکٹ ۵ ہائے ۱۹۶۲ء افواہ ۱۱۶
۱۵۲۔ ٹرانس۔ مرافقہ حکم نامہ قابل مرافقہ۔ آیا یا دراشت
مرافقہ کو بطور ٹرانس تصور کیا جاسکتا ہے۔ ترمیم ڈگری

ح ہائیکورٹ میں کوئی مرافقہ کسی ایسے حکم کی تازہ
میں جمع کیا جائے جس کے مرافقہ کی اجازت ہو
تو عدالت کو اختیار ہے کہ مادہ عدالت مرافقہ حسب
دفعہ ۱۱۵ محکمہ مضابطہ دیوالی درخواست بحوالہ شدہ
کے اگر مقدمہ اس قسم کا ہو کہ اس میں سب
اداری نہ کرنا انصاف کرنے سے انکار کرنے کے
مساوی ہوگا

کسی عدالت کو ایسی مقدمہ ڈگری کی ترمیم کرنے
کا اختیار بحکومت کی غلطیوں کے اصلاح دہرے
ہیں ہے اور کوئی عدالت ایسی ترمیم کی ہدایت
کرتے ہو ڈگری کے قابل لحاظ جرم کے مجاہد ہے تو
وہ ایسے اختیار کو استعمال کرتی ہے جو قانون اس کو
محال ہیں ہے اور اس کا۔ عمل سخت دفعہ ۱۱۵

محکمہ مضابطہ دیوالی قابل گراہی ہے

مرافقہ ہمارا فی ڈگری مقدمہ ۱۹۶۳ء ڈسٹرکٹ سب جج
موزنہ ۲۰۹ دروری ۱۹۶۳ء مشرقی قلعہ محکمہ مضابطہ
عدالت درجہ سوم کو میلا موزنہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء
منجانب مرافعات بابو سرندرناتھ گوبھا دیسیہ
کیا گوبھوشال۔

منجانب مرافقہ علیہم کے فضل الحق و ما بورا دیسیہ
رنجن گوبھا۔

فیصلہ۔ اس مرافقہ میں بعض خاص حالات
میدا ہو گئے ہیں۔ جس مقدمہ کی ناراضی سے یہ مرافقہ
کیا گیا ہے مدعیات نے دو قطعات اراہی کے دخل
کی نائنس بدستور کے مقابلہ کی تھی۔ عدالت ابتدائی
میں دعویٰ اس طرح ڈگری ہوا۔ مدعی کا حق
متعلق قطعہ نمبر ۱۹۶۳ء اور قطعہ قطعہ نمبر ۲ کے متعلق
بمقابلہ مدعی علیہ نمبر ۱۹ تا ۲۳ تا ۲۶ اند مقابلہ
اور کہ۔ کے اور بقیہ مدعی علیہم کے مقابلہ
میں یکطرفہ قرار دیا گیا عدالت ماتحت مرافقہ نے
یہ حکم صادر کیا۔ "دعویٰ جرم ڈگری ہو۔ حق مدعیات
برائے نامہ قطعات نمبر ۱۹ تا ۲۶ مدعی علیہ مدعیات میں
ایک کافی قرار دیا جائے اور مدعیات نمبر ۲ تا ۷ اس
پر قابض رہیں۔ جہاں تک مدعی نمبر کا تعلق ہے
دعویٰ معہ خرچہ خارج ہو۔ فریقین (بجز مدعی
نمبر ۱ کے) عدالت ماتحت کا خرچہ بہ لحاظ کا نہیں
پائیں گے لیکن یہ سب مدعیات نمبر ۲ تا ۷ آج
سے ایک ماہ کے اندر مزید کورٹ فیس رقمی

یہ اللہ
عام
درجہ اول
فک

| | |
|--|--|
| <p>ڈگری ہوئی اور کوئی ایسی ڈگری ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء سے
دو سال کی مدت تک کم از کم ہر جولائی ۱۹۲۰ء تک
سرسید نہیں ہوئی اور یہ عیاں ہوتا ہے کہ احتیاج حاصل
تھا کہ وہ درخواست کرتے کہ مزید رسوم عدالت مدد
حکم مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۸ء داخل کر لیا جائے اور قبل
صدر ڈگری قطعی وہ ایسی درخواست تھی وقت کر سکتے
تھے۔ ہماری رائے ان ۱۹۱۸ء سے جو ہم میاں کرتے ہیں یہ
سے کہ مرافقہ علیہم کا، جتنوں میں شہ کی حجت میں کچھ
قوت نہیں ہے بلکہ دلائل پیش کر کے مدعی علیہم بہر ۲۶
قابل پذیرائی ہیں اولاً یہ کہ ہم کو اس امر پر بخوبی کرنے
کی ضرورت نہیں ہے کہ مرافقہ کو حق مرافقہ ہے یا نہیں
یہ فرض کر کے کہ انکو حق مرافقہ نہیں ہے اس صورت کے حالات
ہم سے متقاضی ہیں کہ ہم مرافقہ مدعی علیہم بہر ۲۶ کی درخواست
بخوانی حسب ذیل ۱۱ محض ضابطہ دیوانی تھوڑی سی حالات استناد غیر معمولی
ہیں کہ اگر ہم یہ قرار دیں کہ ہمارے اختیارات اس قدر محدود ہیں کہ ہم
مدعی علیہم بہر ۲۶ کو کوئی دوسری ان حالات میں ہی سکتے جو واقع ہوئے
تویہ انصاف کرئیے انکار کی حد تک پہنچا جائے یا یہ کہ جو ڈگری ۲۰ فروری
۱۹۱۸ء کے چند ہی روز کے بعد ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء کو مرتب ہوئی
وہ قطعی ڈگری تھی بلاشبہ یہ زیادہ مناسب ہوتا اگر عدالت بعد اسکے
تصفیہ کے کہ مزید رسوم عدالت کی ضرورت سے رسوم عدالت کی
ادائی کا حکم مدت میں کر کے دیتی اور سوت تک صدر ڈگری کو ملے
رکھتی مدت تک مقررہ ختم نہ ہو جاتی لیکن یہ اقرار کہ ڈگری ۲۰ فروری
۱۹۱۸ء سے ایک ماہ کی مدت مقتضی ہوئیے قبل ہی مرتب ہوئی اس
حد تک ہیں استناد کہ وہ ابتدائی ڈگری تصور کی جائے اور اس کے بعد ایک
قطعی ڈگری کے لئے عدالت کے مزید اظہار رائے کی ضرورت تھی</p> | <p>مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست مدعیان ہر ماہ ۲۶
۵ جولائی ۱۹۱۸ء ناقابل سماعت تھی اور عدالت
ماستحکم کا اختیار نہ تھا کہ وہ ڈگری مصدرہ سرسلس کی
ترمیم کرتے اور مدت معینہ ڈگری مصدرہ سرسلس میں
توسیع کر کے مزید رسوم عدالت رتنی حصے کے اذمال کی
اجازت دیتے۔ اس حجت کی تائید میں ہماری توجہ
بہت سے نظائر کجماں مبذول کرائی گئی ہے جن
میں سے قابل الذکر نظائر یہ ہیں۔ سرکن سک بنام
رام بھال سنگھ (۱) سجاد دی سنگھ بنام دلار حسین
(۲) دھرم راجہ ایار بنام سرینواسا دلیار (۳) برسر
حق نے نہایت زور کے ساتھ عدالت ہذا کے اختیار
سماعت مرافقہ کی حدود کی نسبت یہ حجت کی ہے اولاً یہ
کہ مرافقہ کے حکم سے مرافقہ کا حق ہی نہ تھا جو محض
سابقہ ڈگری کی ترمیم کا حق تھا۔ ثانیاً اگر مدعی علیہم بہر
۱۱ نا ۲۶ کا مقررہ نگرانی حسب دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی
تصور کی جائے تو بھی مرافقہ کی کوئی کسی قسم کی رادری
نہیں کی جا سکتی اس وجہ سے کہ حکم مذکور عدالت ماتحت نے
ماستحال اختیار ترمیمی صادر کیا ہے اور یہ عام طریقہ اس
عدالت کا نہیں ہے کہ وہ عدالت ماتحت کے اختیار ترمیمی
میں دست اندازی کیا کرے۔ ثالثاً یہ کہ جس ڈگری پر
سرسلس نے بتایا ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء دستخط کیے وہ
محض ابتدائی ڈگری تھی جو ایک دوسری ڈگری سے قطعی</p> |
|--|--|

(۱) ایڈس کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۵۸۵

(۲) ایڈس کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۴

(۳) ایڈس کیسز جلد ۳۱ صفحہ ۲۴

کاشا یہ تھا کہ ام سکر سٹی نے بروقت پہنچ جھڑا دیا
 نہ کر کے جو کڑی تفتیش کی مانتہ ان کو دنیا دیا بیٹے فصاح
 عوامیت آتا ہیں اور وہ وہ دوا ہیں ہیں۔
 مدالہ استحقاقا شا کدہ نے قراء ویا کہ اس وقت
 کر در خواستی حسب وفادہ ہم و عہد صابطہ دیوانی اہم
 کیا جاننا چاہیے اس وجہ کہ در عیان اس وقت میں
 فریق قیہ جس میں میر خاں وغیرہ کے خانی ہیں صا وری
 اور اس کو خانی و خزانہ حاکم کر دیا۔ بر طبق مراد بنجا
 در عیان عدالتہ ہذا کہ اس نے اپنے اس تجویز کو بحال کیا
 کہ ہمیری نالشی نہیں ہو سکتی مگر عراج و رقت است
 جو جو عرصہ کا دی حسب دفعہ ہم مجموعہ ضابطہ دیوانی ہوا
 تھا مسوخ کیا اور دیگر دپرفصلہ کے لئے مقدمہ واپس
 کیا اس ہدایت کے ساتھ کہ اگر مرافقان اس امر کے
 ثابت کر لے ہیں کامیاب ہوں کہ ان کو کل با جز واری
 تمامہ پر عا ر حق قیہ (یا سید سید) در عیان قابل ہو گیا
 ہے تو وہ استر و اقربہ را منی کے مستحق ہو گئے جس قدر وہ
 ثابت کریں بشرطیکہ ان کا سابقہ حق کسی اور نہ ساقط ہو گیا
 عدالت مانتہ نے مزید تنہا دہتہ لی اور دست
 کو منظور کر کے حکم دیا کہ محمد ویرہ قابض کرا وئے حائش
 میر خاں وغیرہ نے اسرا ضابطہ کی نادرہ منی سے مراد کیا
 جواب یہ ہے۔

ایک عذر مانتہ لی یہ کیا جانا ہے کہ ان مراح اور کرا
 عمر۔ گلو اور فوجی مانتہ علیہم وبت ہو چکے ہیں اور چونکہ کوئی
 در خواست ان کے قائم مقامی کی اندرون مدت پیش
 نہیں ہوئی ہے کہ ان کی جانب سے یا ان کے مقابلہ میں طرفہ

سائنٹ ہو گیا اس کا نتیجہ ہونا حائش کہ مراد مانتہ
 ہونا چاہیے۔ یہ کار داری اس کے لئے ہونا چاہیے اور
 رول ۱۷ اور ۲۲ کی رو سے ہر طبقہ رابہ کار داری آتا
 وگرہا بریر و فاضل ۱۷ رول مذکور کے متعلق ہر ایک کی ہے
 رول ۱۱ سے بھی راجع علیہم کچھ مانتہ نہیں تھا کہ
 حصوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس کو رول ۱۷ سے ملا کر
 بڑھنا چاہیے اور اس کے مدارجہ العاظہ مرقع اور راجع
 علیہ حجاز بنجا ہے عیان اور مدعی علیہ رول ۱۷ میں
 داخل کرنا چاہیے اور اس لئے ان کو کوئی فائدہ نہیں
 ہوتا جب تک کہ وہ رول متعلق نہ ہوں۔

مرافقان کی پہلی بحث یہ ہے کہ انتر قیہ طلب قیہ
 شدہ ہے جو برو سے فیصلہ ۱۹۱۹ء کے تحت اس پر
 اور میری رائے میں تو صحیح چارم راجعہ المحمودہ عا
 دیوانی کی رو سے بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس
 مقدمہ میں میر خاں وغیرہ نے زیادہ ایک تکتہ بنجا
 کل موضع وادو پور کا دعو کیا تھا در عیان حال یا اسلا
 مدعی علیہم تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ حکم ڈیہر لٹری کے
 داخل خارج کی وجہ سے یونین وغیرہ کا حصہ کم ہو کر
 پلے بسوے سے کم کے رہ مالک رہ گئے ہیں البتہ اس
 عذر کو بنا حوالہ ہی قرار دینا چاہیے تھا کہ زیادہ از
 دو تکتہ دیکھ موضع ان کے نام برو سے اقرار راجعہ
 بابتہ ۱۹۱۹ء ہے بجا سے اسکے کہ وہ اس کے لئے وہ
 خبر حاضر ہے۔ وگرنہ میر خاں وغیرہ کے حق میں اس
 منجلہ کے جس میں تکتہ اور وغیرہ کے نام رجسٹر
 مال میں ہی صادر ہوئی وگرنہ میں حکم دیا گیا کہ

یہ راجعہ
 مار
 ۱۷
 (۱۷)

میر خاں
بنام
شرف
(لاہور)

جسکو پوچھو دیکھو میر خاں کے اور لفظ اور اس کے
سوا کہ وہ الٹا دانت کی کہ میر خاں سے جو وہ سال ۱۱۰۰
ھندو نے کئے مگیا کہ میر خاں کے لفظ اور اس کے
ہوئی ہے۔ اکی ایک، میر خاں کے لفظ اور اس کے
عربی دعوہ میں صاف یہ لکھا ہے کہ میر خاں کے لفظ اور اس کے
علیہ کے نام و اعزاز کے لفظ اور اس کے
کئے گئے ظاہر ہوتا ہے کہ سال ۱۱۰۰ ھندو نے کئے
وادیور صریحاً اور دراصل تہذیب طلب تھے اور
کہ مقدمہ گوئی لال بنام ملہ پور سنگہ (۱) طے کیا گیا ہے فیصلہ
مقررہ خواہ میر خاں کے لفظ اور اس کے فیصلہ تصور کرنا چاہیے
اس امر کے متعلق کہ وہ لفظ میر خاں کے لفظ اور اس کے
میر خاں وغیرہ مدعیان و گری ہو تھا۔

یہ عذر بطور خاص عذرات مزاح میں نہیں کیا گیا ہے
لیکن یہ عذر عدالت ابتدائی میں بموجب عرصی مالش کیا
گیا تھا اور تہذیبی تھا جو مفید سا کلام فیصلہ ہوا تھا جو حکم
و لفظ میر خاں کے لفظ اور اس کے فیصلہ تصور کرنا چاہیے
فیصلہ شدہ مزاح ثانی میں کیا جاسکتا ہے کہ عذرات
مزاح میں نہ ہی ہو۔ ملاحظہ ہو۔ محمد اسماعیل بنام چہتر سنگہ
(۳) چہتری لال بنام سیما چرن (۳) لائق کونسل مزاح تعلیم
کی شکایت خالصتاً میر خاں کے لفظ اور اس کے فیصلہ تصور کرنا چاہیے
گیا مگر انھوں نے حجت کی ہے اور کوئی شہ نہیں ہے کہ ان کے
موکل اسی بنا پر نام کام رہتے ہیں۔ بلحاظ روٹ اور وہی وہ کام
رہتے ہیں۔ ان کے جائز حق کے حصول کے قبل داخل خارج
(۱) انڈین کیسیر جلد ۱ صفحہ ۹۳ (۲) انڈین لارڈز آف دی راج
(۳) ۹۹ (۳) انڈین کیسیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱

ورع پوچھو دیکھو میر خاں کے اور لفظ اور اس کے
سوا کہ وہ الٹا دانت کی کہ میر خاں سے جو وہ سال ۱۱۰۰
ھندو نے کئے مگیا کہ میر خاں کے لفظ اور اس کے
ہوئی ہے۔ اکی ایک، میر خاں کے لفظ اور اس کے
عربی دعوہ میں صاف یہ لکھا ہے کہ میر خاں کے لفظ اور اس کے
علیہ کے نام و اعزاز کے لفظ اور اس کے
کئے گئے ظاہر ہوتا ہے کہ سال ۱۱۰۰ ھندو نے کئے
وادیور صریحاً اور دراصل تہذیب طلب تھے اور
کہ مقدمہ گوئی لال بنام ملہ پور سنگہ (۱) طے کیا گیا ہے فیصلہ
مقررہ خواہ میر خاں کے لفظ اور اس کے فیصلہ تصور کرنا چاہیے
اس امر کے متعلق کہ وہ لفظ میر خاں کے لفظ اور اس کے
میر خاں وغیرہ مدعیان و گری ہو تھا۔

اس تالیف کی کوئی شہادت نہیں ہے جبکہ حاکم
قلندر نے میر خاں کے لفظ اور اس کے فیصلہ تصور کرنا چاہیے
سرا سکر کے اسامی نے مگر اس کی کوئی شہادت نہیں
ہے کہ ان کے مختلف حقیقت نامہ پٹہ ان حصص سے منطبق
ہوتی ہیں جبکہ وہ پیشیت مالک دعویدار ہیں۔ اس
دھ سے اور نیز اس وجہ سے کہ کسی ربانی معاہدہ انتقال
کی بھی شہادت نہیں وہ اس نظریہ سے کوئی خاتمہ نہیں تھا
سکتی جو ان کے کونسل نے پیش کی ہے۔ اس نام کرشمہ

میں قول نہ کی جائیگی یہ ٹھیکہ نام ایک معاملہ تھا جو کل دیواریوں کے جائیداد میں سے ہے اس کی مالیت لگان مقرر کرنے میں تو ہرگز نہیں خیال کرتا ہوں کہ ٹھیکہ مالیت ہرادت میں مالیت جائیداد لئے قطعاً استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ قبولیت میں ہی یہ حال فکر اس مقدار رقم کا جس پر مدعی علیہم جائیداد کو طے رہنے کے لئے رضا مند تھے۔ قبولیت کی ضرورت کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ اسکی رو سے کسی جائیداد غیر منقولہ میں کوئی حق پیدا وغیرہ نہیں ہوتا ہے کسی جائیداد میں وہی شخص دوسرے کے حق میں حقوق پیدا کر سکتا ہے جسکو عود جائیداد میں حقوق حاصل ہوں۔ مہربی رائے یہ ہے کہ قبولیت قابل احوال شہادت مقدار مساویہ استعمال اور تصریحیں کر کے لئے ہے۔ اس سے مدعی علیہم کا اقبال نسبت لگان اور فی ظاہر سوتا ہے۔ حسب حکم دیا جاتا ہے کہ حکم تکمیل تحقیقات مصدقہ عدالت مراجعہ ساخت مسودہ کیا جائے اور مقدمہ عدالت مراجعہ ساخت میں اس عرض سے واپس کیا جائے کہ وہ مراجعہ کا فیصلہ کرے عدالت مراجعہ ساخت کو اختیار ہے کہ رٹ اور رول ہم ۲۵ تا ۲۷ کو استعمال کرے اگر اس کی رائے میں وہ قلمبند شدہ شہادت بہ اور ان واقعات پر جس کا تصدیق عدالت تبدیلی لئے کیا ہے فیصلہ نہیں کر سکتی ہے۔ خرچہ مراجعہ ہذا نتیجہ خرچہ مختصر ہے۔

ایٹیکو رٹ لاہور

مراقبہ ثانی دیواری

بر مقدمہ ۵۵ باجہ ۱۹۱۲ء منصفہ ۱۸۱۲ء

محمد جاں۔ مدعی علیہ۔ پناہم دہلی چندیکس دیگر مراجعہ۔ مدعیان۔ بلاغہ علیہ۔

مجموعہ حوالہ دیواری ایٹیکو رٹ لاہور ۱۸۱۲ء منصفہ ۱۸۱۲ء منصفہ۔ دعویٰ کیا۔ ہر دو مردانہ تھے ای امرائے حاکم اور دراصل امرتشی ہونا۔ ایکسا ڈگری کی نامزدی سے مراجعہ ڈگری جس کی مارانی سے مراجعہ میں کیا گیا ہے (بلاغہ)۔ امتناع موثر ہے۔

ایک شخص سی (د) نے راقش شہدہ تھا ملو وہاں (د) میں ایک سرکار کہ وہ کل متعلقہ کٹھن کا مالک ہے (د) اور (د) میں کی اور دعویٰ کی دہلی اور پٹوارہ کٹھن کا اس نے در رجوع کیا کہ بعد از حاکم نالشی شہدہ اعلیٰ نے جو کٹھن کا ایک حصہ تخص نالشی دیے سے عہد لیا ہے (د) اور (د) سے اس سے انکار کیا اور دونوں مقدمہ نالشی کی تحقیقات مالغافہ فریقین ایکس ساتھ ہوئی عدالت تبدیلی نے ورڈنگ لکھ کر کوئی حق کٹھن میں رہتا اور نہ صرف نالشی (د) اور (د) میں مراجعہ مکہ کے نو میں ڈگری مسودہ اور کی (د) اور (د) میں اپنے مقدمہ کے احادیث سے مراجعہ کیا ہے۔

قرارد کیا گیا کہ اس ڈگری سے خرچہ جس میں صادر ہوئی تھی مراجعہ میں کیا گیا اور وہ ڈگری قطعی ہو گئی ہے۔ اور (د) مسئلہ حقیقت صریح اور دراصل مقدمہ میں نتیجہ طلب کیا۔

وہ مابین فریقین اور قلمبند (د) اور (د) میں عدالت شدہ ہے۔

رہنما پناہم دہلی ایٹیکو رٹ لاہور ۱۸۱۲ء منصفہ ۱۸۱۲ء بنام لدھی بہان۔ (د) کی کیسہ عدلیہ ۱۸۱۲ء کا حوالہ دیا گیا۔

مراقبہ ثانی بنا راقش ڈگری مصدقہ ۱۸۱۲ء منصفہ ۱۸۱۲ء مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۲ء متعین خرچہ ڈگری مصدقہ ۱۸۱۲ء رج رج دوم جلی مورخہ۔ اور جلائی ۱۹۱۲ء۔ منجانب مراجعہ۔ بخششی ٹیکسا جہاز۔

اور دوسرا
برام
۳۔ دوسرا
(اور دوسرا)

فریضہ میں ہر عرصہ مرافقہ لئے متوازی مدعی علیہ حیثیت ٹھیکہ دار
اقایہ سے لیکھان کی مالش کی ہی اس کا یہ مرافقہ ہی ہے۔ مدعیہ لئے
ٹھیکہ کے دو حصہ ہیں ایک رجسٹری سندہ دستاویز پیش کی ایک
قبل ایک دیوانی مقدمہ میں یہ ہے کہ ایک کا یہ کہ وہ اس وجہ
سے رجسٹری سندہ دستاویز کی حیثیت سے مؤثر نہیں ہو سکتی کہ
وہ عام ضلع میں رجسٹری ہوئی ہوئی ہو۔ عدالت ابتدائی نے
سندہ قرار دیا کہ ٹھیکہ کا کہ فی ثبوت میں ہوا دیکھا گیا کہ مدعیہ
اکان یا یہ کیستحق نہیں ہے۔ بلکہ مرافقہ اڈیشنل ٹھیکہ
مخ لکھنؤ نے طے کیا کہ ٹھیکہ کا نام "مسلمہ ٹھیکہ کے ثبات
میں ناقابل اذخال شہادت ہے نہ جملہ مدعی علیہ کے ایک نام
واقف ٹھیکہ سے اقبال کیا ہے اور اسی وجہ سے اس کے
مثال میں یہ حیثیت ٹھیکہ دار اور گری دی جاسکتی ہے
عدالت مرافقہ ماتحت نے یہی قرار دیا کہ یہ دعویٰ دعویٰ ہوا
متبع وقبضہ اراضی تصور کیا جاسکتا ہے اور ٹھیکہ نامہ
پر مقدمہ ارماء وضد کی تخصیص کرنے میں عذر کیا جاسکتا ہے۔
اس نے نظریہ مقدمہ شہادت ٹھیکہ نامہ پر ہونا میں سنگدل
پر استدلال کیا بالا فر عدالت مرافقہ ماتحت نے یہ قرار دیا کہ
دعویٰ غلط طور پر عدالت ابتدائی نے اس ابتدائی تجویز
پر کہ رجسٹری سندہ ٹھیکہ نامہ ناقابل اذخال شہادت
ہے خارج کیا ہے مقدمہ کو بغرض تصدیق روٹا دیا گیا۔
عدراول مدبرہ عذرات مرافقہ ہے کہ عدالت مرافقہ
ماتحت نے مقدمہ کو تکمیل کے لئے واپس کر نہیں غلطی کی ہے
یہ عذر ٹھیکہ کو قوی معلوم ہوتا ہے۔ عدالت ابتدائی نے
تہمت کا فیصلہ کیا ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے
(۱) آٹھینا کینیر جلد ۱ صفحہ ۲۱۱۔

ابتدائی اس مقدمہ میں کر دیا ہے۔ اور اس کا بار
فیصلہ تمام لقیہ اور پرچہ نامہ ہے۔ اس کا نہیں
ہے کہ یہ قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ عدالت ابتدائی اس پر
عذر دوم یہ ہے کہ عدالت تمام ان ماتحت لو اس کا حکم
سہا کہ وہ کوئی مقدمہ مرافقہ علیہ کے حق میں ثابت قرار
دینی جس کا ذکر ٹھیکہ نامہ میں نہیں ہے مقدمہ میں
سنگہ نامہ پر ہونا میں "مسلمہ" محمولہ کے علاوہ کوئی مقدمہ
موجود نہیں کہ اگر مدعی نے ثابت کرنے میں قاصر ہے
تو گری متبع اور قبضہ کی بنیاد پر دی جاسکتی ہے۔
اگر مدعی علیہ قابض اراضی ثابت ہو۔
عذر سوم یہ ہے کہ عدالت ماتحت مرافقہ نے قانون
کو غلط طور پر متعلق کیا ہے۔ عدالت مرافقہ ماتحت کی
رأے ایک مدعی علیہ کے اقبال کو کہ وہ ٹھیکہ دار تھا
تسلیم کر کے مدعی کہ ثبوت ٹھیکہ سے دست برداری کر
میں اس امر کا لحاظ کرتے ہوئے کہ جواب دعویٰ میں صحیح
طور پر عذر کیا گیا ہے کہ ٹھیکہ نامہ ناقابل اذخال شہادت
صحیح نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بلحاظ قانون محض
یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا عدالت مرافقہ ماتحت
اس امر کے قرار دینے میں حق بجانب تھی کہ مقررہ
ہے قاعدہ طور پر رجسٹری سندہ ٹھیکہ نامہ اور قبولیت
پر مبنی کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ ۴۹ (ج) قانون
رجسٹری دستاویزات ایکٹ ۱۹۰۷ باب ۱۱ میں مذکور
ہے کہ کوئی دستاویز جسکی رجسٹری بروئے دفعہ
قانون مذکور ضروری ہوتا ہے ٹھیکہ اسکی رجسٹری ہو
جائے اور غیر منقولہ پر مشروط ہو نیکی حیثیت سے شہادت

روکا کرنا اور اس قسم کے صداقت نامہ حالت ایسے قائم رہے اور اس
جا میں کہ اس کے دیکھتے ہی اسکے منہ میں غلطی اٹھ جائے۔
اس وقت نور کو کہ اور حکم الی الفادہ رہا۔
پھر یہی صداقت یوں کی جاتی ہے کہ یہ لفظ لیتا ہے
مدعا ہوا اور نوعیت مقدمہ ہذا سے اور مقدمہ ۹ اور ۱۱
مجموعہ صراط دیوانی کی تکمیل ہوتی ہے اور مقدمہ ۱۰
ملک معظم باعلا اس کو تسلیم صیدہ مرحومہ کی سماعت کے قیام
پر کہ اور اس پر سائقہ ذکر شدہ تجویز پورہ کرنے کی ہوتی۔
یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صدر صریح حکم فرمایا اور فقہین
اس امر سے قاصر رہے کہ وہ ایسا حکم لائے جس میں واقعی
صداقت نامہ ہوتا اور اسی دن دیا گیا ہوتا۔
یہ مسئلہ فقہی ہے کہ اس کا ردوائی میں ایک نامہ رقم ۳۱
نمبر ۱۹۱۱ کے حسب دلیل الفاظ میں موجود ہے۔
”ہم قرار دیتے ہیں کہ مالیت سے علیہا تالکات اور
رہنما فاکر پر ساؤند بنام جنگ جندردا، کیٹا اور کیٹا
مسئلہ قانون کا تصفیہ مضمر ہے۔ لہذا ہم تصدیق کرتے ہیں
کہ یہ مرافعہ قابل سماعت ملک معظم باعلا اس کو تسلیم حسب
دفعات ۹ اور ۱۱ مجموعہ صراط دیوانی ہے۔“
حکام عالم بمقام کارائے میں یہ صداقت نامہ کالی ہے۔
اور اس پر وہ اعتراضات نہیں ہو سکتے جو کہی وجہ سے سائقہ
صداقت نامہ نور کو کہ اور رومہ قابل قبول ہوتا۔
یہ امر العینہ تصفیہ الملک بہ جائے کہ آیا پورہ صراط
کو قطعی قبول کر لیا۔ واقعی صدر مدعوہ جو کہہ ہی ہو وہ
سے کم ہے۔
فقہین مالیت کے صداقت نامہ جائے تعلق حکم نمبر ۲۱

حکم کر۔ لی ورنہ یہ ایسا ہی ہے۔ لفظ دیوانی سے دلیل ہو
ہر وہ سب سے کہ کوئی حکم نامہ مراد سے وہ ہے ہند
اور کہ رتاد و لیسیر ما علس الی کے لے والی کرینی
وہ بالذکر نہ ہو ورنہ کار والی میں صدہ ہمارے ایک
تھے عا ہر مالیت زیر واقعہ ہے کہ فقہی سے یا اس سے
”دید ہے اس قسم کا صداقت نامہ اس مراد سے کہ واقعی ہوگا
اور ہر کوئی فریقہ مراد میں پیرا سر اس سے کر سکیگا۔“
یہ مسئلہ ہے کہ مراد کی تالیف یہ حکم نامہ تھا۔
ہر اس میں داخل ہے اور جہاں آہ اس کو لیا اور
”ہم مالیت کے لفظ عامی دینی ہے۔ بعض دوسرے مالیت
دن اوم ہوتا ہے اس حکم کے احکام لفظ مار کر کے لے۔
واقعہ ہوا داخل ہو لے کا بعد بتایا ہے وہ قدرتی لفظ
حکم کر لے ہا لاروس سے حکم کو لے لے مراد ہوا حکم
بتا چرخ مرکب موسوع ہوا۔
اب اس کے بعد سے تین مالیت سے مدعا ہوا اس
تے لے اس قسم کا صداقت نامہ فعلی ہیں سے ہم دو
اور صاف ظاہر کر دیتا چاہتے ہیں اولاً لفظ رقم جو عربی
ہے اس سے تین مع مالیت ہیں معلوم ہوتی۔ بعض صورتوں
میں کائنات لفظ لفظ یا برو سے ماہرہ کارروالی سے
کائنات میں فریقین رہ تعلقات پیدا ہو جائیں جو متاثر
سے پیدا ہوتے ہیں اور اس مسئلہ کا پہلہ نہ کچھ تصفیہ
ایک ہی رہا وہ مالیت پر مشتمل ہوا اور اس کا تصفیہ
غیر محدود حقوق یا وہ دارین کا تصفیہ کر دے۔
ملاحظہ ہو۔ ہر سی پر تاد ہام کاشی کرشنا نرائن (۱)
حصہ عدالت سے ماتحت کے لئے جائے ہے۔ جیسا کہ اس

جس کی تشخیص کا کلام اس مقدمہ کی جائیگی اور اگر گے
لیکن اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ اسدا فی جاول
دکڑ پوکڑ کی پیداوار کی ادائیگی دوسرے میں ہوگی اور کیا
کی جو بدید تیار ہوتی ہے خارج میں ادائیگی ہوگی۔ اس کو
فقرہ ۱۸ کے مقدمہ دوسرے ۱۸ ویں مادہ کو چکھلیان میں
باقی جملہ پیداواروں کی گری نگاہ کے متعلق ہے مفاد
میں رکھنے سے یہی فقرہ فقرہ ۱۸ میں استعمال کیا گیا ہے
حکام عالیہ کام کو کچھ نہیں ہے کہ ہر حصہ پیداوار کے
لئے بدل لگان مقرر کیا گیا ہے ٹھیک اسی طور پر کہ غلہ
کرنا یا کھلیان کا غلہ ہر حصہ سے ہے۔ ہماری یہ رائے
ہے کہ اس مسئلہ پر انیکورٹ کے نتائج صحیح ہیں۔

حکام یہ بتلادینا چاہتے ہیں کہ ملول اسٹال پر جو تعداد
میں ناقابل لحاظ ہو گا کوئی سبب نہیں کی گئی ہے۔ ہر
دو فرق کی صحیحیت بار میں یہ رہی ہے کہ وہ بھال،
عدالت ماتحت کی تجویز کے ساتھ مافی ہنگایا سا ہو جائیگا
اگر وہ بھال یا مستحق ہو۔

حکام عالیہ مقام ہایت عجز کے ساتھ ملک معظم کی
حدیث میں یہ مشورہ عرض کرتے ہیں کہ مراخذ معہ
خرچہ خارج ہونا چاہیے۔ مراخذ خارج کیا گیا۔

سالیٹر سجا بن مرغان مسٹر ٹولکس گرانٹ۔

سالیٹر سجا بن مرغان علیہم سرچہ پین و اکرو شپیرڈ۔

یاسکورت لاہور۔

مراخذ تانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۶۵۰ بابۃ فی فیصلہ ۲۰۰۰ مسٹر ٹولکس

باہلاس مسٹر ٹولکس اسکاٹ اسٹیم مسٹر ٹولکس

ماضی وغیرہ۔ درجیان پنہام تین سنگہ ویکس گئے

مراغان۔ مدعی علیہا۔ مراخذ علیہا۔

رواج۔ بہا سنجہ کی بنیاد۔ ہندو واط باتہ راجا ضلع

ہوشیار پور۔ رواج عام کے اندراج کی وقعت۔

میلے ہوشیار پور کے ہندو واط اس میں مدعی کی رائے جو وہی

رشتہ داران یکدیگر تھا کہ کی تیس ہائے

کسی رواج کے وہ وہاں کے سند رواج عام اگر

مثال سے ہوتی ہے تو وہ کافی ثبوت اس رواج کا ہے اور

کہ وہ عربی حواس سے انکار کرتا ہے اس کی تردید نہ کر دے۔

ایس کے رہا مراد سنگہ انڈس کیسیر حلد ۱۸ ص ۸۰

بام ہزاری لال انڈس کیسیر حلد ۳ ص ۲۲۔ سنگ

سام اندوینا انڈس کیسیر حلد ۸ ص ۲۵۴۔

دیر رانام ملہان۔ انڈس کیسیر حلد ۱ ص ۳۵۸

کی تقلید کی گئی۔

مراخذ تانی بنارہنی ڈگری مقدمہ ڈسٹرکٹ جج ہوشیار

پور مورخہ ۱۳۰۰ مسٹر ٹولکس مشعر سچ ڈگری منصف

درجہ اول ہوشیار پور مورخہ ۱۳۰۰ مسٹر ٹولکس

منجانب مراغان۔ مسٹر ہر گویا ل سنجہ سنجہ کیسیر

منجانب مراغان علیہ۔ مسٹر نانک چمد۔

فیصلہ۔ کہنیا ایک لاولد ہند و جاٹ مالکہ فیض

نکرون ضلع ہوشیار پور نے اپنی بہن کے بیٹے کو بتنی لہا

اس کے عزا و ہائی اس امر کے استقرار کی نالائق کی

روا جا بنیت ناہا ہے اور ان کے حقوق پر چھوٹ

درتاد عودی ان کو حاصل ہیں موثر نہیں ہوگا۔

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

رواج عام ضلع ہوشیار پور مرتبہ ۱۸۰۰

نام
بنام
یقین سنگ
(لاہور)

مثالوں اور دیگر شہادت قلب بند کر دے مددگار مال
کے لحاظ سے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مددگار کی پیش
کردہ شہادت سے مدعی علیہ کی پیش کردہ شہادت
زیادہ وقیع ہے۔ رائے گواہوں کی تہنیت کی مثالیں
اس وقت زیر بحث نہیں ہیں لیکن ان میں اس لحاظ
سے غور کیا جاسکتا ہے کہ ضلع ہوشیار پور کے اقوام
زرارست دیتے آباہی اعتقاد کے حلد راہ نہیں ہیں۔
اور عام رواج ان میں اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ
وہ اس کو برا نہیں بیان کرتے کہ موروثی اراضی
غیر آباہی امتیاز کے قبضہ میں جو بہن یا بیٹی کے توسط
سے فراہم ہوا چلی جائے۔

اس تمام تہذیب و سنت کی حفاظت کیلئے ہماری رائے یہ ہے کہ
روح مند رجبہ روح عام تھا بہت ہے اور مدعیان اس کے
ملاقات تھا بہت نہ کہ ایک کے۔ مراحہ ناکام رہتا اور معہ حرجہ
خارج کیا جاتا ہے۔ مراحہ خارج کیا گیا۔

یا سکوت کا کلمہ

مرا معیشہ کافی دلورانی

تاریخ ۱۹۲۲ء
۲۲/۱۲/۲۲ء

بہارِ عالم میں بہارِ سونو توں بکرچی نائیٹ و سٹریٹس چوہیز

یوسف علی وغیرہ
درعیان۔ مرافقان۔

محمد بن عبد الله بن محمد بن علي بن ابي طالب و بابت شهادت و فقه

امریضیل شدہ۔ ”مقدمہ سابقہ“ کا مفہوم۔ دو مقامات
جو ایک فیصلہ سے فیصلے کئے گئے ہوں۔ ایک ناش میں
مراقبہ۔ یا دوسرے کا فیصلہ مراجعہ میں اصول شدہ

سہمہ لیتا ہے۔

اگر کسی فرد کی خدمت میں - نامہ یا خط بھیج دے
 دیگر سے دوسرے کے لئے بھیج دے اور اس کے لئے
 ایک بار دوسرے کے لئے بھیج دے اور اس کے لئے
 مقدمہ میں دوسرے کے لئے بھیج دے تو وہ سالانہ
 میں اور فیصلہ میں دوسرے کے لئے بھیج دے۔

اصول امر و نہی میں جو پرہیز و استیصال سے متعلق احکام ہیں ان سے
پہلے یہاں لکھا کہ مقدمہ حرم و حلال سے مراد نہیں ہے
کہ وہ عدالتِ اہلِ حق ہی کا خود و زبانی ہے۔

رہا کرے سچت کی گئی۔

الفاظ مستخدمه سابقا " مسدود و منه المجموعه صالحة لاجل

کے معنی یہ ہے کہ سوائے فیصل شدہ مقدمہ اور پیسٹریٹ
مراجعہ جات سے ہی تعلق ہے

مدینہ میں آئے سما کی تہذیب اور رومی کی شائستگی بہت سی ہے

چند روز بعد ہی علیہ او اس کے بھائی نے ایک دعویٰ
مقابلہ میں اس کے حامی اور متعارضہ مفردہ او اس کے استاد

کیا کہ ایک تھوڑے وقت پر قرار دے جائیں۔ حسب

خواہیں درج ذیل دونوں مقدمات کی تحقیقات ایک

ساتھ کی گئی۔ مقدمہ اصل خارج ہو گیا اور وہ سہراٹواری

ہوا اس پر یہ عیاں ہے کہ اسے دستِ گریب میں براہِ راست

مراحمہ دولوں مقدمات کے ذریعوں کی بارگاہی سے پسینہ

لیا اور وہ یوں دیکھ کر اس کی شکل پاؤں سے اتر گئی۔

مراجعة عليه ظاهر كمالاً لياقته و اسرار كماله في حركاته

مشرک یا مدعی و دوسرے عقیدہ میں تھا شرک یا نہیں کیا گیا۔

و اس کے بعد
پہلے
دوسرے
تیسرے

قصہ نمائندگی کی نسبت میرا عجیبہ نہ پلا۔
اس کی کہہ بنیاد نہیں ہے۔ وہ لڑکے اور لڑکیوں کے لیے ہے۔
کیا اور دعویٰ کے خلاف فیصلہ کیا
بالکل باتہ اسے ملے تحقیق رہا ہو۔

فیصلہ علیہ دعویٰ نے بجائی حصول تہذیب کی دلس رسالہ
مستند و درست تہذیب نمائندگی، اہی جبر، اور عورتوں کے
بتایں سہجہ لائی سہجہ علی گوجا علی گوجا علی گوجا
بیسراں بشیر محمد تعلقدار نے سقاہ گورہ رہا، یہاں پہلے
رشتہ دیب رجوع کی۔ بعد ہندو دور کے گورہ ہندو دیب اور
اس کے بھائی نے بھابھ دیب علی اور اس کے بھائیوں کے اس
امر کے استقرار کی نالیش رجوع کی کہ ان کی ہمت ایک لگان
کی نسبت جبر و جالہ و تنہا ہندو ہندو اولی ہندو دیب
جائے۔ یقین دہی مقدمہ اول میں بھابھ کی کیا
اور مقدمہ ثانی میں صاحب عدالت نے یقین دونوں
مقدمہ اول ایک ساتھ چلائے گئے اس وجہ سے اس صی
سزا علی اور بھابھ دیب ایک حد تک ایک ہی مقدمہ اول
خارج ہو گیا اور ثانی ڈگری ہوا دعویٰ مقدمہ اصل نے
جو مقدمہ ثانی میں دعویٰ علیہ تہذیب و سہجہ کی کیا مقدمہ
کیا۔ مقدمہ دونوں مقدمات کے ڈگری کی ناراضی سے تھا
اور اس کا یقین مالیت صراحت سے مقدمہ دونوں ڈگری کی
نقل نسلاک عرصی عدالت نے مقدمہ میں جن میں ہر دو
گورہ دیب کا نام پر حیثیت مراۃ علیہ ظاہر ہونا تھا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو است مقدمہ دوسرے مقدمہ کی
ناراضی سے مراۃ تصویب نہیں کی جاسکتی۔ وہ ڈگری کو چند
دیب اور اس کے بھائیوں کے حق میں قائم رہی اس وجہ سے کہ

صفحہ ۹۳

اسے بھائی، رافعیہ میں فریق نہیں رہا اسے گئے اور اس کے
اور اس کے ڈگری میں مسودہ ہی کر دی ہوا ہے اور اس کا مقدمہ
ان پر نہیں لکھ سکتا جیسا کہ ہمارے کالی مال، شام، گورہ
ہیں تو یہ کہ کیا کیا تہذیب اگر مقدمہ ثانی کا ہی رہا ہو
کیا جائے کہ اس کی سہا سہا کا سہا ہی اس رہے
ہیں ہو سکتی کہ وہ باقی ہو کی اور وہ اس کے ہوتے ہوتے
مراۃ علیہ عدالت نے یقین میں ہوا ہو، یہاں پہلے
عدالت ابتدائی کی ڈگری باقی رہی۔ جو مقدمہ عدالت
مستند مراۃ میں نہیں کیا گیا تھا تو یہ نتیجہ دوسرے مقدمہ
اولیٰ عدالت، ضابطہ مادہ مصرعہ اس کے چند ایسے ہی
تمام منہجہ تا تہذیب، رکھل چہ ایوار ہی تمام
منہجہ تا تہذیب (۸۵) ہما بیسراں ہما بیسراں (۸۶)
کے جس میں ایک مراۃ بلا عدالت مستند مراۃ کہ نیک حکم
حال کے مختلف مقدمہ کی دو ڈگریوں کی مارا ہی سے
رجوع کر دیا گیا تھا تاہنا اگر دوسرے طور پر حاضری تصویب
جائے تو مقدمہ میں یہ قسم ہے کہ اگر وہ مقدمہ ثانی کا ہی مقدمہ
مقصود تھا تو بعض کامیاب دعویٰ مراۃ علیہ نہیں ہوا
گئے ہیں۔ ان حالات میں مراۃ ان ہمارے دوسرے مقدمہ
کرنے ہیں کہ ان کا مراۃ عدالت ڈگری کی میں ڈگری
مقدمہ مقدمہ اصل کی ناراضی سے ہر مقدمہ تصویب کیا
جائے اور یہ کو تش کہ وہ دوسرے مقدمہ کا مراۃ تصویب
کیا جائے لا حاصل ہے، ڈگری کی ہر مقدمہ کو دوسرے
کر دیا اب حالت یہ ہے کہ عدالت ابتدائی میں دو مقدمہ
تھے جن کا ایک فیصلہ کیا گیا اور دوسرا مقدمہ ثانی مقدمہ

(۸۵) ڈگری بیسراں ہما بیسراں (۸۶) ڈگری بیسراں ہما بیسراں (۸۷)
ڈگری بیسراں ہما بیسراں (۸۸) ڈگری بیسراں ہما بیسراں (۸۹)

بام
رجہ
(مکتبہ)

تعلق ہے میرے متفقہ کارروائیوں سے تھی۔ ملاحظہ ہو فیصلہ
جو ویشل ٹیلی بیڈ میں چارج ہنری ہو کہ بنام ایکہ منسٹر
جرنل بنگال (۱۸) ہم اس وضاحت سے کلیتہً متفق ہیں
جو سسر جرنل نے مقدمہ بالکس بنام کشن لال دلا کے مندرجہ
ذیل فقرہ میں کی ہے :-

”مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصول فیصل شدہ کی غرض
(تداع و تقدیمات اور نہ ختم ہونے والے نزاعات تاکہ
فرصتیں نہ بنیں۔ نزاعات کو غیر دانی نہ ہوتے جبکہ وہ لوگ جو
زاعات کرتے ہیں وہ خود فانی ہیں۔ دوسرے کی یہ مثال
ان مسائل قانونی کے مطابق ہے کہ کسی شخص کو ایک بنا دوی
میر دوار تکلیف دہ دینی چاہیے اور اس سے دنیا کو وسیع
صرفہ لاشل یہ ہے۔ سلطنت کا فائدہ آئیں ہے کہ قانونی
زاعات مسدود ہوں۔ اس لحاظ سے اصول کا تعلق

تاریخ آثار سے نہ ہوگا بلکہ اس وقت سے جب فیصلہ
اس نتیجہ کا اور کرے جہاں تک کہ اس کا تعلق مسدود
تحقیقات نہ کسی امر ترقی سے ہے وجہ یہ ہے کہ ان
مقدمات میں جن میں کچھ کسی تحقیق کی تحقیقات شروع
کر چکا ہو جو کسی دوسرے مرجعہ مقدمات میں بھی امر
تبعی طلب ہو اور اس اثنا میں فیصلہ آخر سابقہ
مقدمات میں عدالت عوام کا سدا ہو جائے۔ (فریقین
اور دیگر تشریحات کے اظہار میں) تو وہ امر فیصل
شدہ ہوگا اور مقدمہ مابعد کے مفاد طور فیصل ہو جائے
کا مانع ہوگا۔ اگر یہ نہ کیا جائے تو وہ خلافی جس کا کہنا
اصول امر فیصل مقدمہ کی طرف سے ہے وضع نہ ہوگی اور اصل
خود بیکار ہو جائیگا۔ جہاں تک اس عدالت کا جوار احکام
(۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ -

موجود تھا اور دیوانی بابہ ۱۸۱۲ سے ہوتا ہے میں کہہ
رہا ہوں کہ قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۲۳ عدالت ہائے اعلیٰ
آپ مندرجہ میں ہے بلکہ وہ عدالت ہائے اعلیٰ سے مراد
وفاقی کے ضابطہ سے ہے برصغیر سے وفات ۵۸۵ ۵۸۶
تعلق ہے اور بلاشبہ متفرق کارروائیات سے جو
عام احکام مندرجہ دفعہ ۶۳ مجموعہ کے متعلق ہے
اس رائے کو الزام دیا گیا کہ اس نے بنگال میں
رام لال بنام جیمز ناتھ (۱۳) دیکھ لیں بنام جی (۲) دیکھ لیں
یہ بنام علی (صفر ۳) انتہ و اس بنام ادوی (۱) دیکھ لیں
یہ گاس (۱۶) رام فقیر بنام ندیشی سنگھ (۱۹) و
بلہاری پانڈے بنام شیو سمیت پانڈے (۲۰) دیکھ لیں
اور برہما میں بھی اسی قسم کی رائے اختیار کی گئی ہے
نور محمد بنام جمن (۲) محمد جان بنام دولی چند (۲۲)
رامن چٹنی بنام متودیہ پانڈی (۲۳) اسکے خلاف رائے
مقدمہ پتیا نند اولین بنام قیہی ناتھ سارستال (۲۴)
میں اختیار کی گئی ہے اس میں مقدمات عکسی مابین
ایہی فریقین اور ایہی دافعات ہر ایک ساتھ چلا گئے
اور فیصلہ ایسا ہی روز کیا گیا لیکن ڈگریاں علیحدہ
علحدہ مرتب ہوئیں اور صرف ایک ڈگری کی ناراضی
سے مراد نہ کیا گیا تھا یہ طے کیا گیا کہ جس ڈگری کا
مراد نہ ہو اس کا مانع نہیں ہے کہ وہ عدالت
مراد نہ لے مانع ہو کہ جس ڈگری کی ناراضی سے
(۱۹) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱
(۲۱) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱
(۲۲) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱
(۲۳) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱
(۲۴) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱ (۱۸) دیکھ لیں یہ مقدمہ ۶ ص ۱۳۱

مقرر ہو گا۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۰ء کو کیا گیا

سرو یا ڈاکٹر ام سیٹال انڈین کیسیر ملکا ۲۹۶-

مورٹیسیا رام لکھنؤ پست و سرگرمی میں لاہور کے آقا

جلد ۱۰۰۰ کا حوالہ دیا گیا۔

در ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ اور ڈاکٹر ۱۱-۱۲-۱۳۱۰

وہ شہر و ضلع دیوانی بایں اسد کا کہ حالات سدرجہ

در ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

کلیہ ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کو نسل بنار اعلیٰ فیصلہ و ڈگری و درجہ

اسد ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

ہنگامی سبارٹینٹ جج سلم بمقدار ۱۱-۱۲-۱۳۱۰

کیا گیا تھا عطا ہو گیا۔

مستجاب سالکان۔ سسر کے بہشتیم ایگرواں۔ سی

وہا را گروا حار یار۔

سجنا خیمہ مراجعہ علیہ سسر۔ سسر کے گیشا ڈاکٹر۔

حکم یہ درخواست عطا ہے اعارت مراجعہ حضور و پیش

کریڈٹ آفیسر ہی سجال شدہ ڈگری کے نتیجے کی ہے سسر کے

یہ ہے کہ آیا اور دفعہ ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہنگامی

مالیہ ڈاکٹر کے مطابق ہے کہ کوئی اور مراجعہ قانونی یہ

محور ہے پورے ہوتے ہیں یا نہیں۔

بدلواتے ہیں یہاں مقدمہ بڑا دلایا ہے زیریں۔

نیلام جائداد اور اصل رقم مبلغ ۱۱-۱۲-۱۳۱۰

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

اسد ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

سائل یہ ہے کہ اگر سو و تار ڈگری اصل میں شریک کو دیا گیا

کل رقم ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ ہو سکتی ہے اس سے انکا نہیں کیا گیا ہے

ایسا نہ ہو گا اس حجت کی تردید اس میں کیا ہے کہ

رقم ۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

۱۱-۱۲-۱۳۱۰ کے مطابق ہے لاہور کے عدالت نامہ مراجعہ

یہ سہ ماہی
بنام
را
دفعہ

کہ سہ ماہی حاصل شدہ ان حالات و احوال میں ہے کہ
 (۱) تاملی میٹھیاں کے وقت موجود تھے سہ ماہی اس کے
 قلعہ فیصلہ بنانے میں سہ ماہی بنام رہا بی بی (۲) اس کے
 خاص واقعات یہ تھے کہ گوجا کا راجہ اس پر کڑا کر لیا
 کہ جب دو دلوں مقدمات ساتھ چلائے گئے ہیں تو اس میں
 سے ہر ایک اور سے کہے مقابلہ میں مقدمہ ساقہ مقدمہ نہیں
 کیا جاسکتا ہے میں نے سہ ماہی کو پر لیا بی بی اس میں
 جب توجہ اول دفعہ اصرار کر لیا جائے۔ اسلیت سہ ماہی
 یہ ہے کہ توجہ ویر مقدمہ افغان مقدمات علیحدہ نہ
 جیسے نارائن (۳) و مریم الدی بی بنام (۴) سہ ماہی (۵)
 ملے ہیں مگر وہ اس وقت صاف و صاف نہیں جب توجہ سہ ماہی
 ماحض اور قبل اسکے کہ توجہ اول و دوم دفعہ اول
 بات سہ ماہی تا فہم نہ رہا۔ ہم اس امر کو نظر اسرار ہم
 کر سیکھ کہ فیصلہ عدالت ہوا مقدمہ مدعا اور رسید
 کہیں بنام بیتا کالی داسی (۶) سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 وہی سہ ماہی راہی واقعات کے ایسے دو سلف مقدمات میں
 بھروسہ نہ کرے۔ سہ ماہی جو ایک دفعہ میں چلائے گئے ہیں
 آخری دفعہ آیت مقدمہ مالوں میں ہو جائے تو وہ حاصل
 نہ ہو اس مقدمہ میں ہو گا جو بعد کو تم ہوا۔ اصول امر
 فیصلہ شدہ ہو گا ہنس مقدمہ پیش ہو جائے تا ایک دفعہ
 قلعہ طور پر جنم ہو جائے اور وہ عدالت استانی کی حد
 تک محدود نہیں ہے ہماری صافتا یہ رائے ہے کہ اصول
 اس حیثیت سے گریز نہیں ہو سکتا اور دفعہ اولی و دوم سے اس
 سے گریز کا چارہ نہیں ہے نتیجہ یہ ہے کہ سہ ماہی قضیہ آفتان مقدمہ
 دس دن میں ایک سہ ماہی مقدمہ ۲۴۳ -

دفعہ ۹۶

۱) سہ ماہی راہی کے میں مدعا اور کالی داسی
 والی توجہ میں سہ ماہی بنام رہا بی بی (۲) اس کے
 خاص واقعات یہ تھے کہ گوجا کا راجہ اس پر کڑا کر لیا
 کہ جب دو دلوں مقدمات ساتھ چلائے گئے ہیں تو اس میں
 سے ہر ایک اور سے کہے مقابلہ میں مقدمہ ساقہ مقدمہ نہیں
 کیا جاسکتا ہے میں نے سہ ماہی کو پر لیا بی بی اس میں
 جب توجہ اول دفعہ اصرار کر لیا جائے۔ اسلیت سہ ماہی
 یہ ہے کہ توجہ ویر مقدمہ افغان مقدمات علیحدہ نہ
 جیسے نارائن (۳) و مریم الدی بی بنام (۴) سہ ماہی (۵)
 ملے ہیں مگر وہ اس وقت صاف و صاف نہیں جب توجہ سہ ماہی
 ماحض اور قبل اسکے کہ توجہ اول و دوم دفعہ اول
 بات سہ ماہی تا فہم نہ رہا۔ ہم اس امر کو نظر اسرار ہم
 کر سیکھ کہ فیصلہ عدالت ہوا مقدمہ مدعا اور رسید
 کہیں بنام بیتا کالی داسی (۶) سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 وہی سہ ماہی راہی واقعات کے ایسے دو سلف مقدمات میں
 بھروسہ نہ کرے۔ سہ ماہی جو ایک دفعہ میں چلائے گئے ہیں
 آخری دفعہ آیت مقدمہ مالوں میں ہو جائے تو وہ حاصل
 نہ ہو اس مقدمہ میں ہو گا جو بعد کو تم ہوا۔ اصول امر
 فیصلہ شدہ ہو گا ہنس مقدمہ پیش ہو جائے تا ایک دفعہ
 قلعہ طور پر جنم ہو جائے اور وہ عدالت استانی کی حد
 تک محدود نہیں ہے ہماری صافتا یہ رائے ہے کہ اصول
 اس حیثیت سے گریز نہیں ہو سکتا اور دفعہ اولی و دوم سے اس
 سے گریز کا چارہ نہیں ہے نتیجہ یہ ہے کہ سہ ماہی قضیہ آفتان مقدمہ
 دس دن میں ایک سہ ماہی مقدمہ ۲۴۳ -

۱) سہ ماہی راہی کے میں مدعا اور کالی داسی
 والی توجہ میں سہ ماہی بنام رہا بی بی (۲) اس کے
 خاص واقعات یہ تھے کہ گوجا کا راجہ اس پر کڑا کر لیا
 کہ جب دو دلوں مقدمات ساتھ چلائے گئے ہیں تو اس میں
 سے ہر ایک اور سے کہے مقابلہ میں مقدمہ ساقہ مقدمہ نہیں
 کیا جاسکتا ہے میں نے سہ ماہی کو پر لیا بی بی اس میں
 جب توجہ اول دفعہ اصرار کر لیا جائے۔ اسلیت سہ ماہی
 یہ ہے کہ توجہ ویر مقدمہ افغان مقدمات علیحدہ نہ
 جیسے نارائن (۳) و مریم الدی بی بنام (۴) سہ ماہی (۵)
 ملے ہیں مگر وہ اس وقت صاف و صاف نہیں جب توجہ سہ ماہی
 ماحض اور قبل اسکے کہ توجہ اول و دوم دفعہ اول
 بات سہ ماہی تا فہم نہ رہا۔ ہم اس امر کو نظر اسرار ہم
 کر سیکھ کہ فیصلہ عدالت ہوا مقدمہ مدعا اور رسید
 کہیں بنام بیتا کالی داسی (۶) سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 وہی سہ ماہی راہی واقعات کے ایسے دو سلف مقدمات میں
 بھروسہ نہ کرے۔ سہ ماہی جو ایک دفعہ میں چلائے گئے ہیں
 آخری دفعہ آیت مقدمہ مالوں میں ہو جائے تو وہ حاصل
 نہ ہو اس مقدمہ میں ہو گا جو بعد کو تم ہوا۔ اصول امر
 فیصلہ شدہ ہو گا ہنس مقدمہ پیش ہو جائے تا ایک دفعہ
 قلعہ طور پر جنم ہو جائے اور وہ عدالت استانی کی حد
 تک محدود نہیں ہے ہماری صافتا یہ رائے ہے کہ اصول
 اس حیثیت سے گریز نہیں ہو سکتا اور دفعہ اولی و دوم سے اس
 سے گریز کا چارہ نہیں ہے نتیجہ یہ ہے کہ سہ ماہی قضیہ آفتان مقدمہ
 دس دن میں ایک سہ ماہی مقدمہ ۲۴۳ -

۱- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۲- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۳- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۴- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۵- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۶- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۷- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۸- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۹- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں
 ۱۰- ایسے جو کہ دنیا کی تمام دولتوں سے محروم ہیں

ورواسته با حاج آقا کی اگر باقی راجه تکمیل می شد باشد
 سرتاج ۴۰۰ تیر و پیرا ۱۰۰۰ دما ۱۰۰۰ اسلحه کتانی کار و رانی ۱۰۰۰
 ده قوا و این اما ایراد آن دو گری راجه ۵۰۰ پیرا ۱۰۰۰
 خدمت بولیا بهای ۵۰۰ سرتاج ۱۰۰۰ و گریار ۱۰۰۰
 چهاری کر که ورتا ۵۰۰ یون سونی و طهارت کر که و گری
 سکی ۱۰۰۰ تا بولیا ۱۰۰۰ یون سونی و گریار ۱۰۰۰
 کار و رانی ۱۰۰۰ و پیرا ۱۰۰۰ و اسلحه ۱۰۰۰
 تا تاریخ ۱۳۰۳ و پیرا ۱۰۰۰ و اسلحه ۱۰۰۰
 و سرتاج ۱۰۰۰ و پیرا ۱۰۰۰ و اسلحه ۱۰۰۰
 تا تاریخ ۱۳۰۳ و پیرا ۱۰۰۰ و اسلحه ۱۰۰۰

فرارو کیا گیا کہ اس کو مارا، مارا ماریا، یہ پیش کیا گیا کہ اس کو
اور اس کو مارا، مارا ماریا، یہ پیش کیا گیا کہ اس کو
دیکھیں اگر وہ جہاد میں لے گیا تو اس کو مارا، مارا ماریا، یہ پیش کیا گیا کہ اس کو
موجودہ دنیا میں رہا، رہا ماریا، یہ پیش کیا گیا کہ اس کو

عہ بناراضی فیصلہ دینا کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ملک
صرف ۳۴ روپائی کے لئے ۱۹۱۹ء میں شمالی ڈگری میں
ٹیکس جو دہریہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۹ء -
خانہ مرزاخان - میر جان اولڈسم کے سی۔ پی۔ ٹیکس کوئی برا
نہیں ہے۔ فیصلہ سناؤں سکے۔ سو ٹکڑے

تفصیل ہی دی ہے کہ گذشتہ روزہ ریلوے کے سرورس گاہ سے
 سے لے کر جو اور میانہ اسے ۱۰۰۰ روپے راجہ کی
 نامید حلفہ اسے کی گئی ہے

میرپور میں جسے جہاں سرائے لے کر کو اسے عذر
 کے کرنے سے معذور کیوں نہ کر دیا۔ ہمارے لیے یہ ایک
 ہے کہ ایسے سارا کوں میں آئے۔ اسے سمجھا کر اسے
 وہ اس طرح خاموشی سے نگہ تار اس وقت سے اقلہ
 وہ ایسا ہی مقدمہ میں بہا بہا ہے۔ یہ رہا اس وقت
 اس شخص نے وہی تہی ہو دیوالیہ ہوئے لگاتار۔ اس کو جو
 عدالت کے سامنے ہر دن سامنے لے کر دیا تھا کہ وہ جو اسے
 وہ وہی اور میرپور میں اسے کی گئی ہے اس پر لے کر
 برٹش راجہ اس کا کام قانون نافذ کی وہ جیسے کہ
 دیوالیہ فرار و تیر کی تھی یہ اتنے سال یہ
 نہ کہ نام کرگ سنگہ کی ہی راجہ ملے ہوئے۔
 اس کا تعاقب بتاتے ہوئے تو میرپور لے کر اور
 جسکی رو سے پورے جہاں کی تہی ہمارے لئے
 ہے اور اس کی تاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۶ء ہے۔

اس کا نتیجہ میں جیل کا اس مقدمہ کے بعد کیا ہوا
 آیا وہ قتل ما بعد اس قتل جہاں سے اسے لے کر
 قانون دوا لے کر ہو گیا کی دوسرے طریقہ سے ضم ہو گیا۔
 اگر ایسا ہوا ہے تو ہم کو اس کی خبر نہیں۔ یہ غیر متوقع معلوم
 ہوتا ہے کہ اگر دیوالیہ کی حالت جاری ہو اور عدالت کو
 اس پر توجہ ہی دلائی گئی تو کوئی محلف جج اس کو
 حاضری سے نظر انداز کرتے یا عدم حاضری کی رپورٹ
 یا اس عہدہ دار کے جس کے ذمہ ہے اس کے قانون کے تحت

نہ کی سرائے کی ہی جہاں سے تو اسے لے کر اسے
 اگر میرپور میں لے کر لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے
 اسے لے کر اسے لے کر اسے لے کر اسے

یہ سلاطین اس کے یہ معلوم کیا کہ اس کے
 دیوالیہ ہوا کی تہی تہی تہی تہی تہی تہی
 اس کی پوری ہوا تہی تہی تہی تہی تہی تہی
 کی جیسے کہ وہ اس کے لئے ہے۔

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہائی کورٹ کلکتہ

حکم اہلاروجہ دیوانی

۱۹۲۲ء

مہر مقدمہ ۶۹۶ بجایہ ۱۹۲۲ء منصفہ ۳۰ رجسٹری

باجلاس پٹھان پٹن

ریکل چندرا پٹری بنام روہنی سنگھ پٹری

سال خرقہ مقابل

فانون عدالت خفیہ عدویہ جاتی آگے ۱۹۲۲ء

منسیرہ دوم مدہ ۳۰ (۳۱) منصفہ بر بنار پٹری، بانا نا، تھکری، وادی

سرقہ مندرجہ عرضی دعویٰ کیا ایسے مقدمہ کے باعث کی ابتدا

طالعات خفیہ مجانبہ سووہ بہت زیادہ شرح سووہ

عرضی دعویٰ میں بیان کیا گیا کہ مدعی علیہ نے سارے عہدہ

ریوی مدعی کا عہدہ نکال لیا اور اس کا تفریق کیا اور تفریق

بیجا کیا اور مدعی کے مدعی علیہ سے اس امر کا ذکر کرنے پر مدعی

مدعی کے حق میں ایک چٹھی لکھ دی جس میں رقم ادا کرنے کا قرار

کیا ہے مدعی اس رقم کے حصول کی یہ بات لکھ کر رہا ہے۔

قرار کیا گیا کہ یہ مقدمہ اس رقم کے حصول کے لیے چھٹی

میں طرح ہے اور یہ مقدمہ معاوضہ کو لکھ کے سرقہ بانڈ ریوی کا

ہیں ہے۔

۱۱) اپنا یہ مقدمہ دوم مدہ ۳۰ (۳۱) قانون راجا خفیہ ہو گیا

میں داخل نہیں ہو اور لاکھ سماعت عدالت اسطاعت خفیہ ہے۔

جس عدالت صحیح طور پر سماعت مقدمہ ہو تو اس کا کوئی نام جائے

پر کلکتہ اختیار رکھتا ہے جو عرضی نام میں طرح ہوں اور مقدمہ

کسی معاوضہ فریقین کے یا کسی راجا جسے سو کی بہتاری ہے

بہت زیادہ شرح سووہ طاعات مقدمہ کو کافی ہو

حکم اہلاروجہ دیوانی بنار پٹری مصدرہ کو بتل بار وینسٹن

سجائے گا ورنہ پٹری کو کونسل کی محنت یہ کہ الفاظ کسی تفسیر

میں الفاظ کے معنی کا یہ جاننے کی کوئی سیاق و سباق ہے الفاظ کے

راہ ۱۹۲۲ء کے کسی مقدمہ کے کسی کو کسی قریب کی ادائیگی کا

میں ۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

۱۹۲۲ء کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے الفاظ کے

مرافعه تخت فرمان شاهى نبار اصفى فنيه لى مستر شى تينوز
موز ۲۴ دى ۱۹۲۱ء

منجانبہ مراجع - مسطر ایچم - ان - مکیزچی -
منجانبہ مراجع علیہ - مسطر مکیزچی -

فیصلہ۔ مہر افغامی بی سہری مار این یو مین ننگ آف
از پاریس بی کا شخص مستوجب ادائیگی حصہ رسدی ہے اس

بنک کے حسابات کا تصفیہ ہو رہا ہے۔ ایسٹ لندن ٹائمز

ہندو عقائد کے لیے یہ وہ ہیں اور ان کے عقائد میں ایک
 مدعا ہے کہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ رقم ایک سیاح نے
 ان کے پاس سے لے لی تھی۔

واجب الاوراپنے عویونیکہا آٹھ انڈیا کے سطلالیمہ
 راداکر جائے۔

کے لئے رقوم و فتنہ ادا کیے۔ یہ زمانہ امت کے لئے سسٹن کے

بروئے حق ان میں اور سعادت ہند اس لوٹ کی رقم کی
نالتس ہزار چھ سو اسی روپے لیکن سچا نیو لکھو بیڑا میر

ادعا یہ کیا جاتا ہے کہ میرا زہر ہے تو ان خباثت المیعہ اور قرضہ کا
مطالعہ بہت کیا یہ شخص مستوجب ادا کی ہے نہ رسد کی کا حسب دفعہ

۱۸۶) سختی و قسوت قانون پسند کیا جاسکتا ہے۔
وہ جزو ذریعہ متعلق ہے یہ ہے کہ عدالت کسی وقت

پہلے اسے حکم دیا کہ اسے جہاد کے لیے روانہ کر دے اور پھر اسے حکم دیا کہ اسے جہاد کے لیے روانہ کر دے

نور محمد جیسے لڑکا ہو، خود اس قانون کی اتباع میں مطالبہ کرے۔

ہندو اسیان تہم ہو جاتا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ عذر میں ہے
 تو یہ بھی کہ یہاں تک لیکن ولیم کی نے مسعود کا قصہ یہ کہتے ہو
 یہ کہ یہاں تک لیکن مسعود کے نہیں مناسب بنیال کرتا ہوں کہ بچا
 حالاً مقدمہ جو کہ مدعی علیہ کا طرز علیہ نہایت درجہ برا ہے
 سے کہ مسعود لا دون۔ نہ بہت زیادہ نہیں ہے۔ "میر خیال
 نہیں ولیم جی کی عذر یہ بھی ادا ہے نہیں خیال کرتا کہ وہ
 محض اور بحالت کا طرز اشارہ کر رہے ہیں جو بہت دراصل کو کہ
 لگا رہا ہے اس وقت کا کہ وہ دے رہے ہیں کہ ہاں کے خیال
 میں مدعی علیہ نے جی پر دست کیا۔ اور یہ اس سے انکار کر دیا یہی
 خیال میں یہ ہمارا کہ مسعود دلا لے کی وجہ کی توضیح تھا۔
 لیکن اس طرح مسعود انہوں نے لکھا ہے کہ یہ مسعود بہت زیادہ
 نہیں ہے اور اودھانی شرح مذکور دلا دے کہ لینے وہ یہ
 فیصلہ نہ کیا۔ یہاں لیکن انھوں نے یہاں دیوانی اعتبار سے
 کی نسبت یہ کہ یہاں کہہ کر ۱۲۱۱ فی صدی سالانہ کثیر شرح مسودہ
 متعلق ہے۔ خراسان کہ اس سے متعلق کوئی سادہ ہو یا شاہد
 ہو کہ کسی خاص بازار کی وہ شرح معمولی ہے ایسا کوئی بیان عری
 وہ میں نہیں ہے اور گو کہ بیان کا گنا ہے کہ یہ معمولی شرح ہے
 اس سے متعلق ولیم جی کی تجویز یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ
 شرح مسودہ میں ہے۔ میں ملو سے مصری سالانہ شرح مسودہ کو
 زیادہ تر صورت لیکن یہاں ملو میری رائے میں کسی واقعہ سے
 متاثر نہیں جو ولیم جی کے ذہن میں اس قسم کے مقدمہ کا ہو۔
 جو ان کے اختیار عدالت نے اندر رہے ہو۔ میری خیال میں ادن کہ
 تمام معاملات مذکورہ عری الش پر اختیار سماعت نہ مل پڑا اس
 صورت میں کہ عری دعو کی بجوی مجھ لیا جائے کہ بعد مسودہ کی
 رواج کے ملو سے فیصدی سالانہ شرح بہت زیادہ ہے میرے

خیال میں اس کو اس کے دلا لے کا اہل تھا۔ یہاں اس
 مقدمہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ یہ ہم سے کہہ کہ ہم اس
 مقدمہ پر کیا اثر فی منوع کیا جا سکتا ہے۔
 حکم اٹھاؤ جو منوع کیا گیا۔
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۰

ہائی کورٹ لاہور

مداخلت فی دیوانی
 نمبر مقدمہ ۲۲۲۲۲۲۲۲ فی صدی سالانہ کثیر شرح مسودہ
 باجلاس شہر شہر لی سنگل
 غلام نبوی۔ مدعی شہام بشیر علی سیر قائم مقام
 مرافقہ قانونی نکال متونی و جیو
 مدعی علیہ۔ مرافقہ علیہ
 ناماع۔ علی کی جانب سے صلح۔ دانش تشریح صلح نامہ اس میں
 منار پر کہ صلح مدعی بالغ ہو چکا تھا آیا ہو سکتی ہے۔
 سالہ ناماع اس استوار کی دانش ہیں کہ صلح کر کے ہو کر
 اس کے حال میں برنار صلح صادر ہو گئے جس کو اولیٰ لی تھا۔
 سے اس کے وہی دوران مقدمہ نے باجلاس عدالت تعلیم
 پارہ میں منار پر چلا کر ہے کہ وقت صلح ہو کر ہی مدعی

پل پندرہویں
سام
اسی کا پتہ
(۱۰۰)

باریال موزجہ جوان لہ لہ لہ
نہجائے نکل مابوہر جلال دکر دنی (ہر جیت انور دیکھا پتہ لہ لہ لہ)
باغ فریق تانی سلیم رمانہ کرچہ
فیضہ سلمہ بہیکم انہار نہ انار و جہنہ ہاں کی کیا اور پتہ
عدالت تخت کو اختیار ماب نہ تھا اور ثانیہ کہ فیضہ قانونا
غلط ہے اسوجہ سے نہ تعلیم حج ان متعلہ امور کا تصفیہ کرنے سے
قوانر سے جو پتہ دیک میں برج تھے لائق وکیل سائل نے اپنی مقدمہ
کو اس طرح بیان کیا ہے عرضی دعویٰ میں رہا ہے نالاش
بتلائی گئی میں ایک بنا ہر جہہ بالخصوص استعمال ہیجا کو مکملہ مکملہ
مدعی یہ متعال ہیجا فوجہ باری جہم تک پہنچا لہا اور فقرہ ۳۵
(۲) ضمیمہ دوم قانون عدالت مطالبات حقیقہ صوبہ بجا میں داخل ہے اور
دوسری بنا یہ کہ دعویٰ اس معاہدہ کی بنا پر ہے جو اس
چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے جوہ علی علیہ نے ایک حیدہ قیمت کو سکھ ادا کر
کا کیا شکایت یہ ہے کہ مقدمہ ایک چٹھی کی بنا پر ہے تاہم وہ
اندرون اختیار سماعت عدالت مطالبات حقیقہ ذیل علم حج
کی غرض یہ معلوم ہوتی ہو کہ اداں مابیر دعویٰ پر تجویز کر رہے تھے دیگر
حالات مقدمہ سے ہی متاثر ہوئے اور بالخصوص مسئلہ سود کا
نقصانہ خیال پر کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دہن میں
چٹھی بنا دعویٰ نہ تھی بلکہ دوسری بنا دعویٰ ان کے خیال
میں تھی جو عدالت مطالبات حقیقہ کے لئے مناسب نہیں ہے
چھکو اس مقدمہ عری دعویٰ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت
نہیں ہے لیکن میرے روبرو اس کے فقہانہ وضاحت کی
کی ہے اور میری رائے میں عرضی دعویٰ کے لحاظ سے یہ نالاش
چٹھی کی بنا پر ہے نہ کہ وہ نالاش ہر جہہ سرقہ یا لقمہ ہیجا ہے
کسی طرح ہو یہ بالکل درست ہے کہ فقرہ ۳۵ عرضی دعویٰ

۱۰۲
صفحہ

میر بیان کیا ہے کہ میری علمہ ہاں تہا جہہ داران رطلوی
کو نہ نکال لیا اور اس کی جہاں استمال ادا نہ ہو گیا میں خیال کرتا ہوں
کہ اس کے کسی دعویٰ ہوگی اگر عری دعویٰ میں نہ لکھا ہو تو اس کے
نے مال کا سرقہ کیا ہر جہہ اگر عرضی دعویٰ صاف طور پر کیا گیا
نہجہ ہم ہو جائے گا کہ اس فقرہ کے حدود و قیاس مابعد یہاں
کے گئے ہیں۔ (۱) مدعی علیہ کے اس کے پاس کہا۔ دونوں میں ایک
معاہدہ پر گفتگو ہوئی مدعی علیہ نے ابوعبدہ ادا کر کے نہ ہو جس
سے طریقہ مخصوص نہ کہ ہر جہہ نہ لحاظ تہج نازار چٹھی تکمیل کردی
عرضی دعویٰ میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ مدعی
میں رو بہا دعویٰ ظاہر ہوئی میں آخر عرضی نالاش میں بلا سہ
اس مقام کا حوالہ ہے جہاں بنا دعویٰ پیدا ہوئی اور یہہ ذکر
ہی ہے کہ اندرون حدود عدالت چٹھی تکمیل کی گئی اور مال
حوالہ کیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ اس مقام کے حوالہ سے جہاں
مال کا حوالہ کیا جانا لکھا ہے ظاہر ہو کہ مدعی کو ملے کہ لقمہ
ہیجا کے ہر جہہ کی نالاش کے متعلق غور کر رہا تھا میں ایسا نہیں
کرتا مقام حوالگی کا حوالہ دینا ایک واقعہ ہے جس سے ظاہر کرنا
مقصود ہے کہ مقدمہ صحیح طور پر رجوع کیا گیا ہے گو وہ جس اور
صرف چٹھی کی بنا پر رجوع کیا گیا ہے۔ میری رائے میں اگر عرضی
دعویٰ کو احتیاط سے دیکھا جائے تو اس سے ایک خاص قسم
مندرجہ چٹھی کے نالاش مقصود ہے نہ کہ لقمہ ہیجا یا معاوضہ سرقہ
کے ہر جہہ کی نالاش۔ اس صورت میں نہ تو اس لحاظ جس طرح سائل
نے اپنی مقدمہ کو بیان کیا جب اس نے حکم اہلکارہ حاصل کرنے
کی درخواست کی نہ اس سے زیادہ بہتر طریقہ جس طرح وکیل کل
نے میرے روبرو بحث کی قائم نہیں تھی میری خیال میں کوئی قانونی
عذر مقدمہ کے عدالت مطالبات حقیقہ میں سما کر کے متعلق ہر جہہ

اولا الذکر نظیر حوالہ ایک ناما بانگ کی بالترتیب اور وہ مقدمہ
ہو اسے منسلق ہے۔

اوسری نظیر سے اس حکم کا حوالہ دیا گیا ہے کہ اقبالی دگری پڑ
مراضہ میں اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن جدیدہ مقدمہ کی رو سے
اوس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے اگر اس کی تشخیص کیلئے معقول وجوہ
ناتش ہو سکتی ہو۔ اس سے مراد کو کچھ مدد نہیں ملتی۔
تیسرا مقدمہ بھی ناما بانگ کا ہے اور اس کا حکم اولیٰ حالت
میں غلط ہے جو اوس مقدمہ کیلئے چھوڑا گیا ہے۔ اوس مقدمہ
میں حاجیہ نامہ فدایت الزہراء (۱) سے تجاویز نہیں کیا گیا ہے
جس میں طے کیا گیا ہے کہ سالقہ ناما بانگ کسی دگری سے پہلے
کے لئے عذر فریب تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ عذر فاشش
غفلت ولی بھی کر سکتا ہے۔

صلح نامہ جب دگری میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ حزو
دگری ہو جاتا ہے۔ جس کی تجویز ثنائی بر بنیاد
فریب یا غلط ہو سکتی ہو لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ جدیدہ تہادت
دستیاب ہو گئی ہے۔ تاوقتیکہ ایسا دستیاب ہونا تجویز تک
معقول طریقہ پر معلوم نہ ہو۔

کسی دگری سے اقبال کرنا یہ ناعدہ امر نہیں ہے اور اسے
اسانی سے اختیار نہ کرنا چاہئے۔ جو دگری بر بنیاد صلح نامہ حزا در
ہوئی ہو وہ ایک یا ضابطہ فعل عدالت ہے اور اسی وجہ سے شخص بانگ
اوپر اعتراض نہیں کر سکتا جو یہی بنیاد کے جو بیان فریب تک
پہنچتا ہے جو عدالت پر کیا گیا ہو۔

قانون ناما بانگ کے ساتھ ہمہ تن ہے یہاں تک کہ اس سے
اجازت دی ہے کہ وہ دگری سے نہ صرف اثبات فریب کی بنیاد پر
بلکہ جب عدالت ولی کے ارادی غفلت کی وجہ سے راہ ہو گئی ہو

یک سکتا ہے۔

چونکہ اس مقدمہ میں مدعی بالذکر مدیون دستور کا ناما بانگ
جو تجویز ثنائی دگری زیر اجرا کی کر سکتا ہے وہ نہیں ہوتا
اوس دگری سے کچھ کیلئے پھر بر بنیاد فریب کے نہیں کر سکتا۔ اور
فریب ثابت نہیں کیا گیا ہے۔

میں مراضہ معہ خرچہ خارج کرتا ہوں

مراضہ خارج کیا گیا

پریوی کونسل

مراضہ شاراضی فیصلہ کیا گیا ہے

منفصلہ ۳۱/۱۲/۱۹۲۳ء

باجلاس - لاڈ بکھاسٹر لاڈ بکھاسٹر لاڈ بکھاسٹر لاڈ بکھاسٹر لاڈ بکھاسٹر

درجہ جان ایچ مائیٹ

میدانی دلوالی تھر ویلیا بنیاد ناما بانگ تپون وغیرہ

مدلیار۔

دہرم شاستر۔ انتقال بنجانب ہوہ ضرورت۔ شتری کا کہہ دیا
نہیں ہے کہ وہ روپیہ تصرف کی مگرانی کرے معقول قیمت کی طرح بیچ جائے

ایک سہد و بیوہ فالص جایدا شوہری کو چھ جایدا شوہر دگری

نیلام کے ایذا کرنے کے لئے جو بر بنیاد صدارت ہوئی تھی جس کو

اس کے شوہر نے اس جایدا کے متعلق کیا تھی فروخت کا مدعی

دارلش عودی شوہر نے اتقرا حق کی نالت کی کہ اوس نیلام

ناما بانگ

بنیاد

امیسر

دلاہور

علامہ
بنام
نائب
رابع

رابع ہو چکا تھا اور نتیجتاً اس میں عدالت کے روبرو حاضری
نام تمام عدالت الزمرہ انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۷ میں
"راؤ نام سنگا نوری بکسٹم انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۹
کا حوالہ دیا گیا۔

بی بی سلیمان بنام عبدالعزیز الزمرہ انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۷
محمودی دہی سام خٹا میں وہی عدالت کی ایک جگہ غور
سرور اسٹیشن بنام بنگالی دہی انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۹
صفحہ ۷۹ میں کیے گئے۔

مراجعہ ثانی تارخی دگری مصدرہ انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۷
سنگا نوری بکسٹم دگری مصدرہ مبارک نیت جلد ۴۹ صفحہ ۷۷
موجودہ تاریخ ۱۹۱۹ء

منجانب مراجعہ

منجانب مراجعہ علیم سی ایچ او مل۔ لالہ رامانند و مشرعی ایس
سٹار یا سٹار ڈاکٹر سند لال۔

چند ماہ اس وقت اس مراجعہ ثانی میں ارفضہ طلب صرف
یہ ہے کہ سابقہ نا بالغ اس امر کے استقرار کی ناکش کر سکا ہے کہ
جو دگری اوس کے مقابلہ میں اوس صلح کی بنا پر صادر ہوئی
ہے جس کو اوس کی بنیاد سے ولی داران مقدمہ نے باجارت
عدالت قبول کر لیا ہے افرقرار دی جائے اس بنیاد پر کہ بروقت
صلح نامہ دگری مدعی بالغ ہو چکا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہے تھا
کہ وہ عدالت کے روبرو حاضر نہیں تھا۔

ڈسٹرکٹ جج نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا ہے اور
اپنی کتاب کو خاص طور پر مقدمہ بنام عدالت الزمرہ (۱) پر
مبنی کیا ہے جس میں یہ ہے کیا گیا ہے کہ نا بالغ فریق جو توجہ
صدر دگری بالغ ہو گیا ہو اس قانونی قاعدہ سے فائدہ نہیں

اوپا سکتا جس سے نا بالغ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نمبر کی ناکش کر
دگری پر اعتراضات بر بنا و سبب یا دلی کی نہایت درجہ کی
غفلت کی بنا پر کر سکے۔

مدعی عرضی دعویٰ میں یہیں بیان کیا ہے کہ اوس کی دلی
ارادنا اس واقعہ کو پوشیدہ کیا کہ مدعی بالغ ہو چکا ہے اور اس
میں کوئی معقول شبہ نہیں ہو سکتا کہ مدعی خود بعد ملک انڈیکس
عمر سے نا اذف تھا اس طرح اس مراجعہ کی بنیاد نہیں ہے کہ دگری
بر بنا و فریبہ حاصل کی گئی تھی لیکن عدالت کے روبرو وہ واپس
دیا جاتا ہے کہ مقدمہ اس وجہ سے قابل پیش فرست ہے کہ جس
دگری پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ ایسے شخص مدعی کے مقابلہ میں
صادر کی گئی تھی جس کا توجہ قائم مقام عدالت کے اصرار سے تھا
اور دگری مصدرہ ہندو فیصلہ عدالت اور توجہ نوری مصدرہ ہندو فیصلہ
فیضون ہمالیہ کے کوشش کی گئی ہے۔

عرضی دعویٰ میں فریب بیان کیا گیا ہے۔ لیکن عارضہ
کنڈہ نے توجہ نوری کے فریب نہیں کیا گیا اور اس امر پر مدعی
عدالت مراجعہ ماتحت میں دگری کی تائید میں زور نہیں دیا۔

مقدمہ ششگری راؤ نام سنگا نوری بکسٹم (۳)
میں یہ ہے کیا گیا ہے کہ دگری جو بمقابلہ نا بالغ اوس وقت
صادر ہوئی ہو چہ کہ وہ دراصل بالغ ہو کا عدم نہیں ہے۔
مراجعہ نے مقدمات بی بی سلیمان بنام عبدالعزیز (۴)
و سرمد رانا تاقہ گہوس بنام بنگالی دہی (۵) کا حوالہ دیا ہے
کہ علامہ فریب کے دوسری بنیاد پر بھی دگری منسوخ کرانی
جاسکتی ہے۔

(۲) انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۹ (۳) انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۷
(۴) عدالت کی ایک جگہ غور سرور اسٹیشن بنام بنگالی دہی انڈیکس جلد ۴۹ صفحہ ۷۹

حیثیت وارث عود کی کالعدم ہے۔

مدعی شہو کا کہہ سکتا ہے اور وہ مسلم طور پر قریب
رہیں پس ماندہ ابائی قریب وارث ہو گا ہے مدعی نے یہہ نام
بارخ سوزیم پر ۱۹۰۸ء میں اقرار کیا ہے مگر اس کے لئے کہ بیع مورثہ
۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے مقابلہ میں قریب وارث عود کی کالعدم
ہے حریفان مدعی میں اس نے بیان کیا ہے کہ بنیاد دعویٰ تاریخ
۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء میں ہوئی ۱۹۰۸ء میں بالغ تھا لیکن
معدومہ بیع کرنے میں دیر کر کے کی تو انہیں وجہ اس سے نہیں بیان
کی ہے وہ موضوع کا حقدار ہے اور کچھ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ ایک پہل سی بات ہوگی اگر وہ مقدمہ میں شہادت دیتا اور
بیان کرتا کہ وہ بیع سے رقت بیع یا اس کی بعد اواقف رہا
بیع بذریعہ بیع نامہ رجسٹری شدہ عمل میں آئی ہے۔ لقمہ ۹۲
مدعی علیہم وہ لوگ ہیں جن کے حقوق قطعاً ارٹھی نرعی شہدات
بیع مورثہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے حقدار پر مبنی ہیں۔

بیان عرضی دعویٰ یہ ہے۔

”مذکورہ قرضہ اسٹیٹ کو مدعی علیہا نمبر ۲۰ جایدا مذکورہ
کی آمدنی کے بچت سے اور ادائیگی یا فتنی دیوں سے ادا کر سکتے تھے
لیکن ایسا نہ کر کے مدعی علیہا نمبر ۲۰ نے بدعتی سے وارث عود
کے حق کو نقصان پہونچانے کے لئے قریب وارث خلاف قانون
اور انصاف مختلف انتقالات بلور بیع رہن وغیرہ اور
جایدا دون کے کرتے رہیں جو ادوں کے حصہ میں آئے ہیں۔
اور خالی طور پر ادوں رقم سے زیادہ حاصل کیں جو تفصیل ادائیگی
میں بتلائی گئی ہیں اور اس طرح وہ مدعی کے حقوق کو نقصان
پہونچاتے رہے۔

۹۔ اس طرح مدعی علیہا نمبر ۱۰ نے بتایا کہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء

بالا ارادہ ۱۰ سالہ ماہ ۱۲۳۳ھ میں اپنا نصف حصہ کا اقرار
مصرعہ فہرستہ ہذا اور حوالہ اول و دوم عدالت ہندوستان
ہے جو بعض مبلغ سے بیعت کم قیمت کیس کر دیا جس میں سے
مبلغ مدعیہ کی نسبت کو تھوڑی لکھا ہے کہ اس قرضہ کی
ادائیگی میں دیکھا جائے مالک سید سہرنا اور مبلغ مالک سہرنا
نقد وصول ہوئے اور اس سے سناوی کی کھیل کی اور اس کی
رجسٹری کرادی مذکورہ بالا جایدا ۱۲۰۸ء میں سے بیعت سے
زیادہ مالیت کی ہیں۔ فرید پور ان مدعی علیہا نمبر ۱۰ کی بیع چونکہ
بارضامندی مدعی علیہا نمبر ۱۰ کی ہے مدعی علیہا نمبر ۱۰ کے
انتقال کے بعد جائز نہیں رہ سکتی۔ بڑا و ہرم شامشور۔ اس سے
کے کرنے کی مجاز نہ تھی۔

مدعی نے مقدمہ میں یہ ثابت کرنے کے کوشاں کیا ہے کہ
حقیقت کو مدعی علیہا نمبر ۱۰ نے اپنا نقد حصہ ایک تہائی بیع کیا اور
وہ دراصل حصہ سیکھتی اور اس میں کے حصہ مدعی علیہا
نمبر ۲۰ نے اس ترغیب کے لئے پوشیدہ طور پر دے کے کہ وہ
اپنے نصف حصہ کو بچا لیکر سٹینڈرٹ اون کے ہاتھ بیع کر دے
منجانب مدعی جو گواہ بہ تائید قریب بیعت سے ہیں ان
سبارڈنٹ جج یا میکورٹ نے اعتماد نہیں کیا۔ ادوں کی
شہادت پر اس طرف میں بھی اشتعال نہیں کیا گیا اور یہ کہا جاتا
ہے کہ الزام قریب کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

سبارڈنٹ جج نے جو حقیقت کمند جج نے اپنی رائے میں
قرار دیا ہے کہ لکھنؤ کا قرضہ حیات کے ادائیگی
صرف ہوئے اور اس حد تک نصف حصہ ایک تہائی موضع
کے بیع کی ضرورت موجود تھی۔ اس سے لائی کورٹ بیعت
ہے اور ہم بھی اتفاق کرتے ہیں مبلغ مالک سہرنا

سیدالی دوانی
بنام
نامہ بیعت
(درپیش کر)

بیگانی دیوالی
بنام
انکار بیون
پڑا کی گئی

اس کا حق ہے اور اس کا اور جتنی کی کہ بیچ فرائی بیگانی
"جا بیداد اور تنہا سے کم فیصل کی گئی ہے جو ان کی
ترار و اسکا اور کو شریان سے جا بیداد با بیع شائع ہوئی ہے
مگر بیچ صحیح یعنی رضیہ تھی۔

(۲) یہ بیچ بیچ کی کارس نہیں ہے کہ وہ رشتہ کے تصرف کی
نکول ہے۔

دوسرے ایک واقعہ کہ متہ کیوں نے اسی اور بیچ کو چھوٹے چھوٹے
قطعہ میں لے کر مائل اس میں کہ زیادہ قیمت پر بیچ کیے ہیں
یہ بیچ نہیں کرنا کہ بیچہ کہ حقہ کی قیمت نہیں ملے

(۳) حالات موجود ہیں اور مائل لائق انراج ہے۔

مراد اشار فی دگر کی بیعہ بصدورہ ہائیکہ رٹ مدراس مورخہ
۹ دسمبر ۱۹۸۸ء سے بیچ دگر کی عدالت ڈسٹرکٹ جج ٹنڈی
مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء

منجانبہ سرائے۔ سٹریڈی گریو پتھر کے سی۔

منجانبہ سرائے ملیم سزیز لیول کے سی۔ کو کو تہی برادون
منجانبہ سرائے ایچ۔ سی نے بہ مرضہ بناراضی گری مورخہ
۹ دسمبر ۱۹۸۸ء عدالت ہائی کورٹ مدراس کی جج کی رو سے

دگر کی عدالت ۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء صدرہ بار نیس جج ٹنڈی
منسوخ کر کے دعویٰ خارج کیا گیا تھا۔ فریقہ ۱۱ مقدمہ ہندو پڑا اور
بالش اس کے تفرار کی ہے کہ حقوق مدی کی حیثیت وادش

عودی کے بعض جایداد غیر منقولہ کے متعلق حفاظت کی جائے
جس کو مدعی علیحدہ نمبر ۱ نے مدعی علیہا نمبر ۲ پر
کے ہاتھ بعض بیعہ صمدی تبارج ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ء فریقہ ۱۱

مدعی علیہا نمبر ۲ سو گان میدانی دلو کی شہنو کا کارہو
ملیہا (جو آٹھ ہ بنام شہنو کا موسوم ہوگا) جس جو ۱۹۸۸ء

میں لاؤند فرم، ہوا شہنو کا کارہو ۱۹۸۸ء اور پڑا
انتقال کسے ادا کرتے مایداد کا کارہو ۱۹۸۸ء پر بار سی سی
بجولہ اور جا بیداد کے ایک نکتہ موضع انیار کلم کا بیچ تھا
اس موضع کا ذکر آئندہ لفظ موضع سے کیا جائیگا شہنو کا کارہو
انتقال پر مدعی علیہا نمبر ۲ نے مدعی علیہا سو گان اور اس کا
جا بیداد کی وارث ہوئیں جا بیداد بیچ کے بعد مدعی علیہا نمبر ۱
و جا بیداد کو یا اس کے بیچہ ۱۹۸۸ء کو اس میں بیچہ کر لیا اور اس کے
بعد سے ہر ایک بیچہ ۱۹۸۸ء سے بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
اشیت جو بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
مدعی علیہا نمبر ۲ اور ۱ میں سے ہر ایک اس ایک نکتہ حصہ کے
نصف کی بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
ایک بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
مرتبہ نے دگر کی بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
شرط سے کہ اگر بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
۱۹۸۸ء کو بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
۱۹۸۸ء کے بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
پر بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
بابتہ تاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ء بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ بیچہ
قرضہ جات کی ادائیگی مدعی علیہا نمبر ۱ نے تاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ء
نمبر ۲ کے بابتہ نصف حصہ عدالت کے موضع کے جو منسلک ہیں
بیچہ کر دیا۔ منجانبہ ۱ کے مالکی کے بیچہ کی نسبت منجانبہ
مدعی علیہا نمبر ۱ یاں کیا گیا ہے کہ اس کے انکو ادوان اخراج
کی ادائی میں صرف کئے جوتیں سال قبل بیچہ شہنو کا کارہو
کی بیچہ کے ازدواج میں اس کو روک کر کرنے پڑے تھے۔ یہ
بیچہ ہے جس کی نسبت مدعی کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کے سقا بابتہ

۹۰۵
صفحہ

ادائی اور ہر دو اٹھانگی انراٹھ کیلئے علیحدہ کرنا چاہیے تھے اور اسکی
عقد قیمت نہیں پاسکتے۔

نہانگی انراٹھ لقمہ لکے کیلئے منجھڑیا سے متعلق ہیں۔

جن کا بارٹھنٹ ج نے ذکر کیا ہے انسپکٹر مال کی مدد اسکی
لغبن مالیت کرنے پر نصفہ ہونے سے اور مددگار کرشمہ نے کی
انسپکٹر مال نے ایک ایک کھیت تری اور کسی کے اور ہر دست
کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگائی ہے جو جملہ ملو سے ہوئے انسپکٹر

مال شہادت میں طلب نہیں ہوئے اور کوئی چیز اس کی وجہ سے
نہیں کرتی کہ کسی اصول پر انہوں نے قیمت لگائی تھی لیکن
دو مقامی اشخاص جنہوں نے اس کی مدد کی وہ بیان کرتے

ہیں کہ قیمت صحیح ہے اس شہادت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ علی
نمبر کی جانب سے بروقت تشخیص البتہ کوئی شخص موجود نہ

تھا اور مقامی اشخاص نے انسپکٹر مال کے مالکان سے کوئی
حسابات جس سے آمد و خرچ معلوم ہوتا تھا تشخیص قیمت اراضیات

کے لئے طلب نہیں کیے میچلڈ اون دو مقامی اشخاص ایک
۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء کو ۲ سال بعد تشخیص مالیت سوال مکرر

نہیں کہتا ہے

اُراضی گران ہو گئی ہے اور بہت سے آسانی قیمت کر کے
کے لئے موجود ہیں۔ انسپکٹر مال نے رعایا سے زبانی قیمت

اراضیات پوچھی تھی قیمت اراضیات کیا قیمت و قیمت جو
قیمت بڑا کر دینی والی رعایا چھوٹے چھوٹے قطعات اراضیات

کے اپنی جو ان کی معیہ ضات کے قریب ہوں یا مستقل یا
قیمت جو ایک ٹلٹ موضع کے رقبہ کا شہیدار دیکھا ایک

محمولی رعایا اس قیمت کو جانتا ایک ٹلٹ حصہ موضع کے
ارضی کے رقبہ کے رہی جاتی۔

رکام عالی مقام ناٹھل ارکان ہائی کورٹ سے متعلق ہیں

کہ یہ اسان ہے کہ اس زمین مالیت کو مبالغہ آمیز قیمت
بہ لحاظ شہادت دی جائے ذرا ناٹھل جان ہاؤ کورٹ نے اپنی

تجویز میں لکھا ہے یہ بہت کثیر رقم کی اراضی کی قیمت اندیشہ
خاک کی کے موقع پر اس کی اسرا ہو کر قیمت پر محمول نہ ہو سکتی

جن کی تشخیص ایک مناسب اسکیل پر کی گئی ہو مگر ایک کی ضرورت
رقم اور بروقت وسیع اس مقام پر زمینات سے حصول کی

خواہش پر نظر ہوگی یہ ہایت و محبت ہوتا کہ انسپکٹر مال
کیا بیان کرتے اگر وہ شہادت میں پیش ہوتے اور ان پر

اون کے معلومات کو نسبت حرج کی حالی اتنی ہی رقبہ کے اراضی
موقوفہ صلح مذکور کی ہوتی۔

بروقت بیع مدعی علیہا نمبر ۱۱ ہے باپ کے ساتھ کمال
میں رہتی تھی۔ اس مرنہ کی سماعت کے وقت ہیکو معلوم

ہوا ہے کہ مدعی علیہا نے اکا بار چھوٹے موضع تھا خواہ
وہ منصف موضع تھا یا نہیں اس امر پر خیال کرنے کی

کرئی وجہ نہیں ہے کہ وہ کوئی معزز آدمی ہیں تھا۔ جو
اپنی لڑکی کو غیر طہدارانہ مشورہ دیا اور یہ ثابت

ہوا ہے کہ اس نے بیع کا انتظام کیا۔ یہ قیاس عقول
ہے کہ اس نے بیع کی مداخلت بہترین قیمت پر طے کی جو

اس کی رائے میں مل سکی ارکان ہائی کورٹ نے تجویز
کی ہے۔ بطور مدعی علیہا نمبر ۱ کی کوئی غرض نہیں معلوم

ہوئی کہ وہ مدعی علیہا نمبر ۱ کو کو فائدہ پہونچاتی۔ جن کو
اس سے کسی قسم کی قرابت ہی نہیں ہے۔ انہوں نے

یہ بھی لکھا ہے کہ یہ واقعہ کہ مائتہ قندہ ہوا ہے
وہ کم قیمت پر ادادہ کی جا سکتی ہے اس خصلہ کی وجہ سے

مدعیہ اولیٰ
باسم
مالک
پروری کو

ہائی کورٹ پٹنہ

مرافعہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۸ بابتہ ۱۹۲۲ء منقطعہ ۷ نومبر ۱۹۲۲ء

باجلاس: جسٹس ادائی و جسٹس داس

جوئلہ لاناٹھ گھوش بنام کمار جوگندر ناراین

ڈگری دار - مرافع سہا - دیوان - مرافع علیہ

نالون میعاد سماعت ایکٹ ۹ بابتہ ۱۹۲۲ء ضمیمہ اول ۱۸۲۵ء

۵) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابتہ ۱۹۰۷ء کو فعات ۱۳۸ء

۳) تعمیل ڈگری: متعلقہ ڈگری - درخواست عدالت

صادر کنندہ میں آتا تیر میر معاون اجراء ہے - میعاد -

بروئے احکام دفعات ۱۱ و ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

ڈگری کا تین عدالت صادر کنندہ ڈگری سے ہوئی

ہے یا اس عدالت سے جہاں وہ بغرض تعمیل پہنچی

گئی ہو - وہ ایک وقت میں دو عدالتوں میں تعمیل

نہیں یا سکتی ہے -

مہاراجہ بوبی بنام سری راجہ نرساراجو پرا بلیا

سمہلو ہمار گارو انڈین کسٹمز جلد ۳۷ صفحہ ۶۸۲

پر استلال کیا گیا -

جب کوئی ڈگری دوسری عدالت میں بغرض تعمیل

منتقل ہو چکی ہو تو جو درخواست اس عدالت میں

کی جائے - جسے ڈگری صادر کی ہے - وہ تدریجاً

اجراء میں موقوف ۱۸۲۵ء ضمیمہ اول قانون

سماعت نہیں ہو سکتی کہ اس سے میعاد موقوف ہو

مرافعہ ناراضی حکم صدر عدالت ڈگری جج رکنہ جات سن

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء منقطعہ ۷ حکم صدر عدالت

پاکور مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۲ء

بنام مرافع - ایس - کے منتر بجائے سر دشی چرن تر

منجاب مرافع علیہ - منتر کلونت سہا کے والد

سی - ایس -

جسٹس داس - اس مرافعہ میں صرف یہ امر تصدیق طلب ہے کہ

آیا عدالت ماتحت نے صحیح طور پر درخواست تعمیل پیش مرافع

اس بنا پر کہ وہ بیرون عدالت پیش کی گئی تھی یا نہیں ہے -

مرافع - نہ ایک ڈگری بہ قبلاً مرافع علیہ ۸ جولائی ۱۹۲۲ء

کو عدالت مطالبات خفیہ واقع کلکتہ سے حاصل کی تھی یہ معلوم

ہوتا ہے کہ مقدمہ تعمیل اولاً عدالت پاکور میں منتقل ہو اور پھر

عدالت مطالبات خفیہ میں ۱۹۲۲ء اور ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء

پس واپس کیا گیا - بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۲۳ء ڈگری دار مقرر

حکم انتقال بہ عدالت پاکور حاصل کیا -

یہ سلسلہ ہے کہ ۱۰ جنوری ۱۹۲۳ء اور ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء

کوئی کارروائی ڈگری دار نے اپنی ڈگری کی تعمیل کی عدالت پاکور

میں نہیں کی تاہم ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء اور ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

ڈگری عدالت پاکور میں پیش کی -

نہ معلوم جج عدالت ماتحت اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ ادنیٰ

سماعت اس وجہ سے نہیں کر سکتے کہ وہ صحیح طور پر تاریخ المیعاد

ہے - لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈگری دار نے کئی دفعہ بمقام

۱۹۱۸ء میں عدالت مطالبات خفیہ کلکتہ میں درخواست

کی تھی وارنٹ ڈگری کے متعلق جاری کیا جا رہا ہو اور

مرافعہ علیہ کے مقابلہ میں جارج کی ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء

ہوا نہیں معلوم ہوتا - لیکن مرافع کی ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء

اور ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء میں عدالت مطالبات خفیہ کلکتہ ۱۳

جوئلہ لاناٹھ گھوش

بنام

کمار جوگندر ناراین

(پٹنہ)

برائی دلوں کی
بنام
تاریخوں
پر کوئی

۶۰۸
صفحہ

جو شریاں کو صدمہ بازی کا پیش آئندہ اوہوں نے لفظ
دیکر محاطات اراضی کا حوالہ بھی دیا ہے جس سے یہ
تجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جو قیمت مدعی علیہا نمبر ۱
سبع مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء کی چال کی وہ بلحاظ حالات سنا
قیمت تھی اور اوہوں نے لکھا ہے بڑی ہوئی قیمتیں جو
حال میں دونوں بیوگان نے چال کی ہیں وہ بڑی تباہ
قیمت کے مساوی معلوم ہوتی ہے جو عام طور پر حال میں اس
صوبہ میں ملتی ہے نتیجہ میں فاضل جج ہائی کورٹ
نے لکھا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ مدعی اس امر کو ثابت
کرنے سے حاصر رہا کہ جو قیمت سروے دستاویز درج آ
مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء چال کی گئی وہ نامناسب قیمت
تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہا نمبر ۲ و ۳ حیدر آباد
بیک نیت نہیں
ہائی کورٹ بڑے ڈگری میں مقدمہ دعوی مدعی
نماج گریا اور اس ڈگری کی ناراضی سے یہ مرافع میں
ہوا ہے۔ بروقت سماعت مرافعہ ہذا منجانب مدعی (مرافع)
یہ بحث کی گئی ہے کہ تمہوگا بروقت وفات دولتمند شخص
تھا اور مدعی علیہا نمبر ۱ کو کوئی ضرورت ایک نصف منجملہ
ایک ثلث کے بیع کی نہ تھی۔ اور وہ جو قیمت یہ اپنی
ذاتی جایداد سے لے کر لے کر ادا کر رہا ہے جو اس کے
شوہر نے اپنی وفات کے وقت چھوڑی تھی نہ کہ جایداد
غیر منقولہ کی بیع سے اس بچن کا ختم ہو جاوے یہ ہے
کہ اس کی کوئی معقول شہادت نہیں ہے کہ شہوگما اپنے
انتقال کے وقت دولتمند شخص تھا۔ یا اس نے کوئی
ذاتی جایداد چھوڑی تھی جس سے اس کے قرضہ جات

ادا کیے جاتے۔ گواہوں کے مہم جو باتیں دیا مری نسبت
میں کہ وہ دولتمند شخص تھا یہ تاریخ ۱۸۹۹ء کی نوٹ
اور اس سے ہونا نہیں ۲۲ مورخہ ۲۲ نومبر ۱۸۹۹ء
قرضہ لیا اور دستاویز ادا کر رہا ہے کہ وہ ۱۰ مورخہ ۱۰
فرید رقم چال کی اور اس سے لکھا ہے کہ وہ ۱۰ مورخہ ۱۰
ہو گیا اور اس قرضہ ۱۰ مورخہ ۱۰ مورخہ ۱۰
رہن چال کے لئے تھی مدعی علیہا نمبر ۱ اور ۲
منجملہ ایک ثلث حصہ موضع کے کیا۔ نام جاہد نام کی را
میں ہونا واقعہ اور فاضل جج نے حصہ نمبر ۱ کے لئے
بیچ کر دے رہی ہے اس سے بہت تازہ بیچ کر دے رہی ہے
مدعی علیہا نمبر ۲ و ۳ کے لئے بیچ کر دے رہی ہے
حصہ منجملہ ایک ثلث کی بقول کے غیر اس واقعہ ہے
کہ اس کو کوئی ظاہری و مدعی علیہا نمبر ۲ و ۳ کے فائدہ ہوگا
کی نہ تھی کہ وہ اپنی نصف حصہ کو کم قیمت پر ادا کرے یا بیع
کرتی یہ امر قابل غما ہے کہ مدعی کو تمام حالات سے
کی نسبت معلومات ہونے چاہئے تھے اس لئے ۱۸۹۹ء
کے قبل ہوا بیع پر اعتراض کرتے ہوئے ناشی نہیں کی
مدعی کی قیمت آدھ سے کم تھی اس مرافعہ میں پیش کی گئی
ہم اس پر اب یہ نتیجہ نہیں لے سکتے ہیں کہ یہ بیع کا
لہذا ہم یہاں پر نامہ لکھ رہے ہیں جو وہ عرض
کر چکے کہ مرافعہ ہذا دولتمند تھا یہ ثابت کیا گیا۔
مرافعہ خارج کیا گیا۔

مدعی علیہا نمبر ۱ مرافعہ ہذا سے یہ نتیجہ نہیں لے سکتے ہیں کہ یہ بیع کا
لہذا ہم یہاں پر نامہ لکھ رہے ہیں جو وہ عرض
کر چکے کہ مرافعہ ہذا دولتمند تھا یہ ثابت کیا گیا۔
مرافعہ خارج کیا گیا۔

نویں کا کسی کام کے لئے مانع ہوا ہے تو یہ سمجھا گیا
 تھا کہ وہی مکمل ہوگی
 نیچے بنام دیکھی پور راجہ ۱۹ صفر ۱۲۹۱ کا فیصلہ کیا گیا
 ہے بعد ازاں فیصلہ ثالثی گذر جانے کے بعد
 حسب آرڈر ۲۲ جولائی ۱۲۹۱ جمعہ حوالہ دیوانی فیصلہ ثالثی
 صادر کیا۔

قرار دیا گیا کہ یہ تصور کرنا چاہئے کہ عدالت کے اختیار
 شیخ ثالثی کا استعمال کیا اور مقدمہ کی ساء کی اور
 حکم پوری طہ پر بھیج ہے۔

افسوسہ بنام راضی ڈگری و حکم مورخہ ۱۹ اگست ۱۲۹۱
 عدالت سپر وٹنٹ جج شیو گنگا بہ مقدمہ ابتدائی نمبری ۵۱۲
 ۱۲۹۱ و بہ درخواست درمیانی نمبر ۱۲۳۲ بابت ۱۲۹۱
 ابتدائی نمبری ۵۱۲ بابت ۱۲۹۱

منجانب مرزا غلام حسرتی - ایس ویکٹا چاریر - یہ مرافقہ
 مدعی علیہا نمبر ۱۵۷ کے اس مقدمہ کی ناراضی سے کیا ہے
 جو اس امر سے متاثر ہے کہ تا کہ بیع نامہ مکمل کردہ سہمی زبیر بیک
 مدعی علیہا اولیٰ بابت ذمہ داری لکھتے ہوئے مدعی اور
 مدعی علیہا نمبر ۲۲۲ کی سہمی ہے۔ بعد قیام شقیات جملہ
 ترقیق کے در است پر امور متاثرہ مقدمہ ہذا عدالت
 نے تین نامزد شدہ اشخاص کو فیصلہ ثالثی کے لئے مقرر کر کے
 مثل اول میں سے ایک پنج سہمی سروالی گواہ نمبر منجانب مدعی
 کے پاس سہمی دوران سپردگی میں دوسرے و ثالثوں نے
 کسی چیز نہیں کیا اور درمیان نے خانگی میں بلذ نزاعات ترقیق
 کو تہا سروالی کے سپرد بعض فیصلہ کردہ بار سیکو انکار ہے کہ ایسی
 کوئی خانگی سپردگی عمل میں آئی اور اگر ہوگی تو وہ ناجائز ہے

اور فریقین اس کے مانند نہیں ہیں مگر گواہی کا اہم یہ ہے کہ
 تہا ثالث کی حقیقت سے کام کرتے ہوئے سروالی جولوڑا تھا
 کا فیصلہ کیا ہے یعنی اراضیات نزاعی اور ایک دوسرے کے
 اراضی کے تعلق فیصلہ کیا ہے اور ان فیصلہ و شاو نرج کے
 میں بھیجہ یاد دہشت است درمیان و شاو نرج ہر طور قصہ
 مقدمہ (صلح نامہ) حسب آرڈر ۲۲ جولائی ۱۲۹۱ منظرہ کیا گیا اور
 ڈگری صادر ہوئی۔ اس ڈگری اور حکم اندراج ۱۲۹۱ کے
 ناراضی سے یہ مرافقہ اور متفرق مرافقہ دیوانی پیش ہے اول
 و شاو نرج تمام امور سپرد شدہ کا قطعی فیصلہ نہیں ہے اور
 ناقص فیصلہ ثالثی ہے جس میں امور سپرد شدہ باقی رہ گئے ہیں
 وہ صلح نامہ ہند تصور کیا جاسکتا۔

ملاحظہ ہوں لڈال بنام لڈال (۱) براؤن رڈ نام
 بران (۲) سیموئل بنام کوپ (۳) قانون ثالثی مولفہ برچکا
 صفحہ ۲۵ رام جی رام نام ساکس رام (۴) کشیش نارائن
 بنام ملیدہ کوتر (۵) مکدر نام سکھ نام ساکس نام (۶)
 نہ صرف محض نزاعات مقدمہ ہذا بلکہ دیگر امور بھی اس کے
 سپرد کیے گئے تھے اور چونکہ وہ خود و شاو نرج میں تسلیم کرنا
 کہ اس نے کل امور کا تصفیہ نہیں کیا ہے بلکہ سہمی بڑا دی ہے
 تمام امور کا فیصلہ ہو چاہئے اور وہ فیصلہ جو بھلہ بہت ہے
 متحدہ امور کے ایک کا ہو وہ قطعی اور قابل پابندی نہیں آتا
 ثالثی جب عدالت کی سپرد کردہ ثالثی کا دوران ہو تو فریقین
 خود اس مسئلہ کو خانگی ثالث کے سپرد نہیں کر سکتے۔ ثالثوں
 کو بطور جائز مقدمہ کی سماعت کا اختیار تھا اور کوئی مقدمہ

۱۱۹۱
 ۱۲۹۱ جولائی ۲۲
 ۱۲۹۱ جولائی ۲۲
 ۱۲۹۱ جولائی ۲۲

ماہنامہ کی تھی اوس کی عرض یہ تھی کہ اوسنے عدالت سے استدعا کی تھی کہ تسمیل میں کارروائی کی جائے لہذا اوس کی وجوہ و نحوہات اندرون دست ہے

میری رائے میں مدعی علیہ کی جہت جو ہمارے روبرو پیش کی گئی ہے وہ ناکام رہتی ہے۔ دفعہ ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں حکومت ہے کہ دگری کی تسمیل اوس عدالت سے ہو چکی تھی جس میں اس کو صادر کیا ہو یا اوس عدالت میں جہاں وہ بجز تسمیل سے کسی دگری (دفعہ ۳۹ کی رو سے عدالت کو دگری کسی دوسری عدالت میں منتقل کرنے کی اختیارات دے کئے ہیں بعض حالات کے تحت ہونے پر جہاں کا ذکر اوس دفعہ میں ہے۔ میری رائے میں ان درون دفات پر غور کرنے سے نتیجہ یہ نکلا کہ دگری ایکس وقت میں دو عدالتوں میں تسمیل نہ ہو سکتی تھی۔ یہی رائے جو دسٹیل گنٹی نے مقدمہ ہمارا جو بلی بنام سری راجہ رسا راجو بھیا را سہیلو ہمارا کارروا قائم کی ہے۔ میری رائے میں چونکہ تعلیم جج عدالت ماتحت صحیح ہے۔ اور اوس کو بحال رہنا چاہیے اس مرافعہ کو مدعہ خارج کر دنگا۔

چشمش ادھی میں متفق ہوں۔

ہائی کورٹ مدراس

مرافعہ اولی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۵۱۵ بائیس ۱۹۲۲ء

مرافعہ ہمارا فی حکم ۱۹۲۳ء

نمبر مقدمہ ۱۲۱۲ بائیس ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۱ء ۲۱ فروری

اجلاس۔ سرسید جج فلیسٹر مسٹر مسٹر دیوانی اس الاکو پے وغیرہ سبھام دیوانی ہائی کورٹ کی پٹا وغیرہ مدعی علیہ۔ مرافعہ۔ دسان۔ مرافعہ علیہم ثالثی۔ فیصلہ ثالثی کا جہز و آجاس نہ ہونا۔ فریقین جہز فریقین نے فیصلہ ثالثی کو مکمل نہ ہونے دیا جو کیا وہ اوپر اعتراض کر سکتا ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱ بائیس ۱۹۲۲ء آرڈر ۲۳ رول ۲۱ آیا فیصلہ ثالثی تصدیق کے طور پر قائم کیا جاسکتا ہے۔

تانون کا کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ جہز فیصلہ ثالثی ناجائز ہو۔ ہر سول کا تصدیقیت فریقین پر ہونا چاہیے یہ امر ایک سادہ باتیں فریقین ہے۔

انڈیا ٹائم انڈیا ریویو رپورٹ جلد ۶۱ ص ۶۱ براؤ
بنام بریڈن انگلش رپورٹ بائیس ۱۹۲۲ء جلد ۱۱۲
پیشون بنام انگلش انگلش رپورٹ جلد ۶۰ ص ۶۰ آرکسین
بنام باکی ڈاٹر ریویو رپورٹ جلد ۶۰ ص ۶۰ مائیکس
نام سون انگلش رپورٹ بائیس ۱۹۲۲ء جلد ۱۱۲ ص ۹۲
کا حوالہ دیا گیا۔

جبہ کوئی فریق اپنی فصل سے فیصلہ ثالثی کو مکمل نہ ہونے سے قروہ بعد میں نہیں کہہ سکتا کہ فیصلہ ناقص ہے۔ اصول یہ ہے کہ جبہ کوئی فریق معاہدہ غلط طور پر دوسرے

کی فراہمیت سے اول امور کا فیصلہ ثالثی نہیں ہو سکا۔ بر طبق درخواست عدالت ماتحت نے فیصلہ ثالثی کو بروئے آرڈر ۲۳ رول ۳ دیکھ کیا۔ مدعی علیہم نے مرافعہ کیا ہے۔

زیادہ تر حصہ اول کی بحث کا اس عذر پر ہے کہ چونکہ فیصلہ ثالثی محض جزوی ہے وہ جائز نہیں ہے اور مقدمات رڈال بنام رڈال (۱) و براؤ فورڈ بنام بریان (۲) کا حوالہ دیا گیا ان نظائر اور دیگر نظائر رڈال بنام انگلٹ (۳) ہارٹلی بنام بنام گلک (۴) رائس بنام ہائی وائٹر (۵) و رائس بنام سوین (۶) کے متعلق عور کرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ جزوی فیصلہ ثالثی ناجائز ہو مگر یہ کہ فیصلہ بطاقت و یقین ہونا چاہیے اس وجہ سے کہ یہ معاملہ ایک معاہدہ بابتین فریقین ہے سابقہ نظائر میں صریح معاہدہ کی ضرورت تھی بعد کی نظائر میں طے کیا گیا ہے کہ مسنوی معاہدہ کے تمام امور جو کہ فیصلہ ثالثی کیا جانا چاہز ہے۔ لہذا کمپنیت فریقین مقدمہ ہذا دیکھنا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی علیہم کا استدلال مرافعہ کرنے تک معنوی معاہدہ پر نہ تھی اور عذرات مرافعہ میں یہ عذر صاف اور غیر متبرہ طور پر نہیں کیا ہے رپورٹ ثالث دستاویز ج اور رپورٹ دستاویز (۲) اور مدعی علیہ اول کا خط (دستاویز و) اور دستاویز و سے ظاہر ہوتا ہے کہ امر متنازعہ مقدمہ ہذا کا فیصلہ کیا گیا اور فیصلہ کو یقین نے قبول کیا مدعی علیہم یہ دعویٰ عذرات مندرجہ دستاویز ج سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عذرات بطور عام جرمائیکہ بعد فیصلہ کئے گئے ہیں اور اولیٰ فیصلہ ثالثی پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ تمام امور پر غور کرنے کے بعد ہم خیال کرتے ہیں کہ کوئی معنوی اقرار نہیں ہوا تھا

کہ فیصلہ ثالثی کا عدم ہو گا تاویسیکہ فیصلہ ثالثی اول تمام امور کا نہ ہو جو سپرد کئے گئے تھے اسکے علاوہ مدعی علیہم نے خود اپنے طرز عمل سے فیصلہ ثالثی کو مکمل نہیں ہونے دیا اور اس اصول پر کہ جب کوئی فریق معاہدہ خلا طور پر دوسرے فریق کو کسی فعل کے کرنے سے روکتا ہے تو وہ فعل مکمل تصور کیا جاتا ہے اور مدعی علیہم یہ عذر نہیں کر سکتے کہ فیصلہ ثالثی ناقص ہے یہ عذر بھی کیا گیا ہے کہ جب ثالثی کے سپرد کی ہو چکی تھی تو عدالت جب آرڈر ۲۳ رول ۳ عمل نہیں کر سکتی بلکہ صرف ضمیمہ دوم مجموعہ خطا دیوانی کی پابندی کرنا چاہیے یہ معاد اذخا فیصلہ ثالثی منقضی ہو چکی تھی جب عدالت نے وہ حکم دید لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ عدالت نے اپنے اس اختیار منقطع ثالثی کو صرف کیا اور مقدمہ کی سماعت کی۔

دوسری سپردگی ثالثی خانگی قبل انقضائے معاہدہ ہوئی تھی اور یہ بحث کی جاتی ہے کہ اس وقت کوئی مقدمہ نہیں ہے جس میں صلح کی جاتی اسوہ یہ مقدمہ کا عدم مخصوص انحصار مندرجہ ضمیمہ دوم دراصل اس امر کو تسلیم کرنے کے بعد ہی مقدمہ اب بھی باقی ہے اور سماعت اس مقدمہ کا حصول ناممکن ہے۔

حقا و سیکٹا سامی ناسکین بنام ویکٹا سامی ناسکین (۱) اس فریقہ سیکٹا سامی ناسکین کے عدالت حسب ضمیمہ دوم عمل کرنے پر مبنی تھی اور آرڈر ۱۸ رول ۳ عمل نہیں کر سکتی تھی مرافعہ حسبہ خریدہ خارج کیا جاتا ہے اور متفرق مرافعہ دیوانی بھی خارج کیا جاتا ہے۔ محض اخراجات طبع و کلا لیا مرافعہ خارج کیا گیا

الاکو سپلے
تمام
ایلو چا
در اس

انگو پٹے
بنام
دہلی جاجی
داس

فریقین کے چلانے کا باقی نہ تھا۔ مگر نیا نام فیصلہ علی (۸۰)
ایک صاف مقدمہ اس میں لکھا ہے۔ شیوہ بنام دیوت (۸۱) میں
تجویز ہوئی ہے کہ عدالتوں کو اختیار سماعت نہیں ہے کیونکہ مقدمہ
میں نہیں تھا جس میں صلح ہوئی۔ فقرہ ۳۰ (۲) ضمیمہ دوم میں
ملاحظہ ہو۔ پندرہ بنام دھیس (۹۰) دو بیس نام کا ریفرنس

(۹۰) ثانیہ فیصلہ ثالثی بھی احکام ضمیمہ دوم مجموعہ ضابطہ دیوا
کے داخل نہیں ہو سکتا اور آرڈر ۳۴ رول ۳۸ کو کوئی تعلق نہیں
ہے۔ دوم ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی جدید ہے چنانچہ سامی نام
(۱۱) میرے مخالف ہے لیکن اس میں دفعہ ۸۹ کے اثر پر غور نہیں
کیا گیا۔ گورنمنٹ مقدمہ امجد بنام بنواری لال (۱۲) میں قائم
امریہ میں لکھا ہے۔ غور کیا گیا ہے۔

مشرکے رہی۔ کرشنا موہانی ابار غرض فیصلہ ثالثی
کیا گیا ہے۔ اس حجت کی کوئی گنجائش ہے۔ انگلستان مقدمہ
میں طے کیا گیا ہے کہ اس کو زیادہ تر فریقین کی سید پر غور
ہونا چاہیے کہ آیا انہوں نے طے کیا اور معاہدہ کیا تھا کہ تمام
امور کا مکمل فیصلہ ہونا چاہیے اس سے کم نہیں ملاحظہ ہو سیکشن
بنام انگلستان (۱۱) اور لکھنؤ بنام ابار (۱۲) میں بنام
بانی دائرہ (۱۳) اس میں بنام سوین (۱۴) اس مقدمہ میں
کوئی شہادت نہیں ہے اور کسی یہ غور نہیں کیا گیا کہ فریقین
میراثہ اتھارٹی میں ناسل اور لکھنؤ فیصلہ پر مصر ہے یہ فریقین
کا مقدمہ ہے۔ مزید فیصلہ ثالثی پر راضی تھے۔

(۸۰) انڈیا رپورٹ اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹
صفحہ ۱۰ (۹۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹
(۱۱) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹
(۱۲) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹
جلد نوین رپورٹ اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹

مزید بران نقص اگر کچھ ہے تو مراجعہ کیفر یا نہ رویہ کی وجہ سے
ہے کہ اس نے اس کو مکمل کرنے سے انکار کر دیا وہ اپنی غلطی
کا فائدہ نہ دے سکتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ وہ پوچھنا نقص
ہو۔ نہ کی قابل یا بندہ نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔ جسے بنام گورنمنٹ (۱۱)
مسئلہ اختیار سماعت کے خلاف سے معلوم اب بھی بعض اعتراض
کے لئے عدالت کے روبرو ہے اور کوئی امر فریقین کے لئے ذاتی
اختیار ان کا مانع نہیں ہے۔ ۱۵ کا مقدمہ کہیں جس طرح
وہ چاہیں۔ احکام ضمیمہ دوم صاف ہیں۔
اور آرڈر ۳۴ رول ۳۸ کے اطلاق کی بنیاد میں عرض کرتا ہوں کہ
چاہیے سامی نام لکھنؤ نامی نام لکھنؤ نامی نام لکھنؤ نامی نام لکھنؤ
کے کرنا چاہیے۔ آخر الذکر لکھنؤ نامی نام لکھنؤ نامی نام لکھنؤ
سنی لال موہانی لال بنام گورنمنٹ داس راجوہی (۸۰)

مشرسی۔ اس میں لکھا ہے چاروں نے جواب دیا میرا مقدمہ
دستاویز پر مبنی ہے اس میں تسلیم کیا گیا کہ بہت سے امور
باقی ہیں اور نظام نوین بھی نہیں ہے۔ یہ نہایت درجہ
نا انصافی ہوگی ایک اور ہور فیصلہ داخل کیا جائے اور میرا
اس کے پابند کر دے جائیں۔

فیصلہ۔ اس مقدمہ میں ثالث سپر وٹالٹی کی لکھی تھی۔ تین
ثالث مقرر کئے گئے۔ چونکہ دو ثالث غیر حاضر تھے فریقین نے
طے کیا کہ تینا تیسرے ثالث کے فیصلہ کے پابند ہو لہذا اس
سے خواہش کی گئی کہ وہ مقدمہ کا فیصلہ کر دے اور دیگر امور کا
بھی۔ اس نے فیصلہ اس حد تک کیا جہاں تک اس مقدمہ
کا تعلق ہے اور دیگر امور کی دریافت کو ملتوی کیا اور عدالت میں

دہلی رپورٹ اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹
صفحہ ۱۰ (۹۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۱۲۰ (۸۰) انڈین لارڈز اور ابار مقدمہ ۹

تسلیم کیا۔

چند کتب

نام

الحمد لله رب العالمين

(2)

۱۱) انڈین لارپورٹ حکمتیہ جلد ۱، صفحہ ۴۲ (۲) انڈین لارپورٹ الیابو
جلد ۱ صفحہ ۴۲ (۳) انڈین کینئر جلد ۲ صفحہ ۱۰ (۴) انڈین کینئر جلد ۲ صفحہ ۱۰ -
(۵) انڈین کینئر جلد ۲ صفحہ ۱۰ (۶) انڈین کینئر جلد ۲ صفحہ ۲۹ - ۸۱ -

(۱۱) ظاہر کی گئی ہے اس لئے کہ مسئلہ اور زمانہ کے ساتھ ہمارے روبرو کنٹری سے شہادت زبانی اور تحریری میں اس خاندان کے سال ہائے مسبق کی موجود ہے بتایا گیا ہے کہ بعد وفات کمال ترین مدعی حال نے مصداقہ ہائی اور نتیجے کے ۱۸۶۱ء میں اپنی صفائی پر پیشوری کے مقابلہ میں اس امر کی استقراری نالشی کی تھی کہ اس کی دراصل قاعدہ کے موافق کمال ندر این کے ساتھ شادی نہیں ہوئی ہے لہذا وہ متروکہ کیے طور پر جائداد کے پائے کی سخت نہیں ہے نہ وہ کسی کو مبتنی کی سکتی ہے اس اجازت کی بنا پر جو اس کو آٹھ مئی پتر سے دی گئی ہے بلکہ ان خاندان نندی چودہری اس مقدمہ میں مدعی علیہ سال کے تیسہ رطل طول تحقیقات کے بعد پتر پل عدرا میں نے بتایا ہے کہ ستمبر ۱۸۶۱ء مقدمہ خارج کیا اور ڈگری کوڈ سٹرکٹ ج نے بتایا ہے ہر فرد کی شہادت کے بحال رکھا اور اضافہ ثانی سے بتایا ہے ہر فرد کی خارج ہوا۔ پرنسپل سدر میں کی توجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال ۱۸۶۱ء میں نے قرضہ چھوڑا تھا اور قرضہ ہونے نے پیشوری کے رہا بل میں اپنی دعوی نافذ کر کے تھے اور ہ بالآخر ان قرضہ جات کو ادا کرنے پر مجبور ہوئی اس مانہانی شہادت بھی موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے مدعی نے جو نالشی اپنی صفائی کے مقابلہ میں اور دیگر عدہ داران کے مقابلہ میں کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خاندان پر بہت بڑا قرضہ ہو گیا۔ مہترا ندر این

۱۱ مئی لارپور ٹریبلہ صفحہ ۳۸

کمال ندر این کے نذرانہ جاتی کا پس ماندہ بیٹا اس مقدمہ میں مدعی علیہ تھا اور اس نے شہادت مدعی کی جانب سے دی ہے وہ اول در اول قدمات میں مدعی علیہ ہوتا ہے جو مدعی سے ۱۸۶۱ء میں ہامون کی اس جائداد کی حصول کے رجوع کے تھے سو اس مقدمہ میں شریک نہیں ہے۔ ان قدمات میں مہترا ندر این نے اپنے حصہ داروں کے ساتھ جو دعوی پیش کیا تھا اس پر پوری طور پر سوانح معاملات خاندان کمال ندر این کی وفات کے زمانہ بتلائے تھے مہترا ندر این نے مقدمہ پرا میں اپنے اول تمام بیانات کو جو سالیہ مقدمات میں کیے گئے تھے صحیح تسلیم کیا ہے اور سچو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ ہم کیوں نہیں کریں۔ مہترا ندر این کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمال ندر این مقروض فوت ہوا تھا۔ اور مدعی کی نالشی سے جس میں پیشوری کی شادی ندر این تھی۔ مزید قرضہ میں اضافہ ہو گیا اور خاندان کی حالت اس قدر بریشان ہو گئی کہ نصف لگان رک گیا۔ ان حالات میں گو نندی چودہری نے مطالبات سرکاری کی ادائیگی کا انتظام کیا کہ کسی طرح خاندانی جائداد بالکل تباہی سے بچ جائے جو نیلام بعض بقایا کے لکڑی سے واقع ہوتا۔ لگان جو بالادست زمینداروں کو واجب الادا تھا وہ باقی رہنا گیا۔ اسٹیٹ رفته رفته مقروض ہو گیا۔ سپر د و دنیا پرا تھا اور قرضہ قرضہ اور ان کا پیچیدہ کرائی ہوتی تھی۔ سچو اس مقام پر متصل اس قصہ کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں جو مہترا ندر این نے بیان کیا ہے اور جس سے سچو کچھ شبہ نہیں باقی رہتا کہ شکلات معلوم ہو سکتی ہیں نہ صرف قرضہ جات

چند روز
نیم
کمار دیا
کر دیکھتے
۶۱۵
صفحہ

رشتہ دار
نہام
پرانی پندرا
لکھتہ

۶۱۲
صفحہ

بہتر مضامین دستاویز مل گئی ہو تو ذکر ضرورت جو امکان اور حالت
کے مطابق ہو کر یا وہ اسم سے ہے۔ خریدار کے لئے اس اہلکار کی
صافی شہادت ہے اور اس کا کافی الحقیقت دریافت کرنا چاہیے
ہو گیا ہو تو اس کا ذکر سدرج بہ ستائر بشمول اون حالات
کے جو اس امر کا یقین دلائیں کہ اگر دریافت کی جاتی تو وہ صحیح
ہوتی کافی شہادت معاملہ کی ہے۔ ملاحظہ ہو جتنا منی بھلا نام
رائی صاحبہ و اموان (۲) جس میں عدالت سے ایسے معاملہ کے
حالات کی تحقیقات کی تحریک کی گئی تھی جس کو ارجاع تالش سے
سیاسی سال سے زائد گزر چکے تھے دیکھو نند لال نام جگت شہ
(۳) ریشور پریشاد سنگہ بنام چندری پریشاد سنگہ (۴) جس
ریشور پریشاد سنگہ بنام چندری پریشاد سنگہ (۵) کا فیصلہ کیا
رکھا گیا ہے۔ بھگو اطمینان ہے کہ سارو نیٹ جرنل نے ان
اصول کو بروقت فائدہ پہنچا دیا مقدمہ بڑا نظر رکھا تھا۔
زیر نامہ میل کروہ پریشوری سورنہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۸ء
میں جس کا نتیجہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء کا میلام ہوا واضح ذکر کیا
معاملات کا ہے جن کے لئے عجلت کا قرضہ ضروری تھا جن
نامہ جات موسومہ پرنا چند راجدہری ہر دوسری ہوس
گوینا چند راجدہری و تنگ موسومہ کرشنا سنگل جکیر ورتی
دوسومہ و جہا سنگہ گستی و قرضہ جات کیجا دی۔ سرچند
سرکار سند راہن چند رسا ہو اسلوسن اجڑا لقا با ہے
لگان یافتنی جگت گنور راجا راجدہری کا ذکر دستاویز

میں ہے۔ ان فرسٹو اہوں میں سے سترے لچر دھارا
عدالت میں مقدمات رجوع کر کے ثابت کئے اور ذکر کیا
حاصل کر کے پمیل کر اسے تھے۔ قرضہ ارکان خاندان۔ نے
بالا شتراک ان قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے حاصل کر اور
یہ معاملہ خیال کیا جانا تھا کہ منتر کا خاوار غاندانی کے
تھقلہ کے لئے اسکی ضرورت تھی۔ مرآت کی محبت یہ ہے کہ
یہ مشتری کے دعوے کی جواز کے اثبات کے لئے کافی نہیں
اور اس کو ہر سال بقہ معاملہ کے حالات بتلانا چاہیے تاکہ
دستاویز شہادت سے یہ ثابت کر سکے کہ ہر ایک ایک
قانونی ہے۔ اور اس کا متروکہ ذمہ داری پھر خلاف اس کے
مراقبہ علیہ کا بیان یہ ہے کہ چونکہ عدالتی مسئلہ جہات
قانون کی امتدی میں تلف کردہ گئی ہیں مفصل
معلومات اس سلسلہ میں حاصل ہو گئے اگر نہیں
بھی کیا جائے کہ اس قسم کی دستاویزی شہادت یا
ضروریات کا عذر نہ دے رہے ہوں اس لئے اور یہ بھی
زور دیا ہے کہ مقول مقدار بالی شہادت کی شہادت کی
گئی ہے جس سے اس کے لئے نہ کی گواہی نہیں رہتی کہ
اون حالات میں حال کیا گیا تھا جس سے وہ ضرورت
قانونی ہو جاتی ہے اور قرضہ ادا نہ ہو۔ مناسب رہتا
کے اس امر کا اطمینان کر لیا تھا۔ ہمارے آئین میں اس مسئلہ
پر کہ اس طریقہ معائنہ کی بنیاد پر کیا کریا اسلوسن
سے معامہ کیا گیا، غور کرنا ضروری نہیں ہے باوجود
اس کے کہ اور کے قانونی رائے بہت کمالات سینوراج کنور
بنام ایک چھپدی (۱۵) و ہا سر کنور بنام یہا
(۱۵) دیکھو ریورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۰۰

۱۹۰۱ء میں کیسین عدد ۵ صفحہ ۵۳۸ (۲) اڈیٹ کیسین
۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۰ (۸) اڈیٹ کیسین جلد ۳ صفحہ ۱۹۹
۱۹۰۵ء میں کیسین جلد ۱۲ صفحہ ۹۳۱

اصلی ار یہ کہ ابامفوں الہامی پتر باسناد
 شہادت سے اپنا کر لیا ہے۔ کمال تر این نے
 دو انویسی پتر لکھیں کی جتنی ایک بتایہ ۹ مارچ ۱۸۹۸ء
 جو حق اوس کی مدد سے نامتی اور دوسرا مورخہ ۲۵
 دسمبر ۱۸۵۱ء موسومہ بہ بیوری جس کے ساتھ اونے لہ
 وفات سوامنی شادی کی تھی۔ دستاویز ثانی میں دراصل
 وہی سرلیٹ درج ہے جو اول میں تھیں۔ یہ دونوں دستاویز
 سائبہ مندرجہ میں ایس کی گئی ہیں۔ اوس وقت سے
 ۱۱ اگست ۱۸۵۱ء تک یہ غدر کیا گیا تھا کہ کیا
 و اس آیتل اس اور اس وجہ سے موجب قانون شہادت
 ناقابل ادا سال ہیں۔ در سری نقول کی نسبت ایسا اعتراض
 نہیں لگتا۔ بے اور ہم انہیں چند لبر کا اسکے بیان کو تسلیم
 لکھتا ہے کہ اسے صحیح نقل حاصل ہے کی ہے ہم اسوی کما
 نہ جی کے مانا کو بھی تسلیم کرتے ہیں جو مضمون اپنی بابے
 مانا کر ہا نہ اس میں بھی کسی قسم کا شک نہیں ہے کہ
 سبار دینے جے صحیح طور پر نو کر کی ہے۔ مدعی نے اول
 نقول کو اپنی پاس روک لیا جو اوسنے حاصل کی نہیں
 جب نالین بابہ ۱۹۱۵ء میں صلح ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے
 کہ دفتر رجسٹری واقع مہن سگہ ۱۹۱۶ء میں اک سے
 جکر سر باد ہو گیا اور مدعی کو غالباً خیال تھا جو نکر امیا
 حل گئی ہیں مصدقہ نقل دفتر رجسٹری سے حاصل ہوئی۔
 اوسکو اسکا بظاہر علم نہ تھا کہ صحیح نقول موجود ہیں اور
 مدعی علیہم اول کو حاصل کر سکتے ہیں۔ بیماری رائے میں
 فہمیدن کو اسے پتر کی سب سے زیادہ بانی اور

شہری شہادت موجود ہے۔ لیکن اوس کے قانونی اثر کو
 مقدمہ ۱۸۹۸ء میں صحیح طور اس صورت کو ملحوظ کیا گیا
 جس اوسنے بیان کیا تھا کہ شہر مندرجہ الہامی پتر ۱۸۵۱ء
 تھی کہ اگر یہ مدیتری کوئی لڑکا بنتی اے تو چا دیا اور
 مقدمہ کے مدعی علیہ کو طے۔ شہر الہامی پتر ۱۸۵۱ء پر کسی
 بحث کی گنجائش نہیں ہے کہ اگر یہ وہ بلا متبذنی لے ہوئے
 فوت ہو جائے تو چا دیا دکلیدہ خاوانی دیول دی ملا
 ہو جائیگی جس کی پوجا نذر ایہ نامزد شدہ شہادت
 کی جائے گی۔ مدعی اون سببتوں کے سلسلہ میں ہیں
 ہے۔ لہذا مقدمہ اس وجہ سے لائق اخراج ہے۔ کہ
 وہ ایسے شخص نے رجوع کیا ہے۔ جس کو کوئی تعلق چاہا
 میں نہیں ہے اس نقطہ نظر کی لحاظ سے ہم فریدان مل
 پر بحث کرنا نہیں چاہتے اور اس بحث کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ وہ
 مکمل حیثیت کا وقف نہ ہو بلکہ محض ایک مہر بھی بار
 ہو۔ چکنڈ لا ماتھ رائے سنام ہینڈا کساری دی (۲۱)
 لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ سبار و نسب جے صحیح طور پر
 خارج کیا تھا۔ اور مرافعہ ہر بھی مدعہ جو چھوٹا ج
 ہونا چاہئے۔

مراجعہ حل کیا گیا

| | |
|---|--|
| <p>(۱۷۱) رامیش چندل لکھنوی بنام - اشوہر سہس، ایلانہ
 (۱۸۵) سہس بنام جانی لکھنوی بنام (۱۹۱) سہس بنام
 اور دنیا جانتے ہیں کہ اگر بنامات در اول در رشتہ حلالی
 کے لئے بنتی اور وہ صحیح یعنی نو اوس بر اس بنام اور
 نہیں ہو سکتا کہ تہوڑی سے رضہ موصوفت واد کے رفیع
 کرنے کے لئے کافی بنتی۔ ملاحظہ ہوں سید انکی الدانی تہوڑی
 ایلانہ بنام باننا ریتوان (۱۲۱) لہا اہم قرار دیے ہیں
 کہ سار ڈینٹ جج نے صحیح طور پر ثابت قرار دیا ہے۔
 کہ ضرورت جائز رہنے کرنے کی موجودگی اور قرض خواہ سے
 مناسب اور معقول دریافت سے اطمینان کر لیا تھا کہ وجود
 ضرورت ہے۔
 بجا اوس نتیجہ کے جس پر ہم ضرورت قانونی اور اس
 کی تحقیقات کے متعلق ہونے پر اس کی ضرورت نہیں
 ہے کہ بالتفصیل تنفیج بہرہ مال مقصد کا احاطہ کرنے
 الوسی بیگز کا قانونی اثر کیا ہے، جو سالہ اکابر یا
 سے کہ کمال تر ابن نے بحق بیگزہ ری بانیج ۵۲
 دسمبر ۱۸۵۳ء تکبیل کا تھا اس سے اگلا رہتیں کیا
 جاسکتا کہ اس قسم کی دستاویز دراصل تبدیل بالی بنتی
 بلاشبہ مدعی سے سالہ ۱۸۶۱ء میں ناموں کی جاہداد کے
 حصول قبضہ کی نالیش پتیسینج اوستی پر تہوڑی بنتی</p> | <p>ورثہ (۱۸۱) سہس بنام بہاری انوار جات جو مدعی کے
 شروع کیے۔ یہ مقدمہ کی وجہ سے عاید ہوئے اور اوس
 لایمی طور پر تہوڑی بنام آئی گئیں ان حالات میں اس پر
 شور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اسٹیت مناسب انتظام
 قرضہ جانتا ہو گیا جاسکتا ہے یا نہیں ملاحظہ ہوں ہیشہر شیش سنگہ
 بنام رتن سنگہ (۱۹۱) برہم چند لال بنام بہوانی مسٹر
 (۱۹۱) بنکارام بنام ڈپٹی کشتہ نامہ منکی (۱۹۱) اسکے
 علاوہ وزیر بنامی شہادت ہے جس سے راست یہہ نظام تہوڑی
 ہے کہ قرض خواہ نے یہ نیکابنتی عمل کیا اور ضروریات فرضہ
 کی دریافت بھی کی گئی۔ اس جو مدعی متعلق ہو کو کوئی دہن نہیں
 معلوم ہوئی کہ ہم اس شیش بنام کا اسکے بیان کو باور نہ کریں
 جس نے بھلا بیان کیا ہے کہ وہ اپنے مالک دارین کے دو گھر
 ۶۰۰ داروں کے ساتھ جا کر قرضہ جات تہوڑی لکھنوی
 اور جاہداد قرض گریہ دریافت کیا تھا۔ اس زبان بنامی شہادت
 یہ اس امر کی تائید ہوئی ہے کہ مفصل اندراج جات رہن نامہ
 واقعی وہ بیانات میں جو قرض خواہ سے برہم موقوفہ کے
 گئے ہیں اس سے اس معاملہ کی ذمہ داری متروکہ کر
 ہو جاتی ہے ملاحظہ ہوں ہنومان یرناد یا نڈے بنام
 بابو سنن کنوری (۱۹۱) کامیش چندل بنام لکھنوی
 سسکہ (۱۹۱) رامیش چندل بنام لکھنوی</p> |
| <p>(۱۹۱) اندیشہ چندل ۲۵ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ چندل ۵۳
 شہد ۵۲ (۱۹۱) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ
 چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸</p> | <p>(۱۹۱) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸
 (۱۹۱) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸
 (۱۹۱) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸ (۱۸۵۸) اندیشہ چندل ۲۲ صفحہ ۱۸۵۸</p> |

اس پر تجویز پر عمل کرنا نہیں کیا گیا ہے اور حکومت کو بھی اس کی
 والہ کی جہان ضرورت نہیں ہے ہونا فیصلہ ثالثی کے ذریعہ لے لیا جائے
 کے صاف فیصلہ کیا گیا کہ کوئی فیصلہ نہ لے جائے کہ عدالت پر مقدمہ
 اپنی تردید نہیں ہوتی۔ بعد اس خیال کے الہ آباد کے راجہ علی
 کی تکیا میں عقیدہ صیانت کے زیادہ تر خیالی ہے اور جو کوئی فیصلہ
 ثالثی ایک مدت پر تاجر کے کیا تھا جو تاجر رہا رہتا، یہاں پر
 واقعہ اور عدالتی اور مال کو دیکھا اور راجہ پر عرض کیا
 اسے کیا اور جو فیصلہ کی اگر کارروائی پر اعتراض کیا گیا تو وہ عدالت
 کر لے پر مجبور ہوتا لیکن انہوں نے ہمارے نام بار سن
 راجہ کا حوالہ دیا ہے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق غلط ہے
 کہ قانون انگلستان کے بموجب فیصلہ ثالثی کے لئے فیصلہ
 کسی بیضا بٹکی کی تحریک سے دوسرے قانون ثالثی مابین
 ہونا چاہئے کہ فیصلہ ثالثی منسوخ کیا جائے یا اس کی
 اور اگر اس طرح نہ کیا جائے تو وہ بطور جواب اس کے لئے نہیں
 نہیں کہ اس کا اسکا جو بر بنار فیصلہ ثالثی دائر کی گئی ہو لہذا
 وہ فیصلہ ہے تجویز کی کہ یہ جواب کہ فیصلہ ثالثی بیضا بٹکی سے
 اس وقت سے ہوا ہے کہ راجہ علیہ کو ثالثی میں حاضری
 کا موقع نہیں دیا گیا مگر علیہ اس مقدمہ میں نہیں پیش کر سکتا
 کوئی شخص نہ اس لئے علیہ نے درخواست کی کہ جواب دعویٰ مدخلہ
 عدالت میں اس درخواست میں فیصلہ ثالثی منظور کیا جائے۔
 اوپر فاضل جج نے تجویز کی کہ اس کو اس قسم کی درخواست
 کی سماعت کا اختیار نہیں ہے اور لکھا کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ
 عدالت کا ایک جج کس طرح لندن کے ثالث کے فیصلہ ثالثی کو
 منسوخ کر سکتا ہے اور غویٰ ظاہر ہے کہ قانون انگلستان
 عدالت کو اختیار دیا گیا ہے وہ انگلستان کی عدالت ہے

اور جوں نے یہ تجویز کی کہ اگر اولیٰ کہ ایسا بھی ہے
 تو وہ اس کے استعمال سے انکار کر رہے ہیں۔
 اس تجویز کی ناراضی سے مراد کیا گیا ہے کہ اس کے استعمال سے
 مراد فیصلہ کیا ناصل ارکان سے قرار دیا گیا ہے، مگر
 بر بنام بار سن (۲) ہندوستان میں حلقہ میں ہیں جو
 اس پر یہ مراد کیا گیا ہے۔
 حکام کے ہاں یہ مقام کی راسہ لائن کو اس کے مراد لایا
 صحیح تھا اور اس کے لائق سرسبزی ہے۔ حاکم ہندوستان کو
 مسئلہ انگلینڈ میں کھیل پایا اور اس کی تعمیل کی دین
 اس نے راجہ کی اور فیصلہ ثالثی کی رو سے ثالثی لندن میں
 مقرر کیا جاتا ہے یہ قانون راجہ انگلستان قرار
 دیا۔ اس قانون کی رو سے جس کی یا نہ ہی ملحقین فی
 لازم کی تھی کوئی عذر جو از قسم بدعالمی یا بے مصلحتی یا
 کسی فیصلہ ثالثی پر کیا جاسکتا تھا وہ درخواست سے کیا جا
 چاہئے کہ فیصلہ ثالثی منسوخ کیا جائے یا اس کی اسے اور
 اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ کسی ثالث کی راجہ فیصلہ ثالثی کے
 جواب دہی نہیں ہو سکتی مقدمہ میں اس کی کوئی تحریک نہ
 معاد سقرہ آرڈر ۱۶ رول ۱۲ اقوال مدیسیم کورٹ انگلستان
 میں نہیں کی لہذا فیصلہ ثالثی کو فیصلہ ثالثی کے مطابق
 ہر طرح وہ معاہدہ میں ہوتا ہے بلکہ کوئی جواب دہی جو فیصلہ
 کی تین سو کر کے ثالث کو اختیار سماعت نہ تھا یا سامان
 فرمایا گیا ہے۔ مقدمہ میں اس کی حاکمیت تھی لیکن جواب
 دہی بر بنار بیضا بٹکی جو فیصلہ ہر معلوم ہوتی ہو اور
 کی رو سے جس کی پانچویں فریقین سے اپنے اوپر لازم کی
 منسوخ ہے اس نقطہ نظر سے مقدمہ سے قانون ثالثان ہندو

جج ہین وصول یا بی جا یا زیادہ سیر منقولہ کے آسان سے
 جس میں وہ ساری داخل ہو، اختتام سدا پچھ کے بعد چاہا
 پرتہ البصیر
 ہالہ ان مقدار کا ان اس باریادہ منقولہ کے کئے گئے
 ناش و ان کی جا بہ ہر ایک سال ہین قبل تاریر احوال
 خیر و خیر و خیر کے یا
 مرا فیہ کی بکشتہ ہم ہے کہ مقدمہ ہر ایسے بجا طویر شدہ
 اکت وہ آسانی ہین اور جو کدہ اس کا بے قبل اچانے ناشر خیر
 ہے لہذا وہ ہالہ ان بجا کفندہ ہے پس مقدمہ کا ہین ناش
 باغراض اختیار و سماعت اس طور پر ہونا چاہیے تھا جیسا کہ
 اور دوسرے مقدمات میں کیا جاتا ہے جن میں کوئی شخص و بی جا
 غیر منقولہ کی ناش کرے لینے بجا نا سرج بازار چاہا اور اس فقرہ
 ایک پرتہ کے بعد جس کا میں لے والہ دیا ہے محکو ہم صاف
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان مقدمات سے متعلق ہی جو وصول
 چاہا اور غیر منقولہ کے بجا بجا ایسے شخص کے ہون جو رعایا رہ
 چکے ہون مگر اس کا یہ ہم ہو چکا ہو۔ اور وہ پیر بھی زمیندار
 کو ہر زمانہ کی سے خلاف قابض ہو اس وجہ سے عبد کہ چاہا
 کہ نہ لکھا ہے کہ ہم قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ ہم فقرہ مندرجہ
 ان صورتوں سے متعلق ہے جس میں اسامی برضا مندی ہین
 قابض ہو۔ ہم ہر شکل توقع کی جاسکتی ہے کہ امکان ان
 وہ در لون سے متعلق ہین جو ایسے مقدمات ہین خلی کے ہور
 جن میں زمیندار رضا مند ہو کہ اسامی قابض رہے اگر وہ
 رضا مند ہے کہ اسامی باقی رہے اور قابض رہے تو وہ ناش
 ہی نہ کیا۔ اس کا نتیجہ ہم ہے کہ بعض ہم خیال کرتے
 ہیں کہ ہم فقرہ ان صورتوں سے متعلق ہے جس میں نہ

فی اقصیت نہ ہو چکا ہے اور نہ یہ ارہبہ لکھا ہے
 اس نتیجہ پر ہم نے کئے کے بعد میں یہ خیال کرتے ہیں اور اس میں
 کہ وہ ان تمام ورتوں سے ہین زمیندار چاہا
 ایسے شخص ہالہ ان کرنا چاہتا ہے اس کا ہالہ ان
 ہر قسم ہو گیا ہے یا جس صورت میں کہ زمیندار چاہا ہے
 خلاف ورتی کی وجہ سے نہ ہو سکتا ہو گیا ہو لہذا اس میں
 میں جو ہر ایک کدہ استعمال کیا گیا ہو نہ ہین داخل ہو چکا ہو
 اور ہالہ ان میں ہر ترقیف صادق نہ ہو لیکن جو کدہ کا یہ ہم
 ہو اور زمیندار اس کو سیدخل کر لے کا مستحق ہو گیا ہو اگر ہم
 اول صورتوں سے متعلق ہے جس میں ہر کسی اس ورتہ ہی
 ہو تو کوئی ایسی صورت خیال کی جاتی نہ ہو کہ جس سے وہ
 متعلق کی جاسکتے ہو اس صورت کہ زمیندار خلی ورتی
 کی وجہ سے متعلق ہو یا ان صورتوں میں جس میں زمیندار
 لازماً کام رہے بیشتر وہ صورتوں میں زمیندار چاہا
 کی ناش کی جاتی ہے ان میں ہر قسم ہو جاتا ہے اور اسامی
 ہر صورت لکھا کرنا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ فقرہ آسانی
 جس طرح وہ اس وجہ میں استعمال کیا گیا ہے اس قسم کے مقدمات
 بھی داخل ہیں ہر صورت میں حالات مقدمہ ہالہ ان آسانی جو ہر
 خلی ہر ایک اور ختم ہو چکی ہو لیکن وہ ارادت کا حلیہ کرنے سے انکار کرتا
 ہے خواہ وہ ہم ہی کیوں نہ ہو وہ فقرہ درج جس میں ان فقرہ
 مذکور میں داخل ہے اور وہ فقرہ متعلق ہے جب ان حالات میں
 ہر خلی کی ناش کرے۔ ان وجہ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ زمیندار
 لٹ ابتدا کی اور ہر شکل کثیر طریق طرفہ صحیح میں اور وہ حال
 چاہا اور طرفہ خیر خارج ہونا چاہیے۔
 چھٹس اس میں متعلق ہو
 رافعہ خارج کیا گیا

رام چیل
 تام
 سیو دیا
 دیشہ

۶۲۱
 صدم

دوسری حالت چنانچہ مرافقان حال رضی کر دی جائے
 ہمارے روبرو رہے۔
 اس واقعہ میں مارا ہوا شخص کی کاوری ہائی تھا کہ وہ ایک آدمی
 کے اسد کہ وہ تمام سہا پہن کی حالتیں نہیں ہے۔ اسکا
 کہ ایک کو دھکم دھماکہ سے جو یا غصہ ہو اور عام دہائی سے
 اچانک پر واجب الادا لے لے اٹھ کر نہ بیان کیا کہ اس وقت مرافق
 مرافقان سے مختلف اوقات اور تواریخ میں اور ان کو بھیجے
 قرضداروں سے وصول کئے ہیں اور میں سے وہ اپنے ایک
 ربح حصہ کا دعویٰ جاری ہے مرافقان نے جواب دی کی جتن
 انکار کیا کہ انہوں نے کوئی رقم وہ کانت وصول کی ہے
 اور بیان کیا کہ اگر حساب لیا جائے تو مرافق علیہ دوا کا
 قرضدار ثابت ہو گا اور از روئے قانون میعاد سہا
 میعاد عارض ہے اور مقدمہ میں ارضی شدہ عارض ہے
 اور بعض دیگر عدالت کے مقدمہ کی تحقیقات جیسے مہارا
 سوامی شاستری نے کی بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۱۵ء تجویز کی
 اور نیز تحقیقات مفید رہی مرافق علیہ فیصلہ کر کے قرار دیا
 کہ وہ ایک بربع حصہ رقم سند عویہ کا مستحق ہے اور حکم دیا کہ
 حسابات لکے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کوئی جرائی ہوئی
 ہے جو مرافق علیہ کو مرنے سے یافتی ہوں نہ ہوتی ہونکہ
 ذکر کی ہے واضح ہوتا ہے کہ تقریباً ۱۵۰۰۰۰ رقم سند عویہ
 قبل ارجاع ناسخ وصول کی گئی تھی اور کل بقایا بل حدود
 ذکر کی مقدمہ اول فیصلہ میں نے تجویز کی کہ گو عام حساب
 فیصلہ شراکت کی ناسخ بروئے قانون میعاد سہا
 فیصلہ میں نے سابقہ مقدمہ میں تاہم نہ لکھا کہ وہ دوسرے
 کڑی ناسخ کر کے کا حق اس رقم شراکت کی باقیہ حاصل ہے

جس کے واسطے یہ ہوا۔ اس میں حصہ ہوا کہ اس سالہ ہوا
 ناقص ہائی اندر و مدت ہے وچیس من اس قبہ میرا دل نہا
 کی بنا پر جو بچے پر عداس لائی کرنا سے باہل لائی اور
 بہتر فیصلہ کی ہے۔
 مرافقان ال نے لائی کو رت میں مارا گیا (افنی) ہے
 جو ہر وقت میں حال اس میں جو پیش نہیں کیا اور وہ غلام
 نہ لائی جانے کہ کہ کہ وہ بین عداس لائی ہو جائے خلا
 کہ جس کے کہ اس طرح کر کہ اس کو اس سے بنا زائیس پر لائی ہوئی بر
 کہ ہر شراکت دار مارا وصول کیا ہے۔
 اور انہوں نے میاں لکھا کہ اس وقت فیصلہ ہوا میں چہ
 پائی جانی ہے کہ فی سابقہ حصہ دار کا لائی اس وقت کا وصول
 کرنا جدید ہوا ہے ہی ہوا کہ دیا ہے۔ ورنہ متعاقبہ کا
 گئی دلا ہے اس سے ان کے کرنا بالکل ناسکین ہر کا۔ اس فیصلہ
 کی نادرانی سے یہ رافق کیا گیا۔
 گواراں کی اسے میں چہوں نے مرافق کی سماعت کی
 مقدمہ اس بنام گئی (۱)۔ یہ جب تک انبیاز نہ کیا جائے (۲) علیہ
 کا مقدمہ سہا لکھا جائے گا۔ یہ اس طرح واضح ہو گیا ہے کہ اول
 لارڈ کے فیصلہ کے بعض فقرات پریشہ پر چہوں اور اس
 تجویز کو صادر کیا تھا کہ ایک سلسلہ نظام ہر اس اور بھی
 ہائی کو رٹوں میں چہوں جس کی بنیاد پر مرافق علیہ کے حق
 میں تجویز کی گئی لہذا اس کی ضرورت ہے کہ اس مقدمہ کی
 تشریح احتیاط کرے۔ یہ قانونی تجویز پر موقوف کیا جائے۔
 جس کی کوٹ کارٹن تہہ کا پٹہ داتا اور اس معاملہ کی
 دغراض کے لئے ۱۵۰۰۰۰ میں تہہ رقم ہٹل دہر سے تہہ
 دلا ہر ل چاسری جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲۔

اس کا مال چہوں
 وجہ اس کا
 ہر وہ مال

7/19/24

1941

اگر شراکت فسخ ہو جائے اور حسابات مرتب ہو جائیں

اور اللہ تعالیٰ قدر قرعہ جات شہر اکبر کی رقم ادا

کوئی دیکھ کر اس کو دنیا چاہیے اور اس کا حصہ منافع حاصل

کریے اس طرح مستحق اور ذمہ دار بیان ادا ہو جائیں

اور ایسی حد کوئی مہر خواہ اوس وقت فراموش

ہاں ہی نہیں یا یہ جہاں کی نہیں تھی دیوں کی مفرودہ

اور باقی نکلا آئے تو اس کو ہم ہمارے دھندلے ہاتھوں سے

نہ اکت کے حصہ کو نسبت متفقہ بنانا چاہیے اگر

تخلای اسکے حساب نہ کیا گیا اور کوئی معاہدہ نہ ہو کہ

حصہ دارون نے مقابلہ کر لیا ہے تو صحیح چارہ کار ہے

کہ جب کوئی رقم یافتنی ہو تو اسے (کے) حساب فہمی کی جگہ

دینار ارضی فیصلہ و ڈگری مصدقہ در اس پالی کو

بسم الله الرحمن الرحيم

۲۴ بابی در بیان...

برن سندرہ میم ایڈیٹری

سوالیہ شاعر کا سورہ ۲۷ میں ۱۲۷ آیتیں ہیں۔

۱۹۱۵

منہجانب مراجع ان۔ سیر جامع لاؤڈ لیس کے سی۔

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰

منجانب مرافقہ علیہ۔ مسٹر مارک۔

کار و طریقہ در تفریبات ۱۹۱۹ میں ماہی نرسمہاچاریا

مرافقہ علیہ وجہ چار بار مراجع کو بالا حال فوت اور

مراجعہ ایچ پی راجپوت جو اعراسی مراجعہ ہمارے سے مراجعہ

اولاً : بی قایم سنا
۱۹۱۱ء میں فروری میں

در کتابخانه ۱۵ نومبر ۱۹۱۳ء بمقام مولانا عبدالحق صاحب دارالافتاء

حصانہ معجم، نیراکت کی مالش کی اور استیعائی کہ اوس کے

گنبد بابا کا قصہ دلایا جائے۔ مدنی مقدمہ ہذا سے قطعاً

حصہ اس نوٹ پر مشور کرنا بیجا ہے تصفیہ کر لیا اور مقدمہ

دیرت پر اور ہو گیا اور حکم ہائی کورٹ مراض علیہ انہی

حقیقت کی تعلیم سے علاحدہ ہو کر مدعی بنایا گیا اور مسدود شدہ

دیگر مدتی علیہما مرغان حال جملہ مار ہوا۔

مقدمہ کی سماعت ہائی کورٹ کے ایڈیٹوریل کے مطابق ۱۹۱۵ء

چهار بار بنیاد را ۱۹۹۱ میلادی بنا کرد و قسمتی که در آنجا

لقد انزل الشريعة وسلكها على قدر ما كان في القلوب من استعداد وسعة

میں نے ان کو یہ کہہ کر دیا کہ یہ سب تمہاری ہے

مقامات و مشایخ و علمای این شهر و این دیار

کے اندر ایک عجیب و غریب عالم ہے جس کا نام ہے میرا فوجی

ہر ایک کو اس کی اپنی جگہ پر لے کر آئے اور اس کے

Journal of Management Inquiry 20(6) 798-814
© The Author(s) 2011
Reprints and permissions:
<http://www.sagepub.com/journalsPermissions.nav>

اور وصول ہوئے سیرا اور اس کا وصول گئی کی جانب سے
موصول انہم شرکت تھی

مقدمہ بلحاظ امر تصفیہ شدہ کے اور مقدمہ بلحاظ
ہو جانے کی وجہ سے ہر فرد علیہ حال کے لکھائی تھیں لیکن یہ
مقدمہ عام حساب نہیں کا حصہ محض بطور اشیانہ کے
ناکس کے حصہ کی وصول رقم کا جو ہر فرد سے وصول ہوئی
اور جو مکہ مغزا اور فاصلہ لارڈ کی تحریر میں بعض فقرات
ایسے تھے جن سے مقدمہ بلحاظ مقدمہ حال کے بطور معروف پیش
کیا جائے۔ فیصلہ مقدمہ ناکس نام گئی (۱) مقدمہ ہذا کی
اغراض کے لئے ہم نہیں خیال کیا جا چاہئے کہ اس سے
اس امر قانونی کا قطعی تصفیہ ہو گیا ہے۔

پھر بھی اس مقدمہ کے مندرجہ اظہار راسے پر جب غور
کیا جاتا ہے تو وہ تعبیر نہیں کی جاسکتی ہے۔ جو ہندوستان
کی بعض عدالتوں نے کی ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے نتیجہ تک
بلحاظ نظیر کے ایک باغیاں ہو چکا ہے۔

لارڈ ہائپر نے اپنی رائے کے لحاظ سے شرکت کو ذات
کی وجہ سے فسخ شدہ خیال کیا اور حساب لیا جا چکا۔ جو کہ
محین ہو چاہئے تھا وہ اسی وقت محین اور تصفیہ شدہ
ہو گیا اور حسابات مکمل تھے اور فارغ خطی دی جاسکتی تھی
وہ کہتے ہیں کہ فارغ خطی دعویٰ کی حد تک پہنچ سکتی ہے
اور پس ماندہ حصہ دار کے مقابلہ میں باقی ہے۔ اور انہوں
نے قیاس کیا کہ اس مقدمہ میں جس قسم کی نسبت کوئی
استثنا نہیں کیا گیا تھا وہ باقی تھی اور پس ماندہ سابقہ
حصہ دار اس کو وصول کیا اور انہوں نے طے کیا کہ اس
صورت میں متوفی سابقہ شرکت دار کا وہی اس کے

حصہ کی رائے کر سکتا ہے۔

لارڈ جے من فورڈ۔ اس قسم کے خیال لارڈ جے من فورڈ
رقم کو غیر متوفی طور پر وصول ہر ملاحظہ رکھا ہے

لارڈ جے من فورڈ نے لکھا ہے۔

یہ کہ کیا تھا کہ ہر فرد کی ادائیگی قریب سے ملاحظہ ہوئی
حق النش بیدار ہو گیا تھا۔ لیکن اگر ہم اس امر میں غور کریں

اس کا جواب ہم ہونا چاہئے کہ حساب کی رائے کا نتیجہ
ہے برابر ناکس کر کے کا ہمارے حساب میں اس مقدمہ

ہر فرد کو لازماً شامل ہونا چاہئے۔ جس کے وصول سے
ایک جدید بنار ناکس پیدا ہونا دیا کی جاتی ہے

یہ نتیجہ ہے کہ اس کی آمد ان کی تحریر میں ہو جائے
ہے جس کی وجہ سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے

یہ رائے قائم کی تھی کہ جس صورت میں شرکت کے حساب
نے لے جاسکتے ہوں تو کسی خاص مد کے متعلق مقدمہ جو

ہو سکتا ہے لیکن ان کے طرز اظہار سے ظاہر ہوتا
ہے کہ انہوں نے بھی ان حالات پر غور کیا ہے جن کو

لارڈ ہائپر نے اور کوئی نے خیال کیا تھا۔ لارڈ ولسٹ
بری کی تحریر عجیب ہے۔ وہ اس مقدمہ کا خیال ہی

نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ وہ اثر قانون میعاد سہولت
پر بحث کرتے رہے۔ اور انہوں نے لکھا ہے۔

تہیہ پوچھا جاسکا کہ کیا اقلع قانونی زیادہ ہوتی ہے
مقابلہ فارغ خطی باہین فریقین کے۔ اس سوال کے جواب

میں نوعیت فارغ خطی بیان ہونی چاہئے اگر کسی حساب کی
بنار پر فارغ خطی دی گئی ہو تو ان خطی اس حساب تک
محدود رہے گی اور وہی حق مالع نہ ہوگی کہ وصول ہوا ہے

اولیٰ تھا کہ مالدار اور کچھ بیوی لائے گئے قابل ہوں۔
 اب ہم میں نظر پڑا یہ دو سال کا لڑکا کہ لڑکے ہیں یہی مقدمہ میں شامل
 ہے تو اس کے بارے میں ایک باپ کو لیا۔ اس کے بارے میں جو مقدمہ لڑا
 اس کے بارے میں مقدمہ کا فیصلہ دوسرے اور تاقا کر تو دیر و جو یہ
 نہیں تھا لیکن اس میں ایک شخص یہ کہتی تھی کہ اس میں سے ایک لڑکا
 اس کے فیصلہ کو مدد ملے گا۔ اس میں اور مقدمہ میں اس کے لڑکے بڑھے
 اس میں بھی ہر چیز کی تمام تر ستمی و برائی دیکھی۔ اس میں
 اس کے لال کیا ہے فیصلہ ہے اس میں ایک لڑکا اس کے فیصلہ سے سو
 مقدمہ میں سے ایک لڑکا اس کے فیصلہ سے کہ وہ زیادہ زائس شخص
 اس میں مقدمہ سے باقیہ ہر چیز کی تھی۔

تیسری کچھ بیویوں کا رنگ تمام کو کھڑا اس میں بھی لال (۱۳)
 جس میں جس کی کچھ چیزیں تھیں وہ اس کے ساتھ لڑکے جاتے تھے
 یہ کچھ چیزیں کی گریہ بھی کہا کہ وہ ان کے باندھن اور یہ قرار دیا
 کہ وہ دعویٰ حساب بھی عام شرکت خارج المیہ اس کے لڑکے اس رقم
 کے حصہ کا دعویٰ جو شرکت کو اندرون میعاد وصول ہوئی بیڑ
 میعاد میں ہے اور مدعی ہیما بانی اور لڑکے اس کے حصہ کی رقم
 وصول کرنے کا حاز ہے اور مدعی علیہ دوم حاز ہے کہ اس حصہ
 کی اس رقم کے متعلق میں بعض رقم جو مدعی نے بطور جزو اٹا
 شرکت حاصل کی ہیں بجز اس کے بائیکورٹ نے بطریق مرقع طے
 کیا کہ مرقع علیہ کا دعویٰ معاملات شرکت کے حساب بھی کا
 خارج المیہ نہیں ہے اس وجہ سے کہ دفعہ با قانون میعاد میں
 ایک ۱۵ ابابہ میں محکم ہے جب کوئی شخص جو اپنی زندگی
 میں دعویٰ کر سکا حق کہنا ہو تو اسے تو اسے میعاد کا
 اس وقت سے ہو گا جب اس شخص کا قائم مقام قانونی مقدمہ
 رجوع کرنے کے قابل ہو اور مدعی کو رقم مرقع کی وگرنہ

(۱۳) بائیکورٹ ریورٹ علیہ ۱۹ (۱۳) ابابہ لال ریورٹ ابی جلد

وہ مقدمہ میں ایک منہ بول تھا کہ اس میں اس کے بارے میں
 یہی تھا اس میں اس کے بارے میں اس کے نام سے لڑا
 یہ لڑکا وہاں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 مالدار نے اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 خیال کیا کہ ایک لڑکا اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 حکم دیا کہ حالات شرکت کا حساب لیا جائے اس کا حساب لیا جائے
 جو اس کے کام کے کوئی اظہار اس کے بارے میں کیا اور اس مقدمہ میں
 نظر انداز کرنا چاہئے بجز اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 اس کے فیصلہ کی تھی۔

اب ہم فیصلہ جاتے ہیں اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 سو کہا مالدار اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 بائیکورٹ بطریق مرقع فیصلہ مقدمہ میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 وجہ کا اضافہ کیا گیا کہ کیوں حکام کی وہ اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 فقرہ کا اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں

"بلکہ لفظ اصول یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ مقدمہ میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 کیوں یہ واقعہ کہ مقدمہ حساب بھی عام کا اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس سے بعض مخصوص حصہ دار
 تو رقم وصول کر کے ان حالات میں مستعد ہوں جن کی وجہ سے
 مذکور میعاد کیا جاتا ہو لفظ اس دعویٰ کہ جو اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 اس حصہ تک محدود ہے جو وصول کیا گیا ابابہ اس قسم کے مقدمہ
 کے احازت دیا مدعی علیہ کو احازت دے ہوئے مقدمہ اس میں
 حسابات کی حاجت کیسے اور اس میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 اس امر کے امت کو اس کے کام کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں
 ہے بالکل انصافی ہوگی جو اس کے بارے میں اس کے بارے میں اس کے بارے میں

(۱۵) ابابہ لال ریورٹ ابی جلد ۱۲ (۱۵) ابابہ لال ریورٹ

جو اس پر کیا گیا ہے، اس پر کہ اس بھلا حکام قانون میں
لفظ مصدقہ کے ساتھ اس سے دفعہ کا اطلاق محدود ہو گیا ہے
لیکن بطور توجہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ مقدمہ باہر جاری کیا گیا ہے
حادثہ ماہ ۱۲ ۱۳۳۱ء میں لکھی گئی تھی اس کا فیصلہ
میں ۱۳۳۱ء میں کیا گیا ہے، ہاں اگر اس پر دفعہ کا اطلاق جاری
ہو گیا ہے، تو اس سے اس مقدمہ کے لئے روک ٹوک لگائی گئی ہے
کہ دفعہ سولہ میں ہے کہ اس کے لئے اس میں رقم میں جو
اس میں ان کو حاصل ہوئے ہو، وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ایک ہزار روپے میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ڈکریا، اس میں دو ہزار روپے میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

یہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
"اطلاق" کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مقابلہ میں عداوت ہوئی ہے، اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لے اضافہ سے خارج از امکان مزاح کہ گئی ہے جو دفعہ ۱۹۱۱ء میں
مستندہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لے فرق ثانی کی ڈکری جس کی تعمیل میں جہاد میں عدالت
پان لائی گئی ہے، یہ بتا دے کہ دوسری مکتوبی عداوت ہوئی ہے اور
ڈکری مکتوبی خواہ مقابلہ دو کال حاصل کی گئی ہے جس کا
سمرتی مکتوبی ایک مقدمہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بتا دے اس کی ذراست کے قابل اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱) مقدمہ میں اس مقدمہ سے انکار کیا گیا اس وجہ سے کہ
دانش نامہ کی رائے میں دوسری مکتوبی وہی شخص تھا جس کا
دوسری مکتوبی ان کے لئے تھی بنا و تجویز مقدمہ تولد نامہ
۲) القہر ۱۳۳۱ء میں معلوم ہوتی ہے جس میں میں دیواناں ڈکریاں

۱۲) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۶

اس پر کیا گیا ہے، اس پر کہ اس بھلا حکام قانون میں
لفظ مصدقہ کے ساتھ اس سے دفعہ کا اطلاق محدود ہو گیا ہے
لیکن بطور توجہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ مقدمہ باہر جاری کیا گیا ہے
حادثہ ماہ ۱۲ ۱۳۳۱ء میں لکھی گئی تھی اس کا فیصلہ
میں ۱۳۳۱ء میں کیا گیا ہے، ہاں اگر اس پر دفعہ کا اطلاق جاری
ہو گیا ہے، تو اس سے اس مقدمہ کے لئے روک ٹوک لگائی گئی ہے
کہ دفعہ سولہ میں ہے کہ اس کے لئے اس میں رقم میں جو
اس میں ان کو حاصل ہوئے ہو، وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ایک ہزار روپے میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ڈکریا، اس میں دو ہزار روپے میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۲) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۶

۱) دوسری مکتوبی
بنام
ست دین سنگھ
(پٹنہ)

۱۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۲۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۳۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۴۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۵۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۶۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۷۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۸۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۹۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۰۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۱۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۲۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۲۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۳۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۴۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۵۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۶۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۷۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۸۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۹۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۰۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۱۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

۱۲۔ دوسرے دفعہ ایسا کی دکانوں کا حصہ رقم
مقرر کیا جائے گا۔

چار و چند ایرامک
بنام
سیدنی حیدر اکبر
(کلکتہ)

صفحہ ۳۴

اندیشہ کور
بنام
ست زین حکم
(پیشہ)

ہو بہرہ و ذکر یا یہ معاملہ کے زمانہ میں ۱۰۰ سال قبل
منا سب اطلاق ہے طالع ہورام میں ۱۰ سال کا یا بنام
رنگہ و ماہہ میں سکھ دیو۔ (۱۰ سال) و لیل کی نیت کے حال
کی نظر کرنا ہے۔ اور اب اس حجت کی کوئی گنجائش نہیں ہے
کہ دفعہ ۱۰ مقدمہ ہذا سے متعلق سین ہے حال کہ یہ دیوان
جملہ ذکر بات میں ایک سال میں اور اس میں سے صرف ایک سال
نکالی خواہ کی زاید ہے۔ میری رائے میں دفعہ واضح ہے اور
اس کی تعبیر و تفسیر سے طور پر کر کے نہایت درجہ یعنی پیدا
کر دینا ہے اور افراط دفعہ کو حوت کرنا ہے جس کی رو سے
ذکر یا رشتہ سرشکل اس رقم میں ہو جاتا ہے جو عدالت میں
کے قضا میں ہو حکم دفعہ ناکیدی ہے۔ اس کی رو سے نقص
کی درخواست تقسیم رسد کی ضرورت نہیں ہے محض درخواست
نہیں ذکر کی اس سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے
اور جب ایک بار درخواست تعمیل پیش کر دی جائے تو پھر
پھر بار نہ ہے کہ مختلف ذکر یا رو میں حصہ رسد میں رقم کو
تقسیم کرے دفعہ میں لفظ "کا" ہے معلوم ہوتا ہے کہ دیوان
سبارٹوٹ ج نے اعزاعی مقدمہ ہذا پر غور نہیں کیا جس نے
کام میں نے حوالہ دیا ہے ہر شخص جو مضابطہ دیوانی میں ملوث
پہر ہی دی طم سبارٹوٹ ج نے اس اہم معاملہ کو سرسری
طور پر نہ سمجھ کر دیا۔
درخواست بالا پر جوابہ و کافر یقین خود کیا گیا یہ معلوم ہوا
ہے کہ ایک دیوان (تکلیف پر نشا و سہا) کا نام نقل ذکر کی
میں زائد ہے لہذا مقدمہ تعمیل بہری ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء سے
میں کوئی حکم نہیں دیا جا۔ اور تعداد دیوانوں میں دیوانوں کی

ص ۲۹

تعداد کے مطابق دیوانوں کی ذکر کی، قائم بہری ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء
میں ہیں۔
یہ سب بجز دیوانوں کے دیوانوں میں
اس رقم میں نظام ہے کہ دیوانوں اور ڈسٹ ج کو اس واقعہ معلوم
کہ جملہ دیوانوں کے دیوانوں میں ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں
ذکر یا رشتہ میں دیوانوں کے دیوانوں میں ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں
ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں ایک سال میں
سے مقدمہ احکام دفعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ حودات
کے قضا میں ہے وہ ان حالات میں کے بنام سے حاصل
ہوئی تھی جو تمام مقدمات میں ان میں دیوانوں کی یہی سی
صورت میں مختلف ذکر یا رو کے قضا میں کو شکر دلائے میں
کوئی وقت ہی نہ تھی لیکن لایق دیکھیں طرف تائی تھے ہیں کہ
بعض سواریں ایسی ہوتی ہیں جن میں مصرح تحقیقات کی ضرورت
اس امر کے معلوم کرنے کے لئے واعی ہو کہ عام دیوانوں اس
رقم میں کس قدر ہے اور اس قسم کی سرسری تحقیقات میں
اس قسم کی تحقیقات کی غرض واضعاً قانون کی نہیں
ہو سکتی۔ احکام دفعہ ۱۰ کی غرض یہ ہے کہ معقول وادری لگ
ذکریات کے قضا میں کی کرنا چاہئے جو ایک ہی دیوان کے
مقابلہ میں صا و رہتی ہوں۔ جہاں تک کہ وہ ان سب کو
اپنی ذکر یا رو کے پہلے پالنے کے قابل ہوں جب کسی ایک ذکر
میں رقم وصول ہوئی ہو۔ لہذا کو مضابطہ سرسری ہو کر نتائج
ذکر یا رو کے لئے اہم ہیں اور جس تحقیقات کی ذکر یا رو کی
وادری کرنے کے لئے ضرورت ہو اس سے عدالتوں کو
بہت ہوا چاہئے
لہذا ہم حکم مسدود اسٹیشن جیج مورخ کر کے حکم دیتے

۱۱۱ میں کیمر جلد ۲ صفحہ ۱۰۱

کالی ہرسنا پرامانکس
فوت ۲۹ اپریل ۱۸۹۲ء

| | | |
|---------------|-----------|-------------|
| زوجہ اول | زوجہ ثانی | زوجہ ثالث |
| براجاسنی | گیانیری | دوارکاسندری |
| مدنی علیہا | | |
| سیرت موی علیہ | | |
| سماء تاج موی | | |

مزدادہ می
و عین نام میں لکھا ہے کہ موصی کے موروثی بہن ساکرا
موسومہ ایٹور لکشمی ناراین کی روزانہ حصہ دراز سے اس
کے مکان میں پستش ہوتی ہے اس کے بعد حسب ذیل احکام
اس کی دایمی شیا کے متعلق لکھے ہیں۔

میری موروثی اور مکسوبہ جائیداد سے غیر منقولہ
پٹان دکا) و (کہا) مندرجہ فہرست منسلک ہذا میری وفات
کے بعد مذکورہ بالا بت میری میری ایٹور لکشمی ناراین ساکرا
کی جائیداد موقوفہ ہوگی۔ میرے ورثہ یا قائم مقام کو کوئی
حق دعویٰ یا مطالبہ ان جائیدادوں میں یا ان کے متعلق
نہ ہوگا۔ اور نہ ان میں سے کوئی جائیداد ان کی کسی قرضہ یا
فرضیت ہو سکتی ہے اور ان کو اس کا حق نہ ہوگا کہ وہ ان کو
کسی کو دیدین یا بیع کر دیں یا زمین کر دیں اور نہ کسی کو عھض
کا حق ہوگا۔ صرف خراج آمدنی جائیداد سے مذکور کے سوا اور
دوسرے رسوم ہزار کے موقوفہ کے متعلق ہینے کی بات رہینگے

مطالبی اعلیٰ تھا جس کے ۳۰ روپے چھائی گئے ہیں ساگر کسی وجہ
سے مذکورہ اصرار بہت منفق و مہو جاسکے اور بہرہ و سفلیہ
تو منجملہ اولیٰ تینوں کے حسن کے ۳۰ روپے نامزدین دین میں چلے
رہا ہے میں بہرہ غیر متوقع واقعہ یعنی آسے وہ دوسرے نارائن
کے بت کو قائم کر گیا اور ای ہی شیا اور رسوم اور دیگر افعال
تکمیل کرنا چھکا اور ان تمام افعال کے بغیر کے لئے میں اپنی
لڑی زوجہ میری مٹی بھارتی دای اور میری دوارکاسندری
زوجہ دوم اور میری برانکس میری موسیاس
مبتنیٰ فرزند مقرر کرتا ہوں یہ تینوں جیست شمسیت
کے وصی ہیں منجملہ ان تینوں استخاص کے میری بڑی
زوجہ سہمی برا جاسنی دای اور اس کی وفات پر
میری نہ وجہ خورد میری دوارکاسندری دای اپنی
عین حیات امدان کی وفات پر میری میری موی
پرامانکس میری میری اور پوٹون اور دیگر ورثہ
کے سلسلہ بہ سلسلہ اسی طرح کے بعد دیگرے میری میری
کے بعد اور جائیداد کی آمدنی میری میری میری
سیا و غیرہ انجام دینے کے لئے میری میری میری
نہیں ہے کہ ہا کر شیا کر لکی دوسرے موقوفہ کے لئے قرضہ
لیں یا وجود اس کے اگر وہ قرض لیں تو میری جائیداد
و بتیرا ایسے قرضہ کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ مزید برآں میری
میری میری میری میری میری میری میری میری میری
کیا گیا ہے اور کسی اور طرح فوت ہو تو اس صورت میں
ان شہیون میں جو زندہ ہو وہ مذکور اصرار ہا کر کے
شیا اور دیگر رسوم اور میری میری اور بعد وفات شریا
میرن موی برانکس اس کے بیٹے پوسے اور دیگر ورثہ

چار و شہد اور ان
بنام
ہمش جید

چار و چند پر ملک
نیام
سپیش چند کند
رکلمتہ

فرق پیدا نہیں کرنا۔ اور اس کا یہاں پر کیا ہے۔
(۳) یہ کہ عدالت ۱۲۴۴ھ میں جو اس کا اس مال
سے غیر متعلق ہیں اور ۱۲۴۴ھ کے بارے میں اس کا اس مال
مستودع میں ہو تو کہ وہ اس کے ہاں ہے، یہ نہ کہ اس کا مال ہو
سے دوسرے مال نہیں ہو سکتا۔
۱۲۴۴ھ میں اول قانون میرا و مستحقین وہ مقدمہ اصل ہے۔
غیر اس حصول جائیداد غیر منقولہ بمعینہ یا وقتی یا ورنہ بعد
اس کے بدلے منتقل کر دی ہو۔ صورت اس مقدمہ کی
ہو سکتی ہے جبکہ انتقال منجانب اس کے ساتھ مقدمہ ہی
منتقل لیا کو دیا گیا ہو تاکہ حصول مقدمہ کی مالش کا
رجوع کیا جانا ضروری ہو تاکہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
جس شخص میں ایسا مقدمہ ہی داخل ہو تو جیسے شخص
ایک بہن سادہ کیا گیا اور اس میں حسب سابق قابض رہے
خزائنائی ملک مقدمہ متعلق ہے جبکہ باطل دعویٰ علیہ
کی غرض یہ ہو کہ کامل حق ملکیت منتقل کیا جائے جس کو
صرف ایک مرتبہ حق حاصل ہو جس کو وہ منتقل کر سکتا ہو
وہ مقدمہ متعلق بہن جو بستر حق رہنماں بحقیقت میں
ہو۔ یہ مدعی بہن یا ام جہاد کر کے متعلق نہیں ہے۔
سید علی حسب مضمون مد ۱۲۴۴ھ میں اول قانون میرا و
سماعت میں کسی شخص کا داخل ہونا اور دوسرے کو
بیدخل کرنا اصل ہے۔ قبضہ میں خلی سے مراد شخص
قابض کا بیدخل ہو جانا اور دوسرے کا قابض ہونا
بہ استیفاء جو کو موہی نے نامزد کیا ہو کہ وہ اس
کے وصیت نامہ کا برویت حاصل کریں اور اس کی
تمام کردہ نوعیت کو جاری کریں وہ اشخاص ہیں جس

۱۰۱۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
اور اس کا قانون۔ جاؤ ما۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
۱۰۱۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
ہر کوئی قانون ہے۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
اس کے ہاں پر کیا ہے۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
کسی اجنبی مدعی کے لیے اس مقدمہ کے ساتھ ہے۔
اور یہ شخص اس کے ہاں پر کیا ہے۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
کی دراصل حقیقتیں علیحدہ علیحدہ ہوں اس میں اس کا
جائے۔
مخالفہ بنا رہی ہو کہ یہ سب، واپس نہ جاتا ہو کہ ۱۲۴۴ھ
سے۔
منجانبہ عرض بالبر و جلال حکمرانی رہبیت مالوتی
موقوف چار و چند پر ملک (بہن سبزی)
منجانبہ عرض علیہم۔ بالبر و ام جہاد رہبیت نہ کر شوال
چند ہری۔
فصل ۱۰۔ اس مقدمہ میں جسے مدعی ہاں اس جائیداد پر
منتقل ہے جس کو کسی کالی پر سنایا نہ کہ اس نے خاندانی
بیت کے مفاد کے لئے بذریعہ وصیت نامہ وقف کیا تھا۔ یہ
مخالفہ اس مقدمہ کا ہے۔ وصیت نامہ مکمل کردہ ہر راجہ اس کا
کا ہے جس کی جہت سے تیار کیا جائے اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
تیار کیا ۱۲۴۴ھ میں اس کے لئے فوت ہوا۔ اور اس کے ہاں پر کیا ہے۔
براج کے لئے۔ کہ اس کی اور دوا کا سند دے اور ایک تہائی
بنا رہن سہی وارث ہو تو اس کا خاندان کی شہادتی
شجرہ ذیل سے ظاہر ہوتی ہے۔

رکھی گئی ہیں اور وہ موصی کے ورثہ کے ذاتی قرضہ جان میں ناقابل ضبطی میں شہیت کی جاہلاد کی وراثت بھی اوسی وقت نہایت احتیاط سے مقرر کر دی گئی ہے۔ بڑی زوجہ بر اجا سندری۔ نہ وجہ تورو دور کا سندری شہیت فرزند بہن موی اور اس کے ورثہ سلسلہ بہ سلسلہ شہیت کی حقیقت سے کام انجام دینگے۔ ان سب کی عدم موجودگی کی وجہ سے شہیت وہ پڑوسی ہوگا۔ جو شریف اتحادان نیک رویہ اور اہل شخص ہو۔ جس کو عدالت مقرر کرے گی اس سے ظاہر ہے کہ موصی کی وفات پر ملکیت جاہلاد موقوفہ موروثی بہت کی قائم ہوگی اور اس کی بیوی کا یا بیٹے انفراداً یا مشترکاً رہن نامہ مورثہ ۸۸ شہر سنہ ۱۹۱۱ء کی رو سے کوئی جائز حق نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مدعی پلہم کی بنیاد حقیقت کلیتہً منقوض ہو جاتی ہے۔ اول کی حیثیت مرتبہ مقدمہ حیات و بخش جمعہ ۱۱ بنام رنبد رناتھ تھیال (۸) سے زیادہ کمزور ہو جاتی ہے اوس نے ایک وارث سے ضمانت لی تھی جو سن بعد ہتھ ہو گیا اور خود خطرہ میں پڑ گیا۔ مقدمہ ذرا اصولاً اس قسم کے مشہور مقدمات کے مماثل نہیں خیال کیا جاسکتا جن میں طے کیا گیا ہے کہ تیخ چہ بیات اہتمام ترکہ جو اس غلط قیاس پر عطا کر دی گئی ہیں کہ وہ شخص بلا وصف فوت ہوا ہے اور اوجہ کو جو اوس وصیت نامہ کا پر و بیٹ حاصل کریں جو بعد کو معلوم ہوئے ہو۔ اس کا مستحق نہیں کر دیتا کہ خود یا خود جاہلاد کی حیثیت پر جو اوس نے ہتھ سے خریدی ہو اعتراض کر سکے۔ اس قسم کی غلط بیات اہتمام ترکہ

ابتدا ہی سے کالعدم نہیں خیال کی جاتی بلکہ قاضی قابل فہم ہے۔ اس کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ جب ہتھ کو اس قسم کا اختیار عدالت سے دیا گیا ہو تو اس کے متعلق ہتھ چند رکھتا جاہلاد منوفی باوجود بلکہ تیسری عطا ہے جائز ہوئے ہیں امر قابل لحاظ ہے اس مسئلہ پر مخالف رائے کہ خریدار محفوظ نہیں ہے خواہ اس نے بالکل نیک نیتی کی ہو اور ڈھائی صدی تک گزیر بروک بنام فاکس (۹) سے ہڈریہ ابرام بنام کفنگم (۱۰) ایلس بنام ایلس (۱۱) تک۔ یہ سب رٹ آف اپیل سے مقدمہ ہتھ بنام شہلی (۱۲) سے صریح کیے گئے نیز غلط ہو دیندر ناتھ رت بنام (ڈ منسٹر ٹریڈز ٹیکال (۱۳) کو مستثنیٰ بنام ہناس (۱۴) کو یڈ بنام کرپڈ (۱۵) میں کہہ سکتا ہے کہ جسٹس نے اس کے خیالات سے مقدمہ جان بنام جان (۱۶) جن پر بجانب مرافعان استدلال کیا جاتا ہے۔ اول کی بحث کی تاکید نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جاہلاد غیر منقولہ کا صورت میں جو زیر اثر قانون انتقال اراہنی مانتہ ہو آتی ہو۔ اجماع وجود کی اور ناقیام قائم مقام قانونی منوفی جاہلاد جائز طور پر وارث قانونی کو پہنچتی ہے اور اہتمام ترکہ کے حصول کے بنا پر ہی ہتھ کی ملک ہو جاتی ہے۔ سطح پر کہ وہ اس جاہلاد کی نسبت دعویٰ اول امور کی بنا پر

(۹) انگلش رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۱۹ (۱۰) انگلش رپورٹ جلد ۵۰۸ (۱۱) انگلش رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۹۱۴ (۱۲) انگلش رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۵ (۱۴) انگلش رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷ (۱۵) انگلش رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۶ (۱۶) انگلش رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۶۔

جاہلاد خریدار پر رکھتا
بنام
ہتھ چند رکھتا
(کلکتہ)

(۱) المیزان کتب مرسله و اصله ۱۲۲ -
(۲) المیزان کتب مرسله و اصله ۲۵ - ۶۵

ابو جعفر در پیرانک
بنام
پیش چہ اسد
(ککشتہ)

چون سے اس پر بلا وصیت فوت ہوئے دسے نفس کی وفات
کے بعد یہ اثر پڑتا ہو جیسا کہ دس آنکھیں (۱۵۱)
مراجع برکات پر ایسا ہے کہ اس وقت کے کچھ کچھ
قابل ارباب مال ہو اور وہ جاہلوں و قوفہ سے
کے حق میں بلا اطلاع امانت میں کر دے تو ماہر
ایکویں ایسے خریدار کے قابلہ میں کوئی جو مال نہیں ہوتا۔
اس وجہ سے کہ حق مالکوں کے غیر انتہائی ارادوں پر
جا آئے تاکہ مالی اتکار ام بنام جو شری و اسرار
تو کوئی بیع یا ہب یا امانت کوئی جانب سے اس تاحدہ سے
منہ و م کے مطابق نہیں ہوسکتی اس لفظ نظر سے اس پر
نظر سے بحث کر کے ضرورت نہیں ہے کہ منہ ہر مالی قدر
۱۵۱ - ۱۵۲ کے درمیان وہ لوگ جنہوں نے بکے بعد دیگرے
اوس سے حقوق حاصل کیے ہیں خریدار ان بالعا و غنہ
بلا اطلاع کچھ جاسکتے ہیں۔ مگر ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں
کہ ہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم بسیار ٹینٹ جے کے
ان کے روز تاج سے اخلاص کریں کہ ہمہ رنگ وجود
سے واقف تھے اور جاہلوں و قوفہ یا رلیہ وصیت سے
لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ رافع کو کوئی حق ادا حاصل
نہیں ہوا جو بجا یا د اور قوفہ وقف کردہ ہوسکی
کی تاکید کریں۔

۱۵۳
صفحہ

بلحاظ دوسرے امر کے مراجع کی حجت یہ ہے کہ نقد
قبل از وقت ہوئے کی وجہ سے خارج ہونا چاہئے

اس وجہ سے کہ جو اس سے اس کے لئے اس کے لئے
وصیت نامہ شمس کے لئے ہے وہ جو مالی شمس کے
سے قبل صادر ہوا اور اس کے بعد اس کے لئے
۱۵۲ - ۱۵۳ کے درمیان اس کے لئے اس کے لئے
دولت قبل ہوا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میں حکم ہے کہ یہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
معرضی ہوئی ہیں جو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
موجود حق سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ضروری کارروائی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بالا گرفت و وثائق اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس امر میں اختلاف اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لوٹس کہنا بنام اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
سے ظاہر ہوتا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
غندر کشور اس کے لئے بنام اس کے لئے اس کے لئے
ہو گیا ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
انہما ترکہ پر چلے گئے ہیں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
بیوہ نے و شرکٹ بیج سے چھوٹا یا انہما ترکہ سے وصیت
میں لکھ چال کر لی ہیں۔ یہ بحث کی گئی تھی کہ مقصد
قابل پیش رفت زمین ہے بلحاظ دوسرے قانون وراثت
بہند کے جس میں حکوم ہے کہ قبل اس کے ماہ ان کا
حق قائم کیا جاسکے۔ پروسیٹ وصیت نامہ حاصل ہو جانا

(۱۶) اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لاپورٹ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(۱۷) اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

پارہ چہارم

بام

انتہا پر گئے

کلی

محمد و اس کے بیٹے میں مقدمہ حصول قبضہ جایداد خیریتو
 سہینہ ارفقہ ہا لوصیت کی گئی ہو اور میں بعد ازیں نہ
 بدل تعیناتی اوس کو منتقل کرو یا ہو۔ اس سے سات
 سالہ ہر سہینہ انتقال بنوانہ امین کے ساتھ انتقال
 قبضہ نہ منتقل الیہ ہوا کہ تا کہ ناشن قبضہ رجوع کرنا
 اور ازلی ہو جائے۔ مسئلہ مقدمہ مات بیع رہن ہو کہ
 بامک نہ اور تبادا۔ اس میں مقدمہ نہ داخل نہیں
 کیا گیا کہ جا سکتا۔ جس میں رہن سادہ کی تکمیل ہوئی ہو اور
 بامک میں سالیقی مالکین نہ ہوں کہ اس امر رجعت کرنے کی ضرورت
 نہیں۔ یہاں پہلے بامک میں بوزخہ ۸۰۰ گنہ سہینہ ۹۰۰ گنہ بحال حالات
 مقدمہ انتقال بنوانہ امین میں جب مدد ۳۰۰ خیال کیا جاتا ہو
 یہ بھی ۱۰۰ ہر سہینہ کی خریداری جس نے نیلام اجڑی
 ڈگری میں ستارچ ۹۰۰ ہر سہینہ خرید کسی مفہوم میں
 انتقال بنوانہ امین حسب مفہوم مدد ۱۳۰ داخل نہیں
 مسئلہ یہ مسئلہ سے شدہ ہے کہ یہ مدد اوس نیلام سے
 منتقل ہو گیا ہو جو بقیہ اجرائی ڈگری کی چائین احمد
 کوئی بنام راس نمبر ۵۱ (۳۷) کا دی داس
 ملک۔ اسم لہذا مال (۳۸) شیوناقہ سنگ بنام
 مہسالا سنگ (۳۹) کنو سوامی تھی راین
 بنام مہوسامی پدم (۴۰) یہ امر بھی قابل لحاظ

ہے کہ اگر مرائی کی خریداری بنیلام اجرائی
 ڈگری انتقال بنوانہ امین ۳۰۰ کی جائے تو مقدمہ
 بیرون میعاد نہ ہو گا۔ اس وجہ سے کہ نیلام واریج
 سہینہ کو منتقل ہوا اور ناشن بتا بیچ واریج سہینہ
 کو رجوع ہوئی لہذا اس قبضہ نہ گزیر نہیں کیا جاتا کہ
 مدد ۱۳۰ اس مقدمہ کے واقعات سے متعلق نہیں کی
 جا سکتی کہ اوس سے اخراج مقدمہ بوجہ عروضی
 تبادی لازمی ہو۔

یہ ظاہر ہے کہ مدد ۱۳۰ اس مقدمہ کے واقعات
 واقع شدہ سے متعلق نہیں ہے۔ اوس میں حکم ہے
 کہ ناشن قبضہ جایداد غیر منقولہ کی جس سے مدعی
 قابض بیدخل کیا گیا ہو یا اوس کا قبضہ موقوف ہو
 ہو۔ تاریخ بیدخلی یا موقوفی قبضہ سے ۱۲ سال کے اندر
 رجوع ہوئی چاہئے۔ بیدخلی سے مراد کسی شخص کا
 قابض ہونا اور دوسرے کو بیدخل گردینا موقوفی
 قبضہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی کا قبضہ چھوڑ دینا۔ اور
 دوسرے کا قابض ہونا مدعیان مقدمہ ہذا کبھی
 قابض ہی نہیں تھے اور نہ وہ کبھی کسی مضمون کے
 تاویل سے کہا جا سکتا ہے کہ بیدخل ہوئے یا اون کا
 قبضہ موقوف ہوا جہاں وہ قابض جایداد ازلی رہے
 ہوں۔ اصل مالک اپنی وفات تک قابض مسلمہ طور پر
 تھا۔ مدعیان کو استحقاق موصی کے وصیت نامہ کی
 رو سے حاصل ہوتا ہے اور وہ اس بیان سے قبضہ چاہتے ہیں
 وصیت نامہ کے اثبات پر وقف موصی کی وفات سے اثر پذیر
 ہو گیا مدد ۱۳۰ صحیح طور پر ان حالات سے متعلق نہیں کی جا سکتی

۱۳۷۱ء دار پورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵۹۔

۱۳۷۱ء دار پورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱۔

۱۳۷۱ء دار پورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴۔

۱۳۷۱ء دار پورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۲۔

سر لاٹھ ہر ہزار کی لے ساں بنام تو دنگ ہانگ (۱۵۵۵)
 لہذا اس سے لے کر نہیں ہو سکتا کہ ناسن ہذا حسب
 ۱۲۴۴ عاریع الیحد ہیں ہے اسوجہ سے کہ وقت ہی
 عایہ کے قبضہ منالفا کی دھ سے ختم نہیں ہو گیا۔ اور
 یہ راستہ اصول مہمہ خود لکھنئی بمقامہ و دیوار پٹی ترکتھا
 اس امر اور مزاج ۱۱۶۶ کے مطابق ہے۔ نتیجہ یہ
 ہے کہ اگر کسی ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی برج شمال کیجائی ہے
 اور ہر افقہ مہمند خوارس کیا جاتا ہے

مراقبہ خارج کیا گیا
 ہاں کچھ رشتہ لاہور

مراقبہ مالی دیوان

مہمند ۱۲۴۴ عاریع ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی
 ہاں کچھ رشتہ لاہور ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

یہ جس کو رواج کی ساری کی جا رہی ہیں
 پای چا اس کے اعلیات اس ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی
 رص طری اس مہمند کے پٹیوں ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

مراقبہ ثانی ہزار فی ڈگری مصدرہ اولیئیل جج فعلیق امترہ
 مقام لاہور۔ موزنہ ۲۰ رنو مہر ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی
 مصدرہ سہارڈینٹ جج درجہ دوم بمقام امرت سر موزنہ
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 منجاب مراقبہ۔ پٹت شیونارین آہ بی موشر
 محمد رفیع۔

منجاب مراقبہ علیہم۔ لال موتی ساگر آہ۔ ایس۔
 فیصلہ۔ یہ فیصلہ دو مراقبہ حیات نمبر ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی
 ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور
 ۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

۱۱۶۶ عاریع لکھنئی ہاں کچھ رشتہ لاہور

| | |
|--|--|
| <p>پایاں اہتمام ترکہ کے وقت سے شروع ہوئی اس قسم کی رائے شمس اوسن کو بیٹ لے بمقدمہ جیو یہ اس رائے اہتمام شاہ کبیر الدین (۵۰) ظاہر کی تھی۔ یہ مشکل ہے کہ قانون سعاد سہاغت ہند کے احکام کی دست میں یہ رائے داخل کی جاسکے۔ بحوالہ ان مقدمات کے جو دفعہ ۱۱ میں داخل تھے یہ فیصلہ جو ڈسٹریکٹ کمیشن بمقدمہ سونا تینا کیتارونا پیا جیٹی بنام سونا تینا سپرا مینا جیٹی (۲۱) سے ظاہر ہے کہ ایسے مقدمہ کی صورت میں جبکہ سامنے دعویٰ کسی متولی شخص کی حائداد کے متعلق ہوگی وفات کے وقت یا بعد پیدا ہو تو میا، فوراً شروع ہو جائے گا اگر کوئی موہی موجود ہو گو بر و بیٹ حاصل نہ بھی کیا گیا ہو اور جب وہی نہ ہو ر سیدار دائمی دھائے چٹا ستا اہتمام ترکہ سے شروع ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ ہونا گرس بنام گئی (۱۱) جس کی توضیح جو ڈسٹریکٹ کمیشن نے حال میں مقدمہ گوپالاجیٹی بنام دھیا رگھوپا ریا (۵۳) میں کی ہے۔۔۔ قسم کی رائے مقدمہ مدنا پور زمینداری پٹی لمیٹڈ بنام ایسا سوامی مانیکر (۵۳) میں بھی حال میں ایک دوسری بنیاد پر بحال رہا ملاحظہ ہوا مالینادی ایا سامی مانیکر بنام مدنا پور زمینداری لمیٹڈ (۵۴)</p> | <p>فیو سہم بنام غلو ر (۲۲) ان حالات میں لڑنا حصول حائداد موقوفہ ان کے مقابلہ میں اس ناظرین کیلئے میعاد عارض نہ ہوگی جو ثبوت کے مقابلہ میں کی جائے۔ شاماچرن نندی بنام ابھیرام گو سوامی (۲۵) جو ایک دوسری بحث پر ابھیرام گو سوامی بنام شاماچرن (۲۶) مسودہ فیصلہ جو ڈسٹریکٹ کمیشن بمقدمہ بیارے موہن بنام منوہر کرچی (۲۷) جسکی رو سے فیصلہ مقدمہ منوہر کرچی بنام بیارے موہن کرچی (۲۸) بحال ہوا اور اس مقدمہ میں نوعیت متعلق ثبوت اور بت کی توضیح کی گئی ہے اور اس کے فرائض بتائے گئے ہیں تاکہ حائداد کی حفاظت ہو سکے اور مناسب حفاظت میں رکھی جائے۔ ایک ایسے شخص کا قبضہ مخالفانہ جس کو حائداد دہتر سے اس قسم کا فلق ہو اصولاً ایک اجنبی و عویداد کے معاندانہ قبضہ سے مناسرت ہوگا۔ اور یہ نظائر اصولاً جائز نہ ہوگا کہ مختلف قسم کے اشتہاس کے قبضہ کو ایک دوسرے پر قلم لگا دی جائے۔ اس نقطہ نظر سے اس اصول پر جس کی توضیح چیف جسٹس ایمیٹ نے مقدمہ مری بنام ایسٹ انڈیا کمپنی (۲۹) کی ہے استدلال کرنی ضرورت نہیں ہے یعنی یہ کہ اس وقت تک کوئی بناء دعویٰ نہیں پیدا ہوئی جب تک کہ کوئی نالتس کرنیو الا موجود نہ ہو لہذا میعاد سہاغت سخت</p> |
| <p>(۵۰) دہلی ریورٹر جلد ۱ صفحہ ۲ (رہای کوسل)
(۵۱) لاہور جلاسری جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۲۔
(۵۲) انڈین کبیر جلد ۴ صفحہ ۶۲۱، ظاہر ص ۸۲۸
(۵۳) انڈین کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۳۳
(۵۴) انڈین کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۳ (ظاہر ص ۸۱۷)</p> | <p>(۲۲) ریورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۱ (۲۵) انڈین کبیر جلد ۳ صفحہ ۵۱۱
(۲۶) انڈین کبیر جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۹ (۲۷) انڈین کبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۷
(۲۸) انڈین کبیر جلد ۲ صفحہ ۶ (۲۹) ریورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۲۵</p> |

یار و جید لیا کہ
عام
ہیں چیا گندہ
د کلانہ
صفحہ ۸۳۸

| | | |
|---|--|--|
| <p>لالہ کھن لال
بنام
مہتری
(الہ آباد)</p> | <p>ادائی مرتبہ مقدمہ سے مقدمہ کے لحاظ زمانہ۔ مرتبہ مقدمہ کا حق الفکا کہ رہیں کا خرید لینا اور اسکی معیشت مرتبہ متا جو جائیداد کا مرید رہیں لینا ہے اور اس کے ساتھ کہ معاملہ در معادہ کے موافق ہے اس کے ساتھ کہ اس میں کو اگر کو کا اس کے اول اور مالی میں کے درمیان ہوا ہے کہ اس کی نہیں ہے کہ تو مقدمہ میں اس کے اس رقم کی مانتہ مقدمہ کا ادعا اس کے ساتھ کہ اس کو اس مقدمہ کی مانتہ واجب الادا ہے اور وہ مرتبہ ثانی کے ساتھ میں شامل ہو گئی ہے مقدمہ صادق سام غوث محمد انڈین کیسر حلقہ صفحہ ۲۰ کی نقلیہ کی گئی</p> <p>مہتری جو الفکا کہ وہ جو مرتبہ مقدمہ میں ہو اسی مانتہ میں کے اس کے کو خارج السیادہ بمقتا میں مانتہ کے جو حوالے سے لودہ مرتبہ مانتہ کے مقابل میں اسے اس مقدمہ کے رقم کی مانتہ مقدمہ کا ادعا اس کے ساتھ</p> <p>مرافعتی بناد فی ڈگری مصدروہ سبارڈینٹیج منہرا مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۱ء</p> <p>منجانب مراجعہ: مسٹر ان۔ بی۔ استھانا۔
منجانب مراجعہ علیہم: ڈاکٹر کے۔ ایس۔ کچھو۔
فیصلہ: یہ مرافعہ مدعیان نے بمقدمہ من بناد فی ڈگری عدالت ماتحت پیش کیا ہے جس کی رو سے انہوں نے لنگا مرافعہ علیہ کو مبلغ ۱۰۰۰ روپے واجب البر بناد فیض رہیں بلکہ مقدمہ من جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے دانی کردی جو دلائے ہیں۔ رہن سخت مدعی</p> | <p>اس کی وفات پر وارث ۱۰ ملے گی، اہلیت پر موقوف نہیں ہے مقدمہ ہذا میں مدعیان نمبر ۳ تا ۱۰ آئندہ وارث ہو سکتے ہیں اور اگر زندہ رہیں اور وارث ہوں تو مستقل حقیقت کے ساتھ وارث ہوں گے۔ اور جس صورت میں مثل مقدمہ ہذا کے مالک موجودہ کو حصہ ۱۰ امداد میں محدود حصہ ہو لاہم کو کچھ شبہ پایا ہے کہ ان کو حق ہے کہ اس حق کے تصرف کو موقوف قیود سے محدود کرتی۔ اس سلسلہ میں ہم فیصلہ بمقتد رافعہ ابوانی نمبر ۳۱۶۳ بابۃ ۱۹۱۱ (غیر ملجودہ) حصہ ۱۰، ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء کا حوالہ دے سکتے ہیں جسے مراجعہ جات مدعیان نمبر ۳ تا ۱۰ منظور کئے جاتے ہیں اور فرار دیا جاتا ہے کہ ان حوالہ کے استحقاق نالشی ہے چونکہ ڈیشیل بیج لے دوہرے امور کا قطعی فیصلہ نہیں کیا ہے ہم مقدمہ ہذا کو حسب آرڈر ۲۱ رول ۲۳ حسب قانون انفصال کیلئے واپس کرنے میں سرچہ مقدمہ کا خیر ہوگا۔</p> <p>مرافعتی بناد فی ڈگری مصدروہ سبارڈینٹیج منہرا مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۱ء</p> <p>منجانب مراجعہ: مسٹر ان۔ بی۔ استھانا۔
منجانب مراجعہ علیہم: ڈاکٹر کے۔ ایس۔ کچھو۔
فیصلہ: یہ مرافعہ مدعیان نے بمقدمہ من بناد فی ڈگری عدالت ماتحت پیش کیا ہے جس کی رو سے انہوں نے لنگا مرافعہ علیہ کو مبلغ ۱۰۰۰ روپے واجب البر بناد فیض رہیں بلکہ مقدمہ من جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے دانی کردی جو دلائے ہیں۔ رہن سخت مدعی</p> |
|---|--|--|

| | |
|--|--|
| <p>اور بعد م موجودگی و زمانے سے روئی کرنا اور ان کو دیا
اس سلسلہ میں ہم نے لایا بنایا ہے۔ یہاں ہم نے اللہ تعالیٰ کا
سے لے لیا ہے کہ کرم شگہ سر نہ اعلیٰ میں ہے امداد
موصح کھا پر کھڑی میں ہم سے جائیداد حاصل کی تھی
وہ ایک دوسری شاخ میں تھا عام جماعت مالکان کی تھی
تھے اور اس جماعت کی جانب سے یا سرکار کجیا نب
لا داری کی بنیاد پر کوئی دعوے نہیں ہے۔
صدقات نامہ اس قسم کا ہے کہ وہ مانے ہے
اس محنت کا کہ آیا اثاثہ مدعیان ہر آدمی مسماۃ مہتاب
کنور کے انتقال کو روک سکتی ہیں یا نہیں اور محض
ہیں مسئلہ کا ہم کو تصفیہ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا ان
انتقالات کو ان کے بیٹے رک سکتے ہیں۔
حق انتظام کی بھی کوئی شہادت نہ ملتی
ہے نہ مثال کے طور پر مگر اس فرض کی کوئی بنیاد
ہیں ہے کہ بیوہ جو کسی جائیداد میں برائے رواج
حق میں حیاتی رکھتی ہو اس کو زیادہ وسیع اختیار
امتیاز بمقابلہ اس بیوہ کے حاصل ہو جو اسی قسم کا
حق برائے ہر شہر رکھتی ہو۔ ردی دہرم تاسر
اس کی نوعیت حق حیات کی کسی تبدیل نہیں ہو سکتی
گو دراصل کوئی وارث ہی نہ ہو ملاحظہ ہو کلکٹر چیمپلی
یٹم نام کو الی دیکھنا ناریں ای (۲) اور اسکے
اختیار انتقال جائیداد شہری کی قیود اس کی
حقیقت جائیداد سے علیحدہ نہیں ہیں اور ان قیود کا جو</p> | <p>امرت سرسہمی ہری سنگہ کو ہبہ کر دیا۔
اس انتقالات مہتاب کنور کی بیوی کیلئے دونا شیش کی
میں کوئی جدی قرابت در موجود نہیں ہے مدعیان
نمراد ۲ مسماۃ دیال کنور اور مسماۃ ہرنام کنور دختران
بیونہ سنگہ ہیں جو بن سنگہ کا یا بیویوں درم میں قرابت در
ہوتا ہے۔ مسماۃ دیال کنور کے دو مرزا در مسماۃ ہرنام
کنور کے ۳ مرزا مدعیان ممبر ۳ تاء ہیں
سارڈینٹ ج نے دعوایہ ڈگری کیا۔ اور لے کیا کہ
مدعیان مستحق وراثت ہیں۔ اور دعوے کرنے کے مجاز
ہیں برطین مرافعہ اڈیشنل ج نے نوگریات مصدورہ
عدالت ماتحت کو اس بنیاد پر منسوخ کیا کہ مدعیان
کو وارث فرض کر کے اثاثہ مدعیان پر حثیت اثاثہ
ہونے کے مسماۃ مہتاب کنور کے انتقالات روکنے
کی مجاز نہیں ہیں اور ذکر مدعیان کی اس حالت
میں ان کی مانوں سے زیادہ بہتر بیعت نہیں ہے۔
اس امر پر وہ بلا کسی وجہ کے پسٹھے ہیں۔
بہر حال اس مسئلہ پر صدقات نامہ دیا گیا کہ
آیا نواسے یا اثاثہ قرابت داران یکجہی کی حیثیت
اثاثہ قرابت دار کے انتقال پر اعتراض کرنے کیلئے
بمقابلہ اپنے مانوں کے بہت شہر۔ لب ایہ مرافعہ
نیشن ہوا۔
فریقین کی قرابت نزاعی ہیں ہے اور گو سلسلہ
رواج وراثت کی کوئی شہادت نہیں ہے مدعیان
بالیقین ہندو ہیں دیکھو ملک رام بنام دیوی چند (۱)
اور بنام ریکارڈ زمانہ مسئلہ نمبر ۲۔</p> |
| <p>(۲) دیکھی دہر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (بروی کوئل)</p> | <p>(۱) دیکھی دہر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (بروی کوئل)</p> |

لالہ گلشن لال
بنام
ای
(الآباد)

صفحہ ۳۴

کے ذہن مابین ۱۹۰۹ء کے تقدم کو مقابلہ اپنے ذہن
۱۹۱۱ء کے تسلیم کر لیا ہے اگر ذہن مابین ۱۹۰۹ء کو
ذہن ۱۹۰۹ء پر تقدم حاصل ہوتا ہے تو یقینی رہے کہ
ذہن مابین ۱۹۰۹ء کو گنگا کے ذہن پر تقدم حاصل نہ
اور اس بنا پر گنگا اپنے ذہن مابین ۱۹۰۹ء کی نسبت تقدم
کا دعوے نہیں کر سکتا مزید برآں اس وقت جبکہ گنگا کے
حق میں بیسنامہ کی تکمیل ہوئی تھی گنگا کو بموجب اپنے ذہن
۱۹۰۹ء کے موجودہ مدعی کے خلاف دعوے کا حق بوجہ
میسواد کے باقی نہیں رہا تھا۔ گنگا نے ۱۹۱۱ء کے مقدمہ
کی عرضید عوے میں یہ تحریر کیا ہے کہ ماریافت رقم
واحصا لا دلا کیلئے اسکو بنائے ناٹس اکٹوبر ۱۹۰۹ء میں
پیدا ہوئی۔ اسلئے ۱۹۱۱ء میں جبکہ اس کے حق میں
بیسنامہ کی تکمیل ہوئی تھی موجودہ مدعی کے خلاف حق
ذہن کے نفاذ میں میساد عارضی ہو چکی تھی اور وہ ذہن
جہاں تک کہ مدعی علیہ کا تعلق ہے سائنٹ ہو گیا تھا اسلئے
اسکا وہ جزو ذہن جو مبلغ ۱۱۷۵۷ ہے ایسی رقم جس
کیلئے مدعی کے خلاف کسی چارہ کار کا دعوے نہیں کیا
جاسکتا۔ اور جس کیلئے کیس طرح مدعی ذمہ دار نہیں ہے۔
اسلئے وہ جزو ذہن مدعی پر عائد نہیں ہو سکتا اور گنگا
اس رقم کیلئے تقدم کا دعوے نہیں کر سکتا صرف وہ
رقم جس پر اسے تقدم حاصل ہے وہ مبلغ مار پیسہ ہے
جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہم مرقعہ منظور اور عدالت تحت کی
ڈگری کی اس حد تک ترمیم کرتے ہیں کہ منجملہ ۱۹۰۹ء
کے جو عدالت تحت نے گنگا کو دلائے تھے ہم قرار دیتے ہیں

اس کی ادائی کر دی تھی اسلئے گنگا بلانا ان ذہن
کے تقدم کا مستحق ہو گیا ہے۔ ہماری رائے میں
ذہن مبلغ ۱۱۷۵۷ کے متعلق جو ۱۹۰۹ء میں جوت رام
و ذہن ہمارے کے حق میں تکمیل کیا گیا تھا۔ گنگا تقدم
کا دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ اس ذہن کی رقم ذہن
مابین ۱۹۰۹ء میں متاثر تھی جو مبلغ ۱۱۷۵۷ ہے اور
جو مدعی کے ذہن کے بعد کی تھی۔ بلاشبہ جوت رام
و ذہن سہا یہ مبلغ ۱۱۷۵۷ کے متعلق تقدم کا دعوے
کر سکتے تھے جو ذہن مابین ۱۹۰۹ء میں بھی بشرطیکہ گنگا
ارادہ مبلغ ۱۱۷۵۷ میں تقدم نہ قائم رکھنے کا ہوتا
لیکن اپنے ذہن نامہ میں انہوں نے مدعی کے ذہن
کی ادائی کا دعوے کیا تھا اور چونکہ انہوں نے وہ
رقم ادا نہیں کی تھی اس لئے وہ مدعی کے مقابلہ
میں اس رقم مبلغ ۱۱۷۵۷ کے متعلق تقدم کا دعوے
نہیں کر سکتے جو مدعی کے تکمیل ذہن کی تاریخ سے
قبل قرض دی گئی تھی۔ اسلیط مقدمہ محمد صادق
بنام غوث محمد (۱) میں قرار دیا گیا تھا اس لئے
گنگا ۱۱۷۵۷ کے ذہن کی نسبت تقدم کا مستحق نہیں
ابا خود اس کا ذہن ۱۹۰۹ء کا باقی رہتا
ہے اس ذہن کے متعلق وہ عذرات ہوتے ہیں۔

اول یہ کہ بموجب اس صللے کے جو اس کے متدائرہ
مقدمہ میں اس کے اور جو ذہن رام و ذہن سہا یہ
کے درمیان ہوئی ہے اس نے جوت رام و ذہن سہا یہ

۱۱

۱۲

۱۳

۶۲۱

مہوری نے تاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء کو کیا تھا ۱۹۱۹ء
 میں بھوی کے باپ نے کتنی مدنی علیہ گنگا مادھو
 کہا اس لیے اس نے اسے دے دیا جس بھوک بندک بھوی
 نے نہت جو اب اس دھرم سہائے بھو میں بار اور ہوا
 مالہ نکلیں کر دی اس کے بارے میں مدنی نکلیں پایا
 ۱۹۰۹ء میں بھو میں دھرم میں جوت رام
 دھرم میں بھو میں ۱۹۱۹ء میں گنگا کی اس میں
 جس زمین مالہ نکلیں کر دی ۱۹۱۹ء مذکورہ بالا ہی
 شامل ہے۔
 دھرم نے مزید رقم لی تھی لیکن اس مزید قرضہ
 کی رقم میں سے مبلغ مدنی کے اس دھرم کی
 بیباقی جوت رام دھرم میں ہوائے مرتبہاں کو
 دے گئے جس کا دھرم تنازعہ ہے وہ رقم کل
 ادا نہیں کی گئی تھی ۱۹۱۹ء میں گنگا نے اپنے دھرم
 بابت ۱۹۱۹ء کی بنا پر ایک نالش بھوی و جوت رام
 دھرم سہائے کے خلاف رجوع کی۔ اس نے موجود
 مدنی کو اس نالش میں فریق نہیں بنا جس کا دھرم
 اس دھرم کے بعد کی تاریخ کا تھا جس کی بنا پر
 مقدمہ دائر ہوا ہے۔ گنگا کے مقدمہ میں صلح ہو گئی
 اور صلح کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنے دھرم بابت
 ۱۹۱۹ء کے مقابلہ میں جوت رام دھرم سہائے
 کے دھرم کی تقدم کو جو بھو میں مبلغ مار دھرم
 تھے تسلیم کر لیا۔ اور ڈگری میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ
 جائیداد مرادھن کا نیلام ان دونوں دھرموں کے ترجیح
 علی میں آئے جو مذکورہ صلح مار دھرم کے

عرض ہے۔ اس ڈگری کی کپی دیا گیا ہے۔ بھوی
 لیکن ۱۹۱۲ء میں دھرم نے جوت رام دھرم کے
 بیع نامہ کی تکمیل نہ کی تھی۔ اس لیے بھو میں صلح دھرم
 کر دی۔ اس زمین میں بھو میں صلح دھرم اس ڈگری
 کی ادائی کے شامل تھے جو ۱۹۱۲ء میں دھرم
 حاصل کی تھی اور مبلغ ۱۷۰۰۰ روپے دھرم اتفاق
 کے تھے جو جوت رام دھرم دھرم سہائے کے حق میں
 تکمیل ہوا تھا اور مبلغ مار دھرم ان انخاص کے تھے جن
 کے حق میں ۱۹۱۹ء میں دھرم اولیٰ عمل میں آیا تھا
 اب گنگا بمقابلہ مدنی کے اس زمین میں اس بنا پر
 یہ تقدم کا ادعا کرتا ہے کہ اس کے دھرم کو بمقابلہ
 مدنی کے دھرم کے جس کی ادائی اس نے کی تھی۔
 تقدم حاصل تھا بدلت تحت نے مبلغ اٹھارہ روپے
 مالہ سہا کر کے باقی رقم نامنظر کر دی جو رقم مذکور
 اٹھارہ روپے میں شامل تھی اور یہ قرار دیا کہ گنگا کو ملحوظ
 دھرم نامہ ۱۹۱۹ء اور ملحوظ ان دونوں کے
 جو بھو میں صلح مار دھرم جوت رام دھرم سہائے
 کے پاس تھے تقدم حاصل ہے اس طرح جملہ اٹھارہ روپے
 اس ڈگری کی ناراضی سے موجودہ مرافعہ دائر
 ہوا ہے اور یہ بہت کی گئی ہے کہ گنگا کو ان دونوں میں
 کی صلح حق تقدم حاصل میں ہے اب ہم اس دھرم
 پر غور کریں گے جس کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ مدنی
 کے دھرم کے مقابلہ میں مقدمہ ہے، ملحوظ دھرم
 بابت ۱۹۱۹ء کے جو مبلغ مار دھرم جوت رام دھرم تھا
 کا ہے مدنی کے دھرم سے بہتر کا ہے اور چونکہ گنگا نے

روستہ ہر مالک اس حقیت میں اسے حق کے بموجب علیحدہ
اراضی پر قبضہ کر لیا ہو تو قانون ہذا کے تحت کوئی تقسیم عمل
میں نہیں آسکتی بجز اس کے کہ کل مالکوں نے مشترکہ طور
پر ایسی درخواست دی ہو یا وہ عدالت دیوانی کا کوئی
حکم یا نوکری ہو۔ کلکٹر نے ۱۹۱۳ء کو اسکا صدر
نامہ منسلک کر دیا مگر اس نے ہر حق کو کلکٹر کے حکم کو بحال رکھا
مدعی نے موجودہ تالش اس امر کے استفسار کیلئے
اجورج کی جس سے کہ یہ مرافعہ پیدا ہوا ہے کہ بموجب دفعہ
قانون ہذا مالکوں نے پیشتر ہی تقسیم کر لی ہے اور اسلئے
کلکٹر کے تحت ایکٹ ۱۸۹۷ء کی تقسیم کا مزا نہیں ہے۔
دونوں عدالت ہائے تخت نے مدعی کو اس بحث
کی تائید کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ بہادری کے
مالکوں نے اپنے حقوق کی خانگی تقسیم کر لی ہے اسوجہ سے
کلکٹر بموجب ایکٹ ۱۸۹۷ء کوئی کارروائی کرنے
کا مجاز نہیں ہے۔

مراقبان کی جانب سے مسٹر جس امام لے یہ بحث کی
ہے کہ عدالت تخت کی تجویز اس حد تک نہیں ہوئی ہے
کہ مالکوں کے درمیان باضابطہ و کامل خانگی انتظام ہوا
تھا جس کی تحت دفعہ ایکٹ ۱۸۹۷ء کی ضرورت تھی۔
منصف نے اس امر کے متعلق حریف رائے درج کی ہے۔
"کامل غرار اور تمام شہادت کا مواد نہ کر نیچے لے ہیں یہ
رائے قائم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مالکوں کے درمیان جلد
زمینداروں کی رضامندی سے درحقیقت اور کامل خانگی
تقسیم عمل میں آئی تھی اور یہ کہ وہ جبہ قابض ہو گئے ہیں
اس کے اتفاق کیا گیا کہ بموجب دفعہ قانون ہذا یہ رائے

کافی تھی۔
ذیلیم ڈسٹرکٹ جج نے منصف کا فیصلہ بحال رکھا اسلئے
ان وجوہ کے بھی اتفاق کیا جس پر منصف نے فیصلہ دیا تھا
کیا تھا۔ بلاشبہ اس نے نہ تو منصف کے الفاظ استعمال کیے
ہیں اور نہ دفعہ کے لیکن اس کے کل فیصلہ سے یہ عموماً
کلام ظاہر ہوتا ہے کہ ذیلیم جج کا مطلب یہ قرار دینے کا تھا
کہ بموجب دفعہ قانون ہذا مالکوں کے مابین پوری اور باضابطہ
خانگی تقسیم ہو چکی تھی وہ اس دفعہ کے لوازم سے کماحقہ
واقف تھے جبکہ انہوں نے اپنے فیصلہ کی استدائیں انہر غور
کر چکی غرض سے تحریر کر دیا ہے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے
کہ اس دفعہ کے لوازم رفتہ رفتہ دلائل سے پورے ہونے
لگے۔ وہ قرار دیتے ہیں کہ اسقدر عرضہ قبل جسے کہ
۱۸۷۲ء ہے اس خانگی تقسیم کی طرف اپنا کیا جا رہا تھا اور
۱۸۷۶ء سے ۱۸۷۹ء تک اس تقسیم کا کہیں پتہ نہ نکلتا
تھا لیکن ۱۸۷۶ء سے موجودہ زمانہ تک کئی دستاویزات
تکمیل ہوئے جنہیں تین ٹپوں کا اظہار کیا گیا ہے جو انکی
منظور معلوم ہوتی ہیں ۱۸۷۶ء میں عدالت دیوانی کی
نزاع میں جو مختلف مالکوں کے حصص کے متعلق تھی ذیلیم
جج نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے حصص کا تصفیہ کر دیا گیا اور یہ
کہ مساوی حصہ دار مالکوں نے انتظام کر کے اس قبضہ کی
خانگی تقسیم کر لی۔ وہ لکھتے ہیں کہ مسلسل معاملات کیوجہ سے
انکا یقین اس امر کے متعلق بچتا ہو گیا ہے کہ ۱۸۷۶ء سے
اب تک تین ٹپیاں منظور ہوئی ہیں اور وہ قرار دیتے ہیں کہ
گو مالکوں کے درمیان خانگی تقسیم کے متعلق کوئی دستاویز
نہیں ہے تاہم اپنی اراضیات کو علیحدہ کرنے کیلئے باضابطہ

گورنر
سام
ہندو
(لاہور)

مردم ہیں ہو سکتا کہ اس کی اس سے اب مالی کے صلے کوئی گنجی
قانون، داری کی رو سے جوہ کی حیثیت ابھی سود کے مالے ہوئی ہے
حاکم دہم سام کے تحت ہوتی ہے۔
ہندو سود کے اعتبار انتقال حثیت کی بدو اس کی حثیت سے اٹا
فرق ہوتی ہیں اور انکا دعوہ دار پر ہندو ہیں ہوتا ہے اور انکی
دوات کے لئے دوات ہوں
کلکٹر آف بجلی ٹیم سام کادی دیکھنا نارایں ایما سورائیں
ایٹر جلدہ صفحہ ۲۹ کی نعلہ کیجی۔
محو دہم سامتر لوس اس عورت کے لئے ہونے انتقال پر
اعتراض کرنا محو دہم سامتر لوس اس کے مالی حثیت ہو
استغفر علیہ کا گورنر کے گھر رہے اس اس کو انتقال پر حق
اثر اس چاہی ہے۔
لاہوری سام رادو ہو عتاب کیا زمانہ ۱۹۱۹ء کے لئے دیکھیں
سام لاہور کے محکمہ جلدہ صفحہ ۱۷ دیال سام ہر وہ گے
انڈیا کے جلدہ ۱۹۱۷ء کا ۱۵۵ کا دیا گیا
مرافعہ تحت فرمان شاہی بناراسی فیصلہ مسٹر جسٹس اسکات
استہتمہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۵ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۲ء
باجہ ۱۹۱۲ء مطبوعہ انڈین کیٹر جلدہ ۲۳ صفحہ ۸۵۲ شعور کمالی
فیصلہ ڈسٹرکٹ جج ہونیار لور مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء۔
منجانب مرافعہ۔ پنڈت شید مارا بن تار۔ فی دلالہ
مہر چند مہاجن۔
منجانب مرافعہ علیم۔ مجتبی ٹیک چید۔
فیصلہ مسٹر جسٹس اسکات استہتمہ کے فیصلہ کا یہ مرافعہ
ہے اور سوال زیر بحث یہ ہے کہ آیا یہ عیان مستحق ہیں کہ
ال دواتقالات پر اعتراض کریں جو ان کے مانا کی ماں

ما مقہ کی تہا دوس پر بہت غور کریک بعد قرار دیتا ہوں
حالت تحت۔ فی مورائے دات کی ہے وہ صحیح ہے اور یہ کہ
لہر پار ہیں چہا ابرجیب ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹۴ء تقسیم
کی ہے لہا ہے۔
یہ کہا گیا تھا کہ نالین مرگ کا گورنر کے حکم سے چار ماہ بعد وہ
اس کے لئے اس اتہرا کیلئے رجوع کیجی تھی کہ تقسیم ہو گئی
ہے بموید دفعہ ۲۵ قانون ہذا میعاد عارض ہے یہ دفعہ
اس قسم کے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے۔ کلکٹر نے جو تحت
ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹۴ء کارروائی کی ہے خارج از اعتبار
درموجودہ مقدمہ میں میعاد عارض نہیں ہے جو اس انتظار
کی غرض سے جمع ہوا ہے کہ مجموعے دفعہ ۲۵ قانون ہذا
تقسیم عمل میں آچکی ہے اور یہ کہ کلکٹر تقسیم کے متعلق مزید
کارروائی کرنے سے منسوع کیا جائے۔
نتیجہ یہ ہے کہ مرافعہ محو دہم سامتر لوس کیا جاتا ہے
مرافعہ خارج کیا گیا
ہائیکورٹ لاہور
مرافعہ مرافعہ سامی
مورخہ ۱۳۱۱۳۱ء ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۵ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء
باجلاس دسرتادی لالہ نائٹ چھبہ جسٹس دسٹر
جسٹس مارٹینو
کو بہ دیک کس دیگر ہنامہ نندو دیک جس دیگر
مدعیان مرافعہ مدعی علیہا مرافعہ علیہا
رولج۔ رات۔ نواسہ عورت کی جانب سے انتقال۔
حق اعتراض۔ ضلع کانگرا کے "گھرت" دہم سامتر۔
رولج کی روت لوس ایہ ماما کی جائد سے اس مادہ

بہ اندراج فریقین کے قبضہ کی بنا پر ہوا خواہ اہل بیت
خارجی انتظام میں اپنے مابین کر لیا تھا اور اس وقت سے
فریقین بیانیہ کی "کھٹیاں" کے علاوہ اندراج پر ضابطہ
رہے اور بلحاظ اندراج کے اسکا قبضہ رہا۔ مقدمہ مالکوں
بنام منشی چودھری (ایس بی اے) میں بتایا گیا ہے کہ فریقین کا عرصہ
تک بیانیہ اراضی پر تسلیم بالکوب کرنا اس امر کا ثبوت
قطعی ہے کہ وہ اپنے پیشروان حقیقت کی حیثیت کی تقسیم
ابتدائی پر رضامند تھے اور انکا قبضہ اس ابتدائی تقسیم
کی بنا پر تھا ایسے حالات میں موجودہ مقدمہ کے
حامل ہوں حسب ذیل تحریر کیا جاتا ہے۔

"چونکہ یہ قانونی مسئلہ ہے اسلئے ہم اس پر غور کرتے ہیں
کہ جب یہ ثابت ہو جائے کہ تقسیم کے نتیجہ پر فریقین رضامند
رہے تو یہ فرض کر لیا جائے کہ وہ یا ان کے پیشروان حقیقت
اہل تقسیم میں فریقین تھے۔"

اس مقدمہ میں مزید یہ بتلایا گیا تھا کہ اگر فریقین کا
قبضہ حقیقت پر عرصہ دراز سے علاوہ حصہ ہو تو اس واقعہ
کی وجہ سے کہ ابتدائی تقسیم کی کارروائی نامعلوم تھی تقسیم
میں دست اندازی نہیں کی جاسکتی حودت دراز کے موجود
ہو اس مقدمہ میں جبکہ موجودہ مقدمہ میں کوئی تقسیم
نامہ پیش نہیں کیا گیا ہے اور عرصہ عید کے بعد کوئی بالو
شہادت بھی نہیں پیش کیا سکتی ہے۔ تاہم عرصہ دراز کا
قبضہ اور حقیقت کی اراضیات کی علاوہ قبضہ پر تسلیم
کرنا یہ ثابت قرار دینے کیلئے کافی ہے کہ موجودہ مالکوں
کے پیشروان حقیقت کے مابین کامل تقسیم ہو چکی تھی اسلئے

(۱۱) بان کیر ملہ ۲۲ صفحہ ۳۹۳

انتظام ہوا ہے۔ مدعی علیہ کی جانب سے اس بحث کے متعلق
یہ کہا گیا ہے کہ انتظام اس غرض سے ہوا تھا کہ جائداد
"اجمال" سے متعلق زیادہ آسانی کیساتھ ہو اس کا ذیل میں
یہ جواب دیتے ہیں کہ مثل کی تہا وظاہر کرتی ہے کہ کوئی تقسیم
ہوئی تھی نہ کہ باہمی انتظام۔

نانات کرایہ پر سے جو مالکوں نے اپنے حصہ کی اراضی
کے متعلق جو سولہ آدہ کا بخارجوع کی تھیں اور بیانیہ کے
کعبوت کا خوات کے اندراج سے جس سے مالکوں کا علاوہ
حصہ نام ہوتا ہے ذیل میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مالکوں
درمیان خارجی تقسیم ہوئی تھی۔ اسلئے ذیل میں کالیں
سخت ہو گیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ بموجب دفعہ قانون
ہذا کے خارجی تقسیم عمل میں آئی تھی۔ اسلئے عدالت تحت کی
تجزیر میں کوئی قانونی نقص نہیں ہے میں عدالت اسے تحت
کی منصف تجاویز کو منظور کرنا ہوں کہ حصہ داران سوائے
مابین ماضی بطل کامل تقسیم ہوئی تھی۔

گو اس تقسیم کے متعلق کہ تو کوئی دستاویز ہے اور نہ
کوئی بالواسطہ شہادت جس سے معلوم ہو کہ کب اور کیونکر
مالکوں کے درمیان تقسیم عمل میں آئی تاہم اس عرصہ دراز
کی شہادت سے جو شہادت سے شک ہے یہ صاف ظاہر
ہے کہ فریقین انہی اراضیات پر بلحاظ ایسے حصہ داروں
رہے ہیں۔ مدعی علیہ کو اپنی دستاویزات (دستاویزاتہ
۱۷، ۱۱، ۱۹، ۷) میں طریق الفاظ "ہی تقسیم ماخودہا"
درج ہیں (یہی عوامی انتظام سے تقسیم ہو) بیانیہ
کے کاغذات حقوق میں جو میں سال قبل ملے ہوئے تھے
مالکوں کی مختلف جڑوں کی حدود و بیانیہ بتلائی گئی ہے

بٹاکر
نام
مالک
۱۔

۶۴۴

| | |
|---|--|
| <p>۱۔ کیا ہو سرکار کو حاصل ہوتا ہے اور سرکار محار ہے کہ نقل ایک
ارت کے منجھ کے عیر استیاری انتقال پر اعتراض کرے
صحیح ہے کہ دہرم شاستر کی رو سے، عیاں مستحق ہیں کہ انتقال
پر بحث پر اعتراض کریں بہر حال یہ بحث کیجی ہے کہ وہ اس
دراج کے ثابت کرنے میں کامیاب نہیں رہیں گی رو سے
نہیں اتار دیتا کہ ان انتقال، نہ براہ راست نہ اس کے لئے اور یہ کہ
نہ مگرہ کے لئے نہ کہ مطلق دو فیصلہ ہو، نہ الہامی نہ نام
اور ہود ۲۰ جس میں ایک دہرم شاستر کی ایک حدیث وادیجی
لے بیوہ کا کیا ہو نہ انتقال کے حوازی بحث کرے اور مقدمہ
لوکس نام لاکھو (۳۰) میں آخری مالک از قسم و کور کی
ہیں مجاز نہیں کہ اپنے رشتہ داران کیجی کی عدم موجودگی
میں لکھی ہوئے انتقال حقیقت پر اعتراض کرنے۔ اجلاس
کامل نے مراجعات دیوانی نمبر ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ بابت ۱۹۱۹ء
مقدمہ یر تابی بنام ہزارہ سنگہ (۲۱) میں یہ لکھا ہے کہ یہ مقدمہ
غیر مروج ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اجلاس کامل کے اکثر فاضل
عوں نے ایک عورت کی جانب سے دوسری عورت کے
انتقال حقیقت پر جس میں حیاتی حق حاصل ہو اعتراض کر کے
حائیکہ مطلق کوئی عام قاعدہ معین کرنے سے انکار کر دیا اور یہ
قرار دیا کہ ہر خاص مقدمہ کی تہہات سے عورت کے حقوق
وراثت کا تعضیہ کیا جانا چاہئے لیکن ہم یہ ہیں حیاں کرتے کہ
انہوں نے اس عنوان کے سابقہ فیصلہ کی صحت پر کوئی اعتراض
کیا ہو ہم اس مسئلہ کو بخوبی تسلیم کرتے ہیں کہ صرف یہ واقعہ کہ
الف ب کا وارث ہے اس لئے الف مستحق نہیں ہو جاتا کہ
۱۲۔ بنجاسہ کارڈاٹہ ۱۹۱۹ء نمبر ۲ (۱۳) میں کیسر ملہ ۱۹۲۰ء
(۱۴) میں کیسیر ملہ ۱۹۲۰ء نمبر ۲ (۱۳) میں کیسیر ملہ ۱۹۲۰ء</p> | <p>۱۔ کیا ہو سرکار کو حاصل ہوتا ہے اور سرکار محار ہے کہ نقل ایک
ارت کے منجھ کے عیر استیاری انتقال پر اعتراض کرے
صحیح ہے کہ دہرم شاستر کی رو سے، عیاں مستحق ہیں کہ انتقال
پر بحث پر اعتراض کریں بہر حال یہ بحث کیجی ہے کہ وہ اس
دراج کے ثابت کرنے میں کامیاب نہیں رہیں گی رو سے
نہیں اتار دیتا کہ ان انتقال، نہ براہ راست نہ اس کے لئے اور یہ کہ
نہ مگرہ کے لئے نہ کہ مطلق دو فیصلہ ہو، نہ الہامی نہ نام
اور ہود ۲۰ جس میں ایک دہرم شاستر کی ایک حدیث وادیجی
لے بیوہ کا کیا ہو نہ انتقال کے حوازی بحث کرے اور مقدمہ
لوکس نام لاکھو (۳۰) میں آخری مالک از قسم و کور کی
ہیں مجاز نہیں کہ اپنے رشتہ داران کیجی کی عدم موجودگی
میں لکھی ہوئے انتقال حقیقت پر اعتراض کرنے۔ اجلاس
کامل نے مراجعات دیوانی نمبر ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ بابت ۱۹۱۹ء
مقدمہ یر تابی بنام ہزارہ سنگہ (۲۱) میں یہ لکھا ہے کہ یہ مقدمہ
غیر مروج ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اجلاس کامل کے اکثر فاضل
عوں نے ایک عورت کی جانب سے دوسری عورت کے
انتقال حقیقت پر جس میں حیاتی حق حاصل ہو اعتراض کر کے
حائیکہ مطلق کوئی عام قاعدہ معین کرنے سے انکار کر دیا اور یہ
قرار دیا کہ ہر خاص مقدمہ کی تہہات سے عورت کے حقوق
وراثت کا تعضیہ کیا جانا چاہئے لیکن ہم یہ ہیں حیاں کرتے کہ
انہوں نے اس عنوان کے سابقہ فیصلہ کی صحت پر کوئی اعتراض
کیا ہو ہم اس مسئلہ کو بخوبی تسلیم کرتے ہیں کہ صرف یہ واقعہ کہ
الف ب کا وارث ہے اس لئے الف مستحق نہیں ہو جاتا کہ
۱۲۔ بنجاسہ کارڈاٹہ ۱۹۱۹ء نمبر ۲ (۱۳) میں کیسیر ملہ ۱۹۲۰ء
(۱۴) میں کیسیر ملہ ۱۹۲۰ء نمبر ۲ (۱۳) میں کیسیر ملہ ۱۹۲۰ء</p> |
|---|--|

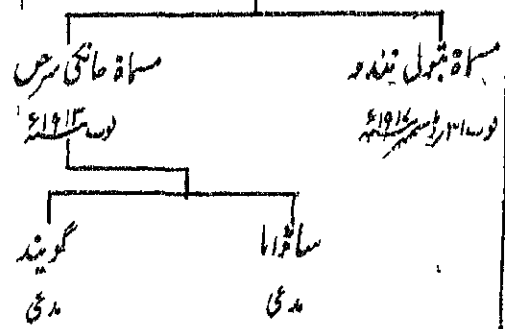
اور اسکی بیٹی (ماعی کی نالہ) نے کئے ہیں۔ اس حقیقت کا آخری مالک اور قسم ذکر ضلع کا گروہ کا ایک گھرت رانو نامی تھا جس کا رشتہ مدعیوں اور انتقال کنندہ سے ذیل کے شجرہ سے ظاہر کیا گیا ہے

بہار اور مسماۃ گندو

فوت ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء

رانو

فوت ۵ مارچ ۱۹۱۶ء



جم پ کہہ کے اس امر کو واضح کر سکتے ہیں کہ نہ تو مسماۃ گندو اور نہ مسماۃ بھولی اس جائیداد کی قطعی مالکہ تھیں جنہوں نے جائیداد متنازعہ کا انتقال کیا ہے۔ اور یہ کہ رانو کی ابتدا وہ ملکیت تھی اور وہ نہیں عورتیں جن حیات قابض تھیں۔ مزید یہ امر واضح ہے کہ انکی وفات پر مدعیوں اپنے نانا کی حقیقت کی وراثت کے مستحق ہونگے۔ بہر حال مرافعات کی جانب سے مسٹر ٹیک چند نے یہ بحث کی ہے کہ چونکہ مدعیوں کی ماں مسماۃ گندو کے جن حیات فوت ہو گئی تھی اسلئے وہ اپنے نانا کی جائیداد کی وراثت کے مستحق نہیں رہے۔ اپنی بحث کی تائید میں ذیل علم ایڈووکیٹ نے ریگلیٹن کے قانون رواجی کے ڈائجسٹ کے فقرہ ۳۲۱ کی بناء پر توجہ

مندرجہ ذیل ہے: "نواسہ ایسے نانا کا وارث نہیں مانا جاتا بجز اس کے کہ وہ اپنی ماں کا وارث ہو" مسٹر ٹیک چند نے تسلیم کیا ہے کہ اپنی بحث کی تائید میں وہ کوئی لطیفہ نہیں کر سکتے اور یہ کہ فقرہ مذکور بالا اصول دہرم تاسر کے خلاف ہے۔ بہر حال اس فقرہ کا حوجہ مطلب ہو ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ قرار دینے کیلئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ رواج نواسہ کو اس بنا پر محروم نہیں کر دیتا ہے کہ اسکی ماں اپنے ماپ یا نانا کے جن حیات فوت ہو چکی تھی۔

اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ مدعیوں جو آخری مالک اس قسم ذکر کے نواسہ ہیں اس کے اثبات کے وارث ہیں اور ہم بحث زیر تجویز یہ ہے کہ آیا وہ ان پھولوں کے کنبے ہوتے انتقال پر اعتراض کر سکتے تھے یا نہیں جن کا اختیار انتقال جائیداد بلا متبہ محدود ہے دہرم تاسر کا یہ اصول قائم ہو گیا ہے کہ عورت کو اس جائیداد میں جو کسی صورت سے اسے دیا گیا ہے جن حیات حق حاصل ہوتا ہے اور یہ کہ حق کی نوعیت اس کے وجود پر یا اس شخص پر منحصر نہیں رہتی جو اسکی وفات کے بعد اس جائیداد کا وارث ہو۔ جیسا کہ حکام عالی مقام پر دی کوئل نے مقدمہ کلکٹر بھلی ٹیم بنام کال دی وینکا نارائن ایا میں تحریر کیا ہے کہ "ہندو ہیوہ کے اعتبار انتقال حقیقت کی قیود اسکی حقیقت سے ناقابل تفرق ہوتی ہیں اور انکا وجود انکا پرمحصر نہیں ہوتا جو اسکی وفات کے بعد اس کے وارث ہوں اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی وارث نہ ہو تو اس جائیداد کا حق اس حد تک کہ خلاف قانون اس نے تصرف نہ

عی علیہ جبر کے حق میں علی المرتضیٰ کر دی یہی بیعت ہے جس میں
 سائے اپنی بیعت کے لئے جوہر کی فروخت کا اظہار کیا ہے
 دوم: خیار ہے جسند قطعات کی فروخت کا اظہار کیا ہے
 تیسری: رجوعیت ہے جسند کے کیا گیا ہے۔ مدعی علیہا نمبر ۱۳
 عی علیہا نمبر ۱۴ سے نمونہ کے بیٹے اس اور مدعی علیہا نمبر ۱۵
 مدعیہ ہے۔ یہ عیاں نے ان دو معاملات کے خلاف شفعہ کی ناکش
 عیاں سے رجوع کی کہ دونوں معاملات لکڑی ایک معاملہ بنے
 موجود مدعی علیہا کے خاندان کے حق میں کیا گیا ہے۔ اصل
 میں کے متعلق بھی کچھ سرائی تھی۔ مدعیہ نے سخت کی کہ باپ
 اپنی کے وہ ساموئی جمعہ دار ہیں اور ملحقہ محال کے
 رجوع درج کے وہ مستحق ہیں کہ اس نیلام کیلئے حق شفعہ کا نفاذ
 مدعی علیہا کی جانب سے حق شفعہ کے رجوع کے وجہ سے
 ہار کیا گیا ہے اور یہ سخت کی گئی ہے کہ دونوں دستاویزات میں
 شیخ زرخ کا اندراج کیا گیا ہے اور یہ کہ وہ علیحدہ معاملات
 یہ مزید بحث کی گئی تھی کہ مدعیہا بموجب احکام دفعہ ۹ قانون
 اعلان اگر یہ کہنے سے منوع ہیں کہ وہ قطعات کا بیع نہیں
 مینہ نہ تھا بلکہ زمینداری جائیداد تھی اور یہ کہ بیٹے کے متعلق شفعہ
 رواج نہیں ہے اسلئے ان قطعات کے متعلق ان کا رجوع
 فائل بدیرائی ہے۔

عدالت ابتدائی نے دعویٰ بقرار دیکر دگری کیا کہ اس قصہ
 شفعہ کا رواج ہے اور بیعتات بشرح معینہ میں حقوق لکنا نہ
 راہرو گئے ہیں اور قابل نفاذ حق شفعہ ہیں۔ برطبق مرقعہ تعلیم
 شریکٹ جج نے عدالت ابتدائی کی نحویر منظور کی اور مرقعہ
 راج کر دیا۔

چونکہ محال کی ترتیب میں کچھ نزاع ہے اسلئے میں

سب ذیل واقعات کا اظہار مناسب سمجھتا ہوں
 سنہ ۱۸۸۷ء کے بند دست میں قطعات مندرجہ عرصہ عرصہ
 سبھاؤ کے خاندان کی حقیقت بشرح معینہ مندرجہ تھی۔ سنہ ۱۸۹۶ء
 میں کل قصبہ کی پوری تقسیم ہو گئی جو تین مکانات "محالہ" تھے
 تقسیم ہوا بشن دیال کے محال میں پانچ بیٹیاں "سائل" تھیں
 جنہیں سے تین "اسی" بیٹیاں تھیں اور دو "سائل" بیٹیاں تھیں
 بیواری کی شہادت سے جسکی تائید کھیوٹ اور کھٹا و فی کے
 اندراجات سے ہوتی ہے اور جسکی تردید کسی شہادت سے نہیں
 کی گئی ہے یہ بالکل صاف ہے کہ تمام حقیقت سراج معینہ سبھاؤ کے
 خاندان کی تھیں اور بوقت تقسیم سبھاؤ کی "پٹی" میں داخل
 تھیں جسکا سبھاؤ کا خاندان تنہا مالک تھا اسلئے تقسیم کا یہ
 اثر ہوا کہ اسامیان زرخ معینہ اس محال کے دیگر شرکا کے اسامی
 نہیں رہے اور انکی کل زرخ معینہ کی اراضیات انکی اپنی چٹی
 میں شامل ہو گئیں اسی تبدیلی کا نظام ہر قانونی نتیجہ نکلا کہ اعام
 ہو گیا اور کل معینہ زرخ کی اسامیاں حقوق زمینداری میں ضم
 ہو گئیں اسلئے سنہ ۱۸۹۶ء کی تقسیم کے بعد مردے قانون حقیقت
 بشرح معینہ کا وجود باقی نہ رہا۔ ان مالکوں کے حقوق و مرقعہ
 معمولی مالکوں کے سے تھے۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ان قطعات
 کے متعلق کھٹا و فی حقیقت بشرح معینہ کا اندراج ہی جاری رہا۔
 مدعی علیہا مرقعہ کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ یہ مدعیہا
 کے ذمہ نہیں ہیں کہ کسی شہادت سے ثابت کریں کہ وہ قطعات
 حقیقت بشرح معینہ کے سوائے اور کچھ ہیں۔ قانون مزارعہ
 اگرہ لی دفعہ ۹ پر استدلال کیا گیا ہے اور یہ سخت کی گئی ہے کہ
 جنہیں کا خدات مال کی فی بحقیقت صحت نہ ہو جائے فیاس
 بالکل قطعی ہو گا کہ موجودہ رمانہ نہ وہ قطعات حقیقت بشرح معینہ ہیں

شیوہدس
 عام
 مال گومد
 (الہ آباد)

صفحہ ۱۴۸

کوسہ

نام

سرد

(لاہور)

سوال نمبر ۲۵ کے متعلق فیصلہ کا گروہ کے قانون رواجی ہوا
ٹکل ٹن کے جواب کا اسوجہ سے حوالہ نہیں دیا ہے کہ درختین
کے لائق ایڈوکیٹ اس امر پر متفق ہیں کہ جواب مندرجہ
بالکل متفق نہیں ہے اور نہ اس سے وہ کوئی قطعی قاعدہ
اس عنوان پر رواج کے متعلق قرار دیکھتے ہیں سخت مذکور
کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم فرادستہ ہیں کہ دعیاں مجاز ہیں کہ مستحق
گندہ و مسماۃ بقولی کے کئے ہوئے انتقالات پر اعتراض
کریں۔ اسلئے ہم مرافعہ معہ غرض منظر اور جج منصرفہ کے
فیصلہ کی نتیجہ کر کے مرافعہ کی دیگر وجوہ پر غور کرنے کے لئے
مقدمہ وائس کرتے ہیں۔

مرافعہ منظمہ رکھا گیا
ہائیکورٹ الہ آباد
مرافعہ تالی دیوانی

مرصعہ ۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء مسعہ ۲۲ء ۱۹۲۳ء
باجلاس۔ مسٹر جسٹس لڈ سے مسٹر جسٹس سلیمان
شیونہ دن وغیرہ مدعی علیہم بنام
مرافعات مدعیاں و مرافعہ علیہا
قانون دراعان اگر ایکٹ ۱۹۱۹ء ۱۹۲۳ء اور کسی صورت
کا غذات مال میں پٹہ بشرح مین کا اندراج۔ قیاس آیا قائل
ترید ہے۔

قیاس متعلق صحت اندراج حقیقی قانون مرافعات اگر
کا غذات کی آخری نظرانی کی وقت ہوا ہو موجودہ قانون
نکود اسکا اثر ملے ہے کہ ادا می وقت اندراج پٹہ صحت
مقی اس میں کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے کہ آئندہ اس راجی
جو کوئی نہ ملے ہیں ہوگی۔ مگر اس واقعہ کا کہ اس میں

متعلق جبکہ اس میں مسیح، الہامی طور پر ملے ہیں
کھل نکال دہ پٹہ ایسی ہی راجی ہی ہے اور یہ ثابت کرنے
کیلئے یہاں پر کچھ آواز ہے کہ اس میں، اس کے اندر کئی
ملک کی تھی اس لئے لی۔ تو راجی یا سہری اور سہری
کسے ہر جہاں یا ان نام کہ درجہ سے ہو گئی ہے
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء

۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء
۱۸۱۸ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۳ء

مرافعہ ثانی بناراضی کی ہندو شکر کشتی بنارس مسودہ ۱۲۲
منحان مرافعات۔ مسٹر ایم۔ اے۔ عذیر۔
منحان مرافعہ علیہم مسٹر این۔ سی۔ ویش
جسٹس سلیمان۔ یہ مدعی علیہ کا مرافعہ ہے، آ
مقدمہ شفعہ سے مدعا ہوا ہے۔ بلکہ "گیا" میں بہاؤ کا
ہے۔ اس میں دو جہاں ملے ہیں۔ علیہ کا نمبر ۱۲۲

| | |
|--|--|
| <p>کی رعیت میں آئندہ بھی نہیں رہے گا۔
 کئی طریقہ آپ من سے بیہ بشرح معینہ کا اہتمام ہوتا
 ہے جسے بار بار دہرنا، روایا یا یہ علی یا معاہدہ صریح منجانب زمیندار
 یا اہتمام ہمسایہ کے موافقہ، مقدمہ میں ہوا اسلئے میں نہیں سمجھ
 سکتا کہ کہہ کر کوئی اس شہادت کو رد کر سکتا ہے جس سے
 ظاہر ہے کہ مدعوں کے لئے یہ سے ایک جدید حالت پیدا ہوئی
 ہے بخت میں یہ جان کیا گیا تھا کہ تا دینیکہ حالات ال کی
 صحت، خود قیاس باقی رہیگا۔ لیکن قانون کے لغز کے
 لئے اسکی صحت کیونکر ہو سکتی ہے جب لہجہ عدلیہ اسکی
 صحت کا ارادہ کر نیکی تو مرنے کی بخت کے بموجب قیاس
 حاصل ہو جائیگا</p> | <p>دفعہ ۹ کے الفاظ اس نزاع کیلئے محو نہیں ہیں جو
 زمیندار اور آسامی کے درمیان ہوا۔ الفاظ زمیندار کے
 خلاف اس میں بالکل مستقل نہیں ہوئے ہیں اس لئے
 کی وصیت مالکل عام ہے اور اس تمام مقدمات سے متعلق
 ہے جس میں اراضی کی نوعیت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی
 ہو خواہ وہ سماع زمیندار کے خلاف پیدا ہو یا اس
 کے زمین قیاس ہے کہ ایسی نزاع ان کا رد و بات میں
 رہا ہو سکتی ہے جس میں زمیندار فریق ہو۔ قانون مزارع
 کی دفعہ ۱۱۲ کے تحت پٹہ دار استمراری یا آسامی بشرح
 معین کا حق اس کے ذاتی قانون کے بموجب قابل اثر
 ہوتا ہے۔ خلاف اس کے دوسرے پٹہ دار حالت بموجب دفعہ
 ۲۴ وراثتاً منتقل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آسامی متوفی
 کے حریف وراثتاً زمیندار پیدا ہو اور اس میں پٹہ کی اصل
 نوعیت کی بحث کا تصفیہ ہو جس میں زمیندار فریق نہ ہو
 کیا ایسی حالت میں ہر دو وراثتاً مجاز ہیں کہ آخری نظر ثانی
 کے لئے کے کا مذات کے اندراجات سے تجاوز کریں اور اس کے
 خلاف شہادت پیش کریں؟ میری رائے میں واضعان قانون
 کا مشنا تھا کہ ایسی اجازت نہ دی جائے چاہے قیاس تحت
 دفعہ ۹ قطعی ہے اسکی تردید کا صرف یہ ایک طریقہ ہے کہ
 قانون ہذا کے لغز کے قبل کا عدالتی فیصلہ پیش کیا
 جائے اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس سے
 یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آئندہ زمانہ کیلئے بھی قیاس
 قطعی ہو گا کہ اراضیات کی اصل نوعیت پٹہ بشرح معینہ
 کی تھی قیاس یہ ہو سکتا ہے کہ بوقت اندراج اراضیات
 بیہ بشرح معینہ تھیں۔ قیاس نہیں ہو سکتا کہ ان اراضیات</p> |
| <p>مقدمہ ہے نا نہ پاتھا کہ تمام کا لکا اور ہمارا میں
 میں اجلاس کامل نے اس سے زیادہ نہیں لکھا کہ دفعہ ۹ میں جو
 اندراج کا اظہار کیا گیا ہے صرف پٹہ کی نوعیت کیلئے قطعی ہے
 نہ کہ اس کے حق کیلئے یا اس سے بھی زیادہ صحیح یہ کہ آیا شخص مذکور
 پٹہ دار استمراری ہے یا آسامی بشرح معین۔
 مجھے قطعی طور پر یہ قیاس کرنا چاہئے کہ اس میں یہ قطعاً صحت
 بشرح معین نہیں لیکن میری رائے میں اس کی وجہ سے عدالت منہج نہیں ہے کہ اس
 سوال پر غور کرے کہ آیا واقعات والد کا یہ اتر تھا کہ اسکی نوعیت میں علی
 ہو یا نہیں جبکہ میں قبل ازیں تحریر کر چکا ہوں ۱۸۹۳ء کی تقسیم کا یہ اثر ہوا
 کہ اہتمام ہو گیا اور اسکی رائے حقیقت میں کا خاتمہ ہو گیا اور جو اسکی مدد
 میں ضم ہو گئیں بعد ازاں مالکان کامل مالک ہو گئے ذیل طرح کی تجویز
 ہے جو میری رائے میں اس مراد کیلئے بہلاک نہ ہو جو کوہر کا حق ہے کہ میں
 شعبہ کا نفاذ کر سکیں کہ اس شعبہ میں شعبہ کا درج موجود ہے اور جائیداد
 بہتہ محال کا حق ملے گا۔ تھا اسلئے میں یہ صرفہ خارج کر دینگا۔</p> | <p>دفعہ ۹ کے الفاظ اس نزاع کیلئے محو نہیں ہیں جو
 زمیندار اور آسامی کے درمیان ہوا۔ الفاظ زمیندار کے
 خلاف اس میں بالکل مستقل نہیں ہوئے ہیں اس لئے
 کی وصیت مالکل عام ہے اور اس تمام مقدمات سے متعلق
 ہے جس میں اراضی کی نوعیت کے متعلق نزاع پیدا ہوئی
 ہو خواہ وہ سماع زمیندار کے خلاف پیدا ہو یا اس
 کے زمین قیاس ہے کہ ایسی نزاع ان کا رد و بات میں
 رہا ہو سکتی ہے جس میں زمیندار فریق ہو۔ قانون مزارع
 کی دفعہ ۱۱۲ کے تحت پٹہ دار استمراری یا آسامی بشرح
 معین کا حق اس کے ذاتی قانون کے بموجب قابل اثر
 ہوتا ہے۔ خلاف اس کے دوسرے پٹہ دار حالت بموجب دفعہ
 ۲۴ وراثتاً منتقل ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آسامی متوفی
 کے حریف وراثتاً زمیندار پیدا ہو اور اس میں پٹہ کی اصل
 نوعیت کی بحث کا تصفیہ ہو جس میں زمیندار فریق نہ ہو
 کیا ایسی حالت میں ہر دو وراثتاً مجاز ہیں کہ آخری نظر ثانی
 کے لئے کے کا مذات کے اندراجات سے تجاوز کریں اور اس کے
 خلاف شہادت پیش کریں؟ میری رائے میں واضعان قانون
 کا مشنا تھا کہ ایسی اجازت نہ دی جائے چاہے قیاس تحت
 دفعہ ۹ قطعی ہے اسکی تردید کا صرف یہ ایک طریقہ ہے کہ
 قانون ہذا کے لغز کے قبل کا عدالتی فیصلہ پیش کیا
 جائے اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس سے
 یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آئندہ زمانہ کیلئے بھی قیاس
 قطعی ہو گا کہ اراضیات کی اصل نوعیت پٹہ بشرح معینہ
 کی تھی قیاس یہ ہو سکتا ہے کہ بوقت اندراج اراضیات
 بیہ بشرح معینہ تھیں۔ قیاس نہیں ہو سکتا کہ ان اراضیات</p> |

معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے عرصہ تک فریقین کی جانب سے عدالت دیوانی میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور وہ نزاع عدالت فوجداری میں متنازعہ کی بنا پر مختلف احکام کے بعد ڈویژنل مجسٹریٹ نوادہ کے روبرو پیش ہوئی۔ یہیں معلوم ہوا ہے کہ ۳ جون ۱۹۱۳ء کو متہمسایوں نے جس جس جادہ باری شال سے ایک درخواست اس استدعا سے کلکٹر گیا کہ اس پیش کی کہ ہماری اور زمینداروں کی نزاع کا تصفیہ حاکم نظامی کر دے یہ قابل توجہ ہے کہ اس درخواست میں شہر یہ استدعا کی گئی تھی کہ "الک" کو ترغیب دی جائے کہ رقم دہی اقتباس سے کسی دوسری نزاعی معاملہ کا اظہار کلکٹر پر نہیں کیا گیا اس درخواست کو کلکٹر نے سب ڈویژنل انسپر نوادہ کے یہاں بھیج دیا اور بڑی وقت کے بعد فریقین پر دہی ثالثی پر رضامند ہوئے۔

اب پہلی درخواست جو آسامیوں کی جانب سے دی گئی تھی کیلئے تھی سب ڈویژنل انسپر نوادہ کے پاس دی گئی تھی یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء کی ہے۔ عبد الغنی کے خلاف جو ان کے مالکوں میں سے ایک کا بیٹا تھا جس نے ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی جاری تھی اور اسے مجسٹریٹ نے یہ سب دریافت کرنے کیلئے طلب کیا تھا کہ کیوں اسی سے اس کے آسامیوں کے متعلق حفظ امن کی ضمانت دی گئی اور ۲ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو مدعیان نے جواب میں اسی انسپر کے پاس ایک درخواست پیش کی کہ وہ فیصلہ ثالثی اور رائے صاحب بنی مادہ پر شاد کے تقرر پر رضامند ہیں یہ واضح ہو گیا ہے کہ اپنی دو درخواستوں پر ثالث کے اختیار کی بنیاد قائم ہوئی ہے۔

اور بھی چار درخواستیں خود ثالث کو دی گئی تھیں جن میں معاملات متنازعہ کو طول دیا گیا ہے لیکن ان سے یہ نتیجہ ہونے لگا ہے کہ کوئی حوالہ نہیں معلوم ہوا ہے۔ ان میں فریقین کی مختلف شکایات پر تفصیل درج ہے اور ثالث نے ان پر غور کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔

اس وقت پر یہ مناسب ہے کہ ہم ان چار درخواستوں پر بہ ترتیب تاریخ و سبب غور کریں۔

دستاویز (۱) آسامیوں کی درخواست میں مدعیان کو یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء میں نوادہ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نوادہ کے روبرو ایک مقدمہ نمٹا رہے ہیں اس موقع کی "تذکرہ" طریقہ کی اراقیات کی تجدید پر یہ کیلئے استدعا کی گئی ہے، اراقیات باقتباس ادا کرنے کیلئے کہا گیا ہے اور یہ کہ درخواست گزار نے رائے صاحب بنی مادہ پر شاد کو ثالث مقرر کیا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے تجدید پر یہ کیلئے تھیل خواہ بطریق "تذکرہ" یا "بھاولی" کریں اور بقایا کا تصفیہ کریں اور اپنی اراقیات بندی کریں اور مالکوں (مقرر داروں) اور درخواست گزار (دراغیا) اسکا منظور کرینگے یہ ظاہر ہے کہ یہ ماننا ہے کہ اس وقت تک زمینداروں نے اپنے لگان کی ادائیگیوں کی تعمیل کر لی تھی اور جلد مدعیان کی اراقیات کو موجود مقامات میں مشہر بہ نیلام کر دیا تھا اور قبضہ سے انہیں بیدخل کر دیا تھا اور اس خیال کے ساتھ کہ یہ صاف ہے کہ یہ درخواست تجدید پر یہ کیلئے تھیل کی ضرورت ظاہر کر رہی ہے تاکہ زمینداروں اور آسامیوں کے درمیان ان اراقیات کا تصفیہ کر کے کسی جدید معاہدہ کی بنیاد ہو جائے۔ یہ بھی بتلادیا جانا چاہئے کہ اس درخواست میں فریقین کی طرف سے

مدعیان اور
مدعیہ
مدعیہ

صفحہ ۱۵۱

اسامیون کے اراضیات خریدی ہر اور وہ مستحق ہیں کہ انہیں اسوقت
 ان قابض رہیں جب تک کہ ۵۴۵ پائی کے زمینداروں کو اپنے
 مناسب حصہ کے دکان کی ادائیگریں نہیں اگر وہ اراضیات
 جز زمیندار کی رضامندی کے ناقابلِ انتقال ہیں تو اسامیون کے
 میدان کے حصے میں رہت کرنا بالکل یہ سوچ ہے اور ہم با
 کے زمینداروں کے یہ طریقہ قابلِ عمل نہیں ہے تاوقتیکہ موخر الذکر
 اسکی رضامندی ظاہر نہ کریں یہاں بھی فیصلہ ثالثی مشروط
 وغیرہ میں اور غیر معین پر مشروط ہے۔
 دیکھو امور کے متعلق جو ہم سے روبرو بحث کی گئی ہے یہی
 رہے ہیں ان میں سے جو زمینداروں کے دکان میں کی گئی ہیں جیسا کہ انھوں نے
 کیا ہے اسامیون کی تشکیل کردہ قبولیت مسئلہ سے ۳۳۲ ان کے
 تعلق میں ہر دو سال سال میں اور ہر فرد کو یہ دو سہارہ
 دکان مناسب تھا انٹ نے اسے رحم کی استدعا کی ہے اور
 زمینداروں کو مجبور کیا کہ کچھ فیاضی ظاہر کریں گوا اسکا فیصلہ
 بنو لیکن طبعاً مشروط وہ مجاز تھے کہ کسی کریں۔
 بہر حال نتیجہ یہ ہے کہ مدعیان اراضیات ثالثی کے پابند نہیں
 ہیں اور اراضیات منازعہ کے قبضہ کے باز یافتہ کے مستحق ہیں
 اسامیون کا عذر ادائیگی جسے منصف نے صحیح قرار کیا تھا یہاں
 بیج نے غلطی کر دیا ہے اور ہم مرافعہ میں اسے تجویز کو قابلِ پابندی
 سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں ایہیم سبارڈینسٹ جج کی دگر
 رہے ہیں اور مرافعہ جات معجزہ پر خارج ہوتے چاہئیں۔
 ۱۰ اہمات کی بحث کے متعلق سبارڈینسٹ جج نے تصدیق
 کر دیا ہے کہ عدالت تحقیقات کنندہ اسپر غور کرے لہذا اس
 امر سے متعلق دریافت ہو گئی۔
 جسے جج نے مل میں اتفاق کرتا ہوں۔ مرافعہ جات خارج کیے

ہائی کورٹ لاہور

مرافعہ ثالثی دیوانی

۱۹۲۲ء

مقدمہ ۷۵۶۱ بابہ ۱۹۲۱ شلہ ۱۹۲۱ فصلہ ۳۱ راج

باجلاس ایسٹرن سٹریٹس عبد الروت

۵۴۵ درگو مدعی علیہا ۵۴۵ پریم سنگھ انٹرنیٹ پرنٹنگ پریس

مرافعہ مدعی علیہا ۵۴۵ پریم سنگھ

روح۔ انتقال۔ بیوہ آیانو کنگھن موروثی جائداد پر کسکتی

ہے۔ تعمیر و تباہی۔ ہیرو یا وصیت۔

پنجاب کے قانون روایت کے تحت کسی بیوہ کو ام طوری یا حقیقہ

نہیں ہے کہ اس جائداد غیر متعلقہ کو حواسے در اثنا شوہر سے پائی

ہو یہ کرے اور اس لحاظ سے موروثی جائداد اور جائداد کو یہ میں

کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔

دستاویز کی تعمیر کو وقت اسکا کوئی حصہ جاتا نہ سکن ہو بیکار

جا کر ترک نہ کیا جاتا ہے اس امر کے تصدیق کیے کہ آیا وہ دستاویز

ہے یا نہ ہی یا دیتنا یہ ضروری ہے کہ اس شخص کی نیت کی

نیت جو کر گیا ہے جسے کہ اسکی تعمیل کی ہو۔

اگر اس کی نیت یہ ہو کہ انتقال اس کے حین حیات فوراً ہو

ہو تو دستاویز ہیہ نامہ قرار دیکھائی جائے اگر یہ ظان اس کے

اسکا یہ نشانہ تھا کہ شرائط دستاویز اسکی وفات کے بعد شروع ہو

اسکو وصیت نامہ قرار دینا چاہیے۔

معنی الفاظ "وصیت" سے دستاویز کویتی نہیں ہو جاتی اگر دیا

کی در حقیقت یہ نیت ہو کہ اس جائداد کا مہربان اس کے

حین حیات قابض ہو۔

مرافعہ ثالثی دیوانی مقدمہ ۷۵۶۱ شلہ ۱۹۲۱ فصلہ ۳۱ راج
 مشعر سجائی دگر کی منصف درجہ اول محکمہ مورفہ ۱۱ راج

۵۴۵ درگو
 ۵۴۵ پریم سنگھ
 (لاہور)

صفحہ ۱۵۴

اری رائے
بنام
مید الکبیر
بشمیر

فیصلہ ثالثی جائز ہے وہ انکی بیہ نظری یا صراحت نہیں کرتے
اور میرے خیال میں فیصلہ سب سے زیادہ سچ ہے اس مقدمہ کے
مستقل صحت رائے قائم کی ہے۔

باشی و ستاویزات (ریخ و سب) کی شرائط کی وجہ سے
دستاویزات پر اسکا اختیار منحصر ہے ثالث کس طرح مجاز نہ ہو
کہ رقم و گری کے کسی جزو میں کمی کرتے آسامیوں نے جب کلکٹر
اور سب ڈویژنل افسر سے ثالث کے متعلق مدد چاہی تھی تو
انہیں اپنی ذمہ داری کی نزاع کا خیال تک نہ تھا اور نہ یہ
سوال زیر بحث تھا۔ مقدمات دکان میں سرگرمی سے پیری
کیلی تحقیقات کے وقت کی کامرطالہ نہیں کیا گیا تھا اور
درخواست مورخہ ۱۲ دسمبر میں ثالث کو دی گئی تھی مدعی ظہیم
نے یہ خیال ظاہر کیا کہ فرض جات اس تاریخ سے محسوب
نہ ہوں تا تاریخ سے کہ محسوب کئے جانے چاہئیں بلکہ تاریخ
فیصلہ ثالثی سے شمار کئے جائیں۔

صورت حال چونکہ یہ فیصلہ ثالثی اختیار کیا وہ کرا
ناقص ہے اور سوال یہ کہ آیا ناقص جزو صحت جزو سے علیحدہ
کیا جاسکتا ہے اور عدالت تسلیم کرے کہ صحت جزو کو بحال کر
سکتی ہے یا نہیں یہ سو خیال میں موجودہ مقدمہ میں ایسا نہیں
ہے بہر حال انگلستان میں جو تھ قانون ہو لیکن اب ہندو
میں یہ طے پا گیا ہے کہ جب بھی فیصلہ ثالثی یا تو سطح عدالت
صاوری ہو اور فیصلہ ثالثی کے دخل کئے جائیں درخواست کی جاکے
تو اگر اس فیصلہ ثالثی کا کوئی جزو صحت ہو اور کوئی جزو غلط
ہو تو عدالت اس مقدمہ کو نہ تو ثالث کے پاس بغیر حق تسلیم
واپس کر سکتی ہے اور نہ اس جزو کو جائز قرار دے سکتی ہے
جس پر اعتراض ہو اور وہ صحت جزو غلط جزو سے علیحدہ ہو

ہو۔ اس مسئلہ پر ہندوستان کی ہائیکورٹوں کا اتفاق ہے اور
مقدمات دینا بند ہو جانا بنام چٹا منی جانا راکا اور کچ لا
بنام بنواری لال (۳) کا حوالہ دینا کافی ہے۔
موجودہ مقدمہ میں قاضی جوں نے تحریر کیا ہے کہ
یہ قسمتی ہو کہ اس ملک میں سن ۱۸۵۲ء مجموعہ ضابطہ دیوانی کی
روسی اختیار حال میں ہے کہ جزو ایسے فیصلہ ثالثی کو بحال
رکھا جائے جو بلا تو سطح عدالت صاوری ہو۔ لیکن یہ قانون
ہے کہ جب کوئی جزو منصفہ کسی دوسرے جزو سے علیحدہ کیا
جاسکتا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ ایسے فیصلہ ثالثی کے دخل
کئے جائیں اجازت نہ دی۔ اسلئے اگر موجودہ مقدمہ میں سامی
فیصلہ ثالثی کو عدالت سے نافذ نہیں کر سکتے تو میری رائے
میں بغیر اس مقدمہ میں اس فیصلہ ثالثی کے پیش کر کے اجازت
نہ دینی چاہئے۔

دوسری وجہ حیرت افروز کیا جاسکتا ہے یہ ہے کہ ثالث
نے بقایا کی ادائیگی نسبت رہنما کہ متعلق جو روایت کی
ہے وہ بالکل غیر معین و غیر معین واقعہ پر مشرط ہے۔ وہ
لکھتے ہیں کہ اگر قانوناً ضرورت درپیش ہو تو اقساط کی ادائیگی
کیلئے بطور ضمانت زمین کی تکمیل کر نیکی یا اس سے کیا مراد ہے
آیا اس سے یہ مراد ہے کہ مدعیان کیلئے قانونی مشورہ ضروری
ہے یا مدعی علیہم کیلئے یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ مدعیان کے
مشیران قانونی زمین کی ضرورت ظاہر کر نیکی اور آسامیوں
کے مشیران قانونی اس سے انکار کر نیکی اس امر کا کون تصدیق
کرے جو نہ ثالث نے اسکا تصدیق نہیں کیا ہے اسلئے فیصلہ ثالثی
مشرط اور غیر معین ہے۔ ابھی ایک دوسرا اعتراض باقی
مدعیان زمینداروں کے مساوی حصہ دار ہیں انھوں نے

نقل نہیں کر سکتی۔

مسئلہ ۱۰

مقدمہ: دیباچہ نام دو طرفہ ہوا فی نمبر ۲۱۹ باب ۱۰
۱۰۱۰ میں وین بن بن نے جس میں ایک رکن فاضل جنت میں
تھے یہ تحریر کیا کہ جو جب ہم شاستر اسٹیٹ میں ہو وہ کو وہ دو
میں حیاتی حق قابل ہوتا ہے اور اس کے حق کی نوعیت میں
کوئی تفریق نہیں ہو سکتا کو کوئی اس کا وارث نہ ہو نہ فاضل جو
نے مزید یہ ظاہر کیا ہے کہ حاکم کا ہم نے معلوم کیا ہے کہ یہ
نہیں بیان کیا گیا ہے کہ اسٹیٹ میں باجین حیاتی حق جو وہ
کو وہ باجین وہ اس حق سے زیادہ اس سے نہیں جو اس سے ہو سکتا
وہ ہم شاستر قابل ہوتا ہے۔

جہاں تک کہ موجودہ مقدمہ میں حقین کا نقل ہو سکتا ہے
کا فاضل کا نگہ کار وراج نام اس مسئلہ کی تائید کرتا ہے۔ جلد ۴
کے صفحہ ۱۰۱۰ میں اس مضمون پر سوال جواب مذکور ہیں سوال
نمبر ۲۵ میں جن میں اس مسئلہ کے شقائق کل مواضع پیدا ہو سکتے ہیں
حسب قول الفاظ تحریر ہیں۔

سوال نمبر ۲۵: یہ وہ ہے جس کی کیا نوعیت ہوتی ہے جس کے
وہ وارث ہو؟ کوئی حقوق انتقال سے قابل ہوتے ہیں؟
"اگر کن خاص حالتوں میں کن خاص غرض کیلئے وہ
نقل کر سکتی ہے۔"

۲۵) کیا اس معاملہ میں جائداد منقولہ و غیر منقولہ موروثی
و کسب میں کوئی فرق کیا گیا ہے یا منتقلات کے ہی خاصے متوفی
کے رشتہ داروں میں کوئی فرق ہوتا ہے۔ بالفرض منتقلات
جائز ہوں تو اس کے جواز کیلئے کس کی رضا مندی کی ضرورت ہے؟
جواب میں رواج اس طرح بیان کیا گیا ہے۔
جواب ۱۔ یہ اسٹیٹ میں صرف محمد و حین حیاتی

عدالت مرافقہ کے ذیل علم جمع ہے اپنے فیصلہ میں اس فقرہ کا حوالہ
دیا ہے اور مدعی کی جانب سے اس فقرہ کی بنا پر بحث کی گئی ہے لیکن
اس میں اس بحث کے تعقیب کی کوشش نہیں کی ہے اپنے فیصلہ
میں اس امر کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے یہ ہے کہ "لیکن میں خیال
کرتا ہوں کہ حیثیت مجموعی دستاویز پر غور کر نیے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ایک حین نامہ ہے نہ کہ ہین نامہ اس تجویز سے اس فقرہ
کی بحث کی بنا پر نظر انداز ہو جاتی ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ اس
مسئلہ کی تائید میں میرے دو برو مختلف نظائر کا حوالہ پیش کیا
جاوے کہ محض الفاظ وصیت کے استعمال سے کوئی معاملہ وصیت
نہیں بن سکتا جبکہ یہ منشا ظاہر ہو کہ واپس کے حین حیات
وہ جائداد فوراً موصوب لڑکی ہو جائے اسلئے میری رائے
کہ وہ دستاویز ہین نامہ ہے اور اسلئے ضرور تھا کہ وصیت فقرہ
وہ قانونی ترجمہ دستاویزات اس کی رجسٹری کر لی جاتی
اور چونکہ وہ غیر رجسٹری شدہ ہے اسلئے ناقابل ادخال شہادت
ہے صرف اس تجویز مدعی کا مقدمہ ناکامیاب رہنا چاہیے
دوسرے امر پر مہر حیدر صاحب نے یہ بحث کی ہے
کہ کوئی عورت اس جائداد غیر منقولہ کو ہمیشہ کیلئے منتقل نہیں
کر سکتی جس پر کہ اس کا قبضہ اپنے شوہر کی وراثت کی بنا پر ہو
اور یہ کہ اس لحاظ سے جائداد موروثی اور کسویہ جائداد میں
کوئی فرق قائم نہیں کیا جاسکتا اس بحث کی تائید میں
اسنے ٹیکس کے قانون ڈائجسٹ رواجی کے فقرہ ۶۴۴ سے
استناد کیا ہے جس میں اس طرح کا وعدہ مذکور ہے "بجائز فقرہ ۳۹
یا فقرہ ۶۲۵ کے کوئی عورت جبکہ قبضہ میں کوئی جائداد غیر منقولہ
ہو جو اسے اپنے شوہر یا باپ یا دادا یا بیٹے یا پوتے سے حاصل
کی ہو اور وہ بلا شرط قطعی ہین نہ ہو تو ایسی جائداد ہمیشہ کیلئے

کھا جاسکے اسلئے ہم خیال کرتے ہیں کہ انھیں مل شدہ کی جہت کا
تقصید نہ ملدو ایہم بلا وقت اس مقدمہ کو خارج کر سکتے ہیں کیونکہ
ہم اپنی رائے کے یقین میں اور جہان تک میری رائے سے وہ یہ
کہ مقدمہ قبل از وقت ہے اور عدالت نے فی الحقیقت اس میں نیہ نتیجہ
کا استعمال کیا ہے اور مقدمہ علیہا کے کونسل نے اس واقعہ کی سمجھا
پر زور دیا ہے کہ وفات ثابت ہو چکی ہے لیکن شہر شخصیات کے
سنہ کے بعد یہ اندازہ کر لیا کہ اس واقعہ کے سوال پر بلا امداد اس
نیوادی کے بحث نہیں کر سکتے اگر اس قیاس کو اس بیان کو
جس کا انہیں خود اقبال سے کسی مرتبہ استعمال اس کا کیا ہے لیکن یہ
اگر تیرہ اس قیاس کے استعمال کی خواہش سے انھوں نے انکار کیا
اور یہ کسی مقام پر استعمال کیا اور یہ ضروری تھا اسکی وجہ یہ ہے
کہ اس شخص کی وفات کی اہلی شہادت کچھ بھی نہ تھی اور ظاہر سے
صرف اس واقعہ کا جائز نتیجہ کم و بیش اس شخص کی خاص رائے کی وجہ
کھل سکتا ہے جس سے ایسا نتیجہ اخذ کرنے کا جائز ہے میں جانتا ہوں
مراقبہ علیہا کی بحث کے اس جزو پر وہ پہلوں سے رائے کا اظہار کر دے
سب کے لئے کہ مجھے اس مقدمہ پر اعتماد نہیں ہے جو مل رہا ہے
بشمول علیہا فقرہ استعمال کروں جو ایک قانون دان شخص نے ایک
ظہیر میں کہتے وقت بیان کیا تھا ایک سال یہ ہے کہ یا تو یہ عدالت
خود خیال کرتی ہے یا چاہی ہے کہ عدالت یہ خیال کرے کہ اسکا
شعور اس وقت میں فوت ہو گیا ہے اور اس کے عدالت سے چلے جانے
اور کسی قسم کی شہادت میں نہ گزرتے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسے آگے
بہ خیال کرتی ہے اور اس کے دوست و اعزاء اسے بوجہ سمجھتے ہیں لیکن
یہ خیال اس شخص کو کوئی محرک نہیں کر سکتا جو ان واقعات
سے نتیجہ نکالے ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک مرتبہ نو جوان شخص
کے دوبارہ ظاہر ہو جائے تمام واقعات پر پالی پہنچا اگر خود

ایسے انھیں کہ وہ ظاہر نہ کرے کہ تا یہ نتیجہ نہیں ہے کہ عدالت سے ہے
اد کی خواہش کر رہے ہیں۔۔۔ وہ خود اعتقاد کر رہی ہیں شاید یہ کہ
میں مقدمہ کا اس رائے سے بہت متاثر ہو نام نہ کر اگر ہم اس کے
خلاف قرار دیں تو شاید یہ لوہم ہوتا ہے کہ ہمیں ان غیر معمولی
حالات میں جیسے کہ اس مقدمہ کے میں مدعی جو فائدہ لے رہا
سے متعلق ہو ناو اس میں اس امر کی نالاشی کہ لگا گودہ جاتا ہو نہ ہی
نالاشی کا کیا بیان ہو سکی کہ عدالت تاہم نالاشی کی کسی کی فائدہ
قبول کرے جو علمہ طور سے غیر عام ہو لی ہے اور اس میں اس قدر
میں اس غیر عام شے کو ایسی نالاشی میں قائم کر کے جو اس سے پہلے
نہی دوسری نالاشی رجوع کرے اور کوشش کر لیا کہ عدالت کو
مصدقہ کرے کہ اس قیاس پر عمل کرے جو ایک میں مقدمہ میں غلط
متعلق واقعہ قرار لیا ہے نہ منزلہ عدالت کے اختیار کے استعمال
میں ہے۔۔۔ تین مزید آراء میں اس میں جو متعلق معلوم ہوتی
ہیں اگر ہم مراقبہ علیہا کے کونسل کے ایما پر عمل کریں اور اس
کے لئے نالاشی کے اثر سے اس میں اور واقعات متعلق کا نتیجہ کرنا چاہیں
ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں اس قیاس پر عمل کر کے کہ کیا را
اس مقدمہ کی تاریخ روت ہو چکا تھا اعلان کال کا ایک مقدمہ ہے
اس نتیجہ کا مانع ہے کہ وہ اتنا تاریخ کے قبل فوت ہو چکا تھا اس
میں سے ہوتا ہو کہ وہ فیصلہ مدعی کے مفید نہ ہو گا۔ میں اس سے زیادہ
خیال اس میں کر سکتا کہ جیلے مقدمہ کے جمع ہو ہی جمع تھے سمجھتے
اس نالاشی کا تصفیہ کیا تھا اور نتیجہ بالخصوص اپنی وجہ کا صریح
طور پر اظہار کیا ہے کبھی یہ کہا ہو جس کا بیان کیا جاتا ہے کہ اسے
کہا لیکن یہ کہ وہ ممکن ہے کہ تاریخ نالاشی پر فوت ہو چکا ہے جیلے
حلیہ تسلیم کیا گیا ہے میری رائے میں وہ اگر گری زبان میں
ہو کی بغیر کا بعض ایک طریقہ ہے اور میری یہ علم ہوتا ہے کہ پہلی

کر یہ
نیا
مسماں
والا

مہاش
بہام
سجاد شوبالی
(الہ آباد)

ان سماج کے تخمینہ میں پندرہ سو لاکھ روپے کا لاہر کی بودا
تعلق افذ کے جائزہ لیتے ہیں ہندوستانی فوج میں سربیک
جو کہ میں یاں تھے علی گڑھ اور پریس میں بس گئے ابھی تک
ڈاک کا انتظام کال نہیں ہے۔ وہ نے اس بیان سے کہ اسے
شہر کی اجانت ہال ہے میں افذ کو عدالت تختہ نے منظور
ہیں کیا مسئلہ میں ایک لاکھ کو تھی لیا اور جو وہ کی علیہ
ہر ایک نے جواب دے، مگر اس امر کے مستحکم کی نالشی دار
کی کہ وہ بہت کادہ تھی اس افذ کی ملاحظہ ہے اس نسبت
کی بنیاد کا استناد ظنی طور پر اس قیاس سے کیا ہے یا اس بار
بہت کئے حل ہوئے یا بہت کئی طرف وہ قانون سہاوت
میں لگی ہو اب اگر کوئی امر مقابلہ دوسرے امر کے زیادہ قابل یقین
ہو سکتا ہے تو وہ چہ کہ مثل انگلستان کے ہندوستان میں
میں یہ صریح قرار دیا گیا ہے جساکہ بالخصوص اجلاس کامل کے
مطابق فیصلہ ہو شریف بنام ہندو علی (۱۱) میں ہے ہوا ہے کہ عدالت
بہت ہے۔ اس قیاس کر سکتی ہے وہ واقعہ دفاتر تک محدود ہے
اسوجہ سے کہ کسی شخص کے متعلق کچھ متا نہیں گیا ہے اس لئے
وہ یہ قیاس نہیں کر سکتی کہ وہ کسی خاص وقت پر فوت ہوا یا کسی
خاص طریقہ سے کسی خاص سبب سے اسکی وفات ہوئی اور کسی
وجہ کو بنا پر سابقہ مقدمہ کی جواب دہی ناکامیاب رہی ہے چونکہ قیاس
میں صرف ایک شے ہے جس سے استناد کیا گیا ہے اور عدالت
قانوناً یہ تصور کر لیتے معنی تھی کہ کیا راجہ ۱۹۱۵ء کے قبل فوت
ہوا جو تاریخ نسبت تھی۔ اسکو اختیار تھا کہ یہ اسے جس قدر قوی
استدلال سے جانتی ظاہر کرتی کہ بیان ماں بروہ فوت دیکھا
تھا لیکن میری رائے میں صرف ایک واقعہ رہتا اسلئے ایک نتیجہ
قائم کر کے اس حد تک قرار دیا کہ وہ تاریخ نالشی پر فوت ہو چکا تھا

لیکن وہ نتیجہ فریقین مقدمہ کے درمیان سبب تہا ایف دفعہ ۱۱
مجموعہ ضار اور وادی کے درمیان ہر شے متعلق نہیں ہو سکتی نتیجہ
غیر متعلق ہوگی اسلئے کہ وہ تاریخ نالشی پر فوت قیاس کیا جاسکتا ہے
اور کو تاریخ بہت پر فوت نہ قیاس کیا جاسکے جو کہ اہم سبب
تقصیر طلب ہے۔ ذہن سپارڈنٹ جج کی اظہار رائے سے جتنے
سابقہ مقدمہ کی تحقیقات کی تھی اس ہوا کو ترغیب دینی کہ مگر
متنبی لے اور اس اظہار رائے سے یہ خیال کر کے کہ اسے مقدمہ
یا اس کے مشیر یہ خیال کر کے کہ وہ اس کے مفید ہے کہ وہ مسئلہ
میرفت ہوا تھا اسلئے یہ ضرور ہوا کہ وہ ۱۱۱۹ء میں بھی فوت
تھا اس نسبت کی بنا پر یہ قیاس کی نالشی وجوہ کیلئے جو نسبت تھی
تاریخ وفات کے قبل جو اس کے مرگے ہوئی تھی۔ ذہن جج کو اس دو مقدمہ
مقدمہ کے فیصلہ میں بلا اس افذ کی بحث کو لے کے مجموعہ اس
پر عمل کرنا پڑا جس پر مقدمہ کی بنا تھی یعنی یہ کہ نتیجہ وفات میں
ام فیصل شدہ عارض تھا اور یہ کہ سابقہ مقدمہ میں سال ۱۱۱۹ء
۱۱۱۹ء قرار چکا ہے اور اسلئے وہ قانوناً مجموعہ تھے کہ قرار دیں کہ
یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسکی وفات جون ۱۱۱۹ء کے قبل وقوع میں
آئی۔ اس لحاظ سے کہ یہ امر قانونی ہے ہم اس سے اتفاق نہیں
کر سکتے اسکی رائے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ لکھتے ہیں جب
ایک مرتبہ فریقین نے اسے قیاس کر لیا تھا تو سبب و بارہ
یہ سوال پیدا ہوگا تو قیاس کیا جائیگا کہ وہ فوت ہو چکا ہے فریقین
نے یہ تصدیق کر لیا تھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے اس اظہار رائے
میں غلط نتیجہ یہ ہے کہ فریقین کے مابین اسکی وفات کے متعلق
تقصیر نہیں ہوا تھا صرف عدالت کا اظہار ہوا تھا یہ سوال کیا گیا
اس مقدمہ میں فریقین کے مابین اسکی وفات قیاس کیا گیا
ایسا تھا جو ضابطہ کی دفعہ ۱۱ کے تحت درجہ اول دھر صریحاً نتیجہ طلب ہے

اسلام سے اس سچی بات کا ایک مقدمہ ہے کہ ایک شخص نے معمولی کاروبار کے
 اثبات میں کسی نہ کسی اور کو گواہ پارا تراجا یا لیکن اس وسیع دریا
 میں طوفان عظیم برپا ہوا جس نے نہ تو اس کا اور نہ کشتی کا پتہ چلا سکتا
 سال تک مفقود ہوئی وہ جس سے عدالت حسب دفعہ ۸۰ مناسب تھاوت
 پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ شخص بوقت ارجاع نالاش فوت ہو چکا
 تھا۔ بہر حال اس کے اسی ہی عدالت کا ایک دوسرا مقدمہ تھا جس کے میں
 گورنمنٹ ایڈووکیٹ تھا ایک شخص قاتل سدا کا الزام تھا اور مزید
 سال کی زیادہ عرصہ گزر گیا اور اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا گیا اور
 سید اران اتھانا اس کا پتہ چلا اور رکھن میں گرفتار کیا گیا جہاں
 کہ وہ خود بخود کی کیا تھ زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہ مقدمہ کا تصفیہ
 اسکے واقعات سے بطور انسانی حالات قرائن اور طریق عمل
 کے کیا جانا چاہیے۔

یہاں کیا واقعات ہیں جو چھٹی ۲۲ سال کی بچی کلکتہ میں ایک
 شیشی کو گھسی بنا دیا کرتا تھا! سننے اپنے ملک کی قوم کا تعریف کیا
 اور گرنہ آئی سے محنت ظاہر کی غرض سے وہ بوش ہو گیا اور غالباً
 اپنے ساتھ وہ رقم بھی لے گیا جہاں تک نیادت کا تعلق ہے معلوم ہوتا
 ہے کہ اس کی نسبت کچھ خبر نہیں لیکن آیا یہ ایک معمولی پنم کے شخص کی
 نظر میں کیس فیاس ہے کہ وہ حقیقت فوت ہو گیا ہو جب سے اس پر
 لازم تھا کہ (بدردہ) میں ہے کہ وہ کہہ سکتا تھا کہ میں خود بخود کاروبار
 کیلئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے یہ صحیح ہے کہ اسے ایک روزہ چھوڑ
 ہے ہمارے پاس ایسی کوئی شہادت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آیا
 اسکے تعلقات ایسی ذمہ سے خوشگوار تھے یا نہیں۔ عام طور سے اس
 قوم کے لوگوں کا ازدواج بلا بیلی کی واقفیت کے طبعیت
 میں ہی ہو جاتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ لاؤنڈری گوازدواج ہو کر
 کئی سال گذر چکے تھے اور اس ملک کے رواج کے مطابق آگو

کسی پیشہ کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو گئی ہوگی جو کہ ہم سمجھ سکتے ہیں یہ ہے کہ
 کہ وہ دنیا بامشتری اور قیادیر کا بامستہ ستان کے باہری مقام پر بنے
 خاندان کی ایک بھرتی شمال زندگی بسر کر رہا ہوگا جہاں علی العوم ہندوستان
 بنے اور باقی اس کے ہیں ایک اور واقعہ یہ کہ یہ ظاہر کی ذمہ غرضت کے (الہ آباد)
 حالت میں تھی جس کی وجہ سے اسکے شوہر کو اس کی مدد کی لازمی ضرورت
 ہوتی۔ عدالت محنت کے فیصلہ میں نے اسی دعوہ کو بر فیصلہ نہیں کیا
 ہے جیسا کہ میرے فیصلہ میں ہم جیل سے تیار کیا گیا ہے اپنے سابقہ فیصلہ
 کی بنا پر یہ قرار دیا ہے کہ بہر حال فیصلہ میں سے یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ
 شوہر اس وقت فوت ہو چکا تھا کہ اس کے خلاف قوی کر کے میں
 اسکے لئے امر فیصلہ شدہ فارمن ہے۔ مجھے کچھ شبہ ہوتا ہے کہ آیا ایک
 وہ مقدمہ الیس ذکر کیا جاتا ہے تھا لیکن بہر حال مجھے اس میں مجبوز ہے
 اتفاق ہے۔

پریوی کونسل

مرافقہ بناراضی فیصلہ ہا بکوریٹ کلکتہ

منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۳ء

یا اعلیٰ اس۔ لارڈ کلکٹن ولارڈ فیوریور و سر جان بیچ

سچند رانا تہہ راجے وغیرہ (م) ہمارا ج بھادرسنگ وغیرہ
 مدعیان مرافقان مدعی علیہم مرافقہ علیہم
 قانون میعاد سماعت کیلئے ۵ اپریل ۱۹۱۳ء فیصلہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۳ء
 مرافقہ کا اخراج دگر کی کی قیصل میعاد کا انفاذ نالاش ہر میں دگر کی
 مشروط میعاد سماعت قیود سادہ زیر زمین کی جانب سے استغراق میں
 ابتدائی کی بیانی راہن کی مختلف کیلئے دستاویز راہن کی کیا ایک استغراق
 دگر کی کی دوا کی حمیس میعاد مازن ہو گئی جو نقصان سے برات
 محال کر نیکاراہن کا حق۔
 کسی دگر کی کہنا، جس کو مرافقہ بعد میں دگر کی طرح ہو جائی کہ بیچ میں دگر کی

کریسٹیس
 نیام
 سداو شیو بالی
 (الہ آباد)
 ۱۹ جولائی ۱۹۱۳ء

اسب و اس
نیام
ماہ مشہوری
(الد آیا)

نالش کی نادرستی سے جو ہر ذرا ٹکڑے کے پاس ہوا تھا اس
کی صحت پلاس اتھ کی محبت کا سوال اور فریقین کی ہیئت پر اسکی
قانونی شہادت کا مسئلہ ہو گیا اور وہ فریقین کے مابین منبر فیصلہ کے
پہلیں تھے۔ سارڈینٹ جج نے پہلی نالش کے فیصلہ میں تحریر کیا
رہا قانون شہادت کی دفعہ ۱۰ کی تحت صرف یہ قیاس ہو گا کہ ایک بار
نا تہ فوت ہو گیا ہے یہ محض اسس قیاس کی تفسیر کا طریقہ
معلوم ہوتا ہے جو وحی طور سے بموجب دفعہ ۱۰ اخذ کیا جاسکتا
ہے لیکن یہ کہ وہ فوت نالش فوت تھانہ کہ اسکے بل لاخرین میں
ہو گا کوئی نہ انصافی نہ ہوگی اگر ایسا ہو قبل از قیاس خارج کر دیا جائے
اگر اس مقدمہ میں کچھ فوت ہو تو اسے چارہ کار قانونی حاصل
رہتا ہے کہ ان واقعات کی شہادت قائم کر لے میں خیال کرتا
ہوں کہ نالش ایک بالاسطہ سی تہیت کے جواز کا فیصلہ حاصل
کر چکی تھی کہ متعلق کے مشیر کو کچھ قد شہ تھا اسے مرقہ منظور ہوا تھا
اور وہ نالش مع تمام عدالتوں کے خرچہ کے خارج ہوئی یا ہے
رقم جو بار ضمانت کے شرائط کی جانب سے داخل کی گئی تھی وہیں ہوگی
یہ حکم اس سابقہ حکم کی طرح ہو گا جس میں اس مقدمہ سے
کر رہا تھا کہ جائیکے لئے شرائط اس وجہ مندرجہ کی تھیں کہ وہ
اس عدالت میں نالش کر سکے قبل ہر ممکن غفلت کی قصور وار تھی۔
مراقب نے ہم سے باتہ عاکی ہے کہ بطور منبر کے مذکور الصبر
فیصلہ میں اس دوسرے امر کا تقاضا کریں جیسا کہ ہم نے اس
حق میں فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ وہ عباد نہیں ہے کہ بلا اجازت ہر
کے تہی یہ جیکہ اسٹیک ادا کن خاندان شہر کہ کو بطور سامان کی کے
حاصل ہو گیا ہو۔ چونکہ اس بحث کے متعلق تمام واقعات کا تقاضا
کر دیا گیا ہے اگر مقدمہ میں مزید کارروائی ہو اور اس بحث کی قضیہ
کی ضرورت ہو تو مثل میں تمام ضروری مواد موجود ہے ہم خیال

کر رہے ہیں کہ اس قسم کی بحث کی سماعت سے کسی غرض عامہ کی کوئی
خدمت نہ ہوگی اور ہمارے رائے ہے کہ ہر حالت میں وہ نالش خارج
ہونی چاہیے۔ ہم کہہ گیا ہے کہ وہ مسئلہ تکلیف دہ ہے
جسٹس پور نے اسے ہم مجوزہ اور اسکی عام وجہ سے اتفاق
ہے جو میرے فاضل ہم جلس نے تحریر کی ہیں۔
میرے خیال میں دفعہ ۱۰ قانون شہادت کی رو سے عدالت
کو اختیار ہے کہ اس امر کا بار ثبوت کہ ایک شخص یا سچ مبینہ زندہ
تھا وہ موجودہ تاریخ تک زندہ ہے اسکی تہ پر عائد کرے کہ اسکا
زندہ ہوا بیان کرے بشرطیکہ ان شخص نے اسکے متعلق متنا
سال سے کچھ سنا ہو جیکہ اسکی حیات کی اطلاع ہو سکی ہو اور
اگر مقدمہ کے حالات سے اطمینان ہو جائے کہ وہ فوت ہو چکا ہے
تو بلحاظ تہ ثبوت دفعہ ۱۰ قانون شہادت وہ قیاس کر سکتی
ہے اور اس قضیہ کی جو کر سکتی ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے لیکن
اس سے بیخبر نہیں نکلا کہ محض ایک شخص جیکے بار سے سات
سال سے کچھ سنا گیا ہو جیکہ اسکی حیات کے واقعہ کی کوئی شہادت
اور قابل اعتبار شہادت موجود نہ ہو تو عدالت یہ بتو کرے کہ وہ نالش
نالش پر فوت ہو چکا تھا ہاں اسکے کہ وہ کسی خاص تاریخ منبر
پر فوت ہوا تھا۔ یہ میری رائے میں عدالت تحت کے فیصلہ کا
غلط نتیجہ ہے جیسے شہدے جیکہ زوج نے اسٹرا کی نالش جج
کی کہ اسکا شوہر فوت ہو گیا ہے تو آیا عدالت شہادت مشمولہ
مثل سے (علی الحکم) جیکہ زوج نے کوئی شہادت پیش نہ کی
یہ قرار دینے کی مجاز تھی کہ اسکا شوہر فی ثبوت فوت ہو چکا تھا
ایسی حالت میں جیکہ کوئی شخص بلاطوری یا قرین قیاس سے
کے غائب ہو جائے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ کوئی
شخص جہاز پر سفر کرے اور پھر اسکی متعلق کچھ خبر نہ ملے یا پھر

۱۵۹

۱۸۶۱ء میں سرحد کے اس وقت کے سرکار نے جو اٹھائے تھے اس
 کے تحت سرحد کے تمام قبائل کی کفالت میں اول الذکر
 بن رہے تھے۔ اس کے بعد کوٹلی میں سلاوہ ان حالات میں یا
 ان میں سے کسی میں فرقہ نہیں گئی تھی۔ سلاوہ نے ان حالات
 میں مقدمہ مار کی لیکن بالآخر ایک لاکھ تیس سو روپے کی
 رقم دینے پر مسئلہ حل ہوا۔ اس کی ادائیگی میں جس میں اصل
 و سود ۲۵۰۰ روپے فی سال کی رقم دینے کی شرط تھی
 قانوی رہا ہے۔ یہ رقم سلاوہ کے قبیلے کے
 ان لوگوں کو دینی چاہیے کہ لاکھ روپے کی رقم دینے پر
 لاخوردہ محمود ہوئے۔ اس کے بعد سلاوہ کے قبیلے کے
 صاحب نے اپنے دوست کے دہس پانے کے لئے کوٹلی کے
 ان کے اہل خانہ کو لے کر سرحد کے ایک کچھ کچھ کچھ سے جو
 لہور کے ایک کچھ کچھ کے نام سے موسوم ہو گئی سلاوہ کے قبیلے
 اور اس کے لئے لکھنؤ میں اس کے لئے اس
 کے نام پر ایک اور اول الذکر میں رہنوں میں شامل تھی ۱۸۶۲ء
 اپریل ۱۸۶۲ء کو سرحد کی سرحد پر اس استغراق کی وجہ
 کی وجہ سے جو اس ناموں کی بنیاد پر پیدا کیا گیا تھا ایک
 صاف صاف تھا۔ اسی تاریخ میں پچیس ۲۵۰۰ روپے
 ۱۸۶۲ء کو وہیں پتہ لگنے لگا۔ سلاوہ کے قبیلے کی
 اس نے ختم کر کے وصول کا اقرار کیا اور ان اراکین
 و اکابر کے اراکین کی حق پر کوٹلی میں رہنوں کی
 دستاویزات کی بنیاد پر کل مطالبات کا بار عائد تھا اور اس
 کے بارے میں جو مطالبات آج کے سلاوہ کے قبیلے کی تھی
 سے وہ ان تمام دعاوی کی جو اس سے محفوظ تھے جو اس
 کی حالت و سرحد کی وجہ سے کئے جائیں۔ سلاوہ کی عین تھی

۱۸۶۱ء کے دربار سے سرحد کے اس جانب اور اسے واپس
 واپس واپس سرحد کے تمام قبائل کی کفالت میں
 سے رہیں اور ان کے وراثہ و وصایا و وصایا کے لئے
 قائم مقامان و متعلق الیہم سے حسب ذیل قرار کیا۔
 (الف) یہ کہ سرحد کے وراثہ و وصایا کے لئے
 و متعلق ان کے وراثہ و وصایا کے لئے
 رہیں اور ان کے وراثہ و وصایا کے لئے
 مقامان و متعلق الیہم اور ان کے وراثہ و وصایا کے لئے
 خصوصاً رکھنے کے لئے تمام اراکین و متعلق الیہم
 و متعلق الیہم کے وراثہ و وصایا کے لئے
 ان میں رہیں ان کی بنیاد پر ان کے وراثہ و وصایا کے لئے
 مذکورہ دستاویزات کی بنیاد پر تمام ذریعہ ملوہ رقم
 واجب الادا جو سرحد کے کسی فعل کی وجہ سے ان پر
 ہوئی ہو مباح کر دیے۔
 (ب) یہ کہ سرحد ان وراثات کے متعلق جس کا
 وراثہ ۱۸۶۲ء کے لئے ہے اور اب عدالت سلاوہ کے
 مرشد آباد میں زیر تفتیش ہیں ان کے وراثہ و وصایا کے لئے
 اس کے لئے حسب ذیل درخواست پیش کر دی گئی ہے
 وہ دستاویزات کی بنیاد پر یہ سلاوہ کے قبیلے
 اس تاریخ پر کی گئی تھی جو اس میں مذکور ہے۔ مدعی وہ
 پہتا لگنے ان ہر دو مقدمات میں جو اس نے رجوع کئے
 میں بموجب شرائط صلح نامہ یہ درخواست اس استدعا
 سے پیش کی کہ ان مقدمات کا فیصلہ بموجب ان شرائط
 کے عطا کر دیا جائے جو ان کے ماہرین نے ہوئی ہیں۔ عدالت
 نے اس درخواست کی استدعا کو منظور کیا اور پہلی نشست

بنام
 دہا برہم بہادر سنگ
 دہریوی کوٹلی

تبریکات

١٤

الحمد لله

۱۰۰

[illegible][illegible]

دو ڈگریاں کی ناراضی سے رائلون نے ٹائیکوٹ سے
 ملک عظیم ماحلاس کو تسلیم کے معر میں مراۃ کر نیکی اجاڑتا
 حاصل کی۔ مثل ممبر ۵۷ سالہ ۱۹۱۸ء طبع ہو کر پریوی
 کو تسلیم کے دفتر میں رسد کی گئی۔ پیر وال اس (تساویا
 اس کو ٹی لے ایک و سٹا ویز مورخہ ۲۸ مہرچ ۱۹۱۸ء کے
 ذریعہ سے ایک شخص ایڈورڈ ہیو برے سے (حو اس)
 وقت تک فریق تھا ایک انتقال کا اقرار کیا۔ اس
 و سٹا ویز میں مذکور اصدرو و سٹا ویزات کی تکمیل کا اظہار
 کیا گیا تھا یعنی استغراق کی ابتدا اور کئی رگیاں کا تذکرہ
 تھا جو ان کے حق میں فریقین کی نزاع میں مسطور ہوئی تھیں
 اور ٹائیکوٹ کی اس دو ڈگریاں کا ہی اندراج تھا جو ۲۶
 آگست ۱۹۱۹ء کو مراۃ حالت ممبر ۱۸ و ۱۸ مہرچ ۱۹۱۸ء
 میں صادر ہوئی تھیں اور جس کا ایفا نہیں ہوا تھا اور
 جسکی رو سے اس کو ٹی کو مبلغ ۱۰۰ روپے کے ساتھ
 واجب الوصول تھے اس اقرار کی رو سے کو ہی نے مذکور
 ایڈورڈ ہیو برے کو وہ ڈگریاں ٹائیکوٹ مصدرہ
 ۲۶ آگست ۱۹۱۹ء پر قیمت یا رقم مبلغ ۱۰۰ روپے منتقل کر دی
 اور وہ تمام رقوم جواب واجب الوصول ہوں یا آئندہ
 واجب الوصول ہو جائیں اور وہ رقوم جو ان میں نامیوں
 کے ذریعہ سے حاصل ہوئیں جنکے لئے ڈگریاں صادر ہوئی
 تھیں اور جن میں (کنہ و ارضیات متذکرہ قہرست دخل
 نہیں اسکے اور اسکے اوصیاء و مہتممان و منتقل الیہ کے نام
 ہیئتہ کے لئے قطعی طور پر منتقل کر دی۔ اس دستاویز کی
 باضابطہ رجسٹری کی گئی تھی۔
 یہ ایڈورڈ ہیو برے ایک کیمی کا ڈاکٹر تھا جو اس

کیمی کی جام سے بطور ایجنٹ کام کرتا تھا جو دستاویزوں پر
 ۲۸ مہرچ ۱۹۱۸ء تک لکھنے کی قہرستیں تھیں۔ رائلون نے برے کو
 مبلغ ۱۰۰ روپے اور ایک خواتین کی حوالی دو ڈگریوں کے
 سخت واجب الادا دیکھے جو اس کے نام منتقل کی گئی تھیں
 بد ظاہر ان کے پاس اس غرض کے لئے رقم تھی اور حسبہ
 انھوں نے وہ رقم مبلغ ۱۰۰ روپے اصل کیمی سے قرض لی کہ
 کیمی کے ایجنٹ برے کو ادا کرے۔ یکم مہرچ ۱۹۱۸ء کو کیمی
 اور رائلون کے درمیان ایک دستاویز قہرست ہوئی تھیں
 درج تھا کہ رائلون نے کیمی سے مبلغ ۱۰۰ روپے کی رقم کے
 قرضہ کی استغاثہ کی ہے تاکہ وہ ایڈورڈ ہیو برے کو دو ڈگریاں
 جو اس کو ہیو جب دو ڈگریاں مصدرہ ۲۶ آگست ۱۹۱۸ء
 کے واجب الوصول تھی اور کیمی نے اس اقرار سے قرض دیے
 کا وعدہ کیا ہے کہ اصل رقم ادا ہو دی اور ان کی ضمانت کے
 لئے اس رائلون کی متذکرہ جائداد مکتول کی جائے۔ یہ
 ارضیات کیمی کے پاس رہیں گی گئی تھیں اس دساتیر
 میں اس کا صریح اظہار کیا گیا تھا کہ وہ ارضیات دو
 ڈگریاں مصدرہ ۲۶ آگست ۱۹۱۸ء کے مواعدہ کے
 تابع تھیں جو ایڈورڈ ہیو برے ساکنہ کلاسیا سٹریٹ
 کلکتہ کو حاصل ہوئی تھیں۔
 اس انتظام کو عمل میں لانے کے لئے فریقین نے اپنے
 حقوق متعارفہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر اہمیت خطرناک اور
 بدترین اصول ہوائیات پر عمل کیا۔ ان میں حلیوں نے
 یعنی رائے و برے کو کیمی نے اکسا ہی سالیٹر مسٹر زارگٹ
 ایڈکینی کو مقرر کیا اور ہر ذہنی نے اپنے اپنے معاملہ کا
 اطلاع اسکو یا انکو دیدی جو مشترکہ سالیٹر کے دفتر

میں درج ہوا تھا
 ہمارے ہمارے
 دیکھو یہ کوئی

۱۹۲۳ء

ہر ماہ ہر ماہ
بہار
مہاراجہ ہر ماہ
ہر ماہ ہر ماہ

میں آئی ہے ڈگری ۵۰ سے ۶۰ کے درمیان اور دوسری
نالی کی ڈگری ۵۰ سے ۶۰ کے درمیان اور ان ہر دو
ڈگریوں میں یہ تحریر کیا جو کہ ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ
میں لکھا ہے۔ اس میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ ہر ماہ کی
ادائیگی ہوگی اور یہ ہر فریق اپنے اپنے حصہ کیسے
۵۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو دینے سے پہلے اس کو ٹی
کی رقم سے لے کر ہر ماہ کی دہائی سے ادائیگی کر دی۔
اور اس کو ہر ماہ سے ان ہر ماہ کی دہائی سے لے کر
۵۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو دینے سے پہلے اس کو ٹی
اس فاضلی حاصل کر لی اور اس میں یہ تحریر کیا
اس فاضلی کا اتر کھینچ کر اس سے ہر ماہ ہر ماہ
اس جائیدادوں میں سے قرضہ کی بنیاد پر ہر ماہ
ہر ماہ میں شامل نہیں۔

۱۱۰۰ سے ۱۲۰۰ کے درمیان اس کو ٹی سے عدالت سارٹو میں
میں ایک ہا نالی دن راتوں اور اس کے خلاف اس
رقم کی بازیافت کے لئے رجوع کر دی ہو اس میں استغراق
کی بہت دیر ہو جاوے گی اور جس کے متعلق انھوں نے دعا
کیا کہ بقاعدہ کمپنی کے رہنما قانونی کے مسکن تکمیل ۱۹۰۷ء
کے لئے کو ہوتی ہے تقدم حاصل ہے اور مزید یہ کہ وہ اپنے
حقوق کا معاوضہ راتوں کی ذات سے ان جائیدادوں کے
خلاف کریں جس کے اصل رہنما ان کے یہاں موقوف تھے۔
اس نالی میں ہر ماہ کی رقم سے دینے سے پہلے اس کو ٹی
کے درمیان اس کے قائم مقامان قانونی مدعی علیہم کے لئے
وہ موجودہ مراعات میں پہلے جاری موقوف علیہم ہیں
ان راتوں اور کمپنی نے اس مقدمہ کی جو مدعی کی
اور ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کو سارٹو میں جج کے کو ٹی

صفحہ ۶۶۲

مدعی کے حق میں فیصلہ صادر کیا اور یہ تحریر کی کہ وہ لوگوں
کے متعلق ہر ماہ استغراق کے مبلغ ۱۰۰ روپے
۵۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو دینے سے پہلے اس کو ٹی
مستحق ہیں اور کمپنی کے رہنما ہر ماہ ہر ماہ
کے تابع جس کا تقدم بقاعدہ کمپنی کے استغراق کے ثابت
ہے۔ اس کے مثل معمولی نالیات رہن کے ڈگری صادر
کی کہ ہر ماہ رقم واجب الادا کی مہیا جی بحساب ۶
۵۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو دینے سے پہلے اس کو ٹی
جس کے قاصر رہتے یہ وہ جائیداد جو کہ صدر زمین میں
میں شامل تھی کمپنی کے مارگنٹ کے تابع سیلام کو دینا
اس ڈگری کی ناراضی سے اسے اور کو ٹی نے
ہر ماہ کی رقم واجب الادا کی مہیا جی بحساب ۶
۵۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو دینے سے پہلے اس کو ٹی
کے رہنما کو ٹی کے استغراق کے تقدم حاصل ہے اور ہر ماہ
کا معاوضہ قابل منظور ہے اور اس استغراق کی ڈگری
صادر کی کہ کو ٹی مستحق ہے کہ اپنا واجب الادا اس
جائیداد پر عائد کرے جس کا تین رہنما میں ذکر ہے
اور یہ کہ کمپنی یا اسے کی اس رقم کی ادائیگی میں قاصر
رہنے پر جو بطور ضمانت واجب الادا تھی کل جائیداد
موجودہ یا اس کا اس قدر حصہ سیلام کر دیا جائے جو مدعی
کے مطالبہ کے لئے کافی ہو اور یہ کہ جب تک زمین مدعی
کی رقم واجب الادا کی مہیا جی پر راضی ہوں اس رقم کا
حساب تیار کیا جائے جو واجب الوصول ہے۔ رقم
واجب الوصول کی ادائیگی میں قاصر رہنے پر کو ٹی
حکم سیلام کا اس ڈگری میں صادر نہیں کیا گیا تھا۔ ان

مبلغ صحت کی ادائیگی اس طریقہ سے دی جاتی تھی۔
 کسی نے مبلغ صحت کا چھوٹا مارگن (margin) کیا ہے تو اس میں تحریک
 مارگن (margin) کی کمی ہے اس کی بجائے یہ عمارت اور دیگر لکھنؤ۔

بالو شہنا مارچن رائے ویلاویا پار مینتی حیرت رائے ویلاویا چیرا
 ماتہ رائے کو کویا اسکے لپٹم اور اول تینوں متعلیٰ الیم جاکے
 اس پر یہ عبارت طہری تخریر کی - بنام ای - ایچ - رے
 اسکو اریا حسب الحکم یہ حکمیرے کو ادا کر دیا گیا اور اسکی
 رائی ہو جائے پر رائیوں نے ملک معظم باجلاس کو تسلیم کیے
 حضور میں مزید رافضی کاروائی نہیں کی۔

۶ اپریل ۱۹۱۷ء کو یہ واقعہ بطریقہ معمولی ہو گیا تاکہ حکم
یہودی کو نسل کے دفتر سے بہ عدم سیروبی سماج کو دیا گیا۔
۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو یہ نے عدالت سارٹوینٹ جج
میں ایک بار حواست اس تصدیق کیے پیش کی کہ ان کو
ٹوگرے کی میا کی ہو گئی ہے اور اس مسئلہ کی حکم صادر کیا
جائے کہ ان کی ادائیگری گئی ہے۔ اول یہ مرفوعہ علیہ کہ
اس درخواست کا حکم ہوا اور انھوں نے عدالت میں کیا
۸۔ یہ مسئلہ کو سارٹوینٹ جج نے حسب ذیل حکم صادر کیا
”ٹوگری کے مسئلہ یہ دیکھ کر دیا جائے کہ بالآخر اس کا کامل
ایضا ہو گیا ہے“

پور ٹو کو یہ بھی یقین دلایا کہ اس وقت ملکہ سے حیا ل کیا
 جاتا تھا کہ بموجب قانون میوا سماعت یا تہہ منہ سے
 اس وقت سے محسوب ہونی چاہیے جب ڈگری ابدیم پر
 ضایع ہوئی، ورنہ ڈگری کے اس فیصلہ کی تاریخ سے جس کا
 ملاحظہ کیا گیا ہو بلکہ اسکے احوال کی تاریخ سے ملا تہہ بلوٹوں
 کے نہایت یقین کے ساتھ قبول کرتا ہے لیکن یہ کوئی قانون نہیں
 ہے۔ ۱۹۱۱ء کے نوٹیفکیشن کے مقتضات میں یہ قرار دیا گیا ہے
 پہلا مقدمہ علیحدہ بام جواہر لال (۱)۔ سرباگنا ناتھ
 نام (۲) دی (۳) ہے۔ پہلا ۱۹۱۱ء میں لایا گیا
 پورٹو کا فیصلہ بتیہ کیا تھا اس میں یہ قرار دیا گیا
 قانون میوا سماعت یا تہہ منہ سے (۱)۔ ۱۹۱۱ء میں
 میں، ریکورڈ تین سال کی میوا اس (۲)۔ ۱۹۱۱ء میں
 ہونی چاہیے جس کی تاریخ سے ملاحظہ ہوا کہ اس میں
 حکم سے جس کی رو سے ڈگری ابدیم پر (۳)۔ ۱۹۱۱ء میں
 لارڈ کولٹن نے اس فیصلہ کی بنا پر اس میں (۴)۔ ۱۹۱۱ء میں
 حکم (۵)۔ ۱۹۱۱ء میں اس میں (۶)۔ ۱۹۱۱ء میں
 ہے اس مقدمہ میں عدالتی حکام کو ان میں سے کسی ایک
 اور اس کا کسی طرح میں نہیں ہو سکتا کہ ایک ایک میں
 ملاحظہ فیصلہ کو بحال یا تسلیم کہ ملاحظہ اس میں یہ ملاحظہ
 ہو تا ہے کہ ملاحظہ ان سے لڑا کی یا ملاحظہ اس میں یہ ملاحظہ
 سخت اس کو ملاحظہ کا قیام حاصل ہوا تھا اور یہ کہ اس میں
 اس کی حیثیت ہی کو یہ کہ اس میں ملاحظہ اس میں یہ ملاحظہ
 اس کی میوا سماعت تاریخ سے ملاحظہ ہوئی ہو ملاحظہ
 مقدمات کے دوسرے مقدمہ کا فیصلہ ہی نہیں ہوا تھا۔
 دوسرا سوال غلط ہے یہ ہے کہ اس مقدمہ میں کوئی قانون

مدارنا ہندو
نام
ہا۱۱۱ ہا۱۱۱
ہا۱۱۱ ہا۱۱۱

راہون کے لئے کوہ قہر سے کہہ کر ادا ہو کر دی ہو تو وہ
ادائی اس کی محض اصراری تھی اور یہ کہ اس لئے معینان
مستحق نہیں ہیں کہ وہ مدعی علیہم سے وہ ہیں پتہ سنگہ توفی
لئے قائم مقام بیٹا وہ رقم الیں یا میں مدعی علیہم کے
بھی ایک کھینچی بیان و اہل کیا ہے جس میں وہی حوالہ ہی ہوئی ہے۔
مبارک و مسیحی نے قرار دیا کہ در راہون کے مقدمہ
ہیں ہر وہ جو حوالہ دے گا وہ عارض نہ تھی اور یہ کہ قانون
میں دسماعت کی رو سے ۸۳ دفعہ ۸۳ مدعیان کا حق ثابت
اس وقت سے شروع ہو گا جب سے کہ انھوں نے اپنے بیان
لئے رقم ہر دو کی جو دوسری فروری ۱۹۱۱ء تھی جبکہ برے
کو مبلغ ۵۰ روپے لئے اور ۲۰ روپے کہ مدعی علیہم نے اس ہند
کے کر نہیں بہت تاجر کی کہ وہ ادائی محض اختیار دیا
تھی اور یہ کہ اس لئے مدعیان مستحق ہیں کہ وہ رقم مستحق ہوں
پائیں۔ ان ہر دو امور پر ٹیکورٹ نے مختلف نتائج صادر کئے
اس لئے قرار دیا کہ جو ملکہ ہر گز نہ ہو کی وکروں میں
حکم شلیم قطعی حاصل نہیں کیا گیا تھا اس لئے وہ وکریاں باقی
نہیں رہیں اور ان کے بارہ حوالے میں میں دعارض ہو گئی ہے۔
اور یہ کہ وکریاں غیر واجب التعمیل ہو گئیں اور یہ کہ مدعی علیہم
اس امر پر عمل کرنے سے منع نہیں تھے اس لئے انھوں نے ہر دو
حکم عالمی مقام پر ٹیکورٹ کے مدکورہ دفعہ ۱۱۱ کے
نتیجہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ٹیکورٹ کے ان نتائج سے متفق
نہیں ہیں جو اس لئے ان فیصلہ جات سے ادا کرتا بظاہر
خیال کیا ہے۔ ارا نامہ کے الفاظ بہت وسیع اور عام ہیں
اس میں نخر یہ ہے کہ راہون کو زمرہ ادا تمام نقصانات و
ہر وہ نہشتات و دعاوی اور ہر ایسے فعل کے خلاف دیا جائے

صفحہ ۱۱۱

جو میں یہ سنگہ ان میں ہیں ماموں کی بنا پر عائد کرے مدعیان
اسکے حوالہ تھے کہ اس عذر کا یہ حوالہ دینے کو برے ان لئے خلاف
ان وکروں کی تعمیل نہیں کر سکتا لیکن میں یہ سنگہ نے خود
اپنے فعل سے ان دس دینات کو کوہی کے یا اس طرح ثابت کھول
کے سے دیکھنے کا کال کی مالیت میں کی نقصان یا رعایہ کر دیا
تھا اور یہ کہ وہ حسب العادۃ ادا کرنا مستحق تھے کہ اسکے قائم مقام
سے وہ حوالہ وصول کریں حوالہ راہون رعایت ہوا ہو جو ان کے مالہ
کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے اس بار کی ادائی میں انھوں نے
خرچہ کیا ہو جو اس لئے خود اپنے فعل سے عاید کیا تھا۔
بہر حال اس قانونی اصول کی وہ یا نہیں کوئی وقت نہیں
ہے کہ سے معینان یا زیادہ مستحق نہیں ہوں بلکہ اس مقدمہ کی میں
تہا وکریاں کے دریافت کر میں مسئلہ ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ اصل
مستحق ہوتا ہے۔ غالباً یہ اس حوالہ کی وجہ سے ہے کہ کل ہر دو
وکریاں پر اور صرف اس وہ وکریاں ہی تھی۔ اگر ان وکروں کا
کام جو مدعیان کی جانب سے مقدمہ چلا رہے تھے یہ تھا کہ غیر
امور کو ظاہر کریں اور قضاہ کو کوہی اور نتیجہ کہیں تو ان کی
کامیابی اس کی بہتر نہیں ہو سکتی تھی یہ اثر قابل اعتبار ہو سکتا
ہے لیکن فی الحقیقت ایسا ہی ہے کہ اس قسم کی کوئی سہرا وقت
نہ تو سناویری اور ہر لسانی ہے جس کی معلوم ہو کہ ان میں رہیں
ناموں کا کیا نتیجہ ہوا جس کی کفالت پر وہ بار عائد کیا گیا تھا
جسکی بنا پر وکریاں اور دفعہ ۱۱۱ کے نتائج کو صواب ہوئی
تھیں۔ یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ آیا کوہی نے انہیں برے کے حوالہ
کیا جبکہ وہ وکریاں اسکے حوالہ کی تھیں یا برے نے انہیں
راے کے حوالہ کیا جبکہ وکریاں سیاتی ہوئی تھی یا یا برے یا اس
نے ایسے کسی کو دیا جبکہ میں رہیں جو یہ خبر درج ہے

لیجسلاچر اور دیگر اداروں کے متعلق، یہ خیال کرتے تھے
 کہ وہ اس بات کی سزا دیا جائے اور مدعی کو اس کے حق میں ان کا
 رہنما تھے اسی سال کی مدت کے لئے مقرر کیا گیا۔ موجودہ
 ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء کے دور میں ایک حصہ داران کے نمائند
 کے ذریعہ اس اشعار کے لئے رجوع کی کہ کلکٹر نے جس میں
 ان کی ترقی بہت تھی کہ اس سے خاص فوائد کے قبضہ کا انتقال
 کیا گیا تھا اور یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے درجہ سے بہتر
 یا تو ان کے ترقی کا مستحق کا با ان کا مکان وصول کر لیا
 گیا تھا یا تو اس کا اختیار تھا۔ عدالت نے اس کے لئے نالیش میں
 لڑنے والوں کی مدعی علیہم نے عدالت ہدایا میں دو وجوہ سے
 مراد کی تھی۔

۱) یہ کہ زمین ان اختیارانہ میں عطا کیا گیا تھا جو قانون
 کو لے کر اس کے سلسلہ کو حاصل تھے۔
 ۲) یہ کہ عدالت دیوانی قانونی مذکور کی دفعہ ۲ کی رو سے
 وہ نالیش کی سماعت سے منع ہے۔

۱) یہ نالیش میں دو قطعات نمبر ۱۹ و ۲۰ بطور خود
 ملکیت، جو ان کے ترقی کے حقیقی قبضہ میں تھے، ان قطعات کی
 لئے عدالت نے نالیش خارج کر دی۔ ہمارے وجوہ کو
 سمجھنے سے ظاہر ہے کہ بنیاد پر جو ملکیت جمع لئے مدعیان
 کی جانب سے مدعی علیہم نے یہ عدالت تحقیقات کنندہ
 کی ترقی کے اس جز کو منسوخ کر دیا۔ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 کلکٹر کو کالی اختیار تھا کہ وہ ان اداروں کا قبضہ زمین
 کو منتقل کر دیتا ہو اور اس کے حقیقی قبضہ میں تھیں۔

قانون مذکور کی دفعہ ۲ میں محکمہ ہے کہ کوئی عدالت دیوانی
 اسی طرح سے سماعت نہ کرے گی جس میں کوئی گورنمنٹ

یا کوئی عہدہ دار اس قانون کی رو سے یا اس کے تحت حاصل ہونے والی
 اس کے معنی یہ سمجھتا ہے کہ عدالت نے دیوانی کو ایسے عمل پر اعتراض
 کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے جو کلکٹر کی جانب سے عمل میں آیا
 اور جسے متعلق یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس قانون کے تحت کیا گیا
 ہے عدالت نے اس اختیار کا جواب یہ قرار دیا کہ وہ
 سے اولاً یہ کہ جو کچھ اس مقدمہ میں کیا گیا تھا وہ اس اختیار سے
 متجاویز تھا جو اس قانون کی رو سے عطا کیا گیا ہے اور ثانیاً یہ کہ
 صرف طور پر فریق ثالث کو جس کے حقوق متاثر ہوئے ہیں وہ اس
 ہے کہ اس میں اس کے جواز پر اعتراض کرے جس سے اس کے حقوق میں
 مداخلت ہوگی، یہ مقدمہ ہدایا میں مدعی علیہم نے اس کے لئے دیا
 کے فریق نہ تھے جو کلکٹر کے رو بہ کی تھیں، اس میں اس کے لئے کیا گیا
 دفعہ ۲ قانون مذکور میں وہ متعدد طریقے تھے جن میں
 بموجب کلکٹر ان اختیارانہ کا استعمال کر سکتا ہے جو اس قانون
 مذکور کی رو سے عطا کئے گئے ہیں۔ یہ بالکل اس کے اختیار ترقی کے
 ہے کہ وہ ان طریقوں میں سے کون سا طریقہ استعمال کرے اور کوئی عدالت
 دیوانی اس معاملہ میں اس کے اختیار ترقی کے استعمال پر اعتراض
 نہیں کر سکتی۔ بہر حال دفعہ ۲ تحتی دعوت ۱، ۲ کے الفاظ سے
 یہ صاف ہے کہ اس دفعہ کا اثر نہیں ہے کہ کسی ایسے عمل پر وہ مادی
 ہو جو اس اختیار سے متجاویز کیا گیا ہو جو قانون مذکور کی رو سے
 عطا کیا گیا ہے اس لئے اگر کلکٹر نے یہ عطا کر کے میں بضاعت کی
 اور یہ اختیارانہ سے متجاویز کیا ہے تو دفعہ ۲ کا اثر یہ ہوگا
 کہ عدالت دیوانی کے اختیار کو خارج کیا جائے۔

نتیجہ اول اس قضیہ کے حقیقت اختیار کی ہے وہ حسن
 ہے۔ مدعیان اس واقعہ سے استدلال کرتے ہیں کہ مدعی علیہم

۱۸۔ سو سرا زینبیا چلے جیو، سو سرا زینبیا چلے جیو۔
 راتے اتھالی ہن۔ راجہ لیلہا مہر لکھ، اور سو رام کو کھٹاف
 ادا کر کے بلور کی رسید انکو کانیا مانا کر کے دیا تو دینا مانی ہے۔

راہیہ لیں مارا دے ایت نکالیں اور اس کے لئے کہیں کہیں یہ جو ہم کی
 لیا گیا وہ دلیل متعلق ہے اور اس کو نظر کیا اور اس کی رعیت کے
 دل میں اس کے دل والوں سے کوئی اعلق نہیں۔

لے نہ دے طرہ سے یا بیٹے کو از خود دے، دل میں۔

دہلیہ کہ وہ ناقابل تقسیم اور استعماری ہیں۔

۲۴) یہی رات تھوڑے بعد وہ رات سلاؤنڈ لے کر اپنے گھر کے کمرے میں آکر سو گئے۔

۱۳۱۰ء کو بھٹنپوری فرسیدار قابل اشتغال ہیں۔

اس گھٹاؤ کی وجہ سے تیس سال کا قانونی تسلیم ہوا تھا۔ لیکن اس کے
تسلیم ہونے پر ایک گھٹاؤ کی وجہ سے اس کے تسلیم کی بجائے اس کے
دکو بخور دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اس کے تسلیم کی بجائے اس کے
جائزہ دینے کی بجائے اس کے تسلیم کی بجائے اس کے تسلیم کی بجائے
کی بجائے اس کے تسلیم کی بجائے اس کے تسلیم کی بجائے اس کے
مطلوبہ تھا۔ لیکن اس کے تسلیم کی بجائے اس کے تسلیم کی بجائے

حاضران را به سلسله میس و شتر تا مال نفیس جلد و ون کی
در استیجی بگردی ذاتا ارکان و کورنگاب محمود و پسر سکه جلد و
عزیزه با کسور ہو۔

یہ فروری سنہ ۱۱۸۱ء کو اتفاقاً بلقیس خاتون نے وفات کی علامت
 چاند اور ہوا۔ اس کو چاند اور حاکم اور شہر کے قریب چاند کا پتہ
 ایسی صورت میں تاج محل کا بلقیس خاتون کے قریب حاکم کے
 اس کی حالت میں بلقیس خاتون کے قریب حاکم کے قریب حاکم کے
 عمل میں ایسی صورت میں بلقیس خاتون کے قریب حاکم کے قریب حاکم کے

اور وقتاً بیک وقت یہی سبب گزشتہ عوارض سلسلہ میں نظر آئے۔

محض اس بات پر کہ کیا جاتا تھا اور اقبال کا یہ کہ ہے ایسے تقدیر میں جو

ہم کہ ستر گئے تھے ہودہ گلدرہ کسویرہ چاند و پس اس جاتی ایسی چاندی

لوگوں کو یہ بتا دینا ہے یا حادان بشیر کے غیر عیسائیوں کی جان بچا دینا ہے

لعمري ان آءرو دامت لقاعدہ کا یہ حال ہے اس کے لیے یہ مدد

د احمدیوں کی اس شخص پر جانم و دل دالیا ہو گیا ہے کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو

دکوریو کا۔ اگرچہ کہ وہاں اکثر تہا العیشہ شہزادی کے دربار کو ماقابل

تقسیم حاصل و میں وہی حقوقی ہیں حال و یہ جو حاصل کیا گیا

تقسیم جائداد میں حاصل ہونے والے حصے کے متعلق یہ تقسیم ہوتا ہے

پرفید عالم کرسی کا حق تاہم وہ کم از کم اس کا واسطہ ہے

نظامِ سریتے سحت کی گئی ہے۔

بہارِ اہلِ فیض و نیل حج و عمرہ ۱۴۲۸ھ

عائشہ صدیقہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں دیکھا تھا۔

اس وقت میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ

یہ سب سے موقع میں جہاں اس دنیا کی ملکیت کی تلاش ہو

بوم قیمت کے گھماٹوالی پٹے کی بیان کیجاتی ہیں۔ جن کا

نام سنگی حضرت علی (ع) الی اللہ تعالیٰ اور

اولاً اور دوسریوں کے لئے کھانا کھانا کر کے رہا ہوا۔ یہ وہی طاقت

ریلماری ایپیشوپر دا حامد دیک دا (اورچن) دا

وہ دارس ہوں اس کا واسطہ کیا جائیگا

ساموہ کا ارفاق کے بعد زندہ رہی اس شخص سے جس سے

ہر نیا کی مراعہ ہے۔ وہ بیوہ کلالہ کی وفات پر اپنے

حصار کی واردات و غارت کی حدیثیں ہیں۔ و عیدار ہے۔ رخی علیہ
 مہاراجہ کو ان ہیستوری پریشا و سنگھ کا اس مراہم میں مراہم علیہ ہے
 مہاراجہ گنہ گورتنی کا بلیا اور موجودہ مراہم کا بھائی ہے۔
 بنامہ و نہ کو پرا ۲۱ کا استخفا ہی ہے کہ کلان کشوری کماری کی
 خانہ میں ایسا سرا یا انتقال کی بنا و سیرا کیا۔ اعتبار و ریزا
 کو نہ ریزا کو کہے صحت سے پہنچی گئی ہیں بہرہ مگو
 کہہ نام نہ کہہ کا چھوٹا بھائی اور اس کا قریب ترین راز تھا
 اس قسم کو کہ نہ نہ تھا ہم افہ کو اس امر کے متعلق راجہ
 کو کہہ وری کماری کو جاندار پر بھوک کے انتقال کا کوئی حق
 نہ تھا کیونکہ جاندار قابل انتقال ہے۔ اس کے بھلا و براہ علیہ
 کی راجہ یہ تھا کہ مرانہ کو مرانہ میں نہ لکھو بلکہ مرانہ کو
 وہ صرنا ن و دفعہ کی سخت ہے۔

اپنے رسمی دعویٰ میں مزاد نے بیان کیا ہے کہ لکھنؤ میں کتب خانہ
جس میں مراۃ سرور کی کتابت و تراویں، لکھنؤ پورہ، بھیرم
وصفہ رقم کتابت کے لکھنؤ کی شرط الخدمت ٹیڈ بدلیو سند
مورہ، امرتسر، ممسنی، مدو، رافو کے متوجہ ہر کے مورث ٹھاکر
بیکل سنگھ کو تعلقہ مری میں ۴ حصہ دیا اور دوسرے ۲ حصے
حصہ کی تمکین کا ویکر ٹھاکر والوں کے حق میں کی گئی، نیز یہ کہ
ماہ ۱۲ ۱۳۵۷ء ابوالکلامی مقرری لگان کے طور پر دینا اور
فرمانا چھ گندہ، کو قابل ادائیگی ہیں اور اس وقت تک جملہ
آئی ہائڈا ٹھاکر والی ٹھاکر وال کے تصرف میں آتی ہے، مرقہ
کامیابی ہے کہ اس کے خاتمہ کے خاندان کے راج کی دوسرے
بائندا وکادار شہر ٹھاکر وال کا سب سے بڑا بیٹا ہے۔
دوسرے بیٹے اگر کوئی ہوں صرف گندہ پاتے ہیں۔ اور اگر
کچھ ٹھاکر والوں فوت ہوں تو اس کی بیوہ مالک سنبھالتی ہے۔ اور اگر

آیا یہ سید ایدہ کی گمان ہوں کہ سید سید بڑی دار شہرتی ہے
 اور اس کے بعد دوسری سیوہ اس کا بیان ہے کہ خضر حامد اور
 مابرا انشراح کے وہ ۱۹۱۲ء میں کستو کی کماری کی وفات
 کا کافی تمام حامد اور قابض ہوئے اس کامرید بیان بہ
 کار کا کافی ضرورت نہ ہوئی تھی وجہ سے شہر کی طرف سے
 حامد کا رافض علیہ کے حق میں حق پسما یہ قرار دیا جائے
 مرادہ علیہ نے اپنے بیان تحریر میں حامد کے گھناٹوں
 کی یہ ہوئے سے انکار کیا ہے اس کا جواب ہے کہ گھناٹا اور
 اس کے مورثوں نے ہمارا جگہ گور سے لگانا مقررہ اور ان کا
 کی ادائیگی رہا ان میں دوسری حق حاصل کیا تھا وہ یہ کہتا ہے
 کہ حامد کی رواج کے بموجب خلفت اگر چاہا و کا دار شہر ہونا
 ہے اور اگر اولاد نہ ہو تو پہلی سیوہ وارث ہوتی ہے اور دوسری
 نان و نفقہ دیتی ہے لیکن اس کو اس سے انکار ہے کہ لای سیوہ
 انتقال یہ دوسری سیوہ وارث ہوتی ہے۔ دوسری سیوہ کو
 وارثت کے حقوق نہیں ہوتے وہ نان و نفقہ دیتی رہتی ہے
 اور آخری مرد قابض کے قریب ترین کو ترکہ کا حلقہ کبر سیوہ
 کلال کی وفات پر وارث ہوتا ہے اور دوسری سیوہ کوئی
 حقوق وارثت نہیں ہوتے وہ صرف نان و نفقہ دیتی رہتی ہے
 اس کا نشانہ اس سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسل کے راست
 سلسلہ کا بزرگترین رکن بزرگترین اپنے جو موت علی سے شہر
 ہے قریب نگر نسل میں کلم است ہوں وارث ہوتے ہیں۔
 یعنی بموجب قاعدہ وارثت خلفت اگر اس کا مرد بیان
 یہ ہے کہ سید ۱۹۱۲ء میں جوتا دیر باز دعویٰ نور محمد ہر فردی
 سہ نہ کر کے ذریعہ شوری کماری نے اپنے کل حقوق پر بیڑ
 دیا ۱۹۱۲ء میں فوت ہوا کے بڑے بیٹے مختار سنگہ قریب ترین وارث

نام
پیش

وہیں لے لیا اور نظام ہند اس کی تکمیل نہیں کرائی اور جس جگہ اس نے
 پاٹوالوں سے امداد مکان حاصل کرنا چاہی کہ تنہا کی تو گھٹاٹوالوں نے
 سنگھ کا دعویٰ دائر کیا اور اس کا جو نتیجہ ہوا وہ پہلے مذکور ہو چکا
 ہے عدالت مداخلت کے راہ کو پال سنگھ کے ساتھ کو خارج کر دیا اور اس
 نسبت سابقہ حکم عدالت کی غلط تفسیر کرنے اور ایسا مداخلت کر
 کر پادشہ سے جو تکلیفیں لگاتار کا باعث ہونا چاہتے جو مانہ
 جو بڑی اس وقت سے آج تک جائداد میں خاندان مداخلت کی
 لیا جی کو دسایا برائیاں بعض اوقات پٹہ گھٹاٹوالی اور
 قاتلہ مقرر اور ہلاکت مقرر کی گھٹاٹوالی ملے تھلا لیا گیا
 اس میں شکایت یہ کہ وہ استمراری نوعیت کا ہے اور اس پر
 برہہ مکان پر قبضہ کیا گیا ہے جو زمیندار کو قابلِ ادا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمیندار نے پٹہ داران کے ساتھ جو
 کام ریگولیشن ۸۸ باب ۱۹ کے تحت کرنا چاہا ہے۔ وہ تعلیم
 اور ٹینٹ جی نے جائداد کو گھٹاٹوالی مقرر کی پٹہ تصور کیا ہے جو
 بدلتا پٹہ گھٹاٹوالی، عطا ہوئی تھی جس کی رو سے گھٹاٹوالوں نے
 رازاں استمراری پٹہ کے وقت زمیندار سے مقرر کی پٹہ حاصل کیا
 استمراری مکان مقرر ہوا۔ بعد میں جو گئی دستاویز جس کی
 اہمیت قائم ہو تھا یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آیا یہ پٹہ مقرر ہو
 نسبت ہوا وہ ادا کی خزانہ گھٹاٹوالی عطا ہوا ہے جس کے
 مندرجہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس حصہ کے عطیہ گھٹاٹوالوں
 لیکن انکی خدمات مندرجہ سدا کا صلہ عطا سے اسی ہوتی
 ان کو برہوں سے عرض حیدر لاف وصول کر کے حق دیا گیا
 ہنگال ڈسٹرکٹ گزٹیر جلد ۸ صفحہ ۶۸ پر ایک فقرہ ہے جس
 پر کچھ روشنی پڑتی ہے کہ اس وقت جبکہ کپتان برہوں نے
 اسے جنگل کے انتظامات اپنے ہاتھ میں لئے تو پٹہ میں لیا گیا

آیا اس فقرہ میں معلوم ہے کہ ہم، اس کے قریب رہا نہیں اس ملک کو
 اسکی پڑائی کی حالت تک کہ وہ اگر برہوں نے کپتان جس برہوں کے
 ریزہ نظام رکھا جسوں نے بااستقامت دو کے باقی ماندہ جائدادوں
 کی جائدادوں کے گھٹاٹوالوں کے ساتھ کر دیا۔ ذکر ثبات ڈھری
 اور پٹہ سری کی پٹہ میں جائدادوں کے ساتھ راستہ مکان سے کر دیا
 گیا قصہ یہ ہے کہ گھٹاٹوال پٹہ دار سے دنا اسکے کہ وہ باخوف نہ
 جہدہ واکر کر سکتے تھے اس کے لئے کیا پٹن برہوں کی ان کے
 تھے کہ وہ نہ سہیت واکوڑوں اور برہوں کے انکی شہرت بہت
 زیادہ تھی۔ موضع ڈھری کی صورت میں یہ ہوا کہ گھٹاٹوالوں نے
 یہ دیکھا کہ ان کے پٹہ کی ملکات انکی غیر حاضری میں ہو گئی ہے وہیں
 ہو کر اچانک پور کے تحت سدا حاصل کی۔ ان جائدادوں میں سے
 جن کا پٹہ گھٹاٹوالوں کو دیا گیا اب صرف تلو اور کیول کی اولاد
 کے قبضہ میں ہیں دوسری جائدادیں ہمارا جگہ پور کے قبضہ میں
 پر شاد کے قبضہ میں آئیں اور دوسری جائدادیں روہی کے قبضہ
 میں ہیں۔ یہ بیان کہ تلو اور کیول کی جائدادیں صرف دو ایسی
 جائدادیں ہیں کہ اصل و قلم گھٹاٹوالوں کے قبضہ میں اب بھی ہیں
 اگرچہ آج کے دن بھی ممکن ہے کہ صحیح ہو کہین ۱۹۷۹ء میں کل صحیح
 ہو سکتا تھا جبکہ مذکورہ بالا عبارت لکھی گئی تھی کیونکہ اس وقت
 کتاب ہی ڈھری جائداد کا ایک حصہ جنگل سنگھ کی اولاد کے قبضہ میں
 تھا باوصف اسکے کہ دوسری پٹہ میں اور اس ارٹھی کا حصہ
 رہتا جنگل سنگھ کو عطا کیا گیا تھا اس وقت ہمارا جہدہ نے ہما
 تھا۔ شہادت سے واضح ہوتا ہے کہ کلکٹر نے گزشتہ نصف صدی
 کے قریب قریب یا اسکے بعد بھی ان گھٹاٹوالوں اور ان کے ورثہ
 کے نام جن کا تقرر کپتان برہوں نے کیا تھا اپنے افراتفر کی دلی
 کے لئے پروا نہ ابرا لئے تھے۔ یہ ممکن ہے کہ عطا پٹہ جگہ گھٹاٹوالی

پہچانی کہ اس کی
 بنام اس کی
 دوسری صورت
 (۱۸)

صفحہ ۷۷

یہ ہمہ گیر و گہرا دگرگشتی اور اس کا بڑا محتاج و سنگ
علیٰ ہر پہلو سے اس سنگ کی دنیا سے و فہم و فہم
میرا اس کے ساتھ شکر کہ نور پر میں رہتے تھے اور یہ کہ قانون
تساوی کے تحت بھی یوگان کو درانت میں بقا ہر غیر متحرک
کو تروکے زیادہ حق ہوتا ہے لیکن جائیداد کی نوعیت ناقابل
تقسیم چکیا درجہ سے وقت و احیاء صرف ایک گھاٹا ل
وارت ہو سکتا ہے اس لئے بڑی سیوہ پیل وارت ہوگی احمد
بجائے ان چھوٹا سیوہ - اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہی خاندانی رشتہ
کے مطابق ہے جس پر کہ استدلال کیا گیا ہے۔

دوسری بحث یہ کی گئی ہے کہ کل گھاٹا لالی حاکم اول علیہ
جائیداد کے ملا شریعت غیر قابض کی ملکیت ہوتی ہے اور
بجائے ان علیہ جائیداد کے احکام کے بموجب تابع اصول ناقابل
تقسیم دوسری صورت میں منتقل ہوتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ
اول اس امر پر غور کریں کہ آیا میر و اور اس کا بیٹا و دیگر
ارکس یا ان گھنسام سنگھ ذات پر اس کے ساتھ شریعت کے طور پر
رہتے تھے یا نہیں۔ اس درخواست سے جو گھنسام سنگھ کے بیٹے
لال پاری سنگھ نے صریح ۱۸۷۷ء کو عدالت صدر لائین
پہا گچھ پور میں بیٹیا کی بی بی طاہرہ ہونا ہے کہ جگل سنگھ وغیرہ
کیمان سرائوں کے عہد میں گھاٹا ل، مقرر کئے گئے تھے اور
اس اسٹیٹ میں نہیں سے ہر ایک کا جو تھائی حصہ تھا یہ بالکل
صاف نہیں ہے کہ آیا اول وہ شریعت کا اپنا حصہ لیا کرتے تھے
اور بجائے ان علیہ ہو گئے یا انداز ہی سے علیہ تھے ہر حال کو غیر
ہو یہ ضرور تھا کہ گھنسام سنگھ کی وفات تک جدید کا شریعت
تھا اور ۱۸۸۰ء میں لاورد فوت ہو جگل سنگھ کا حصہ استیفا
اولاد کو ورگوسل حاصل ہوتا رہا۔ اس وقت تک میں اس کے

کئی مواضع خاندان کی چھوٹی ساعی کے ارکس کو ان کے
ولفقد کے لئے اور پس نہیں لئے گئے تھے۔ واجارم ورنٹ
جج نے اس سنگھ کی شہادت پر دلیل بحث کی ہے اور اس کے
اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سادہ حال سادہ سادہ
ہو گئی ہیں اور خود نوش و سکونت کال میں تلف ہوتا رہا۔
گھنسام سنگھ اور اسکے ورثوں کا خاندانی مکان پانچ جہاں
ہیں ہے اور یہ ثابت کر کے کہ کو تنش کی گئی تھی کہ اسٹیٹ کے
مواضع میں سے ایک موضع جو کی گھنسام سنگھ نے اپنے ہاں
پیر و کونان ولفقد کے لئے دیا تھا اور یہ کہ میر و اور اس کا بیٹا
مختار اور رنجے خاندان کے دیگر ارکس گھنسام سنگھ کے
اس مقام پر رہتے تھے۔ اس بیان کی تائید میں کوئی دسواویہ
نہیں پیش کی گئی ہے برخلاف اسکے ورنٹ کی جانب سے ۱۸۸۱ء
تا ۱۹۱۱ء کے عہد میں کی نسبت کئی دسواویہ شہادتیں
پیش کی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر کی تکمیل خاندان کے ارکس
نے کی ہے اور ان کا دستاویز عہد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ دوسرے
دسواویہ ان مفادات کے عرصہ و حوی با ذکر ان میں
حمین کہ خاندان عرض رکھتا تھا۔ ۱۱۔ ہر معدہ میں ملکہ اکثر
مقامات پر یہاں پیر و اور نثار کے ماموں کا اظہار کہ کیا ہے
یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ پانچ جہاں میں مقیم ہیں۔ تسلیم کیا گیا
کہ وہاں وہ علیحدہ نہیں رہتے تھے اور راضی کے بعض اصل کو چھوڑ
نے اقبال کیا ہے کہ میر و اور مختار کا گھنسام سنگھ کے عہد میں
اور اسکی وفات کے بعد اسکی سیوہ کے ساتھ شریعت کے طور پر رہتے
تھے اگرچہ دوسرے گواہوں نے کہا ہے کہ وہ علیحدہ تھے کشوری
کماری بڑی سیوہ پانچ جہاں میں حیات ایک دستاویز کی شکل
کی ہے جو جس نامہ مورخہ امر علی شریعت کے عہد میں ماہہ تیر

لکھتی کماری
بھام
مہیشور
(دہلوی)

[illegible]

مستطابہ افیمہ کی کئی کئی کاپیاں

وہی ہے جس نے ان کو بتایا کہ ان کے پاس ایک بڑا گھر ہے جس میں ایک بڑا گھر ہے جس میں ایک بڑا گھر ہے

سید محمد علی خان

۱. میں ہر روز صبح کی نماز پڑھتا ہوں

یہاں سے نہیں کیا چاہئے اور یہاں سے کیا چاہئے

میں نے یہ سب باتیں اس کا نام لے کر ہی کر دی ہیں۔

والله اعلم بالصواب

موسى عليه السلام يا موسى اني قد اخذت لك من عند ربك امانا ان لا يمسك في الدنيا احد من الناس الا بالحق من بعد ما يبين اليك

من لیسہ اسرار کا شکر و حبیب کیا اور شیخ نورانی سے یہاں اگر وہ ۱۲

ایہا تو ہے منافق! اعمال میں اور آئینہ لاد، لٹاؤ اور بیشرط

مسئوری زمینداران کو سنگان پارسا لکھنؤ، ۱۹۰۷ء

نابل اشغال ہے۔ رنجویشن مایہ سکتا مایہ۔ شاول الدکریہ

معلق ہے۔ مقلد بہرہ و سرچشمہ میں جو عیال و منہ پر کارندان راؤن

نہا گیا ہے فرمایا کہ اگر لو کہیں کہ اس کے ہوتے ہیں

۱۰۸۰

اگرچہ اس کا حال مستحضر رہا لیکن یہاں اور جہاں کہہ سکتے ہیں کہ اس کا حال

(۱) میں دیکھتا ہوں کہ حقیقت سرراشی بہاری گوش

متنبی نے جو مرام کی جانب سے حاضر ہوئے سہارن پور

جمع کے دو بیرونی دروازے بخت میں اس کے آگے تسلیم کر لیا تھا کہ جانے

متنازعہ اس مقدمہ میں گھڑگ پور کے ماٹل تہی نہ کہ بیرھوم

لکھا تو اسی کے۔ یہ نہایت غیر اخلاقی ہے کہ سربراہ شہر ہمارے ہوش

۱۱) مورد راجع به این چاپخانه: ۱۰۱ -

[illegible]

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$

بسم الله الرحمن الرحيم

(۳) بعد از آنکه هر یک از اینها را در آب حل کرده و با هم مخلوط کنند.

”آجی وایو کھانہ کھا کر آئی ہے، آجی کچا“ اور سچ

میں نے اس کے ساتھ ساتھ (دعا کرتے ہوئے) یہ بھی فرمایا کہ

اور صبح بصری میں بسایا۔ کیسے کہ وہ اس کے ذریعہ سے

کلمہ از کلمہ دہے۔ لہذا یہاں بھی جو کلمہ لکھا ہے وہ اس کے ساتھ ساتھ لکھا ہے۔

اکھل گیا اور ایسا تھا کہ گھر سے نہ پھرتا تھا۔ چاروں طرف سے چاروں طرف سے

پس بیاید تا قابل انتقال به قضا شود و اگر آنرا در آن وقت که منتهی شود

وقت گهرا لوال منتقل کر تگا کھانا سو جو دو مشہور پیرا رہنما

مراقبہ علیہ مستثنیٰ کا معافی تھا اور جو کہ زمیندار کے ۱۲۰

انکو پڑھانے کے معاملہ کے متعلق کوئی اعتراض نہیں کیا ہے

ہیں لئیے۔ اس کی جاسکتا ہے کہ وہ فریقِ رضا ہے۔

اس کے بعد اس قسم کے پیپر کی وراثت کے طریقہ کے متعلق

بہت پس آئی ہے مرقہ کا ہر مذکر قانون متاثر کیا گیا ہے

اور خاندان میں غیر مقلدہ عائد کی وراثت بتا دیتے ہیں

ما قابلہ تقسیم عمل میں آئی چاہیے بجز اسکے کہ خاندان میں کے

خلافت کوئی خاص راج ہو یا یہ کہ گھماٹوالی جائیدادوں کی

کوئی خاص خصوصیت ہونا قابل تقسیم جائداد کی وراثت کی

صورت میں قانون متاثر کر کے نفاذ کی مانع ہو۔ سرافعہ کا بیان

[illegible]

۱۔ بارہا لیا تاکہ سند نہ رہے اور پھر یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہم نے بالکل کر یہ کہہ دیا کہ اگر کسی نے کہا تو الی پھر یہ کہ اگر کہا جا سکتا ہے یہ فقرہ بلحاظ اس "ہوم" کے کہ جائداد غیر متمیز ہی بالکل صحیح ہے اور یہی وہ چیز ہے کہ اس خاندان میں پیدا ہونے والی شے مستحق نہیں ہو جاتی کہ تقسیم کا دعویٰ اس میں ہو اس سے اس اصل بحث کا کافی طریقہ یقین نہیں ہوتا ہے جو جو مقدار کے تصفیہ کے لیے پیدا ہوئی ہے کیا یا شتر کہ خاندان تابع اس کا شتر اس کے کہ تو الی "یہ" کا وراثت کا طریقہ اس تمام خاندان سے کہ یہ مستحق ہے جو جائداد غیر متمیز کی وراثت سے متعلق ہونا ہے۔ اس کے لیے کہ رت لفظ میں کہ خاندان تابع تھا کہ شتر اس میں جو شتر کہ ہو جائداد و ناقابل تقسیم کی وراثت در آئیں و اگر اس میں محدود رہتی ہے تا وقتیکہ وہ جائداد خود علیحدہ کر لی گئی ہو یا کہ جو جائداد ہو ہم ان مقدمات میں یہ بھی بھروسہ پر اب غور کریں گے کہ اس کے ہر مناسب ہے کہ مقدمہ یہ تھا و داری سگہ بنام سرسوتی کماری (۳) پر غور کریں جس کا علاوہ اس طور پر دیا گیا ہے یہ ہائیکورٹ کلکتہ کا فیصلہ ہے کہ یہ پروہ واجب التقلید نہیں ہے لیکن قابل ہی فاضل ہے اس مقدمہ کا موضوع یہ ہے ہوم کا کہ تو الی "یہ" تھا جس کے ریکورڈ میں ۲۹ باتہ شتر اس کے متعلق ہوتا ہے۔ منجملہ اہم سوالات کے یہ سوال تصفیہ طلب تھا کہ آیا لفظ "اولاد" سے یہ لفظ قانون اس شخص کے شوہر و ملازمین یا عام ورتنا جو ہیں ہو گئے ہیں یا نہیں۔ فاضل جسٹس گھوش جسٹس گھوش نے دو سرے تفسیر کو ترجیح دیتے ہوئے یہ قرار دیا کہ یہ وہ اور آخری کہا تو الی کے غیر متمیز تھا کی ماہیں وراثت کیلئے ہو وہ کے حقوق غالب ہوتے ہیں۔ یہ تیلادینا ضروری ہے کہ

(۳) انڈین لارڈز کلکتہ محلہ ۲۲ ص ۱۵۶۔

شہادوں کی بنا پر یہ سمجھ کر لیا گیا کہ دونوں ہائیکورٹوں نے فیصلے اور ایک عدالت کیٹھنوال مستوفی کی لکھت میں اس میں تہی۔ اس فیصلہ کی سربراہوں ان کے حقوق کا حکم کئے گئے تھے کہ عدالت نے اس امر پر غور کرنا ضروری نہ تھا کہ اس کے معہوم ریکورڈ میں ۲۹ باتہ شتر اس کے ہوم کے پڑنے والی حیثیت کیا تھی لیکن انھوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ فی الواقعہ وہ کہا تو الی، کلا بل شتر کے غیر سے پڑنے اور اس کی حالت پر وہ شتر کی ہیں ہے اب موجودہ اعضاء کے لیے یہ غیر ضروری ہے کہ ہم اس فیصلہ کے متعلق ایسی رائے کا اظہار کرتا ہوں کہ اس فیصلہ میں کہ اس کا دار و مدار صرف قانون کی تفسیر پر ہی تھا جو موجودہ مقدمہ سے متعلق ہے لیکن اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ اگر اس خاندان کو پیدا ہونے والی جائداد تقسیم کے حقوق حاصل نہیں ہوتے ہیں یا فاضل کے افسانہ ارات انتقال پر اعتراض کیا جا سکتا ہے تو باری رائے یہ ہے کہ یہ بہتر تفریق نہیں ہو سکتی کہ وہ جائداد، قابل تقسیم ہے کلکتہ ہائیکورٹ کے ایک اور فیصلہ اور پھر اس سگہ بنام ورتنا کی (۴) کا حوالہ دیا گیا تھا جس میں یہ قرار دیا گیا کہ اگر کسی پر اس کا کہا تو الی پھر ملازمہ سدی رہتا ہے کہ منتقل نہیں ہو سکتا۔ ہاں موجودہ مقدمہ میں ہم یہ قرار دے چکے ہیں کہ دائرہ علیہ کے حقوق انتقال زمیندار کی رضا مندی سے عمل میں آیا تھا۔

اب ہم ان بعض مقدمات پر غور کریں گے جن میں جائداد شتر کی وراثت کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ حکایت دربار سگہ بنام نکاتینی و دیگر (۵) میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر کہا تو الی "یہ" قابل تقسیم شتر ہے اور ایک دفعہ اس کو ورتنا میں کہا تو الی ماں یا بیوہ منتقل ہو گا لیکن اس مقدمہ میں یہ

(۴) انڈین لارڈز کلکتہ محلہ ۲۲ ص ۱۵۶۔

۱۔ ہائیکورٹ
بنام
میتھری پٹر
(۱۱)

صفحہ ۱۱

ی کرتی ہے کہ وہ اور میر مثل حامد ان مشہور لک ایک سنگہ مشہور کا
 لکھا ہے اور کلام دیا کرتے ہیں۔ وہ تعلیم سارٹوٹیٹ بی ایس ہے اور
 ہے (اس چیز پر غور کر کے اس کے بعد یہ مالک صحیح تفسیر کی ہے کہ
 پیر اور رفعتا کہندہ سام کے عین حیات اس سے علاحدہ نہیں ہے
 بلکہ اسکے ساتھ مشہور کہ طور پر رہتے تھے اور اسکی وفات کے
 بعد موجودہ تاریخ تک مرقعہ کے ساتھ مشہور گارہتے ہیں ہماری
 رائے میں انکی سچویر شہادہ کی بنا پر بالکل غلط سمجھا ہے
 اور اس میں دوست اور اسی کی جانی جانی ہے۔

ایسی حالت میں تا و مذہب کو فی خاص طریقہ کا نہ ہو
 جو عام طریقہ درات حقبتہ ناقابل تقسیم سے منبر کیا جاسکے
 یا جب تک کہ کوئی ایسا حامد فی رواج نہ ہو جسے تابع حق و
 ہو گشتام سنگہ کی وفات کے بعد بموجب کتب متا کتہ انجیر
 رستہ دار قسم ذکر و باقاعدہ لیسانگی کے لحاظ سے متخی ہوگا
 کہ بیوگان کو محروم کرے اور وہ اسٹیٹ ان پروڈنٹس
 ہو۔ چونکہ حامد ناقابل تقسیم ہے اس لئے وہ گشتام سنگہ
 کے پیمانہ بڑے بھائی پیر و سنگہ کے نام منتقل ہوگی اور اسکے
 بعد اسکے بیٹے عمار پر اگر حامد ان غیر مشہور کہ ہوتا تو بیوگان
 بلحاظ ترجیح ورثا انجیری از قسم ذکر کے وارث ہوتے
 ملا تہہ گہاٹواری "جامد ووں کے مقدمہ میں ایسی
 ضمنی آرائی جاتی ہیں جنکے بموجب یہ کہا جاسکتا ہے کہ وراثت
 مکتبہ متا کتہ کے تابع نہیں ہے اور اس کا اظہار بالخصوص
 سند کہ کسوراکماری بنام منوہر ویو (۳) میں کیا گیا ہے
 جس سے دستا دکیا گیا ہے اس مقدمہ میں گہاٹواری بیٹے کی
 وراثت کے متعلق سخت سیدیا ہوئی تھی۔ اسکے فریقین مسما
 کسوراکماری اس بیٹے کی مال تھی جو خرقہ لیس جامد و
 دی ویکری رورٹراہہ سنگہ ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲

ارشاد کر رہا اور جو بابا کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور
 پیدائش کے ایک سال کے بعد دربار لکھنؤ اور ۱۹۰۷ء
 دلو تھا جو حوی قابض کا رستہ دار تھا یہ حیات لکھا
 ہے کہ اس اسٹیٹ میں یہ رستہ دار تھے اور انکا
 علاحدہ لیکن ان کا مورث مشہور مدعی کے دادا کا اور تھا
 ضدا ان کا ذکر دیا گیا ہے کہ اس وقت میں لکھنؤ
 میر ہوم میں واقع تھی لیکن یہ مسئلہ میں بہرحال کہا گیا
 اور رام گڑھ کی گہاٹواری میں اتیار کیا گیا ہے کہ میر ہوم
 کی گہاٹواری میں جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے عورتیں وراثت
 ہوتی ہیں برخلاف اسکے رام گڑھ کی گہاٹواری "یہ حدیث کہ
 ثابت کیا گیا ہے عورتیں وراثت میں ہوتیں۔ مدعی نے
 حامد فی رواج پر استدلال کیا لیکن شہادت کی بنیاد پر
 اسکے خلاف فیصلہ کیا گیا۔ علالت تحقیقات کنندہ فی مدعی
 کے حق میں تحویہ کی تھی لیکن لائیکورٹ نے اس فیصلہ کی سختی
 کر کے آخری مالک کی مال کسوراکماری کے حق میں فیصلہ کیا۔
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ لائیکورٹ نے اس قیاس پر اس امر کا
 تصدیق کیا کہ مال وراثت ہوگی تا وقتیکہ اس کے خلاف دستا
 ثابت کیا جائے۔ اس فیصلہ میں دو فقرہ ہیں جس سے
 دستا دکیا گیا ہے۔

پہلے فقرہ میں علالت یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ ان
 گہاٹواریوں کی وراثت کا طریقہ جن سے میرے خیال میں
 میر ہوم گہاٹواریوں کی وراثت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے
 نہ تو قانون کا چارہ اسے تحت میں اور نہ قانون متا کتہ
 کے تابع ہیں بلکہ گھاٹ والی ٹیپ کے محکوم ہیں۔ دو فقرہ
 مکتبہ متا کتہ کے تحت بھی مال اور بیوہ وراثت کی متخی ہوگی

سبباً و محض اس بخیر کیا تھا کہ یہ تابہ کر دیا گیا تھا کہ رینڈ
برجیٹ کواری و لیا مار کی کسب و کار جو مدافعتی ہے یہ بھی
آتا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو فیصلہ کے خلاف ہوتا۔ اس مقام
پتھری کالی پرشا و بنام انڈر رائے (۹) کا حوالہ دیا جانا چاہیے
اس سے، اسی نے خزا اس مسئلہ پر متنازع کیا ہے کہ گہاٹوالی
سہ ماہ قابل انتقال ہوتا ہے اور جزو وصیت کی گئی ہے کہ وہ
انوں میں تباہ کر کے تابع ہیں یہ وہ مفہوم ہے کہ گہاٹوالی
بٹیلے اس اسٹیٹ کی بازیافت کے لئے رجوع کیا تھا بلکہ
نسب کی بنا پر اس کے ماب کے خلاف و گری کی تعمیل میں بنایا
گیا تھا۔ تعمیر اٹھ کر کیا جب سے جو جوہر حکام عالمی مقام کے
وہ پیش کی گئی تھیں ان میں پہلی وجہ یہ تھی کہ وہ اسٹیٹ کے قابل
انتقال ہے مگر اس کے کہ اس میں قابض کو حین حیات حق حاصل ہو مگر
دکتب متاکثر کی رو سے بیٹے کو پیدا ہونے ہی جا رہا ہیں
ماحول ہو جاتا ہے اور وہ حق اسکی بلاتوا سندی بایہ کے
حاصل سے نائل ہیں ہوسکتا حکام عالمی مقام نے قرار دیا کہ
رک پور گہاٹوالی جو اس مقدمہ میں جائداد تھنا ہے
بندار کی وصامندی سے منتقل کیا سکتی تھی اور دوسرے
اس قسم کا بیٹھ محض حصہ بیات کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا ہے
روہ ہندو قانون وراثت کے تابع ہے اور نہ قانون متاکثر
ہندو قانون وراثت سے جس کا حوالہ دیا گیا ہے اس کو درنا
انتخاب مراد ہے جو اس قابل ہو نہ متونی کو مذہبی فائدہ پہنچانے
قانون متاکثر کی رو سے بیٹا پیدا ہونے ہی موروثی
نہ او غیر منقولہ میں باپ کے سادی حصہ پاتا ہے لیکن حکام
لی مقام نے خاص طور پر اپنے فیصلہ کو یہاں تک محدود کیا ہے کہ
نون متاکثر اور عام قانون وراثت ہندو دینی یوری و
انتظامیہ اور عدالتی جملہ امور کے لیے ہے۔

کے ساتھ گہاٹوالی پٹ سے غیر متعلق ہیں اس فیصلہ میں نہیں
ظاہر کیا گیا ہے کہ گہاٹوالی پٹ بعض اعتراض کے لئے خاندان
مشرکہ کی تشریح کے ساتھ قرار دیا جائے جیسا کہ دوسرے
نا قابل تقسیم جائداد کے متعلق طے کیا گیا ہے۔
دراگایر شاہ سنگہ سام ترمی سنگہ (۱۱) کا عالمی مقام
کہ ایک اور کے گہاٹوالی پٹ کی کو عیت یہ عموماً کیا ہے اور یہ رشتہ
ظاہر کی ہے کہ وہ موروثی پٹ ہے اور خاندان کے ایسے فرد
ارکان پر متعلق ہو سکتا ہے جسے رسیدار اس قابل سمجھے
اور یہ کہ خاندان کا حق ہے کہ جب تک کہ ذکور ارکان میں بیٹ
ادائی مرض ہوان میں سے ایک یا دو کو گہاٹوالی مقرر کریں
حکام عالمی مقام نے عدالت ہائے ہند سے اس امر پر اتفاق کیا
ہے کہ گہاٹوالی پٹ ایسی تھے ہیں کہ جن میں خاندان کو اس
خاندان میں کوئی حق حاصل ہو گہاٹوالی کے زیر اہتمام ہو۔
بالآخر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی گہاٹوالی پٹ خاندان کے
ارکین کو ذکور کو اس وقت تک وراثت پہنچ سکتا ہے جب تک
ان میں کوئی شخص موجود ہو جو ان خاندان کی ادائی کی بیٹ
ہو وہ ہم اس مسئلہ کی نظیر میں اس فیصلہ کی تعمیل میں کر سکتے
کہ جب کوئی گہاٹوالی لا ولد فوت ہو تو اس کے سلسلہ رشتہ
میں شامل جائداد متقسمہ خاندان متاکثر کے بیٹے کو بمقابلہ
رشتہ داران ارشہم ذکر کے حق ترجیح حاصل ہوتا ہے
اس مقدمہ میں اس رائے کا اظہار کہ خاندان کو اس جائداد
میں کوئی حق نہیں ہوتا جو گہاٹوالی کے زیر اہتمام ہو تا جائداد
غیر منقسم نہیں ہو تر معلوم ہوتا ہے۔ صرف ایک اور مقدمہ میں
اس امر کے لئے حوالہ دینا ضروری ہے وہ جیسا کہ پر شاہ سنگہ
بنام رنج بانی سنگہ (۱۱) ہے جس کا فیصلہ حکام عالمی مقام نے
(۱۱) ان میں سے ایک ہے کہ اگر کوئی شخص اس فیصلہ کے تحت

پہلو لیتی کہ اری
بنام
میشوری شاد
(دیش)

نظامِ ہند
کی شرح
پیش

زور دیا گیا تھا کہ دہلی آخری قابض اور قسم ذکر سے علاحدہ تھا
تھا کہ مشترک مقدمہ تھا مگر چارہ نام اور شیوا گنگا داس کی
راع میں ایک فریق آخری قابض کی بیوہ اور اس کی بیٹیاں
تھیں اور دوسرے فریق اس کے بیٹے دیو تے کے آخری
قابض اور قسم ذکر اس اسٹیٹ میں اپنے بھائی کے ساتھ تشریف
تھا۔ اس کے بیٹے اور اس کی وفات کے بعد اس کے پوتے نے اس کی
کا دعویٰ کیا جس کی نوعیت غیر منقسم جائیداد کی تھی۔ یہ سچو کی
تھی کہ زمینداری متنازعہ زمیندار ستونی کی علاحدہ جائیداد
تھی جس میں اس کے بھائی کو جو خاندان مشترک کارکن تھا کوئی
حق نہ تھا اور اس کی سچو کی بنا پر بیوی کو اس کے بالآخر
فیصلہ کیا تھا اور یہ قرار دیا تھا کہ وہ جائیداد برائے بیوہ
کے طور پر رہے اور اس کے بیٹوں پر بھائی کے بیٹے
اور پوتے کے منتقل ہوتی ہے جیسا کہ اس کی قسم کی سکوبہ جائیداد
کی وراثت کا طریقہ موجب قانون شاکر مدراس کے اس
حصہ میں رائج ہے جہاں فریقین رہتے ہیں۔ بہر حال یہ یاد رکھنا
ضروری ہے کہ اگر حکام عالم مقام میں زمینداری کو علاحدہ
جائیداد نہ قرار دیتے تو وہ بھائی کی اولاد کے حق کو بجا بلکہ
بیٹی کے ترجیح دیتے جیسا کہ فیصلہ کے حسب ذیل اقتباس سے
حوالہ پورٹ کے صفحہ ۸۹ پر ملے ہوئے ہیں۔ اس لئے
اگر زمینداری وفات کے وقت بیٹوں کے ساتھ طور خاندان
مشترک کے رہتا تو چونکہ وہ اسٹیٹ خاندان مشترک کی ملک
ہوئے اس لئے بیٹوں کی وفات کے بعد کوئی نتیجہ مستحق ہوتا کہ
دارت بنے لیکن برخلاف اس کے لوقت وفات زمیندار اپنے
بھائی کی اولاد سے علاحدہ رہتا تھا اس لئے بموجب اس
قانون کے جو علاحدہ اسٹیٹ کی وراثت سے متعلق ہے بیوہ اور

اس کے بعد بیٹی یا بیٹی کی اولاد کو وراثت میں ہوتا ہے کہ بیٹیوں
کے حق میں حاصل ہوتا ہے اور یہ مسائل راجہ اہل حراض ہیں
اس لئے اس فقرہ سے جو جو ویشل کیٹی کے ساتھ ذکر کے بعد
میں درج ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناقابل تقسیم زمینداری کا
لئے ضروری ہے کہ قابض کی اس وقت جائیداد علاحدہ ہو
وہ خاندان کی مشترک جائیداد قرار دی جائے گی اور یہ بجا ناقابل
تقسیم ہوئے اور بموجب قانون وراثت کے اس شخص
پر منتقل ہوگی حسیر قانون ایسی جائیداد منتقل ہوتی ہے جب
مشترک کی بھائی اور قسم ذکر ورتوں کو جو دم کرتے ہیں اور ان
رشتہ داران کی بھائی میں سے وہ وراثت ہوگا جو سب سے بڑا
اور راستہ سلسلہ میں ہو۔ پہر ۱۸۵۵ء میں مقدمہ چنٹا پن
سنگہ نام لو کہ کو کنواری دے میں حکام عالم مقام نے
قرار دیا تھا کہ اس امر سے کہ اسٹیٹ ناقابل تقسیم ہے بلکہ
ہیں ہے کہ وہ علاحدہ ہے اور خاندان یا چاکر اس میں خواہ
عام حیثیت خاندان کی مشترک ہو یا منقسمہ جائیداد جو ذکر
ہے اس سے ایک قاعدہ اور غیر مشترک سے دوسرا قاعدہ
وراثت متعلق ہوتا ہے۔ اس فیصلہ میں پورٹ کے صفحہ
کے مقدمہ سری راجہ ونوما لو۔ نیکیا یا نام سری راجہ
ونوما لو چیا و سنگہ راجہ کے سابقہ فیصلہ کا حوالہ دیتے
جس میں مقدمہ شیوا گنگا داس اس مسئلہ کی بحث پر پیش
کیا گیا تھا کہ جائیداد ناقابل تقسیم ہمیشہ علاحدہ ہوا کرتی
ہے لیکن یہ بحث ناکامیاب رہی اور اس مقدمہ میں حکام
عالم مقام نے یہ تحریر کیا ہے بہر حال وہ نظیر جس سے
مدد حاصل کی گئی ہے اس بحث کے لئے وجہ نہیں ہو سکتی
یہ معلوم ہوگا کہ مقدمہ شیوا گنگا داس کا فیصلہ عدالت نے
(۷) موزا بن پیر علی ص ۵۳۹ ص ۵۴۰

(۷) موزا بن پیر علی ص ۵۳۹ ص ۵۴۰

اس کی تائید میں نہ ہو رافقہ کی دامن سے تقریباً بیس گواہ
پیش کئے گئے جس میں سے اکثر نے اس رواج کے وجود کی نسبت
بل کسی سوال کے اظہار کے تسلیم کیا اور ایک گواہ ۱۰ دہائیہ
نے آگیا تھا کہ وہ کھل رگہ کے راس کے بل پر تاب ہنگ
مانی ایک شخص لاولد فوت ہوا اور وہ وہی وہی ہوتا تھا
جہیجہ لہو دیگر سے وارثہ ہوئیں یہ اس نے اپنے دادا پر
تھا مگر وہی وہی کے نام نہیں ظاہر کئے۔ بچہ جہیجہ نہ کہ قتل کے
کراہوں نے جس میں اکثر گھنساہم کے کوئی حقے اس کے متعلق
کبھی کبھی نہیں سنا تھا۔ برحالات اسکے جب ان سے دریافت
کیا گیا تو انہوں نے اقبال کیا کہ انہیں کسی ایسے واقعہ کا
علم نہیں ہے جس میں ایک بیوہ بھی وارث ہوئی ہو۔
رافقہ کی جانب سے تقریباً کل ساٹھ گواہ پیش کئے گئے۔
جس میں سے آخر دو نے پر تاب ہنگ کے واقعہ کا اظہار کیا
اس کی تائید میں کوئی دستاویز نہیں ہے اور خاندانی تجربہ
جو شہادت میں پیش ہوا ہے اس میں جب کھل رگہ کے باب
سیار سنگا تیاک کا ذکر ہے۔ غالباً یہ عجیب بات ہے کہ پر تاب
سنگ کی ہوگا، بیتار کی عین تیسروان تھیں اس لئے
صرف جب کھل رگہ کے باب سیار کا نام دہرہ متوجہ ہوا ہے۔
اگر یہ واقعہ صحیح ہو تا تو محض کل معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ
جسہوں نے راجہ کاموہر عدالت میں رجوع کیا ہے اس
امر کی تصدیق خاص شہادت و خاص واقعات سے کیے
اور ان بیوگان کے نام جو خاندان میں وارث ہوئی ہیں ان کے
ولیمپ سنگ جو ۱۰ رس کا مڑا اور رافقہ کی جانب سے
پیش کیا گیا ہے اور جس کا نام شجرہ میں درج ہے اور جب کھل رگہ
کے ایک بھائی کا پوتا ہے صاف طور پر کہتا ہے کہ رافقہ نے

خاندان کے جہاں رافقہ کی ۱۰ دور گاہاں رہیں اور
کبھی کوئی شجرہ کاران بھر کستوری کماری کے گھر کی شجرہ کاران
دور گاہاں گھنساہم کا گوتیا تاران رگہ کہتا ہے کہ
خاندان میں بھر کستوری کماری رافقہ کے کوئی عورت گدی
کا وارثہ نہیں ہوئی اور نہ کسی بھائی کی دوزر جگہاں
نہیں اور نہ پہوٹی بیوہ بڑی بیوہ کے لہو کبھی
خاندان میں ہوئی اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کبھی
ایسا نہ ہی نہیں ایسے رواج کے وجود کی شہادت کی جاتی
دی جا سکتی ہے یا کہ اس کی تردید شکل سے ہوگی جس کا
کے گواہ نے کوئی اس کے متعلق قتل نہیں دی ہے اور
جب یہ اقبال کیا گیا ہے کہ اس رافقہ کا کوئی واقعہ جہیجہ
ہے تو ایسی شہادتیں بہت اعتدال سے ہو گیا جانا یا
رافقہ علیہ کے گواہ جو دوسری اور اس کے اطراف و اکناف
کے رہنے والے ہیں اس رواج سے کہ جہیجہ بیوہ وارث
ہوتی ہے انکار کرتے ہیں اور یہاں دس میں دس
سار ڈیٹا ہے جس سے یہ صحیح طور پر نتیجہ نکالا اور
اس امر کے متعلق رافقہ کے گواہوں کی شہادت و قول
کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ امر بھی غیور سمجھتے ہیں کہ
سنگا تیاک میں دو واقعے نے کستوری کماری اور خاندان
سنگ کے خلاف جس کے حق میں کستوری کے لئے خاندان
سے دست برداری کر لی تھی اپنے لہو حصہ کی
بار یافت کی نائس اس بنا پر رجوع کیا تھا کہ وہ اپنے
شجرہ کی دعوت پر دوسری بیوہ کی بیوی وارث
ہے اور ساتھی ان انتظامات درہنوں کی شجرہ کی
کی تھی جو کستوری کماری اور پھر اور محمد نے اس بحال

پہلی کماری
بنام
جہیجہ کی پر
دیشہ

صفحہ ۶۵۸

ہا اور کہ ان کی کمائی منسٹر کا شوہر کے دار میں ہیں اور علم کے لئے مقدمہ کے اس حصہ پر غور کیا ہے کہ ان اس نے کبھی کمائی کی لی وفاق کے بعد کسی جائیداد پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ اصولوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو ایسا قبضہ حاصل نہیں ہوا اور وفاق کے بعد از وفاق کی کمائیں کے بعد منسٹر کے سے محض اس کے قابل رہا ہے بہر حال موجودہ صورت مفید تو اس بحث سے بھی معلق ہے جو درج کی بنا پر افعہ کیس میں سے کی گئی ہے۔

ہماری رائے میں دلیسار ڈونٹ جج نے صحیح طور پر فیصلہ کیا ہے اور ہم تجویز کرتے ہیں کہ یہ افعہ صحت مندرجہ کیا جائے۔

بائیکورٹ کلکتہ

مرافعہ والی ناراضی حکم

منبر تقدیر ۳۰ اپریل ۱۹۲۲ء منصفہ ۵۵ کلکتہ ۱۹۲۲ء
 باجلاس جسٹس و اسٹے جسٹس فی بی گروٹ
 لائسنس کار رائے غیر بنام نجوری و اسی وغیرہ
 مدعی بنام - مرافعہ - مدعیان - مرافعہ علیہم -
 قانون میں دوساعت ایکٹ و بائیکورٹ فیصلہ ۱۸۲۲ء
 دگری کی اجیل - عدالت مرافعہ کا مرافعہ کو رسوم عدالت کی
 کمی کی بنا پر خارج کر دینا - میدان و اس کا اسٹر -

نفاذ ۱۸۲۲ء فی قانون سماعت میں حقیقت اور
 بائیکورٹ کی کمی کو مدد نہ کرنا چاہئے۔ بدلتہ کو مدد نہ دینا چاہئے
 عدالت رائے قبول کر لیا ہے اور یہ فیصلہ کو رد کیا گیا ہے کہ
 ۱۸۲۲ء فی قانون سماعت منبر تقدیر دگری کی
 کہ میدان و دگری کی حکم عدالت مرافعہ کی کمی -
 جب مرافعہ کو مدد نہ کر لیا جائے اور حکم عدالت اس میں نہ دیا جائے

۱۹۲۲ء - مرافعہ برسرہ عدالت کی کمی کو مدد نہ دینا چاہئے
 دگری کے لئے تیار کیا گیا ہے کہ اس کی کمی کی مدد نہ دینا چاہئے
 عدالت دیکھتا ہے کہ اس میں سماعت کا شواہد اس میں لایا گیا ہے
 عدالت کو مدد نہ دینا چاہئے۔

روٹ منسٹر کے لئے لایا گیا ہے کہ اس میں سماعت کا شواہد اس میں لایا گیا ہے
 عدالت کو مدد نہ دینا چاہئے۔

مرافعہ برسرہ عدالت کی کمی کو مدد نہ دینا چاہئے
 منبر تقدیر ۳۰ اپریل ۱۹۲۲ء منصفہ ۵۵ کلکتہ ۱۹۲۲ء
 باجلاس جسٹس و اسٹے جسٹس فی بی گروٹ

مدعی علیہم مدعیان و دگری کی مرافعہ ہیں - یہ مرافعہ
 دگری کی عدالت کی عدالت میں سماعت سے پہلے ہو چکا ہے
 دگری کی عدالت کے معاملہ میں جو کہ چھوڑ دینا چاہئے
 کر دیا گیا تھا اس لئے یہ مرافعہ لیا گیا ہے۔ دگری کی عدالت
 ۲۹ جولائی ۱۹۲۲ء کو صادر کی گئی تھی دگری کی عدالت کی
 میں مرافعہ کیا تھا جس میں رسوم عدالت کی عدم ادائیگی کی وجہ
 سے دگری کی عدالت کو خارج کر دیا گیا۔ موجودہ درجہ میں
 دگری کی عدالت کی کمی میں عرض کرتا ہوں کہ یہ لحاظ
 مفہوم ۱۸۲۲ء قانون سماعت سماعت میں یہ مرافعہ
 نہیں سمجھتا۔ دگری کی عدالت کی کمی سے پہلے ایسا مرافعہ
 نہیں تھا جو نیک نیتی میں تھا۔ اس امر کے متعلق میں
 نفاذ کر رہا ہے اس لئے مرافعہ کے متعلق جو نیک نیتی میں
 نہ ہو اور کلکتہ میں قائل پیش رفت ہو نہیں رہا جاسکتا کہ
 لغو اسے ۱۸۲۲ء قانون سماعت سماعت میں دگری کی
 مرافعہ ہے۔ منبر تقدیر میں مدعی نے لگائی گئی نائٹس بائیکورٹ
 ۱۹۲۲ء میں لگائی گئی استرجاع کی۔ اس نائٹس میں لگائی گئی

لگائی گئی
 بنام
 منبر تقدیر ۳۰
 (کلکتہ)

کشوری کماری کے لئے یہ وقت طلب اور محاکمہ دستاویز
کی تکمیل کرے اس لئے اس نے سسٹم میں غنما سگہ
کے بیوی بچہ، محال سے دوست مرزا ری جاہلہ کی۔
یہ ابنہ ہے آٹا۔ لہذا جو کہ مرادہ کے مشورہ سے کیا
اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ہے سسٹم میں کوئی
غنما روویہ ہر اکین قادیان کے مقابلہ میں لاسات
رہن میں ٹری رقوم کے لئے ڈگریات حاصل کی گئی ہیں
یہ دیکھ کر حاکم اوقاف سے کھلی جا رہی ہے موجودہ
مرادہ نے سسٹم میں اس بناء پر نالاش رجوع کی کہ
گھنسا سگہ کی وفات پر وہ اور کشوری مشترک جائیداد
کے قدار ہیں گو وہ نالاش بطا ہر کشوری اور غنما
کے حالات دائر کی گئی تھی لیکن فی الحقیقت ان
انتقالات کے مسوغ کئے جانے کے لئے رجوع ہوئی تھی اور
مرادہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کشوری نے اس مقدمہ کے
مصارف ادا کئے تھے اس نالاش کے ناکامیاب ہونے
پر خود کشوری کماری نے پیرو اور غنما کے افعال پر
اس بیاں سے اعتراض کیا کہ وہ بفریہ عمل میں آئے
تھے قبل ازیں کہ تحقیقات کی جاتی وہ موت ہو گئی۔
مرادہ نے اپنے آپ کو کشوری کی قاطع مقام بنانے کی
کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوئی اور بعد ازاں
وہ مقدمہ ساقط ہو گیا۔

فیلم سارٹو نیٹ جج کارائے میں موجود ہے۔
تیسرے بار اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ
جاننا دھاندلی کی حفاظت کی جائے۔ بد قسمتی سے مرنے
کی موجودہ بحث اس مقدمہ کی بحث سے بالکل مختلف ہے۔

وہی پرشاد
بہنام
مسماۃ ہنگو
(لاہور)

ماہیکوٹ لاہور

مراۃ ولی دیوانی

مہرند، اہلکھٹہ منصفہ، سراجی ۱۳۱۵ھ

باجلاس، مسٹر جسٹس عبدالرؤف، جسٹس کھیل

یوپی پرشاد وغیرہ پنہام سماذ بھاگو دھیرہ

درعیان، مراۃ، مدعی علیہم، مراۃ علیہم

مجرعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۰ باب ۱۹، آرڈر ۳۲

دول ۴۰ - دوران مقدمہ میں مدعی علیہ کی وفات

قائم مقام قانونی کارپریٹ نہ بنایا جانا - مدعی علیہ

کے خلاف ڈگری اور اس کا چارہ -

یہ عدالت کے خلاف قانونی ہے کہ ایسے نو فیصد

کے خلاف مقدمہ کی مسامحہ جاری رکھنے کی وفات

کا علم اس کو ہو چکا ہو اور اس شخص کے خلاف اسکے

قائم مقام قانونی کے درپے بنا سہ عدالت کے فیروگری

صا درگرس -

مراۃ ولی بناراضی ڈگری منصفہ لاہور ۱۹۱۵ء

اول دیوانی مورخہ ۱۹۱۵ء

منجانب مراۃ خان، مسٹر ایم۔ ایس بیگت

ولالہ جگناتھ -

منجانب مراۃ علیہم، لالہ سرور رام بیگت

مسٹر منوہر لال ولالہ بونستہ رائے اور لالہ

مہرچند جہاچن -

فیصلہ - اس مراۃ کے سوا ملزمانہ کے سمجھنے کے لئے

حسب ذیل تین سبب نامے ضروری ہیں -

حاصل ہو جائیگے جب سے کہ وہ شخص لگان دینا شروع کرے

یہ امر خود دفعہ ۴۴ کے آخری حصہ سے ثابت ہے اس کی

تائید میں کسی ٹیلیوگراف کے خلاف نہیں ہے - بہر حال ایسے

سوال ہے جس سے خود پورٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ

کلب یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کافتہ ملا صاحب

رہنما رہتا ہے - میری رائے میں اس سوال کا اکتفا

ہر مقدمہ کے حاص و واقعات پر بھی ہونا چاہیے اور اس کا

کوئی ایک سامراج ایسٹ ہونگٹا یہ ظاہر ہے کہ دفعہ ۹

قانون مزارعان اس مقدمہ کے واقعات سے غیر متعلق

ہے کیونکہ درعیان معافی درخیراتی ہیں کہ اسامیان -

یہ بھی ظاہر ہے کہ مدعی علیہم زمیندار کو حقوق و خلیکاری

کے حاصل کرنے کے لئے بارہ سال کی ہی ضرورت نہیں ہوتی

کیونکہ انھوں نے بالکل لگان اور انہیں کیا ہے - مدعی علیہم

زمیندار کو حقوق مالکانہ اس وجہ سے نہیں حاصل ہو سکتے کہ

انھوں نے یہ نہیں ثابت کیا کہ درعیان معافی دار کے مقابلہ

میں حق مالکانہ کا ادعا کیا گیا تھا - درعیان انہیں مثل

اسامیان کے خیال کر کے بدریغہ نالاش بیدل کرنا چاہتا

اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو مقدمہ بالہو ست ناما رین پرشاد

بنام رام کمار (۱) مدعی علیہم نہ تو مالک ہیں نہ اسامیان

و خلیکار اس لئے بیدل کئے جائیں چاہئیں اور عدالت

ابتدائی کی ڈگری میں دست اندازی نہ کرنی چاہیے -

اس لئے میں یہ مراۃ منظور اور عدالت مراۃ ماتحت

کی ڈگری منسوخ کر کے عدالت ابتدائی کی ڈگری متوام لگان

کے کل خرچہ کے بحال کرتا ہوں -

مراۃ منظور کیا گیا -

(۱) مسٹر ڈسپنٹریا مہر ۱۹۱۵ء

بھرم
نہا
نہا
د

اور اس کا سوال صرف یہ کہ دفاع کیا ہے یا نہیں ہے کہ
اس کی طرف سے مذہبی رہنما قادیانی رہتے ہیں۔
ہر مذہب کا اختیار ہے کہ اس کے گھروں کو اس کی طرف
کے لئے ایک ایسا ایجنڈا بنائے جو اس کے لئے
اللہ کا راستہ بتا دے اور یہ بتا دے کہ اس کا راستہ
موسمیت سے بدل سکتا ہے اور اس کی تعلیم کا لٹی۔
مذاہب شریعتی میں گری ہوئی ہو تو اس کے لئے
دفعہ ۱۹۱۱ء۔
سماجی امور انسان۔ مسٹر کیلش جیڈریشیل۔
سماجی امور انسان۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ اگروالا۔
فہمہ ساریہ یہ بیان کا مراد ہے جو مذہبی کی نالائقی
بہت ہے۔ اس کے لئے جو مافی دار کے ہیں مدعی علیہم نے
اپنے اس بارے میں کچھ پیش کر کے لئے سخت دعوے ۱۹۱۱ء
دار کے۔ مدعی علیہم کا بیان ۱۰ دھل روہ بیان تحریری ہے
جس کے لئے یہ بیان مافی دار کے اور مدعی علیہم کا
۱۰ سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
پہلے ہیں اور وہ اسامیہان دیکھ کر ہیں۔ یہ واقعہ
۱۰ سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
تحریری دھل کیا گیا ہے جس میں مدعی علیہم نے جو امر کی کر
رہے ہیں اور مدعیان مافی دار کے اس بارے میں چاہتے
تھے کہ ان کے لئے دفعہ ۹۷ ایک سالہ سال پر
۱۰ سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
تحریری دھل کیا گیا ہے جس میں مدعی علیہم نے جو امر کی کر
رہے ہیں اور مدعیان مافی دار کے اس بارے میں چاہتے
تھے کہ ان کے لئے دفعہ ۹۷ ایک سالہ سال پر

ماہنامہ نہیں ہے بلکہ عدالت مال میں رجوع کی گئی اور
اس کے لئے کھل کر لے یہ تجویز کی کہ فریقین میں زمیندار اور
اساجی کا تعلق قائم ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مدعی علیہم نے
اساجی کی سبکی کیا اور جو ان کے لئے لگان اور زمین
کیا ہے اس لئے وہ اساجی غیر وحید کار ہو سکتے ہیں اور حتماً
دھیکار کی حامل نہیں ہوتا۔ ان سببوں کی۔ اس سبب
سکھڑے دھوئی ڈگری کیا مدعی علیہم نے مراد کیا اور
ایک سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
تحریری دھل کیا گیا ہے جس میں مدعی علیہم نے جو امر کی کر
رہے ہیں اور مدعیان مافی دار کے اس بارے میں چاہتے
تھے کہ ان کے لئے دفعہ ۹۷ ایک سالہ سال پر
۱۰ سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
تحریری دھل کیا گیا ہے جس میں مدعی علیہم نے جو امر کی کر
رہے ہیں اور مدعیان مافی دار کے اس بارے میں چاہتے
تھے کہ ان کے لئے دفعہ ۹۷ ایک سالہ سال پر
۱۰ سالہ سال پر اس لئے ان کو حقوق دیکھ کر اس کی
تحریری دھل کیا گیا ہے جس میں مدعی علیہم نے جو امر کی کر
رہے ہیں اور مدعیان مافی دار کے اس بارے میں چاہتے
تھے کہ ان کے لئے دفعہ ۹۷ ایک سالہ سال پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

9/15/54

(ج) دیوبند پرشاد

سرمہ نام حنفی پرشاد کاشی پرشاد

مرزا سید شجرہ منہاں ٹری، ناٹو دکانا مالک تھا جس سے
کئی بیوہ سمیت رام دیوی اپنی وفات تک رہا کرتی
بعض رہی بعد ازاں اسکی وراثت کے تین وعید دار
پیدا ہوئے مرد 100 مراد سنگھ کی بہن 50 سالہ مہم دیوی
اولاد 2، رام سرن داس و کاکال جبر کابیان کے

میں ہوتا مشترک کا نام صلیب ہے جو اس امر کا قیاسی ثبوت ہے کہ وہ ارغنی اس سے وراثتاً حاصل ہوئی ہے۔ اب ہم ان رائے جبر کی کمال منطقت کرتے ہوئے جو اس فیصلہ میں نظر کیا جیسے یہ قرار دیتے ہیں کہ محض نسب نامہ میں موثقت مشترک کے نام کا راجح اس امر کی کافی دلیل نہیں ہے کہ وہ تمام ارغنی جو انکی اولاد کے قبضہ میں ہے انہیں مشترک سے وراثتاً حاصل ہوئی ہے۔ درمیان کی جانب سے مستطریحہ راسیہ مقدمہ لال شاہ بہام ہیر لال (۲۲) کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی شخص کے حق میں ڈگری صراحت ہو جائے تو عدالت مرافعہ میں اس امر کا ثبوت مزید یہ ہوتا ہے کہ یہ مدعی غلط تھا۔ وہ بحث کرتے ہیں کہ ان کے سلیب کے حق میں یہ بخوبی گئی ہے کہ وہ ارغنی موروثی ہے۔ پس اس امر کا ثبوت کرتا رنگہ مدعی علیہ ہے کہ وہ ثابت کرے کہ وہ ارغنی موروثی نہ تھی۔ بلاشبہ یہ سلیب عام طور پر سلیب ہے لیکن مستر لال نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ مطلب مشمل میں اس تجویز کی تائید میں کوئی شہادت نہیں ہے لہذا اس پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ ہم مستر بری داس سے اس امر میں اتفاق نہیں کر سکتے کہ یہ مدعی علیہ کا فرض تھا کہ ان وراثت کو طبع کرتا جس پر کہ درمیان نے عدالت میں استدلال کیا ہے۔ اس عدالت کے عملہ امر کے ہونے پر یہ درمیان کا فرض تھا کہ ان وراثت کو طبع کرتا جو کہ انھوں نے استدلال کیا تھا ان کے حوالہ کا کوئی قدر پتہ نہیں کیا گیا ہے لہذا ہم اس وجہ سے مقدمہ کو مسترد کر کے اسے انکار کرتے ہیں کہ ضروری وراثت اس طرح کی ہے ہم شہادت مشمولہ میں جو ہمارے رویے سے یہ بالکل

ڈگری میں دے گئے کہ یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی موروثی جائیداد ہے۔ حکام غایتیہ تمام پر پوری گواہی دے سکتے ہیں کہ اس رنگہ (۳۳) کے مطابق مقدمہ میں ہر ایک نے کر دیا ہے کہ اس قسم کے مقدمہ میں ثبوت کی بجائے یہ قرار دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے اس لئے ہم قرار دیتے ہیں کہ یہ بالکل ہے جنہر ارغنی کے موروثی ہو گیا ثبوت تھا اس سے سلیب کی ہمیں حاصل کی ہے۔ ہماری یہ تجویز اس ارغنی کے متعلق ہے جس پر ڈگری وراثت تھی۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ مقدمہ کا وہ مقدمہ موروثی ہے جس پر اس تنازعہ میں کیا گیا تھا۔ اس لئے ہم عدالت کا مرافعہ منظور اور درمیان کا مرافعہ خارج کرتے ہوئے عدالت کے حکم کو مسترد اور درمیان کی ناشی خارج کرتے ہیں۔ جو کہ مدعی علیہ نے ان وراثت کو جنہر میں نے استدلال کیا ہے خلاف عملہ راجح نہیں کیا ہے۔ اس لئے ہم حکم دینا انصاف نہیں سمجھتے ہیں کہ فریقین انیانا خارج ہو دو عدالتوں کا ردداشت کریں اور یہ حکم دیتے ہیں۔

مدعی علیہ کا مرافعہ منظور درمیان کا مرافعہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

مرافعہ ولی دیوانی

مہر تقدیر ۱۳۱۲ھ ۱۹۱۹ء منصفہ لاہور فروری ۱۹۲۱ء

باجلاس جسٹس بیکٹ جسٹس وائٹس۔

مرزا امرا دیگ دیوں بہام مرزا خٹا بہاگت وغیرہ۔

ڈگری مرافعہ ڈگری داران مرافعہ علیہ

موجہ غلط دیوانی ایکٹ ۱۹۰۷ء آرڈر ۱۹۰۷ء

تغییل ڈگری۔ فرج کی ڈگری کئی درمیان کے حق میں۔ اولیٰ

کرنا نہ سنگہ
بنام
لاہور سنگہ
(لاہور)

صفحہ ۱۸۳

گہ
ام
سکھ
ہو

پتہ کی عیادت

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

اس مقام پر جس پر انہوں نے قیاس کیا ہے
ایسا اچھا ہے۔

۲۸

موتیر کی پیم جس سے قرضہ نہایت کم ہو جاتا ہے کہ اس کی قیمت
بشمیر کا کل رقم دیا کر کے دے سکتے ہیں یا بہر حال اس کا حکم اور درجہ
ردل اور محمد عبداللطیف علی دانی ان میں سے بعض فقہاء کے کہہ سکتے
ہیں اور یہ بھی خیر معلوم ہے کہ کوئی دگر دیا اس امر کا مستحق
ہو نہیں ہے کہ لاء صامتہ دی و مگر دگر دیا ان بیرون عدالت دگر کی
کھا لیا کر لے یا عدالت میں یہ تصدیق کر دے کہ دگر کی کو
سیاحتی ہو گئی ہے۔ اس حد تک عدالت تحت کا فیصلہ درست
ہے فی الحقیقت اگر دیوں دگر کی لئے کل رقم دگر کی سندہ پنا
ہیں کو ادا کر دی ہو تو اس کا یہ فعل صریحاً اس نیت سے
تھا کہ وہ حکام اور درجہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے گریز
کرتے اس لئے اس کا نتیجہ بھی روداشت کرنا ہو گا اور مجبوراً
کل یا جزو رقم دگر کی سندہ دوبارہ ادا کرنا ہو گا۔ بلاشبہ یہ
عدالت کا وسیع اختیار تیسری ہے کہ حساب تک دیوں دگر کی کو
کامل رقم دگر کی کی ادائیگی پر مجبور کرتے ہے اس وقت تک
دگر دیوں کے مابین ان کے حقوق کا منصفانہ وفاق
تقصیہ کرے۔ بہر حال وہ حقوق حقوق تحت دگر کی ہیں۔
موجودہ مقدمہ میں عدالت تحت نے اس خیال سے مشورہ
دعیان کے حق میں دگر کی صا و سکی کہ یہ سمجھا جا سکا کہ وہ مستحق
ہیں کہ کل رقم آپس میں بار و تقسیم کر لیں۔

اس بنا پر یہی نہیں سمجھنے میں تامل ہے کہ کیوں
عدالت تحت نے بچے حصہ کی رقم دگر کی کی تعمیل کا حکم
دیا جبکہ دعویان کی قیود و منجملہ ۱۵ کے یہاں ہے۔ بہر حال ہم
یہ خیال کرتے ہیں کہ دگر کی سے تجاوز کئے بغیر اور بغیر کسی
نزاع کے طے کئے جو دعویان کے مابین پیدا ہوا اور جس کا
تقصیہ قبل نفاذ دگر کی لازم ہونہ کہ بعد عدالت کو چاہئے

اخراج اور ۲۲ ردل اور محروم الا یہ کی طرف سے
یہ سے ایسا یہ اطمینان کر لے کہ پوچھنا رجوع برالہ اس دگر کی
کیا عیشیتا تھی۔ جب انگریز اس کا یقین کر دیا تھا تو یہ
نفاذ ہو گا کہ دعویان کی ہر دو وجوہات یعنی پہلی جماعت ۱۵ کا
فیاضی بیگم اور دوسری جماعت یقینہ دعویان کی اس
نزاع کے نتیجہ میں مساوی طور پر تعلق کرتی تھیں اس لئے
ان حد ادا تک تصفیہ کا منطقی طریقہ یہ ہو گا کہ ہر جماعت
کو خرچہ کی دگر کی میں سے نصف رقم دانی جائے۔ (۱) یا
مسماۃ فیاضی بیگم عدالت میں تصدیق کر کے اس امر کا
اقبال کر لیا ہے کہ اس کی پوری ادائیگی ہے اس لئے اس کے
حقوق بلحاظ مندرجہ ۲۲ ردل زیر بحث اس کی تصدیق
کی بنا پر محفوظ ہو گئے ہیں۔ اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں
کہ لقبہ دگر دیوں کے حق میں ان کے نصف حصہ صریحاً
دگر کی کی تعمیل کی جائے۔ اس لئے ہم عدالت تحت کے
حکم میں ترمیم کرتے ہیں بلحاظ کامیابی و ناکامیابی کے
فریقین اس مرافعہ کا خرچہ ادا اور وصول کرینگے۔
حجہ میں فیس و شرح اعلیٰ داخل ہے۔

دگر کی کی ترمیم کی گئی۔

ٹاٹیکورٹ لاہور

مرافعا علی دیوانی

مقدمہ ۱۵۔ ہر ایک کے منصفانہ اور ۱۹۱۵ء

باجلاس مسٹر جسٹس عبدالرؤف جسٹس جی۔ اے۔ آر۔

اتم سنگھ مدعی علیہ۔ بنام مسماۃ رتن دیوی دعویدار

مرافعہ۔ تاکہ تمام ادائیگی نفاذ ہو۔ فی

دعیان۔ مرافعہ علیہم۔

رزا ادا ہو گیا
بہام
مذمت ہو گیا۔
(الذباہ)

لہذا یہاں

[illegible]

و نه مگر از بعد از آنکه ایشان را از این کار باز داشتند

اتر سنگھ
بنام
سناہن دیوی
(لاہور)

ایک اطلاعہ کی تعمیل کرانے کے بعد بیانیہ ۱۳ اگست ۱۹۱۷ء
اس کو اس بنا پر خارج کر دیا کہ تکمیل سے انکار کر چکی وجہ سے برٹش
کرانے سے انکار کیا گیا تھا اور یہ کہ اس نے مداخلت نہ کی
اور قانون برٹش و سٹاویز سٹاویز نہیں تھا اس کے بعد بیانیہ
۱۷ اگست ۱۹۱۷ء کے لئے جو وہ مقدمہ درکار کیا۔ درج ذیل
کی اہم سمجھت یہ تھی کہ مقدمہ قابل بند برٹش نہیں تھا کیونکہ مذکورہ
حقانہ ملکی مبادیات اور لازمی شرائط کو پورا کرنے سے قاصر تھا
تھا جس سے وہ پارہ کار اور درودہ سی جھکا۔ دفعہ ۱۷ سے قانون
اور ان کے متعلق ہو گیا۔ دو بہ دو سے دوسرے دوسرے باہمی پیش کیے
گئے تھے لیکن اب یہ تمام کیا گیا ہے کہ مقدمہ سمجھت و دفعہ ۱۷ سے
بدلتا اور درودہ سٹاویز کی اہلیت اور اس کے بعد تمام قوانین
اور حالات کو اس کے بعد اس کے متعلق ہو گیا۔ وہ منظور اور ناسر
یہ مداخلت نہیں ہے۔ نالاش کے قابل درپہ کی ہو گئے۔ اس کے
متعلق یہ سب سب کو پیش کیے گئے۔ اس کے بعد اس کے متعلق
مذکورہ سٹاویز کو درگزی کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کے متعلق
مداخلت نہ کی گئی ہے۔ تو سٹاویز سٹاویز سٹاویز اور اس کے
مداخلت نہ کی گئی ہے اور اس کے متعلق سٹاویز کی مداخلت نہ
سٹاویز کی ہے۔

رہن کو تسلیم کیا گیا مداخلت و مداخلت پر بحث کر کے اس کے
یہ سمجھت کی گئی ہے کہ احکام و دفعہ ۱۷ سے ناکید ہیں اور اس کے
کو کوئی فریق سمجھت و دفعہ ۱۷ سے قانون برٹش و سٹاویز ہند
نالاش دائر کر کے اس کو اس کی سختی سے پابندی کر لی جائے
اس کے بعد درودہ کیا گیا ہے کہ جب مذکورہ سمجھت و دفعہ ۱۷ سے
پیش کر کے جائے گی لیکن اس کے لئے اپنے چارہ کار کی غلط فہمی
درج ذیل کے پاس مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے

۱. سٹاویز ہے کہ وہ درج ذیل کے پاس مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد
کی دوسری سمجھت ہے کہ تکمیل کے بعد مداخلت نہ کی گئی ہے اور اس کے
کرانے سے قاصر ہونا تکمیل سے انکار کر کے سٹاویز اور اس کے
ایسی حالت میں جس میں درج ذیل سے انکار کر کے کسی فریق کو قانون کی
دفعہ ۱۷ کے تحت مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے متعلق
چارہ کار ہے کہ وہ صرف ایک درخواست تحت دفعہ ۱۷
برٹش کے پاس پیش کرے۔

دوسری حالت میں برٹش مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد
موجودہ میں دفعہ ۱۷ کے احکام کی پوری پابندی کی گئی ہے۔ اس کے
کسی فریق کے تکمیل سے اقبال کرنے کے لئے مداخلت نہ کی گئی ہے
طور پر یہ سمجھت ہے کہ تکمیل سے انکار کر کے کسی فریق کو
مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے متعلق
انکار کیا گیا تھا اور اس کے لئے کا تہہ درخواست ہے جس نے
درخواست اس کے بعد کیا گیا تھا اس کے لئے درخواست میں
اوپر کے سٹاویز تھا اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے لئے درخواست میں
درج ذیل دفعات ۱۷ سے درج کر دیں اور اس کے بعد برٹش پر
اس کے بعد کا مقدمہ چھوڑ دیا کہ وہ درج ذیل دفعات میں سے کون دفعہ
مستقل ہو سکتی ہے۔ یہ فریق سمجھت کی ہے کہ برٹش اور برٹش
کرنے سے انکار کر کے کسی صورت میں سمجھت و دفعہ ۱۷ تھا اور
یہ کہ ایسا انکار مذکورہ قانون مذکور کی دفعہ ۱۷ کے تحت نالاش
دائر کر کے مستحق کر دیتا ہے۔

یہ سوال کہ تکمیل سے اقبال کرنے کے لئے کسی فریق کا حاضر
نہ نہ تکمیل سے انکار کر کے سٹاویز ہے اس کے بعد اس کے متعلق
مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے متعلق
قرارداد ہے کہ مداخلت نہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس کے

سنگ
بنام
ادوی
(لاہور)

و خداوند ہوا ظاہر ہوتا تھا جس سے بنا ہر کوئی فتنہ نہ تھا
مقدمہ میں ساہو بنام ہنگوشتہ سر اسے (۱) سرسٹس
اوڈو فنانس نے رائے ظاہر کی ہے "تو باس نہیں کیا جاتا تھا
کوئی عدالت اضافہ نہ کیا گیا کسی ایسی درخواست کے منظور
کرنے سے انکار کی جواسکی اوڈو کی شاپنٹھو کر لیا گیا ہے
اور قانون کی بنا پر منظور کیا سکتی ہے محض اس وجہ سے کہ سال
لئے عدالت سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک غلط وعدہ کے تحت
اپنے مسئلہ اختیارات پھیل کرے کہ اگر اوڈو جو وہ مقدمہ کے
واقعات سے بددی توقت سے مطالبہ ہوتی ہیں اور وہ سچا ہوا
ہو جائے کہ اس درخواست میں وعدہ کا غلط اندراج کسی طرح
اس کو کالعدم نہیں کرتا لیکن بیڑا نشیونارٹن بہت زور
کے ساتھ یہ بحث کرتے ہیں کہ عدم تصدیق کا نقص کارروائی
کیے لئے جبرگ تھا اور اس امر کی تائید ایک بڑی توری
نظام کر کے پیش کرتے ہیں کہ احکام قانون جو بڑی دستاویزات
بلہ اٹھاپی نویم نے لے لیا ہے اور انکی سختی سے پابندی
کی جانی چاہیے ہم نے ان نظام نظر کی جانچ کی اور ہماری
رائے ہے کہ وہ موجودہ مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی تمام
کردہ نظر اسے مقدمہ سے متعلق ہے چنانچہ یہ سوال پیش ہوا کہ
ایا دستاویز جو بغرض جسطری دفتر بٹری و ستاویزات ہیں
پیش آگئی ہوں وہ بطور پیش کی گئی ہیں یا نہیں۔ ان معلومات
میں نہ تردد کیا گیا تھا کہ ان تارن کی وفات ۱۸۷۱ء
۱۸۷۱ء میں ہوئی اور یہ کہ عدالت نے اس کو جانے کہ وہ تاراج جسطری
دستاویزات کے تائیدی احکام کو باطل ہونے دیں ہر ایک ہنگوشتہ
ہو جائے کہ کارندہ جو درخواست کو بغرض جسطری پیش کرتا ہے
اس کو حسب ضابطہ اختیار نہیں دیا گیا ہے "۱۸۷۱ء کے جسطری
(۱) انڈین ایڈووکیٹ کلکٹہ علوم ۱۸۷۱ء

صفحہ ۱۹

پیش کیا ہوا اس قانون میں کوئی گم ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ
دستاویز ۱۸۷۱ء کا یہ سچا ہنگوشتہ ہے کہ ان شخاص کو جو سختی
نکر ہو رہا ہے جسٹری سرسٹس کا ارتکاب کرنا چاہتے ہوں ان کو باز
رکھے مقدمہ وہ وہ ہنگوشتہ کی ایسا ہر ایک ہنگوشتہ ہوا
جو نقص ہے وہ ضابطہ کا ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے اور
سلسلہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ کارروائی کی اصلیت کا یہ کہ اس
ضابطہ کا لحاظ کیا جاتا ہے مقدمہ میں سچا ہونام سچا ہونام
اور جسٹس مگر جسٹس کو یہ سچا ہونام ہے مقدمہ میں سچا ہونام
یہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ سچا ہونام اگر اصطلاحات کی ہے جسٹس
کی تصدیق کی اغراض کی خلاف ورزی ہے ان کو باطل کر کے
اجازت دی جائے یہ واضح ہے کہ قانونی ضابطہ اس غرض
کے لئے وضع نہیں کیا گیا ہے کہ ہنگوشتہ ہنگوشتہ تمام ملکہ دفتر
نظام میں داخل نہ ہو قرار دیا گیا ہے کہ اگر اوڈو اور اوڈو
دیوانی جسطری حکم ہے کہ ہنگوشتہ دیوانی جسطری حکم ہے
محض ان کے ضابطہ کا سوال ہے اور اس امر کی تائید عدالت کا
فرمان ہے کہ ملکہ کی تعمیل کی گئی ہے ہنگوشتہ دیوانی جسطری حکم
اور کام جو سختی ضابطہ دیوانی کے آرڈر کے ان میں اندراج
ہیں وہ ان کے ضابطہ میں ہیں قانونی جسطری حکم ہے
کہ وہ سچا ہونام ہے۔ اس میں کوئی گم نہیں ہے کہ
سختی دیوانی جسطری حکم ہے ہنگوشتہ دیوانی جسطری حکم ہے
میں کیا گیا ہے اس کی تائید یہ سچا ہونام ہے۔ ان میں کوئی گم نہیں ہے
کی جائے ہے اس لئے کہ نقص ایک ضابطہ کا نقص ہے نہ کہ
کہ لیکن موجودہ مقدمہ میں سچا ہونام کی گئی ہے کہ نقص کی گئی ہے
اور درخواست کی گئی ہے ہنگوشتہ دیوانی جسطری حکم ہے
جائے تو ضابطہ میں نہ کر کے کہ سختی کی سختی کی وجہ سے
دیوانی جسطری حکم ہے ۱۸۷۱ء کے جسطری حکم ہے ۱۸۷۱ء

بنام
شیخ شمس الدین
(دالہ آباد)

زبانی نہ کہ کلامی کہ اگر یہ سب کچھ
 کہنا چاہوں تو میری قوت کافی نہ ہوگی
 لہذا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے
 سیکھا ہے اسے آپ کو بھی بتا دوں
 تاکہ آپ بھی اس سے فائدہ
 اٹھا سکیں۔

[illegible]

میں نے کہنے اور کرنا ہی ہوتا ہے، پس دیکھا کہ وہی روز مراعت کا ہے
 نہ، صاحب دینی کوئی حاضر نہیں، دواؤں میں لے کر مقدس مکان میں
 تشریف آ کر رہے اور ان کی آویسہ سارہ لیرائی تھا
 ۱۶۔ کہ اس لئے دروازہ بند کر دیا اور کھڑی مٹھری سے تھکا کر ڈالا
 اور اٹھ کر صبح کو دواؤں کی قائل لیرائی تھی۔
 مگر وہی دواؤں نے ہمارے حکم پر بارٹھینٹ بیچ کر اور ان کے درجہ اول
 پٹہ میں بیٹھا اور پانچ ستمبر ۱۹۲۲ء۔
 منجانب سلطان کے بی۔ جی۔ دھنیا تو راجھی نہیں۔ بشاد۔
 منجانب فریق ثانی نمبر ۴۳، ۴۴ اور اسٹریٹس سی۔ سپرینٹنڈنٹ
 بجائے سٹریٹس این سپریمڈ سرزمین کے بشاد۔ این۔
 ایم۔ نعمت الدین۔ این۔ این۔ راجھی۔
 جمنٹس ملک۔ ۱۹۱۵ء میں شاہ محمد و صاحب
 کہ ہم۔ محمد علی۔ شجاعت علی۔ عبداللہ الی اور ظفر حسین نے مختلف
 مشہور دینی علم میں اس وقت کے لئے تین مختلف ادارے کے لئے بعض
 جہانگیر، وقت، جاہلادریں بھٹی اور بہ کہ وہ لکھنؤ کے
 راجہ کی تعلیم میں جو محمد علی بیگم دھاراجہ درہنگہ و غیرہ نے
 سال کی تعلیم میں انگریزوں کی جاسکیتیں بتایا ۲۹ جولائی
 ۱۹۱۵ء کو ان کے لئے ایک کال بیلو اوپن اسکول کے وسط
 میں، ان بیان سے کہ وہ مقدمہ سے دست بردار ہو جائیں
 یہ ایک درخواست پیش کی اور اس پر بارٹھینٹ بیچ کر حکم
 یہ تھا کہ درخواست مقدمہ کی سماعت کے لئے تاجپہریش
 کی جائے اس کے بعد ۱۹۱۵ء کی ایک درخواست میں بارٹھینٹ
 کی جانب سے پیش ہوئی اور مقدمہ چل رہا تھا سب سے زیادہ
 لکھنؤ کے محمد علی بیگم دھاراجہ بتایا ۲۹ اگست ۱۹۱۵ء میں
 ۱۶۔ اس تاجپہریش کے مقدمہ میں ان کے بارٹھینٹ کے لئے

اگر یہ راستہ تقریباً ساٹھ لاکھ کی رقم سے متعلق تھی جھگڑا ہوا جس کا مدعی علیہ سید بیرون اللہ اور کیا تھا۔ مراجعہ ہائیکورٹ میں اس وقت سدا رقیبا جب دستاویز منطاط دعوے کی تکمیل کی گئی تھی مدعی علیہ بالو کو گیدراجید راکر تھی منظرہ پور کے ایک وکیل کا ایک پراسیوری نوٹ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء کے بموجب اس کے اس کے ساتھ کی جاتک جو رقم اس نے اپنے مقدمات کے اخراجات برداشت کرنے کیلئے لی تھی اور مدعی بالو سید پرشاد بارو وٹری کا ایسے سے مکان پر مقررہ تھا جو رقم ایک چھٹی مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۹ء کے بموجب واجب الادا تھی مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کو یہ امید تھی کہ وہ اس رقم کو تنگی موضع ماہری کے نیلام کو مسج کر اسے کیلئے ضرورت تھی اجمالی کوٹھی کے فٹ سے ادا کر چکا جو حدود اسکی اور دوسری ملک تھی اور جس کے متعلق ٹریڈنگ کے سچ منظرہ پور نے ایک رسیور مقرر کیا تھا اس سے یہ بیان کیا ہے کہ اس کے ساتھ سچ سے مذکورہ بالا رقم کی ادائی منظور کی اور رسیور نے اس کے ساتھ اس کی ادائی کا حکم اجالی کوٹھی کے ایک مہدین کیلئے ہست بنی اور برصا د کیا۔ لیکن یہ امر قابل افسوس ہے کہ ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء کو کوٹھی پور کا قرضہ اس کے لئے جو سیم عمل میں لائے کیلئے مقرر کیا گیا تھا مدعی علیہ کے نہیں بلکہ بالو گجپا دہر کے حصہ میں دلایا بھلا اور گجپا دہر بالو نے اس رقم کی ادائی میں اعتراض کیا اور اسے ہست کے منجر نے مذکورہ بالا رقم مدعی علیہ کو ادا کرنے سے انکار کیا۔ جب مدعی علیہ کا حلقہ "اسٹور پر ما امید ہو کر ہست کے منجر کے پاس سے واپس ہو رہا تھا اس وقت مدعی علیہ سے راسخہ میں اسکی ملاقات ہوئی اور اس نے جو نتیجہ جس کی کہ مذکورہ بالا رقم اس سے قرض لی جائے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پراسیوری روز مہادیو بابک کے مکان پر آجائے

برٹن پایا تھا کہ وہ اسٹور رقم فرس دگا اور یہ کہ مہادیو کو سیم ملے۔ کیلئے ایک پراسیوری نوٹ لکھ کر فی جانے۔ اس کے ساتھ مذکورہ بالا رقم تھی اور اس کے بموجب ۵۰ رقم تھی جو مورخہ ایک سالہ پراسیوری نوٹ کی بنا پر واجب الادا تھی جس کی تکمیل مدعی علیہ کے حق میں کی تھی دستاویز پھر آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ مدعی علیہ کو سیم کیلئے ایک پراسیوری نوٹ لکھ کر فی جانے کیلئے وہ قرضہ بھی ادا کیا جانا چاہئے جو مدعی علیہ کی طرف سے حلیہ رابا کو واجب الادا ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدعی پھر فرس کو ادا اور اس پر یہ بیان کیا کہ اگر پرشاد بارو کا قرضہ حلیہ سے کی ڈگری مدعی علیہ کے خلاف رکھنا تھا ادا کیا جانا چاہئے اور یہ کہ مدعی علیہ کو سیم کیلئے ایک مہن نامہ کی تکمیل کرنی ہوگی تاکہ کوٹھی پور سے مذکورہ بالا قرضہ جات گریشاہ کی ڈگری شدہ رقم اور ایک سالہ پراسیوری نوٹ کی بنا پر مدعی کا قرضہ ادا کیا جاسکے اور اس کے ساتھ مدعی علیہ کو سیم جاکس جنکو عدالت میں اس عرصہ سے جمع کیا گیا ہے بارہری کا نیام منسوخ ہو سکے۔ مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ سود جو گریشاہ ساہ کی ڈگری پور سے واجب الادا تھا اسکی شرح ۶ فیصدی سالانہ تھی وہ سود جو گریشاہ بابو کو واجب الادا تھا اسکی شرح ۱۲ فیصدی سالانہ تھی اور وہ سود جو مدعی کو سالہ پراسیوری نوٹ کی رو سے واجب الادا تھا اسکی شرح ۶ ماہانہ یعنی ۱۵ فیصدی سالانہ تھی لیکن اس سے کہ مدعی نے یہ نتیجہ کی کہ اس کو ۲۲ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود ملنا چاہئے اس پر مدعی علیہ نے اعتراض کیا اور یہ بیان کیا کہ وہ صرف ۶ فیصدی سالانہ کی شرح سے سود ادا کر چکا جو شرح تھی جس کا ذکر گریشاہ کی ڈگری میں کیا گیا تھا لیکن مدعی نے یہ کہا کہ وہ ۶ فیصدی سالانہ سے لے کر ۱۵ فیصدی سالانہ اور سود در سود شرح مذکور سے کم پر قرضہ نہ

مہادیو
نام
اسے
۱۰

وہ سہا
نہام
سرشاو
ریشہ

دراں ادا تہا یہ زمانہ دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۱) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۲) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۳) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۴) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۵) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۶) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۷) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۸) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۹) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۱۰) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

راکھتا ہوں یہی حال ہے کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۱) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۲) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۳) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۴) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۵) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۶) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۷) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۸) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۹) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

(۱۰) اس وقت میں دیکھا کہ (میں نے اپنے زمانہ میں دیکھا کہ) دیکھا کہ

ہذا یوہ تار
سام
بیسریشاد
د جٹ

۱۰ مئی ۱۹۱۱ء کو اسٹیشن پر آکر نے یہ آواز ہوگا مدعی کی نسبت
یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے مدعی علیہ سے یہ کہا تھا کہ اس کو اپنی تمام
جائداد اس میں کر دی جائے۔ اس طرح مدعی علیہ سے ہیں ۱۰ ستمبر
۱۹۱۱ء کے واقعات تک یہ سچا یا ہے مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے
کہ اس کا یہ معاملہ حیاں تھا کہ ماہری کا ملام ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء کو واقع
ہوا تھا اور اس ۱۲ ستمبر ۱۹۱۱ء کو رقم حاصل کیا گیا یہ مدعی تھی اور
اسٹیشن اسکو پہلستہ ہیں رہی تھی کہ وہ کسی دور سے داس کو
تلاش کرے اور اسکو مجبوراً وہ شرط منظور کرنی پڑی تھیں جو مدعی
سے کیا گیا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کی قیمتی جائداد موصوع باہری
اعمال طرح سے اس کے پاس سے چل جاتی مدعی علیہ نے یہ بیان
کیا ہے کہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو واقعات عدالتی کے غور سے ہی عرصہ
قبل مدعی اس کے پاس اتنا ذریعہ کر لایا اور حبثی علیہ
سے دستاویز کو پڑھنا چاہا تو مدعی نے یہ بیان کیا کہ زیادہ وقت
باقی نہ تھا اور یہ کہ شرط اصولی میں نامہ کی شرائط تھیں اور یہ کہ
اگر وہ ٹیڑھی جاگتی تو تھیں اخراجات پیش کئے جا دیجے اور اس لئے
دستاویز پر ہی نہیں گئی تھی۔ اس کے علاوہ مدعی علیہ نے یہ بیان
کیا ہے کہ اس نے یہ امر کہا تھا کہ دستاویز میں ایک شرط اس
مضمون کی قائم کی جائے کہ وہ اندرون ۴ ماہ روپیہ ادا کر سکے دستاویز
کے مانتہ پر اس فقرہ کا اخذہ کیا گیا تھا۔

یہاں ہم صرف اہم امور کا ذکر یہ طائر کرنے کیلئے کر سکتے ہیں کہ وہ اس
جو ذیل سارٹوٹس ج سے قائم کی تھی صحیح ہے۔
مدعی علیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کا یہ بیان تھا کہ ملام ۱۲ اگست
کو واقع ہوا تھا اور اسٹیشن ۱۱ ستمبر تک رقم کا حاصل کرنا ضروری تھا
اسے حیاں کیلئے کوئی گنہائیں ہیں ہے کیونکہ خط درستیاں سے
موجودہ ۱۱ اگست ۱۹۱۱ء میں جو مدعی علیہ اس کے شرکاء خانا نے
نے روپیہ کو بھیجا تھا اور دستاویز ۱۲ اگست ۱۹۱۱ء میں
روپیہ نے شرط شرج کو بھیجا تھا یہ بیان کیا گیا تھا کہ ملام ۱۵
اگست ۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا اس کے علاوہ اس کی بحث یہ ہے کہ
مدعی نے اس امر پر اصرار کیا تھا کہ وہ قرضہ سے ناکہ کریشادسا ہو
کی ڈگری کی رقم ادا کر سکے اور یہ کہ مدعی علیہ کیلئے اس وقت ایسی
کوئی ضرورت نہ تھی کہ وہ اس ڈگری کو ادا کرنا کیونکہ اس پر صرف
انیسویں سالانہ سود تھا اور یہ کہ اس کا یہ تھوڑا سا قرضہ اس وقت یا پھر
کلاہ میں متاخر بھی اور اس کا خلق سہولت کی رقم سے تھا جس کی نسبت
مدعی علیہ نے یہ ادعا کیا تھا کہ وہ ہر دہ عدالت ادا کی گئی تھی دوسرے
الفاظ میں مدعی علیہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اگر پرشادسا ہو کی
ڈگری ادا کر سکی کوئی ضرورت نہ تھی اور یہ کہ سہولت ادا کر کے کیلئے
وہ شرط کر سکتا تھا یہ ماحصل غلط ہے کیونکہ اگر پرشادسا ہو کی ڈگری
ادا کر سکتی نسبت مدعی علیہ کی ذمہ داری کے متعلق کوئی نزاع تھی
اسکی جائداد پر پتہ ہی سے فرق کیا جاسکتی تھیں اور بارڈوٹس ج
نے استہدائیاں کیلئے اہل تفتی کی تھی ہائیکورٹ کی راء کا
تعلق صرف اہل تفتی سے تھا اور مدعی علیہ نے کثیر رقم سے اس سے
معاملے کی معافی کا ادعا اس بنا پر کیا کہ وہ رقم میر دن عدالت
ادا کی گئی تھیں۔ ہائیکورٹ میں اس معاملہ کا تصفیہ ہو چکا ہے جس
زیادہ وقت نہ لگا ہوگا مفروضہ جائدادیں لازمی طور پر بنیاد میں

۹۹۸

کی گئی تھی جو اس پر ہی علیحدہ ڈالا تھا۔ دستاویز ریخت کی تکمیل کے پانچ سال بعد اس نے رٹائنس کی ڈگری کے متعلق حصہ دہی کیلئے اپنے قریب حصہ داروں کے خلاف معذرت جمع کئے ان مقدار میں اس نے اپنا دعوے دستاویز ریخت پر بھی کیا تھا اور یہ نہیں بیان کیا تھا کہ اس کی تکمیل کیلئے ان کو سیٹھ سے مجبور کیا گیا تھا۔

مدعی علیہم نے مراجعہ میں بدل کے انتقال پر اعتراض نہیں کیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ ان قرضہ جات کی ادائیگی کا ذکر دستاویز میں کیا گیا تھا کافی طور پر ثابت کی گئی ہے جیسا کہ اس کے قبل ظاہر کیا گیا ہے ذیل کے بارڈر جمع ہے یہ قرار دیا ہے کہ مدعی علیہم نے ۱۹۰۳ء میں مدعی علیہم کے نام پانچ بیٹے اس میں سے پانچ میں سے کسی مدعی علیہم کے لئے کی گئی اور یہ کہ خاندانی جائیداد میں حاضر طور پر کسی بھی شخص ذیل کے بارڈر میں کسی کی تجویز کے اس پر مدعی فرماں کے لائن ڈالنے سے بطور اعتراض نہیں کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تجویز پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

مدعی علیہم نے دستاویز نامہ دعوے کی تاریخ کے ۱۵ ماہ قبل پیدا ہوا تھا اور یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مدعی علیہم نے مکمل دستاویز کے بعد پیدا ہوا تھا گریٹا دسا کوئی ڈگری ۳۱ برس پہلے ۱۹۰۰ء کو پرائمری نوٹوں کی بنا پر مدعی علیہم نے ۱۹۰۳ء کی پیدائش کے دو سال قبل اور مننامہ مناسط دعوے کی تکمیل کے تقریباً دو سال قبل صادر کی گئی تھی یہ ڈگری ۱۹۰۳ء کو پرائمری نوٹوں پر مبنی تھی (ملاحظہ ہوں دستاویزات میں دس) یہ اعتراض نہیں کیا گیا ہے کہ وہ باپ کا خلاف اخلاق قرضہ تھا وہ باپ کا ایک ذاتی قرضہ تھا جو زمانہ کے لحاظ سے مننامہ مناسط دعوے کی تاریخ کے بہت قبل حال کیا گیا تھا اور وہ غیر منقولہ جائیداد کی ہر کفالت سے مبرا تھا اس وقت قرضہ مبالغہ تھا اور اس کو ادا کرنے کیلئے قرضہ لیجے میں باپ کا عمل جائز تھا اور اس کے نابالغ بیٹے اس معاملہ کے پانچ میں گورہ دعوے میں فریق نہ تھے بقایا فر

لئے مال اللہ کے لئے جو اس نے اپنے لئے دیا تھا خاندانی جائیداد میں باہر کی سیٹھ کا معاملہ اور باقی رٹائنس الی قدرت کیلئے اور ایک شخص گوری دست کے خلاف حصہ کی دیگر یہاں کے کیلئے فریق کی گئی تھی جس کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ تھا اسی حالت میں مدعی علیہم نے خاندانی جائیداد میں حصہ کا قرضہ حاصل کرنے کیلئے جائز طور پر رجسٹر کی گئی اس کے بعد ذکر دسٹاویز نامہ دعوے میں کیا گیا تھا اور تمام مدعی علیہم قرضہ کی ادائیگی کے پانچ ماہ میں

تکس مراجعہ کی علیہم یہ بحث کی ہے کہ ۱۵ فیصدی سالانہ سود اور سود در سود کی شرح قائل تھا وہیں سے یہ بحث کی گئی ہے کہ گوسا لیت قرضہ جات کی ادائیگی اور دوسری غائی اغراض کیلئے قرض لیا جاتا رہتا ہو ماحول کے لئے سود مذکورہ دستاویز قرضہ لیا خاندانی ضرورت تھی اور ہونے چاہتا ہے چوتھے تمام مدعی علیہم کی مشترکہ خاندانی جائیداد میں اس لئے باپ کیلئے مدعی علیہم کو اس میں کوئی خاص حصہ حاصل تھا اور اس لئے اس شرح پر جس کا ذکر دستاویز میں کیا گیا تھا سود ادا کرنے کیلئے خاندانی جائیداد کو گورہ کیلئے یہ اس کا عمل جائز تھا جتنا اس کے مدعیان مراجعہ علیہم کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ معاملہ کی تکمیل مالا دار مدعی علیہم نے جائز قرضہ کیلئے کی تھی مدعی علیہم نے ۱۹۰۳ء کو جائیداد کے ساتھ اور خاندانی جائیداد میں جائز طریقہ سے یہ بحث کی گئی ہے کہ شرح سود خواہ وہ کسی ہی زیادہ ہو سوچ نہیں کیا جاسکتی ہے اس کے ساتھ کہ معاہدہ پر داب نامہ کر دیا گیا میں کا ذہب ہو چکا ذکر قانون معاہدہ میں کیا گیا ہے اور یہ کہ مدعیان اس کے باز ہیں کہ وہ اس سود اور سود در سود کی شرح سے جس کا ذکر دستاویز میں کیا گیا تھا ہونے چاہتا تھا کو نظام کے قرض وصول کریں و کلائے فریق کی تا کرہ مالا علی الترتیب کیا کی تائید میں حسب ذیل نظائر کا حوالہ دیا تھا ہر ذرا تہ لئے

جہاد پور سرد
عام
سیسرینا
ایڈ

کیا گیا اسامیہ سے جو تاریخ کو خرید گیا تھا مدعی کے بیان کی تائید
ہوتی ہے کیونکہ جب تک کہ قید اور رقم شیخ سودا درودہ کی شرائط کا کامل
طریقہ سے تصدیق ہو گیا ہو اسامیہ انہیں خرید گیا ہو گا۔ بہر صورت
مدعی علم کو خود اسے بیان کے مطابق تاریخ کو یہ علم ہوا تھا کہ شرائط
بخفا رہا بلکہ مدعی نے کیا تھا اسباب ہیں اس تاریخ سے تاریخ تک
اس نے یہ کوشش کیوں کی کہ کسی دوسرے مقام سے قرضہ حاصل کر
دے مالدائیس ہے اور انکی جائداد مدعی مالیت کہ از کم چھتہ ہے اگر وہ
نہ لے لے گا مطلقاً مدعی نے کیا تھا سخت اور بجا نہیں تو اس کیلئے یہ
شہادہ تھا کہ اسلئے کہ کا خفیہ قرضہ حاصل کرے جو باہری کے مبالغہ
کی تائید کیلئے ضروری تھا یہ کہ اس نے ایسا نہیں کیا تھا اس واقعہ کا
کہ نہ ہوتا ہے کہ اسکو محض اسلئے کہ کی ضرورت تھی بلکہ اسکو بہت
زیا دہ رقم لے لے کی ضرورت تھی تاکہ ان تمام قرضہ جات کو
ادا کر سکے چنانچہ اگر دیکھنا نہ سنا دعوے میں کیا گیا تھا جس سے سب سے
بڑا قرضہ گریٹا دوسرا ہو کا تھا (۱۰۰۰۰) اور چکا اور کیا جانا مالی
ستہ فائیکے حاصل کرنے اور نیلام سے جائداد کو بچانے کیلئے ضروری تھا۔
ممکن ہے کہ یہ کہا جائے کہ اگر مدعی علی ایسے قصبات کا اختراع کر سکتا
تھا کہ مدعی نہیں اور غیر تصدیق شدہ طریقہ سے ہمد و پیماں کرتا رہا
اسلئے کہ مدعی علیہ کو درمزد اس آخری تکبسی کی حالتیں پہنچا دیا
جو اس نے بیان کی تھی تو یہ کیسے واقع ہوا کہ مدعی علیہ نے اس مزید
قصہ کی اختراع نہیں کی تھی جس سے وہ اس تاریخ کے قریب آسکتا
تھا جب رقم کا داخل کیا جاتا تو مدعی تھا جو تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ہے
ایسی حالتیں اس کیلئے یہ ممکن تھا کہ اپنی اختراع کا اسلئے کہ لگے
لیجائے اور اسلئے اس نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ غلط خیال میں تھا کہ
نیلام ۱۱ اگست کو واقع ہوا تھا اور رقم ۱۱ ستمبر کو داخل گجانی ضروری
تھی یہ ظاہر کیا جا چکا ہے کہ مدعی علیہ کو یہ علم ہوا کہ نیلام ۱۱ اگست

نام
ساد
ر

۱۱ ستمبر کو واقع ہوا تھا اسلئے کہ درودہ اس نے اپنے شریک نہارو
کیا تھا ایک خط (دستاویز ۱۱) مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء پر پورے
تکھا تھا کہ باہری کا پیغام ۱۱ اگست کو لے کر اپنے ہوا تھا اسلئے اس
خط پر بحث کرتے ہوئے اپنے اسلئے ہمارے شریک (دستاویز ۱۱)
میں یہ بیان کیا ہے کہ مدعی نے یہ بیان کیا تھا کہ نیلام ۱۱ اگست
۱۹۱۱ء کو واقع ہوا تھا

مدعی علیہ کو اپنے قرضہ جات کی ادائیگیلئے رقم کی ضرورت تھی
وہ مدعی کے پاس آیا اور اس کے متعلق گفت و شنید ہوئی اور ان شرائط
کو منظور کیا جتنا ذکر دتا ویریں کیا گیا تھا اس بعد وہ بیان کا تصدیق و تہنیر
۱۱ ستمبر کو واقع ہوا تھا تاریخ ناگزیر اسامیہ خرید گیا تھا اور دستاویز کی پل
اور باضابطہ جہزی ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو مدعی مدعی نے زبدل میں سے
گریٹا کی ڈگری اسکو سہا ہے (دستاویز ۱۱) مدعی کی (دستاویز ۱۱)
۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو گریٹا دوسرا ہو کا تھا (۱۰۰۰۰) اور چکا اور کیا جانا مالی
رقم ایک پرامیری نوٹ (دستاویز ۱۱) کی ماپ دے دیا لادائیس ہے
اسلئے کہ مدعی کو ادائے کیے جو ایک پرامیری نوٹ کی بنا پر حاصل
تھے اور مدعی علیہ نے شکل زلفہ اللہ علیہ کے برسرے رسید
(دستاویز ۱۱) حاصل کیے تھے غلہ اسلئے کہ مدعی کی رقم اس غرض سے کہ
ماہری کا نیلام سے لے کر لیا جائے (دستاویز ۱۱) ۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ء کو داخل
کی گئی تھی اسلئے مدعی علیہ کو دستاویز کے بدل کی کامل رقم وصول
ہوئی تھی ایسی صورتیں بارٹونیشج کی اس تصویر پر کہ ہرن کی تکمیل
بجوز بدل گئی تھی کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

ایسی حالتیں ہم اس لئے سے متفق ہیں جو ذیل بارٹونیشج نے
قائم کی تھی کہ مدعی علیہ یہ ثابت کر لے سے قاصر رہا ہے کہ اسکو اپنے
کی کوائے سے قرضہ لے لے کیلئے مدعی علیہ نے پچاس لے لیا تھا یا
یہ کہ دستاویز کی تکمیل داب ناجا کر کیوہ سے یا اس دباؤ کے باعث

کو کچھ فریقوں نے بہ اتفاق کر لیا تھا کہ بارگاہی شرح ۱۳۰۹ھ کے سالانہ ہے اور یہ کہ مدعی کو اس شرح سے سود دلا یا جاسکتا ہے اسی حالت میں مجھے یہ قرار دینا پڑا کہ کوئی تامل نہیں ہوتا کہ مدعی ۱۲ فیصدی سالانہ کی شرح سے سود پا سکا مستحق ہے پس اسکو عدالت نے جاریہ بازاری شرح سود قرار دیا تھا ایک اور قریضہ بھی ذکر کیا میں کیا گیا تھا جو گنہ را با کا پرامیری نوٹ ہے ۲۹/۱۰/۱۹۰۹ء ہے اس پر ۱۲ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود واجب الادا تھا جبکہ ہر سال زر اصل رسود کا شال کر لیا جاتا ہے یا تھا سابقہ پرامیری نوٹ جو مدعی کے حق میں تھا جسکی تاریخ ۲۰ جون ۱۹۱۱ء تھی (دستاویز ۲) پر ہم فیصدی ماہانہ کے حساب سے سود واجب الادا تھا اس میں سود رسود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس دستاویز موضع ۱۳ فروری ۱۹۰۹ء میں جج کی فیصلہ مدعی علیہ نے ٹیڈ رام کے حق میں کی تھی سود کی شرح ۱۲ فیصدی ماہانہ تھی (ملاحظہ ہو مدعی کی شہادت) مدعی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے ایک دستاویز کی فیصلہ گنگا پرشاد کے حق میں ۲۰ جون ۱۹۰۹ء فیصدی سالانہ شرح سود پر کی تھی اور یہ کہ اس نے ایک دستاویز کی فیصلہ جو گنہ را با کے حق میں ۱۰ فیصدی سالانہ کی شرح پر کی تھی اس میں شک نہیں کہ مدعی نے یہ بیان کیا ہے کہ پرامیری نوٹوں کے قرضوں وغیرہ معاملات میں ہر سود کی شرح ایک ہی ہے اور یہ کہ اس نے اس کے قرض پر ہم، ہم اور عدالت کے حساب سے سود لگایا تھا اس نے کوئی شہادت یہ ظاہر کرنے کیجیے نہیں کہ اس کی یہ تیرہ جہاں معاملات میں یہ نہیں لورنہ اس سے سود رسود کا ذکر کیا ہے۔

شرح سود کے متعلق ہی تمام شہادت ہے مثل میں کوئی شہادت یہ ظاہر کرنے کیجیے نہیں ہے کہ کفالت میں ہر سود کی شرح ہم ماہانہ اور سود رسود ہوتی ہے۔

اس مقدمہ کی حائد اور کی اہلیت تھی اور فریقہ کی رقم نوٹ ہے یہ تھی۔ دہن کے پاس کافی کفالت موجود تھی اور کوئی جو سود نہیں ہے کہ کیوں اسکو اعلیٰ شرح سود دلائی جانی چاہیے مقابلہ اس نمونی تھی شرح کے جو اس وقت بارگاہی شرح تھی مرافقہ علیہم کہ لاؤں کہیل نے یہ تسلیم کیا ہے کہ مثل میں کوئی شہادت یہ ثابت کرنے کیجیے نہیں ہے کہ ہم سود رسود میں کی کفالت پر بارگاہی شرح تھی اسی باتیں ہم علیہم کیا ڈانٹ جمع اس میں اہل تقاضا ہیں کہ کوئی کفالت ہر سود ہے کیا ذکر دستاویز میں کیا گیا ہے۔ ہم فیصدی ماہانہ - سود رسود ہے۔

مدعی علیہ نے اس کے پاس بے دستاویز محکم کی کفالت کی تھی ایک لوجوان آدمی تھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکو بہت زیادہ جائداد ہے کہ میں نے تھی اور وہ اس بات کا کفر میں تھا کہ گریٹار سا اور براہمنسور کی ڈگری کی فیصل میں اسکو نیا ہم دیا جائے ہے بچائے میں اس کو سود کا ایک ٹرا قریضہ مدعی سے حاصل کر لیا کہ وہ وہ بیان کیا کہ اسکو سود کی رقم قرض لینے کے معاملہ میں کسی فریب غلط بیانی یا با انا جا رسکا استعمال نہیں کیا گیا تھا باوجود اس کے کہ مدعی نے ان حالات سے فائدہ اٹھایا نہیں مدعی علیہم نے کہا تھا اور نہ کوہ بالا نے کہنے میں شرح سود رسود میں دیے کا اقرار کیا جو تجارتی یا بازاری شرح سے بہت اعلیٰ تھی۔

مقدمہ کے جملہ حالات پر غور کر کے بعد ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ مدعی اس شرح پر میں کی ڈگری کا مستحق نہیں ہے جبکہ اگر دستاویز میں کیا گیا تھا ہم سود رسود کو نامنظور کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم فیصدی ماہانہ سو سادہ دلا یا جانا چاہیے

ہم مرافقہ کی اس بحث میں کوئی اہلیت نہیں پاسے کہ دستا قابل نفاذ ہے کیونکہ اسکی تکمیل کے لیے اس میں یہ تفسیر ہوا ہے

بارگاہی
سام
سیسر برسا
(۱۰)
صفحہ ۶

601

[illegible]

افغان میں یہ کہتا "مارگر کیلئے یہ مانگن تھا کہ وہ خانہ دانی حضرت
کیلئے و صد حاصل کرنا سحر اسکے کہ وہ تیرج سودا دیکھائی جو طے پائی تھی
ان نظائیں جنکا والد اوپر دیا گیا ہے یہ امر اب لاشیاء معلوم ہوتا ہے
ایسے مقدمہ میں دین کو نہ صرف یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ خانہ دانی ضرور
موجود تھی اسطورہ کہ رقعہ کی رقم کی بابت فریقین میں ہر گز کھانسیب سے
خاندان کے ارکان پابند ہو سکتے تھے لہذا یہ کہ شرح سود بازاری یا
سکاری تیرج تھی وہ اسکا مستحق نہ ہوگا کہ دوسرے ارکان کے علاوہ
اعلیٰ تیرج سود دانی کرے اور مشترکہ ماندانی جانداد کو اس سود
کیلئے حصہ دار کہے جو سود کی جاریہ ماری شرح سے اعلیٰ تھا موجودہ
مقدمہ میں خاندان مشترکہ تھا اور جاندادیں جو زنی ہیں تمام
مدعی علیہم کی مشترکہ خاندانی جاندادیں ہیں اسی مانع نہیں جاریہ بازار
شرح سے زیادہ شرح سود کے متعلق بین کو جو از انافذ نہیں کیا جاسکتا
اس مقدمہ سے حکام عالم مقام پر یوی کونسل کا جاریہ فیصلہ مقدمہ
رام بھوجا ورن پرنس اور سنگھ مام نامھو رام (د) منطبق معلوم ہوتا ہے
اسبیس یہ دیکھنا چاہئے کہ اس مقدمہ میں معمولی شماری تیرج
"د" کیا ناسکتی ہے دستاویز پر بکت کی تکمیل شدہ دوسرے اغراض
کے سے لڑی کر اگر کسی غرض سے لڑی تھی جو اگر دستاویز کے حق
میں تسلیم میں ہر فیصدی کی شرح سے صادر تھی تھی یہی شرح سود
حق نسبت عدالت سے تیار دینی تھی کہ وہ تاریخ ڈگری سے اس رقم
ادایہ جائے جو داسلا دافرا دینی تھی اس میں شک نہیں کہ اسکو مارا
شرح سود میں کہا جاسکتا ہے سود کی شرح چھکارا پر ایسری لوٹ میں
کہا گیا تھا جسکی عباد پر ریر ریر ڈگری صادر تھی ۱۰ فیصدی رسالہ
تھی میں عدالت نے اسکو کھر کر کے ۱۲ فیصدی رسالہ (دستاویز)
کر دیا اور یہ اسیہ ظاہر کی شرح سود کی حد تک اس کے ثابت کرنا
باردہ میں ہر تھا لیکن اس کے کسی شہادت کہ پیش کرنا لینہ نہیں کیا

پاکستان کی عدالتوں میں
مداخلت کی اجازت

نمبر مقدمہ ۱۶۶ مابین ۱۱۲ سلسلہ ۱۵ اور ۱۵ سلسلہ ۱۵
باجلاس ایسٹس سرکاری کی ملک مامورین کی ملکیت ہوا
رام جیست اپیر برائے شہر ملک منظم عدالت
تحقیقات فیجادی۔ واقعہ کے تحت کو ان کے شہر وید میں پیش کی
ذیت استغاثہ کا فریضہ نتیجہ۔

پولیس یا سیکورٹیز کو کوئی خاص خیال نہیں کرنا اور کسی
شہر کو گواہ کی شہادت کو محض اس وقت سے مخفی کرنا چاہئے کہ اس کی
شہادت اس کے بیان کے بغیر ہے۔ برخلاف اس کے اگر پولیس
یا سیکورٹیز کو گواہ کو چھوٹا خیال کرے یا خیال
کرے کہ اس کی شہادت غیر ضروری ہے تو اس کو گواہ کو بطور ملک
استغاثہ کے تین دن کے بائیکاٹ ہوگا اور بوقت تحقیقات اس کی
عام موجودگی کو ہاں اس کے کو عدالت باور کر کے لے ایک
دن ہوتی چاہئے جیکہ وہ اور طور پر معیر ہوں۔

نمبر مقدمہ ۱۶۶ مابین ۱۱۲ سلسلہ ۱۵ اور ۱۵ سلسلہ ۱۵
باجلاس ایسٹس سرکاری کی ملک مامورین کی ملکیت ہوا
رام جیست اپیر برائے شہر ملک منظم عدالت
تحقیقات فیجادی۔ واقعہ کے تحت کو ان کے شہر وید میں پیش کی
ذیت استغاثہ کا فریضہ نتیجہ۔

استغاثہ کی پارٹی عدالت کے روبرو پیش نہیں کرے گی۔
۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء
محکمہ رجسٹریشن میں ایک پولیس کے معیت مسز ایس
شہیدان کی شہادت پر تارا سند پر شہادہ منصف پر شہادہ۔
نما پر کار شہر ایل سند کیولیا۔ سند کی ملکیت کو فریضہ

تحقیقات فیجادی۔ واقعہ کے تحت کو ان کے شہر وید میں پیش کی
ذیت استغاثہ کا فریضہ نتیجہ۔

امین
نیام
۱۶
۱۶

محبوب
نیام
ملک معظم
د پٹنہ

دی علم سترج شاہ بابا نے ایک ایسی سے اتفاق اور وہ ہے
ایسی سے اختلاف کر کے حکم رام جیت کے کل ملزم کو بری کیا ہے۔ موثر
ایسی کی رائے تھی کہ کل ملزم کے خلاف جرم تحت دفعہ ۱۱ کی بارہ
تجویز ثبوت جرم صادر کی جائے۔

استغاثہ کی جانب سے عدالت سیشن میں یہ یاں کیا گیا کہ تاکہ
مراجع کی جماعت رام لگن یا سی کی ماری کی وکال میں ماری پی ری
تھی سبک تنصیف ماتھو فی امیر اور بڑا چندا کے پانچ دوسرے امیر
اس مقام پر بیٹھ گئے اور انہوں نے چار آدھن ماری کا ایک بلوچہ
خریدا۔ یہ کہ جب انہوں نے رام لگن کی روجہ کو اس سرہ میں روانہ
کیا جس میں مراجع کی جماعت ایک سیانے سے پی ری تھی رام جیت
نے اس صورت پر اسلئے غور کا اظہار کیا کہ اس نے بڑا چندا کے
آویسوں کو ماری فروخت کی تھی جنہوں نے اس کے ایک روز قبل چھوٹا
چند اکے آدمیوں کے موٹی ٹھہر مٹی میں داخل کر دئے تھے اور وہ
باجر یا اور وکال میں ماری کا وہ بیہ لگسا جو تنصیف کی جماعت
نے خریدا تھا کہ اس پر ایک جھگڑا ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹا چندا
کے دس شخص نے جیکے ساتھ اسی موضع کا ولہ لرح امیر بھی بڑا چندا
بہ کیا جو قریب میں اپنے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا بڑا چندا کے افسر
زمنوں سے قائم ہوا انہوں نے ایک بادی کے قریب جو پر مرت مٹی
امیر سے اتفاق نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مستعد کی جماعت نے وہاں
ہوئی ہوئے اسی طرح اشتقاق کیا جیسا کہ یہاں باب ۱۱ کے سیکشن
میں چرچہ ہے کہ وہاں آیا تھا رام جیت نے مارا
جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے اس جانب چھوٹن ماتھو فی اور
ادریہ ازم اور دوسری جانب رام دس لکھی اور رام جیت
رہی ہوئے۔ پھر رام جیت کے سس کے زخم حقیقت تھے اور وہ اس
بیان کے موافق ہیں کہ وہ دوسروں کے گروں سے پیانے لے گئے تھے۔

شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جوں جو جایت کا پی ری رشتہ دار تھا
وکیل کے اختتام پر اس طرف دور اور اس نے جایت کو زمین پر باج
رام جیت کو ایک لاکھی سے مارا۔
بوقت تحقیقات صفائی یہ پیش لگتی تھی کہ واندہ ماری کی
وکان کا نہ تھا بلکہ جیو اوہن کے پیش کے کھیت میں ہوا تھا
جو وکان کی جنوب مشرقی جانب تقریباً ایک سو گز کے فاصلہ پر
واقع ہے کیونکہ ملزم نے اسے مانتی بھائی کی بابت بڑا چندا کے تھوٹے
اور چارہ لگا کر خاص سبب چند موٹی لکے تھے اور انکو کبارہ چھوٹے
۱۵ مربع فٹ کے دیگر شخص نے چھڑا یا تھا۔ اس امر کا منتفی
۵ تاریخ کو آدھ میں ایک ڈپٹی جسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا
تھا اور اس امر کی شہادت موجود ہے کہ موضع کے چوکیدار کو
نے عہدہ دار نے تھانہ کو ۵ تاریخ کو دن کے ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ
پر کہہ اطلاع دی تھی عہدہ دار پولیس کی باوداشت کا
مقدمہ تھانہ کی قانونی شہادت نہیں ہے۔
ذیل سیشن جج نے اس بیان کو قبول کیا ہے جو صفائی کی
جانب سے پیش کیا گیا تھا اور اس واقعہ کے متعلق جو تاہم
سبوجہ کی نسبت ہو اتھائل بیان کو غلط مانا گیا۔ ان حالات
میں یہ سمجھنا مشکل ہے کہ انہوں نے نو ملزم کو بری کرتے ہوئے
رام جیت کے خلاف کیوں تجویز ثبوت جرم صادر کی ہے۔ انکی
تجویز معلوم ہوتی ہے کہ موٹی یہ ہزارے کے وقت رام جیت
چاپن کو قتل کیا تھا اور انہوں نے نو ملزم نہیں کی ہے کہ
اکابر اسٹینٹ یا لاکھی کے ذریعہ سے ہونے والی گولی تھی اور نہ
یہ گولی ہے کہ آیا گولی جس حنا طقت خود احتیاری حاصل تھا۔
ان حالات کے متعلق بھی کوئی چیز موجود نہیں ہے جن میں
کی ہاکت واقع ہوئی تھی۔ اور یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ان ضروری امور

۶۰۶

مہتمم
نام
مقام
تاریخ

میں موجود تھے استغاثہ کی جانب سے طلب نہیں کئے گئے ہیں۔
 رام لکن اور اسکے مکان کے دیگر قریب کاو کے متعلق یہ شکل اعلیٰ
 ہے کہ وہ خود اپنے گھاروں کے خلاف شہادت دینگے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں
 ہو گئے کہ انکی دکان میں جس پر وہ گورنمنٹ کی اجازت سے تاجہ بھیا
 کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ دیگر مواسعات کے اویسوں کے متعلق یہ ظاہر
 نہیں کیا گیا ہے کہ پولیس کو یہ اطلاع تھی کہ یہ کون کون کس
 سات گواہان چشم دید جو استغاثہ کی جانب سے طلب کئے گئے
 ہیں تینہ اسی جماعت کے اشخاص ہیں اور وہ سب رام جنت کی
 جماعت سے عداوت رکھتے ہیں اور عدالت انکی شہادت کی جانچ کرے
 وقت اس امر پر غور کرے اور اس بنا پر کہ علیحدہ گواہان چشم دید
 طالب انیس کے گئے تھے استغاثہ کے خلاف ایک نتیجہ اخذ کرے کہ
 حجازہ بھی ایک نام نہیں خیال کرنا کہ اگر گواہان جو استغاثہ کی
 جانب سے طلب کئے گئے ہوں اور پولیس پر مضمر ہوں عدالت کو انکو
 اسوجہ سے باطلہ کر کے جانچ کرے کہ جب اشخاص جن سے مقدمہ
 برپا ہے اسکی تھی استغاثہ کی جانب سے عدالت کے ہر پیش
 ہر سنے گئے ہیں بعض اوقات یہ کہا گیا ہے کہ "قانون کا یہ
 فرض ہے کہ وہ کل گواہوں کو طلب کرے جو اسکا سامنا کرے۔"
 استغاثہ سے تعلق رکھنے والے تعلق ثابت کریں اور وہ اہم طلب
 دیکھیں۔ اگر ایسے گواہ کوئی وجہ ظاہر کرے کہ انکو طلب نہ کئے جائیں
 تو عدالت انسا ب لکھ دیا جائے گا۔ ایک بیٹوا کہہ سکتی
 کیلین میری رائے میں قاعدہ کے متعلق یہ بیان تہیات و سبب
 اور ہائیڈرو۔ ایلارہ کہ ایک اجلاس کامل ہوا تھا۔ یہ مقدمہ
 قیصرہ مندرجہ نام رکھا (۱) میں محدود کیا گیا ہے۔ عدالت نے اس
 میں جرحیہ دلیل پرانہ نام لکھی ہے۔

مہتمم کے نام میں پہلے براہ سیکورٹی کے حرج کی غرض سے کسی
 سیکورٹی گواہ کو جو فہرست میں بطور ایک گواہ سرکار کے درج کیا گیا ہو
 کہ شہادت میں طلب کرنے یا پیش کرنے سے محض اسوجہ سے
 انکار نہ کرنا چاہئے کہ گواہ مذکور کی شہادت جیند امور میں صفائی
 کے حق میں مفید ہوگی۔ اگر ملک پر اسکی دوسری رائے یہ ہو کہ
 کوئی گواہ جھوٹا ہے یا یہ کہ اس امر کا احتمال ہے کہ اگر اسکو کچھ رہنما
 میں داخل کیا جائے گا تو وہ جھوٹی شہادت دینگا تو اس پر۔۔۔
 گواہ مذکور کو طلب کرنا اسکو حرج کی غرض سے پیش کرنا واجب نہیں
 ہے۔ نیز یہ ظاہر ہو گا کہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر پولیس کسی گواہ کو
 ایک جھوٹا گواہ خیال کرے یا یہ خیال کرے کہ اسکی شہادت سبب
 غیر ضروری ہے تو وہ اسکو بطور ایک گواہ استغاثہ کے پیش کرے
 میں حق بجانب ہوگی اور تحقیقات کے وقت اسکی غیر حاضری
 گواہان استغاثہ کو غلط یاد کرتے کے لئے کوئی وجہ نہ ہونی چاہئے
 جبکہ وہ اور طور پر مقدمہ ہوں۔ پولیس یا سیکورٹی پر اسکی
 کام یہ نہیں ہے کہ وہ کسی خاص خیال کو پیش کرے یا کسی
 مقدمہ گواہ کی شہادت کو محض اسوجہ سے غلط کرے کہ وہ اسکے
 بیان کے تقیض ہے۔ لیکن میری رائے میں مسئلہ کو مقدمہ
 موجودہ پر مبنی نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ آیا ان گواہوں
 کو جو طلب کئے گئے ہیں اہم امور کے متعلق صحیح یا دیکھا جاسکتا
 ہے اور میری رائے میں جواب اثبات میں ہونا چاہئے۔ ذیل میں
 جج نے اس تاخیر کی جانب توجہ مبذول کر لی ہے جو اطلاع
 میں حیات کی جانب سے ہوئی تھی۔ وجہ جو استغاثہ کی جانب سے
 بتلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ حیات کو بارہی خاندان کے صدر کی
 کا اشتہار کر رہا تھا جو اس رات کو مکان میں موجود نہ تھا۔ متعلق
 کی جانب سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ حیات اسوقت اپنے مکان

اول نے ایک حکم صادر کیا تھا جسکی رو سے اس غلطی کی قیمت کی بابت
جہانوں نے دو سال کے قبل اپنے کاروبار کے معاملے میں خرید
تھا ایک فرضی ذمہ داری کی بابت طے رکھا تھا یا بطور ادائیگی کے سالوں
کی وہ یہی جائداد و قرض کی تھی اور یہی وہ بیان کیا گیا ہے کہ سالوں
کی جائداد مستقولہ بذریعہ قرض ہے مختصر تجزیہ کی کارروائی کے حسب
بیان کیا جاسکتی ہے کہ وہ نہ مختص ماعت اور تصفیہ کے نیک مساوی ہے
لیکن کسی بہرہ کی ناش کے فیصلہ پر کسی نہ کسی شخص کے حق میں جو اسکے
رو برو ہو جو نہ تھا کسی وہ مختص کے خلاف جو کو کارروائی کی اطلاع
تھی فیصلی کارروائی کر کے مساوی ہے ایسی کارروائی جس قدر کہ اس
سمجھ سکتا ہوں کسی ایسے قانون کے خلاف نہیں تھی جو فوجی یا دیوبلی
مجموعہ میں درج ہو گا اسکو قانونی الفاظ میں ظاہر کرنا ممکن ہے تو یہ ظاہر
ہو گا کہ قرض کا ذخیرہ اس عدالت کے قیام کے حکم کے ہے جو کسی بنا و عدوئے
کی بات جسکی میں کسی شخص کے خلاف حرکت نہیں کر سکتا جس پر سمجھی نا
ہیں کہ قرض اور جو عدالت کے رو برو حاکم کی نہ تھا بطور بہرہ کے مبلغ
نہ ہوا کہ اس بات کی کوئی کی تعمیل کر رہی ہو اگر ایک واقعہ ہے کہ حکم
آخری کے خلاف ہے جس شخص کے بعد صادر کیا گیا تھا تو وہ اسکو کا عدم
ار کے لئے کافی ہے لیکن قطع نظر اسکے کارروائی بالکل سمجھ میں نہیں
اسکتی اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی معقولیت پرستی نہیں ہے میں
یہ سمجھے ہے بالکل ظاہر اس کے تجزیہ نے اس حقیقت کو کہ وہ کیا
کر رہے تھے کیا خیال کیا تھا نہ وہ جس نے اس کارروائی سے کوئی
قانونی الفاظ متعلق کرنے میں بظاہر وقت محسوس کی تھی اور انہوں
سہولت کے لئے یہ معمولی الفاظ استعمال کئے تھے انکی کے حکم کے اصل
مالک اپنی رائے والیں لینا چاہتے تھے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے
کہ وہ اسکو واپس لینا چاہتے تھے لیکن اکثر اخص جنکا مال سرقہ
جائے مال یا اسکی قیمت واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس سے کوئی

بڑا، اور کھولے پیدا نہیں ہوتی اور یہ فیضان دفعہ ہمارے کسم اختیار رکھتا ہے
 اور انہیں ہوتا ہے میں نے اس معاملہ پر سرور کیا کرنا غیر ممکن
 طریقہ اختیار کیا ہے کیونکہ اس دفعہ اس سے ہم کی کسی مصلحت سے
 اور یہ سب تاہم ہونی چاہئے یہی طالع ہوتا ہے کہ اس میں ایسے
 وفات۔ ان کے لئے جس کی تردید نہیں کی گئی ہے اور جس کی تاہم
 سن جس کے فیصلہ سے ہوتی ہے۔ مجھے یہ امر عجیب فخر نہیں ملتا
 ہو یا کہ سن جس کے لئے آپ کو کارروائی پر بحث کرنا چاہتا نہیں
 خیال کیا تھا اور کسی ایسے حکم میں جو ابتداً اندرونِ انتہا یا نہ
 دست اندازی کر سکی نسبت اپنے اختیار سماعت سے انکار کر سکی
 موعول کیا تھا میں ہر ایسے بیان کی سماعت کر رہے ہر صاف ہو
 جو ڈسٹرکٹ جسٹریٹ یا وہ جسٹریٹ جنہوں نے یہ حکم صادر کیا تھا
 یہ رہے اور ہو کر اپنا پسند کر لیا اگر وہ اس معاملہ کو جاری رکھنا
 پسند کریں۔ کل کارروائی کو فوراً کا حکم کرنے سے کوئی نقصان
 نہیں ہو چکا کہ نہ لگے۔ وہ اس کی وجہ سے عطا بیانی فرمیں
 تو میں یہ حکم شروع کر سکتا ہوں اور قریبی کی توجہ کر سکتا ہوں
 اگر جسٹریٹ یہ خیال کرتے ہیں حق بجانب ہیں کہ وہ یہ حکم سمجھنا
 بعد کسی وقت صادر کر سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اس کو
 کو اطلاع دینے کے بعد کہ ہر ایک ایک دوسرے حکم کیوں صادر کر
 اگرچہ میں یہ ظاہر نہیں کرتا کہ اس کو ایسا کرنا چاہئے اس حکم کی ایک نقل
 اگر وہ ڈسٹرکٹ جسٹریٹ کے پاس یا مین ہارلٹ روانہ ہونی چاہئے
 کہ اس قریبی کے معلق کسی قسم کی فریڈ کارروائیات کی اجازت نہ ہو
 اور میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ایسی جاندار جو قریبی کی توجہ سے
 واگداشت کی جائے۔ ایک مین ہارلٹ ڈسٹرکٹ جسٹریٹ میں پوری کے پاس
 روانہ کی جانی چاہئے اور میں ان کو پیشہ رو دیتا ہوں کہ وہ جسٹریٹ
 درجہ اول کے جنہوں نے یہ حکم صادر کیا ہے اس کی وجہ سے بلاشبہ حکم دیں

پیش
نام
مک
دار

اگر کوئی صاحب سے کوئی صاحب عدالت کے لئے اپنا جواب پیش کرنا چاہے تو وہ میرے پاس روانہ کیا جائے گا۔ اس کے حساب سے معمول خود کو نکالیں میں ایسا کر سکتا ہوں تو کیا کیونکہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کل کارروائی ناچاکنجی اور بیستہ کم کم اسکی سماعت کروں بہتر ہے۔

کارروائی کے لئے مستحق کی ہیں
پانچویں دفعہ ۱۹۲۳
نمبر ۲۰۶

نمبر ۲۰۶ دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت فصل ۱۹۲۳ کے تحت
با حلاس ہجرتیں ہر جاں بیکل نام
چھوٹے لال مودی سائل بنیام ملک معظم طرفانی
مجموعہ ضابطہ قود ای ایکٹ ۱۹۲۳ کے تحت دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت
انتظام کی اجازت ہو جو ضروری ہو۔ غامضی غمضی تحقیقات
میں جسٹس آنا اجازت دیکھتا ہے۔

کسی شخص کے لئے استغاثہ کر کے اجازت بخش سمیت
نہ دیکھانی چاہئے کہ نہ اسباب عدالتی غمضی یا تحقیقات
کیے بغیر کسی ہمدہ وار کی رائے یہ ہے کہ اس شخص کے لئے
کسی جرم کی بات نہ سمجھتا ہو چاہئے
جب ایک جسٹس نے کوئی شہادت دیکھ کر دیکھ کر
حزرت کے بغیر عدالتی طریقہ پر کوئی غامضی یا تحقیقات
لی تھی اور اسکو عدالتی طریقہ پر کر کے دیکھ کر دیکھ کر
ضابطہ طریقوں پر پیش کیا تھا اور ایسی تحقیقات کی بنا پر
دیکھ کر دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت فصل ۱۹۲۳ کے تحت
انتظام کی اجازت ہو جو ضروری ہو۔ غامضی غمضی تحقیقات
میں جسٹس آنا اجازت دیکھتا ہے۔

اگر کوئی صاحب عدالت کے لئے اپنا جواب پیش کرنا چاہے تو وہ میرے پاس روانہ کیا جائے گا۔ اس کے حساب سے معمول خود کو نکالیں میں ایسا کر سکتا ہوں تو کیا کیونکہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کل کارروائی ناچاکنجی اور بیستہ کم کم اسکی سماعت کروں بہتر ہے۔

۱۹۲۳
مخانب سائل - مسٹر جی - سی - پال -
فیصلہ یہ درخواست کرنی جو عدالتی جسٹس کو نہیں کیا گیا
حکم مقررہ گذشتہ عدالت پر مل گیا تھی کہ اسکی تحقیقات
نے یہ حکم دیا تھا کہ سائل اوکام دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت فصل ۱۹۲۳ کے تحت
ایک مینیجر جرم کے متعلق مقدمہ دائر کرنے کے لئے طلب کیا جائے۔
وہ حالات جرم میں یہ حکم صادر کیا گیا تھا جسے نہایت غمضی عدالت
ہو تیس میں اس معاملہ کے حالات کسی قدر طویل ہیں۔ سائل کی
مال موضع متنبہ ہوا جسکو گمبیر کے درہنگہ راج کے تحت ایک پڑا
پے متنبہ ہوا جس میں سائل کے تحت "سیا سار" میں جواری مال کی
دیکھ کر وہوں کی فکر آئی کہ ناچے۔ تسلیم کیا گیا ہے کہ جہاں سائل
اور ان کے پاسداروں میں کچھ عداوت تھی۔ دکان کی بہرہ کی
ناشتا شدت دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت فصل ۱۹۲۳ کے تحت
اور کسی چھوڑ دہ عدالت کی زیر نگرانی فصل کی تقسیم کے لئے آئی تھی
کی دفعہ ۱۹۲۳ کے تحت فصل ۱۹۲۳ کے تحت
کے کہو جس پر بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ ان خاص ملک عدالت
درہنگہ کے لئے اس مقام پر جانے لے گیا تھا اس مقام پر پہنچے
یہ معلوم ہوا کہ اسامیوں نے فصل کاٹ کر اسکو علیحدہ کر لیا تھا
گذشتہ ۲۶ مہینہ کی کو سائل نے سب ڈویژنل افسر کے رویہ کو دیکھ
وخواست کی تھی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ خود اس نے اپنی ذاتی من
راضیات کی فصل کاٹی تھی اور اسکو اپنے ہمسایوں پر تقسیم کیا تھا
یہ کہ اسکو یہ اندیشہ تھا کہ جب وہ اپنی فصل صاف کرنی شروع کرے گی
اسامیان اسکو تکلیف دینے کے جس طرح کہ انہوں نے قبل اسکی کہہ
اس مقام پر پہنچنا گس تھا سائل میں الرضیات پرانی تھے

267112

171-9176

1944 - 1945

$$x^2 + \frac{1}{x} - \frac{1}{x^2} = 1 + \frac{1}{x^3}$$

۱۱۱۱ - من الملائكة أشياخهم ملكة عم الملائكة

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دروساً لمن يتفكر

جواب: بلکہ کونسا علاج و سہ فعیہ علاج کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعد نہایت تیزی

علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام

۱۵۸۰

[illegible]

انکسرتا سہ ماہی رام پور و جالندہ ۱۸۶۴ء

کلیاتی و عمومی

بازار جاری نیایش ختم شده و با کسب و کارش چون پیرمردی

۱۷۱۸

منجانبہ سے ملائی۔ مسٹر ای۔ پی۔ جی۔

۱۔ نواز احمد

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

تعمد از حکم است و بشر که اگر اندام تحت دونه

ملفوظات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلی

تعلیمی استعداد کا استخراج ہر سرکاری طور پر کیے بغیر ہونا چاہیے کہ تعلیم اور

انہوں نے دوسرے عجیب سے حکم راج کی غنیمت کی "عالیٰ نہیں اس

مختصر بیاض و کرم از اج مشهور که او اس حکم و در سنج

اس خبر کی باراضی سے جو اس کا یہ متعلق ہے کہ وہ خود و خود سے نہیں آتا

[illegible]

ہوتا تو مجھے جو نیز ثبوت مرم کی باتہ جواب یہ زیر سپردی علم
سہ سترج کی تجاویز واقعاتی سے کامل اتفاق ہوتا۔

چونکہ سر احضیف ہے یہ درخواست نام کام رخصتی اور خارج کی جاتی ہے
ساتھوں کو اپنی سزاؤں کا غیر مستغنی شدہ جرم سے لگنے کیلئے اپنے
آپ کو حوالہ کر دینا چاہئے۔ درخواست نام منظور کی

عدالت جوڈیشل کمشنر اووہ

درخواست فوجداری۔

نمبر مقدمہ ۲۳ ہائے ۱۹۱۲ء منصفیۃ الدریل ۱۹۱۲ء

بالاس امر و دلالت و ڈوٹیل کسٹمر۔

بالد پاسی مستغنیث۔ بنام ایم۔ ناصر پٹیلان۔ ملازم۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ ہائے ۱۹۰۹ء دفعہ ۴۰۳۔ متغاثہ

جرحہ دار پولیس کے خلاف کیا گیا ہو تحقیقات۔ ضابطہ۔

جب کوئی متغاثہ کسی جرحہ دار پولیس کے خلاف پیش کیا

جائے تو اس کی احتیاط کے ساتھ تحقیقات کی جانی چاہئے۔

مستغنیث کو اس متغاثہ ثابت کرنے کیلئے ہر قسم کا موقع دیا

چاہئے مگر متغاثہ جرحہ دار ہو تو مجسٹریٹ کو مستغنیث پر جرحہ

ماند کر کے معاوضہ عطا کرنے اور دروغ طعن کی بات اس

پر مقدمہ دائر کرنے کے متعلق وسیع اختیار حاصل ہے۔

درخواست فوجداری بنام اسی حکم صدرہ سشن جج لکھنؤ مورخہ

۱۱ دسمبر ۱۹۱۲ء مشورہ محالی حکم اخراج مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

صدرہ مقدمہ سب ڈوٹیل انسر طبع آباد لکھنؤ۔

نجات حاصل۔ سترج سی و ت۔ منجانب سرکار۔ وکیل سرکار

فیصلہ۔ ایک متغاثہ جو بالد پاسی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ

یے یاس پیش کیا تھا اس کو ایک سب ڈوٹیل انسر طبع آباد نے خارج

کیا ہے۔ چونکہ متغاثہ ایک جرحہ دار پولیس کے خلاف کیا گیا تھا

مستغنیث کا یال، ہمالا متغاثہ دائر کرنے کیلئے سب ۱۹ دسمبر

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ ہائے ۱۹۰۹ء دفعہ ۴۰۳۔ متغاثہ

جرحہ دار پولیس کے خلاف کیا گیا ہو تحقیقات۔ ضابطہ۔

جب کوئی متغاثہ کسی جرحہ دار پولیس کے خلاف پیش کیا

جائے تو اس کی احتیاط کے ساتھ تحقیقات کی جانی چاہئے۔

مستغنیث کو اس متغاثہ ثابت کرنے کیلئے ہر قسم کا موقع دیا

چاہئے مگر متغاثہ جرحہ دار ہو تو مجسٹریٹ کو مستغنیث پر جرحہ

ماند کر کے معاوضہ عطا کرنے اور دروغ طعن کی بات اس

پر مقدمہ دائر کرنے کے متعلق وسیع اختیار حاصل ہے۔

درخواست فوجداری بنام اسی حکم صدرہ سشن جج لکھنؤ مورخہ

۱۱ دسمبر ۱۹۱۲ء مشورہ محالی حکم اخراج مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

صدرہ مقدمہ سب ڈوٹیل انسر طبع آباد لکھنؤ۔

نجات حاصل۔ سترج سی و ت۔ منجانب سرکار۔ وکیل سرکار

فیصلہ۔ ایک متغاثہ جو بالد پاسی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ

یے یاس پیش کیا تھا اس کو ایک سب ڈوٹیل انسر طبع آباد نے خارج

کیا ہے۔ چونکہ متغاثہ ایک جرحہ دار پولیس کے خلاف کیا گیا تھا

مستغنیث کا یال، ہمالا متغاثہ دائر کرنے کیلئے سب ۱۹ دسمبر

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ ہائے ۱۹۰۹ء دفعہ ۴۰۳۔ متغاثہ

جرحہ دار پولیس کے خلاف کیا گیا ہو تحقیقات۔ ضابطہ۔

جب کوئی متغاثہ کسی جرحہ دار پولیس کے خلاف پیش کیا

جائے تو اس کی احتیاط کے ساتھ تحقیقات کی جانی چاہئے۔

مستغنیث کو اس متغاثہ ثابت کرنے کیلئے ہر قسم کا موقع دیا

چاہئے مگر متغاثہ جرحہ دار ہو تو مجسٹریٹ کو مستغنیث پر جرحہ

ماند کر کے معاوضہ عطا کرنے اور دروغ طعن کی بات اس

پر مقدمہ دائر کرنے کے متعلق وسیع اختیار حاصل ہے۔

درخواست فوجداری بنام اسی حکم صدرہ سشن جج لکھنؤ مورخہ

۱۱ دسمبر ۱۹۱۲ء مشورہ محالی حکم اخراج مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۱۲ء

صدرہ مقدمہ سب ڈوٹیل انسر طبع آباد لکھنؤ۔

نجات حاصل۔ سترج سی و ت۔ منجانب سرکار۔ وکیل سرکار

فیصلہ۔ ایک متغاثہ جو بالد پاسی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ

بالد پاسی

نام

ناہر علیاں

(اورہ)

صفحہ ۱۱۱

تیت لال
جیہاں
لکھنؤ
طہ
پیشہ

جلدی و سنگ کے کہتے ہیں اس کو گھبراہ باز گیر کہ اگر کسی کو یہ حالت ہو تو
مغز کا جانب ایک طرف سے مل پرہ وہاں طر سے اس کے دل و روں
اس کو مارا ترے کے باہر باز و برید ہلال نہ صبر ہا
تھا اور اس کے بعد جسے مجمع نے اس پر تیار اور ہا
سے اس وقت تک حملہ کیا جب تک کہ وہ نہ ہوش نہ ہو گیا۔
ہوش میں آئے کے بعد اس نے اپنے بھائی شیونندن کو طلب کیا
جس کے اس نے ہتھ میں اطلاع سے کہی ہا تہ کی شیونندن کے
ابتدائی رپورٹ واقعہ پیش کی مٹی گواہ سے بارہ ضربات ثابت
ہوئیں جن سے کم از کم پانچ خونخواریت کے گہرے زخم تھے اور
اس میں کوئی شک نہ ہو سکتا کہ ان ضربات سے ایک کاٹنے
بھیجا کے وریو ضرر شدہ ہو پنا ہما۔

محسوسات نے جو چیزیں کہ سنیں وہ تحریر کیا بالکل اطمینان بخش ہوئی
اور کہ لائے ہم ملاقات ان کی معینہ غرض مشترکہ نہایت سہولت
لیگی تھی اور اسے الزام تحت دفعہ ۱۴۰۰ کا کام رہا تھا ایک ایک
لے جو چیزیں کہ لے لے خالصتاً ایک پاس لے کر کیفیت کو متعلق ہو
ہما جو جگہ کے خفیت کے قریب رہتا جس کے بارے میں عدالت کے رویہ
سے تہ حاصل کیا تھا اور یہ کہ حنا جو ملے تھا اور اس وضاحت
سارے عساکروں نے جگہ جو کہ کیفیت میں کاٹنے والے تھے
سے اس وقت کیا تھا جبکہ وہ اس منارہ سے روانہ ہو چکا تھا
حق حفاظت اور انتہائی حالت اور کی تردید ہوتی ہے جو صفائی
میں پیش کیا جائے جس کیلئے حالات مذکورہ بالا میں کاٹنے کے
تھیاریوں کے ساتھ ایسی سخت ضرورت ہو گیا تاہم وہی نہ تھا۔
ذوالکرم سن ۱۳۸۵ھ کے جو چیزیں تھیں کہ ضرورت بناوٹی نہ ہیں
یہ چیاں کیا گیا کہ دائرہ داخل اسی واقعہ سے واقع ہوا تھا جیسا
استغناء کی جانب سے بیان کیا گیا تھا تاہم سیرانی کیے متعلق کسی

نہ اس سے پیدا ہوا تھا کی نوعیت قابل اطمینان طریقہ سے تھا
 ہیں کہ یہ (اسو) نے یہ تخویر کی تھی کہ مگر میں جب بنا کر حاکم کر کے
 میں شریک ہوں، تب اسو ان کے بیان کے لحاظ سے یہی اس کی
 نسبت اُن کو تسلیم ہوا کہ اسو اس کی پارٹی کی اس سے بھی جو حاکم
 کے کھیت کے قریب تھی مگر اسو اندر کر اس کی پارٹی کے رواد
 ہو کر کیا تھا اُن کو کوئی حق حفا فائدہ خود اختیار حاصل نہ تھا
 اُن بھیا رول سے جو سالوں کے استعمال کے تھے اور ان
 ضربات سے جو پوئیائی گئی تھیں یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسو میرے
 حو مقدمہ کی نوعیت کے لحاظ سے ضروری تھا زیادہ جبر استعمال
 کیا گیا تھا بالخصوص جبکہ تہا نہ صرف ایک سال کے فاصلہ پر واقع تھا
 " سالوں کی جانب سے مقدمہ ٹیانی سنگہ بنام ملک مقظم (۱)
 پر استدلال کیا گیا ہے۔ لیکن مقدمہ مذکور میں کیا جاسکتا ہے
 کیونکہ اس میں نہایت اہم اور میں استغاثہ کا بیان غلط یا درست
 کیا گیا تھا۔ بیان ایسی صورت نہیں ہے۔ اگر شہادت استغاثہ سے
 سے ہر ایک کے راع کی صحیح نوعیت یا وہ صحیح مقام جہاں جگہ پر
 تھا ثابت نہیں ہے اور اس کے بلکہ کا الزام نام کام رخصت تہا نہ نام
 اس قابل اطمینان طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ سالوں کے گانے کے
 نام پر استعمال کر کے جس کو ایسے حالات میں بالارادہ ضرورت
 ہو گیا تھا جس سے حق حفاظت خود اختیار جابدا خواہ وہ
 مسیرونی کا حق ہو یا اس کی پارٹی کا حق ہو کیسے متعلق ہو
 ہمارے الت مراجعہ نے مسیغیت کی شہادت کو قبول کیا ہے جس کی
 نائیدات بدلی۔ پورٹ سے ہوئی ہے شہادت مذکور الزام سخت
 دفعہ ۳۲۱ مجموعہ نمبر ۱۲ ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ اس سال کا
 بصیرت نگرانی تصدیق ہو جاتا ہے لیکن اس کا موازنہ اس عزیز
 کا اعتدال ہوتا ہے کہ اگر مقدمہ میرے سے ہو تو بصیرت نگرانی

پاسی
ام
ایمان
اد

۳۰ بہانہ باغی کی فوج نہیں تھیں بلکہ ان کے ہتھیار

۲۰ آج الزامہ، مسدودہ، آجنا، نہایت سنگین ہے۔

وہ حسب ذیل بیان کر کے اس کو مسترد کرتے ہیں، انہیں حالات

مذاکرہ رہیں کوئی امتناع قبول کرے کہ کیلئے تیار رہیں ہوتے

تہتہ کا تاہم کہ جہاں کہیں ایسے حالات موجود ہوں عدالت

شعبہات کسہ سے جسٹس کو کسی اطلاع کی سماعت ہو کر

کہ کرنی چاہئے وہ اس کی درست کیوں ہے؟ میں اس نتیجہ کو

قبول کر کے کیلئے تیار ہوں جس کی جہد و ہار نہیں ہے

خلاف کوئی استغاثہ کرنا چاہئے نہ وہ قضا کے ساتھ اس کی تحقیقات

کیہانی چاہئے اور تحقیقات کو اس کا امتناع نہ ثابت کرے کہ ہر قسم کا

موضع دیا جانا چاہئے اگر یہ ممکن ہے تاہم جو جسٹس کو تنفیذ

پر جرمانہ عائد کر کے عارضہ عطا کرے اور اس کے خلاف دروغ

حلف کا اٹھا کر کے کا وسیع اختیار ہے۔

میں اس حکم کو منسوخ کرنا بڑی حرکت دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ

عہدہ اور عداور کیا گیا ہے اور مقدمہ ذیلیم و سرگٹ عہدہ پیش ہے

باس بیدار استعدا و اس پر کرتا ہوں کہ علامہ اس محترم پیش ہے

جس کے حکم سے دفعہ ۲۰۳ منسوخ کیا گیا ہے صا و کر کیا تھا کسی دوسرے

محترم پیش کی جانب سے استغاثہ کی تحقیقات زیادہ پیچیدگی سے

ساتھ کی گئے۔

حکم منسوخ کیا گیا۔

پانچویں ٹریبونل

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ ۱۰۲۴ مقدمہ

اسماء کے خلاف حاصل ہوں۔

مراد میرا صی فیصا میرصد رہ سبار و نسیج اگر مورصہ ہا جو لالہ
 (۱) اس واقعات کی نظر ثانی جوار جاع ناسخ کے باعث ہوئی ہے
 جس میں سب سے پہلے اس واقعہ کے متعلق ہے۔ اس واقعہ کے متعلق ہے
 حسب ذیل بیان کیے جاتے ہیں تقریباً سنہ ۱۹۰۷ء کے اختتام پر
 اگر وہ جس چار بہائی مسلمان انندی لال ناراین داس رام دیال
 اور شام لال رہتے تھے۔ سال ماضی میں ان کے باپ کی وفات
 کے بعد بھائیوں میں علیحدگی واقع ہوئی تھی اور شمس کے خاندانی
 بہادری کی ایک کامل تقسیم علی میں آئی تھی اس کے بعد ہندی
 اور رام ناراین کے مابین ایک کاروباری شراکت نوآباد قائم ہوئی
 تھی کوئی دتا و بزرگ شراکت مرتب نہیں کی گئی تھی لیکن دو بہائی
 ملا سیمہ کار و بار میں مکرر شریک ہوئے تھے اگرچہ انہوں نے بطور
 تقسیم شدہ ہندوؤں کے اپنی حیثیت قائم کر سہی تھی لیکن
 سنہ ۱۹۰۷ء میں انندی لال کی صحت خراب ہوئی شہادت پر عبور
 معاملہ کرنے سے یہ مناسب طور پر واضح ہوتا ہے کہ وہ قریب
 بتلا تھا اور اس کو اس کا علم تھا۔ ۱۹۰۹ء میں ملنے والے کو اس نے اپنا
 آخری وصیت نامہ اور وصیت مرتب کی جو دونوں کے بعد شمس
 اگر وہ میں اس کے مکان پر جڑی کیلئے لکھیں کیا گیا تھا۔ یہ تسلیم کیا
 گیا ہے کہ اس دتا و بزرگو (ملاحظہ ہو۔ ہماری شمل کا صفحہ الفاس ۱۱)
 انندی لال نے تکمیل کیا تھا اور یہ کہ حسب ذیل اشخاص نے بطور
 گواہان حاشیہ کے اس پر دستخط کیے تھے: ناراین داس رام دیال
 (دو بہائی) نیز دوار کا داس دامودر داس کہن لال گہائی
 و بدی داس۔ دستاویز میں ابتدا تکمیل کنندہ و زاریں لیس
 کے مابین چار مصرعہ دکان میں ایک شراکتی کاروبار کے وجود
 کا ذکر کیا گیا ہے جن میں انندی لال کا حصہ ہے اور ناراین داس

حصہ ہے اس کے بعد اس میں بتلا گیا ہے کہ کہیں کہیں کے
 و زار اس حق کی مانند جو وہ شراکت مذکور میں اور زاری کل دگر
 جائیدادوں میں رکھتا تھا اس کی زمرہ سے خارج کر دیا گیا اور اس کا بڑا فرقہ
 بین جنگی عراب و وہاں ہے اس سے بعد ہمیں فقیرہ یا فقیر چند مذکور کے
 فائدہ کیلئے ایک طویل امانت قائم کی ہے جس کی رو سے ناراین
 داس (بہائی) اور چار گواہان حاشیہ یعنی کہن لال دامودر
 داس (جو میرا رشتہ دار ہے) واریکا داس و گہاسی رام جو میرا قریبی
 کا رندہ اور ایک نہایت ایمان دار شخص ہے جس پر مجھے بہت اعتماد
 ہے بطور امانت کے مقرر کیے گئے تھے۔ یہ طے ہوا تھا کہ اسماء اس امر کی
 نگرانی کریں کہ شراکتی کار و بار اس وقت تک جاری رہے جب تک
 کہ فقیرہ بالغ نہ ہو جائے اور ان کی بہن کیلئے طویل ہدایات دے
 کی گئی ہیں۔ اس واقعات کی بابت انتظام کیا گیا ہے جو دراصل کسی
 وقوع میں نہ آئے تھے شمس فقیرہ کی قبل از وقت وفات سے تا جہلی
 کچھ جانب سے کسی دوسرے کی تہنیت یا عود اس خانوں کی وفات
 کی بابت نہ سنا ہے چلی کو مبلغ چالیس لاکھ روپے کی وظیفہ اور اس میں
 جبکہ وہ جائز کیلئے جائے کھشتا رقم دی گئی ہے رقبہ جائیداد کھشتا نامہ
 کے فائدہ کیلئے امانت رکھائی گئی ہے کسی مشور میں بھی فقیرہ کے فوت
 ہونے اور اس کے بجائے کوئی بیٹا جتنی نہ لے جائے گا مختار میں ہوں
 مسماہ چیلی کو میرے کار و بار میں کسی طرح دست اندازی کرنے کا
 کوئی اختیار یا حق حاصل نہ ہوگا۔ ادھار یا اسناد و انہی جماعت میں
 ان خدات کو پر کر میں گے جو وفات کی وجہ سے حالہ میں ہوں
 وہ اس امر کی نگرانی کریں کہ کاروبار ان کے منہور اور ان کے لئے
 جاری رکھا جائے۔ ان کو میری کل جائیداد کی نگہداشت اور حفاظت
 کرنی چاہئے اور کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کرنا چاہئے جو میری رقم یا
 کے کسی جز کے تلف کا باعث ہو۔ صرف چند مخصوص صورتوں

لالہ فقیر حسن
 سام
 انکرا
 (الہ آباد)

صفحہ ۳۲

بالد پاسی
ام
اصطلاحان
(۱۰۵)

کے فیصلہ کیلئے زیادہ آہم ہیں معلوم ہو رہا ہے کہ زمین
محکمہ ٹیکس کو پولیس ایک فز الزام وصول ہوئی تھی جس میں
کارروائیات تحت دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی مندرجہ
کی گئی تھی اور اس نے فرد الزام میں ایک حکم تحریر کیا تھا جس کی
رو سے طرم بری کیا گیا تھا جب ایک دوسری کارروائی آفائیکٹی
تھی تو فز لکھن نے بالکل غلطی سے دفعہ ۳۰۳ مجموعہ مذکور کے الفاظ
متعلق کے ہے جو دراصل کارروائیات زیر باب ۵ سے متعلق
ہیں ہے لیکن فیصلہ مذکور میں ایک ریکارڈ موجود ہے کہ ایک
ایسے مقدمہ میں جس میں طرم کو حاضری کا حکم نہ دیا گیا ہو کوئی حکم
رہائی یا برکت مناسب طور پر عطا دینا جاسکتا ہے مقدمہ
موجودہ میں اس حکم میں جو متغاثہ پر عطا دیا گیا تھا طرم کو حاضری
ہونے کی ہدایت کی گئی تھی۔ حکم مذکور طرم تک تصدیق نہیں ہو چکا
تھا لیکن جیسا کہ میں نے اس کے قبل ظاہر کیا ہے وہ اس
صورت میں ضروری نہیں ہے جبکہ محکمہ ٹیکس اس کے تحقیقات
میں تحت دفعہ ۲۲ یا دفعہ ۲۴ عمل کرے۔

۱۔ درخواست منظور کی جاتی ہے سب و تیزل محکمہ ٹیکس کا حکم منسوخ
کیا جائے اور یہ قرار دیا جاتا ہے کہ دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے معنی میں سائلوں کی حسب ضابطہ تحقیقات کی گئی
سب اور وہ سب ضابطہ بری کے لئے ہیں یہ مقدمہ ہذا کی کا دیا
منسوخ کیا جائے گی۔

ہائیکورٹ الہ آباد
راہد اولی دیوالی۔

۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء تا ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء
۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء
۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء
۱۳ ستمبر ۱۹۳۹ء تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء

قانون برطانیہ ۱۱۱۱ء تا ۱۱۱۲ء
۱۱۱۱ء تا ۱۱۱۲ء
۱۱۱۱ء تا ۱۱۱۲ء
۱۱۱۱ء تا ۱۱۱۲ء

جب ایک وصف امین میں ہر ضابطہ کیا گیا تھا کہ حادثہ
شرکت میں ہر کسی شریک کے حصہ سے مبلغ ۱۰۰ روپے
فقد کی بنا پر تحریر کیے گئے تھے جو دوسرے شریک کے شخصی خاص
کوٹی میں اپنے نصف حصہ کی باتہ کی تھی۔

قرار دیا گیا کہ دستاویز ایک ایسی دستاویز تھی جس میں حسب
متناسے دفعہ ۱۱۱ قانون برطانیہ دستاویزات مبلغ ۱۰۰ روپے
سے زیادہ مالیت کی جائیداد غیر منقولہ میں حقوق و عرق
کے انتقال یا سقوط کی باتہ بدل کی ادائیگی کا اقرار کیا گیا تھا
اور ایسی دستاویز کی عدم رجسٹری جس حد تک کہ اس سے
محکمہ سند گان کے حقوق برقرار ہونا ظاہر ہوتا ہو جس کے
متعلق وہ رجسٹری نہیں کی گئی تھی اس کو ناقابل لغات قرار دینا

ایک شرکت کی صورت میں جو ایک مشترکہ ہندو فائدہ کار
ارائین کے مابین ہوئی ہو یہ قرار دیا کہ شرکت کسی ایک
فرق کی وفات کی وجہ سے منسوخ ہوگی مگر قیاس کی بنیاد پر
جبکہ کسی نابالغ نے مال ہونے کے بعد کسی دگری کی غرض
کارروائیات جاری رکھی ہیں جو حقیقی امانت کے لئے اس کی
رقوم کی باتہ حاصل کی ہو اور ادائی حاصل کی تھی،

قرار دیا گیا کہ یہ بہتر نہ منظور کیے نہ تھا اور اس سے نابالغ
کسی ایسے دعاوی کو پیش کرنے سے متعذر نہیں ہے جو اس کو

انچہ کو کل دھم دار سی سے سکر ڈس کہا ہے اور اسیت فریض اور
 ناما بلج کی جا اور اندسی لال سے ۱۰ دیا یوں کے حوالہ کی
 جس کو کہ اصعب موصوفہ خواہ اس کے وہ کہہ ہی نہ تھا
 کے ساتھ ہر وقت نام کی نزل سے گلیا خارج کیا تھا تمام
 اپنے اظہار لفظ ہوتا تھا ہم سے یہ کہنا ہے کہ
 اس نے پہلے لکھا ہے کہ اس کی انتہا پر لالہ کے
 نام سے ایک دوکان قائم کرنے میں اس کی ہوتی جو اچھے بانو
 انکے کاروبار جاری رکھنے کے لیے ہوا کہ جس کے نام کے
 منافع سے اس نے ناما بلج اور مسماہ چلی کر پورے لیا تھا اور
 وہ اب بقدر رقم جو مبلغ ہو گیا ہے وہ پھر خیر خیر کے
 میں رکھا ہے۔

۳۰۰ ابدال ناش سفر تین کی ترتیب ان کے ملے گا۔
 فیر خیر خیر پانچ سالہ میں کی وقت بالغ ہوا ہو گا اس
 سال ماہ میں اس نے روپیہ ماندہ اسکا لال اور گہاسی
 رام اور نانک رام لیسرا میں داس کے نام پر نو تین جاری
 کے جنہیں اس نے اس شراکتی کاروبار کے ساتھ جن میں اس
 اپنے باپ کے وصیت نامہ کی شرائط کے بموجب ایک پانچ حصہ ملا
 کیا تھا ان کے معاملات کا حساب طلب کیا تھا نیز اس کے یہ
 اطلاع دی تھی کہ وہ شراکت کا فلسفہ اور مجموعہ حائد و میں
 اپنے حصہ کا علیحدہ قبضہ یہاں تھا اس کو نہایت استغنا طے
 ساتھ جوابات دے گئے تھے جو قانونی مشورہ سے تیار اور روانہ
 کئے گئے تھے۔ ان جوابات میں نہایت اہم فقرہ اس جواب کے
 فقرہ میں پایا جا سکا جو گہاسی رام کی جانب سے روانہ کیا گیا
 تھا اور جو حسب ذیل ہے لالہ فیر خیر کے کل حسابات کا صفیہ
 مسماہ جیسی لالہ فیر خیر کے ذکر کی قدرتی دلیل در مان کے ساتھ

لالہ ناما بلج داس کا جس حیات کا ایک گہاسی اور لالہ فیر خیر
 کے تین شراکتی شریک تھے کل ان کے پورے سود وغیرہ جو
 الہ فیر خیر کو واجب الادا پائی ہو لالہ رام پالا اور ناما بلج
 کو بھی سود و چھوڑ دیا گیا تھا ان کے ان کو ان کے پاس جمع ہو گئی تھی
 اور فیر خیر اور اس کی ماں نے رقم مذکور سے واپس حاصل کیا
 تھا اور اس سے ایک علیحدہ کاروبار بھی قائم کیا تھا یہ یہ ہو گا
 اور جو لانی مسماہ کو وہ نامش رجوع کیا گیا ہے جس سے ہمیں
 اب تعلق ہے لالہ فیر خیر نے یہ وصیت نامہ دے کے سات اٹھاس کو
 بطور مدی علیہم کے فرقی بنایا ہے۔ پہلے تین نانک رام جس کی
 نسبت عرفیہ دعویٰ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس نے اپنے آپ
 کو لالہ ناما بلج داس کا منہنی پڑا بیان کیا تھا مسماہ لیستو لالہ
 داس مذکور کی مسماہ موہن دی اس کی بی بی میں یہ
 تین اس کے فرقی بنائے گئے ہیں کہ وہ اپنے ماہین ناما بلج داس
 کی کامل جائیداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ چوتھا مدی علیہم گہاسی
 ہے جو اندسی لال کے وصیت نامہ کے تحت بطور ایک امین کے
 اور بطور کو بی کے ایک شریک کے فرقی بنایا گیا ہے اس کے
 بعد کے دو مدی علیہم رام دیال اور تمام لالہ ہیں جو بطور
 شراکتی کاروبار کے حقیقی منتظرین کے اور نیز بطور ایسے انماص
 کے فرقی بنائے گئے ہیں جن کے قبضہ میں اس کا رہا ہوگی
 جائیداد میں مدی نے ایک حصہ کا مطالبہ کیا ہے فی الواقع منتقل
 ہوئی تھی بقیہ مدی علیہ لالہ نہیں لالہ دیگر لالہ امین ہیں۔
 یہ ایک مسئلہ واقع ہے کہ خود ناما بلج داس کے علاوہ دو دیگر امین
 یعنی دھار کا داس و دامود داس نامش رجوع کئے جانے سے
 قبل فوت ہوئے تھے یہ فیض دعویٰ ایک طویل دسا وین ہے اور
 ان حالات میں مجھے یہ امر عجیب نہیں معلوم ہوتا کہ مدی

صفحہ ۶۲۵

لالہ فیر خیر
 نام
 نانک رام
 (الہا)

لاؤغہ
ہام
اکسٹرم
اور آباد

اور مبلغ اس قدر فقیر مانا کہ مذکور کو واجب الادا میں جمع مبلغ
لکھن پور مانا گئے۔ کہیں گئے اور چھوٹے میں گناہ اور لکھن پور
کے مذکور دہرم سالہ کے اخراجاں اگی ادائی گئے رہ گئے۔
اس میں کہ دستاویز دستاویز پر بحث کرونگا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ اس شراکت سے انھیں کسی اندری لال سے دھیت نامہ
میں ذکر کیا گیا ہے ایک دوطرفہ معاہدہ ہے جو ایک جانب نارائیں
اور دوسری جانب مہرم لال دامور داس کہاسی رام اور وار
داس کی جانب سے ہے جو یہاں باقی ماندہ اسناد سے نا بارغ فقیر اور
یہاں مانا گئے فقیر کی دلیہ کی حیثیت سے مسماہ جیل کی
رہا ہے۔ کہیں سہی تھا اس میں ابتداً ذکر کرتے کاروبار کا ذکر
آتا ہے اور ان سات دکانوں کی صراحت کی گئی ہے جن سے وہ
بہت دولت تک متعلق تھا اور ان کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے
کہ وہ اندری لال متوفی کی شراکت میں آیا گیا تھا۔ اس کا بیٹا
فقیر نا بارغ ہے اس کے بعد اس میں حسب ذیل بیان کیا گیا
ہے کہ کائنات مذکور کے حسابات کی اب جان لیگی پناؤ کرکٹ
نسبت کی ہے۔ اس رقم کو محسوب کرنے کے بعد جو دہرم سالہ کی
تعمیر بن صرف ہوئی تھی مبلغ سے تین سو پندرہ فقیر اندری لال
کے مانا گئے یہ مذکور الصد کو واجب الادا پائے گئے ہیں
اور یہ لالہ نارائیں داس مذکور الصد فرقہ ثانی دکانات
مذکور کے اعلیٰ کاروبار میں معاملات اور دکانات کے تمام
اقسام کے ماں اور اسے یاد کا دارک ہوا ہوا۔ یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ یہ تین سو پندرہ لالہ کے لکھن پور مانا گئے ظاہر سے
گئے ہیں خیرات میں نا بارغ کے حصہ کی بات اس کے کل مطالبات
کی کامل ادائی بن حسب تفصیل مندرجہ ذیل مبلغ سے ہے۔

صفحہ ۴۴

والفہ مبلغ ۷۰۰ روپے لکھن پور سے اس کی قیمت کے جس کا ذکر
معاہدہ دستاویز میں کیا گیا ہے نارائیں داس کے حساب میں
مذکور محسوب گئے ہیں۔
دب (ب) مبلغ اسی صد رام دیال اور تمام لال کو اس مجموعہ پر
حالہ شریکے جائیں کہ وہ اس پر (۱) فیصدی سالانہ سود اور کرٹیک
اور اس سود کو دہرم سالہ کے اخراجات کی ادائی میں استعمال
کریں گے۔
رج (ج) مبلغ لکھن پور کے اس کی نسبت نارائیں داس نے یہ اقرار
کیا ہے کہ وہ خود اس کے پاس جمع تھے اور اس نے یہ کہا ہے کہ وہ
تین مہینوں کے اندر اس سے جائیداد خرید کر لیا کہ تا وقت تک
ایسا نہ کیا جائے یہ نہایت کثیر رقم رام دیال اور تمام لال کے
پاس جمع کی جاتی چاہئے اور دستاویز میں حسب ذیل بیان کیا گیا
رقم مذکور کا سود جمع ہوتا رہے گا اور مسماہ جیل اور نا بارغ مذکور
کے اخراجات کی ادائی اس سے کیا گئی۔ لالہ رام دیال اور
تمام لال اس جائیداد کی جو اس وقت موجود ہے یا آئندہ خریدی
جائے گی نا بارغ مذکور کی اور اس کاروبار کی جو آئندہ کیا جائے
مگر ان کے ذمہ دار ہیں۔ ان معاملات کا نتیجہ جبکہ ان پر عام طور
پر جو کیا جائے رام دیال اور تمام لال کی حیثیت پر مجب ہے
نارائیں داس کے وصیت نامہ کی رو سے وہ تمام کاروبار
کے اصل منتظم ہوئے ہیں۔ کاروبار مذکور کی جائیداد سے اس
مبلغ ملو گی کہ ان کے لکھن پور مبلغ اسی روپے حاصل کرنا چاہئے اور
اس کو اپنے اختیار میں لے کر استعمال کرنا چاہئے۔ مگر لکھن پور
وہ کسی خاص دہرم سالہ کو قائم کریں اور اس سال سے مسماہ
جیل اور اس کے نا بارغ سے کی رویتیں کی کل ذمہ داری حاصل
کریں۔ مگر روشنائی اور کافہ سے ایسا ہو سکتا ہے تو انہیں

مذکورہ بالا اس مسئلہ کے خلاف عمل کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا
 کہا جی ام یہاں جو دعویٰ ہے اس میں ہم کا ہے۔ ہمارے روبرو اس امر کے
 سامنے کیسے طریقہ سخت نکلی ہے کہ اگر اسی رام نے تسلیم کیا تھا
 باہرین لہ وہ اس کاروبار میں جرح کر کے فریضہ دعویٰ میں کیا گیا ہے
 کیس وقت ایک شریک تھا میں نہیں خیال کرتا کہ اس شخص کے
 متعلق جو گواہی رام نے پیش کی ہے کوئی یقینی ثبوت ہو سکتا ہے
 اس نے یہ بھی تسلیم نہیں کیا تھا کہ وہ کیس وقت مدعیان کا ایک
 شریک تھا کہ اس کا بیان یہ تھا کہ شراکت جس سے مدعی متعلق
 رکھتا ہے اس کو برہان میں ہم نے نہیں دیا ہے۔ لیکن اس نے یہ جرم
 تسلیم کیا ہے کہ وہ اس شخص کی وفات کی تاریخ سے ناراض اس
 کے ورثہ دار اور جائیداد کے ساتھ کاروبار میں ایک حصہ دار
 بننا تھا اور میں یہ اضافہ کر سکتا ہوں کہ یہ ظاہر ہے کہ وہ ناراض
 اس کے وصیت نامہ کی شرائط کے تحت ایک حصہ دار بننا تھا
 ایک حصہ میں جو بدعویٰ جو ناگ رام نے پیش کیا تھا گواہی
 کے جو بدعویٰ سے زیادہ ہے۔ میری رائے میں موخر الذکر ہے
 اپنے آپ کو ایک شراکت کے الفلاح تک محدود کیا ہے جو سوائے
 ج کی کمپنی کے ذریعہ ناراض داس کی حیات میں عمل میں
 آیا تھا اول ذکر کرنے اپنے جواب کے فقرہ ۲ میں بطور ایک
 قسم کے علی السبیل البدل عذر کے یہ بیان پیش کیا ہے کہ
 کوئی شراکت جو ناراض داس کی حیات میں موجود تھی ہر صورت
 اس شخص کی وفات سے منسوخ ہوئی تھی۔ بخلاف قبیلہ مدعی علیہم کے
 رام دیال حاضر نہیں ہوا۔ شام لال نے ایک حتمی جواب دعویٰ
 پیش کیا تھا جس میں اس نے یہ بیان کیا تھا کہ کم از کم اس کو
 کسی ایسے کاروبار سے تعلق نہ تھا جس کا مدعی ایک شریک تھا
 یہ کہ فریضہ دعویٰ سے اس کے خلاف کوئی بنا اور دعویٰ ظاہر نہ ہو

ہی یہ کہ اس میں ان کے رقوم کے جو مدعی کے فائدہ کیلئے اس میں
 گواہی نہیں کا ا حسابات۔ کہتے ہیں اور یہ کہ وہی وقت ہی عدالت
 میں ایسی رقوم اس کے لئے اٹھا دی تھیں کہ اس کی ادائیگی کا مال
 حکم سے میں خیال کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں میں صاحب
 پر یہ اضافہ کر سکتا ہوں اگرچہ رام دیال نے باغی طور پر
 ہوا تھا مثلاً میں متعدد دلیلیں ہنگامہ میں جن سے یہ ثابت
 ہے کہ وہ علما شام لال کے ساتھ شریک ہوا تھا اور وہ وفات
 ایک سال بعد مدعی کی سیر ہوئی تھی۔ عدالت کے تحت یہ حتمی
 کی ایک کوست بران۔ مدعی علیہم نے عدالت میں ایک موقوفہ رقم
 ادائیگی کیلئے پیش کی تھی جس کی نسبت اہولہ نے تسلیم
 کیا تھا کہ وہ مدعی کے صاحب میں ان کے پاس جمع تھی۔ لیکن
 آخری وقت پر کونسل نے ان مدعی علیہم کی جانب سے اس امر پر
 اصرار کیا تھا کہ اس کے موکل عدالت میں ایسی کوئی ادائیگی نہ کر سکے
 بحر اس کے مدعی اس کو اس کی ذمہ داری کی بناء پر اس کے حق
 میں یہ بطور ایک پوری اور کامل ادائیگی کے قبول کرنے کیلئے
 تیار ہو چکا کہ مدعی نے قدرتنا ایسی کسی شرط کو قبول کرنے سے
 انکار کیا تھا کوئی رقم بھی جمع نہیں کی تھی۔ آخری مدعی علیہم
 کہیں لال بالآخر مدعی کی جانب سے اس کے دعویٰ سے بری الذمہ
 کیا گیا تھا۔ وہ مدعی کی جانب سے کچھ شہادت میں داخل ہوا تھا
 اور اس نے نہایت اہم شہادت دی تھی جس کا مجھے بعد میں
 ذکر کرنا ہو گا اس شہادت کے تقبیروں کے متعلق جو کہیں لال
 نے دی تھی بہت کچھ بحث ہو گئی تھی اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس
 نے مدعی کے ساتھ سازش کی ہے اور اس امر کے معاوضہ میں
 کہ موخر الذکر اس کو کسی باعمالی یا غفلت کی بناء پر حقیقت ایک
 اس کے اس کے فریضہ کی انجام دہی میں اس سے نہ ہونی ہو

والد فریضہ
 بنام
 ایک رام
 (والد لال)

ایک بھائی کے بیٹے سے طلاق ہو گیا تھا اور وہ بیٹے الفاطین عدالت سے
راہدہ کی بیٹی کے والدین کی کمال تحقیقات کے بعد اور ایسے
اور اس کے خلاف جو اس واقعہ کے لحاظ سے اس طرح شخص
کیسے بائیں ذمہ دار ایسے بائیں اس کو ایسی دوسری عطا کرے
بھڑا سب معلوم ہو سکے بلاشبہ عرضیدہ عویس طرح کہ وہ
زیب دیکھی ہے ابتداً اہل شرک اور بدعتی اور بدعتی شرکاء
کے مابین دلائل کے قصید کی بات ایک دعویٰ ہے۔ پھر
راہی طور فقہی ہے کہ اندلی لال کے وصیت نامہ کے
تحت بطور ابھی کے گھاسی رام کی ذمہ داری پیش کی گئی ہے اور
نیا دعویٰ کا جزو بنائی گئی ہے حالانکہ کہیں لال محض اور کلیتاً
عیشیت ایک پسماندہ این کے اس کی ذمہ داری کی بنا اور
فرقی ہایا گیا ہے نیز میری رائے یہ ہے کہ اگرچہ میں اس امر
کو اہم خیال نہیں کرتا کہ ناراین داس کے وراثت کے خلاف
عرضیدہ عویس اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ ناراین داس کی جائداد
کے خلاف کاروبار شرکت اور نیز عیشیت ایک این کے اس
شخص کی حیثیت کی بنا پر دوسری چاہی گئی ہے مدعی علیہ نمبر
۱۰۰ کے پلیدنگ میں ایک سوال پیش کیا گیا تھا جواب
ہمارے رور و عرفین یقیناً موجود نہیں ہے رسماۃ سوہن
دی گئے نانگ رام کی تنہا سے انکار کیا تھا اور بطور ہمہ
خواہش کی تھی کہ اس تحقیقات میں اس کی نسبت قطع قائم
کی جائے جس حد تک کہ نہیں تعلق ہے ہم اسے مسلمہ خیال کرتے
ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی تردید کسی پلیدنگ سے
نہیں ہوتی جواب ہمارے رور و موجود ہے کہ نانگ رام کو
سہماۃ پسواریں داس کی بیوی نے جائز طور پر پیش کیا تھا
اور یہ کہ وہ دراصل ناراین داس کا وارث اور اس کی جائداد

کا قائم مقام ہے جیسا کہ اس نے اس کی مستند میں ایسے کو
نہا کر لیا ہے اس کے بعد اور کہا ای نامہ کے بعد اس کی کم و بیش
اس ظہاری دعوے کے تلف عدالت میں اس کے لئے جہت ہے۔ یہ
سعی بلکہ بلکہ ہر وہ کو حضور اللہ مانے شرک میں کی ایک ناش
تک محروم کر دیا ہے تاکہ عدالت کی اس تجویز کی صورت
میں کہ شرکت کے لئے کسی تاریخ ختم ہوئی تھی دعویٰ کا
ناکام ہے، دن کے یہ شرکت کی تھی کہ اگر عدالت اس کا
خلاف ہو اس کے مایہ کے وصیت نامہ میں مقرر کیے گئے تھے
کوئی ذمہ داری نافذ نہ کرنا چاہتا تھا تو اس کو توفی استناد
دامودر داس اور دوا کا داس کے وراثت کا قائم مقاموں
کو فرقی نہ بنانا چاہیے تھا۔ نانگ رام نے ہر اقسامہ عذر کیا تھا
کہ شرکت مجاہدہ دستاویز جھوٹا ہے اور نمبر ۱۰۰ کے ذمہ
سے فریق ہوئی تھی اور اس امر پر اصرار کیا تھا کہ یہ معاہدہ نہ صرف
سہماۃ جمعی بلکہ بحر خود ناراین داس کے کل دیگر املاک کا
کیا گیا تھا۔ اس نے بہت کی تھی کہ اس شرکت کے خلاف مانے گئے
قبل حسابات کی امانداری کے ساتھ اور کمال خارج کی گئی تھی
اور یہ کہ مدعی کو شرکتی جائداد میں اس کا ۱۲ حصہ دیا گیا تھا۔
حصہ مدکور کی بات یہ عذر کیا گیا ہے کہ اگرچہ ابتداً شرک
جو اندلی لال اور ناراین داس کے ابھی ہوئی تھی بلاشبہ
اس نہا کر گئی تھی کہ ان کے لئے حصہ حاصل ہوا ہوگا لہذا
کو صرف ۱۲ حصہ حاصل ہوا ہے جو اس سمجھوتے میں دو دستاویزات
الف و ب مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۹ء مورخہ صدر کی مجلس سے منجم
کی گئی تھی جن کے موجب شرک کے حصص مقرر کیے گئے تھے تاریخ مذکور
سے فی کس حصہ مقرر کیا گیا ہے نیز اس امر سے تعلق ایک عذر
کیا گیا تھا کہ مدعی اس تصفیہ سے جو معاہدہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۹ء

لالہ فقیر محمد
نام
ماکرام
(آباد)

وہ راقی سے بلند و شرف کر کے موزن الذکر کے حق میں ایک بیان کیا
 ہوتا ہے اس امر کے متعلق میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے بلا تامل یہ کہنا
 چاہئے کہ اگر کسی نے ظاہر کیا ہے کہ میں لال سے بحیثیت ایک
 امیر کے لیے فرائض میں اس حد تک غفلت کی تھی کہ وہی
 اس کو بتاؤ کسی ایسے لئے ان کا قانوناً ذمہ دار قرار دے سکتا تھا
 یہ کہ کسی نے اس کے لئے اس کے لئے کہ وہ ایسی غفلت کی وجہ
 اس کے لئے تھا۔ بظاہر اس کے یہ کافی طور پر ظاہر ہے کہ
 کہیں لال، کسی کے نقطہ خیال سے کسی مقابلہ کے لائق نہیں ہے
 اس امر کا نسبت شک کر چکی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مدعی علیہم
 اور رام گہاسی رام رام دیال اور شام لال آپس میں مدعی
 کو کسی ایسی رقم کی ادائیگی کرنے کے قابل ہیں جو اس کو واجب الادا
 بنائی جائے۔ اور موزن الذکر کہ میں لال کے خلاف اپنے دعویٰ پر اصرار
 کرنے کی نسبت کوئی وجہ نہیں کہ نہ کہتا تھا۔
 وہ عدالت منکوس نے مطلقاً عدالت کہا ہے جسکو مختلف مدعی علیہم
 کی جانب سے پیش کر چکی کو شش گنگی تھی دراصل کوئی اہمیت
 نہیں رکھتے حقیقت یہ ہے کہ ان نتائج کے لحاظ سے جن پر میں
 واقفانی اور قانونی بیعتوں کی نسبت پہنچا ہوں مدعی نے الفسخ
 امر کیا ہے جس میں کی بات ایک ڈگری کے ذریعہ سے وادری کی
 رہا بیان ثابت کیا ہے لیکن یہ صورت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ
 وہ ایک ہی دانش میں یا کسی موجودہ کاروبار کے شریک کی
 حیثیت سے یا علی السبیل السبل ان کے خلاف جنہوں نے
 اسلی نام لیا ہے کہ ماہ میں اس کی اغراض کیجا استعمال کیا ہے اور اس
 ظاہر کرنے کا اکل حق تھا اور اس پر توفی امداد و امور
 و دار کا واس کے قائم مقامان قانونی طور پر بنانا واجب
 تھا۔ اس کی ذمہ داری شریک کا وضرر تھا تھی اور مدعی علیہ نام

بالخصوص ایک موجودہ شریک کے ہاں یہ دینی بنایا گیا تھا اگر حقیقت
 ایک وارث کے کسی کوئی غلطی میں کی جائے اور نقص ہو جس کی ممکنہ
 ذمہ داری ہی شامل کی گئی تھی۔ مدعی علیہم رام دیال اور شام لال
 کی حیثیت یقیناً عجیب تھی لیکن وہ قدر شا اور لال ہی طور پر رہے
 ذمہ داریوں سے سہمید ہوتی تھی جو انہوں نے مارا میں داس و دیش
 کے متعلق ان معاملات کے متعلق جو اس کی بنا پر کیے گئے تھے اپنے
 پر عائد کی تھیں لکری مدعی انبیاء بیان ثابت کرنے میں کامیاب ہے کہ
 قانوناً وہ شریک جو خود اس کے اور مال میں داس کے مابین موجود تھی
 کبھی فسخ ہوتی تھی تو مجھے ان دو مدعی علیہم کی حیثیت کافی طور پر
 واضح معلوم ہوتی ہے۔ مارا میں داس کے وصیت نامہ کے لئے وہ مال کی
 حیثیت سے انہوں نے دراصل شریک کی کاروباری کامیابی کا کاروبار
 حاصل کی تھی اور اپنے آپ کو اس کے نظام کا ذمہ دار قرار دیا تھا
 انہوں نے چند ہی کہانے کہوں لالین کیا تھا جس کے موجب کاروبار
 کا زیادہ حصہ بطور ایک ایسے کاروبار کے جاری رکھا گیا تھا جس کے
 فکر کا گہاسی رام اور مالین داس کے وراثت تھے اور کوئی کہ میں دیگر
 ملازمین کو اس منافع پر جو کاروبار کی خاص نتائج سے حاصل
 ہوتا تھا بطور ایک فیصدی کے مواضع دیا جاتا تھا ایک دکان
 اگر کسی ایک عمارت میں قائم نہ ہو وراثت میں بطور شریک
 کی کوئی کہ تلافی گئی ہے۔ مدعی علیہم نے اسکو ایک علیحدہ کاروبار
 کے تصور کرنا پسند کیا تھا جو صرف فقیر خدی کے فائدہ سے کیا جاتا
 تھا جس کا سرمایہ ایک عینہ تم ہوتا بیان کیا گیا ہے اور لالین خاص
 شخص کی علیحدہ جائداد کے علیحدہ رکھی گئی تھی لیکن اگر یہ فرض کیا
 گیا کہ مدعی اس امر کے متعلق کہ قانوناً شریک شریک نہیں تھی اپنا
 غلط ثابت کرے وہ شریک ہی جائداد کی اس منہوی تقسیم کے خلاف
 عمل کرے اور کل دکانوں کو زمین وہ دکان شامل ہے بطور دکان

دعویٰ کے لئے

لا فیه
نیام
ناکرام
الکرام

سہ پہر پہنچتی تھی۔ انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ کچھ ناراین
 داس کے وقت اس کے کان میں علم جس حد تک کہ ناش بد کا لعلق
 یہ وہ داری سے محفوظ کیا گیا کہ ناش صرف بطور ایک الغنائ
 نا، نا اور سبب قہمی کی ناش کے تصور کی جاسکتی تھی اور اگر
 اہل کرام نہ ہوتے تھے تو صرف اسی بنا پر کامیاب ہو سکتی تھی اس
 اگر کرام اہل کرام سے حوالہ بخوانے کے موجب مرتب کیا گیا تھی مدعی نے
 اہل کرام کی نمبر ۲۳۹ باب ۱۰ میں پیش کیا ہے۔ یادداشت مرقعہ
 دوسری لہ پیل اور دلائل برتنی ہے۔ یہ فقرات محض عام
 مدعا رہا ہیں اس نام کے متعلق ہیں کہ نتائج جن پر غلطی ہو چکی
 غلط ہیں متوجہ دیگر فقرات اس ضابطہ کی تفصیل کے خلاف
 میں کی عدالت استانی میں پابندی کی گئی تھی۔ یہ معلوم نہیں
 ہوتا کہ ان میں سے کوئی بھی اہمیت رکھتا ہے یا ان کے تحت میں
 سامع روبرو غلطی سے پیش کیا گیا تھا کہ غیر المقداد عدالت
 میں جو دلائل کی شکل میں ہیں کچھ ناراین داس اور گھاسیام
 نے دیگر اسناد کی جانب سے دستاویز مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی
 انجیس کے متعلق اور اس بنا پر کہ وہ ماہ جیل کی جانب سے کی گئی
 ہیں یا اس صورت میں حکم اسناد کی کل حاکمیت کی جانب سے اکی نکلیں
 ثابت کیا جائے مدعی کے خلاف اس کے حوالہ کے متعلق عدالت استانی
 کی تجویز پر پتہ اس کیا گیا ہے اس سوال کے ساتھ اس سوال
 یہ نور کرنا ضروری ہوگا کہ آیا وہ غیر رجسٹر شدہ دستاویزات ہیں
 اس وقت مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی اصل اور جائز ہیں۔ کیونکہ ایک امر
 ۱۹۰۷ء اکتوبر ۲۸ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کا تصدیق ہوا تھا اس امر یہ معنی ہے کہ
 اس کی لال اور ناراین داس انندی لال کی وفات کی تاریخ
 پر رسائی حصول میں حصہ دار ہے۔ چونکہ تسلیم کیا گیا ہے کہ
 شرکتہ اس بنا پر قائم تھی کہ انندی لال کو چھ حصہ اور

ناراین داس اس کے چھ حصہ دار ملے ہوئے تھے۔ اور اس کا مسا ہذا لال
 کسی دیگر شخص کے نام کام رہتا ہے کچھ اس کے مقابل ہوا علم صراحتاً
 نہ تھا اس کے لیے کہ انندی لال اپنی وفات کے قبل ایک نام پر
 رضا نامدو تھا جس کی رو سے قابل تقسیم۔ تاہم میں اس کا حصہ تھا
 لستہ حصہ قرار دیا گیا تھا۔ علاوہ برین یہ واقعہ ہو کہ ایک
 وخط جواہر داس کے وخط معلوم ہوتے ہیں جو ماہ جیل
 انندی لال کی تیرہ کا ایک ہائی ہے و متاویز لال انندی لال کے
 معاہدہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۷ء کے طور پر گواہ حاشیہ اور یہ
 دستاویز (معاہدہ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے بطور ایک جیل کے
 کے طور پر ہیں۔ مدعی علم کیلئے یہ ثابت کرنا خاص صورت پر اہمیت رکھتا
 تھا کہ دامودر اس کے ان دونوں دستاویزات پر وخط کے لیے
 نتیجہ ہے کہ اس امر کے متعلق کہ غیر نہایت متین لکھی گئی ہے جو کم نسبت دیگر
 میں تسلیم کرنا چاہیے کہ اس سے ان دونوں دستاویزات کی نسبت
 دامودر اس کے وخط ثابت ہے۔ تاہم یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی
 لستہ ہی اس کے وخط ثابت کر کے کیلئے کافی گئی کی یادداشت مرقعہ
 بقیہ مذکور میں صرف دو عدالت پر توجہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ
 عدالت ابتدائی کی اس تجویز کے خلاف ہونے کے لیے یہ گواہی
 سامع پیش کر سکی کہ کل ذمہ داری سے سبکدوش کیا گیا تھا اور اس کو
 اس کا پورا خرچہ عطا کیا گیا تھا۔ دوسرے مدعی علم ام دمال اور نام
 کے خلاف ناش کے کیلئے اخراج سے متعلق ہے۔ ہمارے دور مدعی علم
 تمام لال کی جانب ایک درجہ اسی موجود ہوا اس امر کے متعلق ہے کہ مذکور ابتدائی
 کو انکو گواہ حیدر عطا کرنا چاہیے۔ بالآخر مدعی علم ایک نام کی جانب ایک
 علیحدہ مورخہ اولی نمبر ۳۳۸ باب ۱۰ میں کیا گیا ہے اس مدعی علم
 بالکل قدر تا جس کا مدعی معلوم ہوتا ہے یہ بحث کی ہے کہ عدالت تحت نے خود
 اکی تجویز کے مطابق اس کے خلاف کوئی ذکر یا رد کر کے میں غلطی ہو گئی تھی۔

لا فقیہ
نہ
امام
(رحمۃ اللہ علیہ)

ہر سال ہم لکھنؤ و تھانہ راستہ کو پیش کیا تھا وہیں سال کی تقریر
 لایا یہاں اور یہ کہ اس کا سنا ہے کہ وہ ساسہ شمس کی بھیلی
 سے پیش کی گئی تھی کیونکہ اگر صحیح طور پر دیکھا جائے تو دستانہ
 اب اگر وہ احمدی لال کو اسکی حیات حوالہ نہیں کی گئی ہے، اور یہ
 لال کا دوبہ تہنا رک، اوصیاء کو جو الہی حیات پائی تھی یہ امر
 کسی نہ رالعب ہے کہ یہ دو بھائی اگر وہ اس قدر ہم حالہ کہ
 براہین سے تو ان دونوں کی جڑی کرانہ کی نسبت اوصیاء
 اس کے کو کم اہمیت دیتا اگر مجھے اس دونوں المیوں
 دیکھا کہ وہ اس کے عوساۃ جمیلی کا بھائی تھا اور احمدی
 لال کہ وہ دستانہ کے تحت ایک ایسے تھاں دونوں و تہنا
 پر بلو ایک لگاؤ اور حمایت کے فی الواقع و تخطا کئے تھے لیکن یہاں
 کچھ بے اندیشی ہے کہ یہ ایسا تھا کہ وہ بار بار تیس کر باہوں کی
 اگر شبہ وادہ اس کی و تخطا کے متعلق طینان ہوتا تو میان دو
 دستانہ نیرت کو ثابت قرار دیتا لیکن قبل اسکے کہ میں ملاؤ
 سہاوت پر بحث کروں مجھے ایک اور صحت کا ذکر ناچاہیے تھا
 کی نہاں کی ہے مدنی کے ہم فی حاتمیت اس اسرہت رو دیا
 گیا تھا کہ احمدی لال کی وفات سے نارائیں اس کی وفات
 نادر، مگر اس کے سامانہ نارائیں اس واقعہ کے ماہین
 مناج کی ایک مساوی تقسیم پر مبنی کئے گئے تھے۔ جسے مذکور
 کوئی زیادہ ہمیت نہیں کرتی بلکہ اس کے کہ ظاہر کیا جاسکے کہ
 داس اور اس یا کسی دوسرے میں نے (جو نارائیں داس
 یا کہا۔ رام نہ تھا) حسابات یہ کوئی سو ترنگانی سہاوت کر کے
 لکھا۔ رازا ہی لیکن اس کا نہایت رور وادہ ہو گیا
 سہادہ سید جودنا دیرات الفادہ سے محض شکر
 حصہ کر دیتے ہیں کہ کئے ہیں۔ اس میں شرکت کا یہ ہرگز نہ

大正

لکھا ہے اور یہ سطر متالی کی ہے کہ اس میں لال کا کل ہمارا ہے جو ہم
 لکھتے ہیں نہ یہ موجودہ کاروبار میں ان کے ہوا غار رکھا
 متعلق ہوگا۔ البتہ اس میں جو بارہ روپے ہیں ان کے
 یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لال کا سرمایہ اس رقم سے زیادہ تھا اور
 یہ کہ اس کے حق میں جو محاسب اس کا کیا تھا۔
 اس میں سارہ بیس کا ذکر درج کیا مدخلی ہے جسے
 تہا دست کے ذریعہ جسے کوئی لکھا تھا۔ لال نے اسے
 طے یہ قبول اور جس پر عمل کر سکتا ہے اس کا ایک
 لال نے دس روپے اور دس روپے لکھے ہیں۔
 و تہا یہ روپے تہا لال ہوتا ہے کہ اس کی تصدیق لکھا
 نام (مدخلی بیس) جس پر عمل کر کوئی کے ایک قديم مدارج ہے
 اس میں مارین دس کے دس ہیں اس کا ایک شریعہ ہے
 اور اس دور اس کے ہے۔ یہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لکھا
 یہ روپے کا تہا اگر وہ تحریر کی گئی ہے۔
 گہا سی رام کو تہا دست میں داخل ہوا اور اس کو تہا
 الف اور ب کی۔ اس میں لال اور گواہان حاشیہ کا جاسے ہے
 تصدیق کے متعلق تہا دست کی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا
 کہ دونوں لکھی ہیں دو معاہدات کی جڑ پر لکھا جائے ہے اور
 یہ کہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ انھوں نے اس بارادہ کو کیوں ترک
 کیا تھا۔ اس لئے اس بارادہ کوئی وجہ نہیں ملانی ہے۔ وہ تہا
 و کال میں ہیں اور یہ کہ دس روپے لال کو اس کے
 وصیت نامہ کے اور وصیاء کو کسی حوالہ میں کی گئی ہے۔ ان دو
 دست ویرات کی تصدیق کی ایک ہے جو وصیت کی جانب
 اس کی وجہ سے لکھی گئی ہے۔ گہا سی رام اور جس کے دستخط
 یہ کام ہے اور زبان میں اس کے نام اور ان کے ولایت تحریر کی

اس نے نہ دیکھا دیا تھا کہ اسکے پاس ایسے کوئی بھی کام نہ تھا اور یہ کہ اس کی کل آمدنی دستاویزات بخر کر لینے کے درمیان سے ۱۰۰۰۰ روپے مالا مال سے زیادہ بنتی۔ احمدی لال کے وصیت نامہ اور وصیت نامہ دستاویزات الف و ب کے موازنہ کے بعد اس نے یہاں لیا تھا کہ وہ اس کے خط میں نہ تھے۔ اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ اگرچہ وہ گہرا سی رام کے چہرے سے واقف تھا اس کے مارا میں وہ اس احمدی لال بیان کے باپ کے متعلق کوئی یاد دہانی اس پر گہرا سی رام نے کیا وہ جو راستہ میں لکھی تھی تاکہ اس کی تائید ہو۔ میان کے درمیان سے لکھی تھی میں حلقہ اخبار بیان کیا تھا کہ وہ گورنر کوٹھڑے ہاؤس میں موجود تھا وہی شخص تھا جس نے یتیموں کو اورا تھر کی تھیں اور اس پر مجھے کہہ سکتی اصرار کیا تھا یہی اصرار دے گا لیکن یہ غلطی نہیں لگواہ پھر دروازہ تھیں جس کی تھی۔ نہایت رہا عوامی حوالوں نے اس سے حال کیا تھا یہ تھا کہ ٹریک کی ملٹی میڈیا کے ساتھ ہے اٹھارہ سو کی ٹھہر گئے کیا حصہ کے خیال کیا جاسکتی تھی۔ اس نے اس امر پر اصرار کیا تھا کہ اس کا باپ امیر ٹیک تھا اس امر سے انکار کیا تھا کہ وہ کسی دوسرے نام سے نہ تھی شہر تھا اور ان دستاویزات کی تفصیل بیان کی تھی جن پر اس نے لکھ دیا۔ وزیر ٹیک نے وزیر ٹیک کے دستخط کے لئے اس نے اپنے ہاتھ کے پھائیوں کے نام لکھے تھے اور جب دلیل اصرار کیا نہ تھا۔ یہاں سے یہاں سے میرا کوئی رشتہ اور تھا، احمدی علی چارلس سے صاف طریقہ سے دریافت کر لے سے مارنے تھے کہ کیا کوئی ایسا ایسا ٹیک ہے ایسا ایسا ٹیک سے واقف تھا جس کے کوئی بیٹا ہی وزیر علی ٹیک تھا۔ اس دوسرے شخص کے حلیہ کے متعلق سوال کیا تھا اور اس کے تھیں بی بی احوال صاف لکھے تھے لیکن گواہ نے بعض چیزیں چھپا دی تھیں وہ اس نام وارینٹ اور تھیں کے کسی کا تھیں سے واقف نہ تھا۔

اور وراج نہ تھا تھا۔ ان حالات میں مجھے اس امر کا اندیشہ نہیں
ہوا کہ نکاح کو یہ قبول کرنا چاہیے کہ جسکے اس کی شہادت
دور کا دوسرا ہے جہاں سے دستاویز کی تکمیل تیار نہ کر کے
کے یہ کافی ہے۔ یہ علم نہیں کہ یہ امر ہمارا ہے۔ دور کا
دوسرا لڑی کے راز میں اس سے ایک ہی شخص کی حیثیت میں
ناراضی دوسرے کے حصہ بنانا کی ضرورت سے اصرار ہوا تھا
اگرچہ اس صورت کا معاہدہ نہ ہوا تھا۔ اس طرح کے گمراہی امی
ہیں اختلاف رائے تھا۔ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ گمراہی رام کے
ساتھ کسی ایسے حربہ میں متحرک ہو سکتا تھا جس کا ارتکاب
دوسرا ویرج کے سلسلہ میں کیا گیا ہو۔ یہ حال اس وقت ہوتا ہے
بہرہ رسا ہو سکتی ہے اور لڑائی کے کہ جسکے علم کو ان حالتیں
میں سے کسی کو اد کو ہی طلب کر کے سے قاصر ہے۔ میں نے کہہ دیا
کی تہا رت کی نسبت یہ منقول ہیں کہ اس کا دور دور کا دور
کی تہا سب سے دستاویز کی تکمیل تیار ہوتی ہے۔

اس مزاج کا تعلق ہو دوسرا اس کے نقطہ نظر سے
جسکے میں نے سال میں ہا ہر کیا ہے اس شخص کے اس نقطہ سے
ہو دوسرا دیر لانا (اے اور ب کے حاشیہ میں دیکھو تو
ہو یہ تینوں دستاویز یا حروف میں معلوم ہوتے ہیں
اتفاق سے دستاویز کا کاغذ جس طرح کہ وہ اپنی میں
نظر آتا ہے اس شمارہ دستاویز کے بالکل صحیح میں بادستہ وقت
پر لکھا گیا ہے یا زیادہ اغلب یہ ہے کہ اس میں سو راج لکھے
ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت جبکہ عدالت تحت میں
گو اہوں نے دستاویز کا منسوخ کیا تھا کاغذ کی حالت کیا تھی وہ
بہ نسبت ان دو دستاویزات کے منجبت یہ خیال کیا گیا ہے کہ ان
سے دستاویزات الف وب کے حاشیوں پر دوسرا اس کے

دستاویز ہوتے ہیں کسی قدر تہر خیر کیا گیا ہے اگرچہ اس کا
کہ عدالت میں میں تحقیقات کے وقت وہ بیباک اور ہوا جسے
اسکو بطور ایک ایسے نقطہ کے خیال کرنا چاہیے کہ کسی ایسے شخص کے
جہاں سے دستاویز کے لئے ہاں کے لئے جو دوسرا اس کے لئے
دستلرہ وقت تھا جبکہ اس کے لئے ضروری حروف استعمال کرنا تھا
درعی علیہم ہے اس کو جہد رما جہ کی شہادت سے ثابت کر کے
کوئی شخص کی ہے جس کی نسبت میں نے پہلے نہیں رائے ظاہر کی ہے
اچھوں نے کہہ دیا تھا کہ اس میں ایک بڑے شخص کو بھی تھا
کیا تھا جس کا ذکر میں نے بطور نا میں دوسرے کے کیا ہے۔
اس لئے یہ بیان کیا تھا کہ اس کو یہ یاد تھا کہ ان میں دوسرے
اس کو اس وقت طلب کیا تھا جبکہ وہ ایسے دستاویز تھا۔ اسکو
یہ یاد تھا کہ جب وہ سرکار میں گیا تھا تین دستاویزات کا
سودہ دستاویز غرض یہ پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔ دوسرا وہیں
حاضر تھا اور ساتھ میں لایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ میں تھی
اس لئے امدی لال کے لئے کے حالات کے تصدیق کی ضرورت
کے تعلق کے گفتگو سے تھی اور اس لئے یہ ظاہر کیا تھا کہ اس کو
ان اختلافات کے متعلق دوسرے میں کی کوئی اور کوئی نہ
مقرر حریف کے نصف حصہ کے متعلق اور لکھنے کے لئے
کے لئے تھے۔ یہ دوسرے کے اخراجات کے لئے مخصوص ہونے
چاہئیں کہ یہ سبلی امور یاد تھے اسکے دوسرے کے ہاں توں کا
منا نہ نہیں کیا گیا تھا لیکن دوسرا اس لئے اس سے
یہ کہا تھا کہ حسابات کی جانچ کی گئی تھی۔ وہ دونوں کے لئے
تھا جبکہ سب رجسٹرار میں دستاویزات کی رجسٹری کے لئے
ناراضی۔ اس کے نکال کر لیا تھا۔ اس لئے بطور اسکے وصیت نامہ
کے تکمیل کے کہ وہ اس کے اور نہ بطور اس معاہدہ کے تکمیل کے کہ

نکاح اور
نکاح اور
نکاح اور

نکاح اور

54

674

[illegible]

اس بات پر اتفاق کیا کہ شش کی ہجرت کو گھما سی رام کی شہادت کی
 کہ اس نے لکھا تھا کہ وہ یہ ثابت کر کے لے گیا کافی ہے کہ
 در اور اس پر سب سے سادہ و سادہ اس کے دستخط ہیں
 میرا ہفتہ ستر کی نسبت یہ خیال قائم کر کے سے لکھ لکھ خاص میں جھڑکی
 کی ان دو کتابوں کا اختتام اس کے ساتھ ساتھ کر کے لے گیا ہے یہ
 نزار دیتے تھے تیار ہیں کہ اس اندر اچھا ہے جو ان میں
 موجود ہے اور اس کے ساتھ کسی معجزہ کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
 راور اس کے حکیم کا عطا کردہ ہے اس میں اپنے دستخط کر کے
 عادی تھا۔ یہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ ان حروف کا ہر ہول لیکن
 اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان مختلف تحریرات میں جو صریح
 میں ہیں جن سے وہ امور داس کے دستخط ظاہر ہوئے ہیں
 غیر معمولی اختلافات موجود ہیں حالانکہ ماکری کے دستخط جیسے
 مناسب طور پر یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ کتابوں کی حالت اور
 بدصفو تھا یہ حکیم کا امور داس کے نام کے محادی سے معاملات
 یا مسلمہ وجود کی کے مد نظر میں اس امکان کو خارج نہیں کر سکتا کہ
 کتابوں کو راجع ناٹش کے لیے حاصل کیا گیا ہو گا اور یہاں
 میں کوئی مناسب مقام نظر آیا ہو گا دامور داس کا نام مختلف
 مقامات میں صریح حروف میں درج کیا گیا ہو گا۔ جیسے اس کے
 مل لگانے ہے کہ یہی نے بہت زیادہ ثابت کر کے شش کی
 ناویں نہیں خیال کرتا کہ وہ اس عام نام کو ثابت کر کے ہیں
 مہیا رہا ہے جو وہ ثابت کر رہا تھا یعنی یہ کہ دامور
 اس کا صریح حروف سے کلیتہً ناواقف ہوا اور اگر وہ غلبت
 نا اپنا نام درج کرنا چاہے اس کا اسکو استعمال کرنے سے قاصر
 ہوتا۔ یہ واقعہ باقی رہتا ہے کہ مدعی علیہم کو یہ ثابت کرنا چاہیے
 کہ دستاویز پر دستخط تیار دامور داس سے ساتھ میلی

کے متعلق ہجرت کے دستخط ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے
 قبل میں مدعی علیہم کی رام اور ایک گواہ ہمدرا ما تھا
 کی شہادت پر دستخط کو ثابت قرار دینے سے انکار کر کے
 لئے کافی وجہ تھی ہیں۔ مجھے شاید یہ بتلانا چاہیے تھا کہ
 اس شخص کا لکھنے کی دستاویز کا ایک گواہ تھا جس کی نسبت
 یہ بیان کیا گیا ہے کہ دامور داس نے صریح حروف میں اس پر
 اپنے دستخط کر کے اسکو تکمیل کیا تھا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ اس کو یہ یاد
 ہے کہ دامور داس نے اس موقع پر اپنے دستخط کرتے وقت ان
 حروف کو ضرور استعمال کیا تھا اور اس امر کی نسبت میری رائے
 صرف یہ ہے کہ میں یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ یکساں ہی سے اس پر
 کے متعلق کوئی یاد رکھتا ہے۔
 دو دیگر امور یہ ضرور عطا ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ
 میں نے قبل میں یہ واضح کیا ہے کہ دستاویز جی صرف ناٹش
 داس اور ساتھ میلی کی جانب سے اسکی تکمیل کی بات جھڑکی
 کی لکھی تھی۔ لکھنا تکمیل کے مددگار شہول خود گھما سی رام کے
 اس چار مہینے کی مقررہ مدت میں سب رجسٹر کر کے رو برو
 کبھی حاضر نہیں ہوئے تھے اور ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء کو شہول
 مذکور نے ایک باضابطہ تحریر کیا تھا کہ اس لال دامور داس
 گھما سی رام اور دوار کا داس نے رجسٹری سے انکار
 کیا تھا۔ کسی شخص نے جو اس دستاویز کی ترتیب میں غرض
 رکھتا تھا اس ضابطہ کی استعمال کر کے کوئی کوستس نہیں کی
 تھی جو قانون رجسٹری دستاویز ہندوستان قواعد میں درج ہے
 جو اس کے تحت اس ضابطہ یا غافل تکمیل کنندگان سے رجسٹری
 کر کے اس کے متعلق مرقبہ کے لئے ہیں۔ گھما سی رام نے ہم
 سے اس بیان کو صحیح باور کر کے اس کے استدعا کی ہے کہ اس وقت

اللہ بفرح
 رام
 مانکھ رام
 (الہ آباد)

لا تفرحوا
بما
ناتسبوا
(والتواضع)

جو پہلے سے وہاں رہتے تھے، ان کے پاس ان کے مکان کے نصف حصہ کے
 اقدار کی رقم تھی۔ ان کے پاس اس کو شناخت کیا تھا لیکن اس
 نامہ میں اس کو بطور ستارہ و ستارہ و ستارہ کے بتلایا
 کہ وہ دیکھ کر شناخت کریں کیا تمام یہ دوسرا دوسرا اس کے ابتدائی
 نامہ و دست یا سرج میں اس کے دوبرو پتہ میں لکھا گیا ہے اور وہی
 ہے جو کہ اس کے نام لکھا گیا تھا کہ وہ ستارہ و ستارہ دوبرو
 تکمیل یا تصدیق یا جیٹری کی طرف سے لکھا گیا ہے۔

[illegible]

موجود ہے۔ کہ عبادہ مدنی علیہ السلام نے کہ نبی اللال کو طلب کیا تھا مگر اگر کے کسی درویشان کا چہرہ سی تھا۔ اس نے روک کر پیش کیا مگر عقین جس کو اس وقت جبکہ وہ مجلس انتظار کیے اس واسطے کی نوٹیں لیا تھا یا بعد سے وصول کرنا تھا گنت کرانا اس کے فرض تھا۔ ہم نے بہت کچھ وقت جو میں حیا کرتا ہوں کہ بہر حال کیا جا سکتا تھا ان دو شخصہ عیالوں کے اندر اجاڑت کے ساتھ میں صرف کیا ہے۔ دامودر (اس بلاشبہ دروہار نہا گری دونوں حروف سے واقف تھا۔ اس کی لال کے وصیت نامہ کے گواہ کے طور پر اسکے دستخط اول الذکر حروف میں ہیں حالانکہ اس نے اس قدر واقعی اپنا گری حروف میں سلطو پر یہیہ متخطا کیے تھے۔ کل سوال اس درجہ سے پیچیدہ ہو رہے کہ دامودر اس کے نام کے کما رسم دو اشخاص تھے جن کو اس مدرسہ میں تعلیم تھا وہ شخص جس سے ہم تعلق ہے ان نوٹوں میں جو گواہ کہ نبی اللال کے درویش سے نسبت کر کے جاتے تھے بلاشبہ بطور دامودر اس حکیم یا دامودر اس عطار کے ظاہر کیا جا کر مزید کیا جاتا تھا۔ اسکے نام کے محاذی حیا کہیں کہ وہ ال کتابوں پر نظر آتا ہے و تخطی ہو دیں جو اسکے ظاہر ہوتے ہیں جو اکثر نگری حروف میں لکھے گئے تھے اور اسی کثرت کے ساتھ صرفی حروف میں تحریر کیے گئے تھے۔ کتابوں کے کئی صفحات ایسے ہی موجود ہیں جن پر دامودر اس حکیم یا عطار کا نام اس گہر پر جو اسکے محاذی سے معروضہ ہے۔ غالباً اس موقع پر چہرہ سی دامودر اس کا پتہ لگانے سے قاصر ہوا تھا۔ ذیل ہارٹوینٹج اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس ہوا پر یہ امر بلاشبہ ثابت ہے کہ دامودر اس صرفی حروف سے واقف تھا۔ دروہ و قفاوقااں حروف میں اپنے دستخط کرتا تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جو نگہ مدنی نے اس خلافت

اور ان کو دیکھ کر اس کا اقرار کیا گیا ہو۔ اس لئے قطع نظر ہوگا
اس لئے کہ اس کے ساتھ اس کے سر پرستی اس کو قابل لغات
قرآن دیکھا گیا ہو۔ اس لئے کہ یہ تاہر ہونا ہے کہ وہ
ان کے میل کے ساتھ یہ ہے کہ اس کی جہت اس کی جہت نہیں
گائی ہے۔

۱) بعد اس سے دستاویز کی تکمیل کے سوال پر اس لئے
کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے ایک آخری بحث
موجود ہے جس سے یہ ثابت کرنی چاہیے کہ اس کے لئے
کسی نتیجہ پر پہنچیں۔ ہمارے دور و مراعات علیہم کی جانب
سے یہ یہ دور و بحث کی گئی ہے کہ اس انتظامات پر جو اس کے ساتھ
یہ لئے لئے تھے اس کی تکمیل کی تاریخ سے عمل کیا گیا تھا۔
اور اس کے لئے لال کے وصیت نامہ کے مناد اور بالخصوص مکتب
لال اور اس کے اس کے علم سے اس طرح عمل کیا گیا ہوگا۔
خیال یہ ہے کہ ان دو اشخاص کو کم از کم اگر وہ اس وقت دستاویز
کی تکمیل میں فی الواقع شریک نہ ہوئے تھے اس طرح سے
جس کے موجب کاروبار کیا جا رہا تھا یہ ضرور معلوم ہوا ہوگا کہ
شرکت کا ان کے فی الواقع ہو اتھا انھوں نے حقیقتاً
کی ہوگی اور اس لئے اس کو دستاویز کے وجود کا علم ہوگا
اور انھوں نے موجودہ نا اشیاء رجوع ہونے کے عرصہ دراز کے
قبل اس کو بطور ایک جعلی دستاویز کیا ہوگا۔ یہ بحث
درست معلوم ہوتی ہے اور حقیقی اہمیت کے بغیر نہیں ہے اگرچہ
مجھے اس میں ہر بات شک ہے کہ آیا مفید ہر اس کے حالات کے
لیا نہ تھے بعض ایک بحث جو اس کے لئے ہو اس تصور میں نہ تھا
کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی تھی جو مدعی علیہم کی جانب سے
بہترین ممکنہ شہادت کے ذریعہ سے دستاویز کی تکمیل ثابت

کئے ہیں ہوا ہے۔ ہر حال میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس
سمت کی کامل اہمیت میں اس وقت کی واقعہ ہو گئی ہے کہ
ہم اس شہادت پر جو کہتے ہیں جو مدعی علیہم کے پاس ہے اس
اور شام لال نے اس کے متعلق وہی ہے کہ ناراض ہے اس کے
وفات کے بعد وہ اس کے لئے کیا گیا تھا۔ یہ کہ اس کے وصیت نامہ
کی ترالہ کے موجب اس کاروبار کا جو سالوں میں ہوا تھا
کاروبار تھا اور انتظام اس کے دیال شام لال اور گاہی اس
کو منتقل ہوا تھا اس میں سے وہ اس کے لئے اس کے لئے
منتظم تھے۔ اس لئے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کوئی کی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کی جاتی تھی۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اگر کہ کسی دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا تھا شہادت میں بنا
پر جس کی طرح یہ واضح ہے ہوا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مدعی علیہم نے اس کو بیان کیا ہے کہ وہ ہوا تھا ہر وقت
وقفہ صرف چند ماہ کا ہوا تھا۔ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
فرانض کی انجام دہی میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہو نہ زیادہ سے زیادہ یہ معلوم کیا گیا کہ شرکت کی دکانوں کی
ترتیب یا انتظام اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
دیکھیں ہے کہ کچھ قلیل وقفہ کے بعد اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میں موجود تھی اسی محل میں ان ہی اشخاص کی جانب سے طلب
جا رہی تھی جو کامل شرکتی کاروبار کے حقیقی منتظم تھے۔
میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی ایسی بات پیدا ہوگی جو اس سے
بظاہر مکتب لال اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱) بعد اس سے
۲) بعد اس سے
۳) بعد اس سے
۴) بعد اس سے
۵) بعد اس سے
۶) بعد اس سے
۷) بعد اس سے
۸) بعد اس سے
۹) بعد اس سے
۱۰) بعد اس سے

فقیر
نام
نک
الہ آباد

دیکھا کہ وہ رات کو سب رخصت کرنا چاہتا تھا اور اس کے
گھر والے نے کہا کہ تمہارا دل میں سے چار اسی خاص فی الواقع حاضر تھے یہ کہ
انہوں نے تشکیل قبول کرنے اور اسی وقت اپنے وقت کرتے
پر آج کی طرح کی تھی لیکن یہ کہ سب رخصت کرنے یہ کہ تھا کہ قواعد کے
موجب اس کو ان کی تشکیل دے دے رخصت کرے گا اس وقت تک اختیار
ہو گا جس کا کہ وہ اس کے وقت کو حاضر نہ ہوں گے اس کی رام نے یہ
اختیار کیا ہے کہ وہ رخصت کرے اور وہ اور وہ اس رخصت
کے لئے کہ اس رخصت کے وقت پر گئے تھے لیکن عہدہ دار نے
اسے یہ سوچا کہ یہاں وہ اس معاملہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ
کرتا کہ اس کا یہاں جس کا یہاں تشکیل کنندگان والے ایک
ساتھ نہ ہوں۔ میں اس بیان کو صاف طور پر غلط ماور کرتا
ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب رخصت اور دستور العمل جو
کے تحت اپنے فرائض کے کسی قدر اصطلاحی اور معنی جیسا کہ لکھا
ہے پھر خود ماریں اس اور ساتھ جیسی کہ ہے کی مانند ماریں
وہ اس کے مکان پر تشریف لے کر گئے تھے اس کا یہاں جو کہ اس کی
ان کی میں دیکھ کر تشکیل کنندگان کی جاسم سے ماریں اس
یہ مکان پر دستاویز کی تشکیل قبول کرنے سے انکار کر سکتا
تھا۔ میں اس امر کو صحیح باور نہیں کرتا کہ اگر اس کی رام اور وہ اس
کسی تاریخ ماریں اس کے وقت میں حاضر ہوتے تو وہ ان کی
تشکیل قبول کرنے سے انکار کرتا یا انکار کر سکتا تھا۔ اس کے
صداقتنا معہم رخصت کرے جب ان قواعد کے ساتھ یہ تھا
جو کہ تشریح وہ دیکھا گیا تھا تو اس سے صاف طور پر یہ مراد ہے
کہ ان چار تشکیل کنندگان میں لال داور داس گہا ماریں
اور وہ اس میں سے کوئی شخص ہی ان چار میں سے کسی کے لئے
میں حاضر ہوا تھا اس امر کو کہ وہ اس کے دستاویز کی تشکیل

تاریخ سے منقذی ہوئے تھے۔ علاوہ میں میں نے قبل از ہوا
نیکو کو تحریر کیا ہے جس میں دیگر وہ کی ساری پہنچا ہوں کہ
اس وقت جبکہ سب رخصت کرنا میں اس کے مکان پر حاکم
جیسی کی تشکیل حال کی تھی داور داس موجود تھا۔
جب میں رخصت کے اس سوال پر بحث کرتا تو دل لیک
قانونی امر موجود ہے جس کی نسبت یہ شاید مناسب ہے کہ میں کہوں
رائے ظاہر کر کے کہ یہاں تشکیل کنندگان میں لال داور داس
گہا ماریں اور وہ اس کی ماریں میں اس دستاویز
کی عدم رخصت کا ترک کیا ہے۔ یہ سوال موجود نہیں ہے کہ
ایا ترک اس کا رد بار جو اس کے ذریعہ سے فتح ہو ناظر ہو رہا ہے
ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں مبلغ ماریں اس سے دیا وہ مالیت کا جھگڑا
غیر منقولہ رکھتا تھا یا نہیں۔ خود دستاویز میں اسی مقام پر
یہاں کہ اسی جائداد پر منقولہ کے ذکر کی توقع کی جا سکتی تھی جو
دع کے اس امر کے متعلق کوئی بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔
لیکن جب تشکیل کنندگان نے اس امر کی صراحت کی ہے۔ چاک
۱۹۱۷ء کی رقم کی بات کیا گیا جا رہے جس سے تشریح
جائداد میں فقیر حیدر کا حصہ ظاہر ہوتا ہے تو اس میں صراحتاً
بیان کیا گیا ہے کہ منقولہ رقم ذکر کے مبلغ ۱۰۰ روپے
کے بدل کے طور پر تحریر کیے گئے ہیں جو مال میں اس کے گودام نمبر
۱۰۱۷ واقع کوٹھی میں مکمل ملین گنج آکر ہے میں اپنے نصف
حصہ کی بات کی تھی۔ میری رائے میں اس شرط سے دستاویز
ذیر بحث ایک ایسی دستاویز بنتی ہے جس میں حسب منشاء الفاظ
مکو مدد رہے دفعہ اول قانون رخصت و دستاویزات میں
ایکٹا ۱۹۱۷ء ماریں مبلغ ماریں سے زیادہ مالیت کی جائداد
غیر منقولہ میں حقوق و مدد کے انتقال یا اختتام کی بات نہ ملے گی

منصف

کسی مشترک منہ پر مقیم ہوا جانان کے ارکان میں ہوئی ہو
 ہر قرار دو کہ ترک کرنا کسی ایک شریک کی وفات کی وجہ سے
 نسخ نہ ہو گا ہر دو لاقیا میں نہ کی جائیگی۔ آٹھائے سب سے ہر کار
 رو جو مقدمہ پیش کیا گیا تھا جس کے واقعات دراصل ان
 واقعات کے حامل ہیں جواب ہمارے دور پر پیش ہیں وہ
 صرف مقدمہ محض کا لہجہ عام عاجیہ ہر ایتہ اللہ لاہجہ۔ ان
 اصول کی بنا پر جو اس میں بتلائے گئے ہیں اسندی لال
 اور نارائیں واس کے ہیں شریک معمولاً اسندی لال کی
 وفات کی وجہ سے منع ہو جاتی۔ یہ کہ جسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 ہم یہ قرار دینے کے لئے بالکل قوی وجہ رکھتے ہیں کہ ترک کرنا
 اس وقت کسی معاہدہ کے ذریعہ سے منع نہ ہوئی تھی جو اسکے خلاف کیا
 گیا ہو جس کو دو لوں فریق کے سبھی سمجھا ہو اور جس پر نارائیں
 داس اس وقت جبکہ اس نے بطور ایک گواہ حاشیہ کے
 اسندی لال کے وصیت نامہ میں دستخط کیے تھے رضا صدق ہو
 اس وقت میں جو ہمارے دور ہو گا کی تھی جس کا اس (اسندی لال) نے
 طالع ہوئی لائق کو تسلیم جو مقدمہ علیہم کی جانب سے مقدمہ
 یہ محض کر رہے تھے یہ سببت کی تھی یا کم از کم یہ اظہار کیا تھا کہ کیا
 یہ قرار دینا چاہیے کہ اسندی لال اور نارائیں داس کی ساتھ
 شریکیت اور لائق کی حالت کے ذریعہ سے منع ہوئی تھی اور یہ کہ
 ہم ایک جدید شریکیت یہ عور کر رہے ہیں جو ایک جاننا ہے
 داس اور دوسری جانب اسکے راجہ کے لئے فقیر سید کے
 مابین کی گئی تھی جس کی قائم مقامی ان ادا یا اوصیاء کی
 جانب سے کی گئی تھی جو کہ نام اسندی لال کے وصیت نامہ میں
 درج تھے) مدعی علیہم کے بلڈ ٹاک میں تسلیم کیا کسی حرج و مرج
 کہ وہ عدالت سخت کی تحقیقات کے اختتام پر موجود تھی یہی

دل ان میں کیسے چلے گا ۲۶ صفحہ ۸۶ (نظر میں صفحہ ۱۱۲۴)

کسی جھٹ کا تہہ ہیں ملتا۔ اگر مدعی علیہم نے اس امر کو تسلیم کیا
 تھا تو بھی میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ اسکے خلاف اس کے کیا
 گیا ہو گا۔ میں نے قبل ازیں اپنے اسے درج کی ہے کہ یہاں اس
 داس نے نظر رکھا۔ گواہ حاشیہ کے (اسندی لال) کے وصیت نامہ
 یہ دستخط کیے تھے اس نے اسکے مضمون کے کامل علم کے ساتھ
 کیا تھا اور اس نے دستخط کے بعد یہ اسے ان دونوں اس کے لئے
 لیا گیا تھا اس کے مضمون کا علم تھا اور اس نے اس کے لئے امانت
 قبول کی تھی اس لئے مجھے اس امر کا اطمینان ہوا ہے کہ اسندی لال اور
 نارائیں داس اس میں ہیں اس امر پر رضا صدق ہے جس کے دل پر
 اول لکھ کر کی وفات سے مراد ہوگی (حس) واقعہ کی سبب سے
 پر یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ سب سے حل ہوا تھا ملتا اس میں داس اور
 نارائیں فقیر مابین کے اس بطور ایک شریکیت کے عاری ہو گئے ہیں کہ
 کے لئے تیار ہیں بلکہ جسے یہ سادہ طور پر بیان ملے ہوتا ہے کہ نارائیں
 داس کی وفات پر ہی شریکیت منع نہ ہوئی چاہیے لیکن اس کی تیسری اور
 موجود ہیں جو مجھے اچھا اور دراصل فلم معلوم ہوتے ہیں (الف) شریکیت
 جو اسندی لال اور نارائیں داس کے مابین تھی اس پر اس کے اسندی لال
 شریکیت نہ تھی جو کہ شریکیت سے چند دھماکے کے راز اس کے
 مابین تھی۔ دو دھماکے مابین کی وفات کے بعد ملے ہوئے تھے اور
 یقیناً حل ان کے لئے مکرر کرنا کہ اس میں سے اس میں سے ایک
 نے نظر شریکیت کا روم میں اپنے حق کو بطور سودا یا صلحہ ہر ادا
 کے خیال کیا تھا جس پر اس کو کوئی انتقال کا کمال اختیار تھا جو
 کسی انتقال کی صورت میں اس کے ہاں نہ دے دے کسی دوسرے
 شخص کو مال ہو سکے بجائے اس کے وراثت کو حال ہو گیا کہ اس نے
 ماقبہ رہا ہے کہ ۱۰۵۰ بھائیوں کے مابین ایک شریکیت تھی اور خیال
 کسی طرح شریکیت یا غیر معمولی نہیں ہے کہ شریکیت اس میں اس

۱۱۱
 نیام
 اسندی لال
 (دو آباد)

کوئی شرکتی طرح نہیں ہو سکتا معلوم ہوتا ہے کہ رام دیال اور رام
 لال نے اس سرمایہ کے ایک حصہ کو جو وہ مدعی کے حساب میں رکھتے تھے
 رقم کو بڑا کر دیکر لگا دیا تھا۔ اس وقت سے پہلے ہی کہ جس
 کی تھی اور ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ مدعی مانع ہوا تو اس نے اس مالہ
 نوڈگری میں لگا لیا اور ادائیگی حاصل کر لی تھی۔ بول کیا تھا۔ وہ
 بٹھا ہوا ہے ایسے مطالبہ کو جو اسکو رام دیال اور رام لال یا کسی دیگر
 مدعی کے خلاف اس رقم کی مابینہ حاصل ہو سکتا تھا جو حسابات
 کے ایک مکمل تصفیہ پر اس کو واجب الادا ہو نقصان پر ہی کیا ہے
 بلکہ اس کی تصدیق تھی۔ وہ حقیقت وہ کارروائیاں تھیں جو ڈگری
 مذکورہ کی تعمیل میں کی گئی تھیں فقیر چند کے مانع ہونے کے بعد خود
 فقیر چند کے کسی اور شخص کی جانب سے پیشگی جاری رکھی سکتی تھیں
 اور اگر مدعی کارروائی کرنا تو رقم بالکل حاصل نہ ہوتی۔ اس رقم کو جو
 اس نے اس طور پر وصول کیا تھی تو نہیں کیا میں قطعی تصفیہ کے
 محسوب کرنا ہوگا۔ لیکن اس معاملہ کی نسبت مدعی کے عمل سے کوئی
 ایسی بات معلوم نہیں ہوتی جسکی بنا پر وہ موجودہ نالیش رجوع
 کرنے سے باز رکھا جاسکے۔

اس ڈگری کا نمبر جو مدعی کے رافعہ میں صادر کیا گیا ہے۔
 ان کا نمبر جو ہم نے ابھی صادر کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ ناگنام
 کا رافعہ اولی نمبر ۳۸۳۱۷۲۷۷ کا مرہنہ چاہیے اور ہمارے
 لیے کچھ کمزور کو منہ رقعہ بمول رسوم شریعہ اعلیٰ کے خارج کریں اور
 کچھ کرنا نہیں ہے۔ اسی طریقہ عدالت ہائے ایچی جو رافعہ علیہ نام
 لال نے رافعہ اولی نمبر ۳۸۳۱۷۲۷۷ مائے ۱۹۱۷ء میں پیش کیے تھے
 ماکام رہتے ہیں اور وہ جو خارج ہوئے ہیں انہیں۔

اس ڈگری کے نمبر پر رافعہ طے کیا گیا ہے اور اس کے بعد
 ہے جو اس نہایت ناگامی ڈگری کی بحالہ تمام کی اچھی چیز ہے

عدالت، امتدادی نے مدعی کے قریب صادر کی تھی امتدادی اپنے
 مراد میں ورنہ اس کا سیاب ہوا ہے اور جو انہیں ہی وقوع میں ہے
 وہ مراد ہونے کے حوالے سے مول رسوم شریعہ اعلیٰ سے پیش کیا اسکو
 یہ جو مدعی علیہ مراد علیہ نام ناگ نام کہ اس کی رام دیال اور
 تمام لال کے خلاف امتدادی کا اور صدر و اعظمی کروا گیا۔
 تاہم مدعی امتدادی جاریہ علیہ کے خلاف اللہ صانع تہ امتدادی
 اور تصفیہ حسابات کی بات کیا کہ امتدادی کی کارروائی اور اس کے
 صحیح طور پر انہیں صانع تہ کر کے کیا گری ضرور مانگا رام دیال کی
 رام کے خلاف ہوئی چاہیے کہ حساب نہیں کی ڈگری میں مدعی
 علیہ نام دیال اور تمام لال کو اس امر پر شال کر دئے کہ وہ تہ
 کارروائی کے متعلق منتظر ہیں۔

حساب اس سرمایہ کی دروازہ۔ سمجھو یہ ہوا چاہیے کہ اگر
 لال کی وفات کی تاریخ پر اس کے ایک ہر شریک و ہر ہر خیال
 کرنا کہ مدعی علیہ نام مان میں سے کسی ایک کو اس بیان کا نام قرار
 دینا چاہیے یا اس کی لال کے وصیت نامہ میں نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے

یہ سرمایہ سلعہ سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ ۱۰ گھنٹہ کی اس
 نے پیش کی ہے اور یہ تہی سے کہ یہ اس کی لال کے تہی اور ہر
 ریا دہ میں ہے اور یہ کہ اس میں اس کے اہل و عیال شامل ہے اس لیے
 اس کی لال کو اس سال کے امتدادی تمام پر وقوع نہیں ہوا اس وقت کے دوران
 تہا اس کی لال کی وفات کی تاریخ کے حسابات کی تاریخ کر دی تھی
 اور یہ دیکھا سو کہ مدعی علیہ نام کہ اس کی اہل و عیال
 اگر وہ اس کے تہا کر سکیں تو اس کی لال کے اس وقت کے حسابات
 یہ عدالت کی تہی کہ اس کی تہا اس کے حسابات کے حسابات

کسی دہر تہا کی تہی ہر حسابات کے حسابات اس کے ہر ہر
 خود کا مانا ہے کہ اس کے ذریعہ سے سرمایہ لیسے کی رقم تہا

لاہور ۱۰
 تمام
 ناگنام
 (الہ آباد)

۱۰

لازمیہ
نیام
ناگاب
دار

کی مائتہ و ترقی اس وقت سے اس رقم کا جو اس نے
سر کے انہماک کو طے کیا انتقال جو ملایا ملائیہ کے کسی انداز کے
دیا گیا تھا اس کا ایسا سا مل تھا جو مفرد کے کسی خیال کی بنا پر یہ تھا
رہ سکتا تھا اور اس سے مبالغہ کے حق میں صاف طور پر مرید

میں ان کی وفات کے بعد مدعی علی گہا سی کا دوبارہ نقل شخص
کے اور اس کی مال میں اس نے یوری جو مدعی کی بیوی کا مال تھا
تھا کہ یہ مدعی کے مال تھا اور اس کی بیوی کے مال تھا اور اس کی
تزوید اکثر دیگر گواہوں سے ہوئی ہے جس میں سے کسی کے مال کا ذکر
نہیں کیا گیا ہے اور اس کا معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم قیام کو سمجھتے
تھا کہ اس نے جو سمجھتے تھے ان میں سے ایک اس کے اس طرح اور سمجھتے تھے
تھا کہ اس نے اس کے حق کے مال میں تھا یا اگر اس نے اس کے مال میں
تھا اس نے دوسرے کے فائدہ کے لئے اس کا مال بٹا دیا تھا یا اس کا
اور اس کے بعد اسے اس طرح اس کی حالت کا ایک دفعہ استعمال کیا
جو بہت سی سے ان عدالتوں میں ہر اہمیت عام ہے جسے کسی مال و قصہ
اور لایا جانے کی جانب سے اس کے فائدہ لایا ہے کہ قانونی حق تو
کے لئے اس کے ساتھ رہا اور ان میں سے ایک دفعہ استعمال کیا گیا
تھا اس امر کا اطمینان ہوا ہے کہ اگر موت کے بعد سے وراثت
در اصل قابل طہنہ ان طریقہ سے ثابت کی گئی تھی تو یہی بیحد
ایک مرضی سے ملتا تھا جس کو اس نے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
سے فائدہ پہنچے والا تھا انہیں سمجھا تھا اور یہ کہ وہ نا مال ہے
واحب قبول تھا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
طوریہ سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں جو ایک عدالت میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہماری سزا دے گا لیکن اس وقت سے اس رقم کا جو اس نے
سر کے انہماک کو طے کیا انتقال جو ملایا ملائیہ کے کسی انداز کے
دیا گیا تھا اس کا ایسا سا مل تھا جو مفرد کے کسی خیال کی بنا پر یہ تھا
رہ سکتا تھا اور اس سے مبالغہ کے حق میں صاف طور پر مرید
میں ان کی وفات کے بعد مدعی علی گہا سی کا دوبارہ نقل شخص
کے اور اس کی مال میں اس نے یوری جو مدعی کی بیوی کا مال تھا
تھا کہ یہ مدعی کے مال تھا اور اس کی بیوی کے مال تھا اور اس کی
تزوید اکثر دیگر گواہوں سے ہوئی ہے جس میں سے کسی کے مال کا ذکر
نہیں کیا گیا ہے اور اس کا معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم قیام کو سمجھتے
تھا کہ اس نے جو سمجھتے تھے ان میں سے ایک اس کے اس طرح اور سمجھتے تھے
تھا کہ اس نے اس کے حق کے مال میں تھا یا اگر اس نے اس کے مال میں
تھا اس نے دوسرے کے فائدہ کے لئے اس کا مال بٹا دیا تھا یا اس کا
اور اس کے بعد اسے اس طرح اس کی حالت کا ایک دفعہ استعمال کیا
جو بہت سی سے ان عدالتوں میں ہر اہمیت عام ہے جسے کسی مال و قصہ
اور لایا جانے کی جانب سے اس کے فائدہ لایا ہے کہ قانونی حق تو
کے لئے اس کے ساتھ رہا اور ان میں سے ایک دفعہ استعمال کیا گیا
تھا اس امر کا اطمینان ہوا ہے کہ اگر موت کے بعد سے وراثت
در اصل قابل طہنہ ان طریقہ سے ثابت کی گئی تھی تو یہی بیحد
ایک مرضی سے ملتا تھا جس کو اس نے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
سے فائدہ پہنچے والا تھا انہیں سمجھا تھا اور یہ کہ وہ نا مال ہے
واحب قبول تھا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
طوریہ سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
میں جو ایک عدالت میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

الہ فقر چند
بام
انکس رام
دارا باد

بہار کا ایک ہاٹ سے مساری حصہ ہیں اسالی مانی چاہئے تاکہ
 وہ وہم تو لکے قیام اور اخراجات میں نہ رہے اس کی لال
 کی وراثت کا ہاٹ ہے وہ رقم جو اس کو تاجہ بد کہ یہ شریک کی ملکہ
 میں ملو اسکے حصہ واجب الادا تھی وراثت کے لئے لکے لکے
 ال کل و کافون کے حسابات یہ مقرر کر دیا جائیے جو لہر سر لکھی
 کاروبار کے حوزہ کے قائم ہیں اور سالانہ منافع اس کے
 تقسیم کیا جائے کہ مدعی کو چھ حصہ اور دیگر ملکہ کو چھ حصہ دیا جائے
 عدالت کے لئے مدعی نے حکم ماسیٹ اس چھ حصہ کا یہ حصہ سے لغت
 رکھنا ضروری نہیں ہے سچا اسکے کہ علیہا مانگ رام اور گداسی ام
 کی باہر سے یہ امر ضرور ثابت کیا جائے اگر وہ ان طرح سے کیا
 جائے تو میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری ڈگری کے درجہ سے یہ امر
 عدالت میں ثابت کیا جائے تیسری پرچہ پڑا بیجا بیٹہ۔ ان حسابات
 کی تصدیق میں اس سال کے منافع کو جو رام دیال اور تمام لال
 اس عمارت میں رہتے ہیں جو ملو و ستر کیل کی کوٹھی کے متعلق ہے
 تیسرا منافع یہ حوزہ کے تصور کرنا چاہئے اور اس کے منافع سے
 رقم لال کے ہاٹ کے منافع کے ماسیٹ تقسیم نہ کیا جائے۔
 مدعی اب ہمیشہ کے خلاف سال بہ سال اس کل رقم کو چھ
 حصہ لکے رہا ہو گا جو ملو لکے اس کی جانب سے مانگا لکے
 مانگ لکے مال کے مانگ لکے مانگ لکے صرف کی ہوتی ہے
 اخراجہ اس کے منافع کہ وہ اس کی لال کے حصہ مانگ لکے شریک
 کے خلاف مانگا لکے۔ اس رقم کو جو مدعی نے ہالہ ہو لکے لکے
 اس کو اس کے منافع میں اس کی لال کے لکے لکے فی الواقع
 عدالت کی جانب رقم لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے

مدانت کی نسبت زعمانی یا نہیں جس کا ذکر گداسی رام کی ڈگری کے
 دوران میں ملو لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 کہ وہ ستر کی سرایہ سے حال کی لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 ہماری ڈگری میں مدعی کو یہ وال ہیں کہ یہ اور عدالت کے لکے لکے
 اس طرح سے تصدیق کر سکی اجازت و زعمانی چاہئے جو اس کو دیا گیا
 یہ کامل بخور کو لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 کوئی رقم جو مدعی کو دراجب الادا یا لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 تیسری ستر کی کاروبار کی حالت دیکھنے وصول کیا گیا چاہئے جو عدالت
 مدعی نے ہمیشہ کے تصدیق میں ہے۔ محکمہ اس امر کا یقین نہیں ہے کہ ہم
 اس امر کی صراحت کر سکی استعدا کی ہے کہ ایسی حالت وہ ستر کے
 مطالبہ کی والی لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 اگر وہ اس طرح مانگانی ہو تو گداسی رام ملو لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 تصدیق اس کی والی کا حودہ دار ہو گا۔ مانگ لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 کے وارنٹ کی حیثیت سے کسی ایسی رقم کی حودہ دار ہو گا
 ہو گا جو اسکے مانگ لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 اسکے حصہ میں آئی ہوگی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ام دیال اور
 تمام لال ستر اس شریک کے منافع کے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 حودہ دار ہو گئے۔
 لیکس اس میں میں خیال کرتا ہوں کہ ایک امر موجود ہے
 ملا نہایت اہمیت رکھتا ہے جس میں فوراً سمجھ کر فی چاہئے تھا
 تمام لال کے اقبال پران دو مدعی کے کہ یہ قہرہ و منافع لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے لکے
 سے منافع لکے
 اور حودہ اسکے حساب میں رکھتے تھے۔ وہ یہ ظاہر کرنے ہیں کہ وہ
 اس دکان کے مجموعہ منافع سے حاصل ہوئی تھی جو انھوں نے
 مدعی کے حودہ کے لئے اگر وہ میں مستحق کی کوٹھی میں حودہ دار ہیں

ہر فیہر ہوتے ہوئے کیا احسان ہے ایسے ہوں عا ندی مال کے خستہ لباس
کی ستر اٹلی باپ چائے ہوں۔ ان کو اس رقم کو بھی منسوب کر دیکر
احسان دی جائیگی جو دے دے ڈگری ہیں یہ وصول کی ہنس کا
دیکر اس قدر کہہ رہا تھا کہ میں کیا گیا ہے۔

(دوم) کہ فی الرحمہ کی کہ درجہ الادویہ یا بی حائلے است اشرافی

کتاب اسرار نامہ جلال اور تمام کمال کے تقاضے میں یہ اصل موصوفہ
 میرا کہہ کا ہے اور اس طرح وصول کی کہ حاضرت قمر گہاسی اور نام
 کی ذات ہے اس کتاب اسرار نامہ کسی ایسی قمر کی حد تک جو دل گیا ہے

حصہ کو استعدادِ عالیہ سمجھ کر اسکے کوہِ ناما میں اس کی جگہ سے اتاری گئی اور وہیں اس کے تحت بطور ایک لکھ میں اور وہی کہے اسکے مرقع کی حلاوت و زری کی وجہ سے اسکے قصہ میں نقل ہوئی کہ

سورہ مدثر علیہ السلام ویا ل اور تمام لال اس جو گری کی آیت
سے دو ہند کے اندر عدالتیں مدعی کے حساب میں ملے ہوئے ہیں اور
اداکر گئے جس کو اسے بلا شرط کے اڑھائی کی اجازت دینی جائیگی بشرط
الاداکر

علیہم کو کسی ایسی رحم سے خلاص ہو سائے کہ اعلیٰ علیہم یہ سب سے زیادہ
بائی جائے اس راوی کو محسوب کر سکی احازت سے راوی کے
سہم سے علیہم سزا لیتا سزا سے متجاوز راوی کو سب سے زیادہ
سہم سے علیہم سزا دے گا

و دعوی خارج ہوا چنانکہ میں نے یہ دعویٰ خود کیا جو چہرہ پر لکھا ہے۔

۵۔ دعوی ان مدعی علیہوں نامکرم اور نام لکھا ہے۔ اہم مال اور تمام لال کے خلاف مشترک اور جدا جدا دعویدار کا پورا حق تسلیم

۱- بروی علیہ تمام مال کے عذرالت کے ساتھ ایک سو بیس ہزار روپے کی رقم
۲- بروی علیہ تمام مال کے عذرالت کے ساتھ ایک سو بیس ہزار روپے کی رقم

— ۱۱۱ —

100-443887-1000

(۱) در تاریخ ۱۳۰۹/۱۰/۱۵ (۱۳۰۹/۱۰/۱۵) این سند صادر شد.

۱۰۰۰ روپے ہمارے گم گئے اسی کی بجائے کہ ایک ماہ پہلے وہ روپے ۱۰۰۰
 روپے ہوتا تھا اور اس پر اس وقت اور حاصل ہو رہا ہے اور اس
 کے لئے کہ اس پر نارہم ہائے کہ مقرر کی جاتی تھی کہ اس پر
 ہمارے کا ذکر ہو گا کہ اس کی اس میں حوالہ دیا گیا ہے اور اس پر
 جاننا دینا تھا کہ اس پر اس کے لئے اس کی اس کی اس کی اس کی
 ایک اس پر اس پر اس کے لئے اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی
 موجودہ حالت اس پر اس کے لئے اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی
 دیو اور لکھنؤ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 یہاں سے یاد رکھو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کیا تھا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 یہ ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ایک سو روپے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 لکھنؤ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اور یہ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ٹیکس کی اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 تھا جس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 مدعی علیہ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ان دو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 استدعا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 بر ملا اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 یہاں سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اظہار کیے اور وجہ سے اسلئے شہادت اس سرور قلمبند کرنا چاہیے کہ انہوں نے
وہ آئیے۔ ایسا احادیث پر جو مجموعہ کی رو سے ایک گواہ کو دیا گیا۔
بنا ہوا ہے۔ قید ہو سکتا ہے لیکن یہ مناسب ہے کہ اس شہادہ کو اس
کر کے ۴۰۰ ہجریہ تحریر ہوئی جائے اور یا ایک گواہ کو اس کا رد
۵۰۰ ہجریہ ہو جائے۔ اس قسم کا اختیار بہت کم استعمال
جائے گا۔ کیونکہ جبکہ وہ فقہ کی تحریک نہیں بلکہ سرور قلم
جانب سے ایسا کیا جائے تو اسے گواہ طلب کیے جا سکتے ہیں۔
گواہوں کو خود فقہین میں کرنا مناسب ہے (۱) اور
یہ ممکن ہے (جبکہ یہاں معلوم ہوتا ہے) کہ ایک گواہ کی اس
جدید اتالیقی تحقیقات فی اللہ ماحول اور ان خاص ہوتا ہے
لئے کافی طور پر وسیع نہ ہو۔

مقدمہ شہریان حیدر دے تمام گواہان حضرات کے
کے سبب الشہر نام گریٹ الڈین سینڈ شولاریلو کو (۱)
دولت میں حکام عالی مقام اس شہادت کو طلب کرنا
سبب عدالت مرافعہ کے اختیار پر بحث کر رہے تھے، جو اس
سے پیش کی جانی چاہیے کہ عدالت فیصد ادا کر کے مقدمہ
مذکور اس شہادت کو پیش کرنے کے متعلق جس کو وہ مانتے
تقدیم کے لئے ضروری خیال کرے ایک یا دو مہرے فرما کر
حق سے متعلق نہ تھے۔ تحت آرڈر ۴۴ رول ۱۲۳ جو دفعہ ۲۳
مجموعہ صابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۹ باب ۲۵۸۱ کے تحت
کسی فریق کو فیصد کی تجویز ثانی کے لئے اس عدالت میں
مقدمہ فیصد کیا ہو مرافعہ میں کیے جانے کے قائل و حواس
کر مباح حاصل ہے وہ وعدہ جوں کی بنا پر ایسی عدالت
پیش کی جا سکتی ہے (۱) میں صراحتاً بتلائی گئی ہیں مقدمہ
موجودہ میں رافیش کیا گیا ہے اور اس لئے تحریر ثانی پیش کیا گیا ہے

ہمیں کے آسامی نہیں رہا اور انکو کوئی لگان اور نہیں کرتی اور یہ کہ انہوں نے اسے لگانات پر کمال حقوق ملے استعمل کیے ہیں اور انکو آزادی کیساتھ استحقاق حاصل کیا ہے۔ اسلئے انہوں نے دعویٰ خارج کیا ہے۔

دریاں نے مزاحمت میں دراصل دو امور پیش کیے ہیں۔

۱۔ جو کہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ اس مشہور قاعدہ کے بموجب برقرار رہیں، منع سے متعلق ہوتا ہے زمینداروں۔

۲۔ اسامیوں کو معمولاً اپنے مکانات کی اراضیات کے انتقال کے حقوق حاصل نہیں ہیں اور یہ کہ مقدمہ میں شہادت اس قدر کافی نہیں ہے کہ عدالت آسامیوں کے حق میں ایک رول تجویز کر سکے۔

یہ ثابت کیا گیا ہے کہ محلہ ضابطہ گنج خواہ وہ ابتداء کچھ ہی روز انداز تین سال سے قصبہ نجیب آباد کا جزو ہے اور ۱۸۹۶ء سے مندرجہ ذیل بارڈ کی زیر نگرانی رہا ہے۔

نام یہ قرار دیا گیا ہے کہ قیاسات جو ذرا ملتی مواضعات کی نسبت قائم کیے جاسکتے ہیں نصایب سے متعلق نہیں ہیں ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ شہادت مشمولہ مثل کی بنا پر عدالت کے تحت اراضیات نامہ کے انتقال کی نسبت مالکان تنکان کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچ گئی ہے کہ وہ ہونگی اس اوہم خیال کرتے ہیں کہ اس فیصلہ کی صحت سے متعلق کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ مرافقہ نامہ کام رہتا اور منہ خیرہ خارج کیا جاتا ہے۔

ایسکورت ٹیپو

مرافقہ اولیٰ دیوان

ممبر مقدمہ ۱۶۹ نمبر ۱۹۲۳ء منصف مقدمہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء

ماہی اس جسٹس ہرنی کے ایک نائٹ جو جس سرطان مکمل کیا کارٹیک چندراجی مرافع بنا۔ مانگدرا نامہ مرافقہ علیہ مجروحہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ آرڈر ۲۲ رول ۱۰ کی تحت حقوق کو سلام سے متاثر ہوئے ہوں کا مفہیم خریدار سلام آیا رول ۱۰ سے نافذہ حاصل کر سکتا ہے۔

۱۔ اعلیٰ ترقی سلام سے متاثر ہوئے ہوں میں رول ۱۰ آرڈر ۲۱ مجروحہ ضابطہ دیوانی سے نافذہ کے حقوق مراد ہیں جو سلام کے فعل کے ہوں اور جن میں کاملاً ترقی رول ۱۰ کسی ایسے ہی مراد ہیں ہے جو سلام پیدا ہوا ہے۔

بجاوری سٹی گو الاکرتیہ سام مالکانی میدا سٹی ایڈوکیٹ کیس نمبر ۵۵ ص ۳۳ سے اختلاف کیا گیا۔

آرڈر ۲۱ رول ۱۰ مجروحہ ضابطہ دیوانی کی مراد اور رول ۱۰ کی مراد کی تفسیر کی گئی ہے جس میں کہ ہم نے فیصلہ کیا اور قریب کا تعلق ہے خریدار سلام حرب کا عدل کر کے رول ۱۰ کے تحت نافذہ مال میں کرکٹ ایکٹ رول ۱۰ کے تحت درجہ صوبہ بنو گویا سنگہ نام و نمبر داری سنگہ۔ ایڈوکیٹ کیس نمبر ۵۵ ص ۳۳ و سرچ موثر تھا کہ سام راہے اور مالک و دیگر ایڈوکیٹ کیس نمبر ۵۵ ص ۳۳ کی تعلیم کی گئی۔

مرافقہ باراضی حکم مقدمہ سبارو منسٹر پو لیا مورنہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء

مسابہ مرافع کیس نمبر ۱۱۔ مازدار۔

جانب مرافقہ علیہ مسرر جی سی مال و ذرا کمن

جلسہ ملک۔ ساراؤنٹ نیچ کی عدالت میں یہ خاتمہ کیا گیا تھا کہ خریدار سلام نے نافذہ مقدمہ سے سلام کی تسبیح کی اس بنا پر کہ تشریح کی تھی کہ دیون دگری کو اس میں

کارٹیک چندراجی
سام
مانگدرا نامہ
(مذہب)

صفحہ ۶۱

سماں خرد
رام
ہزار ہا ہمسر
(۱۰)

کی کیا تو ان کی اور اس کے لئے خاندان اپنے علی المرتضیٰ کو
 کے نام سے قابل ہے اور کہ راسن تھکائے خاندان کے قصہ
 مستند ہے کہ ان کے اپنے قصہ تھا مقدمہ موجود ہے میں اس کو
 کے لئے لکھتا ہے کہ اس نے اس کی لکھی ہے اس کی لکھی ہے اس کی لکھی ہے
 اکیدی علی السبیل الدلیل اسامی عویٰ ہرگز تا اور اس کو
 علیہ السلام اس کے لئے خاندان کو شریک اس کو ہرگز علیہ السلام
 تھا لکھا اس نے اس کا لکھنا نہیں کیا ہے اس کے خیال کو اس کو
 کہ یہ لکھتا ہے اس کی لکھی ہے اس کی لکھی ہے اس کی لکھی ہے
 مہربان کی جائے لائق دلیل ہے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس
 ہے خیر کا نام ہے اس کی اعانت دینی جائے لیکن ملکا اس
 کے لئے ہمارا ہمارا ان کی ذمت تک پہنچا ہے اور یہ کہ اس
 کی اس سے ہے نسبت جو لکھی کے متعلق تھی شہادت قلمبند
 کیا تھی وہ عدالت ابتدائی میں ترمیم کی اس کا کرنا تھا اس
 نہیں خیال کرتا کہ اس کی اور سی کی ایک حریفہ اس کا شالی کر کے
 اور جدید حق کو قتل میں شریک کر کے اس کو مقدمہ کے کل پہلو کو
 تبدیل کر کے کی اعانت دینی جائے
 اس لئے نتیجہ یہ ہے کہ عدالت تحت مرافقہ کی دگر دی مندرج
 کیا ہے گی اور دعویٰ محض کل مزید کے خارج کیا جائے گا۔
 جسٹس کل میں تفتی ہوں۔ مرافقہ مندرج کیا گیا۔
 ہائیکورٹ الہ آباد
 مرافقہ ثانی دیوانی
 مرتبہ ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء مرافقہ ۱۹۲۳ء تا ۱۹۲۴ء
 ماہنامہ ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 ساہوکار ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 مدعیان مرافقہ

۶۶

رہنہ دار آسامی۔ اراضی آبادی، یہ کاپی ہو۔ آسامی
 مراہ کی اراضی میں کرنا مقصود ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ کاپی ہو۔ آسامی
 تیار ہو کر اراضی مرافقہ دار ہر روز ہوتا ہے کہ اس کو
 کو سہولت اسے ملے گا کہ اس کو سہولت ملے گی اس کے
 قصات کے متعلق ہیں۔
 محلہ خالطہ کے قصہ غیب آباد کا انا، حصہ سے اور جو
 کے ماسدوں کو مالکوں کی حیثیت سے اس کے ملکات کی
 اراضیات منتقل کر کے کا حق حاصل ہے۔
 مرافقہ ثانی دیوانی دگر دی مرافقہ دار، دگر دی مرافقہ دار
 ۱۹۲۲ء
 منجانب مرافقہ ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 منجانب مرافقہ ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 قصہ غیب آباد کی کاپی اراضیات کے لئے کاپی اس کے
 رجوع کی تھی کہ منتقل نہیں کوان اراضیات کی منتقلی نا جائز
 تھی کیونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ انتقال گندہ کاں مدعیان
 کی رہا تھا تھی جو موضع کے زمیندار تھے اہل جوادی یہ
 لکھی تھی کہ مدعی ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 جس طرح کہ وہ جا میں اسے ملکات کی اراضیات منتقل کرنے
 کے استحقاق تھا اس لئے اس کو مدعی کا دعویٰ بارہ سالہ
 مبادی سماعت کے لحاظ سے خارج المیہ اور اس کو دونوں عدالتوں
 نے تجویز کی ہے کہ محلہ خالطہ کے جواب قصہ غیب آباد
 کا ایک حصہ ہے مدعی کے ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر ہمسر
 اس لئے مدعیان کو اس کا زمیندار خیال کرنا چاہئے لیکن
 دونوں عدالتوں نے یہ بھی تجویز کی ہے کہ نام نہاد رہا تھا

جس سے کرایہ اس کے ذریعہ سے جو اس کا رہن بھی ہے
جاہل و پیر تقبیری قبضہ رکھتا ہے۔ وہ سید خلی کی دگری کا حق
ہے۔ اگر کرایہ دار کا دعویٰ جو مدعی کی جانب سے ناش
ہے پیش بھی کیا گیا تھا۔ اس کرایہ کی باتہ تھا جو اس میں کی
جانب سے رقم ادا کرنے کے بعد واجب الادا تھا تو عدالت
کے لئے دفعہ بہ قانون انفعال جاہل و پیر کی باتہ ہے
کے اطلاق پر غور کرنا ضروری ہوتا لیکن دعویٰ اس کرایہ
کی باتہ ہی جو تاریخ مذکور کے قبل واجب الادا ہوا تھا۔ ہم
خیال کرتے ہیں کہ عدالت ماتحت مرافقہ کا فیصلہ درست تھا
اور ہم کہ عدالت ہد کے فاضل جج کو اس میں ورت انداز
نہ کرنی چاہئے تھی۔ ہم مرافقہ ہذا منظور عدالت ہد کے فاضل
جج کی دگری منسوخ اور عدالت ماتحت مرافقہ کی دگری بحال
کرتے ہیں۔ عدالت ہذا کا کل خرچہ مدعی علیہ مراۃ علیہ کی جیب
سے ادا کیا جائیگا۔

مرافقہ منظور کیا گیا۔

پریوی کونسل

مرافقہ ہمارا فیصلہ ہائی کورٹ میں

منفصلہ رقم نمبر ۱۹۱۶

باجلاس: ہمارا ڈیپٹی سرجن ایچ نائٹ سٹر

امری علی و سر لارسن جینکسن نائٹ

دیکھار اذ عرفی گیشنرا و شہام بیجا رام راو وغیرہ علی ہم

دھال فوت مدعی۔ مرافقہ مرافقہ علیہم کے

دھرم شستری۔ خاندان مشترکہ۔ دگری جو ایک شاخ

حق میں صادر کی گئی ہو۔ معاہدہ مصالحت جو قسطنطنیہ کی

حساب سے کیا گیا ہو جس کی رو سے دگری کے تحت حقوق

ترک کئے گئے ہوں نابالغ بٹیا آیا پاند ہے۔ اضافہ
جو دوران ناش میں خاندان میں ہوا ہو اور اسکا اثر

ایک ناش میں جو مشترکہ ہندو خاندان کے ایک رکن

کا جائیداد منظم کے خلاف حساب نہیں تقسیم اور دیگر دائر

کی باتہ رجوع کی گئی تھی دو دگریات صادر کی گئی تھیں

جس کی رو سے قسطنطنیہ اور خاندان کی اسکی صلاح کو

کچھ رقم ادا کرنا دئمہ قرار دیا گیا تھا لہذا ہندو

اپنی اور اپنے بیٹے کی حاس سے عمل کرنا ظاہر کر کے سخت

کی تھی جس کی ذریعہ سے اس نے دگریات کے تحت

کامل دعویٰ ترک کیا تھا بیٹے نے بالغ ہونے کے

بعد مشترکہ خاندان کی جانب سے دگریات کے تحت

بار یافت کی ناش رجوع کی تھی اور پریوی کونسل نے

بالآخر یہ قرار دیا تھا کہ معاہدہ مصالحت اس طرح تبدیل

نہ تھا اور ہم کہ اسکو دگری تھا اس کے سابقہ حقوق حاصل

ہونے چاہئیں۔ دعویٰ اس حصہ کی باتہ جس کا کہ وہ

مستحق تھا میصلہ کے لئے واپس کیا گیا تھا۔ اس اشار میں

در کو دو اور بیٹے پیدا ہوئے۔

قرار دیا گیا کہ اس واقعات سے جو وقوع میں آئے تھے۔

معاہدہ مصالحت کی نسبت یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ کسی

مشترکہ جاہل و پیر کی منتقلی سے بھی کلیتہاً قاصر رہا تھا

مجتمہ مرافقہ جات جو مرافقہ جات عکسی تھے سارا رضی فیصلہ دگری

مصدرہ ہائی کورٹ مدر اس مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۶ء بشعر

ترمیم دگری مصدرہ جسٹس والیس مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۳ء بقدر

دیوانی نمبر ۱۹۱۴ء باتہ مشترکہ مرافقہ بنار ارضی حکم مصدرہ ہائی کورٹ

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۱۶ء برودخواست نمبر ۲۸۴۲۸۲ باتہ

دیکھا راو

شام

بیجا رام راو

(پریوی کونسل)

کے ہر فرد پر ہوا تھا اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر

مقام سے وہی کے بعد اس کی غرض سے یہ ہوئے کے
 قل راجہ رام راو کے دو اور بیٹے پیدا ہوئے تھے اور جو بکروہ
 بھی اپنے باپ اور مری کے ساتھ تھے کہ خاندان کے ارکان
 تھے وہ بطور مدعی علیہم کے اضافہ کئے گئے تھے اور ان مراعات
 کے مراعات علیہما نہ ہو سکتے تھے کی جانب سے یہ بحث کی گئی
 تھی کہ حکم کی بنا پر مصالحت بالکل غیر ضروری تھی لیکن خاندان
 کے ہر فرد نے یہ تسلیم کیا تھا کہ اس کے خاندان کے جلدی کرنے
 اسے حصہ کے حقوق تھے اور اگر مصالحت باقی رہے تو ان کے
 حقوق قائم ہو سکتے تھے۔

جسٹس ایسٹن جن کے روبرو وہیں شدہ تحقیقات کی تحقیقات
 کی گئی تھی یہ فیصلہ کیا تھا کہ گیتا صرف نصف حصہ کا مستحق ہو
 تھا لیکن چونکہ خاندان کے فرد راجہ رام کے بیٹے راجہ رام کے
 دو غیر بیٹے وجود میں آئے تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا
 تھا کہ وہ بطور مدعی علیہم کے اضافہ کئے جائیں اور ایسا کوئی
 جانے کے بعد انہوں نے یہ حکم دیا کہ اگر کسی صادر کی تھی کہ گیتا
 اس کے دو بھائی ایک ساتھ رقوم اور سود کے نصف حصہ کے مستحق
 تھے یہ افغان دیگر انہوں نے گیتا کو کل رقوم کا پانچ حصہ عطا کیا
 فیصلہ میں مگر امور یہ بھی بحث کی گئی تھی جو اب ہم نہیں ہیں
 اور اس سے چار مراعات جات پیدا ہوئے تھے جن میں سے صرف

گیتا کے لئے ہر فرد پر ہوا تھا اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر
 اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر اور اس کے لئے کیا کیا تھا کہ اس کا حال دیکھ کر

مراعات یہ کہتی ہیں کہ اب واقعات کے لحاظ سے جو پیش
 ہیں کل خاندان کا کل سرمایہ میں حصہ بانٹنا چاہیے اور نہ اس
 حکم سے جس سے یہ مقصود تھا کہ مراعات کے حقوق نہ تو ادا کیے جائیں
 ان کی نہایت ہی واقع ہوئی۔

حکام مایہ مقام یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ رٹ درست ہے
 اور انہوں نے اس کے سرمایہ میں انفرادی حق ماحول میں
 کرنا ہر گز مہربان تھا اس سے راجہ رام اور اس کے بیٹے کے
 باہم مشترکہ خاندانی جائیداد جو وہ رات کی
 تھے متنازعہ میں موجود تھی تسلیم کرنا لازم تھا اور تاہم بنیاد
 اس سے جو حکم کیا جائے گا انہوں نے متنازعہ یہ تسلیم کرنا لازم تھا
 کو جو اس وقت مشترکہ خاندان کو واجب الادا تھے اس شرط پر
 کیا جائے کہ راجہ رام اپنے حصہ پر رٹ کر جائے کہ

اس پر رٹ کر جائے کہ راجہ رام اپنے حصہ پر رٹ کر جائے کہ
 وہ متنازعہ میں کوئی حق نہیں تھا کہ کام رہا تھا اور اگرچہ
 کہ نابالغ کا تعلق متنازعہ تھا کہ راجہ رام کا مقام یہ خیال
 کرتے ہیں کہ ان واقعات کے لحاظ سے جو قریب میں آئے ہیں
 بھی خیال کرنا چاہیے کہ کوئی شرط جائیداد منتقل کرنے سے
 کل گیتا تھیں رہا تھا۔ وہ ان وجوہ سے اس فیصلہ پر پہنچے ہیں

کے متعلق ہوتی تھی۔ برائے امر نفاذ امر کو ان کے لیے علیٰ حق
 حق میں ان کی بین یا نہ کیا گیا۔ مقررہ عطا کی تھی ۱۲
 ۱۹۱۹ء کو فوٹو کھینچ کر لے رہا تھا۔ پھر امیر اکسن کو
 ۱۳۱۶ء تا ۱۳۲۲ء میں ملاقات سنیں ۸۰۰
 لغاتہ ۱۹۱۹ء کی باہر ایک ایک پتہ عطا کیا۔ اس اثنا میں اس
 بھی فوٹو کھینچی اور اس کی سٹیٹوں سلطانی سکیم اور فخر ان کے سکیم
 اور مقررہ میں ایک لفظ نہ تھا۔ اس اثنا میں ایک بار مہاراجہ نے
 سند اس آئینہ اس حصہ کی باہر ان کے خلاف ایک دگر کی اور ان
 پہل کی تھی جس کی تعمیل میں ۱۹۱۵ء کو ان کا حق
 کیا گیا تھا اور مدعی جو اس وقت اس کو اپنے بنیامیدار تھا
 نے ام پر ضرر یا نقصان نام نہ کورہ راکٹ سسٹم کو منظور کیا گیا
 تھا اور موجودہ نالاش مدعی کی جانب سے ۱۹۱۵ء کو
 مدعی علیہ اس کے خلاف جاری دہش کے قضاہ اور ۱۹۱۵ء سے
 تا بیخ نالاش تک کے واصلات کے لئے رجوع کی گئی تھی۔ نالاش کے
 دوران میں مقررہ پر مافی ہو گیا اور وہ ایک لگان کی
 دگر میں نیلام کی گئی تھی اور ۱۹۱۹ء کو خود مدعی علیہ
 نے اس کو خرید لیا تھا

اب سوال یہ ہے کہ اس لگات کی رقم کیا ہو اگر کوئی ہو
 مدعی علیہ مدعی کو ادھر کیا ذمہ دار ہے؟ قضاہ کے حق کا
 اپنا پتہ نہیں ہوتا کیونکہ اپنی ۱۹۱۵ء کی خرید کے
 ذریعہ سے مدعی علیہ نے قبل ذریعہ حق نہ کور حاصل کیا ہے۔ یہاں
 جج نے یہ تحریر کی ہے کہ مدعی نالاش کے قبل تین سال کے واصلات
 کا حق ہے اور انہوں نے مبلغ لاکھ سالانہ کی شرح سے
 اس کو ایک دگر سلطانی سے
 مقررہ ہاؤسنگ کے حق میں یہ بھی ہے کہ یہ اور موجودہ

مزانہ مالی مدعی ملکہ امیر اکسن کی جانب سے پیش کیا گیا ہے۔
 یہی ہے کہ جو کہ جو اس میں اس نالاش میں جو ملکہ
 اور فخر ان کے خلاف اس میں بھی جس میں اس نے مقررہ
 کا لفظ نہ تھا۔ مقررہ کو ملکہ لگان کی شرانہ کی رو سے ملکہ
 ملکہ ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۲ء میں ملکہ لگان کی شرانہ کی رو سے ملکہ
 تھا لیکن اس وقت کا یہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ کا عدم نہیں
 ہے بلکہ ملکہ لگان کا یہ ہے۔ دفعہ مذکور کی ضمن ۱۲ میں جس میں
 یہ ہے۔ مقررہ کہ مدعیوں دگر کی کسی نہ اس کے لئے ہونی نہ
 ہو لگان یا اس کو نہ خرید لگان کا حالت کہ ایک ہر ایک کی گئی ہے جس
 کی رو سے اس کو مدعیوں دگر کی کو بولی لگنے پانے کی اجازت
 دینے کی نالاش کی گئی ہے۔ کسی ایسی خرید کے نتائج جو حالت کے
 ہر علم کی گئی ہو اور وہ کارروائی جو اس پر کجانی چاہئے مقررہ
 میں مدعی ہے اور یہ امر واضح معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ اس وقت تک
 جائز رہتا ہے جب تک کہ وہ سب مقررہ منسوخ نہ کیا جائے جس
 خیال کی تائید میں مقدمہ کو پالہ چندر امتر نام رام لال گونا
 (د) کی نظر ہو جو ہے اور ہمارے مدعیوں کے برعکس کہ ان کے
 پیش نہیں کی گئی ہے

اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا ٹھیکہ دار امیر اکسن کا پیش
 ختم ہوا تھا دسٹرکٹ جج نے بطور ایک واقعہ کے یہ تجویز کی ہے
 کہ دگر نے اس کو منسوخ کیا تھا اور یہ کہ ملکہ صادق
 بنیامیدار نے صرف حصہ کا قضاہ حاصل کر لیا کیونکہ نالاش کی تھی اور
 مدعی علیہ کی درجہ ہر حالت فوجداری نے اس سے ملکہ
 لیا تھا۔ اس لئے اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعی علیہ کو اس امر کی
 اطلاع بھی کہ ملکہ صادق نے یہ ختم کیا تھا یہ کیا گیا ہے
 کہ مدعی نے اس لگان پر مدعی کیس میں اس میں صادق کو

سید محمد امیر
 نام
 سید محمد جاح
 (پیشہ)

ص

نہایت اہم

نام

اسلامی

۱۰

۱۱۔ ان درختوں کو جس کے کہ وہ مالک کے لئے سمجھا جائے اور ان کے پھل
 جس کے لئے سمجھا جائے کہ ان کے پھل کی اراضی میں رہے اور ان کے
 درخت جو تقسیم کے لئے تھے موضع کے حصہ داران کے لئے مالک
 کے لئے وہ ان کی مالیت کے لحاظ سے تقسیم کے لئے سمجھے جائیں گے۔
 شرکاء میں ان کے حصوں کے تناسب سے تقسیم کے لئے اس طرح تقسیم
 کے فقرہ میں جو تقسیم کے وقت تیار کی گئی تھی یہ مالیت تھی اور جس
 پر موضع کے اطراف پہلے چڑھے تھے ان کے مالیت اور حصہ کے بموجب
 اس طریقہ سے حصہ داران شرکاء کے مالیت تقسیم کے جائز فیصلہ
 سب نام لالہ (۱) منعلق نہیں ہوا کیونکہ وہ ایک مکان کا
 مقدمہ تھا۔ اس پر بوقت تقسیم ایک حصہ دار شرکاء کا بعض حصہ جس کی
 اراضی کسی دوسرے حصہ دار شرکاء کو دی گئی تھی اور دوسرے ۱۸ قانون
 بالکرائی اراضی مالک کے حصہ متعلق کی گئی تھی جب درخت پہلے
 ہوئے درخت ہوں جو افتادہ اراضی پر واقع ہوں تو وہ حوال
 پیدا نہیں ہوتا اور اگر کوئی حصہ دار شرکاء ان درختوں کی ملکیت
 کے لئے جو ایک حصہ دار شرکاء کو دے دے ہوں اور ان اراضی
 پر واقع ہوں جو کسی دوسرے حصہ دار شرکاء کی گئی ہو تقسیم
 تیار ہونے سے بارہ سال کے اندر راجس رجوع کرے تو وہ ان کو ملے
 گرائے اور ان کی ملکیت کرائے کا حق پر مدعی ملکہ کو مدعی کی
 مرض کے خلاف اراضی پر قاضی رستہ کا حق نہیں ہے اس لئے
 مراجعہ مندرجہ خارج کیا جاتا ہے

۶۶۹

۶۶۹

مراجعہ خارج کیا گیا

پانی گورنمنٹ

مراجعہ ثانی دیواری

۱۹۲۱

نہایت اہم ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

اجلاس جس میں سر جی کے ملک نامہ اور دیگر مرجان

کامل نامت

سید محمد امیر حسن پانی پٹنام سید محمد جواد مین پٹی

نہایت مراجعہ ویکس دیگر مدعی علیہ نمبر ۲

مراجعہ علیہما

قانون خزانہ نکال ایکٹ ۸ بابہ ۵۵۵ دفعہ ۱۸ (۱۹۱۷ء)

نیلام جو ڈگری کی تعمیل میں کیا گیا ہو۔ خرید جو دیون ڈگری

کی جانب سے کی گئی ہو یا کالعدم ہے۔

کوئی نیلام جو کسی ڈگری کی تعمیل میں خود دیون ڈگری

حق میں کیا گیا ہو جس میں ۱۲ دفعہ ۱۸، قانون خزانہ

نکال کالعدم نہیں ہو ملکہ قابل الفسخ ہو اور بوقت

جاری رہتا ہو جب تک کہ وہ چھٹا بل فسخ نہ کیا جائے۔

گو مال چند ہستہ نام راجہ لال گروٹا میں رائیس لاہور

کلیتہ جلد ۲ ص ۵۴۲ کی تعلیم کی گئی۔

مراجعہ ناراضی فیصلہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج گیا مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۱ء

مقرر بجائی فیصلہ مقدمہ ڈسٹرکٹ جج گیا مورخہ ۲۳

۱۹۲۱ء

بجائے مراجعہ ڈسٹرکٹ جج۔ مقرر سکا۔ سر لکھن پٹی

بجائے مراجعہ علیہ۔ سید محمد طاہر خان پانی پٹ

بجائے مراجعہ علیہ۔ سید محمد طاہر خان پانی پٹ

بجائے مراجعہ علیہ۔ سید محمد طاہر خان پانی پٹ

بجائے مراجعہ علیہ۔ سید محمد طاہر خان پانی پٹ

| | | |
|--|--|--|
| <p>بھڑاوانی رہا
نام
راج کاری
(کلکتہ)</p> | <p>صورت تائید اس فعل سے ہوئی ہو معاہدہ کو کس طرح ناجائز قرار
دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ۱۰۳۱ (۱۸) مارچ
کلکتہ (۱۸) اپریل ۱۸۳۱ (۱۹) اپریل ۱۸۳۱
روس (۱۸) اپریل ۱۸۳۱ اس امر پر غور کرنا ضروری نہیں ہے
کہ اگر فرق تائی کو غلطی کا علم ہوتا اور زیر یہ علم ہوتا کہ اگر
غلطی کیجاتی تو معاہدہ نہ کیا جاتا یا اگر فرق تائی نے غلطی
کیا ہے۔ کی تھی تو حالت کیا ہوئی۔ ملاحظہ ہوں باہر کو یہ
نام بتلوانہ (۱۸) اپریل ۱۸۳۱ (۲۲) اگر ان
حالات میں جیسے کہ یہ ہیں اس غلطی سے جو کسی مایوس کر
تا ہو اسکو اپنے مخالف کو عدالت میں رجوع رکھنے کے لئے
کوئی جبارید پیدا حاصل ہو تو قسمت مخالف کی قسمت میں
ہدایت اضافہ ہوگا جو عوام کے نقصان کا باعث ہوگا۔
ان امور سے قطع نظر اس امر کی نسبت کہ مدعی کو اس مقدمہ
کیوں کامیاب نہ ہونا چاہئے۔ اس اور امور وہ موجود ہے جس
میں نے ظاہر کیا ہے اس کے سائلہ ذکر کی کلمات منسوخ کر کے
کوشش نہیں کی ہے بلکہ معاملات کو صرف اس حد تک مکرر کیا
کہ انکی کوشش کی ہے جس حد تک فیصلہ اسکے خلاف ہوا
تھا جبکہ جیسے کابل نے اس وقت بتلایا تھا۔ جبکہ
مقدمہ کو انشاء بنام روشن جہان (۲۳) پر جو درج
کیٹی کے روبرو بحث کی گئی تھی جب کوئی ذکر رضامند</p> | <p>نامی اور انکی دہائی کے خلق کسی نسبت نہایت چاہا جانے لگا
ہو اور کسی شکل میں معاہدہ سے لے کر ایسے کام صا کر کے جو
اسکر معاہدہ ہوں۔ مدعی نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ ہوا اس
معاہدہ پر چاہا جائے اور مدعی علیہا نے اس سند کا اعادہ کیا
اگر بار بار اسکا ہوں تو حسب عمل کرونگا حکم جو میں اپنا ہا
کہ ماہوں وہ یہ کہ جو تائی منظور کیا ہے اور نہ رہے
جو وہ کے کو حسب طرح کے وہ اوپر بیان کی گئی ہیں۔ یہ
کہ لے کر یہ قائم رہے۔
ترتیب سے اسکو حالت کی نسبت بطور ایک دفعہ
کے ہوا کیا تھا اور اس ترتیب کے تابع جو ۲۳ ستمبر ۱۸۳۱
کو رہا مدعی کے درمیان کی گئی تھی کہ مدعی نے بتلایا ہے کہ
اس عدالت میں مدعی کی جانب سے کیا ہے حسبہ کر کے
شہر کے کی گئی تھی۔ پس فریقین کے معاہدہ کی ترتیب یا
میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی۔ کوئی ایسی غلطی ہوئی تھی۔
جو ایک ہا نہ سادہ کی ترتیب کی مانع ہوگی جبکہ اس
معاہدہ پر ہوا ہے کہ معاہدہ کی شے تنازعہ سے متعلق ایک
بہمی۔ اسی میں فریق کی شناخت کے متعلق کوئی غلطی کی گئی
ہو۔ جبکہ ایسی شناخت ہو دوسرے کو معاہدہ کرنیکی ترتیب دی
گئی ہو جبکہ غلطی معاہدہ کی نوعیت سے ایسے حالات میں متعلق
ہو کہ اس کی بنا پر اصلیت نہیں ہے۔ کا عذر جائز ہوتا ہو۔
غلطی جو مدعی نے کی تھی اس بہادرت کے ایک جزو کی بنا پر
جو ان حدود کے لئے ہے۔ اسکی دستاویز حقیقت میں ہر
کی گئی ہیں عدالت کے روبرو پیش کیا جانی چاہئے تھی یہ سمجھنا
نشکلی ہے کہ ایسی حالات میں کوئی غلطی جو صرف ایک فرق ہے
کی ہو جو کسی دوسرے فرق سے فعل کی وجہ سے ہوئی ہو یا جس</p> |
| <p>صفحات</p> | <p>(۱۸) دیکھی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۵۹ (۱۸) انگلش رپورٹ جلد ۱۹
۵۵۸ (۱۸) دیکھی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۱۱ (۲۰) لائیکر جلد ۱۱
صفحہ ۲۹ (۲۱) دیکھی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۸۱۲ (۲۲) دیکھی رپورٹ
جلد ۱۹ صفحہ ۴۶ (۲۳) لائیکر رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۴</p> | <p></p> |

موجودہ واکری ریلی کو پیش کرنا کیا مستحق ہے جس میں کہ فیصلہ اسکے دعویٰ کا فیصلہ تھا
نام
راج کمار ہی
(کلکتہ)

اس میں سے ایک اور نہیں کیا جاسکتا کہ دگری جو عدالت سند کی ہے
سابقہ مقدمہ میں ہر راج کمار کے کو صدار کی قبی دراصل ایک دگری
رضامندی تھی جس میں اس اور جس میں اس کو یہی قرار دیا تھا اور جو
نے اسی وجہ سے عدالت کو متعلق کر کے جس سے اسکے بعد سے اکثر دگری کی ہو کہ
کسی دگری رضامندی کی ناراضی سے کوئی مرفوش نہیں ہو سکتا۔
نزع کی روئے کار پر مرفوش کی سماعت سے انکار کیا تھا۔ ملاحظہ ہو
برایں مونی داسی بنام سرستی جفتا سنی داسی (۴) پیر داس
چندر اور بنی بنام نوبن چندریال (۵) شہزادی بیگم بنام
محمد ابراہیم (۶) اسلئے دگری صرف ایک بنا پر مرفوش کیا جاسکتی ہے
جس کی وجہ سے معاہدہ کی تیغ جائز ہوگی۔ جیسا کہ جسٹس
پارک نے مقدمہ وینٹور تہ بنام بولن (۷) میں بیان کیا
محققین کے معاہدہ کی حیثیت میں اس وجہ سے ہی نہیں موقوف اور وہ
ایک معاہدہ کے قواعد میں اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ اس میں
رجحان کا حکم اضافہ کیا گیا ہو اگر حال کو مختلف طریقہ سے بیان کیا
جائے تو ایک دگری رضامندی خود مصداق نہ ہو زیادہ جو ان
پیش کیے سکتی اور عدالت کو اس حکم کی تیغ کا اختیار حاصل ہے
جو معاہدہ پر مبنی کیا گیا ہو جبکہ یہ ثابت کیا جائے کہ معاہدہ
غریب غلط یا کسی اور غلط امر کی بنا پر ناجائز تھا اصل معاملہ
یہ ہے کہ حکم رضامندی محض معاہدہ سے پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ
اگر نہایت خود اصل معاہدہ کے اس کو زیادہ اہمیت دی جائے تو
اس سے شاخ کا ایک وجود قائم ہو گا جو وقت سے ملحدہ ہو گا اور
مہونہ دے دے ایک قانون (۸) ہار سفیلڈ بیگم کو بنام لیسٹر
(۹) اس کے کوئی اثر نہیں ہو گا (۱۰) انڈیا لارڈ کلرک (۱۱)
صفحہ ۱۰۳۰ (۱۲) اس کے کوئی اثر نہیں ہو گا (۱۳) انڈیا لارڈ کلرک (۱۴)
صفحہ ۱۰۳۱ (۱۵) اس کے کوئی اثر نہیں ہو گا (۱۶) انڈیا لارڈ کلرک (۱۷)

(۹) انیسویں تہ بنام ویلڈنگ (۱۰) ویلڈنگ بنام ویلڈنگ
(۱۱) اس کے بہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ جیسا کہ مقدمات کا بیج
بنام برو حاموہن (۱۲) میں کرنا کرنا لے بنام کوئیو راک
(۱۳) میں مقدمہ جو کیو راک تھا بنام گنگا بنسن (۱۴) سے
اختلاف کے قرار دیا گیا تھا کسی سابقہ نالش کی دگری کی تیغ
کے لئے کوئی نالش اس بنا پر رجوع نہیں ہو سکتی کہ جج نے دگری
مذکورہ صادر کرتے وقت کوئی غلطی کی تھی تاہم کسی مناسب غلطی
کی بات یہ ایک معاہدہ کی اصلاح ہو سکتی ہے کہ اس طرح دگری رضامندی
کی بھی اصلاح ہو سکتی ہے جو ایسے معاہدہ پر مبنی ہو نہ لا سکتا ہو
مقدمہ لامیشو ریشا دنگ بنام رام ہار دنگ (۱۵) سر سہا تہ
داس بنام گہنشا تم نالک (۱۶)
اس نقطہ نیالیں سے خارج کرنے کے بعد سابقہ دگری کی تیغ کا وہ
کلکتہ نام رہتا ہے ریلی اور کلکتہ کی دگری کے تصفیہ اور
اس دگری کے نمونہ کے متعلق جو اسکے نتیجہ پر غلط کیا جاتا ہے۔
رہے کہ جج کے فیصلہ کی تیسل کرنے پر رضامندی ہوئے تھے۔ بلاشبہ
رہے اپنی درخواست میں اپنے بہ اور نیز اس لقمہ کا ذکر کیا
جو اس نے اپنی عرضی دعویٰ کے ساتھ پیش کیا تھا حالانکہ کلکتہ کی دگری
نے اپنی درخواست میں صرف اپنے بہ کا ذکر کیا تھا۔ اس پر دنگ کے
جج نے جب تک حکم صادر کیا تھا۔ چند امور پر عمل کر کے جو تیغ
پیش کی تھے تحقیق نے دراصل ایک مصداق کی ہی عدالت ہر
جائزہ کہ وہ اس امر کا قطعی تصفیہ کرے کہ حدود کیا ہیں اور
دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۶ (۱۰) دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۴
دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۵ (۱۱) انڈیا لارڈ کلرک (۱۲) صفحہ ۱۳
دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۶ (۱۳) انڈیا لارڈ کلرک (۱۴) صفحہ ۱۳
دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۵ (۱۵) انڈیا لارڈ کلرک (۱۶) صفحہ ۱۳
دگری رلیو ر جلد ۴ صفحہ ۵۶ (۱۷) انڈیا لارڈ کلرک (۱۸) صفحہ ۱۳

ہائی کورٹ الہ آباد

مرافعہ ثانی ہوائی

نمبر ہفتم ۵۰۹۰ بابہ ۱۹۲۳ء فیصلہ ۲۲ دسمبر ۱۹۲۳ء

با حلاس دیمٹر جٹری ٹیلر

مسماہ عائشہ بی بی مدعی پانچام جھول وغیرہ مدعیان
مرافعہ علیہم

قانون رجسٹری و تناویزات ایکٹ ۱۹۰۸ء فیصلہ دفعہ ۳۳۔
مخاڑا نامہ جس کی رو سے کارندہ و تناویزات کی تکمیل کا محاذ
کیا گیا ہو۔ کارندہ کی جانب سے و تناویز رجسٹری کے لئے پیش
کیا گیا نامہ پیش کیا جا رہا ہے۔

دفعہ ۳۲ قانون رجسٹری و تناویزات اس صورت میں ملحق ہونی ہے
حکمہ جو شخص کو پانچویں اور آٹھویں گرتے اس شخص کا نام مختار ہو
جس کا کوئی تکمیل کیا ہو اور اس صورت میں ملحق نہیں ہونی
حکمہ جو شخص کیس کس نہ کیا گیا ہو۔ رجسٹری کیلئے پیش کیا گیا
ہو اگر اس کے لئے وہ سرے شخص کے کارندہ کی حیثیت سے
اس کو تکمیل کیا ہو۔

مرافعہ بناراضی ڈگری مہندہ رٹھورکٹ جج سہا پور مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۳ء
مخاڑا نامہ مرافعہ دیمٹر شاتی احمد۔

فیصلہ۔ مرافعہ بناراضی جو امیش کیا گیا ہے وہ تحت دفعات
۳۲ و ۳۳ قانون رجسٹری و تناویزات ایکٹ قانونی ہے لیکن چونکہ
قانون کی عبارت کے لحاظ سے یہ امر شکل ہے بالکل مبہم معلوم ہوتا
ہے۔ میں مرافعہ کا بلا تاال تعقیبہ کرنا چاہتا ہوں۔ و تناویز جس کے
پیش کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے رگھوناتھ داس ام لال پرنسپل
راے کی بیوہ کے عام کارندہ نے اُن کی جانب سے تکمیل کی تھی اس
مختار نامہ کی رو سے جو وہ کہتا تھا اس کو اُن کی جانب سے دیا گیا

لی مکمل کا محاذ کیا گیا تھا اس لئے اس مختار نامہ کی سرالطاف کے موجب
دعاویہ کو تکمیل کی گئی تھی اس کے بعد اس نے اس کو دفتر رجسٹری میں پیش
کی غرض سے پیش کیا اور اس کی رجسٹری کی گئی تھی و تناویز جو مرافعہ نے
عدالت بڑا اور عدالت الہ آباد میں پیش کیا تھا وہ پتہ ہمارا اس کے
کہ وہ و تناویز کو کوئی تکمیل کر سکے یہ ضروری تھا کہ اس کے پاس ایک
مختار نامہ موجود ہو جس کی حسب احکام دفعہ ۳۳ سب رجسٹرار کے
رو برو تصدیق کی گئی ہو دفعہ ۲۰ کے اندر اس سے یہ ظاہر ہوا ہے
کہ کوئی دس ماہ پہلے جو حسب دفعہ ۱۹۰۸ء کے ایکٹ کے تحت سے جس نے
اس کو فی الواقع تکمیل کیا ہو کسی اور شخص کی جانب سے جو امر کے تحت
دعویٰ کیے رجسٹری کی غرض سے پیش کیا جاسکتا ہے یا وہ حسب دفعہ
۱۹۰۸ء کے ایکٹ کے کارندہ کی جانب سے پیش کیا جاسکتا ہے جس نے
مختار نامہ کے ذریعہ سے حسب احکام پیش کیا گیا ہو جس کی تکمیل اور
تصدیق دفعہ ۳۳ کے بموجب کی گئی ہو اس لئے دفعہ ۳۳ کے حکم
میں صورت میں ملحق ہوئے ہیں جبکہ وہ شخص جس نے کوئی
و تناویز پیش کیا ہو اس شخص کا نام مختار ہو جس نے اس کو تکمیل کیا ہو
اور اس صورت میں ملحق نہیں ہوتے جبکہ وہ رجسٹری کی غرض سے
خود تکمیل کس نہ کیا گیا ہو۔ پیش کی گئی ہو اگر اس کے لئے کسی شخص
کی جانب سے بطور ایک کارندہ کے اس کی تکمیل کی ہو۔ وہ شخص جس نے
کوئی و تناویز فی الواقع تکمیل کی ہو کسی مختار نامہ کے بغیر حسب دفعہ ۱۹۰۸ء
دفعہ ۳۲۔ اس رجسٹری کی غرض سے پیش کرنا محاذ ہے۔ بلاشبہ ایک
کارندہ کے لئے ایک مختار نامہ ضروری ہے تاکہ وہ اپنے مالک کی جانب
سے کوئی و تناویز تکمیل کر سکے لیکن جب ایک کارندہ و تناویز تکمیل کی گئی
ہو تو وہ جس حد تک کہ دفتر رجسٹری کا معلق ہے دس ماہ پہلے جس
کس نہ ہے اور حسب دفعہ ۳۲ ۱۹۰۸ء اس کو رجسٹری کے لئے پیش کرنے
اور اس کی رجسٹری کرنا یا نہ کرنا ہے۔ مرافعہ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ

عائشہ بی بی
سام
محمول
۱۹۲۳ء

سید احمد علی
نشا
نشا
نشا

منسوخ کیا گئے تو اسکا اثر اس سابقہ نالاش کی تجدید کرنا ہی جو دگر کی
منسوخ کے ذریعہ سے منسوخ کی گئی ہو۔ یہ قاعدہ بطور مناسب ہے
اور متعدد مرتبہ تعلق کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں بی بی سالو من
نام عبدالغفر (۲۴) شریعت چند رکوع بنام کار تک
بر سر (۲۵) بہریش چند را با سو بنام ہری دیال سنگہ
(۲۶) راج کمار را بنام ہر کشا کلور تی (۲۷) فتح چند
نام سر سنگہ واس (۲۸) چتر جی پرہمن بنام درگاد
نر (۲۹) دیو دیو بنام سم سنگہ چند را جانا
(۳۰) نیز فیصلہ بتا مقدرات نیل بنام کارون لنینا کس
(۳۱) منوہر لال بنام جادو ناتھ (۳۲) پر تاب
گ بنام ہسوتی سنگہ (۳۳) داو لورو و جیارامیا
نام داو لورو و نیکیا ساراد (۳۴) و نیکیا را و بنام
نام رام راڈ (۳۵) کا بھی جس وی و نیکیا را و بنام تلجرام
ار (۳۶) منسوخ ہوا تھا حالہ دیا جاسکتا ہے۔ اس
قاعدہ کا مناسب ہونا نام کے ہی فرق کو کسی مصلحت
بہ جزو استعفیہ ہونے اور یہ کہ مستقل اسکو نامعلوم کی
اجازت نہیں دیا جاسکتی۔ اس مقدمہ میں جو ہمارے روپڑ

یاش سے سابقہ تہنات میں حماحت کی نسبت ایک نام
ہوا بدی کی گئی تھی یعنی میا و سماحت کا ذکر کیا گیا تھا۔ غلطی
رو نامندی کے ذریعہ سے ترک کیا گیا تھا اور جیسا کہ لارنگس
نے بتلایا تھا اس کو دگر کی ابتدا قابل مرافعہ دگر کی اضاہ مذکور
تھی ملاحظہ ہو را یا چند را لوکارو نام صیتا نا سامو (۳۷)
و جی کو اب اسکی کامیابی کی حاکمہ دگر کی مذکور یہ مستند
ہوئے رہے اور اس کی ناکامی کی بابت امور تشارک کر کر
آغا کر نیکی اجازت نہیں دیا جاسکتی را اگر دگر کی کلکتہ منسوخ
کی گئی تھی تو وہی بحال کیا جائیگا اور اس وقت میں
یہ کہتی تھی کہ ہوگی کہ وہی کلکتہ خارج المیعار نہ رہے
ایکاسیا واقعہ ہے جس کا مدعی مقابلہ کرتا نہیں چاہتا جی
اس مقدمہ کی محدود وسعت سے کافی طور پر ظاہر ہو تا ہی
ہمارے را کہ ہم ہر سنگہ سار و نیکیا ج نے اس محدود
جو عرضی دعویٰ میں بیان کی گئی تھی ہائی کورٹ کی ساتھ
دگر کی کو منسوخ کرنے سے صحیح طور پر انکار کیا تھا
نتیجہ یہ ہے کہ سار و نیکیا ج کی دگر کی متنازعہ اور
مرافعہ نہاد مع خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔

مرافعہ خارج کیا گیا۔

۱۰۱۹ لندن لارپور کا کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ (۲۵) انڈین لارپور کا کلکتہ
بن جو صفحہ ۸۱ (۲۶) انڈین کیس جلد ۲ صفحہ ۲۳۶ (۲۷) انڈین کیس جلد ۲
(۲۸) انڈین کیس جلد ۲ صفحہ ۹۸ (۲۹) انڈین کیس جلد ۲ صفحہ ۲۹
(۳۰) انڈین کیس جلد ۲ صفحہ ۹۵ (۳۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۴
(۳۲) انڈین لارپور کا کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۸ (۳۳) انڈین کیس
جلد ۳ صفحہ ۲۴ (۳۴) انڈین کیس جلد ۳ صفحہ ۸۸ (۳۵) انڈین
کیس جلد ۳ صفحہ ۱۴ (۳۶) انڈین کیس جلد ۳ صفحہ ۲۴

(۳۷) انڈین کیس جلد ۵ صفحہ ۵۳۹

[illegible]

موسس تمام انعام کشتہ کا پیر۔ اڈیس کیسیر علیہ السلام۔ اڈیس
کلائی سام اکسا کشتہ کا پیر۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔
اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔ اڈیس۔

منہ پر دوا پس کیا گی

د ۱۱ مخنی لار شلر صم صم ۱۳۲۰

مصدقہ بیکاری و کارائی تھی یہیں لکھا ہے کہ ۱۰۰۰
 ۱۱۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 نیا کتب خانہ ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

قرآن الکریم کے اس کتب خانہ میں باقیہ کاروائی تعمیل
 میں فرمیں۔ مابین تحفہ صفت کی گئی تھی اور وہ فیصل کیا
 باقیہ اس لئے وہ لکھو ایک اور فیصل مدد سے نو تر بنیاد
 ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

گورنر کو برسام اووہ کو۔ اور اس لئے لکھو ایک اور فیصل
 صحت ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

علم الساجدہ ہرانی بنام صاحبان کے اور اس لئے لکھو ایک اور فیصل
 لکھو ایک اور فیصل ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

انگور مانعہ بنام کامنی دسی۔ اور اس لئے لکھو ایک اور فیصل
 کا کار و دنگیا۔ اور اس لئے لکھو ایک اور فیصل

مرا فہ سارفتی جو ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 اگست ۱۹۲۲ء کے سیکرٹری جنرل حکم صدرہ سارٹو نیٹ جی مارا
 مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۲ء

منجانبہ مرافقانہ پیشگی۔ این۔ ستر۔

منجانبہ مرافقانہ علیہم پیشگی ہر برشاو سنہا۔

جسٹس اس۔ نوگر دیاروں کے جو ہمارے روبرو

زمیندار مرافقانہ ہیں اسامی مرافقہ علیہ کے خلاف ایکٹ گری

زہ نقہ حال کی تھی اور اس ڈاگری زہ نقہ کی تعمیل میں مقاصد

تعمیل نمبر ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

فرمان کرانی ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 اور ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کو ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

وہ ۱۰۰۰۰ کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی
 کی مالکری تھی۔ اور کی تعمیل میں بنیاد کی گئی تھی

منصف

پانی کو رست

مراۓہ انی دواوی
مسنہ ۱۲۱۵
ماہلاں میں ہٹا چھٹا اس ہٹا چھٹا

رام الہا پاک واکے گنگر بنام دہ دارچی آ
ڈوگہ لہا اں مرقاں
مجموعہ ضابطہ دواوی الکتبہ بابہ سنہ ۱۲۱۵
ام فصل بندہ سے کار و اسات تعلیمی تصنیفات و افغانی
۱۰۰ نو فی صد زینت اردو آسامی سے ناخالص مال چند چھٹا
باگری جو زمین رانے آسامی کے خلاف مال کی ہو حقیقت
ایہ خیال ہم بھیج سکتی ہے۔

کئی زمیندار اپنے آسامی پرائس کی ہوا اور اس کے
حلاف ایک ڈگری زرعدہ مال کی ہوا اس کی فیصل میں
موجودہ کی رضامندی کے بغیر اس کی مبالغہ مال
حقت و ملکات سی سلام کر سکتا ہے۔

مقدورہ تعلیمی کو پرائس نہیں ہے لیکن اصول قانونی جو
دفترہ مجموعہ ضابطہ دواوی میں موجود ہے اس کے کار و اسات
سے ملتی ہوئی جو ڈگریات کی فیصل میں کما مین
دفعہ مجموعہ ضابطہ دواوی میں دواوی تصفیہ اور دواوی
تصفیہ کے مابین کوئی امتداد نہیں کیا گیا ہے اور قانونی
تصفیہ بطور اسل بندہ کے اسی طرح نوٹ ہوئی ہے
میں طرح کو دواوی تصفیہ نوٹ ہوئی ہے۔

ایک زمین دار اپنے آسامی کے خلاف ایک ڈگری زرعدہ
مال کی ہو تعلیمی میں نوٹہ مال کی ایک قابل معا

رول آئینہ ضابطہ دواوی کسی قدر کل م قانونی ہے
میں ذکر کیے گئے اور میں نے اس معاملہ کا ذکر کیا ہے
کہ یہ خیال دواوی کے ماتحت کے لئے ہے اور یہ کہ یہ
روبرو فیصلہ استصواب کے لئے ہے اور یہ کہ یہ
کی بنیاد پر ہے اور یہ ہے اتفاق سے جس کی رو سے ہے
درخواست نامہ لکھ کر کی گئی ہے

جسٹس و الش۔ میں بحال عدالت خلافت کرونگا
میں بطور جسٹس ایک فیصلہ عدالت درخواستی کو رست نامہ میں
لال (د) کا کوئی جواب معلوم نہیں ہوا۔ یہ نظام ہو گا کہ اگر
خیال مذکور صحیح ہے تو مقدمہ میں اس انصاف میں خلل واقع ہوا
لیکن میں اسے ہم جلس جسٹس سٹیٹ سے اس لئے نہ
ہوں گا اگر فاضل جسٹس کے دل میں اس لئے اس نامہ تصدیق
دا کے متعلق کوئی شک پیدا ہوا ہو تو وہ سب آرڈر ۲۶
رول آئینہ استصواب کر سکتے ہیں۔ لیکن حکم مذکور سے منصفیہ
ہونے کے لئے ان کے حق میں تسلیم کرنا چاہئے کہ ان کے لئے
پتھر پر رست کے لئے حرارت ضروری تھی کہ وہ ہائیکورٹ کے
فیصلہ کی تحت کے متعلق معقول ثبوت رکھتے تھے۔ ماتحت
ججوں کو اسے ثبوت کو ہائیکورٹ کے قطع فیصلہ کے ذریعہ سے
رفع یا منسوخ کرانے کے لئے ان کو جان کرنے میں زیادہ مال
کہ ادا ہونے (مقدمہ) میں بیان کیا گیا ہے کہ عدالت
میں اس وقت تک اس حکم کو متعلق کر سکتے ہیں اس وقت ہے
جو ۱۱ جول ۱۸۹۰ کی تصدیق کی ہے،

عدالت کا حکم یہ ہے کہ درخواست نامہ
خروجیہ کیا جاتی ہے۔

درخواست خارج کی گئی

ام
نام
درگہ
دواوی

۶۸

[illegible]

| | |
|---|---|
| <p>لجو مری ای راند کر سکا دی
 ار ۱۱ آشی حکم ۱۰۰ مارہ سسٹر سکا دی لودور ۱۰ آ
 ۱۹۱۲ م حرج حکم صدر و صلا الیہ لودور ۱۲
 اس ۱۹۱۲ م</p> | <p>سلیغ سے کہ عوض ملے ۱۹۱۲ کی بات ہو جائے اور عید کا ایک
 جزو ہوا ایک ہزار پانچ سو تیس کر بیٹھے اور بعد تم سلیغ ۱۰
 مارج سلیغ ۱۰۰ تیرہ سو پانچ سو تیس کو لودور اکھاڑی ڈگری صلاحت کی
 شراعت کے عوض پانچ سو تیس کی تھی اور وہ عی علیہ آئے مائیدان سکدر مش
 کر کے تھے۔</p> |
| <p>۹ بار سلیغ ۱۰۰ عید اور خیر سلیغ نہ صرف مصلحت
 دلی کہتے تھے حال ۱۰۰ الی ہر ایک سے کہ درجہ ۱۰۰ تیس کی تھی
 جس میں ہر ایک کی ۱۰۰ سے اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ مائیدان
 کی ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> | <p>نما ۱۰۰ احوال مشراج ۱۰۰
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> |
| <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> | <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> |
| <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> | <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> |
| <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> | <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> |
| <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> | <p>۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی
 ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی</p> |

۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی اور ۱۰۰ تیس سے ۱۰۰ تیس کی تھی

۱۰۰۔ یہ ہیں جسے اب اس کو فصل مندہ کے لئے جو ناپے
دی گئی ہے اس کے لئے جو ناپے اور سرور و سرور
نہیں کرنا چاہئے۔
پس کھانہ نہ کھائے۔
۵۹۹۔
۱۰۱۔
۱۰۲۔
۱۰۳۔
۱۰۴۔
۱۰۵۔
۱۰۶۔
۱۰۷۔
۱۰۸۔
۱۰۹۔
۱۱۰۔
۱۱۱۔
۱۱۲۔
۱۱۳۔
۱۱۴۔
۱۱۵۔
۱۱۶۔
۱۱۷۔
۱۱۸۔
۱۱۹۔
۱۲۰۔
۱۲۱۔
۱۲۲۔
۱۲۳۔
۱۲۴۔
۱۲۵۔
۱۲۶۔
۱۲۷۔
۱۲۸۔
۱۲۹۔
۱۳۰۔
۱۳۱۔
۱۳۲۔
۱۳۳۔
۱۳۴۔
۱۳۵۔
۱۳۶۔
۱۳۷۔
۱۳۸۔
۱۳۹۔
۱۴۰۔
۱۴۱۔
۱۴۲۔
۱۴۳۔
۱۴۴۔
۱۴۵۔
۱۴۶۔
۱۴۷۔
۱۴۸۔
۱۴۹۔
۱۵۰۔
۱۵۱۔
۱۵۲۔
۱۵۳۔
۱۵۴۔
۱۵۵۔
۱۵۶۔
۱۵۷۔
۱۵۸۔
۱۵۹۔
۱۶۰۔
۱۶۱۔
۱۶۲۔
۱۶۳۔
۱۶۴۔
۱۶۵۔
۱۶۶۔
۱۶۷۔
۱۶۸۔
۱۶۹۔
۱۷۰۔
۱۷۱۔
۱۷۲۔
۱۷۳۔
۱۷۴۔
۱۷۵۔
۱۷۶۔
۱۷۷۔
۱۷۸۔
۱۷۹۔
۱۸۰۔
۱۸۱۔
۱۸۲۔
۱۸۳۔
۱۸۴۔
۱۸۵۔
۱۸۶۔
۱۸۷۔
۱۸۸۔
۱۸۹۔
۱۹۰۔
۱۹۱۔
۱۹۲۔
۱۹۳۔
۱۹۴۔
۱۹۵۔
۱۹۶۔
۱۹۷۔
۱۹۸۔
۱۹۹۔
۲۰۰۔
۲۰۱۔
۲۰۲۔
۲۰۳۔
۲۰۴۔
۲۰۵۔
۲۰۶۔
۲۰۷۔
۲۰۸۔
۲۰۹۔
۲۱۰۔
۲۱۱۔
۲۱۲۔
۲۱۳۔
۲۱۴۔
۲۱۵۔
۲۱۶۔
۲۱۷۔
۲۱۸۔
۲۱۹۔
۲۲۰۔
۲۲۱۔
۲۲۲۔
۲۲۳۔
۲۲۴۔
۲۲۵۔
۲۲۶۔
۲۲۷۔
۲۲۸۔
۲۲۹۔
۲۳۰۔
۲۳۱۔
۲۳۲۔
۲۳۳۔
۲۳۴۔
۲۳۵۔
۲۳۶۔
۲۳۷۔
۲۳۸۔
۲۳۹۔
۲۴۰۔
۲۴۱۔
۲۴۲۔
۲۴۳۔
۲۴۴۔
۲۴۵۔
۲۴۶۔
۲۴۷۔
۲۴۸۔
۲۴۹۔
۲۵۰۔
۲۵۱۔
۲۵۲۔
۲۵۳۔
۲۵۴۔
۲۵۵۔
۲۵۶۔
۲۵۷۔
۲۵۸۔
۲۵۹۔
۲۶۰۔
۲۶۱۔
۲۶۲۔
۲۶۳۔
۲۶۴۔
۲۶۵۔
۲۶۶۔
۲۶۷۔
۲۶۸۔
۲۶۹۔
۲۷۰۔
۲۷۱۔
۲۷۲۔
۲۷۳۔
۲۷۴۔
۲۷۵۔
۲۷۶۔
۲۷۷۔
۲۷۸۔
۲۷۹۔
۲۸۰۔
۲۸۱۔
۲۸۲۔
۲۸۳۔
۲۸۴۔
۲۸۵۔
۲۸۶۔
۲۸۷۔
۲۸۸۔
۲۸۹۔
۲۹۰۔
۲۹۱۔
۲۹۲۔
۲۹۳۔
۲۹۴۔
۲۹۵۔
۲۹۶۔
۲۹۷۔
۲۹۸۔
۲۹۹۔
۳۰۰۔
۳۰۱۔
۳۰۲۔
۳۰۳۔
۳۰۴۔
۳۰۵۔
۳۰۶۔
۳۰۷۔
۳۰۸۔
۳۰۹۔
۳۱۰۔
۳۱۱۔
۳۱۲۔
۳۱۳۔
۳۱۴۔
۳۱۵۔
۳۱۶۔
۳۱۷۔
۳۱۸۔
۳۱۹۔
۳۲۰۔
۳۲۱۔
۳۲۲۔
۳۲۳۔
۳۲۴۔
۳۲۵۔
۳۲۶۔
۳۲۷۔
۳۲۸۔
۳۲۹۔
۳۳۰۔
۳۳۱۔
۳۳۲۔
۳۳۳۔
۳۳۴۔
۳۳۵۔
۳۳۶۔
۳۳۷۔
۳۳۸۔
۳۳۹۔
۳۴۰۔
۳۴۱۔
۳۴۲۔
۳۴۳۔
۳۴۴۔
۳۴۵۔
۳۴۶۔
۳۴۷۔
۳۴۸۔
۳۴۹۔
۳۵۰۔
۳۵۱۔
۳۵۲۔
۳۵۳۔
۳۵۴۔
۳۵۵۔
۳۵۶۔
۳۵۷۔
۳۵۸۔
۳۵۹۔
۳۶۰۔
۳۶۱۔
۳۶۲۔
۳۶۳۔
۳۶۴۔
۳۶۵۔
۳۶۶۔
۳۶۷۔
۳۶۸۔
۳۶۹۔
۳۷۰۔
۳۷۱۔
۳۷۲۔
۳۷۳۔
۳۷۴۔
۳۷۵۔
۳۷۶۔
۳۷۷۔
۳۷۸۔
۳۷۹۔
۳۸۰۔
۳۸۱۔
۳۸۲۔
۳۸۳۔
۳۸۴۔
۳۸۵۔
۳۸۶۔
۳۸۷۔
۳۸۸۔
۳۸۹۔
۳۹۰۔
۳۹۱۔
۳۹۲۔
۳۹۳۔
۳۹۴۔
۳۹۵۔
۳۹۶۔
۳۹۷۔
۳۹۸۔
۳۹۹۔
۴۰۰۔
۴۰۱۔
۴۰۲۔
۴۰۳۔
۴۰۴۔
۴۰۵۔
۴۰۶۔
۴۰۷۔
۴۰۸۔
۴۰۹۔
۴۱۰۔
۴۱۱۔
۴۱۲۔
۴۱۳۔
۴۱۴۔
۴۱۵۔
۴۱۶۔
۴۱۷۔
۴۱۸۔
۴۱۹۔
۴۲۰۔
۴۲۱۔
۴۲۲۔
۴۲۳۔
۴۲۴۔
۴۲۵۔
۴۲۶۔
۴۲۷۔
۴۲۸۔
۴۲۹۔
۴۳۰۔
۴۳۱۔
۴۳۲۔
۴۳۳۔
۴۳۴۔
۴۳۵۔
۴۳۶۔
۴۳۷۔
۴۳۸۔
۴۳۹۔
۴۴۰۔
۴۴۱۔
۴۴۲۔
۴۴۳۔
۴۴۴۔
۴۴۵۔
۴۴۶۔
۴۴۷۔
۴۴۸۔
۴۴۹۔
۴۵۰۔
۴۵۱۔
۴۵۲۔
۴۵۳۔
۴۵۴۔
۴۵۵۔
۴۵۶۔
۴۵۷۔
۴۵۸۔
۴۵۹۔
۴۶۰۔
۴۶۱۔
۴۶۲۔
۴۶۳۔
۴۶۴۔
۴۶۵۔
۴۶۶۔
۴۶۷۔
۴۶۸۔
۴۶۹۔
۴۷۰۔
۴۷۱۔
۴۷۲۔
۴۷۳۔
۴۷۴۔
۴۷۵۔
۴۷۶۔
۴۷۷۔
۴۷۸۔
۴۷۹۔
۴۸۰۔
۴۸۱۔
۴۸۲۔
۴۸۳۔
۴۸۴۔
۴۸۵۔
۴۸۶۔
۴۸۷۔
۴۸۸۔
۴۸۹۔
۴۹۰۔
۴۹۱۔
۴۹۲۔
۴۹۳۔
۴۹۴۔
۴۹۵۔
۴۹۶۔
۴۹۷۔
۴۹۸۔
۴۹۹۔
۵۰۰۔
۵۰۱۔
۵

60011

میں ڈگری مرافقہ منسوج اور علی السبیل ایسی کا حکم مؤخر جہاں
ہذا اور عدالت باجگرافہ محال کرتا ہوں یہ عمل جاری ہے،
ڈگری منسوج کی گئی۔

(Handwritten signature)

[illegible]

عینہ منوس لکھنے اسی جا' او وصول کر کے با بعد ہے جو کچھ
 کسی خاص شخص سے حاصل نہیں اور جسکی تمہید ہر اس امانت کے بانی
 نے صحت کی ہی حرج ہر ایک امانی سرمایہ سے مساوی الف کی ادائیگی
 کی گئی اس کی ادائیگی جانی چاہئے۔ لیکن جس جس چیز کے ادائیگی
 سرمایہ مساوی الف کی ادائیگی کی گئی ہو اور اس لئے اس کی
 ادائیگی کی ذمہ داری معمولی مالگاری پر چاند ہو و مساوی الف صرف بطور
 ایک معمولی معاہدہ کے محدودیوں اور اس کے مابین ہو اور اس
 عام مالگاری کے خلاف قابل لغاؤ ہے اس لئے بعض حالات میں
 یہ دریافت کرنا ضروری ہو سکتا ہے کہ اسی سرمایہ مساوی الف
 کی ادائیگی کے لئے کس حد تک کافی ہوگا۔ لیکن خوش قسمتی سے مذکور
 موجودہ میں ۱۰ ذریعہ سے ضروری نہیں ہے اور اگر کسی نے یہ
 نہیں کیا اور امانی سرمایہ مساوی الف کی ادائیگی کے لئے کافی ہے اور
 تاہم قابل حیف جس کے ساتھ اتفاق کر کے یہ قرار دینا ہو کہ بطور
 ایک معمولی معاہدہ کے بھی مساوی الف مدعی کے حق میں قابل لغاؤ ہے
 ایسا اگر کسی کے دوسرے فرد پر بحث کیلئے ہو یا کسی
 امانت کے قطع نظر ملک کے عیب ادائیگی خارج المیاد ہے تو مجھے قابل
 حیف جیس کے ساتھ اس میں نہیں ہو انھوں نے کیا تھا انھان سے
 اور اس میں کہ برسات کرنا نہیں ہے انھان کے خاص مقام سے اطلالت
 کی ضرورت کے علی یہ عام اعلان یا یہ شہادت کی اہمیت کو خاطر
 کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں کیا کیا ہے جس میں ۱۵ برس کے
 اطلاع دینے کے یہ یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ نوٹس کو فورٹ سینٹ جارج
 کی طرف سے پیکاپس پیش کرنے پر ازالہ سود کی ادائیگی کی بائیکاٹ
 حقائق نامہ جاری کیا جائیگا نہیں بلکہ ہر ایک کے لئے اس کے لئے نوٹس
 نوٹس خواہ اصل یا سود کی ادائیگی کی ذمہ دار ہو کی ہی معنی قبل
 اس کے کوئی قرضہ واجب الادا ہو اتنا کہ صرح مطابقت کیا گیا تھا۔

اور نوٹس فورٹ سینٹ جارج کے صدر محاسمی کے دفتر میں لکھا گیا تھا
 مجھے آخر یہاں سے کچھ لکھا تھا کہ اس میں یہ جو حاصل حیف جس
 تھے ان کے معلق کیا تھا کہ مدعی کو مساوی الف مساوی الف کی حیف
 کیا حال ہو تھا۔ پھر اس کی عین اتنا ویزم کی وصعت فرخ کر دیا
 یہ مذکور کرنا آیا ہ وہ مساوی الف کے مترادف ہے یا بعد ضروری میں
 خال کرنا اپنی حد تک عین یہ خیال کرنا ہو کہ وہ اس رقم تک محدود
 جو اس میں فیج میں لیکن ۱۵ سو فی ایک اہم امر نہیں ہے۔
 مبلغ (۱۵۰۰۰) کی منظوری کے متعلق مدعی کو رقم
 مذکور کی یا یہ صاف طور پر کوئی حق حاصل نہیں ہے یا تھا کہ کس
 بلاشبہ یہ باور کر کے کہ ۱۵۳۰ کے اعلان دستاویز کے تحت سود
 ۱۵۳۰ سے منوف حوا تھا اس کو کوٹنا کیا ہوا جو اسکو
 ۱۵۳۰ کے لئے سے جزیع تک کوٹ دتا و مساوی الف کی عبارت
 نظری کے بموجب کو غرضت کی جانب سے فکرت اس کو حوا دستاویز
 الف میں بطور ادا ہو سہا استنادی قابض کے عام مختار کے
 ظاہر کیا گیا تھا سود ادا کیا گیا تھا تاہم مذکور کہ وجہ الادا ہوا
 اور مبلغ (۱۵۰۰۰) سے رقم مذکور ظاہر ہوتی ہے مدعی
 نے نہیں یہ حال کر کے لئے کوئی وجہ نہیں بتائی ہے کہ رقم
 مذکور ان کے ہمارے کو ادا نہیں کی گئی تھی اور سہا کی امانت مساوی الف
 سے یہ ظاہر ہونا ہے کہ وہ اس طرح ادا کی گئی تھی مدعی کے انتقال کس
 کو حوا نہ ادا ہو ہا سے تحت دعویٰ کیا ہوا اور اس لئے خود مدعی کو
 اس رقم کو مل کر حاصل کیا حق نہ ہو سکتا تھا اور مدعی کا اس حال کس
 ظاہر اس سے باطل ہوا وقف ہوا اور اسلئے وہ مدعی کو نہ رقم نہ کو مل
 کرنے سے باز رہا تھا۔
 اس لئے عین اس حکم سے میں نے جزیع حیف جس میں
 تجویز کیا ہے۔
 مذکور ہیں یہ سمجھ کی گئی

۱۰۰

4

اد ۴ مرگ

✓ 10/18/91

[illegible]

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

از بهاری و تابستانی انگلستان بر ما که گیتی است در چنگ
انوار که از کوههای آلمان می آید اگر چه زمانه آن معمولاً همان

کی نومہ داری میں جہد مل سید فیضی جیسے امامانی نومہ داری میں ختم ہوگا

کے الفاظ سے سادہ و سناوینہ ج کے خلائق کو فی اعظم کر کے یہی کہتا ہے

انہوں میں سے ایک تہذیبیہ الفاظ استعمال کر رہی تھی کہ ان کی سبھی

آپ کا ہاں لکھ رہی ملک کی ذمہ داریوں پر دیکھتے غائب ہو جی رہے
 ہیں۔ اس کی طرف سے لکھ رہی ملک کی ذمہ داریوں پر دیکھتے غائب ہو جی رہے

مر اے کہ جسے خدا و تبارک و تعالیٰ نے اپنے دل میں رکھ دیا ہے انہا کو بھی
 میرے ہوتے کہ ان کے ساتھ اور ان کی امانتی میرے پاس ہے کہ ان کی

جس کی تحلیل اٹھو کر مالگزار سے کھجائی تھی یا عام مالگزار کی

ان کی تہی کر اگر مسجد کی مالک داری وصول ہو تو سو دو اجالہ

وہاں سے کہے۔ اگر شہر کے لوگ اس کی خبر لیں گے تو ان کے وقت کو لو

میں بھی خطرہ موجود نہ ہوتا تو یہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مسلمانوں کے
کلی کل سے اسلام اور ان کے صحیح طور پر روح کی کچھ باتیں اور یہ کہ ایک ایک
جو مسلمان نہ کہو کہ جو جو چیزیں کیا جانا ظاہر ہو یا اگر وہ کسی طرح
ضرورتی ہوا کہ کسی کی ذمہ داری کوئی چیز کی مانگنا اسی پر ایک ہوا خود
سنا کر کہنے تک محدود کرنا چاہا کہ وہ مسلمانوں میں نہ مانگا گیا ہے پس
راوی الف کے الفاظ اس کوئی اور یہ ظاہر کرنے کے لئے موجود ہیں
ہے کہ وہ مسلمانوں کی تعمیل نہیں ہو رہی تھی بلکہ امانی سے مانگا
موجود نہ تھا یا یہ کہ مسلمانوں کے لئے کوئی حد مسلمانوں کے لئے
امانت نہ کہو ختم کی گئی تھی دراصل اس کے الفاظ میں یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ امانت مندرجہ ذیل مسلمانوں کی قبول کی گئی تھی اور اس کے
ذیل سے اس کی تعمیل کجا رہی تھی۔

میرے لیے اس کے لیے تیرے لیے بل بھیج دے گا

تبی ایک ماضی سرمایہ جو ہے اور موجود ہو چاہیے گو غنیمت

انہوں نے امانت دیکھ کر کسی خلاف ورزی کی بھی یا سرِ مابہ قائم

نہیں رہا ہے۔ مدعی الزیہ فرماتا ہے کہ وہ دس سو روپے کی تحقیقی ماموں لک ہے دس سو روپے لکھے سنہ ۱۳۱۵

کہ وہ ایک مومن لڑکے اور اگر سرکاری اس فخر کی ادائیگی کے لئے

جو اس میں تھوڑا سا اور زیادہ اور چاہیے لادنا ہے کافی رقم موجود ہے تو رقم

اولی طرح المیعا نہیں ہو سکتی کیونکہ کسی میں کو امانت رکھ

نہیں دی جاسکتی اور موجودہ مالش صانطو پر گورنمنٹ کے

علیؑ انا اسبہ تھا سو دعا لکھ سکے تھے مگر چار سات کے بعد
تیرا نالام نہ پا کر آیا محسوس کیا نہی انہوں نے انا کی عزت
سبائی کر کے یہ فاضل رہی ہو اور صاف تھا ۔ مہر کے کچھ
موجود ہیں انا کی عزت کے ناکہ کے مقصد کے واسطے رونج
کئی تھی اور اس کے کان میں ہونے کا کھارتن نام جو مفسر سے
راکتا تھا اور اس کے پاس ہے ۔

[illegible]

فرضیہ النور کا شریعہ ہو گا۔

ہائی کورٹ کی حکمت عملی

مراغه اولی الوالی
 میرزا محمد ۱۰۰ ساله ۱۹۱۱ میلادی ۱۲۸۰ شمسی
 مالک السیاح - سراسر دوزخ کبری ناست و مظهر حق حیات

۱۰۹۴

ادامید میراثی
بروطان
(نکلت)

6925

میر جودا نہیں ہے کہ تار کی کوئٹہ زون کی خاص خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible]

اربابا (جو علی المرتضیٰ) انیسویں درجہ کی ترقی کے ساتھ ہمارے
نہایت کی جیت پر ہم بڑھ چکے ہیں۔ لیکن اس کے لیے فرقی بنانا ہے۔ یہ

منہ راہ سہارا کا جھنڈا سہارا بیان کیا ہے جو ایک ایسے ہی سہارا ہے جس کا ہر شخص
 جو منہ راہ سہارا کے بائیں پہلو میں ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ سہارا ہے
 وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ سہارا ہے۔ یہ سہارا ہے۔ یہ سہارا ہے۔ یہ سہارا ہے۔

اور ان کے لئے ان کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جو شہر ملا کہ میری سوانح نامہ میں
 درج ہے۔ مری علیہ السلام ۱۲۷۰ھ میں ان کے شہر میں داخل ہوئے اور ان کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے لئے ان کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جو شہر ملا کہ میری سوانح نامہ میں

نمبر برادر آخیز را جوهری کی نسبت یکا گماشته که وہ ایک پوجا بنا
ہے جو دعویٰ علیہ ہزار کی زیر ہایت عمل کرانے کے کامیان رہے کہ سدا
متنازعہ کو جو بطور مندر اسد مال کی کی مشہور ہے اس نے اس رضی

تعمیر کر لیا تھا جو بطور مسجد کے اثر و چندرا گھوس سے حاصل کی گئی تھی اور یہ کہ اس نے مسلمانوں کی درگاہوں کا جس وقت مدعی علیحدہ کرنے کے مزاج سے عیاں ہوا تھا اس کی مزاحمت کی تھی بحیثیت مالی شیعیت اپنے مخصوص

اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے سارے قریبی و جاغیام و نسک خطا
کیونکہ حکام کی جانب سے ایک حکم تحریر دفعہ ۱۲۱۲ء حیدر آباد
فوجہاری میں جاری کیا گیا تھا۔ لیکن حیدر آباد کے بعد ہی شہر قریب ۱۲۱۲ء

مجموعہ خطا بطور فرحہ کی کارروایات آغاز کی گئی محض چھ ماہ پہلے

کہ اگر اس طرح ۱۹۱۵ء کو مدعی علی بن محمد کو تو اس ایک حکم صادر کر گیا تھا
اس لئے مدعی نے ۱۹۱۶ء میں درخواست کی کہ مندرجہ ذیل افغانی اور سید احمد
ناتھ اور ہمایا کی اہلیہ اسے حقوق کے حوالہ اور نفاذ کے لئے موجودہ

ماتر دعویٰ کی بنا پر جو مدعی علیہ نمبر ۱ نے درخواست کی کہ غرض افسانہ
کی تہی مدعی علیہ نمبر ۲ نے جو یہ کہہ کر منسل ہے اخذ کیا جاسکتا ہے
مدعی کی ناسید کی نہی بمقابل مدعی علیہ نے یہ کہا تھا کہ منسل کی تہی

ایسی اچھی تھی جو پورا شہر امن و راسخاں کی حدوں میں شامل
تھی اور کسی وقت بھی ہیشہ جبر و انگریزوں کے ہاتھوں کی ملک
اور تہی نیز اس نے یہ بیان کیا ہمارے گورنر کی طرف سے اور ان

بتوں کی بات یہ جو اس میں نام ہے کوئی حق حال نہ تھا۔ مجھ سے اس
حق کے جو عوام اس سے ہر ایک کو حال نہ تھا۔ بہار میں سنیہ علی
اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہر مذہب کی ادنیٰ اور چند انگوٹھ کی حکمت

تھی بلکہ برا شیوا تھا۔ اور ہم سہاڑی میں شامل تھی انھوں نے اس
 بڑے کچھڑی کے اندر کیا ہے میرا شوہر۔ اگر کوئی کیجا نب سے بدگما
 کے جس میں زبان ہے کئے جانے کے مسئلہ کا گاتھا جسکو برا ہے

یہ تجویز کی کہ لانا امانی ضرور اصل روحی کیا نہیں سے تمہارے لایا گیا
تھا اور یہ کہ اس نے اس میں بت ناما کو لے لے لیکر بار بار ٹینٹ
جج کر کے میں سے یہ روحی کو اس جن کوئی دینے علاحدہ جن سے

عوام عام طور پر متعصب و محکم کوئی خاص حق حاصل نہیں ہو سکے ہیں۔
اس خیال کی بنیاد ریڈارڈ جج نے عموماً بنائی ہے۔ اسی
فیصلہ موجودہ امرٹوینل پر بھی کیا گیا ہے۔

اسلام ارضی کی ہر مسد رانہ المانی قائم ہے۔ ابتدائی
کے متعلق ہم نے اس کل تہادت کی طرح کی ہے جس پر ہمارے
مخلص حضرت کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ اس کی نسبت سے ہمارے

کا حوالہ دیا گیا۔ معاملہ مدعی علیہ ایک غازی شخصیت تھے اس وقت حاکم ہند
میر کا ایک گناہ تھا وہ حضرت علی علیہ السلام کا گناہ تھا وہ مندر کا ایک ہشت بونیکا کو
بھگت بکشا تھا لیکن ایک کوئی نہ بھی اس کا اور قابل نہیں کی ہے
نہ ظاہر نہ کر کے کہنے کوئی نہ تھا نہ وہ خود نہیں تھے کہ میر سے مندر کی خدمت
"تعمیت" میر سے یا مندر پر اور انیسو کو قابل نہ تھی یا نہ کہ ان کے
پوجا رہی تھے میر سے مندر کی پوجا کی تھی جو میر سے میر سے میر سے میر سے
کی پوجا نہیں کرتے۔ ان دو اوقات سے تا اسی وقت میر کا نام پوجا
کہ میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
حیدر و سونو سے ار (۱۳) میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
ایک عام مندر میں میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
لاکھی گوسامی (۳۴) میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
حاج کرنے میں صاحب طور بنی تھیں میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
منجانبہ رافہ علیہم۔ بالو کا لکھنؤ کلہاڑی میر سے میر سے میر سے
بہت کہ میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
وہ البتہ حیدر علی سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
حبت کہ میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
کی تیج پڑا کہ وہ ایک عام مندر ہے بالکل صحیح ہے اور نہ شرافت منقولہ
منزل سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ حبت کی پوجا جو عام کعبا میر سے
کعبا میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
شید کا پوجا میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے
شہادت پر غور کیا تھا اور تیج پڑا کہ میر سے میر سے میر سے میر سے
عزم کرونگا کہ ان کی تیج پڑا کہ میر سے میر سے میر سے میر سے میر سے

جمع کے بعد سے اختلاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو یہ ادعا کرتے ہیں کہ ایک
 صحیح اور جامع نظر ثانی پر مبنی ہے۔ اگلے دو اوڑا، اٹھال میں خسر
 اور ایک سے اس قدر لال کیا ہے کہ کسی حد و محدود چھ صبح طور پر سارے نہیں
 کی جا سکتی اور ان دنوں زمانہ سے یہ بات نہیں ہو تا کہ ایٹو میٹر
 گھونٹ کے بشیر و ان حقیقت ارضی قنارے کے ناکہ جیسے سترہ ہزار نو سو
 نہیں کہہ سکتے کہ اس مہینہ کے متعلق جو اپنی خبریں دے گا کہوش کی جا
 سے مدعی کے حق میں کیا گیا ہوا مشحانات موجود ہیں جو قابل اطمینان
 طور پر رقع نہیں کی گئی ہیں۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ارضی تراز
 و ترازات انتقال میں شامل ہے انہو چند راگوش نے کامل جائزہ
 کی نسبت کہ جس حالت میں اس کی تہی جو کچھ فی اُس کو حاصل ہوا
 وہ جو نہ لگتا کہ معلوم کیا جا سکتا ہے بلکہ حصہ سے متجاوز نہ نہا
 اس کو صحیح اور کرنا کل ہے کہ مدعی نے جو کچھ طور پر ایک قدم خیال کا
 چند رہتا کی ایسی ارضی پر جس کی حقیقت کم از کم جزو نامعلوم ہوئی کہ
 متاثر ہو کر انا ہو گا۔ یہ بخوبی طے ہو چکا ہے کہ وقف سے جائزہ دیتے کہ
 جس وقت حال ہوتی ہے جبکہ بالی کو حقیقت حاصل ہو۔ اس سے تعمیر
 کنندہ کی ملکیت سے محروم ہو جاتا ہے اور وہ بن کو حاصل ہوتی
 ہے جو کہ نہ نہ خیال کرے بطور ایک قانونی شخص کے علیحدہ حیثیت حاصل
 ہوئی ہے کہ وجہ ایٹو نے بیان کیا ہے کہ جبکہ ذریعہ سے
 ایک شخص کو جانب سے حق ترک ہوتا ہے اور دوسرے سے بھی حق
 حاصل ہوتا ہے یہ صرف اُس صورت میں ممکن ہے جبکہ خود وقف کنندہ
 حقیقت نہ کہنا ہو قطع نظر اس کے بارڈر ٹائٹل نے صحیح طور پر
 اس امر پر زور دیا ہے کہ اس امر کا احتمال نہ تھا کہ کوئی شخص جو مدعی
 کی حیثیت رکھتا ہو کسی دوسرے کے بغیر کوئی سپر فیل کرے یا اس
 ارضی پر جو جس کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو کوئی مندر تعمیر کرے یا
 بر خلاف اس کے ہمارے روبرو یہ مسئلہ امر موجود ہے کہ اگر انصاف

موجود نہ ہوتا تو عدالت ارضی کے عرصہ اور مدت سے کیا جانب واقع ہوتا
 اور اس میں اندر اور مہمان کی لگاتار اس سے یہی امر بالکل غیر
 اغلب ہو جاتا ہے کہ درمیان فی قطعہ حاجی انصاف کی لگاتار ہو گا۔
 ہر سال راجنٹ گنج کی اس زمین کو جو کہ لگاتار ہے کہ انہو مالکی
 کی ارضی روبرو ہوا سند احمد سہاں کا ہے۔ وہ اس کے بعد میں
 اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ انہو مالکی اس طرح اور کیا تعمیر کرے
 کرے گا اور اس میں کیا کوئی طرح اور کیا تعمیر کرے گا۔
 اُس شہاد سے جو بارڈر ٹائٹل نے قبول کی ہے بلکہ
 یہ کہ نہایت ہونا ہے کہ اس کے مدعی نے مانے میں مدعی نے
 ارضی ہزار ہزار سال کی تہی اور صدی کی تعمیر کی تہی جو بطور
 انہو مالکی میں نہ کہ شہاد مدعی نے کم فی مسئلہ کو تسلیم اور
 دیکھ کے بہت قانع ہے تھے اور اس کو وقف کیا ہوا اور علی الترتیب
 باہر دریاں کے نام سے حاصل ان کے نام روبرو مانعہ اور ہمارا ایک
 ہے۔ اس کے بعد کے سال میں مدعی نے مندر سے تمام میں ایک جزو
 تعمیر کرایا تھا کہ اس سے کم کی ادائی خورہ اور زمین کہلاتی ہے
 پر جس کثرت گاہ کی جانب سے باسانی لوجا کے مسئلہ میں مدعی نے
 جنوب میں ایک بطور ارضی حاصل کیا تھا اور اس کو اُن متوں کو
 وقف کیا تھا جو سے قائم تھے اور شہادت سے یہ کافی طور پر ظاہر
 ہوتا ہے کہ مسئلہ اسے مسئلہ ایک مدعی مندر میں بلکہ
 داخل ہوتا تھا اور پابندی سے بوجا میں شریک ہوتا تھا۔
 ظاہر کرنے کے لئے ہی شہادت موجود ہے کہ مدعی کے دوستوں
 نے دیگر عمارات تعمیر کرائی تھیں مثلاً بھاٹک کے کمروں کو کرنا
 کھڑا بسک نے تعمیر کرایا تھا اور روبرو کا برآمدہ انہو چند
 گھوس کے خارجہ سے تعمیر کرایا گیا تھا اپنی اصل موجود ہے کہ اُس
 ارضی روبرو را شیوا کے استہان میں شامل تہی مدعی نے ایک

راکری
 تمام
 بالکل
 (۱۱)

راج کرنا دست بنام بین بهاری دسے (۲۳) مینو
 - شاد بنام آبارام (۲۴) گجاستی دسی بنام
 نیکنجا بهاری داس (۲۵) بلدیو داس بنام گوہر مندو
 (۲۶) اس قاعدہ کو متعلق کرتے وقت یہ ممکن ہے کہ اس کا
 نصب کرنا مہینہ آسان نہ ہو کہ بائیاں کون ہیں کیونکہ یہ
 عمل ہے کہ ایک شخص ارغی کا انتظام کرے سر شخص مندر تھپیر کرے
 اور اس کو کچا بن کرے اور نیکر شخصیت کی روزانہ ملاحظہ
 کی ادائیگی کے لئے بامداد وقت کرے چیلہ ارغی کا نام
 ارغی دہر اناختن رک کرے تو وہ بالی نہیں ہو سکتا۔
 اس کے کہ وہ اس وقت صراحتاً یا معنیہ ملاحظہ کرے کہ
 وہ وقت کی غرض کی تکمیل کے لئے دوسرے کے ساتھ
 سر یک نہ ہو گا۔ ملاحظہ ہو بنگا بنام نارائ (۲۷)
 یادوی السطری کل شخص جو یہ جات نام کریں انتظام
 میں شریک ہونے کے مستحق ہیں۔ انکھستان میں یہ قرار دیا
 گیا ہے کہ یہ اس شخص کے جو کسی حاجت کے لئے
 کرے وہ شخص جو ابتدائی وقت کا انتظام کرے
 بانی مولیٰ جیسے ایبائی بانی اور بانی کے بعد کے ہیں ایک ایک نام
 ہے۔ ملاحظہ ہوں مقدمہ سونن اسٹیل (۲۸) ان (۲۹)

مارتھری مراد سبیلہ رخصت ۲۵۰ اگر نہ ہو
 ایشیا اسکا ای (۱) اس کا انتظام کریں تو وہ
 انکھ - اسکا ای (۲) اس کا انتظام کریں تو وہ
 نارٹھ سبیلہ رخصت ۲۵۰ اگر نہ ہو (۳) ایک
 دہ اشیا رخصت ۲۵۰ اگر نہ ہو (۴) مریہ رخصت ۲۵۰
 دہ اشیا رخصت ۲۵۰ اگر نہ ہو (۵) مریہ رخصت ۲۵۰
 کی شراعت کسی مریہ رخصت کے اخصانہ سے
 زیادہ خیال نہیں کیا جاتی۔ ملاحظہ ہو (۶)
 اباسی شام ناگیا (۲۱) اناسی چپے (۲۲)
 راکر سناہ لیا (۲۳) گو سامی سرتی (۲۴)
 نام رو سن لایٹی کو سامی (۲۵) اس مقدمہ سے
 جو مار سے رو بر ویش ہے اس امر سے
 بحث کی گجاستی نہیں ہے کہ عدی اگر نہ ہو بالی
 نہیں ہے تو کم انکم بانوں میں سے ایک شخص
 بنے۔ اس کا لارڈ میاں فیصلہ کے لئے ملاحظہ ہو
 جائز ہے کہ بنام ٹوٹو ٹوٹو (۲۶) میں کیا
 کیا تاکہ (۲۷) اس کا لارڈ میاں فیصلہ کے لئے
 ہو۔ لی کی بانی سے جدا ہونا ہے اس خیال
 کے لارڈ ٹوٹو ایک سے جدا ہونا ہے اس خیال
 تو (۲۸) میں کی بانی سے جدا ہونا ہے اس خیال
 (۲۹) میں کی بانی سے جدا ہونا ہے اس خیال

انتظام
 بنام
 راج لال
 ملاحظہ ہو

(۲۳) انڈین کسٹمر ۱۷ صفحہ ۱۶۲۔

(۲۴) انڈین لارڈ ال آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۲۔

(۲۵) انڈین کسٹمر جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۳۔

(۲۶) انڈین کسٹمر جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۔

(۲۷) اس مقدمہ کی بانی سے ۱۰۵ صفحہ ۱۰۰۔

(۲۸) انکھش رورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۶۰۔

(۲۹) انکھش رورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۳۸۔

را اس انڈین لارڈ ال آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۲۔
 (۳۰) انڈین لارڈ ال آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۲۔
 (۳۱) انڈین لارڈ ال آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۲۔
 (۳۲) انڈین لارڈ ال آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۲۔

نصفین یا لاجی نام سنی کا تائید دہی ۱۱ رام کش جے وال (۱۸)
 پوسٹل (۱۴) اسی بار و اسکول شاہ لکھنؤ - ۱۲۵۱
 محمد عبدالرحمن نام گستاخی ۱۵۱ میں ملہ سرزد وار
 کہ اس اصول کو جو لکھنؤ اور شریف پور کے مابین اختلاف ہے
 ہے کسی تیسری طرف سے اس حال نہ کرنا چاہئے۔ مکمل حالہ، راجہ
 کرنا چاہئے اور اصحاب کے ساتھ ان کے باخبر آجانی چاہئے
 کیونکہ سوال بالآخر حاکم کے بعد حالات کے متفق ہو جائے اور
 قانون کے متعلق نہیں ہوتا اس امر کی تعلق جو ڈیپلٹیشن کے
 فیصلہ بعد ہوتا ہے یا نہی نام ہوگی ۱۶۱ بہت سے میں لارڈ لٹون
 نے یہ کہا تھا کہ اگر کرایہ حذر پر جو مقدمہ میں سپاہ ہوا تھا کال
 شہادت فلمین کی گئی تھی عدالت کے لئے ایسی شہادت رفور
 کے بغیر لیٹنگ کی تھی کے ساتھ بغیر کر کے کسی فرس کے
 اختلاف فیصلہ نہ مناسب نہ تھا باخصوص جبکہ اس
 اصطلاحی خیال بلڈنگ کی ترمیم کے ذریعہ سے رفع
 کیا جا سکتا ہو۔ اسی طور پر مقدمہ لیا گیا ہے شکہ نام
 کیا ہے شاو ۱۷۱ میں لارڈ لٹون نے یہ ظاہر کیا
 تھا کہ یہ حلف تکرار کوئی نقص و تاخیر سے ظاہر
 ہوتا ہو جو ڈیپلٹیشن مقدمہ کا حلیہ فیصلہ کہ لگی اگرچہ
 یہ امر عدالت کے تحت میں صاف طور پر متفق نہیں کیا گیا
 تھا۔ اس سلسلہ میں جو ڈیپلٹیشن کے فیصلہ جات

| | |
|---|----------------------------------|
| (۱۸) انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۶۷ | (۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ |
| (۱۹) انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۷ | (۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ |
| (۲۰) انڈین لارڈ لٹون کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ | (۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ |
| (۲۱) انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۷ | (۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ |
| (۲۲) انڈین لارڈ لٹون جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۷ | (۱۵۱) انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ |

میں یہ محنت صرف شام کو ہی کی گئی تھی کہ اس وقت میں یہ محنت بھی
 کیا۔ نظام حین درباری سنگ مرمر (۱۸۴۰ء) میں نظام پر کیا گیا تھا
 اور جس کے تحت ڈیپٹی کمشنر کے لئے مفادہ گورنمنٹی سیکرٹری
 اور بھی بنام داسن لالی جی گورنمنٹی سیکرٹری کا تھا
 حالانکہ ان کا فکریات مختلف تھے اور عام ناغوں سے متعلق
 میں سمجھتا ہوں۔ یہی خیال حال میں ڈیپٹی کمشنر کے لئے
 کے ایک اہلکار کے لئے مفادہ گورنمنٹی سیکرٹری کا تھا
 بنام سدیوی (۱۸۴۱ء) میں، جو لکھا گیا تھا۔ لیکن
 لاہور میں یہ دستور اس امر میں نام میں دیا گیا تھا (۱۸۴۲ء)
 اس لئے حوالہ کوئی وقت نام میں دیا گیا تھا تب
 انعام کے اہلکار بن سکتے ہیں۔ یہی (۱۸۴۱ء) میں
 کی دفعہ باقاعدہ راجہ کا انتقال اس کے ترائی میں
 ہے جس پر قائم کی گئی تھی۔ ایک کوئی صوبہ دار یا نائب موجود
 نہ ہو اس خاص کام کے لئے راجہ کے لئے یہ (۱۸۴۲ء) میں دیا گیا تھا
 جو اس کے لئے یہ خاص کر کے لئے شہادت موجود ہو کہ اس نے
 اس کو اور طور پر منتقل کیا ہے بانی اور اس کے لئے کو حاصل
 ہوتا ہے اور (۱۸۴۲ء) جب کوئی شہادت جس کے لئے یہ دیا گیا تھا
 وقفہ کی شرائط باقاعدہ راجہ کے لئے یہ کسی جانشین کو نامزد کر
 سے تاحصر رہے تو ان نظام بانی اور اس کے قائم مقام کو
 حاصل ہوتا ہے اگرچہ وقفہ نے ایک عام حیثیت اختیار کی ہو
 مفادہ ہذا کی شرائط کے لئے یہ مفادہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا مفادہ
 انعامی ایک عام مفادہ ہے یا نہیں۔ اور جب سوال
 پیدا ہو تو ان امور میں سے ایک عام وقفہ نظام ہوتا ہے

(۱۸۴۱ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۱ء) میں لاہور کے لئے
 (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے

میں یہ محنت صرف شام کو ہی کی گئی تھی کہ اس وقت میں یہ محنت بھی
 کیا۔ نظام حین درباری سنگ مرمر (۱۸۴۰ء) میں نظام پر کیا گیا تھا
 اور جس کے تحت ڈیپٹی کمشنر کے لئے مفادہ گورنمنٹی سیکرٹری
 اور بھی بنام داسن لالی جی گورنمنٹی سیکرٹری کا تھا
 حالانکہ ان کا فکریات مختلف تھے اور عام ناغوں سے متعلق
 میں سمجھتا ہوں۔ یہی خیال حال میں ڈیپٹی کمشنر کے لئے
 کے ایک اہلکار کے لئے مفادہ گورنمنٹی سیکرٹری کا تھا
 بنام سدیوی (۱۸۴۱ء) میں، جو لکھا گیا تھا۔ لیکن
 لاہور میں یہ دستور اس امر میں نام میں دیا گیا تھا (۱۸۴۲ء)
 اس لئے حوالہ کوئی وقت نام میں دیا گیا تھا تب
 انعام کے اہلکار بن سکتے ہیں۔ یہی (۱۸۴۱ء) میں
 کی دفعہ باقاعدہ راجہ کا انتقال اس کے ترائی میں
 ہے جس پر قائم کی گئی تھی۔ ایک کوئی صوبہ دار یا نائب موجود
 نہ ہو اس خاص کام کے لئے راجہ کے لئے یہ (۱۸۴۲ء) میں دیا گیا تھا
 جو اس کے لئے یہ خاص کر کے لئے شہادت موجود ہو کہ اس نے
 اس کو اور طور پر منتقل کیا ہے بانی اور اس کے لئے کو حاصل
 ہوتا ہے اور (۱۸۴۲ء) جب کوئی شہادت جس کے لئے یہ دیا گیا تھا
 وقفہ کی شرائط باقاعدہ راجہ کے لئے یہ کسی جانشین کو نامزد کر
 سے تاحصر رہے تو ان نظام بانی اور اس کے قائم مقام کو
 حاصل ہوتا ہے اگرچہ وقفہ نے ایک عام حیثیت اختیار کی ہو
 مفادہ ہذا کی شرائط کے لئے یہ مفادہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا مفادہ
 انعامی ایک عام مفادہ ہے یا نہیں۔ اور جب سوال
 پیدا ہو تو ان امور میں سے ایک عام وقفہ نظام ہوتا ہے

(۱۸۴۱ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۱ء) میں لاہور کے لئے
 (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے (۱۸۴۲ء) میں لاہور کے لئے

نہ ایدر کوئی

بام
رجال شگہ
دھکتہ

صفحہ ۸۰۲

یہ بھی تمام کیلکولیشن جیڈر اسٹنڈل (۵۹) اور وہ جیٹیت پکار کے اپنی خدمت پر تمام رہنے کا مستحق نہیں ہے۔ ملاحظہ ہوں۔
انا سبھائی نام تریبک (۶۰) نارانیہ نام ننگا (۶۱) جگناتھ چار پرنام سینو پٹا چار پر (۶۲) سبیشاوری (۶۳) گنگا پرنام (۶۴) (۶۵) ہم بالاخر یہ بتا رہے ہیں کہ چونکہ مقدر نہایت مدعی علیہ نہیں ہے دس نامی سمرو سے ملحق ہونا بیان کیا ہے یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی ایسے مندر کا شیبیت کس طرح بن سکتا تھا جو درگاہ کے نام پر وقف کیا گیا ہو۔ دس نامی مٹھ جن کو ننگا کے چار نہایت عمر پر نشاگردوں کے دس مریدوں نے قائم کیا تھا انہیں مٹھوں کے مٹھوں کے مٹھوں کے لئے مقصد کے اس پہلو پر مزید بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔ اندامائی مندر جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے سنہ ۱۹۱۴ء تا سنہ ۱۹۱۵ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ مدعی علیہ نے اس وقت مسلمہ طور پر جہنت نہ تھا۔ شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء کو وہ اکسے تختانی مدرسہ میں داخل ہوا تھا اور بطور ایک لڑکے کے ظاہر کیا گیا تھا جس کی عمر لو سال قبل کی گئی تھی تئیں جس کی عمر بہت کم ہو کر گیارہ سال کی معلوم ہوتی تھی۔ اس کی قومیت بطور چتری کے درج کی گئی تھی اور وہ تریسوان منڈاگیری کا تھا تھا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے دو سال قبل فوت ہوا تھا۔ یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ تریڈ منڈی تریسوان کا سواچی کی زیر ولایت رہتا تھا جو مقدمہ ناما کا مدعی علیہ نمبر ۲ ہے یہ ظاہر ہے کہ وہ بھی اندامائی مندر کو برکر رہا تھا مدعی علیہ نے اس پر قریس تھا کہ یہ

(۵۹) انڈین گیزٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۱ (نفاذ رسد جلد ۱) (۶۰) باب خنل بابہ سنہ ۱۹۱۵ء (۶۱) ایڈس لاپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۲ (۶۲) انڈین گیزٹر جلد ۱۵ صفحہ ۸۶۹ (۶۳) انڈین گیزٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۰

توقع نہ کیا جاسکتی تھی کہ اس کو اس مدت کے متعلقہ واقعات ذاتی علم ہو گا۔ اس کا باب رسد لوہیں مندر کی تئیں کے قبل فوت ہوا تھا اور مدعی علیہ نے اس کے بعد میں نام منظور کیا ہے اس وقت جیٹیت اس کے حوالہ قطع کے عمل کیا تھا۔ شہادت سے اس کے بعد کے حالات کی نسبت کیا اطمینان جس بیان ظاہر ہیں ہوا ہے جیسا کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک جہنت بنا تھا جس پر اس قدر ظاہر ہے کہ مدعی علیہ نے اس کو تسلیم کرنے میں تامل اور مدعی کو اس کو بطور ایک دغا باز شخص کے تصور کرنے میں پس پیش نہیں ہے جس نے لنگہ اس کا سخت راستہ عبور نہ کیا تھا۔ مثال کی اس حالت کے لحاظ سے کار سے لے یہاں اس صحیح تعلق دریافت کرنا ضروری نہیں ہے جو وہ پورا شیوا مندر اور استہان کے ساتھ رکھتا تھا بالخصوص حکما اس کے اور مدعی علیہ نمبر ۲ میں اسی امر کی نسبت۔ اس میں جو ہے اس امر کا تصفیہ کرنے کیلئے کہ مدعی کو کیا دوسری عطا کی جانی چاہئے یہ قرار دینا کافی ہے کہ حسب ذیل امور شہادت کے ذریعہ سے ثابت کئے گئے ہیں۔

(۱) یہ کہ مدعی اندامائی مندر میں کوئی ذاتی حق نہیں رکھتا اور اپنی ذاتی جیٹیت سے مالش ہذا جو ع کرنے کا مستحق نہیں ہے۔
(۲) یہ کہ مدعی اندامائی مندر کا بانی ہے اور اس بتوں کو درگاہ محاما کو قائم کیا ہے جس کیلئے مندر وقف کیا گیا ہے۔
(۳) یہ کہ مدعی دو بتوں کا شیبیت ہے اور صرف شیبیت کی جیٹیت سے یہ مالش ہذا کر کے کا مستحق ہے۔

(۴) یہ کہ ایسے شیبیت کی جیٹیت سے مدعی روزانہ اور گاہے ماہے پوجا کی غرض سے مندر میں بلا مزاحمت جانے کا مستحق ہے۔
(۵) یہ کہ فرض مذکور کیلئے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ مندر میں کمروں کا ایک قطعہ برآمدہ اور وہ چوترا جو مشرق اور شمال

حسینی
سام
نمبر ۱۰۰

نیشن گنجی تہی دیوالیہ قرار دے ہائے کا حکم صادر کیا گیا تھا ایک
ریسورٹر کیا گیا تھا اور نصف حصہ بات کی کارروائیاں سرورس گنجی
تہیں ۱۲ سون سلاطین کو خیر کا اسٹارٹ نیلام کا پتہ مار جا ہی کیا
گیا تھا اور کم مال کی سلاطین کو کھرا فائدہ سے دیوالیہ کی رو سے ایک
پیش کر اے اے دین اس کی ایک پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ
اس نے ایک بے نام کا ذکر کیا تھا وائٹ گنجی میں اس کے نام سے
۹۰۰ سون سلاطین کو کمیل کیا تھا اور یہ بیان کیا تھا کہ اس کے حق میں
۱۰۰۰ سون سلاطین ایک رسائی ہو گیا تھا اور سلاطین دیوالیہ نے فرغ
کر دیا تہی میں رجوع ہونے کی ہدایت کی تہی اس کے نیلام سے
۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک نام سے رجوع کی تہی اس کے نیلام سے
مازگنہ کی ایک کسی کم اقسامی کی تہیں ریورسری سکتی ریورسری
۹۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
رجع کے رو سے دیوالیہ کی تہیں دیوالیہ کی تہی یہ درخواست ۹۰۰
اس کے بر کو نامعلوم گنجی تہی حکم ارجح بیان ۱۰۰۰ سون سلاطین
۹۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
گنجی تہی ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
ملاحظہ دیوالیہ کے احکام کسی دیوالیہ کی حاد کے نیلام سے
مستعمل ہوں میں ریورسری نے تہیں ۹۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
ملاحظہ ہو یہ ل خیر نیلام ماری لال ۱۰۰۰ سون سلاطین کی ایک
ملاحظہ حال کی نظیر ہو دے ملاحظہ ہو یہ پیر نیلام نیلام نیلام
لی سی ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
دیوالیہ میں زیادہ تر بکتہ میں یہ تہا یہ کہ کار روایات دیوالیہ
کی نسبت کوئی ایسی حصہ اسی مری کے مطابق اس صورت میں سب
سرکاری ریورسری کسی فصل سے اس کو نقصان پہنچا ہو مری بدلتا تھا

دیوالیہ میں بنا دیوالیہ کے ایک ایسے پانچ دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین دیوالیہ
سرکاری (مطابق دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
کیاں اگر وہ مری لال کے ایک ایسے پانچ دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین دیوالیہ
کی دفعہ کی سرکاری کی تہیں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
نیلام کے جو کہ مری لال کو نہ سہا تھا ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
کو پیش گنجی تہی راج الیواد ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
گنجی تہی ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
اس صورت میں جبکہ کوئی دیوالیہ انی درخواست پیش کرنے کے
تہیں دن قبل کوئی پیر نام تجل کرے ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
نہایت مندرجہ پیر نام تجل کرے ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
ثبوت موجود ہیں کہ وہ رقم جو دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
دائمان مندرجہ پیر نام تجل کرے ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
کیلئے کافی تہی اس سلسلہ میں عدالت دیوالیہ کی فوج دائنون
کی کئی فہرست کی ہم موجودگی کیاب بندول کرانی حاکمی ہے
میں مثل میں ایک فہرست نہ یا سکا تہیں دفعہ ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
عدالت دیوالیہ کو ان دائنون کی ایک فہرست مرتب کرنے کا حکم دیا
گیا ہے جو اپنے قرضہ جات مانت کریں۔

میں ہر دفعہ پیر نام تجل کرے ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین
کے مابین یہ کیا جائے۔

پانچ گورٹ مدراس

مرافقہ ثانی دیوالیہ

نمبر ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی
باجلاس ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی میں ۱۰۰۰ سون سلاطین کو ایک رسائی

پیش از ہر جہاں حکم ہے جس کی رو سے فریقین اور حصہ میں حصہ کے لئے
 یہ ہوا ایک ابتدائی ڈگری کا صادر کیا جائے اسے اور کمتر کی پور
 یہ ہوا ایک قطعی ڈگری کا صادر کیا جائے اسے اس میں مدد نہیائے
 تحت نے جو وہ تقسیم کی انش سے دوراں میں تو نہیں کی ہے
 جیسا کہ میں نے کہا تھا اس تقسیم کے رجوع ہونے کے بعد تقریباً (۱۳)
 سال تک یہ تقسیم مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تالیف تھا اور گذشتہ (۱۲)
 یا (۱۳) سال تک جدید مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تالیف رہا ہے۔
 نتیجہ یہ ہے کہ حکم جو سلسلہ میں قدیم مجموعہ کے تحت صادر کیا
 گیا تھا (جو دیگر کی قطعی کی وجہ سے) ان کارروائیات میں جو جدید
 مجموعہ منافق ہونے کے بعد کی گئی تھیں ایک ابتدائی ڈگری ہوا یا
 کیا گیا ہے اور وہ ڈگری جو ایک قطعی ڈگری ہونا بیان کی گئی ہے اس
 کمتر کی رپورٹ کے بعد جو سلسلہ میں مقرر کیا گیا تھا (تقریباً ۱۹۱۸ء)
 کو صادر کی گئی ہے تقریباً ۱۹۱۸ء کی اس قطعی ڈگری کی تالیف ہے
 اور اس کے کوئی بھی میں ہوا ہے کیا گیا تھا جس نے مبالغہ خارج کیا اور اس
 ڈگری کی مبالغہ سے جو وہ مبالغہ تالیف میں کیا گیا ہے یہ خیال
 کرتا ہوں کہ جو وہ مذکورہ بالا کی بنا پر ڈگری جو سلسلہ میں
 نے تقریباً ۱۹۱۸ء میں صادر کی تھی صرف ایسی ڈگری ہے جو مبالغہ
 میں صادر کی گئی تھی اور وہ اس کی نام تھا ڈگری ایک ابتدائی
 ڈگری نہیں ہے بلکہ ایک درمیانی حکم ہے جس کی رو سے فریقین کے
 حقوں اور حصہ اس فرض سے متعلق ہے کہ جسے کمتر کی پور
 کی جانب سے اراضیات تقسیم کی جائیں (اور ان کے ذریعہ سے دیگر
 کارروائیات کے جانے کے بعد مقدمہ ہذا میں تقسیم کی ڈگری صادر کیا
 اب بین انش کے اہم امور کی روئے داریت کر دیا۔ مدعی نے
 اپنی عرض دیوانی میں اس حوالہ دیوانی کی تقسیم کے علاوہ دیگر ملکیت
 مشترکہ تھی عرض دیوانی کی تاریخ کے قبل تین سال کی مابین اراضیات

کے اپنے حصہ کا منافع اور (اس وقت تک حکم کے حصہ کا منافع) اسکو
 مدعی علیہا نمبر ۲ سے دلا گیا تھا (مدعی علیہا نمبر ۱ انش کے بعد تو
 ہوا تھا منافع و اجور عطا کئے جانے کی استدعا کی تھی۔ ۱۹۱۹ء کا حکم اس
 منافع کی بات نہ ملکتی تھا۔ یہاں ہی مجھے یہ بتلانا چاہیے کہ یہ معلوم
 ہوا ہے کہ اس فیصلہ حیات اور احکام میں جس میں میں مقدمہ ہذا کے
 فیصلہ کے وقت فوراً کرنا ہے اس میں شامل نہ ہونے لفظ کا جو منافع کے
 مترادف ہے اصطلاحی لفظ و اصطلاح میں ترجمہ کیا گیا ہے تعریف
 مندرجہ ذیل (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی قدیم و جدید (۱۹۱۸ء) مجموعہ جدید
 کے بموجب اصطلاح ہے ایسا منافع مراد ہے جو اس شخص کے حوالہ
 میں جائزہ فیصلہ کرتا ہوئی الواقع وصول کیا ہو ورنہ اس سلسلہ میں
 حکام کا یہ مقام کی رائے مندرجہ تھی (۱) بنام جواہر سنگ (۲) کا جو
 دیا جاسکتا ہے اس کے بعد دیگر ملکیت کو اس نے حکام کا یہ مقام کی
 میں ملتی ہے خاندانی جائیداد کی آمدنی کے حساب کے دعویٰ کو بطور
 واصلات کے دعویٰ پر تھوڑا کر دیا تھا اور واصلات کے متعلق مجموعہ
 ضابطہ دیوانی کے احکام کا حوالہ دیا تھا یہ احکام ان نالشات کیلئے
 ہیں اور ان نالشات سے متعلق ہو سکتے ہیں جو اراضی یا دیگر
 جائیداد کے رجوع کو جائیں جس میں مدعی کوئی صورت فرض رکھتا ہو اور
 اس سے متعلق ہے ہو سکتے جو سلسلہ میں رجوع کی گئی ہو یا
 کسی قسم کی نالشات سے متعلق ہیں ہو سکتے جبکہ وہ ڈگری تک کوئی من
 رکھتا ہو جبکہ احکام کا یہ مقام سے بتلایا جاتا کسی بند و خاندانی
 کا دعویٰ اس کے لئے مدعی کے منافع کے لئے نالش کرے دراصل
 اس منافع کے حساب کی نالش کرنا ہے جو منظم یا خاص یا بعض کو جو
 ہوا ہو اس وہ رقم جو موخر الذکر نے اس طور پر وصول کی ہو جو قابل
 تفریق جائیداد ہے یہ کہی جاسکتی ہے اور اس کی نسبت اس حصہ
 ہی اس کو دیا جاسکتا ہے جیسا کہ حکام کا یہ مقام نے صفحہ ۱۰۶ پر

راہ سوالی اس
 بنام
 سندہ ۱۹۱۸ء
 (مدیس)

صفحہ ۸۰۶

(۱) مدعی لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ پر مدعی لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱

فرار و... اس معاملہ میں...

بجائے جا... اس وقت... اس کے بعد...

جاء اور... اس کے بعد...

فرار و... اس معاملہ میں...

جاء اور... اس کے بعد...

(۱) اگر کسی لاری پورٹ کرے گا تو ۲۲ روپے ۹۰ =

میں حاضر ہو کر شہر ام رول اخراج کرنا ہو مگر ایسے کر کیا گیا۔

و حواء، تہ گجراتی و بلوچی

تاریخ: ۱۹۳۱ء ۱۶ مارچ ۱۹۳۱ء

باجلاس، طرہیں اسٹیمر۔

راما سوامی امر
نبام
سبیر انیا امر
(مدلس)

نہج پھر فرمایا ہم معلوم ہو گیا ہے کہ ہم
وہ ایک ہوا بالو سے ہے یا ایک لکڑی سے یا بالیا
آمدنی سے پیدا ہوئی ہے اور نہ تو رائے کر سکتے
تھا یا کسی ہاتھ سے کیا جاتا ہے بلکہ اگر ہم کو خواہ رہے
حاصل ہوئی ہو یا اس سبب علم پر کوئی نہ کہنے کی مانند کیا جاتا
ہو وہی پائیں گے اور اگر کسی چاہے نہ تھی۔

جیہ کہ سر سے فاضل ہم طیس سے تہا یا ہے ہمدرد ہمارے ہمیں
کہا جا سکتا ہے علیٰ غیر ہمدرد یہ منافع کو کسی نفس پر لگا نا لازم تھا۔
معدودی یہودی معنی کے ذمہ تھی اور وہ منافع کے حساب کی بات
اور اسکو اس رقم کی ادائیگی کی بات تھی واجب الادا ہونا شخص کی
کیس وقت بھی جائے اور ان کے دفعہ کی استدعا کر کے کا اکل حمار
ہے تاہم کلیتہاً مدعی علیہ کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے اور مدعی علیہ کو کوئی
کی مانند دوسرے دار قرار دینے کیلئے کوئی دو ظاہر کرے سے قاصر رہا ہے

برادر آخری سماعت کیلئے پیش ہو کر عدالت کے جلی فیصلہ صادر
فیصلہ حساب جو سابقہ سماعت کے وقت طلب کیا گیا تھا اب
مدعی امر الف کی جانب سے لائق وکیل نے عرض کیا ہے۔ اس کی
نست ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ اگر ان دونوں نے ۱۰ فروری ۱۹۱۵ء
سے ۲۳ فروری ۱۹۱۵ء تک طے لایا ہے پر (۱۶) فیصدی کی
شرح پر لاگت ہو سکے طے باوجود علی سے متعلق کے ہیں وہ
تسلیم کرتے ہیں کہ کسی امر کی بنا پر جو اس وقت یہاں موجود
ہے جائز میں ہیں اس لئے کہ اس کی ماہیت کی راز پر ہوتی ہے
نہ وہ جانب کے اتنے دیکھا ہے کہ اس امر سے وہ نہیں
عالم ہے لہذا اس لئے اس کے لئے کوئی اور وجہ الادا
کے خیال کرنا چاہئے اس لئے امر الف کی دیکھا جائے کہ

صفحہ ۸۱

والا کہ محرم حسب تہا کی لکھی۔ ڈگری کی طرف ہمارے ہمارے ہمارے
کراں ہے۔ بار و تہا کی ڈگری کی ہریم شامل ہے جس طرح
کہ وہ ڈگری کے کچھ کو جانب سے تہا کی تھی اس بیان کے مطابق
ہوئی ہو کر کے وکیل نے پیش کی ہیں اس پر امر الف نے
ماہ علیہ امر کے وکلاء نے رسر عدالت رضا مدعی ظاہر کی ہے۔
مرکز کو طے ہے اس میں جس رقم کی بات ہے وہ عدالت ہا
اور عدالت کے تحت میں اس کی بات ہے امر الف علیہ ہمدرد سے
کا فرجہ ملیگا۔

طیش کٹھن او دھ
عدالت جو ویشل کٹھن او دھ
مرافعتانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۲۹۱۵ء فیصلہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء
اجلاس ریسٹر دلال او ویشل کٹھن او دھ

نیدریشی یا نڈ ہے
بنام شیو ریش یا ڈیس۔ مدعی
ویکس ویکر مدعی علیہ امر الف۔

مرافعتانی۔ بخیر جو ان قیاسات پر مبنی ہو جو دستاویزات کی
بنا پر قائم کئے گئے ہوں کیا تجویز واقعاتی ہے۔

کوئی تجویز جو ان قیاسات پر مبنی ہو جو دستاویزی شہاد
کی بنا پر قائم کئے جاسکتے ہوں تجویز واقعاتی ہے و مرافعتانی
تانی میں اس میں دست اندازی نہیں کی جاسکتی۔

نہیں لال بنام کنہا لال۔ اڈیں لاہور ٹکٹنگ جلد
۱۹۱۵ء کی تعلیم کی۔

مرافعتانی۔ ڈگری مصدقہ ڈگری کے ج فیض آباد مورفہ
۲۰ مارچ ۱۹۱۵ء شہر جمالی ڈگری مصدقہ منصف فیض آباد
مورفہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۵ء
محکمہ امر الفان مسٹر وہی حسن۔

مقدمہ: امریل، ڈگری، برج، ایکورٹ، ماسٹر، ایمریس
 ڈگری کی تھی جس میں لینے کا حکم تھا اور سولہ ماہ کے بعد
 یہ بیان کیا ہے کہ حسابات سے وہ متوقع ظاہر ہو گا جو شکر کے
 زمانہ کی غیر متوقعہ جائدادوں سے حاصل ہوتا اور یہ وہ تمام
 فی ہر ہو گا جو مذکورہ تجارت سے حاصل ہوتا تھا اور اگر ہر
 سال ہر کوئی ارضیات کا سامع ملے گا کیا جاتا ہے اور حسابات
 اسی سے مختصر نہیں ہو سکتا تو وہ اس سال ہم رقم متوقعہ
 اس کو حسابات کی بنا پر وہ سبب الوداد ہوا جس کو سمجھا ہے
 خواہ کچھ ہی ہو جس سے اس نسبت پر جسے شراکی عدالت
 کے اس حکم میں دست اندازی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی
 یہی رو سے کہشہ کو عدالت بھی مختص کر چکی ہے اس کے بعد کی بھی
 کیونکہ قطع ڈگری کا اگر یہ توجہ لیا جائے تو اس میں قطع نظر اس رقم کے حسابات
 میں پورا جملہ ادائیگی دھنڈا کی رقم شامل ہے ماضی اظہر ہو سکتی ہے۔
 اور وہ ان درمیانی احکام کی موت پر اعتراض کر کے مناسب طریقہ
 ہر گاہ جو ان حقیقتات میں ہمارے لئے گئے تھے وہ خود است محکوم و ہوان
 سے خرچہ خارج کیجاتی ہے۔
 درخواست خارج کیجاتی ہے۔

عدالت جوڈیشل کسٹرووہ

محکماتی دوانی

نمبر مقدمہ ۲۲ بابہ ۱۹۲۳ مہتمم عدالت ہر راج ۱۹۲۳
 باخلاس ایسٹریڈال ڈیشیل جوڈیشل کسٹرووہ
 وار کا مدعی سائل جہا عیدو مدعی علیہ مسٹر علیہ
 لٹن جو پر ایمری نوٹ کی بنا پر لکھی ہو پر ایمری نوٹ کا ناقابل
 وصال شہادت ہونا۔ مدعی نمایا قرضہ ثابت کر سکتا ہے۔
 جب کوئی قرضہ جو پر ایمری نوٹ سے ظاہر ہوتا ہو اور

دو ڈگری
 بنام
 عیدو
 (۱۹۲۳)
 دواں، ایمریس، ڈگری، برج، ایکورٹ، ماسٹر، ایمریس
 پر ایمری نوٹ ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۲ ہمارے دیا گیا ہے اور
 ان کی کوئی رقم اس کے لئے نہ ہو وہ تمام کر واقع
 دیا جاتا ہے۔
 سچو لال، نام کن، مالدار، ایکورٹ، ماسٹر، ایمریس
 روپا پٹیل، سندھ، انڈین کسٹرووہ، انڈیا
 راستہ لال، کیا گیا
 مرافعہ نارتھ، ڈگری، ایمریس، ماسٹر، ایمریس، ماسٹر، ایمریس
 قاضی، مال، مسٹر، مالدار، مالدار، مالدار
 مسجات سولہ، ایمریس، ماسٹر، ایمریس، ماسٹر، ایمریس
 فیصلہ: بہر اس کی عدالت مطالبات خفیہ ایک مہر کی
 تاش خارج کی تو جو ایمریس نوٹ پر مبنی تھا کہ وہ تمام
 اس میں شہادت تھی اور ان کے ناقابل وصال شہادت تھی۔ تو ایمریس
 نے حسب ذیل اسے ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ان کے بار
 پر ایمری نوٹ ہے جو شہادت کیا ہے مدعی کا دعویٰ کا کام
 رہتا اور وہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔
 مدعی نے دو وجوہ سے یہ بیان کر لیا ہے کہ وہ تمام
 ایک پر ایمری نوٹ ہے مگر ایک ایمریس نوٹ ہے، نقد تھی جس کا
 اس میں شہادت ہونا ضروری نہ تھا اور (۲) کہ عدالت تحت
 کے بنج کو اس کے لئے ظاہر ہو رہی نوٹ قرضہ ثابت کر سکتا ہو
 دیا جاتا ہے۔
 پہلی وجہ ماضی کوئی ایمریس نہیں ہے جس سے یہ ثابت کر سکتا
 عدالت کے رو بہ موجود نہیں ہے کیونکہ وہ ضبط لکھی ہے اور
 ضروری کارروائی کی قرض سے بہر اس کے کل کے پاس ہونا
 کی گئی ہے لیکن خود مدعی اس کو ایک پر ایمری نوٹ دے رہا ہے

دو ڈگری
 بنام
 عیدو
 (۱۹۲۳)
 دواں، ایمریس، ڈگری، برج، ایکورٹ، ماسٹر، ایمریس
 پر ایمری نوٹ ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۲ ہمارے دیا گیا ہے اور
 ان کی کوئی رقم اس کے لئے نہ ہو وہ تمام کر واقع
 دیا جاتا ہے۔
 سچو لال، نام کن، مالدار، ایکورٹ، ماسٹر، ایمریس
 روپا پٹیل، سندھ، انڈین کسٹرووہ، انڈیا
 راستہ لال، کیا گیا
 مرافعہ نارتھ، ڈگری، ایمریس، ماسٹر، ایمریس، ماسٹر، ایمریس
 قاضی، مال، مسٹر، مالدار، مالدار، مالدار
 مسجات سولہ، ایمریس، ماسٹر، ایمریس، ماسٹر، ایمریس
 فیصلہ: بہر اس کی عدالت مطالبات خفیہ ایک مہر کی
 تاش خارج کی تو جو ایمریس نوٹ پر مبنی تھا کہ وہ تمام
 اس میں شہادت تھی اور ان کے ناقابل وصال شہادت تھی۔ تو ایمریس
 نے حسب ذیل اسے ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ان کے بار
 پر ایمری نوٹ ہے جو شہادت کیا ہے مدعی کا دعویٰ کا کام
 رہتا اور وہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔
 مدعی نے دو وجوہ سے یہ بیان کر لیا ہے کہ وہ تمام
 ایک پر ایمری نوٹ ہے مگر ایک ایمریس نوٹ ہے، نقد تھی جس کا
 اس میں شہادت ہونا ضروری نہ تھا اور (۲) کہ عدالت تحت
 کے بنج کو اس کے لئے ظاہر ہو رہی نوٹ قرضہ ثابت کر سکتا ہو
 دیا جاتا ہے۔
 پہلی وجہ ماضی کوئی ایمریس نہیں ہے جس سے یہ ثابت کر سکتا
 عدالت کے رو بہ موجود نہیں ہے کیونکہ وہ ضبط لکھی ہے اور
 ضروری کارروائی کی قرض سے بہر اس کے کل کے پاس ہونا
 کی گئی ہے لیکن خود مدعی اس کو ایک پر ایمری نوٹ دے رہا ہے

مرشد
تلامذہ
مکتوب دیوان
روایت

راحمہ اولیٰ التسلیٰ تبارک و تعالیٰ ہوا کہ یہ دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
منجانبہ مرادفان سے بھی۔ تو یہ دور اور
پنجاب میں ہرگز نہ ہو۔ طریقہ قابل اور
ہرگز نہ ہو۔ منہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
جو ایک دور کی کہ تھا کہ پہلے ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اسے ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اور شہادت یہ ہو کہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
کہ وہ اس وقت میں تھا کہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
کیسے تھی۔ منہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
جس کی نشان کو انداز کے غلطی کی اصلاح کی کوشش کی ہے یہ
بالکل ظاہر ہے کہ کسی وقت میں ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اختیار نہیں ہے۔ لیکن ہے کہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اس سے ہے نقدان ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اصلی نشان ظاہر ہوتا تھا اور بادی النظر میں کسی عدالت کیسے
اس قسم کی ایک غلطی کی اصلاح کرنے سے انکار کرنا مناسب
ہو لیکن جب معاملہ پر اختیار کیا گیا ہے تو یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ یہی کوشش ہی دراصل نہیں کی جاسکتی تھا انٹوں کا فیصلہ
مطلوبی ہے اگر فیصلہ ناٹھی سے رٹا ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
مثلاً پچائیش میں صریح تناقض ہو یا صاحب میں غلطی
ہو تو وہ عدالت جس کے روبرو فیصلہ ناٹھی میں کر رہی ہے وہ عدالت
کیسے اس قسم کی صریح غلطی ظاہر کیے جانے پر فیصلہ ناٹھی
کے موجب ایک ڈگری صادر کر کے قبل اس کی اصلاح کیسے
اسکو ٹانوں کے پاس واپس کر دینی مجاز ہے لیکن اس
قسم کی کوئی کارروائی کارروائیات قبل میں نہیں کی جاسکتی
اور اس لئے ہر صورت میں ذیل میں ہے کہ حکم کی نسبت ایک بت

ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
کے الفاظ سے ظاہر ہوگی اور ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ناٹوں نے قبول کر لیا اور فیصلہ ناٹھی
میں ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
کو اس امر پر غور کرنا ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
سے بتائی گئی تھی کہ ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
جس میں ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
پر کر رہا ہے کچھ ایسے اس وقت کا خیال ہے اس قسم کے
امر کا فیصلہ ہے ہرگز نہ ہو۔ ایک دور اور اس طرح کے ہوتے ہیں
اس نشان کی شہادت قبل کر کے ظاہر کیا گیا ہے جو سرخ نشان
ہے جو نقش کے معائنہ کے بعد یہ کہتا ہے کہ اسے اس کو چھٹ
میں قبول کیا تھا اور یہ کہ اس کی رائے میں اس فیصلہ ناٹھی
کے الفاظ کے معائنہ کے بعد نقشہ غیر صحیح ہے لیکن آج کی
رائے نو کچھ ہی ہو یہ نتیجہ کی طرح اند نہیں ہوتا کہ رائے
نڈ کو جو اسے دتا ہو گا بعد میں معائنہ کر کے اس طرح ظاہر
کی تھی ناٹوں کی منفرد رائے تھی اور اس لئے ہر صورت میں
یہ ظاہر ہو گا کہ ایسے حالات میں کوئی عدالت صرف یہ طریقہ
اختیار کر سکتی ہے کہ وہ فیصلہ ناٹھی منوع کرے اور اسکو
ناٹوں کے پاس واپس کرے تاکہ وہ اس کے سوال کی ہر
سماعت اور اس کا فیصلہ کرے۔ ہر حال اس امر کی نسبت کوئی
قطعی رائے ظاہر کرنا دراصل ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ فیصلہ ناٹھی
قبول نقشہ کے کل فریقین کی بحث سماعت کے جائزے بعد ایک
عدالت مجاز کے عدالتی فعل کے ذریعہ سے پیش کیا گیا تھا
ابک ڈگری صادر کیسے تھی اور وہ نقشہ جواب زیر بحث
ہے ڈگری کا جو ہو گیا تھا۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ ڈگری

نام
موسسین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

2012-12-12

سارنگ دھار

1924

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵

ما القى في قلبي ففهمته رجوا، وورثها منكم انكم كنتم ترون

لیا گیا، وہ ذات کا چھاپہ بنی ہوئی شخص پر لکھی ہوئی کتاب نام

وتمت هذه المجلدات في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٠ هـ

1000

سید احمد علی خان

[illegible]

کوئی قدر قرار دیا جائے گا کہ جس سے پہلے اسے پہنچے اور اس کے ذریعہ

اسی وہی ہے جس شخص کی ماضی کی یہ سچائی اجازت

دی ہو تو تقریباً کنگ یا ضابطہ حکم کی مہم ہو جو یہی لازمی طور

کار و ایستادن کمترین ضرر را دارد.

وہاں تمام پاسکے ہارے مرنا دیکھ کر اٹھ کر لڑ رہے تھے

کلاں ۱۰ صلیبہ ۱۰۴۱ کی تعلیم کی گئی۔

کسی ناس میں جس میں ایک مرغی طبعی مانع تھا اور اہل

.....

[illegible]

مناجاتی بار ارحم الراحمین و دگر می رسد تا او نشانی بار بار

دروغی مورخہ ۱۹۱۲ء

10/10/10

بیت صراف بیسویں سال الہیہ ہما احمد۔

پس از آنکه علی بن ابی طالب را به شرفی لایق

لے بیٹھتم تو اس پر امر غور طلب ہے کہ آیا اس دور و مدعی

کتاب کا نسخہ کما حقہ ایک مرتبہ سے زیادہ شکر کیلئے حق میں

۱۲۴۴ ہجری کے متنازع سے اسکے حوالہ کی بات پر رد العمل

کے باپ حکیم سنگھ کی زیر ولایت اسکے خلاف صدار کی تھی

ہر ایک کی بنا پر اس کے ختم ہونے کی ایک ایک بات

شکر کی مثالیں دیکھ کر میں بے پروا بن گیا۔

مقدور کے حکم سے تقدیر کی کوئی درخواست نہیں کی گئی

نارغز عقیقہ عوی میں حکیم شکیب پور اسکے ولی کے ظاہر کیا گیا

1000

| | |
|---|---|
| <p>موجودہ لکھنؤ میں انیس سو چھ سو تین (۱۵۲۳)۔</p> <p>۱۔ ایک سوال یہ ہے کہ فریب کا یہ جو موجودہ نالاش کی میں لایا گیا ہے، مگر اس پر علیہ کے لایو کے کل کی بحث کو نالاش کی اہمیت دینے کے بعد شیخ یہ معلوم نہیں ہوا کہ فریب کی طرف سے جو طعنہ مہم جات کے تعمیل کے حوالہ سے فریب کی لکھی اور وہ جو پڑی ہے اور اسی حالت میں میری رائے میں نالاش جو ہے نہیں سمجھا سکتی۔</p> <p>اس معاملہ کی وجہ سے ایک دوسرے طریقہ سے کیا سکتی ہے۔ اگر بالفرض نالاش کو جاری رکھنے کی اجازت دیا جائے تو طلبہ مہم جات کی تعمیل کے متعلق، البتہ جو فریب کا اثر ہو گا، مگر وہ علیہ کی جانب سے یہ نہ ہو گی کہ جو فریب کا اثر ہے اصل شدہ ہو گی اگر یہ وہ قوی شہادت ہو سکتی ہے۔ یہ امر کہ ایک دفعہ فیصل شدہ ہے یا نہیں اس سوال پر مبنی ہو گا کہ آیا کوئی کارروائی تحت آرڈر ۹ رول ۱۳ مجموعہ ضابطہ داروانی حسب منشاء دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ داروانی ایک نالاش ہے۔ اگر یہ قرار دیا جائے جو نہ کارروائی ایک سرسری کارروائی تھی وہ ایک نالاش نہیں ہے تو فیصل شدہ کا قاعدہ متعلق ہو گا اس صورت میں تعمیل کے سوال پر فریقین کی جانب سے شہادت بتیں کھائے گی۔ اس تجویز کا کیا اثر ہو گا جو مدعی علیہ کے قویں صادر کھائے کہ تعمیل دراصل لکھی تھی مگر یہ کہ سابقہ کارروائیاں میں تجویز لکھی تھی؟ میری رائے میں تجویز مذکور نالاش کا ایک مکمل جواب ہو گی جو اس صورت میں اس بنیاد پر خارج کرنی پڑے گی کہ چونکہ مدعی پر طلبہ مہم جات کی ضابطہ تعمیل لکھی تھی اور چونکہ وہ مدعی علیہ نے اس کے دعوے کی مخالفت کے لئے حاضر ہوا تھا اب اس کی یہ بحث سماعت نہیں ہو سکتی کہ ڈگری نامناسب تھی یا نہیں اس کے وہ یہ ظاہر کر سکے کہ مدعی</p> | <p>کی مدد سے کسی وجہ سے وہ عدالت کے روبرو اپنا مکمل بیان پیش کرنے سے باز رکھا گیا تھا۔ یہ الفاظ دیگر اس کے ظاہر کرنا چاہئے کہ مدعی کے کسی فریب مابعد کی وجہ سے وہ یہ ظاہر کر کے سے باز رکھا گیا تھا کہ دعوے میں فریب تھا یہ کہنا کافی ہو گا کہ دعوے میں فریب تھا کہ یہ باجائز دعوے سے لازمی طور پر عدالت پر فریب کا اثر کتاب نہیں ہوتا۔ ایک کسی قدر محال خیال عدالت ہذا کے ایک ڈگری بیچ۔ یہ مقدمہ رام نارائن لال بنام تو کی ساو (۸) میں ظاہر کیا تھا یہ صحیح ہے کہ مقدمہ مذکور میں بحث یہ تھی کہ آیا دروغ حلف کی شہادت سے کسی ڈگری کا متعلق کرنا ایسا فریب تھا جس سے ڈگری کا اعدام ہوتی تھی لیکن اصولاً جس پر عدالت نے عمل کیا تھا یہ تھا کہ فریب جو مدعی کی کامیابی کے لئے ضروری ہو ایک ایسا فریب ہونا چاہئے جس کا اثر کتاب عدالت پر اثر طریقہ سے کیا جانا چاہئے جس کام میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔</p> <p>اس لئے پھر اس کے مدعی یہ ظاہر کر سکے کہ طلبہ مہم جات کی تعمیل کے قطع نظر فریب کی دیگر وجوہ موجود تھیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ نالاش جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس امر کے متعلق عرضی دعوے بالکل ساکت ہیں اور دفعہ علیہ کے لائق وکیل نے ہمارے روبرو کوئی ایسا امر پیش نہیں کیا ہے جس کی بنا پر ہمارے لئے اس حکم دہی کی جو بار ڈیٹیشن ج نے صادر کیا تھا نالاش کرتا اور اس طرح مقدمہ کو جاری نہ کرنا جائز ہو سکے۔</p> <p>لیکن دفعہ علیہ کے لائق وکیل نے یہ کہا ہے کہ قطع نظر</p> |
| <p>(۱۹) انڈین کیس رولڈ ۵۸ صفحہ ۱۸۲۔</p> | <p>(۲۰) انڈین کیس رولڈ ۵۴ صفحہ ۲۲۶۔</p> |

جس سے ہم کو گتایا
یہ
ہم پر شاہ
دیشہ
صفحہ ۸۲۵

رو سے ضروری ہے۔ اردو اہم رول اس مختصر سے زیادہ بولی پر مشتمل لال
 کیا گیا ہے جس میں مزید غائب رہا جیسا کہ والوں کے احکام نام کی
 ہیں اور وہ ظاہر ہے حج سراسر بقیہ طلب اور اس کے فیصلہ کو جو وہ
 وجہ کرنا لازم ہے تاکہ عدالت مرقعہ یہ معلوم کر سکے کہ اس حج نے جسکی
 توجہ و نواہی عدالت ہدایہ واجب التفصیل میں اپنے رہبر و امور
 متفق طلبہ مناسب طور پر پیش کیا ہے اور انکو تفصیل کیا ہے۔ عدالت
 ہانے ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک یہ رائے مسلسل قائم کی ہے۔
 اسٹیشن اسٹیشن نے جو اس وقت منظر میں نہیں تھے۔ تقدیر
 سو دہائی بنام بابونہ (۱۸) میں منسلک رائے ظاہر کی تھی۔ میری

جانتا ہے عدالت نے اس وجہ سے اس کا فیصلہ نہ کر سکا کہ اس میں
 متنازعہ اور یا اس کے ساتھ ساتھ یہاں تک کہ اس میں شک و شبہ
 لیا جائے اور اگرچہ کہ عدالت میں اس میں یہ بھی ہوا ہے کہ عدالت
 مقررہ رائے کی جانب سے مقررہ کا مناسب فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔
 اس کے جس مرقعہ منظر عدالت مقررہ مرقعہ کی ڈگری مسودہ اور مقررہ
 نمبر۔ اردو اہم رول ۱۴ عدالت مذکور میں واپس کرنا ہوں تاکہ
 وہ ان امور کا تصفیہ کرے جو اس میں پیدا ہوئے ہوں اور قانون
 کے بموجب ایک فیصلہ صادر کرے۔ یہاں کا اور یہاں تک کہ اگرچہ
 نتیجہ پر منحصر ہو گا۔

مرافقہ منظر مستخدمہ والیس کیا گیا
ایکویورٹ چیمبر
مرافقہ ثانی دیوانی

نمبر مقدمه ۱۳۴۵ هـ ۱۴۱۱ ق ۱۴ خرداد ۱۳۴۵

باجلاس: میسمر خان، نائٹ و میسمر حکومت سہما۔

مسماة هبابی داس بیٹھام منومنڈل وغیرہ

مدعیہ - مرافعہ مدعی علیہم - مرافعہ علیہم
راضیات متصلہ - درخت جو ایک پروانچ ہو اور دوسرے
پر گرا ہو۔ متصلہ یا گدا کے مالک کا حق۔

اگر کوئی درخت جو ایک شخص کی اراضی پر واقع ہو کر گیسے اور اس کا کوئی جزو کر کے بوج کسی دوسرے شخص کی حاد اور بڑا رہے تو اس شخص اس حاد اور کے مالک سے حیدر درخت واقع ہو رہا نہ جائے کیا متفق ہے کہ وہ درخت کے اس جزو کو علیحدہ کرے جو اس کی (موجودہ مالک کی) جائیگرا ہوا اور گراہ ایسا نہ کرے تو وہ خود اس کو علیحدہ کر سکتا ہے۔

مرافقہ ساریاضی فیصلہ مسدودہ و فیکٹ حج لہذا بنامورہ ۵۱۹۲۱

رو سے ضروری ہے۔ اور اگر ہم رول ایچمنٹ کو بالکل واپس لے کر لائے
کیا گیا ہے۔ اس سے رفر فو غائب ہو گیا۔ ہر قانون کے احکام ناکامی
پس اور ہر ظاہر ہے۔ جس کے رفر فو غائب ہو گیا۔ اور اس کے فیصلہ کو یہ
وجہ کرنا لازم ہے تاکہ عدالت ہر دفعہ یہ معلوم کر سکے کہ اس کے جسکی
تجاویز و اقائی عدالت ہذا پر واجب العمل ہیں اپنے رہ بر و اور
تفصیل طلب مناسب طور پر پیش کیا ہے اور اگر کوئی فیصلہ کیا ہے۔ عدالت
ہذا نے ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک یہ رائے مسلسل قائم کی ہے۔
اس سے جسٹس اسٹریٹ نے جو اس وقت مندرجہ جیسٹس نے مقدمہ
سو ہاؤں بنام باؤنڈ (1892) میں مندرجہ رائے ظاہر کی تھی۔ یہی
رائے یہ ہے کہ عدالت ماتحتہ رفر فو کا نام نہاد فیصلہ جس پر رفر فو کیا
گیا ہے قانوناً کوئی فیصلہ نہ تھا کیونکہ اس میں دفعہ ۴۷ء مجموعہ
ضابطہ دیوانی کے احکام کی تعمیل نہیں کی گئی ہے کیونکہ اس میں
اور تفصیل طلب جو رفر فو میں عدالت کے ذریعہ سے پیش کئے گئے تھے
اکا فیصلہ اور فیصلہ مذکور کی وجہ رفر فو نہیں۔ اسی مقدمہ میں
جسٹس محمود نے صفحہ اوپر حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی:-
"میں یہ قرار دے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دفعہ ۴۷ء مجموعہ مذکور میں
ایک نہایت مناسب قانونی حکم موجود ہے اور یہ کہ اس لحاظ اس کے
کہ عدالت ہذا پر رفر فو ثانی میں ان تجاویز و اقائی کو قبول کرنا لازم
ہے جو عدالت ہائے ماتحتہ رفر فو نے صادر کی ہوں ہیں اس امر پر
اصر کرنا چاہئے کہ عدالت ہائے مذکورہ اضعاف قانون کے اس حکم
کی مناسب تعمیل کریں جو دفعہ مذکور میں موجود ہے۔ اس فیصلہ
کو جو مقدمہ موجودہ میں صادر کیا گیا ہے ثابت کیا جاسکتا ہے اور
معمولی ناش زرقند سے لیکر کسی ایسی ناش تک جو قانون ہر
نہایت متحدہ امور کے تصفیہ کی بات نہ ہو کسی مقدمہ سے متعلق کیا

(۱) انڈین لائبریریٹ الیا علیحدہ صفحہ ۲۶ پر صفحہ ۲۷ -

(۲) آیات و سیکلی نوٹس بابہ ۱۹۰۶ صفحہ ۸۶۔

ہستہ رام راجپوت
بنام
ہمایہ شاہ
دہشت

الحکمہ عدالت فریب فریب، چہ وہ ماتس کراسہ پیا و نہ نام
کے تختہ میں کڈ گری سے دراصل یہ کہ یہ لادوہ کی دوسری
علاحدہ کی گئی ہے۔ یہ سیکلہ اس ۱۰۰۰۰ کے آجہ ہیں
ہے چکی اسد عارضی دعویٰ کے اسد عاکہ جڑوں میں لگی تھی
اور پٹا اس امر کے کہ ڈگری ناستہ کی۔ سی جیہ کے خلاف
حقیقت کے اسد اور قبضہ کی بجائی کے متعلق تھی یہ سیکلہ
ہے کہ مدعی یہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ ڈگری سے کسی طرح
متاثر نہیں ہوا ہے اور وہ اس کے خلاف کوئی اثر نہیں رکھی
یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس کی ماتس فریب کی بنا پر ایک ڈگری
کی تیج کی ناستہ ہے۔ اور عدالت کے تحت میں وہ اس طرح
قبول کی گئی تھی۔ اب یہ کہنا بعد از وقت ہے کہ ایک مختلف
دوسری چاہی گئی تھی۔

نتیجہ یہ ہے کہ مرافعہ مع فریب کے ڈگری کیا جاتا ہے۔
جسٹس کینسل۔ میں متفق ہوں۔

مرافعہ منظور کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

مرافعہ تالی دیوانی

نمبر مقدمہ ۲۰۹ باب ۱۹۲۲ء فصل ۹، دے ۱۹۲۳ء

بالاس برستہ جسٹس گول پرشاد

گیتا مند بنام بہاری لال وغیرہ

مدعی علیہ مرافع مدعیوں۔ مرافعہ علیہم

مجموع ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹۲۲ء آرڈر ۴۱۔

رول اس کی وسعت۔ عدالت مرافعہ فیصلہ کا مضمون۔

عدالت کا فریضہ۔

آرڈر ۴۱ دل اس کے احکام تالی ہی ہوا۔ عدالت، تحکمہ فریب

تہ لاکھ ہے کہ وہ مرافعہ طلبہ اور گڈوہ کی دوسری
نما کے الہ مرافعہ تالی مرافعہ کر۔ اگر اس جج کے حکم اور عدالت
اس کی مرافعہ میں اس کے برابر اور مرافعہ طلبہ اس کا
دوسری میں اس کے برابر اور مرافعہ طلبہ اس کا
سہ ہادی تمام اس کے اندر لاریورٹ الہ آباد ۱۹۲۲ء
۲۹ نومبر ۱۹۲۲ء اس سنگہ مام جج مگل سنگہ الہ آباد دہشت
نوس مارستہ ۱۹۲۲ء کی تقلید کی گئی۔

مرافعہ تالی بنام فریب ڈگری مرافعہ اور اسٹل ڈگری جج درجہ اول علیہ
مورخہ ۳۰ جون ۱۹۲۱ء۔

سجانب مرافع۔ مسز جی۔ اگر والا دی کے۔ سیکھی۔

سجانب مرافعہ علیہم۔ ڈاکٹر ایم ایل۔ اگر والا۔

فیصلہ مرافعہ بنام کے وفات کہ نہایت مفصل طور پر بیان کیا گیا
نہیں ہے۔ وہ کسی قدر طویل میں اور ان سے فیصلہ نہ کر کو صرف طوالت

ماہل ہوگی۔ ناستہ فریب بنام کی بنا پر ایک مکان کی راضی کے
قبضہ کی بازیافت کے لئے تھی منصف نے چھ تحقیقات قائم کی تھیں اور

ان پر کافی تفصیل کے ساتھ بحث کرنے کے بعد مدعی کے حق میں ایک
ڈگری صادر کی تھی۔ اہل مدعی علیہ گیتا مند مرافعہ کی ابتدا اور عدالت

ابتدائی کی تقریباً کل تجاویز پر اعتراض کیا گیا۔ عدالت ماتس مرافعہ
کے ذیل جج نے اس مرافعہ کو جس میں اس قدر امور پیدا ہوئے تھے

حسب ذیل فیصلہ کے فریب سے فیصلہ کیا ہے: ”ذیل مرافعہ نے اس
معاملہ پر جامع بحث کی ہے اور مجھے ان کے نتائج میں سے کسی نتیجہ سے

اختلاف کرنی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ مرافعہ مع فریب خارج کیا
جاتا ہے۔ مدعی علیہ نے یہاں مرافعہ تالی میں کیا ہے اور اس کے لائق

وکیل نے یہاں بحث کی ہے کہ عدالت ماتس مرافعہ نے مقدمہ کا فیصلہ
نہ کر کیا ہے کہ نہ کر اس نے کوئی فیصلہ تحریر نہیں کیا ہے ہوقالون کو

سماح
مشورہ
(۱۰)

اس کے افریقہ میں زریہ خارج ہونا چاہیے۔
جب جس کو ہونٹ پہنائے۔ مجھے اتفاق ہے۔

انجيليو المآب

مراقبتہ ثانی دیوانی

[Handwritten signature]

باجلاس :- مسٹر ضعیف کنہیا لال

۱ گھونامہ سنگہ وغیرہ بنام جیٹو سنگہ وغیرہ

مدعی علیہم مرفعال
مدعیان مرفوعہ علیہم
فانوں میعاد سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء ضمیمہ اول درات
۱۹۰۸ء کا اطلاق۔ رہن انفاک کی نانش۔ رہن کے نفا
سے جو رہن نہ کیا ہوا یا میعاد سماعت میں کمی ہوئی ہے۔
کوئی رہن نہ کیا کے وجود سے انکار کر کے اس میعاد سماعت

مجاہدین و شہداء۔ مسٹر ہر مرن پر شاہ۔
مجاہدین و شہداء۔ مسٹر کے این۔ کجیو۔
فیصلہ۔ مراجعہ ایک رہن کے انکاک کی نائش سے پیدا
ہوئے تھے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ ہانگہ اور گنگا سنگ
مدعیوں کے پیشرواں حقیقت نے چند انخاص کے حق میں کیل کیا
تھا جسکے نام مقام اب مدعی علیہم مراجعہ ہیں۔ مدعیان کا یہاں
بہ خاکہ ۱۶۶۲ فصلی میں ملنے کو جس کے عوض ایک رہن کیا
گیا تھا ۱۶۹۷ء میں مدعیوں کے انکاک کی کوشش کی گئی تھی
لیکن مدعی علیہم نے رہن مذکور کے وجود سے انکار کیا چسپا کہ وہ اب
اٹھا کر تھے ہیں اور نائش مذکور ایک ابتدائی وجہ سے خارج کی گئی تھی جو
انکا جدید نائش کے ارجاع کی مانع تھی یہ مقدمہ موجودہ میں مدعی
علیہم نے اس بیان کا اعادہ کیا ہے جو انہوں نے سابقہ نائش میں
کیا تھا انہوں نے دراصل یہ بیان کیا تھا کہ اس تاریخ پر جو مدعیوں
نے بیان کی تھی کوئی رہن موجود نہ تھا اور یہ کہ وہ جائداد شنار نے
پر کسی دوسرے رہن کے تحت تانفس تھے جو وہاں سکے اور گنگا سنگ
نے دلچسپ سنگ کے پیشرو کے حق میں بولا لی ۱۶۹۷ء میں مصلح
مدعیوں کے عوض کیا تھا لیکن انہوں نے اصل رہن نامہ پیش
نہیں کیا تھا عدالتہ نے اس سانی اور دستاویزی شہادت پر
استدلال کر کے جو مقدمہ میں پیش کی گئی تھی اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ

بہت پرستگار
نام
مسافر رام ساری
(الہ آباد)

مراۓہ میں ہو گیا اس مورس موگی ایک ڈگری تھا
تالی کے موصفہ انہو اس سے منہا و رہا -
نوں نام لید اسے اندر کیسرا ۱۹۱۹ء کو لکھیا
مراۓہ اولی بنا رسی ڈگری صدر ہ سارڈینٹ جج میرٹھ مورنہ
۱۵ سپتمبر ۱۹۱۹ء

منجانبہ مراۓہ - مسٹر اجودہ پھیا ماتھ -
منجانبہ مراۓہ علیہم - ڈاکٹر کے این - کچھو - مسٹر کیش چند رائے
فیصلہ ۱۵ - دو مراۓہ جان نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰
کی تھی - ہری سنگر نے اپنی عرضی دعوے میں یہ بیان کیا تھا کہ وہ
اور شکرال ہند رام چندر کے بیٹے تھے جو ہندو جھول کا بھائی تھا
خاندان شکر تھا اور خاندانی جائیداد کی کوئی تقسیم عمل میں نہ آئی تھی
ہری سنگر اپنے چچا جھول کے ساتھ شکر کے رہنا نہیں چاہتا تھا اور
اسلئے اس نے تقسیم کا دعوے کیا تھا۔ مگر علیہم کی جماعت میں شکرال
مگر کا بھائی تھا۔ شکرال نے کوئی جواب نہ دیا۔ شکرال نے کہا تھا
وہ میری علیہم نے بانی ہندو ائمہ خدائے بڑے کے نامش
کی مخالفت کی تھی۔ چونکہ شکرال اس دعوے کے اندر جو عدالت ابتدائی
نے منظور کی تھی جو ایدہ خواہ پیش کرے سے قاصر رہا تھا ایک روپکار
مورٹیم فیروزی ۱۹۱۹ء کے حاکم عدالت نے مرتب کیا تھا جس میں یہ
ہدایت لکھی تھی کہ شکرال کے خلاف کیطرفہ کارروائیاں کی جائیں
اسکے بعد ۱۰ جون ۱۹۲۰ء کو جج شکرال کے مقدمہ کی کل فریقین نے
ایک معاہدہ پر دستخط کئے تھے جسکی رو سے ہندو جھول نے شکرال
کی تالی کے سپرد لکھی تھی۔ شکرال نے معاہدہ پر دستخط کر کے سے نکال
کیا تھا اور عدالت سے خود مقدمہ کا فیصلہ کو سبکی اسدعا کی اپنی موافق

چوچہ راہبہ مال کیس میں لکھا گیا تھا کہ اس نے ۱۹۱۵ء کو انیسوا
معاہدہ کیا تھا۔ مگر اور شکرال نے ۱۱ ستمبر ۱۹۲۰ء کو کوئی دستاویز پیش کیا
جس میں فیصلہ مانتی پر اعتراض کیا گیا تھا۔ شکرال نے اس معاہدہ پر
اعتراض کیا تھا کہ وہ سپرد کی ہر شے پر کیا تھا اور اسلئے فیصلہ مانتی
کا اہم تھا۔ ہری سنگر نے ہری سنگر اور ہندو جھول کے عدالت پیش
کئے تھے۔ دواہر پر ڈینٹ جج نے وہ ہر شے کو اس کے عدالت منظور
کئے تھے اور فیصلہ مانتی کے بعد جب ایک ڈگری مالد کی تھی۔ ہری سنگر
ہری سنگر نے اور شکرال ایک مدعی علیہ نے ہمارے رویہ دو مورٹیم
پیش کئے ہیں۔

مراۓہ علیہم کے لائق کونسل نے مراۓہ جات کی نسبت ایک ابتدائی
اقرار اس پیش کیا ہے کہ یہ نظر احکام دفعات ۱۵ و ۱۶ ضمیمہ دوم
مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی مراۓہ جات پیش نہیں ہو سکتے اس پر بحث
کی تائید میں انہوں نے مقدمہ تالوں بنا علیہ (۱) کا حوالہ دیا
ہے جو عدالت ہند کے ایک مجلس کامل کی نظر پر ہے۔ مراۓہ علیہم کی
جانب سے یہ بحث لکھی ہے کہ قانون کی رو سے اس فریقین کی جانب
سے جو فیصلہ مانتی پر اعتراض کریں اعتراضات اگر کوئی ہوں اس
عدالت میں نہیں ہوں۔ یہ چاہئیں جس میں فیصلہ مانتی پیش کیا جائے
اور اس صورت میں جبکہ اعتراضات مذکور نام منظور کئے گئے ہوں یا کوئی
اعتراضات ترک کئے گئے ہوں یا کوئی اعتراضات پیش نہ کئے گئے ہوں
کوئی مراۓہ اس بنا پر پیش نہیں ہو سکتا کہ فیصلہ مانتی ناجائز تھا
ہر ایک ایک وجہ کی بنیاد پر اس ڈگری کی ناراضی سے جو فیصلہ مانتی
پر دیا گیا ہے۔ جو مراۓہ ہو سکیگا اس صورت میں ہوگی جبکہ ڈگری
فیصلہ مانتی کے خلاف ہو یا فیصلہ مانتی سے تجاوز ہو۔ مقدمہ
موجودہ میں اعتراض جو عدالت کے رویہ پر پیش کیا گیا ہے عدالت
تحت کے رویہ پر پیش کیا گیا تھا اور نام منظور کیا گیا تھا۔ در

صفحہ ۸۲۵

[illegible]

کے لئے کہہ کر مارکی سے اصرار فرمایا میں نہیں ہوتا، مگر
 میری کسی بات پر اس نے اصرار کیا اب اس کو دیکھو اب اس نے
 کہا ہو کہ سلام پر اس کے علاوہ اور میں نے کہہ دیا ہے اس نے
 کہی جا رہی تھی اس لئے کہ اس نے کہا ہو۔

[illegible]

ایک سرائیکی درویش میر علی شاہ مدینہ منورہ کی آواز میں یہی
 دُعا کرتے ہوئے تھا کہ تمام قاتلوں پر سزا ہو اور ان کو قتل کیا گیا تھا
 سزا ہو اور ان کو قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ
 قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ قتل کیا گیا تھا۔
 سزا ہو اور ان کو قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ
 قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ قتل کیا گیا تھا۔
 سزا ہو اور ان کو قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ
 قتل کیا گیا تھا۔ یہی وہ سرائیکی درویش تھا جو کہ قتل کیا گیا تھا۔

[illegible]

محاسب مراضعہ علیہم - مشرعیہ فی - سہ ماہہ
تفتیش ملک - یہ ماکمل ملا پرچہ مقدمہ ہدایت کوئی اور
نامی تین ہین ہوسکتا۔
معلوم ہوتا ہے کہ تفتیش کی ایک سالانہ درجہ - تفتیش کی
ایک سال کی سرحد میں لگی ہوتی اور لوٹتے وقت اگر درجہ ۱۲
مقرر ہوا تو پھر نامی مقررہ مدیون ڈگری چھ سال تفتیش کیا
گیا تھا۔ نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال کی ڈگری فوت ہو گیا تھا
اور تحت اگر درجہ ۱۲ مل گیا ہے تو ان کے قاتل قاتل کی ڈگری
لوٹ تفتیش کیا گیا تھا تفتیش مذکور میں ایک سال میں معلوم کیا گیا
ہو اگرچہ اس کے لئے کوئی شرط نہ ہو۔

ایک ارفاقی پیش کیا گیا اور عدالت نے اسے سرجیوری ۱۹۱۹ء
 کو نیا منسوخ کیا۔ تعمیل کی آخری درجہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۹ء کو
 میں دیکھی تھی اور ہمارا دوا ابراہیم ۱۹۱۹ء کو کر نیا کی گئی تھی۔ اس کے
 بعد نیا م کی تاریخ کے لیے ایک اور درجہ است میں لکھی گئی تھی۔ یہ منسوخ
 درجہ است نام منسوخ کی گئی اور بار ڈویسٹ کی گئی۔ ۱۹۱۹ء کو

[illegible]

مسئلہ نہ چمکے جبہوں سے واقع کی جا نہی سے مقدر پر کثرت
 بچاؤ کی یہ بحث کی ہے کہ ناشط طور کیا ناشط تحت فقر و
 نہ عہدہ م قالو نہ عہدہ اس مطالبات حقیقہ صوری کی کہ عہدہ
 لیا سکتا ہے فقرہ مرکوز نا نشات سے متعلق ہے حوالہ افعال
 کی یا مقدر کی جائیں عہدہ یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص کی
 حاسب سے کسی عہدہ یا عہدہ دار عدالت کے عہدہ یا حکم کی
 شمول میں ہے کہ جس شخص نے اپنے عہدہ کے فرائض کو انجام دہی
 میں کمال کیا ہو وہ میں یہ عہدہ کہ یہ فقرہ اس دعویٰ سے خارج
 متعلق ہے جواب ہوا ہے وہ برور عرض جو دیتا ہے وہ عہدہ
 طور پر نا نشات سے متعلق ہے حوالہ افعال کی بات نہ ہو کہ اس
 دعوے کی میں کو کسی عدالت کے عہدہ کہ جس نے عہدہ میں کیا

[illegible]

الکیرٹ پریس

سزا و شافی دیوانی

اسرقتہ ۹ بابۃ ۱۹۲۱ء غیر منقسمہ فصل اولیٰ ۱۹۲۱ء

اجلاس: جس میں تمام اہل علم و فضلہ نے شرکت کی اور اس کے بعد اس کے فیصلے کے مطابق ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہان میں سے ایک شخص کو صدر اور ایک شخص کو نائب صدر مقرر کیا گیا۔

یوسف و زلیخا - پنجم در ہستی سنگ و غیرہ - و گریہ و زاری

اسی طرح یہ سرفہرست

ضابطہ دہا کی ایک کمیٹی کا راجہ شری ۱۹۱۹ء و فیہ ہم آرڈر ۱۳۴۱ھ

۶۶ تگری کی قس۔ دیوں تگری کو ٹوٹس دینے کی

کا حکم برقرار رکھا تھا۔

وہ دھرم اور انسانی سببوں کے منہ پر کھڑے تھے۔

ہمارے
شہر
دھرمی سنگھ
(دیکھو)

ملا ہے کہ اس حد تک کہ اس درجہ استقامت جو دنیا کی
 نسلیں لے کر تھیں، ان کی تہی میلان پر سکے اعلان اور اعتقاد کی
 نسبت سے اس حد تک کی نمایاں اعتراض کیا گیا ہے کہ کوئی مافوق ثانی
 متا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مروجہ کے لائق دلیل یہ کہتے ہیں کہ جب
 لوگوں نے اس درجہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنے سے قاصر رہے کی وجہ
 سے عدالت کے احکامات کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو تو عدالت
 تعمیل کا حکم کیا کہ حکم سخت دفعہ ۴۴ محمود ضابطہ دیوانی ہے جسکی
 ناراضی ۱۹۲۲ء دیوانی میں ہو سکتا ہے۔ مقدمہ پڑھیں سوال
 ہے کہ آیا عدالت کی تعمیل کے لئے ایک لوٹ سخت جولائی ۱۹۲۲ء
 جاری کرنا ضروری تھا میری رائے میں وہ ضروری نہ تھا کیونکہ
 ریاست کی روئے ڈگریاں کے لئے عدلیہ ڈگری یا اسکے قائم نام
 قانونی کے نام سے ہی صورت ہو صرف ایک سوٹس جاری کیا ہو
 ہے۔ اس لئے اس صورت میں اس طرح ہو تا ہے۔
 رد لی عرض دیوں ڈگری اسکے قائم مقام قانون کی محض
 اولیٰ و حتمی ہے کہ وہ ڈگری کی حالت سے انکی ڈگری
 کو تعمیل یا تاحیر ہو سکی وجہ سے جو کو محفوظ خیال کرے لیکن جب
 ابتدا کی ڈگری ان کے لئے ہو اور سخت جولائی ۱۹۲۲ء کی تعمیل کیا گیا ہو
 جس سے عدالت دیوانی کے متعلق انکی نیت ظاہر ہو تو مجھے
 نہیں آتا کہ وہ اس کا یہ غلط فہمی کہ پوری درخواست کی وجہ
 سے یہ ڈگری کے خلاف آخری حکم کے نام سے ایک سال ہو سکتا
 کی جائے۔ یہ فیصلہ نہ کیا جائے اس لئے یہ سخت ماکام نہ ہو
 ورنہ سنہ ۱۹۲۲ء کا حکم بطور ایک ایسے حکم کے خیال نہیں کیا جا سکتا

ملا ہے کہ اس حد تک کہ اس درجہ استقامت جو دنیا کی

نسلیں لے کر تھیں، ان کی تہی میلان پر سکے اعلان اور اعتقاد کی
 نسبت سے اس حد تک کی نمایاں اعتراض کیا گیا ہے کہ کوئی مافوق ثانی
 متا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مروجہ کے لائق دلیل یہ کہتے ہیں کہ جب
 لوگوں نے اس درجہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء جاری کرنے سے قاصر رہے کی وجہ
 سے عدالت کے احکامات کے متعلق کوئی سوال پیدا ہو تو عدالت
 تعمیل کا حکم کیا کہ حکم سخت دفعہ ۴۴ محمود ضابطہ دیوانی ہے جسکی
 ناراضی ۱۹۲۲ء دیوانی میں ہو سکتا ہے۔ مقدمہ پڑھیں سوال
 ہے کہ آیا عدالت کی تعمیل کے لئے ایک لوٹ سخت جولائی ۱۹۲۲ء
 جاری کرنا ضروری تھا میری رائے میں وہ ضروری نہ تھا کیونکہ
 ریاست کی روئے ڈگریاں کے لئے عدلیہ ڈگری یا اسکے قائم نام
 قانونی کے نام سے ہی صورت ہو صرف ایک سوٹس جاری کیا ہو
 ہے۔ اس لئے اس صورت میں اس طرح ہو تا ہے۔
 رد لی عرض دیوں ڈگری اسکے قائم مقام قانون کی محض
 اولیٰ و حتمی ہے کہ وہ ڈگری کی حالت سے انکی ڈگری
 کو تعمیل یا تاحیر ہو سکی وجہ سے جو کو محفوظ خیال کرے لیکن جب
 ابتدا کی ڈگری ان کے لئے ہو اور سخت جولائی ۱۹۲۲ء کی تعمیل کیا گیا ہو
 جس سے عدالت دیوانی کے متعلق انکی نیت ظاہر ہو تو مجھے
 نہیں آتا کہ وہ اس کا یہ غلط فہمی کہ پوری درخواست کی وجہ
 سے یہ ڈگری کے خلاف آخری حکم کے نام سے ایک سال ہو سکتا
 کی جائے۔ یہ فیصلہ نہ کیا جائے اس لئے یہ سخت ماکام نہ ہو
 ورنہ سنہ ۱۹۲۲ء کا حکم بطور ایک ایسے حکم کے خیال نہیں کیا جا سکتا

جسٹس جیکب نے یہ حقیقتوں۔ مرفوعہ خارج کیا گیا۔

مراعاتی دیوانی
 میرے مقدمہ میں بائیس سالہ مسافر ۲۸ جولائی ۱۹۲۲ء
 اور اس جسٹس رولز و مسٹر جسٹس ڈینیئل
 لکھا۔ سادہ غیر تعلیمی ہوا تھا جسکی عمر ۲۸ سالہ تھی۔ یہ ایک مافوق ثانی
 دہم ساستر۔ اتنا چھوٹا کہ اس کی حالت سے کیا گیا ہو۔ ضرور
 تھا کہ اس کی عمر کا وجود۔ قیاس۔ و تائید کی تعمیل کا ثبوت

مشرک۔ پس ہوتا
ہنام
تبدو علام لال
(میں)

کیا تھا۔ ہنسک یہ بخت میں سلیقہ الہی کی رقم کی بارگاہ علیہم
کی ورواری تسلیم کی گئی تھی اور یہ سوان کیا گیا تھا کہ سلیقہ الہی نقد
ادائے گئے تھے اور بقیہ رقم کے متعلق وہ اسے ایک سال کے اندر
ولپس کر لے کر رہا تھا۔ ہوسے تھے اور اگر وہ ایک سال کے اندر
اور نہ کی جائے تو رقم واجب الادا پر سود دیا گیا تھا۔
اس وقت جبکہ ہنسک تکمیل کیا گیا تھا راجی لال گرفتار کیا گیا تھا
اور قید میں تھا۔ خود ہنسک میں یہ بیان ہے کیا گیا ہے کہ ہنسک
تکمیل کر کے مکمل یہ تھا کہ رام جی لال کے حالات استعانت سے
دست برداری کی جائے۔ اگر ام حواس یہ ہاؤ کیا گیا ہا کیا
الرام ناقابل اصرار تھا لیکن اسی روز جبکہ ہنسک تکمیل کیا
گیا تھا یعنی ۲۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کو مستغنیات ادب لال نے جو اس وقت
میں بطور مدعی کے کارندہ کے عمل کر رہا تھا عسٹریٹ کے روبرو
ایک درخواست حسب ذیل پیش کی تھی۔ مقدمہ کو ۲۰ ستمبر
کو حاضر ہے حساب پیش کرنے کے لئے تیار ہے اور پھر رقم اس
حساب واجب الادا کی گئی ہے فقہاء و ہنسک کے ذریعہ سے ادا
کیا ہے۔ اس لئے یہ درخواست پیش کر کے سائل مستعدی ہے کہ
مقدمہ و عسٹریٹ سے خارج کیا جائے۔ منجملہ دیگر جوابدہی کے پیش
یہ کہہ سکتا ہے یہ عذر کیا گیا تھا کہ ہنسک دفعہ ۳۰ قانون ہمارہ
ہنسک کے احکام کی مابہ کا عدم تھا جس میں یہ صراحت ہے کہ
مراہ یا عرض سائل اگر من قبیل مفلسانہ لے لے ہو تو ہمارے ہی
وہ قانون منع ہو یا اس نوع کا ہو کہ اگر رد کر جائے تو اس
سے کسی قانون کے احکام کا سلسلہ نہیں ہوتا ہوا۔ یہی خبر یہ ہو
یا کسی اور شخص کی ذات یا مال کو ہر پہوئی ہے یا ہر پہوئی ہے
پر دال ہو یا عدالت کی دانستہ میں خلاف تہنہ یا خلاف
مصلحت عام خلاف ہوئے یہ بحث کی گئی تھی کہ عدہ مذکور کے تحت

معاہدہ عسک میں درج کیا گیا تھا ماحض تھا اور اس لئے
ناقابل نفاذ تھا کیونکہ مکمل کا ایک حویہ تھا کہ راجی لال
کے حالات استعانت سے دست برداری کی جائے اگر یہ ثابت کیا
جاسکے تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سائل کے متعلق کوئی بحث
نہیں ہو سکتی۔ اگر ہنسک کل یا جزو بدل راجی لال کے حالات
استعانت سے دست برداری تھی تو صاف طور پر کل معاہدہ
کا عدم تھا۔ ان تھیلانٹ سے عواقب معاہدہ ہنسک کی دفعہ
مذکور میں درج ہیں صاف طور پر یہ بحث ثابت معلوم ہوتی
ہے۔ تمثیل درج حسب ذیل ہے۔ مزید جو اجرت ملتی ہے
غیر پائش راجی کی تھی اس کی پیروی سے باز رہنے کا ہنسک
کیا اور عسٹریٹ حواس کا مال لیا تھا اس کی مالیت ہنسک کا
عہد کیا۔ یہ سائل کا عدم ہے کہ اس کی عرض ناچار تہ ہے۔ اگر
ہنسک کی مالیت کی سب سے اتفاقاً خیانت ہنسک کی مالیت کی مالیت
مقدمہ صحت پر مشتمل درج کے قضا آتا ہے۔ عسٹریٹ کے
درج کی گئی ہے۔

یہ سوال کہ آیا استعانت سے دست برداری ہنسک کے مکمل
ایک جزو تھا یا نہیں میرے خیال میں محض ایک موضوعاتی
ہے۔ مقدمہ میں کئی واقعات موجود تھے جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا
جاسکتا تھا کہ مدعی مدعی علیہم سے یہ ہنسک لیتے وقت رام جی
لال کے حالات استعانت سے دست بردار ہونے پر ہنسک
ہوا تھا۔ ذیل علم مصنف خلیکے روبرو مقدمہ تحقیقات سے ان عرض
سے پیش ہوا تھا بطور اس امر سے نہایت متاثر ہوئے تھے
کہ مدعی علیہم کی جانب سے رقم بلاشبہ واجب الادا تھی اور اس
خیال کے تاحول کہ اس سے ہنسک لے لیا گیا تھا۔ انہی
راہب سے لیکھ کی زبانی ہم احباب الادا تھی۔ انہی

طلب کرنا چاہیے تھا جس نے طبی صداقتنا میرے دستخط کئے تھے
اس کی بجائے انھوں نے مدعی علیہ کے حق میں التوا مقرر کیا
تھا اور مقدمہ کے قطعی تصفیہ کے لئے تاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء
مقرر کی تھی جہاں تک کہ مثل سے ظاہر ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ
مدعی علیہ اور مدعیان شہادت کے ساتھ بالکل تیار ہوں اور تاریخ
مقررہ پر مقدمہ کا قطعی اور طہیان کس تصفیہ کرانے کے لئے ہر
صورتی امر کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اتفاقاً عدالت ۱۱ نومبر
کو دوسرے کام میں بہایت مصروف تھی اور اس نے اسی بنا
پر نہ کسی فریق کی استدعا پر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء تک سماعت
موقوف کی تھی۔ اس روز مدعیان حاضر تھے اور کونسل نے ابھی
قائم مقامی کی تھی اور وہ گواہوں کو پیش کر سکتے تھے مدعی
علیہ غیر حاضر تھا اور اس کی جانب سے کوئی گواہ حاضر نہ تھا
کونسل نے جو اس کی جانب سے حاضر تھے عدالت سے التوا کی
استدعا کی تھی اور یہ درخواست نامعلوم کی گئی تھی۔ مثل
سے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس پر کونسل متعلقہ مقدمہ سے
دستبرداری کی درخواست وہ دراصل وہاں حاضر تھے یا نہیں
انھوں نے کارروائیات میں کوئی حوصلہ نہیں لیا تھا اور غیر حاضر
مدعی علیہ کی قائم مقامی نہیں کی تھی یا اس کی جانب سے مثل
نہیں کیا تھا۔ انھوں نے ان دو گواہوں پر یقیناً جمع ہونے کی
تہی جن کو مدعیان نے پیش کیا تھا۔ واقعات کی اس حالت
کی بنیاد ہم خیال کرتے ہیں کہ عدالت ابتدائی کا یہ فرض
تھا کہ وہ مدعی علیہ کو نہ محض اصالتاً غیر حاضر تصور کرتی بلکہ
غیر حاضر و برہنہ قائم مقام کے تصور کرتی یعنی یہ کہ یہ تصور
کرتی کہ وہ اس وقت سے جبکہ التوا کی درخواست ہو چکی
جانب سے کونسل نے دی تھی نامعلوم کی گئی تھی حالت میں

رہا تھا ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ عدالت ابتدائی
نے یہ طریقہ اختیار کرنا پسند نہیں کیا تھا۔ اس نے مدعیان کی
شہادت سماعت کی اور ایک فیصلہ صادر کیا جس میں دو
تہیقحات کی نسبت حلف تصفیہ کے لئے قائم کی گئی تھیں مدعیان
کے حق میں سماعت پر صا در کی گئی تھیں اس ڈگری میں اس
فیصلہ کی بنیاد صا در کی گئی تھی یہ تحریر کیا گیا ہے کہ مقدمہ
حیدر کونسل کے روز بروز مدعیان کی جانب سے حاضر تھا اور
دو کونسل کے روز بروز مدعی علیہ کی جانب سے حاضر نہیں تھا
کی غرض سے پیش ہوا تھا۔ ان دو حوالہ کی بنیاد پر عدالت
بیان کی گئی ہیں ہمارے خیال سے یہ کہ یہ ایک غیر صحیح
بیان ہے خود دہری میں درج نہ ہونا چاہیے تھا کما انکم اس
غیر محدود طریقہ سے درج نہ ہونا چاہیے تھا جس طرح کہ وہ
اس میں درج ہے۔ عدالت سخت کی کارروائیات کی نسبت
ہمارا اصطلاحی اعتراض یہ ہے کہ اس ڈگری سے جو مدار
کی گئی تھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایک طرف ڈگری تھی یا ایک
ہماری رائے میں ان واقعات کے لحاظ سے جو عدالت کے
دو بروز موجود تھے ڈگری جو صا در کی گئی تھی ایک ایک طرف ڈگری
ہوئی چاہیے تھی اور اسی طرح ظاہر کی جانی چاہیے تھی مدعی
دوسرے روز یعنی ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء کو عدالت میں حاضر ہوا
اور اس نے ایک درخواست میں کی جن کی تائید افغانی بیان
کے درجہ سے کی گئی تھی جس میں اس نے عدالت سے اس
ڈگری کو حاکم و قاضی صا در کی گئی تھی بطور ایک ایک طرف
ڈگری کے تصور کرتے اور اس کو اس بنیاد پر منسوخ کرنے کی
استدعا کی تھی کہ مدعی علیہ کافی وجہ سے اس روز حاضر ہو سکتا
تھا۔ کافی وجہ عیسٰی تھی کہ اہل اسلام کی عید منانے کے لئے

کے تمام شہادت
ہنام
روم اور لڑا ہنگ
(والہ آباد)

صاحب کرساد احمد
بنام
امیر کراچی
(ارباب)

ڈگری تھی۔

وہ کہ اس وقت سے صحت التوا کی وجہ سے نہ صرف
گئی تھی مدعی علیہ کو عرصہ دراز کا کسی قائم مقام کے لئے درکار
نہا جیسے تھا اور کارروائیاں مالد کیلئے ہوئی جا چکی تھیں۔
اگر عدالت کو طبی صداقت نامہ کو کسی فرقہ کی جانب سے پیش
کیا گیا ہو غلط بار کر کے لئے کافی وہ معلوم ہو تو اس کے لئے
مساسطہ لقمہ ہے ڈاکٹر اس عہدہ دار طبی کو طلب کرے
جس نے صداقت نامہ عطا کیا ہو اور اس کی حاضری یا حصار
کرے لیکن اس امر سے کہ التوا کی مسلسل درجہ اس کی
تائید میں صدقت نامہ حقائق پیش کئے گئے ہیں
سبب جو عدالت کے لئے یہاں کی طرف سے کو مراد یا اس کے
مرافعہ والی ہمارے ڈگری مصدرہ سبب سے جج مراد
مورخہ ۱۹۲۲ء کو مہر ۱۹۲۲ء۔
میں منافع ڈاکٹر کے اس کے کچھ مسٹر کر کے۔ مالدی۔
۱۰۰ ہزار روپے۔ ڈاکٹر ایس این۔ سہین۔
فیصلہ۔ ایسا ہے کہ یہ مقدمہ ہے لیکن درجہ اس فرقہ
کی حاکمیت کے لئے یہ اس سلسلہ سے باطل (طبی) ایس جوائے
جو عدالت نے اسے اختیار کیا تھا دعویٰ ایک معاہدہ کی نقل
و تحریر کی تھی اور یہ پلٹ کر یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ
میں نے اس میں سامراں قدر تھی۔ تہا ایا ان کے
مابین کوئی معاہدہ ہوا تھا یا نہیں بلکہ معاہدہ مذکور کی
شرائط تلخ طلب تھیں۔ اس سلسلہ کے معاہدہ کی تشریح کے متعلق
جن کو مدعی پیش اور ماحد کر کے کو تشکر کر رہا ہے اس میں
موجودہ جسکی نسبت مدعی علیہ نے مدعیوں کی تردید کی ہے
معلوم ہوتا ہے کہ مالدی کی سماء میں ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء تھی۔

اور ماہ جن سن ۱۹۲۲ء ماہ جولائی سن ۱۹۲۲ء اور پھر ہر اگست
سن ۱۹۲۲ء کو مدعی علیہ کی سیدہ عدالت کی وجہ سے التوا منظر
کیا گیا تھا۔ ان التوا کی درخواستوں کی مدعی علیہ کی جانب
سے پیش کی گئی تھیں ہر صورت میں ایک طبی صداقت نامہ کے
دلیل سے تائید کی گئی تھی لیکن اس فیصلہ سے جس پر ڈگری
ریمرافہ مبنی ہے اور جس سے وہ حکم بھی پیدا ہوتا ہے
یہ حتمیہ ملاحظہ والی ہمارے حکم مہر ۱۹۲۲ء میں
اعتراض کیا گیا تھا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی نے
ان طبی صداقت نامہ حقائق کی اصلیت کے متعلق صریح شبہ
کیا تھا۔ ہم اہل معاملات میں ماتحت عدالت کی رہنمائی
کے لئے صاف طور پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی عدالت کو
کسی طبی صداقت نامہ کو کسی فرقہ کی جانب سے پیش کیا گیا
ہو غلط مالد کر کے لئے کافی وہ معلوم ہو تو اس کے لئے
مساسطہ لقمہ ہے کہ وہ اس ڈاکٹر یا عہدہ دار طبی کو
طلب کرے جس نے طبی صداقت دی ہو اور اس کی حاضری
یا حصار کرے۔ محض کسی شبہ پر جو عدالت کے دل میں اس سے
پیدا ہوا ہو کہ التوا کی مسلسل درجہ اس کی تائید میں
مستند صدقت نامہ حقائق پیش کئے گئے ہیں کسی فرقہ کو نہ
دینا مناسب نہیں ہے۔ ہر صورت مقدمہ موجودہ میں شمل
سے صرف یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مدعی علیہ ایسی مدت میں
مزدوراء سے کم تھی اس قدر بیا تھا کہ وہ عدالت میں اس کا
حاضر ہونے کے لئے مراد پور کا سفر اختیار نہ کر سکا تھا۔
اس قدر صحت کی بیماری فی نفسہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔
ہر صورت اگر وہ علم سارڈ میڈل جج کو اس بیاہ کوئی تہیات
پیدا ہوئے تھے تو ان کو ۸ اگست سن ۱۹۲۲ء کو اس عہدہ دار کو

بہشتیہ ۹۵ ماہ ۱۹۲۳ء تک منقطعہ مرحوم سلطان
ماہان ہسٹو اس طرہ سے چھٹے سال کا ہوا۔
اسم بہن سنگ و غیرہ بنام پتہ پتہ کے وغیرہ۔
سائلان۔
مجموعہ مذاہد دیوانی ایکٹ ۱۹۲۳ء آرڈر کے تحت
۱۱ آڈر رول ۹۔ نالشی جو عدم پیروی پر خارج کی
گئی ہو۔ باز دائری۔ بھائی کی بیماری ایک کافی وجہ ہے۔
مرحوم کا دعویٰ تحت آرڈر رول ۹ مجموعہ مذاہد دیوانی عدم
حاضری کی وجہ سے خارج کیا گیا تھا ایک درخواست میں جو
اس کے تحت رول ۹ آرڈر کو پتہ کی تھی اس نے اس
تاریخ پر مقدمہ کی سماعت کے لئے مقدمہ ہی عدم حاضری کی
وجہ سے طرہ پتہ بھائی کی بیماری پر ایک مقدمہ کی باز
دائری کی درخواست تھی۔
ڈاڈیا گیا کہ اس وقت عدم مقدمہ سماعت کی وجہ سے
پتہ ہوا تھا اس کی غیر حاضری یا مقدمہ کی باز دائری
کا کوئی کافی دعوہ نہ تھا۔

تک انی دیوانی ہزار اسی حکم صدر نے ڈسٹرکٹ جج شاہ آباد
مورہ اور نو مہر ۱۹۲۳ء مستعمر سبانی حکم صدر رہ سبائٹ
بج عدالت دارہ اول شاہ آباد مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۳ء
بشاخہ سائلان ۱۰۰۰ ہسٹوری پر تباد۔
میں سائلان علیہم سب سب سب سب سب سب سب سب
چیف جسٹس ملے۔ یہ درخواست نگرانی ڈسٹرکٹ
جج شاہ آباد کے ایک حکم کی ناراضی سے پیش کی گئی ہے
جن کی رو سے سب سب سب سب سب سب سب سب سب سب
جن کی رو سے تحت آرڈر رول ۹ مجموعہ مذاہد دیوانی

اس کی نالشی کی باز دائری کی سماعت سائل کی درخواست
نا منظور کی گئی تھی۔
نالشی زیر بحث ۹ مہر ۱۹۲۳ء کو سماعت کر دیا حکم
دیا گیا تھا۔ اس روز سائل بظاہر عدالت میں حاضر ہوا
لیکن وہ پھر واپس چلا گیا اور اگرچہ اس نے نالشی کی
دیگر کارروائیاں میں اپنی جانب سے ایک وکیل کو
ہدایت کی تھی اس وقت جبکہ اس روز مقدمہ سماعت کے
لئے پیش ہوا تھا اس کی جانب سے کوئی شخص حاضر نہیں ہوا۔
اس لئے اس کا مقدمہ تحت آرڈر رول ۹ غیر حاضر کی
یادداشت میں خارج کیا گیا۔ اس پر سائل نے تحت رول ۲
رول ۹ سب سب سب کے دور کارروائیاں مکمل کر لی ہیں
یہ عدالت کی تھی کہ مقدمہ مکرر نہیں لیا جائے اور سماعت
کے وقت اس کی غیر حاضری کی یہ وجہ بتلائی گئی تھی کہ اس کا
بھائی بیمار ہو گیا تھا جس کی اطلاع اس کو اس روز
ہوئی تھی جبکہ وہ عدالت کو گاہ ڈنڈا اور یہ کہ وہ اپنے
بھائی کی حاضری کے لئے چلا گیا تھا اس امر کی بظاہر کوئی
وجہ نہیں بتلائی گئی تھی کہ ان کے وکیل کو اس روز
اس کی جانب سے حاضر ہو سکی کیوں ہاں بیٹا نہیں گئی
تھی۔ لیکن جب وکیل کو طلب کیا گیا تھا تو اس نے یہ بیان
کیا تھا کہ اس کو اس معاملہ میں کوئی ہدایات حاصل
نہ تھیں۔ ڈیپلم سب سب سب سب سب سب سب سب سب
بتلائی تھی حسب اشارہ آرڈر رول ۹ بلو کافی وجہ کے
قبول کر کے سے انکار کیا اور انھوں نے باز دائری کی درخواست
نا منظور کی۔ اس کے بعد عدالت ڈیپلم سب سب سب سب
روہرو مرض میں پیش ہوا اور انھوں نے بتایا کہ

اسم بہن سنگ
نام
پتہ پتہ
۸۴۸

نکار کوئی نہ
مقام
اور گاہ رنگ
داندانہ

صیغہ تاریخ کی نسبت جو موجب اس تاریخ کے جبکہ نیا چاند نظر
آئے ۱۳ نومبر یا ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء کو واقع ہو سکتی تھی تو فصل
انصاف کی عدالتوں میں کچھ پیچیدگی پیدا ہوئی تھی۔ اس لیے
کئی عدالتوں کی جانب سے پیش کیا گیا تھا تو دین دین کی گائی
ہوئے اور وہ حقیقتاً ہمیں یہ معلوم ہے کہ سلاسل میں عید ریخت
مختلف اصناف میں مختلف تاریخوں پر سامنے آئی تھی۔ ہر حال
اس عدالت نے جس نے یہ درخواست قبول کی تھی وہ بعد کیا
تھا کہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء کی ڈگری ایک ایک طرف ڈگری دہائی
اور اس پر اس طرح بحث نہیں کیا جاسکتی۔ اس لیے عدالت نے
لئے نہ نظر حقیقتاً عدالت ہذا میں دو مداخلتیں پیش کئے گئے۔
مداخلت اولیٰ غیر ۱۸ بابت ۱۹۱۷ء ایک مداخلت مداخلت اولیٰ ہے
جو اس ڈگری کی مداخلت سے پیش ہوا ہے جو بطور ایک مداخلت
ڈگری کے تصور کی گئی تھی کیونکہ وہ رخصت خلیفہ کے لیے ایک
دونوں فریق کے ماحول میں صادر کی گئی تھی مداخلت اولیٰ بنا
حکم نمبر ۸۹ بابت ۱۹۱۷ء ایک مداخلت جو اس حکم کی مداخلت
سے پیش کیا گیا ہے جس کی رو سے ڈگری مداخلت کو
بطور ایک ایک طرف ڈگری کے تصور کرنے اور اس حیثیت سے
اس کو منسوخ کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ ہم اس پر یہ نتیجہ
ہیں مائل کہ ڈگری جو واقعہ صادر کی گئی تھی ایک
ایک طرف ڈگری نہ تھی اور یہ کہ اس نے مداخلت اولیٰ مداخلت
حکم نامہ ہونا چاہیے۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ عدالت
ابتدائی کو ایک ایک طرف ڈگری صادر کر لی جائے نہ ہی اور یہ کہ
وہ طریقہ جو اس نے اختیار کیا تھا عدالت کی جانب سے
خفیہ میں مناسب نہ تھا اور اس صورت میں کہ عدالت نے
۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء کو اپنی مداخلت سے واقعہ ہونے کی مداخلت

نومبر ۸۹

کوئی واصل صحیح اور کافی وجہ پیش کر سکے اس کے لئے ایک
مشکل پیدا ہو سکتا تھا۔ ان حالات میں ہم دراصل
اسی بنا پر باضابطہ مداخلت اولیٰ منظور کرنے کے لئے تیار ہیں
ہم ڈگری اس بنا پر منسوخ کرتے ہیں کہ عدالت کو اس وقت
سے جبکہ اس نے التوا کی درخواست جو عدالت کی جانب سے
سے پیش کی گئی تھی نا منظور کی تھی عدالت کو غیر حاضر اور
ملا قائم مقام کے تصور کرنا چاہیے تھا۔ نیز جاری رہے یہ
کہ عدالت نے باوئی التوا میں اس امر کی کافی وضاحت
کی ہے کہ اس کے ساتھ مزید حمایت کیوں کی جانی چاہیے
تھی اور مقدمہ میں اس کو سمجھتے ہیں کہ اسے ایک مداخلت
مداخلت کے بعد نہ محض ایسی شہادت پیش کر کے جو
مداخلت ایک طرف کارروائی میں پیش کرتا ہے اس پر نتیجہ طلب
کا تصفیہ کر اس کا کیوں موقوف دیا جانا چاہیے تھا۔ ان وجوہ
سے ہم واقعہ نمبر ۸۹ بابت ۱۹۱۷ء منظور ڈگری زیر بحث
منسوخ اور مقدمہ عدالت ابتدائی میں اس عرض سے دلچسپی
کرتے ہیں کہ وہ نا لاشائے یہ تصفیہ کے تحت میں مکرر
شریک کیا جائے۔ اور یہ اس کا تصفیہ کیا جائے
مداخلت ہر اکاخر چوبیس میں رسوم شرح اعلیٰ سوال ہوگی
مقدمہ کا خریہ ہوگا جس کا تصفیہ عدالت ابتدائی ہے
اعتباریہ پتہ سے اس وقت کی گئی جبکہ وہ مقدمہ میں
اینڈ تلمی حکم صادر کرے۔ ہم خریہ کے متعلق کوئی حکم صادر
کئے بغیر مداخلت اولیٰ بنا رہی حکم خارج کرتے ہیں۔
مداخلت منظور کیا گیا۔

ماہیکورٹ پٹنہ
گوانی دیوانی

ادنیٰ ٹریسہ
بنا
تہہ
دیکھا

۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۲۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۳۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۴۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۵۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۶۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۷۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۸۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۱۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۲۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۳۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۴۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۵۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۶۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۷۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۸۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۹۹۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔
۱۰۰۔ اس کی تہہ سے الٹا کر لیا۔

کی تہہ وہ صرف یہ تھی کہ اس نے تخت آرڈر رول و مقدمہ
کی باز دائری کی اس میں کوئٹہ کی تہہ کو تہہ کی تہہ
اس کی عدم حاضری کی کافی وجہ موجود تھی ان حالات پر
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر پر جو کہ تہہ کی تہہ تھا کہ آیا
عدالت کو حالات مذکورہ بالا میں تخت آرڈر رول ۱۱
عمل کرنا چاہیے تھا۔ اگر اس کو عمل کرنا چاہیے تھا تو وہ
ایک ایسا معاملہ تھا جیسا کہ میں نے قبل میں بیان
کیا ہے کہ کاندھی مراخضہ کر سکتا تھا میں حکم مذکور کی تہہ
سے کوئی مراخضہ نہیں کیا گیا۔ ہر صورت سائل کے لائق
وکیل کی سماعت کے بعد مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حالات
مذکورہ آرڈر رول ۱۱ (د) پیدا نہیں ہوئے تھے کہ کوئی
مدعی کو کسی رسوم عدالت کی ادائیگی کا کوئی حکم نہیں دیا گیا
تھا اور اس لئے وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں
وہ ایک ایسے حکم کی تعمیل سے قاصر رہا تھا جو عدالت نے
صادر کیا ہو اور عدالت یہ تخت آرڈر رول ۱۱ عرضی
دعویٰ نام منظور کرنا لازم نہ تھا ہمارے رویہ و اس
درخواست میں صرف وہی وجہ پیش کی گئی تھی لیکن مجھے
یہ معلوم نہیں ہوتا کہ امر مذکور عدالت میں پیدا ہوتا ہے کوئی
وجہ ظاہر نہیں کی گئی ہے کہ میں البتہ بخلاف اس حکم میں
کیوں دست اندازی کرنی چاہیے جو دیکھ کر سائل کا
نے صادر کیا تھا جس حکم کے صادر کر کے اس کا جاری رکھا
میں ان کو کمال اختیار تھا۔
درخواست مؤرخہ نام منظور کی جاتی ہے۔
جسٹس کلونٹ سہائے۔ مجھے اتفاق ہے۔
دو دست نام منظور کیا گیا۔

لو اس حال
بہام
الدر حال
(المراد)

یہ ہے کہ محشر طے کے رو سے اس امر کا کوئی کافی ثبوت موجود نہ ہو
کہ وہ ام کو وقف کرنے کے ذریعہ سے اس میں ریریت کی نسبت
اس کا کوئی عام حق پیدا ہوا تھا۔ اگر حسب دلیل برادہ ریکارڈ
سے ازاں کیا جائے جو ان کے فیصلہ میں موجود ہے تو ذریعہ ثبوت
نہ معلوم ہوتا ہے کہ محشر طے کو اس امر میں تہا تھا۔ اس امر
سخت کرنے وقت کا راضی ہند ۲۰ تقسیم کے وقت بطور بھر کے
درج کی گئی تھی وہ یہ کہتے ہیں۔

یہ امر عجیب چیز نہیں ہو سکتا کیونکہ شخص نے یہ خیال کیا ہوگا
کہ وہ جس کے بھی موقع پیدا ہو موضع کے راستوں کو دو سطر تقیل
سے استعمال کر لیا اس لئے ان کو بطور ارضیات بھر کے
طاہر کرنا بہتر تھا۔

مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر سے کہ موضع کے کاغذات
نے بدولت میں اس امر کی نسبت اس قدر اس کے کسی عام حق
کا کوئی اندراج موجود نہیں ہے اور نیز اس امر سے کہ وہ تقسیم
اس میں اس طریق سے سمجھ کی گئی تھی جو کسی ایسے حق کے وجود
کے بالکل متناقض تقاضا تھا اس بیان کی تردید ہوتی ہے جو
مستغنیث کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اور اس تہا واث کا
تعمیق ہو جانا ہے جو اس کی تائید میں پیش کی گئی تھی۔

یہاں ہمارے دروہا کا یہ ایسی صورت ہے کہ میں نہیں جانتا
عوام میں سے ایک شخص کی جانب سے استغناء پیش کیا گیا ہو
جس میں اس مسئلہ کی عام حق کی خلاف ورزی بیان کی گئی ہو۔
مستغنیث ایک زمیندار ہے طرقتانی ہی موضع کا ایک حصہ دار
شریک اور تغنیث کا ہم سایہ ہے اور مقدمہ کے ہر امر سے متوجہ
ہو کر ہے کہ عدالت کے دروہہ کو کچھ پیش کیا گیا تھا وہ اس کے
اگر خاکی حق کے متعلق ایک امر سے زیادہ نہ تھا۔ اس قسم کی

زادہات کا تصدیق عدالت کے وجود میں نہیں ہوتا چاہیے
دعوہ شدہ مال کی ساری میں یہ قرار دیا ہو کہ سترن حج
کی سعادش قبول کی جائے اور محشر طے کا حکم مسخ ہونا چاہیے
جنس طے میں (۱۹۱۹ء) یہ استغناء و تعلیم سے
اعظم گڑھ کی جانب سے عدالت واحد حال کی ایک درجہ استغناء
پر کیا گیا ہے جس میں عدالت نے اسے تصدیق کر لی اس کا حکم کی اس
کی استدعا کی گئی تھی جو سال کے خلاف سخت دعوہ ۳۳ مجموعہ
مناظرہ و حداری صادر کیا گیا تھا۔ حکم نہ کر دیا گیا ہے کچھ
سٹرک سے متعلق ہے جو اعظم گڑھ کے قریب موضع سرداری
میں واقع ہے جو محمد آبا اور غازی پور کی سٹرکوں کو ملاتی
اور وہ تقسیم کے مکانات کے قریب گزرتی ہے۔

سال کے خلاف تحت دفعہ ۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک
سٹرک حکم صادر کئے جانے پر وہ اس کے خلاف دعوہ طے کر لیا
لئے حاضر ہوا تھا اور اس نے حسب دلیل مد کیا تھا۔

اولاً یہ کہ موری زیر بحث پندرہ یا سولہ سال کی قدیم ہے اور
اس کے کسی شخص کو تکلیف نہ پہنچی تھی اور تائید یہ کہ مبینہ
سٹرک کا وہ جز جس پر وہ تعمیر کی گئی تھی اس کی خانگی جائداد
تھی (وہ بلا تہہ و تالیف کی تقسیم کے وقت اس کو منتقل کیا گیا تھا)
اور یہ کہ اس پر اس کا کوئی عام حق موجود تھا۔ ذیل میں سترن حج
کی رائے یہ تھی کہ جلد ہی کہ مری علیہ کی جانب سے حقیقت کے متعلق
میک نیتی سے کوئی نزاع پیدا ہوئی تھی محشر طے کا اختیار اس وقت
ساقط ہوا تھا اور محشر طے ریکارڈ روایات موقوف کرنا اور تقسیم
کو دیو فی نالاش کی ہدایت کرنا لازم تھا۔ اس خیال کی تائید
عدالت ہر ایک کی حج کی ایک تالیف یہ کہ ملک محرم نام دوست
محمد سے ہوتی ہے۔ نظیر مذکور سے حال میں ہائیکورٹ حکم دے

عبدالواحد
عبدالواحد
(نہ)
عبدالواحد
(الہ آباد)

ہو ان اعلیٰ تہذیبیہ کے لئے جسے گزشتہ تین برسوں میں کتبہ کے لئے
 تھے۔ یہ ایک مسابہ اور تقریر نگاری کا روٹی ہی اور کسی سائنہ فضا
 کی نہایت شہادت کی عدم موجودگی میں دراصل اس دعویٰ کے مندرجہ
 اس لئے ہیں اس لئے یہ یہ ہو چکا ہوں کہ مقدمہ کے لئے اور یہ مسرورہ
 راخانہ کی ماہرین طرح کردہ دولوں حاکم کی منہاد سے طائر ترو
 میں اجھکا میں بیان اور لفظ اور کیا جائے جو صحت کی جان سے توفی
 اور بیانیہ سے کیا گیا تھا کہ جو دوری قیہ تھی حج کو حیدری کو
 ہر ایک کرنی ہوئی کہ کوئی ایسی تہادت موجود نہ تھی جس کی ہر وہ
 سخن کر سکتے تھے کہ کوئی دفعہ کیا گیا تھا اور یہ کہ تہادت میں ایک
 تجویز حاصل ہوگی۔ احتیاط سماعت کے سوال کے متعلق میرے
 علم میں متعلق ہیں اور شاید میرے لئے کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری
 نہیں ہے لیکن کل مقدمہ میرے دور موجود ہے اور میں صرف یہ کہنے پر
 اعتقاد رکھتا ہوں کہ اس امر سے اتفاق ہے کہ جس طرح کو اختیار سماعت
 مل تھا مقدمہ لیکن علم تمام دست چھ (۱) اس وجہ سے علما کے اس
 اختیار سماعت اور اختیار تسمیری کے میں یہی ہونگی ہر ایک
 جو موجودہ کلام و دوسرا اور تھا جو احلاس کا لے مقدمہ رام
 کہ سٹل تمام ملک ماسکوں میں ایک پیش رہی تصدیق چھڑا تھا۔ جو
 صاف ہے۔ جس طرح کو کسی عہدہ تمام راستہ یہ کہ کرنی جائیے اگرچہ
 اسے انکار کیا گیا ہو لیکن یہ ظاہر ہے کہ ان سرسری احتیادات کو
 ان صورتوں میں استعمال کرنا مقصود تھا جن میں یہ بہت تھی
 اسے ایک ایسا راستہ تھا جو عوام کو جاننا اور جاننا اس امر سے
 نکال کر کیا جائے اور اس کا مقصد ایک شکل معاملہ ہو جائے جس میں
 قاتی اور قانونی امور مخلوط ہوں تو جس طرح کو اس کا تصفیہ
 سے انکار کر کے اور فریقین کو عدالت دیوانی کی ہر ایک کر کے اپنے
 رہتیری کو استعمال کر سکا صاف طور پر اختیار حاصل ہے۔ مقدمہ

ہر ایک یہ جس کی ایک جہٹ میں اس قانونی اصول کا صحیح اندازہ کر
 سے قاصر ہے جسے اس علم کی سراسر سے متعلق تھے جس طرح کہ فیصلہ کا
 معائنہ کرنا یہ ممکن ہے۔ کوئی خانگی جائداد یا جائداد کو جس سے تبدیل
 نہیں کیا سکتی کہ وہ اس طرح نظر آتی ہے گو یا کہ وہ کچھ نہیں جانتا
 اور یہ کہ ایسا کرنا دعویٰ کے ایک طبقہ کے لئے ماسد ہو چکا جس نے
 اجازت کے ساتھ اس کے استعمال سے متعلق حاصل کیا ہوا اور یہ پیش
 حج کے ساتھ اس میں متعلق ہوں کہ جس طرح کو مقدمہ ہر ایک میں
 فیصلہ سے انکار کرنا چاہیے تھا تا آنکہ میں یہ قرار دیتا ہوں کہ
 یہ جو کہتے وقت کہ یہ ایک عام رہا ہے تہا جس طرح کہ غلطی کی تھی اور
 اس نے کسی تہادت کے بغیر جسکی مایہ کی تجویز ہر ایک کو ایسا
 کیا تھا یہ کہ مساعت وادہ اس میں جسے کار کا رنگ باندھ کر رہا
 کہ اس سے متعلق کے متعلق حقوق یہ کیا گیا ہو کہ کسی ہی مالیت کیا گیا
 رہی ہو معاملہ ایک عدالت دیوانی سے متعلق تھا اور جو اس میں
 معاملہ وہ ہر ایک کا ایک ہی استعمال تھا یا استعمال کے طور اور کل
 کارروایات سے ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک ہے۔

ہاٹیکو پٹن
مگرانی خودداری

مہر مقدمہ ۲۸۹ بابۃ کلا منفصلہ ۱۷ جون ۱۹۲۳ء
 ماحلاس۔ مسٹر جسٹس فاسٹر۔
 چودہری سید سائل۔ ہماہم ملک عظیم۔ طرفاتی۔
 مجموعہ ضابطہ و جلداری ایکٹ ۱۵ بابۃ ۱۷ و ۱۸ و ۱۹۔ ہشتاد
 کا حکم۔ تجویز ثبوت جرم کا مناسب طور پر قریب قیاس ہوتا۔
 کوئی حکمت عدویہ ۱۷۴ مجموعہ ضابطہ و جلداری مادہ ۱۷۰ ہونا چاہیے کہ
 ایک کہ کو ثبوت جرم کا صادر کیا جانا مناسب طور پر قریب قیاس ہوتا۔
 حدود مذکورہ تمام ملک فہم اعلیٰ کی یہی حکمت عدلیہ ۱۷۴۔ اس کے لئے

10

میں نے انگریزی میں اس کے لئے ایک کتاب لکھی ہے۔

24

بات نہ اپنی وجہ دے کر نا لازم تھا کہ حکم جو محض شرط ہے نہ ضرور کاربہار کی
 صواب کیا تھا اسلئے مشفقہ خارج کرکے کوئی ماسہ بطور اسکی وجہ نہ تھا
 رہنا چاہیے نیز محض شرط کے تحت دفعہ ۱۷۱۸ نمبر ۱۷۱۸ کے تحت لکھا
 تھا اور کیا حکم صواب کیا تھا اور مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ
 ایہ کو ایسا کر نیک اختیار حاصل تھا کیونکہ استدعا کا تحریر کرنا تھا
 کی تحقیقات اور اس طرح عدالتی کارروائی نہ تھی لیکن انھوں نے
 نے دفعہ ۱۷۱۸ میں بھی تحقیقات کی تھی اور نتیجہ حکم کی نسبت
 میں نے ذکر کیا ہے یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ وہ اس دفعہ کے تحت
 تحقیقات کے نتیجہ کا ایک حلا صد تھا۔ سائل یہ کہتا ہے کہ وہ
 کو مستعفی کیلئے اس کا بیان تا بہت کر نیک حکم دینے کا اختیار تھا
 لیکن جن اطوار کا اس نے جوالا دیا ہے وہ اس کے خلاف ہیں۔ یہ
 مفروضہ نہ کر کہ یہ سائل جو شرط کے روئے بطور خرخر نہیں لگایا تھا۔
 حکم میں جو کچھ مجھے معلوم ہوتا ہے وہ احضار سماعت کے متعلق
 نہیں ہے بلکہ عدالتی احضار تینری کی عدم موجودگی کی ماسہ ہے (۱۷۱۸)
 گواہوں کے اطوار است قبضہ کرنے کے بعد استدعا لکھا علاج اور حکم
 تحت دفعہ ۱۷۱۸ صواب کر کے اس نسبت جو شرط ہے نہ ضرور بطور
 دفعہ مقدمہ کی روئے صواب علاج متعلق ہے) کہ یہ امر علاج قیاس تھا
 ایک ملزم جو کوکل نہ تھا اس طرفہ میں کہ جو استغاثہ کی جانب
 سے بیان کیا گیا تھا جو شرط ہے اس امر کو علاج و اسکی تھا کہ
 ملزم نہ کرنا ہے یا نہ میں کہ اسے سرفروٹ کر کے کوکل کے متعلق
 کچھ ہی نہیں کہنا گیا ہے اور کوئی ملزم یا سر بیان میں کیا گیا ہے جو
 صراحتاً مقدمہ کی روئے متعلق ہو اگر کوئی سر و جو ہو تا جس
 سے ہم صواب دفعہ ۱۷۱۸ کے تحت لکھا ہے کہ اس امر صراحتاً
 ظاہر نہ تھی اجزا کو نہایت تنہی کے ساتھ ظاہر اور مقدمہ کیا
 گیا ہے تو جو شرط اختیار کے ساتھ تو یہ کرنے کے بعد بھی کہ وہ

معاذ اور اس کے
(دہر ۱)

واقعہ سنو میں لکھے گئے تھے جاکر بولی بولے سے سا جاکر پورے بار رکھنے کی بات
سجھو یہ جو جرم صادر ہو گئی ہے۔

ان واقعات کی نسبت کہ سائل نے مستعین کو دیکھا دیا تھا اور
اس کی فراغت کی تھی اور بالارادہ اس کی توہین کی تھی اس مجسٹریٹ
آج ہمارے میں جس نے مقدمہ کی تحقیقات کی تھی اور اس مجسٹریٹ
لے ملے ہیں جس نے مراجعت کیا تھا یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ
سہارا دے کہ درجہ سے ثابت تھے ان واقعات سے حواشی

سورے میں وہ جرائم ملتے ہیں جن کی تعریف دفعات ۱۴۴ و ۱۴۵
میں کی گئی ہے وہ الفاظ کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ سائل
کی جانب سے مستعین کی نسبت استعمال کئے گئے ہیں ایسے تھے کہ
ان سے معمولی مراجعہ کے کسی شخص کو نقص امن کا ارتکاب کرنے کے
لیے استعمال طبع پیدا ہو سکتا تھا۔ اس لئے ان دعوات کے تحت
تجویر ثبوت جرم پر قرار دیا جاتا ہے۔ مقدمہ موجودہ کے حالات

کے لحاظ سے مداخلت بھی مجرمانہ دفعہ ۱۴۴ کے الزام کے تحت
میری رائے میں غیر ضروری تھا جرم مداخلت بھی مجرمانہ تحت دفعہ
۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری اس شخص کی جانب سے قابل رہی نہ

ہوے جو اس جملہ اور پرتعلق ہو جس پر مداخلت بھی مجرمانہ کا ارتکاب
کیا گیا ہو۔ یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ ملزم عدالت کے احاطہ میں جو
ایک ایسا مقام ہے جو عوام کے لئے کھلا ہوا ہے مجسٹریٹ کو خوف دلانے
اس کی توہین کرنے یا اس کو بیچ پہنچانے کی نیت سے داخل ہوا تھا اگر

میں کیا جائے کہ وہ شخص قابض تھا۔ اگر یہ فرض ہی کیا جائے کہ
جسٹریٹ احاطہ میں داخل ہوا تھا اس کی نیت ایک جرم کے ارتکاب کی
تھی اس لئے یہ ثابت نہیں کیا ہے کہ عدالت کا احاطہ اس وقت ایک
ایسے مستعین کے قبضہ میں تھا جو تحت دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ
فوجداری جرم میں رہی نہ پیش کر سکتا تھا لہذا احاطہ ہو۔ جہت

بنام ایس۔ ڈی۔)۔ علاوہ بریں سید مجسٹریٹ کی حاضری سے
بیجا کا کوئی استغاثہ پیش نہیں کیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ
۱۴۴ و دیگر وجوہات کی سنگین تھیں، امتدادہ کر کے کی فرغی میں
(امدادہ کی گئی ہے۔

میں تجویز شہداء ہم سے دو ہمارے مسرخی اور نہ اس میں
میں دو تک تحقیقات کرتا ہوں جو ملزم قتل اس میں ہرگز ہو گیا ہے۔
میں اس تحقیقات کی گئی۔

ماٹریکل
مقدمہ متفرق و صوری

مقدمہ ۱۵ باب ۱۹۱۲ مضمون ۱۵۴۲ میں لکھا گیا ہے
باصلاح جسٹس برجان کھنل ناٹھ۔

وہاری سٹار ویر سائلان بنام ملک سولیم طرفہ کی
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۸ء دفعہ ۱۵۴۲

کسی شخص کو جرم استہزاء کے مرتکب نہ ہو۔ مناسب ضابطہ
جسٹس کے خلاف تحت دفعہ ۱۵۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا ارتکاب
آج کی گئی ہوں تو صرف خاص حالات میں ہی کا ذکر وجود کر

کی ضمنی دس دس میں کیا گیا ہے قانون کی روح مجسٹریٹ کو
تحقیقات کے اختتام تک کسی شخص کو جرم استہزاء میں نہ لایا جائے۔
میں کو صرف اس وقت تک کی جا سکتی ہے جبکہ کسی شخص کو دس
میں ۱۵۴۲ دفعہ ۱۵۴۲ میں کر کے کوئی احتیاط نہ ہو یہ مقرر کیا

گیا ہو کہ کسی شخص کی نسبت یہ حال ہے کہ بعض اس کا ارتکاب
کر کے یا اس کا خلاف توہین مل ڈال دیا گیا ہو، ایسا ہی کر کے
سے عائد نقص امن لازم آئے گا یا اس کا خلاف توہین مل کر کے
اور کسی دیگر ذرائع سے ایسے واقعات کے ارتکاب کو دیکھیں کہ وہ
ایسے محدود اختیارات کے ساتھ کہ کسی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے۔

۱۰۰

من خواسته بودم

پاکستان کے لیے

اس کی کوئی بات تھیں نہ رہا واپس آئے ہیں میں نے ان کی ہر بات کو دوسرے

مذہبِ یرا لم رسالت کے سوا یہ ہیں کی چاکھی عورت کے کہ وہ ۱۴

قال: يا ابا عبد الله عجل الله فرجه: ما هذا؟

اسرار فی الجہان مستقر - تہذیب و تمدن - ۱۴۰۰ھ

ایہا رازات قلعد ہیں کہ ان کے نیچے دریا کی لہریں آتا ہے

ظاہر کرتا ہے کہ میں نے کیا کیا تھا کہ ان کو طلب کرتی تھی کہ

نیکس دھار سے دور رہو۔ یہ ایک ایسا سیاحتی مقام ہے جہاں نیکس دھار سے دور رہو۔ یہ ایک ایسا سیاحتی مقام ہے جہاں

تلازم یا ایکال اس وقت کی خبر ہو کہ ہر ممبر کو مستحیضہ ملا یا نہ ملا اور یہ تکلیف

کہیں چسپاں نہ ہو، تو اس کی شہادت اور قیامت کے

پروگرام

[illegible]

منجانبہ سرکار۔ وکیل سرکار۔

فصلنامه اسلام و دوا کا مسئلہ کے حلاوت ایک پیرم مکتبہ دہلی ۱۳۱۲

جمہور کے لئے ہندوؤں کو جو بڑے بڑے حقوق دے دیے اور ان کے لئے

ایک سال میں پانچ سو سو روپے کی آمدنی

بچے ششماں مسماۃ منتراتی اور مسکرماسماں مسماۃ یا انہی مسکال

ہیں سو ہی تھیں جبکہ یلزم اور تین دیگر آیتوں میں اس میں داخل

ہوے اور انھوں نے مساجد ستر اسی رکعت کیا اور پھر رپورٹ کیا

لئے اور سزا دینا کو یہ قبول نہیں چاہیو رکھا کہ یہ اور اس کے کہاں دفن کیے

کئے گئے اس ریلوے میں جو کچھ متعلق ہے وہ سب کا ذکر وہاں

یوں یو اس کو ہی دوار کا شہزادہ کہتے ہیں۔ یہی ہے ایک شخص نے

۳۱۔ سر قوالی کے ارٹیکل سے متعلق دو ارٹیکل کا بیان یہ کہ

اس کا نام مسکنہ بال سنگ کی بیوی تک مرد و عورت کا الیا تھا جس کے ساتھ

وہ عداوت رکھتا تھا اور جبے پاس یہ بیان کیا گیا ہے کہ محو

رپورٹ تحریر کرانے کے لئے امتداد لگائی جاتی ہے۔

تہذبات ملاوا اور جو مفاد میں پیش کی گئی ہے وہ

صرف ایک شخص ہی صاحبِ ویر کی ہے جو یہ بیان کر رہا ہے کہ

وہ ستور و عمل سلسلہ اس میں تمام پر کیا تھا اور اس میں جو اور

آزادی میں دیکھا یہ سماج نرا جو اس سماج میں پیدا ہوا

1. *Chrysomelidae* (Colorado potato beetle)

برای جبهه
برای جبهه
برای جبهه

[illegible]

کسی کو کہ ملائمت کی سیرت میں جو عیساؑ کے گناہ بارگاہی کے گناہوں پر
 جیسے کہ کسی کو کہ کسی کی ماسہ سے ملائمت کی سیرت میں جو عیساؑ کے گناہوں پر

یہ سب کچھ سچ ہے اور اس کی جامعہ سے سالانہ امتحان کی جوتی ہے۔

[illegible]

دہاقرصی کریریکسکو عارضہ حال مرتبی چہ کما لیا کوا لیا لیا
سکد و کما لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا
ستیا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا
چہ کما لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا کوا لیا

سراوانی بنیادی نگریں اور کسٹم حج بنارس میں ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء
میں انجمن، مولف، پشورہ ہی میں سہ ماہی -

سید سید مراد علی - شیخ آقا محمد -

فصل ہجرت کی خبر جو اس بقدر کا سعی و اجہ ہے ایا کہ حقیقتاً مستخرج
 کا شہری بنیاد میں حقیقتاً حقائق اتنا با لولال سے تھا اور اسکو اسکی
 کہ نہ تیرہ چوری لے کر لٹا گیا یا تھا اسما چوری ایک دوسری حقیقت پر
 تھا ہر کسی جو حقیقتاً مستخرج کا خیال لایا مال اسکا شہر کے اندر

کئی ایسی کہیں کہیں ہے وراثت یا پاتا ہوا اس کو خزانہ حقیقت کے لئے
 آئے خدا یا میں اس کا لقب یا ہے ان کا کوئی حال کیلئے تھی وہ خفا ہے
 (الف) ۱۰ قانون مزارع کے تحت کارروائیاں میر تقی میر کیا کریں
 یا نہ کریں اس حقیقت پر مشرعی کو اختیار دیا جاتا ہے جو

فصل کے پاس رہیں گے یہی تھی اور اسکو مدعی نے دو اسداویلا دیا اور
 ۱۹ جون ۱۹۷۹ء کو ۱۹ جون ۱۹۷۹ء کے موجب خرید لیا تھا مدعی نے
 حقیقت پر قبضہ نہ کیا۔ - تاہم جو اسی مدعی کے تقریر و سوال اٹھاتے
 ہوئے تھے اور اسکی ذمات پر مدعی علیحدہ جو مال لائے بعد ورنہ مدعی

یہ حقیقت یہ وقت حال کر لیا اور اس طرح سے مدحیہ کو سخیل کر لیا اور علی علیہ السلام
 حقیقت کے متعلق اس نایاب حقیقت پر پیش کیا کہ انصاف سے مآل اول کی ایک
 بیٹھی کے بیٹے سے فارغی حاصل کر لی تھی چو کہ یہ بلا ہر مرنے کا ہے کہ مآل اول کا
 مٹنا اور جو توں جو دور تا دور سے تھیں اور اس میں علی علیہ السلام سے مدحیہ ہم کی
 کو کوئی مدح نہیں تھی اور دونوں عدالتوں نے یہ قرار دیا ہے کہ اس کو کوئی حقیقت
 حال انہیں جو مدحوں میں اس کے متعلق نہ تھا کہ کیا مدحیہ ان کے بعد
 کی یادداشت کا متعلق ہے پہلی امر سارہ یہ ہے کہ کیا مدحیہ سے مدحیہ جو
 کی جو حقیقت میں جاتی فرمائی تھی۔ اس بات پر استدلال ہے یہ قرار دیا گیا کہ
 حضور میں مدحیہ کی حقیقت بلا واسطہ و واسطہ سے مدحیہ کے علاوہ تمام مدحیہ
 تمام مدحیہ میں اس پر مدحیہ کی مدحیہ کی حقیقت مآل اول نہیں ہے اس پر مدحیہ
 وہی فیصد کا متعلق تھا۔ اس امر سے متعلق ہے یہ حال کیا تھا کہ جو مدحیہ
 لکھان کی جو مدحیہ سے چورس کے خلاف اس کا مدحیہ تھی اس نے مدحیہ کی
 خود مدحیہ اس کی حقیقت میں یہ حال کی متعلق ہو سکتی تھی اس لیے یہی قرار دیا
 کہ جو مدحیہ علی علیہ السلام سے متعلق ہے اس لیے اس پر مدحیہ تھا کہ کیا مدحیہ ہر حقیقت
 کہتے تھے یا اس کی جو مدحیہ سے مدحیہ یہاں کرنا کہ اس نے حقیقت میں مدحیہ
 غرض فرمائی تھی۔ یہ رائے قائم کر کے کہ مدحیہ کی مدحیہ کا متعلق تھا کہ
 چورس کی حقیقت میں یہ حال سے تھا کہ علی علیہ السلام سے مدحیہ تھی کہ
 اسے حالت میں اس میں حقیقت طلب کر لے یہ کہ اس کی مدحیہ
 کیا تھی جو مدحیہ اپنی خریداری سے ۱۲۹۱ھ سے ۱۲۹۲ھ میں حال کی
 تھی یا یہ کہ غرض کہتا ہے جو اس کو علی علیہ السلام سے جائیداد کا ماہانہ
 کا متعلق قرار دینے کے لیے کافی تھی جو بیرونی قسم کے حق کے متعلق تھا
 مدحیہ کا اس کو بیام و سند و سون و دلیلیں یہی دلیل اس کے لیے یہ قرار دیا
 تھا کہ یہ امر کیا حال جائیداد یا یہ کہ صرف حقوق و احق میں یہ کہ حال
 کہ بیام و بیام میں منتقل ہوئے ہیں مدحیہ کی نوعیت پر خود مدحیہ
 اگر مدحیہ میں یہ کہ وفات کے حالات مدحیہ کیا گیا ہو تو مدحیہ

الحال تہ تکر
 ۱۱۵۸
 ۱۱۵۸

حق میں اس رقم کی ادائیگی کے لئے جو سالانہ زمین ماسٹر کے لئے
 کی دس روپے راجہ والا تھی وہ بھی رانی قہر جاننے کے لئے
 جو زمین کو راجہ والا تھے وہ زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 عرض سے حاصل کی گئی تھی۔ ان زمین نامہ جوائن میں نامہ مال
 نہ کہ کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تھا۔
 سارا زمین لکھنے کو اس کے اس طرح کے کال چند اسمتھن لکھا تھا
 کی تکمیل اس کے روپے کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 کیا گیا تھا کہ اس رقم کی ضرورت سائید زمین نامہ زمین سائید زمین
 بات کی ادائیگی کے لئے پیش آئی تھی اور اس کے روپے کی ضرورت
 قرضہ دینے لگی تھی۔ اس زمین میں اس نے یہ بیان کیا تھا کہ جائداد
 جو بیع کی گئی تھی وہ زمیندار کی جائداد تھی جو اس کے شوہر نے
 قرضہ لیا تھا۔ اگر ہم بیان کر دیتے ہیں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر
 سارا زمین تکمیل لکھا تھا جو اس مقدمہ میں امرالہجہ ہے۔ ان
 دستاویزات کے مندرجہ ذیل دستاویز میں ہم کوئی ایسا نام نہیں
 پاتے جس سے لازمی طور پر یہ ظاہر ہو کہ اس کا شوہر زمیندار
 کے وقت زمین بھائی مل ہو غلط تھا۔ زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 کاغذات میں یہ بیع کیا گیا ہے ہماری رائے میں لازمی طور پر یہ
 یہ نہیں کرنا کہ وہ ایک علیحدہ مقدمہ مندرجہ ذیل ہو۔
 اگر اس سلسلے میں تہادیت پر غور کیا جائے جو زمین پر زمین پر
 کی تھی تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ شہادہ دہی قابل اعتماد نہیں ہے
 خیرام سارٹوینٹ جے نے جنہوں نے گواہی دے کر زمین پر زمین پر زمین پر
 ان کو باور نہیں کیا تھا۔ پہلا گواہ پتہ دیا اس ہے جس نے بیان
 کیا تھا کہ سر جو لال کے تہادیت میں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر
 کاروبار مکان اور زمین میں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر

حق میں اس رقم کی ادائیگی کے لئے جو سالانہ زمین ماسٹر کے لئے
 کی دس روپے راجہ والا تھی وہ بھی رانی قہر جاننے کے لئے
 جو زمین کو راجہ والا تھے وہ زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 عرض سے حاصل کی گئی تھی۔ ان زمین نامہ جوائن میں نامہ مال
 نہ کہ کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تھا۔
 سارا زمین لکھنے کو اس کے اس طرح کے کال چند اسمتھن لکھا تھا
 کی تکمیل اس کے روپے کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 کیا گیا تھا کہ اس رقم کی ضرورت سائید زمین نامہ زمین سائید زمین
 بات کی ادائیگی کے لئے پیش آئی تھی اور اس کے روپے کی ضرورت
 قرضہ دینے لگی تھی۔ اس زمین میں اس نے یہ بیان کیا تھا کہ جائداد
 جو بیع کی گئی تھی وہ زمیندار کی جائداد تھی جو اس کے شوہر نے
 قرضہ لیا تھا۔ اگر ہم بیان کر دیتے ہیں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر
 سارا زمین تکمیل لکھا تھا جو اس مقدمہ میں امرالہجہ ہے۔ ان
 دستاویزات کے مندرجہ ذیل دستاویز میں ہم کوئی ایسا نام نہیں
 پاتے جس سے لازمی طور پر یہ ظاہر ہو کہ اس کا شوہر زمیندار
 کے وقت زمین بھائی مل ہو غلط تھا۔ زمین پر زمین پر زمین پر زمین پر
 کاغذات میں یہ بیع کیا گیا ہے ہماری رائے میں لازمی طور پر یہ
 یہ نہیں کرنا کہ وہ ایک علیحدہ مقدمہ مندرجہ ذیل ہو۔
 اگر اس سلسلے میں تہادیت پر غور کیا جائے جو زمین پر زمین پر
 کی تھی تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ شہادہ دہی قابل اعتماد نہیں ہے
 خیرام سارٹوینٹ جے نے جنہوں نے گواہی دے کر زمین پر زمین پر زمین پر
 ان کو باور نہیں کیا تھا۔ پہلا گواہ پتہ دیا اس ہے جس نے بیان
 کیا تھا کہ سر جو لال کے تہادیت میں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر
 کاروبار مکان اور زمین میں اس کے لئے زمین پر زمین پر زمین پر

۱۱۵۸

اگر کسی نے ان آلات کی نسبت میں جو مال کیا تھا کہ ان کے غنیمت
 نہ ہو، بلکہ یہ مال کوئی قبضہ داخل ہے، مگر وہ ان کے حق مطلق
 کا نہیں بلکہ صرف محدود و مقرر کا، مگر اگر کسی حق مقرر ان کا
 کسی لائق وکیل نے مقدمہ سمجھا تو یہ مستند سنگہ بنام بی بی الی
 (مسم) منسبت تھا، جس ان آراء سے استناد کیا ہے کہ مالک
 حاصل حق سے مستند ہے، ۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰/۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵۶/۵۷/۵۸/۵۹/۶۰/۶۱/۶۲/۶۳/۶۴/۶۵/۶۶/۶۷/۶۸/۶۹/۷۰/۷۱/۷۲/۷۳/۷۴/۷۵/۷۶/۷۷/۷۸/۷۹/۸۰/۸۱/۸۲/۸۳/۸۴/۸۵/۸۶/۸۷/۸۸/۸۹/۹۰/۹۱/۹۲/۹۳/۹۴/۹۵/۹۶/۹۷/۹۸/۹۹/۱۰۰/۱۰۱/۱۰۲/۱۰۳/۱۰۴/۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۸/۱۰۹/۱۱۰/۱۱۱/۱۱۲/۱۱۳/۱۱۴/۱۱۵/۱۱۶/۱۱۷/۱۱۸/۱۱۹/۱۲۰/۱۲۱/۱۲۲/۱۲۳/۱۲۴/۱۲۵/۱۲۶/۱۲۷/۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰/۱۳۱/۱۳۲/۱۳۳/۱۳۴/۱۳۵/۱۳۶/۱۳۷/۱۳۸/۱۳۹/۱۴۰/۱۴۱/۱۴۲/۱۴۳/۱۴۴/۱۴۵/۱۴۶/۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹/۱۵۰/۱۵۱/۱۵۲/۱۵۳/۱۵۴/۱۵۵/۱۵۶/۱۵۷/۱۵۸/۱۵۹/۱۶۰/۱۶۱/۱۶۲/۱۶۳/۱۶۴/۱۶۵/۱۶۶/۱۶۷/۱۶۸/۱۶۹/۱۷۰/۱۷۱/۱۷۲/۱۷۳/۱۷۴/۱۷۵/۱۷۶/۱۷۷/۱۷۸/۱۷۹/۱۸۰/۱۸۱/۱۸۲/۱۸۳/۱۸۴/۱۸۵/۱۸۶/۱۸۷/۱۸۸/۱۸۹/۱۹۰/۱۹۱/۱۹۲/۱۹۳/۱۹۴/۱۹۵/۱۹۶/۱۹۷/۱۹۸/۱۹۹/۲۰۰/۲۰۱/۲۰۲/۲۰۳/۲۰۴/۲۰۵/۲۰۶/۲۰۷/۲۰۸/۲۰۹/۲۱۰/۲۱۱/۲۱۲/۲۱۳/۲۱۴/۲۱۵/۲۱۶/۲۱۷/۲۱۸/۲۱۹/۲۲۰/۲۲۱/۲۲۲/۲۲۳/۲۲۴/۲۲۵/۲۲۶/۲۲۷/۲۲۸/۲۲۹/۲۳۰/۲۳۱/۲۳۲/۲۳۳/۲۳۴/۲۳۵/۲۳۶/۲۳۷/۲۳۸/۲۳۹/۲۴۰/۲۴۱/۲۴۲/۲۴۳/۲۴۴/۲۴۵/۲۴۶/۲۴۷/۲۴۸/۲۴۹/۲۵۰/۲۵۱/۲۵۲/۲۵۳/۲۵۴/۲۵۵/۲۵۶/۲۵۷/۲۵۸/۲۵۹/۲۶۰/۲۶۱/۲۶۲/۲۶۳/۲۶۴/۲۶۵/۲۶۶/۲۶۷/۲۶۸/۲۶۹/۲۷۰/۲۷۱/۲۷۲/۲۷۳/۲۷۴/۲۷۵/۲۷۶/۲۷۷/۲۷۸/۲۷۹/۲۸۰/۲۸۱/۲۸۲/۲۸۳/۲۸۴/۲۸۵/۲۸۶/۲۸۷/۲۸۸/۲۸۹/۲۹۰/۲۹۱/۲۹۲/۲۹۳/۲۹۴/۲۹۵/۲۹۶/۲۹۷/۲۹۸/۲۹۹/۳۰۰/۳۰۱/۳۰۲/۳۰۳/۳۰۴/۳۰۵/۳۰۶/۳۰۷/۳۰۸/۳۰۹/۳۱۰/۳۱۱/۳۱۲/۳۱۳/۳۱۴/۳۱۵/۳۱۶/۳۱۷/۳۱۸/۳۱۹/۳۲۰/۳۲۱/۳۲۲/۳۲۳/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۲۷/۳۲۸/۳۲۹/۳۳۰/۳۳۱/۳۳۲/۳۳۳/۳۳۴/۳۳۵/۳۳۶/۳۳۷/۳۳۸/۳۳۹/۳۴۰/۳۴۱/۳۴۲/۳۴۳/۳۴۴/۳۴۵/۳۴۶/۳۴۷/۳۴۸/۳۴۹/۳۵۰/۳۵۱/۳۵۲/۳۵۳/۳۵۴/۳۵۵/۳۵۶/۳۵۷/۳۵۸/۳۵۹/۳۶۰/۳۶۱/۳۶۲/۳۶۳/۳۶۴/۳۶۵/۳۶۶/۳۶۷/۳۶۸/۳۶۹/۳۷۰/۳۷۱/۳۷۲/۳۷۳/۳۷۴/۳۷۵/۳۷۶/۳۷۷/۳۷۸/۳۷۹/۳۸۰/۳۸۱/۳۸۲/۳۸۳/۳۸۴/۳۸۵/۳۸۶/۳۸۷/۳۸۸/۳۸۹/۳۹۰/۳۹۱/۳۹۲/۳۹۳/۳۹۴/۳۹۵/۳۹۶/۳۹۷/۳۹۸/۳۹۹/۴۰۰/۴۰۱/۴۰۲/۴۰۳/۴۰۴/۴۰۵/۴۰۶/۴۰۷/۴۰۸/۴۰۹/۴۱۰/۴۱۱/۴۱۲/۴۱۳/۴۱۴/۴۱۵/۴۱۶/۴۱۷/۴۱۸/۴۱۹/۴۲۰/۴۲۱/۴۲۲/۴۲۳/۴۲۴/۴۲۵/۴۲۶/۴۲۷/۴۲۸/۴۲۹/۴۳۰/۴۳۱/۴۳۲/۴۳۳/۴۳۴/۴۳۵/۴۳۶/۴۳۷/۴۳۸/۴۳۹/۴۴۰/۴۴۱/۴۴۲/۴۴۳/۴۴۴/۴۴۵/۴۴۶/۴۴۷/۴۴۸/۴۴۹/۴۵۰/۴۵۱/۴۵۲/۴۵۳/۴۵۴/۴۵۵/۴۵۶/۴۵۷/۴۵۸/۴۵۹/۴۶۰/۴۶۱/۴۶۲/۴۶۳/۴۶۴/۴۶۵/۴۶۶/۴۶۷/۴۶۸/۴۶۹/۴۷۰/۴۷۱/۴۷۲/۴۷۳/۴۷۴/۴۷۵/۴۷۶/۴۷۷/۴۷۸/۴۷۹/۴۸۰/۴۸۱/۴۸۲/۴۸۳/۴۸۴/۴۸۵/۴۸۶/۴۸۷/۴۸۸/۴۸۹/۴۹۰/۴۹۱/۴۹۲/۴۹۳/۴۹۴/۴۹۵/۴۹۶/۴۹۷/۴۹۸/۴۹۹/۵۰۰/۵۰۱/۵۰۲/۵۰۳/۵۰۴/۵۰۵/۵۰۶/۵۰۷/۵۰۸/۵۰۹/۵۱۰/۵۱۱/۵۱۲/۵۱۳/۵۱۴/۵۱۵/۵۱۶/۵۱۷/۵۱۸/۵۱۹/۵۲۰/۵۲۱/۵۲۲/۵۲۳/۵۲۴/۵۲۵/۵۲۶/۵۲۷/۵۲۸/۵۲۹/۵۳۰/۵۳۱/۵۳۲/۵۳۳/۵۳۴/۵۳۵/۵۳۶/۵۳۷/۵۳۸/۵۳۹/۵۴۰/۵۴۱/۵۴۲/۵۴۳/۵۴۴/۵۴۵/۵۴۶/۵۴۷/۵۴۸/۵۴۹/۵۵۰/۵۵۱/۵۵۲/۵۵۳/۵۵۴/۵۵۵/۵۵۶/۵۵۷/۵۵۸/۵۵۹/۵۶۰/۵۶۱/۵۶۲/۵۶۳/۵۶۴/۵۶۵/۵۶۶/۵۶۷/۵۶۸/۵۶۹/۵۷۰/۵۷۱/۵۷۲/۵۷۳/۵۷۴/۵۷۵/۵۷۶/۵۷۷/۵۷۸/۵۷۹/۵۸۰/۵۸۱/۵۸۲/۵۸۳/۵۸۴/۵۸۵/۵۸۶/۵۸۷/۵۸۸/۵۸۹/۵۹۰/۵۹۱/۵۹۲/۵۹۳/۵۹۴/۵۹۵/۵۹۶/۵۹۷/۵۹۸/۵۹۹/۶۰۰/۶۰۱/۶۰۲/۶۰۳/۶۰۴/۶

میں تجویز ہے کہ ہماری رائے میں عورت کی نسبت یہ
مستند رہا ہے کہ وہ بائز اور بارہ سال سے زیادہ
عورت تک مخالفانہ طریقہ سے قابض رہی ہے اور اپنی کامل
ملکیت کا ادعا کرتا ہے ان حالات میں، عساکر کا دعویٰ
مشقی الیاد سے حسب عرفانہ کامیاب رہتا اور بددیہ
بذائد خیرہ خارج کیا جاتا ہے جس میں عدالت نے کی فیس سبھی
اعلیٰ و اعلیٰ ہوگی۔

۱ صفحہ ۱۰۸ اولاً جملہ ائمہ (۱۲) دین کبیر علیہ السلام ص ۸۴

پانچویں باب (اسلام کا)

مرافعة تالی و لسانی

ممبر مقدمہ ۵۸۰ ہائے ۱۹۲۶ء اور منصفیہ ۲۷ فروری ۱۹۲۶ء
 جلاس بمسٹر جسٹس لنڈے، مسٹر جسٹس ریڈ وینچر کی پیشگی
 ہدایت پر ریڈا تواری، سائل نیام بادل سنگھ وغیرہ فرخو ہائے
 محکمہ عدالت دہلی ایک ۵ ہائے ۱۹۲۶ء معات ۴۰، ۱۹۲۶ء
 نمیل دگری سلام دگری کی پیشگی نیام آیا دگری
 سے رزٹن والس جاکر کیتھے مناسب بارہ کار۔

دو گھنٹہ کو کسی ایسی ڈگری کے، جو صفر سے زیادہ ہو جو صفر
کی طرف کی ہے۔ اور علیحدہ دعوئی کے ذریعہ سے نتیجہ
کہا گیا ہو کہ اگر وہ درجہ زیادہ ہو تو اس کا کیا
تاکید ہو۔

اور اسکا چارہ کاری ہے کہ وہ دوسرے مضمونہ مسائل
دلواری کی موجب درخواستیں کرے

(لطائفِ رحمت کی گنجی)

حضرت سلیم اس کا کیا رد میں تو ان کا دگر ہی ہے متحاذ
عہد کر کے اگر کوئی دگر ہی موجود ہو وہ یہ دگر کریمانی
سوتا ہے کہ وہ انک حاکم دگر ہی ہے۔

روايتش سام و ام نيس گنگه ادين لادو رن کنگه جلد
صحه ۸۰ کی تقلید کنگه

ہم عدالتوں کا ایک مقدمہ اور دہائی کی مالی مرض یہ تھا کہ
اس امر کی اچھا دکان کہ عدالت کے عمل سے کسی فرقہ کو
کوئی نقصان نہ پہنچے۔

روح نام گھنٹا لڑی سکاٹ پیسے ری سیرس لاٹا عمر ۲۲ ص ۵۵
۱۱۱ کی تقلید گنگولی۔

نیلی مرانہ نامی سارا رضی دگر کی مصدرہ سارو نیٹ چچ لہجی

الشيخ
سام
ادب
والله

۱۱۱
بیا
عالم
دال

۱۱۱
بیا
عالم
دال

۱۱۱
بیا
عالم
دال

۱۱۱
بیا
عالم
دال

۱۱۱
بیا
عالم
دال

۱۱۱
بیا
عالم
دال

سید مراد شیرازی فیض غالب بر خیال و قلم و کلام
 زاری و ایسی و کمالیہ حکم حاصل کرے کہ اپنے دور و اس میں بہتر ہو
 کہ انکے دور و بہتہ و بہتہ اس کے کلام میں اس عابد
 مومن کمال کا ہو۔

حالت یہ ہے کہ زمین کی واسطی لیلیہ در ذرا
 تہہ ہا دفرہ ۴۴ یا ۴۵ درول ۱۹ کے بموجب پیش گواہی
 یعنی در ذرا ۴ کی حد تک وہ صحرانظر تلسی ہے اری
 ہیکورٹ کے ایک اطلس کال کی فطریہ کوئی جام نرادی
 لال (۱) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ در ذرا ۴ متری یا
 اُسکے قایم مقام اور دیوں دگری مادہ کے قایم مقام
 مابین سوال سے متعلق نہیں ہے یہ کہ دیوں دگری دہا را
 نیلام ہونے اور دگری کی وجہ اب الادارم وصول ہو جانے
 کے بعد دگری کال طرہ سے نیل بیباق اور الفافہ
 سے اور دگری کی نیل بیباق اور الفافہ کا کوئی سوال باقی
 نہیں رہتا جبکہ تصدیق کیا جائے اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ
 ہم متعلق ہوتی ہے جو الفاظ در ذرا میں استعمال کیے گئے
 ہیں وہ ہیں ص اور جس حد تک دگری کا ترہم یا ترہم
 ہو ان الفاظ سے مراد عام ہوتا ہے کہ در ذرا اس کو در ذرا
 سے متعلق ہوتی ہے جو شکل مراد گرائی یا جو ترائی رہے گی
 ہو اور وہ اسی دگری کی صورت سے متعلق نہیں ہوتی نہ ہی
 علیہ دعویٰ کے ذریعہ سے کالعدم قرار دیکھی ہو

صرف ایک دس سو روپے کا رہنمائی نامہ اعتبار رکھتا ہے۔
ایک درخواست ہے جو آرڈر ۱۹۱ کے بموجب پیش
کی جائے۔ لیکن اس مقدمہ میں ایسی درخواست تخصیص الیہ
ہو چکی ہے۔ اسی حالت میں مراعات کی درخواست خارج نہیں

سایر شہاد
م
سنگ
م

ماحت عدال: لکھا کل درست تھا۔

دکنر مایرین کو جو جواب دعوت میں لکھا گیا۔
فرم ہوا۔ اس پر انور اہلی سوال تہذیبہ طلب یہ ہے کہ کیا کسی
ڈگری کے بموجب تہذیبی یا عام کو نظام کی منظوری کے بعد ایک طلبہ
دعویٰ کے ذریعہ اس طرح کیا کہ اسے اپنا زرتن ڈگریا رہے
لوہیں پاس کیا ہے۔ اگر ہوا یا انشاء میں جو حسابہ سمجھا لیا کرتا
میں کہ وہ سونا چاہے تو بیٹھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اسکا بارہ
تفصیل درخواست نہ دفعہ ۴ یا ۴۴۴ بموجب ذیل دی گئی ہے
یا علیحدہ دعویٰ رجوع کرنا ہے۔

مرافعہ مذکورہ برسر اور تہذیبی یا عام ہے ڈگری جسے ہر
سیلیم دان ہوا تھا وہ اس میں کی بنیاد پر سیلیم کی ڈگری تھی جسکی
جیمیل مرافعہ علیہم کے حق میں ایک شخص دینی سرس دہرے کی تھی
دی سرس ہر اور لکھا ہوتا تھا کہ بھارت ایک مشترکہ حاکمان کے کارکن
تھے مرافعہ علیہ نے اسے نہیں کی کیا دیکھتا ہے۔ لوہیں سیلیم کیلئے
ایک دعویٰ رجوع کیلئے جیمیل بی سرس ہر اور ام بھارت کو فریق
بنایا تھا اسے دعویٰ میں انھوں نے سیلیم کیلئے ایک ابتدائی
ڈگری یکم جون ۱۹۱۱ء کو حاصل کی تھی یہ ڈگری ۲۲ جنوری
۱۹۱۱ء کو فیصلہ قرار دی گئی تھی۔ یہ حاکم ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو سیلیم
ڈگری کی تھی اور اسکو فریق نے سمجھا۔ وہ یہ کہ خیر یہ تھا کہ فریق
دوسرے میں شخص اجنب تھا سلام آر ۲۱ جول ۱۹۱۲ء کے بموجب
ہو ۲۱ جول ۱۹۱۲ء کو منظور کیا گیا تھا۔

اپنی ذمہ داری سے مرافعہ علیہم نے دی سرس ہر کو اسکے جوتے
کاحلی دوران مقدمہ بنایا اور اس طرح مقرر الذکر کو یہ جواب دی پیش
کر دینے شروع کیا کہ ذہن تہذیبی ضرورت کیلئے نہ تھا نتیجہ یہ ہوا
تھا کہ رام بھارت نے بطور فریق ایک دوسرے شخص کی وراثت

یہ میں مرافعہ علیہم ڈگریا لال و مشہوری سیلیم کے خلاف اس تقریر
کیلئے ایک دعویٰ رجوع کیا کہ نو مین نانہ سیلیم کی ڈگری تھی اور
سیلیم عام کو اسکی رو سے واقع ہوا تھا اس پر ایک جیمیل بنایا
دعویٰ میں اسے حق میں ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء کے بموجب تہذیبی
یہ متعلق ڈگری صا و گیلگی تھی۔ اس ڈگری کو حاصل کرنے کے
بعد رام بھارت مرافعہ کو جاؤ کے قبضہ میں بیڈل کر لیا گیا
ہوا تھا۔ ساتھ میں ایک درخواست کی بنیاد رجوع دفعہ ۴۴
تھو یہ ضابطہ دیوانی کی رو سے تہذیبی گیلگی تھی ۲۴ اگست ۱۹۱۲ء
کو اسے قبضہ و لا دیا گیا تھا۔ مشہوری سیلیم نے اسکے بعد موجود
درخواست اس میں کی دایسی کیلئے پیش کی تھی جو اس نے ادا
کیا تھا اسکو ساتھ میں کے دعویٰ میں جو مرافعہ علیہم نے رجوع
کیا تھا دفعہ ۴۴ بموجب ضابطہ دیوانی کے تحت ایک درخواست کی
حقیقت سے پیش کیا گیا تھا لیکن درخواست گزار نے بعد میں
استدعا کی تھی کہ اگر درخواست کی مذمت یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ
دفعہ ۴ کے تحت نہیں آتی تھی تو اسکو احکام مذکورہ جنم ۲ دفعہ
مذکور کے لحاظ سے علیحدہ دعویٰ کے طور پر سمجھا جائے۔

مذکورہ کے تحت نے یہ درخواست خارج تھی۔ دونوں عدالتوں
نے قرار دیا ہے کہ دفعہ ۴ غیر متعلق ہے اور عدالت مرافعہ علیہم نے رام
سرس ہر بہت رائے ۲۲ کی نظر کے لحاظ سے یہ قرار دیا ہے
رقم کی بازیافت کیلئے کوئی علیحدہ دعویٰ قابل پذیرائی نہ تھا
یہ خیال کرتے ہیں کہ نظریہ حجت صریحاً قابل انکار ہے۔ وہ
اسم کا مقدمہ تھا جیمیل ایک بارہ دفعہ کی ڈگری کی تھی
جاؤ کو سیلیم کیلئے تھی جیمیل ایک شخص ثالث رجوع ہوا اور اس
سے یہ ادا کیا کہ جاؤ کو سیلیم کیلئے تھی وہ اسکی اور دونوں
ڈگری کی ملک تھی۔ اس کے دعویٰ میں ڈگری صا و گیلگی تھی اور

۱۔ یہ رقم کی ازمانہ سے دار و ایالہ دار و ریالی ہو ماحضہ
 جس میں سے کوئی نہ ملے گا۔ دوسری رقم
 بعد دار سے مدد مل کر اس میں سے کوئی نہ ملے گا۔
 الیٰ ہے آئین میں مدد ملے گی اس کا قرض ہو گا۔
 کہ اس میں سے خلاف رزق میں سے کوئی نہ ملے گا۔
 ایک لکھ ساٹھ ہزار سولہ سو تیس روپے ۱۳
 کی تقلید لکھی۔

حراست بناراضی فیصلہ بعد درہ مبارکہ میں ۱۰ روزہ ۲۹
 جنوری ۱۹۲۱ء میں شروع فرما کر ۱۰ روزہ ۲۹
 ۲۲ ستمبر ۱۹۱۹ء

منجانب مرافقان مسز اس ایم لکٹ ایس مسز۔
 سہ اس امر انداز میں مسز نارائن برستاد۔

پہلی جہت میں اس مقدمہ سے مرافقان کو بین اراضیات
 پر کاربند کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں ایک زمین کی پیمائش
 کے مدعی نے باجمہاں حقیقت سے عطا کیا تھا راضیان
 میں پیدا دیا کے قرائن بعد ازاں جو کہ قریب مسرت ۱۱۸۵
 ۱۹۱۶ء اور اس میں جو اخون نے عطا کیا تھا وہ ۱۱۸۵
 اور اس میں کاربند کیا گیا ہے۔ اس باکاشت اراضیات

کا اس میں تھا حیرت دہانے اور اس میں ترکیب نہ ہوا۔ اس کے
 باجمہاں ایک انتظام کی رو سے اس وقت قاضی نے ترقی
 نہ ترقی میں نہ ترقی۔ زمین کی رقم اس کے لئے رہی۔
 یا اس کے لئے ترقی کے لئے اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔

۲۔ اس میں کیا تھا قریب ۱۱۸۵ مسرت ۱۱۸۵
 جس کے لئے دار و ایالہ دار و ریالی ہو ماحضہ
 تاجی مقررہ کے لئے ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔

۳۔ اس میں کیا تھا قریب ۱۱۸۵ مسرت ۱۱۸۵
 جس کے لئے دار و ایالہ دار و ریالی ہو ماحضہ
 تاجی مقررہ کے لئے ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔

۴۔ اس میں کیا تھا قریب ۱۱۸۵ مسرت ۱۱۸۵
 جس کے لئے دار و ایالہ دار و ریالی ہو ماحضہ
 تاجی مقررہ کے لئے ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔

۵۔ اس میں کیا تھا قریب ۱۱۸۵ مسرت ۱۱۸۵
 جس کے لئے دار و ایالہ دار و ریالی ہو ماحضہ
 تاجی مقررہ کے لئے ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔
 اس میں ترقی نہ ہوا۔ اس میں ترقی نہ ہوا۔

نام
در زیر خط

حضرت مالک زاری میں ایک محال حاصل ہے جس کا تزیین نمبر ۵۰۰ ہے
محال ترکہ بیجا جو اس نام کے صرف ایک صفت پر مشتمل ہے
اس کا سند دوسرے مراتب کے علاوہ دوسرے مالکوں کی مانند سنہ ۱۹۹
میں متحدہ خال کی حقیقت سے کیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۹ میں اس کا ادائیگی شدہ
مل میں آنا اور اس پر مالک حضرت مالک زاری شخص کی گواہی تھی۔ اس وقت
وہ دریا کے کنارے کے تھالی جانب اس محلہ میں واقع تھا جو اس
مالک کے متحدہ اگر وہ دادہ کے نام سے مشہور ہے۔ شروع میں
مکمل غارتی اور اس کے اور بعد میں مکمل تریا کے رجسٹر میں اس کا
نام موجود تھا۔ ۱۹۹ کے طور پر کیا گیا تھا اور اس کا دار میں
تعمیر کیا۔ وہ رہا نہ ہو گیا اور چھ سال تک نہ آپ رہے
۱۹۹ میں۔ جہاں کہہ سکتے ہیں کہ اس پر ضلع شاہ آباد میں
برآ ہے اور دیگر عرصہ کے بعد پھر قائل کاشت ہو گیا۔ سنہ ۱۹۹
مالک کے متحدہ ضلع بلیا کے رجسٹر مالک زاری سے بہا میں شاہ آباد کے
حضرت مالک زاری میں جو اس وقت بمکال کا ایک حصہ تھا وہ منقل کیا گیا
سنہ ۱۹۹ میں جو کہ کوئی شخص مالک زاری اور کہہ سکتے ہیں رجسٹر
۱۹۹ میں سے مالک زاری اور اس کے لائیو میں ایک ۱۹۹
سنہ کے نظام کی رو سے عیا سے مالک زاری کی عدم ادائیگی
کی وجہ سے اس کو سلام کیا گیا اور جلی مونسے والوں کی عوام
کو نہ سب اس کے نام کے عوام میں گورنمنٹ اس کو خرید
کے ۱۹۹۔ وہ ادائیگی کے محلات زیادہ اس مقام
میں رہا کے جنوبی عوام دافع میں یہ دعوی کیا ہے کہ یہ اس کا
اک سبب۔ انہوں نے یہاں کیا ہے کہ یہ ان کی زمین ادائیگی کے ساتھ
اور یہ آزادانہ ہے اور یہ کہ اسے تمام احوالات ان شرائط
کی رو سے برائے کے مودوں سے سنہ ۱۹۹
میں متحدہ منقل کیا گیا تھا جس میں داخل نہیں جو اس وقت

14/11/1944

طے پائی تھی اور وہ مزید مالگزار ی سے مستثنیٰ ہیں۔ انھوں نے
ایسے حالات میں نیلام کرنے کی نسبت سرکار کے حق پر اعتراض کیا
اور یہ بحث کی کہ مالگزار ی جس کا ادعا کیا گیا تھا واجب الادا
بر مخی۔ انھوں نے پہلی بحث کی کہ اس کے ایک مقصد سے اراضیات کے
ساتھ ترکہ بیکار کیا جائے گا۔ نتیجہً اس سے زمین کی کمی ہے اور اس کے علاوہ
انھوں نے ناقص اور بیجا بلکہ ہمارے بلکہ کی پیار سیلام کے جو اثر پر
اعراض کیا ہے۔ انھوں نے یہ دیکھ دینے سے انکار کیا جس کا نتیجہ
یہ ہو کہ ڈسٹرکٹ سٹاف آباد کے روبرو روبرو زمینیں کو موجود
دعویٰ دائر کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ سٹاف کے روبرو دعویٰ کامیاب رہا اور
ان کے فیصلہ کی نافرمانی سے ہمارے لئے اس مسئلہ میں مداخلت کیا
مداخلت کے طور پر قرائنہ جائداد پر تھا جس سے اس نے یہ بھیجا
بحث کی کہ اس کے اس کے تعلق خارجیت حاصل کی ہے۔ اور
اس کے دفعہ میں ملک میں جو اس کے ساتھ سے استفادہ
کیا ہے اور یہ بحث کی ہے کہ اس میں زمین دریا کے پیچھے ہٹ گیا
وجہ سے دریا کے اضافہ سے حاصل ہوئی تھی اور وہ اس کے محال
کے ساتھ اضافہ کے طور پر تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کے جواب میں
مداخلت کے لئے یہ مفاد پیش کیا ہے کہ وہ زمینیں ان مقدمات کے
تعلق میں کتنی ہیں اور ان کی شناخت دوسرے شخص کی جائداد
کے طور پر کیا جاسکتی ہے جو نیا مضافہ ہے ایک مقامی راج کے بموجب حقیقت
کا دعویٰ کیا ہے جسکی رو سے تمام زمینیں اس کے ملک کی ملک
دہار دریا کے مقابل کناروں برائوں کے مملکت کے مابین حد
ہے۔ مداخلت کے لئے اسے راج کے وجود پر اعتراض کیا ہے۔ سوم یہ
مداخلت نے یہی حقیقت ساتھ مالکوں کی دست داری زمین کی ہے
جسکی وجہ سے محال ہے۔ عوام کی ملک ہو گیا اور جب وہ مقابل
کنارہ پر آباد ہوا تو وہ مناسب جائداد تھی جس سے دفعہ راجو زمین

ان کے ساتھ ساتھ جو ساتھیوں میں زمینداروں کے خلاف ہمدردی تھی
 ان کا بندوبست ان کے ساتھ عمل میں آنا چاہیے اور ان پر انگریزی
 شخص کی کیا چاہیے۔ بڑے محالات اور ہمدردوں، مالکان اور زمینداروں
 کی صورت میں ان موصحات کے ناموں اور عمل و وقوع کی کیفیت پر نظر
 کیسے نظر وقت نہ ہو تھا جو سابق ان کے تھیں یہ زمینداروں میں
 ہو گئے تھے دوسرے نام ہوئے تھے اور جو بھرتی آباد تھے یا وہ
 جزو اقامت سے قابل تھے یہ غیر کار موصحات، دہرائی، موصحات
 کے نام سے موسوم تھے اور زمیندار کیساتھ بندوبست عمل میں آئے تاکہ
 وہ نہ کار کی ملک، رہے۔ یہ ظاہر ہو تا ہے کہ مشرجان وین نے جو
 قریب و جوار میں کلکٹر کی پیشگی سرکار کا باشندین ہوا تھا اس سے زمینداروں
 ویرانی موصحات تھیں کر کے کیلئے بہت فکر کی تھی جو اب بھی راجہ مراد
 کے پاس بلا بندوبست رہتے تھے۔ انھوں نے ایسے موصحات کی ایک
 فہرست تیار کی تھی اور ۱۸۷۱ء میں اس فہرست کو ایک رپورٹ اور وین
 راجہ کے نام جاری کیا جس کی راسے انھوں نے حکم دیا کہ وہ اس
 فہرست کے مطابق جو ان کے دفتر میں موجود تھی دہرائی، کلنگ برآمد
 اور اضیات کے بندوبست کے لئے درخواست میں کریں۔ یہ غیر ضروری
 ہے کہ باقی ان امور کا حوالہ دیا جائے جو مسٹر ڈین اور راجہ کے
 امینوں کے پروانہ کی تاریخ کے قبل واقع ہوئے تھے یہ ظاہر ہو گا کہ
 بعض موصحاتوں میں راجہ نے یہ بحث کی تھی کہ ان اضیات ان موصحات
 پر اضافہ جات تھے جن کا بندوبست مسٹر ڈین میں ہو چکا تھا اور وہ
 موصحات، راجہ کی برآمدی دفتروں میں اس کا سابقہ میں بندوبست نہیں
 ہوا تھا یہ ظاہر کر کے کیلئے کوئی امر موجود نہیں ہے کہ راجہ نے اس وقت
 ان موصحات کے ساتھ جن کا بندوبست ہو چکا تھا ان موصحات کے
 اضافہ جات نہ کئے گئے تھے کیا تھا وہ حقیقت، ان موصحات کا جزو
 نہ بن سکے۔ بندوبست میں نہیں آئے تھے ان کا راجہ راجہ کے

ان کے ساتھ ساتھ جو ساتھیوں میں زمینداروں کے خلاف ہمدردی تھی
 ان کا بندوبست ان کے ساتھ عمل میں آنا چاہیے اور ان پر انگریزی
 شخص کی کیا چاہیے۔ بڑے محالات اور ہمدردوں، مالکان اور زمینداروں
 کی صورت میں ان موصحات کے ناموں اور عمل و وقوع کی کیفیت پر نظر
 کیسے نظر وقت نہ ہو تھا جو سابق ان کے تھیں یہ زمینداروں میں
 ہو گئے تھے دوسرے نام ہوئے تھے اور جو بھرتی آباد تھے یا وہ
 جزو اقامت سے قابل تھے یہ غیر کار موصحات، دہرائی، موصحات
 کے نام سے موسوم تھے اور زمیندار کیساتھ بندوبست عمل میں آئے تاکہ
 وہ نہ کار کی ملک، رہے۔ یہ ظاہر ہو تا ہے کہ مشرجان وین نے جو
 قریب و جوار میں کلکٹر کی پیشگی سرکار کا باشندین ہوا تھا اس سے زمینداروں
 ویرانی موصحات تھیں کر کے کیلئے بہت فکر کی تھی جو اب بھی راجہ مراد
 کے پاس بلا بندوبست رہتے تھے۔ انھوں نے ایسے موصحات کی ایک
 فہرست تیار کی تھی اور ۱۸۷۱ء میں اس فہرست کو ایک رپورٹ اور وین
 راجہ کے نام جاری کیا جس کی راسے انھوں نے حکم دیا کہ وہ اس
 فہرست کے مطابق جو ان کے دفتر میں موجود تھی دہرائی، کلنگ برآمد
 اور اضیات کے بندوبست کے لئے درخواست میں کریں۔ یہ غیر ضروری
 ہے کہ باقی ان امور کا حوالہ دیا جائے جو مسٹر ڈین اور راجہ کے
 امینوں کے پروانہ کی تاریخ کے قبل واقع ہوئے تھے یہ ظاہر ہو گا کہ
 بعض موصحاتوں میں راجہ نے یہ بحث کی تھی کہ ان اضیات ان موصحات
 پر اضافہ جات تھے جن کا بندوبست مسٹر ڈین میں ہو چکا تھا اور وہ
 موصحات، راجہ کی برآمدی دفتروں میں اس کا سابقہ میں بندوبست نہیں
 ہوا تھا یہ ظاہر کر کے کیلئے کوئی امر موجود نہیں ہے کہ راجہ نے اس وقت
 ان موصحات کے ساتھ جن کا بندوبست ہو چکا تھا ان موصحات کے
 اضافہ جات نہ کئے گئے تھے کیا تھا وہ حقیقت، ان موصحات کا جزو
 نہ بن سکے۔ بندوبست میں نہیں آئے تھے ان کا راجہ راجہ کے

[illegible]

جب بلایا شاہ آباد میں محال میں ۱۹۱۱ء میں منتقل
کیا گیا تھا اس وقت اس سال کی مٹی کی قسط واجب الادا
ہو چکی تھی۔ لیکن اس قصور کی وجہ سے کوئی نیلام نہیں کیا
جا سکا تھا جس تک کہ بغیر ادا شدہ اقساط قانونی ملایا
مالگاری اراضی نکال باقیہ ۱۹۱۱ء کے معنوں میں بقا
مالگاری نہ ہو گئی ہو۔ دفعہ ۲ قانون مذکور کی وجہ
اگر کوئی قسط جو کسی زمین سے واجب الادا ہو دوسرے زمین
کی پہلی تاریخ تک ادا نہ کئے تو وہ بقا مانے مالگاری
سمجھی جائے گی۔ دفعہ ۳ میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ بورڈ
رہنویہ اس امر کا تصدیق کرے گا کہ کس کو اس پر تمام اقسامانے
مالگاری ادا ہو جانی چاہیے جسکی ادائیگی میں قصور ہو سکی
معدومہ میں حالات جنکے ذمہ لیا ہوا نیلام عام میں سے
کردئے جائیں گے۔ ادائیگی کی تاریخ میں جن کا حصہ اس
اس دفعہ کی رو سے بگاڑا تھا اور جو موجودہ مقدمہ سے
سملتی ہیں۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء جنوری اور ۱۹۱۳ء
تین۔ پس اگر مٹی کی قسط جو حکم ہوں کو واجب الادا ہو گئی
تھی ۲۸ جولائی تک ادا نہیں کی گئی تھی تو محال بنایا جا سکتا
تھا۔ اس لیے اگر جون کی قسط جو یکم جولائی کو واجب الادا
ہوئی تھی۔ ۲۸ ستمبر تک ادا نہیں کی گئی تھی تو محال اس
تاریخ کے بعد کسی وقت کو کسی سابقہ غیر ادا شدہ قسط کی عدم ادائیگی
کی بنا پر بنایا جا سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ محال بنایا
کر سکے لیکن ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء تک کوئی مدبر اختیار نہیں
کی گئی اس لیے ۱۹۱۱ء کی مٹی جون اور نومبر کی
۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء کی جنوری کی قسط ادا ہو گئی تھیں اور
جنوری کی بقا کی ادائیگی کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ ان

دار اقساط کے متعلق بی ۴ مٹی کے بنیاد کے متعلق
اعمال سامنے کی گئی تھیں اور جو آکر کارہ جون ۱۹۱۱ء کو وضع
ہوا تھا۔ مٹی کی قسط ۱۹۱۱ء اس میں داخل نہ تھی کیونکہ
تاریخ اعمال پر وہ بقا یا نہیں ہوئی تھی۔
مراجع کے لایوں کو اس نے یہ بحث کی تھی کہ اس وقت شاہ
میں مدعی دوسرے مالگاری کے سال کے آغاز تک اس
میں ہوئی تھی۔ مالگاری کے سال کا آغاز یکم اپریل کو ہوتا
ہے اور یہ بحث کی گئی تھی کہ مٹی ۱۹۱۱ء کا آغاز اپریل ۱۹۱۱ء
تک اثر پذیر ہو گا۔ اس بحث کی ناسبت میں اب ۲ دفعہ ۱۹۱۱
۳ دستور العمل نوین بورڈ آف رہنویہ نکال سے استناد کیا گیا
تھا۔ اس رول میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ اس حالات بالعموم
اسطور پر منظور کئے جائیں گے کہ وہ صرف دوسرے مالگاری
کے سال سے نافذ ہوں، لیکن وہاں اس کی بھی صراحت
کی گئی ہے کہ یہ قاعدہ اس امحالات کی صورت میں قطعی ہو جائے
مالگاری کے سال کی پہلی قسط کے دوران میں منظور کئے گئے
اور یہ کہ بعض اوقات اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس کو جاری
کے آغاز سے نافذ کیا جائے، یہ بحث کی گئی ہے کہ خاص طور کی
عدم موجودگی میں اتھارٹی کی نسبت منظور ہوا یا یہ کہ وہ کم
اپریل ۱۹۱۱ء سے ہی نافذ ہو جائے۔ اگر اپریل ۱۹۱۱ء کے قبل
کوئی شرائط محال میں ہوا تھا تو یہ معلوم ہو گا کہ بورڈ آف
رہنویہ کو یہ بار بار بھانپا کہ وہ ایک ایسی مدت کیلئے اقسامانے مالگاری
کی مابین محال کو بنایا کر ان میں جس بار میں کہ محال کا اندراج مشروط ہے
اکیس روپے کسی کلکٹر کے مشروط تو اس میں نہیں ہوا تھا۔ نتیجہ طلب
وال یہ کہ اگر اس سے اتھارٹی کے مابین ہو چکی مشروطی ہو چکی تھی
اتھارٹی کے دو حالات میں جو ممبر بنگال اور صوبہ متحدہ کو بگاڑا تھا

ہمارا جسے ارنلڈ
نما
صاحب ہند
(پیشہ)

راکھ دیا گیا تھا
ہنام
میں رہا ہوا
(میتھ)

۱۸۲۵ء میں سکیم شروع ہوئی یہ حالت کلکتہ شاہ آباد کی رپورٹوں سے
۵ فروری ۱۸۲۹ء کو دفتر سے ظاہر ہوئی ہے (دستاویز ۱۸۲۹ء)
اس وقت حالات کے مابین جو منسلک ہوئے ہیں ان کی پالیسیوں میں تبدیلی
کے لئے تھے بہت زیادہ فرق کا جواب اس واقعہ سے ملتا کہ قریب چار
لکھ سو چھیالیس چار اور موضع شاہ پور گووار کے مالکوں نے سابقہ مالکوں
کو ترک کیا کی اور انہیں اس حصہ میں درست انگریزی کی کئی چار یا
سرو کے جنوب میں واقع تھا۔ ان تاریخ کی پالیسی کے نقشہ میں اس
دریا کو جس کی جنوبی حد تھا ہر کیا گیا ہے جبکہ سابقہ کے نقشہ میں پالیسی
میں دریا کے جنوب میں ایک کوئی کو حد بتایا گیا ہے۔ ورنہ ان کے
کے محل نظام ہوتا ہے کہ ترک بلیا کے مالکوں نے انہی جائیداد
کی بازیافت کا دعویٰ کیا مابقی کے ساتھ کیا تھا اور جب بندوبست
کا طریقہ عمل میں آیا تھا ان کا نام اس زیادہ رقبہ کے مالکوں
کے طور پر درج جب تک کیا گیا تھا جو انہی کے گورنر کے بندوبست کے تحت
درج تھا یہ واقعات تفصیلدار بلیا کی ایکسپلوریشن کے اسے اخذ کئے
ہاں کہیں جس کا تعلق وضع کے ایک کاغذ موجود ہے اور جس پر شاہ پور
اور ایک قانون گو کی رپورٹ مورخہ ۱۸۲۵ء میں شاہ پور کے
کی تصدیق سے ہے۔ اس وقت کے بعد سے جب تک بندوبست کا طریقہ
نہیں کسی اعتراض کے منظر کے لئے ہیں اور وہ محال جس کے متعلق
۱۸۲۵ء کی مالگزار کی واجب الادا ہے وہ قائم رہا ہے یہی بندوبست
یہ تحریر کیا گیا تھا کہ اس کا رقبہ ۲۸۲ ایکڑ ہے جبکہ اس کی حد بندی
سے منکر ہوئے نقشہ پالیسی کی کئی مبالغہ نے یہ بحث کی تھی کہ
بہتر اس کے کہ اس کی جس کے متعلق اب دعویٰ کیا گیا ہے اس حقیقی رقبہ
ایکے طور پر شناخت کیا جاسکتی ہو جس کا سابقہ میر بندوبست کیا گیا تھا
میں ۱۸۲۵ء میں رہا چاہئے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ممکن ہے
میں گورنر کو اپنا دینا ہے۔ سوال مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محال میں

کی حدود و جزئیہ کیا ہیں اور انہی کی حد بندی اور شناخت کی تھی
کے طور پر کیا تھی ہے جس کا اس دعویٰ کیا گیا تھا خواہ اس محال
کی بندوبست جواب ترک بلیا کے نام سے مشہور ہے اور جس کے متعلق ۱۸۲۵ء
کی مالگزار کی تھی ہے مختلف اوقات میں کسی وجہ سے بہت کم
ہوا ہو کہ اس کے رقبہ میں اضافہ یا کمی ہو گئی ہے جس کی وہ دی محال
قائم رہتا ہے اور اس حقیقت سے وہ اسی قدر مالگزار کی ادائیگی کا
نہ ہوا ہے جس کے مالکوں کے کوئی پالیسی کے لئے جائیداد جو نظام کی تھی
۱۸۲۵ء کے بعد سے جب ترک بلیا کے مالکان متصدا محال کے
مالکان اور گورنر کی موجودگی میں کاغذات حقوق مرتب کئے گئے
تھے وہ رقبہ جو اس وقت مرتب کیا گیا تھا تمام متعلقہ زمین کی جانب
سے تصدیق کیا گیا ہے اور اس کو یہ اختیار نہیں ہے۔ بطور پالیسی
مالکوں کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ وہ اس رقبہ کی صحت پر اعتراض کرے
ہمارے رپورٹوں کی بحث شدہ زمین اور درمیان کے عہدہ داران
پالیسی کی صحت پر اعتراض کرنے کیلئے نہیں پڑی تھی تھی جنہوں نے
واقعہ پر ترک بلیا کی وہ حدود و قیاس کی تصدیق جو نقشہ و پالیسی میں
۱۸۲۵ء میں ظاہر کی تھی ہیں اس میں شک نہیں کہ اس کی شہر کی
حالات وغیرہ کی خصوصیتوں میں تبدیلی ہو گئی ہے لیکن مجاہد خیر
اس کی وجہ سے ہے۔ تعلیم ڈسٹرکٹ میں نے یہ قرار دیا تھا کہ اس
کی صحت کے ساتھ شناخت اور حد بندی نہیں کی گئی تھی اور انہی جو یہ کو
نامعلوم کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں مل سکتی ہے جس کو
میں منظور کرتا ہوں۔ آخری تصدیق طلب سوال یہ ہے کہ آیا یہ نظام
۱۸۲۵ء میں مالگزار کی اس شکل کیلئے باتیں ہو سکتی ہیں
۱۸۲۵ء میں مالگزار کی مالگزار کی حساب چار اقساط میں
۱۸۲۵ء میں ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے
۱۸۲۵ء میں ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے ۱۰۰ حصے

مائل کر نیکی لئے کوئی نڈر اسرار نہیں کہیں انھوں نے ممکن ہے کہ
یہ خیال کیا ہو کہ جاندا اس قائل نہ بھی کر اسکے لئے مالک ادا را
لی جاتی یا ممکن ہے کہ انھوں نے اسکو معیدہ سمجھا ہو کہ وہاں
اسکے ساتھ جو فالص تھے مقدمہ باری میں پھنسے ہیں لیکن اکی جہ
حوالہ کچھ ہی رہی ہو انھوں نے نظام کو روکے کیلئے کوئی تدابیر
اختیار نہیں کہیں اور یہ واقعہ کہ انکو کوئی ماضی بط لوئس رسول
نس ہو انھیں جسکے موجب مالک ادا را کی طلب گئی تھی۔ ایکٹ ۱۱
۱۹۲۲ء کی رو سے تیسخ نظام کیلئے کوئی وجہ نہیں ہے۔
سیرا س این۔ مرافہ ان تمام امور کے متعلق ناکام
رہتا ہے جو پیش کئے گئے تھے اور وہ مدخر چہ خارج کما جاتا تھا۔
بیسٹ فاسٹر۔ بن متفن ہوں۔

مرافہ خارج کیا گیا۔

ہائی کورٹ الہ آباد

مرافہ نانی ولوانی

مہ ہفدہ ۳۲ بابتہ ۱۹۲۲ء منقطعہ ۲۵ جون ۱۹۲۲ء

ماجلس مسٹرسٹس رلیوز

نواری گوج سنگ۔ مدعی علیہ مراجہ مہام سری ٹھاکر جی ہراج راو بارا
مدعی مراجہ علیہ۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابتہ ۱۹۰۷ء آرڈر ۲۲ رول ۱۔
عدالت مرافہ آیا مقدمہ اٹھالینے کی اجازت دیکھنی ہے۔ عدالت
ابدا فی کے فیصلہ کا بطون مرافہ منسج کیا جاتا۔ امرتیل سندہ۔
عدالت مرافہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرڈر ۲۲ رول ۱
مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے حکم صادر کرے جسکی رو سے
۱۲ مدعی کو جسکا مدعی خارج کیا گیا ہو اجازت دے گا کہ
وہ جلد مدعی رجی کر نیکی اجازت کسٹا اٹھاپنا مدعی

نواری گوج سنگ

سام

سری ٹھاکر جی

(الہ آباد)

اٹالے۔
اصل حکم سام اکبر عا حام انڈین کمر جلد ۲ صفحہ ۱۵۷
کی تعلیم لگائی۔
راستہ نام ایک سنگہ انڈین کمر جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ کالی
یہ نام سام اس پیاس سندی انڈین کمر جلد ۲ صفحہ ۱۵۷
کما رہتیں سام رام کہلان سنگہ انڈین کمر جلد ۲ صفحہ
۲۳۷ و ہر دیا بھکھ رائے سام رام جدر ابر داس رام انڈین
کمر جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ کا حوالہ دیا گیا۔
عدالت ابتدائی کا فیصلہ جو طریق مراجہ منسج کیا گیا ہو کاما
ما مال لھا ہونا ہے اور وہ امرتیل سندہ کے طور براتر رہ
ہیں ہو سکتا۔
عدالت سام الہ آبادی الہ آبادی کی نوٹس بابتہ ۱۹۱۸ء
صفحوں کو سام خیالی رام انڈین کمر جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ سے
استناد دیا گیا۔

۱۹۲۲ء

مرافہ نانی ناراضی ڈگری مصدرہ ڈگری گوج میں پوری جرم جرم

مہاجن مراجہ مسٹر ایم۔ اہل سندال۔

مہاجن مراجہ علیہ مسٹر جے ایم سندھی۔

صفحہ ۸۹

فیصلہ۔ اس مراجہ میں قانون کا کس فیصلہ کیسٹ ال پید
ہونا ۱۹۱۹ء میں بدھونے عدالت مصنف ہونے ضلع میں
میں موجودہ مراجہ کے طاف ایک مدعی رجوع کیا جس میں اس کے یہاں
کہا کہ مدعی رجوع جلد ایک بت سری ٹھاکر جی ہراج راو بارا منجی
کی ملک تھی اور یہ کہ وہ مذکورہ بالا ٹھاکر جی کی جانب سے منتقل تھا
اور اس فیصلہ کیلئے مدعی کیا تھا۔ اس مدعی میں غلط قسم کی
حواسہ پیش کی گئی تھی اور اسکو متصف نے ایک بہت ہی مختصر فیصلہ
کار سے خارج کیا تھا۔ انھوں نے یہ قرار دیا تھا کہ چونکہ بارا دس

ہاں لکھنؤ میں
ما
صاحب دربار
یہاں

باز نئے شاہ میں طبع کے کئے تھے انکے ورثہ میں جان کہا
گیا کہ مال ملک مندرہ اگر وہ دو دو میں صلح ہلکا کا جزو باقی
ہیں رہے اور اب وہ جنگال میں شاہ آما کا جزو بن گیا اور
دو مریہ ورثہ میں نہ کھا گیا مالک مندرہ اگر وہ دو دو کے صلح ہلکا
نہ خال کے صلح سادہ آباد میں اسکی دیوانہ جہادری اور بالی امتیاز
ساعت کی اعراض کیلئے مستقل کیا جاتا ہے ان اسلانات کی نسبت
میں ہمارا جابا ہے کہ ان سے وہ وقت بہت ملا ہر جوتے میں خواہ
کہنے چاہئے اور جو علی اس سبب کھا گیا لکھنؤ میں منظر کیا تھا
ایں اس کے مال کے ساتھ اس میں دفع ہوئے متعلق اختلاف
ہے اور اس کے لئے یہ محال رہا اس کے ساتھ آبادیہ ۱۹۱۷ء
۱۹۱۷ء (دو اور ۱۹۱۸ء) سے لے کر کہا جائے اس میں دو مقامات
پر تحریر کیا گیا ہے کہ محال علم بریل ۱۹۱۷ء سے محال کیا گیا تھا اور
مروا اس میں اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ اس حال کی نسبت
یہ منظوری دی گئی تھی کہ وہ اس تاریخ سے نافذ ہو اٹھا۔ محال رہا کہ
یہ اس کے لگان کی کہتاؤنی (کمپوٹ) بابہ سٹالٹ کے خانہ
کیفیت میں جو ایک تہا وہ ہے جو کلکٹر ہلکا کے رجسٹرات (دستاویز
۱۹۱۵ء) کا ایک حصہ بنتی ہے۔ ساندراج کیا گیا ہے کہ محال بعض
کھا لکھنؤ کی رو سے شاہ آباد میں متصل کیا گیا ہے اور یہ کہ ۱۹۱۷ء
میں اس کو قریب سے نظر کر دیا جائے گا اس سے نہ کھٹ لگتی ہو کہ
کہ ان کے نام تک دیکھ کر سہرا لگا۔ اسی میں قیام ہوا جو زمانہ وسط
نہ سٹالٹ کے مطابق ہو اور یہ کہ اس کو کوئی تہا شاہ آما اس
تاریخ کو نقل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہتیاں کیا گیا کہ محال کا نام
آما وہ طرز پر لکھنؤ کی کلکٹر ہلکا کے ضلعی سٹالٹ سے قائم
کہ وہ دوہم کیا گیا ہے تہا یہی محال مکمل ہو چکا تھا۔ رمال کا
انداز بیان یہ طور پر ایک حد درجہ غیر کی رو کلکٹر ہی ماہ آباد

۱۹۱۷ء

میں کیا گیا تھا۔ جسٹس لکھنؤ کی ہلکا کی ماہ رابطہ قیام کی تاریخ میں
رہے میں اس حال کو جو نہ پر کوئی اثر نہیں رہا ہو سکتی تھی۔ بین علم
ڈسٹرکٹ جج سے یہ قرار دے بن معنی ہوں کہ ان حالات میں
جو تہا سب سے کھٹ لکھنؤ شاہ آباد کو یہاں تھا کہ وہ مندرہ شاہ
کے متعلق تھا یا اسے لکھنؤ کیلئے محال کو سبب کر اسے اور یہ کہ
کے نہ ہونے کی بنا پر نظام میں اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔
سے یہ کہ لکھی تھی کہ چونکہ کوئی نوٹس کسی رو سے لکھنؤ کی
نکر عابد لکھی بھی ہلکا میں روم کی ادائیگی ہوئی ہے لیکن میں
بابا تھا۔ اس لئے زمین سبب سبب کے لئے کوئی مالک لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ
ہیں ہوئی تھی مالک لکھنؤ کی کرنا ایک لکھنؤ سبب سبب سبب
کے مالک متحدہ کے ہارڈ آف رولو سبب کے اختیار سبب سبب
نہا سبب کے محال اس کے اختیار میں تھا۔ وہ جس عارضی تھا اور
تہا وہ سبب تھا کہ اس میں اس وقت تک ہے سبب کے محال دربار
نہا کہ سبب مستقل معافی میں لکھی تھی سبب سبب سبب سبب
پر برآمد میں جوشہ آباد میں متعلق کی گئیں اس اور کا تہا
کہنا کھا محال کا کا کہ کہ مالک لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی
میں کوئی وجہ باقی نہیں رہی تھی کہ وہ کہ وہ وادہ لکھنؤ کی
فرض نہ تھا کہ وہ باضابطہ سٹالٹ کے تہا مالک لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی
ادائی جائے۔ ایک بابہ ۱۹۱۵ء میں موجود ہیں بتلائی
گئی کہ یہ بیلا کے قتل مالک لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی
حادثہ باعین گذشتہ سال کی بات ہے اور وہ ایک سٹالٹ سے
کہ وہ حقیقت کی سند جو تہا کو عطا کی جاتی ہے اس تمام کو
کی نقل کی نقلی سبب سے وہی تہا وہ ایک لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی
سمجھ گئے ہیں کہ یہ لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی وادہ لکھنؤ کی
علم ہوا کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

منتظم کے رجوع کیا جائیگا میری رائے میں ڈسٹرکٹ جج کے حکم کی رو سے
جب مصنف کا قصہ تصنیف کیا گیا تھا تو وہ امر فیصلہ شدہ کے طور
پر اثر پذیر نہیں ہو سکتا۔ میرے خیال میں مقدمہ راجہ رام سنگھ
لال بہاری (۶) رجسٹرڈ ناگیاہی (۷) کے متعلق جو فیصلہ ایسی
حالت میں ہے اس میں مقدمہ خارج کرنا ہون جس میں اس
کی جس شرح علی داخل ہوگی۔

مقدمہ خارج کیا گیا

ہائی کورٹ راس

مقدمہ اولی دیوانی

نمبر مقدمہ ۶۶ مایہ ۱۹۲۳ء درخواستہ گرائی دیوانی
نمبر مقدمہ ۲۸۹ مایہ ۱۹۲۳ء مقدمہ ۲۸۹ مایہ ۱۹۲۳ء
باجلاس جیسٹس فرانسس اولڈفیلڈ جیسٹس الوداں
کوئٹہ ہائیکورٹ میں مراجعہ فراموشی (۸) سوندر اتھاپچی۔ دعوای
دیوانی نمبر مقدمہ ۶۶ مایہ ۱۹۲۳ء
وگرہ ایچوہ فرخو استنگرائی
دیوانی نمبر مقدمہ ۶۵ مایہ ۱۹۲۳ء
نگرائی خواہ پروتھ سنگھ سوامی پے
وغیر گرائی خواہ پروتھ سنگھ سوامی پے
دیوانی نمبر مقدمہ ۶۵ مایہ ۱۹۲۳ء

دوسرے سائنس و وصیت۔ دیوانی کے وصیت نامہ آما مقدریا
جاسکنا ہے۔ قانون اولیا دنا باناں ایکٹ ۱۸۸۹ء
رقبات ۱۸۸۹ء حکم سسکی رو سے ولی کو علیا، دکرے سے اٹھا کر کیا
کیا ہو۔ مقدمہ آبا قابل بدیرائی ہوتا ہے۔

دوسرے سائنس کی رو سے ہندو باب مذکورہ وصیت نامہ
چھکنا ذات اور جائیداد کیلئے ولی مقرر کر سکتا ہے۔

(۷) ال آر ڈی کی نوٹس مایہ ۱۸۸۹ء رجسٹرڈ ناگیاہی (۸) سوندر اتھاپچی۔ دعوای

نظامِ ہند کی لگی۔ وہ حکم سسکی رو سے کسی ولی کو
علیٰ دکرے سے اٹھا کر کیا ہو وہ مقدمہ قانون اولیا
باناناں کے بموجب قابل مداخلت نہیں ہوتا اور قانون
کی دفعہ ۱۸ کی رو سے قطعی ہو جاتا ہے۔

موسم باجدر سب اس سائے تاریخی سکر گرویش انڈین آرٹ
کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۸ پکھو اتھی ہنی بام امارا میں
سنگ انڈین لار بورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱
بالی سکر کیا انڈین لار بورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۷
نما انوار اللہ انڈین لار بورٹ لک آبا ویدہ ۲۳ صفحہ ۳۳

کی اقلید کنگلی۔
در بارہ بار اٹھی حکم درخواستہ گرائی دیوانی نمبر مقدمہ ۱۱۵ ایکٹ ۱۸۸۹ء
وہ دفعہ ۱۰ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ برائے انگرائی حکم مورخہ ۲۳
فروری ۱۹۲۳ء دستہ درہ و سٹرکٹ کورٹ حویلی ارسکٹ برہنہ
انڈیائی نمبر ۱۲ مایہ ۱۹۲۳ء

منجانب مراجع مسز اس کرشنا سوامی اترو کے اور اٹھانگ
منجانب مراجع علیہ مسز ای۔ اعلیٰ تھارٹن دیوانی۔ آر راجا دیوانی
جسٹس اولڈفیلڈ۔ ال دو اٹھانگ میں سے جو ہار رو برو و
میں پہلا اور زیادہ اہم حکم ڈسٹرکٹ جج جو بی ارسکٹ سے اس خوا
برصا در کیا تھا جو ایکٹ بالغ مختار و کشتا ولی امان کی ذات و
کی ولیعترت و وصیت نامہ کی حیثیت سے مراجع علیہ مانڈا کی علی گئی
بجائے سائل با کسی دوسرے اہل شخص کے اقرار اور مطلعہ اور کسی
منزل گئی تھی۔ اس حکم کی ناماخصی سے ایکٹ خواہ نہ مقدمہ ویزو خوا
نگرائی میں کی گئی ہے۔

شروع میں بین مداخلت کی نسبت مراجع علیہ اس استدلالی غور
پر غور۔ مایوں کہ حکم سسکی رو سے ولی کے مایہ ۱۸۸۹ء ایکٹ

کوئٹہ ہائی
۱۸۸۹ء
۱۸۸۹ء

طوری پر از بند رہتا ہے اس امر کا نصفہ کہ عدالت میں کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ آرڈر ۲۲ رول کے بموجب حکم اصدار کرے اس عدالت کی ایک سب سے فیصلہ کیا ہے جو توجہ واجب العمل ہے ملاحظہ ہو فصل یکم بنام الیکٹریٹ خاتم (۱) مراحع کے لائق کو مسئلہ نہ دو نظائر کا حوالہ دیا ہے جو اس مقبول کی ہیں کہ مقدمہ اٹھانے کا حکم کراس کے کہ وہ سچی کیا تھا حکم صدر جے آرڈر ۲۲ رول کے مطابق ہو گا اور یہ ہوتا ہے اور اس کو مطلق تصور کیا جاسکتا ہے وہ انا گے ۱۰ جکسنگ (۴) اور کالی براسٹاسیل بیامیجا سدی (۱۵) میں بہ دو نظائر مختلفہ مشابہت میں لکھیں اس پر مزد غور کر سکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اول الیہ نظر و تیس کی سچی راج کمار متین بنام رام کھلاون سنگہ (۴) میں اور موخر الذکر ہریانہ ناٹھ راس نام رام جدر راس و اشرا (۵) میں صراحتاً نسخ کی گئی تھی۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ میں جج کو اس حکم کے صادر کرنا اختیار حاصل تھا جو انھوں نے صادر کیا جسکی رو سے مرافعہ منظور کیا گیا تھا اس حکم کی سچے جسکی رو سے مرافعہ منظور کیا گیا تھا نصف کا حکم مستر احتجاج و دعویٰ علیاً مافاضل لفاذ ہو گیا تھا اور ایسی حالت میں اس مقدمہ پر کسی عرض کیا ہے غور نہیں کیا جاسکتا ہے اسکا وجود باقی نہیں رہا ہے دعویٰ کو حذف و دعویٰ رجوع کر سکی اجازت دی گئی تھی یہ غالباً بالکل صحیح نہیں ہے کیونکہ دعویٰ ہی ہر طرف ایک فرقہ یہ کہ غلطی جو سابق مقدمہ میں کی تھی اگر اس کو غلطی کہا جاسکتا ہو جو یہ بھی کہ یہ ہونے اس پر آج دعویٰ بنایا تھا اور اس کی جانب سے دعویٰ کیا تھا حسین گوئی نے اس میں بلکہ کس کو اس کی تھانہ جج کر دی گئی تھی اور دعویٰ بالکل قانون کے مطابق وار کیا گیا تھا جو اس عدالت نے قرار دیا تھا یعنی یہ کہ دعویٰ اس کے نام سے توسط اس کے

(۱) ادب کبریا علیہ السلام ص ۱۸۵، ابن ابی عمیر کتبه جلد اول صفحہ ۶۹ (۳)
ابن کبریا علیہ السلام ص ۶۷ (۴)، ابن ابی عمیر کتبه جلد دوم صفحہ ۳۲ (۵) (طحاوی شریف
ص ۸۰) (۶)، ابن ابی عمیر کتبه جلد دوم صفحہ ۸۰ -

معلوم کر سکے لے اسکی عبارت پر غور کرنا چاہیے کہ آیا اس کی وجہ سے ایسا کوئی اصول قابل قبول ہوتا ہے جو موجودہ معاشرہ کے منافی ہو سکتا ہے۔ ایسی جانچ کی زیادہ ہر طور پر ضرورت ہے۔ جسکا کہ جابر علی بنام رگھاسامی ناگر دھرمین دلائل کی بناء پر واضح رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رگھاسامی نے جس سے تعلق پر اعتراض کیا تھا یہ تسلیم کیا تھا کہ وہ جائز ہوتا اگر جائداد پر مجتہد علیہ ہوتی۔ یہ اور بھی قابل غور ہے کہ فیصلہ میں ذات کی ولایت کیے تعلق کوئی مجوز نہیں کیلئے ہر سوائے اسکے کہ جسٹس کو ٹرائل سے بیان کیا ہے کہ ایسے ولی کا تقرر ایک قدرتی حق ہو سکتا ہے جو باپ کو حاصل تھا۔

لیکن جو کہ بحث کیلئے ہو وہ یہ ہے کہ فیصلہ میں بالعموم یہ ذکر ہے کہ ہر مناسبت میں اس کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ باپ اپنی اولاد کیلئے اپنی وفات کی بعد کسی ولی کے تقرر کا اختیار ہوتا ہے اور کہ وہ قانون اولیاد و نالغان کی رو سے صرف اسے تقرر کی اجازت دی گئی ہے جو اس قانون کے بموجب جائز ہوں جسکا کہ نابالغ نالغ ہے۔ اگر حقیقت منجملہ جات کا اثر تھا تو دلائل زیر بحث اس میں شک نہیں کہ ثابت ہو جائیگی لیکن اگر ان پر تسلیم غور کیا جائے تو جسٹس انلنگ کی دلیل میں باجتماع طور کی ضرورت کا ذکر ہے۔ اگرچہ ایسے اختیار کے وجود کو صرف ان وجوہ کی بناء پر تسلیم کیا جانا چاہیے کہ اسکا استعمال ممنوع نہیں ہے اور وہ قرین مصلحت ہے اور اسکے بعد اسکے وجود کے خلاف اس بناء پر تفسیر کیا گیا ہے جو ہمارے رو پر پیش شدہ مقدمہ سے غیر متعلق ہے کہ وہ ہندو منسٹر کہ خاندان کے حیا کے خلاف ہے اس میں شک نہیں کہ جسٹس سیتا گری انٹرنیٹ اولیاد ذکر کیا ہے کہ اس اختیار کے متعلق پہلے و ہرم شاستر میں کوئی بیاد نہیں ہے اور نہ رواجی قانون

کے حق کے طور پر اصول قانون کے دوسرے طریقوں میں اسکا تسلیم کیا گیا ہے لیکن انھوں نے اسکے بعد بطور بحث کی یہ چیزیں پھر غور کر دینا اور اس وقت صرف اسے تسلیم کرنا نہیں کہ ان بہت سی نظائر میں جسکا حوالہ دیا گیا تھا کہ خاندانی جائداد پر بحث کی گئی تھی جس سے انکو الراء است تعلق تھا کہ انھوں نے ایک مقدمہ کو اس بناء پر منسٹر کیا کہ جائداد زیر بحث مکسویہ تھی اور یہ کہ انھوں نے بعض قوانین میں وصیتی اختیار کے تسلیم کے جائزگی وضاحت اس بناء پر کی تھی کہ ان میں "اون" مقدمات کا حوالہ دیا گیا تھا جن میں ایسے اختیار کی از رو قانون اجازت دی گئی ہے جیسا کہ مدراس میں مکسویہ جائداد کے مقدمہ میں ہوئے ہیں۔ بعض حالات میں یہ شبہ کیا جاسکتا ہے کہ ان میں حاصل جیون کا یہ منشاء تھا کہ وہ وصیتی اختیار کے وجود کی عدم منسٹر کہ خاندانی جائداد کے علاوہ اور طور پر تردید کریں صرف جسٹس کو ٹرائل رگھاسامی نے انکو ٹھیک طور پر سمجھا کہ دلیل اختیار کی تھی کہ اختیار با اسکی کسی منیاد کیلئے مدد ملی حق کے علاوہ کسی قانونی بیاد کا نہ ہونا اسکا بالعموم موجودہ کے خلاف قطعی تھا اور اسکا تعلق علی و منبر خاندانی بناء پر تھا۔ جابر علی بنام رگھاسامی ناگر دھرمین کی وجہ سے اس کی بحث پر بلحاظ رولڈ اعدہ کر بیسے ممنوع نہیں ایسا عمل کر نہیں میں کوئی کوشش میں لبل کی تعلیم کیلئے نہیں کرتا کہ قانون کے دوسرے طریقوں میں وصیتی ولایت قطع نظر قانون کے کوئی آزادانہ ہنس نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے سلسلے میں کہ اجلاس مل کر رہا اس میں لبل میں "اون" آتا ہے۔ وصیتی ولایت کے کسی ذکر کا حوالہ دیا جاتا ہے (رومن لاڈل پری مولائی پری) ۱۹۲۱ء (۲۲ ستمبر) اور نہ ذاتی جائداد کی نصبت

کہ ہوتا ہے سال
راہجانی
(۱۹۲۱ء)

صفحہ ۱۹

نومیناں شمال

نور ساجھی

ہے۔ دوسرے قانون اولیٰ و ثانیٰ ایک دوسرے سے ملتا ہے۔
 رو سے قابل مراعات نہیں ہے اور وہ دفعہ ۸۴ کے بموجب قطعی ہے
 حکم جس طرح برکادہ موجود ہے یقیناً اس قسم کا ہے جتنا فیجہ ہے
 کہ التناں وجوہ بن سے کسی وجہ پر ولیہ کو علیحدہ کرنے کے لئے
 آمادہ نہیں ہے جو درخواست بن سان کی گئی تھیں اور یہ کہ درخواست
 خارج کیمالی ہے اور اس مندر کی تائید اس نظر سے ہوتی ہے جسکی
 قطعہ کرتے کیلئے بن آمادہ ہوں ملاحظہ ہوں موسیٰ احمد بسوا
 نامہ ماریہ شکر گوئل (۱) بکھوانی دنی بنام اندرانار ابن سلا (۲)
 بمعاملہ بابی نمبر ۱۳۴۵ امتیاز السان نامہ انوار افندہ (۳)
 لیکن اس مندر کے جواب میں یہ دلائل پیش کی گئی ہیں وہ کہ
 حکم مدہ اول اس قسم کا ہے جسکی رو سے ولیہ وصیتی کو دفعہ ۱۱
 (۵) کے بموجب قرار دیا گیا ہے اور اس حیثیت سے وہ
 دفعہ ۸۴ دالغ کی رو سے قابل مراعات ہے اور (۲) چونکہ از رو
 وجوہ نامہ ولی کو مقرر کر کے متعلق ہندو کا حق اور اسے قانون
 سے ہم نہیں کیا گیا ہے اور مراعات علیہا غیر کا انفرکال عدم تھا
 اسلئے عدالت نے اس کی ضرورت نہ تھی کہ وہ اسکو علیحدہ کرنی
 با علیحدہ کرنے سے اسکا کر فی اور اسکا حکم محض اس قسم کا سمجھا
 جانا چاہیے جسکے یہ نیبائل کو مقرر کرنے سے اسکا کیا گیا تھا
 جو دفعہ ۸۴ دالغ کی رو سے قابل مراعات ہے۔
 ان دلائل کے منجانب سے دلیل کا انضیفہ تھا کیا جاسکتا ہے
 وہ کلیتہً اس توہین کی وجہ عدالت تحت اس حکم میں مراعات علیہا کا حوالہ
 ولیہ رو سے وجوہ نامہ کو طور پر دیا ہے تقریر کی اسکی اہلیت کی نظر کرتا
 اور اس عمل کو خلاف بنو کی ہے جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ اسکو
 اس میں کوئی اثر نہ رہی لیکن اس کی علیحدگی کی استدعا کیلئے جو کچھ
 ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے ۱۲ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے
 ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کا حکم ہے

کہ امر متعلقہ مذکور جو استغراق کی حد تک نہیں پہنچتا تھا وہ حکم
 مراعات اور نہیں کیا گیا تھا جس کے متعلق کسی فریق نے استدعا نہیں
 کی تھی جسکی نسبت عدالت تحت کو یہ اطلاع تھی کہ وہ اس پر غور کرے گی
 تھی اور جسکی حد تک وہ ضابطہ جو قواعد عمل درآمدیانی باب ۱۱ میں
 بتلایا گیا ہے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔
 دوسری دلیل پر مزید بحث کر نیکی ضرورت ہے باوجود اسکے جیسا کہ
 میں قرار دینا چاہتا ہوں اس حکم میں جو ہمارے روبرو پیش ہے جسبغہ
 نگرانی دست اندازی کو نیکی وجہ موجود ہے کیونکہ بحیثیت ولیہ رائفہ
 علیہا غیر کے تقرر کے جواز کے خلاف فیصلہ صرف اس سوال
 کہ آیا وہ حکم قابل مراعات ہے بلکہ اس مزید تحقیقات کی رو سے بھی
 متعلق ہوگا جو کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر اس کو جواز مقرر نہیں کیا
 گیا ہے تو سوال خدمت برتقاہم رہنے کی نسبت اسکے حق کا نہ ہوگا
 بلکہ اسلئے ایک نئی سرے اسد دار کے مقابل میں اسکی اہلیت کا ہوگا
 یہ امر نیز اعمی نہیں ہے کہ ایک وصیت نامہ موجود ہے جو لالی ۱۹۰۸ء کی
 رو سے نابالغان کے باپ نے اسکے پاس اپنی علیحدہ جائداد جسکی
 مالیت یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی لاکھ روپیہ کی تھی چھوٹی تھی اور
 مراعات علیہا غیر کو اسکی ذات و جائداد کی ولیہ مقرر کیا تھا لیکن
 یہ بحث کی گئی ہے کہ اس عدالت کے اجلاس کل کے فیصلہ جلد سے
 بنام سنگاسامی نانگر (۵) کی عبارت اسکی مقتضی ہے کہ ہم
 عام طور پر برقرار دین کہ ہندو کویتی حال نہیں ہوتا کہ وہ بذریعہ
 وصیت نامہ اپنی اولاد کی ذات باجائداد کیلئے ولی مقرر کرے
 نہ صرف اسوقت جب جائداد جیسا کہ اس مقدمہ کی صورت تھی
 مورد فی ہو بلکہ اسوقت بھی جیسا کہ اس مقدمہ کی صورت ہے
 وہ علیحدہ ہو۔ یہ امر نیز اعمی نہیں ہے کہ یہی ایک نظر ہے جسکی
 رو سے بحث کی تائید کی جاسکتی ہے اور ایسی حالت میں بن

اور کوئی مسئلہ نہ تھا کہ اس کی جانب سے اس کے بھائی کی بطور ولی کے بار بار وصیت نامہ اور مذکورہ قدرتی ولیہ یعنی بیوہ کے وعدہ کے مطابق من موثر نہ ہو چاہئے اور اگر معاملات کا اس رائے کیساتھ اتفاق نہ ہو مگر کوئی شخص کے خیال کے مطابق اس کے اختیار پر کوئی شخص من نہ اذیہ اس وقت قدرتی تھا جبکہ خود اختیار وصیتی ہی نہیں تھا اس کے بعد کتاب متعلق بالافغان مولوٹھ یو ملین طبع سوم صفحہ ۶۲ اور کتاب دوم میں شاستر درویش مولوٹھ میں کی گئی ہے اور دیگر سے تصنیفات واضح ہیں جدا جدا اپنے بنا کر نگاہانی انگراہ جہاں اور مولوٹھ کے کتاب کی طبع آخرین اس طور پر دیا گیا تھا کہ اس کا تعلق صرف موروثی جائداد کی ولایت سے تھا۔

وصیتی تقرر کے حق کے نتیجہ کی تائید بالواسطہ طریقہ سے اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ سو اندھی لال بنام مرارجی دے کے چاہا یہ امر پیش کیا گیا تھا لیکن اس کا تصدیق نہیں ہوا تھا اس میں یہ نہیں ظاہر کیا گیا ہے کہ جو غائب دو صورتوں کے واسطے تقرر کیے گئے تھے عام اعتراض کا اجلاس کامل ہر اس کے فیصلہ کے قبل کسی اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ مفقود تھا مثلاً وینکیا کا روٹم وینکیا نہ پہلو (۸) سامی راوٹم الیو تھا راوٹم باوٹم (۹) بمبارہ ریش چندر سنگ (۱۰) میں بسا اعتراض کر قابل پیریائی تھا قطعی ہو سکتا تھا وہاں در مقامات کے مجملہ الاکبا ایک گار بنام سنگا تھائی اتانکار (۱۱) کا تعلق ذات کی ولایت سے اور صوبہ ونگالال جہاں بنام راوٹم سنگ (۱۲) کا تعلق جائداد کی ولایت سے تھا۔ ان کے لئے لکھا گیا تھا جو الہ دیا پیکار مجھے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی کہ کیوں اول الذکر فیصلہ کی تقلید نہ کی جانی چاہئے کہ وہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کل بنام البستیج بنام باجی جیٹا (۱۳) پر مبنی تھا جس میں تقرر

(۸) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴ (۹) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴ (۱۰) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴ (۱۱) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴ (۱۲) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴ (۱۳) انڈین لائبریری میں جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۴

حوار پر ہوا کہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حق میں کیا گیا تھا اور وہ فیصلہ تقرر بنام اعتبار کیا گیا کہ اگر کسی کی صورت ہے کہ کوئی شخص اس سے اس وقت بنام الاکبا سنگا بنام سنگا تھائی اتانکار (۱۱) میں اس کی نسبت بنام اس سے ہوا کہ وہ بنام اس کے مفہوم میں خدائی جائداد کے متعلق تقرر دیا تھا کہ جس کو اس نے اثر سے جدا مبرا بنام بنام سنگا سامی تانکار میں بنام کیا تھا اس کا تعلق محض اسکان سے تھا اور اس میں کوئی معین فیصلہ درج نہ تھا لیکن جس میں اس سے اس کا خواجہ اثر ذکر تقرر میں جس میں سندھائی اثر کے فیصلہ میں درج ہے کہ کوئی وصیت ہو کر جائداد پر چلتی ہے اور اس کی وجہ تقرر ہے کہ کوئی وصیت ہو کر جائداد کے متعلق باختر حق نہیں کیا جاسکتا کہ یہ بھی کوئی اختیار ہوتا ہے کہ اس کے انتظام کیلئے ولی مقرر کرے جس کو اس نے اثر کیلئے تمام تقرر کے باوجود صوبہ ونگالال جہاں بنام راوٹم سنگ (۱۲) میں اس حق کا تسلیم کیا جانا چھ دفع معلوم ہوتا ہے اس میں سنگا بنام وہاں مال جوں سے جو خود وصیت نامہ کی اہلیت پر تقرر کرنے سے اس کا کیا تھا اس لئے وہ اس امر پر مجبور ہوئے تھے کہ جائداد کے موروثی جائداد کا تعلق تھا میان کی حد تک اور جائداد کے علاوہ جائداد کا تعلق تھا امر مانع تقرر بنام الف کا فیصلہ کرتے اور انھوں نے تسلیم کیا تھا کہ موروثی جائداد کے متعلق وصیت نامہ بہر صورت ناقابل لغاؤ تھا لیکن دونوں عدالت کے متعلق اس کی توجہ کی گئی اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ اگر وصیت نامہ اہلی تھا تو اس کی رو سے نہیں قانونی حقیقت خطا ہو گئی تھی اور یہ کہ عدالتوں کا دوسرا فیصلہ بہر تقرر کرنے پر تقرر اور ایک بیعت کے متعلق امر علیہ کا اثر یہ خیال کرنے میں جائز تھا کہ اس سے ایسا ہوا تھا۔ اس میں سنگا بنام کوئی تقرر نے ولایت کی حد تک ذکر کرتے ہوئے کہ وصیت نامہ نافذ تھا یہ بیان کیا تھا کہ موروثی جائداد کی حد تک یہ حالت تھی

کنہا لٹم
بنام
سندھ باجی
(میراس)

لحمال
ا
افغانی
رداس

انگلستان کی عدالتوں کے سامنے ملحدانہ اور کافر کی
(ملاحظہ ہو کتاب متعلقہ بالاناس مولفہ میں طبع سوم صفحہ ۱۰۱)
اور عیسوی عقائد کی نسبت معاملہ کی پیچیدگی مؤید حقوق
کے وجود کی وجہ سے تھی جس کے تقاضے کے لئے قانون
۱۲ عہد جارلس میں باب ۲۲ نافذ کیا گیا تھا اور ایسی حالت
میں راجہ مشدہ یہ کہ آبا بخت بہا ننگ کہ طریقہ ہائے قانون
روما و انگلستان کی تعلیمات کا جامع تھی لیکن اگر ہندوستان تک
تو خود در کبھی جائے تو ہم زیادہ قوی بنیاد پر ہونے کے برابر
کہا جاسکتا ہے کہ ہندو دانش کو کون میں اس باکسی دوسرے صینی
اختیار کا تلاش کرنا سوچے جس میں وصیت نامہ یا کسی ایسی
دست دہر کی تکمیل کا کوئی اختیار تسلیم نہیں کیا گیا ہے جو تکمیل کنندہ
کی وفات کے بعد اثر پذیر ہو۔ دراصل یہ ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ
وصیت نامہ کی مقرر کردہ باوصیت نامہ تکمیل کر کے اختیارات مل
یا جائے بغیر کی حد تک اور قانون وصیت نامہ کی حالت میں ہندو
سہا جوئے کی بنیاد پر کہتے تھے ہر دو کسے جائز و جہیز کی اسکو
ہدایت قدیم زمانہ سے قانون انگلستان داخل ہوئے بعد میں کبھی
اعتراض کے اٹھال کیا گیا ہے اور اس کی وضاحت قانون اور عدالتوں کے
تائید کی ہے۔ اس پر برسرِ رو کیا گیا ہے کہ فیصلہ نہیں ہو کہ وصیت
کے لئے اختیار کی وضاحت قانونی خیالاً کے جو جب کیجائی
تہ جو ہمہ جہد و ستا میں مزاح ہو ہے نہ کہ در پر وصیت نامہ
ولی کے لئے کہ تائید نہیں کی جاتی اور ہمارے روبرو ہندو اسو میں
بظہر ہام گندہ اسو میں بظہر ۶ کے تائید ۱۱۱ ناہ کا کو
دیا گیا ہے کہ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
تعلقات ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
دیہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱

فما سی ہے اور اگر تائید نہ اختیار کی اسد کا خیال ضروری ہو چکا
اسکی تائید میں بخت دراصل کے استعمال اور تسلیم کئے جانے پر
مبنی ہے تو ایسے اگر ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
انت ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
امانت کی عمل کی تدریج میں جائداد کے ولی کے وصیتی تقرر کی
وصاحت ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
سہولت کی بنا پر ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
ان کے تائید کا جو اب کے تقررات کو وضاحت قانون نے
مسئلہ تسلیم کیلئے ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
کو فی قید و ضمانت ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
کے مفہوم میں دراصل ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
تھی جس کے مالک تقریباً تمام صورتوں میں ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
دوسرے قانون اور فیصلوں کے ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
روس ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
اہل ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
حالیہ دوم ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
تھی جس کے قانون اور تائید متعلق تھا اور اسکو ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
سے متعلق نہیں ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
استحقاق کو بالغ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
کے میں ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
کے ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱
ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱ ہندو ناہ ۱۱۱

نہدال
م
می
ن

لیکن یہ امر باور رکھنا چاہیے کہ سائنس مندر بنی کا مقصد اس
جائداد سے تو ایسی ہی مقدمہ سارہ ۱۲ روٹائی شہید ابوبن دلاہش
صرف منہ دھینی اور قدرتی دلی سے مابین نزاعی بھی نہیں ہو دو
کیلئے جائداد کی علیحدہ نوعیت مسئلہ بنی اس میں جملہ پر جو ۱۹۶۰
ہمارا کیا گیا تھا چاہا کہ طرہ کیا گیا ہے اس کے مخالفانہ نکتہ چینی
نہیں لگتی ہے اور میری رائے اس سے اس شخص کی قوی نائند
میں ہے جو اس امور پر بنی تھا جس پر جو رکھا جا چکا ہے۔ میں تیار
دہنا ہوں کہ ہمد تیرید و صہب نامہ اپنے کچھ کی ذات و جائداد کیلئے
دلی مقرر کر سکتا ہے یہ کہ وافر علیہ بنرا کا تفر کا عدم نہیں ہے
اور یہ کہ ایسی حالت میں موجودہ وافر قابل پذیرائی نہیں ہے
اور وہ خارج کیا جانا چاہیے خرچہ کی نسبت کوئی حکم نہیں صادر
کیا جانا۔

لیکن ہم سے ایک علیحدہ درخواست کی رو سے یہ اسد عا
لیگا ہے کہ حکم عدالت تحت کے حکم میں بھینڈ گرائی اس بناء پر
دست اندازی کریں کہ وہ اپنا اختیار سماعت استعمال کر بیٹے قاصر
بچہ کی کوئی اس نے اولاً بعض بیانات کے متعلق غور کرنا نہ
کیا ہے یہ کہ وافر علیہ بنرا نے اپنا اختیار نابالغ کی جائداد منتقل
کی ہے، ۱۰ اقویہ ہے کہ فقرہ ۱۰ (الف) اب (ج) (د) (و) میں
یہ بیانات ہیں کہ وافر علیہ بنرا نے اس کے فائدہ کیلئے یا وافر علیہ
بنرا کی خرچہ پر تصرف کیا کیا ہے جو برود صہب نامہ اسکے
سابقہ نابالغ کی جائداد کے انتظام میں اسکے ساتھ شریک کیا گیا
ہے اور کہ عدالت تحت نے انکو صرف اس بناء پر خارج کیا تھا کہ
وصیت نامہ کی رو سے وافر علیہ بنرا کیلئے یہ ضروری نہیں ہے
کہ وہ اپنے انتظام کے متعلق حساب سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ آیا ان
بیانات نوآبت کے لئے شہادت پیش کی گئی تھی لیکن کسی

تہاوت کا مقصد کرنا ہوتا ہے کہ ان کا مقصد ان کی ایک روٹائی
وجہ سے لگتی تھی لیکن ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس
وجہ کو قبول کریں کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
نشانہ تھا کہ وافر علیہ بنرا کی شخصیت فائز ہمارا ہی رہا تھی سنا
کیا جانی چاہیے بیانات مندرجہ ۱۰ (الف) (ب) (ج) (د) (و) (ز) (ح)
اس کے جوڑے رکھا گیا ہے حساب کے مطابق اس میں ہے کہ
بیانات مندرجہ فقرہ ۱۰ (الف) (ب) (ج) (د) (و) (ز) (ح) (ح)
ہیں کیونکہ ان کا تعلق جائداد کی رقم کے فقرہ میں ہے مندرجہ ۱۰
کے ساتھ جاسکتے ہیں کہ یہ رکھا گیا ہے کہ ان رقم کا وافر اس جائداد
کے جمع کرنا وافر علیہ بنرا کو فائدہ پہنچا نیکی غرض سے کیا گیا ہے
اس خصوص میں عدالت تحت نے اپنے اختیار کو استعمال کرنے
سے قاصر رہی ایسی حالت میں ہمیں اس کا حکم تسخیر کرنا چاہیے اور
درخواست مزید تحقیقات کیلئے واپس کر لی جائے جو عدالت کے لئے
کا امر جو بر بحث میں مجموعی ہونا چاہیے اس لئے اس کا اور ہر تکیہ
نام بیانات مندرجہ درخواست پر مذکور کیا جا چکا ہے اس عدالت
میں درخواست گرائی دیوانی کا خرچہ مقدمہ کا خرچہ بھونڈ کیا جا چکا
اور عدالت تحت کے حکم میں اسکی صراحت کیجا گئی۔

حجتہ پنجواہد کہ گاہک ہے تو ہمارے لئے اختیار سماعت اس
دوسرے ترک پر غور کرنا ضروری ہے جس سے درخواست گرائی
دیوانی میں اسناد کیا گیا تھا جو یہ خاک عدالت تحت نے نابالغ سے
واقعی طور پر اسکی ولایت کی نسبت اسکی خواہشات اور اسکے از رو
کی ترقی کے متعلق تحقیق کرنا ترک کیا تھا جسکی وجہ سے وافر علیہ بنرا
کی علیحدگی کیلئے خاص طور پر اسد عا کی گئی تھی یہ کافی ہے کہ وہ نابالغ
اولیا نابالغ میں اور کسی نظیر میں ایسی بھیجی لازمی قرار دی گئی
ہے اور کہ عدالت تحت نے جو بیانیہ نمونہ اختیار کے استعمال میں

باب کی صریح فرماندہی سے ہی دسکتی ہے اسوقت بھی چرچا
باب کسی مشترکہ سند و خاندان کا ادنیٰ رکن ہو مگر ایسی کو یہ حق
ہونا ہے کہ وہ اس کے کوٹھنیت میں دے مشترکہ خاندان کے رکن
منظم کو یہ حق نہیں ہوتا کہ وہ کسی رکن ادنیٰ کو جو خود اس کا بیٹا
ہو کوٹھنیت میں دے۔ دہرم شاستر: ایک رو سے ایک شخص اس خصوص میں
خاندان کے رکن منظم کے مقابلہ میں اعلیٰ تسلیم کیا گیا ہو دہرم شاستر میں
بائیہ اجازت دیکھی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو فروخت کرے اگر باپ کو
اس کی طرح حال ہوتا ہے تو وہ کیوں بذریعہ وصیت کسی دوسرے شخص
کو مال بیٹے کی اس کی مال بانی میں لگائی کیلئے مقرر نہیں کر سکتا تھا۔
جواب یہ ہے کہ دہرم شاستر میں اس کی اجازت نہیں ہے اگر اختیار
کیا تھا تو یہ معلوم ہو گا کہ اس کی رو سے ایسے فقرہ کو مسموع
نہیں کیا گیا ہو اور نہ اس کی تردید کی گئی ہو جو جو وصیت کا عہد
ہندوؤں کو نہ تھا اسلئے کتب میں کوئی حکم اس قسم کا نہیں ملتا کہ
اپنے مال بیٹے کیلئے بروہ وصیت دلی مقرر کرے جسے متعلق باپ کا
اختیار کیا تھا وہ اسلئے کہ جس استناد کیا گیا ہو جو جو بیٹو باپ
غیر اس کے مطالب علم اور مال بانی کی جائداد پر خواہ وہ اس کو بذریعہ وصیت
یا کسی دوسرے طریقہ سے حاصل ہوئی ہو اسوقت تک راجہ کا قبضہ ہو گا
کہ مالک کی طالب علمی کا زمانہ ختم ہو جاوے گا جب تک ۱۶ سال میں اس کی
مال بانی ختم ہو جائے گا یا جبکہ عنوان یہ ہے عدل گسٹری، خانگی و فوجداری
قانون کے بیان میں مندرجہ بالا عنوان سے بظاہر ہوتا ہے کہ اسلئے کہ
راجہ کے حج کیلئے یہ ہدایت ہو کہ مال بانی کی صورت میں کوئی عمل کرنا
مناسب ہے گا جب تک جائداد کی حفاظت کرنی مقصود ہو یہ ظاہر کر سکتے
ہے کوئی امر موجود نہیں ہو کہ مال بانی کی صورت میں باپ اپنی وصیت
کو استعمال کر سکتا تھا اس میں شک نہیں کہ راجہ کا اختیار اعلیٰ ترین
تھا۔ لیکن یہ کہنے کی یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ باپ اپنے خود اپنے مال بانی بیٹے

کے ولی کی حیثیت سے اپنے حق کا استعمال کیا تھا یا اس کا استعمال نہیں
کر سکتا تھا کیونکہ اگر اس کو اپنے بیٹے پر کوئی اختیار نہ تھا تو کیسے
اس کی رو سے باپ کو یہ اجازت دیکھی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو بیٹے کی
دے اور اس طرح اس کو تمام فوائد سے محروم کر دے جو اس کو اپنے
قدرتی خاندان میں حاصل ہونگے اور نہ اس مالک کی رو سے مشترکہ
خاندان کے منظم کے اس حق میں کمی ہوتی ہے یا وہ مال ہو جائے
کہ وہ مال بانی (رکنان کی ولایت رکھے کیسے کہ مال کیسے تھوڑی
میں یہ فرض کرتا ہوں کہ ہر اہل صرف حج کیلئے ہو کر انکو اس طرح
مقتضات کا اہلیہ نہ کرنا چاہئے جو اسے رو بہ پیش ہوں اسلئے کہ
کے معنی خواہ کچھ ہی ہوں مگر میں یہ خیال کرتا ہوں کہ دہرم شاستر میں
کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہے جو کسی ہندو باپ اپنے مال بانی بیٹے کی
ذات کیلئے ولی مقرر کرنے سے روکتا ہو۔

جس بحث میں اس کے خلاف زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مال بانی
صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ذات کیلئے
ایک اور جائداد کے لئے کوئی دوسرا شخص ولی ہو اس میں شک نہیں
کہ کسی مال بانی کی ایک ہی جائداد کیلئے وہ اولیا نہیں ہو سکتے لیکن
قانون عقل یا مصلحت میں کوئی امر اس قسم کا نہیں ہے جو وہ اولیا
تقریر کو مانع ہو جن میں سے ایک ذات اور دوسرا جائداد کیلئے ہو تو انکو
اولیا مال بانی میں ایک سے زیادہ اولیا کو تقریر کی مداخلت
دیکھی ہے ملاحظہ ہو دونوں فقرہ جات (۴) و (۵) جب کسی مال بانی
کی جائداد کیلئے ولی کے تقریر کی اجازت ہو تو صرف ذات کیلئے مذکور
وصیت نامہ دلی مقرر کیا جا سکتا ہے مقصد یہ ہے کہ شاستر نامہ نیلنگن
(۱۴) جس کا مقصد اسلئے کہ ایک جلاس کامل کی کیا تھا اس
دلیل کو خالی نہ ہو جس علم کا تقاضا ہے کہ قدیم شاستر میں اسلئے کہ
باسد کی تلاش کی جائے تاکہ ایسی روایت ملے جو اس کے حالات سے

نظام

پنا

دور

۱۱۹۸

حکومت کیلئے انھوں نے جیلاس کامل کی نظیر چار امرا کے نام پر ایک خط لکھا تھا
 مگر وہ اسے استناد کیلئے نہیں لے سکتے تھے۔ انکی بحث یہ تھی کہ جسے شہر ہے کہ
 یہاں پہلے نابالغ کیلئے نذر بوجہ وصیت اس وقت ولی مقرر
 رہیں کہ جسکا جب تک فی مشورہ خاندانی جائداد موجود ہو اور یہ کہ وہ
 اسکے لئے ولی مقرر نہیں کر سکتا اگر وہ اسکے حق میں اپنی علیحدہ
 باکسہ جائداد کے متعلق مہرہ مال وصیت کرے کیونکہ اسکی یہ معنی
 ہوئے کہ وہ اولیاء موجود ہو جائینگے اب تک مشورہ خاندانی جائداد کے
 متعلق ہو گا اور دوسرا اسکی علیحدہ جائداد کے متعلق ہو گا۔ اگر سب
 باب صرف ایک ہی جائداد کے مشورہ خاندان کا ہو تو وہ اپنے
 کیلئے بوجہ وصیت ولی مقرر نہیں کر سکتا جو اپنی مالیت
 سے موردی جائداد میں مساوی حق حاصل کرتا ہے۔ ولی مقرر کرنا
 حق ہر جائداد بالوصیت کرنے کے حق کے ساتھ ساتھ نہیں رہتا
 کیونکہ مہرہ وصیت نامہ کی رو سے ایسے نابالغ مہرہ سب
 کیلئے ولی مقرر نہیں کر سکتا جو اسکی اولاد نہ ہو اور وہ ہندو جسکو
 ارہ دے و ہرم شاستر اپنے کیلئے ولی مقرر کر سکتا اختیار نہ ہو
 اس حق کا دعویٰ اس وجہ سے نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے کیلئے خود
 اپنی کچھ جائداد چھوڑ سکتا ہے اور یہ کہنا غیر منطقی ہو گا کہ اپنی علیحدہ
 جائداد کی نسبت ولی مقرر کر سکتا ہے جب وہ مشورہ موردی
 جائداد کی نسبت ایسا عمل نہیں کر سکتا۔ وصیت حاجات اور ہر جائداد
 بالوصیت و ہرم شاستر میں معدوم تھے اور اسلئے ہندو باب کو
 خود اپنے ذاتی قانون کی رو سے اپنے نابالغ کیلئے بوجہ
 وصیت نامہ ولی مقرر کر سکتا اختیار نہیں ہوتا۔ نذر بوجہ وصیت نامہ
 ولی مقرر کرنا حق انگلستان میں اسٹیٹوٹ کی رو سے پیدا
 کیا گیا ہے اور ہندوستان میں کوئی موضوع قانون اس قسم کا موجود
 نہیں۔ بابکارہ سے کہی ہندو باب کو نذر بوجہ وصیت نامہ ولی مقرر

کر سکتا اختیار دیا گیا ہوگا

اصل خود طلب مال یہ ہے اب اسدو باب کو یہ حق ہوتا ہو کہ
 وہ نذر بوجہ وصیت اپنے نابالغ کیلئے ولی مقرر کرے؟ یہ قطعاً
 شدہ قانون سمجھا گیا کہ وہ کسی ولی کو مشورہ موردی جائداد کے
 استقام کیلئے نہیں مقرر کر سکتا کیونکہ خاندان کا نظام تمام نابالغ ارکان
 کا ولی ہوتا ہے مشورہ خاندان کا آخری پیمانہ مگر نذر بوجہ وصیت
 اپنے کیلئے موردی جائداد کے استقام کی عرض سے ولی مقرر
 نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بیان کیا گیا کہ ایک کرنا اصل وصیت
 کے خلاف ہے اگر ایک باپ کی وجہ سے اپنے نابالغ کیلئے نذر
 وصیت ولی مقرر کر سکتا حق نہ ہو تو وہ اسے مشورہ موردی جائداد میں
 کر سکتا کہ اس کو اپنی علیحدہ باکسہ جائداد و تصرفین کر سکتا اختیار
 ہوتا ہے کیونکہ یہ قانون کا ایک شہرہ ہوا ہے کہ وہ بھی نابالغ مہرہ سب
 وصیت کیلئے صرف مشورہ موردی مقرر نہیں کر سکتا کہ اسکے حق میں جائداد
 متعلق کیلئے ہر مہرہ اسکا کو مقرر کر سکتا ہے تاکہ وہ کسی مہرہ سب
 وصیت کیلئے جائداد پر قابض ہوں اور اسکا اختیار اس میں نہیں
 ہوتا کہ وہ مہرہ سب کو وصیت نابالغ ہے۔ پس نابالغ کیلئے ولی
 مقرر کر سکتا حق اسکے لئے جائداد ہر مہرہ سب کے اعتبار سے علاوہ دیگر
 مقام پر تلاش کیا جانا چاہئے۔ باب و نیز مان کو اپنے بچوں کے
 متعلق انکی نابالغی کے زمانہ میں ذمہ دار بن جھوٹ حاصل ہونے
 میں تشریری قانون میں یہ کہ چھوڑ دینے کی سزا مقرر کی گئی ہے اور ہر
 ایسے شخص کو سزا دی گئی ہے جو کسی بچہ کو جسکی عمر ایک مقررہ عمر سے
 کم ہو ولایت جائز سے لے بھاگے۔ باب کو تمام دنیا کے مقابلیں
 یہ جوئی حفاظت کا حق حاصل ہوتا ہے جب تک کہ کوئی عدالت قانونی یہ
 مناسب خیال کرے کہ اسکو ولایت سے محروم کرے و ہرم شاستر کے
 بموجب باب اپنے بچے کو وصیت میں دیکھتا ہے۔ مان لے کر کہ وصیت

۱۷۰- اگر وہ اپنے نان و نون اور جماعتوں کا ذکر و خفا سے کرے
مثلاً وہ یہ کہے "اے خداوند انا تو بہت عفو و کثرتِ فضل ہے" تو باوجود
اس کے کہ اس کی ہر بات میں عفو و کثرتِ فضل ہے، لیکن اس کی ہر بات میں
۱۷۱- راجہ کی کسی بہمن کو ہلاک نہ کرے گا کہ وہ تمام مکانی
پر اس کا مرتبہ باہر اس کو باہر ہے، اس کی رہائش ہے اور گرجا
کر جسے کہیں اس کی تمام آبادی و جھوٹا اور اس کا جسم ہر جگہ ہے۔

[illegible]

۱۔ باب ۱ : پانچویں کی جگہ انھوں نے اس بیوی کی جگہ
پیش آئی کہ مرگڑی ہوں۔ دسویں سال اسکی چھ ماہ کے قبل پیدا
ہوئے۔ اکیسویں سال اور اس بیوی کی علیحدگی ہوئی تھی اور
پیش آئی ہے اب آخری دوسری کو کہ لیا جا سکتا ہے

یہ خبر خدوی تبارک و تعالیٰ سے فرشتہ قیامت کا حوالہ الیہ ظاہر
کرنے کے لیے دیا ہے کہ ان ہائیوں باتو میں کو جو پان وچ میں بلا
کم و کما ہے جو وہ جماعت سے متعلق کرنا بالکل سب سے ہوتا ہے
مجموعہ منور کلینیا موجودہ جماعت سے متعلق کرنا ایسا ہی محل سوگنا

9. 10. 2014

جہاں کہیں کی لاکھ سالہ درختیں نہ تھیں کیا کیا چھٹانے لگا یا وہ
ایک چھوٹے سے موضع میں رہتا تھا تو یہ ہر دور اندیشی کا چھٹا تھا
کہ بالآخر اگر پانچا جا کے قلم کر کے جاؤ تو تنگی کو روکا جائے یہی
یہ ممکن ہے کہ مشرق کا خاندان کا ایک کن انگلستان یا امریکین سے جو
دوسرا ایک کان اسم پر لپٹے ہوئے بن رہے ہوں اگر یہ بیان کیا جا
ایک مذکورہ دستاویز کے مطابق یہی ہے کہ مذکورہ وصیت نامہ اس
سے ولی مقرر نہیں کر سکتا کہ جو مشرق کا خاندان فی جاہلاد وجود ہو تو ایسے
مابین کی کیا حالت ہو گی بس کا ایک کلیفورنیا بادی (ی) اور وہ بن
ہو گا اگر انکی وفات کی تاریخ مر کا زمانہ نہ ہو تو فی شخص اسکی یا
جاہلاد کی مگر ان اس وقت کے کہ اسکا جو حصہ حصہ حجاز اور ہما
یا کہ فی دور کار ندر اور جو مسند ۱۱۱۱ بن ہو اسکی حفاظت کر نیکی ایسا
کرے اگر کوئی کامیاب نہیں ہوا یہ اسکی کو نکل کا کوئی کن ایسے
یہی ہے تو بھلا اگر اسکی یا یہ ہر دور سے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
کے مابین ہونیکے جنلی ہوتے ہوتے آج کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
سے ہم پر چھوڑا ہے یہ ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
سے ایک چھوٹے سے موضع میں ایک ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
بائیں قانون کو نافذ کر نہیں سکتی وقت جائز و واجب الیمل ہر دور کے
تھا لیکن جس کے سلا بعد نسلا انخلاف کیا گیا یہ وہ الب کو جو وہ
کالی اور کرنا چاہیے وہ ہم نے میں جنوری الوتت نافذ ہو رہا ہے ہم
میں اس قانون سے انخلاف کیا گیا جو اگر مجرور ہو وہ اسکی ہی اسطلاح
استعمال کیا سکتی تھی جو وہ ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
تا ان وقت تک کہ اسکی ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
قبول نہ ہو یہ وہ وصیت نامہ ہے کہ ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے
نامات نہ ہوتے یہ معاملہ طمان پس بنیاد پر کیا ہے کہ اسکی ہر دور کے ہر دور کے
وہ ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے ہر دور کے

ممبران
نام
اتواری
(الہ آباد)

ہائی کورٹ الہ آباد

نقلی مرافقہ ثانی دیوانی

بسم عدتہ ۲۰۲۲ بابتہ ۱۲۲۲ منسلکہ ۲۲۳

ماجلاس دہسٹر جیسٹس ریوڑسٹر جیسٹس ڈیٹیلز

نقلہ بران عدوتہ پنہام اتواری وغیرہ دیگر

مرافعہ علیہم

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۹ء اور ۱۸۷۷ء

تاریخ سماعت پر مرافعہ اور اس کے کونسل کی غیر حاضری۔ عدالت

ایا بلحاظ روڈ مرافقہ خارج کر سکتی ہے۔ مرافقہ ثانی کا حق۔

عدالت مرافقہ کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کون مرافقہ لکھا

روڈ اور خارج کرے جبکہ اس تاریخ پر جو سماعت کے لئے

مقرر تھی مرافعہ یا اس کا کونسل حاضر ہو۔

حکم نامہ مانا و کرا اندینا کینہر جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳

مرافعہ کا حق اس امر پر منحصر نہیں ہوتا کہ کچھ عدالت کو

کرنا چاہیے بلکہ اس امر پر منحصر ہوتا ہے کہ اس سے قوانین

انجام دیا ہو۔

ایسی حالت میں وہ حکم جس کی رو سے کوئی مرافقہ بلحاظ روڈ خارج

کیا گیا ہو جبکہ مرافعہ یا اس کا وکیل عدالت میں حاضر نہ ہو تو

کی جانک پہنچنا ہے اور اس کی ڈگری کی نگرانی سے مرافقہ ثانی

ہو سکتا ہے۔

نقلی مرافقہ ثانی بناراضی و کرسی مصدر ڈسٹرکٹ جج فرخ آباد

۱۲۲۲ بابتہ ۱۲۲۲

منجانب مرافعہ۔ شہرے سنیاں

منجانب مرافقہ علیہم۔ شہر لہ۔ ایل۔ جی

فیصلہ۔ وہ شخص جو ہمارے دوہرہ مرافعہ ہے دونوں طریقوں سے

ایک اور حق بھی میں کی ڈگری سے کامیاب ہے کہ صرف ذکر کرنا

انہی ہے کہ جو ہم ہمارے دوہرہ و سپر ورنس دیبا گیا ہو وہ یہ ہے

کہ انہی میں سے کسی کے دوہرہ ورنس سے مجموعہ متعلق ہے۔

کے جو انہی میں سے کسی کے دوہرہ ورنس سے مل کر گسٹری کرے

تو انہی قانونی بندوں سے حاصل کیا گیا ہو ہمیشہ قدیم

اترال سے نہ ہائی کے تلماسی ہوئے سے ختم ہائی زیادہ قدیم

کا کوئی اشتراک تھا۔ اتنا ہی زیادہ مقدس وہ سمجھا جاتا تھا

اور ویسی ہی واضح تفصیل اس کی حقیقت تھی نہایت اس کے

کو اہل اس سے نافذ کرنا چاہتے تھے اور چون نے جو عوام کے

رواجات سے لاعلم تھے قدرتی طور پر بندوں کی رائے اختیار

کی۔ اس وکیل پر مزید بحث کر کے کی ضرورت نہیں ہے لیکن

اوسکو یاد رکھنا چاہئے کہ جب بلا کم و کاست ایسے امور کو

جو دروازوں کے لئے بالکل خارجی ہیں مروجہ حالات کو

مستثنیٰ کر کے کی استدعا کی جارہی ہو۔ عدالت ہمارے ہند کو

یہ پالیسی دیکھنی ہے کہ کس کوئی خاص قاعدہ موجود نہیں تو

وہ مقدمات کا تصفیہ انصاف عدل اور نیکیا نتیجہ کی بنا پر

کرنا جب کسی باب کی جانب سے اپنے نابالغ بچوں کے لئے

وصیت کی ہو تو نہ کر کے خلاف دہرم شاستر یا کسی جائز رواج

میں اکتفا نہیں کرتے ہیں یہ قرار دیتا ہوں کہ ایک کو یہ حق

نہیں ہے کہ وہ بار بار وصیت نامہ اپنے نابالغ بچوں کی دیتا

کے لئے دلی مقرر کرے خواہ مشترکہ خاندانی جائیداد موجود

ہو یا نہ ہو اور اس حق کا انحصار اس امر پر ہوتا ہے کہ باپ

اس قابل ہو کہ وہ وصیت نامہ کی رو سے کوئی جائیداد اپنی

اوس اولاد کے لئے میراث میں جس کے لئے وہ دلی مقرر کرتا ہو

مرافقہ ثانی کیا گیا۔ درخواست نہ کر سکتا ہے

میراث

ولایت کی نسبت قابل تحقیق ہے وہی جلسے ۱۴۴۲
یہ رہائے ظاہر کی اوس ہمارے قانون کا بہ جزو ان اشخاص کو عیب
وامر / چکا جو اسکے فرہین قانون سے راضی ہیں یہاں انگلستان
میں ہم نے اپنی انتظامات آنا کئے و عادی کی روستہ و ہم سریم
چونکہ میں ارکٹس کمرٹ لہو کو اور قانونی پالیسی کہ اسکو یہ
ضرورت ہے کہ اس کے جملہ قانون کی مگر تعلیم کہ ہے۔ ایسا
کہ ایسے تمام اٹھنا اس کی حفاظت کہ فی حاشے چکا کو فی وہ سریم
یہ ہو کہ وہ نما اولیا کے اور پر وہی ہے ایک ایسا خیال ہے جو ضروری
طور پر اس بہت ہی محکوم ملک میں استہوار ہو گیا ہے ملک کے جسٹس
کو فی نوئی وہ ہیں معلوم ہوتی کہ کیوں ہر نا بلع کا کو فی مستقل
وہ ہونا چاہیے کہ وہ یہ باور کرتے ہیں کہ وہ با مانان کے حق
میں کامل انصاف کر سکتے ہیں وصیتی اختیار کے متعلق کنگ اور
اس کے عہدہ دار بنے سمیت مخالفت کی تھی جبکہ جج اور اس کے
پارلیمن نے سرگرمی کیا تھا اس کی تائید کی تھی آخر کار جج کو کامیاب
ہوئی۔ بالکل حال کے / ازانک عدالتہائے ملک ایسا وصیتی مسائل
میں جو بڑے کہ فی ہیں اور صد اقتدار لغا وصیت و عادی کرتی ہیں۔
میں چارلس دوم کے زمانہ میں بہ ضروری ہوا تھا کہ ایک ایسا
عائد کیا جائے جس کی روستہ آپ کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ بروٹ
وصیت نامہ ولی مقرر کرے اسکے بیخی نہیں ہیں کہ اس ملک
بہوجب باب کہ ولایت کا حق حاصل تھا لیکن ان عجیب طریقہ کا
قبضہ جو انگلستان میں عروج تھے اور قانون حق فرزند کلان
کے لحاظ سے اپنے عادت کے لئے ولی مقرر کرنے کی نسبت

باب کے اختیار پر اعتراض کیا گیا تھا یہاں تک کہ واضعاً ثابت ہو کہ دست اندازی کرنی پر ہی سختی اس ملک کے طریقہ کا قبضہ کے قانون میں کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہے جو باب کے حق و لاینت کے خلاف ہو اور ایسی حالت میں یہ بحث نہیں کی جا سکتی کہ اس حق سے زمانہ سلف میں انکار کیا گیا تھا فیصلہ چہ امیر اپنے بنام گنگا ساسی نامزد دھرم کے اُن مقدمات سے متعلق ہو سکتا ہو جس کی مشرکہ ہندو خاندان کے شرکاء و خاندان کا از رو و غیرت میں فرق کریں اور دستور پر وسیع نہیں کیا جا سکا کہ اپنے بنام لے لے کے ذات کیلئے ولی مقرر کر دینی نسبت باپ کا حق سائل ہو جائے۔ خاتون کے ماتر رواج عدالتی فیصلہ دہاتہ اور موضوع قوانین میں۔ رواج میں جس طور پر کہ وہ اب نافذ ہے باپ کا حق تسلیم کیا گیا ہے جیسا کہ ان متعدد وصیت نامحات سے ظاہر ہوتا ہے جن میں باب نابالغ بچوں کے لئے کسی ولی کو مقرر کرتا ہو اور عدالتی فیصلہ جات میں کم از کم نقد و عودہ جبرگالہ جہانیاں راجہ سنانہ، نگہ (۱۱۶) کے زمانہ و چون تسلیم کیا گیا ہے اور یہ واقعہ کہ اس میں لکھی تخت پر سالہا سال اعتراض نہیں کیا گیا ہے ہر عوام اس کا گواہی سے منسوب کیا جا سکتا ہے کہ وہ اس رواج کے مطابق تھا جو لوگوں میں رواج تھا یہاں ان ارا کو اس امتیاز پر کیا کہ فیصلہ چاہئے پلے بنا کہ گنگا ساسی نامزد دھرم پر مشرک ہو کر دیکھا گیا تھا۔ موجودہ مقررہ میں نابالغ ایک لڑکی ہے اس کا بچہ باپ کیساتھ جائداد میں کوئی تعلق لگا یا حقوق نہیں ہو سکتا مشرک خاندانی حیثیت کا سوال پیش نہیں ہو سکتا۔ میں یہ قرار دیتا ہوں کہ باپ کا یہ حق ہے کہ اپنے نابالغ بچوں کو اپنی حفاظت میں رہے اور وہ حق مذکورہ وصیت نامہ مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے اور دہرم شاستر میں کوئی مضمون اس قسم کا نہیں ہے جو ایسی وراثت کا مانع ہو۔

اور پھر سود اور کالام سے کہنے کے لئے آمادہ ہو جائے تھا
لیکن وہ تمام مسائل و مسائل سے مراد اس وقت کے لئے مقنا
لیا ہے ہمارے روبرو پیش نہیں آیا۔ اسی حالت میں ہم
مراجعہ منظور کرتے ہیں اور وہ حکم صادر کرتے ہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ
عدالت کو سارا چکر چھایا ہے یہ کہ عدالت خود کے مرفعہ کو ہم
پیروی خارج کرتے ہیں اگر مراجع یہ جانتا ہے کہ مرفعہ میر
پر لائے تو اسکو عدالت تحت میں درخواست پیش کرنی چاہیے
اور عدالت مذکورہ کو یہ اطمینان دلانا چاہیے کہ مرفعہ نمبر پر
ایجاد ہے۔

درجہ کی اسے ہم کوئی حکم نہیں مقرر کرتے
مرفعہ منظور کیا گیا

پریوی کونسل
مرفعہ بناراضی فیصلہ صدر ہائی کورٹ کلکتہ

منفصلہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۲ء

باجلاس لارڈ فیلپور، سر جان ایچ ٹائٹ لائٹس
جسٹس ٹائٹ ولارڈ سائٹس

محمد سلیمان - مدعی بنام کما بندہ چندر سنگھ

مراجعہ وغیرہ مدعی علیہم مرفعہ ہم
دستاویز کی تعمیر قبولیت۔ پٹہ کا آغاز قانون شہادت
ایکٹ ۱۸۵۷ء دفعہ ۱۱۴ امتیلات (دھ) (دو حسابا
جو کلکٹر کے دفتر میں رکھے گئے تھے۔ قیاس پریوی کونسل
مرفعہ تمام امور کے متعلق تجاویز۔ ہندوستان میں عدالتوں
کا فرض۔

ایک محال کے مشتری نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو ایک خط

تھا کیا گیا
سام
کمار پناہ
(پریوی کونسل)

مقرر کیا تاکہ وہ اسکی بیانات سے حکام ہائی کورٹ و
اسکی حق میں عمل اٹل خارج اسکا کہ درخواستیں
کرتے۔ ارنو برٹسٹہ کو اس نے ڈیٹی کلکٹر کو ایک پٹہ کی
رسول یا پٹی کے متعلق رسید دی اور اسی تاریخ پر اس نے
ایک رپوٹ لکھی اسکی حکایت تمام حسب ذیل الفاظ میں ہوتا
”میں لگان سال بسال ار اگر نکاح حصہ ایک پٹہ وصول
ہوئے ہیں اس قبولیت کی کپی کرتا ہوں مرفعہ ارنو بر
سٹسٹہ ان حسابات سے جو کلکٹر کے دفتر میں رکھے گئے
تھے یہ ظاہر ہوا تھا کہ بیٹہ بنگالی سال کے لئے تھا اور یہ
کہ ایک مقررہ تاریخ پر سرکاری الگوری حال کی مقررہ تھا
ہو گئی تھی جسکی ماریفانت کے لئے حال نیلام کیا گیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ تاریخ لینے ارنو برٹسٹہ جو قبولیت
میں درج کی گئی تھی محض وہ تاریخ تھی جبکہ قبولیت پر خط
کیے گئے۔ اور اس سے آغاز پٹہ کا تعین نہیں ہوتا تھا
(۲) یہ کہ بیٹہ بنگالی سال کے لئے تھا اور سرکاری مالگرار
بنگالی سال کے اختتام پر واجہ الادا ہوتی تھی۔

(۳) یہ کہ دفعہ ۱۱۴ امتیلات (دھ) (دو) قانون شہادت کی مد
عدالت یہ قیاس کرتے کی مجاز تھی کہ کلکٹر کے دفتر کے حسابات
صحت کے ساتھ رکھے گئے تھے۔
(۴) یہ کہ اسی حالت میں بقایا ہے مالگراری نیلام جائز ہوا اور پھر
اعتراض نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اول مقدرات میں زمین پریوی کونسل کے روبرو مرفوعہ ہو
ہے ہندوستان کی عدالتوں کو جان تکہ ممکن ہو تمام
اسو قصہ طلب کے متعلق اپنی آرا ظاہر کریں جائیں۔

تارا کانت سربہ نام پڑوسی داسی سہرڈین پناہ

نصیر
بنام
انوار
(اور آباد)

اور جب اس کے خلاف دگری کی تعمیل کرانے کی درخواست پیش کی گئی تھی تو اس نے یہ مذہب پیش کیا تھا کہ درخواست منقضی ہو چکی تھی عدالت ابتدائی نے عذر داری خارج کی۔ عذر دار نے مراعہ کیا اور اس تاریخ پر جو مرافعہ کی سماعت کے لئے مقرر کی گئی تھی حاضر ہونے سے قاصر رہا اور اس کی حایم مقامی کونسل نے نہیں کی تھی وعلیہ دسٹرکٹ جج نے حسب ذیل حکم قلمبند کیا تھا۔

مراعہ کے کونسل غیر حاضر ہیں، خود مراعہ غیر حاضر ہے اور اس کی ہائی نے یا ایسے شخص نے جو خود کو اس کا ہائی بیان کرتا ہے التوا کی درخواست پیش کی ہے۔ اس کو منظور کرنے کی میں کوئی حائر وجہ نہیں یا یا اس مرافعہ میں مجھے ذرا بھی زور نہیں معلوم تھا وہ وجہ جو سب روینب جج نے یہ قرار دینے کے لئے بتائی کہ میں کہ دگری دار مراعہ علیہ کی درخواست تعمیل میں ایسا دیتی اور سفی نہ تھی جائز اور مقبول ہیں۔ میں یہ مراعہ منہ خرچہ بلحاظ روٹداد

خارج کرتا ہوں،

مراعہ عدالت ہذا میں جدیدہ مرافعہ نامی رجوع ہوا ہے اور اس نے یہ بحث کی کہ روٹداد اول، اس کے بموجب وعلیہ دسٹرکٹ جج کو بلحاظ روٹداد مراعہ خارج نہ کرنا چاہیے تھا۔ بلکہ التوا کی اجازت اپنی چاہے تھی یا اس کو بعد مہر و بیرونی خارج کرنا چاہے تھا۔ اس پر حال میں ہائی کورٹ مدر اس میں محمد بنام مانا و کراد (۱) میں غور کیا گیا تھا اور ہم اس فیصلہ سے کلیتاً متفق ہیں۔

ایک ابتدائی عذر پیش کیا گیا ہے کہ مراعہ قابل پذیرائی نہیں ہے اس بناء پر کہ خود مراعہ کہ اظہار کے مطابق عدالت جس کو اس حکم کے صادر کرنے کا اختیار نہ تھا جو اس نے صادر کیا تھا۔ بحث نے جو شکل اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک حکم جس کے صادر کرنے کا عدالت تحت کو اختیار تھا، حکم تھا

جس کی رو سے مراعہ بعد مہر و بیرونی خارج کرنا سکتا تھا اور اس میں حکم نے مراعہ ایسے حکم کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے جس کی رو سے مراعہ بعد مہر و بیرونی خارج کیا گیا تھا کہ چونکہ ہم ایک حکم ہے جو عدالت تحت جو از اصدار کر سکتی تھی ایسے حکم کی ناراضی سے کوئی مراعہ قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔

یہ دلیل پرزور لیکن غیر مقبول ہے۔ مراعہ کا حق اس امر پر منحصر نہیں ہوتا جو کہہ کہ عدالت کو کرنا چاہیے۔ بلکہ اس امر پر منحصر ہوتا ہے جو کہہ کہ اس نے فی الواقع کیا تھا جو عمل اس نے فی الواقع کیا تھا وہ بلحاظ روٹداد دگری کا صادر کرنا تھا۔ ایسی دگری کی ناراضی سے قانوناً مراعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے جب مراعہ بغیر تصدیق میں ہو تو عدالت مراعہ کو تصدیق کرنا چاہیے کہ آیا وہ حکم جو صادر کیا گیا تھا ایک حکم تھا اور اس حکم کا تھا جس کے صادر کرنے کا عدالت تحت کو اختیار تھا۔ اگر وہ اس سوال کا تصدیق فی میں کرے تو وہ حکم منسوخ کرے گی۔ مراعہ علیہ کی دلیل ناراضی فریق کو مراعہ کے حق سے عین اون مقدمات میں محروم کرے گی جن میں اس کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے اپنی بحث کی تائید میں مراعہ علیہ نے دو قدیم مقدمات کہنائی لال بنام نوبت رائے (۲) وکرنٹا رام بنام گوئند رام (۳) سے استناد کیا ہے یہ فیصلہ چار قدیم قانون کے تحت تھے جس کی عبارت موجودہ مجموعہ سے مختلف ہے لیکن اگر ان مقدمات میں کوئی ایسا مضمون ہے جس سے اس دلیل کی تائید ہوتی ہے جو مراعہ علیہ نے قائم کی تھی ہم اون کی تقلید کرنے کے ناقابل ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم مراعہ منظور کرتے ہیں سوال زیر بحث قانون کا سوال

(۲) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ (۳) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۲۰

(۱) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ (۲) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۲۰

(۱) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۵۱۵ (۲) انڈین لارچرٹ الکا ماد جلد ۲ صفحہ ۲۰

محرم ۱۳۵۸

سیام

مکرانہ دریا

والہ اند

انگلز (۱) کی کوئی بقایا نہ تھی جس کی بنا پر کلکٹر شمال کو نیلام کرانہ اجازت اور اپنی دیگر یون کی ۱۰ سے دعاوی خارج کیے ہائی کورٹ کی ان دیگر یون کی ناراضی سے۔ اپنا بھی اڑھائی دس روپے لئے ہیں۔

۱۱۔ امر متفق طلبہ جیسر نکام مالہ قیام کو غور کیا چاہیہ ہے کہ ۱۲۔ سنگلنگال سمیت کے لئے سرکاری مالگاری باقی تھی جس کی وجہ سے کلکٹر حال کو نیلام کر سیکھا مجاز ہو کر تاہم یہ ایک ایسی تفتیشی جس کا انحصار ان مقدمات کی شہادت پر ہے کہ بلجا توڈ بورڈ کے فیصلہ پر جو کہ بورڈ نے حاجی شمس الہی بام دربار چند کاردار (۱) میں راویا تھا جبکہ ہائی کورٹ نے لفظ انہر خیال کیا تھا کہ وہ اسپر منحصر ہے۔

۱۳۔ اس قسم کی کوئی شہادت نہ تھی کہ کیا ۱۱۔ حقیقت علما کی گئی تھی جس کا وہ حال جبکہ کلکٹر نے ۱۹۱۱ میں نیلام کرایا تھا حصہ تھا لیکن اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ ایک شخص سید عبد الحلی نے جس نے موضع سیکھا اس حقیقت نمبر ۲-۱ کو سرکاری دروازے سے مار ہندر سنگلنگال سمیت کو خرید لیا تھا۔ ۱۵۔ ستمبر ۱۸۶۲ کو غماروں کو اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ اسکی جانب سے کلکٹر مال کے روپرواس کے حق میں عمل داخل خارج اسہار کے لئے درجہ پیش کریں اور یہ کہ ان لوگوں میں سے کو اس کوئی کلکٹر کو ایک سیر کی وصولی کے متعلق سبیل رسیدی تھی۔

۱۴۔ حقیقت نمبر ۱-۱-۱ جس کی حدود نقشہ اور پٹہ میں بتلائی گئی تھی میں سید عبد الحلی بذریعہ نذایہ اقرار کرتا ہوں کہ میں ایک سیر موازی (۵-۱-۵-۱۰) اراضی کا حاصل کیا ہے جس کی نسبت باہر لیمہ پالیش یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ مندرجہ بالا حقیقت میں داخل ہے اور جیسر عیسے کے لئے سبیل سالانہ

(۱) انڈس سیر چھ ۱۹۱۱

نقص طلب نمبر کی عبارت حسب ذیل تھی "آریا نیلام ہزار اور لٹا ہے اور آبادی کو اپنی خریداری کی بنا پر اس کے بے کوئی حقیقت حاصل ہو گئی ہے ۹۔ امر متفق طلب نمبر (۳) یہ ۱۰۔ امر آبادی علیہم کے شکمی پٹہ حیات دفعہ ۱۲ ایکٹ ۷ بابتہ ۱۸۶۸ سے رو سے محفوظ ہیں اور آیا ان کو منسوخ کیا جاسکتا ہے ۱۱۔ کلکٹر تمام بعد میں امر متفق طلب نمبر ۱۰ سے متعلق کو یہ لے لے ظاہر کریں سارڈنٹ ج نے یہ قرار دیا تھا سنگلنگال سمیت کی ۱۲۔ ہائی مالگاری کے لئے لقا یا تھی جس کی وجہ سے کلکٹر کو یہ اختیار اکوہ محال کو نیلام کرانا اور نہ کہ نیلام جانر تھا اور یہ کلکٹر دفعہ ۱۲ قانون سنگلنگال ایکٹ ۷ بابتہ ۱۸۶۸ کی مستثنیات متعلق رہتیں اور انہوں نے ہر مقدمہ میں مدعی کو قید اور واصلات لئے دگر عطا کی ان دیگر یون کی ناراضی سے ہر مقدمہ میں علیہم نے ہائی کورٹ میں مرافعہ کیا۔ مقدمہ نمبر ۱۹ بابتہ ۱۸۶۸ یادداشت مرافعہ میں جو ہائی کورٹ کے روپروپش کی گئی تھی کی جیسری وجہ یہ تھی یہ کہ عدالت تحت کو یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسی کوئی تقاضا واجب الادا نہ تھی جس کے لئے نیلام کیا جاتا تھا۔ مرافعہ کی وجہ نمبر ۱۰ یہ تھی کہ عدالت تحت کو یہ قرار دیا گیا ہے تھا کہ اس مدعی علیہ کا پٹہ دائمی بندوبست کے زمانہ موجود ہے ۱۱۔ اور مرافعہ کی وجہ نمبر ۲ یہ تھی یہ کہ ہر صورت عدالت تحت کو یہ قرار دیا گیا ہے تھا کہ اس مدعی علیہ کا پٹہ کام مندرجہ دفعہ ۱۲ ایکٹ ۷ بابتہ ۱۸۶۸ (سنگلنگال) کی سے محفوظ ہے ۱۲۔ مقدمہ نمبر ۲ بابتہ ۱۸۶۸ کی یادداشت نمبر میں مرافعہ کی وجہ نمبر ۱۰ اور ۱۱ وہی تھیں جو مقدمہ ۱۹ بابتہ ۱۸۶۸ کی موجبات مرافعہ کی وجہ نمبر ۱۰ ۱۱ ۱۲ تھیں۔ ہائی کورٹ نے برطبق مرافعہ یہ قرار دیا کہ سرکاری

مقدمہ نیلام
مسام
ایڈیٹر ایڈیٹر
یہودی (کول)

جلد ۱ صفحہ ۸۸ پر صفحہ ۸۸ کی تقلید کی گئی۔
اجتماعی مراعات چار ناراضی فیصلہ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۲۵ء صدر ہائے
کلکتہ شہر تین فیصلہ صدر ہائے ڈسٹریکٹ جج درجہ دوم ۲۴ پر گنہ
جناب مراعات - مندرجہ نوڈیس کے سی و دوئے
بنیاب مراعات علیہم - مندرجہ نوڈیس کے سی و دوئے کے بارے
فیصلہ یہ دو اجتماعی مراعات چار دو دیگر رات مورخہ ۲۵ مارچ
۱۹۲۵ء صدر ہائے ہائی کورٹ کی ناراضی سے دائر کئے گئے ہیں۔
جس کی رو سے دو دیگر رات مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۲۵ء صدر ہائے ہائی
جج درجہ دوم ۲۴ پر گنہ منسوخ کی گئی تھیں وہ دیگر رات جن کی
ناراضی سے یہ اجتماعی مراعات چار رجوع کئے گئے ہیں اور دعاوی
میں صاوری کی گئی تھیں جن کے نمبر علی الترتیب ۱۹ و ۲۰ بابت ۱۹۱۹ء
تھے ان میں سے یہ دعویٰ میں موجودہ مراعات مدعی تھا اور موجودہ
مراعات علیہم میں سے بعض ایک دعویٰ میں مدعی علیہم تھے اور موجودہ
مراعات علیہم کے بعد دو سر اشخاص دو سر دعویٰ میں مدعی علیہم تھے
دعاویٰ میں ایک ساتھ تھیں تحقیقات کی گئی تھی اور یہی حالت ان کے وقت
کی تھی جو ہائی کورٹ میں رجوع کئے گئے تھے یہ دعاوی وہ ہیں جو ایکٹ
۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کے بموجب مشری نیلام نے اراضیات کے لئے لکھی
اسے یون کی بند بنی اور اصلاحات کے لئے رجوع کئے ہیں۔
۱۱ اراضیات بن سے دعاوی کا تعلق ہے حدود کلکتہ
۲۴ - پر گنہ میں واقع ہیں جو بنکال کا ایک ہی بدوبست شدہ
ضلع ہے جس کے ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کے متعلق ہوتا ہے ۲۴ اپریل
۱۹۱۹ء کو کاٹا ضلع کے ایک نوٹس اور اعلان ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء
کے بموجب جاری کیا کہ حقیقت نمبر ۱۲ اس جواب ڈیجٹ ناراضی
اکت ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کی رو سے سبے مالگزاری کی وصول یا بی
کے نیلام نہجائے گی جو سبب ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء سے اقامت یا بھی یہ

حقیقت ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کو مدعی نیلام سے کی گئی تھی اور اس کو
مدعی نے خرید یا تھا جس نے بعد میں سند نیلام حاصل کی تھی سرکاری
مالگزاری جس کی بقا یا کے لئے حقیقت نیلام کی گئی تھی سند نیلام
سمت کی مالگزاری تھی۔ مدعی علیہم نیلام عام کی تاریخ پر حقیقت
کی اراضیات کے شکمی آسامیان تھے اور مدعی نے یہ ادعا کیا ہے
کہ وہ ان کو بند بن کر نیلا بھار ہے۔
عرضی دعویٰ اور کار بندر ایڈیٹر اس کے کا جواب دعویٰ جو
مقدمہ نمبر ۱۹ بابت ۱۹۱۹ء کا مدعی علیہ ہے اور مقدمہ نمبر ۲۰ بابت
۱۹۱۹ء کی عرضی دعویٰ اور جواب جو مدعی علیہ میں موجود ہیں
اپنی عرض و عوائض میں مدعی نے بیان کیا تھا کہ کلکتہ ضلع
نے ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کو حقیقت نمبر ۲۰ الف سرکاری مالگزاری کی بقا
کے لئے احکام مندرجہ ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کے بموجب بغیر ضلع
پیش کی تھی اور یہ کہ اس نے مدعی نے بوت نیلام اس کو خرچ
نے اور سند نیلام حاصل کرنے کے بعد دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء
کی رو سے تمام مواخذہ جاسے، کو مہر اجال کیا تھا اور وہ اس کے
ہو گیا تھا کہ تمام اسے حقوق کو مسترد کرے اور ایسے آسامیوں
کو بند بن کر کے جو کسی حق اس کے کی رو سے تابع تھے خاص قبضہ
حاصل کرے اور بند بنی اور اصلاحات کی دیگر کی اسے حاصل کی تھی
جو اب یہی جہان تک کہ وہ اب اس سے یہ تھی کہ ایسی کی سرکاری مالگزاری
تھا یا نہ تھی جس کی باز یافت کے لئے کلکتہ حقیقت کو نیلام کرانیکا
مجاز تھا اور یہ کہ ہر صورت میں مدعی علیہم سے دفعہ ۱۲ قانون بنکال
ایکٹ ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کی مستثنیات متعلق نہیں یہ کہ دفعہ ۱۳ ایکٹ
۱۱ بابت ۱۹۱۹ء کے متعلق تھی اور یہ کہ مدعی مدعی علیہم کو بند بن کر
مجاز تھا سبب ڈسٹریکٹ جج نے پانچ امور متعلق طلب قرار دے
جن کے بعد اب صرف امور متعلق طلب نمبر ۲۰ (۳) ۱۱ بابت ۱۹۱۹ء میں

بچہ سینیما
باسم
کمار پندرا چند
(الہ آباد)

کا لگان شخص پانچ سو روپے پر
طہ پر تیار ہوا اور ندرجہ بالا سالانہ رسم اور لگان پر
مہولہ رقم اسی سو روپے پر

”سید عبد اللہ“
”بقلم میرا اس بوسے مختار“
یہ قبضہ سے متعلق اسکی شخصیت کی شہادت تھی۔ میرے
عوض سید عبد العلی نے دینی کو لکھ کر اور نمبر ۱۸۸۵ء کو ایک
قبولیت دی جس کی عبارت جہاں تک کہ متعلقہ چیزیں تھیں
”قبضہ نمبر ۱۸۸۵ء اسکا حدود و پیشہ اور رسم و نظام ہر گز
ہر سوسہ و بیسویں کی تکمیل سید عبد العلی نے یہ فرمایا ہے۔“

”کہہ دیجئے، بہتراری موروثی ہے اور انہماک مواریثہ
دیکھو کہ یہ حساب اور لکڑہ کا حال کیا ہے اس قبضہ میں اور
تکائی گئی ہے اور یہ اقرار کیا ہے کہ اسکا سالانہ (۱۸۸۵ء)
سالانہ رسم ۱۰۰ روپے اور مال لگان اور دیگر رسم ۱۰۰ روپے
ہوئے ہیں اس قبولیت کی تکمیل کر اسون قبضہ اور نمبر ۱۸۸۵ء
نظام سید عبد العلی کا قبضہ شکریہ اسکی کا نہیں بلکہ مال
اور کار سے متعلق رہتا تھا لیکن حکام ہائے قدام کو یہ علم نہیں
آتا کہ منسلک ہے وہ سکو بلکہ وہ حال کے تسلیم کیا ہے ہمارے
طور پر سید عبد العلی کی شخصیت بابت ۱۸۸۵ء میں تقسیم کی گئی
اور اس تقسیم سے قبل تقسیم شدہ حصہ کی سالانہ مالگزار کی جس کو
لکھا کرتے ہیں نام کر لیا جاتا ہے۔“

”نمبر ۱۸۸۵ء اس قبضہ کے موروثی سے یہ صراحت کی گئی
کہ اس قبضہ سے نہ کسی چیز کی قطع نہ کے مطابق کسی حال
کی تملیک اور ۱۸۸۵ء کی مقرر کیا گیا ہے۔“

۹۰۹
حصہ

جہیز کی پہلی تاریخ پر لکھا جائے اور اگر کیا جائے تو وہ رقم جو اس
پر لکھا جائے مالگزار کی بقایا ہوگی۔“

”نمبر ۱۸۸۵ء کے موروثی جو اس قبضہ کے مالگزار کی بقایا ہے، مالگزار کی
تقسیم کے بعد اسکی تاریخ پر لکھا جائے اور اگر کیا جائے تو وہ رقم جو اس
پر لکھا جائے مالگزار کی بقایا ہوگی۔“

اس قبضہ میں جو سید علی نے ۱۸۸۵ء میں دی تھی صراحتاً
نہیں بیان کیا گیا ہے کہ سالانہ مالگزار کی کساد کی جانی
۱۸۸۵ء میں سید عبد العلی نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ یہ مالگزار کی سالانہ
رسم کے لئے دیا گیا تھا اور لکڑہ ۱۸۸۵ء میں لکھا گیا تھا اور پورے
کے اعلان کے مطابق جو نظام کی تاریخ پر نافذ تھا وہی
یہ قرار دیا کہ ایک سال کی مالگزار کی ہے۔ یہ رقم ۱۸۸۵ء کو
تھی اور وہ ۱۸۸۵ء کو بقایا ہو گئی تھی اور یہ کہ اس نظام
ایک جائز نظام تھا۔

سالہ ٹرانزیشن مرنے میں دیکھیں دیکھیں
سالہ سیمینار میں شریک ہوئے۔ مسٹر ٹی۔ ایل۔ رین
بیکو و مسٹر ٹیکہ اند کو۔

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء

ایڈووکیٹ
کے درجہ اول
(ریگولر)

اسی اہلیت کے مطابق درجہ رخصت کے چائے جائیں۔
جوڈیشل کمشنر اپر برہما کی عدالت، ۳۰ ضمیمہ قانون اشامیا
کے تحت اس کے مفہوم میں ہائی کورٹ سے تعلق رکھنے والی اور
ہائی کورٹوں سے ہے جنہیں اون اختیارات کے بموجب
دکلا درج رخصت کئے جاتے ہیں جو قانون دکلا کی رو سے عطا
کئے گئے تھے۔

اصطلاح ہائی کورٹ کے تحت ۲ ضمیمہ قانون دکلا کے تحت
اون ہائی کورٹوں پر جو فران شاہی کی رو سے نہ قائم
کی گئی ہوں اور صرف اون دکلا سے ہوتا ہے جنہیں
اون عدالتوں میں پیشہ وکالت انجام دینے کا اختیار
ہو جو ہائی کورٹ کے ماتحت تھیں۔
عدالت جوڈیشل کمشنر اپر برہما کے ایڈووکیٹس کے درجہ
کو ہائی کورٹ ریگولر کے ایڈووکیٹوں یا دکلا رکھنے کی حیثیت
سے درج رخصت ہونے کے لئے ۳۰ ضمیمہ قانون اشامیا
کے بموجب صامکار سوم اور کرنا چاہئے۔

فصل ۱۰۰ سالان ایڈووکیٹس کے درجہ اول میں اور ان کی سند
ہے کہ اون کو ہائی کورٹ کے ایڈووکیٹوں کی حیثیت سے درج رخصت
کیا جائے ہائی کورٹ قائم ہونے پر ایک اعلان جاری ہوا تھا
جس کی رو سے ایڈووکیٹ کے درجہ اول عدالت جوڈیشل کمشنر
اپر برہما کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایڈووکیٹوں یا دکلا درجہ اول
کی حیثیت سے شریک کیے جائیں گے متعلق درخواستیں پیش کریں
جس کی رائے میں وہ اشخاص جو بموجب قواعد اس عدالت کے
ایڈووکیٹ ہونے کے اہل ہوں گے اون کو ایڈووکیٹوں کی حیثیت
شریک کیا جائیگا اور وہ اشخاص جو صرف دکلا درجہ اول کی
حیثیت سے شریک کیے جائیں گے اہل ہوں گے اون کو دکلا درجہ اول

کی حیثیت سے شریک کیا جائیگا۔

سالان نے درخواست پیش کی ہے اور یہ دکلا کیا ہے کہ دکلا
کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایڈووکیٹوں کی حیثیت سے درج رخصت کے
کے تحت ہی وہ وجہ رخصت اور انکی درخواستیں پیش ہیں نہ نظام
ہیں کہ جب اس قدر زیادہ دفعہ تک وہ ایڈووکیٹوں کے نام سے
مشہور تھے تو انہیں بعد میں دکلا نہ کہا جانا چاہئے جس اصطلاح
سے کمتر حیثیت ظاہر ہوتی ہے

یہ بحث کی گئی ہے کہ فقرہ ۱۰۰ فران شاہی کی رو سے عدالت
کو اس معاملہ میں قطعی اختیار تینری عطا کیا گیا ہے اور یہ کہ اون
اختیار رکھا استعمال وسیع طریقہ سے اون کے موافق کیا
جانا چاہئے۔ وہ دلیل جو اس واقعہ سے پیدا ہوئی تھی کہ ان
ایک ہائی کورٹ میں ختم ہو چکی تھیں اور یہ کہ ان عدالتوں میں
قواعد ہی جو ایڈووکیٹوں اور دکلا کے بموجب رخصت کئے جاتے
تھے ان کے تحت ہی اور یہ کہ جن قابلیتوں کی ضرورت تھی وہ کسی
طرح سے ایک ہی نہیں کسی قدر نفیس سوالات پیدا ہو چکے ہیں اور
یہ واضح ہے کہ اس لئے اس معاملہ کے متعلق تجویز کریں اور
میں اس طرح سے تجویز کریں کہ کسی کو شریک کرنی چاہے کہ دکلا کی کسی
جماعت کو نقصان نہ ہو جو اور نہ ہم ایک جماعت کے ساتھ اس طرح
رعایت کر سکتے ہیں کہ کسی دوسری جماعت کو نقصان نہ ہو۔
حیف کورٹ کے دکلا لینے دکلا درجہ اول وہ ہوتے ہیں جنکو
عام طور پر ہندوستان میں قبول کہا جاتا ہے لیکن یہ کہ وہ ایسے دکلا
ہوتے ہیں جو ہائی کورٹ اور عدالت کی عدالتوں میں حاضر ہو سکتے
ہو اور یہ کہ سیکرٹری اور عمل کی سیکرٹری ہیں حیف کورٹ کے ایڈووکیٹوں
درجہ اول ایسے اشخاص ہیں جنکو انگلستان میں سند کا اتالیقی
ہے دکلا کے پہلے مسیح ہونیکا حق رکھتے ہیں اور ایسی حالتیں

یہ سب نہیں ہو سکتا کہ مالکان جہاز کے کاربون کو بزنس تھا
اور ان کے سمن دعویٰ کیا جائیگا اور یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ
ادھون نے کپتان اور جہاز کے منہر داروں سے یہ طورہ کیا جو
کہ اس دعویٰ کا جواب دہی ہو سکتی تھی نہیں ظاہر ہو سکتا آیا
اور اس نے ایسا عمل کیا تھا یا نہیں لیکن دعویٰ اس کے حوالے سے
ہو اور ان کے کوئٹہ نے یہ بیان کیا تھا کہ اس حوالے سے کوئی طے نہ
ہو سکتا اور ان کے روبرو پیش تھا وہ یہ طورہ نہیں دیکھ سکتے تھے کہ آیا
جہاز منہر دار تھا یا نہیں مگر اسے دو سواویز اور تھوڑے ارباب سیکرٹ
ہیں یہ منہر جی کہ کپتان نے اعتراف کیا تھا لیکن یہ کہ اس
پرستی کے نتیجے میں خود کو محدود رکھا تھا کہ جہاز کو اٹلانک اور
ٹریٹریٹین میں بہت ہی سخت طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا۔
جب دو سواویز کے بعد جہاز واپس ہوا تو ادھون نے دو سواویز
درج ہوئے جو ملائی سنس آف میں یہ تحریر کیا کہ اور ان کو جہاز کے
کپتان سے ملاقات کر کے مارتے ملا تھا اور ادھون نے اس امر کی
تحقیق کر لی تھی کہ جہاز کے سفر کے زمانہ میں سمٹ کو کوئی نقصان
نہیں پہنچا تھا یہ کہ جو کہ نقصان ہوا تھا وہ سمٹ کے
جہاز پر لا دے جانے کے قبل ہوا ہو گا اور ایسی حالت میں وہ بڑی
سے انکار کرتے ہیں۔

مگر گرین کی شہادت جنہوں نے ان ڈبوں کے لا دے جانے
کی نگرانی کی تھی قلمبند نہیں کی گئی جس کی وجہ یہ ہے کہ اس
مالکان جہاز کی ملازمت ترک کر دی تھی اور اس کا بہت معلوم
تھا لیکن اس کا کچھ جواب نہیں ملتا کہ کیوں بذر یہ کمیشن یا
اور طور پر اس کی شہادت قلمبند نہیں کی گئی تھی قبل اس کے کہ اس
نے مالکان جہاز کی ملازمت ترک کی تھی
یہ ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ ڈبوں کو اس سخت طوفان کا بچو

نقصان پہنچا تھا جس سے اوائل سفر میں مقابلہ کرنا پڑا تھا یہ
دھلا اول پر نہیں پٹری کی گئی تھی اور اس کو بخوبی اس کے بعد نہیں
پیش کیا جاسکتا تھا اور جو بیان اب کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ بڑے
بمقام تلمیذی لا دے گئے تھے بلکہ اور ان کو ان کشتیوں سے لا دے
گیا مگر اس بہت کم کہلا ہوا تھا ہوتا ہے اور یہ کہ دریا سے
تھم میں اکثر خطاطی اور خطاتی ہو تو اس سے یہ ممکن ہے کہ
اور ان کو جہاز تک لائے میں کشتیوں میں گھسار پانی آ گیا ہو
اور نقصان کا باعث ہوا تھا جواب موجود ہے۔
کپتان نے یہ بیان کیا ہے کہ دے جو اس طور پر ہیک گئی
خاک ہوا میں بہت جلد سو کہہ جائیگا۔ اور یہ کہ اس سے تر
ہو جائے گی کوئی بر دنی علامت ظاہر نہ ہو گی اگر جہاز پہنچے
کے بہت ہی کم عرصہ کے بعد ان کو لا دنا جاتا اور یہ ظاہر کیا گیا
ہے اگر اس طریقہ سے ان کو نقصان پہنچتا تو اور ان کو یہ اس کی
طور پر تسلیم کیا جاسکتا تھا کہ باکوہ عمدہ حالت اور حیثیت
میں رہا تھا کہ اس خیال کا تعلق ہے یہ امر قابل غور ہے
کہ یہ صرف ایک خیال ہی نہیں کہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہ محض
ایک امکان ہے اس قسم کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ڈبوں کو
دریا کے تھم میں کسی طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یا یہ کہ کشتیوں
میں پانی آ گیا تھا اور وہ محض ایک خیال رہ گیا اور وہ کسی قسم
ثبوت کی حد تک نہیں پہنچ سکتا کہ ان ڈبوں کو لا دے جانے کے
قبل اس طریقہ سے نقصان پہنچا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ جہاز
کا بندہ جس میں ان ڈبوں کی تہ جانی گئی تھی وہ جہاز کے
رنگوں پہنچنے کے وقت بالکل خشک تھا اور نیز یہ کہ سید سے کی تہ
میں ایک شیشہ مقدار سمٹ تھی جو بالکل خشک پڑی ہوئی تھی

جی برادر اس
بنام
چارلس ارکودی
(درنگون)

یہ اور کچھ
بامیں
سبز چھیل کو
د رنگوں

ذہن لڑکھیں جسے یہ بھوت موجد وہ کہ مال نقصان رسیدہ تھا
چہاڑ پر لا، اگیا تھا بلکہ وہ ایک ایسی حالت میں لا، اگیا تھا کہ
میں نے یہ وہی حالت میں، لکان چہاڑ نقصان کو سہولت سے دیکھ کر
دی بڑی درگزی لاکھ طرہ سے ۳۴ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
مراہد اولیٰ چہاڑی فیصلہ دے کر، مصلحت سے چہاڑی کو بڑی بڑی
ابتدائی مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۲ء کو، مقدمہ نمبر ۱۰۱۱ کی دہائی میں
منجانب طرفان - سٹریٹ منجانب دہائی میں سٹریٹ
فیصلہ - سٹریٹ منجانب دہائی میں سٹریٹ
ذیل سمٹ کے ایک ٹی (دستاویز الف) کی رو سے روانہ کئے گئے
شعور ان کے سپرد روانہ کیا گیا تھا چہاڑ کی بلٹی میں یہ بیان کیا
گیا ہے کہ اور درست حالت میں چہاڑ پر لا، اگیا اور جو
ایسی ہی عمدہ اور درست حالت میں ہندو گاہ رنگوں پر
حوالہ کیا جائیگا، وہ ایک صاف چہاڑ کی بلٹی ہے اور اس سے
یہ ابتداء کی شہادت فراہم ہوئی کہ کہ مال بوقت روانگی ہندو چہاڑ
خراب نہ تھا۔ رنگوں پہنچے پر ان ڈیون میں سے ۳۵۵ دے کر
اور خراب حالت میں اتارے گئے جن کی سمٹ پہنچی ہوئی تھی
اور قابل فروخت تھی۔ اس امر سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ وہ کو
اسطور پر نقصان پہنچا تھا اور نہ اس امر سے انکار کیا گیا ہے کہ
مالکان چہاڑ باوی انظر میں ذمہ دار ہیں لیکن یہ بحث کی گئی
ہے کہ وہ کو مال کی بلٹی کو متروک کرنے اور اگر محکم ہو تو یہ ثابت نہ
اختیار ہے کہ مال کو لا دے جانے کے قبل نقصان پہنچا تھا اور یہ
ظاہر ہے کہ وہ انہوں نے ایسا عمل کرنے کی استدعا کی ہے کہ ان کو
اوپر وقت نقصان نہیں پہنچا تھا اور نہ پہنچ سکتا تھا جبکہ
وہ چہاڑ پر تھے۔

مجھ صرف مقدمہ دی بڑی درگزی (۱) کا حوالہ دینی ضرورت
۱۵، لاٹری جلد ۳ صفحہ ۹۴

ہے وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں مال کی بلٹی کے مال کی بلٹی کے حاشیہ
پر مال کا درجہ نفع "مال اور شہادت مامولم" اور یہ قرار
دیا گیا تھا کہ چہاڑ کے مال کی بلٹی کی جب مصلحتوں سے لکھا گیا
عبادت مندرجہ حاشیہ کے قانونی اثر کو کافی اہمیت دے گا کہ
نوشیہ یہ تھا کہ نظر اور چہاڑ تک کہ ظاہر ہوتا تھا اور زار پر
طور پر وہ اس چہاڑ پر عمدہ حالت میں چہاڑ ہاے گئے تھے ہیں
اگر یہ حالت ہو اگر وہ چہاڑ نے ہندو شہادت باوی الطریقی
یہ ظاہر کیا ہو کہ ان گھنوں کو چہاڑ پر اچھی حالت میں رکھنے کے
بعد وہ اندرونی اور بیرونی طور پر بری حالت میں اتارے
گئے تھے تو اس کے متفق ہوں جو ظاہر کی گئی تھی کہ انہوں
پر یہ ظاہر کرنا لازمی تھا کہ کس طرح اور کب نقصان پہنچا تھا
اوپر شہادت کی تردید کرنا مدعی علیہم کا کام ہے جس سے یقیناً
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بالوں یا پروں کی کسی اندرونی اصلی
خرابی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا تھا اور وہ اس قسم کا نہ تھا جو
بیرونی طور پر اس وقت ظاہر ہو سکتا جب ان کو چہاڑ پر چڑھا
گیا تھا،
ایسی حالت میں تصدیق طلب سوال یہ ہے کہ آیا یہ ٹیسٹ چہاڑ کو لا
گیا تھا نقصان رسیدہ تھا اور اسکے ثابت کرنے کا بار مالکان چہاڑ پر
ہے۔ چہاڑ کے مال کی بلٹی کے علاوہ اور کوئی شہادت نہیں ہے جس سے
یہ ظاہر ہو تا ہو کہ لا دے کے وقت ان ڈیون کی حالت کیا تھی وہ ستر
گرین کی زیر نگرانی لا دے گئے تھے جو اس وقت چہاڑ لا چھوڑا
تھا جب چہاڑ رنگوں پہنچا تو کیشان نے ایک نوٹری سیلاب سے
دہرورہ اعتراض کیا کہ چہاڑ کو اسٹاک اور مڈ میٹر ٹینین ڈیون
میں سخت طوفان سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یہ واقعہ کہ ان ڈیون کو نقصان
پہنچا تھا فوراً معلوم ہو گیا تھا اور ان کی فوراً اطلاع دی گئی تھی پس

بینی برادرس
بنام
جاکس راکہ دی
(رنگون)

اس قسم کی شہادت موجود ہے کہ پندرہ سالہ بھائی اور چھوٹی
بھین کے گھانا اٹھارہ کوئی رپورٹ اس قسم کی نہیں مل سکتی تھی
تھی کہ اس میں باقی آگیا تھا ڈیون کے اندر کے کاغذ کا تھمنا
امتحان لیا گیا تھا اور یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ کہاں سے بانی سے ترقی
تھا کسی یقین کے درجہ تک یہ ظاہر بھی نہیں کیا گیا کہ جیتنے سے
کے گھر پر نہیں اور کس طریقہ سے یہ دے لادے گئے تھے۔ یہ بیان
کیا گیا ہے کہ وہ ایک علحدہ حجرے میں تھے جو انجن کے مستحق
کیونکہ جی باقی پندرہ سالہ سے علحدہ تھا اور یہ ثابت شدہ ہے
کہ جاکس کے نقصان رسیدہ ڈبے دو بیچے کی تہ میں تھے تمام
حاصل مال یا بیچ تہ میں جمایا گیا تھا۔ لیکن دو بیچے کی تہ
کے تمام ڈیون کو نقصان نہیں پہنچا ہوا اور یہ نہیں ظاہر کیا گیا
کہ ان دو بیچے کی تہ میں نقصان رسیدہ ڈیون کا موقع تھا
اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا اور جو مالکان جہاز کی شہادت
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب ڈیون کو لٹا لگا تھا تو ان پر وہ بیچے
تھے وہ دس بیچے لگے تھے کی حالت عیان تھی یہ کہ ہر شخص جو ڈیون کو
دیکھتا دیکھ کر کہہ سکتا تھا اور یہ دس بیچے تھے اور مالکان
جہاز کو خط کہنے میں مشغول تھے سمٹ کا ذکر اس طور کیا
تھا کہ خارجی طور پر ہم حالت میں اتاری گئی یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ
جب لادے جا کے قبل وہ نم نہ گئے تھے تو ان ڈیون میں سو اونٹ
پانی نکلنے لگے جب ان کو رنگون کی نم آب و ہوا میں اتارا گیا
تھا ان کو فروری میں اتارا گیا تھا۔

صفحہ ۹۱۸

ظاہر کیا گیا ہے کہ کشتیوں کی چوٹی کے قریب جو ڈبے تھے ان کو
نقصان پہنچا تھا اور یہ واقعہ کہ ان اور کے ڈیون کو لینے کے
تہ میں جمایا جائیگا اور یہ کہ صرف دو آخری تہ میں نقصان
ہوئے تھے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اس وقت قریب

جب وہ کشتیوں میں تھے۔

مشرس سیالپور کنڈہ سمندر سے اپنی رپورٹ پہنچا تھا
یہ بیان کیا تھا کہ تمام ڈیون کو پانی سے بھرتی نقصان پہنچا
تھا یہ کہ رپورٹ پہنچا تھا کہ گارڈز مالکان لائڈ اس مشینوں کو
ہو کہ تمام ڈیون کو کم و بیش بھرہ فی طور پر بھلا ہوا پانی سے نقصان
پہنچا تھا۔

ایسی حالت میں شہادت پر حقیقت مجموعی غور کرنے کے بعد
ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ مالکان جہاز نے اس بار کی کشتی
حاصل کی ہے جو ان پر تھا ہمارے رائے میں شہادت کی رو سے
حصص وصول کو پیش کیا گیا ہے جو بار شہادت کو مسرور ہیں کرتا جہاز
کو بہت حراب موسم سے متاثر کرنا پڑا تھا اور عاتل بی کی سرچ
میں اور حسابی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ لادے جانے
کے وقت ڈیون کی حالت کیا تھی ہم یہ نہیں خیال کرتے کہ بیان
پیش کیے گئے تھے وہ ایسے کسی شوب کی حرکت تھے میں گڑبے
نقصان رسیدہ حالت میں لادے گئے تھے بلکہ ایسی حالت میں
لادے گئے تھے جس کو کسی میر و فی محاذ سے مالکان جہاز معلوم
نہیں کر سکتے تھے۔

عدالت تحت کی دگر کی بحال کیا گیا اور یہ مرفوعہ تمام
خروج کے خارج کیا جانا چاہیے

مرفوعہ خارج کیا گیا۔
ہائی کورٹ الہ آباد
ملکائی دیوانی
بیمہ مقدمہ ۵۱۲۳۱۹۲۳ متفقہ ۱۹ جون ۱۹۲۳
مجلس جسٹس ڈیولڈ
پٹیل لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق

نہ ہمارے روبرو یہ بحث نہیں کی گئی کہ دیوالیہ میں مال کا ظاہری مالک مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ کہ دفعہ علیہ اس کا حقیقی مالک مقصود ہوتا ہے جس سے سوال پر ہمارے روبرو بحث کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آیا اصل یہ حاصل مال دیوالیہ کے حصہ، حکم یا اختیار میں حقیقی مالک کی صلاحتی اور اجازت سے اس وقت تھا جب کہ اول الذکر دیوالیہ قرار دیا گیا تھا سوال یہ ہے کہ آیا مال کے قصہ کے لئے مطالبہ کر نہیں سکتے انکار کیا گیا تھا اور بالخصوص جس سے خط مورخہ ۷ جون ۱۹۲۲ء کی رد انکار کیا گیا تھا یا اصل مالک کی رضامندی سے دیوالیہ کے قبضہ میں یا اختیار میں باقی نہیں رہا تھا۔

ہمارے روبرو مقصد نظر انگلستان کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن پھر ان نظائر بحث کرنے کی ضرورت ہے جن کا تعلق مال سے ہے۔ اس مقصد نام ٹوننگ (۱) میں مدعی شراب کے تین بیاتوں میں ایک ٹوننگ کا حقیقی مالک تھا۔ یہ شراب مدعی نے دیوالیہ کے گودام میں اپنا سونپا دی گئی تھی اور وہ اس کے حصہ میں ظاہری مالک کی حقیقت سے اصل مالک مدعی کی رضامندی اور اجازت سے رہی تھی یہ سنگر کہ دیوالیہ شرابوں میں بلکہ تھا مدعی کا مشعلی مراحہ علیہ کے مکان پر گیا اور شراب کا مطالبہ کیا۔ اس وقت دیوالیہ غیر حاضر تھا لیکن اسی روز فجر عصر کے بعد مدعی نے خود دیوالیہ سے فرید مطالبہ کیا دیوالیہ نے شراب پر قبضہ دینے سے انکار کیا اور دوسرے روز اس نے دیوالیہ کے ایک منسلک کا ایک کاب کیا۔ یہ قرار دیا گیا تھا کہ قبضہ کے حصول اس کا مطالبہ یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ اس کے بعد سے شراب اصل مالک کی رضامندی اور اجازت سے ظاہری مالک کے قبضہ میں باقی نہیں رہی تھی ہمارا مسلک کی طرف غلبہ ۱۴) میں اسلک دین اسٹریٹ میں کاروبار تھا اور سیور اسٹریٹ میں سکونت رکھتا تھا اس نے اپنی دوکان کے سامان امداد پیشہ سکونت مکان کے اثاثہ البتہ کی نسبت عرض

حال کرنے کے لئے ایک بیانیہ کی شکل میں اپنا بیانیہ بنا کر اس کے انکار کردہ سامان کا قبضہ دین کے عین مل چلا گیا تھا۔ مکہ لکھنے والی تیسری کی درخواست میں کی تھی لیکن اس کے انکار کے بعد یہ درخواست تیسری کی شکل میں کرنا پڑا جس کے بعد اس کی شکل میں قرار دیا گیا تھا کہ سامان پر قبضہ حاصل کرنا یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا کہ انٹالہ البتہ کے ظاہری مالک کے قبضہ میں رہے۔ رشتہ کی نسبت اصل مالک کی رضامندی اور اپنی گئی تھی اور یہ کہ اس لئے باید دیوالیہ کی جائداد کا حوزہ تھی کیلچر وارڈ بمالہ کوسٹن (۳) میں انکار کیا گیا ورنہ کوسٹن کی شکل میں دیکھی حریدی تھی تاکہ وہ اسلک تسک کوسٹن کے حکم پر چائی گئی یہ ۱۲ ماہ تک رہے جس کے بعد گودام کا کرایہ ادا کیا جانا ملے پابا تھا یہ دیکھی کوسٹن کے حکم پر ایک بندر گاہ کے مال خانہ میں بڑی سی ۱۹۲۲ء کو ورنہ کے کوسٹن کو ضبط کیا اور اس کو یہ کہا کہ وہ ایک خاص لائبرے راندر سے اور ایک جاکس مفوض کیا جو اس قدر رقم کا تھا کہ حصول ادا ہو سکتا تھا اور دیکھی چٹائی جا سکتی تھی۔ ۲۶ کو کوسٹن نے ادائی قرضہ کی رضامندی میں کی اور حصول ادا کرنے کے ایک طریقہ سے وارڈ کی ہدایات کی تھیں کیلچر جاکس نے یہ لیا فیصلہ کے دوران میں لارڈ جسٹس مرمری میلشس نے بیان کیا تھا یہ دیکھی سوال یہ ہے کہ آیا بوقت کارروائی دیوالیہ وہ دیوالیہ کے قبضہ اختیار میں حقیقی مالک کی رضامندی سے تھی یہ صریح قانون جیسا کہ آٹھ بیانیہ ٹوننگ (۱) اور دوسرے مقدمہ میں قرار دیا گیا تھا کہ اگر حقیقی مالک نیک ہی ہو قبضہ کا قبضہ حاصل کر سکتی ہو کارروائی دیوالیہ کے قبضہ میں کرے گودام خود اس کی مقصود کے لئے اس کو حاصل کرنے سے قاصر رہے تو مال دیوالیہ کے قبضہ میں اس کی رضامندی سے نہیں رہتا۔ بیرون بیام (۴) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مال کا مطالبہ کرنے اور اس پر قبضہ حاصل کرنا

رے جن کی دوسرے وہ ابھری مالک اس جاگیر اور قرضہ حال کر گیا
 تو وہ اپنی سہیلی کے خلات باہر اویں اپنی نذر لایم غرض با
 ملکیت کی اداس کر نہ ہو مگر وہ گواہ نیز یہ کہ دینہ دیوالبہ کے
 حکم و اختیار کے باہر کل جاتا ہے اگر اس کی دیوالگی کے بل
 قرضہ کی بنا پر کسی اس سے ادھر کرے کے لئے دعویٰ جو کیا جا
 اسی حالت میں ہندوستان کی نظامت موجود رہے گا کہ یہ
 زمین زیادہ دیر سے زمین کے بہترین ساوہ اپنی غرض کی حد
 دینہ ہی مالک ہو سکتا ہے بلکہ اگر وہ زمین ملک سے چھوڑ دے
 (۱) میں قرار دیا گیا تھا بعد اس کے کہ زمین کے (۲) میں یہ
 نظام کیا گیا تھا کہ دفعہ کے بعد نظام میں رہے یعنی مالک کی
 رضامندی و اجازت سے جس تک کہ ظاہری مالک اس کے
 اجازت سے تا جہاں ہو اور اگر کارروائی دیوالگی کے وقت اس کا
 یہ حیثیت ہو تو تمام زمین کے فائدہ کے لئے مال فیشل ایسی کے
 حق میں منتقل ہو جائے گا لیکن اگر کارروائی دیوالیہ کے بل حقیقی
 مالک اس رضامندی کو کوٹھائے اور اس کی اطلاع دیوالیہ کو دے
 تو مال کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ظاہری مالک کے
 قبضہ و حکم یا اختیار میں ہے اس لئے کہ وہ فیشل ایسی کے حق
 میں منتقل ہو جائے۔

موجودہ مقدمہ میں رہنمادی جو ابتدا دینی تھی وہ صرف
 اوٹھائی گئی تھی اور کارروائی دیوالیہ کے قبل یا اس کے ساتھ ملتا
 ایک دعویٰ رجوع کیا گیا تھا اور ان نظام کے خاتمہ کا خواہ
 اوپر دیا گیا ہے میری صراحت یہ ہے کہ یہ قرار دیا جانا چاہیے
 کہ دفعہ (۲) (۳) (ج) مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی۔
 عدالت تحت کا فیصلہ صحیح تھا اور وہ سچا رکھا جانا چاہیے۔
 اور یہ تمام خود کے خارج کرنا ہے۔

جسٹس میٹریلی میں حقہ ہریان

۱۴۱۳

مالی کوٹہ کے آگے

مرافقہ ثانی دیوالیہ

۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء

۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء

۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء ۱۴۱۳ء

۱۴۱۳ء

قانون و اصول اس کے لئے ایک باپ سلائیہ اور دوسرا ایک
 کس طور پر اہم ہوتا ہے تاکہ اس کے حق و بائیس کے حوالے
 دعویٰ آبا قبل پذیرائی ہو تے ہیں یہ ملینڈنگس۔
 دہشع حوق اور ان کے حقوق کا ایک ایک ضروری ہو
 واقعی استعمال و نفع۔

کیا لاش جبرائیل ہوتی نا اس میں جیگ باروئی ایسٹن لارڈ

کمانڈر جلد ۱۳۲ برص ۱۳۲۵ء

حس اس میں ثابت قرار دینے کے لئے وہ بتیج ہریان کی

رہنما چاہئے لیکن حق اس میں علی الاصلہ سال کی صورت

اس سے منہی نہیں ہو کہ وہ حق استعمال ہے۔ ۱۳ سال

تک جاری رہے۔

بدیہہ مل نام ملینڈنگ ایسٹن لارڈ کے ملینڈنگ

صفیہ، اکہاسی رام ملینڈنگ ایسٹن لارڈ کے ملینڈنگ

جلد ۱۳۲ سے ۱۳۲۵ء تک

ہولٹس نام ورنی لارڈ کے ملینڈنگ ۱۳۲۵ء کو

کوئی دعویٰ حق اس سے خارج نہ کیا جانا چاہئے کہ وہ

نے علی بسل اللہ ل طریقہ سے اس کی قطعاً انہی پر حقوق

۱۴۱۳ء
 ۱۴۱۳ء
 ۱۴۱۳ء
 ۱۴۱۳ء

فصل اول
نام
محمّد بن
درنگون

حضرت بیت کافی ہیں جو ہر کسی کو اگر چاہے دیکھ سکتے ہیں اور قبل اسکے کہ وہ انکی کو فعل کی اطلاع ہو حقیقی مالک اس کے ہستی سے مال کے قدر کا مطالعہ کیا ہو اور دیو الیہ کو اطلاع ہو ہر تو اس سے پہلے اس کا مطالعہ کیا تھا اس سے پہلے ہر کمال مال کے ہستی سے حکم کیا تھا نیز یہ اس کی رضا منہ رکھنا چاہئے۔ نام نہیں ہا تھا۔

قانون دیو الیہ انگلستان کے نظام نطق و لفظ وہی ہے جس کا اس دفعہ کے میں سپریمینٹ ہے کہ فی ہمارے دور بعض نظام ہندوستان کا حال دیکھا ہے اور یہ بحث کی گئی ہے کہ قانون پوئیس کے اس حکم کی وجہ یہ کہ یہ کوئی شخص دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اس کی اجازت دے اس طور پر کہ وہ اس کا مالک ہے تو اس کو اس طرح اس کو اس قابل بنائے کہ وہ فرسہ حاصل کرے تو اس کو اول اشیا جس کے حق میں اپنی جایداد کا نقصان برداشت کرنا چاہئے

چہرین دیو الیہ کو فرسہ دہشت کی ترغیب ہوئی تو اور یہ بحث کی گئی ہے کہ جس شخص کا مالک اس کا حکم دے اور اس کی مالک کے علاوہ کسی کو نہ ہو اس کی مالک کے اس عمل کی تاکید کیے کافی نہیں ہو تاکہ وہ اس کی جائیداد قبضہ میں رکھے اور ان اشیا جس کو زمین یہ ترغیب ہوئی ہے کہ نظام ہی مالکیت کی بنیاد پر وضع دین اس کی آمدنی کے منافع سے محروم کرے یہ حال ہو کر دیکھ کے واقعات اور واقعات سے انکسار غائب ہو جاتا ہے اور بد پریش شدہ مقدار میں ہیں ان نظام کو انگلستان کا کوئی حال نہیں دیکھا تھا لیکن مقدمہ سرخا تا بلوچستان کی وجہ سے قرار دیا گیا تھا کہ اس مقدمہ کا دیو الیہ زیر بحث کا نہ صرف ظاہر دیکھ سکتا ہے بلکہ اس کی مالک بھی تھا ایسی حالت میں قانون کا حکم نفع نہیں ہو سکتا تھا لیکن ہر صورت میں بحال تعلیم بھی کہنا چاہئے کہ زیادہ شریعت کے بغیر بھی اس فیصلہ کے ساتھ انسانی کرنے میں قابل کرنا چاہئے بلکہ اس کے بغیر کے جو اس

۹۲۱
صفحہ

کہ قانون کی انگلستان کی رائےوں کی بجائے اس کے مطابق (۶) بھی واقعات بالکل مختلف تھے وہ فیصلہ جس اس میں صادر کیا گیا تھا کہ یہ دیو الیہ کے حکم کے تحت ہے اور اس کے انصافی ہو کر اس کی آمدنی کو شریعت کی فیکٹی کی بجائے اس کے ہستی سے مال کے قدر کا مطالعہ کیا تھا اس سے پہلے ہر کمال مال کے ہستی سے حکم کیا تھا نیز یہ اس کی رضا منہ رکھنا چاہئے۔ نام نہیں ہا تھا۔

قانون دیو الیہ انگلستان کے نظام نطق و لفظ وہی ہے جس کا اس دفعہ کے میں سپریمینٹ ہے کہ فی ہمارے دور بعض نظام ہندوستان کا حال دیکھا ہے اور یہ بحث کی گئی ہے کہ قانون پوئیس کے اس حکم کی وجہ یہ کہ یہ کوئی شخص دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اس کی اجازت دے اس طور پر کہ وہ اس کا مالک ہے تو اس کو اس طرح اس کو اس قابل بنائے کہ وہ فرسہ حاصل کرے تو اس کو اول اشیا جس کے حق میں اپنی جایداد کا نقصان برداشت کرنا چاہئے

چہرین دیو الیہ کو فرسہ دہشت کی ترغیب ہوئی تو اور یہ بحث کی گئی ہے کہ جس شخص کا مالک اس کا حکم دے اور اس کی مالک کے علاوہ کسی کو نہ ہو اس کی مالک کے اس عمل کی تاکید کیے کافی نہیں ہو تاکہ وہ اس کی جائیداد قبضہ میں رکھے اور ان اشیا جس کو زمین یہ ترغیب ہوئی ہے کہ نظام ہی مالکیت کی بنیاد پر وضع دین اس کی آمدنی کے منافع سے محروم کرے یہ حال ہو کر دیکھ کے واقعات اور واقعات سے انکسار غائب ہو جاتا ہے اور بد پریش شدہ مقدار میں ہیں ان نظام کو انگلستان کا کوئی حال نہیں دیکھا تھا لیکن مقدمہ سرخا تا بلوچستان کی وجہ سے قرار دیا گیا تھا کہ اس مقدمہ کا دیو الیہ زیر بحث کا نہ صرف ظاہر دیکھ سکتا ہے بلکہ اس کی مالک بھی تھا ایسی حالت میں قانون کا حکم نفع نہیں ہو سکتا تھا لیکن ہر صورت میں بحال تعلیم بھی کہنا چاہئے کہ زیادہ شریعت کے بغیر بھی اس فیصلہ کے ساتھ انسانی کرنے میں قابل کرنا چاہئے بلکہ اس کے بغیر کے جو اس

اس مقدمہ میں حقیقی مالک کا دخل باقیہا اس سے زیادہ تھا جو ہمارے دور پر وضع میں حقیقی مالک نے اختیار کیا تھا اور دوسرے امور میں اس نظریہ میں فیصلہ جات انگلستان کی تقلید کی گئی ہے۔

پوننہما و بلوچستان نام ہوا شام اس کے گار (۷) میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مواخذہ دار مال و سامان کا اسی قدر صلی ہو جاتا ہے اور اس میں اسی قدر نفس لامری غرض رکھتا ہے۔

جیسا کہ اس کے متن کی ہوتی ہے اور یہ کہ اگر وہ اس یا اس شخص کو جو بار قائم کرے قابض رہنے کی اجازت ایسے حالات میں

۱۲۴۳ دیکھ کر اس کے متن کی ہوتی ہے اور یہ کہ اگر وہ اس یا اس شخص کو جو بار قائم کرے قابض رہنے کی اجازت ایسے حالات میں

سری رام
بنام
نئی رام
(ارادہ)

اوس۔ تخریب میں سوال کا تعلق کس قسم کے حق سے تھا اور یہ ظاہر کرنے کے لئے شہادت موجود ہے کہ بعض وقفہ جات کے مابین راستہ کبھی کبھی بند کر دیا جاتا تھا۔

مدی علیہم بد ظاہر کرنے سے قاصر ہے میں کہ نہ اس سائش کے استعمال میں واقعی خلل اندازی ہوئی ہو یا یہ کہ متنازعہ تھا کی بعض سبیل میں دو ستر ذریعہ سے سیرانی ہوئی تھی۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے یا سیرینٹ اراہنی کے بند سال تک ملاکا چھوڑ دئے جانے کی وجہ سے ممکن ہو کہ کوئی سیرانی نہ ہو ہو۔ بہر صورت جب فراحت کا کوئی بنوت موجود نہیں ہو تو مدعیان اس قدامت کے حق کے مستحق ہیں کہ انہی اراہنی کی زیرینٹ کو ان سے کاشت کریں جیسا کہ وہ کشتہ و شستہ سے عمل کرتے رہے ہیں۔ ایسی حالت میں مزاحمہ مال کامیاب رہتا اور مزاحمہ خرچہ خارج کیا جاتا ہے۔

مرانہ خاں کیا گیا
پانی کورٹ پٹہ
نگرانی دیوانی

نمبر قلم ۱۵۱۱ بابۃ ۱۹۲۳ء منصفہ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء

باجلاس۔ شری جین فاسٹر

کوٹھی چکل کشور ہولہ بنام کوٹھی کشور لال۔

نامتہ۔ نگرانی خواہان بہاری لال۔ فریقین

قانون معاہدہ ایکٹ ۱۹۱۹ء بابۃ ۱۱۵ء منصفہ ۱۱۵ء منصفہ ۱۱۵ء کے لئے حکم۔ مال کا ایک حصہ مدعی علیہ کے نواز کیا جاتا۔ دوسرے مسئلہ مال جس میں بقایا ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو الکی حل کرنے سے انکار کرنے میں مدعی علیہ کا عمل آباد ہوتا ہے۔ رئی نے اس رقم کی باز یاد۔

روٹی (۲) میں قرار دیا گیا تھا وہ منع جو حق اس میں کھو گیا تھا بنانے کے لئے ضروری ہو تا ہے واقعی استعمال سے بالکل مخالف نہیں ہوتی ہے۔ کسی حق آسائش کو ناست قرار دینے کے لئے اس کا منع میں سال تک جاری رہنا چاہیے لیکن حقونی آسائش علی الاطلاق کی صورت میں اس کے معنی نہیں ہوتے۔ کہ انہی استعمال کا بالکل میں سال کی مدت تک جاری رہے۔ مخالف اس کے دن ہیتم اور جہینے ایسے ہو سکتے ہیں جن میں حق کا مطلق استعمال نہ کیا گیا ہو لیکن باوجود اس کے ان تمام دنوں میں دنوں اور مہینوں میں ممکن ہو کہ وہ شخص جو حق کا دعویٰ دار تھا حسب ضرورت اس میں استعمال کرتا ہو۔ بہرہ منڈل بنام ملات منڈل (۳) میں اسی طرح یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس حق کی نسبت حق آسائش ثابت کیا جاسکتا ہو کہ دریا کے پانی کو نہایت تابع برستے حقیقت غالب تک ان بند کے ذریعہ سے سیرانی کا عرض کے لئے کہا جاسکے جو حقیقت غالب ہے۔ کہ گئے گئے تھے یہ امر غیر اہم ہوتا ہے کہ آیا حق کا استعمال مسلسل تھا یا شریٹیکہ اسکا استعمال قانونی مدت کے لئے قطع ہو گیا میں کیا گیا ہو جب اوس ہی فائدہ اوٹایا جاسکتا تھا۔

گہا سی رام منڈل بنام اسیر بادہ منڈل (۴) میں اسی طرح یہ قرار دیا گیا تھا کہ اگر کسی تالاب کا پانی ہمیشہ مدعی علیہ کی اراہنیات کی سیرانی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور جہاں کہیں اس کی ضرورت تھی میں سال کی زیادہ عرصہ تک مدعی علیہ کا استعمال ہو جو تھا تالاب سے سیرانی کر کے حق کی نسبت بنام منڈل (۵) میں مدعی علیہ اس کے نتیجے میں کیا جاسکتا ہے فیصلہ ۱۱۵۱۱ بنام ورنی (۵) میں منصفہ نے یہ فرمایا

(۲) انڈیا مارکٹ کلاک عدلیہ منصفہ ۱۳۲۳ء منصفہ ۱۱۵۱۱ بنام ورنی (۵) میں منصفہ نے یہ فرمایا (۳) انڈیا مارکٹ کلاک عدلیہ منصفہ ۱۳۲۳ء منصفہ ۱۱۵۱۱ بنام ورنی (۵) میں منصفہ نے یہ فرمایا

سرکاری رام
نیام
مسی رام
والہ اند

ملک ۱۰۰ ایش دوون کا اوسا کسا ہے۔

نریہ را تا تھ برادی تمام ایسے حرن پٹو یا دہا اندیا

لاروہ کا کلہ جل ۱۰۰ سہلہ کی تعلیم لگنی

مرافہ ثانی سارہ انٹی وری ہدہ و سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ

یکم دسمبر ۱۹۲۱ء

مہانبہ رانغان۔ مسٹر جاد حسن

مہانبہ مرافہ علیہم۔ مسٹر اسین ڈی۔ سہنا۔

فیہ ملکہ اس مرافہ میں غور طلب سوال یہ ہے کہ آیا مدعیان کو بذریعہ

قوت یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ تنازعہ کنوون سے سیرانی کر

ان کا بیان یہ تھا کہ زریعہ کنوون کی تعمیر مدعی علیہم نے اون کے

ساتھ بالاشتر اک کی تھی لیکن وہ یہ ثابت کرنے سے قاصر رہے کہ

اوپر ہونے والے کنوون کی تعمیر کے اخراجات میں وہ بہرہ لگایا تھا۔

ماتحت عدالتوں نے یہ قرار دیا کہ بعض کہیتوں کو اون کنوون سے

جزوۂ شکتہ اور جزوۂ شکتہ اف سے لینے کی دعویٰ کے قبل سال

سے جب کہی سیرانی کی ضرورت ہوئی پانی دیتے رہے ہیں اور یہ کہ اونکو

اون کہیتوں میں اون کنوون سے پانی پہنچا دینا برسرے قوت

حق حاصل ہو گیا تھا۔ مدعی علیہم مرافغان کی جانب سے یہ بحث کی گئی

ہے کہ مدعی کو کوئی وارسی کسی ایسی بنا پر عطا نہ کی جانی چاہیے تھی

جو عرضی دعویٰ میں نہیں کی گئی تھی اور یہ کہ شہادت جو پیش کی

گئی تھی وہ یہ ثابت کرنے کے لئے ناکافی تھی کہ دعویٰ کے قبل سال

انک مسلسل متبع ہو رہا تھا عرضی دعویٰ میں جو بیان مدعی نے تحریر

کیا تھا وہ بلاشبہ یہ تھا کہ وہ زریعہ کنوون کے مالکان بالائے

تعمیر لیکن اوہوں نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ وہ اس تمام زمانہ میں ان

قطعہ کی جو اون کے محلو کہ مقبوضہ تھے۔ تنازعہ کنوون سے اونکی

تعمیر کے زمانہ سے کسی مدعی علیہ کی فراحت یا درست اندازی کے

لغیر سیرانی کرتے رہے۔ اس طرح ادکا دعویٰ علی طور پر

وجود بر مبنی تھا۔ اس کے چھلہ صرف موخر الذکر وجہ کو ماتحت عدالتوں

نے تسلیم کیا تھا جدید کہ برید رانا تھ برادی تمام ایسے حرن

چٹو یا ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ

اسوجہ سے خارج نہ کیا جانا چاہیے کہ مدعی نے علی سہلہ ۱۰۰ سہلہ

طریقہ سے ایک ہی قطعہ اراضی پر حرتوں ملکیت و اسائنس ہر

دو کا دعویٰ کیا ہے۔

اوس معیار کی حد تک جس میں سیرانی کے حق سے متبع حاصل

کیا گیا ہے عدالت ابتدائی نے ایک حقہ مرتب کیا تھا جس سے ظاہر

ہوتا تھا کہ بعض قطعات اراضی سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ ۱۰۰ سہلہ

سیرانی کے استحقاق سے متبع حاصل کرتے تھے تمام سینن مالک

رجسٹراب مال داخل نہیں کئے گئے تھے لیکن اون اندراجات

سے جو ایسے رجسٹراب میں کئے گئے تھے جن کی نقول داخل کی گئی

تھیں ماتحت عدالتوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سیرانی کے حقوق سے

بغیر کسی انقطاع یا فراحت کے ضروری مدت تک متبع حاصل

کیا جاتا رہا تھا عدالت مرافہ تحت نے یہ اسے ظاہر کی تھی کہ یہ

نہیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر کوئی عارضی وقفہ ہوا تھا تو وہ علی

کے فعل کے باعث ہوا تھا اور یہ کہ یہ بخوبی ممکن ہے کہ پانی نہ

لینے کے سبب یہ واقعہ ہوا ہو کہ اونکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ توضیح

۲ دفعہ ۱۰ قانون حقوق آسایش ایکٹ باجہ ۱۸۸۰ء میں مندرج

ہے کہ اوس دفعہ کے مضمون میں کوئی امر فراحت کی حد تک نہیں

پہنچا تھا اس کے کہ اوس فراحت کی وجہ سے متبع میں فی الواقع

وقفہ پڑ گیا ہو جو دعویٰ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے فعل سے

پیدا ہوئی ہو۔ جبکہ کیلکشن چندر گپوش بنام سنانن چنگ

(۱) انڈین لار بورڈ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۱

حکم کے تحت اس کے لئے ایک اور دفعہ ۱۵ قانون قرار دیا گیا ہے۔

نیکال سے پیدا ہوتا تھا۔

۱۹۲۱ء
مرافقہ ہمارا فی حکم مقدمہ اپنی پانچویں منگہ موزہ ۳۰ اگست
میں اس مرافقہ میں باوجود شش چند راز اور باوجود کاش چند راز
نہایت مرافقہ عظیم۔ بابو رام چند راموہن ماجھار
فیصلہ ایک ابتدائی عذر پیش کیا گیا تھا کہ عدالت میں
مرافقہ نہیں ہو سکتا جو سخت پیش کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ یہ ایک حکم
ہے جو اپنی جگہ سے صادر کیا تھا۔ اپنی جگہ کے مرافقہ جان
سے صرف ایک دفعہ متعلق ہوتی ہو دفعہ ۱۰۹ الف قانون قرار
نیکال ہے اور چونکہ دفعہ ۱۰۹ الف صرف عدالت مرافقہ کے
احکام کے مرافقہ سے متعلق ہوتی ہے اور چونکہ مرافقہ عدالت مرافقہ
کے حکم کی ناراضی سے نہیں بلکہ حکم کی ناراضی سے ہے
اس لئے مرافقہ قابل پذیرائی نہیں ہے اور اس بحث کی تائید میں
اوس نے اپنا نمونہ چند راز ماجھار بنام تارا سنگھ گروہ (۱)
اور متہار نامہ رازے بنام ہستنا کمار حکمرانی (۲) سے استناد
کیا ہے اس خلاف مرافقہ نے نظیر منہا نامہ رازے بنام گدھ
نامہ (۳) پر استدلال کیا ہے۔ یہ نمونہ الذکر مقدمہ کئی امور میں
موجودہ مقدمہ کے مشابہ ہے۔ اس نظیر کے خلاف سے ہماری یہ
آپ کی موجودہ مقدمہ میں مرافقہ ہو سکتا ہے۔

مرافقہ اس حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے۔ جس کی
رو سے ایک مرافقہ مقدمہ کو منسوخ کرتے سے انکار کیا گیا تھا
واقعات ظاہر ہوئے ہیں۔ مرغان نے جو عدالت ہذا کے روبرو
واقعہ میں دفعہ ۱۵ قانون قرار دیا ہے کہ مرافقہ اس

(۱) کلکتہ ہائی کورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۲ (۲) اسی کیس جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۲
(۳) اسی کیس جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۱۔

نہایت افسوس کے روبرو ایک دفعہ کی گئی کہ مرافقہ کی ناراضی سے
کیا اس عدالت میں اس نے اپنی جگہ کے روبرو مرافقہ کیا تھا
مرافقہ متاثر ہوا تھا تو ۱۵ دفعہ کو مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کو تسلیم
نہایت عدالت کو یہ اعلان دیا کہ مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کے مقدمہ میں
اور مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کے مقدمہ میں روبرو ہو گیا تھا۔ ۱۵ جون
کو مرافقہ میں مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ اور مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کی بجائے
کو قائم کرنے کی درخواست پیش کی اور عظیم سیشنل جج نے
حکم صادر کیا کہ مرافقہ عدالت اگر ن میں فوت ہوا، چونکہ
مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ اس لئے مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کے خلاف مرافقہ
ساختہ ہوتا ہے۔ مرافقہ کے متعلق رپورٹ دی گئی تھی کہ وہ گذشتہ
پوس میں فوت ہوا تھا۔ اس کی بجائے دو مرافقہ قائم کیا گیا تھا۔
مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کی صورت میں حکم صواب کی ناراضی سے مرافقہ
اپنی جگہ کے روبرو روبرو ہوئے اور اپنی جگہ کے روبرو روبرو
۱۹۲۱ء کو سیشنل جج نے حکم صادر کیا کہ مرافقہ کی بحث سماعت کی گئی
یہ بحث کی گئی کہ مرافقہ دفعہ ۱۵ قانون میں سماعت کی رو سے
مرافقہ عظیم کو فریق نہ بنانے کے لئے کافی وجہ کہ مرافقہ عدالت میں
درجہ اول یہ قرار دیا ہوں کہ اوہوں نے دو یا تینوں کو جو باعفت
کے لئے مقرر کی گئی نہیں وفات کی اطلاع پائے کے بعد گذشتہ
دیا قبل اس کے کہ اوہوں نے فریق قائم کرنے کی کوشش کی تھی
درخواست خارج کی جاتی ہے۔

مقدمہ کے واقعات پر غور کرنے کے بعد ہم یہ خیال کرتے ہیں
کہ حکم صواب مقدمہ نامناسب طریقہ سے صادر کیا گیا تھا اور
اپنی جگہ کو حکم صواب دفعہ کی تفسیر کی درخواست منظور کرنی
چاہئے تھی۔ عدالت کے روبرو کوئی مواد عدالت کی اس وجہ
کی تائید میں موجود نہ تھا کہ مرافقہ عظیم نمبر ۱۲۵ کے خلاف مرافقہ ساقط

مرافقہ
سام
سمان
(کلکتہ)

اگر یہ دوسرا
نہا
ہنر بان پانڈی
(وال آباد)

خود کو بچا یا سہے۔ اوہوں نے یہ بیان کیا جو کہ اراضی باغ میں
تبدیل کے واسطے یہ زمینیں دی گئی تھیں بلکہ وہ کاشت کی
اعراض کے لئے یہ زمینیں دی گئی تھیں اور ایسی حالت میں وہ اراضی جو
سیمہا دستور ہے کہ کس طرح ذیل میں جو دستاویز حقیقت کی صریح
سراط کی موجودگی میں جو دعویٰ ان کے دعویٰ کی بنیاد ہے
اور فقرہ اعرضی دعویٰ کے صدر جو دعویٰ ان کے اقبال کی
موجودگی میں یہ بیان کر سکتے تھے۔ لیکن اگر وہ صحیح بھی ہوتا تو
اوس سے مقدمہ کا تصدیق ہو جائیگا۔ بظہور اس کے کہ زمین
سے معطلی کہ کو اجازت دی تھی کہ وہ اراضی کو باغ میں تبدیل
کرے وہ ایسی اراضی باقی نہ رہی جس پر تعریف کے مفہوم میں
کاشتکاری اعراض کے لئے قبضہ تھا لیکن بالفرض بلکہ ان
دعویٰ کی دستاویز حقیقت کے لحاظ سے ہم یہ قرار دینے کے لئے
جو کہ یہ اخذ کرنے کا کہ یہ جو زمینیں اخذ کریں۔ مرافقہ علم کی
ساتھ اس بنیاد پر کہ ان کے لئے آمادہ نہیں ہیں کہ اراضی تھیں محدود
تصرف جو موجود قانون میں درج تھی وہ قانون لگان بابت
ہیں نہیں بلکہ تھیں اوس قانون کے موجب کہ انہیں ان کے باغات
دال ہیں اوہوں نے قانون مذکور کی دفعہ ۳ سے استناد
کیا ہے اور یہ بحث کی ہے کہ حالیہ قانون غرار خان نافذ ہونے کے
پہلے ان کو فقرہ دوسرے موجب ازلے مالکانہ حق حاصل ہو گیا
تھا یہ ایک جلد پر بحث ہو چکی ہے پہلی مرتبہ مرافقہ ثانی میں پیش کی گئی
اور اس کا جواب یہ ہے کہ دفعہ ۳ (د) قانون لگان بابت
سلسلہ کی روشنی میں یہ کہ دعویٰ ان کو یہ ظاہر کرنا ضروری تھا
کہ اراضی پر بمقامی لگان ابتدائی معطلی کے کم از کم دوسروں کا
بمقامی لگان تھا کہ ۵۰ سال قبل سے قبضہ تھا کسی عدالت
پر نہیں فرار دیا ہے کہ صورت حال یہ تھی اور ہمارو بروکی شہادت

کا حال نہیں دیا گیا ہے جس پر ایسی تجویز نہیں کی جاسکتی ہو ایسی
حالت میں ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مرافقہ کامیاب ہو جائے اور
اس زمین پر عرصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس پر مرافقہ نے
زور دیا تھا کہ عدالت تحت کی تجویز کے لحاظ سے بھی اراضی پر
در اصل بمقامی لگان قبضہ نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ عدالت
میں وہ باغ بمقامی لگان ظاہر کیا گیا ہے لیکن عدالت
تحت نے یہ بھی فرار دیا ہے کہ وہ جب العرص کے مطابق تمام
باغات جن پر لگان شخص نہ کیا گیا ہو اپنی نصف پیداوار لگان
کو ادا کرتے ہیں۔ مثل میں اس عدالت کا ایک فیصلہ نہ ان کی ہوا
نمبر ۳۱۸۸ بابت ۱۹۲۸ء موجود ہے جو دعویٰ علیہ اور دعویٰ ان کے بابت کے
مابین صادر کیا گیا تھا جس کی دوسرے شکل لگان باغ کی پیداوار
کے دعویٰ میں اول الذکر کے موافق دگر بھال کی گئی تھی یہ
ہم مرافقہ منظور کرتے ہیں اور عدالت تحت کی دگر بھال
ہوئے دعویٰ تمام عدالتوں کے خرچہ کے ساتھ خارج کرتے ہیں
مرافقہ منظور کیا گیا۔

ہائی کورٹ کلکتہ

مرافقہ اولیٰ دیوانی
نمبر مقدمہ ۳۶۸ بابت ۱۹۲۸ء منصفہ برار بریل
اجلاس ۱۷ فروری ۱۹۲۸ء منصفہ برار بریل
کرنال اس چارجی پٹنام سمسٹاٹی شیخ وغیرہ
جو دگر وغیرہ دعویٰ مرافقہ ۱۹۲۸ء مرافقہ علم کی
مرافقہ کا قابل پذیرائی ہونا۔ آپشنل بیج کا حکم جس کی رو سے
مرافقہ کو حق حکم کو سوج کیا گیا ہو۔ قانون غرار خان نہ لگان
ایڈٹ ۸ مئی ۱۹۲۸ء دفعات ۱۱۹۶۱ الف۔
اپیل ج کے اوس کم کی ناراضی ہائی کورٹ میں مرافقہ ہو سکتا ہے

تہا جس کی رو موخر الذکر کرنے یہ عاہدہ کیا کہ وہ جس کے
 اہانت دیکھا اور اس کی ادائیگی کے لئے کچھ جاہد اور اس کی رو
 تہ جو یہ دگر سی واجب الادا قرار دیا جائے مدیون دگر کی
 پیسہ سولی نہ ہوئی ہو ضمانت نامہ میں یہ بیان کیا گیا تھا
 ہم بل کنندگان بخوشی جس کے کی ضمانت دینے میں اور اس
 جاہد کو موقوف کر دینے کے بعد جس کی صراحت دلیلیں کی جائیں
 یہاں تر کر رہے ہیں کہ اگر عدالت مرافعہ میں عدالت ابتدائی کی گواہی
 بحال رہی جائے تو میں راؤ نرسنگہ راؤ باضابطہ طور پر عدالت
 رافعی دگر کی تعمیل کروں گا اور عدالت استدائی اور عدالت
 مرافعہ کے خیر چہ کی بابت مذکور بالا دگر کی کی رو سے جو کچھ کہہ کر
 دیا جائے اس کو میں (راؤ نرسنگہ راؤ) جس کے کی مذکورہ
 بالاضمانت کے بلا لحاظ مہ سودا کر دینگا۔ اگر راؤ نرسنگہ راؤ اس
 عمل نہ کرے تو وہ رقم جو ہر دگر کی واجب الادا ہو تکمیل کنندگان
 کی مکتولہ جاہد سے وصول کی جا سکتی ہے۔

عدالت تحت نے یہ قرار دیا ہے کہ مندرجہ بالا دستاویز کے
 بموجب ضمانت سے کوئی ذاتی ذمہ داری نہیں لی جاتی اور یہ کہ دگر یا
 صرف ایک چارہ کاری تھا کہ وہ رہن کی کفالت کو نیلام کے ایک
 علیحدہ دعویٰ کی رو سے نافذ کرے۔ دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی
 میں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دگر کی یا
 اس کے کسی جزو کی تعمیل کے لئے یا کسی ایسی جاہد کی واپسی
 متعلق جو کسی دگر کی تعمیل میں حاصل کی گئی ہو یا کسی رقم کی
 ادائی کے لئے یا کسی ایسی شے کی تعمیل کے لئے جو کسی دعوے
 یا کارروائی میں عاید کی گئی ہو بطور ضمانت کے ذمہ دار
 بننا ہو تو دگر کی یا حکم کی تعمیل اس کے مقابلہ میں اس حد
 جہاں تک کہ اس نے اپنے آپ کو ذاتی طور پر ذمہ دار کیا ہو

اس طرح سے ہوسکتا ہے جو دگر کی یا کسی ایسی جاہد کی
 ایسا اس مرافعہ کی اس شخص کے لئے دفعہ ۴۴ کے بموجب اس کی
 مقادیر میں اچانک گناہوں میں کی شخص اس صورت کے لئے
 کہ مبرا جہ لڑتی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دگر کی یا کسی
 کے لئے یا اس شخص سے رجحان بالاس کے مبرا کسی کے لئے ضمانت
 بننا ہوا وہ فرقہ جو اس کے لئے ضمانت دیکھی ہے ضمانت
 سے ضمانت دگر کی یا کسی کے لئے ل کر اگر اس واقعہ سے ضمانت
 کو مبرا کہ سکتا ہے یا اس میں دگر کی یا حکم میں فرقی تھا
 اور اس کو دگر کی یا حکم کی سے یہ ہدایت دیکھی تھی کہ وہ اس
 ذمہ داری کی تکمیل کرے جو اس نے اپنے اوپر لی تھی دفعہ ۴۴
 سالقہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اولیٰ مقدمات تک محدود تھی۔
 جبکہ ایک ضمانت نامہ دگر کی کی تعمیل کے لئے داخل کیا گیا یا
 اور اس کی رو سے یہ اختیار دیا گیا تھا کہ اس کو ضمانت کے
 خلاف اس حد تک جس حد تک کہ اس نے خود کو ذمہ دار قرار
 دیا تھا اسی طریقہ سے نافذ کیا جا سکتا ہے جس طور پر دگر کی
 کی تعمیل مدعی علیہ کے مقابلہ میں کی جا سکتی تھی۔ بجا رہے جس
 حد تک کہ اس نے خود کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دیا ہو
 میں الفاظ ذاتی ہر کا اضافہ موجود مجموعہ ضابطہ دیوانی
 کی رو سے کیا گیا تھا لیکن اس لفظ کے اضافہ سے یہ قطعہ
 نہیں ہوسکتا تھا کہ ضمانت کے نفاذ کو ذاتی ذمہ داری
 تک محدود کیا جائے کیونکہ نمود جات ۳۴۲ و ۳۴۳ ضمیمہ ۲
 منسلک مجموعہ ضابطہ دیوانی میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ اس
 ذمہ داری کی تکمیل کے لئے جو ضمانت نے لی تھی جاہد مکتولہ
 کی جائے ضمانت کی ذاتی یا انفرادی ذمہ داری کے ضمانت نامہ ممکن
 ہے کہ ہمیشہ اتنی وسیع ہو جیسا کہ مدیون دگر کی ہوتی ہے

نام
 مبرا
 (اداکار)

۲۳

در سادہ
نام
سہ ماہی علی
(کلکتہ)

ہو گیا تھا نہ تو یہ ظاہر کرنے کے لئے کوئی تہاد نہ تھی اور نہ کوئی
بیان موجود تھا کہ اگر ان کی کوئی تاریخ پر مرفوعہ علیہ منبرہ ہو
ہوا تھا۔ اگر مرفوعہ علیہ منبرہ اگر ان کی آخری تاریخ پر فوت
ہوا تھا جو ۱۲ دسمبر کے مطابق ہے تو اس کے وراثہ کو قائم
کرنے کی درخواست جو ۱۵ جون کو پیش کی گئی تھی میں المیہ ہوئی
وہ علم اسپیشل جج کا عمل یہ تیس کر کے اس جائزہ تھا کہ
مرفوعہ علیہ اگر ان کی آخری تاریخ پر فوت نہیں ہوا تھا
یہی حالت میں مرفوعہ کامیاب ہو گا اور ۱۳ مارچ ۱۹۲۲ء
کا حکم جس کی رو سے حکم سقوط دعویٰ منسوخ کرنے سے انکار کیا
گیا تھا منسوخ کیا جائیگا اور مرفوعہ منبر پر لیا جائیگا اور
مرفوعہ علیہ منبرہ متوفی کے وراثہ اس کی بجائے قائم کی جائیگی
مقامان دونوں عدالتوں میں اسے خیر سے مستحق میں
اس عدالت کی فیس ساعت ہم ایک اشرفی شخص کرتے ہیں۔
مرفوعہ منظور کیا گیا

ہائی کورٹ الہ آباد

تعمیل مرفوعہ اولی دیوانی
منبر مقدمہ ۱۹۱۹ء بابت ۱۹۲۰ء منصفیہ ۱۳۳۳ء
باجلاس جسٹس جی جی ولسن جسٹس کنیال برکس
بٹھی ہرمانی راجی دیکس بنیام چودھری بدن سنگھ
دیگر دیگر دیوان مرفعان دیگر سالکان۔ مرفوعہ علیہ
مجید ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۷ء بابت ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۹ء
ڈاکٹر کے معنی۔ ضامن کی ذمہ داری آیا محدود ہو
ہے۔ ضمانت کس طور پر نافذ کی جاسکتی ہے۔
۱۹۰۷ء مجید ضابطہ دیوانی کا مقدمہ یہ حکم قائم
کرنے کا یہی کوئی شخص کسی دگری کی تعمیل کے لئے

۹۲۷
صفحہ

یہی ایسی بایداد کی دہی کے لئے جو کسی دگری کی تعمیل
کی گئی تھی یا کسی رقم کی ادائی یا کسی ایسی شرط کی ایسا
لئے جو کسی دگری یا کارروائی یا عائدہ گئی تھی ضمانت
سامہو تو وہ فریق جس کے عائدہ کے لئے ضمانت دی گئی ہو
ضامن کے خلاف اس طریقہ سے حکم یا دگری کی تعمیل
کر کر ضمانت کو نافذ کر سکتا ہو گو یا کہ ضامن دگری
کا حکم میں فریق تھا اور اس کو بروئے دگری کا حکم
اوس فرض کی انجام دہی کی ہدایت دی گئی تھی جو اس
ایسے ذمہ لیا تھا۔

لفظ ذراست پر مقدمہ دفعہ ۱۴۱۱ء مجید ضابطہ دیوانی
ضمانت کا لفظ ضامن کی ذاتی ذمہ داری کے معنی میں
ضمانت نامہ جس کی کسی عدالت کے جس کی دگری کی
تعمیل کی جائے اور کو عدالت بطور دگری کے نافذ کر سکتی ہو
مرفوعہ اولی تعمیل بناراضی دگری مصدرہ بارڈر نیٹج کلین
مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء

بنیاب مرفعان۔ ڈاکٹر کے۔ این کچو و سٹر لاڈلی پرشاد زشتی
بنیاب مرفوعہ علیہ منبر مقدمہ ۱۹۱۹ء بابت ۱۹۲۰ء
فیصلہ۔ یہ مرفوعہ ایک حکم کی ناراضی سے پیش کیا گیا ہے
جس کی رو سے اس ضمانت نامہ کو جو آرڈر اہم رول ۱۱۱
ضابطہ دیوانی کے بموجب اعلیٰ کیا گیا تھا تعمیل کا روایات
کے بموجب نافذ کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ اوس مرفوعہ کے
دوران میں جو اس عدالت میں متدائر تھا آخر دگری کی
تعمیل کے التوا کا حکم دیوان دگری نے مرفوعہ دگری کے فیصلہ کے
فصل حاصل کیا تھا اور ایک ضمانت نامہ جس کی تعمیل اوس نے
اور اس سے ضامن چودھری بدن سنگھ نے کی تھی واپس لیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یام
فہر منبر ادا
دکالت

میں جانب مراجعہ علیہ ابوہریرہ چند راہجہ ارمیت بالوئیکندراگر ہو کر
چوچہ علیہ ہا می علیہ ہا رو رو عراف سے اور واقعات میں سے یہ
مرفوعہ یہ ہوتا ہے اگر فقہ بیان کئے جاویں تو سب ذیل میں
ایرین سلطانہ کو بیان کیا کہ رہیں کے دعویٰ میں ایک لاکھ ۵۰۰ روپے
کی ڈگری ۵۰۰ روپے کے مقابلہ میں عدالت بارونیش ج مانکورہ میں
حاصل کی تھی۔ مذکورہ مال ڈگری کی ناراضی سے انہ ہندوالال
ننگہ دیو مدعی علیہ نے عدالت بذیل میں ایک مرفوعہ رجوع کیا تھا مرفوعہ
۱۰۰ روپے سلطانہ ہوتا۔ مرفوعہ مٹر جسٹس فلپ اور مٹر جسٹس
۲۰ روپے اور وہ خودی سلطانہ کو بفرش سماعت پیش ہوا جب ہر دو
فرق کیا گیا ہے ایک درخواست اس مضمون کی پیش کی گئی تھی کہ
۱۰۰ روپے یا پانچ لاکھ روپے کی ڈگری ملے گی جس میں
مذکورہ بالا تاریخ کے تمام خرچہ دس سو داخل ہو گا اور یہ کہ مذکورہ
الاقم کو مدعی علیہ راہجہ ہندوالال سنگہ دیو کرنا تاریخ کے اندر
دو سال سے سو دو اوصولیا بی بشرح لکھ فیصدی سالانہ ادا کر گیا
۱۰۰ روپے مذکورہ بالا دو سال کی مدت کے اندر ادائی میں قصور ہونے پر
مذکورہ بالا رقم ۱۰۰ روپے سو شرح مذکورہ بالا تا وصولیابی ادا
جاوے گا دون کے نیام سے وصول کیا جائیگی جو کا ذکر عرضہ ہوئی ہیں
کیا گیا ۱۰۰ روپے یہ حکم صادر کیا گیا تھا کہ مذکورہ بالا درخواست شریک
نیل کجانی چاہئے اور یہ کہ مدعی علیہ اور مدعی کو چاہئے کہ اسکو نافذ
کریں اور اس کی شرائط کے پابند رہیں۔ مدعیان کو ان رقم کا کوئی
بہرہ و حوالہ کو عدالت ہذا کی ڈگری مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۹ء کی رو سے
واجب الادا تہیں تاریخ مذکورہ کے دو سال کے اندر وصول نہیں
ہو سکیں یہ ظاہر ہے کہ ایک مدعی ہر لاکھ چند رات ۱۰۰ روپے تھا
سلطانہ بی بی کو جو ہر جون سلطانہ کے مطابق ہے اپنے ورثہ اور
قائم مقامان قانونی کی حیثیت سے اپنے بیٹوں رادھا من دت

تمام سند رویت اور عداوت برن دت کو چھ روپے ہوا اور
کہ حاج علیہ راہجہ ہندوالال سنگہ دیو ۲۰ روپے سلطانہ کو چاہئے وار
اور قائم مقام قانونی کی حیثیت سے اپنے بیٹے ہندوالال سنگہ
چوچہ کو رویت ہوا تھا ۱۰ روپے ہوا ۱۹۱۹ء کے مدعیان اس حکم کیا
درخواست پیش کی کہ مدعی ۵۰ روپے کے ورثہ اور مدعی مدعی علیہ
دارت کو اس میں بطور فرق کے قائم کیا جائے ۵۰ روپے مدعی
کے وارثہ کے جس کو بطور فرق قائم کرنے کی اس نے حاکمی حق
درخواست پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ وہ مدعی نہیں البتہ
لیکن ۲۰ جولائی ۱۹۱۹ء کو نوٹوں بارونیش ج نے اپنے حکم میں
تاریخ مذکورہ کے بموجب یہ قرار دیا کہ اس عدالت کی ڈگری کی
کے لحاظ سے جس کی رو سے اس دعویٰ کا قطع تصفیہ بہ درخواست
مدعیان رجوع کیا تھا کوئی مدعی متاثر نہ تھا جس منور
مدعی کے وارث اور مدعی مدعی علیہ کے ورثہ کو فرق ہونے کا
درخواست قابل پذیرائی ہونی ذیل سب بارونیش ج نے یہ حکم
قرار دیا کہ مدعیان نہیں ڈگری کی درخواست میں متاثر
قائم کر کے ڈگری کی تعمیل کر سکتے تھے اس پر مدعیان ڈگری
بجٹ کی تعمیل کی درخواست پیش کی اور اس درخواست
چیکم صادر کیا گیا تھا کہ مدعی قائم مقامی ہونے سے ہوا رڈ
روٹی ۲۲ مجموعہ ضابطہ دہلوانی کے بموجب سب دہاری ہونے چاہئے
آخر الذکر حکم کی ناراضی سے مرفوعہ نمبر ۲۲ رجوع کیا گیا ہے
جبکہ اس حکم کی ناراضی سے جس کا سابق میں حوالہ دیا گیا تھا مرفوعہ
نمبر ۲۲ وار کیا گیا ہے۔ ایک متعلقہ حکم اظہارہ جس نمبر ۳۰۰
سلطانہ بی بی کے جس کے ورثہ سے مزید کارروائیاں ملتی ہیں
مرفوعہ نمبر ۳۰۰ سے ہمارے رو وہ بجٹ کی گئی ہے کہ ڈگری جو وہ
جووری سلطانہ کو مٹر جسٹس فلپ اور مٹر جسٹس ۱۰ روپے نے

۱۱۲

و شیرو غلام بنام بدری ناراین اڈیں کیمبر جلد ۱۹ صفحہ ۵۶۰
سے استناد کیا گیا۔

کسی وارث عودی کو حق نہیں ہوتا کہ وہ اس متعلق پر
اعتراف کرے جو بایں دستہ کہ ہندو خاندان کے منظم
کی حیثیت سے کی تھی جس پر بیٹے جس کو اس پر اعتراض
کرنے کا حق تھا باپ کی زندگی کے زمانہ میں اعتراف نہیں
کیا تھا۔

مرفوعہ ثانی بناراضی و کوری مصدّرہ مبارکونیٹیج لستہ مورخہ
۹ جولائی ۱۹۱۱ء۔

منجانب مرافقان مسٹر این اوپا دیو۔

منجانب مرافقہ علیہم مسٹر پی ایل بنرجی۔

فیصلہ۔ یہ مقدمہ ایک رخ کے سیر کیا گیا ہے کیونکہ اصل امر کا
سابق میں فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا وارث عودی
لو اس متعلق میں اعتراف کرنے کا حق ہوتا ہے جو بایں دستہ کہ
ہندو خاندان کے منظم کی حیثیت سے کی تھی جس پر بیٹے جس
لو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا باپ کی زندگی میں اعتراف
ہو یا نہ کیا تھا واقعات یہ ہیں جہاں بایں دستہ اور اس کا نابالغ
بیٹا جس کو بال ایک دستہ کہ ہندو خاندان کے ارکان تھے جہاں
پائڈے نے ہندو خاندان کو مشدود یہ جائداد کا ایک ہائی
زوجہ سماہ راہراجی کے حق میں کیا تھا ہندو نامہ کی رو سے وہ جائداد
کی مال مالکہ قرار دی گئی تھی۔ جس کو بال لوہر مشالہ میں فوت
ہوا۔ اس میں مشالہ کو سماہ راہراجی نے ایک بیع بالوفائی مکمل
مدعی علیہ کے حق میں سماعت کیلئے کی تھی مدعی نے جو وارث عودی ہے

اس تیس کی بنا پر کہ سماہ راہراجی صرف ہندو و سیدہ یا ہندو
ان کی حیثیت پر تانہ نفس تھی اس استغفار کیلئے دعویٰ کیا ہے کہ بیع

بالوفا سماہ راہراجی کی وفات کے بعد اس سر واجب التمسک ہوتا ہے۔
ایسی حالت میں سوال یہ ہے کہ آیا دیار، اسے لڑائی
کرنے کے مجاز ہیں۔ اگر سماہ راہراجی ہندو نامہ کی رو سے جائز تھی
رکھتی تھی تو وہ اپنی خواہش کے مطابق جائداد کو تقس کرنے کی
مجاز تھی۔ اگر دیار میں ہندو نامہ میں کرنے کی نسبت اسے حق کا
دعویٰ کر سکتے تھے جو مس گویاں رکھتا تھا تو مدعی علیہ کو سماہ راہراجی
ضرورت کی بنا پر اس کی تائید کرنی ہوگی۔ عدالت تحت نے
یہ قرار دیا ہے کہ ہندو نامہ کی حیثیت کی نسبت اسے حق کا
دعویٰ کر سکتے ہیں۔ دو لوگوں ماتحت عدالتوں نے دعویٰ اس بنا پر
خارج کیا ہے کہ دیار و تانہ ویز پر اعتراض کرنے کے مجاز نہیں ہیں
اس مقدمہ کے ساتھ ہم متفق ہیں۔ اس حق کیلئے جس کا دعویٰ
دیار میں کیا گیا ہے وہ ہم شامہ یا نصفہ مقدمات میں سے
کوئی سند نہیں ظاہر ہو سکتی ہے۔ اس رائے کیلئے کافی سند
موجود ہے کہ متعلق جو کسی دستہ کہ ہندو خاندان کے منظم نے باہر
کی ہو قطعی طور پر کالعدم نہیں ہوئی وہ ان اشخاص کی تحریک پر
حق کی اعراض پر اس کا اثر پڑتا ہو یعنی جائداد کے شرکاء خاندان
کی تحریک پر ممکن الانفساح ہوتی ہے۔ یہ دو حالیہ مدراس کے
مقدمات سے جو گورنر نام کرشنا چاری (۱۹۰۸) و ما سامی
بنام سبراجیا (۱۹۱۱) میں قرار دیا گیا ہے۔ اور اہم تھا کیونکہ اس
پر یہ حق تھا کہ آیا وہ اشخاص جو متعلق کو منسوخ کر سکتے تھے تا بیع
متعلق سے یا صرف تا بیع استمرار سے واصلات کے متعلق اس
عدالت کی نظیر شیرو غلام بنام بدری ناراین لال دھما، یہی اسم
رکھتی ہے۔

جکیمیر پائڈ سے
بنام
دیور، پائڈ سے
(۱۹۱۱ء)

(۱۹۱۱ء میں کیمبر جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۹ نظارہ ہند صفحہ ۱۵۹) (۱۹۱۱ء میں کیمبر
جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۹ نظارہ ہند صفحہ ۱۵۹) (۱۹۱۱ء میں کیمبر جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۹)

۱۱۱
م
راوٹا
۱۱۱

دعویٰ کو اس میں شک نہیں کہ بہت زیادہ دشواری ہوگی لیکن اگر رہن کے دعویٰ کی تبدیلی ڈگری کے احقر ۱۱۱ مقدمہ بذاتی ڈگری سرٹائے مصالحت میں جو ہیں اگر انہیں صدی سے ہم فیصدی ایک سو دین اور ایک لاکھ لاکھ سے ایک سو ایک صدی و سود میں کمی ہو جائے کے مواضع میں اور اس لحاظ سے کہ اس اصل میں سود کی واپسی کیلئے عورس نامہ کی رو سے واجب الادا ہمارا جی مدت میں چھ ماہ سے دو سال تک کی توسیع کی گئی تھی مدعی علیہ اس فائدہ قانونی سے فائدہ اٹھانے کے حق کو ترک کیا تھا جس کی رو سے اس امر کی ضرورت تبدیلی گئی تھی کہ تیسری کارروائی کے ساتھ سے قبل تبدیلی ڈگری ان قطعی قرار دی جائیں تو یا موجودہ امر فیصدی نہ بچت کرنے کا اختیار ہے کہ بغیر کسی مزیدام کے ڈگری امر سے مصالحت ناقابل نہیں ہے ہمارا یہ رائے ہے کہ فریقین کا نشاء جہان تک کہ وہ ڈگری برائے مصالحت سے اخذ کیا جاسکتا ہے یہ تھا کہ تاریخ ڈگری سے دو سال منقضی ہو کے ساتھ ہی مدعیان اس کے مجاز ہو گئے کہ وہ ان رقوم کو جو ان کو واجب الادا ہیں ان حادادوں کو نیلام کر کے وصول کریں جن کا ذکر مرضی دعویٰ میں کیا گیا تھا اگر یہ حالت ہے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کام مندرجہ آرڈر ۲۲ رول ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے موجب اس دعویٰ میں جو حتم ہو چکا تھا مدعی اور متوفی مدعی علیہ کے وراثت کو فریق بنانے کی وجوہات کرا غیر ضروری تھا اور ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ احکام جو سپارڈیسٹ جج نے ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء کو صادر کئے تھے میں کی رو سے ہمیں کارروائی کرنے کی اجازت دی گئی تھی ان پر تجدیدگی کے ساتھ اعتراض نہیں کیا جاسکتا معاملہ کی اس رائے کے بموجب ہمارے لئے یہ غیر ضروری ہو جاتا ہے کہ کسی فیصلہ کے ساتھ ان سوالات پر بحث کریں جو مرنے کی طویل دلائل میں

پیش کئے گئے ہیں ہم یہ رائے ظاہر کرتے قیامت کریمے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات میں میعاد سماعت کا سوال جس طریقہ پر کہ وہ مقدمہ سماعت نہایتہ رائے نام جہاں لاج بہادر سنگھ (۳) میں پیش کیا گیا تھا کسی طرح متعلق نہیں ہوتا۔

ایسی حالت میں نتیجہ یہ ہے کہ ہم افوجہات ناکامیاب رہتے اور وہ وہ خیرہ خارج کئے جانے چاہیں جو ہم ہر افوجہ میں ۱۵۱۱ شری شخص کرتے ہیں۔

حکم اظہار وجہ ہی ناکامیاب رہتا ہے اور وہ جسے منسوخ کیا جاتا ہے حکم ہوا کہ مثل عدالت تحت میں بلا تاخیر واپس کی جائے۔

پامیکورٹ الہ آباد۔

رافضہ ثانی دیوانی

سر مقدمہ ۱۵۴۹ بابتہ ۱۱۱۱ منصفہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء۔

باجلاس ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء ریوڑو مٹرسٹریٹ ٹیٹلر

جلیسر پانڈے دیکس دیگر ہتھام دیوت پانڈے ویکس ویکس مدعیان عرفان۔

دہم شاستر منتر کہ خاندان کے منظم کی جانب سے متعلق شتر کا خاندان کا پانڈے اعتراف کر سکتے ہیں متعلق پانڈے اعتراف کرنے کی نسبت شتر کا خاندان کا حق۔

متعلق جو منتر کہ بندو خاندان کے منظم کے بلا ضرورت کی ہو

کالعدم نہیں بلکہ ان اشخاص کی شریک یجن کی اعتراض ہے اس کا اثر یہ ہے یعنی جائداد کے شتر کا خاندان کی شریک پچھن مکن الانفساخ ہوتی ہے۔

بیتہ گوڈن بنام کرشنا چاری انڈین کیمر جلد ۲۰ صفحہ ۸۹

لاماسی ان بنام سیر انڈین کیمر جلد ۲۰ صفحہ ۸۰

تقسیم کر دینا حکیم کرنے سے، انکار کیا تھا یہ کہ فرماواں نے ناکامیابی کے ساتھ یہ جو درخواست کی تھی کہ فیصلہ الٰہی کو حوزہ ربانی تھا عدالت کی مثل میں شریک کیا جائے اور یہ کہ وہ اس کے مستحق ہے کہ فیصلہ الٰہی یا تقسیم نامہ کے مطابق ذکر ہے، حاصل کر میں یا ماسونا کی جائے اور کا استعمال؛ بلکہ عدالت کر اس اور اس جائیداد میں اپنے حصص پائیں۔

مراغیہ علیہا ہے جو ایک گیارہ سالہ لڑکی ہے جس کی تائمر مقامی ایک
دلی دوران مقدمہ نے کی ہے ایک جواد عوی پیش کیا تھا جس
میں اُس نے اس امر سے انکار کیا تھا کہ اُس کی ماں، کبھی بوجہ اہل
برہمانی تھی یا مرغانہزرا کہ ساتھ راز و راج کیا تو اور یا دھا
کیا کہ وہ اسونہ کی بلانہزکین غیر سے وارثہ تھی اُس نے یہ بیان کیا
تھا کہ مرغانہزرا نے بدویاتی اور فریب سے اُس شخص جاکو وہ
پر قبضہ حاصل کیا تھا جو، کا لقا اسونہ کی اسٹیٹ سے تھا
اُس نے اس امر سے انکار کیا کہ ایسی کوئی تالشی یا تقسیم عمل میں
آئی تھی عمر افغان نے یہ بیان کی تھی لیکن اُس نے تسلیم کیا تھا
کہ مرغانہزرا نے یہ کوشش کی تھی کہ ایک مبینہ فیصلہ تالشی کو عدالت
کی پیشین شریک کر اُس اور یہ بیان کیا تھا کہ مرغانہزرا کی
دلیل کے مطابق ہی فیصلہ التوا ناجائز تھا اور وہ اُس کی
اخراجت کیلئے نقصان دہ تھا۔

یہ مسئلہ تھا کہ ماسونا کا سالقہ سنو ہر ایک اہل چین تھا جو وہ ملک
کو آتا تھا جس طور پر کہ وہ اہل البان چین میں ہم مرتب ہے اور یہ
کہ ماسونا ایک چینی دور نب ہی جو ہم صورت بفراب کہ اپنے چینی تھو
کے ساتھ اس کا ازدواج قائم رہا اسی ملک کی پابندی
رہتی تھی۔

عدالت نے یہ قرار دیا کہ ”میرزا اپنی وفات تک کیلیں ہو وہ اہل

جین ہی اور یہ کہ وہ کبھی بدوہا ہل رہا ہوتا ہے جی باوجود
 اس کے اس نے فرار دیا کہ مرنے سے بچا اور ماسونا کہ ماسونا نے فرار دیا
 ہوا تھا اور کہ مرنے سے بچا اور ماسونا کہ ماسونا نے فرار دیا
 پانے کے مستحق تھے جو ماسونا نے چھوڑی تھی۔ اس نے یہی قرار دیا
 کہ بھلا اس جانکا کے جو ماسونا کو اس کی بیٹی منوہر سے ملی تھی
 مرنے سے بچا اور ماسونا کہ ماسونا نے چھوڑی تھی۔ اس نے یہی قرار دیا
 کہ جو بچا اور ماسونا کہ ماسونا نے چھوڑی تھی۔ اس نے یہی قرار دیا
 یہاں ماسونا کہ ماسونا نے چھوڑی تھی۔ اس نے یہی قرار دیا

مرافقہ کیا جائے فیصلہ کی بخیر نمانی کیلئے اور خواست پشور کی اور
اس بخیر نمانی پر عدالت نے ایسی غصہ یہ بدل دی اور یہ تار دیا کہ
مرافقہ علیہا صرف ایک ہی ہیں بلکہ اس تمام جائداد کی مستحق ہیں جو
چنی شوم کے پاس سے آئی تھی۔

عدالت نے اس کے بعد اس امر کے متعلق تحقیقات کر لیں گی کارروائی
کے کوئی جاہل و دین چینی ستوہر کے پاس سے آئی تھیں اور کوئٹہ
جاہل و دین کا تعلق خود ماسونائے نقاد و ریمبر یہ ہوا کہ مرافعات
کو الہ کی اور مرافعہ علیہ کو ایک مکان اور ایک جمہوری و غیرہ
کے متعلق شکریہ مامور کی۔

مرا فغان نے اس بنا پر حریف کیا ہے کہ ماسوٹا انچہ وہ قاتل کے ہوتے
ایک بودہ اہل برہمائی اور یہ کہ قانون بودہ اہل برہم کے بموجب وہ
انکی جائداد کے پانچ حصہ کے مستحق تھے یا اگر قانون جس متعلق کیا جا
مرا فغان نمبر کو جو اس کا شوہر ہے سالم جائداد ملی ہو یا نہ ہو اسکو
اپنے چینی شوہر کی تمام جائداد وراثتاً پائے گی جس محض یہ کہ وہ اس
میں تبدیلی جو عدالت نے بوقت تجویز ثانی کی تھی غلط یہ کہ کرنا
یہ تعصیب کہ مراد علیہ اس سالم جائداد کی مستحق نہی ہو اس کے باوجود
یاس سے آئی تھی غلط تھا یہ کہ مختلف جائدادوں میں مرا فغان نمبر

بلکہ مراد کی انراض کیلئے بغیر کسی بحث کے فرض کر لیا گیا تھا جو عمل
فانکب اساتذہ فطیر تہن میں مام اہ نہیں دس، میں پاں یہ بیان کیا گیا
تھا کہ بودہ اہالیان چین کے مابین وراثت کے مضمون پر کوئی تحریر
قانون نہیں ملتا تھا اور یہ کہ مقدمہ کا تصدیق اس کے بقدر
مکر و رسائی شہاد کے مطابق کیا جانا ضروری ہوا تھا جو مقدمہ
میں پیش کی گئی تھی اور عدالت کا واقعی فیصلہ حسب ذیل الفاظ میں
تھا کہ شہادت کی عدم موجودگی میں میں یہ خیال کرتا ہوں
کہ ہم انصاف عدل اور نیک نیتی کے لحاظ سے عمل کر سکتے ہیں اور جو
لے حصہ دلانے میں ہمارا عمل زیادہ غلط ہوگا کیونکہ یہ وہ حصہ ہے
جو اس کو اس وقت وصول ہوتا اگر قانون وراثت ہندو مقدمہ
میں متعلق ہوتا یہ واضح ہے کہ نظیر مذکور اس قسم کا فیصلہ تھا کہ قانون
رواجی اہالیان چین کے مطابق جوہ کا حصہ ہم ہوتا ہے اس میں
مفسر یہ بیان کیا گیا تھا کہ قانون وراثت اہالیان چین متعلق
میں شہادت کی عدم موجودگی میں عدالت انصاف عدل اور
نیک نیتی سے رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں اور یہ کہ اس حالات میں
تقریر کے لئے اصول کی جو قانون وراثت ہندو میں درج کیے گئے
تھے مناسب طریقہ سے تقلید کیا سکتی تھی یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ قانون
رواجی اہالیان چین کی وہ کتب جن کا حوالہ اور پیر دیا گیا ہے عدالت
کی توجہ میں لائی گئی ہیں اور اگر وہ لائی جائیں تو مجھے کچھ شبہ
نہیں ہے کہ عدالت ان کی تقلید کرتی اس امر پر شبہ کرنے کی
کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ قانون رواجی اہالیان چین کے
جو جب بودہ اس صورت میں جب نئے موجد ہوں شوہر کی جائداد
میں کسی واقعی حصہ کی منتحق نہیں ہوتی اور میں یہ قرار دیتا ہوں
موجودہ مقدمہ میں جہاں از رواج اولی کے ہر دو فریق اہالیان
چین تھے اور قانون رواجی اہالیان جس کے تابع تھے اس کو

اس جائداد میں کسی حصہ کی منتحق نہ تھی جو اسکے چینی شوہر سے
چھوڑی تھی اور یہ کہ مقدمہ علیہا اس سالم جائداد کی منتحق تھی
جو اس میں شریک نہیں کہ جائداد کا انتظام کر لے اور اسکے اخراجات
پر گزارہ پالنے اور دفعہ کئے جانے کے متعلق اس کی مال کے متعلق
کے تابع تھی جو حقوق اب پر انہیں ہو سکتے کیونکہ مال عدالت اور
دفعہ ہو چکی ہے اور چونکہ جائداد اسکے مقدمہ میں تھی اس لئے وہ اس
انہی زندگی میں اس سے گزارہ پاتی رہی تھی اور اسکے صرفہ
دفعہ کی گئی تھی۔

اب صرف یہ سوالات باقی رہ جاتے ہیں کہ وہ جائداد کیا تھی جو
ماسوٹا نے چینی شوہر کی وفات کے بعد اور مقدمہ نمبر کے ساتھ
ازدواج کے قبل حاصل کی تھی اور وہ جائداد کیا تھی جو اس
ازدواج کے دوران میں حاصل کی گئی تھی۔

ماسوٹا کی اس جائداد کی حد تک جو وہ مقدمہ نمبر کے ساتھ
ازدواج کے وقت لائی تھی یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس نے
کسی چینی مرد کے ساتھ ازدواج کیا ہوتا تو وہ معمولی طور پر اسکے
شوہر کی جائداد ہو جاتی تو معاہدہ ازدواج میں اس کے لئے
خاص شرط قائم کی جاسکتی تھی (دج) لیکن اس نے چینی مرد کے
ساتھ ازدواج نہیں کیا اور یہ تصدیق کرنا ضروری ہے کہ مقدمہ
کو نسا قانون متعلق کیا جانا چاہیے۔

مقدمہ ہانگ کو ہنام تہن دس کا تعلق ایک اہل چین کی
جائداد سے تھا جو برہم میں فوت ہوا تھا لیکن اس سے نہیں
کوئی مدعا نہیں ملتی کیونکہ اس مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ
شاید تھا کہ متوفی بودہ تھا جبکہ موجودہ مقدمہ میں یہ
کیا ہے کہ ماسوٹا بودہ تھی۔

(د) نتیجہ فیصلہ جات لوربریا ہانگ ۱۳۵
(دج) جرنل کسٹمر پرائیویٹ وکٹوریٹ ۱۹۱۹ء

ہا ونگہ کی سرحد پر ٹھیک طریقہ سے شور میں کیا گیا اور یہ فیصلہ اس
 کیلئے نامناسب تھا کہ وہاں کی تمام عمر ان کی تہی وہ منوط
 کہ انی چاہئے تھی اور یہ کہ زلف کی ڈکری و اور نہ کھانی چاہئے تھی
 مرنے والے اسے عدالت کی اس تجویز کی، اسی سے کہ اسونا
 مرنے والے کی زلف بھی اور اس کے موافق زلف کی ڈکری کی
 مارانی سے نہ ملے گی پیش کیا تھا۔
 اس عدالت میں مرنے والے کی عمر کا نام اس ال ریجنٹ لکھی ہے
 کہ اس قانون تعلق کیا جانا چاہئے لیکن اس امر پر بھی غور کرنا
 ضروری ہے کہ وہ واقعات کونسے ہیں جس سے قانون متعلق کیا
 جانا چاہئے۔
 اس امر پر غور میں کیا جاسکا کہ چھٹی بیوہ کے بارود کی کسکتی
 (۱) اس پر صورت حال اس کے شوہر کے ماتم کارمانہ گڈ ریچا ہو
 اور یہ بین ظاہر کیا گیا ہے کہ اسونا نے مرنے والے کے ساتھ ساتھ
 اس کی وفات کے تیس سال کے اندر اس کا دوا کیا تھا ایسی حالت
 میں مرنے والے کے ساتھ جائز ازدواج ہے اس کی طرف سے کوئی
 دکاوش نہ تھی اور یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ شوہر کی طرف سے کوئی
 رکاوٹ تھی یا اس سال تک کی جماعت جب ازدواج کے لئے
 کوئی امتناع نہ ہو ازدواج کا قیاس یہ سدا کرتی ہے اور اس
 مقدمہ میں ایسی جماعت تسلیم کی گئی ہے اور کو ممکن ہے اسونا مرنے
 والے کے ساتھ اپنے تعلق پر شرمندہ ہو کیونکہ بیوگان کے رد و قیام
 کے لئے کو اہلیان میں رائیال کرتے ہیں میری یہ رائے ہے کہ عدالت
 تحت کامل بروئے شہادت یہ قرار دینے میں درست تھا کہ جائز
 (الف) ملاحظہ ہو معاملہ والوں نامذالی اہلیان میں مولفہ پارکر مطلقہ
 سے اس قانون نوعداری کی طرح وفات مولفہ والا باسٹر مطلقہ
 سے اس مقدمہ ۱۸۸۲ قانون تجارت دین مولفہ جریگا مطلقہ سے اس
 صفات ۱۸۸۲ (۱۲۴) ۱۸۸۲ (۱۹۲) ۲۸

ازدواج عمل میں آیا تھا۔
 عدالت تحت کامل یہ قرار دینے میں ہی درست تھا کہ یہ ثابت
 کیا گیا تھا کہ اسونا جو پیدائش سے چھین کی تھی اور مکمل طور پر
 بستری سے بوجہ مذہب رہتی تھی کبھی بوجہ اہل برہمنی تھی
 جو کہ وہ بوجہ مذہب ہی رہتی تھی اسلئے کوئی وجہ موجود نہ تھی
 کہ وہ کیوں اپنا مذہب تبدیل کرے اور میں اس بیان کے لئے
 کوئی سند نہیں پاتا کہ اہل برہمن کے ساتھ اس کے ازدواج کے
 شخص واقعہ سے اسکی قومیت اہل چین اہل برہمن تبدیل ہو گئی تھی
 جرنیک اور الا باسٹر کی کتابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قانون
 رواجی اہلیان میں اس کے مطابق درات کا قاعدہ یہ ہے کہ جب
 کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کی منقولہ وغیرہ منقولہ جائداد کو
 طور پر اس کے تمام بیٹوں کے مابین تقسیم کیا جاتی ہے یہ کہ بیٹیاں
 صرف اس وقت وارث ہوتی ہیں جب بیٹے نہ ہوں اور یہ کہ بیوہ
 صرف اس وقت وارث بنتی ہے جب بیٹے اور بیٹیاں دونوں نہ ہوں۔
 اگر بیٹے یا بیٹیاں ہوں تو بیوہ کو صرف یہ حق ہوتا ہے کہ وہ جائداد
 کا انتظام کرے اس میں سے گزارہ حاصل کرے اور اپنی نگہبانی
 تکفیل کے انتظام کیلئے جائداد پر دعویٰ رکھے لیکن جائداد کا حق
 اس کو نہیں بلکہ اولاد کو حاصل ہوتا ہے۔
 لیکن یہ قاعدہ کہ بیوہ متروکہ نہیں پاتی اب تک اس ملک کی عدالتوں
 میں اختیار میں کیا گیا ہے۔
 اس مضمون کے متعلق سب سے بڑا فیصلہ مقدمہ ماسی بنام
 ہوئی ہو (۱) ہے جہاں بیوہ کو شوہر کی جائداد کا ایک حصہ وصول
 ہوا تھا لیکن اس مقدمہ میں اس حصہ کے حق پر غور نہیں کیا گیا تھا
 (ب) کتاب محولہ بالا مولفہ جرنیک صفات ۱۸۸۲-۱۸۸۱ (۱۱) کتاب محولہ بالا مولفہ
 الا باسٹر صفات ۱۸۸۲-۱۸۸۱ (۱۱) کتاب محولہ بالا مولفہ جرنیک جلد ۲۸ صفحہ ۸۸

[illegible]

۱۔ ارکانِ حقیت نمبر ۸ مائے سلالہ سلالہ کے لئے لکھی تھی جو اس طرح ہے
 ایک شہر کی جائداد تھی اور ہمارے قلمبر کے قبضہ میں تھی
 اس کے میں یہ مستقر عطا کر کے کہ وہ اسکی ملک ہے۔ ایک
 زمیندار اور اسکی زمین پر موجود ہے۔ حقیت نمبر ۷
 پر مبنی ہے مائے سلالہ کے لئے لکھی تھی جو اس طرح ہے کہ اسونا
 ۱۰۔ بہرہ سائلہ سے اس طرح کے قبل خرید تھا اور اسکی
 بہرہ۔ یا گیا ہے کہ وہ جسکی شہر کی جائداد سے ملتی تھی ہے
 وہ جائداد سلالہ پر مبنی ہے کہ قبضہ میں ہے اور میں اسکی
 یہ حق میں مستقر حقیت اور قبضہ کی گئی مرفوعان کے خلاف
 عداوت کر رہا تھا۔

اسکے علاوہ ران کی زمین کا ایک قطعہ بھی موجود ہے حقیت
 نمبر ۱۰ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں اس کی نسبت عدالت تحت نے یہ
 قرار دیا ہے کہ اس کا تعلق چھٹی شہر کی جائداد سے ہے۔
 میں اس شہر کو منکر کر رہا تھا اور مرفوعہ علیہا کے حق میں لکھی
 کی نسبت اس مستقر حقیت عطا کر رہا تھا۔

دوران کی لکھی تھی دوہری حقیت نمبر ۱۰ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء
 سلالہ کے کی حد تک میں عدالت ابتدائی کی تجویز منظور کر رہا تھا
 اور مرفوعہ نمبر کے حق میں اسکی حقیت قرار دے رہا تھا۔

عدالت ابتدائی نے لکھا ہے یہ قرار دیا ہے کہ ایک دوسرے
 مکان اور زمین حقیت نمبر ۷ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی کا
 تعلق چھٹی شہر کی جائداد سے تھا اور میں اس شہر کو منظور
 کر رہا تھا اور مرفوعہ علیہا کو لکھی عطا کر رہا تھا جس کی رو سے
 اسکے متعلق اسکی حقیت تقرر دیا گیا ہے۔

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرفوعہ نے دوران کی لکھی حقیت نمبر ۸
 پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی کے متعلق کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا جو

مرفوعہ علیہا کے قبضہ میں ہے اور اسکی نسبت کسی ڈگری کی ضرورت
 نہیں ہے۔

ایک دہری تجوری اور ایک الماری ہے جو سلالہ پر مبنی ہے
 کی جائداد تھی اور مرفوعہ علیہا کو مرفوعان کے خلاف ان پر قبضہ
 پانچ کی ڈگری ملنی چاہیے۔

ان تھانوں کا نتیجہ یہ ہے کہ میں ایک ڈگری صا و کر رہا تھا
 رو سے یہ قرار دیا جائیگا کہ مرفوعہ نمبر ۱۰ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء
 سلالہ پر مرفوعہ کی شہر کی کون حلقہ سیاحوں میں حق حاصل
 اور حقیت نمبر ۸ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی بہ مرفوعہ دیا کی کیوں
 دیکھو شرقی حلقہ حقیت نمبر ۸ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی

کالی نارتھ کیوں سپون نارتھ کی حلقہ حقیت نمبر ۷ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء
 سلالہ پر مرفوعہ کیوں لکھی کو اسے قصبہ دیکھو حقیت نمبر ۷
 پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی یہ لکھی لکھی کو اسے قصبہ دیکھو میں تمام
 مکانات و عمارتوں کے جو ان پر اسادہ ہوں اور مرفوعہ علیہا کو
 حق حاصل ہے مرفوعان کو یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ مرفوعہ علیہا کو

ذکورہ بالا حقیت نمبر ۷ پر مبنی ہے ۱۹۱۹ء میں لکھی کا مکانات
 و عمارتوں کے جو ان پر اسادہ ہوں و نیز دہری تجوری اور
 الماری کا قبضہ سلالہ پر اسکی شہر کی جائداد تھی

مرفوعہ علیہا کو حوالہ کر کے اور یہ قرار دیا جائیگا کہ مرفوعہ نمبر ۸
 یہ حق رکھتا ہے کہ ان تمام قرضہ جات کو وصول کرے جو اسونا
 کو وجہ الادا ہوں اور ان تمام قرضہ جات کو واکر لکھی پانچ
 ہے جو اسکی طرف سے واجب الادا تھے بجز ان قرضہ جات کے
 جو دیوار لکھی گروپر واجب الادا تھے اور یہ کہ مرفوعہ علیہا اسکی
 مستحق ہے کہ ان تمام زیورات کو چھڑے اور رکھے جو اسونا

نے زمین کئے تھے جکا و بک جھڑا یا نہیں گیا ہے۔

حقیقی سوال ہو سکا ہے اس مقدمہ میں تصدیق کرنا چاہیے یہ کہ
منازعہ مدت کیلئے کوئی شخص حقیقتاً اور قانوناً لگان کا مستحق
تھا اس کی وجہ سے نہیں ہو سکا کہ یہ رقم چاہے ہندی کو واجب الادا
تھی کیونکہ وہ اس مدت میں مالک حقیقی کیلئے لگان کا دعویٰ کیا گیا
تھا مدعی علیہ کی نسبت صرف یہ تصور کیا جاسکتا تھا اس نے
یہ رقم مدعی کیلئے وصول کی تھی مدعی علیہ کا نام فقیر خیزا اپنی سالانہ
مسماۃ ملازم اور بعد اس کے بیٹے روت لال کیلئے سے فائدہ کو
کا منتظم تھا جو کہ دراصل اس کے فائدہ داروں لال کو سپرد دی تھی جو
اس وقت کا باقی تھا اسلئے فقیر خیزا کی نسبت یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ
اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے عمل کرتا تھا اور اس نے
ان کے کارندہ کی حیثیت سے کرانہ نامہ حاصل کیا تھا یہ مقدمہ
ایک بنام اس کے مقدمہ کے متعلق ہے جو اس رقم کیلئے دگر دی
حاصل کرے جو دراصل مالک مستحق استفادہ کو واجب الادا تھی
ایسے مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ رقم جو بنام ملازم اور اس کی دگر دی
میں وصول کرنا ہے وہ رقم جو بنام ہے جو مکان سے مالکان مستحق
استفادہ کیلئے لی گئی تھی ملاحظہ فرمائیں لال بنام فقیر خیزا (۱)
فصلہ فقیر خیزا و امپ بنام محمد امیر (۲) اس اصول کا موجودہ مقدمہ
سے متعلق ہوتا ہے وہ فیصلہ ائمہ بی بی بنام خیم النساء بی بی
(۳) میں پسند کیا گیا تھا جس پر واقعہ کہ مدعی علیہ اپنی مالکانی کمیٹی
سے زیادہ مدت کیلئے لگان پاسکتا تھا موجودہ سوال پر اثر
نہیں ڈالتا۔ ہمیں شک نہیں کہ اگر مسماۃ پر ہندی دعویٰ ہو
گئی تو اس کا کل مدت کیلئے رقم وصول نہیں ہو سکتی تھی جس کا
اب دعویٰ کیا گیا ہے لیکن چونکہ مدعی علیہ نے اس لگان کیلئے
دعویٰ رجوع کرنا پسند کیا تھا جو دراصل یہ عینہ کو واجب الادا اخصا۔

(۱) انڈین لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶۱۶ (۲) انڈین لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶۱۶ (۳) انڈین لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶۱۶

اور وہ اپنی مالکانی کمیٹی سے اس لگان کیلئے دگر دی حاصل کر سکتا
تھا اسلئے یہ واقعہ کہ اس رقم کو حاصل کرنے سے محروم ہو گیا
کرنا جس کو مدعی علیہ نے دراصل مدعی کے استعمال کیلئے وصول کیا
کیا ہے۔

ایسی حالت میں ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ عدالت کی دگر دی
درست تھی اور یہ مزید کہ خیرہ خارج کر دینے سے جس میں پتہ سراج
ان کی داخل ہوگی۔ مزید خارج کیا گیا۔

مالٹیکورٹ ٹینٹ

درواست گمرانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۰۳۰ مابین ۱۹۱۲ء مسفندہ ۱۰ ابراہیم ریل ۱۹۱۲ء
باجلاس دسبرلی سے ملک نایت و شیش کلونٹ سہا سے
کوشی جے ناراین رام جنس نیام سدیا رام اردادی و خیرہ
مرافقہ گمرانی خواہ مرافقہ علیہم فریق مخالف
مجموعہ مالک دیوانی ایکٹ ہے بابت ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء
مرافقہ کیونسی حالت حاضری کی حد تک پہنچی ہے۔ دیکھیں کا بحث
کرنا کہ ناقابل ہونا۔ انراج بعد مدعی کا جواب ہے۔

دول ۱۱۰ ڈرامہ جو حال دولانی سے چم چمادی قرار
دے کیلئے یہ ظاہر ہے کہ مدعی کے کہیں، عدالت کے کہیں
ایسے ہریش کرنا کہ آدھ تھا جسے عدالت عدالتی خیال
کا استیصال کر سکتی تھی

سبس جڈرا لکھ جہام ادا دارنہ اوکرہ، نون لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء
صفحہ ۶۱۶ (۲) انڈین لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶۱۶ (۳) انڈین لارڈز رپورٹ ۱۹۰۵ء صفحہ ۶۱۶

۲۰ صفحہ ۲۰۹ سے استناد کیا گیا۔
ایک مزاحمت مزاحمت کے کہیں کی (۱) عارضہ لکھ گیا
تھی مدعی نے تاہم اس کے کہیں مراد لکھ (۱) کے کہیں مزاحمت کے

بہ نام لکھ گیا
۱۰
سید رام
(۱)

باب برشاہ
بنا
ماہ سرندی
والہ آباد

مفتی جہوں نے مذکورہ بالا فقیر چپ کے دشنام کی حقیقت نہ جانو
کے متعلق دعویٰ کیا تھا پھر اراک و دعویٰ کا باعث ہوا جسکو سماعۃ
رتن متی نے خلاف دین لایا حقیقت کے اعتبار سے موجودہ مدعی علیہ ہا برشاہ
اور دوسرے اشخاص کے خلاف رجوع کیا تھا حصول نے فقیر چپ کی جائیداد
پر چپ رکھنے کا اعلان کیا تھا موجودہ مدعی علیہ ہا برشاہ و سماعۃ بلا مو
کی بیٹی کے علاوہ دوسری زوجہ سے فقیر چپ کا بیٹا ہے اس دعویٰ کی
توثیق متی نے حقیقت کے اعتبار سے کی ہے تھا عدالت ابتدائی نے ۸
پانچ سالہ کو ڈگری صادر کی تھی مدعی علیہ نے طرفہ کیا اور
مرافعہ سماعت کے ذیل جج نے یہ فرمایا کہ دعویٰ خارج کیا کہ دفعہ ۴۲
قانون دادری خاص کے بموجب منع السماعت تھا۔ اس وقت کے
مدعی نے مرافعہ نہ کیا اور عدالت نے اسے حکم سرفرمہ جوین خلاف کی
رویت یہ قرار دیا کہ دعویٰ اس طور پر منع السماعت نہ تھا اور اس کو
عدالت مرافعہ سماعت میں اس غرض سے واپس کیا کہ حسب حکم قانون
اس کا تصدیق کیا جائے۔ سماعۃ رتن متی کے اس دعویٰ میں
عدالت مرافعہ سماعت نے آخر کار تمام مدعی علیہ کے خلاف ڈگری صادر
کی تھی۔ دوسرا الفاظ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ اس پر کیو جیسے
تھا اور عدالت کی مالک تھی جو اسکے حق میں قہر پریندی نے کیا تھا۔
یہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے۔

اسی دوران میں جب عدالت مرافعہ سماعت نے مذکورہ بلا مدعی
دفعہ ۴۲ قانون دادری خاص کے بموجب منع السماعت ہوئے کے
لحاظ سے خارج کیا تھا تو موجودہ مدعی علیہ ہا برشاہ نے ۱۹۲۹ء
میں ۱۱ جولائی کو دوکان کے کرایہ وار وقی لال کے خلاف درخواست
اور ۱۱ مارچ ۱۹۳۰ء کی درجانی مدت کے کرایہ کی بازیافت کے لئے ایک
دعویٰ رجوع کیا۔ یہ دعویٰ ایک کرایہ نامہ پر مبنی تھا جسکی کتبیں مذکور
ہاں موقوف لال نے ہما برشاہ کے ہاں فقیر چپ کے حق میں کی تھی

اس دعویٰ میں عدالت ابتدائی نے ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو ڈگری صادر کی تھی
عدالت ابتدائی کی ڈگری کو عدالت مرافعہ سماعت نے عدالت میں بحال رکھا تھا۔
موقوف لال نے ۲۴ اگست ۱۹۳۱ء کو رقم ڈگری شدہ وصول کر دی اور اس کو
موجودہ مدعی علیہ نے ۳۱ جولائی ۱۹۳۱ء کو عدالت سے سماعۃ رتن متی
کے حق میں حقیقت کے سوال کے تصدیق کے تقریر باتین ماہ داخل کیا تھا۔
اسکے بعد موجودہ دعویٰ و فیروسی سماعۃ کو سماعۃ پریندی نے اس
کی بازیافت کے لئے رجوع کیا جو ہما برشاہ نے اس طور پر وصول کی تھی
یعنی جوہر اپریل ۱۹۳۱ء اور ۲۲ جون ۱۹۳۱ء کے دو مالی واقعہ کے لئے
لگان تھا جو مدت رتن متی کے حق میں اسکے ہاں کی تاریخ کے قبل ہی سال
سے کچھ نہ یاد تھی جو ہما برشاہ پر شاہ نے پیش کی تھی وہ تو
جب جائیداد کا بیٹہ رتن متی کے حق میں کیا گیا تھا تو مدعی کو دعوے
کرنیکا کوئی حق نہ تھا۔ عدالت ابتدائی میں وکٹوری سولات نہیں پیش
کئے گئے تھے۔ عدالت ابتدائی نے دعویٰ میں ڈگری صادر کی اسکے بعد
مدعی علیہ ہا برشاہ نے مرافعہ کیا اور فیرو جی پش کی کہ دعویٰ
مستغنی الیہا تھا۔ اس بنا پر ہما برشاہ کو اس وقت جو ہما برشاہ نے دعوے کیے
سماعۃ پریندی کا دعویٰ جو ہما برشاہ نے تھا مستغنی الیہا ہوا عدالت نے فیرو جی
نے پیش نہ کی اور عدالت ابتدائی کی ڈگری بحال رکھی تھی۔ موقوف لال نے
عدالت سماعت کے کیا تھا مدعی علیہ عدالت ہاں فیرو جی کو
۱۱ اپریل ۱۹۳۱ء میں برپا کی جائے سماعت کی تھی یہ تھا کہ موجودہ مدعی
مستغنی الیہا تھا۔ موجودہ مدعی جو رقم کی بازیافت کے لئے ہے جو
مدعی علیہ نے ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء کو وصول کیا تھا جو مدعی لال کا تھا مدعی علیہ
مستغنی تھا جیسی موقوف لال کی تاریخ کے قبل اس کے اندر رجوع کیا تھا اس پر
بادی طرفہ سماعت میں نہیں۔ لیکن جوت ماننے کے لئے ایک پیش کی تھی
وہ یہ ہے کہ رقم مدعی نے مدعی کے استعمال کیے وصول نہیں کی تھی کیونکہ اس تاریخ
پر اس رقم کی نسبت مدعی کا دعویٰ مستغنی الیہا تھا۔

نام
نام
نام

کلی کی مراد است ماسطور کی گئی تھی نایع سماعت پر مراد
کیا جب کوئی جو غیر وکیل حاضر ہو سکے اور التوا کیلئے درخواست
پیش کی یہ درخواست ماسطور کی گئی تھی اور انکو مراد میں
کر لیا حکم دیا گیا لیکن انہوں نے یہ سیاں کیا کہ وہ حکم کو
کے ناقابل تھے تب عدالت کے باب حکم صادر کیا جسکی مد سے
مراعات ہم سیدی خارج کیا گیا تھا۔

مراعات دیا گیا کہ قازن کی نظریں مرتفع کی جائے کوئی ماضی میں
ہوئی تھی اور ایسی حالت میں وہ حکم علی رو سے مراعات ہم
سیدی خارج کیا تھا ماکمل درست تھا۔

انرا فی دیوانی باراضی حکم صدرہ ڈسٹرکٹ جج مان ہوم مورخہ ۳۰
۱۹۱۲ء

سجائے نگران خواہ مسر زائے۔ بی ملکی و بی بی مکھی۔
باب رتن خاں میٹری یا بن سنہا آ۔ بی۔

چھاندر سنگھ۔ وہ دگر کی جس سے فیضیت پیش ہوئی
وہ رام مارواڑی اور دیگر اشخاص نے عدالت پیش
اور اسے جج دینا دیں جے نارائن رام جس کے خلاف کچھ
اراضی تھی جسکو جس کے خاص قبضہ کی بازیافت کیلئے اور

جج سامی کے پر اور دریا برو کی وجہ سے

مسٹر الہ کی بابت رجوع کیا تھا ۳۰ فروری ۱۹۱۲ء

میتل بارونیش جج نے دعویٰ میں کال ڈگری عطا کی اور

کہ تاخیر ۳ مارچ کو مدعی علیہم نے انکی ڈگری کی ناراضی سے

پیش کیا ان جج کے رو برو مراد کیا۔ مراد کی سماعت ۲۰ اپریل

۱۹۱۲ء کو فروری کی تھی جس ۶۰ جون تک پیر ملٹی کی گئی تھی
مراعات کو ایک پیام تارہ کی کیو سے جو مراد کی کے وکیل سے
مراعات ہو ا تھا مراد ۲۰ جولائی تک ملٹی کیا گیا تھا ۱۹ جولائی

کو جو ہمارے مذہب کا روز قیامت انہاں کے وکیل سے غیر ایک تا رہا ایسی یہ
استدعا کی کہ اندہ روز قیامت ان مقدمہ ملٹی کیا جائے ڈسٹرکٹ جج
نے ایسا عمل کرنے سے انکار کیا اور انہوں نے یہ ہدایت دی کہ مراد کی
کو چاہئے کہ دوسرے روز آموہ میں جو ملٹی سندہ یا پنج ملٹی ہو گیا
کیلئے مقرر کی گئی تھی ۲ جولائی کو باقی تہہ دیکھتے تھے جو مراد کی کے
جو غیر وکیل سے اس بنا پر مہلت کی ایک درخواست پیش کی کہ
انکے غیر وکیل باولت لٹا رہے تھے اب بھی حاضر نہیں ہو سکتے تھے
یہ کہ وہ کسی دوسرے غیر وکیل کو مامور کرے کی کوشش کر رہے تھے
لیکن اس کوشش میں انکو کامیابی نہیں ہوئی تھی ڈسٹرکٹ جج
نے مراد کی مہلت طے کرنے سے انکار کیا اور جو غیر وکیل کو یہ حکم دیا
کہ وہ مراد کی بحث کریں جو غیر وکیل نے یہ بیان کیا کہ وہ ایسا
عمل کرنے کے ناقابل تھے اس پر عدالت نے حسب ذیل حکم صادر کیا
در مراد کے وکیل نے یہ سیاں کیا کہ وہ مراد کی بحث نہیں
کر سکتے مراد علیہم کے وکیل آموہ میں مراد ہم سیدی سے
مراجہ خارج کیا جاتا تھا۔

مسٹر الہ کی موجودہ درخواست و فیہ ۱۱ محرم ضابطہ دیوانی
کے تحت عدالت کے اختیار سماعت لگوانی کے استعمال کے لئے
پیش کی گئی تھی۔

یہ بحث کی گئی ہے کہ ان حالات میں ڈسٹرکٹ جج کو یہ اختیار

سماعت حاصل تھا کہ وہ آرڈر ۳ رول ۷۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے

تحت حکم صادر کرتے جسکی رو سے مراعات ہم سیدی خارج کیا گیا تھا

اور یہ کہ انکو صرف فیصلہ مراد کا تھا لیکن انکی اختیار حاصل تھا جسے

بہت شبہ ہے کہ آیا یہ ایک ایسا مقدمہ ہے جس میں اختیار
کا کوئی سوال شامل ہے لیکن اس استدعا کے قطع نظر
میں عجیب و غریب خیال کرتا ہوں کہ نگرانی خواہوں کی تاخیر

۱۹۱۲ء

بگری بیرون ہے۔ عدالتِ تحت کی دی علم ہے۔ ان الفاظ میں فکری
معاذ کی ۔ فکری زیرِ رانی ہو زمین میں ملامت کے میں کمالِ انشا
جو جانا ہے مراع کو اس ۔ کیا میار ہے ۔ انھما میں پہنچتا وہ
دلی کے دس کو اور انیکا پابند تھا وہ اس دس کو اور انیکا بھی
پابند تھا رام بر زاد کے حق میں تھا تھاں تک اور کیا خلق ہے اور
دو مرتبہ ان کے بائیں علی الترتیبہ ترسیع یا نکاحِ مقابلہ غیر اجم
معاذ ہے اس سے در اہل یہ خوشی ہے کہ رام برتا اس کے عدم
استعمال کی اصطلاحی وجہ سے فائدہ اٹھا ئے تاکہ دلی کے زمین کی
رقم کلینا اور اگر نہ کی ذمہ داری سے بچ سکے ۔ پھر اس کے کہ انکا
قانونی میں صراحتاً اسکی صورت تلافی نہیں ہو یہ دینی انصاف
اور عدل کی نفاذ سے منظور نہ کی جانی چاہیئے ۔

میری رائے میں عدالت تختہ کی دلیل مقبول ہے اور
 رول اکا مقصد یہ ہے کہ کثیر مساوی کو روکا جائے اور اس
 کی حفاظت کی جائے کہ کسی فریق کے حقوق کو اس کے عدم استعمال
 کی وجہ سے نقصان نہ پہنچے یہ حکم امر تھا مجبورہ کے ذریعہ
 احکام کے تابع کیا گیا ہے جن کو روکا دل ۹ داخل ہے اور
 یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب عدالت کیلئے یہ ممکن ہو کہ وہ فریق کے
 مابین انصاف کرے تو اس کو اس اہل کرنا چاہئے اور اگر وہ سرور
 کو تمام دعویٰ خارج کرنے کی مبادیہ بنانا چاہئے یا سیکر رہا جی
 حال میں مقدمہ تیو بانی راہ درام سٹیجی اینڈ مشورہ راتہ راج (۱۳)
 میں انصاف کا رکن کے دعوے کو کھانا مانج کر نیس اس بنا پر
 انکار کیا کہ ابتدائی فریقین کے بعض فریق تشریک نہیں کیلئے یہ نہیں
 وہ مقدمہ جو میرے روبرو پیش شدہ مقدمہ کے بہت ہی زیادہ سنا
 ہے سستیل ریٹا و بنام الیٹونکہ (۱۳) کا ہے اس مقدمہ کے دعوے
 بالکل مطابق تھے دعویٰ اپنے رکن کی بنا پر دعویٰ کر رہا تھا اور وہ فریق

۲۱، ابن کثیر جلد ۱، ص ۵۹، انشا ربنا عفی عنہ ۱۷۸۶، ابن کثیر جلد ۲۹

صفحہ ۶۷۷ نظر فرمائیے صفحہ ۷۸۹

ماحول کو فزق بنانے سے قاصر رہا تھا جیسا کہ اس مقدمہ کی تصدیق ہے
 بخت یہ بتی کہ اس وجہ سے کال دعوئی خارج کیا جانا چاہئے۔ ملاحظہ
 نے اس عمل سے تجاوز کیا کیس کی اس مقدمہ میں ضرورت سے اول
 قرار دیا کہ غیر حاضر رہی علیہم کی نسبت کوئی شرط قائم نہ کی گئی تھی
 موافق ڈگری صادر کیا جاسکتی تھی اس سارے ڈگری کو کسی حال میں
 اسطورہ بر نافذ نہیں کیا جا رہا تھا کہ اس کے تحت سب سے پہلے
 نقصان پہنچے جو انہیں فزق نہ تھا۔ موجودہ مقدمہ میں اس
 ڈگری سے جو عدالت تحت نے صادر کی تھی فریقین کے مابین
 نفس الامری انصاف مرقا آئے اور میری رائے میں آؤ ڈرامہ اور دل
 کے احکام جو آرڈر اور ال کے تابع رہے جانے چاہئیں ان کے موافق
 کو رد کیا اتر رہی ہے جسے میرا مقدمہ میں فریق خارج کرتا ہوں میں
 ہذا کی نہیں تسلیم کرتی اور اس کے خلاف۔ مرافقہ خارج کیا گیا۔

انٹیکورٹ پریس

درخواست نگرانی دیوانی

مستقرہ ۱۶۳۳ مائے ۱۹۲۲ء منہ فضلہ ۴۲ مارچ ۱۹۲۳ء
مانلاس۔ مسٹر جیمز کوکس

سری راه سبز بهاندی آید اینها هم بی گور و شمشیر
بیاورنیزد اگر در قریب یکجائی خوا فرقی مخالف

قواعد عملہ راہداریانی مدراس قواعد ۳۴ تا ۳۶ فریق کجانب سے کارروائیات کا احاطہ یضیس ادا کرنے کی ذمہ داری۔

ماہ ۱۹۵۶ء قراچہ محمد رسول اللہ ہوائی مدارس کی رو سے معروف

منخفض اہم کیجیے، مساویات کے لوازم کی معذور توفیق قواعد

۳۳ تا ۴۵ کے صوف ملک مرلی کیجیاست بھی کارروائیاں

یہ معاملہ کیسہ ہو گا اس میں قس و واجب الادلہ ملتی ہے

درخواست زود نموده ۱۱۵۰۰ کیلو باقی بماند ۱۹۰۰۰ کیلو است

سرکاری لال

سال

ٹھکانہ

دہلی

رواں ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ایک خاص جگہ
دہلی میں ایک خاص جگہ ہے اس کے لئے ایک خاص جگہ
۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ
۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ

اسی حالت میں جس کی بنا پر موجودہ قانون کے
موجودہ قانون کے تحت اس کے لئے ایک خاص جگہ
کے لئے ایک خاص جگہ ہے اس کے لئے ایک خاص جگہ
۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ

نظامِ مہاراجہ کے تحت اس کے لئے ایک خاص جگہ
۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ

۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ

کیا جانا چاہیے کہ تمام لوگوں کے لئے ایک خاص جگہ
۲۲ جولائی کو تمام دہلی کے لوگ اس کے لئے ایک خاص جگہ
میں آئے اور اس کے لئے ایک خاص جگہ

میں سے نہیں کیا جانا چاہیئے ملزم کو صفائی پیش کرنا حکم دینے کی
 مقامات مقامات قابل تجویز معائنہ اور حکم کرنا یہی مقامات ۲۸۹
 ۲۹۰ کی رو سے ملزم کو پیش کرنا چاہیئے جب باب ۲۰ پر مقرر کیا جائے جس میں ۲۰
 احکام درج ہیں جن کا تعلق مقامات طلبہ نامہ سے ہے اگر عبادت
 استعمال کی گئی ہے اس مقامات میں قیدی راہی صفائی پیش
 کرتا لیکن محرمین کا کیا ہوتا ہے کہ وہ ملزم کی سماعت کرتے یہ
 کہ عبادت کا یہ فرق بالا درجہ رکھا گیا ہے دونوں کے عائد سے
 واضح ہے کہ تعلق رعایا برطانیہ میں یورپ کی شخصیات سے ہے
 یہیں مقامات طلبہ نامہ کی حدود میں ایسے وقت کا ذکر کیا گیا ہے
 جب صفائی میں اسکی سماعت ہے ۲۴۲ کیلئے جو اور مقامات ملزم
 گرفتاری کی حدود میں ایسے وقت کا جب اس نے وہ ۲۵۹ کے
 بموجب ہی صفائی میں پیش کی ہو اس کے متعلق راگھو سرج نام ملزم
 ۲۵۹ میں پیش سلطان احمد کا فیصلہ ملا ملزم کی رائے میں اس کا
 کی وجہ سے شکایت ملزم کو دفعہ ۲۴۲ کی کچانی چاہیئے یہ ہے کہ اس کے صرف
 اول مقامات سے متعلق کیا جانا چاہیئے جہاں مجرم کی دوسری وقت
 کی رو سے ملزم کو صفائی میں کرنا حکم دیا گیا ہو نیز یہ کہ باب ۲۰ میں
 مقامات طلبہ نامہ کی سماعت کیلئے مکمل ضابطہ مقرر کیا گیا ہے وہ
 ۲۴۲ کے بموجب ملزم سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا وہ کوئی وجہ ظاہر
 کر سکتا ہے کہ کیوں اس کے خلاف تجویز ثبوت درجہ عادی کی جاتی لیکن فرد
 قرار درج مرتب کر کے قبل ہی نہیں کی آزمائی کے مقامات نہیں لیا جاتا یہاں
 کہ مقامات ملزم کو گرفتاری کی صورت میں اور مستحق رہا ہے اس میں مقامات پر
 کر کے ملزم کی کچانی چاہیئے ۲۴۲ کے بموجب یہ شہادت اور ایسی مزید شہادت
 اگر نہیں جو اس نے پیش کی ہو ملزم کو نیک پیدا اور اگر وہ مناسبت حال
 کرے ملزم کا اظہار ملزم کر کے اس کو اپنا فیصلہ صادر کرنا چاہیئے
 یہ سمجھا دیتا ہے کہ ان دفعات میں اس مقام پر دفعہ ۲۴۲ کے بموجب

ماحولیات میں کو داخل کیا جائے اس کو اس مقام پر دفعہ ۲۴۲ میں پیش کرنا
 اور یہ امر یہ ہو گا کہ اگر دفعہ ۲۴۲ کی نسبت یہ مفہوم دیکھا کہ وہ مقامات
 طلبہ نامہ کی متعلق ہو تو وہ اصحان قانون سے یہ سبب کیا ہو گا کہ وہ مقامات
 ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ کو متعلق کر کے کہیں سے یہ عریضہ باضابطہ ملزم
 طلبہ نامہ کیا جانا چاہیئے میں احکام ملزم پر دفعہ ۲۴۲ کو اس طور پر پیش کرنا
 خود کو باضابطہ نہیں سمجھیں گے کہ وہ ان احکام کے نفاذ کے درمیان
 آتے ہیں اور میری رائے میں وہ مقامات طلبہ نامہ سے غیر متعلق ہیں
 غالباً یہ امر ملزم کو یہ ہے کہ مقامات طلبہ نامہ میں یہ کوئی قابل اعتراض
 نہیں ہوئی کہ مجرم ملزم سے تمام طور پر سولات کرے تاکہ وہ اس کے
 کی توجہ کر کے نہ شہادت سے اس کی خلاف ورزی ہو تو یہ آویزہ نہ رہا
 میں انھوں سے ملزم کی قائم مقامی کو اس نے کی ہو یہ ایک مرتب مصلحت
 طریقہ ہے، مادہ جو اس کے کہ وہ لازمی نہیں ہے۔
 دوسرے امور کی نسبت جو پیش کی گئی تھیں یہ ملزم کی رائے میں
 اس بات کی بنا پر نہیں کہ وہ اس کے برابر ملزم کو توجہ دے اس کو
 جس سے اول فیصلہ میں متعلق ہوں وہ ملزم کو ملزم اس فیصلہ میں
 دیا گیا تھا وہی صادر کیا گیا تھا یہی ملزم کو ملزم اس بات پر بھی
 ملزم سے ملزم کی ملزم کی ملزم نہیں کر سکتا یہ کہ ملزم کو ملزم چاہیئے
 ای صفائی کا پیش کیا جانا چاہیئے کہ وہ دفعہ ۲۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری
 میں دیا گیا ہے ملزم کی سماعت کے جانے کے بعد مکمل ہے جس کا وہ ملزم
 میں دیا گیا ہے اور یہ کہ عبادت خود ملزم کی ملزم ہے اگر وہ
 متعلق ہو سکتی ہے تو ملزم طلبہ نامہ کے ضابطہ کی متعلق ہو جی بگرام
 حال ملزم کی ملزم کے باوجود ملزم نہیں ہے کہ دفعہ ۲۴۲ میں جو
 ملزم کے ملزم اس ضمن میں ملزم کے ملزم کے ملزم ملزم ملزم
 ملزم کی سماعت کیا ہے اور مقامات ملزم کو گرفتاری میں وہ ایسی
 صفائی پیش کرے اس سے بحث کرنا چاہیئے یہ کیونکہ یہ واقعہ نہیں ہے

پیشوا کی رائے
 نام
 رانا مانی
 (دراست)

ایک بار
بیا
اسی حالت میں
دور سے

محمود علی خاں نونہاری کے لحاظ سے اس طریقہ کار ردائی کی
وقت عیاں ہے جس میں اس امر کی حراقت تلافی گئی ہے کہ ہر
ایک سوال جو لازم سے کیا جائے بلکہ حکایت اس زمان
میں جس میں اطمینان حاصل ہے یا اگر یہ ممکن نہ ہو عدالت کی طرف
ہیں یا اگر یہی میں قلمبند کیا جائے تھا اور یہ کہ قلمبند شدہ اطمینان
آنکھ سے نہ کر لیا جائے یا اگر یہ رو برو کر جائے گا اور اگر ضرورت
ہو تو سمجھایا جائے گا مقدمات طلب نامہ کی زیادہ تہہ او حقیقت
نوعیت کی معنی ہے اور اگر دفعہ کو سنتی کیساتھ متعلق کیا جائے
تو انہیں لازمی طور پر بہت زیادہ عدالتی وقت صرف ہوگا
ہمیں یہ قابل اطمینان اصلاح دی گئی ہے کہ اس کی وجہ
سے جو شخصوں کی تہہ اد میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کی ضرورت
لائی گئی ہو اور یہ کہ حقیقت یہ ہے کہ رد دفعہ علی طور پر
نقص نہیں لگتی ہے کہ وہ مقدمات طلب نامہ سے متعلق ہوتی ہو
مدد میں اس امر کے ساتھ کہ کوئی نظیر نہیں ہے سوائے اسکے کہ
دوران سے مقدمات میں مندرجہ بالا جو خود کو بہ قرار دینا اپنے
سمجھا ہے کہ وہ دفعہ دوم میں، الذی کی انہوں کے فیصلہ بات
کہ جب سے حکم حوالہ دیا گیا ہے وہ اصل تعلق ہوتی ہے۔
و دوسری عدالتوں میں دفعہ کے الحاق کی ناسید میں عالتی
نہیلہ قاتل کی بہت زیادہ وقت موجود ہے فرمائید بنام
ملک علم دارین بنس شاہ اور جس کرمب نے اس امر سے متعلق
صریح فیصلہ صادر کیا تھا اور ملک علم دارین بنام ملک اب نب ۱۲
میں اسکی تقلید صرف پیش میکلیو اور جس شاہ نے کی تھی کہ
میں اول الذکر سے دفعہ کو لیا کر کیا تھا یہ صرح قانون سے ہی
و دوسری ملکتی تھی ہر گھو مجبور بنام ملک علم دارین بنام
فید کیلئے غرض یہی تھا کہ یہ ایک دفعہ تالی تجزیہ پیش تھا

حسین سلطان احمد نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۲۲۲ کا اطلاق مدت
قابل تجزیہ نہیں ہے لازمی تھا اور اس کے خلاف کی تھی کہ یہ دفعہ
مقدمات قابل تجزیہ پیش ہو لائن وجہ کی بنا پر متعلق نہیں ہوتی تھی بلکہ
و کہ میں بعد میں کہ وہاں جس ملک نے یہ قرار دیا کہ یہ دفعہ مقدمات قابل تجزیہ
مستثنیٰ ہیں لازمی نہ تھی یہ بیان کیا کہ حکم گزشتہ کی اور مقدمات طلب نامہ
کے امین وہ کوئی فرق نہیں سمجھتے تھے جب یہ مقدمہ جس حوالہ شاہ
کے رو برو ہو گیا کہ حاکم انہوں نے یہ قرار دیا تھا کہ دفعہ ۲۲۲ قابل
تجزیہ نہیں ہیں وہ لازمی تھی اٹھائی جیسا کہ اسے تھی کہ مقدمات طلب نامہ سے متعلق
تھی علامہ رسول بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین
مقدمات طلب نامہ سے متعلق تھی وہ دوران میں نظیر فرمائید بنام ملک
سنگم دارین بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین
تھی اس مقدمہ کے منفرہ چون نے لاہور میں مقدمہ محمد بخش
بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین بنام ملک علم دارین
۱۲ کی تقلید کی ہے اس عدالت کو یہ اختیار ہے کہ وہ مختلف
رہائے قائم کرے اور میں خود اس معاملہ پر غور کرنا چاہیے جبکہ
اسی شکایتیں کہ کافی وقت ان نظائر کی گنجائش کی تھی حوالہ
اور دیا گیا ہے دفعہ ۲۲۲ تحقیقاتوں اور تجاویز کے متعلق ان
عام احکام میں سے ایک ہے جو باب ۲۲ میں مندرج ہے اور جو
وہ ایک ماہ حکم ہے اس لئے وہ تمام مقدمات سے متعلق کیا
جانا چاہیے کہ اس کے واسطے وہاں سے حکم تعلق خاص مقدمات
سے ہے نہ طے ہو تو تاکہ یہ مقدمات میں سے کہ وہ ان سے
متعلق نہ ہو بلکہ اس سے کہ خود دفعہ سے ایسی صورت ظاہر ہوتی
ہو کہ یہ رائے میں ضمیمہ کر لینی یہ دونوں وجہ مقدمات طلب نامہ
کہ ضرورت اس میں تھی دفعہ ۲۲ کو دیکھا جائے کہ یہ معلوم ہوگا
کہ اس میں شرط ہے کہ سوالات سے جانچا عمل لازم کی معافی نہیں

یاد رہی ایک اہم امر کے متعلق پیش کیا گیا ہے بہار، چھپے اُن
 تمام حالات پر غور کرنیکی ضرورت نہیں ہے جو موجودہ حالات میں
 الزام لگائے جانے کے اسباب ہوئے تھے مختصر اوقات میں صرف یہ رہا ہے۔
 رافع برکات نام سنی چارے اور جو سنہ کا مائدہ ہے اُس کے
 خلاف یہ تجویز منوشتہ جرم عاویہ کی گئی ہے کہ اُس نے مستغنیث نہیں
 کیا تھا وہ فغانی تھی جو اب بھلا گلیوں میں رہا ہے لیکن وہ سابق میں
 رہ رہا تھا یعنی اسکو دھوکہ دیکر چھوٹے بیانات سے ماور کی قوم
 حال کی تھی یہ بیان کیا گیا تھا کہ مضم مستغنیث کے پاس آیا اور اُس
 یہ کہا تھا کہ اُسکو چھوٹے سے ایک ٹکڑے مال مرسل کی مرکی مالیت
 تقریباً ۱۰۰ روپے کا گنتہ سے آنے کی امید تھی اُسکو بھلا گلیوں
 میں حوالہ کیا گیا اسنے مستغنیث سے یہ ظاہر کیا کہ اگر وہ یعنی
 مستغنیث اُسکو آآخر میں دیکھا تو اُسکو یعنی مستغنیث کو یاد دل گیا
 غنچہ مال مل گیا اور یہ کہ باقی مال اب میں جو بچہ کہ اسکی قیمت آتے
 معمولی طریقہ تجارت میں فروخت کیا جائے گا۔ یہ بیان کیا گیا
 ہے کہ اُس نے مستغنیث کو ایک کاغذ لایا تھا جس سے یہ ظاہر
 ہوتا تھا کہ جیسے کے اس سوال کے متعلق دراصل ایک معاملہ
 ہوا تھا مستغنیث کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے طرف کو
 ماور کا قرضہ دیا تھا بلزم اور اسکا دوست ہوا جسکے ساتھ تھا وہ لو
 اسکے بعد چلے گئے اور واپس نہیں ہوئے اور وہیں مستغنیث نے
 مزم کے خلاف ایک الزام لگایا تھا

ایک مسلم جو صفائی کجاتے پیش کیا گیا تھا یہ تھا کہ وہ دراصل
 اس موقع پر اسوقت موجود تھا جب یہ بیان کیا گیا تھا کہ اُس نے
 مستغنیث سے وہ قرضہ پیش کی تھیں جبکہ مستغنیث نے قبول کیا تھا
 دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہ قرضہ عام موجودگی ظاہر تھا مزم نے
 کارروایات کی ابتدائی نوبت پر اُن مقدور گواہوں کے نام پیش

کئے تھے کہ وہ ایسی حالت میں شہادت دیتے کیلئے طلب کرنا چاہتا تھا
 انہیں سے یوں استفسار ہوا ہے جسکے نام مستغنیث منوشتہ لال بدو
 اور دیگر تھے لیکن ۱۳ دسمبر کو ان مقدور گواہوں کے خلاف جھگڑا
 طلب کیا تھا مین امر میں سے تھی یہ ظاہر ہوگا کہ اسی روز مزم
 نے جبرٹ سے یہ سند عاویہ کہ وہ ایک مکمل نامہ گرفتاری جاری کی تھی
 تاکہ ان میں گواہوں کے خلاف خبر سے گواہ دیکر یہ حکم دیا جائے
 کہ وہ ایک تاریخ بعد پر مزم کی جانب سے ایسی شہادت دینے کیلئے
 حاضر ہو جو وہ دیکھتا تھا آخر جبرٹ نے اس سند عاویہ کو دیکھا
 تو ضحیٰ سے جواب دیا کہ وقت ابھی نہیں ہے اسی سے یہ ظاہر
 کہ اُس موقع پر کوئی درخواست عدالت کے رد پر نہیں کی گئی تھی
 کہ دوسرے روز گواہ یعنی منشی منوشتہ لال بدو کے خلاف
 بھی اُنکی حاضری کیلئے مکمل حجات گرفتاری جاری ہوئی چاہیں
 لیکن اس امر سے اتفاق کیا گیا ہے کہ اسی تاریخ پر کچھ عرصہ کے بعد
 مزم نے جبرٹ کو اس پیش کی اور یہ اسد عاویہ کہ ان دونوں
 دینے دوسرے وہ ظہر حاضر گواہ کے خلاف بھی حکم حجات گرفتاری
 جاری کئے جانے چاہیں۔ یہ کسی نہ کسی وجہ سے ہو چکا ہے کہ
 چاہیے کہ ناقابل منہم ہے منظر میں کی گئی تھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ
 اس حکم نامہ مندرجہ کے بعد چار روزات مقدمہ چلنا رہا۔

جہاں تک کہ میں قرضہ سے معلوم کر سکتا ہوں یہ نہیں تھا اور نہ
 کہ دوسرے جبرٹ کے نوٹ میں کوئی ایسا مضمون تھا جس سے
 ہوتا ہو کہ اس معاملہ پر علی طریقہ سے غور کیا گیا تھا اور نتیجہ یہ
 کہ یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ گواہوں کے بعد عدالت کو کیا
 دکھانے میں کیا گیا ہے پیش کی گئی تھی تو جس نے لایا تھا اسکا نام
 اس سوال پر کوئی جواب نہیں کی یا اگر اس نے کی تھی تو اسکو قابل
 نہیں خیال کیا تھا لیکن یہ سوال اب اس عدالت کے رد پر کیا گیا

می
 سا
 ملک
 دینے

دسمبر ۱۹۲۳ء

ناراضی سے دار کیا گیا تھا۔

منجانب ملزم مسٹری ماہون نار۔

منجانب سرکار دی سیلک برائے سیکورٹ۔

ملک اس مقدمہ کی استغاثہ کا تعلق ایسا تھا کہ اس کی کوٹھالنے اور اس کے یورٹ کی سرحد تک جہیز خاں جہیز کی بیوی کے جرم کا کوئی استغاثہ نہ تھا کہ کچھ اور تو اس عرض سے پھیلا یا گیا تھا کہ اس کے ساتھ ناجائز محبت کی جائے (دفعہ ۳۹۸ مجرمہ تہذیب) تاکہ جوڈیٹ کو یہ اختیار سماعت حاصل ہو سکے کہ وہ جرم کو کی سماعت کرے جس کی حراست دفعہ ۱۹۹ ضابطہ خودداری میں کی گئی ہے۔

میری یہ رائے ہے کہ یہ غدر مقول ہے اور وہ منظور کیا جانا چاہیے اس معاملہ پر انجینی کا وڈا اس میں اسٹینک کی آراء متفق ہیں جو اس میں کوئی شخص کہ متعین کا بیان ظنی اور استغاثہ تحریری لکھا تھا یہ جانا چاہیے تاکہ یہ امر تحقیق ہو سکے کہ کسی خاص مقدمہ میں استغاثہ کی نوعیت کیا تھی چونکہ استغاثہ کی وجہ تہذیب مندرجہ دفعہ (۱) ج ۱۱

زبان بیان داخل ہوتا ہے اس لئے اور طور پر یہ کھنڈر ہو گا کہ اس مقدمہ میں کوئی استغاثہ نہیں کیا گیا تھا جبکہ متعین کو ایک کوئی کاغذ تھا یا وہ لکھ کر لے گیا تھا اور نہ جہیز جہیز کے پاس آیا تھا کسی شخص کو اپنی طرف سے لکھنے کیلئے فرام کر لیا تھا اور اگر جہیز نے اس کی شکایت تحریر کر لکھ لی تھی دیکھ کر زیادہ یا نہ یا یہ کہنا ناممکن ہے کہ استغاثہ کی قسم ہو گئی اور ظنی بیان کے شروع ہوا تھا یہی جہیز جہیز ایسی اس جہیز کو اس شرا کر کی مختلف رائے کا

خود کو یا نہیں لکھ کر لے کر آیا تھا اس لئے معاملہ یہ انجینی کا وڈا (۱) میں ظاہر کی تھی کہ اس مقدمہ کے نتیجہ میں انہوں نے اختلاف کیا لیکن موجودہ مقدمہ میں متعین کے بیان جہیز میں بھی ایسا کوئی بیان نہ تھا کہ ملزم کی طرف سے یہ تھی کہ وہ اس کی بیوی کیساتھ

نا جائز محبت کرے۔

بالغ ہوئی کے متعلق بھی کوئی بیان نہیں ہے معاملہ یہ انجینی کا وڈا موجود تھا اس طور پر جرم حسب دفعہ ۳۹۸ مجرمہ تہذیب سبکی بات کوئی استغاثہ نہ تھا کہ جہیز کو یہ اختیار حاصل ہو جاتا کہ وہ ایسے جرم میں ملزم کے خلاف تحقیقات کرے اور جو تہذیب جرم صادر کرے تہذیب جرم میں بھی کیا جاتی ہے اور یہ حکم دیا جاتا ہے کہ ملزم ملزم ایسے جہیز سے رہا کیا جائے اور اس کا متعلق ہو کہ تہذیب جرم اس کے لئے لکھی اور کی تھی واپس یا ہے۔ تہذیب جرم منسوخ کی گئی

ما سیکورٹ کلکتہ

مرافعہ خودداری

ممبر مقدمہ ۱۹۳۹ تا ۱۹۴۲ء منصفہ ہمارا ج ۱۹۲۳ء

ماطلاس، میرا نیلاٹ سندھ سن ماٹ جہیز جہیز جہیز سن ابران خان و دیگر مرغان نام ملک معلوم۔ مرافعہ علیہ

مخبرہ مرافعہ خودداری ایکٹ صابنہ ۱۸۹۹ء و لکھات (۳۰)

۳۰، ۳۱، ۳۲ تحقیقات بذریعہ جہیز کے رائے کا مکمل ہو جائے تھی

سوالات کر سکی نسبت حج کا اختیار متعدد الزامات۔ ضابطہ۔

جج کارائے سے استغاثہ کرنا یا سیکورٹ سے استغاثہ اختیار کرنا

اس مقدمہ میں جہیز کے خلاف متعدد الزامات میں تحقیقات

کیا جاتی تھی جہیز کو یہ بات دی تھی کہ وہ ملزم کے متعلق ہر

ازم کی جانب سے ظاہر کرے جوڑی نے ایک مقدمہ رائے ظاہر

کی جس میں الزامات کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اس پر جہیز کے

ممبر سے یہ سوالات کئے تاکہ متعین ظاہر کرے کہ تحقیقات ہوئے

کو اس الزامات کے متعلق جہیز کی رائے کیا تھی

قرار دیا گیا کہ جو طریقہ جہیز نے اختیار کیا تھا وہ بالکل باعتر

تھا اور وہ احکام مندرجہ ۳۲ مجرمہ تہذیب و لکھات خودداری کے

ایس ج
سام
کی مسلم
کلکتہ

اگر کسی نے یہ رائے عام مندرجہ دفعہ ۲۰۲ مجموعہ خالصہ خوداری کے مطابق لکھی ہے

اور اگر اس پر رد و بالکیا گیا ہے کہ ذی علم حج کا کل یہ مندرجہ
مذہب کے لئے ہے اور احکام مندرجہ دفعہ ۲۰۲ مجموعہ خالصہ خوداری
کے لئے ہے یہ کونسی غلط فہمی ہے جیسا کہ انہوں نے اسے
ظاہر کیا ہے۔ خوداری کی متعلقہ رائے سے اتفاق نہیں کرتے لیکن
دفعہ ۲۰۲ کے بموجب بالکل واضح طریقہ سے جو اس معاملہ میں اختیار
فرمایا گیا ہے اور صرف اس وقت جب تک کہ یہ رائے ہو کہ اس
مذہب کے لئے یہ خوداری ہے کہ مقدمہ ہائیکورٹ کے سپرد کیا جائے
لہذا یہ اس طریقہ سے سپرد کرنا لازم ہوگا اگر انکی صورت یہ رائے ہو تو
مقدمہ سپرد کرنا اس وقت واجب نہیں ہوگا کہ اس میں یہ عدالت
و دیگر وجوہ دست اندازی کرے۔

بہر حال اس پر بالکل وکیل نے رد و بالکیا ہے کہ شہاد
خلافہ انہیں حج سے کیا تھا اور اس سے کیا کہ ان کے زیادہ واضح طریقہ
سے ان پر اس رائے پر اور ان کے لئے تھا کہ ان کو ان کے زیادہ لازم
شہادت ناقص تھی۔ ممکن ہے کہ ذی علم حج خودی کو بدست
دینے وقت اپنا خیال زیادہ قوی عبارت میں ظاہر کرتے لیکن سنا
ہی اس بات کو یہ ہے کہ یہ اور کچھ اس شہادت کو سننے کے
بعد جو مقدمہ میں لکھی ہے میری رائے یہ ہے کہ یہ کافی اور کافی
بہر حال ہے اور جو اس امر پر خودی کی متعلقہ رائے میں دست اندازی
کونیں ہمارے عمل با اثر نہ ہو چکا ہے۔ ان وجوہ سے میری رائے
میں حرافہ خارج کیا جانا چاہئے۔

چیت جس میں سنیہ میں متفق ہیں میں جذبات کا
اضافہ اس امر سے ہے کہ فیصلہ کے متعلق نہیں کوئی نہ میرے فاضل
جسٹس نے کل طور پر اس معاملہ میں تجویزی کی ہے بلکہ ایک عام

نہ نظر سے کرنا چاہتا ہوں اور اس کا حق اور طریقہ سے ہے جس پر
اسے اس مقدمہ میں خودی کی رائے لکھی ہے پہلا سوال تو کیا تھا
تھا یہ تھا کہ آپ متفق ہیں؟ جواب "ہاں" تھا وہ سوال یہ تھا
آپ کی رائے کیا ہے؟ اس کے بعد خودی نے اپنے خودی کا حق
اور وہ فیصلہ تسلیم کی کوشش کی تھی تو انہوں نے اسے اس کا حق
اور جیسا کہ میرے فاضل شریک نے ظاہر کیا ہے ہماری رائے
میں وہ ایک نامکمل اور ناقص رائے تھی۔

میری رائے میں اس قسم کے مقدمہ میں جہاں ایک سے زیادہ
مذہب ہوں اور جب تک کہ ایک الزامات ہوں تو یہ سہولت بخش طریقہ
ہوگا اگر عدالت کا عہدہ دار اس پر لازم پر خودی کی رائے اس کے خلاف
حال کر ہے دفعہ ۲۰۲ مجموعہ خالصہ خوداری میں یہ سہولت لکھی ہے
تجلیل خودی انی رائے پر خودی کو لکھی آگیا صدر انکی رائے با
غلبہ رائے عدالت کو مطلع کر دینا اس مقدمہ میں جیسا کہ میرے فاضل
شریک نے ظاہر کیا ہے ذی علم حج نے یہ بیان کیا تھا کہ اس کے
یہ خواہش کروں گا کہ آپ جرائم زیر دفعات ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹،
۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴ کے متعلق ہر مذہب کی باتہ صریح رائے ظاہر کریں
میری رائے میں خودی کی رائے کی نسبت اس مقدمہ کی تمام
دستواری رفع ہو جاتی اگر یہ معلوم کر نیکی بعد کہ اہل خودی متعلق
تھے عدالتی عہدہ دار نے یہ سوال کیا ہوا "دفعہ ۲۰۲ کے الزام
کی نسبت ہر مذہب کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے" ایسی صورتیں اسکو
بدایت کا صاف جواب ملتا۔ اس کے بعد وہ یہ سوال کرتے کہ "دفعہ
۴۸ کے الزام کی نسبت ہر مذہب کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے؟"
اس کو اس سوال کا معین جواب ملتا۔ اس کے بعد وہ اس طرح سے اند
چلکر یہ استفسار کرتے کہ "دفعہ ۲۰۲ کے الزام کے تحت ہر مذہب
کی حد تک آپ کی کیا رائے ہے؟" وغیرہ یہی عمل اسے جو میرے

ایران مان
نام
ملک منعم
دکلمہ

احاط
ام
مستط
لکھ

مطلوبہ تھا

جب کوئی شخص کسی عورت کی رائے سے اختلاف کرے تو وہ
۳۰ مجموعہ سے اس قدر روئے ہوئے ہو کہ اختیار کرے
حال ہونا ہے کہ وہ مقدمہ کو منظور کرے یا سیر کرے جس کی
صحت انکی صراحتاً یہ رائے ہو کہ انھیں بدلت کیلئے ہرگز
ہے کہ مقدمہ کو بائکورٹ کے سپرد کیا جائے تو وہ ایسا ہی کرے گا
۱۰ بدلتا ہے اگر اسکی صراحتاً وہ رائے ہو تو بائکورٹ میں مقدمہ
سیر ہوگی اسکا مقدمہ اس قسم کا عرض ہوگا کہ بائکورٹ
بصیرہ جرحہ اس میں دست اندازی کرے۔

حیف مشینڈرسن اس مقدمہ میں جیمز ایک سے زیادہ
دعویٰ ہیں اور متعدد الزامات میں توجہ کیلئے یہ طریقہ ہرگز
نہیں ہو جائے کہ وہ ہر الزام پر ملکہ ملکہ جوڑی کی رائے پر
غور کرے۔

مراجعہ رائے حکم مقدمہ ڈیٹیلیشن سے فریڈ پورٹورہ ۱۹۲۲ء
مخالفہ رائے رائے سنیال بحیثیت باؤ اسٹیجائن خصوص
مخالفہ رائے رائے سنیال بحیثیت باؤ لی۔ ایم سین
جسٹس جیمز سن۔ یہ مراجعہ سائنٹیفکس نے جوڑا کیا ہے جن
کے متعلقہ دفعہ ۳۶ کے بموجب جب دس دفعہ ۱۲۹ کے
رائے پر جائے جس کے خلاف دفعہ ۴۸ کی رو سے اور چار کے
خلاف دفعہ ۴۸ مجموعہ تعزیرات ہند کی رو سے تجویز ثبوت جرم
مصادر کی گئی ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان جرائم کا ارتکاب
ایک بلوہ کے تعلق سے کیا گیا تھا جو اس مقام پر واقع ہوا تھا
تو اس نے مقدمہ راجی کے طور پر لکھی ہے جس پر مل جلانے
لئے ایک شخص جیمز سردا کو مامور کیا گیا تھا شہادت یہ ہے کہ
میں حردا نے ہر بار لکھی تھی اور اسکو ایسی خبرات پیش کئے

۹

صدر سے وہ فیڈس فوٹ ہوا

یہاں اس پر افغان کے لائل کیل نے اور یہاں سے وہ
دیئے اسٹین جج کا عمل اس وقت جوڑی سے نہیں سوالات کو نہیں غلام
تھا جب وہ انکی رائے پر غور کر رہے تھے مقدمہ جوڑی کے سپرد کرنے
وقت نہی سلم جج نے یہ بیان کیا تھا کہ میں آپسے اس امر کا خواستگار
ہوں گا کہ آپ میرے رو برو ہر قسم کی بات مجھ پر ذرا نفوذ نہ کریں
۱۹۸۸ء ۱۹۸۹ء ۱۹۹۰ء ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء کے تعلق سے صریح رائے پیش کریں
جب اہل جوڑی اپنی رائے پر غور کر نیکی بعد و اس کو سے توجہ
سوال برائے سے کیا گیا تھا یہ تھا "کیا آپ یقین میں؟" "جیکے جواب
میں" ہاں "کہا گیا تھا دوسرے سوال یہ تھا "آپ کسی رائے کیا
ہے؟" جبکہ جواب یہ تھا "میں یہ قرار دیتے ہیں کہ بعد انکی خاں
رفان خاں ہمیں خاں اور سلاطین شیخ دفعہ ۱۲۹ کی رو سے مجرم ہیں
ایران خاں لائل خاں اور بخترخاں دفعہ ۴۸ کی رو سے مجرم ہیں اور
اُن میں سے کوئی بھی مجرم ذرا دفعہ ۴۹ کا مرتکب نہیں ہوا ہے بلکہ
بیان کے لحاظ سے جو کہ کوئی علم جج نے جوڑی سے اپنی رائے
پر غور کر نیکی لئے علحدہ ہو نیکی قبل کیا تھا وہ جواب جو صدر پر
لئے دیا تھا میری رائے میں نامکمل رائے تھی اور یہ ضروری تھا
کہ ذی علم جج صدر سے فریڈ سوالات کرے تاکہ ٹھیک طور پر یہ
متحقق کر سکے کہ اُن دوسرے جرائم کی نسبت جو کہ ذی علم
جج نے کیا تھا لینے دفعات ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳ کی نسبت جوڑی
کی رائے کیا تھی ذی علم جج نے کہا کہ میں بیان کر چکا ہوں فریڈ سوالات
کئے تھے اور نتیجہ میں انھوں نے یہ متحقق کیا تھا کہ جوڑی کی تصدیق ہے
یہ بھی کہ یہ افغان مجرم ذرا دفعہ ۳۰ کے مرتکب نہیں ہوئے تھے بلکہ
دفعہ ۴۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ارتکاب سے وہ مجرم ذرا دفعہ ۳۲
کے مجرم تھے۔ میری رائے میں سوالات جو ذی علم جج نے کئے تھے وہ

۱۹۱۱ء دہلی اور اہل حجاز کے مکتبہ کا جاری
کراہی لا یا رہا
۱۹۱۱ء دہلی اور اہل حجاز کے مکتبہ کا جاری
کراہی لا یا رہا
۱۹۱۱ء دہلی اور اہل حجاز کے مکتبہ کا جاری
کراہی لا یا رہا

انتظامیہ برصغیر ۱۹۱۱ء
انتظامیہ برصغیر ۱۹۱۱ء
انتظامیہ برصغیر ۱۹۱۱ء
انتظامیہ برصغیر ۱۹۱۱ء

مرافقہ فوجداری نمبر ۹۱۱۱ء
مرافقہ فوجداری نمبر ۹۱۱۱ء
مرافقہ فوجداری نمبر ۹۱۱۱ء
مرافقہ فوجداری نمبر ۹۱۱۱ء

مختار نمبر ۱۹۱۱ء
مختار نمبر ۱۹۱۱ء
مختار نمبر ۱۹۱۱ء
مختار نمبر ۱۹۱۱ء

فیصلہ اس مقدمہ میں جابر میں کے خلاف جرائم زبردنیات
۱۹۱۱ء مجموعہ تحریرات کے بموجب تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی ہے
نیز قتل کے جرم کا ارتکاب بلوہ کے دوران میں کیا گیا تھا اور ان
میں سے تین کے خلاف نمبر ۱۹۱۱ء موت اور جو تھے کے خلاف جس دم
بجود و ریائے شہر کی سرحد کی گئی ہے جن لایق کونسل نے
مقدمہ میں نمبر ۱۹۱۱ء کی جانب سے بحث کی تھی جس کے خلاف تو
کی سرحد کی گئی ہے انھوں نے سماعت کے آغاز میں اس وقت
کی طرف ہماری توجہ مبطل کرانی ہے کہ کمشنر جج نے نا جائز طریقہ
سے تین گواہان صفائی کو طلب کر کے ان کو کیا تھا چکا ذکر فرم

نمبر ۱۹۱۱ء کیا گیا اور بجائے ان کے ان کے اہل حجاز کے مکتبہ کا جاری
مجموعہ فوجداری سے بطور ثبوت لکھ کر تھے ہوسے ایک کمشنر جج
کیا ہے۔ انھوں نے یہ بحث کی ہے کہ یہ فوجداری لاوا لایا ہے
یہ کہ ملزمین کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور یہ کہ سر ج سے
تجاویز ثبوت جرم بحال نہیں رکھی جا سکتیں۔

یہ تحقیقات اس کام میں نہ رہے اور انیس طیبہ راجہ کی (نہ)
نمبر ۱۹۱۱ء کے بموجب سبکی تھی جسکی دفعہ ۱۹۱۱ء میں
ہے کہ اس میں انیس کے بموجب مقدمات کی تحقیقات میں
اس نادرہ کی باندھی کر۔ اگر مجموعہ فوجداری مانیہ ۱۸۸۵ء
میں مقدمات حکماً نہ کر تھاری کی تحقیقات کیلئے درج کیا گیا ہے اور
انکو وہ اختیار اس کے مال ہوئے جو مجموعہ مذکورہ بالا کی رد سے
مجسٹریٹ کو اشخاص اور دس وزارت اور دوسرے مال منقولہ کے
جبرائیش کرانے متعلق حکماً محتاج جاری کرنے کی نسبت عطا
کئے گئے ہیں۔ اب اگر مجموعہ فوجداری کے ان احکام پر غور کیا
جائے جنکا تعلق مجسٹریٹوں کی جانب سے مقدمات حکماً نہ کر تھاری کی
تحقیقات سے ہے تو مجموعہ کے باب ۲۱ میں درج میں تو ہم یہ دیکھتے
ہیں کہ دفعہ ۲۵ کے بموجب اگر فرم اپنی صفائی میں نہ کرے تو بعد
مجسٹریٹ سے یہ درخواست کرے کہ کسی گواہ کو جبراً حاضر کرانے
کیلئے حکماً نہ جاری کیا جائے تو مجسٹریٹ حکماً نہ جاری کرے
پابند ہوتا ہے بکرا اسکے کہ وہ یہ خیال کرے کہ ایسی درخواست
اس بنا پر نامنظور کی جانی چاہئے کہ وہ ایذا رسانی یا توقف کر دیا
انصافاً عدالت میں خلیل ڈالے کیلئے پیش کی گئی ہے اسکو ایسی
وجہ ضبط تحریریں لانی چاہئے۔ یہ دفعہ ۱۹۱۱ء میں پرورد
التعمیل تھی جنھوں نے اس مقدمہ میں تجویز کی تھی جو اب زیر غور
ہم نے اپیشل جج سے اس امر کی تحقیق کر لی ہے کہ جب

معاذہ ایدہ کی کوہ
(دہ راس)

ملک میں سے ایسے گواہوں کے نام بتلائے کیلئے کہا گیا تھا تو فرم
نہیں دیے گواہ کے نام بتلائے تھے لیکن یہ کہیں کوئی گواہی
دکھائی ہوئی جس سے یہ ثابت ہو کہ عدالت میں زبانی سرالوات کو
اظہار کیا جائے اور اس دفعہ کی رو سے جہاں حوالہ دیا جائیگا وہ انکا
یہ فرض تھا کہ ان گواہوں کی حاضری کیلئے حکماء معائنات، حاضری کرتے
تھے اسلئے کہ انہوں نے اس بنیاد پر اس مدت کا کو مانع نظر کرنا نہیں
کیا ہوا کہ درخواست ایدہ رسانی یا توقف کو غرض میں مدت میں طائل
ڈالنے کیلئے پیش کی گئی تھی۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ وہ اپنے وجوہ
تعلیم نہ کرنے سے یا بندھے۔

گواہان زیر بحث ایسے گواہان ہیں جنکی تہادت اگر وہ صحیح ہو تو
میں بہت سی زیادہ اہمیت رکھنے کی آنگو یہ ثابت کرنے کیلئے پیش
کیا گیا تھا کہ ایک قتل جو ملزم سے منسوب کیا گیا تھا جو کئی کمیشن
مارگ تھا وہ ملزم پر اس پر ۲۰۱۱ء کا کام یہ تھا جیسا کہ استدانتی
جائے بیان کیا گیا تھا بلکہ ایک بالکل مختلف شخص کو مجرم کا کام
تھا جسکی نسبت یہ کیا گیا ہے کہ اسنے خود کشی کا ارکان کر لیا تھا۔
یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ تحقیقات کے دوران میں کسی مقام پر اس شخص
ڈاٹس گواہوں کے نام حکماء معائنات جاری کرنے سے انکار کرنے
کے وجوہ تعلیم کی تھیں لیکن اس عدالت سے استصواب کئے
جانے پر انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ انہوں نے ان تحقیقات
میں اپنے عملدرآمد کے مطابق آرکا اظہار مذکورہ کمیشن لیا تھا کیونکہ
کو نمبر ۲۰۱۱ء پر پہلی، بلاری و تیز انداز سے گواہوں کو طلب کرنے
میں غیر ضروری توقف خرچہ اور وقت ہوگی یہاں ہمارا تعلق انڈین
بائریٹریلی اور ملاری کو گواہوں کی طلبی سے نہیں بلکہ صرف کو نمبر
کے گواہوں کی طلبی سے ہے اور ہم یہ نہیں خیال کرتے کہ جو وقت اور
خرچہ کو نمبر ۲۰۱۱ء سے کالی کٹ میں تین قیدیوں کو منتقل کرنے میں صرف

صفحہ ۱۵۴

سر داشت کرنا پر لگا رہا ہے اسکا اہم سمجھا جا سکتا تھا کہ اگر گواہوں کی
طلبی کی درخواست کی نسبت یہ کہ روٹا جاتا ہے کہ اگر اسکا
توقف کر دیا جائے تو اسکا حق عدالت میں طائل ڈالنے کیلئے پیش
ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے معاملہ میں گواہوں کو مانع نظر
موت شامل تھا اور لفظ اسکی اہمیت یہ ہے کہ اس کی موت
کی ہوگی اگر اسکا باہر لیا جائے اسکا حق عدالت میں طائل ڈالنے کیلئے
حاضری کرانے کیلئے معمولی تیار کیا جائے۔

مخلاف اسکی کمیشن کا ہار دی کیا جانا ہماری رائے میں ختم
قانون تھا وہ ۵۰۳ء کے جوہر کمیشن جاری کر دیا گیا تھا اور اس
مجموعہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عدالت میں یا مانع نظر کرنا نہیں
اور اسلئے کہ اس میں کسی قسم کے شک ہے اسلئے اسکی اختیار
دفعہ ۱۰۲ میں نہیں ہے بلکہ اسکی اختیار ۱۰۲ء کے جوہر میں
ہے اور یہ اسکا ظاہر کیا گیا ہے ان اختیاروں کے تحت اس
میں جو اسکی مجموعہ کی رو سے اسکی مجموعہ کیلئے اس
ہم لائی بلکہ پراسیکیوٹر کے اس بیان کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ
اختیارات اسطورہ برعکاس کیلئے تھے اور ان سے وہ اختیارات
داخل ہیں جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے
لئے محدود ہیں اسلئے کہ اسکی اختیاروں کے تحت اسکا کارٹرک ممکن ہے
کہ اتنا ہی ہو لیکن اس سے ہمارا تعلق نہیں ہے۔ اگر دفعہ ۱۰۲
کو دفعہ ۵۰۳ء کے مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت لیا جائے تو ہم صرف
یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اسلئے کہ اسکی اختیاروں کے تحت اسکا جاری کیا جانا
بلا اختیار تھا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اسلئے کہ اس کے خلاف قانونی عمل کا
اتر گیا ہے ہمارے روبرو ایک پراسیکیوٹر نے دفعہ ۱۰۲
بائریٹریلی کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی

ادب

۱

۲

۳

دوسری طرف یہ دانت نظر انداز نہ کیا جانا چاہیے کہ الفاظ سے
مکس ہے کہ لفظی معنی اور اس کے ساتھ ہی ہونا یہ وقت اور
مقام بھی ایسے ہو۔ ہوتے ہی جن کو دیکھا جائے۔ یہ ہوتا
کوئی مقصد یا مفاد عبادت پر غور کرنا چاہیے۔ بلکہ تقریر کو
مجموعی غور کرنا چاہیے اور اس کے ہر حصہ کی مقبول وقت کرنی
چاہیے اور کسی سرکاری ادارہ کو ہمت کرنی چاہیے اور
اس کے کمال و ازا دانہ طریقہ سے اور کسادہ دلی کے ساتھ
غور کرنا چاہیے۔

مراۃ خوداری بناراضی حکم مہرہ شہن جج میاویک میا مورخہ ۲۹
تو مہرہ ۱۹۲۲ء جو تحقیقات مہرہ ۵۰ بابہ ۱۲۲۲ء میں صادر کیا گیا تھا

مخالف مزاج۔ مسہر باقی۔

مخالف ہر کار شہرنا اسسٹنٹ گورنمنٹ اوڈو کیٹ۔

فصل ۱۲۲۲ء کے خلاف جو ایک بودہ سادہ ہو تھا میاویک میا
سہن میں ۱۲۲۲ء الف مہرہ تقریرات سند کے تحت دو الزامات
کے متعلق تیار دینے جو م صادر کی گئی تھیں اور مجموعی طور پر اس کو دو
سال کی مدت کیلئے قید با مشقت پہنچنے کی سزا کا حکم دیا گیا تھا
یہ مراد ان وجوہ پر پیش کیا گیا ہے کہ مہرہ جرم ثابت نہیں کی گئے
تھے اور یہ کہ احکام سند غیر ضروری طور پر سخت تھے۔

الزامات کا موضوع ان دو تقریروں کی رپورٹوں میں تھا
یہ مزاج نے ۲۸ و ۳۰ جون ۱۹۲۲ء کو وٹا کے قصبہ
دیکھا میں کی جیسے جھگڑتیش جرم کی ایک ایک پکڑاؤنگ
دونوں وقتوں پر موجود تھا اور مزاج کی تقریروں کو شارٹ ہنڈ
میں قلمبند کیا۔ دوسرے روز وہ اپنے نوٹوں کو ضبط تحریر میں لایا اور
ان کے بلاتا ہر حکام مجاز کے درپوش کیا اور وقت مناسب میں کل
گورنمنٹ نے مزاج کے خلاف استغاثہ کرنا حکم دیا۔

تقریر میں یہ تقریر کرنا ضروری ہے کہ وہ جو بالکل صحیح ہے وہ
تقریر میں کی تقریر کے متعلق شہادت کے ساتھ ہی ہونا یہ وقت اور
مقام بھی ایسے ہو۔ ہوتے ہی جن کو دیکھا جائے۔ یہ ہوتا
کوئی مقصد یا مفاد عبادت پر غور کرنا چاہیے۔ بلکہ تقریر کو
مجموعی غور کرنا چاہیے اور اس کے ہر حصہ کی مقبول وقت کرنی
چاہیے اور کسی سرکاری ادارہ کو ہمت کرنی چاہیے اور
اس کے کمال و ازا دانہ طریقہ سے اور کسادہ دلی کے ساتھ
غور کرنا چاہیے۔

بوش دلائے۔ اس کا مقصد برلا سیاسی تھا اور اس کا ادبی و
انسانی خواہشات کے خندہ بہایت ہی پر مبنی تھا اور اس کا ادبی و
کرائے اس سے یہ بیان کیا تھا کہ یہ آزادی مہرہ دلی کے حال کو
مخالف کے اپنی اصلی تقریر میں اس نے اس وقت کا حال دیا تھا کہ
اس کا بھائی الینی تقریروں کی وجہ سے قید کیا گیا تھا جو باغیانہ
قرار دینے لگی تھیں اور یہ اشارہ کیا تھا کہ مہرہ کا نام سپر
بڑا تھا۔ اپنی دوسری تقریر میں جیسا کہ خود اپنے بیان سے ظاہر
ہوا ہے اس نے ان کے عبارت میں اپنے اس احساس کی حیرت کی تھی
کہ اپنی تقریر کی وجہ سے خود اس کو محسوس کیا جائے گا اور یہی خواہ تھا
جب میں خود اپنے کوشت کو منگھتا ہوں اس نے یہ بیان کیا ہے
تو مجھے محسوس کی تھی ہے اس طرح سے یہ ظاہر ہے کہ اس کے
ایسی خالص بہت ہی تقریروں کی سماعت کو نے کیلئے بلائے نہیں ہوئے
تھے جو معمولی طور پر بودہ سادہ ہو کیا کرتے ہیں اور یہ کہ مزاج
خواہ سے کمال طور پر آگاہ تھا جو وہ ایسے حالات کے متعلق کہ
کو نہیں پیش کر دیا تھا ان کے سہلی میں سے تو ان میں یہ کہ
اس کے بعد اس نقطہ نظر پر غور کیا جانا ضروری ہے جو
مزاج کی تقریروں کا لحاظ کیا جانا چاہیے لایٹ اس کے
اڈو کیٹ نے یہ تصور کیا ہے کہ یہ تقریریں منطقی طور پر ترتیب
دینے لگی تھیں مختلف دلائل اور نتائج کا اعتیاد کیا تھا خیال کیا

اور ان کا
نام
ماریشس
پرنس

انسانی ہونے کے بعد کیا، عام ہستی ہے جو انسانی
کے بیان میں باقی ہے، مگر جو وہ گوشت و غیر متصفیات اور
ناقص ہے خود مگر یہ بیان کے مطابق آئینہ یہ بیان کیا تھا
کہ ان کو جو وہ سرشت کی حکومت کے طور پر انتظام کو غیر متصفیات
اور دیگر کار نہ کہنا چاہئے کیونکہ خواہ نکالیف کے اہل برہما
شاک میں اس کو یہ صرف یہ بھی کہ وہ معاملات کو لازم کر دینے
خود ناقابل ہے، یہ ممکن ہے کہ مختصر نویں اس بحث کی کمال
و نہ تہذیب کا اور جب تک کہ اس امر کی تائید نہ ہو
نہ اسے خوشی کا تاہم وہ دنیا جائے، تقریر کی معنی نہ کیا
تعمیلاتی ہے کہ سوائے گوشت کے اور کوئی شخص گوشت
یہ حالات باللات نفرت پیدا نہیں کر سکتا یہ ممکن ہے کہ اس
میں ایک اشارہ بھیجیا جائے لیکن میری رائے میں یہ ان متصفیات
میں سے ہے جس کو خود بیان بظاہر ناقابل اعتراض معلوم ہوتا
ہے مگر اللہ کو صرف ایک جملہ یا غیر متعلق عبارت پر غور نہ
کرنا چاہئے بلکہ تقریر کو تشریحی طور پر دیکھنا چاہئے اور اس کا
کمال و اثرانہ طبع سے اور فراخ دلی کیا لفظ طحا کرنا چاہئے
جیسا کہ برہما کے لائی کو نسل نے اسے ظاہر کی تھی کہ
مراۓ اپنی پہلی تقریر میں بظاہر اپنے لئے راستہ دیکھ رہا ہے اور
اپنے سامعین کے خیالات کا اندازہ کر رہا ہے تاکہ آئندہ موقع
پر اس سے تجاوز کرے، اگر تقریر کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے
اور اس میں ہر قسم کی متصل و متصلی جائے اور کسی قصہ کو مادی
وقت نہ دیکھا جائے تو مجھے یہ قرار دینا چاہئے کہ الفاظ جو اس
موقع پر مراۓ نے استعمال کیے تھے وہ مراۓ یہ نہیں ظاہر کرتے کہ
انکی نیت یہ تھی کہ ان اشخاص کے دلوں میں جنھوں نے اس کی تقریر
کی سماعت کی تھی گوشت کے خلاف دشمنی کے خیالات پیدا کرنے

صفحہ ۹۵

خالد اس امر کی تائید کے لئے الزام ہے، یہاں ہر اور ہوا سکتا
۳۰۰ عربوں کی تقریر کی بنیاد پر لکھا گیا ہے یہاں یہ ظاہر
ہوتا ہے گویا کہ وہ اسے راستہ پر لکھا ہے اور ان کے مابین
اور پریشانی کے متعدد و متصفیات پیش آئے ہیں اس کے خیال
کے مطابق گوشت و غیر متصفیات میں سے جو اس کی گوشت ہے
جو کہ تہذیب پر ساری اور جو حاکم کہہ جائے میں۔ یہاں اسے
وہ رہا ان کی دشمنی ہے۔ اس کے لئے اس نے ان کو یہ نصیحت کی ہے
کہ دشمن کیساتھ جو تکلیف سے کام لیں اور چار قسم کی طاقت پیدا کریں
یعنی دولت، علم، محبت اور آثار۔ اس کے بعد اس نے ایک اور دلی
کتاب کے ایک فقرہ کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ
مناسب موقع پیش آنے تک صبر کیا جائے، جب تم کو آشکارا نہ
ماندہ حملہ آور ہونا چاہئے۔ اس تقریر کی ایک اور اور دلی تفسیر
ایک شکل ہے جس کا تعلق ایک کوسے سے ہے جسے زائد ہو گیا ہے
کیا تھا لیکن جس موقع ملا تو اس نے زبردستی اور مادی کار کا کتاب
کیا تھا استفادہ کی طرف سے یہ زور دیا ہے کہ یہاں کو سے سے
گوشت پر برا اندازہ ہے لیکن ہوا اللہ ہم سے اور ماورنگ کا تھا
کے مطابق جبرائیلی گواہ ہے کہ وہاں ماورنگ کی تائید کی گئی
پیش کیا گیا تھا "مگر جو گئی" ہے سامعین کو متنبہ کیا تھا کہ اس
کوسے کے اندر رگوں کو اس انداز کی حالت میں نہ لیں نہ وہاں
موجاں گی" اس خاص میں بھی میں یہ قرار دینا چاہتا ہوں کہ
سرکار کے خلاف کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا گیا تھا۔ یا قیام نہ ہو
میں ہر ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر بحث کرتا رہا ہے لیکن
بظاہر ایک تاکید مارا کی گئی ہے یعنی چار قسم کی قوت کا یاد کرنا
جسے وہ حاصل ہو جائے گی تو لوگوں کو اس قابل بنائے گی
کہ اپنی نکالیف سے بچے کیلئے قوی حاکم کریں مراۓ کے نسل

اگر سب سے اہم رابطہ استعدانہ تصور کی جائے اور یہ کہ اس سے فائدہ
بر حسب احکام قانون تحقیقات کیسائے تحقیقات کا حکم دیا گیا
ہاں ایک رٹ ندر اس

مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۱۹۲۲ء باب ۱۹۲۲
درخواست نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۱۹۲۲ء باب ۱۹۲۲
منصفانہ ۲۲ مارچ ۱۹۲۲ء

اجلاس جسٹس سرولیم اسٹاننگ مائٹ و مسٹر جسٹس فوجیس
الاکا کے لیے مستحکم نگرانہ بنام ملک منظم فریق مخالف
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۹۸ء و دفعہ ۳۹۹-۳۹۹ قانون
افزون ایکٹ ۱۸۹۸ء و دفعہ ۳۹۹ خاص طور پر اختیار عطا
کئے جانے کی حد تک کونسا امر ہو چکا ہے۔

لوکل گورنمنٹ کا اعلان اس کی دوسری پریسڈنسی میں
مقامات کے درجہ دوم کے مجسٹریٹوں کو دیکھ کر فہرست
ملکہ اعلان میں کیا گیا تھا۔ یہ اعلان ان کے عہدہ کے
یہ اختیار دیا گیا کہ وہ قانون افزون کے تحت مددات
کی تحقیقات کریں وہ قانون افزون کو مہم میں نہیں
طور پر اختیار دیا گئے تھے نہ ان کی حد تک یہ چاہا ہے۔

محمد قاسم بنام ملک منظم ایڈین کمینر جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۶ کا
حوالہ دیا گیا۔

درخواست زیر دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری
باب ۱۸۹۸ء میں اس کے ساتھ ہائی کورٹ عدالت سب ڈویژنل
مجسٹریٹ درجہ اول قصبہ مدور کے قصبہ عدالت فوجداری نمبر
۶۰ باب ۱۸۹۸ء میں نگرانی کر کے جو فیصلہ مقدمہ عدالت
مجسٹریٹ درجہ دوم ترونگلہ مقدمہ تبتائی نمبر ۲۳۲ باب ۱۸۹۸ء
کی ناراضی سے رجوع کیا گیا تھا۔

مخائب نگرانی خواہ سرکاری این و نیلادرا پارہ
منہانت سرکار ملک براسیکوٹ۔

حکم ۱۸۹۸ء میں نگرانی فوجداری میں صرف ایک امر پیش کیا گیا
ہے وہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ جنھوں نے مقدمہ میں تحقیقات کی تھی اسے
درجہ دوم ترونگلہ کو حسب مشاودہ ایکٹ یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ
قانون افزون ایکٹ ۱۸۹۸ء میں تحقیقات کریں ہمارے
روبرو گورنمنٹ کے ایک اعلان کا حوالہ دیا گیا ہے جو نوٹ
سینٹ جارج کرپس میں جون ۱۹۱۵ء کو طبع کیا گیا تھا جسکی رو
سے درجہ دوم کے ان مجسٹریٹوں کو ہنگامہ ذکر اس میں کیا گیا ہے
ان کے عہدہ کے اعتبار سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ مقدمہ
قانون افزون کی تحقیقات کریں مجسٹریٹ درجہ دوم ترونگلہ
کا ذکر اس فہرست میں کیا گیا ہے جو اعلان کیساتھ منسلک کی
ہے ہیں کچھ شبہ نہیں ہے کہ دفعہ ۳۹۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے مہم میں اس شخص کو جو بے ہرمان
ہو خاص طور پر اختیار کا عطا کرنا ہے اور اس سے
اونٹن لٹ کی تکمیل ہو جائے گی جن کا ذکر فاضل
ججوں نے محمد قاسم بنام ملک منظم (۱) میں کیا تھا
درخواست خارج کیجاتی ہے۔ درخواست خارج کیجاتی

ہائیکورٹ ندر اس

مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۱۸۹۸ء باب ۱۸۹۸ء

درخواست نگرانی فوجداری نمبر مقدمہ ۱۸۹۸ء باب ۱۸۹۸ء

منصفانہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ء

اجلاس جسٹس سرولیم اسٹاننگ مائٹ و مسٹر جسٹس فوجیس
مسٹر جسٹس رامپرس جسٹس دیو اور اس و مسٹر جسٹس کولبرج
وہرمانگہ۔ ملزم ایگرانخواہ بنام ملک منظم فریق مخالف

100

26

100

20

9221

درست است پیش کی اور نہ جھوٹا کی اسدہ والی لیکن اسکی روئے
کی نشانی فرمود ہوں تا کہ ایسی ہی انسانوں کی نسبت مذکور
نہ ادا رہے یا اسدہ والی سے پہنچ کر جانے چاہیں

[illegible]

اعتراض کیا اور دیکھا کہ اس نے ایک نوپل زبور پر پیش کی یہ تمام سوکھا، نوپل اس کے کاڑھ لگنے سے یہ خیال کیا تھا کہ، جو کچھ وہ لایا ہے وہ کیا تھا نا تو اس کے انھوں نے یہ خیال کیا کہ اس نے کچھ بڑھ چکا ہو اس نے بیان کیا تھا اور بالکل حرم کیسے متعلق اس

تمام سے تھا ہزار ہا نامہ دافع ہوا تھا صحیح نہ تھا اور جہاں تک کہ
میں نے کہا اس بار رولیس نے فرنیسی رولورٹ کے اختتام
پر یہ رولیس نے یہ جو رولورٹ کے اختتام
کی نگرانی کی تھی اور یہ کہ رولورٹ کے مجموعی مشن کروں

در اصل یہ میں نے خود طبعی طور پر نہیں لکھا تھا۔ حالتِ تیرم
پر جب تیسویں اس طرز عمل سے آگاہ ہو گیا تو پولیس نے اختیار کیا
تھا کہ اس نے ایک طولی درخواست مجسٹریٹ کے رو برو پیش کی
میں نے دراصل پولیس کے طرز عمل پر اعتراض کیا کہ تھا۔ اس نے

یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ جس کا بیان قلمبند کیا جانا چاہئے اور یہ کہ اس
واقعہ کے تالوں کے مطابق مناسب تحقیقات کی جانی چاہئے۔

وہاں پہنچا کہ اس مقام کا معائنہ کیا جہاں یہ بیان کیا گیا ہے
وہاں اوت واقع ہوئی تھی اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کسی نہ کسی صورت

[illegible]

یہ ہے کہ ایسا کیا احوال اسکو حضرت یحییٰ مثنوی لکھن خیسے یہ معلوم ہو
کہ اگر اس پر مارا جاسکے تو قتل از قوت لقمہ کراگم نہ پائے

[illegible]

درخواست می کند که به همین بار بار و پارس کی صحبت به او را
 کیا گیا ہو بشریٹ کو چاہئے کہ اس درخواست کو اتنا نہ کہ
 پتہ رکھے کہ اس وقت کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کیا ہے؟ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(۱) یہاں پر دیکھنا چاہیے کہ اس کا استغاثہ خارج کیا گیا
 (۲) اس حالت میں یہ خیال کرنا کہ اس مقدمہ کا
 حکم جو ٹریبونل نے صادر کیا تھا غالباً اردو سے قانون نامہ
 پر کیا گیا اگر وہ ناقص نہ ہو تو بھی مجھے اس مقدمہ کے حالات

اور یہ بدایتِ ذول کفر و کشفیات کی جانی جائیے
اور ایسی حالت میں یہ بدایت دہائیوں کے سبب ڈیوٹرل
افسوس کا حکم رہا۔ ۱۹۷۱ء کی فوری ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۱ء

۱۱۱۔ جن لارڈز کا مکمل نمبر ۳۲ ص ۱۔

بمجموعہ تقریرات ہندو اسی صورت سے متعلق ہوا کہ اسکو مقدمہ مکمل
سام گس پالی دیا، سے میر کر لے کی کوشش کی۔ وہ خود فریق تھا
کا حکم دیتے تھے لیکن چونکہ انھوں نے اسکو مشتہ خیال کیا تھا کہ
آبادی ۲۲۵ باتفاق سے تعلق ہے یا نہیں اور چونکہ یہ غلبہ
ہے کہ یہ امر پریدہ اسلئے انھوں نے یہ قدم بغرض اس درجہ
اس عدالتیں ارسال کیا۔

کسی شخص کے خلاف ۲۲۵ بمجموعہ تقریرات ہند کے بموجب
تجزیہ ثبوت جرم کو جائز قرار دینے کیلئے اس الزام میں کہ اس نے
اپنی گرفتاری جائز نہیں ضرورت یا ناجائز قرار کیا تھا شخص کو
پیش ہونے کے علاوہ مزید عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
ضرورت یا متبادل کا کوئی علامہ نکل چوڑائی کی پالیسی کوئی عمل متبادل ہونا
چاہئے ممکن ہے کہ یہ اصل میں یہ کہ کو قانون ایسے شخص کو منہ دینا
جو کسی ملک نامہ یا نوٹس یا حکم کی تعمیل سے بچنے کیلئے روکوش ہو مگر
ایسے شخص کو منہ دینے کیلئے کوئی حکم موجود نہ ہو حکم نامہ گرفتاری
کے بموجب گرفتاری سے بچنے کیلئے روکوش ہو لیکن مؤخر الذکر
صورت میں قانون میں جبر یہ یا لٹ کی صراحت کی گئی ہے جس کی
عملی سبل البدل طریقہ سے نقل کیا جاسکتی ہے اور اس طرح حکم
برات سے متعلق نہیں حال کرنا ایسے حکم نامہ گرفتاری کی بصورت میں
جو عدالت نوعداری نے جاری کیا ہو اشتہار اور قرق کا ضابطہ دیا
ہے (دفعات ۸۷، ۸۸ مجموعہ ضابطہ نوعداری) تا عدد ۱۰۷ کے تحت
جسٹس کو قواعد جبریت تحت قانون مالکداری دارانی میں ایک مکتبہ
کے قاعدہ ۱۹۱ کیا ہے جو خاص حصول کی تھا یا اسطرح
کو یا کہ وہ اس دگری ذریعہ کی مقدار میں جو تصور دار کے خلاف
ہوگی کے موافق صادر کی گئی تھی اس طریقہ سے وصول کیا جاسکتی ہے جو
مجموعہ ضابطہ نوعداری میں تحریر ہے اس اگر تصور دار شخص گرفتاری سے

بچنے کیلئے روکوش ہو جائے تو اسکی جائداد قرق کی جاسکتی ہے اور اسکی جائداد کو
ایسی صورت میں یہ قرار دیتا ہو کہ دفعہ ۲۲۵ بمجموعہ
تقریرات ہند اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے کیونکہ کوئی حراست
یا ناجائز قرار نہیں ہوا تھا۔
پاسنگورٹ پٹنہ
مراٹھ تانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۱۰۰ بابت ۱۹۲۱ء منقسمہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۳ء
احسن جسٹس سرل کے ملک نائٹ جسٹس سر جان مکمل نائٹ
راجد اد میکا لائن لیکن یہ بیٹام ست نارائن کوری وغیرہ
دعیان - مراٹھان - مدعی علیہم - مراٹھ علیہم
زید اردو آسامی غیر متحقق رقبہ کا پٹہ - لگان کے مدعی ہیں
کا متحقق کیا جانا - کاغذات حقوق کی بنا پر مدعی باجید - انحصار شدہ
ایک موصح جسکی حدود و فزہ تیس عاں فی ہنگ سالہ لگان کا
بڑی روایا تھا اراچی کا شمار کیا ۶۵۵ سیکہ کیا تھا لیکر
یلا تھا کہ اگر پالیس کر کے پیدا راسی کم یا زیادہ لکھ کر دے لگان
کی یا اسانڈا کا لگان ایک لگان کے مدعی ہیں جو مدہ دہندہ
ہو کر کے اس میں ہوا ہے کہ دیا تھا کہ موضع کا رقبہ ۱۱ سیکہ تھا بعد میں
موضع کی پالیس لکھی تھی اور کاغذات حقوق میں اسکا ذکر
سیکہ مندرج کیا گیا تھا پٹہ دہندہ نے اس کے بعد ایک لگان کا ذکر
رقبہ کی زیادہ کر کیا تھا جو کاغذات حقوق میں درج تھا اور بعض
تقریرات زیادہ کر زیادہ سالانہ مقدمہ کی تجویز اس کیلئے نظر میں
مقدمہ کو میں مدعی یہ تھے اور ہمیشہ کیلئے ہی لکھا یا بدینہ ہو سکتا
قرار دیا گیا کہ سابقہ مقدمہ کی تجویز انھیں مدہ تھی، ایک فرقہ
تھوڑا رافنی لگان بڑی تھی جسکی حدود و فزہ تیس اور حرف الگ
یہ تھا کہ اس طرح کا رقبہ کیا تھا اور دست درانی انصار مدعی علی

ملک ہند
نام
نادین
درگاہ
صفحہ ۹۹

یہ بیان کیا گیا ہے کہ موجودہ رقبہ ۵۴۰ بیگہ اور کچھ تھا اور یہ لگان
 جسکی شرط قائم کی گئی ہے وہاں فی بیگہ ہے لیکن اس سابقہ رقبہ کو
 متعلق ایک لفظ بھی نہیں ہے جو اسامیوں کو قبضہ میں تھا اور جو
 لگان ادا کر رہے تھے میری رائے میں دعویٰ صاف طور پر لگان
 کا دعویٰ ہے جو مقرری پٹہ پر تھا اور قبضہ ایک فاضل لائق
 کے سوال پر مختصر ہے میری رائے میں سابقہ رقبہ کا ذکر نہ کیا جانا
 بالارادہ تھا کہ یہ بیان کر دینا خوف ہے کہ اگر وہ تسلیم کریں کہ
 سابقہ رقبہ یہ لگان ادا کیا تھا ۵۴۰ بیگہ تھا اسکی نسبت اب یہ
 بیان کیا گیا ہے کہ یہ وہ رقبہ ہے جو ہمارے روبرو زیر بحث ہے
 تو انکے سامنے خود افریقہ شہ کا عذر پیش ہو گا جو اس موقع کے
 متعلق سابقہ رقبہ پر مبنی تھا۔

ایسی صورت پیدا میری رائے یہ ہے کہ سب رقبہ جج اور
 ڈسٹرکٹ جج دونوں کا عمل اس مقدمہ کو اسطور پر تھوڑ کر رہیں
 تھا کہ وہ بیٹہ پر مبنی تھا اور مقدمہ میں صرف ایک سوال یہ ہے کہ اس
 دستاویز کی تصدیق تہمیر کیا ہے اور وہ صحیح رقبہ کیا ہے جس پر لگان
 واجب الادا تھا۔

حالت یہ ہے کہ خود میری قبہ پر بحث پر متحقق جمعہ ڈیالیا ہے
 اس راضی کی تعریف جو یہ برہمنی مبنی موضع راجہ دیو کے طور پر لگائی
 ہے جسکی ہمیشہ مالک داری کے مطابق بقدرہ اور جینہ حدود میں یہ ایک
 علیٰ حد خطہ راضی ہے جبکہ سابقہ مقرری پٹہ پر نقل کئے جانے وقت تھا
 زمین متعلق نہیں کیا گیا تھا اور جب کا نمونہ قیاساً ۵۴۰ بیگہ قائم کیا گیا تھا
 لیکن پٹہ پر ایک طرف درج کی گئی تھی سمیت بیان کیا گیا تھا کہ بعد میں
 کئے جانے پر اگر رقبہ زیادہ ہو تو زیادہ لگان ادا کیا جائیگا اور اگر رقبہ
 ہو تو کم لگان ادا کیا جائیگا۔ سوال یہ ہے کہ آیا اسوقت اور دعویٰ
 نامہ کے بائیں کئی ایسا واقعہ ہوا ہے جس سے عدالت کو یہ قرار دینا

اوپر بیان ہوتا ہے کہ رقبہ راجہ راجہ متعلق کیا گیا ہے اور واقعی طور پر تہمیر کیا گیا ہے
 مرنان کی تہمیر ہے کہ یہ لگائی ہے کہ سب ایک سرو سے بانٹے ہوئے
 کے فعل رقبہ کچھ بھی نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ کاندھامتا سے وہاں
 کرنے اور ۵۴۰ بیگہ اور کچھ راضی پر لگان مبنی کرنے کے بائیں
 راجہ علیہ سے خلاف اس کے سابقہ مقدمہ پر استدلال کیا ہے جو
 کو جو اسوقت موضع کہ یہ رقبہ کے مالک تھے اور اس کے بائیں
 پٹہ وان کے بائیں چلا تھا۔ ان میں سے پہلا مقدمہ ایک دعویٰ تھا جو
 سنہ ۱۹۰۷ میں ستمبر ۱۲ ۱۱ ماہ ۱۳۱۱ھ میں فیصلہ کیے گئے تھے لیکن
 رجوع کیا گیا تھا تاہم اور یہ کہ لگان کے سر لائن جس میں میری
 سے ایک فیصلہ مورخہ ۹ کرکٹ ۱۹۱۱ء میں یہ طاسر تہمیر سے کہ اس
 کی بحث یہ تھی کہ وہ صرف سالانہ مجموعی لگان لیا اور اسکی پابند
 تھے اور فاضل جوں نے اس بحث کو تسلیم نہیں کیا تھا کہ عذر دراصل
 رجسٹری پٹہ کی مشورہ کے خلاف تھا مگر یہ بات دی تھی کہ زمین تقصیر
 کی جانی جانتے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا ان حالات میں سالہا سال
 لگان کی ادائی سے یہ تہمیر نہیں پیدا ہو سکتا تھا کہ اس قسم کی ہمیشہ
 کی گئی ہے جس سے اس ادائی کی وضاحت ہوگی جسے مقدمہ نے اسکی
 کیا تھا اور ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء کو ڈسٹرکٹ جج شاہ آباد نے یہ
 قرار دیا تھا کہ موضع کا رقبہ ۵۴۰ بیگہ نہ تھا بلکہ یہ کہ لگان جو دعویٰ
 کیا جاتا ہے واجب الادا تھا وہ سالانہ لگان کی رقم تھی اس قسم کی کوئی
 شرح کو زیر بحث کہ رقبہ ۵۴۰ بیگہ تھا لیکن یہ واضح ہے کہ عالمی
 بیگہ کی شرح سے معلوم کی جائے گی کہ یہ رقبہ ۵۴۰ بیگہ تھا۔
 لہذا سر کوئی مزید مداخلت یا ریکورڈ میں نہیں کیا گیا تھا لیکن
 فریقین کے مابین نزاع ختم نہیں ہوئی تھی اور ہم یہ دیکھتے ہیں
 سن ۱۹۱۶ء میں متعلق ۱۹۱۵ء میں یا اس سلسلے میں رقبہ زیادہ
 میں ایک دعویٰ رجوع کیا گیا تھا۔

راہ راجہ راجہ
 نام
 راجہ راجہ
 دھند

محال رکھا گیا تھا جو نیز صریح اور واضح تھی کہ نتائج جو سر
لی احمد انشیل ڈسٹرکٹ جج نے اٹھائے تھے وہ امور فیصل شدہ
تھے اور اب میری رائے یہ بحث کرنیکی کوشش کرنا کاموقع
تی نہیں رہا ہے کہ اس سوال کے متعلق ان دو عدالتوں کی
بادیور بحث کیا جاسکتی ہے یہ بحث لیکنی ہے کہ زیادہ سے زیادہ
ہ تجاویز اس ضمن کیلئے قطعی تھیں جو ان مقدمات میں متدبیہ
تھے اور یہ کہ تمام وقت کیلئے مدعیان ان کے مابین نہیں ہو
سکتے ہیں میری رائے میں یہ قطعاً حیران کن اور کلکتہ کی رائے کی
میں بہت دور ہے اس لئے اس کا نتیجہ موضع کا رقبہ کیا تھا جس پر یہ فیصلہ کیا گیا
ہے اور جب ایک رقبہ اس سوال کا جواب دیا جاتا تھا تو
لیکن نہیں ہے کہ اس امر پر زور دیا جائے کہ وہ تمام مابعد کی
زبان میں واجب التعمیل نہ تھا۔

مراخان کے لائی کوئٹل نے ان مختلف مقدمات سے استناد
پا ہے جن کا آغاز پران سن باکی بنام من موہنی داسی (۱) سے
تھا ہے دوسرے مقدمات کے نتیجہ صرف یہ ضروری ہے کہ کھنڈ رائیں
بنام سہری رام چندر بنسان (۳) دوسرے چندر اول بنام سہری
الہ سنگھ رائے (۴) کشمیر پرنسٹن سنگھ بنام سنگھ بھون (۵) اور
شن پرکاش نارائن سنگھ بنام اجیب دسده (۶) کا حوالہ دیا جاتا
ہے تمام مقدمات میں اصول بالکل واضح ہے اگر زمیندار یہ ثابت
رہتا ہو کہ وہ رقبہ کیا تھا جس پر لگان ادا کیا گیا ہے اور
ہ اضافہ شدہ رقبہ کیا ہے جس پر اس نے لگان کا دعویٰ کیا ہے
عدالت اس کو اضافہ کے متعلق ڈگری عطا کرے گی۔

میں مقدمہ میں وہ اصول غیر متعلق ہے بیان دست اندازی یا
ضیافہ یا غیر یا غلطی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ ایک مقررہ قطعہ

دیوکی راجہ راجہ (۲) انڈین کیسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ (۳) انڈین
یہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۰ (۴) انڈین کیسٹ جلد ۴ صفحہ ۶۶۱ (۵) انڈین کیسٹ

اراضی لگان پر دیا گیا تھا جس کی حدود معلوم تھیں اور صرف ایک
سوال یہ تھا کہ اس قدر اراضی کا رقبہ کیا تھا اگر زمیندار نے اس
بیانیہ سے موضع کا رقبہ ۲۰۰ بیگہ قرار دیا تھا اور اس نے
یہ ظاہر کیا تھا کہ مابین فیضانہ یا غلط تھی تو اس صورت میں اس کے
لئے یہ ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ ۵۴۵ بیگہ پر دعویٰ کرتا تھا کہ
اندر راج کاغذات حقوق میں کیا گیا تھا بشرطیکہ مابین کا شمار
ایک ہی تھا لیکن وہاں اراضی تبدیل نہیں ہوئی ہے اور اس کے
رقبہ کا تصفیہ ایک ایسی عدالت نے کیا ہے جس کی ڈگری قطعی
ہے میری رائے یہ ہے کہ رقبہ ۲۰۰ بیگہ ہے جب تک کہ مابین
قائم رہے زمیندار پر واجب تعمیل ہے اور یہ امر قابل غور ہے کہ
باوا بنیاد میں جہد رائگان نے یہ قرار دیا تھا کہ گڈ سٹرل سروے
اور اس مابین کے معیار میں فرق کی وجہ سے جو اس وقت مروج
تھا جب رقبہ تکمیل یا مابین بالکل ممکن تھا کہ ۵۴۵ بیگہ ۲۰۰
بیگہ کے مساوی تھے جنکی باتہ لگان ہمیشہ ادا کیا گیا تھا۔

ہماری توجہ اس واقعہ کی طرف محطوف کرانی گئی ہے کہ مدعی علیہ
نمبر ۱ نے جو موضع کے قیامہ ۱۰ حصہ کا شریک حصہ دار ہے
۱۹۱۱ء میں اس رقبہ کے مطابق لگان وصول کیا تھا جو
گڈ سٹرل سروے میں مندرج تھا۔ یہ ٹھیک طور پر واضح نہیں ہے
کہ کس طرح یہ رقبہ ۱۹۱۱ء میں صحیح رقبہ قرار دیا گیا تھا جبکہ کاغذات
حقوق ۱۹۱۲ء تک شایع نہیں کیے گئے تھے لیکن اس کا ایک
جواب یہ ہو سکتا ہے کہ کاغذات حقوق کا آغاز ۱۹۰۹ء
میں ہوا تھا اور یہ کہ مدعی نے اس دعویٰ میں رقبہ کو مسدود
کاغذات حقوق سے حاصل کیا تھا لیکن اس سوال پر کہ آیا
موجودہ مقدمہ کے مدعیان اس ڈگری پر استدلال کرنے کے
مستحق ہیں جو ان کے شریک حصہ دار کو دینی تھی سب سے منطقی

راہہ راجہ بنام
بنام
ست نارائن گوری
(پٹنہ)

صفحہ ۹۶

راجہ راجہ بیکارام
نام
سہ ماہین گوری
(پٹنہ)

باو اینا شہزادہ ناگ منہم سبار دینٹ جج شاہ آباد کے
منصفہ محترمہ ۹ مئی ۱۹۱۶ء کی ناراضی سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہی
نے جو عدالت میں کیا تھا وہ مجھ ہی تھا جو سابقہ مقدمہ میں تھا اور ہم
امور متعلقہ طلب جو دی گئی تھی نے مرتبہ کے لئے یہ تھے۔

۱۹۱۶ء آیا دعویٰ "امریض شدہ" ہے اور (۲) سالانہ لگان
کیا ہے اور (۳) الٹا یہاں کے معیار کے سیکوں کی کس قدر
جج کا انتقال کیا گیا تھا موطن میں داخل ہے "وہ تعلیم سبار دینٹ
یہ تقرر دیا کہ لگان کے سوال پر سابقہ مقدمہ میں اور پیش
ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ امر فیصلہ شدہ تھا انہوں نے یہ بھی قرار
دیا تھا کہ لگان لگان تھا انہوں نے مزید یہ بھی قرار دیا کہ موطن
کا رقبہ ۱۰۰ سیک تھا اور ایسی صورت میں انہوں نے بدولت

عالم فی سیک کی شرح سے اس رقبہ پر ڈگری عطا کرنے سے انکار
کیا جو کہ سیکٹرل سروے ریکارڈ میں مندرج تھا۔ وہ مقدمہ
طبق مراجعہ ڈسٹرکٹ جج کے روبروش ہوا ایک مرتبہ والیس

مکمل میاں کے بعد میٹر ایف جی رولینڈ نے ۲۳ اگست
۱۹۱۶ء کو اس کا تعلق تصفیہ کیا تھا جنہوں نے سبار دینٹ
جج کیساتھ تمام امور میں اختلاف کیا تھا اور دعویٰ ہے

ڈگری صادر کی تھی اسکے بعد ہائیکورٹ ٹینس ایکسٹری
ٹائی میں کیا گیا تھا اور اس عدالت کی ایک ڈویژن جج
نے ۱۹ جولائی ۱۹۱۶ء کو حسب ذیل فیصلہ صادر کیا

تھا "ہم نہیں کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں ڈسٹرکٹ
جج کی ڈگری منسوخ اور سبار دینٹ جج کی ڈگری بحال
کیا جائے۔ ذی علم سبار دینٹ جج نے بطور واقعہ

کے یہ قرار دیا تھا کہ وہ امر فیصلہ شدہ تھا یہ کہ ۱۹۱۶ء تک
لگان لگان سالانہ تھا اور یہ یقیناً اتنا ہی تھا اور یہی

قطعی طور پر شائع شدہ کاغذات حقوق کے مطابق تھا و ہم
ڈسٹرکٹ جج کی یہ رائے تھی کہ ان کو اس امر کی تحقیقات
کرنے کا اختیار حاصل تھا کہ لگان کیا ہونا چاہئے۔ یہ عمل

دفعہ ۱۵ قانون خراجان بنگال کے مطابق نہ تھا بلکہ سالانہ
براعلیٰ شرح لگان کا دعویٰ کرنے کیلئے مدعی کو یہ ثابت کرنا
ضروری تھا کہ معاہدہ کی تجدید عمل میں آئی تھی یا عدالت

کی کسی ڈگری کی وجہ سے شرح لگان میں تبدیلی کی گئی تھی۔
ایسی حالت میں لگان سالانہ کی شرح سے ڈگری صادر کیجئے۔

گی ہیں کا کوئی مضمر اثر اس دعوے پر نہ ہو گیا جو ممکن ہے
کہ مدعی رقبہ میں اضافہ ہونے کی بنیاد پر اضافہ لگان کے
لئے رجوع کرنا پسند کرے۔

ہمارے روبرو مراحض کی جانب سے یہ بحث کی گئی
ہے کہ موجودہ دعویٰ مندرجہ بالا بدولت کے مطابق ہے
جو حکام عالم مقام نے دی تھیں۔

میری رائے میں سابقہ مقدمہ کے لحاظ سے اضافہ لگان
کا کوئی دعویٰ رجوع نہیں کیا جاسکتا میری رائے میں یہ
واضح ہے کہ ہائیکورٹ مکمل کی ڈویژن جج نے یہ تجویز کر کے

کہ آسامیوں نے بہت زیادہ مدت تک لگان سالانہ لگان لگا
کیا تھا اس امر کی تحقیقات کرنے کیلئے مقدمہ واپس کرنے
کی بدایت دی کہ آیا موطن راجہ دیو کا رقبہ بذریعہ یہاں میں

محقق کیا گیا تھا یا یقین کے اس میں معاہدہ کی رو سے
مقرر کیا گیا تھا اور جو جواب کہ اس معاہدہ دار نے جس نے
وقت واپس مقدمہ اس کی سماعت کی تھی دیا تھا وہ یہ تھا

کہ رقبہ جاسطور میں تحقیق یا مقرر کیا گیا تھا وہ ۱۰۰ سیک تھا۔ باو
ایناس شہزادہ ناگ کے فیصلے میں جو برطانیہ مراجعہ ہائیکورٹ

نومبر ۱۹۱۶ء

نہایت رازدارانہ و اکثراً رازدارانہ
از سرحد علم بشری حد نہ پہنچا

فہم ہے کہ وہ دعویٰ ہے کہ رازدارانہ پیدا ہوتا تو دینیان نے
ایک ماہ دعویٰ کی مصداقت اور ۱۲ بیوری مسئلہ کی تسخیر
پیش کر کے کہا تھا اس طور پر کہ وہ مسئلہ نہ تھی جیسا کہ
ان کے بڑے بھائی یحیٰی رام نے ان کے لی دوران سیدہ کی بیعت
کے ہی دینیان میں ایڑی لڑی حالاً مہارام کے ایک شخص مہر
کے سیدہ رام نے اور اس کے والد کے لال کے درمیان
تقسیم عمل میں لائی تھی لال مہر وہ مسئلہ ہر مقام پر مدعی علیہ ہے کہ
کے بعد لال نے ایک عورت سے ایڑی اور اس کے بڑے بھائی کے
خلان رجوع کیا جس سے یہ بیان کا مآثر کہ شہر فریبہ کی وجہ سے کالہم
تھی اور یہ کہ اس وجہ سے رام نہ کہ بیوی کو اپنے مناسب
مہر سے زیادہ پر قبضہ حاصل ہو گیا تھا اس دعویٰ میں آخر کار
مدعی علیہ کی جگہ سے رام نے خود اپنی ہانت سے ویزا لے لیا تھا
لئے دینیان کے ولی دوران قدرہ کی بیعت سے مصداقت کی
نہی صرف ایک جیسے دینیان نے ان کے سیدہ علیہ میں مصداقت
کو تسلیم کر لیا تھی اس کے بعد ان کی عرضیہ دور کے فقرہ ۳ میں مندرج
ہے جہاں پہلے نے یہ بیان کیا ہے -

”مدعی علیہ نے اپنے ذمہ لال نے دینیان اور مدعی علیہ نے
مستارام کیا تھا تو غار کے اور اس کیساتھ سازش کر کے اس وقت
میں ایک تیری نالیش ان کا شدکاری تھیوں کے متعلق دائر کی
جن سے مدعی علیہ نے کو کوئی تعلق نہ تھا اور مدعی علیہ نے اس کی
سے دینیان کو بھی مقدمہ میں فریق نہ لایا مدعی علیہ نے اسے ایک
ناجائز صلح نامہ کی رو سے جو کہ وہ بلا مقدمہ میں پیش کیا گیا تھا
اور اپنی زیر بیعت مدعی علیہ نے اس کے حوالہ کیا

ایک شخصیت ہے جس کا سنا پر خارج کیا کہ مصداقت کی

رو سے کہ مادی مزاج کا بیعت کی کیا تہہ منہ کیا گیا تھا جو
نامہ طور پر پیش کیا تھی اور پر ام و عین پر عمل کیا تھا اور
بد کہ وہ اون پر واجب تسلیم تھی اس سے حال کا معاملہ تھا
ہو جانے اگر ڈسٹرکٹ جج پر ملحق ماضی اس تفتیشی منصب پر
کر تھے لیکن انھوں نے یہ خیال کرنا کہ ایسا کرنا غیر ضروری
تھا کیونکہ کوئی بہ فریبہ جیسی رویت مصداقت کا علم نہ تھی
ہو مقدمہ میں بیان یا ثابت نہیں کیا گیا تھا انھوں نے یہ کہ
خیال کیا تھا کہ مصداقت پر اعتراض کر لینی نسبتاً
و حیثیت کی گئی یا کم از کم بیان نہیں کی تھی وہ اس سے مجاز تھے کہ
مسئلہ یہ تیاں ہوتا ہے کہ تمام امور صحیح طور پر انجام دے گئے تھے
کو اختیار کریں اور ایسی مصداقت کا جائز ہونا تسلیم کریں جسکو عدالت
پر منظور کیا ہو اور ان کی دگری یہ مشغفہ کیا ہو مگر تھان کی
پر ہے کہ اگر نامہ بھرن باغ کو بیعت سے بعد ایسی دگری پر اعتراض
کرنے کیلئے رجوع ہو جو اس کے خلاف مصداقت کی بنیاد پر
کی گئی تھی گو وہ یہ دینیان کہ کہ کہہ لائے سے مصداقت نا جائز تھی
تو بھی بارشوت نور افغانی مخالف پر نہ ثابت کر سکتے تھے نہ تھے
جانتے کہ مصداقت کے متعلق نہ دگری یا بنا رطوبت پر مبنی تھی
اور کیا دے دگری کی تمام کارروائیاں تہ میرٹ گری صادر کی تھی
اعتدال نہیں یہ ایک بہت ہی بے پا کا نہ دینے اور اس کے بعد
پیش کیا گیا ہے اور مجھے کسی نظیر کا علم نہیں ہے جو ان کی تہہ
پیش کیا گئے انکی تصدیق ان نظائر سے تاہم بہرہ برکتیہ لایا گیا
کو نسل نے استدلال کیا ہے جنہ نظر سے اس کا کیا ہے وہ
شک نہ نامہ ہوتی شک (۱) گنہ داوت نامہ لایا اور اس کے بعد
(۱) دینے کیلئے عدالت صفحہ ۲۷۸ ۲۷۹ دینے کیلئے عدالت صفحہ ۵۱ -

راوی کشتی شکل
نام
نوکہ لال شکل
(الہ آباد)

مراد میگزار اس
بنام
ڈاکٹر گری
(پیشہ)

یہ غور کیا ہے اور اس کا لحاظ کر کے بعد بھی وہ موجودہ دعویٰ میں
اس بار ڈگری صادر کرے کہ ناقابل اس کے صحیح رقبہ ۴۵ ہیکٹیر
اور پھر فراہمی ہے۔ میری رائے میں ذی علم سبارڈ نیٹ جج کا عمل
درست تھا۔
ان کا مراد بھی کا سوال ہے جس میں ڈسٹرکٹ جج نے ڈگری
صادر کی ہے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ میعاد سماعت کے سوال پر عدالت
اتجالی نے زور دیا تھا لیکن ڈسٹرکٹ جج کے رد پر وہ بحث کی گئی
اور یہ بالکل واضح ہے کہ ذیل میں ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ اس امر
تائید غلط ہے۔ ذی علم جج نے یہ قرار دیا ہے کہ ۱۹۲۲ء
تائید فی السیاد ہے۔ اگرچہ اس کے صورت حال معلوم ہوتی
ہے سماعت ۶ سال کی ہے (کیونکہ مقررہ بیٹہ بذریعہ
تاریخ زمرہ شہری شدہ مل میں آیا ہے) تو ظاہر میعاد سماعت
کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ بھی قرار دیا جا
سکے کہ ذی علم جج نے فیضان قرار دیا ہے کہ میعاد سماعت ۲
سال ہے تو اس مقدمہ کی میعاد ۲۴ ستمبر ۱۹۱۸ء کو منقضی
ہو جائے گی۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ عدالت دلیانی اس وقت بند
تھی اور ۱۹۱۸ء کے ۱۱ دسمبر تک یہ نہیں کہی تھی جبکہ عرضی
نے رات میں داخل کی گئی تھی ایسی حالت میں دعویٰ
فیضان سماعت تھا۔

اسی بات میں نتیجہ یہ ہے کہ مراد میں ترمیم کیساتھ ڈگری
واپس کیا جائے۔ ۱۹۲۲ء کے لکھنؤ کے متعلق ڈسٹرکٹ جج کا
فیصلہ منسوخ کیا جائے گا اور عدلیانہ کامل رقم کیے اس شرح
ڈگری بائیسے متقی ہونگے جو سبارڈ نیٹ جج نے منظور کی تھی
جس میں ڈگری کی بجائی جائے گی۔
خرید کی حاکم مدعی علیم انیادہ تمام خرچہ پائیک جو سبارڈ
نیٹ

جج نے اپنی عدالت کے متعلق دلایا ہے اور خرچہ کی نسبت چنانچہ آ
ڈسٹرکٹ جج اور اس عدالت میں برائیت کرنا پڑا تھا وہ عدالت
کے خرچہ کا یہ حصہ یا نہیں ہے۔
جسٹس کونسل میں متقی ہوں۔ مراد منظور کیا گیا۔
مائیکورٹ الہ آباد
مراد ثانی دیوانی

نمبر مقدمہ ۱۶۳۷ بابۃ ۱۹۲۱ء اور منہ فیصلہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۳ء
ایڈولس۔ ڈسٹرکٹ جج نے فیضان
راہ کاشن کل فیضان علی ہم مراد انیادہ تمام خرچہ پائیک جو سبارڈ
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۰ باب ۱۹۱۸ء آرڈر ۲۷ رول ۲۲ قریب
متقی مصداق کیلئے نابالغ کیجا جسے دعویٰ پلڈنگ تک تصفیہ
دعویٰ۔ بار ثبوت۔

اگر کسی ڈگری کو فریب کی بنا پر منسوخ کرنا مقصود ہو تو فریب کا
بیان واضح معین اور خاص طور پر کیا جانا چاہئے۔
نذالکار جو لدا نام رام جس حوالہ دار لکھنؤ کیس نمبر جلد ۲۲
صفحہ ۳۳ سے استناد کیا گیا
اس کیلئے لکھی گئی تھی کہ وہ موجود ہیں کہ اگر لکھی جائیں تو یہ کوئی حوالہ
ڈگری پر ترمیم کر کے شروع ہوا ہے اس کے خلاف سماعت کی بنیاد پر
کی گئی تھی کہ وہ یہ سب کچھ کہہ کر اس کے خلاف سماعت کی بنیاد پر
فریب معاہدہ یہ ثابت کیا گیا تھا کہ عدالت کیلئے منظور
ان کا طور پر کوئی ترمیم اور یہ کہ اس کی تمام کاپیاں جن میں ڈگری
صادر کی گئی تھی ماحضات میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ عدالت کیلئے منظور
۲۱ ص ۲۱۸ گنیش ناراد نام رام راڈ این کیس جلد ۲۹ صفحہ ۵۱۵
وہی رشاد سام گوالی سارکال این کیس جلد ۵۵ ص ۵۵۴ میرٹھ
مراد ثانی ڈگری مہد زہ ڈسٹرکٹ جج غازی پور پر یہ کہ جولائی ۱۹۲۰ء

نام
آب آن گینه
ریگان

نتیجہ ایسی ہی صورتیں ہیں جس سے انداز ہی گزرتا ہے کہ اس شخص پر یہ محرم
ضابطہ جاری کیے گا۔ تاہم یہ مسئلہ اگلے دن ۱۱ اکتوبر کو حل ہوا۔ دعوہ کا
اخراج علی علیہ کے خلاف تجویز آیا اور فیصلہ شدہ ہو گیا۔

[illegible]

نہگو انعام و ایما انٹرین لایو پورٹ بکٹی جلد ۲ صفحہ ۴۷ سے
استعمال کیا گیا۔

میتھیا بیٹے کے طور پر وہی کی حیثیت سے محض انکار کرنا ۱۱۹
ضمیمہ قانون میاں سماعیت کے مفہوم میں ایسے میتھیا بیٹے

کے طور پر اس کے حقوق میں دست اندازی کرنا کی حد تک نہیں جائیگا۔
ایک سالانہ دعویٰ میں مدعی علیہ نے کوئی وجہ اراضی کے انحصار کا

رہن کیے جو دعویٰ کی تینے اگیرزہ ماں کی ملک تھی دعوے
کیا تھا اور دعویٰ کی تہنیت سے مراعات اٹھا کر کیا تھا جس کی منتیں

”بیخ نام لنگی تھی اور جبکہ تصفیہ دئیے کے طوائف کیا گیا تھا۔
لیکن ان کے کمرے میں کادو عوامی اثر کا رواج کیا گیا تھا۔“

قرار دیا گیا کہ جب دعویٰ خارج کیا گیا تھا تو دعویٰ کو مسترد کر دیا جیسا کہ عدالت نے فیصلہ کیا تھا۔

کہ تنہا مل میں نہیں آتی تھی اور کیوہ سچوڑا امر نہیں ملتا تھا
کے طور پر اثر پذیر نہ تھی۔

(۲) یہ کہ ان کا کہ رہن کے دعوے میں مدعی علیہ کی پہم ناکام کوشش کے مدعی کو تینے ایسے کی حیثیت سے کچھ نہیں

کو متعلق کرانے کی نیت اسکے حق سے محروم کرے۔ ۱۹۱۱ء

سید افانہ و سید اسماعیل سیکہ تہذیب میں تین بیٹے تھے
برہنہ الکریم، سید محمد سید انداز و سید کریم صاحب

پیر سہیل
عمر افتخار میں تحصیل و گری سرور و شکر گنگا گورنمنٹ اونور سینٹر

مورخہ ۴ مئی ۱۹۲۲ء بمطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ
مخاتبات مرافقہ - سطر - اسے سنی - لکری -

منہا تبار افہ علیہ۔ مشرورت۔
فیہ صلہ۔ مدعی نے اس منتظر کو کہنے دعویٰ کیا وہاں شہید

متوفیہ کا مہینہ مبینا تھا۔
عدالت ابتدائی نے ڈگری عطا کی۔

برطبق ہر دفعہ ڈسٹرکٹ کے کورٹ نے یہ قرار دیا کہ ۱۱۹ ضمیمہ قانون
سیعاد و سائنس کی رو سے دعویٰ مستحق المعداد تھا اس نیا امر کہ

مجھے ایسے کے طور پر مدعی کے حقوق میں مدعی علیہا نہ اٹانوں
(اوپر کی حقیقتی اس کے فعل سے درست انداز میں ہوئی تھی)

کہ مقدسہ دیوانی بہتر رہا یہ ۱۱۱۳ھ کے ذریعہ سے ٹوٹنے لگا۔

کیسے دعویٰ کیا تھا کہ اسکی ستودہ بہن مدعی کی ستینہ گیر ہو
ماں کی ملک تھی۔

مدعی علیہا انہر نے اس دعوے میں عیہ کی حقیقت سے
تنبہات میں خالص طور پر یقینیت سے ذکر کیا تھا جس کے

تفہیم کا نام لگائی گئی تھی اور جب کا تصدیق ہو جو وہ دعویٰ کے خلاف کیا گیا تھا۔ مگر اس کی وجہ سے دعویٰ علیہا نہیں رہا اس عورت کی بھی فریق تھی

اور ڈسٹرکٹ کمرٹ کے ذریعہ تمام ججز کی فہرست قرار دیا تھا کہ اس کی دست اندازی عدالت کے دعوے میں دست اندازی اور اس

سے انکار کر بھی دیتا ہے۔

دو ایک ایک کاوتہ دیکھا اور سچ کہہ دو یہ واس امر پر زور دیا
 لیا تھا کہ اگر ہمارے حقوق ناقابل امتثال ہیں تو بھی وہ دیکھا جائیگا
 اور نہ لکھ اور دعویٰ جس حیثیت کی بنیاد پر ذکر وہ مالدیر کی جاتی تھی
 مدعیان کو پر سے وراثت حاصل ہونی تھی۔ ان عذرات سے
 جہیز اس حالت کے روبرو بوجہ مرافقہ بحث کی گئی تھی دراصل دو
 امور متفق طلب پیدا ہوئے تھے۔

(۱) آیا وہ سب جو ایک ایک تھے مدعیان کے حق میں کیا گیا تھا
 جائز ہے تھا۔ (۲) اگر یہ حالت نہ تھی تو آیا دعویٰ میں انکی حیثیت
 کی بنیاد پر دگری مالدیر کی جاتی تھی جو برسرِ وراثت حاصل ہونی
 پہلے امر متفق طلب کے متعلق مدعیان کی دلیل متعدد دلیل
 اپنی طریقوں سے پیش کی گئی تھی اور لایہ ظاہر کیا گیا کہ یہ قطعی
 تھانے کے طور پر تھے کیا جانا چاہئے تھا کہ لائق منصف نے قرار دیا
 تھا اور اس واقعہ پر زور دیا گیا ہے کہ یہ تھی رو سے بہت وسیع
 حقوق عطا کئے گئے ہیں جس میں کڑاں کہوونے یا مکان بنانے کا
 حق داخل ہے اور یہ کہ دخل کر کر کا کوئی حق ممنوع نہیں کیا گیا ہے
 یہاں پر نہیں قرار دیا گیا کہ زمین متاثر کرنے ماسن کافی وجہ
 یہ قرار دینے کی جس کہ بہت کی نوعیت اسکے علاوہ ہے جو وہ ظاہر کرتی
 ہے متعلقہ اراضی کے کم رقبہ کے باطن سے وہ دکان جو محفوظ رکھا
 لیا تھا نہ یاد دہانہ زمین کے مابین کسی نزاع میں موجود مدعیان
 کے حقوق متاثر نہ ہو سکا اور نہ ہی وہ جب پٹہ گیرندگان کی حیثیت سے ہی
 ان کے حقوق ہو سکتے ہیں اپنے پٹہ دہندہ کے خلاف انکی طرف سے
 دعویٰ کیا جانا ممکن نہ تھا اور نہ وہ مدعیان کے خلاف یہ دعویٰ
 کر سکتے ہیں اس کو مارکان مطلق تصور کیا جاسکے۔

دوسری بحث یہ ہے کہ وہ ٹیکس یا مالانہ غرض سے پٹہ
 گیرندگان تصور کیے جاتے ہیں اور زمینیں ہمیشہ یہ ہے کہ وہ

آسامیان شیعہ معین منظور ہونے چاہئیں جسکی مندرجہ ذیل اقسام
 دوسری بحث کی حد تک ٹیکس داران احکامات سے رجوع قانون
 مزارعین کی کڑی غرض سے آسامیان ہوتے ہیں اور ان کا نام سیمیا
 خان (۱) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دعوات ۲۲ تا ۳۱ کے احکامات
 تعلق کی پٹہ دینے سے ان سے تعلق ہوتا ہے۔

تیسری بحث کی حد تک یہ ہے ظاہر ہے کہ گیرندگان کو دوسری حد تک
 عطا کر کے پٹہ آسامیان شیعہ معین کو حاصل ہوتے ہیں اگرچہ بنام
 بھی (۲) میں قرار دیا گیا ہے کہ پٹہ شیعہ معین کو معاہدہ قائم
 نہیں کیا جاسکتا جسکی وجہ یہ ہے کہ آسامی شیعہ معین کی تعریف وہ
 قانون کو میں کی گئی اور کوئی شخص آسامی شیعہ معین کے قمرہ میں
 دخل نہیں سہا جاسکتا جو تعریف کے تحت نہ آتا ہو وہ قابل امتیاز
 بخش حالت جو اسطور یا فذ کی گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ دفعہ قانون
 میں ساموئی بہت سختی سے لکھی گئی ہے جو حکایت یہ ہے کہ یہ نام پٹہ
 گیرندگان نہیں ٹیکس داران دخل میں آسامیان غیر وغیرہ کی کمی
 میں دخل کرنے پڑتے ہیں ان پٹہ گیرندگان کیلئے کوئی کافی حکم
 راج نہیں ہے جو سختی معاہدہ کی رو سے قابض ہوں اور ساموئی
 میں زمینیں کا نشانہ دیا جاسکتا ہے۔

چوتھی بحث اس قدر تھا تو مدعیان کا باپ فوت ہوا اور اس
 کی نسبت انکا حق جکا وہ انہوں نے ادعا کیا تھا قطعی ہو گیا تھا جو پٹہ
 کی غرض قابل انتقال تھی یا نہیں یہ یقیناً قابل اہم تھی چونکہ ذیل غرض
 یہ ہے اپنی غرض بذریعہ منتقل کر کے نسبت جاکے حق کے متعلق عدالت
 ابتدائی سے اعلان کیا تھا اس لئے ان سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ
 حالت کا خیال کریں جو سیدھا ہو گئی تھی اور زمینیں کے مابین انصاف
 کریں انہوں نے یہاں عمل کر لیا اس بار انکار کیا کہ اس سے دعوے
 کی نوعیت تبدیل ہو جائے گی۔

۱۲۹۳ھ
 ۱۲۹۳ھ
 ۱۲۹۳ھ
 ۱۲۹۳ھ

(۱) زمین گیرندگان کے معنی وہ زمیندار ہیں جو زمین کے مالک ہیں اور ان کے حقوق

۱۴۹۲
م

۱۴۹۲
م

۱۴۹۲
م

اس واقعات کا محاذ جو دوران مقدمہ میں زیر بحث ہے۔
۱۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔

احکام مندرجہ قاضی مزارعان اگر تعلق کر کے مزار سے
ٹھیکیدار آسامی ہوتا ہے اور وفات ۳ تا ۳۰ سالوں تک کے
جہاں تعلق نہیں رہتا دیتے سے ہے ٹھیکیدار سے تعلق ہوتے
اتہام نامہ سال حال اندین کیسز علیہ مقدمہ ۲۵۲ کی تقلید کی۔
آسامی بشرح میں کی تفریق دفعہ قانون مزارعان اگر
میں کی گئی ہے اور وہ تھیں جو تفریق کے تحت نہ آتا ہے آسامی
میں کے ذمہ میں داخل ہیں کیا جاسکتا۔

پہلے بشرح میں معاہدہ کی رو سے قائم نہیں کیا جاسکتا۔
بہی نامہ بھی انڈین لارڈز اور آدابہ ۲۵۲ صفحہ ۲۵ کی
تقلید کی گئی۔

۲۔ انڈین نفع منافع رسائی اجلاس کی میں اور جین
کے حقوق واضح ہوں جو مظلومی مہذرات کو
۱۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔

۳۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۴۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۵۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۶۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۷۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۸۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۹۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔
۱۰۔ انڈین انصاف کرنے سے مشور نہیں کیا جاسکتا۔

قرارداد کیا کہ مدعی کے دعوے میں وراثت کی بنیاد پر ڈگری
صادر کی جانی چاہیے اور انھوں نے اس وجہ سے اسے رد کر دیا
کر کے اجازت نہ دینی چاہیے کہ انھوں نے عرصہ عرصے کی
ترسیم کی اسلئے انھیں کی تھی یا اس وجہ سے کہ ترسیم کا رد دعوے
کی فوریست پر ہو گیا۔

مزارعانی بنیاد پر ڈگری مدعی کے دعوے میں وراثت کی بنیاد پر ڈگری
۱۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔

مظلومی مہذرات کو وقت۔
۱۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۲۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۳۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۴۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۵۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۶۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۷۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۸۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۹۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔
۱۰۔ مظلومی مہذرات کو وقت۔

مستجاب مراضان مسزلی دیال ویلی یی ہرن ۔

مستجاب مراضان مسزلی دیال ویلی یی ہرن ۔

چیتھ جسٹس لکھ اس مقدمہ میں عیان ہے ایک مہینے کے لگا
کا دعویٰ کیا ہے جو ایک شیروان چیتھ بنکا جو بہری وغیرہ ہے
دعویٰ علیہم کے پیر کو گواہ بننے کے جو میں ۱۸۸۸ میں کیا تھا یہاں
ہو کہ انہوں نے مہینے میں ۱۲ فیصدی ماہانہ سود پر سامان پر قرض لیا
اور جو ماہانہ گنت میں گئی تھی وہ ایک مکان تھا جو قصبہ کسیر میں
تھا یا ہرنوئی نہیں ہے کہ عیان اندک کہ مہینے کے ستن مہینے صرف
ایک سوال جو عدالت ابتدائی کے رو برو اور بعد میں بر طبق مرافقہ
میں کیا گیا تھا کہ تعلق ان شرائط سے تھا جس کے لحاظ سے اس
اندک کہ مہینے کا ستن ہے ۔

اس مقدمہ کا رہن نامہ کی قدر غیر معمولی عبارت میں ہے اس
جسٹس صراحت کی گئی ہے کہ گواہوں نے گواہوں کے گواہوں
رو برو ۱۲ فیصدی ماہانہ سود کے حساب سے قرض لئے تھے تاکہ اس رقم
کو ادائیگی جو کوکل چند دلہ بنو شکر رام گوارا کن مذکورہ بالا
کو گواہوں کے جس قرضہ کا سود سالانہ ہے ہوتا ہے اسلئے اصل
رقم اور سود کی ادائیگی کے متعلق فریقین کے مابین یہ شرط طر پائی تھی کہ
ایک دوکان پر جو حد و ذیل میں درج کی جاتی ہیں جو ہماری ملک
ہے اور مذکورہ بالا قصبہ کسیر میں واقع ہے، مذکورہ بالا عیان بنے
مہینے کو چاہئے کہ کمینیت مہینے مذکورہ بالا دوکان پر راج سے قرض
ہو جائے اس فقرہ میں کہ کیے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ رہنما ہے
اسکو چاہئے کہ مہینہ جائداد کا کرایہ عینا ماہانہ مذکورہ بالا سود کے ایک
برو کے مقابلہ میں جو کہ اوپر اقرار کنندگان شکل ذیل مقدمہ میں
مذکورہ بالا کو ہر سال سے اس سود کے حساب میں ادائیگی جو ادائیگی
کیا گیا ہے اور ہم سے مذکورہ بالا حصہ کے منجملہ واجب الادا ہے ایک بات

رسید حاصل کریں گے۔ اس کے بعد وہ فقرہ آتا ہے جس کا تعلق جائداد مذکورہ
کے رہنے پر جب ہم نے مذکورہ بالا رقم سالوں کی سال چھٹے کے مہینے
اختتام پر ادا کریں گے تو ہم یہ دستاویز مذکورہ بالا ادائیگی سے واپس لیں
کر لیں گے اس کے بعد اسی کا لگان ہو کہ اسی کا محصول اور مکان کی
دوسری مدت کا ذکر کی جی رقم زمین ادائیگی یہی زمین کا تمام
قابل نفاذ حصہ ہے جہاں تک کہ وہ موجودہ اعتراض کیلئے اہم ہے یہ
ظاہر ہوتا ہے کہ گو سود کی نسبت کا ماہانہ مہینے کو مہینہ دوکان کے
کرایہ ادائیگی کے لئے گواہوں نے اپنے اقرار کے مطابق باقی
عدہ ادا نہیں کیا اور صرف ایک سوال ہے کہ آیا انہیں یہ یاد تھا کہ
ہونی چاہئے کہ عدہ سود ادائیگی کے بغیر چکے ادا کرنا انہوں نے تھرا
رہنما کے موجب قرار کیا تھا کہ مہینے کا لگان ہر ماہ علیہم کی بات
جو اس مقدمہ میں مہینے میں یہ بحث کی گئی ہے کہ جائداد صرف
اس رقم اور ۱۲ فیصدی ماہانہ سود کی ادائیگی بلکہ باقی ماندہ عدہ ماہانہ
کی ادائیگی کی حفاظت کیلئے بھی رہن کی گئی تھی جو سود انہوں کی جانب
واجب الادا تھا۔ بھلان اس کے مرافقان نے یہ بحث کی ہے کہ رہنما نے
شرامین ہے اور ہمیں صراحتاً یہ بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اصل رقم سالوں
کسی سال چھٹے کے مہینے میں ادا کریں تو وہ دستاویز واپس حاصل کر لیں
جس کے یہ مہینے کہ وہ اندک کہ مہینے کے ستن مہینے ہارے ساتھ
مقامات میں گئے گئے ہیں جس کا تعلق مختلف اقسام کے رہن سے
جب اس حال کے متعلق کچھ اسام رہا ہو کہ آیا مہینہ جائداد اور اس
کی ادائیگی کے مہینے کی باتیں ہیں۔ میں اس امر کو بخوبی سمجھتا ہوں کہ
بعض صورتوں میں جب دراصل اسام پیدا ہو تو معاہدہ رہن
کی تمام شرائط پر غور کرنا کہ عدہ اس کی مجاز ہو سکتی ہے کہ وہ یہ نتیجہ ادا کرے
جائداد کی نسبت یہ مقصود تھا کہ وہ صرف اصل قرضہ کی یا یہ بلکہ اس سود
کی یا یہ بھی زیر بار ہے جو اس قسم پر واجب الادا تھا۔ اس میں کچھ

کس پر سادہ
نیام
حکیم سود ہری
دیکھئے

اے اقرار ہے
 بنام
 اسم محمد رسول اللہ
 (ص)

اس رسالے کی تائید میں دایلمعراج نے اخبار کی بھی یہ بحث لکھی ہے
کہ ایسے باب کی وفات پر دعیاں کو موصیہ عامہ کی رسم کی درخواست
میں کرنی چاہیے تھی ایسے شک نہیں کہ یہ اہل صحیح طریقہ ہوتا جو
اختیار کیا جا چاہیے تھا لیکن یہ ممکن ہے کہ ادنیوں نے اس اصطلاحی
جوادی پر غور نہیں کیا تھی جس کے طرز عمل کے لحاظ سے اسکو غیر ضروری سمجھا
تھا یہ صرف کی عدالت میں عدالت میں دراصل دیکھا کہ عدالت میں
ہوئی تھی اور نصف نے اصطلاحی استراض کی اس حیثیت سے ملاحظہ کیا
تھا کہ اس اہل زور و کلام میں اسی وقت جب انہوں نے معلوم
کیا تھا کہ ڈسٹرکٹ جج اس پر رغب ہے کہ اس جج ایسی کو نافذ کریں کہ
دعیاں کیسے نہ ضروری ہو گیا کہ وہ اس امر پر زور دیں اور انہوں نے
در اصل اس پر زور دیا تھا کہ اب فیہلجم ہو گیا تھا بعد ائین اخبار
کے اعلان کے بعد یہاں بعض فقہین کے حقوق واضح ہونے میں نہیں
خیال کرنا کہ اس کے بعض اصطلاحی فقہ کی بنا پر جسے انصاف کہہ سکتے
ہو گئے ہاں چاہئے۔ ان حالات میں یہاں ہو گا کہ دعیاں کو از سر نو دے
کر پنج دہائیہ دے گا۔ اسے شک نہیں کہ بحث میں یہ ظاہر کیا گیا
ہے کہ جس کے اگر یہ امر عدالت ابتدائی میں پیش کیا گیا ہوتا تو کچھ
مرد عوامی ہوتی جو ممکن ہے کہ مدعیہ میں پیش کرنے۔ ایسی کسی جوابدہی
کا وعدہ کرنا دشوار ہے کیونکہ فریقین کے مابین یہ طے شدہ امر ہے کہ
یہ دعیاں کا باب تھا اور یہ کہ یہ وہ شخاص میں جو اسکی وفات پر
ای غرض کے حکم مقام ہوئے تھے اس عدالت میں کہ اس کی کوئی جوابدہی
ہیں جس کے کہ یہاں اور عدالت تحت میں کہ فی جوابدہی قلمبندی
تھی و بین کے مابین کوئی دوسرا سوال زاعی نہیں ہے جس کے
معلق ان کے کسی کی نہ میرے رویہ کوئی بحث پیش کرنا چاہتا
اس کو تحقق کرنے کیلئے میں نے انکو باختم و مکر طلب کرنا
ان وجوہ کی بنا پر جو اوپر تحریر کی ہیں میں مراد منظور کرتا

ہوں اور حالات تحسین کی اگر کسی مشورہ کرتے ہوئے یہ غلطی ابتدائی کی
 اگر کسی محال کرنا حوالہ ان حالات میں نہیں یہ ہر اہستہ یا تاوان کو
 اپنا تمام خیر خود پر دست کرے۔
 مرنے سے پہلے کر کیا گیا

باقی گورٹ پٹنہ

مراجعة ثانی ہوائی

[illegible]

فرار دیا گیا اور ایہ کہ شریعت کا تعلق ان کے ملک میں نہ تھا اور
 رہتہ نام میں بیان کی گئی تھیں اور یہ کہ غلام کر کے کیسے کوئی
 موجود نہ تھا کہ یا بروہہ کی ادائیگی پر ہوتا۔

(۲) کہ اس نے صرف اہل قم اور کر کے دستان انکا کے من
میں حق تھے۔

۱۹۳۰ء
ملاقاتی بنیاد اسی فیصلہ صدرہ مبارک دینے پر متفقہ آگیا اور صدرہ ۱۹۳۰ء
میں شریعت میں فیصلہ صدرہ منصف کے طور پر دیا گیا۔

انجیل نمبر ۱۹۲ کی طرف سے کبھی فرمیداروں کو روکنا ادا کیا تھا نتیجہ یہ ہوا
 ماکہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو کہہ سکتوں نے ہماری لال اس کی بیوہ
 خدا سنی دہی کے خلاف چھپنے کی باز یافتگی کیلئے دعویٰ رجوع
 باجوں ابتدائی ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو چار سال
 یے لگان کی بنیاد تھی اس دعویٰ میں ۲۲ جون ۱۹۱۳ء کو
 طرفہ ذکر کی صادر کی گئی تھی ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء کو ایک منلام واقع
 ہاتھ ہمیں یہ شہرہ گوشت جواب ہمارے درمیان کھٹے کے عوض
 ٹ کا مشہری بن گیا مناسب وقت میں منلام منظر کیا گیا تھا
 رجب شہری قبضہ حاصل کر کے لے گیا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے
 عیان کیا تھا اس کا جھگڑا ہوا مدعیان نے اسپرید دعویٰ ۱۳
 ی ۱۹۱۳ء کو کی طرفہ ذکر بات و من بعد کے تعلیمی نیلامات کی منیج
 تھانہ اراضی کے قبضہ کی بادیافت کے لئے اس بیان سے رجوع
 یا تھا کہ کہوشوں نے زب کر کے انکو منفقہ کر لیا تھا مدعیان کے
 مطابق زب دعویٰ اور کارروائیات قبل اس تمام توٹوں کے
 اعتقاد کرنے اور عدالت میں تیسری کی جھوٹی رپورٹوں کے پیش کرنے
 برکت تھا مدعیان نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ظاہر شہری مہر قیر
 ہوٹوں کا پیرا کردہ تھا جنھوں نے ایک قیمتی جائیداد بہت ہی خفیت
 بہت خریدی تھی کہوشوں نے منلام ثانی کے شہریوں کو ذیر بیعہ منلام کے
 شہری کی بیوہ کو ان تمام کو بطور مدعیان کے فروق بنایا گیا تھا لیکن
 من عیالے میں بہر صورت کا تیز پڑھون شہری دھم نے اعتراض کیا
 تھا اسے زب کے الزام کی تردید کی اور یہ اقرار کیا کہ اسے خود
 اپنے طور پر خریداری کی تھی عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا تھا کہ
 زب کا الزام برو شہادت ثابت نہ تھا اور دعوے خارج
 یہاں پر طعن مرقہ سیدار و شہادت سے نہ من فیصلہ کے منسوخ کیا ہے
 و غرض نے یہ قرار دیا ہے کہ دعویٰ تعلیمی کارروایات فرمایا نہ

تیس یہ کہ دعویٰ کو تیز کارروائی قبل میں نام کسی کے لئے
 سے پھر اور یہ کہ ہر داران متعلقہ نے عدالت میں لایا دعویٰ کو
 بیش کی تھیں اس کی ایک بوبس رپارڈیٹ سے چھٹے قرار دیا ہے کہ کوئی
 اور نیا منظر منسوخ کیا جانا چاہیے اور جاندار مدعیان کو واپس
 کی جانی چاہئے موجودہ مرقہ میں شہری نمبر ۱۲ کے تحت کی ہے کہ
 شہری نیک نیت بیونس یل بلا اطلاع ہے اور جاندار و غیرہ
 رکھنے کا تھی ہے گو یہ قرار دیا جائے کہ دعویٰ کارروائیات میں تیسری
 فرمایا نہ ہوئی ہیں اس مسئلہ کی تائید میں فیصلہ جیمز نام کرشنا
 پر استدلال کیا گیا تو مدعیان نے مرقہ علیہم نے اس وقت پر غیر از
 کیلئے اور یہ بھی بحث کی کہ خریداری بیونس یل بلا اطلاع
 کی جوابی اگر وجود ہو تو بھی ضرور ہے کہ وہ فاضل ایف سے لیا
 کی گئی اور ثابت کیا گئی ہو اس مسئلہ کی تائید ہل ٹرنی جنرل بنام
 بائی ناسٹنڈ کوگنا کی پی ۲۲) و مبالغہ پسٹ ایف باٹس کا منظر
 کا حوالہ دیا گیا ہے ہم نے خریداری بیونس یل بلا اطلاع کی
 جوابی کا عذر نامنظر کرنا اس بنام درست نہیں خیال کیا ہے
 کہ علیہ نگ یا امور متعلق طلب میں سوال خاص طور پر یہ شہری
 کیا گیا تھا اس نقض کی اصلاح اگر ضرورت ہو تو خرید کی نسبت
 شہر اس سے مقدمہ پس کر کے کیجا سکتی ہے یا بعض خاص جوئے جوابی
 افضل وقت منظر کی پی کر جب افضل الامر پر یہ عذر پیش کیا گیا
 ہوا اور مہینہ واقعات سے وہ جواز اخذ کیا جاسکتا ہو، ملاحظہ ہو
 ٹیلر بنام ملک لاک (۲۴) اس ہم اس امر کی جانچ کریں گے
 کہ آیا مدعی علیہ نے دعویٰ کوئی نقض الامر جوابی کی جو شہری ہے
 یہ کیا جاسکتا ہے کہ مقتا کے ایک طویل سلسلہ میں السنہ ۱۲۱۳ء سے قائم
 کی گئی کہ تعلیمی منلام جو ذکر ہمارے زب کو بنایا گیا ہو عدالت قبل کنندہ
 کے درود و خیرات پیش نے پر منسوخ کیا جاسکتا ہے گو یہ ثابت کیا گیا ہو

راہ گہ منسوخ
 بنام
 شہری گہوش
 (دکاتہ)

(۱) انجیل نمبر ۱۹۲ کی طرف سے کبھی فرمیداروں کو روکنا ادا کیا تھا نتیجہ یہ ہوا
 (۲) ماکہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو کہہ سکتوں نے ہماری لال اس کی بیوہ
 (۳) خدا سنی دہی کے خلاف چھپنے کی باز یافتگی کیلئے دعویٰ رجوع
 (۴) باجوں ابتدائی ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو ۱۲ اپریل ۱۹۱۳ء کو چار سال
 (۵) یے لگان کی بنیاد تھی اس دعویٰ میں ۲۲ جون ۱۹۱۳ء کو
 (۶) طرفہ ذکر کی صادر کی گئی تھی ۱۲ نومبر ۱۹۱۳ء کو ایک منلام واقع
 (۷) ہاتھ ہمیں یہ شہرہ گوشت جواب ہمارے درمیان کھٹے کے عوض
 (۸) ٹ کا مشہری بن گیا مناسب وقت میں منلام منظر کیا گیا تھا
 (۹) رجب شہری قبضہ حاصل کر کے لے گیا تو جیسا کہ بیان کیا گیا ہے
 (۱۰) عیان کیا تھا اس کا جھگڑا ہوا مدعیان نے اسپرید دعویٰ ۱۳
 (۱۱) ی ۱۹۱۳ء کو کی طرفہ ذکر بات و من بعد کے تعلیمی نیلامات کی منیج
 (۱۲) تھانہ اراضی کے قبضہ کی بادیافت کے لئے اس بیان سے رجوع
 (۱۳) یا تھا کہ کہوشوں نے زب کر کے انکو منفقہ کر لیا تھا مدعیان کے
 (۱۴) مطابق زب دعویٰ اور کارروائیات قبل اس تمام توٹوں کے
 (۱۵) اعتقاد کرنے اور عدالت میں تیسری کی جھوٹی رپورٹوں کے پیش کرنے
 (۱۶) برکت تھا مدعیان نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ ظاہر شہری مہر قیر
 (۱۷) ہوٹوں کا پیرا کردہ تھا جنھوں نے ایک قیمتی جائیداد بہت ہی خفیت
 (۱۸) بہت خریدی تھی کہوشوں نے منلام ثانی کے شہریوں کو ذیر بیعہ منلام کے
 (۱۹) شہری کی بیوہ کو ان تمام کو بطور مدعیان کے فروق بنایا گیا تھا لیکن
 (۲۰) من عیالے میں بہر صورت کا تیز پڑھون شہری دھم نے اعتراض کیا
 (۲۱) تھا اسے زب کے الزام کی تردید کی اور یہ اقرار کیا کہ اسے خود
 (۲۲) اپنے طور پر خریداری کی تھی عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا تھا کہ
 (۲۳) زب کا الزام برو شہادت ثابت نہ تھا اور دعوے خارج
 (۲۴) یہاں پر طعن مرقہ سیدار و شہادت سے نہ من فیصلہ کے منسوخ کیا ہے
 (۲۵) و غرض نے یہ قرار دیا ہے کہ دعویٰ تعلیمی کارروایات فرمایا نہ

فیصلہ جات کا اس مسئلہ کی تہیاس میں موجود ہے کہ نسب کوئی تالیف نام
 اس میں کیوں ہے وقوع میں آیا ہو یہاں تک کہ اس کا عداوت ہو کر بار
 کے کیا تھا تو عدالت میں اس سے ختم نہیں ہوئے پر یہ نام منسوخ کیا
 جا رہا ہے کہ ششتری نام نہ فراموش ہوا وہ فریب سے آگاہ ہو
 اس اصول کو ان معائنہ قانون آرڈر ۲۲ رول ۱۰ و مجموعہ میں بطور یو ای
 اس میں منسلک ہے اس میں کہا ہے جو اس کے نام نہ رہے اس کے تعلق میں نام
 اس کی اساعت میں ہم نے اس کے فریب کی بنا پر منسوخ کیا جائیگا کہ
 عدالت میں اس کے درجہ اس کے گوارہ کو اس میں بیضا بھگی اس فریب کی رو سے
 واقعی نقصان پہنچا ہے۔ دفعہ ۳۱ مجموعہ باب ۱۸ منسلک کی رو سے
 بجای آرڈر ۲۲ رول ۱۰ و مجموعہ باب ۱۸ منسلک قائم کیا گیا تھا تعلق نام
 اس کی اساعت میں اس کی کارروائی میں اس میں بیضا بھگی کی وجہ سے منسوخ
 کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ درخواست گزار اس سے واقعی نقصان
 پہنچا ہو اس قاعدہ پر عدالتی فیصلہ جات کی رو سے اصول نام
 کیا گیا تھا کہ تعلق نام دفعہ ۲۲ کے بموجب فریب کی بنا پر منسوخ
 کیا جاسکتا تھا بشرطیکہ یہ تھا کہ دو قسم کے مقدمات کے مابین تین قسم کا
 فرق تھا نام فریب ثابت ہو گیا تھا تو واقعی نقصان کا کوئی
 سوال نہیں پیدا ہوتا تھا (۲) مبادعا و سماعت جو فریب کی بنا پر کیا گیا
 اس کی تنبیہ کی درخواست سے متعلق تھی لیکن سال تھی ہر گاہ مبادعا و
 جو اس درخواست سے متعلق تھی جو بیضا بھگی کی بنیاد تھی ۳۰ یوم
 تھی اور (۳) فریب کی بنیاد پر نام کی تنبیہ کی درخواست کا تصفیہ
 بطور ڈگری کے موثر تھا جو مرقعہ ارٹے و مرافقہ ثانی کے تابع تھا جبکہ
 اس درخواست کا تصفیہ جو بیضا بھگی کے بیان پر مبنی تھی بطور
 حکم کے امر پر تھی اس کی ناراضی سے صحت مرافقہ ارٹے ہو سکتا تھا
 یہ فرق مجموعہ باب ۱۸ منسلک کی رو سے تباہ کر دئے گئے ہیں اور
 دو قسم کے مقدمات کو ملا لیا گیا ہے یہ امر قابل غور ہے کہ مجموعہ کی رو سے

یہ خصوصیت قاعدہ ۱۰ کا اطلاق کو ان مقدمات میں نہیں کیا گیا ہے
 کیا گیا ہے جو ششتری خریداری کے تحت عدالت میں بدلے ہوئے ہیں
 یہ بیضا بھگی یا فریب کی اطلاع ۲۰ اور ہمارے اور ہمارے ۳۱ نام فریب
 ہر جن کے نام فریب کے علاوہ کسی نے ان کی فیصلہ کی طرف توجہ نہیں
 کی کہ اس کے سبب وہ نہیں کر لیں کی وجہ سے عدالت کو اس کا نام منسوخ کر دیا
 رول ۱۰ و تعلق کے تعلق میں اس کا نام فریب کے تحت منسوخ کر دیا
 میں تفسیر جس میں بیان اس کے وہ بیان جو اس کے تفسیر میں
 میں منسوخ ہے جو ششتری کے نام فریب کے ۱۱ اس کے ۱۸ و ۱۹ میں منسوخ
 یہ نام فریب درج ۱۸ میں کہا تھا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ نام فیصلہ
 کی بنا پر منسوخ کیا جاسکتا ہے ششتری کے نام فریب کے نام فریب
 میں منسوخ نہیں کرنا چاہئے کہ دفعہ ۱۸ قانون مبادعا و سماعت میں
 رو سے جس کے بموجب فریب کے مقدمات میں مبادعا و سماعت کی رو سے
 میں منسوخ کی گئی ہے لیکن یہ کہ نام فریب آرڈر ۲۲ رول ۱۰ کے بموجب
 کرنا اس کے گوارہ میں اس کے آرڈر ۲۰ رول ۱۰ کی رو سے منسوخ
 کیا گیا ہو اس حالت پر کہ ان شرائط کے تابع جو آرڈر ۲۲ رول ۱۰
 کی رو سے منسوخ کی گئی ہیں تعلق نام فریب کی بنا پر اس کی طرف سے منسوخ
 کیا جاسکتا ہے جیسا کہ بیضا بھگی کی بنا پر اور یہ کہ اس اختیار کا
 ششتری عدالت ان مقدمات میں خارج نہیں ہوتا جن میں ششتری
 خریداری کے تحت بعض بدلے بلا اطلاع کے دھرے ہیں آتا ہو جیسا
 جیسے بیڈرٹ نے منسوخ کر دیا اس میں نہیں کیا تھا ششتری
 بیضا بھگی ہمیشہ باسید نفع رو پیہ لگا ہوا ہوتا ہے اور وہ یہ
 جانتا ہے کہ اس کی خریداری کیسے کا خطرہ لگا ہوا ہے یہاں
 منسوخ دوسرے خطرات کے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ اس کی

جو بیضا بھگی
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲

۱۶۹

(۱۶) انڈین کیسز جلد ۳۱ (۱۸) کی پورٹریٹ صفحہ ۱۹۱

پیشور گوشتش
بنام
پنجکوی گشت
دلکشتہ

صفحہ ۵۵

کہ اس شخص نے بنیام کے دو بیٹے جیسے ابا کی باوہ اس سے آگاہ تھے
نہ کہ وہ دوسری بیوی بنام حنا شہر نامہ بالی دھرم پر توڑ دیا گیا تھا
کہ وہ بون ڈگری دہلی ۲۲۲ مجوزہ صنادید و نوایا سے ۱۵۵۸ء کے پوچھے گئے
میں کہ اس کا تختی چوہا کو اپنی مادہ و کاغذ پر لکھا ہے کہ اس نے اگر
وہ دیگر کا فریب بیان اور ثابت کرے کہ کوئی فریب بختری نیلام کے
ظروف بہانہ بنا کر دیا گیا ہو جو دعویٰ میں شک و شبہ نہ ہو جیسے
جیسے کہ میں نے یہ تصور کیا تھا کہ یہ مسئلہ فیصلہ جانتے ہوئے جند کاغذی
بنام دینو نامہ کاغذی (۱۸) مارجانی گانت نامی بنام حسین الدین احمد
دھرم لال گہوش بنام چند ماکان گہوش (۵) کے کیونٹ شدہ ہے
جس میں نہر ہے اس کے علاوہ جو پڑھ میں پال بنام مند لال
(۵) کا حال دیا تھا اور اپنے فیصلہ کی تائید میں یہ دلیل وجہ
تلائی ہے کہ اگر کوئی کسی کی قیامت میں نیلام پر مداخلت وقوع میں
لا گیا ہو جس کے عدالت میں گرا کر اس کے ذرا سے تیش کی ہو اگر کاہد
نیلام میں گریز فریب کو مخرّب اور توڑ دیا جائے کہ اس نے
نیلام کے اپنے گرانہیں عدالت کے حکمنامہ کا یہی استعمال کیا ہے
اور وہ نیلام کیا گیا کہ تیار نام و عدالت کے حکمنامہ سے یہی استعمال
کے ذریعہ سے اس نے گریز فریب کی وجہ سے حاصل کیا گیا تھا
جسے عدالتیں گارڈ کی قیامت میں محض اس وجہ سے بحال کیا جا چکے
کہ بختری نیلام فریب سے بیکتاہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بختری
نیلام اس کا تختی ہوا کہ زمین جو اس نے ادا کیا تھا اس کو دگر بیان کیا
کر لیکن وہ اس امر پر حاضر نہیں کہ اس کا نیلام جو اس فریب سے
وقوع ہوا کیا گیا تھا جو اس کا کتب عدالت پر اور نہ وہ دگر دار کیا
گیا تھا بحال کیا جائے۔ جس میں نہر ہے اس کی قیامت ہی شکستہ
(۵) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ (۶) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۶۹
(۷) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۴ (۸) انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۳
(۹) انڈین لارڈز کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲

نویلیا بنام حنا گوری دوس (۱۰) میں کی قیامت میں یہاں سے کہ وہ بنیام
بیشر چند را با کچی نام دو اور کلکتہ دارا کے متعلق روایا گیا تھا
جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مدعی کا طرز عمل کی دعویٰ میں خواہ کتنا ہی
فریب نہ ہو اگر بختری کو فریب میں نہ رہا گیا ہو تو نیلام کے جواز پر
اس کی قیامت کے افسانہ کا اثر نہیں پڑ سکتا جو کچی قیامت میں نیلام واقع
ہوا تھا جس میں نہر ہے یہ سب کی قیامت کی کہ اگر اس کو سلیم کی قیامت کا
تو اس میں ایک مختلف نامہ جاری نہر ہے یا یہ جب نہ محض
دگری بلکہ کارروائیاں قیامت میں یہ فریب میں ہو اگر کوئی نیلام
فریب سے وقوع میں لایا گیا ہو تو وہ ایسا نیلام ہونا چاہیے جو عدالت
کے حکمنامہ کے یہی استعمال سے کر لایا گیا تھا اور ایسا نیلام دگری
کے جو انہی نامہ جو اس کے قلعہ فسطحہ ناچب انہی گرا اور بختری
نیلام اس کا تختی نہیں ہو سکتا کہ اپنی خریداری کو بحال رکھنے کے
اس کے کہ وہ کارروائیاں جنکی تیار ہو بختری بنانا تھا فریب کا نہیں
اس سے کی تقلید امیکار پر شاہ سند بنام وٹول (۱۳) میں کی گئی
تھی جس میں اس کو جو صاحب بنام علی الدین صاحب (۱۳) سے اعلان
کیا گیا ہے اور اس میں ہی نام مستحق نامہ دوس (۴) کا حال دیا
گیا ہے بنام اس کے جب فریب کی دھمت دعویٰ تک محدود ہو وہ
کارروائیاں قیامت میں پوچھی جاتی ہو تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ بیکتاہ بختری
جو فریب میں فرقہ تھا اور جس کو اپنی رقم دگر کی قیامت میں اس کی
اطلاع نہ تھی محفوظ رکھا جائیگا۔ ملاحظہ ہوں کہ چند بنام نیچے
سنگہ (۱۵) اور (۱۶) ادب بائیکاٹ نامہ کلکتہ روڈ (۱۶)۔
اس طرح سے اس حالت میں ایک طویل اور کسب سلسلہ
(۱۰) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ (۱۱) وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۸۴
(۱۲) کلکتہ لارڈز جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ (۱۳) انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۵۴
(۱۴) کلکتہ وکیل نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ (۱۵) انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۳۹۹
(۱۶) انڈین لارڈز جلد ۲ صفحہ ۳۱۱

کے کیا ہے۔ یہ ہے کہ ایمان مقدمات کے لحاظ سے جن کا ذکر
 پہلے ہوا ہے۔ میں کیا گیا ہے جو یہ ہیں۔ معاملہ شہداء
 (۱۸۲۳) بمقام دیندارانہ (۳۴) بمقام ناد (۳۴) بمقام
 (۱۸۲۳) بمقام (۳۴) لائن بنام بنگال (۱۸۲۳) اس بنام سے
 جو تہذیب و ترقی میں آیا ہو خریدار ایک نیت بون بل با
 اطلاع کی موجودہ با سابقہ قانون کے بموجب بنام نہ دیکھ کر
 سے ضمانت کی گئی ہے ہماری یہ رائے ہے کہ فیصلہ جات
 یہ بیان کر کے حد تک تجاوز نہیں کرتے کہ کسی حالت میں شہری
 کے خلاف بنام نسو رخ نہیں کیا جاسکتا۔ ہر مقدمہ میں یہ
 کا ہم اس عدالت کی ہو گا جو مقدمہ میں تحقیقات کرتی ہے کہ
 وہ اس امر کا تصدیق کرے کہ آیا یہ امر انصاف، عدل و یکسانی
 کے اصول کے مطابق ہو گا یا نہیں کہ بنام نسو رخ کیا جائے
 عدالت ہر مقدمہ کا تصفیہ خود اس کی روئداد کے لحاظ سے
 کرے گی۔

اس نویت پر یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ تجویز
 استعوا ب یا اجلاس کال کے فیصلہ میں لالہ منی دھر
 بنام گورنر ہندویشری دست شک (۲۶) میں جو ڈیشن کمیٹی کی
 رائے کا کوئی سوال نہیں دیا گیا ہے جس کا تصفیہ ۲۶ فروری
 ۱۸۲۳ء کو کیا گیا تھا جو زمانہ نیلانی بریک بنام پرووین
 جیکری (۱۸۲۳) میں اجلاس کال کے فیصلہ کے بعد کا ہے جس کا تصفیہ
 ۲۵ فروری ۱۸۲۳ء کو کیا گیا تھا اور عبدالحی بنام نواب
 (۱۸۲۳) میں تجویز استعوا ب کے قبل کا ہے جو ۱۶ مئی ۱۸۲۳ء
 کو صادر کی گئی تھی۔ جو ڈیشن کمیٹی کے دو ہر ورافہ اس کے
 (۲۱) ۱۸۲۳ء بمقام دیندارانہ ۱۱۶- (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام
 (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام دیندارانہ ۱۱۶- (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام
 (۲۵) ۱۸۲۳ء بمقام دیندارانہ ۱۱۶- (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام

سے یہ ہوا تھا چندی شری دت سنگھ نے اس معاہدہ کی تصدیق
 کر کے کیے رجوع کیا تھا جو اس کی سوتیلی ماں اور سابقہ واپس
 نے کیا تھا۔ اس کے قرضہ جات اور ذمہ داریاں لی
 تھیں۔ یہ ہے اس کی جائداد کے خلاف اس کی نیا نیا کی
 زمانہ میں ایک ڈگری صادر کی گئی تھی اور اس کے بعد عدالتی
 بنام وارنٹ ہوا تھا جس کی علیحدہ ذکر ہوا اس بنام کا شہری بنام
 اس کی حقیقت پر اس بنام پر اعتراض کیا گیا تھا اور معاہدہ ڈگری
 اور نیلانی بنام فرسٹ اور سازش تھا۔ معاملات کی تاریخ میں
 عدالت کے فیصلہ میں بالتحقیق تھائی گئی ہے جو پرنسپل صدر
 کے فیصلہ کی رائے سے مراد میں صادر کیا گیا تھا ملاحظہ ہو اللہ
 منی دھر بنام گورنر ہندویشری دت سنگھ (۲۶) صدر عدالت
 کے رویہ و سبب کی کمیٹی کی عدالت مذکور کی ایک سابقہ
 علی عین بنام بادل خان (۲۸) کے لحاظ سے بنام نسو رخ نہیں
 کیا جاسکتا تھا جسٹس رابرٹس و جسٹس مین نے یہ سبب سب
 دلیل الفا میں نام لکھ رکھے۔

لیکن اس مقدمہ میں یہ خصوصیت ہے کہ متبصری بیگناہ
 خریدار نہیں ہے بلکہ اس قسم کا ہے جس نے خزانہ پر دیا تھی اور
 چاہا ہی ہے جائداد کو نیلانی بنام کے جس کو یہ شہر نہیں ہے کہ
 ایسے نیلانات نسو رخ کئے جانے چاہئیں کیونکہ قانون کسی فریق
 کو یہ اجازت نہ دے گا کہ وہ خود اپنے فعل سے جہاں فائدہ اٹھائے
 اس رائے پر جو ڈیشن کمیٹی کے رویہ و اعتراض کیا گیا تھا اور
 یہ سبب کی کمیٹی کی یہ ظاہر کر کے کیے کوئی شہادت نہ تھی کہ نابانگ
 کی ولیم اور مرلن کے مابین کوئی فریب یا سازش ہوئی تھی
 یا یہ کہ نیلانی بنام کے جائداد کے لئے نقصان نہ تھا۔ لارڈ رابرٹس
 (۲۵) ۱۸۲۳ء بمقام دیندارانہ ۱۱۶- (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام
 (۲۵) ۱۸۲۳ء بمقام دیندارانہ ۱۱۶- (۲۳) ۱۸۲۳ء بمقام

رٹور کپوتش
 بنام
 پیکوری گروتش
 (۱۸۲۳ء)

دانشگاہ اور
۲
شماره اول
(کلکتہ)

سرکاری ہم پیشہ ٹیکس یا فریب کی بنیاد پر کاغذی مقدمہ ہو چکا ہے گا تو کاب
نیلام کے شرائط کے تحت یا دوسرے میں ہوا تھا۔
اس کے بعد میں مدت رسالت کی اجازت پر غور کرنا ہے بہان
نیلام کے شرائط کے تحت اس کا اس میں کیا ہے کہ دگر کی جو نیلام
کی بنیاد پر فریب مال کی جاتی تھی۔ اس میں میں سرکاری مال
نیت بعض بدل بلا طرہ کی حیثیت کا سوال چیت جس میں سرکاری
بیگانہ نے نیلامی بزنس میں پڑو حیرت جی (۱۹) میں محفوظ
رکھا تھا اس مقدمہ میں نیز نام سندری مالک نیام پر نوکار ہوں
میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ قانون بازیافت دکان سنگل کی رو سے
عدالت دیوانی میں اس نیلام کی تسخیر کیلئے دعویٰ ہو سکتا ہے جو ای
دگر کی کی نیل میں واقع ہوا تھا عدالت مال میں حال کیلئے بھی فیصلہ
اس بنا پر مٹی کا گیا تھا کہ یہ دیوانی عدالت میں ایک بنیاد میں
جس کیلئے اختیار ہوتا ہے کہ ان دگر کیوں کو منسوخ کر رہے۔
جو یہ فیصلہ حال کیلئے ہوں اور فریب کے قرضہ بن کو ایسی دگر کیوں
کے شرعاً کریت روکنے کے لئے عدل وانصاف اور نیک نیتی کے
قواعد کو نافذ کریں۔ چیت جس میں بیگانہ نے اس کے بعد جسٹس
لدا کو کا اضافہ کیا تھا اس مقدمہ میں عدالت مال نے بعضہ تجویز
تالی ۱۹۵۰ء میں منسوخ کر دی رو سے یہ نیلام کیا گیا تھا اور ایک مختلف
۴ صریح فیصلہ صادر کیا گیا ہے فیصلہ منسوخ کیا گیا تھا اس وقت
کوئی ایسا فیصلہ وجود نہ تھا جس سے اس نیلام کی تائید ملتی تھی حواس کی
رو سے دائرہ ہوا تھا یہ بتلانا غیر ضروری ہے کہ اس دگر کی کی تسخیر
کا اثر کیا ہے جس کے بعد اس میں واقع ہوا تھا اگر تیسری نیلام خریدار
یہ بیان کرنا کافی ہے کہ دگر کی جو فریب کی بنیاد پر
کے نیل کو ایسے خریدار کیلئے نیلام کی مایہ دگر کی جسے فریب کے

(۱۹) ریلی ریورٹ جلد ۵۰ ایکٹ ۱۰ جول ۲۰

(۲۰) ریلی ریورٹ جلد ۵۰ ایکٹ ۱۰ جول ۲۲

فریب کی بنیاد پر اس میں سے ایک کیلئے بطور نیلامی کے عمل
کیا ہوا ہو وہ مقدمہ میں بھی الزام ہے اگر وہ فریب جو بیان کیا
نیلام میں ثابت کیا جائے تو عدالت دیوانی کا سختی ہے مقدمہ عدالت
نیلام میں اس میں سوال ہے یا راستہ جو منصف فیصلہ پیدا
ہوا تھا اس میں عدالت کے خلاف عدالت میں اس میں ایک دگر کی
حال کی کی تھی اس میں عدالت کی طرف سے وہ عدالت سورج گڈہ میں
منتقل کیلئے تھی قرضہ دگر کی شدہ عدالت میں اس میں ۱۹ جنوری
کو دیا گیا تھا عدالت سورج گڈہ کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ
دگر کی میناق ہو گئی تھی اور نیل کی اب ضرورت باقی نہیں رہی
تھی لیکن جب یہ اطلاع عدالت کو پہنچی تو اس وقت ۳ فروری
۱۹۵۰ء کو نیلام واقع ہو چکا تھا اور جائیداد منصف صاحب کے ہاتھوں
میں منتقل ہو چکی تھی اس پر دیون دگر کی نے منسوخ نیلام کیلئے دعو
کیا عدالت ابتدائی نے دعوے اس بنا پر خارج کیا کہ دگر کی کو پیش
کرنا کافی ہے نہ تھا اور عدالت مرافعہ سمیت نے اس کو سجال کہا
تھا جس میں پتہ نے اس میں منسوخ کے متعلق قانون پر تفصیل
بحث کی تھی اور جرنیل کے اتفاق سے حسب ذیل سوال پر عرض
تصفیہ اجلاس کال کے سپرد کیا۔

ایا ان عدالت کے لحاظ سے چیت منسوخ نے زور دیا ہے نیلام
منسوخ کیا جانا چاہئے یا نہیں یا دوسرے الفاظ میں آیا اور
کس حد تک منسوخ مالش میں دگر کی کی نیل میں منسوخ کے حقوق
کی ان کی بیگنی اور دعوے کے درجہ پر تفتیش اور حفاظت کی جاتی
چیت جس میں بیگانہ نے جس کے ساتھ جسٹس بیگنی
جسٹس سیٹل کے جسٹس فیہ جسٹس سیکر من نے اتفاق کیا
تھا اجلاس کال کو تین ملہ حسب ذیل الفاظ میں صادر کیا۔
اصلی تالی سوال جو اجلاس کال کے تصفیہ کیلئے سپرد

فرہار ای زمرہ میں داخل کیا جاسکتا تھا جواب نفی میں لیا گیا تھا اور جو یہ پہلا لکھی گئی وہ یہ تھی کہ اس شخص کو جس نے دوسرے کے لئے ضمانت پیش کیا ہے یہ اجازت نہیں دیا جاسکتی کہ وہ اپنے فعل کے ثمر سے فائدہ اٹھائے یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ جو ڈپٹی کی فہمی اس کے بھی بہت رنجت کھائی جا رہے۔ لیکن ہم بائیکہ اس مسئلہ کے حالات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہمیں وہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ اب ہم اجلاس کال کے فیصلہ عبدالحی بنام فواب دارج پر غور کرتے ہیں۔ وہ اصول کی صراحت اس مقدمہ میں کی گئی تھی۔ چنگی لال بنام شام لال مصر ۱۹۲۹ میں متعلق کیا گیا تھا اس مقدمہ میں ایک بھڑو ڈگری متاثر شدہ خاندان کے نابالغ ارکان کے خلاف ایسے حالات میں صادر کی گئی تھی کہ جاندار میرا سکی تفرض اس کی وجہ سے بابت نہیں کیا جاسکتی تھی۔ ڈگری کی تعمیل کے جانے کی تعمیل نابالغان کی ان کے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ ان کی ذمہ داری ہے اگر کیا تھا۔ اور کی طرف ڈگری کے جواز پر اس بنا پر غور کیا گیا تھا کہ اس مقدمہ میں بھی ایک طرح پر قائم مقامی نہیں کی گئی تھی۔ ایسی نوٹس کے باوجود وہی علیہ ہم نے نیلام بھینہ قبیل میں جاندار و غریب ہی تھی جس میں بارہوی اور جس میں برج نے یہ قرار دیا تھا کہ خیرداران اس ڈگری کی رو سے محفوظ نہ تھے جسکو سنی بہ ہندی و انہی سے وہ ناجائز معلوم کر سکتے تھے۔ ایسے حالات میں جاندار فیصلہ جان علی بنام جان علی ۱۹۰۷ کے اصول سے مدد نہیں حاصل کر سکتے تھے۔ جہاں فریب کا کوئی سوال نہیں پیش کیا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ شخص اصیب پر جو کچھ ڈگری کی تعمیل میں جاندار و غریب تھے ڈگری کی مسترد یا تنسیخ نا بعد کا اثر نہیں پڑتا

(۲۹) دیکھی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۴۔
۱۳۰۵ دیکھی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۔

یہ سوال پر نہیں چند باگجی بنام دو ارکان ۱۱) میں بعض غور پیش ہوا تھا۔ اس مقدمہ میں دعویٰ اس غرض کے لئے رجوع کیا گیا تھا کہ ایک کی طرف لگان کی ڈگری کو جو نا تو باذیانت لگان بنگال کیٹ بابت ۱۸۸۵ کی رو سے حاصل کی گئی تھی اور اس نیلام کو منوخ کیا جائے جو بھی تعمیل میں واقع ہوا تھا عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا تھا کہ حلقہ کار دہا دعویٰ ڈگری و نیلام۔ سنی بہ فریب تھیں اور ڈگری و نیلام کو منوخ کیا اور شہری کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی حوا کی وکیل تھا اور دعویٰ کے لئے شخص اصیب تھا بر طبق مرادہ اسٹریٹ بیج نے دعویٰ متفقہ ایسا قرار دیا کہ خارج کیا مارفہ تالی اس حد است (جسٹ حکیم و جسٹ میکڈونل) نے یہ قرار دیا تھا کہ دعویٰ سے متفقہ ایسا نہ تھا اور اس سوال کے خاص حوالہ سے مقدمہ تحقیقات کر سکتے ہیں کہ آیا مدعی علیہ یا انہیں سے کسی کی نسبت یہ ثابت ہوا تھا کہ وہ فریب کا مرتکب ہوا تھا جس کا عدالت ابتدائی نے قرار دیا تھا۔ یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ سائل کے مقدمات کی سند پر یہ واضح تھا کہ لگان کے دعویٰ میں علی کا طرز عمل خواہ کنسا ہی فرما نہ رہا ہو اگر شہری نے فریب کا ارتکاب نہیں کیا تھا تو نیلام کے جواز پر اس ڈگری کے نقص کا اثر نہ پڑیگا جبکہ رو سے نیلام واقع ہوا تھا۔ یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس مضمون کے متعلق سابقہ فیصلہ جارت کا فیصلہ میں تو ذکر کیا گیا تھا اور نہ انہیں سمجھتی تھی۔ فیصلہ جارت نا بعد کے منہل اس کے قبل ہی نہیں چند بنام بچہ سنگ دہ میں ڈپٹی کیٹ کے فیصلہ کا حوالہ اور دیا جا چکا ہے۔ اس مقدمہ میں ایک دعویٰ ایک نیلام ہاکی تنسیخ کے لئے اس بنا پر رجوع کیا گیا تھا کہ اس کو ڈگری دار اور دیون ڈگری نے واقع کر لیا تھا اور یہ

ریپورٹ گروٹس
بنام
پنچو ری گروٹس
دکلت
صفحہ ۹۸۲

برنور کو مست

بنام

پنجوڑی گروہ

دکھتہ

صفحہ ۹۸۱

تھے یہ سارے ظاہر کی تھی "تم نے میرے سر کا اقبال و عوالم کے لئے
 کے قرضہ کی بنا پر حال کیا ہے جو تم نے اپنی سمیت کے مطابق کیا
 کو پانے کے لئے حال کیا تھا۔ لیکن اس عوی کی رو سے تم نے
 اپنے طور پر جس پر نیلام کر دیا ہے اور نابالغ کی جائداد خریدی ہے
 کیا اس کو بحال رکھا جاسکتا ہے؟ ملاحظہ ہو لالہ منی و سرنام
 کو رینڈیشری دت سنگھ (۲۹) مرافع کے کونسل نے یہ جواب دیا
 تھا۔ "جے ایک عدالتی ڈگری کے بموجب بذریعہ نیلام عام ہوئی تھی
 جس کی رو سے عوالم کی ادائیگی کے متعلق جو رقم جائداد
 کے تحفظ کیلئے قرض دی گئی تھی ڈگری صادر کی گئی تھی۔ اگر اقرار نامہ
 کے متعلق معاملہ نامہ کامیاب ہو پھر بھی مرافع نیلام بعدینہ فیصل
 کا مشنری اور دیگر بیدار تھا اس کے حقوق اس شخص اجنب کے
 حقوق کے شائبہ تھے جس نے جائداد خریدی تھی۔ ملاحظہ ہو لالہ
 نیام یا دل خان (۲۸) مرافع علیہ کے کونسل نے یہ سمیت کی تھی کہ
 شہادت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تمام معاملہ پر فریب کا دہبہ تھا
 اس کو لالہ سمیت غور نے یہ کہہ کر روک دیا تھا۔ ہم اس امر پر مطمئن
 ہیں۔ ان حالات میں جو ڈیٹیل کمیٹی کیلئے جس سوال پر غور ہوا
 کر کے ضرورت تھی وہ یہ تھا کہ آیا مرافع فیصل نیلام میں اپنی خریداری
 امتناع کے پیش کر سکتا تھا اس تمام معاملہ پر جو خود وہ وقت
 میں لایا تھا فریب کا داغ تھا۔ سمیت کے کونسل نے یہ قرار دیا تھا
 کہ عدالت سمیت کا یہ فیصلہ جائز تھا کہ معاملہ نہ صرف جائداد کیلئے
 نقصان وہ تھا بلکہ وہ منی پر فریب بھی تھا
 اور اس کے بعد اس سوال کے متعلق جب ذیل رائے کا تھا
 کہ یہ نیلام کی رو سے انہوں نے ڈرشن کے تصرف کے چارہ کی بجائے
 نابالغ کو جائداد و اس کے لئے زیادہ مناسب اکوٹی کے اطلاق میں
 ایک ہزار اسی لاکھ مال ہو گئی تھی۔

"حکام عالم عام اس مقدمہ کی سند سے صدر عدالت کے قابل
 جوں سے اختلاف کر نہیں سکتے ہیں جبکہ نسبت یہ بیان کیا گیا ہے
 کہ اس کا تصدیق شدہ (۲۸) میں صدر عدالت موجود تھا
 مغربی نہالی کے اس وقت کے من جوں کے منجا و ونے کیا تھا
 پس لالہ بگیناہ خریدار اور اس خریدار میں سر فریب کا داغ ہو
 جسے فیصلہ نیلام کر لیا تھا کوئی امتیاز نہ کیا جانا چاہیے انہوں نے
 انہوں نے بذریعہ معلوم ہو رہے ہیں پہلی صورت میں سوال یہ ہوتا ہے
 کہ دو بگیناہ اشخاص میں سے کون نقصان برداشت کرے گا اور
 دوسری صورت میں یہ ہوتا ہے کہ آیا اس شخص کو جس نے دوسرے
 ذریعہ کو نقصان پہنچایا ہے یا اجازت دی جائیگی کہ وہ اپنے نقصان
 کے غروں سے مستحق حال کرے۔ عدالت جو اختیار سماعت اکوٹی
 کا استعمال کر رہی ہو ایک صورت میں کارروائی کرنے سے باز رہ
 سکتی ہے اور باوجود اس کے نیلام کو معاہدہ یا شریعت دوسری
 صورت میں منسوخ کر سکتی ہے جو جو مقدمہ میں اقبال
 دعویٰ فیصل اور تمام تمام پر فریب کا داغ ہے جبکہ اثر ابتدائی
 معاملہ یعنی اثر ان کی تکمیل سے تھا یہ نام اس تدبیر کی اجازت جس کی سند
 مرافع علیہ اپنی جائداد سے محروم کیا گیا ہے اور مرافع نے اس کو
 حاصل کیا ہے اسی حالت میں حکام عالم کی یہ رائے ہے کہ ہر دو
 عدالت کے تحت کا عمل اس امر کے متعلق ڈگری صادر کرنے میں درست
 تھا کہ جائداد کا قبضہ مرافع علیہ کو دیا جانا چاہیے۔
 یہ ظاہر ہے کہ جو ڈیش کمیٹی کے لئے اس امر کی جانچ کرنی ضروری
 نہ تھی کہ آیا خریدار ایک نسبت جو فیصلہ بدل بلا اطلاع اس جائداد کو
 اپنے قبضہ میں رکھنے کا سنی تھا جس کا حق اس کو ہر دو سے نیلام حاصل
 ہوا ہے گو ڈگری و نیلام پر فریب کا دہبہ تھا۔ سوال یہ تھا کہ
 آیا اس تیس پر لکھ بگینا خریدار خاص حفاظت کا سنی تھا اور

کو منظور کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں فیصلہ میں جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کوئی مہن یا سخت قاعدہ نہیں قرار دیا گیا ہے بھلا اس کے اس راہی رو سے عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ہر مقدمہ کا تصفیہ خود اس کی روئے دیا دیا گیا جائے اور اس امر کا تصفیہ کرے کہ آیا انصاف عدل اور نیک نیتی کے اصول کے مطابق نیلام شری کے متعالیٰ میں منوع کیا جائیگا ہے یا نہیں یہ اصول کہ ان تمام مقدمات میں جن کے لئے کوئی خاص قانونی دہا بات نہیں دی گئی ہیں، ججوں کو انصاف، عدل اور نیک نیتی کے مطابق عمل کرنا چاہیے صراحتاً دفعہ ۳۹ ریکولیشن ۱۸۷۳ آف جسٹس میں قرار دیا گیا تھا جس کو گورنر جنرل بالاجلاس کونسل نے ۱۸۷۹ء جولائی ۱۸۷۹ء کو نافذ کیا تھا۔ اس قاعدہ کا اس کے بعد کامیابی کیسیا دفعہ ۲۱ ریکولیشن بابہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۲۲ قانون عدالتہائی دیوانی بنگال کیٹ بابہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۲ قانون عدالتہائے دیوانی بنگال کیٹ بابہ ۱۸۷۳ء میل عادیہ کیا گیا ہے۔ حالت یہ ہے کہ انصاف، عدل اور نیک نیتی کے مطابق کسی مقدمہ کے تصفیہ کے یہ معنی ہیں کہ قانون انگلستان کے اصول کے مطابق تصفیہ کیا جائے جو حالات کی مثال حالت سے متعلق ہوتے ہیں۔ اسکو دادا موہانی نیام بابا جی جگوسٹ (۱۸۷۳) میں جس کا ذکر چیف جسٹس مکنس نے شیو راو نارائن نیام سٹریٹک بہائری (۱۸۷۵) میں کیا تھا اور دن سیٹھ سام نیام کپہی را جی لالہ (۱۸۷۳) میں جو ڈیٹل کپہی کے فیصلہ کی سند پر جائز قرار دیا گیا تھا۔ لیکن یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا جوڈیشل کمیٹی کا نشانہ اصل اس جانب قاعدہ کو قرار دینے کا تھا جو ان کے فیصلہ سے منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن لاڈل بابا اس نے ایک بعد کے

۱۲- رولاند و پورٹ جلیڈ ۱۲۲۲-
۱۳- رولاند و پورٹ جلیڈ ۱۲۲۳-
۱۴- رولاند و پورٹ جلیڈ ۱۲۲۴-

۳۴) کتب انگریزی ریورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲، ۳۵) انڈین ماروٹ
جائی جلد ۱ صفحہ ۶۳۶ - ۳۶۷ اور انڈین ماروٹ جلد ۱ صفحہ ۱

برائے راجپوت
بام
بکری گھوٹ
اکلت

سزا دہی کو قائم نہیں رکھ سکتا لیکن نظام جو نیکو فتنی سے
گرا یا گیا ہوا سپرٹمن اس سے اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ
دعویٰ دراصل اس کی نہیں کہ اس سے دائر کیا گیا تھا
اقبال میں حیات کو ایسے نظام میں یہ احازتہ ہیں بجا سکتی
کہ وہ شخص حقدار نہ لے سکے صرف کہ سے منافع حاصل کرے اور مستحق
اس کو ایسا مل کر نہ کی اجازت دے تو اس سے بعض ضرورت
میں سلام کا عدم ہو سکتا ہے گو عدالت اگر سزا فرما نہ دے
تصرف یہاں کی تصحیح کی پوشش کرے گی اور نظام مسترد نہ کرے گی۔
اس اصول کے تحت عدالت کو ہی اس نظام کی شیخ
کے لئے کارروائی کرنی ہے کوئی دگری کے بموجب واقع ہوا تھا ان
میرسٹروٹو سکڑنے سے جب وہ لاڈلہ چنبیل از لید تھے مقدمہ پورٹ
تمام پورٹ ۱۴۲ میں تھی جو مقدمہ بعد میں بیت الاطر
کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔ کینڈی تمام ڈالی (۴۸) و گھنٹرو
تمام پورٹ (۴۹) میں لاڈلہ و سٹڈل کے فیصلہ جات کا حوالہ
دیا گیا تھا جہاں ریدار ہاں جو دگریات مبنی بہ فریب کی بنیاد
کی گئی تھیں بے اثر قرار دی گئی تھیں کہوں کہ فریب اگر فریب میں
شریک نہ تھا تو بھی اس سے آگاہ تھا یہی اثر بلاک تمام ناظر
۵۰ میں لاڈلہ چنبیل و میاں رس کے فیصلہ کا ہے۔ سبلاٹ اس کے
نٹہ نام مل ۱۵۱ میں لاڈلہ و سٹڈل نے یہ قرار دیا تھا کہ
مشرقی پور دگری کی غلطی کا اثر نہیں تھا اور حسب ذیل راس
جسٹس کی مبنی مشتی کو یہ قیاس کرے کہ حق ہوتا ہے کہ عدالت
نے وہ نمبر اختیار کیا کی ہیں جو فریبمن کے حقوق کی دریافت کے
لئے ضروری ہیں اور نہ کہ اس لئے ان میں یافت کے مواضع شریک

صفحہ ۹۸

لاڈلہ نام میں دگری عدالت کی جو اس کے بعد اس کے یہ دیکھا
جاسکتا ہے کہ یہ ایک ایسی دگری ہے جو ان اتھی میں مرد و بیہ عقل
تھا جادو کے وہ دیکھ رہے تھے یہ کہ اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ
تمام اشتراک عیادہ گئے نہایت ہیں عدالت کے روبرو ہیں اور
اس کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ نفی تامل کر کے وہ اسے جتھبت
کرتا ہے جسے خارجی طور پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا مگر در
اصل وہ اسے بھی جو لاڈلہ چنبیل و میاں رس نے لائٹ برن تمام سٹڈل
(۵۲) میں قائم کی تھی۔ مثلاً ان دوسرے مستندات کے
جن کا ذکر سٹڈل و سکڑنے ٹوٹون ایم ایوانس (۳۲) میں
کیا تھا فیصلہ جات بیت الاطر لاڈلہ چنبیل (۳۱)
کول کٹ نام بولگیر (۳۳) کول کٹ تمام اسٹیم (۵۳) د
بندت نام بیچر (۵۴) ہیں ان میں سے ہر ایک مقدمہ
میں دادرسی فریب کی بنیاد پر مبنی تھی اور یہ ثابت کیا گیا
تھا کہ مشتری اگر وہ فریب میں شریک نہ تھا اس کی اتنی مہر
اطلاع تھا کہ یہاں پر معلوم ہو گا کہ سٹڈل و سکڑنے نے اپنی غلطی
جادو میں طور پر ردہ دیا تھا (۵۵) تاہم کیا جاتا تھا
۱۸۲۵ء یا ۱۸۲۶ء ۲ صفحہ ۲۶۵ پر کیا تھا۔ ایک مقدمہ
گوری تمام سٹیکپوں (۳۱) میں لاڈلہ و سٹڈل نے اس امر پر شبہ کیا
تھا کہ آیا دگری سبب ہو نہ خبر بداری جب کہ فریب کی کوئی
اطلاع نہ تھی مگر نا سبھی ہائے کی۔ کہوں کہ ادھونے اسکو واضح
قرار دیا تھا کہ مشتری یہ دیکھنے کا پابند تھا کہ کم از کم جہاننگ کہ
عدالت کے روبرو کارروائیات سے ظاہر ہوتا تھا مقدمہ میں
کوئی فریب نہیں کیا گیا تھا۔ سٹڈل و سکڑنے نے اس
جہاننگ سبب قرار دے میں تامل کیا جہاننگ کہ لاڈلہ و سٹڈل نے

(۵۲) ۱۸۱۲ء میں جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ (۵۳) ریدو لاڈلہ و پورٹ
جلد ۱ صفحہ ۵۴ (۵۴) اٹلیٹ ریدو لاڈلہ و پورٹ ۱۳۸۸ء

پیش رو غرض
جام
ملکوری کوپن
(گلگت)

اٹرنی جنرل نام سٹس (۱۱) میں جسٹس ٹریسڈن سے منسوب
کیے تھے کہ انکو عزائم کے لئے کیے چھڑے کا سر قہ نہ کرنا
چاہئے۔ ہم اس امر کا اصرار کرتے ہیں کہ بیوی بنام کارڈ (۱۲)
میں لارڈ جسٹس سیلون کو دس سالہ (۱۳) میں سرٹیفکٹ
سنگٹن کے فیصلہ سے حسب ذیل عمارت کا عاقلہ سیدنگی کے سا
ہوا تھا جس میں اختصار کیا تھا وہ وجہ تملائی گئی ہیں کہ کیوں
کسی فیصلہ و بنام میں سٹریٹ سے اعتراض کرنیکی اجازت نہ دی جانی
چاہئے کہ اس سے بے گناہ شہری کو نقصان پہونچتا ہو۔
"اوٹا لارڈ نام جوئس (۱۵) سے جس میں لارڈ الڈن
نے یہ قرار دیا تھا کہ شہری کارروائیات میں سیضا بطی کی
وجہ سے اپنی خریداری کے متعلق سے محروم نہ ہو جائے اس
مقدمہ کی وضاحت لارڈ ڈوسٹن نے ہڈ نام سٹیل (۱۵)
میں اور سرٹیفکٹ گرانٹ نے کرٹس بنام برائیس (۱۸) میں
کی تھی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ ڈوسٹن نے حکمتاً لارڈ
ایٹلن کے ساتھ اتفاق نہیں کیا تھا لیکن اس اعلیٰ حاکم
کے لئے نہایت ہی زیادہ تعظیم کے باوجود جن سے اختلاف کرنے پر
مجبور ہوئے لارڈ ایٹلن کے اصول سے کا۔ استغناء ہو کر ٹرسٹ
بنام برائیس (۱۸) میں ماسٹرف دی ورنس نے کو ان سے
اس امر کے تصفیہ کرنے کی استدعا نہیں کی تھی اپنی رائے
یہ ظاہر کی تھی کہ گوحاسات نہیں لئے گئے تھے نہ تحقیقات
کرنے کی ہدایت دی گئی تھی گوحاسات لئے جانے اور دیا
دی جانی چاہئے جس باوجود اس کے چونکہ وہ عدالت کا فعل
تھا اس لئے اسکا اثر مستری پر نہیں پڑ سکتا تھا اور اسکی ذی

رائے بھی کہ عدالت کی یہ ہدایت کہ ڈسٹن لارڈ جسٹس کے عاقلہ کیا
جاسے مستری پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اس میں اس سے کیا گیا متعلق
ہوں میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کوئی نہیں مقدمہ سے کہہ سکتا ہے
حاصل کیا گیا ہو مگر وہ فی نفسہ کوئی وجہ بنام مراعات اس کی
پہونچی چاہئے کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ خطرناک ہو گا کہ ان
اشخاص کے حقوق نے ڈگریوں کے بموجب خریداری کی ہی
یہ وہ من نشان کر ابا جائے کہ وہ امر عدالت اس کے مقدمہ
دار اس اور دکان نظر انداز ہو گیا تھا فی نفسہ ایسی کوئی وجہ ہو سکتی
تھی نہ نظام کافی نہیں کوئی ایسا قاعدہ قرار نہیں دے سکتا تھا
جو فریقین مقدمہ اور عوام الناس کی اغراض کیلئے زیادہ
نقصان دہ ہو سکتا تھا کیونکہ یہ امر نہایت ہی زیادہ
اہم ہے نیلاات جو عدالت کی اجازت سے وقوع میں
لائے گئے تھے ان کو یہ آسانی منو بخ نہ کیا جانا چاہئے
اس کے متعلق گرانٹ بنام ڈن (۱۳) کا بھی حوالہ دیا
جاسکتا ہے۔ میں یہ فرض کر سکتے ہیں کہ فیصلہ جو عدالت میں
یا کسی فریق نے فریب سے حاصل کیا گیا ہو سپریمز ریویشن
اعتراس کیا جاسکتا ہے اور اس کو ان اشخاص کے خلاف
منوع کیا جاسکتا ہے جنہوں نے اس کو بذریعہ فریب حاصل
کیا تھا۔ ملاحظہ ہوں ٹولن بنام سیٹری (۱۴) میں نام
سیول (۱۵) کو کس بنام باسول (۱۶) باسول بنام کوکس
(۱۶) شڈن بنام ہائرک (۱۷)۔ لیکن اس قاعدہ کا کم
از کم ایک مستثنیٰ ہے۔ جیسا کہ کوکس اور ڈی لارڈ جسٹس
نے راج بنام بریج (۱۹) میں بیان کیا تھا گو بہت زیادہ مقدمہ

(۱۳) انگلش رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۲ (۱۴) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱ صفحہ ۶۷
(۱۵) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۴ (۱۶) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۴ (۱۷)
(۱۸) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵ (۱۹) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱ صفحہ ۵۳

ان انگلش رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰
(۱۹) رپورٹ ڈریوٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰

برائے پورے گشت
نام
پنجویں گشت
دکھانہ

۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶ میں مقدمہ ہینریٹا نام رک بیلر ۱۸۸۵
ماٹو (۱۸۸۵) میں مان کیا گیا ہے اور ہینریٹا (۱۸۸۵) کے تسلیم یا
مستحق کیا گیا ہے لیکن یونائیٹڈ اسٹیتس کی عدالتوں نے یہ
کوئٹس کی ہے اگرنا انصافی نہیں تو اس قاعدہ کی ہیں سختی نو
دو اصول انبار کر کے راج کیا جائے گا انھوں نے
یہ فیصلہ جانتے ہیں جو کہ عدم اور ملک الانسارخ ہوتے
اس فرق قائم کیا ہے اور ان کے لئے یہ قرار دیا ہے کہ اگر
کوئی فیصلہ کا عدم ہو تو خریداری کے تحت کوئی قابل متزا
حقیقت نہیں محال ہوتی۔ لاجلہ ہوں لیکن بنام اسکو
قیلا (۹۰) میاڈونا نام ریکین (۹۱) ٹیلر نام سوچ
(۹۲) میچل نام سیکسٹ (۹۳) لاسٹر نام ٹیلر (۹۴)
(۹۵) انھوں نے قرار دیا ہے کہ کوئی شخص خریداری کے تحت
نہیں ہوتا۔ سزا اس کے کہ وہ اس حقیقت با کوئی کی درج
یا تبیری اطلاع کے بغیر خریداری کرے جسکی نسبت یادھا
کیا گیا تھا کہ وہ چھٹ خریدار اس کے حقوق سے اگلے تھی
اور وہ علم جو کسی معقول دورا نیش آدھی کو تحقیقات کرنے
پر مال کرنا ہے۔ تبیری اطلاع ہوتی ہے دوسرے الفا
میں کو خریدار یہ فیصلہ تعمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ

اٹنی ہینریٹا کے حدود عدالت کے میں یہ بلا انبار کی گئی
بسیر حکمت سے کی تعمیل نہیں ہوئی تھی اس کی نسبت
اب میں یہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اس سے تعمیل نیلام کے
مردار تک نیت بلا اطلاع کی حقیقت یا طل ہو جاتی ہے
تو وہ جہاننگ کو یہ آگاہ ہوں عام قاعدہ کے تحت نہیں
مستحق کے طور پر قائم ہے اور اصول کہ ہر مذکورہ میں دی گئی نظر
اس کی تقلید سیریم کورٹ وریٹا نے ہر نام رکھتے ہوئے
میں کی تھی اور جب سیریم کورٹ یونائیٹڈ اسٹیتس کے روم و
فیصلہ پر اعتراض کر تھی کوئٹس کی گئی تھی تو روم و
استیازت صرفہ نامشور کی گئی تھی۔ لاجلہ ہو یہ ہر نام رکھتے
اب سوال یہ سیریم کورٹ نام رکھتے اور بنائے امین بنام
اسٹس (۸۴) اور بار بار بنام مور (۸۵) میں، بالتفصیل
بحث کی تھی اور یہ قاعدہ بحال رکھا گیا تھا کہ عدالتی نیلام
کے لئے گناہ خریدار ان جنہیں ان کا رد و اہانت اور فیصلہ میں
کسی بے صافگی کی اطلاع نہ تھی جن کے بوجیب نیلام واقع
ہوا تھا۔ اپنی خریداری میں محفوظ ہو کر کے جب عدالت
کو رفقین اور کارروائی کے امر یا الزام پر اختیار است
حال تھا اور فیصلہ سے باہمی انظر میں بلا کا اختیار دیا
گیا تھا۔ یہ قاعدہ نیویارک میں مقدمہ کلارک بنام دیون
یورٹ (۵۴) ابام میں مقدمہ ڈنگلن بنام ولسن (۵۵)
نیویارک میں مقدمہ ولسن بنام ہینریٹا (۵۶) سیرینڈ میں مقدمہ
ایڈلر نام آلگن (۵۷) آرکٹاس میں مقدمہ کارڈن نام
۱۸۸۷ میں ای جلد ۱۱۱ (۸۱) یونائیٹڈ اسٹیتس جلد ۱۱۱
در فیصلہ دیا کہ کلینڈونا جلد ۱۱۱ (۸۳) میں فیصلہ جاریہ کلینڈونا
جلد ۱۱۱ (۸۴) فیصلہ جاریہ کلینڈونا جلد ۱۱۱ (۸۵) میں فیصلہ جاریہ
۱۸۸۵ فیصلہ جاریہ کلینڈونا جلد ۱۱۱ (۸۶) میں فیصلہ جاریہ
۱۸۸۵ فیصلہ جاریہ کلینڈونا جلد ۱۱۱ (۸۷) میں فیصلہ جاریہ

۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶

- (۸۸) فیصلہ جاریہ آرکٹاس جلد ۱۱۱ (۸۸) صفحہ ۲۱۶
(۸۹) فیصلہ جاریہ مور جلد ۱۱۱ (۸۹) صفحہ ۳۰۵
(۹۰) فیصلہ جاریہ آرکٹاس جلد ۱۱۱ (۹۰) صفحہ ۴۰۴
(۹۱) فیصلہ جاریہ آرکٹاس جلد ۱۱۱ (۹۱) صفحہ ۴۰۴
(۹۲) فیصلہ جاریہ مور جلد ۱۱۱ (۹۲) صفحہ ۴۰۴
(۹۳) فیصلہ جاریہ ولسن جلد ۱۱۱ (۹۳) صفحہ ۴۰۴
(۹۴) فیصلہ جاریہ یونائیٹڈ اسٹیتس جلد ۱۱۱ (۹۴) صفحہ ۴۰۴

رستورگوشش

نام

بجوری گوشش
(کلکس)

مفتی محمد

روسے جاندا حال کی تھی حواری انظرس باضادہ تھیں اور
عدالت جازس ٹل میں آئی تھیں عدالت کی کسی محض غلطی کا
کے لئے فیصلہ ملا وہ میں منوع کیا جاسکتا تھا اور نہ فیصلہ سمجھی
مخفی نفس کا اثر تھا ہے جو قتل کیے دیکھنے سے ظاہر تھا مواد
مردن خارجی شہادت کو پیش کر کے فہم کیا جاسکتا ہو وہ اپنے
خطرہ پر اس امر کی تحقیقات کرنا پڑتا ہے کہ آیا مثل یہ
دیکھنے سے یہ کافی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت کو فیصلہ صادر کرنا
اختیار حاصل تھا اور یا کوئی جائز تفسیر ہوئی ہے۔ لیکن اس
کے لئے کسی مزید امر کے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بجز اس
کہ نائش کا مدعی نیلام کا مشتری بھی منوع اور کر عدالت کی
محض کسی غلطی کا اثر نہ ہو گیا کو فیصلہ بد میں اس غلطی کی وجہ
سے منوع کیا جائے اور اس کے حقوق میں کارروائی
کے کسی مخفی نفس سے کی ہو سکتی ہے جو فریب یا اسی قسم کی کسی
وجہ سے پیدا ہوتا ہو جس کی اسے کوئی اطلاع نہ تھی۔ نائش
کے نزدیک کے باوجود فیصلہ جو فریب سے حاصل کیا گیا ہو منوع
کیا جائیگا اور باطل قرار دیا جائے گا جب فریب ظاہر کیا جائے
لیکن ان حقیقتوں میں کوئی استقلال نہ ہوگا جو عدالتی نیلامات
میں حاصل کی گئی تھیں اگر ضرورت نہ ہو بلا اطلاع کے حقائق
اس امر کے ثبوت یا تردید سے باطل قرار دے جائے تھے کہ فیصلہ
فریب سے حاصل کیا گیا تھا یا یہ کہ مثل میں سے مدعی علیہ پر باجماع
مفسر بلا ہر گز تھی دراصل غلط تھی حقیقتوں کا قیام اور عدالت
عامہ کا ہر بنا اس کا متعلق ہوتا ہے کہ عدالتی نیلام کا مشتری
بلا اطلاع جو ان کارروائیات میں واقع ہوا تھا عوامی انظرس
یا ضابطہ تھیں اور جب کہ عدالت مجاز ہے کہ باجماع عدالت کی
مفسر غلطیوں کا کارروائیات کے مخفی امہ کے مقابلہ میں

منوع نہ کیا گیا ہے جو فریب، انظرس یا غلطی پر ہو تھیں اور
بائے اور نہ نائش و عدالت کے ثبوت سے عدالت کی حاکمیت
پر مثل سے دیکھیں۔ منوع معلوم ہوا ہے۔ کوئی اور رائے
آئی، باقی نیلام میں جاندار نہ خیرہ کیا۔ اگر اس کو نہ روکیے
حوالہ کیا جائے گا اور یہ تھا جہود اس کے لئے
یہ ظاہر ہو کہ فیصلہ دروغ ظہور یا دوسرے فریب یا غلطی
حاصل کیا گیا تھا یا یہ کہ کاغذ جس سے اس نے اس امر کے متعلق
استناد کیا تھا کہ اس سے مدعی علیہ پر تفسیر ثابت ہوئی تھی
در اصل جھوٹا تھا۔ یہ مسائل اس قدر واضح ہیں کہ ان کی
تائید میں نظر کر کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور تائید
روروائی کسی لحاظ کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اس لئے کی بنا پر
تردید نہیں ہو بجز اس کے کہ وہ دو مقدمات ہیں جن کا
تقصیر سپریم کورٹ اوائسے کیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں یہ نیلام
میں (۹) مارچ نام دس (۹) جس اصول کا تصدیق
ان مقدمات میں کیا گیا تھا وہ یہ کہ اس تاس کا مدعی علیہ جو
اسٹیٹ کا باشندہ تھا اور جس پر یہ سپریم کورٹ پر حکم اس کی
تفسیر نہیں کی گئی تھی اور جس کے لئے ایک آرڈر بلا اختیار حاضر ہوا
تھا بعد میں ان واقعات کو ثابت کر کے اس جاندار کو جو ڈگری
کی تفسیر میں نیلام کی گئی تھی خریدار نیلام بلا اطلاع سے حاصل
کر سکتا ہے اس مقام کی اغراض کیلئے یہ غیر ضروری ہے کہ
ان دلائل کی جانچ سمجھ جائے جن پر یہ فیصلہ جانتی تھی۔ لیکن
اگر ان مقدمات کے تاس حالات، ان کو اس عام قاعدہ سے
بہرہ نہیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے تو اس سے صرف ثابت
ہوگا کہ قاعدہ اپنے درمیان میں سنوں میں بغیر استدلال کے نہیں
ہے اور اس سے خود تاملی تردید ہوگی اگر حاضری پر

بغلاف اسکے صیسا کہ لارڈ لوف بروئے جیروڈ بنام سارڈ لوف (۱۱۱۵)
 میں بیان کیا تھا مشتری بعض مدل بلا اطلاع کے خلاف عدالت
 کوئی بھی اسکا فی تدبیر اختیار نہ کرے کی کوئی نہیں ہو سکتا بنا مارل
 ورنی (۱۱۱۵) میں لارڈ ٹامنگٹن کے بیان کا حصہ اعداد ہے کہ
 نہ داری بلا اطلاع بعض مدل عدالت کے اختیار نہ ہوتا کے
 مانع ہوتی ہے نیز ملاحظہ ہوں اسی قسم کے حیلانہ حوالہ باریا وہ
 ضیاع کے ساتھ لارڈ لوف بروئے اسٹروڈ نام ہاک سرن
 ورنی (۱۱۱۵) میں لارڈ ٹامنگٹن نے ویلین بنام لی (۱۱۱۵) میں لارڈ
 روسلی نے اسٹریٹس بنام وکسٹن (۱۱۱۵) میں اسکا بیان کیا ہے ہر
 مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے عدالت کو اس امر کا تعین کرنا
 چاہیے کہ ان اصول ہیں سے کو سا اصول بحال رہنا چاہیے اس
 مسئلہ کے حل کے لئے ہمیں یہ امر فراموش نہ کرنا چاہیے کہ حقیقت
 ہونیکہ نہیں ہے۔ حیران کی کوئی بھی اسکا تبادلا نہیں کیا گیا ہے
 ہوتی ہے اور وہ کچھ اس خیال پر مبنی ہے کہ عدالت کوئی شخص
 ورتین ہذا سے کہے جاوے کہ اس سے اس طور پر عمل کرتی ہے کہ عدلیہ
 کو اس امر کے اصرار سے اس کے انجام دینے پر مجبور کرتی ہے جسکی
 انجام دہی کا وہ اتنا ماننا نہیں دیتا کہ ان دونوں میں کے نقصانات
 جو ہی عدالت کے روبرو حاضریوں اس قسم کے ہوں کہ عدالت کو ایک
 نتیجے کے لحاظ سے مدعی کو وہ مدد دی جائے جسکی اس نے استدعا کی ہے
 اور مدعی علیہ کو وہ امر کرنا یا برداشت کرنا چاہیے جس کا اس نے مطالبہ
 کیا گیا ہے تو عدالت دست اندازی کرگئی اور دوسری خطا کرگئی
 اگر تعلقات اس قسم کے نہ ہوں تو عدالت دست اندازی کرنے سے باز
 رہے گی اور ورتین کو اسی حالت پر چھوڑ دیگی پس اس حفاظت کے جو

۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵
 ۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵
 ۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵

حیدر ایک سیرت کی کوئی بھی شخص سے نہیں کہ ان تعلقات کے لحاظ
 سے جو ورتین کے بیان میں موجود ہیں بالخصوص اس قسم کے لحاظ سے
 جو ستر کا ہرگز نہ ہو سکتا کی ہے کوئی دست اندازی کرنے اور اسکی
 استدعا اس مدد دینے سے انکار کرتی ہے کیونکہ ایسا کرنا ہی اس خلاف
 عدالت کا یہ عدالت ہی عدالت کی ذمہ داری کی دوسرے کے مقابل میں
 مدد نہ کرے گی۔ اس طرح سیرت کی خریداری کا اصول ہا مل و کا کوئی تبادلا
 نہیں ہے۔ اس سے ورتین کے بیان دینے کے سوال کا تعین نہیں ہوتا
 بہت زیادہ مقدمات میں اس کو ہر طور پر جابجی کے پیش کیا گیا
 ہے۔ مدعی علیہ کے لئے یہ ایک سیرت کا وہ ایسا معاملہ ہے جو مدعی کے
 مفاد میں رہی حفاظت کرے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی مدعی کے
 مدعی میں اسکی مدد کرنے کے لئے دست اندازی کرے اسے انکار کرگئی
 کیونکہ قدر کے حالات کے لحاظ سے یہ امر چاہوگا کہ مدعی کو وہ مدد دی
 جاتی ہے جسکی اس نے استدعا کی ہے۔ وہ کسی کو نافذ نہیں کرتی بلکہ
 مدعی کی جانب سے دست اندازی کرتے ہیں جسے انکار کرتی ہیں
 ہا مل و کا کوئی تبادلا نہیں ہے۔ یہ امر چاہوگا کہ مدعی کو وہ مدد دی
 نہایت کم مدد اس شخص کے قریب کی وجہ سے جو حقیقت یا عرض مقدمہ کے
 ہوا تھا تا دوسری سے کوئی ہے۔ ہماری موجودہ غرض کے لئے اسکی
 ضرورت نہیں ہے کہ ان کو باس طور پر بیان اور یہ کہ ایسا نہیں ہے
 جانتا ہو جو بنام فارسلر (۱۱۱۵) انگلش بنام ہوٹس (۱۱۱۵)
 دوسری بنام ہوٹس (۱۱۱۵) کو بنام سٹیلو (۱۱۱۵) بنام
 ایوارڈ (۱۱۱۵) ویلیٹ بنام لارڈ ٹامنگٹن (۱۱۱۵) سے متعلق
 ہیں لیکن ان خاص تعلقات کے لحاظ سے اس سے مدد ملانے سے باز
 رہے ہیں علیحدگی کے لحاظ سے اس کا تبادلا نہیں ہو سکتا

۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵
 ۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵
 ۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵ (۱۱۱۵) انگلش رپورٹ ص ۱۲۱۵

برٹش ورنی ہوش
 بنام
 پنچووری ہوش
 (کلکتہ)

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دور بہ دور یافت کر کے کیا کر گیا کہ نہ ہو سکا نہ ہی
یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اس کے ہر ایسے فعل کی مکمل
الاعلاج ہو جس کا معلوم کرنا اس کے لئے اہم تھا وہ
اس وقت دریافت کر لیا گیا کہ وہاں ہے جیسے کہ کوئی
ایسا امر ہو جو ایک اور حالت میں آدنی کے دل
پس شہر پر آکر دگا اور اس کو اپنی حفاظت کرتے ہو
بالرہدیکہ ان خطہ ہوں پانچ نام ایک گلاٹ (۱۱)
اگر نام و (۱۱) (۱۱) نام (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
ہو کو (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
نیا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
اس (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
کے اول و (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
ادفات نامہ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
حریر ایک (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
یہاں (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
جانی (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
کوئی (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
مال (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
اس (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

یہاں ایک عید ای تمام فوائدا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
یہ کہ اس نام کے معنیات میں ایک ہی ستنس اسب نے
خدا کی کی جو اہل بیت کو اس امر کا تصدیق کرنا چاہیے
کہ انہما کہ مقرر کرنا انصاف عدل اور یکساں شہر
یک (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
اصول (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
طریق (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
میں (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
جو (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
کا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
سکھیا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
لا (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
دین (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
اک (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
یہ (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
چار (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
میں (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
جائے (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
ہو (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
میں (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
ما (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
اور (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)
(۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱) (۱۱)

کے بیٹے بالکشن خلاف مذکورہ بالا مکان کے قبضہ کے لئے اس بیان سے رجوع کیا تھا کہ وہ بطور اسامی اس پر قابض تھا اور بارہ دولٹس اس کا تحلیہ کرنے سے انکار کر رہا تھا ان بعض امتیاز کی بات نہ ہرہ کا ہی ایک دعویٰ کیا تھا جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ ال کو بالکشن نے منتقل کیا تھا۔ وہ دعویٰ تالی کی ہے کہ اس پر دیکھا گیا تھا لیکن دعویٰ ثابت کرنے کے دو برو حاضر نہیں ہو جس سے حسبہ یہ روٹ پیش کی کہ مدعی کی عدم ہرہ کی وجہ سے دعویٰ نامکامیاب رہنا چاہیے۔ مدعی علیا پی جوبادی کر کے لئے ثالث نے دو برو حاضر تھا۔ عدالت نے جس کے دو برو دعویٰ مسترد تھا احکام مندرجہ آٹھ ۹ رول ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بموجب عمل کرتے ہوئے اس کو بوجہ پیروی خارج کیا۔

موجودہ دعویٰ اسی مدعی نے اسی جائداد کے قبضہ کی بازیافت کے لئے رجوع کیا ہے۔ جو بیان اب کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بھولانا تہ مکان پر اس اصل اور سود کی ادائی کے لئے قابض کر دیا گیا تھا جو اس کو رہن مورثہ ۱۲۰۰ گسٹ مکان کے رو سے واجب الادا تھا کہ بھولانا تہ کی قائم مقامی بالکشن نے کی تھی اور یہ کہ بالکشن نے ناجائز طور پر سابقہ دعویٰ میں اس امر سے انکار کیا تھا کہ وہ اسامی تھا۔ وہ تاریخ جب بالکشن نے سابقہ دعویٰ میں مدعی کی حقیقت سے انکار کیا تھا موجودہ دعویٰ کی بنیاد اس تصور کی گئی ہے مدعی علیہ بالکشن نے مدعی کی حقیقت سے انکار کیا تھا اور یہ عذر پیش کیا تھا کہ وہ ناجائز جائداد پر مخالف طریقہ سے قابض تھا اس لئے اس امر سے بھی انکار کیا کہ بھولانا تہ مذکورہ بالا جائداد کی حقیقت اسامی قابض تھا اور یہ بیان کیا کہ وہ سے کے لئے کوئی نہا

ناتش نہ تھی اور وہ قابلِ مذہب نہ تھی۔

عدالت ابتدائی نے یہ قرار دیا کہ مدعی ہذا نے جائداد کا مالک تھا اور یہ کہ بھولانا تہ اس کے بیٹے کی اسامی تھا (نظام کے بموجب قابض تھا کہ لکڑی (س) رقم کا) (ت) جمع کیا جائے والا تھا جو من مورثہ ۱۳۰۰ گسٹ مکان کے بموجب راجب الادا تھی۔ یہ بھی قرار دیا گیا تھا کہ سابقہ دعویٰ کا اخراج موجودہ دعویٰ کے رجوع کے لئے جائز ہے نہ تھا کیونکہ موجودہ دعویٰ کی بنیاد ناش و نہی تھی جس پر سابقہ دعویٰ رجوع کیا گیا تھا۔ ولایت مرافعہ تحت اس امر میں کہ تھی کہ بھولانا تہ نے اس لکڑی سے کہا کہ ادائی کے لئے وہاں کے مکان لیا تھا جو مدعی نے بنایا کیا تھا لیکن اسکی یہ رائے تھی کہ بھولانا تہ اور اس کے والد بالکشن کا قبضہ بہرہ رستہ اجازت تھا اور یہ کہ مدعی اس امر کا سخت تھا کہ مدعی علیہ کو متنازعہ اور سے یہ دخل کرے۔

مدعی علیہ واقع کی جانب سے یہ بحث کی گئی ہے کہ وہ سے منصفی المیسا وہ ہے کیونکہ مدعی علیہ تنازعہ جائداد پر مخالف طریقہ سے قابض تھا اور یہ بھی بحث کی گئی ہے کہ سابقہ دعویٰ کا اخراج موجودہ دعویٰ کے لئے قابلِ مذہب نہیں ہے۔ تنازعہ کے اثر پذیر ہوتا ہے اول الذکر کی ملکیت عدالت کی تجویز قطعاً ہے۔ عدالت ابتدائی کی یہ رائے تھی کہ وہ مواہدہ جس پر مدعی نے استدلال کیا تھا ثابت تھا اور کہ عدالت مرافعہ سے اس نتیجے سے اتفاق نہیں کیا تھا مگر اسکی یہ تجویز کہ بھولانا تہ کا (مورثہ) مدعی علیہ کا قبضہ (اجازت) تھا اس دلیل کا تصفیہ کرنے کے لئے کافی ہے لہذا یہ ہر ایک کا قبضہ مدعی کے خلاف ہو سکتا تھا۔

یا لکشی

نام
رگہو سردیال
(والد مادہ)

ہر شے کو رکھو
نہام
نیکو رکھو
دکھتے

میں قاعدہ بننا یہ عدل کی اہم حد ہے جس سے پہلے قاعدہ بن گیا کہ
ہر شے کے لئے خاصہ رعایت اس وقت تک کی گئی تھی
جہاں تک یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ وہ یہ دیوانہ کی بات
ہے کہ یہ کہ کوئی کہ بہر حال ممکن ہوں اس آتش کی ساتھ
رعایت کی جائیگی یہ ظاہر کریں کہ انہوں نے اطلاع کہ
فیہین اولیٰ ہے۔ مراودہ خارج کیا گیا۔

ہائیکورٹ الہ آباد

مراوضہ ثانی دیوانہ

لکھنؤ ۳۰ اپریل ۱۹۱۱ء منصفیہ اور حوالہ
باجا اس۔ مسٹر جسٹس کنہیا لال جسٹس سلیمان
بالکشن مدعی علیہ۔ مراجعہ نہام رکھو بر دیال مدعی مزید علیہ۔
نمبر ۱۰۰۰ ضابطہ دیوانہ کیس ۵۰ بالیہ مشورہ آرڈر ۱۹۰۹
کی رویت۔ ہائیکورٹ مدعی علیہ کو بحیثیت اسامی مدعی
کر نکالا دعویٰ۔ بعد کا دعویٰ جو قصہ کے لئے ہوا یا منہج
ہو تا ہے۔

آرڈر ۱۰۰۰ دیوانہ کیس ۵۰ بالیہ مشورہ آرڈر ۱۹۰۹
کی رویت۔ ہائیکورٹ مدعی علیہ کو بحیثیت اسامی مدعی
کر نکالا دعویٰ۔ بعد کا دعویٰ جو قصہ کے لئے ہوا یا منہج
ہو تا ہے۔

کو نہیں کیا گیا۔

مراوضہ ثانی سارا سنی ڈگری مصدقہ ڈگری علیہ
۱۰۰۰ بالیہ مشورہ ۱۹۰۹ ڈگری مصدقہ رہا ہوا
۱۰۰۰ بالیہ مشورہ ۱۹۰۹ ڈگری مصدقہ رہا ہوا
مجاہد مراجعہ۔ ہائیکورٹ الہ آباد۔
نہام رکھو بر دیال مدعی مزید علیہ۔ مراوضہ اولیٰ اقبال احمد۔

فیصلہ۔ اس مراوضہ کی نزاع کا تعلق ایک مکان اور
دوکان سے ہے جو شہر ناہرس میں واقع ہیں۔ دو دوکانوں
علاوہ پر ایک ہی عمارت میں تھے جس کا تعلق جمہور میں
سے تھا جس نے ہم دونوں کو اس کا ہر دعویٰ کیا تھا
کیا تھا جمہور اس سمیت ۱۹۰۹ میں فوت ہوا۔ اس کے
کچھ عرصہ کے بعد مدعی نے مذکورہ بالا مکان تیسول دوکان کے
بجائے رہن سادہ کہیں لال کے قریب ایک دوسری رہن کیا
مدعی کا بیان یہ تھا کہ اس رہن سے کھولا تھا کہ دائرہ
پہنچا نام مقصود تھا جو متصل مکان پر تھا اور یہ کہ
تقریباً دو سال کے بعد ہوا تھا کہ مدعی نے مرہونہ سادہ پر قرض
کر کے قبضہ حاصل کر لیا کہ وہ دو روپیہ مانگ کر یہ ادا کر لیا
جس کے بعد ایک روپیہ مانگ اس سوڈ کی ادائیگی میں جمع کیا
بہا ہوا تھا جو رہن پر واجب الادا تھا اور باقی روپیہ
واجب الادا کی رقم کی ادائیگی میں سبب ہو گیا تھا۔

مدعی نے یہ بیان کیا ہے کہ اس قرار نامہ کی خلاف ورزی
کرتے ہوئے کہیں لال نے ایک دعویٰ اس رقم کی بازیافت کے لئے
رجوع کیا تھا جو بروئے رہن واجب الادا تھا ۱۰۰۰ روپیہ
اگست ۱۹۰۹ کو ایک ڈگری حاصل کی گئی تھی جس کو مدعی کو
آخر کار بیباق کرنا پڑا تھا۔ مدعی نے اس کے بعد ایک دعویٰ کیا

وہ لال
بنام
یہ لال
(ا ا ا)

دعویٰ علیہ اس عدالت میں لکھنؤ میں واقع تھا اور جو ۱۹۱۷ء میں
دو حصہ قدر اسے سخت کی گئی تھی۔ پہلا حصہ کہ وہ جو
دعویٰ لے اوائے تھے وہ اولیہ کی رقم میں داخل نہیں ہوا
ذکر جو ایدعویٰ میں کیا گیا تھا اس میں جو شاہیں کو لیا ہوا ہے
ہے۔ دوسرے کی رقم کی صورت میں دوسری مالیتوں کو لیا
الطبعاً کے مطابق یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس کو دعویٰ لے
یا راستہ مسا ف مان بہاری ایک مسافہ اور کو لیا گیا
تھا جس کا ذکر و تفریق میں کیا گیا تھا جبکہ اولیہ وہ
ہے جسکی نسبت یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ موہن لال دعویٰ علیہ کو
شنا و تر مناد دعویٰ کے حساب میں ادا کی گئی تھی۔

دوسرا دعویٰ یہ کیا گیا تھا کہ یہ تمام چیزیں نہ ہاں نہ
کہ یہ نام کی نسبت دعویٰ کا حق کیا ہے۔

اب یہ ممکن ہے کہ ادا عام کی تکمیل کے لئے دو حقوق کی خاص
میں سے وہ کہ کتنا ہی کم ہو مساوی طور پر وسیع ہو جائے
یا کیا دوسرے سے اعلیٰ ہو اور یہ کہ بالعموم مقدم و تہنیں
نہ عطا ہوا یا یہ کہ حق انصاف کے ایک حصہ کے حامل
اور مالہ سے اعلیٰ طور پر رہنے کا اہمیت میں انقطاع نہیں تھا
میں طور پر کہ وہ رہا جسکو جائداد کے صرف جزو حصہ میں
خرید حاصل ہو تناسب رقم ادا کر کے اپنے حصہ کا انصاف کا
سحق ہو جائے اس قسم کے مفادات میں دو صورت ممکن
ہیں اول یہ صرف مالیت کا حیرت کے انقطاع کی نسبت اتفاق
ہیں کیا تھا کامیابی کے ساتھ دعویٰ کا مقابلہ کر سکتے ہیں
لیکن وہ امر جو وہ مقدم میں پیدا نہیں ہوا جو بالکل
مختلف بنیاد پر قائم ہے۔ یہاں دعویٰ نے صرف نصف اور
دین کے لئے دعویٰ کے اعلیٰ طور پر تسلیم کیا ہے کہ کوئی امر لے ہوا

میں کیا دوسرا مال کا اس میں رہا مال کا ایک حصہ تھا
تو یہ مال وہ مال انصافی ادا کی کہ مال اور مال کا مال
کہ وہ درہم میں اس حصہ کا مال تمام ہوا جس کا مال
کہ اس کا مال وہ مال اس حصہ کی ملکیت میں کہ اس کے حصہ
بروزی مالیت میں اس حصہ کا مال اس مال کے حصہ
وہ خریدار۔ یہ مال وہ مال اس حصہ کا مال اس مال کے حصہ
ہے کہ مال اس حصہ کا مال اس حصہ کا مال اس مال کے حصہ
جس میں مال اس حصہ کا مال اس حصہ کا مال اس مال کے حصہ
طور پر خریدار بنایا تھا اور اس مال کے مال اس حصہ کا مال
میں یا اس جائداد میں حصہ لینے کا اثر کیا تھا جو وگرنہ
رقم کی تکمیل میں خرید کی گئی تھی تو صورت حال مختلف
ہو گئی تھی۔ لیکن دعویٰ کو باجارت دینا کہ وہ زرین
میں صرف مالیت کے وصولی کے لئے تمام جائداد نہ ام
گراں قیمت مال انصافی کا باعث ہو گیا کہ ملکیت میں کہ اسکا
نتیجہ یہ ہو کہ موہن لال زرین میں اپنے حصہ سے ویز ہو نہ
جائداد میں حصہ جو وہ ہو جائے۔ دعویٰ کی نسبت یہ مال
زرین میں حصہ دینے حصہ کے لئے دعویٰ کیا تھا یہ مال
ہونا چاہیے کہ اس کو اس کے لئے تسلیم کیا تھا کہ باقی زرین خرچ
جائداد کے متناسب حصہ کے حاصل ہو جائے یہ بیان ہو گیا
ایسی حالت میں ہماری طرف سے اس کے لئے کہ اس مقدمہ
کے حالات کے لحاظ سے دعویٰ کو زرین میں اپنے حصہ کی
باز یافتہ کے لئے ضروریہ جائداد کے متناسب حصہ کے مقابلہ
میں وگرنہ عطا کی جانی چاہیے جس کی رقم باقی ہو رہی ہے
حصہ ہم امر و مسطور اور ماتحت عدالتوں کی وگرنہ میں

کمار چار جی بنام امید علی (د) مقدمہ چھوڑ دیا۔ مقدمہ تمام ججوں کے سامنے
 میں فاضل ججوں نے گواہوں نے اس حجت کی تائید نہیں کی کہ
 ظاہر کیا جی جو اب مزاح کے لائق کوئل نے پیش کی ہے یہ بیان
 کیا تھا۔ اس کے علاوہ سنجی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس وقت
 کامرما بالہ جج جو ۱۹۱۵ء میں پیش کی گئی تھی اور اس دعویٰ کا
 امر بالہ جج جو ۱۹۱۵ء میں رجوع کیا گیا تھا ایک جج، اگر
 کارروائیاں کے امور بالہ جج مختلف تھے تو دعویٰ یقیناً
 قابل پذیرائی تھا اور دفعہ ۱۰۹ قانون مرغان بنگال کسی
 فریق کو دعویٰ رجوع کرنے سے منع نہ کرے گی۔ پس وہ مقدمہ
 موجودہ مقدمہ سے قابل استناد ہے اور جو اڈا اس میں ظاہر کی
 گئی تھیں وہ ہیں مختلف رائے قائم کرنے سے نہیں روکتیں
 مقدمہ سوئیٹھی کمار پٹج بنام سارا چرن باسو میں کے متعلق
 بھی یہی کہا جاسکتا ہے اس مقدمہ میں فاضل ججوں نے بیان
 کیا تھا کہ اس دفعہ ۱۰۹ کے تحت عہدہ دار مال کا اختیار
 سے بالکل خارج ہیں اس کا کام اس کے تصدیق کا محض
 کہ ایک اخذات حقوق کا اندراج صحیح ہے یا نہیں اسی طرح
 کا مینی سدری بنام علی علی علی میں فاضل ججوں نے حسب ذیل
 رائے ظاہر کی تھی کہ ان سے کہنے سارا ڈینٹ جج سے اس کے
 میں اٹھا کر لینے سے قاصر ہیں کیونکہ میں یہ معلوم ہوتا
 ہے کہ دعویٰ زیر دفعہ ۱۰۹ کامرما بالہ جج اور موجودہ دعویٰ
 کامرما بالہ جج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے مقدمہ
 سرج کمار چار جی بنام امید علی (د) میں بطور سابقہ مقدمہ
 کی تعلیم کی گئی ہے اور مقدمہ عبیدہ خاتون بنام محبوب علی
 چودھری (د) اس بنا پر قابل تیار ہے کہ اس مقدمہ میں یہ
 دعویٰ رجوع کرنا کی اجازت کے ساتھ مقدمہ اٹھالینے کی
 دہا ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء

اجازت نہیں دی گئی تھی۔ یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ مقدمہ
 میں ایسی کوئی اجازت عطا نہیں کی گئی تھی۔ یہ سوال ہو سکتا ہے کیا
 کہ مقدمہ سرج کمار چار جی بنام امید علی (د) میں پیش کیا گیا تھا کہ
 اگر ایسی اجازت عطا کی گئی تھی تو یہی یا عہدہ دار مال کو یہ اجازت عطا
 کرنا کہ اس بارہ مال تھا کہ وہ مختلف اختیار سماعت کی حالت
 میں تھا رجوع کرنا کہ اجازت عطا کرنا کیونکہ قانون مرغان
 بنگال میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے کہ دروغ است جو دفعہ ۱۰۹ کے
 بہت رجوع کی گئی ہے اور یہیں اٹھا لیا ہے یہ امر کہتی ہے کہ ایسی
 کہی پیش نہیں کی گئی تھی۔ صرف و اضلاع قانون ایسی دروغ است
 کے ترکہ ہو سکتی گئی تھی اس کے اٹھا لئے جانے کی وجہ سے نائل کر
 ہیں اور ہم دیکھ کر کہ وہ لہر کر سکتے جو ممکن ہے کہ ایسا حکم
 نہ کر نہیں دیا۔ قانون کا ترکہ ہو۔ ایسی حالت میں کیا
 میں اس رائے کو تسلیم کر لینے کے نا قابل ہوں جو بعض مقدمہ میں
 ظاہر کی گئی تھی کہ درخواست جو پیش کیے جانے کے بعد اٹھا لیا گیا
 یہ امر کہہ سکتی ہے کہ کیا درخواست اس میں ہی نہیں کی گئی تھی
 اس سوال کے متعلق ان مقدمہ میں زیر بحث ہے جسے کوئی
 واجب التعمیل فیہ ملے سیکے خلاف نہیں ملتا۔ مثلاً اس کے
 عبیدہ خاتون بنام محبوب علی چودھری (د) کے واقعات ان مقدمہ
 کے واقعات کے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ ایسی حالت میں یافتہ
 خارج کیے جانے چاہئیں اور ان مقدمہ میں خرچہ دلایا جاسکتا
 مراۃ علیہ حاضر ہوئے ہیں۔
 جسٹس واکسلی میں متفق ہوئے۔
 لاٹیکورٹ مدریں
 مراۃ ثانی دیوانی
 بہتر مقدمہ ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء ۱۹۲۳ء ۱۳۳۳ء

سایا سا اچھا
 ہزار
 سالم تر
 (کالکتہ)

۱۰۰

وہ کامل مالکانہ حقوق رکھتے تھے مگر سے تنہا نہ تھے۔ عدالت
ابتدائی نے جائیداد کی شہادت و قلمبندی کی اور تاجر کا دارالوادی
مالکانہ حقوق کہ ہند کی منہ سے اس کی توجہ نہ کر کے بلکہ
یہ توجہ اٹھا لیا کہ وہ حقوق اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ہر حد تک
میں تھے اس توجہ کے لواظ سے ذیل میں منصف نے دعویٰ اس
بہا پر اٹھایا کہ وہ ۱۸۷۱ء میں اس کے خلاف تھا کہ کسی کو جو حق
شفعہ یافتہ لایا جائیگا وہی تمام شیعوں جہاد کی نسبت سے شفعہ
ناقد کرنا چاہیے جس کے متعلق اس کو کوئی حق شفعہ حاصل ہو۔
جسٹس کٹ جج کے روبرو راہنہ کیا گیا تھا اور عدالت شفعہ
تحت نے یہ توجہ قلمبندی کی ہے کہ بائع مال کے مالکانہ حقوق
صرف ۴ حصہ سے تھے اس توجہ کے لحاظ سے عدالت نے بائع مال
کی دیگر کسی منسوخی کی گئی ہے اور شفعہ مرد و اس کی گاہک یا تاجر
پیش شدہ اس نتیجے طلب کے حوالہ سے بائع مال کا راجہ اس میں
تحقیقات کی جائے۔

موجودہ مراجعہ اس حکم واپسی مقدمہ کی ناراضی پر پیش آیا
جس حد تک کہ درخواست مراجعہ میں بائع مال کے مالکانہ حقوق
کی حد کی نسبت عدالت مراجعہ تحت کی توجہ پر اعتراض کرتی
کو تشکیک ہے ہم یہ کہنا کافی خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پاس
میں وہ توجہ مراعات ایک توجہ و اتقائی ہے فقہین نے بہت
پیش کی تھی مالکانہ حقوق کے رجسٹر کو جو موضوع کے پڑا رہی نے
پیش کیا تھا جو دگواہ نے بے اعتبار قرار دیا تھا۔ اس لیے
ہاں کیا تھا کہ بائع مال کے کسی طریقہ سے ان حصص کی نسبت خود
لوا لک کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا تھا جن پر وہ صرف
حقوق مرتب رکھتے تھے۔ مدعی علیہم نے تحصیل کا ایک ہر اسلہ
پیش کیا اور حقوق جہاد کے ایک ہر سے ایک قلمبندی پیش کیا

میں پیش کیا جس سے یہ ظاہر کرنا کر شش ماہی نہیں کہ گزشتہ
میں ایک دفعہ بائع مال کے مذکورہ شیعوں نے ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء
میں مالکانہ حقوق کے مال کے تھے۔ بائع مال پر اس میں کیا ہے کہ ان
نے ان میں ان مالکانہ حقوق کا نصف حصہ ہی لیا جو اس وقت
حاصل ہوئے تھے اور اس کی شہادت کی بنا پر عدالت نے ابتدائی نے یہ
قرار دیا تھا کہ بائع مال کے مالکانہ حقوق کی وسعت کم از کم ہر
حصہ سے تاجر نہ کرتی تھی۔ عدالت مراجعہ تحت نے اس بہا سے کہ
قطعی تصور کرنے سے انکار کیا تھا اور کامل شہادت پر نظر ثانی
کرنے کے بعد اپنی توجہ قلمبندی کی تھی ہم یہ کہنا کافی خیال کرتے ہیں
کہ ذیل میں سارے مطالب جج نے بار شہادت غلط طریق سے غلط کیا
ہے یہ اس قسم کا مقدمہ تھا جس میں فسرین کیجا نب سے شہادت
نہیں لائی گئی تھی اور تمام شہادت پر نظر ثانی کرنے کے بعد توجہ عدالت
کی گئی ہے۔

لیکن وہ امور و مطالب باقی رہتے ہیں جن میں سے ایک پر مقدمہ
کی بنیاد پہنچنے سے ہمارے دو ہر و ایک اصول کا حوالہ دیا گیا ہے
جو ابعد اس عدالت کی ایک حق شفعہ کی بیچ نے سہواری ۱۰۰۶
بنام گیشتری سنگھ و اس کے فرار دیا تھا اس اصول کے مطابق
موجودہ مدعی کو نہ صرف یہ اختیار ہو سکتا تھا بلکہ وہ اصل اس پر
یہ لاری تھا کہ وہ اپنے واقعات کو کلیتہاً نظر انداز کرے
جن کا اس کا اس مقدمہ میں بائع مال کے مالکانہ حقوق کی حقیت
کے متعلق تھا وہ ان کے کالین کر سکتی تھی اور کامل حصہ راوی
نے متعلق حق شفعہ نافذ کرنا دعویٰ کر سکتی تھی جس کے متعلق اصول نے
ایہ بیعنا میں اپنی تعریف مالکانہ کامل کے طور پر کی تھی نتیجہ غالباً
یہ ہوتا کہ اسکے موافق ایک حق شفعہ کی دگری مساوی کی جاسکتی
بنا پر وہ دستوروں کی قائم مقام ہو جاتی اور مالکانہ یا حرم کے

اقبال حیدر خاں
بنام
مسادہ و دیگر
(الہ آباد)

بالا حیدر خان

بنام

ادوکی قادیانی

لاہور آباد

ٹرانسپیکوٹ الہ آباد

مرافقہ اولی دیوانی

تبرہ قدیمہ بامہ ٹرانسپیکوٹ الہ آباد

۱۸۷۱ء میں پیرا ٹرانسپیکوٹ چھٹس گڑھ

تیار کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمارت عظمیٰ خانہ کی بنیاد پڑی

میں علیہم۔ مرافقان۔ علیہم مرافقہ اولی دیوانی

۱۸۷۱ء میں۔ اس کے حقوق کی وسعت کے مغلہ تحریر پٹنوی

واقعات۔ پٹنوی نگہ عدالت کا دعویٰ شہ۔ اس وقت کی

عدالت کی تصدیق کے متعلق ٹرانسپیکوٹ الہ آباد

اس کے متعلق الہ آباد میں جو چیزیں تھیں ان کے بارے میں

دعویٰ کی وجہ سے متعلق ہو رہا تھا۔ اس کے بارے میں

کئی کئی چیزیں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں اس کے متعلق تھیں۔ اس کے بارے میں

عدالت الہ آباد کی طرف سے اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

کئی کئی گنا اور اس کے متعلق تھیں۔ اس کے بارے میں

اور اس کے متعلق تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

دعویٰ کی وجہ سے متعلق تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

پتہ کیا جائے۔

جس کے بارے میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

یہاں جو چیزیں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

روایت اور اس کے متعلق تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

جو چیزیں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

جس کے بارے میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

صفحہ ۱۰۰

اعتبار رعایت حاصل ہو اور اس کے اعتبار سے اس کے

کئی کئی چیزیں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

اعتبار رعایت۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

منجانب مرافقان۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

سب سے زیادہ مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

پتہ کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

کئی کئی چیزیں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

مرافقہ اولی میں تھیں۔ اس کے بارے میں تھیں۔ اس کے

ملا نہ سابی

نام

پسند علی خان

دکلمتہ

مہند ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

ماہلاس پٹنہ سبھی پٹنہ و سبھی پٹنہ

۱۰۰ سالہ لسانی بی وغیرہ پنہام پوسھ علی خان وغیرہ

مہند ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

قانون میاں سماعت ایکٹ ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

کی جان سے وصول کیا جانا جو صدقہ مندرجہ ذیل کے ناموں پر ہے۔

حصہ کی بار یافتہ کے لئے وراثہ و متوفی کا دعویٰ۔ میاں سماعت

وہ جس کو قصہ جات کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

وراثت کی بنا پر وصول کیے جانے والے حصہ کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

۱۰۰ سالہ لسانی بی وغیرہ پنہام پوسھ علی خان وغیرہ

مہند ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

قانون میاں سماعت ایکٹ ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

کی جان سے وصول کیا جانا جو صدقہ مندرجہ ذیل کے ناموں پر ہے۔

حصہ کی بار یافتہ کے لئے وراثہ و متوفی کا دعویٰ۔ میاں سماعت

وہ جس کو قصہ جات کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

وراثت کی بنا پر وصول کیے جانے والے حصہ کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

۱۰۰ سالہ لسانی بی وغیرہ پنہام پوسھ علی خان وغیرہ

مہند ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

قانون میاں سماعت ایکٹ ۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

۱۸۰۴ء تا ۱۸۰۵ء منصفہ ۲۰ فروری ۱۸۰۴ء

کی جان سے وصول کیا جانا جو صدقہ مندرجہ ذیل کے ناموں پر ہے۔

حصہ کی بار یافتہ کے لئے وراثہ و متوفی کا دعویٰ۔ میاں سماعت

وہ جس کو قصہ جات کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

وراثت کی بنا پر وصول کیے جانے والے حصہ کی تفریق کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں۔

صفحہ ۱۰۱

فیصلہ - واقعات جس سے یہ رافضہ پیدا ہوتا ہے اگر مختصر

میان کیے جائیں تو سب دلیل ہیں۔ ایک شخص عیلت ادھار

کلاہ فرجیہ کی عیلتہ سے نکلتے ہیں کاروبار انجام دیتا تھا۔

خطبات اندر کی فائزہ پندرہ علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

روپہ علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

ان قصہ جات کی دوسری لے کر ایک حدیث اس حال کیا متوفی

کی سبب کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں کاروبار انجام دیتا تھا۔

بیٹے اسکی روجہ علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

بیان کیا گیا ہے کہ مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

تھا کہ متوفی کی اس سبب کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں کاروبار انجام دیتا تھا۔

رقم کا حاسب ہیں تملایا ہے اور ان میں سے مدعیان کو ان کا حصہ

کیا ہے اسی حالت میں مدعی نے ان رقم کی حسابہ ہی کی اور ان میں سے

انہی حصہ کی بار یافتہ کی استعانت کی کیونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعیان

مذکورہ بالا رقم میں حصہ کیے تھے یہ مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

کہ حسابات اسکی قبل ہی کیے تھے ۱۳۱۲ء میں اس پر ۱۳۱۲ء میں سے

حاجے تھے اور یہ کہ مدعیان نے خود ان بعض قصہ جات کو وصول کیا

تھا جو خطبات اندر کو وجہ الادا کیے ہوئے ہیں اور اس رقم سے زیادہ رقم باقی

تھے جو انکو وجہ الادا کی ہے اس لئے مدعیان کو مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

وجہ الادا نہ تھی یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہر صورت میں مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

سبب اسکی چنے جنہوں نے مقدمہ میں شریعت میں قصہ جات کی تھی

یہ قرار دیا تھا کہ مدعیان کا حصہ تھا جس کا انہوں نے ادعا کیا تھا

اور یہ کہ مدعیان نے کچھ وصول نہیں کیا تھا اور یہ کہ مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

حسابات نہیں تھے۔ انہوں نے یہی قرار دیا کہ مدعی علیہ پندرہ لے کر متوفی کا ایک بیٹا اسکی

میں رجوع کیا گیا تھا جو حسابات دینے کا حکم صادر کیا گیا تھا

رافضہ الیت رافضہ تحت نے یہ قرار دیا کہ مدعیان کا حصہ صرف ۸۰ رہا

۱۹۲۱ء

اس سب کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ اس کے لئے ایک اور وجہ ہے کہ
فرد یہ بین و باطنیہ راجت عدالتوں سے یہ فقہ و کیا خاک
دوں میں دو علیٰ بدل و لائی پیش کر رہی تھی۔ اس قسم
کی صورت ہونی ممکن تھی گو یہ واضح رہے کہ اس قسم کی کوئی
عربی دعویٰ کو اس طور پر دیکھنا کہ اس میں یہ بیان کیا
گیا ہے کہ وہ سبکی آج اور اچھا ناسن کی لوری میں خاکی رقم لکھی
تھی کہ اس نے اسکو بھی علیہ غبر کے قبضہ میں چھوڑ دیا تھا
اور اسکو تار وار پر خرچ کر دیا کہ اس نے جو رقم صرف کی تھی
اسکی رائن تار کی کوری میں ابی رقم صلہ سے سرکسی کر دی
تھی جو کوری کا حوالہ مدعی نے دیا تھا اور یہ کہ جب اس نے
اسکو واپس کر دیا تھا تو اس نے دو رقم دستاویز ۱۶ میں لگا
تھی ان پلٹنگ کے لحاظ سے بحث یہ کی گئی ہے کہ مدعی کی بحث
عربی دعویٰ میں اسطور پر پیش کی گئی تھی کہ وہ یہ بھی کہ دستاویز
۱۶ کی رو سے رقم تمام نہ رہی تھی علیہ غبر کی رقم کے طور پر
لگائی گئی تھی اور دستاویز مدعی علیہ غبر کے نام سے ہے
بینا یہ حال کی گئی تھی یہ بحث اس بحث سے بہت زیادہ مختلف
ہے جسکو متعلقہ دستاویز کے منصفوں کے منجملہ دو سرے اور
عدالت دافہ تحت نے ثابت قرار دیا تھا کہ رقم دستاویز
۱۶ کے بموجب فرض و لکھی تھی تار وار کی رقم تھی جسکا مدعی
غبر نے کرنا دن کی حیثیت سے ہر تار صرف کیا تھا اور اسکو
اس نے مدعی علیہ غبر کے نام سے حوالہ کیا تھا اور رقم لکھا تھا
اسکا تعلق اس وقت سے ہے کہ اسکا جب وہ رقم اس کے قبضہ
میں آئی تھی اور اس میں اسکا اسکا کیا تھا اور رقم نہ
امانی رقم بھی جو اسکی ہندو سپینڈ لی اٹلار کے ساتھ لکھی تھی
میں تھی اسلئے وہ بار بار اسکو واپس کر دے چکا ہے

خیال میں اب واضح ہے کہ نقصان یا اس کے مستحقین کی جانب سے
راجت عدالتوں میں بہت کم کو شیش صحیح بحث کے پیش کرنے
اور اس پر ایک رقم کی لکھی تھی وہ تفریق جو مقدمہ کے اس حصہ
کے متعلقہ غریب لکھی تھی انتہائی طور پر عام تھی۔ وہ یہ بھی کہ اس کا
مدعا اور بار بار ہائے مندرجہ ضمیمہ کے متعلق کسی استغناء
کے یا نیچے مستحق میں اس امر سے قطعاً طلب پر دونوں فریقین
بہت زیادہ مقدار میں شہادت پیش کی تھی پہلے متعلقہ دستاویز
منصف نے اس میں تسلیم کیا کہ اس متعلقہ کی نسبت بہ قرار
دیا تھا کہ رقم تار وار کی جائیداد تھی لیکن مقدمہ کے اس جز
کی تفسیر اس کے باقی ماندہ فصلہ کی تائید کرنے کے نفاذ میں۔ دو سرے
دستاویز کے منصف اور عدالت دافہ تحت نے جیسا کہ اس کے قبل
بیان کیا گیا ہے یہ قرار دیا تھا کہ رقم کا تعلق توتالی سے تھا اور یہ
مدعی علیہ غبر کے اسکا بھی تفریف کیا تھا اور اسکو مدعی علیہ
غبر کو دیدیا تھا۔ اس معاملہ پر بہت ہی زیادہ غور کرنے کے بعد
یہ بین خیال کرتے کہ مدعی علیہ غبر کی جانب سے کوئی
تعجب یا غلط فہمی ثابت کی گئی ہے عرضی دعویٰ میں یہ بیان
کیا گیا تھا کہ رقم تار وار کی ملک تھی لیکن اس میں صراحتاً یہ
ذکر تھا کہ آباء و اجداد نے مدعی علیہ غبر کے نام پر بینا
حال کی تھی اسکو رقم لکھی تھی۔ اسکی رو سے عدالت کے رد
تمام دافعات میں یہ لکھا ہے کہ اسے تفریق قانونی ضلع کی صورت
میں لکھی تھی ہم پر اسے ظاہر کرتے ہیں کہ خواہ مدعی سے مدعی
غبر کی جانب سے اس قسم کے متعلق جو امانتی رقم قرار دی گئی تھی یہ
تجدد بحث ثابت کی گئی یا بینا کی وسیع دلیل ثابت کی گئی
غور کی شہادت ایک ہی ہوگی اور اس کے نتائج میں صرف اس سے
اختلاف ہوگا کہ دوسری بحث میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے شہادت سے

میں اس قسم
نہ
میں یا بار
درا

ماکشی و تہیاری

شہنام

پیرا بار و تہیاری

مدد (س)

پایک پورہ راس

را حیدر مانی دیواری

برہنہ تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

قاری پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام
 پیرا تہیاری ۲۸ باب تہیاری ۱۹ منصفہ ۱۹ راس
 احوال شہنام سرور و لکھنؤ شہنام شہنام شہنام

ایسی حالت میں بنی ہوئے کہ انھوں نے خود کو خارج کیا جاتا ہے۔
مراۓ خدا کی کیا کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بیلی مرغانہ تانی دیوانی

پیر ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء، جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء

احسان علی صاحبزادہ

گوئی ناختہ شکل - دروغ علیہ بنام سنگ تابان شکل - دروغ -
مراوغ علیہ -

مجموعۂ قضا علیہ و لوائی ایکٹ ۵۰ بابۂ ۱۹ آرڈر ۴۱ رول ۴۵
۶۰ بابۂ ۱۹ قضا - اس حکم پر جس کی رو سے تو تین طلبہ واپس کیا گیا ہے
آبائطی سماعت کیونکہ ان کے اس کب جاسکتا ہے۔ ڈگری کی تعلیم
رہن۔ بنیام کی ڈگری ہو دعویٰ مہن کی جانب سے رہن جو
کی ادائیگی پر مشروط ہو یہ جو خبر کے رامین کی جانب ادا
کئے جائیں ان کے قانون میں سماعت ایکٹ ۹ بابۂ ۱۹ ضمیمہ

۱۸۲۵ء - ۶۔ ریچاسٹن ٹیل جبکہ تعلق مختلف ایڈمڈلٹیسٹوٹا گویا تہہ ستر
سوا سو اعنف کے تختہ کا انٹر گروہی ہے۔

خدا و سوا عین کے لئے خطا کا امر نہ ہی ہے۔
 کہ فی حالات ملوثی میں عین کے لئے خطا کا نہ ہونا نہ کر کے بلکہ عین
 بعض حلقوں میں تہذیب کا جو فلس کرے اور اعلیٰ اور نیچے کے در درخت اور پتوں
 لہجہ میں یہ تہذیب کا جو انداز ہو کہ وہ ان امور میں تہذیب کے سوا کسی کا اور
 کو نظر انداز کرے اور عین اختیار ہو یا کسی ایسے امر کے قطع ہونا
 جو جس کے واسطے عین سوا کے لئے ہو یا عین نہ کر سکتی
 عین ہی رائے قائم کرے۔

مسیح الدنہ سا گنہ عہد الدین کس جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۸
 سا گنہ ای طریق الامور و تہذیب و اخلاق ۱۶ صفحہ ۲۰۶
 ۱۱۱۱ نمبر ۱۲۰ و ۱۲۱ لکچر ۱۲۰ و ۱۲۱ لکچر ۱۲۰ و ۱۲۱
 رائے جوہری ننگ اسر جو کانا اسے جوہری لکچر ۱۵
 ۱۵۹ و ۱۶۰ اسٹیک لکچر ۱۵۹ و ۱۶۰ اسٹیک لکچر ۱۵۹ و ۱۶۰
 صفحہ ۱۶۲ سے اسٹیک لکچر

فرمودی نہیں کہ کوئی درجہ اسٹیل اس فرض کے لئے کہ اس سے
معاوضہ معاشرت کی حیثیت ہو اسی جملہ کوئے خفاہ رجوع کی گئی ہو
حکمت متعلق درجہ استمال میں من عراحتہ گئی ہے۔

اب سلام کی ڈگری میں جو برسن کی بناء پر صدارت گئی تھی اسی امر کی
وجہ سے گئی تھی کہ ڈگری دار اس کا سہی نہ ہوگا کہ وہ بد حالہ اور کچھ
بھیسہ بن کر اسے غرا سکے کہ اس میں دوسرے آدمی پہنچو اور اس کو خیر
واحالہ بھال تھی یہ رسم ہاں سے لے کر آج بھی اور برسن ڈگری دار سے
مرتبہ دار اور خلاف اپنی ڈگری کی دلیل کیلئے دیکھا سب سے پہلے
جس میں دوسرے اہل عقائد برسن کو خیر کے تابع تھا =

قرارداد باک ۱۷۱۶ دگر می سن میدان کی کوئی فائدہ تقریباً نہ لگائی تھی
حکومت اور فرماؤ ایک نیا بیجا شیوہ سابقہ میں پروا نہیں لایا یعنی

سیدنا ابوبکر
(رضی اللہ عنہ)

۱۔ ...
 ۲۔ ...
 ۳۔ ...
 ۴۔ ...
 ۵۔ ...
 ۶۔ ...
 ۷۔ ...
 ۸۔ ...
 ۹۔ ...
 ۱۰۔ ...
 ۱۱۔ ...
 ۱۲۔ ...
 ۱۳۔ ...
 ۱۴۔ ...
 ۱۵۔ ...
 ۱۶۔ ...
 ۱۷۔ ...
 ۱۸۔ ...
 ۱۹۔ ...
 ۲۰۔ ...
 ۲۱۔ ...
 ۲۲۔ ...
 ۲۳۔ ...
 ۲۴۔ ...
 ۲۵۔ ...
 ۲۶۔ ...
 ۲۷۔ ...
 ۲۸۔ ...
 ۲۹۔ ...
 ۳۰۔ ...
 ۳۱۔ ...
 ۳۲۔ ...
 ۳۳۔ ...
 ۳۴۔ ...
 ۳۵۔ ...
 ۳۶۔ ...
 ۳۷۔ ...
 ۳۸۔ ...
 ۳۹۔ ...
 ۴۰۔ ...
 ۴۱۔ ...
 ۴۲۔ ...
 ۴۳۔ ...
 ۴۴۔ ...
 ۴۵۔ ...
 ۴۶۔ ...
 ۴۷۔ ...
 ۴۸۔ ...
 ۴۹۔ ...
 ۵۰۔ ...
 ۵۱۔ ...
 ۵۲۔ ...
 ۵۳۔ ...
 ۵۴۔ ...
 ۵۵۔ ...
 ۵۶۔ ...
 ۵۷۔ ...
 ۵۸۔ ...
 ۵۹۔ ...
 ۶۰۔ ...
 ۶۱۔ ...
 ۶۲۔ ...
 ۶۳۔ ...
 ۶۴۔ ...
 ۶۵۔ ...
 ۶۶۔ ...
 ۶۷۔ ...
 ۶۸۔ ...
 ۶۹۔ ...
 ۷۰۔ ...
 ۷۱۔ ...
 ۷۲۔ ...
 ۷۳۔ ...
 ۷۴۔ ...
 ۷۵۔ ...
 ۷۶۔ ...
 ۷۷۔ ...
 ۷۸۔ ...
 ۷۹۔ ...
 ۸۰۔ ...
 ۸۱۔ ...
 ۸۲۔ ...
 ۸۳۔ ...
 ۸۴۔ ...
 ۸۵۔ ...
 ۸۶۔ ...
 ۸۷۔ ...
 ۸۸۔ ...
 ۸۹۔ ...
 ۹۰۔ ...
 ۹۱۔ ...
 ۹۲۔ ...
 ۹۳۔ ...
 ۹۴۔ ...
 ۹۵۔ ...
 ۹۶۔ ...
 ۹۷۔ ...
 ۹۸۔ ...
 ۹۹۔ ...
 ۱۰۰۔ ...

۱۔ ...
 ۲۔ ...
 ۳۔ ...
 ۴۔ ...
 ۵۔ ...
 ۶۔ ...
 ۷۔ ...
 ۸۔ ...
 ۹۔ ...
 ۱۰۔ ...
 ۱۱۔ ...
 ۱۲۔ ...
 ۱۳۔ ...
 ۱۴۔ ...
 ۱۵۔ ...
 ۱۶۔ ...
 ۱۷۔ ...
 ۱۸۔ ...
 ۱۹۔ ...
 ۲۰۔ ...
 ۲۱۔ ...
 ۲۲۔ ...
 ۲۳۔ ...
 ۲۴۔ ...
 ۲۵۔ ...
 ۲۶۔ ...
 ۲۷۔ ...
 ۲۸۔ ...
 ۲۹۔ ...
 ۳۰۔ ...
 ۳۱۔ ...
 ۳۲۔ ...
 ۳۳۔ ...
 ۳۴۔ ...
 ۳۵۔ ...
 ۳۶۔ ...
 ۳۷۔ ...
 ۳۸۔ ...
 ۳۹۔ ...
 ۴۰۔ ...
 ۴۱۔ ...
 ۴۲۔ ...
 ۴۳۔ ...
 ۴۴۔ ...
 ۴۵۔ ...
 ۴۶۔ ...
 ۴۷۔ ...
 ۴۸۔ ...
 ۴۹۔ ...
 ۵۰۔ ...
 ۵۱۔ ...
 ۵۲۔ ...
 ۵۳۔ ...
 ۵۴۔ ...
 ۵۵۔ ...
 ۵۶۔ ...
 ۵۷۔ ...
 ۵۸۔ ...
 ۵۹۔ ...
 ۶۰۔ ...
 ۶۱۔ ...
 ۶۲۔ ...
 ۶۳۔ ...
 ۶۴۔ ...
 ۶۵۔ ...
 ۶۶۔ ...
 ۶۷۔ ...
 ۶۸۔ ...
 ۶۹۔ ...
 ۷۰۔ ...
 ۷۱۔ ...
 ۷۲۔ ...
 ۷۳۔ ...
 ۷۴۔ ...
 ۷۵۔ ...
 ۷۶۔ ...
 ۷۷۔ ...
 ۷۸۔ ...
 ۷۹۔ ...
 ۸۰۔ ...
 ۸۱۔ ...
 ۸۲۔ ...
 ۸۳۔ ...
 ۸۴۔ ...
 ۸۵۔ ...
 ۸۶۔ ...
 ۸۷۔ ...
 ۸۸۔ ...
 ۸۹۔ ...
 ۹۰۔ ...
 ۹۱۔ ...
 ۹۲۔ ...
 ۹۳۔ ...
 ۹۴۔ ...
 ۹۵۔ ...
 ۹۶۔ ...
 ۹۷۔ ...
 ۹۸۔ ...
 ۹۹۔ ...
 ۱۰۰۔ ...

کلیات
 نام
 ست نامیں
 (والہ آباد)

نامہ متعلق
نیام
شمارہ ۱۱
مآبہ

مکرم کہ مرتبین ہونے کی حفاظت کیلئے صادر کیا گیا تھا ان کو ذکر
کو باخیاں نکالنا کہ وہ اس وقت تک ادا کی کرے جب تک اس کی دگر کی
تفیل کر سکا ہی نہ ہوگا۔
(۲) یہ کہ جس نے وہ اتنا کہ اس نے یہ پیش قدمی کی تھی اور رقم ادا کی
تھی دگر دیکر اس نے اس حق سے محروم نہیں کرنا تھا کہ وہ ایسی لکھی
کی تھی جو اس کے لئے ضروری تھا کہ اسے جو اس کے لئے ضروری تھا
ملاحظہ فرمائی بنا راضی دگر کی معذرت دے کہ اس کے لئے ضروری تھا کہ اسے
دگر فروری ۱۹۲۳ء -

منجانب مراجع مستطری - اہل بہرہ -

منجانب مراجع علیہ مستطری - ایس بابا پٹے و ایس بابا پٹے
فیصلہ عملہ علیہ کارروائیاں بین ایک افغانی ہرہ مرید نے زمین
نیلا کی ایک دگر کی سے پیدا ہوا ہے۔ واقعہ گوئی کہ ایک تھکرا میں ایک
مراغہ علیہ سنا اپنی شکل و ترس دگر بدار ہے۔ دگر، ہن اس امر کی
حاجت لگتی تھی کہ اراضی رکھنا تاکہ ہر اور اراضی جس کو پال
و ہونہ حصہ نہ لیا گیا تھا جنہاں خالق ہری ہر ہر ضلع گور کہہ پور
سے قطعہ ہرستان مونسہ اس قبہ کے ایک جزو پر ایک ہن کہتے تھے
دگر کی اس شرط کے لای تھی کہ جہاں کو یہ خالق نہ ہونا چاہئے کہ وہ
اس جائداد کو نیلا کر این جو اس میں ہر ہر کو لای تھی اگر وہ اس گری
شدہ رقم کے ادا کرنے سے ناظر ہے تھے جو مرتبین ہن کو قابل ادا
تھی کسی وقت کی حاجت نہیں لگتی تھی جسکے اندر یہ ادائیگی ہونا
تھی شرط صرف یہ تھی کہ رقم دگر کی شدہ ادا کیے بغیر مرتبین دگر دیکر
کو یہ خالق نہ ہونا چاہئے کہ وہ جائداد کو اس جزو کو نیلا کر این۔

۱۹۲۳ء کو دگر کی قطعی قرار دی گئی تھی مرتبین نے فیصلہ کی
دو درخواستیں جنہیں سے دونوں ناقابل اجراء ثابت ہوئیں
علی الترتیب ۲۱ مئی ۱۹۲۳ء ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو پیش کی گئیں یہ

دو درخواستیں ملاحظہ فرمائی کہ اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
کہو کہ وہ دو درخواستیں آخری ایڈیشن ہر ہر خارج ہوئی تھیں دگر بدار
نے جو کہ اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
تھی اسلئے اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
سے خارج کی کہ اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
خارج کی کہ اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
و اسلئے اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
جس سے یہ افہام ہوتا ہے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے
۱۹۲۳ء اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
و اسلئے اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق اس وقت کے متعلق
اسکے ادا کرنے کی ضرورت رہی ہے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے
سے اعتراض کیا جو موجودہ امر میں اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے
دعا ہے کہ دگر بدار اس ادائی سے مستفید ہو سکا تھی نہ تھا جو اسکے
ماریون دگر کی نے کی تھی اور یہ کہ چونکہ اس نے خود اس ہرہ کو نکال
نہیں کر لیا تھا اسلئے وہ جائداد کو اس جزو کے خلاف فیصلہ کی اسلئے اسلئے
کرنے سے منع تھا۔

(۲) یہ کہ جائداد کے اس جزو کے متعلق درخواست منقطع البعد تھی
دوسری درخواست ہی اختصار کی بنا پر تصفیہ کیا جاسکتا ہے
تسلیم کیا گیا کہ دو سالہ درخواستیں اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے
کی حفاظت ہونی ہر جس کو خالق میں بچت لگتی ہو کہ جائداد اس
کے متعلق ان سے یہ مواد سماعت کی حفاظت نہیں ہونی کیونکہ اس
دو درخواستیں میں جائداد کو اس جزو کے خلاف فیصلہ کی اسلئے اسلئے
تھی اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے اس لئے
نہیں پیش لگتی تھی کسی بی ضروری نہیں قرار دیا گیا کہ کوئی درخواست
قبول اس غرض کیلئے کہ اس کی بنا پر سماعت کی حفاظت ہو سکی جائداد

انڈین لارڈز اور جج صاحبان کی سام سامت علی
الڈین لارڈز اور جج صاحبان کی سام سامت علی
دعوت پر جج صاحبان کی سام سامت علی
جج صاحبان کی سام سامت علی
جج صاحبان کی سام سامت علی

میری رائے میں مرہونہ خاندان کے متعلق کوئی خلاف سامی نہیں
لگتی ہے۔ نہ کو کوئی ایسی کام دلائل اس بحث پر پیش کی ہیں کہ خلاف
سامی واقع ہوئی ہو اور لفظ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
صورت حال یہ ہو تو ایسی جتن کی تاہد ہو سکتی تھی۔ ہرگز نامہ سال
بدون ڈگری اور گجٹ پرنٹنگ سے مراد مرہونہ خاندان کی حالت
سے مراد لگتا ہے اور لفظ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
کے ماس الفاظ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
متعلق ہیں کہ ترک مرہونہ خاندان کی ترقی نہیں عرضی ہوگی کہ ترک مرہونہ
یہ بیان کر کے کہ مرہونہ خاندان کی ترقی کے متعلق
ساکت ہے نہ جہاں خلاف سامی کے معنی میں سے لیں نہ اگر
کی صورت ہے وہ وہ اصل ایک غلطی ہے جو ایک لفظ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
بین پیدا ہوئی ہے جو کہ اول پر مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
کبھی کوئی نزاع واقعی مرہونہ خاندان کے متعلق نہ تھی اور ایسی حالت
میں ساسی طریقہ سے یہ بین کہا جاسکتا کہ کوئی خلاف سامی عمل
میں آتی تھی ان حالات میں میں یہ خیال کہ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر

کے دہم جج کی عمل دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت عدالت کے
اصلی احکامات کے استعمال کر کے ہر درجہ میں
مسئلہ کو کوئی اس عدالت کے اوپر وہ نہیں بیان کیا ہو کہ
نارندین جج صاحبان کے ملازمین جن کا مدعو دنا و بڑا ہے کہ
مستعدہ مدعو کی رو سے یہ لگتی ہیں اور انہوں نے یہ بیان کیا ہے
کہ اگر کسی طرح شخص اہل کے حقوق باہمی قضیہ میں نہ رہے ہرگز
دعا جس کا حوالہ ڈسٹرکٹ کورٹ کے فیصلے کے تحت ہے نہ دعا جس کا
محسوب حکم سادہ نامہ الیٰ اللہ کے نام سے دیا گیا ہے کہ مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
ملا ساجی انگریز ۳۲ ڈگری کی سرحد میں اس کی ترقی کی ترقی میں کافی
نظام میں مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
میں اندامی رسم کے خلاف ڈگری کی ترقی کی ترقی میں سے لیں نہ اگر
کوئی امر موجود نہیں ہے کہ انہوں نے خلاف سامی طریقہ سے لیں نہ اگر
بجائے بلکہ کیا کہ اصل کیا کہ انہوں نے اختیار سماعت کے
بیر عمل کیا تھا۔

وہ مفادات جو مسٹر کوپلش کرتے تھے جس کا حوالہ بنیاد
وہ حکاموں اور جج کی نسبت میں یہ میں خیال کرتا کہ وہ
سے متعلق ہوتے ہیں میں یہاں بنام کلیان ل (۱۹۲۲ء) میں سام
شیخ عسکری (۱۹۲۲ء) کے لکھنؤ میں بی سام سلامت علی (۱۹۲۲ء) میں سام
مقدمہ میں فیصلہ غیر صحیح تھا اور چونکہ ڈگری اسکے مطابق تھی اس لیے
یہ قرار دیا گیا تھا کہ ڈگری کی دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے
ترجمہ نہیں کی جاسکتی تھی۔ بیٹی کے مقدمہ میں ڈگری ایک ہی نسخہ
کے مطابق تھی اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ ڈگری کی ترقی میں میں کی جاسکتی
تھی کہ چونکہ اعتراض کا حقیقی موضوع فیصلہ ثالثی تھا اور آباد ویکلی
نوش کے مقدمہ میں جہاں لفظ الشراح کے ایک نزاع کی ترقی ہے
دعویٰ اور ڈگری میں ۱۸۷۲ کی کتاب کے نمبر ۲۰ کے بارے میں کیا گیا ہے

ڈگری جج صاحبان
سام
ایسا ہے۔ اور یہ
(دوسرا)
۱۹۲۱
صفحہ

۱۹۲۲ء میں مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
۱۹۲۲ء میں مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر
۱۹۲۲ء میں مرہونہ خاندان کے معنی میں سے لیں نہ اگر

مذکورہ چھ بیگ
نام چھ
بنا۔ اسے۔ اور
(رنگوں)

اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ ڈگری کی تربیت نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے کہ
مقدمہ میں اگر شخص کتابت کی غلطی کے علاوہ خلاف باپانی یا بی بی
تو میں یہ خیال کرتا ہوں کہ شخص کی فیصلہ غالباً درست تھا
اس میں شک نہیں کہ موجودہ مقدمہ میں بی بی کے مقدمہ سے کھٹا
کوئی رہنمائی نہیں ہوئی اور نہ اس مقدمہ سے کوئی رہنمائی ہوئی
چھ بیگ فیصلہ الہ آباد میں پیش کیا گیا ہے۔ مضافہ علیہ پر یہ
زمانہ تھی سو اگر اس مقدمہ پر ترمیم یا منظر کیسے ہو کہ
ڈگری کی تعلیم یہ عالمی دعویٰ کی نیکی ضرورت پڑ گئی۔
بہ درخواست مع خیرہ و نیز بنام کے التوا کی درخواست خارج
کی جاتی ہے۔ اٹو کسٹ کی بیس تین اسٹری ہوگی۔

پانی کو رٹ کلکتہ

دفعہ اول دیوانی

مقدمہ ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء منصفہ ۲۹ مارچ ۱۹۲۳ء
باجا اس کے اس وقتش بکری نانٹ و مشرٹس۔ لیکن۔
چاند۔ ۱۹۲۲ء مضافہ علیہ بن ہاری گہوش۔ دی علیہ
مضافہ علیہ۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۰ باب ۱۹ آرڈر ۲۴ رول ۵۰
کا مقصد یہ ہے کہ برہنہ رسی سے مرہونہ جائیداد کے ایک غزو کا جو
یہاں ۱۹۲۲ء و ۱۹۲۳ء و ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء و ۱۹۲۶ء و ۱۹۲۷ء و ۱۹۲۸ء
سے ۱۹۲۹ء تک ۹ باب ۱۹ آرڈر ۲۴ رول ۵۰ کے تحت
دیوانہ ڈگری۔ ایک دیوانہ ڈگری کو بری کر دینا کا اثر۔
رول ۵۰ آرڈر ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا مقصد یہ ہے کہ زمین کا
چارہ کار شروع میں نہ ہو نہ جائیداد کے خلاف ہو
اور یہ کہ ایسی جائیداد ختم کر دی جائے جس کے قتل کے

رہیں ردائی۔ داری عاکما۔ لیکن اس واقعہ کے
ہیں کہ اگر جائیداد اس سے زیادہ دیکھا جائے تو بہت
گوکہ اس پر باور ہو جائے اور جائیداد کے ایک غزو کا جو
حاصل کیا جائے وہاں یہ مارچ ڈگری کے مرہونہ جائیداد
کیلئے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۳ء میں زمین کا کوئی غزو ہو نہ پڑا
خلافہ داری و داری کے لئے کوئی ڈگری زمین حاصل کی
میں ۱۹۲۰ء میں زمین کا کوئی غزو نہ پڑا نہ مارچ ڈگری کے مرہونہ
۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۳ء میں زمین کا کوئی غزو نہ پڑا۔

حاصل مرہونہ رسی اور زمین کی نسبت۔ رہائش دینی تھی کہ وہ
ڈگری سلسلے میں کی رو سے نکال آیا جائے بی بی گولش کے
موجودہ ضابطہ دیوانی کی خاک پر باور پائے لگان کی ایک ڈگری
کی قتل میں جو جائیدادوں پر مقدمہ ہو نہ پڑا کیسے تھیں نو
اسی حالت میں وہ ڈگری برہنہ رسی کی رو سے نکال آیا جائے
کیا جاسکتی تھیں۔

ورڈ ایکٹ رول ۱۹ آرڈر ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے جو
ڈگری کیلئے درخواست کر نیکی متعلق ایڈجسٹ سے مرہون
میں اس وجہ سے مرہونہ میں کیا جاسکتا تھا کہ لفظ مرہونہ جائیداد
جنکی نسبت بہ رہائش دینی تھی کہ وہ ڈگری کی رو سے نکال آیا
ڈگری کے کسی تصور کے بغیر بنام کے لئے موجود نہیں رہی ہیں۔
وہاں کہ مرہونہ مشترک دیوانہ ڈگری کو چھ ایکٹ کو ڈگری
نے ہا کہ وہ انھما اور سے دیوانہ ڈگری کے حالات کار داری
کر سیکٹ لٹو مرہونہ کر کوئی بر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

دیوانی کو بنام و رشتہ سگڑین کے سر جلد ۱۹۲۵ء
کہ انہوں میں بنام نسبت لکھا اس میں بنام کیسے حل ہو گیا
دیوانہ بنام دیوانی بنام کیسے حل ہو گیا اس میں بنام کیسے حل ہو گیا

چاندل بابو
بنام
ہجری گھوش
(کلکتہ)

نمودہ ضابطہ دوائی کے بموجب دوائی ڈگری کیلئے درخواست پیش کی ہے۔

آرڈر نمبر ۴۴۲۷ کی عبارت حسب ذیل ہے۔

”حکمیت نیلام کا زریعہ مدعی کی رقم واجب الادا کے ادا کے لئے کافی ہو اور اگر لبا امانو ناجا و نیلام شدہ کے علاوہ اور طور سے حاصل وصول ہو تو عدالت رقم مذکور کی ڈگری صادر کر سکیگی۔“

مذکورہ عبارت ”ایسے نیلام“ کا تعلق رول ۵ ضمن ۱۲ سے ہے جس میں یہ حکم درج ہے کہ اگر دوائی اس طریقہ سے لکھانے جسکی بواسطہ اسلامی ڈگری کی رو سے دیکھی تھی تو عدالت پر لازم ہے

کہ اس دینو اسٹ پر جو اس خصوص میں متجانب مدعی پیش کی گئی تھی بہ ڈگری صادر کرے کہ مہینہ جائداد یا اسکا کافی حصہ نیلام کیا جائے اور زریعہ اسی طرح استعمال کیا جائے جس طرح رول ۱۲ میں مذکور ہے

”ایسے نیلام“ کے مدعی (حکم) مذکور رول ۱۲ سے مدعی کے لئے اسکو نہ تاس کرنا چاہئے کہ رول ۵ ضمن ۱۲ کے منشاء کے مطابق فریضہ جائداد میں نیلام کی گئی ہے اگر اسکی تعبیر قائلوں کی سمیت عبارت کے لحاظ سے کی جائے تو یہ بحث کرنی ممکن ہے کہ رول ۶ اسوقت موثر نہیں ہو سکتا جب نیلام قطعی ڈگری کی تعمیل میں نہیں ہو رول ۵ کے

مضموم میں داخل ہو گیا اور طور پر مثلاً اس کارروائی میں واقع ہوا ہو اور گولڈن سن ۱۹۱۹ء کے پروجیکٹ پر اختیار کی گئی تھی یہ بحث پیش نہیں کی گئی ہے اور فیصلہ پیش زریعہ اس بنام کہ کٹھنائل بنک لف انڈیا

دکائی موجودگی میں اسکی تائید نہیں کی جاسکتی۔ اس مقدمہ میں ظاہر کیا گیا تھا کہ قواعد کا مقصد میں طور پر یہ ہے کہ فرس کا چارہ کاراؤا مروجہ جائداد کے خلاف ہو اور یہ کہ ایسی جائداد کو جو جانی جائے

پہل اسکے کہ وہیں بر فاتی و درواری عاید کیجئے اگر

سے لبا نہ دی نہیں ہو سکتے کہ اگر جائداد کا ایک حصہ اور رول ۱۲ میں حصہ ہو جو زمین میں اہل عدا اور لبا نہ دی گری رہا ہے جس میں اس جائداد کے ایک حصہ کے طور پر داخل ہوا ہو نیلام کی جائدادی بیا

ماریج ڈگری کے بعد مابہ ہو جائے اسلام کے لئے موجود رہے جو ۱۲ میں تین کا کوئی حصہ نہ ہو لہذا اس کے خلاف دوائی و درواری کی کوئی ڈگری نہیں صادر کیجا سکتی۔ ہجری رول ۱۲ کے رول ۱۲

آرڈر ۱۲ کی یہ تعبیر معقول ہے اور وہ اختیار کیا جانی چاہئے اس وقت میں جو ہمارے روبرو پیش ہے یہ بحث نہیں کی گئی ہے کہ رول ۱۲

غیر متعلق ہو گیا ہے کہ کوئی بعض جائداد میں اہل زمیندار کی تحریک یا با بقیا اگنان کی ڈگری کی تعمیل میں جو ان بار مقدمہ خواہ اسلام کی

تجربین۔ لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ مہین رول ۱۲ سے مدعی کے لئے کیا مجاز نہیں ہے کہ چونکہ دوسری جائداد میں موجود زمین کے خلاف

کارروائی کر سکیا یا نہ کر سکا اسکے کہ وہ فاتی و دوسری ماسک اودا کر سکے۔ ہجری توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرانی گئی ہے کہ

۶ جنوری ۱۹۱۹ء کو مہین نے ایک ڈگری کی تعمیل میں جو سا بقہ میں کی بنا پر حاصل کی گئی تھی تین جائدادوں کا ایک حصہ ہلام کر ایا اور اسکو خود خرید لیا اسکے بعد یکم مارچ ۱۹۲۲ء کو مہین نے زمین

مابعد کی ڈگری کی تعمیل میں با قبائذہ حصہ اور دوسری جائداد کے حصہ نیلام کر اسے۔ ملاحظہ علیہ کی بحث یہ کہ سال قدر میں کی رول ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو تین جائدادوں کے حصہ کے نیلام سے

ڈگریدار کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو جاتا کہ وہ زمین مابعد کی ڈگری کی تعمیل میں اس حصہ کو نیلام ہونے سے محفوظ رکھے۔ دلیل پیش کی گئی ہے کہ حصہ زیر بحث دوسری جائداد کے تابع تھا اور یہ کہ اسلام سے جو پہلے زمین کی ڈگری کی تعمیل میں واقع ہوا تھا مشتری

۱۱۵

اس سے الگ ہے وہ بھی کہ آیا اچھی دستانہ کی تکمیل کرنا وہی مقصد ہے یا نہیں بلکہ یہ (مراغہ) کے حق میں کی تھی جائز تھی اور مدعی کے بار و اثر پر واجب التعمیل تھی۔ یہ سوال مدعی کے حق میں تھوڑا کیا گیا ہے اور مسئلہ جس جو مراغہ کی جانب سے حاضر ہوئے تھے ایسی کوئی وجہ نہیں ظاہر کیے ہیں۔ جس توجہ پر اعتراض کیا جا سکتا تھا۔

ا۔ ہوں نے اپنی محنت کو مراغہ کی ایک ایسی وجہ پر محدود رکھا ہے جو اس سرلوہ میں لکھی تھی۔ یہ کہ دستانہ کے متعلق خواہ کوئی رائے بھی قائم کی جائے کہ مرعبان کو حوصوف اندراون میں یہ اجازت نہ دی جائے کہ وہ سابقہ جائزہ اور واجب التعمیل کا ختم کہ متفقہ کر اس حقیقت کی تکمیل کرنا وہی خلاف دستانہ و الف کی رو سے کئی بھی آؤ نہ ہوں نے فیصلہ اور با کال تھا از تہ نام جاری چاہے پابیکل (۱) سے استناد کیا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شرا حاصل حالات میں بھی کسی تاروا کے اندراون کو یہ اختیار ہو سکتا تھا کہ وہ اس کا ختم کے انعکاس کے لئے دعوے کریں جو ان کے کرنا وہی نے عطا کیا تھا کیونکہ ایسا دعوے معاملات تاروا کے کرنا وہی کے انتظام میں درست انداز سے فعل کی حد تک نہ ہو سکتا تھا۔

۲۔ یہ امر میں نہیں بتلایا گیا ہے کہ کونسا امر بہت ہی خاص حالات کی حد تک سمجھا اور نہ اس غیر مسلمہ مقدمہ کہ ہو گئی

۳۔ حاشیہ نام لندن میں مراغہ ثانی نمبر ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء میں ایسا عمل کیا گیا ہے۔ یہ کما الہ دایا اور تعلیم کی گئی ہے۔

۴۔ یہ امر میں یہ مقدمہ میں غمناک فی بحران سے نکالنا یہ مقبول اخذ

۵۔ اچھا لگتا ہے کہ کرنا وہی اور کا ختم دستانہ کے باہر سائنس یا

۶۔ ختم کیے جاری رہنے سے تاروا کی طرف سے نقصان کافی ہو گیا۔ دونوں حالتوں میں اس مقدمہ میں بیان کی گئی تھیں اور غیر ثابت قرار دی گئی تھیں۔

مقدمہ مالیہ پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ کرنا وہی نے اچھی دستانہ کی تکمیل مدعی علیہ نمبر ۲ کے حق میں بعض پرل کی تھی جس کا کوئی حصہ تاروا پر واجب التعمیل نہ تھا اور ہمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ مدعی علیہ نمبر ۲ سابقہ واجب التعمیل کا ختم دستانہ و الف کے بموجب کا ختم۔ اگر کی اعتراض کی قائم تمام ہوئی ہے یہ واقعہ مدعی علیہ نمبر ۲ اتام کے مابین سائنس کے استناد کی تائید کے لئے کافی ہوں گے اور یہ واضح ہے کہ جب مدعی علیہ نمبر ۲ نے اس مسئلہ کو اچھی دستانہ و الف کی تکمیل کر دی تھی تو وہ دستانہ و الف کے اندر حال سے یکے تاروا کے کی جانب سے دعوے قائم نہ کیے جا سکتے تھے۔

۲۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ مدعی کے حق میں انعکاس کہیں کی دگر کی سطح کی تائید کے لئے یہ حالات کافی ہیں۔

۳۔ یہ نظام فیصلہ مندرجہ و پیش چین بنام پوٹین پورٹ (۲) کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ اس مقدمہ کی نسبت ذیل میں ہے یہ تصور کیا تھا کہ وہ تاروا کے ایک رکن کی بجائے تھے ان میں اوس جائیدادوں کے قبضہ کی یا دریافت کی تھی

۴۔ کی گئی ہے جو اس کے کرنا وہی نے رہن کی تھیں، اوسکو بلاشبہ ایسا عمل کرنے کی اجازت دی گئی تھی کیونکہ محض یہ ثابت کیا گیا تھا کہ کرنا وہی نے ایک دوسری مستقل کی تکمیل کی تھی جو تاروا پر واجب التعمیل نہ تھی۔

۵۔ مراغہ ثانی مع خرچہ خارج کیا جانا ہے۔

۶۔ مراغہ خارج کیا گیا۔

۷۔ ہا جسکو رٹ نہ گون

۸۔ مراغہ ثانی یہ توفی

۹۔ نمبر مقدمہ ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء سے مقدمہ ۳ نمبر ۱۹۲۳ء

دستاویز پار ۱
سلام
اندراون
دستاویز ۱

صفحہ ۱۲۱

۱۔ اس لیے کہ جو لوگ کہ حدائق فراہم تھے کے کو بیڑی ہی وہ یہ بھی کہ
 ۲۔ ہر ریٹا ۱۰۰ سے فاصلہ رہتا کہ انہی انگ کے لئے سے درخت
 ۳۔ ہر ایک ۱۰۰ کہ وہ اوس حصہ پانچواں تھی حبابہ کہ ہر ایک
 ۴۔ ہر ایک ۱۰۰ کہ وہ سافط ہو گیا ہے اس کے تمام حباب
 ۵۔ اس کے لئے کہ وہ اوس ارضی پر قابض رہا
 ۶۔ اوس پر قبضہ تھی جو کچھ رعایاں مرفعاں ایاب زلیماہر دعوئے
 ۷۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۸۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۹۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۰۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۱۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۲۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۳۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۴۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۵۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۶۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۷۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۸۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۱۹۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال
 ۲۰۔ یہ ہے کہ وہ اوس ارضی میں حصہ پایا گیا اسی حال

ہائیکورٹ میں اس

مرکز اولی و یونانی

کتابت شد در ۵۲۳۰ با تبی ۶۱۹۲۲ منقوله ۷۳۰۰ بر این عمل ۶۱۵۲۳

بالحمد لله رب العالمين

مستوفی المیزان حضرت بدیع مزلق شیخ امام انبیا لال دهنی کو کین نگار علیہ السلام

قانون اسٹاٹوٹس ۱۸۹۹ء میں مندرجہ ذیل اصولوں کے تحت

جس کی دستاویز لگنے کی توقع نہ کی تھی۔
 جب کسی دستاویز لگنے کی توقع نہ کی تھی تو خدا کی شہادت مانتی ہو مگر سائنس
 اوس میں دوسرے انداز جان بھی ہوں جن میں سائنس کا نتیجہ اخذ کیا نہ کرت
 ہو کہ نسبت یہ تھی کہ خود صاحب مرتب کیا جائے یا ہر جانب کی اور اگر
 کو تحریر میں لایا جائے تو نسبت جو دستاویز سے اخذ کیا جانی چاہئے۔
 گو اوس میں اقتسام پر یہ تقابلی کی مدد ہو یہ ہوتی ہے کہ دلائل کے لئے
 شہادت فراہم نہیں۔

بروید کمار نیام برو موسیقی جو دہرائی نائٹین لاریورٹ
کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۵ برو جو گونہ شا نیام کو کلکتہ جلد ۳ شا
ڈٹریس لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷ شا لاریورٹ نیام
موسیقی نائٹین لاریورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷۲ شا ایکسیڈنٹ جیسا
نیام تینیا شا شا لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۸
سے استناد کیا گیا۔

سیتا رام بنام رام پریشا، انڈین کینسٹر، جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۰
موجودی لالہ بنام لنگو مکاجی انڈین لارپور سٹی جلد ۱۷ صفحہ
۲۰۱ و ۲۰۲ لالہ سامی انڈین لالہ بنام لالہ بنام لالہ بنام لالہ
۱۷ صفحہ ۱۸۷ کا حوالہ دیا گیا۔

محمّد بن عبد الله

پیغام

امثالہالی دکن

16/10/02

[illegible]

| | | |
|--|---|---|
| <p>کی تعلیم کے لئے نو سبب طریقہ یہ معلوم ہو گا کہ یہ قرار ۱۰۱۱
 چھ ماہ تک کہ مرافقہ علیہم نہیں ہو گا کا تعلق ہے مرافقہ ۱۰۱۱
 اور دوسرے مرافقہ علیہم کے خلاف روئے کے لحاظ سے مرافقہ میں
 کیا جائے یہ ممکن ہے کہ سماعت کے وقت یہ معلوم ہو کہ مرافقہ ۱۰۱۱
 مرافقہ علیہم کے خلاف باقی نہیں رہا تھا جس صورت میں جسٹس
 جج جیسے اس میں تجویز کرے گا۔</p> <p>الکسٹرس نام ماہورام (۷) دفعہ ۲۲ مجموعہ باب ۲۲
 کے تحت ایک مقدمہ تھا۔ اس مقدمہ میں جب پالیگورٹ میں مرافقہ
 متدایر تھا مدعی علیہم مرافقہ علیہم کے منجملہ دو فوت ہو گئے اور ان کے
 قائم مقامان قانونی فریق نہیں بنائے گئے تھے یہ قرار دیا گیا تھا کہ
 مرافقہ ساقط نہیں ہوا تھا اس مقدمہ میں مرافقہ علیہم جو فوت ہوئے
 تھے محض تین فریق تھے۔</p> | <p>میں ایک ایک دفعہ کی وفات یہ مرافقہ میں اس کے قائم مقامان قانونی کو
 اس کی بجائے قائم نہ کیا جاوے تو مرافقہ فرق اس حد تک ساقط ہوتا ہے جہاں
 کر مری علیہم نہ فی قانون ہے جسٹس تندر اور جسٹس گیلڈ نے یہ بیان
 کیا تھا "ہماری توجہ یہ مقدمہ میں کنوینیئم ایسا پرشاد (۵) کی طرف معطوف
 کر لی گئی ہے جو منجملہ اول نظام کو کے ہے چکا خواہ اس نے مرافقہ علیہم
 کی جانب سے یہ ظاہر کر لیا ہے وہاں کہ ایک مدعی علیہم فوت ہو گیا تھا
 اور اس کے ورثہ کو فریق بنانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی پھر مرافقہ
 ساقط ہونا چاہئے لیکن وہ دعویٰ اراضی کے قبضہ کے لئے تھا اور یہ ظاہر
 ظاہر ہے کہ متحدہ مدعی علیہم کی غرض یہ سمجھا سکتی تھی مدعی علیہم کی
 نومرہ وارے اس مقدمہ میں مسترد کر دے تھے جیسا کہ موجودہ مقدمہ
 کی صورت ہے۔"</p> <p>دوسرے مقدمہ میں فی فل نام اوے سکر پالیگورٹ (۶) کا ہے اس مقدمہ
 میں اس مرافقہ کے دو مدعی علیہم جو ڈسٹرکٹ کورٹ میں تندر تھا بدو
 مرافقہ فوت ہوئے تھے اور ان کے قائم مقامان قانونی فریق نہیں بنائے گئے
 تھے۔ عدالت مرافقہ نے یہ حکم پایا کہ تمام مرافقہ علیہم کے خلاف مرافقہ ساقط
 ہو یہ قرار دیا گیا تھا کہ مرافقہ صرف اول مرافقہ علیہم کے خلاف ساقط
 ہونا چاہئے جو فوت ہوئے تھے لیکن باقی ماندہ مرافقہ علیہم کے خلاف
 اس میں کارروائی موقوفی پائی ہے یہ دعویٰ ایک اسٹیف کے حصہ کے لئے
 تھا جو بروئے وصیت نامہ تھا کیا تھا یہ نظام عدالت مرافقہ تحت نے
 اس سوال پر غور نہیں کیا تھا کہ آیا باقی ماندہ مرافقہ علیہم کے خلاف مرافقہ
 کر لیا حق باقی رہا تھا یا نہیں جس عمل کے لئے بنائے گئے پالیگورٹ نے
 یہ دیا تھا وہ یہ تھا کہ اس امر پر غور کیا جائے جسٹس کو فیہ یہ بیان
 کیا "اگر فیصلہ چند سکرورس بجائی نام ایسا بجائی دیکھا بجائی"</p> | <p>ماراں نام
 نام
 ماراں کی وراثت
 (۱) لگون</p> |
| <p>رنگامہ نیرہ اساجاری نام گننا بیکر کا ساد لیڈر (۸) بہت شہ
 مقدمہ تھا مدعی سید ساد نام ضلعی کیم (۹) ایک ایسا مقدمہ تھا
 جس میں ایک ضلعی فوت ہو گیا تھا یہ بین ہے کہ ضلعی کے خلاف
 کسی دعویٰ کے معقولہ کے معنی اصل شخص کے خلاف دعویٰ کے ساقط
 ہونے کے نہیں ہو سکتے تھے یہ وہ وہ نہ ہو سکتا تھا کہ
 آیا عدالت مرافقہ تھی کہ اگر کسی مسوچ کیا جائے ہے یہ ہے کہ آیا عدالت
 مرافقہ ان کو کوئی اور سی ملایا جاسکتا ہے یہ ملا اس کے کہ مرافقہ
 کیا وراثت کے قائم مقامان قانونی کہ مرافقہ ۱۰۱۱ کے تمام مقام
 مدعی علیہم نے یہ بیان کیا تھا کہ ایضا مرافقہ ۱۰۱۱ کے تمام مقام
 کیا وراثت کی ملک تھی اور وہ اس کے قبضہ میں تھی۔ ہمیں شک ہے
 دعویٰ کا اخراج اس امر کی نسبت مانتا کہ کیا وراثت کے حق میں تجویز</p> | <p>(۵) انڈین لاپورٹس لاہور ۲۲ ص ۲۰۴
 (۶) انڈین لاپورٹس لاہور ۲۲ ص ۲۰۴
 (۷) انڈین لاپورٹس لاہور ۲۲ ص ۲۰۴
 (۸) انڈین لاپورٹس لاہور ۲۲ ص ۲۰۴
 (۹) انڈین لاپورٹس لاہور ۲۲ ص ۲۰۴</p> | <p>۱۰۲۹</p> |

اور جسے دیکھنا قابلِ پیرائی تھا۔

عدالتِ اہلِ حق نے یہ قرار دیا تھا کہ مذکورہ مالدار اسامان بہادر نے
دوسرے تمام وراثتوں پر قابض ہے اور کہ سمجھوتہ دہری کا ایک
اور سمجھوتہ دہری کے دوسرے بیٹوں کے ورثہ اور میراں چودہری کے ورثہ
دعوئے میں تفریق نہیں بناسے گئے تھے اور جس پر قرار دیکر دعوئے خارج کیا
لہذا فیصلہ کے عدم احتمال کی وجہ سے وہ ناقص تھا۔

میراں نے دیکھ کر ڈھکچہ پر بیٹھ کر کہہ دیا کہ میراں کا مالدار
نہیں آیا تیرہ سالہ اعتقاد عدالتِ مرقعہ تخت نے حسبِ ذیل اس ظاہر کی تھی
انکے بعد یہ غورِ انفرادی صورتوں کے واقعات کے متعلق میں قرار دیتا
ہوں کہ مدعی کی بھیت یہ نہیں ہے کہ دوسرے ورثہ موجود ہیں اور نہ یہ
دفعہ ہے کہ انہوں نے بعض کے خلاف دعوئے کیا تھا اور دوسروں کو
بھجوا دیا تھا اور ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ انہوں نے ان اشخاص کے خلاف
دعوئے کیا ہے جو فی الواقع انہیں متعلقہ دعوئے سے مستحق حاصل کر رہے
ہیں اور انہیں دوسرے اشخاص سے الگ سمی نہیں ہے جو شاملِ حقیقت
رہتے ہوں حالت یہ ہے کہ ایک اصول جس سے تمام مقدمات محولہ
بالاین بہت ہی جوتی ہے یہ ہے کہ اگر لوگوں کی ڈگری صادر لیجا تو
وہ بطور عام حاصل شدہ کے اندر یہ بڑھ چکی اور اشخاص جو خارج اور
پابند ہوں گے ایسا کوئی خوفِ اس وقت نہیں ہو کہ اس وقت ضرورت
ڈگری صادر کی جائے گی یا وہ ڈگری جو صادر کی گئی ہے وہ عام قانون
معاہدہ کے تحت ہے یا اس وقت اس دفعہ کی تفسیر قانون کے ساتھ کرنا
چاہئے بطوریکہ وہ کی گئی ہے ایسے امور ہیں جو اگر سختی سے دیکھا
جائے تو غیر متعلق ہیں۔ مقدمات کے ثبات شدہ واقعات اور قانون کی
حالت کے لحاظ سے مجھے شک نہیں ہے کہ احکام جو صادر کئے گئے تھے
وہ نقص معاہدہ کی بنیاد پر نہیں اور میں انہیں اس وقت سے لے کر
آج تک کے واسطے نہیں چھوڑتا۔

مرافقان کی جانب سے ہمارے روبرو یہ بحث کی گئی تھی کہ اس واقعے
کے لحاظ سے جو عدالتِ مرقعہ تخت نے قائم کی تھی مدعی علیہم کے خلاف از قضا
کی ڈگری اطلاق ہر دفعہ وقت کو ہر دفعہ وقت کو کی جائے تھی اور دوم
یہ کہ یہ قرار دیا جانا چاہئے تھا کہ مدعی علیہم شہر کا اور صفدر آباد کا رہنے والا
لنگان کی بابت دوسرے دفعہ جو مذکورہ بالا جوت کے لئے واجب الادا ہے
اور یہ کہ جسے دعوئے اسکا مستحق ہے تھا کہ وہ فریقین محولہ بالا کے درمیان
ورثہ کے عدم احتمال کی وجہ سے ناکامیاب رہے۔

ایسی حالت میں مرافقان کی بحث در اہل اس حد تک پہنچی ہے
جسے جب کوئی شے بالائے سرکار دو اشخاص کے حق میں قائم کیا جائے تو
اوپر سے ہر ایک شے کا وٹھ کر تمام لنگان کی بابت وہ دوسرے
رہے جہاں تک کہ اس وسیع سلسلہ کا تعلق ہے جیسا کہ مقدمہ کاشی کنکر
سب سے نام آئید رہا مقدمہ رور (۱) میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اسی وقت
یہ واقعہ تھا کہ اس وقت میں یہ مقدمہ شہادت میں رہا تھا کہ لنگان کی
کہ یہ دفعہ لنگان کے کہ اس قسم کے معاملات میں اہم داری شہر کا
یا شہر کے شہر فیض معاہدہ کی ہیئت اس قاعدہ سے قطعاً نہیں
تحت تحقیق کی جانی چاہئے بلکہ دفعہ ۲۴ قانون معاہدہ ۵۰ میں جو
مخلاف آئے روز سے صراحتاً یہ دیکھ لایم سے یہ بیان کیا گیا ہے
کہ زمیندار کا لگا ہوا دعوئے درکار ایمان شہر کے خلاف رجوع کر
ہے نہ اس وقت کو گنتی چھو۔

۱۹۱۱ء کے لحاظ سے ہر اس مقدمہ میں یہ بیان شدہ ہے
قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اولاً یہ واقعہ اس وقت
کی گئی کہ شہر کے ہر ایک حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ
موجودہ دفعہ کا حقیقہ اس شخص پر کیا جائے کہ اگر یہ فرض
کیا جائے کہ مقدمہ ایمان شہر کے شخص کوئی شخص ہم لنگان کے
لے نہیں لے لے لے اس میں شک نہیں ہے کہ اس کے کوئی اسکا حق
۱۹۱۱ء میں یہ دفعہ ۲۴ سے

ابنیاں چند ارادے
بنام
فریقہ چودہری
(دکھتہ)

۱۹۱۳ء

سر جی بل ہارڈن
نام
افتدال دہلی
(دعویٰ)

تحقیقات کا حکم دینا چاہئے۔ لیکن اس مقدمہ میں جس طور پر مقدمہ کی
ہوں اور یہ خیال واضح ہے کہ نیت کی ہر نہادوں جو اس نیت
پہنچا ہے اس سے عدالت کو کچھ مدد نہ ملے گی۔ یہ خیال کرنا ہو کہ
اس خدشہ میں جو کچھ حوالہ دیا گیا تھا اور خود دوسرا زمین یہ ظاہر کرنے
کے مواد موجود ہے کہ وہ محض اترا بھوت تفریق نہیں ہے جو اس شخص
کے ایک ہی تھی کہ دوسرے فریق کے لئے قرضہ کی شہادت ہیا
کیا اور شہید نہ رہا۔ اس شہادت کی کوئی مقدار بھی دستاویز
کی مناسبت بغیر ہر شہادت ڈالے گی۔

یہ مرافعہ نکھور اور مقدمہ صیغہ تہ الی میں، اس کی جانا
چاہئے تاکہ امر واقعہ طلب کیا جا سکے اور ضروری امور متعلق طلب
کا تصفیہ کیا جائے اگر عدالت ایسا کرنا ضروری خیال کرے۔
اس مرافعہ کا خیر مقدمہ علیہم کو ادا کرنا چاہئے اور ابتدائی
تحقیقات کا خرچہ سوائے اس حد تک کہ مدعی علیہ نمبر اس سے
توڑم لیا گیا ہے دوسری تحقیقات کے نتیجہ پر منحصر ہو گا کہ اس
عدالت کو دادا شدت مرافعہ پر ادا کی گئی تھی درخواست پیش ہوئے
پر مرافعہ کو واپس کیا جائے۔ یادداشت عدالت خارج کی جاتی ہے
مرافعہ منظور مقدمہ واپس کیا گیا

پائیکورٹ کلکتہ

مرافعہ مال دیوالی

مرافعہ نمبر ۶۵۲ بارہ ستمبر ۱۹۲۲ء
مجلس ایسٹریٹس سی کا کھوش دہلی سٹیشن

ایس جندارا لے نیام نو چند جو دہری و عمر
کیا کرانگہ۔ میان دہلی
ہشمال فریقین۔ آسامی کے متعدد درخت کے منجملہ بعض کے
ظان لگان کا دعویٰ آیا قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

اگر متعدد آسامی استرک کے منجملہ کوئی جسد درنا
کو چھوڑ کر فوت ہو جائے تو یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا کہ
آسامی لگان کی ادائی کے لئے درنا کی ذمہ داری منجملہ کا یا نہ ہو
ہے کیونکہ حقوق اور ذمہ داریوں کا مجہد متوفی گھنا
بھاتا لگان کے اثر سے متعدد استرک پر منتقل ہو گیا ہے جو
قانون کی نظر میں ایک وارث کی حیثیت رکھتے ہیں۔
اسیابی بی نام عبد القادر صاحب انڈین لار بورڈ
در لس جلد ۲۵ صفحہ ۲۷ پر صفحہ ۳۵ سے استناد کیا گیا۔
بازیات لگان کا دعویٰ جو کسی متوفی استرک کی آسامی
کے صرف چند درنا کے خلاف رجوع کیا گیا ہو ضروری ملحقین
کے عدم اشمال کی وجہ سے ناقص ہوتا ہے۔

مرافعہ بناراضی، ایسی مصدرہ ڈاکٹر کشیج پر مجموعہ مرفوعہ
۱۹۲۱ء شہر سحالی ڈوگری مصدرہ منصف دہلی پور
مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۲ء

منجانب مزارع۔ بابو پیارے موہن چٹرجی۔

منجانب مرافعہ علیہ۔ بابو حکیم چندرا کمر جی۔

فیصلہ۔ درخشاں ہمارے روپر درمرفان ہیں اور واقعات ہیں
یہ مرافعہ پیدا ہوتا ہے اگر مختصر بیان کے جواہر کو حسب ذیل لیا
درخشاں نے جو زمین داران ہیں ایک دعویٰ مقدمہ نمبر ۹۸
باتہ ۱۹۱۹ء عدالت منصف واقع دہلی پور میں سن ۱۳۲۲
تا ۱۳۲۵ بی انیس کی باتہ تقایا لگان کی بازیافت کے لئے
رجوع کیا تھا۔ وہ دعوت جس کے متعلق تقایا لگان کا دعویٰ
کیا گیا تھا وہ ان خاص زمینداروں اور بنو جو دہری کے نام پر تھی ان
انخاص نے جو دعویٰ میں مدعی علیہ قرار دئے تھے یہ دعوت کی تھی کہ ان
بالاد آسامیاں مندرجہ ذیل کے نام در نامہ علیہم نہیں بنائے گئے تھے

صفحہ ۱۰۳

ج

بھلا لکھو کہ اون دفعہ جاب کی ماراضی سے رجوع کیے گئے ہیں۔
 منصف کا ایک حکم شہر نسوچ نیلام منسوخ کیا گیا تھا۔
 بنیلی راج ایک پٹنٹ ہوٹل پر خزانہ مالک ہرمان کے تحت
 ایک گھاٹوالی پٹنٹ چسکا تعلق تھا تو لال رائے اور سواری رائے
 پہ اول الذکر گھاٹوالی پٹنٹ میں ۱۳ غرض اور سوٹ لالہ کو ۱۴ غرض
 مال چھ رہنداروں نے ۱۹۲۱ء میں ایک انکال کی ڈگری اپنے ساتھ
 کے خلاف چال کی اور اسی سال بجاد گشت میں کے نیلام کے دفعہ
 تعمیل ڈگری کی درخواست پیش کی ۲۰ دسمبر کو جبکہ چاندو باقی
 میں ہی قریب کچا چکی تھی اور آٹھ سو بیڑا چار سو چھ گھوڑے
 الٹے تھے۔ یہ اسے کیا گیا تھا اور انکو ایک دیووں ڈگری
 چتر دلال رائے پر آ منتقل چند رائے نے خرید اتفاق میں
 ۱۴ فروری ۱۹۲۳ء کو مشترکی کو دخل دانی کا حکم دیا گیا ۱۴-۱۵
 مارچ ۱۹۲۳ء کو ایک دیووں ڈگری سواری رائے نے شہر نیلام کی
 درخواست اس میں سے پیش کی تھی کہ اسکو صرف چند یوم قبل نیلام
 کا علم ہوا تھا اسکی درخواست میں چسکا عنوان ۱۴ مارچ ۱۹۲۳ء کے
 تحت درخواست تھا یہ اتنے حال کی تھی کہ نیلام کے شہر کرنے اور کاروائی
 نیلام میں اچھ بھیا دیگی فریب کی بنا پر نیز اس بنا پر نیلام منسوخ
 کیا جائے کہ پٹنٹ کو خود ایک دیووں ڈگری نے خریدنا اور اسی حالت
 میں احکام مندرجہ دفعہ ۳۲ اتانوں قرار عان کے لٹا فاسے اس
 صورت میں عدالت کو یہ اختیار تھا کہ اس بنا پر نیلام منسوخ کرے۔
 یہ ظاہر ہوگا کہ سواری رائے اور اس کے شریک سامی
 چتر دلال رائے کے مابین کچھ نزاع یا خاندانہ خیال ہے اور منصف
 کے رویہ جو اظہر ظاہر کیا گیا تھا جسکی تائید تہادت سے ہوئی تھی
 وہ یہ تھا کہ چتر دلال رائے نے ڈگری دیووں کی یادوں استخاص
 کی سادش سے جو انکی جانب سے عمل کر رہے تھے نوٹوں کی

تعمیل کی روک دیا تھا دوسرے دیووں ڈگری سواری رائے کے اطلاع
 دئے بغیر نیلام کر لیا تھا اور دراصل چاندو رائے نے سبقت چھین
 رائے کی رسالت سے خود خریدنا کیا تھی یہاں تھا چسکا نیلام
 کی درخواست اور انکی تھی وکیل منصف نے جنہوں نے درخواست
 میں سماعت کی تھی یہ تجویز کیا تھا کہ نیلام کے منتظر لالہ اور
 کاروائی نیلام میں فریب اور اچھ بھیا دیگیوں کا ان کا یہ
 تھا اور یہ کہ ایک دیووں ڈگری سواری رائے کو اس سے سخت نقص
 پہونچا تھا کہ چسکا دیووں ڈگری اصل میں تھی کہ بہت کم قیمت
 میں نیلام ہوئی تھی جسے انہوں نے فریب اور اچھ بھیا دیگیوں
 کی بنا پر بررو نیز اس میں بنا پر نیلام منسوخ کیا گیا تھا
 دو دیکھ دیووں ڈگری چتر دلال رائے نے اپنے پوتے کی وساطت
 سے خریدی تھی۔
 اس فیصلہ کی نا اصراری سے ڈگری چسکا کے دیووں ڈگری
 پیش ہوئے ایک ڈگری دیووں کی جانب سے اور دوسرا منصف میں
 چند رائے کی جانب سے رجوع کیا گیا تھا۔ وکیل چسکا نے منصف
 کی روٹ اور پر غور کیے بغیر ایک اور کی وجہ سے جو ان کے رویہ و
 میں پیش کیا گیا تھا یہ مقدمہ منصف کے پاس اس غرض سے
 رہا کہ وہ ان بعض امور تھے جو منصف کے فیصلہ ساز
 کریں جو پیش نہیں کیے گئے تھے۔ جو امر نیلام منسوخ کر دینے کے
 پیش کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ شہر نیلام کی درخواست جو ۱۴ مارچ
 ۱۹۲۳ء کو پیش کی گئی تھی اسکو ایک ایسے رکیل نے پیش کیا
 تھا جسکے وکالتا منصف احکام مندرجہ چسکا دیووں ڈگری کی بنا
 سے ٹھیک طور پر دیکھا نہیں گئے تھے اور یہ کہ ایسی حالت میں
 عدالت کے رویہ و شہر نیلام کے لئے کوئی مناسب درخواست نہیں
 زخمی اور منصف کو اس معاملہ میں کارروائی کر لینا کوئی اختیار

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

منجانبہ مارٹن ڈاکٹر ایم ایچ کے والد سر جیمز مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

منجانبہ مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

۱۹۲۲ء میں مارٹن ڈاکٹر کے والدین کے پاس۔

جسکی وجہ سے وہ ہر کاروبار کے چلانے کے ناقابل ہو گئے تھے تو انہی

دورانے نے ڈاکٹر کی منتقلی حاصل کر لینی کوشش کر لی تھی جو بہت بعد میں

کی تھی جس کا مرقعہ اعلیٰ کرنے کے قبل اس کے لئے حاصل کرنا ضروری تھا

جو نہ اس سے زیادہ سمجھتی ہوئے کے تھے، یوم قبل تیار

نقل کر لئے درخواست نہیں پیش کی تھی اس لئے اس نے یہی خطہ پر اس

استغناء کی تھی اور ڈاکٹر کے لئے اس نے اسے اختیار نہیں کیا

استعمال میں یہاں تو سب کرنے سے انکار کیا اور مرقعہ خارج کیا

اس حکم خارج کی، انہی سے ملنے والی اس میں بہت زیادہ فائدہ ملتا ہے

اور اسے یہ بحث کی ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

مرافقہ تحت اسے معاملت میں عدالتی اختیار تھی استعمال کر کے

یہ تصدیق کر کے کہ وہ یہاں تو سب کرنے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ثانی دست اندازی نہ کرے گی گو یہ ممکن تھا کہ اگر وہ عدالت مرقعہ

ہوتی تو اس معاملہ کے متعلق مختلف رائے قائم کرتی۔ یہ بحث کی گئی تھی

کہ اس مقدمہ میں ڈاکٹر کے لئے کسی اختیار تھی اس کا استعمال نہیں

اور جو بنام دیوان (۱) اور بریوی کونسل کی حالیہ نظیر بریوی

بنام کالونی (۲) سے استناد کیا گیا ہے اس مقدمہ میں یہ جاب

کب گیا تھا کہ جب کوئی رجسٹرڈ اس سے اختیار تھی اس کے استعمال

ایہاں اس رائے کے لحاظ سے کہ کوئی عام قاعدہ رجسٹرڈ

جبکہ وہ اصل عام قاعدہ موجود ہے اس لئے آپ پر واجب تھا کہ

لحاظ سے تسلیم کر لیں چاہئے تو وہ اس قانون کی حد تک جو مقدمہ

متعلق کیا جانا چاہئے خود کو گواہ کرتا ہے وہ عدالتی اختیار نہیں

استعمال نہیں کر سکتا اور عدالت مرقعہ کو چاہئے کہ مقدمہ واپس

کرے یا خود اختیار تھی اس کا استعمال کرے۔ یہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۲۶۵

(۲) انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۳۳

[illegible]

سے اس کے
بنام
شاہنشاہ
دراگ

۱۹۲۲ء
۱۹۲۲ء

اور ان کے لئے ایک خاص کوئی احتساب نہیں ہے اور اس متنازعہ میں دیکھیں
پیشکش کی گئی ہے جس کے جملہ کے لحاظ سے ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے لئے
اختیار تہذیبی کا استعمال کیا ہے اور درجہ امت کو بحفاظت روک دیا اور ان کی کیا
مستعدی اس راستہ کے موجب مداخلت کا کامیاب رہتا ہے
اور مزید یہ کہ اس کی کیا جاتا ہے جس میں اس عدالت کی فیصلہ شہر کی
آپس ہوگی۔

مداخلت خارج کیا گیا۔

ایسکوپٹ کلکتہ

نظامی فوجداری

مقدمہ ۵۹ء بابت ۱۹۲۳ء منقطع ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

بالاس برہمن پورہ پورہ پورہ پورہ

منازل احمد پورہ پورہ - بنام اسے - بے ایل این فریقین

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۹ء بابت ۱۹۲۳ء منقطع ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

۵۹ء - ۶۰ء بابت ۱۹۲۳ء منقطع ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء

چاہئے - ترک حق کا اثر -

دور ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے حقیقت برآئے

اہل یورپ کو کسی وقت بلانے کے لئے اس کی پیش کر کے نہیں دیا

ہو تجویز معرفت جری کے متعلق دعویٰ کرنے کا حق دیا گیا ہے

ایسی حالت میں جب جیسے برطانیہ اہل یورپ کی ابتدائی فوت پر

اس حق کو ترک کر کے تو وہ کوئی دیکھتا ہے اور قبل اس کے کہ

صفائی پیش کر دیا ہو وہ یہ ہے کہ اس کو مسترد کر سکتا ہے۔

لکھنؤ میں ۱۹۲۳ء میں لاہور میں ۱۹۲۳ء میں ۵۹ء سے

انہما کیا گیا۔

دور ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری میں مداخلت کی صورت

متعلق حکم دینے میں ہے جہاں معرفت جری تجویز کے متعلق

دعویٰ کر کے حق کا ادا کیا گیا ہو کہیں، یہ اس لئے تھا کیا گیا ہو
اور صرف اس لئے کہ یہ متعلق ہوتی ہے جہاں ایسا کوئی دعویٰ
نہ کیا گیا ہو دور ۵۹ء میں اس کی رو سے دائر ہو

جس میں ۵۹ء میں دفعہ ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء میں دفعہ ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء

برطانیہ اہل یورپ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہو۔ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اگر وہ ایسا ہی کر کے تو اس کی سبقت دیکھ لیا جائے

اس سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کراس کا روادار کر کے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء میں دفعہ ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء

کہ معرفت جری تجویز کے متعلق دعویٰ کر سکتا ہے اگر ایک دور

کر دیا اسے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

صفائی پیش کرنے میں ضرورت ہو تو اس کی کیا جائے گا کہ

مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء میں دفعہ ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء

گدہ جانے دینے کو۔ پھر اس متعلق سے فائدہ دینے کی

نظامی فوجداری

منازل احمد پورہ پورہ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

منازل احمد پورہ پورہ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

جس میں ۵۹ء میں دفعہ ۵۹ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ۵۹ء

بے ایل این کو اس میں سے طلب کیا گیا تھا کہ وہ اس الام میں

جدا کر کے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کی رو سے قابل ہے یہ مقدمہ باپو سے پی دیں سب کوئی چیز

رجسٹر پر تھا اس کے دور ۵۹ء میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

فصل فریق مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ اہل یورپ کے دور سے تجویز

صرف اہوقت تجویز شوق جرم صادر کیا جکتی ہے اگر اس سے
وہ آجی رسید کا فنی کیا ہو کہ کل جرم فنی محدود نہ کیلئے
صردی ہو تا ہے اور جرم کی تیل صرف کسی ایسی وجہ سے رک گئی
جو اس کی موت ادا دی سے لئے تعلق تھی۔

مکملہ شام برتھا انڈین لارپورٹ الٹا و حلقہ ۱۲
سے استعفاء کیا گیا۔

مقام نے مستحیث کے سامنے اک سندوق سے ستارہ لیا
گھوڑے کو کھینچا۔ سندوق جو تھوڑی دیر پہلے اس لئے
کرتی اواز نہ ہوئی اور نہ گولی چلی۔

ترارو گیا کہ لزم کے خلاف اس جرم میں تجویز شوق
نہیں صادر کیا جکتی تھی جو دفعہ ۳۲ مجرمہ نیرات کی رو سے
قابل نمائش ہے کہ کوئی اسکے فنی سے فی فنی ملانے کے باعث
ہو گیا اسکا ان رشتہ دار کہ وہ صرف ملکہ کا مرگ ہو اٹھا
مجرمہ کی دفعہ ۲۸ کی رو سے تامل نہ ہے۔

مراغہ خمداری بنار ہنسی کہ مجرمہ مارہ اپیشیل پاور مجرمہ
بولیں سورہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۱ء تک تھوڑا سا فوجداری غیر ۱۰۵
جسکی رو سے مران کے خلاف ۱۹۵۱ء میں تجویز شوق ۱۰۵
جو دفعہ ۳۲ مجرمہ نیرات نہ کی رو سے قابل نمائش ہے۔

فیصلہ ۱۰۵۔ مراغہ کے خلاف دفعہ ۳۲ مجرمہ نیرات نہ کی رو سے
نیز تجویز جرم ۱۰۵ کی تھی اور اسکو سات سال قید مدت کی سزا کا
علم دیا گیا تھا۔ اس کا جرم جو فرو میں عام کیا گیا تھا یہ تھا کہ اس سے
اک فنی کیا تھا ایسے ماونگ ہنگہ پر اکہ بہ اتہ سے گولی چلائے کی
نوسن ایسی ہے۔ اور ایسے حالات میں کی بھی کہ اگر اس سے ۱۰۵
ماونگ ہنگہ کی طاقت کا باعث ہوتا تو وہ ضرور تیل جھکا کر عہدہ تانے
دافات سب نہیں یہ مستحیث اپنے مکان کے برابر ہو چکا

جب مراغہ اسکی طرف ٹرک سے بھاگنے پر لے آیا اسکے سامنے اور
سندوق چھپنے کی اور گھوڑے کو کھینچا کوئی آواز نہ آئی اور نہ گولی چلی
مستحیث خوف زدہ ہو گیا اور اپنے مکان کے باہر بھاگا لیکن وہ گھوڑے
کھایا اور تھوڑے دن بعد گر کر پڑا مراغہ نے نقاب کیا اور گرے ہوئے
مستحیث کی طرف نشانہ قائم کر کے اپنی سندوق کا گھوڑا اکہ دوسری تہ
کھینچا وقت بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اسکے مستحیث کھلے ہوا اور
فرار ہو گیا مراغہ بھی بھاگ گیا اور چند یوم بعد تک وہ گرفتار نہیں کیا گیا
تھا۔ سندوق کو سبب نہیں ہوئی ہے اور یہ ظاہر کرنے کیلئے کوئی تہاوت
موجود نہیں ہے کہ وہ اہوقت بھری ہوئی تھی جب مستحیث پر جیساکہ بیان
کیا گیا ہے حمل کیا گیا تھا۔

دفعہ ۳۲ کا تعلق قتل عمد کے اقدام سے ہے۔ کوئی شخص ہم کہ فنی
فعل ایسی نہ ہو کہ علم سے اور ایسے حالات میں کہ اسے کہ اگر وہ اس سے بھاگتا
کا باعث ہو گا تو قتل عمد کا مرتکب ہوتا اسکو مراد کیا جکتی ہے الخ

موجودہ مقدمہ میں نیز کہ شہادت کے قیاس میں کیا جاسکتا کہ
سندوق بھری ہوئی تھی اور یہ بالکل ممکن ہے کہ مراغہ مستحیث کو فنی
والے کی کو تھیں کر ہاتھ لایا۔ اور تھیں مراغہ کے حمل کی نسبت یہ فرا
دیا جاتا چاہئے کہ وہ اس سے بھاگتا نہیں کرتا تھا کہ اس نے نیز بھاگتا تھا
سندوق کو نہ سبب نہ ہے۔ اسے نہ لایا اور گھوڑے کو کھینچا تھا۔ وہ صرف
جو دفعہ ۳۲ مجرمہ میں ملتا ہے ایسا فعل نہ رہا جیسے جولی شہدہ ملا اسکے
سبب ہونے کی فی ہر ملاحظہ ہو۔ بیون دس بنام ملک مظہر الامراغہ
ضلع سے فی قتل طاقت کے خلاف ۱۰۵ مان رہا

اگر یہ دس بھری ہوئی ہو تو اگر طاقت یا سفر سے سبب ہے
تہہ کی دہر ہوئی کہ نہ کر کے نہ کر فنی کوئی تھی تو مراد یہ ہے
۱۰۵ مجرمہ کا نہ ہے۔ ۱۰۵ مجرمہ ۱۰۵ مجرمہ ۱۰۵
فعل کیا ہو گا جو فنی جرم قرار دینے کے لئے ۱۰۵ مجرمہ ۱۰۵

نہاد ایک
بنام
ملکہ منسہم
(دہلی)

ہرم کو گھبراہٹ ہوئی ہے کہ جس سے ہر گئی ہوتی ہے اس کے ہاتھ لادی ہے
کوئی ایک نہیں رکھتا تھا ملا تھا ہر ملک منسہم غلام (۳۱)
لیکن یہاں پہنچے ایسا کوئی ثبوت نہ تھا کہ چند وقت پہلے ہوئی تھی
اسے تجویز توت جرم زبرد فرہ ۲۰ سال نہیں گئی جاگتو باد ۱۰ اس کے
مراجہ مستینیت پر حاکم کے کارنگب ہوا تھا اسی حالت میں تجویز ثبوت
دفعہ ۲۵۲ کے تحت بند کی جاتی ہے توت کو ۲۰ سال گھبراہٹ تین ماہ
انہیں دیا جاتا ہے۔ انتہائی سزا جو اس سے عام کی جاتی ہے کہ
سزا کی نسبت جو اشتہار میں مندرجہ شخص ہے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ نہایت
سزاوارتہ ہے جس سے دینی رکھتا تھا جس کا اس کو تبتہ تھا کہ اس نے حکام
کو اس کے تبتہ کی باجیہ اطلاع دی تھی۔

تجویز توت جرم تبدیل کی گئی۔
حکم مناسبت کی گئی۔

پاکستان کے
ملک کے

ملک کی نوادی

نمبر ۹۱۵ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء

باجلاس میں جسٹس جیولہ ٹریسٹن

رہنہ حیدر آبادی وغیرہ کو گھبراہٹ ہوئی ہے کہ اس کے متعلق فریق مخالف
سزا جرم کو ۲۰ سال گھبراہٹ ملا تھا اس کے حکام سزا کا جواز پر
۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء مجموعہ ضابطہ
نمبر ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء دفعہ ۲۵۔

اس کا نام ہے دفعہ ۱۱۱۱ سزا جرم کو ۲۵ سال
نوادی کے حکام اس کے خلاف جرم ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء کے بر حسب تجویز توت جرم صادر کی گئی ہو
نہ جرم کیلئے وہ سزا مستحق ہوگا جس کا حکم اس میں ملے گا
کی طرف سے جس کا حکم ایک تبتہ تھا جس سے کہ اس جرم کا

ان کا کیا حال ہے حدود ۲۱۸ کو ہر اس کی رو سے قابل سزا
ایسے جرائم کا گناہ نہ ہوگا۔ جس کیلئے علم و سلیقہ
حکام سزاوارتہ رکھتے ہوں گے۔
نکروانی نوادی (۱) بنارہی حکم میں ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء کو ۲۵ سال
سجائے گئے ان کو ان کے تبتہ کی باجیہ اطلاع دی گئی ہوگا۔
حکم مناسبت کی گئی۔ اس بنا پر حکام کیلئے اس کے متعلق احکام
سزا جرم کو ۲۰ سال گھبراہٹ ملا تھا اس کے حکام سزا کا جواز پر
خلاف ان کے جرم میں تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی جو وحالت ۲۲۵
مجموعہ ضابطہ ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
نمبر ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
کے تبتہ کی باجیہ اطلاع دی گئی ہوگا۔ اس کے خلاف احکام مندرجہ ذیل
کی رو سے قابل سزا ہے جس کے خلاف قانون کی مداخلت نہ ہوگی
کہ قانون کی تعمیل میں مطلوبہ پر توت جرم کیلئے قیدی و ملزم ۱۱
کسراچ کہ دو جوانان ہارون رشید و سرینتا بیلا کی سزا جرم سے
چھڑائیں۔ اس کے الزام میں جو اس کے متعلق جو دفعہ ۲۲۵ مجموعہ ضابطہ
نمبر ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
کے تبتہ کی باجیہ اطلاع دی گئی ہوگا۔ اس کے خلاف احکام مندرجہ ذیل
سرینتا بیلا کی سزا جرم سے قید و سزا چھڑا دیا جائے گا اس کا نام کیا۔
یہ کشت کیا سکتی تھی کہ جو کشت گانہ جو ایک مجمع خلاف قانون کے ارکان
تبتہ جرم کی طرف سے جرم کے ارتکاب کی گئی تھی اور جنہوں نے اس جرم کا
فی الواقع ارتکاب کیا تھا ملحدہ اور جرم گانہ جو ان میں سے ایک اس کشت کو
تبتہ جرم کیلئے تھا۔ اس میں احکام مندرجہ ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء
مجموعہ ضابطہ ۱۱۱۱ تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۲ء ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء
ایسے جرم میں تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی ہوگا جس کے خلاف ملحدہ سزا

نفساں رسائی یا تیرا چہ چھوڑا نہ کنی اور جرم کا از کتاب کو پس اور
جیسا کہ موجودہ صورت ہے پریشان کنندگان کی جماعت ملکداروں اور
بندہ رس کے مسلح ہوتوں میں خیال کرتا ہوں کہ انہیں سے ہر ایک کی سیاق
میں علم غیب کیا جانا چاہئے کہ اس پریشان کرنے کے دور میں اس
امر کا اقبال تھا کہ قتل عہد کا از کتاب کیا جائے گا۔

یہ ممکن ہے کہ ریادہ متین اور زیادہ مناسب عبارت اہتمام کی جاسکتی تھی لیکن میں یہ خیال کرتا ہوں کہ جو عبارت اہتمام کی گئی ہے وہ زندگی و نشاط کی تحریک کیلئے اور شاخص طرز کم کس الزام کی کافی صحت و تغیرت دینے کیلئے کافی ہے جو اسے خلاف نگاہ کیا گیا تھا۔

ایسی حالت میں میں تجاویز ثبوت جرم اور ظن منہرا کے خلاف ہیں
 فی الواقع کوئی چلائی تھی حکم سر کو بحال رکھتا ہوں، دوسروں کے حکام
 نہایت خفیہ کیا کر سات سال حبس بصورت یہاں سے دشواری برائے کیا ہے
 چار چار حصوں میں اپنے فاضل شریک کے فیصلہ سے
 شفق ہوں اور اگر یہ حالت ہو تو کہ پکاب پر اس کی پکاب کرنے پکاب کا
 اکال ہم ام میں کیا ہے مگر وجہ سے ہم ان عدالت کی ایک نسخہ کے
 مفصلہ استخلاف کرنے اور جو ہوئے ہیں لیکن سب کا ابھی لاپرواہی
 ہم پر واجب تہیں نہیں ہے مجھے کچھ نہ کہنا چاہئے تھا موجودہ حالت
 میں صرف اس سوال کا ذکر کرتا ہوں کہ آیا ایں ہندو کو پریشان کرنے کی
 غرض نہیں کر گیا تھا جس خلاف قانون کا الزام بہت زیادہ عام ہے اور
 اسٹے و طرین کیلئے نامناسب یا غیر منصفانہ ہے نہ لیگسلیٹو کونسل
 یہ وصاحت کہ ہے کہ پریشان کرنا ہے اسی حوالہ سے اس سے
 تھی جو ایک ایسی عبارت ہے جسکو میں اس شہود کے خلاف جبر مجرا
 سر تو غیرہ کے مختلف جرائم و غلط کر کے لئے استعمال کرتا ہوں نہ انتہا
 نہیں شدہ نہ باوجود اس فیصلہ کا حاملہ کیا گیا ہے اسے فیصلہ کی
 اس عبارت سے اڑا اتفاق کرتا ہوں جو کچھ کہ ضروری ہو تا ہے وہ

یہ ہے کہ طرہ میں کہ اس غرض مشترکہ کی جو ان سے متوہد کی گئی ہے اور
اس طریقہ کی متوال طور پر صحیح اطلاع حاصل ہونی چاہیے بن طریقہ سے
وہ غرض مشترکہ دفعہ ۱۱ کی بناء میں لائی جاسکتی ہے دوسرے الفاظ
میں آیا اہل ہند کو پریشان کرنا بطور مناسب دفعہ ۱۱ کی عبارت سے
نقصان رسائی یا داخلیت پیدا کرنا یا کسی اور جرم کا ارتکاب کر میں نہیں
آتی ہے۔ میری رائے میں وہ اسطور پر داخل ہے۔ یہ متوہد بات ہے کہ عذر ملنے
کی ایک اہلی غرض پر چوکی تھی کہ اہل ہند کو مسلمان بنایا جائے اور ان کو
ان کے جہاد اور پرہیزگار کے ایسا عمل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ طرہ میں کی
نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس پیکمیں دیوں کے لئے بلکہ ہیں
جنہوں نے ہندو متوں اور دوسروں کے چار ہندوں پر حملہ کیا تھا اور انہوں نے
کے چھلکے نکال رہے تھے۔ میں یہ قرار دوں گا کہ پریشان کرنا اس لئے نہیں
منوں میں متواتر حملوں سے پریشان کرنا، کوٹنا اٹھانے کو نہ کرنا عمارت
کرنا۔ متواتر حملوں سے تھکیت دینا اور قی کرنا، دفعہ ۱۱ (۲) کی عبارت
میں آتا ہے اور یہ کہ اس عبارت سے ملزمین کو مجب کی اس غرض مشترکہ
سے جو بیان کی گئی تھی اور اس طریقہ سے آگاہی ہو جاتی ہے جس طریقہ سے
کہ یہ گوش کی گئی ہے کہ غرض مشترکہ کو جو وہ غرضیات ہند کی عبارت میں
لایا جائے۔ ملزمین نے کسی نیت پر کبھی اس عذر کو نہیں اختیار کیا تھا
خیال کرتا ہوں کہ یہ بالکل واضح ہے کہ در قرار جو جرم کی عبارت سے
ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا بلکہ یہ کہ ان کو جرم کی بنا پر جرم سے
ہیں انہیں قانوناً شکایت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

تتميز بثوب حرير بحالها

ہیکوٹ الہامیہ

گجراتی خودمرداری

[illegible]

باجلاس، مسٹر جسٹس

یا مکتبہ عثمانیہ
نہام
ملک عثمانیہ
دہلی

استقامت و غیرت و غیرہ کے زریعوں کے چمکے نکلتے ہیں۔ یہ سہارہ دینا گواہان
 اس سہارہ کے لئے ہیں۔ لیکن حلیوں نے انکا تعارف "کے لئے کو گولی بنا دے گی"
 اور اس سہارہ کو لیا تھا۔ لہذا یہ سہارہ گولی چلائی اور گواہان یا اس سہارہ
 کو لیا گیا لیکن زخم زیادہ رہا اور گواہان تائب و تائب نہ ہوئے۔ اسی روز
 کہ زخم زیادہ تھا۔ اس سہارہ کے لئے استقامت و ستاؤ بڑھ گئی۔ یہ سہارہ جو وہ گواہان
 کے لئے بنا دیا۔ اسے محض سہارا کے لئے بنایا۔ اس سہارہ کے لئے گواہان
 اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور وہ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ کوئی دلی
 دشمنی جس طرح ہو گئی ہے اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

ہمارے روبرو مرفعات کی تمام صفاتیں ہیں۔ لیکن وہ سہارا
 سہارا کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

حرم کو منسوخ کیا اور اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

اس سہارہ کے لئے بنائے۔ اور کوئی دیر نہیں ملے گی کہ کہوں مرفعات کی
 سادہ صورت نہ لکھ کر کمالی چاہئے۔ صرف ایک گواہ سہارا کی شہادت کرے گا
 ان سہارا کے لئے کیا تھا غیر یہ ہے۔

تاریخ دہلی - پتہ کھارکس جس کو سوامی الہا
جو اراستہ ال کرتے جوں باکر سکتے جوں باکسی مقام
ام پرنا حاکم کی چولی جاسٹہ اس راستے کے لئے
کوئی خانہ و حاکم کو سوامی پتہ کہ راستے اراستہ ہا
وہ راستے اراستہ کوئی رستہ آئندہ کوئی رستہ ہندی کے
باہر کوئی رستہ عام مقام ہوتا ہے۔

وجہ ۱۳۶ محرم صلاطہ خوداری کے لئے اس وقت
میں تہاوت قلمبر کے لئے وقت میں راستہ کی عام ہوت
قمارہ جو محکمہ کے لئے یہ لاری و اسے اس وقت
حبیب وہ یہ قرار دے کہ اراستہ کی رستہ اس
شخص کی تحت کا دعویٰ جو وہ لاری کا رہا ہے ہا
کہ وہ اس امر کا بھی تصدیق کرے کہ اراستہ کی رستہ اس
میں یہ ایک نئی پتہ لاری کی رستہ میں ہا لاری کوئی رستہ
اور اسے شخص کو ہندو لاری کوئی رستہ لاری کوئی رستہ
لاری ہندو لاری میری نام اراستہ لاری لاری رستہ
کلہ ملہ ۱۵۴۴ - اراستہ علی نام شیخ احمد علی اراستہ
کیس ملہ ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - اراستہ لاری

درخواست بنارہی حکم صدر سب ڈویژنل انسپکٹر
تاریخ ۱۹۲۳

منجانب نگارخواہ - مسز زینونہ ابن سنہا و بہو ایشہ رپڑ سنہا۔
محکمہ - یہ ایک درخواست ہے حکم کی ناراضی سے گرائی
لئے پتہ سہ - جو سب ڈویژنل انسپکٹر اسے دفعہ ۱۳۳
عد ضابطہ خوداری کے احکام کی رو سے صادر کیا تھا۔
اس وقت سے کہ کاروائیاں کی ابتدا ایک خط سے ہوئی
یہ جو اسٹیشن انجینئر بنال نارنگ و سٹیشن لائیو سے

۱۴ اراستہ ۱۹۲۳ کو ڈپٹی کلکٹر حصول اراستہ کے نام بھیجا تھا
جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ نگارخواہ لاری شاہ - نے
احاطہ انجمن سونی پور کے منبر کی کوئی پتہ ایک کوئی پتہ
نہ کہ کوئی پتہ اراستہ پر دست درازی کی تھی۔ اراستہ لاری
لاری شاہ کے نام ایک نوٹس جاری کیا جس نے اس امر سے انکار
کیا تھا کہ اس نے کوئی پتہ اراستہ پر دست درازی کی تھی۔ یہ
کا روایات، ڈپٹی کلکٹر حصول اراستہ کے پاس سے سب ڈویژنل انسپکٹر
سے پاس اس بیان کے ساتھ بھیج دی گئی تھیں کہ دفعہ ۱۳۳
کی رو سے کارروائی کی جانی چاہئے سب ڈویژنل انسپکٹر
سے کہ جو حبیب ۲۹ اکتوبر اور ۱۸ نومبر آخر میں قانون گوئی
رپورٹ کے بعد ۲۲ فروری ۱۹۲۳ کو نوٹس جاری کیا آخر لاری
تاہم کے نوٹس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ نگارخواہ سے
جو کہ ایک اور ملہ (اوسارا) اور ایک مکان کی تعمیر کی گئی ہے
۹۰ فٹ ۵۰ فٹ ریلوے اراستہ پر دست درازی کی گئی تھی
اس - نے اس کو چاہئے کہ ۲۲ فروری تک دست درازی
علیہ کرے یا پتہ لاری کوئی پتہ اس کے خلاف اراستہ لاری

صفحہ ۱۰۴۸

نگارخواہ نے جو عمل اس نے تیس سابعہ برقیوں پر کیا تھا دست
سے نکال دیا اور یہ بیان کیا کہ اراستہ اس کی ذاتی ملک تھی اور کا
سر سے اس کے نام پر تھا ہر گئی ہے اور خاص طور پر یہ
بیان کیا کہ کنواں جو قریب میں تھا ایک قدیم کنواں تھا جو اس کی
ملک تھی اس نے یہ ادعا کیا کہ تہاوت قلمبر کی جانی چاہئے
اس کے بعد سب ڈویژنل انسپکٹر نے لاری شاہ نے قلمبر کی اور
اپنے حکم میں سب ڈویژنل انسپکٹر لاری۔
"مجموعی طور پر یہ ملٹن ہوں کہ دست درازی کی گئی ہے
میں کا عرض موجودہ احاطہ لاری - یہ لاری ہے اور جس کا

اگر وہ کارروائی اختیار کرے تو انہیں صرف اس وقت لکھنا پڑی
گی کہ چاہیے جب اصول سے ملے جاتا ہے تو اسے اس کے نتیجے کی مستقام
کرنی ہو جو کارروائیات کی ہو فی چاہیے تاکہ نگرانی خواہ کے
نوش جاری ہوئے کے بعد کوئی عملی حکم قانون کے مطابق
صادر کیا جاسکے اگر یہ ریلوی اسی پر محض دست درازی کی
صورت ہے تو ریلوے کے تحت کو عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کی
دعوائی چاہیے۔

درواست مسطور کیجاتی ہے اور بڑے ذوق و تامل سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

ہائیکوٹ الہ آباد

مکملی فوہارہ ی

سر قلم ۲۸۵ ابته ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۳ء تک

بلاس میسٹر جس کے پاس سے

عزت و سربلندی بگریزید و به نایب ملکات معظمه فریق مخالف.

تبریز، ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱

کسی حرم کے ساتھ جبرِ مجرا نہ کا ارتکاب کیا جا تا مجموعہ ضابطہ فوقہ

الکتاب ۵ باب ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ -

حسب قولہ شیعہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لے کر آئے گا وہ اس کے ساتھ لے کر آئے گا

۱۰۰

وہ کہتے ہیں کہ یہ تو مولد کر کے اس کے دل میں سرخراہ اور استعمال کر کے یہی حد تک ہوا ہے

سنگویدہ کی انگریزی رسمًا ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء میں تیار کیا گیا
 ۱۸۹۴ء میں شائع کیا گیا۔

مکتبہ رحمتیہ ۲۲۲، قریب محلہ (طریقہ حیدر) جسکی رو سے اسکو ماہنامہ مائیں

دلہائی گئی تھی مائے ہوتا ہے۔

نگار لی فوجی تبار صنی فیضی صدره طوکر کربلا حیدر علی

فتح نور سورہ ۴۴ برائے سال ۱۹۲۱ء۔

سنگریں بخوانہ۔ سولوی محسن را حیدر۔

سہجائے تہذیب و فنی مخالف منشئی " سرمدیانا تھ و رما۔

فیصلہ: یہ ایک درجہ است نگرانی اس حکم کی تعمیل کے لئے پیش کی

بے خود نمبر ۲۲ مجموعہ صراطِ محمداری کی رو سے حبیب اللہ خان صاحب کی تہنیت۔

سنگر نیوخواہ اور دوسرے اشخاص کے حالات اور ان کے خیالات اس پر مبنی تھے۔

میں ہم محمود بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کی مانند ہو اور ان کی جگہ پر پہنچے۔

فاما ارام فاما سيب في بيان ليا فاما ده بن سيبون

ملہ س اور ان کے ملازمین کو کہتے ہیں ریل عطائے اور اس کی نیت سکر فنی

کو اکھاڑتے دیکھا تھا۔ اس نے تکرار کی اور پلو اکیس سال سے کھڑا

ہو گیا تاکہ دل چلائے کور و کئے سیریز میں جو محسوسوں اور انجیوٹوں

مسلحہ تھے وہ بھکیاں دیتے ہوئے اسکی طرف دوڑ پڑے اور اسکی پیٹھ پر

نصیحہ تعاقب کر کے اس کو نکال دیا۔ انتقامات کے اس بیان کر کے

کیا کیا کھا اور پڑھیں گے مولا سنا، یہ بدستورم ضیاء الدلیٰ ہے۔

بہارِ اقصیٰ جو کہ بہارِ اقصیٰ کے برابر ہے۔

قدّمه ہر سکا کر دیا جائے اور سہ دفعہ ۵۳۲ مجموعہ ضابطہ خود دستی کی

رو سے ایک حکم صادر کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ محکمہ سڑک لے اس حکم میں

اصطلاحی نگارانی دستہ انداز ساری کرتے ہیں اور کہا اور یہی وہ چار وجود

درجہ است پدیش کر سیکھی ہے۔

ما سحت علیہم ان کا طبع اس قدر تیز ہے کہ جہت پیشی کی گئی ہے کہ وہ

۵۲۰ بوجوب لوی حکم جوار اعدا و تہیں ایسا عاسکا کھالیندہ تیرا

تھیں ان کے دل میں سے (بگڑے ہوئے) یہ سوچ نکلتی کہ اگر وہ کچھ نہ کر سکتے

عاشق

نام

ملک مغرب

والله باور

مقررہ سے شروع ہوا اختیار کسی خاص ملک یا ہندوستان میں
کارروائی کرنا اختیار کرنا ہے

تہہ مکمل صورت میں دوسرے قانون میں ہندوستان کی پالیسی کا
قانونی حصہ ہوتا ہے اور بعض اکیسویں میں ہوتا ہے۔

سیا گرام کی ایس ایس ایس لارڈس کی طرف سے ہندوستان میں

دولت اس میں سامراجی اور ان کی طرف سے ہندوستان کی ایک

دہشت گردانہ کا حصہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ایک

مردم اور ان کی طرف سے اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ایک

رکھتا ہے اور ہندوستان کا قانون ظاہر ہے کہ ہندوستان کی ایک

اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کرے جا رہا ہے۔

کا گناہوں کی نام کے لئے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

آئیے اس میں سامراجی کے لئے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

ان کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

دوسرے نام ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

سے استمداد کیا گیا۔

استعداد اب اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

تجربہ کرنا ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

چشمیں سے اونگھتے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

بہت سے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

سیلاب فتنے کی شہینوں کی بات ہے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

ستین کی ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کی ایک ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

واقعہ کی ایک ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

تین ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

اس قصہ کا گرد و گرد ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کی ایک ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کر دی جائیں لیکن لائق مجسٹریٹ نے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

لے ان کو نیک نیتی سے حاصل کیا تھا دوسرے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کی رو سے یہ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

لگا چڑھنے کے لئے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

ہیں کیا جو اس کے خلاف صادر کیا گیا تھا لیکن اس کے لئے

کچھ وقفہ کے بعد دوسرے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

مجسٹریٹ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کی ایک ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کیا جائے جس کی رو سے یہ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

و اس کو دیکھیں یہ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

رجسٹر کی ایک ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

ذیل میں ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

رکھنے والے کو ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

و اس پر ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

یہ بھی خیال کیا تھا کہ اگر ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

حبابہ مشیمیں سکرپٹ کی ایک ہندوستان کی ایک

نظا ہر گرد و گرد ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

لیکن اس میں ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

توجہ معطوف کرانی ہے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

مجسٹریٹ کا حکم منسوخ کیا جائے اور ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

دوسرے ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

۵۲ مجموعہ ہندوستان کی ایک ہندوستان کی ایک

کوئی اختیار نہیں ہے۔

۱۱

اس آخری رائے سے اتفاق کرنے سے قاصر ہوں میری رائے
پس دفعہ ۲۰ کی صورت میں جیسا کہ بعض دوسری دعوات کی
صورت ہے وادعوان قانون کا بدستار تھا کہ ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ
اور عدالت سسٹن پر ساتھ ساتھ اختیار تیزی عطا کیا جاتا
پس جب ان میں سے کسی کو دفعہ مذکور کے تحت اختیار سماعت
کے استعمال کرنا موقع نہ تھا تو سائل بعض حادیوں میں سے
ہر عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے اور وہ عدالت جو مقدمہ میں پہلے
اختیار سماعت حاصل کرے وہ عدالت میں اختیار کثرتی ہے۔
اس میں جیل ملک مظہر نام جس شاہ ۴۴۴ متفق ہوں جس طور
پر کہ اس کا حوالہ الٹا دیا گیا جو جسٹس کیٹنل ہونے سے حیدر آباد
سلاٹ ۱۹۱۵ء صلا کا لم ۳۱۳ دیو گیا ہے) جس جیسا کہ
اس مقدمہ کی صورت ہے عدالت ابتدائی کے حکم کی ناراضی سے کوئی
مرافعہ رجوع نہ کیا گیا ہو تو یہ متعلقہ فریق کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ
دفعہ ۲۴ کے بموجب ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ کے رد پر درخواست
پیش کرے اور جب ڈسٹرکٹ ججسٹریٹ نے مسئلہ کو طلب اور اس کا
سوائے کر لیا ہو تو اس کو دفعہ ۲۴ کے بموجب کارروائی کرینکا
اختیار ہوتا ہے۔

اس دوسرے امر کی طرف توجہ دینا چاہیے جو روایا و
فیصلہ اس سوال پر مقرر ہو سکتا ہے کہ آیا لگا بچ سگر کیپی کا
لامر تھا یا نہ تھا۔ و سنا وین الف کو کمی اور اسکے مقامی نظم و
کنندہ کے مابین سہا ہے نہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ عدالت کے لئے
یہ ضروری تھا کہ وہ کچھ تنخواہ اور وصول شدہ رقم پر کچھ
کے عوض اسی تمام وقت سمیت کے کاروبار میں صرف کرتے اور یہ کہ
اس کو یہ اختیار تھا کہ وہ کمیٹی کی ہدایات کے مطابق صرف کیپی کی
سینے کی سمیٹوں انجکشن اور آلات کو فروخت کرے اور اگر یہ
(۳) سیکرٹری لارڈس پارلیمنٹ جلد ۱۷ ص ۱۰۱

وہ کسی طرح سے کمیٹی کا کارندہ نہ تھا اور وہ پابند تھا کہ کمیٹی کو تمام
ریفرنس سامان کتب وغیرہ کے متعلق حساب دے۔
دفعہ ۸۸ قانون سہاہہ ہند کے بموجب شخص جو مال کا
قانع ہوا ایسے مال کو جائز طور پر کر کے کہہ سکتا ہے بشرطیکہ گروہ دار
میک نیٹی سے اور ایسے حالات میں عمل کرے جس سے اس امر کا
گمان نہ پیدا ہوتا ہو کہ گروہ دار کو کسندہ عمل نامناسب کر رہا ہے نیز یہ
شرط ہے کہ وہ مال گروہ دار کو کسندہ لے لسی جرم یا قریب کی باہر رہا ہو
یہاں اس قسم کا کوئی سول نہیں ہے کہ لکھا بچ لے جسے کی
مشینیں بددیانتی سے حاصل کی تھیں اور یہ فرض کیا جاسکتا
کہ ٹینگ لیونگ نے مال میک نیٹی سے حاصل کیا تھا۔

لیکن اس مقدمہ میں ایک دوسرا اور ریادہ اہم مثال
ہے دفعہ ۱۱ اس بات کی ضرورت تھی کہ گروہ دار کو کسندہ مال
کا تاجر ہو اور سیشا یہ نیام سیشا چٹیار (۴۴) میں بارڈر
دیو گیا ہے کہ اس اصطلاح سے محض قبول نہیں بلکہ قانونی قبضہ درود
یس وہ ملازم کو اس کے آگے لے کر حاضری میں مال کی تحویل
سیر کی ہو یا نہ ہو جو اپنے متوہر کے زیورات پر بطور تھیلہ لاسکی
حاجب سے نکلنا ہو اس دفعہ کی رو سے جائز طور پر کر کے کہہ سکتا
ملاحظہ ہو دو موٹی دیسی سام پتی رام (۵۵) و سیکرٹری نام کا باب ۱
دیا ایسے فروخت کنندہ کی نسبت جو مالک کا تمام وقت
کے لئے ملازم ہو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس مال پر قابض ہے جو
بعض فروخت اسکے سپر و کیا گیا تھا ۹ مدر اس کے مقدمہ میں
حوالہ پر دیا گیا ہے اور یہ ہمارے مقدمہ میں جس کا حوالہ دینا
مجھے نے دیا تھا مال کو مالک نے بعض فروخت کر دینے کے لئے
کیا تھا لیکن دونوں مقدمات میں گروہ دار کو کسندہ مال کا ملازم تھا
(۴) انٹرنیشنل لارڈس پارلیمنٹ جلد ۱۷ ص ۱۰۱
(۵) انٹرنیشنل لارڈس پارلیمنٹ جلد ۱۷ ص ۱۰۱

ملک
نیام
لگا بچ
درنگوں

دفعہ
سام
چوتھا
لوٹ

(۱۲) یہ کہ جیسا کہ اس لٹ کے جیسی سام سامس با سچے دایں قرار دیا گیا تھا جب لوگ کہنے والے نے نیا نیا نیا عمل کیا تھا تو وہ اس کا مستحق تھا کہ مال اسکو واپس کر دیا جائے۔

فریقین کے نام کو ٹیس جاری کئے گئے پہلے کوئی ایک لٹ کی قیمت سماعت کی گئی ہے۔ ٹیکس کیوں کہ ایک دفعہ سماعت پیش کی تھی کہ سروسٹیکس اسکو واپس کر دی گئی تھی لیکن وہ وقت سماعت اسکی تاخیر کے لئے حاضر نہیں ہوا تھا۔

پہلا تصدیق طلب سوال یہ ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کبھی اسکی درخواست کی سماعت کر لیا گیا تھا۔

دفعہ ۵۲ کے تحت ضابطہ عدالت میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ ہر عدالت مراعات یا نگرانی یا تصحیح یا ایسی عدالت جس سے استعواب کیا جاسکے اسکی حکم کی حوصلہ دفعہ ۵۱، دفعہ ۵۸ یا دفعہ ۱۹ اسکی کسی شخصیت عدالت نے صادر کیا ہو تو اسکی اس پر جو حکم دیا اور اسکو منسوخ یا اس میں تبدیل یا ترمیم کر سکی اور جو حکم دینا انصاف معلوم ہو وہاں در کر سکیگی۔

لیکن یہ مجموعہ کی صرف ایک دفعہ نہیں ہے جسکی رو سے عدالت سماعت کے حکم میں حوصلہ دفعات ۵۱-۵۹ صادر کیا گیا تھا عدالت اعلیٰ انور کر سکتی ہے دفعہ ۲۲ میں دفعہ ۱۱، دفعہ ۱۰ کی رو سے عدالت مراعات کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ مراعات کا تصدیق کرنے وقت کوئی ترمیم کرے یا کوئی مسئلہ مراد صحتی حکم صادر کرے جو فراہم تھا اور مناسب معلوم ہوتا ہو۔ اس میں کچھ ترمیم نہیں ہو سکتا کہ اس میں جہاں دیکھی گئی کے متعلق حکم صادر کر لیا گیا تھا اور اس میں کچھ ترمیم دیا حکم مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اس اگر مقدمہ زیر نگرانی میں نہ ہو لٹا چوہا لٹے عدالت سماعت کے دور و مراعات کیا ہوتا جس عدالت والے ٹیکسٹل مجسٹریٹ کے فیصلہ جہاں کی ناراضی سے انہی حالت

ہو سکتے ہیں تو اس میں کچھ ترمیم نہیں ہے کہ عدالت مراعات کا حکم دیا گیا ہے جسکی رو سے سماعت کی مشینوں کے متعلق ابتدائی حکم کو سماعت یا منسوخ کر سکتی تھی۔ لیکن چونکہ لٹا چوہا لٹے مراعات میں کیا تھا اس لئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت عدالت نگرانی کی حیثیت سے دفعہ ۵۲ کے موجب عمل کر لیا اختیار کرتی تھی اس امر سے احتیاط نہیں کیا جاسکتا کہ اوٹسٹل مجسٹریٹ کی عدالت دفعہ ۵۳ کی اغراض کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت ہوتی ہے۔

ذیل سماعت سماعت کے لئے معاملہ تختہ رنگور لٹا کر ری (۳) کا حوالہ دیا ہے جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم جو دفعہ ۵۲ کی رو سے صادر کیا گیا تھا اختیار سماعت ہو سکی بنا پر منسوخ کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ میں تجویز ثبوت جرم کی ناراضی سے عدالت سماعت میں دفعہ ۵۱ کا کیا گیا تھا جہاں تجویز ثبوت جرم کو بحال رکھا گیا تھا اور جہاں داد کے تصرف کی سماعت میں دست اندازی نہیں کی گئی تھی۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مستعد کی درخواست پر جو دعوات ۵۳، ۵۲، ۵۱ کے بموجب پیش کی گئی تھی اور اس میں کوئی لٹ کے بغیر حکم میں تجویز ثبوت کی جیسی جیس جیس اور کرنے پر ضرر دیا تھا کہ عدالت نگرانی جیسا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت ہوتی ہے صرف اس وقت دست اندازی کر سکتی ہے جب عدالت سماعت کے دور و مراعات میں کیا گیا تھا۔ یہاں عدالت سماعت کے دور و مراعات کیا گیا تھا اور عدالت سماعت نے اپنے اختیار سماعت کا استعمال کیا تھا، اس طور پر عدالت نگرانی کی حیثیت سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سماعت یا سماعت خارج کیا گیا تھا۔ جسٹس پیٹن نے اس سے تجاوز کیا اور یہ قرار دیا کہ جب مقدمہ اس قسم کا ہو جس میں مراعات ہوتا ہو تو صرف ایک عدالت دفعہ ۵۲ کے بموجب جہاں داد کے تصرف کے حکم میں تجویز کر سکتی ہے عدالت مراعات ہوتی ہے بحال تعلیم میں

علم
م
پ
و

ہنگامہ یا شخص تھاجہ خود از کا رو بار چھلانا تھا اور یہ فرض کر سکتی
 کوئی اور نہ تھی کہ اس کو یہ اختیار نہ تھا کہ مال کی نسبت میں طرح تھا
 اس کے لئے یہ نہیں دیا کوئی متعلقہ تو یہ فرض کر سکتا تھا کہ اس میں
 اس شخص کی نسبت جو کچھ مال کی حیثیت رکھتا تھا
 اگر مال کا وہ جائز ہو کر رکھا گیا تھا تو اس کا
 یہ فرض ہے کہ لکھنا چاہئے کہ اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے یہ فرض ہے کہ اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے یہ فرض ہے کہ اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے یہ فرض ہے کہ اس کا یہ مال اس کے لئے

کیا گیا تھا تو اس میں مطلقاً قصاص ہو سکتا تھا اور یہ فرض کر سکتی
 وہاں یہ فرض ہے کہ اس کو یہ اختیار نہ تھا کہ مال کی نسبت میں طرح تھا
 کہ قبضہ جسکی دفعہ ۱۰ میں ضرورت نہ لائی گئی ہے اس قبضہ کے
 ماسد ہوئے ہیں جو مملکت میں سے متعلق دفعہ ۸ قانون مجاہدہ
 میں ضروری ہوئے ہیں اس کے لئے یہ قبضہ محض تحویل میں لایا جائے گا
 یہ فرض ہے کہ اس کا یہ مال اس کے لئے
 ملامت یا وجہ اس کو اس مال پر محض تحویل حاصل ہو جائے یا نہیں
 کا تھا تحویل کے متنازعہ مال کی حفاظت کرنا ہوتا ہے اس کا
 قبضہ یہ ہو گا جو دفعہ ۱۰ کے مفہوم میں داخل ہوتا ہے کیونکہ اس
 دفعہ میں قبضہ اور تحویل کے مابین صحیح فرق قائم کیا گیا ہے اس
 مال کی نسبت میں بحال تعلیم اپنے برادر میلڈ کی رائے سے اتفاق
 کر کے اسے خاص طور پر حوالہ دیکھ کر اس کی حیثیت سے مقدمہ
 دو لایا اس بنام مالد (دھ) میں انھوں نے طالعہ کی تھی۔
 اس مقدمہ میں ملزم کا قبضہ ایسے شخص کے قبضہ کے متنازعہ ہے جس
 اس غرض سے جائداد دی جاتی ہے کہ وہ اس کو مال کی حیثیت
 سے بیچ کر اسے ایسے قبضہ کی تبدیلیات کے طور پر ہم مقدمہ کا
 لوگ بنام کے (۸)، ڈسٹیفن ایڈمیٹ بنام ملک عظم (۹) فی
 مقدمہ بنام ملزم کی حیثیت بنام مس یا سچ (۱۰) کا قرار دیتے ہیں ایک
 اور مائل مقدمہ لنگاڈاؤ اسے بنام میوچیاڈ (۱۱) کا ہے جس
 مال کے ایک زیور مدعی علیہ کو کریر دیا تھا جس لئے اس کو گروہ پڑا
 اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ گروہ اس کا پانچواں حصہ مالک کو زیور
 کی قیمت ادا کرے یہ قرار دیا گیا تھا کہ وہ شخص جس کو زیور سپرد کیا گیا
 تھا اسے بیچ کے لئے کارندہ تھا ایسا قبضہ کہتا تھا جو دفعہ ۱۰
 قانون مجاہدہ کے مفہوم میں داخل ہے اور یہ کہ مافع ہو کر وہ اس کا

تو اس شخص کو تمام وقت کے لئے اس کی حیثیت سے لے کر فرسٹ
 کی ایک سناج کا مگر لکھا راو راو فرسٹ کے مال کا فائدہ بھی ہوا ایسے
 مال کو جائز طور پر رجوعہ، قانون مجاہدہ میں ہے کہ یہ مال اس کے لئے
 ہے اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے
 اس کے لئے اس کا یہ مال اس کے لئے

دہ انٹر کیسیر جلد ۹ صفحہ ۹۷۵ لکھنؤ ۱۳۲۳ھ (۱۹۰۵ء) جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵
 کرنل لاکھنوی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ د (۱) انٹرنیشنل لایٹس جلد ۱ صفحہ ۲۲۴

اسے اگر اس مال پر نہ کیا جائے جس کے متعلق متعلقہ واقعہ

فہرست مضامین

جلد (۴۷) بابۃ ۱۹۱۲ء

- ۱۔ ایٹمی اٹمی قوتیں جو کہ بات چیت کی جگہ اور حد پر
محرمین کے تحت صدارت کی گئی ہوں۔ وہ کہیں سے
ضابطہ و ریلوے ایکٹ ۱۸۹۲ء بابۃ ۱۸۹۲ء
۲۔ ریلوے ریلوے۔ اقلیت اور اس کی نوعیت اور
ترید کی بیان بہ جھلکا لیا گیا ہو۔ عدالتہ ایٹمی
توں حرم کے لئے ریلوے پر استدلال کر سکتی ہے۔
۳۔ ایک مقدمہ جو صدارت میں ابتداء کی ریلوے واقعہ اور
اصول کے متعلق جو اس میں درج ہوں اصل شہادت ہیں
ہے اور اس پر جو فیصلہ جرم میں نہیں کیا جاسکتا۔
۴۔ ایک عدالت کے لئے اس وقت جس کے لئے ان کے شہادت
میں ایک فیصلہ بیان کریں اور اس ریلوے کی تردید کریں
جو انہوں نے کی ہے اور اس شہادت کو جو خلفاء کی گئی ہو
رہا اور ریلوے پر استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔
۵۔ جمال الدین بنام ملک فخر کریمیل پور (۱۹۱۲ء) (۱۹۱۲ء)
۶۔ ایک مقدمہ جو صدارت میں ابتداء ایک بابۃ ۱۸۹۲ء
۷۔ ۱۲۱۱۔
۸۔ راجہ جی پات سنگھ، درختہ جو ایک ہندو اور وید سے
گرا ہو۔ مسئلہ جائداد کے مالک کا حق۔
۹۔ اگر کوئی دفعہ جو ایک شخص کی رائے پر واقع ہو اور اس کا کوئی جزو نہ
- ۱۰۔ کسی دوسرے شخص کی جائداد پر اثر ہے کو شخص کو اس جائداد
کے مالک کے لئے اس واقعہ پر ہر ہندو کا کوئی حق ہے کہ وہ
کے اس جزو کو ملکہ کرے جو اس کی (موجودہ ملک) جائداد پر گرا ہو
اور اگر وہ اس کے لئے خود اس کو ملکہ کر سکتا ہے۔
۱۱۔ مسابہ ہائی و اس بنام منوئل (۱۹۱۲ء)
۱۲۔ اس کی کے سٹی۔ دیگر قانون مندرجان اگر ایکٹ ۳
بابۃ ۱۸۹۲ء دفعات ۴۷۸۔ ۱۵۸۸۔
۱۳۔ اس کی منس بلدیہ (جائی اس) (۱۹۱۲ء) بابۃ ۱۸۹۲ء
۱۴۔ دفعات ۱۰-۱۱-۱۲۔ مجموعہ ضابطہ جو صدارت ایکٹ
۱۵۔ بابۃ ۱۸۹۲ء دفعات ۵۷، ۵۸، ۵۹۔ مرنہ حکم
۱۶۔ گرفتاری میں گواہ کے نام حکمتہ جاری کرنے سے
۱۷۔ انکار کمیشن جاری کرنے کے متعلق جج کے فیصلہ
۱۸۔ اختلاف قانون۔ انصاف رسائی میں غلط۔
۱۹۔ دفعہ ۵۷ مجموعہ ضابطہ جو صدارت کے پرچہ میں مانتا
حکمتہ گرفتاری کی تجویز کی کارروائیاں بن میں اگر ان کے اپنی صفائی
پیش کرنے کے بعد جسٹس سے یہ درخواست کرے کہ گواہوں کا
انکار کے لئے حکمتہ جاری کیا جائے تو جسٹس بابۃ ۱۸۹۲ء
۲۰۔ اس مسئلہ کو منظر کو یہ تجویز اس کے کہ وہ ملکہ ہر ایک درخواست
اس پناہ نہ ناسخ کو کہانی چاہئے کہ وہ ایندلسانی یا زور یا

اور فہرست دار لجان کا مجموعہ متوفی رہتا تھا قانون کے اثر سے مستند و سرکار بننے کی جگہ پر جوت قانون کی نظر میں ایک وارڈن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایشیائی بی بنام عبد الفتاح دس صاحب۔ انڈین لارڈ رٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۲ برصغیر ۳۵ سے استناد کیا گیا۔

باز یافت لگان کا دعویٰ ہے کسی متوفی شہر کے آسامی کے صرف چند درناؤ کے خلاف رجوع کیا گیا ہو جس کی ضرورت فریقین کے عدم استعمال کی وجہ سے نافرمان ہے۔

ایشیائی چندرا لاسے بنام فوجیہ جوہری۔ انڈین لارڈ رٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۷ (کلکتہ) ۱۲۷ سے استناد کیا گیا۔

اکوٹی۔ ہندو کی جانب سے آسامی کی بجا بیٹھی۔ قبضہ سمجھنا لٹ کو دیا مانا۔ آسامی آنا فصل

عدالت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بیجا طور پر کسی فسطوح پر سے بدخل کر کے کسی دوسرے شخص کو اس قبضہ دینے اور

وہ دوسرے شخص اس قبضہ کو بے خواہ آسامی کو ہندو کے خلاف کوئی چارہ کار حاصل ہو لیکن وہ اکوٹی کے کسی اصول کی بنا پر کسی قبضہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا کہ نہ وہ ملکیت اور شخص کی ہوتی ہے جس نے قبضہ لیا ہو۔

مہرنگہ بنام کہن (الہ آباد) ۱۱۸

امانت۔ امین کے خلاف ڈگری کی تعمیل میں ان کی جائداد کا نیلام منتری کا بلا خلی قبضہ رکھنا۔

جائداد کی بازیافت کا دعویٰ۔ قانون میں جاد سماعتہ ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت نیلام ہونا

پکڑا مانی جائداد امین کے خلاف ایک ڈگری کی تعمیل میں نیلام کیا گیا۔ ہندی اور جائداد کا قبضہ خریدار کو کیا گیا تھا یہ تینوں اور دوسرے اس خاص جو اس کی و ساطن سے دعویدار تھے بغیر کسی حق کے فاضل رہے۔ بارہ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد جب ایک جدید امین مقرر کیا گیا تھا تو وہ دعویدار نے جائداد کی بازیافت کے لئے رجوع کیا گیا۔

فرار داکٹر کوئی ۳۱ ابرام ۲۴ صوبہ اولیٰ قانون میں سہارن کی رو سے بعض البھا دہا کیونکہ منسٹری کا قبضہ تھا تھا۔ اس امانتی جائداد کی بازیافت کے دعوے کی سوا کما جیو سن کے خلاف ڈگری کی تعمیل میں نیلام کی گئی تھی جو وہ پر جدید امین کی جاسٹیفی کے۔ ماہر نے اسے سبب ہونا شہر کا ہندو ہوتی۔

اسے۔ امین۔ امین بنام محمد مصطفیٰ احمد اکا بار۔ الہ آباد لاہور ۱۲۱۵ء الہ آباد لاہور ۱۲۱۵ء

لاہور ۱۲۱۵ء لاہور ۱۲۱۵ء لاہور ۱۲۱۵ء لاہور ۱۲۱۵ء

رقم جو متولی کی جانب سے ڈگری کی تعمیل میں ادا کیا گیا ہو ڈگری جو متولی کی گئی ہو۔ واقعی متولی آبا رقم

کی دلیلی کا مسحتی ہے۔

دب (جو کسی امانت کا واقعی متولی تھا ایک ڈگری کی رو سے

اپنی خدمت سے علحدہ کیا گیا تھا جس میں اس کو اس کے پورے کو کچھ رقوم امانت اور خرچہ ادا کرنا تھا یہ حکم کیا گیا تھا اور الی گئی

ہی لیکن ڈگری بعد میں مضافہ میں سے لیا گیا تھا دبی، فون ہیا اور اس کے بیٹے (م) نے جو جائداد امانت کے متعلق اپنے حق میں عمل داخل خارج اسرار کے میں کامیاب ہوا اور اس پر قانون

معدول بین خلل ڈالنے کے لئے سب کی گئی ہے جس صورت میں وہ اسکا پابند ہو رہا ہے کہ اپنی وجوہ قلم بند کرے۔

اس طرح باجسٹریٹ سے جو مقدمہ کا اقصیہ کرے اس کو اپنا صفائی کے اظہارات نمائندگی کی نسبت ملزم کا حق اس قسم کا ہو تا ہے جو اس کو از روئے عین عطا کیا گیا ہے اور جب یہ لگات

کے کسی قلم سے وہ اس حق سے محروم ہو گیا ہو تو یہ فرما دیا جاتا ہے کہ اقصان بین خلل ڈالنا اس پر عطا کی گئی تھی جو اس کے حق میں جو اس کا حکم مندرجہ ذیل میں ملتا ہے۔

درجہ اولیٰ (۱) نمبر پانچ ۱۹۲۲ء کے کوڈیکل میں لائی جاتی تھی اس پیش کی گئی تھی جس میں ہم کو ان کے خالی کی حاضری کے لئے حکم جاری کر کے سے انکار کیا لیکن کوئی وجہ بتلائے گئے ہیں

اور ان کا اظہار مذکورہ کوڈیکل میں مل گیا۔ باجسٹریٹ کے استعفاء کے جواب میں جج نے یہ رپورٹ پیش کی کہ اس میں اس کا اظہار نہیں کیا گیا اور وہ از منقادات سے گواہوں کے آئے ہیں جو

نہ وری توقف اور وقت ہوگی۔

قرارد کیا دیا یہ کہ گواہوں کی حاضری کے لئے حکم جاری کر کے سے انکار کر کے میں اس پیش کی گئی کا عمل غلط تھا کیونکہ دفعہ ۱ آرڈیننس مذکور کے بموجب وہ اس ضابطہ کی تعلیم دینا

پابند تھا جو دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج کیا گیا تھا (۲) یہ کہ دفعہ ۱ آرڈیننس مذکور کے بموجب اس پیش کی گئی کے اختیارات باجسٹریٹ تک محدود تھے اور ان میں ڈسٹرکٹ

مجسٹریٹ یا سپرنٹنڈنٹس مجسٹریٹ داخل نہ تھا اس لئے دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ان کی جانب سے کیش کا جاری کیا جانا بلا اختیار تھا۔

(۳) یہ کہ طریقہ کارروائی کی بیضا بطوری کی نسبت یہ نہیں

قرارد یا جاسکتا تھا کہ اسکی اصلاح اس حکم سے ہوتی تھی جو دفعہ ۱ آرڈیننس میں درج تھا جو دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مشابہ تھا اس لئے کج کے خلاف قانونی فعل کا قدرتی نتیجہ انصاف میں خلل ڈالنا تھا۔

(بجائے) آرڈیننس مذکورہ اس لاہور میں ۱۹۲۲ء میں دیکھی نوٹس ۱۹۲۳ء لاہور میں ۱۹۲۳ء میں لاہور میں ۱۹۲۳ء (دراس)

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اسامی کے معنی یہ کہ یہ قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۲۳ء کے تحت ۱۹۲۳ء میں منظور کیا گیا تھا۔

تھا، ۱۰ فرم کی واسطی کی درخواست کی جو اس کے باب میں اس کا
کے بار کے بارے میں تھی۔

نمبر ۱۰ باب کے دم ۱۱ انت کے واضح منوی کی حیثیت سے
۱۲ فرم کی واسطی کا مالک کے لئے اس کی تہا بشرطیکہ وہ ۱۳ کو اس
۱۴ سے جس سے اسے اور اس شخص با اولیٰ اس سے اس کے لئے منوی
۱۵ کہ اس کے لئے منوی قرار دے جائیں اور اس کا حساب تھا بلکہ حساب
۱۶ کے لئے ہر دینا منوی۔

شیخ مسعود بن بنام محمد اخلاق۔ الہ آباد لاہور ۱۱
الہ آباد لاہور ۱۱ باب ۱۹۳ (الہ آباد) ۱۵
۱۶ اصل سند۔ اس کے لئے جواب دی ہونا چاہئے تھا
۱۷ تاہم اس کے لئے میں نے غور کیا جاسکتا ہے۔ دیکھو جو
۱۸ ضابطہ دہلی کی ایکٹ ۱۹ باب ۱۱ ضابطہ ۱۱۔ کے لئے
۱۹۔ فرم کی کارروائی۔ دہلی کی فرم کے نام فرم
۲۰ بلکہ اس کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۱ فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۲ تاہم اس کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۳ باب ۱۱ ضابطہ ۱۱۔ کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۴ باب ۱۱ ضابطہ ۱۱۔ کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

۲۵ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۶ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۷ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۸ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۲۹ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۰ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

۳۱ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۲ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۳ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۴ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۵ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۶ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

۳۷ فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۸ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۳۹ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۰ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۱ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۲ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

۴۳ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۴ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۵ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۶ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۷ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۴۸ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

۴۹ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۵۰ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۵۱ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۵۲ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۵۳ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف
۵۴ اس فرم کے لئے منوی، نیلام، نیلام، نیلام کا ایک طرف

| | | | | | | | | | |
|------|----------|-----------------|--------|------|--------|------|--------|------|---|
| ۱۲۶۴ | دفعہ ۱۱۹ | ۸۳۴ | دفعہ ۲ | ۹۸ | دفعہ ۴ | ۳۵۵ | دفعہ ۳ | ۱۵۳ | اسے دیتی ہو گا نہ لیا۔ لاویکی ۱۸۰ (سکاس) ۱۵۳ |
| ۱۳۰۱ | ۱۲۹ | ۱۸۴۴ | ۳۶۱ | ۴۱۱ | ۱۳۸۸ | ۵۱ | ۱۳۸۸ | ۵۱ | اچھا ہوتا ہے کہ جہاد کے استقام کی دگر کی رہیں کی بنا |
| ۲۳۳ | ۱۵۱ | دیکھو قانون ۱۳۲ | ۱۰۱ | ۴۱۵ | ۵۰۸ | ۸۰ | ۴۱۵ | ۸۰ | پڑا دگر کی مابعد۔ دگر کی جس کی رو سے رہیں کہ طرین |
| ۱۳۹۹ | ۱۸۴ | ۵۰۹ | دفعہ ۹ | ۱۰۱ | ۴۱۶ | ۹۲ | ۴۱۶ | ۹۲ | سے خیر صحت کی ادائی کے بعد رہیں جہاد |
| ۳۰۳ | ۲۳ | ۵۰۹ | ۱۱ | ۱۱۱ | ۴۱۳ | ۹۴ | ۴۱۳ | ۹۴ | کے بعد نام کی بدایت دگر کی رہیں کہ نہیں |
| ۲ | ۲۶۴ | ۳۵۱ | ۲۴ | ۱۶۱۰ | ۳۵۵ | ۱۱۵ | ۳۵۵ | ۱۱۵ | کیا خور ہو سکتی ہے۔ |
| ۱۳۸۴ | ۱۱۳ | ۱۱۳ | ۳۳ | ۱۳۶۲ | ۴۹۸ | ۱۳۶۹ | ۱۳۶۹ | ۱۳۶۹ | ایک سال سے جو معین ہے اسے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے حق |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۵۰۹ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | میں نہیں ہوتا نہ جہاد کی پہل کا بہت بہت جہاد اس کی جہاد |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | کے لڑا سبب من و زمانہ کے قانونی محقق کے قبضہ کی رہا |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | کے لئے اس کے باقی ماندہ زمانہ کے دعاوی میں منح کے لئے |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | نہے اور اسبب کے استقام ترک کی ابتدا کی دگر کی صلا کی رہی |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | اور اس عرض کے لئے ایک رہیں مقرر کیا گیا تھا۔ ایک بیٹی |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | جو کہ جس میں ایک رہیں نہ تکمیل یا باقی ماندہ رہیں کی |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | میں رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | کی رہیں یہ رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | کی رہیں جو خیر صحت کی ادائی کے بعد رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ہو۔ دگر رہیں دگر کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | مقرر کیا کہ دگر کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | تھی نہ کہ وہ خیر صحت کی ادائی کے بعد رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | یہ رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | کوئی نہ کہ لال بنام جیل احمد۔ (پیشہ) ۱۳۸ |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | اس جیل میں جس میں ایک رہیں کی رہیں کی رہیں کی رہیں |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ایک عام |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ایک شہید |
| ۱۳۸۴ | ۱۳۸ | ۱۳۵ | ۳۳ | ۱۱۳۹ | ۵۰۳ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | ۱۳۸۴ | دیکھو قانون ۱۳۲ |

لاویک ۱۶۰ راس لاٹھ ۲۰۰ آں اندیا راس ۲۰۰ راس

۱۹۲۳ء مدرس

انفصاح شراکت یہ حسابات غیر تصفیہ شدہ مال جو قبیل خرید کیا ہو لیکن جو بعد انفصاح شراکت وصول ہوا ہو۔ منافع کا کیا حساب دیا جانا چاہئے قانون معاہدہ ایکٹ ۱۹۲۳ء کے دفعہ ۲۶۳۔

درستی اور مدعی طلبہ نے ایک کاروبار چلانے کے لئے باہم شراکت قائم کی یہ شراکت بعد میں منسوخ کر دی گئی لیکن انفصاح کے وقت جو کچھ کیا گیا تھا وہ یہہ تھا کہ جو مال کا ذخیرہ اس وقت دکان میں تھا وہ فروقین نے اپنے باطن قبضہ کر لیا تھا۔ اس تاریخ کسی حساب کا کوئی نصف نہیں ہوا۔ انفصاح شراکت سے قبل کوٹھی کی جانب سے کچھ مال کی خریداری کے لئے فرمائش کی جا چکی تھی۔ اور قیمت کو ادائیگی کوٹھی کی جانب سے کی گئی تھی لیکن مال انفصاح شراکت کے بعد وصول ہوا۔ مدعی علیہ نے اس مال کو فروخت کر لیا۔ مدعی نے حسابات کے تصفیہ کے لئے نائش دائر کی اور مال مذکور کی بیع سے جو منافع وصول ہوا تھا اس میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا۔

قرارد کیا کہ اگرچہ دفعہ ۲۶۳ قانون معاہدہ کی وسعت میں مقدمہ داخل نہیں ہوتا تاہم کوٹھی کے اصولوں کی بنیاد پر مدعی مستحق ہے کہ مال مذکور کی بیع سے جو منافع مدعی علیہ نے حاصل کیا تھا اس میں سے اپنا حصہ حاصل کرے۔

جانبی پرینا و بنام سوشل پریشار۔ اور لا جرنل ۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء (اودھ) ۱۴۱۰

اوقاف خیرانی۔ سری ہنساکار اجیہ۔ وانی کامند ہنساکار۔ راجپوت کٹلائی کی نو عمر بہن۔ نائلس برائے اسکیم۔ امور غور طلب۔ بھوجی چند ہنساکار وانی (کٹلائی) بابت ہنساکار

دفعہ ۹۲۔

کٹلائی "جن" کا تعلق سری ہنساکار کا واحد سوامی کے مندر بمقام راجپوت راجپوت ہے وہ خود غنارادفات ہیں۔ ایک کٹلائی کا امین و دوسرے کٹلائیوں کے امین کے رقبہ اندر نہیں رہے صرف ہنساکار علی حوالہ ان کے باطن سے وہ یہہ ہے کہ ان کا وجود مندر کے دیوتا کی پرستش کے لئے فرض کیا جاتا ہے یہہ ہنساکار باذیلا واسطہ مندر کے اندر ہو جاتا ہے یا بالواسطہ دیوتا کے نام مندر کے باہر خیرات کرنے سے پوری ہوتی ہے۔ مختلف کٹلائیوں کی آمدنی دیوتا سے منسوب نہیں ہے اور وہ غلط فہمی نہیں کی جا سکتی اور نہ بلا امتیاز مندر کی عام اغراض پر خرچ کیا سکتی ہے لیکن مندر کی خاص اغراض میں جن کے لئے وہ وقف کی گئی ہے خرچ ہونی چاہئے۔

کوئی اسکیم جو ایسے مندر کے لئے مرتب کیا جاسکتا ہے جس کے ساتھ مندر رجہ بالا کٹلائی ہوں اس کی خصوصیت یہہ ہونی چاہئے کہ کٹلائی کا وجود منفسر باقائمی رہنا چاہئے اور ان کی خصوصیات میں مداخلت نہ کی جانی چاہئے۔ ساتھ ہی یہہ بھی چاہئے کہ مختلف کٹلائیوں کے باطن اشتراک عمل قائم رہے اور ان پر کچھ تبادلہ حاصل نہ ہو تاکہ جبکہ وہ مندر کی چوڑا کے وقت مولانا کریں تو ان کے کلام میں یکسانیت ہو اسکی بنیاد یہی ہے غیر انگریزی جاہلیہ جن سے کٹلائیوں کی رقوم میں خیانت اور علی الترتیب ان کے امین کی جانب سے ان کے نصیب ہونے کا سد باب ہو سکے اور اس میں امین کو دفعہ دینے یا ان سے لینے یا ایک کٹلائی سے دوسری کٹلائی کو دفعہ دینے یا لینے کی سخت ممانعت ہونی چاہئے۔

مائیکادو اچا کادیسک کا گناہا سبندہ ہنساکار انسدادی بنام

نہ ایک مکان اور یکبارہ اسی کی سب سے کار و عمر کے حق
 میں دو معاملات رہیں یکمیل کے لئے نہ خالہ کے ایک دوسرے
 ایک نحوہ کی اپنی جس کے موجب اور خالہ کو مبلغ سب سے
 دینے سے ہی تھی اور مکان پہلے ایک ہزار کے عوض اس کے پاس
 رہیں کیا کیا تھا اور زعم اوس کے اس ان معاملات رہن کی ادائی
 کے لئے کہی گئی تھی جو کرو عمر کے حق میں گئے تھے جس بحر اس
 رہن کی پانچ چھالہ کے حق میں حصہ یہ ایک ایک ہزار کا مکان
 ملا مواخذہ کے رہا تھا۔ خالہ نے اس رہن کی ادائی کی جو بکر کے حق
 میں کیا گیا تھا لیکن اس رقم کی بابت جو اس کے رہن کے تحت والی
 تھی عمر کے ساتھ راس شروع کی عمر کے مبلغ یہ پانچ چھالہ کیا
 جالانہ خالہ نے مبلغ سے اور ادائی کے لئے پیش کے جس رقم کو عمر نے
 قبول نہیں کیا زائد نزاع کا علم نہ تھا اور اس کو نزاع سے کوئی
 بھی نہ تھا کہ اوس نے اوس کو بطور ایک معاملہ کے قصور کیا تھا جو
 عمر اور خالہ کے پاس نہ تھا نہ سال کے بعد عمر نے نہ بیاور خالہ
 کے خلاف اپنے رہن میں ایک مالش رجوع کی نہ بیاور خالہ پر ہر عمر کے
 ناس میں حاضرت نہیں ہوا اور جوادی کا انتظار خالہ نے کیا تھا با
 رہن اور سود کی پانچ پہلے سے اس کی ایک ٹوری وادری گئی تھی چند
 دنوں کے بعد عمر نے جاندار کے سر پر نہ کو نہ بل کر ان کی کار و مال
 اس خالہ نے اس کے بعد مبلغ سے ادا کیے اور اس راجہ کو
 کہ وہ مالک تھا حق افشاگاہ رہن سے بری کیا لیکن مکان مبلغ سے
 میں سے کیا گیا تھا اور زعم اس سے بیدل کیا گیا تھا نہ یہ ہے
 کہ کہ نہ مکان خالہ نے بیہنامی خرید کیا تھا اس پر مختلف دوسروں
 کے لئے ناس رجوع کی تھی۔

فخر رو با گیاہ (دا کہ خالد نے اس اسکی پیسے کی خاطر سے جو اس سے
پیش کیا تھا نہ بدک کسی عورت سے جو عمر کی جانب سے کیا جائے برجا

رکھنے کی ذمہ داری لی نہیں۔

عرب الفسیا پیسکم شیانم بزیا بانشکده - اردین کبیر علیہ السلام ص ۹۵
پراستند لال کبا گیا۔

(۲) اگر کہہ کر راز کے معاہدہ کے تحت بنائے و ملوئے اس وقت تک
سید انیسویں یعنی تھی رشتہ نگاہ کہ نہ کہ کو عدالتی نظام کے تحت مسلمان سید،
بجایا گئے جائیں گی اور یہ فیصلہ ہرگز نہیں ہونا۔

۱۶) یہ کہ اگرچہ یہ ساری کہ خالد بن ابی بکر نے حضرت عثمان کے نام پر
مکان بنیادی خریدے انہیں بھیج دیا اور اس پر بندہ کو اس کا قصیدہ راجس کے نام پر
بہا کو مکہ منورہ سے آکر ایک خالد بن عبد کے کسانہ اور اولاد بھجوا دی اور اس کے
کامانڈہ کے اور شامیہ بھجیئے اور اس کے مسلمہ شہر خوافی کے اناسی قلعہ
رکھنا تھا۔

تو گشت بهام تو گشت لا انا انر خلیه ۵ صفحہ ۶۹ تو گشت بهام
تو گشت لا انا انر خلیه ۵ صفحہ ۵۵ لا انا ای بی بی بی بی بی بی بی
فانین کبر خلیه ۵ صفحہ ۲۱۷ و در بعضی رشتہ بنام جانی گد ان بنام
کبر خلیه ۵ صفحہ ۲۵ نہ تو گشت لا انا کبر خلیه -

(۴) ہم ہرگز نہ ملے گا خالص مبلغ صرفہ سے نہ نیشن کی پابندی کا پیر
میرا خدہ عائد کر لے گا جس کی تہہ کو ان کے مفاد سے کہ وہ اوقات کے لحاظ سے
وہ اس طرح مستحق نہ ہیں کہ ان کو نہ شہر سے آئے آخر تک اس کے قرضہ بہن
زندگی کے تہہ جو مکان کو اس بہن سے اپنے اپنے کام کے لئے کافی ہے
تحت وہ نہ ملے گا کہ نہ ملے گا۔

(۵) یہ کہ خالد بن ولید ایک ہزار کے آسپہن کا مفتی تھا ہر سال سے متعلق تھا لیکن مسعودی غرض سے ہے اس وقت سے نہیں جاپے جبکہ وہ موثر بنو امیہ کے تاریخ سے شروع ہونا چاہئے جبکہ خالد بن مسعودی ادا بن مین مبلغ ایک ہزار شوق و سہ تھے جو تارہ عبدالتی نبیلاہ کی تاریخ تھی۔

۱۹۶۱ء تک بالآخر زیادہ طور پر حصہ کے اس کی خرید و فروخت ہوا تھا
 سران کار روایات ہیں عاں ہوا تھا جو عمر نے کی تھیں۔

۱۹۶۲ء تک نارائنا بنام دی سیراٹا اتر لادو کی ۱۹۶۲ء تک آل انڈیا
 ریپورٹ شدہ اس ۱۹۶۲ء (مکمل اس) ۱۹۶۲ء

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۱ء تک بالآخر زیادہ طور پر حصہ کے اس کی خرید و فروخت ہوا تھا
 سران کار روایات ہیں عاں ہوا تھا جو عمر نے کی تھیں۔

۱۹۶۲ء تک نارائنا بنام دی سیراٹا اتر لادو کی ۱۹۶۲ء تک آل انڈیا
 ریپورٹ شدہ اس ۱۹۶۲ء (مکمل اس) ۱۹۶۲ء

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

۱۹۶۲ء کے سیروان بدہ - اتر داج - باب کا ازواج ثانی۔

مذکور کے سلام کے ذریعہ سے فرشتہ ڈگری ستم کی بازیافت کی گئی تھی
 اوس نے ہر پہلی اسد کا کی تھی کہ جو کہ باقی ماندہ مدد بونان ڈگری نے اس
 اسی ڈگری حاصل کی تھی جس میں اوس کے سپر کو عرض حاصل تھی
 ۱۲۱۹ء کے سال اسد و شمس نے ایک دوسرے پر گرنے سے اسد کی تھوڑی سی
 ابرو مانگا (۱۲۱۹ء ڈگری اس میں تھی کہ جو ڈگری کی مدد کی زندگی تاکہ
 نادر دیکھی تھی اور اس ۱۲۱۹ء اسد کا جب مدد ہوئے رستہ کیے تھے
 فوجا افسر کے متعلق ہے، جو وہ ملائیم کی تھیں کر گئے۔

(۱۲۱۹ء کے بارے میں) مدد کی گئی تھی اور اسد کا جب مدد ہوتا
 ڈگری کی تھی کہ جو مدد کی گئی تھی کہ جو مدد کی گئی تھی اور
 ہر پہلی اسد کا جب مدد کی گئی تھی کہ جو مدد کی گئی تھی اور
 اس کی ڈگری تھی۔

(۱۲۱۹ء کے بارے میں) مدد کی گئی تھی اور اسد کا جب مدد ہوتا
 تھیں کہ جو مدد کی گئی تھی کہ جو مدد کی گئی تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

خدا کرے کہ اوس کی شہادت غیبت وری پہنچا دے اور اس کو
 نظر رکھ کر گواہ اسد کا نہ کہ پتھر نہ کرنا چاہئے اور اس کو اور اس کو
 اوس کی مدد میں جو کی گواہ اسد کا نہ کہ پتھر نہ کرنا چاہئے اور اس کو
 جو ہر پہلی اسد کا جب مدد کی گئی تھی کہ جو مدد کی گئی تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور
 اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور اس کی ڈگری تھی اور

| | |
|---|--|
| <p>الرباؤ ۴۵۰ کال اند مارل رالرباؤ ۲۳۰۲۰۰</p> <p>(الرباؤ)</p> <p>۴۰۹</p> <p>مراخه مانی - کوثره منجھالہانہ - کوثرہ اضافی ہے</p> <p>بافانوی</p> <p>نقصہ محالہانہ کے سوال پر کوثرہ اضافی سرکوب نہیں ہوتا</p> <p>مکروہ اضافی مجموعہ سر قافانی منہ منہ ہے کہ اور اسکی صحت کے</p> <p>منحصر مراخہ مانی من امراض کسا حاکم ہے۔</p> <p>مسماہ شگاہ بنام بھی رسید۔ انکسور لاسر لایہ الی اللہ بارک</p> <p>۴۰۸</p> <p>۱۹۲۳</p> <p>(شاکچور)</p> <p>شیخہ شہیدہ بنام کبرندہ باب کا اشتہام کے کامل انشیا کر</p> <p>ابتداء لے خفہ ظر کہنا اور اس کا لے دیکھو ہر شاکچور</p> <p>تعمیل نان وضع کی ڈگری کی دوسرے مدیونان ڈگری</p> <p>کی شغریہ مند اوں مار فاکم کہا ہو۔</p> <p>دوسرے رجوع کے بنہ راکہ ڈگری کی فاکم کی جاسکتی ہے</p> <p>ڈگری بارہ کے ڈگری جاندا بن ہر مدیون ڈگری کے</p> <p>خفیہ مدیون یا ابانہ مدیونان فضائلہ مجموعہ</p> <p>مدیونان یا لکٹ ۱۸ ماسہ شہیدہ آکر ۳۰۰</p> <p>ایک ڈگری کی مدیونان مفرج ہرمان وضع لا گیا</p> <p>پتہ جو ڈگری بارہ کی مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نہا۔ عدالتہ فرہہ ہا منہ مدیونان ڈگری کی مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نقصہ مایہان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نہا جو مدیونان ڈگری کے حصہ بن نہیں جو ڈگری کے مدیونان ماسہ</p> <p>خانہ ان کے ارکان تھے اپنی شغریہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>اسدھائی تھی کہ جو کہ ایک مدیون ڈگری کے حصہ بن تھے</p> <p>اوس کے مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> | <p>نہا مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>کلی کہ مال گم ہو گیا تھا۔</p> <p>قرارداد کیا دیا گیا کہ اسکی شہادت قبول نہیں کی جاسکتی تھی۔</p> <p>دوسرے حصہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>کینی کے حصہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>دوسرے حصہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>جو مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>ابانہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>کر رہا مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>انکسور لاسر لایہ الی اللہ بارک</p> <p>۴۰۷</p> <p>۱۹۲۳</p> <p>(شاکچور)</p> <p>شیخہ شہیدہ بنام کبرندہ باب کا اشتہام کے کامل انشیا کر</p> <p>ابتداء لے خفہ ظر کہنا اور اس کا لے دیکھو ہر شاکچور</p> <p>تعمیل نان وضع کی ڈگری کی دوسرے مدیونان ڈگری</p> <p>کی شغریہ مند اوں مار فاکم کہا ہو۔</p> <p>دوسرے رجوع کے بنہ راکہ ڈگری کی فاکم کی جاسکتی ہے</p> <p>ڈگری بارہ کے ڈگری جاندا بن ہر مدیون ڈگری کے</p> <p>خفیہ مدیون یا ابانہ مدیونان فضائلہ مجموعہ</p> <p>مدیونان یا لکٹ ۱۸ ماسہ شہیدہ آکر ۳۰۰</p> <p>ایک ڈگری کی مدیونان مفرج ہرمان وضع لا گیا</p> <p>پتہ جو ڈگری بارہ کی مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نہا۔ عدالتہ فرہہ ہا منہ مدیونان ڈگری کی مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نقصہ مایہان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>نہا جو مدیونان ڈگری کے حصہ بن نہیں جو ڈگری کے مدیونان ماسہ</p> <p>خانہ ان کے ارکان تھے اپنی شغریہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> <p>اسدھائی تھی کہ جو کہ ایک مدیون ڈگری کے حصہ بن تھے</p> <p>اوس کے مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان ماسہ مدیونان</p> |
|---|--|

یہ روایت اسرار باہر صاف بلی ہوئی ہے اس سے بعد انکی
 سبب اور خیر و شر معلوم ہوتی ہے کہ دلال جب روایت کیا گیا تھا اس وقت اسکو
 نقصان نہ پہنچا تھا اور بہرہ ثابت کر گیا کہ جہاں زیر پرستے
 چائے کے قبل مال خراب ہوا مالکان پر ہوتا ہے۔ اگر مال نقصان
 رسیدہ حالت میں حوالہ کیا جائے تو مالکان پر ہوتا ہے انھیں نقصان کے دور
 پورے ہیں علیحدہ نہ ہوتے موجود ہو کر مال نقصان رسیدہ مالکان
 پر ہوتا ہے اور اگر کیا گیا ہو ایک ایسی حالت میں لاؤ گیا تھا جس
 میں ضرورتی معائنہ سے مالکان پر ہوتا ہے نقصان کو معلوم نہیں کر سکتے ہیں
 وہی ضرورتی لاؤ گیا تھا ۳۳ صفحہ ۹۴ سے استناد کیا گیا۔
 مسٹر اسٹیل براؤس بنام مسٹر جارجس آر کووی اس کی کو
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 نقصان کا اندازہ مختلف کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔
 مسٹر کووی تقیم کی گئی ہو تو کلکٹر اسٹیل براؤس کا فرض ہے کہ
 وہ خود کا غلطی سے کیا ہے۔

بنام مسٹر کووی بنام مسٹر جارجس آر کووی (۱۲۱۶)
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)

برجہاں اگر کسی کو نقصان کا الزام لگایا جائے تو فخر
 خاصہ سے مال نہایت کئے نام کی جاسکتی ہے۔

۵۸ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 جو کہ خلاف ورزی نقصان خاص۔

سبب کوئی شخص کسی شخص سے ہوا ہو اور دوسرا شخص ہوا
 اس کی خلاف ورزی کرے تو شخص متضرر کسی خاص نقصان کا ذمہ
 کے بغیر اس کو نہایت کرنے کے کہ اس کو کوئی نقصان پہنچا
 ہے یا نہیں اس پر ہر جہ کے دعوے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

۵۴ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 لاؤ گیا اور لاؤ گیا ۳۳ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)

جو انداز ہے۔
 سر بنام مسٹر جارجس آر کووی بنام مسٹر جارجس آر کووی
 سے اور اگر کیا اور ان کے حالات میں جو نزاعات پیدا ہوئے اور انکو
 معمولی طور پر بنام میں مالکوں کے سمجھ دیا جائے تو اس فیصلہ
 نامی کی پاسداری کرینگے اختلافات پیدا ہو جائیں گی وہ چھوٹی ہو
 نے نزاع کو تین کے ایک تالیف کے سبب کر دیا۔ مدعی علیحدہ
 کوئی شخص نامی میں نہیں لیا اور تالیف سے فیصلہ معید علیحدہ
 کیا جس سے انگشتوں کی عدالت سے ذکر کی جائے گی اور اس پر
 مفید معمولی رقم کا رجوع کیا گیا ہے۔

قرار دیا گیا (۱۲۱۶) اس کی پر مقرر اس وجہ سے رجوع
 نہیں ہو سکتا کہ فیصلہ معید حاضری صادر کیا گیا ہے اور معذرت
 تحقیقات باوجود روایت نہیں کی گئی۔

(۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 برنامے سے فیصلہ نامی میں نہ ہائی جائے تو اس
 قانون کی رو سے خارج کی جاسکتی تھی جس کی رو سے فریقین نے خود
 کو پاس کیا ہے۔

۵۴ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 اس پر اسمبلی میں بنام محمد حنیف۔ انڈین لار بورڈ
 ۱۶ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 ۱۶ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 ۱۶ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)
 ۱۶ (۱۲۱۶) (۱۲۱۶)

وہاں کی گئی اور وہاں سے لے کر کھانا کھا کر وہاں سے لے کر آخر کار وہاں سے لے کر

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ
نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ
نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

بہاری لال بنام موہن سنگھ۔ انڈیا کے صدر۔ ۱۵۵۵ء

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

سری ہار گرو اور پیر۔ امن ہار گرو بنام پیر اور پیر۔ ۱۵۵۵ء

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

نہایت عجب ہے کہ ایک کورٹ میں ہوا کہ ایک اور اس امر پر ضرور کہ

تقریباً کوئی خاص اور خاص ہے کہ یہ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 یہ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ یہ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔

انہ الیہ ایم انڈیا ریلوے اور ریلوے ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 بنام ریلوے انڈیا ریلوے ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ریلوے انڈیا ریلوے ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ریلوے انڈیا ریلوے ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔

سب کوئی فرق اپنے فعل سے فیصلہ دیتی کو مکمل نہ ہونے سے
 تو وہ مجید پر نہیں کہہ سکتا کہ فیصلہ ناقص ہے۔ اصول یہ ہے کہ
 سب کوئی فرق معاہدہ غلط طور پر دوسرے فرق کا کسی کام کے
 کرنے سے مانع ہوتا ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مشی مکمل ہوگی۔

میں بنام ٹوک۔ دیکھی ریلوے ریلوے ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 جب یہ پیدا ہوا تھا فیصلہ ثالثی گذ جانے کے بعد عدالت
 نے حسب آرڈر ۲۳ رول ۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی فیصلہ ثالثی صادر
 قرار دیا گیا کہ یہ فیصلہ ثالثی ہے کہ عدالت نے اختیار رائٹ
 ثالثی کا استعمال کیا اور عدالت کی سبب کی کو حکم پوری طور پر

صحیح ہے۔
 الا کو بنام وید چابی۔ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔

فاس۔ سو بیع ہوا ایک مالک کی ملک جو آنا فاس کی
 تر و بد ہوئی ہے۔

مستحق ہو جس میں سفید کے رواج کے وجود کے متعلق کسی
 صاحب العرف کے اعداد راج کی تردید محض اس امر سے نہیں ہوتی
 کہ اندراج کے نصیر کا اس سال قبل موضع ایک و احد شخص
 کی ملک ہوا کہ کوئی بیہ مالک کل ہے کہ رواج اس مدت میں پیدا
 ہوا ہے۔

کلہم انسا بنام فیصلہ ثالثی ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔
 ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔

رام واس برائے بنام شیخ عبدالغفور۔ (۱۹۲۳ء میں پیدا ہوا تھا۔)
 ایک ہی فریقین کے مابین کے بعد دیگرے تین دعاوی
 دعوای بن و دیگران۔ تیسرے کا بعد میری خوا
 کہا جاتا ہے۔ مدعی علیہ کا شریک حصہ دارین جانا۔ اخراج
 کا اور آنا زمانہ تا قبل برقرار ہے۔

مدعی ایک بیع کی نسبت حق تنہا نافذ کرنا چاہتا تھا لیکن
 اوس کا دعویٰ رجوع ہونے کے قبل بائع نے اوس موضع بن
 ایک دوسرے حصہ کے متعلق ایک بیع اوسی مشتری کے حق میں کی
 تہی دعویٰ کے بعد مشتری نے اون حصہ کو جو اوس کے حق میں
 بیع کے گئے تھے دو دستاویزات کی رو سے مدعی علیہ کے حق میں یہ

کر دے اس انتقال کے بعد دوسری بیع کے متعلق حق شفقت
 کرنے کے لئے ایک دوسرے دعویٰ کے بعد کہا گیا تھا۔ اس کے بعد
 بائع نے ایک دستاویز کی گیل جو فیصلہ ثالثی تھا اوس مدعی علیہ
 کے حق میں کی تھی۔ مدعی نے اس انتقال کے متعلق حق شفقت
 کرنے کے لئے ایک تیسرے دعویٰ کے بعد کہا گیا تھا عدالت ابتدائی
 نے قیون دعاوی خارج کئے۔ بطریق ملاحظہ پہلے دعوای میں

عام اصول یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے دوسرے کو رہا ہوا دل
مصدقہ ماننا من غیر ضرورت و ذکر کرنا نہ جائز ہے۔ اگر کسی شخص کا نفس سنا
وہ موافقہ ادا کر دیا ہو جو جائد اور اس وقت قائم ہے یا ختم ہو گیا ہو
واقف ہی ہوا تھا۔

اگر کسی شخص کا دل میں جب وہ جائد اور جو شخص کے تابع ہی ہے
اور جس کے بعد منبری اور من جہاد کے موافقہ مارا اور اگر کسی شخص
کو ہر مندرجہ ذیل میں لکھا وہ رہا ہو اور اگر کسی شخص کو منبری سے موافقہ تھا
اگر کسی مابعدہ اور اگر کسی

مولوی محمد مسعود علیہ السلام نام سے کہہ رہا ہے۔ ان میں ابابکر علیہ السلام
صفیہ کی اعلیٰ حد کی تھی۔

اوس شخص کے لئے جو ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
میں کہہ رہا ہے اور جو شخص کی ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
متفقہ کے مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
کا متفقہ ہو تو سوال یہ ہے کہ کیا ہر شخص کے لئے اوس وقت میں کوتاہ
رکھا ہوا تھا کہ وہ افکار پر قائم رہا ہو گیا تھا یا آیا اوس شخص کو
زائل ہو چکا تھا۔ بالعموم جب عدالت میں قرار دے کر مندرجہ ذیل میں
اس میں ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
اوس کا نشانہ اور مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔

گوکل داس کو مال داس نام پر مل رہا ہے۔ اس
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰ کی تعلیم کی گئی۔

لیکن جب ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
میں ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
کی ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
کہ میں زائل ہو چکا تھا اور اوس میں ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
میں ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

نظام تربیت میں ہر شخص کے لئے دوسرے میں۔

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے
ہر مندرجہ ذیل میں لکھا ہے۔ ہر شخص کے لئے

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۱۲۴

اوس کا حق متنازع نہ ہو گا اور جس کی کہ سب مرضی معاملہ ہے اور عائد
اوس قیمت سے کم نہ ہو بل کی گئی ہے جو اوس کی اصلی قیمت ہے۔

فرار داکا (۱) کو مستر بلان عائد او با مبد منافع فردی ہو
مگر سب صحیح ہی مرضی نہ تھی۔

(۲) بہرہ کسٹری کا فرض جن جس پہلے کہ زرین کے تصرف کی
فکرائی کرے۔

(۳) محض بہرہ افہ کہ مستر بلان سے اسی بار مرضی کو چھوٹے چھوٹے
قطعوں میں بالہ عاقل آسا مہول کو زیادہ قیمت پر بیع کے ہیں
بہرہ طاہر نہیں کرنا کہ سب کو معقول قیمت نہیں ملی۔

(۴) حالات موجودہ میں دعوے مدعیان لائق اخراج ہے
مدعیان کو دوائی تھرو طیبیا بنام نائٹارینوں۔ لاؤکلے ۱۶/۱۲
ایون شاپر و سن پر پری کو سٹل ۱۶/۱۲ آل انڈیا رپورٹ پر پری کو سٹل
۱۶/۱۲ کلکتہ و بکلی نوٹس ۱۶/۱۲ آل انڈیا رپورٹ پر پری کو سٹل
۱۶/۱۲ (پریوچی کو سٹل) ۸۰۳

دوسرے شاستر بیوہ۔ انتقال ضرورت قانونی شہادت
دریافت محاسب منتقل الیہ مضمون دساون کی ٹونڈ

حکومت کوئی شخص ایسے انتقال کی بنا پر دعوہ دار موجود ہیں
بیوہ نے اپنے متوفی شوہر کی جائیداد کا کیا ہو تو اس کا ثابت کرنا اس
کے ذمہ ہے۔ کہ واقعی ضرورت جائز تھی جس کی وجہ سے انتقال صحیح
ہو یا اوس سے معقول طریقہ پر نیک قیتی سے دریافت کر لی تھی اور
حتی الامکان اوس نے اوس کے اطہان کے لئے سب کچھ کر لیا
ہوگا کہ اسے ضرورت قانونی ہے۔

بھگوت دیال سنگھ بنام دیوی دیال صاحبو۔ انڈین لار بورڈ
کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۰۔ امر ناتھ ساہ بنام اجن کتور انڈین
لار بورڈ آلہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۲۰ بنانا کتور بنام اسد کتور

انڈین کیسٹر جلد ۵ صفحہ ۵۵۵ پر استدلال کیا گیا۔

اس قاعدہ کو متعلق کرے جن بہرہ دہن نہیں رہنا چاہتے
کہ مضمون انتقال نامہ حات اور بہن نامہ حات کی مندرجہ ضرورت
قانونی خود کو نبوت واقعہ نہیں ہے اور معولی طور پر ادن سیانہ
کی نائید میں دوسرے بیچ پر کچھ نہ کچھ نہ ہونا ہونی چاہئے۔

بھاکر و سنجی مورارجی بنام چندانی بی۔ انڈین کیسٹر جلد ۲۹
صفحہ ۸۱ کی تعلیم کی گئی۔

لیکن جب جو بہرہ فقہائے ملت دراز ملا واسطہ شہادت مضمون
دساون کے علاوہ نہ مل سکتی ہو تو ضرورت مندرجہ دساون پر انتقال
اور دیگر حالات کی مطابقت سے زیادہ اہم ہو جاتی ہے اور جب
واقعی دیادت کی شہادت ناممکن ہو تو مضمون دساون کے حالات
سے ملکر اس امر کا جھن دلادہ میں کہ دریافت سے صحت کی تصدیق
ہوئی بہرہ کافی شہادت تائید معاملہ کی ہے۔

حندا منی بھٹلا بنام رانی صاحبہ وادہواں۔ انڈین کیسٹر

جلد ۵ صفحہ ۵۳۰۔ راول انشتور پر شاد سنگھ بنام چندانی پر شاد

سنگہ انڈین کیسٹر جلد ۳ صفحہ ۲۹۹۔ نند۔ الال بنام جگن کتور

انڈین کیسٹر جلد ۳ صفحہ ۲۲۰۔ راول انشتور پر شاد سنگھ بنام چندانی

پر شاد سنگہ۔ انڈین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۹۳۱ سے استدلال کیا گیا۔

حیدر کتور دت بنام کمار اپندر اپندر رادہری کلکتہ لار بورڈ

۳۱۹۔ آل انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۹۳۳ (کلکتہ) ۳۱۹۔

سودہ۔ حرب ترمز وارث عودی کی رضا مندی سے
مخض ثنائت کے حق میں ہمہ۔ وارث عودی کا فیصلہ
عدالت دیوالیہ ہونا۔ موجب الہ کے حقوق۔

کسی ہندو بیوہ کی جائیداد سے ایسے شوہر کے جائیداد کا انکار
کسی شخص ثنائت کے حق میں رضامنہ۔ ترمز ترمز دار۔ عودی

میرزا محمد علی اسیر شد و او را به قتل رسانیدند و سرش را بریده و به قتل رسانیدند.

[illegible]

حاجہ کبیر و منشاہد کے گویا مان حاشیہ اس کی کتب میں سے اولاً
 سربراہ نو و دیگر شہادت سے جو کتب رایت کرنا ضروری ہے وہ و سنا
 کی تکمیل سے بہر بہر تابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ گویا مان حاشیہ
 یہ روایت کتب کی گئی تھی۔

نارائن داس بنام دلاور انڈین کمپنیز حلیہ ۵ صفحہ ۸۳
لیکھنؤ ۱۰ مہینہ گزشتہ ۱۸۸۱ء انڈین کمپنیز حلیہ ۵ صفحہ ۳۹
برائے عدالت کیلکٹ

لہی امر کو چودھوہہ مراغہ میں صراحتاً پیش نہ کیا گیا ہو۔

ملک پریشا و بنام درش شکم - (الہ آباد) ۱۱۶

— انتقال معنایی: به دستور و به ششتری کا بهر وقت

نہیں ہے کیونکہ وہ سید کے قصور و گناہ کی نگرانی کرے۔

مستحقانِ فدیہ کس طرح متعوض کی جائے گی۔

ایک سہ سہ و سپورہ فالین حائد اوشو ہری کی کچھہ باد اوشو ہری
وگرمی نیلام کے ایسا کر لے کے لئے جو بہ بنائے رہن صد اوشو ہری کی
جس کو اوس کے شوبہ رہے اس جا باد اوشو ہری کی باد اوشو ہری
کی باد اوشو ہری کی باد اوشو ہری کی باد اوشو ہری کی

قرار دیا گیا کہ ہر سال کا یہ شہنشاہ تھا کہ خطی نصیب اس عین
حاجاتی حق کو جو دستاورد کے تحت ہر سال کیا گیا تھا اس باقی حصہ میں
سوی و صبت کے ذریعہ سے یہ باتو صبت کیا گیا تھا اور انہماک کرنے سے
بہرہ اس میں نہی اور اس سے فی شخصہ جائداد اس میں صبت کوئی خطی
ختم تھا کہ ان کا حصہ و نہ تھا۔

مسماة بهیشتا بنام امیرشیر اودول میرزا نعلین - اوده کسندر
بنام آمل اشیدار پور اثر اوده ۹۲۳ (۱۷۰۵) ۹۴۳
وزیران و مدعیان کا استمال و یکم جو مجبور غفر نیان ایکٹ ۴۵
راستہ نشین دفاتر ۱۵ م ۱۵۱ -

وہ ہر قسم کا شہر استعمال کرے اور وہ کی جانب سے کیا گیا ہو۔
 اور وہ۔ لیکن اسے مانگنا ہی کا جو ہو۔ وہ اسے۔ وہ اسے
 کی گنجین کا بڑا ہے۔ کہ اسے اسے سے بڑا ہے۔ وہ اسے

نیواری لال بنام شنبه شکر مسرہ اندرین کینہ علیہ صفحہ ۶۷
 و ہفت رام سندراس بنام بہیم دیونا رائن شہاکہ اندرین کینہ
 جلد ۶ صفحہ ۹۸ کا حوالہ دیا گیا۔
 شہام سندراس بنام حکمرانہ مسرہ۔ شنبہ لار پورٹ ۱۳۱۳

شام سندر راست بنام حکمرانان و ستمداران پادشاه پورٹ

[illegible]

۱۔ راجہ جی مانجی اور عیسیٰ خاں نے، کے پاس بیٹھ کر ہر بات چیتی کی۔

[illegible]

[Handwritten signature]

[illegible]

١٠٠٠
 ١٠٠٠
 ١٠٠٠

بہت والی آ آنا ہوا کہ اب اس کو سیکھ رہا ہے اور اس کو سیکھ رہا ہے

حصہ ہاوس کے حصہ، منتقل ہوئی ہے ابھی وہ حصہ خاندانِ اوجا میں
کے متعلق ہو رہا ہے کسی حوالہ سے یہ چوتھوں اوس کی ازانہ کے خلاف ہے
نوامبر ۱۹۷۱ء کو فیملی کے یہاں سے منتقل ہو چکا ہے۔

جنگ کی گتھرا باد چو بندر ہو جس سے اس میں مار پورٹ کا کنگہ نہ چلی
۱۸ صفحہ ۸۸ کی تصانیف کی گئی۔

معدنات زمین ذاتی نہیں ہوتی خواہ حقیقہ یا سرکاری ہو جائے ہو۔
جسٹین کر سار اسے نام بر جو لالہ ان کے ہمارے پوتے کا کہتے
ہے۔ صفحہ ۱۶۷ میں جو یہ نام بر جو کن لالہ سائیں ہمارے پوتے کا کہتے

کہ رہیں ہائے مذکوران پر قابل مابندی پہنچے۔ مسری کے خلاف
فطوریہ رافعہ مسری العتہ تر نہ ہوتا تھا کیونکہ مرہوں اور اس
کے ماس کوئی تعلق معاہدہ کا نہ تھا تاہم بہر اقبال اس رائے کی
مابعد میں شری حوی نہاد و ہوتا کہ معاملتہ جائز اور خاندان پر
قابل مابندی ہے۔

کوئی ایسا مذکور محکمہ الاغصاخ اس وقت تک جائز ہوتا ہے
سہ ماہ کا اوس پرہ شخص اعتراض نہ کرے جس کو بہر احباب ہونا
ہے کہ اوس کو مشورہ کر اسے۔ بہر اس کا کام ہے کہ وہ اسی مرضی کو
استعمال کرے یا نہ کرے۔ اگر اس اخذ کرنا استعمال کے بغیر اور
فی الحقیقت معاہدہ کے ہوا کو تسلیم کرے کہ وہ اپنے حقوق منتقل کرتا
ہے تو منتقلیہ کو بہر کہنے کی اجازت نہیں دیکھا سکتی کہ اوس نے
استعمال کے ذریعہ وہ اختیار حاصل کر لیا ہے۔

سوال دیکھی ہندو مسر کہ خاندان کی اسناد کا رہیں جو بلا
حصولت قانونی ہوا اور کسی قرضہ سلفہ کے معاہدہ میں نہ ہوا اور جو
خاندان کے تمام ارکان کی صریح یا معنوی رضامندی سے نہ کیا
گیا ہوا بالاعدام ہے با محض ممکن الاغصاخ۔

عناہی سام ہر دو ساہی۔ الہ آباد لاجرئل ۱۱۲۲
(الہ آباد) ۳۳۲

وہر چر شامشتر۔ خاندان شتر کہ جو بہا بیون پر مشتمل ہے۔
مرہوں کی دیکھار کی جانب ایک بہائی کے حصہ کی تقسیم کی
نالش۔ مان آیا مسنی ہوصہ ہے۔ اوس کی وفات کے
بعد اوس کے حصہ کی وراثت منتقلی۔

وہر شتر کہ ہندو بہا بیون میں سے ایک کے حصہ کی تقسیم کی نالش
میں جو جانب مرہوں ہوا اور جس نے اس حصہ کی بیبیات کی دیکھار حاصل
کی ہر ملان منقح ہے کہ وہ بہا بیون میں سے ہر ایک کے مساوی اپنے حصہ کا

دوسرے کرے۔ اگر کسی وفات پر اس کا حصہ علی التساوی ہر مرہوں کی وراثت
اور اس بہائی پر نہ ملے ہوگا جس نے اپنا حصہ مرہوں میں سے لیا ہوا۔
بہا بیون بنام و بہا ناہہ۔ انڈین لارلورٹ الہ آباد ۳۳۲
دوسری شکل پر سنا و سنگ بنام ہوا و پر سنا و سنگ۔ انڈین لارلورٹ ۳۳۲
... کی تعلیم کی گئی۔

رام باہنہ نام سنہ رام۔ دیکھار (۱۰۰)
خاندان مسر کہ دیکھار جو اسکا سند کے حق میں ہوا
کی گئی ہے۔ معاہدہ مسر کہ جو منظم کی جانب سے کیا
گیا جو جس کی رائے دیکھار کے تحت حقوق ترکہ کے
کے ہوں۔ نایا بیع ہٹا آیا یا ہند ہے۔ ان فرج دور

نالش میں خاندان میں ہوا ہوا اور اسکا اثر
ایک نالش میں جو مسر کہ ہند و خاندان کے ایک نالش کی جانب
سے منتظم کے خلاف حساب بھی ہے۔ مرہوں کی باہنہ بیون کے
تہی دو گزات ہوا دیکھار کی گئی نہیں جن کی رائے منظم در اور نالشان
کی اوس کی سنا کہ کو بہر قوم او کرے کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا اور
نے خود اپنی اور اپنے بیٹے کی جانب سے عمل کرنا یا برکے کے حصہ کا
تہی جس کے ذریعہ سے اس نے دیکھار کے تحت کامل حصہ لے کر لیا
تھا۔ بیٹے نے نالش ہونے کے بعد مسر کہ خاندان کی جانب سے دیکھار
کے تحت بازیافت کی نالش جو اس کی ہی اور بیون کو تسلیم کرنے والا
بہر قرار دیا تھا کہ معاہدہ مسر کہ اس بہر احباب فیمل تھا اور بہر
کہ اس کو دیکھار کے تحت اوس کے سلفہ حقوق حاصل ہونے جا رہے
وہوئے اس حصہ کی باہنہ جس کا کردہ حق تھا فیمل کے لئے وراثت
کہا گیا تھا۔ اس اثنا میں (۱۰۰) کو دو اور بیٹے پیدا ہوئے۔

قرار دیا گیا کہ ان وراثت سے جو فرج میں آئے تھے معاہدہ
معاہدہ کی نسبت یہ نہ لیا کرنا چاہئے کہ کسی شتر کا حصہ کی

مختصر بیجام کو بند رام۔ الہ آباد لاہور ۲۶/۳/۵۹
(الہ آباد) ۵۹

وہ ہندو متا منتر خاندان منتر کہ۔ انعامی مناسبت منظم۔

فائدہ جاند اور رہن لغوی الفاظے ڈگری جیٹھ

آپنا بل پابندی ہے۔

اگرچہ وہم منتر کے ٹہنکا احکام کی رو سے ہندو خاندان

منتر کہ کے منظم کو اجازت نہیں ہے کہ جاند اوکے فائدہ کے لئے

جاند او متقل کہے اس قسم کے جائز انتقال کے لئے اجازت صرف

اوس وقت ہے جبکہ وہ خاندان کی مصیبت دور کرنے کے لئے کہا جائے

ناہم وہم منتر متا منتر جو عدالت ہائے برہمن ہند میں نافذ کیا جاتا ہے

خاندان کے فائدہ کے اصول نافذ کرتا ہے۔

منہو بیجام کہن لال۔ انڈین کنسر جلد ۶ صفحہ ۸۳۶ سے

استنباط کیا گیا۔

رہن جس کی تکمیل ہندو منظم نے خاندان کے فائدہ کے

لئے لغوی الفاظے ڈگری شفقہ کیا ہوں خاندان پر قابل پابندی

منتر کہ سہی بیجام وچورام۔ الہ آباد لاہور ۲۶/۳/۵۹

(الہ آباد) ۲۴

خاندان منتر کہ۔ جاند او خاندانی کام میں ضرورت

فاوٹی۔ بارہنوت۔ رہن کی تجدید کا سلسلہ قیاس۔

جاند او ہر ہونہ کا متقل الہ۔ رہن کے جواز براغراض

کرنے کا حق۔ خاندان کی جانب سے رہن کے جواز

کا اقبال اور اوس کا اثر۔ ہمالہ ممکن الا نضام۔

حقوق کا متقل الہ۔ مرضی کا استعمال۔

حبیب کوئی شخص کسی منتر کہ ہندو خاندان کی جاند اوکے خلاف

کوئی رہن نافذ کرنا چاہے تو اس امر کا ثبوت اوس پر ہوتا ہے کہ

عدالت کو ملے کہ کہ معاملہ خاندانی ضرورت کے لئے باغرض منتر

کے عوض میں یا خاندان کے جملہ ارکان کی صورت یا محض ہندو

سے کہا گاتا۔

ضرورت فاوٹی کے متعلق کسی ہندو خاندان منتر کہ کی جاند

کے متقل الہ کہ جو کہ کرنا چاہئے وہ صرف یہ ہے کہ وہ ہندو منتر کہ

کہ ایک دلی بھس کی طرح اس کو بطور معتقل پرہہ اطمینان تھا کہ اس

ضرورت ہو رہی۔

کسی ہندو منتر کہ ہندو خاندان کی جاند اوکے متعلق معاملات

رہن کی تجدید کا ایک طویل سلسلہ جو اس کے ارکان میں سے

کس کی جانب سے بلا کسی اعتراض کے ایک پینٹنگ ہوتا ہے

خاندان کے تسلیم یا سکوت کو ثابت کیے گا اور اس سے ایک منتر

قیاس قیام ہوگا کہ اگر اس کے لئے کوئی جائز ضرورت نہ ہو تو کوئی

نہ کوئی اعتراض ضرور کیا جاتا۔

کسی ہندو خاندان منتر کہ کی جاند اوکے متقل الہ کو اختیار

ہے کہ وہ ہر جواز بدی کرے کہ جاند او کا ایک سا بقدر رہن بلافاوٹی

ضرورت کے تھا۔

محمد خلیل اللہ خان بیام منہو لال۔ انڈین کنسر جلد ۶ صفحہ

۲۲۰ کی نقل کی گئی۔

ایک ہندو منتر کہ خاندان کے ارکان کے لئے کچھ جاند او تابع

رہن متقل کی اور منتر کہ ہر قبیل کہا کہ وہ رہن ان پر قابل پابندی

ہوں گے اور منتر کہ کے پاس تمام رقم و احباب الا و اس لئے ہر

دی کہ اس سے رہن ہائے متحدہ کی ادائیگی جائے منتر کہ کے لئے

اس رقم کی ادائیگی سے اس بنا پر انکار کیا کہ رہن ہائے منتر کہ خاندان

پر قابل پابندی نہ تھے۔

فرار دیا گیا کہ اگرچہ خاندان کے ارکان کی جانب سے یہہ اقبال

فرار و باگبا کہ موجب شناسائے سیرجی کی تکمیل کے لئے حلاوت
کا فائدہ ہے۔ اس کے وجہ سے اس کی معقول جوابدہی ہو سکتی ہے
اور وہ اس کو ڈگری کا غیر متعلق قرار دے گا۔ سیرجی کی فنی میں
صوری نہیں سمجھاؤ۔ قلم سیرجی سنائے اور یہی ہو سکتی ہے۔ سیر
محلی جو تھوہرے افسار کر رہا تھا اور جو وجہ کے لئے شکس ہونا
اس کے ذریعہ حیاتی با اخلاقیوں و دستور کے مطابق زندگی کے
خلائن اس درجہ اور اسے عرصہ تک صرف کی گئی ہے کہ اس سے
اس کی صحت کو مضرت پہنچتی اور وہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ نوہ اس
امر کا معقول جواب ہے کہ متوجہ کر ڈگری اعادہ سقوطی رہنا شوی اور کجا
خداہ فرار و اضی جو مانی فستہ و بہ ہوا ہیں۔

[illegible]

سرحدی چاکریہ ہوجا۔
 ہندو و مسلمان دونوں کے درمیان اختلاف اور کشمکش کے لیے جگہ
 زمین الناس جھوٹے ہیں چاکریہ ہندو و مسلمان کے مصلحتوں کو بھڑکاتا
 قاعدہ خافون ہندو و مسلمانوں کے درمیان کشمکش کو بھڑکاتا ہے۔
 سرحد کے گزشتہ قیاسیم۔

انگلستان کا کاموں والا ایسی نظامت رکھتا ہے جو اصول کو بھی
انصاف اور نیک نیتی کے مطابق بین نسک انگلستان کا قانون
انگلستان کا کاموں والا نہیں ہے اور اول الذکر ایسی حالت متعلقہ
جو ہندوستان میں نہیں پائی جاتی اور اس لئے ہندوستان میں
انگلستان کے قانون میں کسی کے تحت اصول جو انگلستان کی عدالتوں
کے قہر جاسے یہ اصول چھوڑا۔ پورے طور پر اعتدال میں لاسے
کے پڑی احتیاط طور پر لائی جائے۔ لہذا جب انگلستان کی عدالتوں
کے فیصلے ایسا اصول کاموں والا بین نسک ہونے لگے تو ان میں سے
مختصر میں اصول پریم کہ میں تو ہندوستان کی عدالتوں میں
نقد کے لئے مجبور نہیں ہوں کہ انگلستان کے قانون میں سے
جس اور خاص اصول ہندوستان میں غیر متعلق ہیں۔

که بیل را در ریوی ابر بنام رنگانگی امان - رراس لایچ
۲۵ سراس ویکلی نوٹس ۳۹۴ ۱۸۶
۱۸۷ ۳۹۴ ۳۹۴
۳۲۱ (در سراس)
— قانون انتقال جہاد اور ایکٹیو سوسائٹی آف انڈیا —

حال میں نہ کرنا اگر اس میں کہ جلد ۱۲۴ ص ۹۹ میں ہے کہ اگر
 سائنس و تجارت کا اور دوسرے علم کے متعلق مناسبت کی رو سے
 درجہ اول یا دوسریاں اس پر جائے گی جائے گی یہ چیزیں بالکل
 سرحد اور سرحدی زمین اور لوہے کو فروغ دینا کی خاطر ہونے
 ہوں ان میں سے کسی ایک پر کسی ایک پر کسی ایک پر کسی ایک پر
 ہوں ہر ایک کے لئے جو جائداد سے منسوب ہوئے ہیں وہ مندرجہ
 ہوں اس کے حوالے سے حصہ میں آئی ہو اور ان کے لئے یہ قانون
 صحت و انصاف و عدل کا جس کے ذریعہ سے ایک ایک کی ضرورت
 و سرکاری کی نہ کی جائے بلکہ اپنی زمین پر ہی اس پر حق ہو

مردار ہو جائے۔
 کسی وارث عودی از قسم ذکر کے متعلق فیضہ جائداد میں درج
 میں آئے والے فایضان جائداد کے مندرجہ سے جس کا وہ فریق
 نہ فیضہ نہیں ہو سکتی

امانی مال بنام سید سوامی ادو اباب۔ مدراس لائنز
 ۳۲ مدراس لائنز (۵۰) (۵۰) (۵۰) (۵۰) (۵۰) (۵۰) (۵۰) (۵۰)
 دوسرے مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 دراست۔ دیکھو کو از کم گواٹوالی پٹہ۔ ۸۸ ۸۸ ۸۸

مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 کے لئے وہی کا فخر۔ اصول جو سہل ہو سکتے ہوں
 بائیس گورنمنٹ کا محکمہ آئیہ نہیں ہے کہ کسی مناسبت
 خاندان نایب مناسبت اس کے کسی نایب و کن کی جو علقہ جائداد کا
 مالک نہ ہو جائداد کا ایک ولی مقرر کیا جائے لیکن جب وہ شخص
 خودی مقرر کئے جانے کی درخواست کرے خاندان کا تنظیم ہو
 کوئی حکم جس کی رو سے وہ ولی مقرر کیا جائے مناسب حالات
 میں صادر کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایسی صورت میں خاندان میں

کوئی ایک یا چند افراد اشخاص نہیں ہوں جس کے ذریعہ سے کوئی علقہ
 کی گئی ہو

باب اور صورت ایک نامائے پٹہ ایک مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 نایب مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 ہونا اس کے لئے جو جائداد کی اصل صورت سے زیادہ قیمت پر
 خریدنے کے لئے اظہار ارادہ کی کیا تھا لیکن مناسبت مناسبت مناسبت
 کیا ہونا کی سبب کی سبب کی سبب کی سبب کی سبب کی سبب کی سبب
 جیسے اس پر باب سے جو خاندان کا منظم تھا اسے نایب مناسبت
 کی جائداد کا ولی مقرر کیا جائے کی درخواست کی۔

فرد و یا گیارہ حالات مذکورہ بالا میں منظم اس منظم پر
 ولی مقرر کیا جاسکتا ہے کہ وہ زمین کے باقی ہونے اور جائداد
 کی باقیہ منظم خیر چھوڑا اور اخراجات ادا کئے جائے کہ خود منظم
 منظم نایب کے فائدہ کے لئے منافع رہ گئے۔

بجائے ہر جی نارائن واس۔ انڈین مار پورٹ کلکتہ ۵۰
 ال انڈین مار پورٹ کلکتہ ۵۰ (کلکتہ) ۵۰ ۵۰ ۵۰ ۵۰ ۵۰ ۵۰ ۵۰

مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت
 اپنے لئے حقوق رکھنا اور اس کا اثر۔ انسانی
 خود منظم کی جانب سے کیا گیا ہو اور اس کا جواز۔
 مناسبت کو ایک دستاویز مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت مناسبت

حسب ذیل فقرہ موجود تھا۔
 ”تم کو وہ کل حقوق اور اختیارات حاصل ہیں جو اس صلی
 بٹے کو حاصل ہونے لگے اگرچہ کوئی بیٹا ہو تو آج سے تم جائداد منقولہ
 اور غیر منقولہ کے مالک ہوئے ہو۔ تم کو ہمارے ساتھ رہنا چاہیے
 اور حیات تک ہم اپنے میری زوجہ اور زمین زندہ رہیں ہماری خبر گیری

فہرست اہل حالہ کے تیرے بعد اس معقولہ پر کہ اگر کسی ناسد بہی ہو تو
غیر تمام شدہ اندراج کیا جائے اور یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی بیحد ضرورت
کی ناسد میں کافی سزا دی جاوے گی۔

باب کا بیان کیا کہ وہ مسلمان ہے اس سوال پر انڈیا کے لئے
 کہ آؤ دستاویز فرمنا۔ تاہم ان کی اوائی کے عرصہ تک بیل بائی نہیں
 طور پر برطانوی افسانہ نہیں دوسرا یہ ہے کہ اس کے بعد کیا
 باب کا بیان ہو رہا ہے کہ اس کی اصلاحی و محبت بہرہ رسانی ہے کہ
 اس سے اس شخصیت کی وسعت نظر چرچائی ہو گی یہ ہے یا
 حصہ کا کب جا ماقب اس کے ساتھ اس کا کیا ہے۔

۱۸۰۰
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۹
 ۱۸۱۰
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۹
 ۱۸۲۰
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۹
 ۱۸۳۰
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۹
 ۱۸۴۰
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۹
 ۱۸۵۰
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۹
 ۱۸۶۰
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۹
 ۱۸۷۰
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۹
 ۱۸۸۰
 ۱۸۸۱
 ۱۸۸۲
 ۱۸۸۳
 ۱۸۸۴
 ۱۸۸۵
 ۱۸۸۶
 ۱۸۸۷
 ۱۸۸۸
 ۱۸۸۹
 ۱۸۹۰
 ۱۸۹۱
 ۱۸۹۲
 ۱۸۹۳
 ۱۸۹۴
 ۱۸۹۵
 ۱۸۹۶
 ۱۸۹۷
 ۱۸۹۸
 ۱۸۹۹
 ۱۹۰۰

فقر خیز سادہ زندگی اور اعلیٰ تعلیم پر ایشیہ فقر خیز ملک ہے اس کو اعلیٰ تعلیم کے علاوہ دوسرے کچھ ہو چکا ہے کہ انہی جہانہ اوسے حاصل ہو رہی ہے اس قسم کو تصور کی جانی چاہئے جس کی تعمیر و ترقی حاصل و اختیار کی گئی ہو جن میں کی جانی چاہئے کہ یہ اعلیٰ تعلیم کے روح پرور ہیں جن میں اور اعلیٰ تعلیم کے فقر خیز جہان سما رہے ہیں ان میں کو کھارہج نہیں کیا گیا ہے جو کوئی بھی نہیں نامہ کی روش سے موزن فی کس ہو کہ چونکہ اس میں اعلیٰ تعلیم کے فقر خیز جہان کے لئے خزانہ تندرست واری جہان ہوتا ہے اس لئے یہی ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

برہنہ پر پوری کو قنصل ^{۱۸} و لاؤ کل ^{۱۸} در اس لاجریل
(پر پوری کو قنصل) ۳۵
۶۱

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴
۳۵
۶۱
۱۳۵۵
۱۳۵۴

گفتگو کرنے کا فرض اور حق اور صرف اس صورت میں ہے
 ہونا ہے جس کے خلاف کسی کی بہتر تعمیر کسی کے لئے کہہ کر فی صریح خاصیت
 پہلے درہو کہ دینے کی خاصیت رکھتی ہے۔
 جب کوئی ڈگری رضا مندی منسوخ کرے تو اس کا اثر
 اس اسناد کی نالین کی پھر کر کے نام نہ ہو ڈگری مصلحت کے لئے
 سے ختم کی گئی ہو۔
 کسی کوئی کو کسی مصلحت سے جو وفا نامہ اور اس کے
 بقایا کی بابت اس کو شیخ کے لئے کی اجازت نہیں دی جا سکتی مدعی
 تو اس کی کامیابی کی درجہ کسی ڈگری مصلحت سے مستفیض ہو
 اور اس کی ناکامی کے متعلق اس وقت نہ کہہ کر رعا کر کے کی
 اجازت نہیں دی جا سکتی۔
 میجر اسے دانی پٹی بنام راج کپری کلانہ لاہور ۱۳۳۳
 الہ آباد پورٹ ٹرسٹ کے لئے ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۱۴۴۴
 ڈگری کی تعمیر اور ناکامی کی ڈگری زر ڈگری جو بیجا
 مفہوم کے اندر مدعو ہو و صاحب الادا ہو۔ آئندہ وہ
 مدعو ہو نہ صرف اس کے بلکہ اصل زر ڈگری پر و صاحب الادا
 ہو اور اس کا مفہوم قافون معاہدہ کہہ چاہئے
 ۱۳۳۳ء ۱۹۲۳ء زر میں نہیں کیا گیا ہو نہ زر
 بن کر اور اس کا ہوا۔
 خدائی ڈگری کی بنا پر وہ مندرجہ سو کے خاص خاصیت
 ہو و صاحب الادا باقی نہ رہے اور اس کی کاپی اسے اس تاریخ سے
 وصول کی جائے جس کے لئے یہ کی جائے (عدالتی فی حق) اور اس کے
 پر اور شیخ جو وہ کے لئے ہے تاریخ مفہوم کا مدعو ہو کر کیا جاسکتی ہے
 ویکٹا جیانی اگر تمام تھو اسے مدعو فی اندر نہیں ملے گا
 نہ ہو ۱۳۳۳ء پھر اور پھر تمام مدعو فی اندر نہیں ملے گا

الہ آباد جلد ۱۴۴۴ء ۸۱ اسٹون ریکو بنام اس کے تمام کیش۔ اور
 لاہور ٹرانسٹ جلد ۱۴۴۴ء ۵۰ اسٹون لال کیا گیا۔
 کسی انکسار کی نالین میں ایک ڈگری مصلحتی صلا کی گئی ہو تو اس
 رو سے مدعی کو کسی مقررہ مبالغہ کے اندر مدعی علیہ کو رقم اور کسی
 مندرجہ سے تاریخ مصلحت سے سود اور کیا حکم دیا گیا تھا مدعو
 کی جانب سے بیجا و مقررہ کے اندر کامل زر ڈگری کی ادائیگی سے
 رہنے کی صورت میں بہر حکم دیا گیا تھا کہ مدعی علیہ کو مدعو رہے
 بنام کے درجہ سے کامل زر ڈگری اور تاریخ مصلحتی تاریخ وصول ہوا
 تھا ایک پختہ مندرجہ سے آئندہ مدعو وصول کرے گا اس رقم کی
 ادائیگی میں قصور ہوا تھا اور مدعی علیہ بنام کی ڈگری کے لئے درجہ
 قرار دیا گیا کہ مدعی علیہ کامل رقم لئے رقم ڈگری شدہ ہو و صاحب
 مصلحت و تاریخ ڈگری تک اس رقم پر مدعی کو مجموعہ رقم پر سود کا
 مصلحت تھا نہ کہ صرف اس رقم پر جو جو ڈگری و صاحب الادا تھا
 کسی گھارے مال دہی کے جائز ہونے کے لئے بہر ضروری ہے کہ وہ
 کامل رقم و صاحب الادا کی بابت ہونے کے محض اس کے ایک جزئی بابت
 دفعہ ۱۳۳۳ء قافون معاہدہ کی رو سے بہر ضروری ہے کہ ان گھارے مال
 کامل اور کی بابت ہونا چاہئے جس کا کرنا معاہدہ پر اس کے لئے مدعو
 آئندہ ہو و صاحب الادا بہر کسی قاعدہ کسی ایسی رقم کے پیش کرے جو خلاق
 ہے جو کسی میں کی بابت ڈگری کی گئی ہو۔
 خدائی رکانہ مگر حی بنام جاو نہ تہ خلاق۔ انڈین لار پورٹ
 کلکتہ جلد ۱۴۴۴ء ۶۹ پر اسٹون لال کیا گیا۔
 حاجی عبد الرحمن بنام حاجی نور محمد انڈین لار پورٹ
 جلد ۱۴۴۴ء ۱۴۴۴ سے اختلاف کیا گیا۔
 ڈگری اس بنام ہرنیدانا صاحبین پانچ سے سا میں کیا گیا
 جلد ۱۴۴۴ء ۱۴۴۴ میں کیا گیا۔

کما گنجا ہے کہ فی دگر دریا زمینا سندی ندره و مناسک و مناسک سے زیادہ جوار
پہرہ کر کے کار و رودالت و تراوی حکم کنی شیخ کا اعتبار حاصل ہے
وہ ماہر ہے نہ کہ گنگا و جبکہ بنار گنگا جہاننا و ماہر ہے
ماہر کی طرح حاصل و فی سے نادر ہے۔

[illegible][illegible]

درخواست خارج کی گئی۔ مگر برطیس مرافقہ حکم مجلس متحدہ نہ بنا۔
 ستمبر ۱۹۱۶ء کو ممبرانہ و الگیا۔ اس کے بعد کوئی کارروائی نہیں
 ہوئی اور اس اثنا میں بدلوں ڈگری ستمبر ۱۹۱۶ء۔ اپریل ۱۹۱۷ء تک
 ہو گیا۔ ستمبر ۱۹۱۷ء۔ اگست ۱۹۱۷ء ڈگری بدلوں کے طلب نہ کیا۔
 گورنر نے بدلوں سے نفی۔ چھ دن پہلے کہ ڈگری کی اوں کے خلاف
 میں تعمیل کوئی نہ کرائی جائے۔ اس طرح واپسی مقدمہ کے ہی کارروائی
 شروع ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ بدلوں ڈگری ستمبر ۱۹۱۶ء۔ فروری ۱۹۱۷ء
 واپس لایا اور باجیا کا پتہ اور رسوا و فریق نہیں بنا گیا کیس پہلے
 ختم ہو گیا اور یہ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰

(۱۶) لیکن اگر وہ فوجیہ اندکس نافذ ہے تو حکم فرما تو جو اس میں موجود رہیں وہ کیا گناہ اس کے مقابلہ میں نانا جیل عمل ہے۔

میری بہن کے بنام اسے پہری رام کو نیکارہ دے اس کا نام
 لکھی یہ نام اس کو بھی نوٹس دے اس کا نام لکھی یہ نام
 (پریوی کو نیکارہ)

ڈوگری رضامندی۔ مرقعہ آباہ پیش ہو سکتا ہے۔ نالین
 جو ڈگری کی تشخیص کے لئے رجوع کی گئی ہو۔ وجہ جن پر
 ڈگری منسوخ کیا سکتی ہو۔ غلطی کا انزے ڈگری رضامند
 آباہ از انسوخ کہا سکتی ہے۔

کسی ڈگری رضامندی کے خلاف کوئی مداخلت نہیں ہرگز نہ
اس لئے ڈگری صرف اس ایک وجہ کی بنا پر منسوخ کیجا سکتی ہے
جس کی بنا پر معاہدہ کی تصفیہ جائز ہو سکے کہ نہ کہ فریقین کے معاہدہ
کی نوعیت میں اس وجہ سے کوئی کمی نہیں ہونی اور نہ وہ کسی مبالغہ
کے لوازم سے اس وجہ سے بری ہوتا کہ اس میں ناچ کا حکم اضافہ

فقیر مرزا بنام باخو نوحال چندہ او کیس نمبر ۲۶ ال انڈیا
ریپورٹ ۱۰۵۵ ۲۳ ۱۹۹۰ (۱۰۵۵) ۳۴
ڈگری کی تعمیل۔ اخراج درخواست قبل مودم ہروی
بازو آوری۔

اگر درخواست قبل مودم ہروی خارج کرد جائے تو گریبا
کو قافو ناقص نہیں ہے کہ اسکی بازو آوری کی درخواست دے
اور عدالت قبل کلاسٹم کی درخواست لینے کا اختیار نہیں ہے
بہارت انڈیا بنام جعفر علی خان۔ انڈین کیس نمبر ۱۰۵۵ ص ۵۳
۵۳ کی تصدیق کی گئی۔

بہیکم جان بنام دان سنگھ۔ (الہ آباد) ۹
ارضی جو زراعتی جماعت کے سرکاری کی ملک ہونا
مقتل کی جاسکتی ہے۔

کوئی عدالت دیوانی کسی ڈگری زرفض کی ادائیگی میں کسی ایسی
ارضی کے عارضی انتقال کا حکم نہیں دے سکتی جو کسی زراعتی جماعت
کے کسی شریک کی ملک ہو۔

داتا کوثر بنام رام رتن۔ انڈین کیس نمبر ۱۰۵۵ ص ۶۰
کی تصدیق کی گئی۔

صلح محمد بنام جہر سنگھ۔ انڈین کیس نمبر ۱۰۵۵ ص ۶۹ پینڈ کیا۔
احمد خان بنام پیر نامند۔ انڈین کیس نمبر ۱۰۵۵ ص ۷۳ سے
اختلاف کیا گیا۔

سین دت بنام نور احمد۔ (لاہور) ۳۵۸
حق افکار کا زمین کا بنام۔ علامتی قبضہ کی حوالگی
آیا ضروری ہے۔ بنیاد کی تہیج کے بغیر افکار کی
نانش آجا جائے۔

جب کسی جائیداد کی بابت جہر تہنان کے قبضہ میں ہو تو حق افکار

میں بنیاد میں خود آجا جائے تو جہر تہرور کی زمین ہے کہ خریدار
بنیاد میں رہنے کی تعمیل کے لئے غلطی ہو جائے تو جہر تہرور کا غلطی
قبضہ اس میں کوئی جائے کر دے اس جائیداد پر حوالہ دے
خود ہی ہو تو اس کی ملکیت اس کے حق اس مال کی ہے۔

عمری نے ایک زمین پر ایک افکار کے لئے نانش کی اور زمین
دعوے میں یہ زمین کی ایک کوئی اور بنیاد میں کسی ڈگری کی
میں جو یا افکار اس میں ایک کوئی اور بنیاد میں کسی ڈگری کی
نا جائے رہا۔

قرار رہا گیا کہ میان جو بنیاد کے معلق کیا گیا تھا
اس میں ان کے نہ تھا کہ بنیاد کا اور نہ تھا کہ بنیاد کے
کہ وہ مناسبت کا۔ وائسٹ کے لئے جائے پر غلطی متوجہ کیا
(۲) جو بنیاد کی تہیج کے لئے کارروائی تہنات نہیں کی گئی
تہنات افکار کی نانش جائے نہ تھی

بلدیہ سنگھ بنام بہیکم سنگھ۔ انڈین کیس نمبر ۱۰۵۵ ص ۶۹
(پینڈ کیا) ۳۶۸

شہر کا کے خلاف ڈگری۔ یکے بعد دیگرے درخواستیں

آیا جائے طریقہ سے پیش ہو سکتی ہیں۔ حتیٰ پر قبضہ۔
کوئی اور اس قسم کا نہیں ہے جو یکے بعد دیگرے درخواستیں
تعمیل کا مانع ہو جو اپنے اشخاص کے خلاف رجوع کی گئی ہوں جو
اور اس خاص کا دوبارہ شہر کا کے طور پر موقوف یا باور کئے گئے ہوں
جس سے ڈگری پیدا ہوئی ہے لیکن اگر سالیقہ درخواست ہو جس
میں کوئی قبضہ صادر کیا گیا ہو جس کا اثر کسی خاص جزو جائیداد یا
کسی خاص شخص پر پڑتا ہو اور اس قبضہ کی ناراضی سے کوئی کارروائی
مبتذل مراضیہ یا رجاء دعوے کی گئی ہو جو اس کے کہ
اچھے کسی طریقہ کو اختیار کیا جاسکتا ہو تو وہ فیصلہ فریقین کے

کسی معاہدہ کی تفسیر کرنی ہو معاہدہ کی شرائط میں تجارتی یا مقامی
 عملدرآمد کو دخل کرتی ہے یہاں ابھی عملدرآمد قانون کی اہمیت نہیں
 رہتا اور نہ عدالت اس کو منظور کرے گی جبکہ وہ صریح قانون کے
 خلاف ہو ورنہ فقہن عملدرآمد کے خلاف کوئی معاہدہ کر سکتے ہیں لیکن اگر
 وہ کوئی ایسا معاہدہ کریں جس سے عملدرآمد منظور یا منظور کر لیا گیا ہو
 تو عملدرآمد ثابت کیا جاسکتا ہے تاکہ یہ در یافت کیا جائے کہ اس وقت
 جبکہ انہوں نے معاہدہ تحریر کیا تھا ان کے پسین نظر کیا تھا پھر بھی اس
 صورت ہو سکتی ہے جبکہ عملدرآمد فی نفسہ کوئی قانونی اثر نہ رکھتا ہو
 بلکہ طور کسی رواج کے شہادت یا دلی انٹیکس کے قانونی اثر نہ رکھتا ہو
 جبکہ کوئی مسئلہ حال کا عملدرآمد ثابت کیا جائے اور ثبوت ایسے زمانہ
 کی بات نہ دیا جائے جس کی نسبت یہ خیالی کیا جاسکے کہ اس میں ایسی
 مدت شامل ہے جو ان کے علم میں ہو تو اس کی بنا پر یہ قیاس پیدا
 ہوتا ہے کہ یہ عملدرآمد وہ اصل کسی قدر کم اور جائز رواج کا استعمال
 ہے اگر کوئی نرویدی شہادت موجود نہ ہو تو کوئی فیصلہ جواج کی صورت
 صادر کیا جائے صرف اس شہادت پر مبنی کیا جاسکتا ہے اگر اور قیاس
 کی جو حال کے عملدرآمد سے پیدا ہو اس امر کے ثبوت سے نرویدی کیا
 کہ کوئی قیاس رواج پیدا ہو سکتا تھا تو عملدرآمد کا کوئی قانونی اثر
 نہیں ہو سکتا۔

جبکہ بہتر چوبی کی گئی تھی کہ قابل تقسیم ہونے کے عملدرآمد کی یا
 کسی خاندان میں گذشتہ پچاس سال سے گجاری تھی لیکن یہ کہ قابل
 تقسیم ہونے کے متعلق کسی رواج کے اسکان کے خلاف شہادت
 تفسیر یا اسی تاریخ کی بابت موجود تھی۔

قرار دیا گیا کہ رواج کی ضروری قدامت ثابت نہیں کی گئی تھی کہ
 کسی شہادت پر خاندان کے اراکین جائداد کی تقسیم کا مطالبہ کر سکیں
 مستحق ہیں اگرچہ کہ وہ قبضہ سے محروم کئے گئے ہوں۔

کسی مالک شریک کی جانب سے دیگر مالکان شریک کا محروم کیا
 جانا موخر الذکر کے مخالف نہ ہو گا تا وقتیکہ وہ اس سے واقف نہ ہوں
 لیکن یا شہدہ دراصل محرومیت ہو سکتی ہے لیکن مالک شریک بہت
 کر سکتا ہے کہ دیگر مالکان شریک کی محرومیت ایک موقع پر ہو چکی تھی
 اور ان کو اس کا علم کسی دوسرے موقع پر کرایا گیا تھا

محرومیت اس ایک ذہنی اور حقیقی عنصر موجود ہے۔ ایک مالک
 شریک کی جانب سے اپنے مالکان شریک کی کسی جائداد سے قانونی
 محرومیت اس کی نسبت ان کے حقیقی قبضہ کے اقبال کو مبرا
 ہے محض ایسے حقیقی قبضہ سے اقبال محرومیت کو مبرا کرنے کے
 لئے یہ قیاس کرنا ممکن ہونا چاہئے کہ اس میں محروم کرنے کا حق
 ترکہ کی کسی بنیاد شامل تھا ایسی بنیاد کا قیاس اس صورت میں
 کیا جائیگا جبکہ یہ ثابت کیا جائے کہ محروم کرنے کی کوئی جائز قبضہ
 پیش اور ثابت نہیں کی گئی تھی کیونکہ جائز قبضہ کی او قبضہ کی بنیاد
 میں ہمیشہ قیاس کیا جاتا ہے لیکن ایسے قیاس کی تردید ہو سکتی ہے
 قبضہ کا دعویٰ حسب منشاء مدد ۲۷ صیہ اول قانون صیہ و سماعت
 مندرکہ خاندانی جائداد میں حصہ یا بچہ حق کے نفاذ کا ایک طریقہ ہے
 کافی کشور رائے بنام دیو منجائے رائے۔ انڈین لارپورٹ
 کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۸ پر استدلال کیا گیا۔

کوئی نالین جو کسی شہادت خاندان کے چند اراکین کی جائیداد
 کامل جائداد سے اسے متحدہ جزوی حصہ کی تقسیم کے لئے کہ محض
 علمی حصوں کی تقسیم کے لئے رجوع کی گئی ہو اس امر کے ثبوت پر
 نا کام رہنی چاہئے کہ مدعیان میں سے کسی مدعی کا دعویٰ خارج المیاد
 جبکہ کوئی دلی اس جائداد کا قبضہ حال کر ہے جو اس کی جائیداد
 کی ملک یا جزو ملک ہو تو ایک تہایت قوی قیاس یہ پایا ہوتا ہے کہ قبضہ
 ناقابل کی جانب سے حاصل کیا گیا ہے لیکن قیاس ناقابل تردید نہیں ہے

ایکٹ ابا نندہ ۱۸۵۷ء دفعہ ۵۳۔ سان جو کسی دفعہ

من نخر کر گیا گیا ہو۔ جس فرق کا اقبال درج ہو اور

اوس کا قابل اذغال نہ ہونا۔

کوئی رواج جس سر کوئی فرق استدل کرے دفعہ کے

واقعات سے متعلق ہوئے کے لئے کافی طور برصاوت اور غیر منقسم

ہونا چاہئے لیکن انگلستان کے بلڈنگ کے تحت قواعد کو پسند

کے بلڈنگ سے مسلک کرنا چاہئے اور کسی فرق کو اوس رواج کی

جو اوس بلڈنگ سے بیان بن گیا گیا ہو ایک بارہ محدود رواج

مست کر کے کی اجازت دجانی چاہئے۔

عبدالحسن خان بنام فی سونا ویرو۔ انڈین کیسز جلد ۲۲

صفحہ ۶۰۷ کی تفصیل کی گئی۔

دہم سناستری رو سے ایک ناقابل تقسیم جائیداد صرف اس

کے مطابق ہے بلکہ اوس سے بہت بڑا ہوتا ہے کہ وہ خاندان جس سے

اوس کا خلق ہے مشترک ہو وراثت کی بنا پر قبضہ یا حقیقت کے

افعال تقسیم ہونے کے خلاف کوئی قیاس پیدا نہیں ہو سکتا۔

ناقابل تقسیم ہونے کا قاعدہ چھوٹی جائیدادوں سے متعلق نہیں

ہے اور وہ کسی خاص جائیداد سے علیحدہ بطور ایک خاندانی رواج

کے قائم نہیں رہ سکتا۔

کسی جائیداد کی وراثت کے متعلق جس پر محض رہن کی بنا پر

نظم ہو کوئی خاندانی رواج موجود نہیں ہو سکتا۔

راما کاشا و اس مہا بلی نام شامانند اس مہا پترا اندرین

سید جلد ۱۵ صفحہ ۷۷ء راسد لال کیا گیا۔

کسی رواج کے سوالیہ مسلسل فیصلہ جات رواج مذکور کے

نو کے متعلق تہیتی شہادت ہیں

محمد ابراہیم و مختصر بنام شیخ ابراہیم و مختصر انڈین کیسز جلد ۲۲

صفحہ ۱۱۵ کی تفصیل کی گئی۔

گنجولال بنام فتح لال۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۵

مہر کیا گیا۔

رواج عام ہونا چاہئے۔

خاص ملکہ آمد کے لئے جس سے وراثت کے معمولی قانون کی

ترمیم ہوتی ہو یہ لازمی ہے کہ وہ مذکورہ مسلسل مہر بہ ضروری

ہے کہ وہ صاف اور غیر مبہم شہادت کے ذریعہ سے ثابت کیا جائے

صرف ایسی شہادت کے ذریعہ سے عدالتوں کو ان کے وجود اور اس

امکا اطمینان دلایا جاسکتا ہے کہ ان سے ان کے قدیم اور

مبین ہونے کی شرائط کی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ صرف انہی کے فیصلہ

کئے جانے کی نسبت ان کا قانونی حق بنتی ہے۔

(نظام پر بحث کی گئی)

عملہ آمد کو رواج کے متروک ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے

اس لفظ کے دو علیحدہ مناسب معنی ہیں لیکن ان میں سے کسی کو

رواج کے ساتھ مخلوط نہ کرنا چاہئے۔ وہ بہت بڑا کرنے کے لئے استعمال

کیا جاتا ہے کہ عوام کی جانب سے ایک سان طور پر اور مسلسل کیا جاتا

حب وہ اس معنی میں استعمال کیا جائے تو عملہ آمد قانون کا

نہیں کہتا اس کو قانون کی بہت صرف اس میں جڑی ہوئی ہو جائے اور مسلسل

دیگر ہونا ثابت کیا جائے جس صورت میں وہ بطور رواج کی مشہور

ہوتا ہے وہ بہت بڑا کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ کسان

طور پر اور مسلسل کیا جاتا ہے اور کسی خاص مقام میں یا کسی خاص

تجارت یا پیشہ وغیرہ میں کسی ایسی مدت تک اس طرح کیا گیا ہے

وہ اس امر کو اغلب قرار دینے کے لئے کافی ہے کہ عوام اپنے مساوی

اور مساوی کی نسبت اپنے تعلقات میں اس کو بطور ایک معنوی شرط

یا قید کے اختیار کرتے ہیں جب ایسی صورت ہو تو عدالت جس کو

روح - انفعال - سرور کا بادشہ میر کی خبر سرور و قی جاننا اور
میر کی سرگرمی ہے - بغیر و نشا و غیر - ہر باد و عین -

سچا یہ ہے کہ قانونِ رواجی کے تختہ کسبِ ہر وہ کہ عام طور پر سے
بہرہ ادا نہیں ہے کہ اس چابکداز غیر متحرک کو جو اس سے دور اندھا کو
چلانی ہو کہ کہ سے اور اس لحاظ سے موروئی چابکداز اور چابکداز کو کہ
میں کوئی فرق نہیں کہ چاہے کہ کہ

دستاویز کو انجینیر کے وقت اس کا کوئی حصہ نہ تھا کہ ملک تیر
 بیگار جاکر لڑا نہ کہا جانا چاہئے۔ اس امر کے تصدیق کے لئے کہ آباؤ
 دستاویز بہ نامہ ہے باوجودیت نامہ یہ ضروری ہے کہ اس شخص
 کی تصدیق کی تصدیق بخیر کی جائے جس سے کہ اس کی تکمیل کا ہو
 اگر اس کی بدست بہ ہو کہ از حال اس کے میں جیادہ قیوداً
 ہو تو دستاویز بہ نامہ قرار دیا جاتا ہے اگر برخلاف اس کے اس کا
 بہ نسبتاً نہ کہ نہ قرار دیا دینا اور اس کو زمانہ کے جوہر میں
 اس کو وصیت نامہ قرار دینا چاہئے۔

محض الفاظ و نسبت سے دنیا اور برصغیر میں بہت سی جگہوں پر ہوا فی الزلزلہ
اہم کی اور حقیقت یہ نہیں ہے کہ اس جگہ اور کاموں پر بہت سے لوگ

محترم اہلکار اعلیٰ الشرف

... و با یکی از راجه پسران خود است که این کتاب را به کتابخانه خود منتقل کرده است.

نور و روح عالم کے اندراج کی وقت نہایت
 فصیح و شیار پرور ہے ہندو جاثون میں اندراج کی خیال پر جو
 رتہ دار ان ایک حصہ یا پہاؤ کے بنیاد پر ہے

فکسی روح کے وجود کی تائید مندرجہ ذیل وجوہ حاصل کریں گے۔
 ۱۔ یہ جہتی ہے تو وہ کافی سہولت اس روح کا ہے تاوقتیکہ کہ وہ نہ
 جواسے انکار کرنا ہے اس کی سرمد نہ کر سکتے۔

[illegible]

نامن تمام رفق و رفقاء
لا بد از این که

— بیوہ - انتقالی - دربار شاہجہاں میں فیضانِ خدا روایا
 عدم موجودگی - درجہ پنجم کے تاجدار کی شان اور
 نواسہ "تاجدار" وارث آئندہ - نہ خود مالک کہ
 تاجدار پر نگہ رانی را کہ نہ تاجدار -

تو کہ جس کراہے اچھے مینا پر کسی مائندہ بہتر حق میں جو بیانی
 بہر او میں کے اندر بارہ اذاتی اسی طرک سے محمد و بیچ جس طرح
 آتش بھوہ کے و قہر میں خراسان ستم کی حققتہ بہر و سہ و ہر شہادت
 کہ کسی بہر اور او میں کے شہر و چیز و مالی کا رونق نہ کسی بہر و
 بہرین بہر و ستم کی گرفتار و اندیشہ نہ ہو۔

کلیسہ کی تعمیر کا وادی و شہر میں نارا پیدائش و نکاح کا

کہا جاسکتا ہے۔

مرتبہ اسفا علی جو جائیداد مرہونہ پر قصہ حاصل کر سکے اور اگر مرہن نامہ میں کوئی معین معاہدہ ہو کہ قصہ نہ حاصل کر سکی صورت میں مرہن سود کا مستحق ہو گا تو وہ زر مرہن بر سود کا دعویٰ کر سکتا ہے۔
 عیول حینہ بنام مسافہ سرجی۔ ال اندیہ رور ٹرا الہ آباد
 (الہ آباد) ۹۰۹
 ۱۹۲۳ء
 ۲۵۴
 مرہن۔ افشاک۔ امرانہ حق افشاک مرہن طویل

مدت۔ سخت شرائط۔

کسی مرہن کو ایسی شرائط کے ذریعہ سے جو نامناسب یا سخت ہوں افشاک کی مخالفت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کوئی معاہدہ جو وقت مرہن ابکہ راہن اور مرہن کے مابین ہو اور مرہن مذکور کو ناقابل افشاک قرار دینے کے لئے موثر نہیں ہو سکتا مرہن کے ساتھ اس کے افشاک کی بات نہ راہن کا حق شریک رہتا ہے سو اس کا حق افشاک راہن کہلاتا ہے۔ حق افشاک مرہن کسی مرہن کا اس قدر ضروری لازم ہے کہ وہ فریقین کے کسی حصہ سے ملے کے ذریعہ سے کہ مرہن افشاک نہیں کیا جاسکے یا یہ کہ حق بجز کسی خاص طریقہ کے یا خاص سخت شرائط کے استعمال نہ کیا جاسکا یا نہیں کیا جاسکتا۔ اگر شرائط بکطرفہ ہوں اور ادن سے افشاک سے گریز کرنا باہر رکھنا مقصود ہو تو کوئی راہن کی تائید کرے اور اسکو ان سخت شرائط سے محفوظ کرے جو نامناسب طور پر افشاک کے مانع ہوں لیکن اس رقم میں دست اندازی نہ کی جائے جو مرہن کو زر اصل اور سود کی بابت نہ دراصل واجب الادا ہو جس کی کفالت مرہن کہتا ہے۔

کوئی طویل مدت فی قصہ بطور امرانہ حق افشاک مرہن کے موثر نہیں ہو سکتی لیکن جب ایسی طویل مدت کے ساتھ دیگر شرائط موجود ہوں

حق سے افشاک نہایت مشکل اور محنت ہو جائے اور اس کسبائے مرہن راہن کو کوئی فائدہ نہ پہنچے تو مرہن کو حق افشاک مرہن کو طویل کرنے کے لئے شرائط مذکور سے مستفید ہو سکی اجازت نہیں دی جاسکتی لیکن ہر مفید خود اس کے واقعات اور حالات کے لحاظ سے طویل ہونا چاہئے۔ کوئی امر اس سے زیادہ خطرناک اور غلط نہیں ہے کہ ادن نتائج کو جو ایک قسم کے واقعات سے اخذ کئے گئے ہوں ان واقعات اور حالات سے منسلک کیا جائے جو کسی دوسرے مقام پر ثابت کئے گئے ہوں۔

ابکہ مرہن (۱۰۱) سال کی مدت کے لئے کیا گیا تھا اور بجز حق کی گئی تھی کہ مرہن اس مدت میں قرض رہے گا اور اس سود کی ادائیگی میں جس پر فریقین رضامند ہوئے تھے حق تصرف و استعمال سے مستثنیٰ ہو گا اور یہ کہ مدت مذکور کے افقنا پر راہن تین گنا زر اصل ادا کرے جائیداد مرہن کا قبضہ حاصل کر سکیا حق ہو گا۔ ایک مرتبہ یہ بھی گئی تھی کہ راہن حساب فی ہائے زینت سے کی اگر کوئی ہو وہ ایسی کا مستحق نہ ہو گا بلکہ یہ کہ مرہن راہن سے زبانی کا مطالبہ کر سکیا مستحق ہو گا۔ جائیداد مرہن کے خالص منافع کا اندازہ کیا گیا تھا اور وہ اس سود کی ادائیگی کے لئے کافی یا کیا گیا تھا جو واجب الادا ہونا طویل ہوتا تھا قرار دیا گیا کہ ہر کل معاہدات بطور ایک امرانہ حق افشاک مرہن کے موثر تھے اور یہ کہ راہن اس مدت کے قبل جو مرہن میں مقرر کی گئی تھی افشاک کا دعویٰ کر سکیا مستحق رہتا۔

در کاسنگہ بنام محمد رضا حسن خان۔ انڈین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۹۱۲۔ متہر پرشاد و نامہ مرہنہ نارائن۔ انڈین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۵۵۲۔ رام داس بنام سوامی دیال۔ انڈین کیسٹر جلد ۵ صفحہ ۵۵۲۔ سوہن لال بنام کشور۔ انڈین کیسٹر جلد ۱ صفحہ ۲۲۲۔ سر لرب دیوان سنگہ بنام بچہ سنگہ۔ انڈین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۵۵۰۔ محمد شیر خان

نہایت ناخوش و غم بنیاد گھنٹیاں ہم آئی انشاید پر پڑا لہ آباد
۱۹۳۳ء
۱۰۹۵
۱۹۱۹ء
لہ آباد
راج پھلنا میر در تائے خودی آگیا مانند جوتے میں۔

صفتیں مہر کی تنکیلیں نیکیتنی سے کی گئی ہو مگر یقین کے
وہاں کو پا سہ کرتا ہے لیکن بغیر ذکر اس میں چھوٹا مہر ہے
کرنے کے بارے میں کہ وہ اس کی جھیلیں نیکیتنی سے نہیں کی گئی ہوتی۔
یہ نیکیت نام خدا کا بخش پہنچا رہا ہے تاہم نہ کہ مہر کا
خود دیا گیا۔

آغا تکرنگه نام سپهسالار - لاهور لاجپور
(لاهور)

شہد علی رضوی، تقررہ سہ ماہیہ تجارتی انعامی
کے لئے شہد علی۔

عجب کوئی استقامت کہندہ جو پہنچتا ہی تھوڑے قطعوں سے اسی
کا کمال کرتا اور وہ قطعوں کا رشتہ کار اپنی مدد ہی کہاتے کہ اس
قابل پہنچنے کے لئے کافی نہ ہو اور وہ اپنی بدوش کا کوئی دوسرا
فیوض نہ کہتا ہو تو تجارت بین روپیہ کی غرض سے اس
مستقل کرے تو ضرورت کے نہ ہونے کی بنا پر نہ تنہی پر اختیار نہ نہیں
کیا جاسکتا۔

محمد حسن الدین بنہام سیدین علی شاہ۔ انڈین لارچورٹ لائسنس
۱۲۲۔ لارچورٹ لائسنس ۵/۶ (لاہور) ۶۰۰
— دراشتہ۔ نو اسہ۔ عورت کی جانب سے انتقال۔
حق المراضہ۔ ضلع لانڈرا کے گہرن۔ وہم شہر
رواج کی رو سے نو اسہ اپنے نانا کی جائیداد سے اس بنا
پر محمد بنین ہو سکتا کہ اس کی مان اپنے باپ بابا نانی کے قبل
فوت ہو گئی تھی۔

تائون رواجی کی رو سے بیوہ کی حقیقت ابھی قیود کے تابع
ہوتی رہے جیسا کہ دہرم شاستر کے تحت بیوی نہ ہے۔

ہندو دیویوں کے اختیار استعمالِ حقیقت کی تصور اور اس کی حقیقت
سے ناقابلِ تفریق ہوتی ہیں اور ان کا وجود اور ان کا ارتقا بالخصوص ہندو
دیوتا ہی ہے جو اس کی وفات کے بعد اربت ہوں۔

کلیئر انتہی چمکناں کاوی ونگسٹار ابن ایامور لکھ
ایگزٹوڈ ہفتہ ۵۲ کی نقیب کی گئی۔

موجودہ دھرم شاستر نو اسے اس عورت کے لئے ہوئے
استقامت پر اصرار کرنے کا حیا ہے جس کے خفیہ میں اس کے گناہ
کی حقیقت ہو۔

اسی طرح ضلع کانگرا کے گہرت میں ذرا سیہ کو انتقالات ہر
ایک ماضی حاصل رہے۔

لاہور کی بنیاد ۱۸۵۷ء میں بنی۔ پنجاب ریگوارڈیٹیاں ۱۸۵۷ء میں بنی۔
دوسرے بنیاد ۱۸۵۷ء میں بنی۔ انڈین گورنمنٹ ۱۸۵۷ء میں بنی۔
شنگھائی ۱۸۵۷ء میں بنی۔ دوسرے بنیاد ۱۸۵۷ء میں بنی۔

گوینده بنام نندو آلی اند بار پور شر لا پور ۲۳
(لا پور) ۵۵۶

میسرہ: استغاثی قصہ کا حوالہ نہ کیا جائے۔ سو وہ کیا پایا مطابقت

میں نے اپنی اس خدمت میں جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

میں نے اس کے لئے جو کچھ کرنا چاہا ہے اس کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial v^j} \right) = \frac{\partial L}{\partial x^j}$

[illegible]

۱۔ اہل بیتؑ ہمارے نفسِ آسمانی کے خلاف اضافہ
۲۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۳۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۴۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۵۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۶۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۷۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۸۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۹۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ
۱۰۔ اہل بیتؑ ہمارے دل کو اگر منہ دار پہناتے تو کہ

[illegible]

1466

۱۔ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام ہے "پنڈی"۔ اس کا
 ۲۔ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام ہے "پنڈی"۔ اس کا
 ۳۔ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام ہے "پنڈی"۔ اس کا
 ۴۔ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام ہے "پنڈی"۔ اس کا
 ۵۔ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام ہے "پنڈی"۔ اس کا

۱۲۔ ایسے نہیں بدستور جس طرح قانون لیگان اور جو سکے احکام
کی رائے میں مذکور ہو اور بھیجی گئے لیگان کی باز باؤس کے لئے دیئے ہیں

قتل اور دغا کر کے عرصے کی مہجاء و سماجت جو کہ وہ نہ دیکھ سکا
 قانون مہجاء و سماجت کی رو سے چارہ سال کی ہنس پسند منقطفہ المہجاء
 نے اس سے کہ مہجاء کا شمار کارروائیات بیدخلی کے قصہ فیہ
 کہ تازہ سچ سے ہونا چاہیے نہ کہ کونکہ وہ کارروائیات باز یافت
 اکیان کے عرصے کی ہر گز بھی آگے نہیں اور وہ میرا حسد کو نہ
 ہرگز نہیں اور اس لئے کہ وہ حسد کے نالیش حوالہ کان کے عرصے
 میرا گری کی سبک چھوڑ کے بیاٹے سے بہیدامی ہوا اور سوخت نکات
 وار ہر سبقتی جیہ تک کہ کارروائیات بیدخلی کا حکم صادر نہیں
 کیا گیا تھا۔

تو عالمگیر کو شست "کا اوسے مالکانہ بیٹہ ہونا ممکن ہے۔
 اجہ بہن ہی ممکن ہے کہ اوس کچی بیٹہ شیت نہ ہو یہ عبارت علم کی کوئی
 اوصاف خارج نہیں ہے جو ہمیشہ اوسے مالکانہ بیٹہ ظاہر کرے۔
 بابو منوہر لال بنیام اوہو نا نند۔ اووہ لاجپت سنگھ ۹

[illegible][illegible]

تاریخ لکھیا کہ سافقتہ قندوسہ کی جو زرافہ و مل شمشیر بنی۔ ایک ما
مقدورہ و طہار افغانی لنگان بروہی لکھی جتنی جس کی احد و دوسلم و ہتھیں

[illegible]

© 2006 The Authors
Journal compilation © 2006 Blackwell Publishing Ltd

انڈین کیمسٹری صفحہ ۲۴ کی تقلید کی گئی۔

بریکائی میا بنام سکریٹری لال پورہ۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶ محمد احسان انڈین پریس بنام امر جیٹ کٹر۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱۶ صفحہ ۹۹ کا حوالہ دیا گیا۔

محمد زین خان بنام نور الحسن خان۔ الہ آباد لارپورٹ ۲۱ (الہ آباد) ۱۸۹

شرح اسلام۔ وقف۔ وقف نامہ کی تعبیر و تفسیر کا مقرر اور کنٹرول ہونا۔ زر نقد کا حصہ آجائز ہوتا ہے۔ وقف کی تفسیر کے لئے دعویٰ۔ قانون میا دسما ایکٹ ۱۹۰۸ ضمیمہ ۱۹۱۔ سجا و سماعت کی احکامات کا مقرر ہونا۔ مدعی کا فرض۔

قانون کے اصول جو رد فشن عورت سے متعلق ہونے میں انکو کسی مرتکب اس بنا پر وسعت نہیں دیا جاسکتی کہ وہ مسخرہ اور دانا و نمہ رست نہیں ہے۔

اصغر علی بنام ولروس باؤنگیم۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶ کا حوالہ دیا گیا۔

شرح اسلام کی رو سے زر نقد کا وقف جائز ہوتا ہے۔

کتاب امیر علی جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ (طبع چہارم) و کتاب امیر علی جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ (طبع تانی کی تقلید کی گئی)

ابوسعید خان بنام باہر علی۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶ کا حوالہ دیا گیا۔

حب کوئی دعویٰ یا درخواست یا وی الیٹریٹ میں نفی المیہ یا پو پوہہ کام مدعی یا درخواست گزار کا ہوتا ہے کہ وہ عدالت کو ان حالات کا اطمینان دلا دے جو قانون کو جوئی طور پر نافذ ہونے سے روکیں گے۔

پوریا چندر امٹل بنام آرتھور لیسواس۔ انڈین کیمسٹری صفحہ ۲۴ کی تقلید کی گئی۔

وقف کی تفسیر کے لئے دعویٰ بنام بہہ قرار دیا گیا تھا کہ وقف بنام کا مکمل کنندہ بہہ جیٹ کٹر کا تھا کہ وہ آر او انڈین پریس ورس کا اسٹیکل کر سے جبکہ اسٹیکل کامل علی اس بات کا حوالہ دیا گیا کہ یہاں ایک دستاویز کی تعبیر کے لئے یہ پہلا ہر پو اٹھا کہ مکمل کنندہ

میں اپنے آپ کو متولی مقرر کیا تھا اور وقف جائیداد اور اس کا حصہ حسب سالی قایم ہوا اور یہ کہ اس نے یہہ قرار دیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں ہر وقف کا فرض انجام دے گا اور ایسے کوئی اخراجات بردار نہ کرے گا اور نہ خالی انعام کے لئے وقف جائیداد کی منیت ایسا کوئی خالی انتقال عمل میں لایا گیا جو اس میں کسی بید کر نے پر مائل ہو

قرار دیا گیا تھا کہ وقف نامہ داس ناجائز کی وجہ سے کالعدم نہیں ہوا تھا اور وہ مدعیان پر واجب التعمیل تھا۔

واجب خان بنام عروج علی خان۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶

صفحہ ۱۱۶ پشاد پیام پریس لال۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۶

مبلد۔ صفحہ ۱۱۶۔ بائی مائی گاوسی بنام نرون داس کلیان داس

انڈین لارپورٹ طبری جلد ۱ صفحہ ۱۱۶۔ گیشمی داس بنام روپ لا

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۶

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

۱۲۸
 ۱۲۸
 ۱۲۸

تاکثر اس امر کے انحصار کی کہ مدعی اس فصل کی مالیت کا
مستحق ہے جو کسی قطعہ اراضی پر کوئی گئی ہو قابل سماعت عدالت دیوانی
رام سنگہ بنام گیسٹ سرج سنگہ۔ انڈین کیس جلد ۶ صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲
حب کوئی زمیندار کسی سماجی کو بھی بطور کسی قطعہ اراضی سے
برخلاف کر کے کسی دوسرے شخص کو اس پر قبضہ دیدے اور وہ دوسرا
شخص اس پر فصل کوئے کو خواہ آسامی کو زمیندار کے خلاف کوئی
چارہ کار حاصل ہو لیکن وہ کوئی کسی اصول کی بنا پر کسی شخص کا
مطالعہ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ملکیت اس شخص کی ہوتی ہے جس
فصل کوئی ہو۔

مہر سنگہ بنام گیسٹ۔ الہ آباد لاجر نل ۱۱۸
الہ آباد ۱۱۸
عبداللہ بنام گیسٹ۔ قابض باغ کی حقیقت کو تسلیم
کا دعویٰ۔ عدالت دیوانی کا اختیار۔
کوئی عدالت دیوانی مدعی کے اس حق کا استغناء نہیں کر سکتی
ہے کہ وہ کسی باغ پر حبس ملک کہ باغ قائم رہے قابض رہ سکتا ہو
لیکن یہ قرار دینے کا اس کو کامل اختیار ہوتا ہے کہ مدعی باغ
کے درختوں کا مالک ہے۔

منابہ نام رنگ لال۔ انڈین کیس جلد ۶ صفحہ ۵۹ کی تعلیم
راجہ لکھن پور بنام رام بہادر۔ الہ آباد لاجر نل ۲۱
آئی انڈیا رپورٹ الہ آباد ۱۱۸
عبداللہ بنام گیسٹ۔ قابض باغ کی حقیقت کو تسلیم
کا دعویٰ۔ عدالت دیوانی کا اختیار۔
قانون مجاہد سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء دیکھو۔ ۳۳
عدم حوالگی مال کی بابت ریلوے کمپنی کے خلاف دعویٰ
دستاویز ابراخطرہ سفر جواب دعویٰ میں گمشدگی
کی حوالہ دہی کر کے زمین قصور۔ دیکھو ملینڈنگ۔ ۵۷۲

محکمہ راجہ تحقیقات فوجداری۔ سابقہ مقدمہ عدالت
سنبھادت۔ تائبہ استغناء۔ عاشریم اختلاف باغیچہ
امور۔ تمام کو ایمان تائبہ استغناء کو طلب کرنے میں
قصور۔ نتیجہ۔
بہرہ و انصاف ملزمین کسی سابقہ فوجداری باوجود سہری کار اور
میں مستغنیان یا مدعیان رہ چکے ہیں جو مستغنیوں کے خلاف
رجوع کی گئی نہیں۔ اس امر پر غور کرنے کے لئے مجسٹریٹ کے نظر عمل
کو جائزہ دے گا کہ مستغنیان ملزمین کے خلاف عدالت کی وجوہ
لے کئے تھے اور اس کے برعکس نہیں جو دشمنی مقدمہ سے ماخوذ
فوجداری مقدمہ سے پیدا ہوئی ہے وہ ماہمی دشمنی ہوتی ہے اور
مستغنیان یا کاسباب فریق ملزمین کا مباد فریق کے خلاف ایسا
طور پر دشمنی محسوس کرے گا جبکہ اس کے برعکس صورت ہوگی۔
یہہ جائز نہیں ہے کہ غیر ایہم اختلاف یا غیر اغلب امور کی
وجہ سے شہادت تائبہ استغناء کو منظور کیا جائے بجز اس کے کہ
مقدمہ کے واقعات کی علی سبیل الیدار وضاحت ہوتی ہو۔

ال گواہوں کی قیادت کی ایک حد ہونی چاہئے جن کی سماعت
کرنے کی کسی عدالت سے استدعا کی گئی ہو اور کوئی شخص جو ملزم کے
مقدمہ اور اس واقعہ پر نہیں گئی یا سکتی کہ ایک کثرت قیاد میں سے
ایک باوجود گواہوں کو استغناء کی جانب سے طلب نہیں کیا گیا ہے۔
ملک معظم بنام فروغی۔ اردہ لاجر نل ۱۱۸
(۱۱۸) ۵۷۶

عمر حنی و عوس کی زمین آباد امر صنفانی میں منظر کبھی
ہے۔ دیکھو، ہرم شاستر۔
دعویٰ کی زمین۔ عدالت کا اختیار زمین کی زمین
دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۸ء دیکھو ۱۱۸

مرزا انجمن بیکہ بنام مرزا رسول سنگ - اودہ لاہور
 ۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ء (۵۰۰) ۶۸۶
 شریعہ اسلام کے بموجب ہر ایک شخص کا قبضہ سے قیاس مجبوجہ
 ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۹ آرڈر ۱-۱
 (دھ) دیلنگ کا دعویٰ ملکیت سے عرضی وکٹ
 میں اسناد و کیا جانے۔ وجوہ دعویٰ -

شریعہ اسلام کے بموجب ہر ایک شخص کا قبضہ سے قیاس مجبوجہ
 یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ بذریعہ دستاویز رجسٹری سے ملے
 آدھے لیکن ایسی شہادت موجود ہونی چاہئے جس سے واضح
 اقرار ہو کہ قبضہ کا انتقال باب ہو سکتا ہو
 یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی جائداد اپنے بیٹوں کے نام سے
 درج ہوئے اور ان کے قبضہ میں رہے جسے وہ جسکے اوس کی غیب
 یہ نہ کرے اس کے مالک بنے مثلاً جب وہ اپنے وائس کو مال
 کرنا چاہتا ہو لیکن ہبہ کے بارے میں اقرار کی عدم موجودگی میں
 شریعہ اسلام کے بموجب ہبہ کا قیاس جس قبضہ کے واقعہ سے
 نہیں کیا جاسکتا۔

ملکیت قانون اور واقعہ کا ایک مخلوط سوال ہوتا ہے
 اوس مدعی کو جو ملکیت سے اسناد کرے عرضی وکٹ میں ایسے
 واقعات درج کرنے چاہئیں جن سے حسب منشاء فقرہ (دھ)
 رول آف آرڈر کے مجموعہ ضابطہ دیوانی ملکیت کا اوجا جائز ہوتا
 خلیل اللہ شاہ بنام عوض علی - اودہ کیس ۱۳۶ آل انڈیا
 رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ء (۵۰۰) ۵۱۸
 دیکھو جو ضابطہ دیوانی ایکٹ
 ۵ باب ۱۹ آرڈر ۲۲ رول ۳-۳
 ضابطہ افکار بہن کا دعویٰ - ابتدائی وکٹ کی

ناراضی سے عارضہ قطع وکٹ کی کا عدو - عارضہ ابتدائی
 وکٹ کی ناراضی سے مقصود ہو سکتا ہے۔

حبیب اللہ کے ریس کے تحت، بین قسطنطنیہ وکٹ کی صداوت ہو
 کے قبل انڈیا وکٹ کی ناراضی سے عارضہ کیا جائے تو عیسائی
 میں وکٹ کی وکٹ کر کے عارضہ کی ناراضی سے عارضہ ہو نہیں
 کیا جاسکتا کہ وہ قسطنطنیہ وکٹ کی ناراضی سے ہی عارضہ ہے۔

راجہ جیو شہ - امی دمال بنام محمد میر قات اور دادا کو
 لاہور ٹ (۵۰۰) ۶۴۵
 دھ - رول ۲۲ رول ۳-۳ میں کی گئی تھی۔
 میں مجسٹریٹ کے روبرو دوسری درخواست۔
 مجسٹریٹ کا فرض -

سب قومی اور ام جو کتنی ہی لگا با ہا پولیس کی ایڈٹ
 میں چھوڑا گیا ہو تو وہ اوس کا معنی ہو تا ہے کہ پورٹ کی
 صاحب ہر اعتراض کرنے ہوئے مجسٹریٹ کے روبرو درخواست
 میں کرے مجسٹریٹ کو بہرہ درخواست سے اسناد خانہ کے طور پر لے
 کرنی چاہئے اور مستعین اس کا معنی ہو تا ہے کہ اوس اشخاص کو خلاف
 الزام میں کھینچا کی جائے کی اوس نے شکایت کی تھی ورنہ
 اوس کا حلفی بیان قلمبند کیا جائے اور اسناد خانہ خارج کیا جائے
 جو گنبد نہ نہ کر ہی بنام ملک حاکم - امین لاہور ٹ کلنگہ
 جلد ۲ صفحہ ۱ کی تعلقہ کی گئی۔

شہید کشور مشر بنام مالیکا مسر - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء
 کریمین لاہور ٹ (۵۰۰) ۱۲۷
 عدالتوں کا اختیار سماعت - فصل کے متعلق حقیقت
 کے استقرار کی نالاش - عدالت کا شے دیوانی کا
 اختیار سماعت -

قانون اڈمنسٹریٹو جنرل ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۲۔

قانون اڈمنسٹریٹو جنرل ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۲۔

قواعد و مدرس اس گورنمنٹ کے ہونے کا قاعدہ

۳ (۳) (د) اس نام جو ایکٹ ۱۹۷۱ء کے تحت

نہیں کیا گیا ہو۔ محکمہ اڈمنسٹریٹو جنرل کو راجح

ہو۔ سہ ماہی کا طریقہ جو ان میں موصوفہ کی تعبیر

کسی جاندار کے اہتمام کی صورت میں جو کچھ اہل

قبل شروع ہوا ہو اور جو اڈمنسٹریٹو جنرل کو وصول ہونی چاہئے

منزور کہ فیضیہ کی مالیت پر فیضیہ ہے جس طرح اس نے قسم

کے قبل ان کو وصول کیا ہو جس کا نتیجہ ہے کہ اگر وصول پائی کے

عدہ جاندار کی مالیت میں اضافہ ہو تو اس کو بطور کمیشن کے زیادہ

رفہر مانی ہے اور اگر جاندار کی مالیت میں کمی ہو تو اس کے کمیشن میں

مناسبت کی دفعہ ہوتی ہے۔

جبکہ جسٹس شریف۔ کسی قانون موضوعہ کی تعبیر کا پہلا اصول

یہ ہے کہ الفاظ کی معمولی تعبیر کی جائے اور صرف ان صورتوں میں

جن میں الفاظ کی ایک سے زیادہ معمولی تعبیر ہو سکتی ہو عدالت کو

مفہوم دریافت کرنے کے لئے کسی خارجی امر پر غور کرنا چاہئے۔

اڈمنسٹریٹو جنرل مدرس اس بنام وی۔ وی رامیا۔ مدرس

لاہور ۱۹۷۱ء مدرس ویکی فوش ۱۹۷۱ء لاویکی ۱۹۷۱ء

آئی اے بار پور مدرس اس ۱۹۷۱ء (مدرس اس) ۱۹۷۱ء

ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۲۔ یہ کہو قانون اڈمنسٹریٹو

جنرل ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۲۔

قانون آرائین کلکٹ ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۲ کے

تحت نوٹس کا جاری کیا جانا۔ دیگر قانون اتالی

جاندار ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۵۵۔ ۱۳۲۵

قانون انوار کمریوگان ہندو ایکٹ ۱۹۷۱ء

دفعہ ۵۲۔ انوار کمریوگان ایکٹ ۱۹۷۱ء کی جاندار میں

سورہ کی وراثت کا حق زائل ہو جاتا ہے۔

کسی شخصیت کے انوار کمریوگان کے انوار کمریوگان کے

بیٹے کی جاندار میں حق وراثت زائل نہیں ہوتا۔

اکوڑا سونہ بنام پوریانی۔ ویکی فوش ۱۹۷۱ء لاویکی ۱۹۷۱ء

شیو پورن ہونہ بنام پوریانی۔ ویکی فوش ۱۹۷۱ء لاویکی ۱۹۷۱ء

ماسیا بنام راباوا۔ انڈین لار پورٹ ۱۹۷۱ء صفحہ ۹۱

حارہ پرودا لعل بنام کاشی۔ انڈین لار پورٹ ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۸

لکشمی ساسا بنام شیو ساسا ملا پانی۔ انڈین لار پورٹ ۱۹۷۱ء

جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۵ کا حوالہ دیا گیا۔

مسماہ بالی بنام فرہنگ گوپے۔ میٹھ لار پورٹ ۱۹۷۱ء

(پیشہ)

قانون اسٹامپ ایکٹ ۱۹۷۱ء دفعہ ۱۸۹۹

حساب آیا اقرار صحت فرم ہوتا ہے۔ نیت۔

اس امر پر غور کرنے کے لئے کہ آیا کوئی دسٹاؤز برآمد نہیں ہے

قانون اسٹامپ کے مفہوم میں افراد صحت و صحت ہے عدالت کو اپنا

خیال دسٹاؤز اور گرد و پیش کے حالات پر غور کرنے ہوئے۔ اس

سوال پر مذکور کرنا چاہئے کہ وہ نیت کیا تھی جس کے ساتھ ساتھ

دیگی تھی یعنی یہ کہ آیا یہ مقصود تھا کہ وہ محض افراد اور ادا کر دیا

وعدہ ہو جس کو مقصد کے خلاف شہادت میں استعمال کیا جائے یا

آبادہ کسی دوسری حالت و جہد کے لئے دیگی تھی۔

جب کسی دستاویز پر کسی شخص کی شہادت ملتی ہو مگر ساتھ

اوس میں دوسرے اندازہ ہو تو اس میں جن سے یہ نتیجہ اخذ کرنا

ہو کہ نیت یہ تھی کہ فرد حساب مرتب کیا جائے یا ہر جانب کی ادائیگی

| | |
|---|--|
| <p>تہہ نام</p> <p>ہرنا جائزہ دعوے سے لازمی طور پر عدالت پر فریب کا ارتکاب
نہیں ہوتا۔</p> <p>چند رام روپا گوشا پٹنم نام مہا بھارتیہ - انڈین لارڈز
مستندہ (پیشہ)</p> <p>۱۰۹۷</p> <p>قانون الواب بنگال ایکٹ ۹ (بنگال کونسل) مانیتہ ۱۸۸۵
دفعات ۵۳۴۴ دیکھو قانون فرار عان بنگال ایکٹ
۱۸۸۵ دفعات ۵۳۴۴ - ۱۵۳۸</p> <p>قانون اخذت سماعت مال بمبئی ایکٹ - ابانیتہ ۱۸۸۵
دفعہ ۱۱ مجبور مالگاری اور اسی بمبئی ایکٹ ۵۸۵۹
دفعہ ۲۰ - سند کی درخواست جو نامعلوم کی گئی ہو۔
مراقبہ کرنے سے قاصر رہنا۔ استعرا کی نالاش اور
اس کا قابل پذیرائی ہونا۔</p> <p>مدعی نے جو کچھ جابڈ اوکا خریدار تھا قبضہ حاصل کرنے سے قاصر
رہنے کی وجہ سے کلکٹر کے پاس سند کے لئے درخواست کی درخواست
مذکور اس بنا پر نامعلوم کی گئی تھی کہ مصنفات کی سیاحت کی تحقیقات
کے وقت مدعی کے بائع نے اپنی حقیقت ثابت نہیں کی تھی اور جابڈ
گورنمنٹ کی جابڈ موبیل تھی۔ اس پر مدعی نے اپنی حقیقت کی استعرا
اور ایک سند کے عطا کئے جانے کی نالاش رجوع کی تھی۔</p> <p>فرار دیا گیا کہ جو کہ مدعی سند عطا کرنے کی نسبت کلکٹر کی نامعلوم
کی ناراضی سے سخت دفعہ ۲۰ مجبور مالگاری اور اسی بمبئی مراقبہ کرنے
سے قاصر رہا تھا اس کا دعوے سے حسب احکام دفعہ ۱۱ قانون اخذت
سماعت مال بمبئی ممنوع السماعت تھا۔</p> <p>پیشہ اسمارام کپور اس بنام صاحب ڈیوہرہ - آل انڈیا
ریورٹ بمبئی ۱۹۱۴ (پیشہ)</p> <p>۲۶۱</p> | <p>حقوق کا متعلق ہونا کے معنی - دیکھو قانون - جابڈ ایکٹ</p> <p>۹ ابانیتہ دفعات ۱۰۹۷ کی دست - ۵۵۳</p> <p>سبب - یکطرفہ دگری - درخواست جو فریب کی بنا پر
دگری کی تفسیح کے لئے کی گئی ہو۔ اسی بنا پر نالاش
مانیتہ آیا قابل پذیرائی ہے۔ جابڈ دعوے کو کیا ہے
یکسی کی طرف دگری کی تفسیح کی درخواست خارج کی گئی ہو تو
ش مانیتہ جو اس استعرا کے لئے رجوع کیا ہے کہ دگری مدعی کے
مان کا عدم ہے صرف اس صورت میں رجوع کی جاسکتی ہے
مدعی بہ نسبت کر سیکے کہ قطع نظر فریب کے جو سابقہ کارروائی
بنام ان کیا گیا تھا فریب کی دیگر وجوہ موجود ہیں جن کی تحقیقات
جانی چاہئے۔</p> <p>کچھ دیکھو لڑائے بنام سہیتی استعرا لائی۔ انڈین کیرنل
۵۵۷ - پورن چند نام شیو دت رائے - انڈین لارڈز
لڈا و جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ - کچھ بانی امانی بنام اردو گاندھار
انڈین کیرنل جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ - اندرانا ناتھ ترنام ہری منڈلی
انڈین کیرنل جلد ۴ صفحہ ۲۶۲ کا حوالہ دیا گیا۔</p> <p>مدعی نے مدعی علیہ غیر سے ایک مکان خرید کیا۔ مدعی علیہ غیر
نے اس پر استعرا کے لئے نالاش کی کہ بیع ناجائز تھی اور مدعی اور
مدعی علیہ غیر دونوں کے خلاف ایک دگری حاصل کی مدعی نے دگری
کی تفسیح کے لئے اس بیان پر درخواست کی تھی کہ مدعی علیہ غیر نے مدعی
نمبر کی سازش سے نالاش بین طلب نام کی تعمیل کو فریب سے مخفی کیا
تھا جو کہ درخواست خارج کی گئی تھی اس لئے اس نے نالاش پڑا
اس استعرا کے لئے رجوع کی تھی کہ دگری اور اس کے خلاف کا لوم
قرار دیا گیا کہ جو کہ مدعی دعوے پر طلب نامہ بات کی تعمیل کے
سماعت فریب کی گئی دوسری دہرہ مدعی نے ہی دعوے قابل پذیر</p> |
|---|--|

کو تخریب میں لایا جائے تو نیت خود ساز ہے اخذ کی جانی چاہیے۔
گواہوں میں (مختص) پر لکھا یا کی مدد سے ہوتی ہے کہ دائرہ کیلئے
ستھاب و فراہم ہو۔

جی جی ریکارڈ بنام بریو موئی چو ویرانی۔ انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۸۵ ص ۸۸۵۔ جو گوہر شاہ بنام گوگ چندر شاہ
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ ص ۱۲۷۔ شکر شاہ بنام سر فوئی
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ ص ۱۶۷۔ و امبکات و راجس بنام
شکر شاہ بنام انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ ص ۸۸۵۔ استناد و کتا
ستیارام بنام رام پشاد۔ انڈین کیس جلد ۲ ص ۸۵۸
موجی لالہ بنام لکھو کاجی۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱ ص ۲۰۱
مدد سامانی آئے بنام گنامانی ناچاریا۔ انڈین کیس جلد ۲ ص ۸۵۸
۹۸۵ کا حوالہ دیا گیا۔

سرجی مل مرلیہم شکر بنام تھالا طرح مئی مدراس لارپورٹ
۴۵/۲۹۹ لادیکلی ۱۸/۴ مدراس ویکلی نوٹس ۱۹۲۳ء

(مدراس)
۱۴۵۹
ضمیمہ ۳۔ دیکھو ریکورڈنگ کون۔ ۱۳۴۳
قانون انخاص قانون پیشہ ایکٹ ۸۸ باب ۱۸۶۹
۳۷۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۵
۶۱۔ جارج پنجم باب ۶۱ دفعہ ۱۰۔ کسی شخص کو
دلائل کی فہرست میں درج کرنے کا حکم دیکھو
کا اختیار دست اندازی۔ عام اصول۔
اگر ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کا نام دلائل کی فہرست میں لکھ
کرے تو مائی کورٹ نگران کے ہم اختیار ہونے کی بنا پر دفعہ ۱۰
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی بنا پر اسے حاصل ہونے سے
برکتی ہے۔

معاہدہ درخواست ماہورام۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد
جلد ۲ ص ۸۱۔ استناد و کتا گیا۔

کسی ایسے فیصلہ میں جیسا کہ مذکور بالا فیصلہ ہے جس میں
دست اندازی کی اسناد کا محض اس ایک و سہرہ یعنی ہو کہ اس
پر جج کا فیصلہ شہادت کے خلاف ہے مائی کورٹ اسے اختیار
کے استغمال میں دست اندازی نہ کرے گی۔

لیکن مائی کورٹ ایسی صورت میں دست اندازی کرے گی
جبکہ ڈسٹرکٹ جج نے دفعہ ۱۲ قانون انخاص قانون پیشہ کے
خلاف فہرست دلائل میں ایسے شخص کا نام شکر کیا کہ وہ
جس کو یہ وجوہ ظاہر کرنے کے لئے نوٹس دیا گیا تھا کہ اس کا نام
فہرست میں کون نہ لکھا گیا ہو۔

کسی شخص کا نام فہرست دلائل میں شکر کیا کرنے کے لئے
یہ ضروری نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ بلا واسطہ شہادت یا
ایسی شہادت پر مبنی ہو جو قانونی یا منقطع ہو سہرہ کا ہی ہے کہ
ڈسٹرکٹ جج کے سامنے ایسی شہادت پیش کی جاتی جس سے
وہ بہت بوجہ کمال سکھن کہ البتہ محض یہ حیثیت دلائل کے عاقلانہ
کہتا ہے۔

کاشی ناتھ بنام ملک منظم۔ الہ آباد لارپورٹ
۲۱/۶۵۱ (الہ آباد)

ضمیمہ ۲۔ دیکھو مائی کورٹ ریکورڈ۔ ۱۳۱۱
قانون انفیون ایکٹ ۱۸۶۹ دفعہ ۳۔ دیکھو جی

ضابطہ نوعداری ایکٹ ۵ باب ۱۸۹۵ دفعہ ۳۹۔ ۱۲۵۵
قانون امانت ایکٹ ۱۸۸۲ دفعہ ۸۸۔ دیکھو

بائع اور شہری۔
قانون انتقال ارٹھی بنڈیکٹ ایکٹ ۱۸۹۵ باب ۱۹

معاہدہ کہ اگر آسامی حائد او کو منتقل کرے تو مختل زمین کے جو کچھ
مال ہو گا کہ بیع بطور مندر کے زمیندار کو دیا کرے گا اور منتقل زمین
کا نام درج کرے اور باجیاں لگا اور اگر وہ اس کی تکمیل نہ کرے تو اس کا
نام نہ ہو گا اور آسامی ذمہ دار ادائیگی لگانا رہے گا۔
قرار دیا گیا (۱) کہ لکھنؤ اسکا موقوفات ۱۳۱۱ قانون اسکا
اجا کد اوہ معاہدہ جائز ہے۔

۱۳۱۱ م کو آسامی بیام شہا چرن مندی۔ اندیشہ زمیندار
صفہ ۱۳۱۱ کی نقل کی گئی۔

۱۳۱۱ م معاہدہ ایسا تھا جو ار اسی کے ساتھ ساتھ قائم
رہتا تھا اور قابض بیہ دور ان زمانہ قیام بیہ کے پابندی لازم
سے اور اگر بیہ لالہ بیہ بن جو پور بالی۔ کلکتہ لاجریل ۱۳۱۱
آئی انڈیا پور کلکتہ ۱۳۱۱ (کلکتہ) ۱۳۱۱ م کے
دفعہ ۱۳۱۱ م جانہ او کاٹا ہری مالک کے خلاف

ڈگری کی تکمیل میں بیام کیا جانا۔ شہری کی حیثیت۔
جائیداد کا اصلی مالک کی تحریر کے بعد بیہ ڈگری کے
نام درج کیا جانا۔ اصلی مالک آبا اوتراض کر سکتا ہے۔
امرائے تعمیر بنیافت۔

مدعی علیہ نے مندرجہ جائیداد ایک قبضہ بیہ بیہ خریدی تھی
میں سے جس کے نامی سال قبل جائیداد بیہ ڈگری کے نام درج
اروی نہیں اب مدعی علیہ کے خلاف اس سے تفرار کے لئے دعوے کیا ہے
کہ جائیداد بیہ ڈگری کی زمین بلکہ اس کی ملک تھی۔

قرار دیا گیا (۱) کہ کوئی ایسا امر موجود نہ تھا جس کی بنا پر
مدعی علیہ کو تحقیقات کرنی چاہئے تھی اور بیہ ڈگری جو کہ جائیداد
کا طابری مالک تھا اس لئے وہ اصول سے دفعہ ۱۳۱۱ م قانون اسکا
موقوفات سے مستثنیٰ تھا۔

(۲) کہ مدعی علیہ نے حسب بالا راہ خود اپنے فعل سے بیہ
ڈگری کا نام جائیداد کے مالک کے طور پر درج کر دیا تھا تو اب وہ
بیہ غدر پیش کرنے سے منسوخ ہوتی کہ وہ جائیداد کی مالک تھی۔

منہر بریناد بیام مسکاہ انندی کنور۔ الہ آباد لاجریل
۱۳۱۱ م آئی انڈیا پور کلکتہ ۱۳۱۱ م (الہ آباد) ۱۳۱۱ م کے
دفعہ ۱۳۱۱ م (الف) قانون معاہدہ ایکٹ

۱۳۱۱ م دفعہ ۱۳۱۱ م۔ بانیہ و شہری۔ اہم نقص
ظاہر کرنے کی نسبت بانیہ کا فرض نقص کی تعبیری
اطلاع۔ غلطی۔ امر و اتقانی جو معاملہ کے لئے اہم
قانون آرائیش کلکتہ ایکٹ ۱۳۱۱ م بانیہ دفعہ ۱۳۱۱ م
کے تحت نوٹس جاری کیا جانا۔

دفعہ ۱۳۱۱ م (الف) قانون انتقال جائیداد کے بموجب بانیہ
اس کا پابند نہیں ہوتا کہ وہ شہری پر کوئی ایسا نقص ظاہر کرے
جس سے وہ فی الواقع آگاہ نہ ہو۔ تعبیری اطلاع کا اصول ایسے
بانیہ کی صورت سے متعلق نہیں ہوتا جو اس جائیداد کے نقص سے
آگاہ نہ ہو جس کے بیچ کرنے کا معاہدہ کیا گیا ہو۔

بیہ واقعہ دفعہ ۱۳۱۱ م قانون آرائیش کلکتہ کی رصہ اس
جائیداد کی نسبت کوئی نوٹس جاری کیا گیا ہے جس کے بیچ کر کیا
معاہدہ کیا گیا تھا دفعہ ۱۳۱۱ م قانون معاہدہ کے مفہوم میں اس
معاہدہ کا ختم ہوتا ہے۔

مدعی نے مدعی علیہ سے کچھ زیادہ خریدنے کا معاہدہ کیا
لیکن اس کے قبل دفعہ ۱۳۱۱ م قانون آرائیش کلکتہ کے تحت جائیداد
کے ایک بڑے حصہ کے متعلق ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا لیکن کوئی
فریق اس سے آگاہ نہ تھا جب مدعی کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس
لئے اس سے تفرار کے لئے بیع کا معاہدہ کا عدم اور غیر موثر تھا

بدل وصول ہوا تھا تو کسی کو نہ دیا اور اس کے قائم مقام پر اس امر کے مابین کرنے کا بار ہوتا ہے کہ جان نہ گورنر کے تیار ہوا ہے۔ وہ کسی دستاویز میں جس میں ایک کھربہ ہے، ان درجہ تانوس طرح بن کر کیا ہوا تھا۔

بنیادی بیرونی اثرات کے ساتھ ساتھ ہر سال ہوتا ہے۔ یہ کلامہ لاہور میں ۱۱۴ (۱۹۰۳ء) (۱۹۰۳ء) قانون انتقال جائیداد کے بارے میں دفعہ ۶۸

۶۸ رج (۱۹۰۳ء) دفعہ ۶۸ کے تحت ہے کہ جو جائیداد کے بارے میں تبدیلی کی جائے، اس میں سے رقم کی بازداشت کا کوئی ایک قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

جب زمین کے ملک کوئی قبضہ کل میں آئے اور زمین کو کسی ایسے حصہ دار نے تبدیل کر دیا جو جس کے حصہ میں مرہونہ جائیداد آئی ہے تو زمین تبدیل کرنے کے جانے پر اس کا سختی ہوتا ہے کہ اس کے خلاف زمین کے لئے دعوئے کرے۔

مالک سنگھ بنام جلال سنگھ - ایڈیشن کمپنر حلیہ صفحہ ۳۰ کی نقیب کی گئی۔

رام سنگھ بنام دیپتی ساہی - پٹنہ لاہور ۱۱۴ (پٹنہ) ۱۱۶

دفعہ ۶۸ کے تحت دس حسابات رکھنے کے متعلق زمین کا فرض اس کے برخلاف ہوا ہے۔

بہ لحاظ دفعہ ۶۸ تحت دس قانون انتقال جائیداد زمین پر قانونی وجہ ہے کہ وہ ان تمام رسوم کا جو اس کو بحیثیت زمین وصول ہوئی ہوں یا جو اس سے خرچ کی ہوں صرف مکمل اور ایک حساب میں رکھے۔ اس قانونی شرط سے زمین تبدیل معاہدہ سنگھ دس جابلہ زمین کو نہ کر سکے اور اس کے خلاف معاہدہ

کے حق میں لڑا، ایسی استثنا نہیں ہے جس سے کسی دفعہ کے دوسرے حصوں میں موجود ہے۔

وہ صورتیں میں میں دفعہ ۶۸ کے تحت دس قانون انتقال جائیداد کے، ان کے بارے میں دفعہ ۶۸ کے تحت دس قانون تبدیل زمین۔

لال بہادر بنام مرید پور - (۱۹۰۵ء) ۱۲۶ دفعہ ۴۸ میں - انہما آماجی - افکار

جو قبول کرنے سے کیا گیا ہو - زمین آبیسا فطرتا ہے - زمین جو بحیثیت گریہ دار قاضی ہو - جیل

کسی زمین کی جانب سے حسب دفعہ ۸۲ قانون انتقال جائیداد کی لائن کا جمع کرنا جس کو زمین قبول کرنے سے افکار کرے دراصل

زمین کو ساقط نہیں کرنا فریقین کا تعلق آپس میں رہا ہے اور زمین باقی رہتا ہے اور رہا ہے کو چاہے کہ اس رقم کو زمین کی کامل ادائیگی میں جس کی گئی ہو قبول کرنے سے انکار کرنے کے

متعلق زمین کے فعل سے ناراض ہو کر اپنے قانونی حقوق کے نفاذ کے لئے تلاش رجوع کرے بجز اس کے کہ وہ کامیابی کے

ساتھ ایسا کرے اور تا وقتیکہ وہ ایسا نہ کرے زمین مرہون قائم رہتا ہے اور اگر اس میں بطور زمین گریہ دار کی جائیداد

مرحومہ پرنسپل ریسے تو باوجود انہما آماجی کے کہ اس کی طرف سے کے بموجب مؤخر الذکر اس کو تبدیل کرنا ممکن ہے۔

احمد سنگھ بنام عبدالرحیم - الہ آباد لاہور ۱۱۴ (الہ آباد) ۱۰۱

دفعہ ۶۸ میں - مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابہ ۱۹ آرڈر ۲۲ - رول ۴ آرڈر

۳۲ رول ۵ - قانون میعاد سماعت ایکٹ ۹

سکرٹری جیٹ کیشنز انکم ٹیکس اس بیلجیم اور اسے سوا لاکھ
 (ملک رس) ۳۰
 قانون انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۷ء بابت ۱۹۱۷ء
 کا مانی کورٹ کے سب کو کیا جانا۔ بالیکورٹ کو فیصلہ
 کی نوعیت۔ بریج کی کونسل میں مداخلت آیا قابل غور
 ہوتا ہے۔
 اس میں مقدمہ بین جو دفعہ ۱۵ قانون انکم ٹیکس کے تحت سپرد
 لیگیا ہوا ہے جسے اس کے بعد اب مانی کورٹ کا فیصلہ محض سفارشی
 ہوتا ہے۔ وہ لفظ کے ہیک اور قانونی معنوں میں قطعی نہیں
 ہوتا اور اس لئے اس میں ملک حظیم باجلاس کو کونسل کے روبرو
 مداخلت نہیں ہو سکتا۔
 ملک حظیم باجلاس کو کونسل کے روبرو مداخلت کرنے کی ضمانت
 سلطان کی جائے کی وجہ اس امر کی نسبت مانی کورٹ کے فرمان شہ
 میں کافی طریقہ سے بحث کی گئی ہو۔
 ٹاٹا ٹرن ورسٹیل کمپنی بنام چیف رونیو اتھارٹی ٹی بی
 بی لارپورٹ ۲۰۰۹ء اور آباد جرنل ۲۱/۴۵
 (پریس کونسل) ۶۲۴
 قانون اولیا ونا باغوان ایکٹ ۸ بابت ۱۹۰۷ء دفعہ ۱
 ولایت نا بالغ۔ بدچلن مان کی حیثیت۔
 صحت بہ امر کہ ایک عورت کے غیر صحیح العصب بچہ پیدا
 ہوا ہے اس کی کافی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے نابالغ صحیح
 بچے کی ذات و جائداد کی ولی مقرر نہ کی جائے۔
 مسماہ گنگو بنام مسماہ کوکشی۔ آل انڈیا رپورٹرز ناکیو ۱۹۲۳
 (ناکیو) ۷۰
 — وفات ۱۹۸۷ء۔ دیکھو مہر شاستر ۱۱۹۱

قانون انکم ٹیکس کے تحت ۱۹۱۷ء اور اسے سوا لاکھ
 کی گئی ہو۔ چیف انکم ٹیکس اس بیلجیم اور اسے سوا لاکھ
 لارپورٹ ۲۰۰۹ء اور اسے سوا لاکھ
 جہاں مالک اور ماسٹر کی۔
 جہاں مالک اور ماسٹر کی۔
 ۱۱۔ بنام بین جو دفعہ ۱۵ قانون انکم ٹیکس کے تحت سپرد
 دی سلطنت۔ ویکلی رپورٹرز جلد ۱۹۰۹ء کا حوالہ دیا گیا۔ میں
 لفظ ملاج اور ان اشخاص تک محدود نہیں ہے جو ہزار رانی
 فی الواقع نہریک ہوں۔ ہر شخص جو حسب ضابطہ ہمارے مسخوں
 اور جو کامیابی کے ساتھ اس کی نگرانی کرے ایک ملاج ہے
 اگرچہ وہ ایک رسمی سے دوسری رسمی کے مابین استثنائے کر سکتے
 کسی جہاز کا ایک چیف انکم ٹیکس ملاج ہے۔
 کسی جہاز کا ماسٹر مالک سے اجرت اور اخراجات خوراک کی
 بار یافتہ کا مستحق ہے جو اس نے چیف انکم ٹیکس کو ادا کئے ہوں۔
 ہے۔ اگر۔ بی رپورٹ بنام لالہ راکھو مل۔ انڈین لارپورٹ
 کلکتہ ۱۹۲۹ء آل انڈیا رپورٹرز کلکتہ ۱۹۲۹ء (کلکتہ) ۳۸۳
 قانون بودہ۔ از دہاج۔ منندہ ذرو جگان۔ جائداد کا
 ایک جزو ایک زوجہ کے نام پر درج کرنے کا اثر۔
 طلاق۔
 اہل بودہ برہمن کے مابین ہی از دہاج بالعموم ایک مستقل
 قرار ہوتا ہے وہ جب تک کہ مستقل نہ کیا جائے قائم رہتا ہے اور
 یہ ثابت کرنے کا بار کہ وہ منقطع کیا گیا ہے اس شخص پر ہوتا ہے
 جو ایسا بیان کرے۔
 ہندین بی بنام ریٹ۔ لورڈ برہما رپورٹرز جلد ۱۹۵۵ء
 (اجلاس کامل) سے استناد کیا گیا۔

سابقہ ذریعہ کو اس نوعیت سے تبدیل کر کے کہ وہ اب بھی
شفیع کے خلاف قائم ہے۔

مندرجہ ذیل نام شدہ بلراج سہاسے انڈین لارپرو
کلکے جلد ۱ صفحہ ۹۰ کی تقلید کی گئی۔

کلکے سنگ بنام بھار سنگ۔ اودہ لاجریل ۹/۱۱/۱۹۰۵ اور
اگرہ لارپرو ۹/۱۱/۱۹۰۵۔ اکی انڈیا رپورٹس اودہ ۱۹/۱۱/۱۹۰۵

(اودہ) ۱۹۰۵

قانون انتقال جائیداد ایکٹ ۱۹۰۵ء دفعہ ۱۱
پٹ کے معنی۔ معاہدہ کی تعبیر۔

لفظ "پٹ" مندرجہ دفعہ ۱۱ قانون انتقال جائیداد کی تعبیر
ان وسیع معنوں میں رکھی جاتی ہے جیسے اس کی تعریف قانون
رجسٹری و اسٹاڈیٹ میں کی گئی ہے گویا کہ اس میں پٹ کا معاہدہ
داخل ہے۔

پنجاس برس بنام چاندی پرن مسٹر۔ انڈین کیمر جلد ۶
صفحہ ۳۰۳ کی تقلید کی گئی۔

یہ سوال کہ آیا کسی معاہدہ کی تعبیر بطور پٹ کے یا بطور حق
پٹ کے معاہدہ کے کی جانی چاہئے اس کی تمام عبارتیں تفصیلاً
بایا جانا چاہئے اور جب معاہدہ بطور حقیقی پٹ کے اثر پذیر ہو تو
وہ پٹ منصوص رہنا چاہئے۔

یہ مانند اس میں داس بنام بھرم سی ورجی۔ انڈین
لارپرو ۱۱/۱۱/۱۹۰۵ کی تقلید کی گئی۔

محمد علی بنام سید حسن جعفر۔ اودہ لاجریل ۱۱/۱۱/۱۹۰۵
(اودہ) ۱۹۰۵

قانون ایکٹس ایکٹ ۱۹۰۵ء دفعہ ۱۳۲
چند ارکان ہندو خاندان مشترکہ طور پر کوٹھی

درج رجسٹر کیا جانا۔ انڈی کوٹھی پر محصول خرید ادا
کر لینے کی ذمہ داری خاندان۔

ہندو مشترکہ خاندان کے چند ارکان کا یہ حیثیت کوٹھی کے
درج رجسٹر کیا جانا جیسا کہ اس کی تصریح دفعہ ۱۳۲ قانون
ایکٹس میں کی گئی ہے مانع اس امر کا ہے کہ اس آمدنی پر جو کوٹھی
کے کاروبار سے خاندان غیر منقسم حاصل کرتا ہے محصول مشترکہ
کیا جائے بجز اس کے کہ اس کوٹھی کی مندرجہ ثابت کیا جائے کہ وہ
خاندان کی جانب سے اور اس کے خاندانہ کے لئے کاروبار
کرنے کے ہیں۔

ارکان خاندان مشترکہ تجارت میں اس طرح شریک ہو سکتے
ہیں کہ جائیداد مشترکہ خاندان کے سرمایہ کو کام میں لائیں اور کاروبار
میں اس رقم کو کفول رکھیں۔ برخلاف اس کے ارکان خاندان
مشترکہ رجسٹرڈ سرمایہ مشترکہ خاندان تجارت کر سکتے ہیں اور
اس صورت میں اون کی آمدنی یہ حیثیت نامہ جبران مال کیسٹ ہوگی
اور نقصانات جائیداد خاندان مشترکہ سے قابل وصول ہونگے
اور ان جو ذاتی تجارت میں حصہ لیں دستاویز شراکت باہن خود
یا خود اپنے شریک اجنبی کے باہن تکمیل کر سکتے ہیں جو لغتاً ان
کے عمل کو باہن اور خود ان کے اور شریک اجنبی کے باہن
باضابطہ کر دے گا۔ لیکن اگر خود ان کے باہن کے اس سوال پر کوٹھی
اثر ڈالا جائے کہ گویا اور کس قدر جائیداد خاندان مشترکہ کاروبار
میں شامل خیال کی جاسکتی ہے۔ یہ ثابت کرنا قطعی نہیں ہے
کہ خاندان مشترکہ سرمایہ تجارت میں لگا ہوا ہے کیونکہ ممکن ہے
کہ وہ سرمایہ ارکان تجارت سے بطور حق رقم معین اس طور پر
لیا ہو کہ اس کی ادائیگی کوٹھی ماسی طرح کی گئی جیسا کہ غیر شریک
قرض دیا جاتا اور کرتی۔

ہو جائے۔ اس مد کی ذمہ داری نہیں کی جاسکتی جس سے اس میں
 ایسا مندرجہ نہیں داخل ہو جائے جس میں محض ایک رہن سادہ
 کیا گیا ہو اور اس میں حسب سابق قانون رہے تو تانیہ دون
 مہذبات سے متعلق ہے جبکہ بائع و بی علیہ کی غرض یہ ہے کہ کمال
 حق ملکیت منتقل کیا جائے جبکہ اس کو صرف ایک مرتبہ کا
 حق حاصل ہو جو کہ وہ منتقل کر سکتا ہو۔ وہ مقدمہ سے متعلق
 نہیں ہے جو مشتری حق رہائش یا بحیثیت مرتبہ ہو یہ بہرہ و غیرہ
 بیلام اجراء کے ذریعے سے متعلق نہیں ہے۔

بہر حال حسب مفہوم مد ۲۴۴ نمبر اول قانون مبادی و سماعت
 میں کسی شخص کا داخل ہونا اور دوسرے کو بی دخل کرنا داخل نہ
 قضا میں خلل سے مراد شخص قانون کا بی دخل ہو جانا اور دوسرے
 کا قابض ہو جانا ہے۔ اشخاص جن کو مدعی نے فخر کیا ہو کہ
 اس کے وصیت نامہ کا یہ وصیت حاصل کریں اور اس کی قائم
 کردہ نوعیت کو جاری رکھیں وہ اشخاص جن کو جائداد
 مخصوص غرض کے لئے حسب مفہوم دفعہ ۱۱۱ قانون مبادی و سماعت
 حاصل ہوئی وہ بخلاف مذکورہ امانت جو زائد از بارہ سال جاری
 ہو ہو کوئی قانونی حق خود امانت میں کسی قسم کا نقص پیدا کر کے
 با اس کو ختم کر کے حاصل نہیں کر سکتے۔

قبضہ یا لفظ شیعیت سے تعلق جائداد و دفعہ شدہ اصول
 کسی اجنبی مدعی کے مخالفانہ قبضہ کے مفہوم پر ہے۔ اور یہ مفہوم
 اصول ہو گا کہ اس اشخاص کے قبضہ کو جن کی دراصل حیثیتیں
 علیحدہ علیحدہ ہوں اس میں ملا دیا جائے۔

جیرو چندر رابر نامک بنام ہنیش چندر اکندہ کلکتہ لاہور
 ۳۶ انڈین لار پورٹر کلکتہ ۱۱۱۱ انڈین لار پورٹر کلکتہ
 ۳۵ ۱۱۱۱ انڈین لار پورٹر کلکتہ ۱۱۱۱ انڈین لار پورٹر کلکتہ
 ۸۲ (کلکتہ)

قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ ۵۱۸۸۱
 دفعہ ۶۰۔ بغیر اجازت عدالت بیع۔ آیا اس پر بیع
 کا لحد ہے یا ممکن الا فضاخ۔ دعوے مانع اہتمام
 ترکہ۔ اصول دوران نالاش کا اطلاق۔

اگر ہنیش ترکہ بغیر اجازت عدالت جو بموجب دفعہ ۶۰ قانون پر
 اہتمام ترکہ ضروری ہے جائداد بیع کر دے تو ایسی بیع اہتمام
 سے کا لحد نہیں ہوگی بلکہ صرف ممکن الا فضاخ ہوگی اور اگر
 مبادی و سماعت کے اندر اس بیع کے انفساخ کے متعلق کوئی نالاش
 نہ کی جائے تو ایسی بیع و اسباب التخیل ہوگی عام طور سے اصول
 دوران نالاش دعاوی اہتمام ترکہ سے متعلق نہیں ہوتا۔

کوٹھی اسے۔ ایل۔ اسے۔ آر بنام ماوندک تھیوس سے۔ آل
 انڈین لار پورٹر کلکتہ ۱۱۱۱ (لوکر ریٹھا) ۱۱۱۱
 قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ ۵۱۸۸۱

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۱۸۸۱
 دفعہ ۶۰ (۱) رک (جبریر امانت کیا ہے۔ امانت
 آیا چندہ دہندہ کے وظیفہ کے بعد فرق کیا جاتی ہے۔

یہ سوال کہ آیا کوئی امانت حسب منشاء دفعہ ۲۴۴ قانون
 پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ جبریر امانت ہے اس امر پر منحصر ہے کہ آیا وہ
 عندا لطلب یا چندہ دہندہ کی مرضی پر قبائل و ایسی ہے۔

الفاظ جبریر امانت گنبد رجہ قانون پر بیٹ و اہتمام ترکہ ایکٹ
 الفاظ میں جو ایک اصطلاحی مفہوم رکھتے ہیں اور کوئی امانت
 تعریف مذکور کے تحت آئے اور سو فیصد تک جبکہ وہ حاصل کیجی

ایک جبریر امانت ہے۔

دیر چند بنام بی بی۔ ایٹ سی۔ آئی۔ بیو سے کو۔ آر بین
 لار پورٹر کلکتہ ۱۱۱۱ جلد ۵۵ صفحہ ۲۵۹۔ ہنڈ لہ بنام جے ناراین

دوبلہ کیا ہے تاکہ حصول قصبہ کی نالاش کا رجوع کیا جاتا ضرور ہو گا

ملا۔ لیکر کہا تھا کہ اس شہادت کی بنا پر مقدمہ منسوخ ہو جائے گا۔
اور یہی معاملہ کی برطانیہ ہائی کورٹ میں جج نے مقدمہ اس طرح
سنا کہ اس کی بنا پر واقعہ ثابت ہو گیا تھا۔
اس کے بعد یہ کہ وہ دوسرے جج نے بدلے کے سوال کی نسبت
بے اعتناء ہو کر دیکھا تو یہ کہ وہ مقدمہ کی دگر دی ہو کر سنی
اپنی طرف سے اور اس کے نتیجہ میں اس کے ساتھ ہو گیا تھا۔
مشہور لال بنام سری لال (الہ آباد) ۱۲۲۰
قانون اور سری لال ایکٹ ابابہ سے کوئی
۹۴۴ م۔ دگر دی نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا
۵۵۴ م۔ دگر دی نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا

چوتھے۔
نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا
۱۲۲۰ م۔ دگر دی نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا
۹۴۴ م۔ دگر دی نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا
۵۵۴ م۔ دگر دی نہ تھی۔ دیون دگر دی کی بنا

دفعہ ۴۴۔ رواج۔ جائداد کی قسری۔
عودی کی جانب سے استغفار حق کا دعویٰ یا قابل
پڑائی ہو گا۔
فرقی سے دیون دگر دی کے حقوق میں دست اندازی
ہوتی ہے اور اس کا بہرہ اثر ہوتا ہے کہ مقدمہ جائداد کو حق
قانونی میں رکھ دیا جائے۔ لیکن وہ فی مقدمہ اس کے وراثت
عودی کے حقوق میں دست اندازی کی حد تک نہیں پہنچتی
اور اس سے مؤثر الدگر دی نہ تھی۔ اس استغفار کے لئے

حالی نہیں ہے۔ جائداد کی قسری سے اس کے حقوق میں دست اندازی
ہوتی ہے اور اس کا بہرہ اثر ہوتا ہے کہ مقدمہ جائداد کو حق
قانونی میں رکھ دیا جائے۔ لیکن وہ فی مقدمہ اس کے وراثت
عودی کے حقوق میں دست اندازی کی حد تک نہیں پہنچتی
اور اس سے مؤثر الدگر دی نہ تھی۔ اس استغفار کے لئے

دفعہ ۴۴۔ رواج۔ جائداد کی قسری۔
عودی کی جانب سے استغفار حق کا دعویٰ یا قابل
پڑائی ہو گا۔
فرقی سے دیون دگر دی کے حقوق میں دست اندازی
ہوتی ہے اور اس کا بہرہ اثر ہوتا ہے کہ مقدمہ جائداد کو حق
قانونی میں رکھ دیا جائے۔ لیکن وہ فی مقدمہ اس کے وراثت
عودی کے حقوق میں دست اندازی کی حد تک نہیں پہنچتی
اور اس سے مؤثر الدگر دی نہ تھی۔ اس استغفار کے لئے

دفعہ ۴۴۔ رواج۔ جائداد کی قسری۔
عودی کی جانب سے استغفار حق کا دعویٰ یا قابل
پڑائی ہو گا۔
فرقی سے دیون دگر دی کے حقوق میں دست اندازی
ہوتی ہے اور اس کا بہرہ اثر ہوتا ہے کہ مقدمہ جائداد کو حق
قانونی میں رکھ دیا جائے۔ لیکن وہ فی مقدمہ اس کے وراثت
عودی کے حقوق میں دست اندازی کی حد تک نہیں پہنچتی
اور اس سے مؤثر الدگر دی نہ تھی۔ اس استغفار کے لئے

ہمیں نامہ جو دیوالبہ کے دیوالیہ کی درخواست کے لیے
عرصہ میں کھیل کیا ہو قیاس۔

چھوڑنے والے دیوانی کے احکام اور مہم سے متعلق ہندوین جو
بہرہ رنے کت دفعہ ۵۹ قانون دیوالیہ کی کسی دیوالیہ کی
باندہ اوکا کا ہو۔

مولیٰ چند نام سرکاری لالی۔ انڈین کیسٹریبل افسر دفعہ ۷۰
براسد لال کیا گیا۔

کارروائی دیوالیہ کی نسبت کوئی شخص اجنبی بنی ہو
معمولی عدالت ہائے دیوانی میں جاری ہوئی اگر کتا ہے جبکہ اسکو
سرکاری رسیور کے کسی فعل سے نقصان پہونچا ہو یا وہ تختہ
۶۸ قانون دیوالیہ کی درخواست کر سکتا ہے لیکن اگر غیر اللہ
طریقہ اختیار کرے تو اس کو دفعہ کی شرائط کی تکمیل کرنی چاہئے۔
بہرہ و پرشاد نام ایس جی سی۔ داس۔ انڈین کیسٹریبل
صفحہ ۱۱۳ براسد لال کیا گیا۔

اوس صورت میں جبکہ کوئی دیوالیہ دیوالیہ قرار دے چکا
نسبت اپنی درخواست پیش کرنے کے چند دن قبل کوئی ہندو
تکمیل کرے تو قریب کا شبہ پیدا ہوتا ہے خواہ استفسار مند
ہمیں نامہ کچھ ہی ہو۔

سناۃ حسین بنیام محمد ضمیمہ عابدی۔ اووہ اور اگر لاپرواہ

۹ اووہ کیسٹریبل ۲۱ (۵۹) ۱۰۶

قانون رجسٹری ارضی ایکٹ ۷۷ (۵۹) ۱۰۶
۷۷ دفعہ ۵۵۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ

۵۷ دفعہ ۱۱۔

قانون رجسٹری ہندوین ایکٹ ۱۹۰۷ بابۃ ۱۹
۴۸۶۷۔ قانون شہادت ایکٹ ۱۹۰۷ بابۃ ۱۷

۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء کی دستاویز تقسیم غیر شری سندھ
تقسیم تاسا کیسٹریبل کے قابل احوال شہادت ہے۔
کیا شہادت منقذی قابل احوال ہے۔

دستاویز تقسیم جو ماہ سے زیادہ مالیت کی جائیداد پر ہو
اوسکی رجسٹری لازمی ہے اور جبکہ انکا اوس کی رجسٹری نہ ہو جائے
وہ تحت دفعہ ۸۴ قانون رجسٹری دستاویزات اوس وقت تک نہیں
لے سکتے ہیں یہیں کی جا سکتی۔ اور تحت دفعہ ۵۹ قانون شہادت
شرائط دستاویز ثابت کرنے کے لیے شہادت منقذی قابل احوال
نہیں ہے۔

تحت دفعہ ۵۹ قانون شہادت کاغذات مالک ارضی
شہادت متعلقہ ہوں لیکن بطور خود وہ واقعہ تعین کی طرح کوئی دائرہ
ثابت کر سکتے ہیں نہیں ہو سکتے۔

۲۹۲۳
ماڈل بولن بنام ما۔ امی۔ رائی۔ ال انڈیا رپورٹر گون
(لوئر پریس)

دفعات ۷۸۱ (ج) آپا غیر رجسٹری شدہ
شہید نامہ مالیت جائیداد کے ثبوت میں مستعمل ہو سکتا ہے۔

جو شہید نامہ جو بہرہ عدم رجسٹری قابل احوال شہادت ہو
وہ جائیداد کی قیمت کے اثبات میں اس غرض سے کہ مقدار حاشیہ
استعمال و قبضہ مقرر کی جائے شہادت میں استعمال نہیں ہو سکتا

احود ہیا ٹنگہ بنام کیوان باؤنڈریسٹیکم۔ اووہ اور اگر

لاپرواہ ۹ (۵۹) ۱۰۶

دفعہ ۱۷ (۱) کثیر رقم جائیداد غیر منقولہ کی
منقذی کے محض تحریر کی ہو۔ وصیت نامہ کی رجسٹر

آیا لازمی ہے۔

حبیب ایک وصیت نامہ میں یہ صراحت بیان کیا گیا تھا کہ

ایک نالاش وارنٹی۔

قرار دیا گیا کہ (۱) درخواست جو رجسٹر کے پاس پیش کی گئی ہو
بھی وہ اصل میں ایک درخواست تحت دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری
دستاویزات تھی اور فقہان جس ضابطہ کے تحت لکھی تھیں۔

(۲) یہ کہ بعض بہرہ افہام کے درخواست بعد ان شرائط پیش کی گئی
تھیں یا نہیں کہ اس میں ایک غلطی واقع ہو یا نہ ہو یا کہ اس میں کوئی غلطی
کی اس قسم سے جو تحت دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری و دستاویزات کی ہے
خارج کر کے لئے کافی نہیں تھا۔

(۳) یہ کہ احکام دفعہ ۲۷ قانون رجسٹری و دستاویزات کی
تعمیل کی گئی تھی اور یہ کہ رجسٹرار کی جانب سے درخواست کی
نامنظوری اگرچہ اصطلاحاً تحت دفعہ ۲۷ بنی لیکن درحقیقت تحت
دفعہ ۲۷ ایکٹ مذکور نہیں۔

(۴) یہ کہ اس لئے نالاش تحت دفعہ ۷ قانون رجسٹری و دستاویزات
قابلِ رد نہیں تھی۔

ترجمہ ہماہور بنام ہنگون بخش رائے۔ انڈین لارڈ پورٹ کلکتہ
جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۷۔ ہجمن سائبر بنام سید علی رسول۔ انڈین کیئر
جلد ۶ صفحہ ۶۱۱۔ بیشیشتر ناتھ بنام ملک عظیم انڈین کیئر جلد ۴
صفحہ ۲۰ کا حوالہ دیا گیا۔

اتھم سنگھ بنام مسافر تین دیوی۔ لاہور لاجرنل ۲۷
آن انڈیا رپورٹ لاہور ۱۹۰۷ء (لاہور) ۹۱۵
قانون رجسٹری و دستاویزات ایکٹ ۱۹۰۷ء باب ۲۷ تحت
۵۸ (۲) ۸۔ دستاویز کی غلط رجسٹری۔ ضابطہ
کی غلطی۔ نقص آیا قابلِ تصحیح ہے۔

جب کوئی شخص جو دستاویز پیش کرنے کا قانوناً مجاز ہو کوئی
دستاویز بہ لحاظ اختلافات ہمدہ دار رجسٹری کے رجسٹر پیش

کرے اور اس سے تحت قانون رجسٹری وہ کل عمل کیا ہو جو اوپر
مقررہ ہے تو اس سے کسی قسم کی کوتاہی نہ ہوئی ہو تو پھر
قانون کے مفہوم کے خلاف نہ ہو گا کہ اس کو ہمدہ دار رجسٹری کے
کارروائی کی غلطی یا نقص ۱۹۰۷ء میں پیش ہوئے کے لئے کوئی
مزا دیا جائے۔

نظامِ رجسٹری کی گئی۔

حجب اس مشنری کی درخواستیں جس کے برخلاف کی گئی
مختلف اشخاص سے کی ہو سب رجسٹر اعلیٰ۔ یہ باوجود دیگر
تعمیل کنندگان کے ایک سنگھ کی کہ جس کی تعمیل سے انکار کی وجہ
اس دستاویز کو رجسٹری کے لئے حسب دفعہ ۵۸ (۲) قانون
رجسٹری قبول کرے تو سب رجسٹرار کی ایسی غلطی ضابطہ کی غلطی
نقص کی جائے گی جس کی تصحیح حسب دفعہ ۷ قانون رجسٹری ہو سکتی
ہے نیز بلکہ مشنری کی جانب سے کوئی غلطی عمل میں نہ آیا ہو اور
معلوم ہو کہ بعض اشخاص کی تعمیل فی الحقیقت کل کی تعمیل کنندگان سے
کی ہے۔

سکھٹی۔ ایس۔ ایم۔ اسے۔ آرٹھی نام گوئیٹیکا کا انڈین
لارڈ پورٹ رنگون ۱۰۷۔ برہما لاجرنل ۲۷۔ آل انڈیا رپورٹ
رنگون ۱۹۲۳ء (رنگون) ۱۰۹

دفعہ ۹ (۵) قانون انتقال جائداد ایکٹ
۱۸۸۲ء دفعات ۱۷۔ صاحب وزیر ہند
کی جانب سے عطیہ کا انتقال۔ رجسٹری قانون تحت
آسائش ایکٹ ۱۸۸۲ء باب ۲۷ تحت ۵۸
کی تعمیل کے لئے جو ضابطہ بدلہ دیا گیا اس کے مطابق
آپا راضی کے ساتھ ہوتا ہے۔

قانون انتقال جائداد کے احکام جن کا قائل دستاویزات

ہدایہ بیان اور ثابت نہ کرے کہ نقصان ہوا ہے۔

صاحب دربر ہند باجلاس کو نسل بنام جیون دھندلہ
انڈین کبیر جلیہ ۱۰ صفحہ ۶ و ایسٹ انڈین ریلوے کو بنام کشن
لال نرکھال۔ انڈین کبیر جلیہ ۳ صفحہ ۶ و یاسند لال کیا گیا۔

ایسٹ انڈین ریلوے بنام کوٹھی کلہن لال۔ الہ آباد
لاجریل ۲۱۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد ۵۵۔ الہ آباد لارپورٹ
الہ آباد ۱۹۲۲ (الہ آباد) ۱۰۸۲

قانون ریلوے ایکٹ ۱۹۲۵ء دفعہ ۷ کی تفسیر
دعوے کی مالیت زر نقد کیا بیان کی جانی چاہئے۔

دعوے کرنے کی نیت۔

دفعہ ۷ قانون ریلوے ہند میں محض اس امر کی ضرورت
تلائی گئی ہے کہ معاوضہ کا مطالبہ کیا جائے گا اس میں کسی مقام پر
بہرہ حکم درج نہیں ہے کہ دعوے کی مالیت زر نقد بیان کی جائے گی
اور نہ اس کی رو سے دعوہ دار کے لئے بہرہ ضروری ہے کہ وہ اس امر
کی اطلاع دے کہ وہ دعوے کرنا چاہتا ہے۔

ماہور کار شاد نام جی۔ آئی۔ بی ریلوے و ای۔ آئی ریلوے
پٹنہ کبیر جلیہ ۱۹۲۳ پٹنہ لال نرکھال (پٹنہ) ۱۳۲۰
ضمیمہ دوم فقہ (۱) دستاویز ابراہیم خطہ

سفر ۱۔ شے بھو مستثنیٰ انڈی گئی ہو۔ ریلوے
کمپنی کی ذمہ داری۔ ٹومی مونی آبا مستثنیٰ کر
گئے ہیں۔

اگر کوئی شے بھو ریلوے کمپنی کو ترسیل کے لئے دی گئی ہو دراصل
اون مستثنیٰ اشتباہ میں سے نہ ہو جن کا ذکر ضمیمہ دوم قانون ریلوے
میں کیا گیا ہو تو اس کی بابت محض دستاویز ابراہیم خطہ سفر نمبر
نمبر ۱ دیکھئے اس کے نقصان کی صورت میں ریلوے کمپنی

ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوتی۔

ٹومی مونی محض دوم میں جس پر تینینہ گی مار گیا ہوتا ہو
ہے اور اس لئے کہ کوٹھی کلہن لال کیا گیا تھا جس کا
بنائی گئی ہو اور اس لئے کہ وہ ایسی اشتباہ میں ہیں جو فقہ (۱)
ضمیمہ دوم قانون ریلوے کے تحت آتی ہوں۔

سامی ناوہا دالی بنام سادھتہ انڈین ریلوے کمپنی۔
انڈین لارپورٹ در اس جلد ۶ صفحہ ۲۰ پر اسٹ لال کیا گیا۔
کوٹھی موسومہ کبیر ناہتہ راج نارائن بنام ایسٹ انڈین
ریلوے۔ الہ آباد لاجریل ۲۱۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد
۳۵۴ (الہ آباد) ۳۹۹

قانون شہادت ایکٹ ۱۸۷۲ء دفعہ ۱۱۹

۳۵۴۔ ۳۵۵۔ دستاویز میں اندراج کر کے ہونے کا تعلق
حب کوئی دستاویز قابل ادخال شہادت ہو تو وہ بہرہ ظاہر کی
غرض سے استعمال کیا جاسکتی ہے کہ اس میں کسی اندراج کے نہ ہونے کا
مفہوم یہ ہے کہ وہ معاوضہ موجود نہیں ہے۔

اندرراج نہ ہونے کا واقعہ متعلق ہوتا ہے لیکن اس کے اثر
کا قصہ پیغمبر کی عام شہادت کی روشنی میں کیا جانا چاہئے۔
ناراکہ گھوش بنام گمارا بن چندرا سنگھ

۵۰۹ (کلکتہ)

دفعہ ۲۲۔ آیا اقبال باسید معافی قابل

ادخال ہے۔

بعض ڈکیتیوں کی دوران تفتیش میں پولیس کو ایک شخص
زید ملا جس نے ڈکیتیوں میں شرکت کا اقبال کر کے پولیس سے
کہا کہ اس کو جو کچھ معلوم ہے وہ معاوضہ میں بنا کر دے گا
ہے اس سے کہا گیا کہ اگر وہ سچ اور بالکل سچ کہے تو اس کی

میں نہ ہو سکتا ہے اس شخص کی رضا مندی یا نارضا مندی کے بغیر جس کو قبضہ کا حق ہو اور جس پر قبضہ جاری رکھنا ہے۔

ناراین بنام قمارام (ٹاچپور) ۱۲۴
قانون رسوم عدالت ایکٹ ۱۹۰۷ء (۵) دفعہ ۷
صفحہ ۲۷۲ (۶) مندر آبا مازاری مالیت رکھنا ہے۔

کسی کی مندر جو ناقابل انتقال اور دو گانہ بی اغراض کے لئے وقفہ ہو حسب منشاء دفعہ ۷ (۵) (۵) قانون رسوم عدالت اس میں سے کوئی بازاری مالیت نہیں رکھتا اور قانون مذکور کی اغراض کے لئے اس پر بطور ایک ایسے معاملہ کے بحث کرنی چاہئے جس کے لئے سخت تنبیہ دوم مد ۱۷۱ (۶) قانون مذکور اور طور پر صراحت نہ کی گئی ہو۔

منشیہا ماتہ متر بنام صاحب وزیر پورہ جلاس کونسل انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۹ کا حوالہ دیا گیا۔

سوال ۱۰۰۰ آیا مندر حسب منشاء دفعہ ۷ (۵) (۵) قانون رسوم عدالت مکان ہے۔

راجا گوپال لال لالہ بنام راجا سیرامینا ایر۔ مدراس لارجل ۲۵۱ لاؤ بکلی ۲۵۱ مدراس لالہ لالہ ۳۳۱

(مدراس) ۲۶۳

صفحہ اول مد ۵۔ درخواست جو تجویزاتی کے لئے پیش کی گئی ہو۔ رسوم عدالت جو واجبات ہو

الفاظ عرضی دعوے یا یادداشت ہرقسم پر عائد ہو سکتا ہو مندر دفعہ ۵ ضمیمہ اول قانون رسوم عدالت سے اس موضوع کو یادداشت مراخہ پر عائد ہو سکتا ہو مد ۵۔ جس میں دفعہ ۵ جس کی تجویزاتی کی استدعا کی گئی ہو صادر کیا گیا ہو اور ان کی

بہ نسبت نہیں کی جاسکتی کہ اور مندر اس عرضی دعوے یا یادداشت مراخہ پر عائد ہو سکتا ہو۔ مراد سے جس میں اسی اور سی کی استدعا کی گئی ہو جس کی درخواست تجویزاتی میں استدعا کی گئی ہو۔

مجاہد منوہر تاجر بکر۔ انڈین لارپورٹ ۲۷۲ صفحہ ۲۷۲۔ کارروائیات مد ۵۔ ۱۹۰۷ء کی اسٹاٹوٹیکو رٹ لارپورٹ جلد ۱

منشیہ اول۔ مجاہد منوہر تاجر علی احمد۔ انڈین لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۲۔ جندراجکرتی بنام محمد وزیر علی۔ کلکتہ وکیل فوٹس جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۲

وٹجر علی بنام صاحب لور۔ انڈین لارپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۲۔ اس لئے کسی تجویزاتی کی درخواست برتنہ وہ تاریخ ڈگری سے (۹۰) یوم کے قبل پیش کی جائے نصف رسوم واجب ہونی چاہئے

جو عرضی دعوے یا یادداشت مراخہ جس سے درخواست مذکور پر ہونی ہو بلال لالہ اس وادری کے جس کی درخواست تجویزاتی میں استدعا کی گئی ہو عائد کی گئی ہو عائد کی جاسکتی ہو۔

ناگیشیر سہاے بنام شام بہادر۔ اووہ گیسٹ ۲۶۳ (اووہ)

۲۳۹ دفعہ ۱۷۱۔ دیکھو رہن۔ ۱۰۹۰

قانون ریلوے ایکٹ ۱۹۰۷ء دفعہ ۷۷۔ کم حوالگی۔ دستاویز براخطہ سفر منوہر۔ نقصان کا ثبوت۔

کسی نالیش میں جو کم حوالگی کی بابتہ معاوضہ کے لئے رجوع کی گئی ہو ریلوے دستاویز براخطہ سفر منوہر پیش کرکے مستحق نہیں ہے بجز اس کے کہ بہرہ ظاہر کیا جائے کہ نقصان حلیتی گاڑی سے سرفہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ہوا ہے۔ مدعی سے یہہ

اثبات کرے کہ کسی استدعا نہیں کی جاسکتی کہ نقصان ریلوے کمپنی کے کسی قفسہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ بجز اس کے اور تا وقتیکہ یہہ

کے کسی قفسہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ بجز اس کے اور تا وقتیکہ یہہ

| | |
|--|--|
| <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> | <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> |
| <p>کتابت - افیال کیمبل و سناؤز اور اس کا اثر -
افیال کیمبل و سناؤز پر بحث کیا گیا کہ سند کا بیٹون ہے
کیمبل و سناؤز کے اس خاص پر جو بیٹون ہے اس کا بیٹون
اس کا اثر - افیال کیمبل و سناؤز اور اس کا اثر -
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> | <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> |
| <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> | <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> |
| <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> | <p>۱۹۲۳
۲۵/۴ - مدراس لائبریری - آل انڈیا سائنس
(مدراس)
۲۹۰</p> |

حافی کے مسئلہ پر ذکر کیا جائیگا۔ اس سے ایک مفصل بیان کیا
 ہو جس قدر ۱۹۲۳ء میں عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ ایک اور حوالہ
 دیا گیا ہے جو پانچواں باب اس کے مقابلہ میں مستحکم کی گئی
 اور وہ مجرم قرار دیا گیا اور اس کا اقبال اس کے مقابلہ میں اور
 اس کے سرکاری پرنسپل کے مقابلہ میں استعمال کیا گیا
 قرار دیا گیا کہ یہ سے اقبال جرم پیدا ہو گا کہ حال کیا گیا
 ہوا کہ اگر وہ اقبال کے لئے گا تو اس کو معافی دی جائیگی لہذا وہ
 حسب احکام دفعہ ۴۴ قانون شہادت ناقابل احوال شہادت
 ہے اور اس کا استعمال تحقیقات میں ناجائز ہے۔
 مکمل بنام ملک مظہر انڈین کیئر جلیہ ۲۰ صفحہ ۶۲ کی تعلیم
 کی گئی۔

تدار بنام ملک مظہر - الہ آباد لاجرل - ۲۱ - انڈین لارپورٹ
 الہ آباد ۱۹۲۳ء کی ریل ۱۲۷ - (الہ آباد) ۱۲۷ -
 قانون شہادت ایکٹ ۱۹۲۰ء کے دفعہ ۴۴ شخص ذی شعوبہ
 باقی اور دو گارہ بنی ہے۔ اقبال جرم جو زنجیر کی بنا پر
 پانچویں کے روبرو کیا گیا ہے اور اس کا قابل احوال
 شہادت ہونا۔ اقبال جرم جس سے بعد میں اخراجات
 کیا گیا ہے اور اس کا اثر۔

جب کوئی باقی بنی ہے اور دو گارہ بنی ہے کسی قتل کے
 ارتکاب کے حالات کی تحقیقات کی نسبت نمایان حصہ لین لویہ
 خیال کرنا چاہئے کہ وہ حسب منشاء دفعہ ۴۴ قانون شہادت
 اشخاص کو منصف ہیں اور اگر دو گارہ بنی ہے ملزم کو یقین
 دلائے گا کہ وہ ہر ام کا انکشاف کرے تو وہ رہا کیا جائیگا اور
 اس یقین کی بنا پر وہ کوئی بیان کرے تو بیان ملے گا حسب احکام
 دفعہ ۴۴ لاجرل ناقابل احوال شہادت ہے۔ ایک مثال بیان

جو عدالت میں کسی مجسمہ حریف کے روبرو کیا گیا ہے اور اس کے پورے
 سے انکار کیا گیا ہے ہونا قابل احوال شہاد ہو گا پھر اس کے
 کہ یہ خطا ہو کر اچھا ہے کہ وہ اثر جو ملزم کی پریشانی اور جانا نہیں
 ہو گیا تھا۔

ملک مظہر بنام گنیش چندر - الہ آباد - انڈین لارپورٹ
 حکمت ۱۲۷ - الہ آباد لارپورٹ ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۱۵۱ -
 دفعہ ۴۴ - بیان جو ایک مقدمہ میں قلمبند
 کیا گیا ہے جو مقدمہ میں قلمبند کیا گیا ہے شہادت کے
 تصور کیا جاسکتا ہے ضروری امور جو ثابت کئے
 جاسکتے ہیں۔ گلدر آٹھ۔

کسی گواہ کی شہادت جو ایک مقدمہ میں قلمبند کی گئی ہے
 کسی دوسرے مقدمہ میں بطور شہادت کے قبول نہیں کی جاسکتی
 بجز اس کے کہ دفعہ ۴۴ قانون شہادت کے احکام کی تعمیل کی گئی ہو
 اس لئے جب کسی مقدمہ سخت دفعہ ۴۴ مجسمہ تخیرات
 میں مستفیضوں کے اظہارات قلمبند نہیں کئے گئے تھے اور ایک
 پولیس کانسٹیبل کو بہت ظاہر کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا کہ اس کو
 طلبہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن وہ مل نہ سکے اور مجسمہ حریف نے
 ایک مستفیض کی شہادت قبول کی تھی جو کسی دوسرے مقدمہ
 میں قلمبند کی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ اس ثبوت کی عدم موجودگی میں کہ مستفیض
 بلا تاخیر خرچہ اور تعلیم کے پیش نہ کی جاسکتی تھی اس کی شہادت
 بطور مقدمہ کی شہادت کے تصور نہیں کی جاسکتی۔

ملک مظہر بنام گل مال مانی - انڈین کیئر جلیہ ۲۰ صفحہ ۱۷۱
 انڈین ہریان بنام ملک مظہر - انڈین کیئر جلیہ ۲۰ صفحہ ۱۵۸ کا حوالہ
 دیا گیا۔

خاندان نے اس امر کے استعقرار کی نالاش رجوع کی کہ شہنشاہ کا نام ہم سے کیونکہ شوہر کے حین حیات عمل میں آئی ہے۔ یہ وہ نے قانون شہادت کی دفعہ ۸۰ کے قیاس سے اسناد دیکھا عدالت نے فیصلہ کیا کہ شہرہ پر فوب ہو چکا ہے لیکن اس نالاش میں ڈگری میں اس بنا پر صا در کی کہ دفعہ ۲۸ بحث کی تحت قبل رجوع نالاش شوہر کی وفات کا قیاس پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے قبل تاریخ تبنیت ہی ایسا نہیں ہو سکتا۔ نالاش کے بعد اس سبب سے وہ دوسری تبنیت کی شوہر مقتود کے شہر کاٹے خاندان سے پھر اس تبنیت کے خلاف تدارع بعد کی لیکن یہ وہ نے بحث کی کہ اس کے شوہر کی وفات کا سوال سابقہ مقدمہ کی تاریخ پر افرصیل شدہ ہو گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ وہ مسئلہ افرصیل شدہ نہ تھا چونکہ اہم بحث اس سابقہ مقدمہ کے قصصیہ کے لئے یہ تھی کہ آیا شوہر تاریخ تبنیت کے قبل فوت ہو چکا تھا اور چونکہ اس مقدمہ کی تاریخ پر اس کی وفات کا مسئلہ صحیح یا در اصل تفتیح طلب نہ تھا اس لئے اس مسئلہ کی تجویز قابل پابندی نہ تھی۔

ریکھب داس بنام مسماہ شہو بائی۔ الہ آباد لاٹریل ۲۱/۱۱/۱۹۱۹
انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۱۹ (الہ آباد) ۲۱/۱۱/۱۹۱۹
قانون شہادت ایکٹ ابابیتہ ۱۹۱۹ دفعہ ۱۶۵ کا اطلاق
گواہان طلب کردہ عدالت۔ جرح کرنے کا حق۔

قانون شہادت کی دفعہ ۱۶۵ گواہان عدالت سے متعلق
جیسا کہ اصطلاح کوئی گواہ "میں ایسا گواہ داخل ہونا لازم
ہوتا ہے گواہ عدالت پر جرح کرنا کلین حق کا معاملہ نہیں ہے
بلکہ عدالت کی اجازت کا محتاج ہے لیکن جبکہ ایسا گواہ مقدمہ
کے کسی ذریعہ کے خلاف کوئی اہم بیان دے تو عدالت کو ایسی

گواہ پر جرح کئے جانے کی اجازت دینی چاہئے۔

فصل بنام گرس ہند فخر۔ انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴۔ گوبال لال سیل بنام مالک لال سیل
لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۸۔ سوہن درو ناتھ داس گپیا
بنام ملک منظر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۸۔ چھٹیا
من سنگ بنام ملک منظر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۸۔
ونارینی جرن چوہری بنام شرو و اسندی داسی ویکلی رپورٹ
جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ نا پینڈ کئے گئے۔

سکون بنام ڈسبر و لاٹریل جلد ۱ صفحہ ۶۱ کا حوالہ دیا گیا
کمہ سنگ بنام مسماہ شہو رالتا۔ او وہ اور گاہ لارپورٹ
۹/۱۱/۱۹۱۹ (او وہ) ۱۴/۱۱/۱۹۱۹

دفعہ ۱۱۶۔ تہنیلات (دھ) (و) ویکہو

دستاویز کی تعمیر۔
قانون صداقت نامہ وراثت ایکٹ ۱۹۱۹ بابہ ۱۱۹
دفعہ ۹۔ درخواست جو ہند و سواہ کی جانب سے
صداقت نامہ کے لئے کی گئی ہو ضمانت آیا ضروری
ہے۔ ورنہ عودی کے حقوق۔ عدالت کا فرض۔

جب کسی تعہد ہندو کوئی سواہ اور قرضہ جات کی وصولی
کے لئے جو موٹی کو واجب الادا ہوں صداقت نامہ وراثت کی
درخواست کرے تو اس کو ضمانت دیتے کا حکم نہ دیا جانا چاہئے
ایسے وراثت عودی ہو سکتے ہیں جو غرض رکھتے ہوں لیکن عدالت
کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ بلا ضرورت وراثت عودی کے حقوق
کی حفاظت کرے جو محصلہ حق نہ رکھتے ہوں اور ہر امر یہ کہ
خلاف فرض کرے۔ اگر وراثت عودی کے حقوق کو نقصان
پہنچنے کا احتمال ہو تو اس کی ایک مناسب جاہ کار موجود

کی تقلید کی گئی۔

لالہ بابا بیسوی پر شہادۂ بنام منکر و بیاں۔ (الکلیا ۱۳۸۸)
قانون شہادت ایکٹ ابانہ ۱۹۰۹ء دفعہ ۹۰ جیروانات

کے متعلق قیاس۔

جو وستا و نزات کہ ۳۰ سال سے لیا وہ قریب ہوں اور جن کے متعلق یہ ظاہر ہوں مہو کہ وہ اصل و سنا و نزات کی صحیح نقول ہیں اور حفاظت جائز ہی آئے ہوں تو ان کے متعلق یہ قیاس کہا جاسیگا کہ وہ حسب دفعہ ۹۰ قانون شہادت اعلیٰ ہیں۔

ناؤ نام بنام کنٹن اشاور تہی بیسوی بی۔ انڈین کمیٹی جلد ۹ صفحہ ۸۶ کا حوالہ دیا گیا۔

حکم ریڈی شیشا ڈوریدی بنام حکم ریڈی جی رڈی۔ مدراس لائٹس ۳۶ (مدراس) ۳۶

دفعہ ۹۲۔ رہن نامہ میں شرط تاوانی کا

اندراج۔ اقرار زبانی مشعر فیہ شیخ شرط تاوانی آیا جائز ہے۔

ایک رہن نامہ میں یہ شرط تاوانی شرط تحریر کی گئی تھی کہ رہن بعد ختم ہونے دو سال کے تاویج رہن سے انفکاک جائداد سے ممنوع ہوگا شرط تاوانی کو مشورہ ہو چکا ایک عرصہ دراز کے بعد رہن انفکاک رہن کی نالسا اس بنا پر ان کی کہ رہن نے ایک اقرار زبانی کیا تھا کہ اسے اجازت دی تھی کہ ہر وقت انفکاک رہن کیا جاسکتا ہے۔ قرار دیا گیا کہ اقرار مابعد تحریری و رجسٹری شدہ نہ تھا اس لئے مجاز نہیں ہے کہ حسب ضمن ہم دفعہ ۹۲ قانون شہادت اس اقرار زبانی کو ثابت کرے۔

دو کو بنام مگ بان پو۔ آل انڈیا رپورٹر رنگون ۱۹۲۳ء (رنگون) ۶۰

دفعہ ۱۰۸۔ وفات کے متعلق قیاس اور کسی

حد۔ تاریخ وفات کے متعلق قیاس کیا جاسکتا ہے۔ افریصل شدہ۔

دفعہ ۱۰۸۔ قانون شہادت کے بموجب عدالت جو کچھ قیاس

کرتی ہے وہ واقعہ وفات تک محدود ہے وہ یہ قیاس نہیں کر سکتی جو کچھ کسی شخص کے متعلق کچھ سنا ہوں کیا ہے اس کو کسی خاص وقت پر یا کسی طریقہ سے یا کسی خاص سبب سے فوت ہوا محمد شریف بنام بندہ علی۔ انڈین کمیٹی جلد ۱۱ صفحہ ۱۶ کی تقلید کی گئی۔

دفعہ ۱۰۸۔ قانون شہادت کی رو سے عدالت کو اختیار

ہے کہ اس امر کا بار ثبوت کہ ایک شخص جو تاریخ مبینہ پر زندہ تھا وہ موجودہ تاریخ تک زندہ ہے اس فرض پر عمل کرے جو ایسا

بیان کرے بشرطیکہ ان اشخاص نے اس کے متعلق ۱۰ سال سے کچھ نہ مانا ہو جو اس کی زندگی کے متعلق سن سکتے تھے اور

اگر مقدمہ کے حالات سے عدالت کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو بلحاظ فقہ ثبوت دفعہ ۱۰۸ قانون شہادت

وہ یہ فرض کر سکتی ہے اور بطور واحد کے جو جو کر سکتی ہے کہ وہ فوت ہو گیا لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلنا کہ جس ایک شخص جس کی نسبت سات سال سے کچھ نہ سنا گیا ہو حیکم اس کی حیات

کے واقعہ کی کوئی تصریح اور قابل اعتبار شہادت موجود نہ ہو تو عدالت یہ جو جو کرے کہ وہ تاریخ ناکش پر فوت ہو چکا تھا بقا

اس کے کہ وہ کسی خاص تاریخ مبینہ پر فوت ہوا تھا۔

ایک شخص جو ہندو خاندان مشرکہ کا ایک تھا مفقود ہو گیا

اس کے مفقود ہونے کے سات سال سے زیادہ عرصہ کے بعد اس کی بیوی نے ایک لڑکا متبنی لیا مفقود مشورہ کے شرکاء سے

۱۰۰ روپے کی حد تک قرض بانٹ رہا ہے۔ مادہ ۱۰۰ کے تحت یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کو قرض دے گا تو اسے اس کے لئے کوئی ضمانت دینی چاہئے۔ عدالت کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کو قرض دے گا تو اسے اس کے لئے کوئی ضمانت دینی چاہئے۔

۱۰۱ کو سلا کوئر بنام سکریٹری۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) قانون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء

۱۰۲ سالون داور سو پرائیویٹ لیمیٹڈ ایبایہ

۱۰۳ ۱۹۹۹ء کو صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء

۱۰۴ جب قرضہ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۰۵ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۰۶ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۰۷ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۰۸ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۰۹ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۰ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۱ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۲ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۳ آباصل کے حاکم ہیں۔ اس کے تحت یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کو قرض دے گا تو اسے اس کے لئے کوئی ضمانت دینی چاہئے۔

۱۱۴ کو سلا کوئر بنام سکریٹری۔ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) قانون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء

۱۱۵ سالون داور سو پرائیویٹ لیمیٹڈ ایبایہ

۱۱۶ ۱۹۹۹ء کو صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء

۱۱۷ جب قرضہ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۸ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۱۹ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۰ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۱ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۲ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۳ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۴ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۵ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۶ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

۱۲۷ سالون صفا کی رپہا ایکٹ ۱۹۹۹ء کے تحت

یہی راجہ اور چندہ جی کی کسی ہمدردی سے فقیروں کے پاس سے
رواجی شہر میں موجود کی شہادت کے بہت زیادہ شرح سے ملجھا
حالانکہ مہندہ واسکے ہی ہے۔

کھل چندہ راجہ جی بنام راجہ جی کمار جی۔ کلکتہ لاہور
(کلکتہ) ۹۹

۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یہہ جی نے جیل اختیار میں نہیں ہے کہ قانون کی بنیاد
کر سے خواہ وہ اس کے احساسات کے گنتا ہی متاثر ہو
اور اس کے فرض میں بھی ہے کہ وہ اس کو اسی طرح نافذ کرے
جیسا کہ وہ ہو۔

اولیٰ بنامہ وکیل اور کمر بنام اولیٰ بنامہ کمر بنام علی۔ لاہور
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کرار پر پتہ وقت کرار پر پتہ ہمدردی سے ہمدردی سے
یہہ ہمدردی سے کہ وہ کرار پر لے گا اور ایک مدت میں
کو بیہوش کرے گا زیادہ کرار پر نہ ملے گا۔ اس مکان کی
زمین اور اس میں اضافہ کرے گا جو کرار پر دیا گیا تھا۔ اس کی
جانب سے دی ہوئی رقم کی واپسی تحت دفعہ ۹ قانون کرار پر
کی نالیش میں۔

قرارداد یا گیا کہ مالک کی جانب سے یہہ ہمدردی سے کرار پر نامہ کی
تہیں اور کرار پر نامہ کا ضروری جزو میں اس لئے رقم کی ادائی
تحت دفعہ ۹ قانون کرار پر لگوں سمجھی جائیگی اور یہہ رقم بھی
جس کو کرار پر وار اس لئے سکتا ہے۔

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نومبر دار می عالمگیریکہ۔

[illegible]

بہر حال توفیق کو رکھ کر اپنے وارڈز کو ماکہ متحدہ کی خدمت پہنچا کر
 انہیں باغیچہ کے کواٹر پر اس معاہدہ کی خدمت واری ماکہ پر جاتی ہو
 جو صحتیہ کورپس آف وارڈز کے حکم کے مطابق ہے

اس لئے اگر جو اس بیج کے متعلق سوچا یا لنگ کی جانب سے۔
گورث آف وارڈز سمل بن لائے حضرت کے صحیح و درست ہونے
کے علم پر حسبِ فقر و سفاقر کی خلاف ورزی کا نتیجہ بہ نہیں ہو سکتا
کہ نابالغ کی ذات پر اس شخص کی ذمہ داری عائد کی جائے ناہم
اگر کوئی صریح معاہدے منشائے معاہدہ کی نسبت حقیقت صحیح و
درست کا کیا گیا ہو نیز یہ یاد رکھنی اہم حاصل ہوگا۔

بی بی پرہیز پال سنگھ بنام راجہ محمد اسماعیل رسول خان ۔

۱۲۰ (۵۵۵)

فنا نون لنگان او دد ایکٹ سرسہ بابینہ ۱۸۵۶ء وضع ۱۰۸

ضمیمہ ۱۔ اخضر سماع عدالت ہائے دولوی
و مال۔ آبانہ الش استرواد از فی خلیلکاری بر بنائے
حقیقت قائل سماع عدالت دولوی ہے یا مال۔

وجہ ۸۰۸۔ اقلانوں کے لئے اور وہ کا تعلق ایسی نالاش
سے نہیں ہے جو یا زنا یا خستہ بیٹہ و خلعکاری کے متعلق رہنا کے حقیقت
پر چھوڑ دی جائے اور جب مدعی فی الواقع قابض و متصرف بیٹہ نہ ہو۔
ایسی نالاش کی حمایت سے عدالت عالیہ نہیں ہے۔

نگوهر و دیال بنام چندین - و او که بر خطبه اصفه - و چندین
خشت سنگ بنام رگوهر نامیده اند - و این که بر خطبه اصفه - و او که بر خطبه

[illegible]

و قد ورد في القرآن الكريم

مال کا اختصار سماعت ناسخ جو ٹی دار کی حیثیت ہو
شک کی پروا نہ ہو مالگراری اور اس کے کی باز بافت
سے لے کر جو کچھ لکھی ہو

سکونتی نانس جو بیچ دار کی جانب سے شکمی بیچ دار اور بیچ دار کی
 اور انہی کی بائیں یا فست کے لئے بیچ دار کی جائے جو اس نے اون کی
 جانب سے ادا کی ہو علیٰ التوا ان مذکورہ الزامات کی خاطر
 سماعت سے پہلے کہ کوئی عدالت سے فوریہ ۱۶/۱۲/۱۹۷۱ء کو
 اور ۱۰/۱۲/۱۹۷۱ء کو عدالت سے فوریہ ۱۰/۱۲/۱۹۷۱ء کو

لا اله الا الله محمد رسول الله

قانون مالکنداری امرائی پنجاب ایکٹ ۱۹۱۷ء

وقفہ ۱۴۱۔ کیا وضاحت ارٹھی پہن۔

حسب وقوعہ اسم انانوں مالک اری ار اخی پیا پیا

اور انہی بہن اور بھائیوں کی ذکر میں من و مشغول کا قہقہہ نہیں سوا اللہ کیا
حاصل کیا، نیز اس کے کہ وہ حسب دفعہ بالاکھٹہ کے ذریعہ سے والہ
لیا جائے۔

مندی بر ارم شام پر پندار ارم - لاہور لاہور نعل

آل انڈیا ریپورٹ لاہور ۱۹۴۳ء (۱۹۴۳ء)

مالکوزی مالکوزی اراضی مالک متخذہ ایکٹ ہو یا نہیں

۱۹۱۹ء کو قیدیم (۵۵) کی وسعت اور اوسکا اطلاق۔

اسی پر پورناتے کرے ہیں مصلوبہ جو میری ہے غفران میری

نام سے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کر سکتا جو نابالغ کی ذانت پر کوئی

انہیں حاصل ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کارروائیاں ادا کی گئیں

یہ کام کیا اور جو اس پر اس سال ۱۹۲۳ء میں کسی دوسرے شخص نے
 نہ کیا کہ وہ نے اس کے ذریعہ اولاً ان کو فطرت کو دیکھنے اور فطرت علیہ
 اگر اس کا سر پہنچا۔ یہ کہ وہ مرکز الذکر کے کسی نابینا سے بارہ سال
 کے اندر اس شخص نے نہایت زیادتی حاصل کی۔

سرمہ نام لاء۔ آئینہ کہ یہ جلد پہلے ہی ۱۹۲۳ء میں لکھا گیا۔
 شیخ نعمت اللہ بنام سجادہ نعمت النساءہ (الہ آباد) ۱۹۲۱ء
 قانونی و ناگزیری اور انہی صورتوں میں درکار ہو جائے
 مسئلہ ۱۹۲۳ء (۳) (۴) (۵) کا اطلاق
 قوانین کے تحت نہ کسی کی تقسیم۔ لگان کے لئے یہ کہ گزیر
 کی مشورہ و مدد داری یا یا یا کر لیا گیا۔

تقسیم ۱۹۲۳ء (۳) (۴) (۵) دفعہ ۱۳ قانون ناگزیری
 اور انہی صورتوں میں جو کا تعلق محض اوس قلعہ اسی محال کے
 ناگزیر کے باہر نہ گورنمنٹ کی ناگزیری کی ذمہ داری سے ہے جو
 فقیر کیا گیا۔ اور اور ان کا تعلق قلعہ کی حالت میں قلعہ دار
 کے لئے لگان کی مانند یہ کہ گزیر لگان کی اس پتہ یا بین ذمہ داری سے نہیں
 ہے بلکہ یہ محال کی کا مل فقیر قلعہ اس کے لئے لگان کی مانند یہ کہ گزیر
 کی مشورہ و مدد داری کو کر لیا گیا۔

دور از نابینہ بنام سکندر خان۔ آئینہ کی جلد ۳۹
 صفحہ ۹۹ کی تفسیر کی گئی۔

جلتو خان بنام دور از نابینہ سکندر اور اسکے سرپرست آل
 آئینہ بار پور اور ۱۹۲۳ء (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵)
 قانون مجلس صفائی کا لاء دفعہ ۱۹۲۳ء (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵)
 دفعہ ۱۹ (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵)
 کی حیثیت
 الفاظ متعلقہ منافع سکندر دفعہ ۱۹ (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵)

محالہ صفائی مالک متی کے ٹیکہ بھی جو تعلق کے چاہئے
 یہ کہ اس کے حق میں ہے حیثیت اور خدمت نمایاں ہوئی ہو اس میں جو
 کہ ایسی خدمت ہے حیثیت متعلق ہے اس کا اور ملازم کی نوعیت
 اور یہ خدمت کا معائنہ اور کام شامل ہے۔

اوس ٹیکہ اس کی نسبت جو یہ رسائی اور یہ اس کے لئے معائنہ
 پاتا ہے یہ کہ اس کے لئے اس کا کسی منافع کی خدمت پر کیا
 ہے اور اس لئے وہ مجلس صفائی میں انتخاب کے لئے اس پتہ کے
 میں کر کے نہ لیا گیا۔
 اس کی بنام نیوٹو لی ٹیکہ۔ لاء کی جلد ۹ صفحہ ۱۴ کا حوالہ
 دیا گیا۔

محمد بنام محمد عبداللہ صفائی خان الہ آباد لاہور ۱۹۲۳ء
 (الہ آباد)

دفعہ ۱۳ (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵)
 کارروائی کے آغاز میں اس کے اختتام سے قبل اس کے
 کی جانب سے دست برداری سر لین امیدوار کے
 انتخاب کا استقرار۔

مجلس صفائی کی رکنیت کے انتخاب کا اس دور قبل اختتام
 آرا دست بردار ہو سکتا ہے نیز دوران حصول آراء میں اور اس کے
 منتخب ہو جانے کے بعد اس کا اس کے لئے۔

ایک جائیداد کے دو امیدواران میں سے ایک امیدوار
 اختتام اور قبل اختتام کارروائی حصول آراء دست بردار ہو سکتا
 تو بعد از شمار کنندہ آراء کے لئے جائز ہے کہ کارروائی حصول
 آراء ختم کر دے اور باقی ماندہ امیدوار کی نسبت اس کے لئے اس کے
 کر کے کہ وہ باقی ماندہ منتخب ہو گیا ہے یہ ضروری نہیں کہ کارروائی
 حصول آراء جاری ہو جائے اور آخرین امیدوار شمار کنندہ جائز

کو اس دوران میں اون کا باپ فوت ہو گیا تھا اور متدیہ پر یہ جائیداد کی نسبت اور ان کا حق اور اپنے باپ کے وارث ہونے کی نسبت مدعیان کا حق تسلیم کیا گیا تھا۔

قرارداد کیا گیا کہ کسی کے دعوے میں وراثت کی بناء پر کوئی حصہ حاصل کرے گی جاتی چاہئے اور اول کو جو حق اسوجہ سے از سر سر دعوے کرنے کی اجازت نہ دی گئی چاہئے کہ انہوں نے مندرجہ ذیل کی ترسیم کی استدعا نہیں کی تھی اسوجہ سے کہ زمین کا اثرو دعوے کی نوعیت پر بیٹے کا

اندر وارثے بنام رام چتر رائے (الکھ پاد) ۱۳۹۱ء قانون مزارع ان اگر ایکٹ ۱۹۱۱ء دفعہ ۱۱۱۱ اور اس کی وصحت کا نفاذ مال میں ہونے پر تشریح یہ ہے کہ اندراج۔ قیاس آقا قابل تردید ہے۔

قاسم علی وصحت انداز جو قبل نفاذ قانون مزارع ان اگر کا خدائے کی آخری نظر ثانی کے وقت ہوا ہو جو جب دفعہ ۱۱۱۱ قانون مذکور اسکا ثبوت قطعی ہے کہ اگر اسی وقت اندراج ہونے پر تشریح یہ ہے کہ زمین اس قسم کا کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے کہ اگر زمین اس اراضی میں کہ فی تبدیلی زمین ہوگی صرف اس واقعہ کا کہ اس اراضی کے متعلق یہ زمین تشریح میں مندرجہ بالا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں نکل سکتا کہ وہ ہمیشہ اسی ہی اراضی رہی ہے اور یہ ثابت کرنے کے لئے شہادت پسین کی جاسکتی ہے کہ تاریخ اندراج کے بعد اس کی نوعیت بدل گئی تھی ایسی تبدیلی درست ہوا رہی یا یہ بدلی باز بنید اس کے ساتھ کسی طرح معاف دیا یا غام کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔

جسٹس سلیمان۔ دفعہ ۱۱۱۱ قانون مزارع ان کے الفاظ زمیندار اور آسامی کے درمیان نزاع کے لئے عموماً زمین میں اون کی وصحت

بالکل عام ہے اور ان تمام مفدمات سے متعلق جواب میں کی گئی ہے کہ متعلق نزاع ہو خواہ وہ نزاع زمیندار کے خلاف پیدا ہوئی ہو یا جسے نا پسند ہے بنام کال کا او یا دھیا۔ انڈین گورنمنٹ پرنسپل کا حوالہ دیا گیا۔

جسٹس لٹل۔ دفعہ ۱۱۱۱ قانون مزارع ان اگر کسی وصحت بالکل عموماً ہے اور اس دفعہ میں جو واحدہ قرار دیا گیا ہے وہ ایسی چیز ہے جسے متعلق ہونا ہے جو زمیندار اور آسامی کے درمیان پیدا ہوئی ہو جس کے زمیندار اور آسامی کے درمیان مساوی نتیجہ طلب شدہ کی نوعیت کا ہو۔

جسٹس لٹل۔ زمیندار بنام کال کا او یا دھیا۔ انڈین گورنمنٹ پرنسپل کا حوالہ دیا گیا۔

شیو نند بنام گویند سیر۔ الہ آباد لاجرٹل ۲۱/۱۱/۱۹۶۰ (الکھ پاد)

دفعہ ۱۱۱۱۔ انتقال جو مالک کی جانب سے کیا گیا ہو اور اس کا اثر زمین انتقالی جو مالک کا انتقال کا کیا گیا ہو یعنی نافذ کا کہ زمین کا نیلام منسٹری کی حثیت میں منسٹری جو بائع کے ساتھ معاہدہ کی بنا پر قابض ہو۔ بقایا کے لگان کی نالیش آقا قابل ردیاتی ہے۔

جب کوئی مالک کوئی انتقال کرے تو حسب دفعہ ۱۱۱۱ قانون مزارع ان اگر وہ اس اراضی میں ہی حوالہ دے بارہ سال تک کاشت کی ہو اس کے حقوق تشریح اور خود کاشت کر اٹل ہو جائے زمین اور وہ ایک آسامی سا قطر المملکت ہو جاتا ہے۔

جب کوئی مالک اپنی اراضی کا ایک زمین انتقال کرے اور اس کے بعد حق ان کے مالک زمین بیع کرے تو منسٹری کو اس اراضی میں حقوق خود کاشت حاصل نہیں ہوتے۔

انہما نہ امداء وار کہ نہ خیر پہ سے کلا اسنے آکر ہے

۳۳ سلطان شہنشاہ بنام جہانگیر (الہ آباد) ۳۳

قانون جمعہ دارا اور سی (فوجی) ایکٹ سمانہ سلسلہ ۱۹

۳۴ ۶ کتبہ انڈین عدالت ہائے مملکت انڈین فیڈر

۳۵ صوبہ کراچی (۱۹۰۵ء) ۹ بابۃ ششم

۳۶ قانون مزارعان اگر و ایکٹ سوبانہ سلسلہ دفعات ۱۵۸

۳۷ آئینی کتبہ سی متعلق مالکانہ آباد باغات میں حاصل

۳۸ کیے جیسے ہیں۔

۳۹ آئینی کتبہ سوبانہ سوبانہ کی قطعہ دفعہ قانون مزارعان

۴۰ میں کی گئی ہے اور اس آئینی کتبہ محمد وہ ہے جو کاشتکاری انراض کیلئے

۴۱ لگان پر دی گئی ہو قبضہ میں ہو اور اس میں وہ دفعہ حیات

۴۲ داخل نہیں ہوتے جن سے باغات ہوں۔

۴۳ کیتھو برشاؤنگیکہ بنام شیو پرکاش ادچھا۔ انڈین کیڈر جلد ۶ صفحہ

۴۴ ۸۱ کی تقلید کی گئی۔

۴۵ دفعہ ۵۸ قانون مزارعان کا تعلق باغات سے نہیں ہے

۴۶ اور اس کے متعلق مالکانہ متعلق حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

۴۷ بابو کیتھو اس نام ہنومان پانڈے۔ الہ آباد لاجرٹل ۲۱/۵

۴۸ انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۰۵ء (الہ آباد) ۱۲۳۹

۴۹ دفعات نام (۵۸) ۵۸/۶۳۰ ۱۹۰۳ (۳)

۵۰ حصہ دارنریک جو لگان کی وصولیابی کا مستحق ہو۔

۵۱ بدھلی کی مالکیت جو اس کی جائیداد سے رجوع کی گئی ہو

۵۲ آبا قاس پذیرائی ہے۔

۵۳ کوئی حصہ دارنریک جو کسی آسامی سے کامل لگان وصول

۵۴ کرنے کا مستحق ہو قانون مزارعان اگر کی اغراض کے لئے ایکٹینڈ

۵۵ ہے اور اس کا کوئی حصہ نہ لگتا ہو۔

۵۶ جہانگیر بنام جہانگیر (الہ آباد) ۳۳

۵۷ دفعہ ۵۸ قانون مزارعان اگر و ایکٹ سوبانہ سلسلہ ۱۹

۵۸ ۶ کتبہ انڈین عدالت ہائے مملکت انڈین فیڈر

۵۹ صوبہ کراچی (۱۹۰۵ء) ۹ بابۃ ششم

۶۰ قانون مزارعان اگر و ایکٹ سوبانہ سلسلہ دفعات ۱۵۸

۶۱ آئینی کتبہ سی متعلق مالکانہ آباد باغات میں حاصل

۶۲ کیے جیسے ہیں۔

۶۳ آئینی کتبہ سوبانہ سوبانہ کی قطعہ دفعہ قانون مزارعان

۶۴ میں کی گئی ہے اور اس آئینی کتبہ محمد وہ ہے جو کاشتکاری انراض کیلئے

۶۵ لگان پر دی گئی ہو قبضہ میں ہو اور اس میں وہ دفعہ حیات

۶۶ داخل نہیں ہوتے جن سے باغات ہوں۔

۶۷ کیتھو برشاؤنگیکہ بنام شیو پرکاش ادچھا۔ انڈین کیڈر جلد ۶ صفحہ

۶۸ ۸۱ کی تقلید کی گئی۔

۶۹ دفعہ ۵۸ قانون مزارعان کا تعلق باغات سے نہیں ہے

۷۰ اور اس کے متعلق مالکانہ متعلق حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

۷۱ بابو کیتھو اس نام ہنومان پانڈے۔ الہ آباد لاجرٹل ۲۱/۵

۷۲ انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۰۵ء (الہ آباد) ۱۲۳۹

۷۳ دفعات نام (۵۸) ۵۸/۶۳۰ ۱۹۰۳ (۳)

۷۴ حصہ دارنریک جو لگان کی وصولیابی کا مستحق ہو۔

۷۵ بدھلی کی مالکیت جو اس کی جائیداد سے رجوع کی گئی ہو

۷۶ آبا قاس پذیرائی ہے۔

۷۷ کوئی حصہ دارنریک جو کسی آسامی سے کامل لگان وصول

۷۸ کرنے کا مستحق ہو قانون مزارعان اگر کی اغراض کے لئے ایکٹینڈ

۷۹ ہے اور اس کا کوئی حصہ نہ لگتا ہو۔

۸۰ جہانگیر بنام جہانگیر (الہ آباد) ۳۳

۸۱ دفعہ ۵۸ قانون مزارعان اگر و ایکٹ سوبانہ سلسلہ ۱۹

۸۲ ۶ کتبہ انڈین عدالت ہائے مملکت انڈین فیڈر

قانون مزارعان اگر وہ ایک باغ یا بھنگہ لے لے دفت ۹۵

(الف) ۱۶۰۔ نالاش جو حقوق و خلیج کاری کے

استقرار کے لئے زمیندار اور آسامی شریک کے

خلاف رجوع کی گئی ہو عدالت مال کا اختیار رکھتا ہے۔

استقام دفعہ ۱۶۱ قانون مزارعان اگر وہ کھانڈ کر لے لے

کوئی نالاش جو کسی آسامی نے تختہ دفت ۹۵ (الف) قانون مزارعان

زمیندار اور کسی آسامی شریک کے خلاف حقوق و خلیج کاری کے

استقرار کے لئے رجوع کی ہو عدالت مال نہ کر عدالت دیوانی

کی ماعت کے قابل ہے۔

نمبر الدین بنام ساہو گلاب داس۔ (الف) ۱۶۲

دفعہ ۱۶۲۔ حصہ داران شریک۔ نالاش

منافع۔ نکاسی خام۔ بقایا آیا منظر کی جگہ ہے۔

معاوضہ جو کارروائی حصول اور اپنی زمین اوکھا گیا

ہو یا قابل باز یافت ہے۔

نالاش منافع بقا بقا بلبر وار بین پر تجویز ہوئی کہ رقم بقا بقا

نمبر دین کی سرکاری زمین سے ہوئی تھی۔ اگر آسامی زمین کار آسامی

لے لے اور عدلیہ ملے باقاعدہ اور صحیح حساب پیش نہیں کیا تھا عدالت نے

وٹگری مشعر منظوری منافع پر بنائے نکاسی خام صادر کی۔

فرار و باگیا کہ بقا بقا حالات مختلفہ وٹگری جانے لگا ہے۔

جب نالاش منافع بقا بقا لے لے وار بین عدالت وٹگری پر بنا

نکاسی خام صادر کرے تو وہ کسی مزید رقم کی منظوری نہیں دے سکتی

جو ہوا لے لے ماعت کی رقم بقا بقا کی بابت وصول کی گئی ہو۔

حصہ دار شریک نالاش منافع میں معاوضہ کا اپنا حصہ وصول

نمبر دین جو زمیندار کو تخت قانون حصول مار اپنی کسی قطعہ اپنی

کے حصول کی نسبت ملا ہو کہ رقم معاوضہ جاری نظر پر آمدنی سواری

منصور بنین ہو سکتی۔

چیمپی لال بنام سکھہ رانی کنور۔ (الف) ۱۶۳

دفت ۱۶۳ (الف) ۱۶۳ (الف) ۱۶۳ (الف) ۱۶۳

پیر ہوا کی کہ آیا عدلیہ منافع میں حصہ یا کیا منافع رہے آیا

حصول کا سوال نہ تھا۔ معاوضہ آیا قابل پذیرائی

ہو گا۔ کا عدالت مالگری کے اندراج کی وقت۔

ارجاع و عدالت کے بعد اندراج میں فخر کا اثر۔

وہ سوال جو منافع کے دعوے میں پیدا ہوتا ہے کہ آیا عدلیہ

مالکان حق کا مرتب ہے یا تنہا حصہ میں کوئی حق نہیں رکھتا۔ دفعہ

۱۶۴ (الف) قانون مزارعان اگر وہ کے مفہوم میں حقیقت کا سوال

ہوتا ہے اور ایسے دعوے میں اس وقت یہی مراعات ہو سکتا ہے

جب دعوے کی مالیت ماہیت کے ہے۔

کلپان مل بنام صمد۔ انڈین کیس عدلیہ کی تعلیم کی گئی

منافع کے دعوے میں کا عدالت مال بین مالک کی حیثیت سے

رجوع کے نام کا اندراج اس کے حق میں قطعی منظر ہونا چاہیے

خواہ اس سے صحیح طور پر وہ حکم عمل دخل خاص و اساطیر ہو یا نہ

یا نہیں جس پر وہ مبنی ہے۔

در گا ہشا و بنام ہزاری سنگھ۔ انڈین کیس عدلیہ ۱۶۴

تعلیم کی گئی۔

جب منافع کے دعوے میں عدلیہ تاریخ ارجاع دعوے پر

شریک حصہ دار ہندو جبر جبر ہو تو وٹگری پاس کی نسبت اس کا

حق اس حکم سے فائل ہو جائیگا جو عدالت مال نے صادر

کیا ہو جس کی رو سے اس کا نام کیس سے خارج کیا گیا ہو گو

اس تجویز پر مبنی ہو کہ ابتدائی اندراج غلط تھا۔

پچھن پشوا نام شاہ کنور۔ انڈین کیس عدلیہ ۱۶۴

تعلیم کی گئی۔

| | |
|--|---|
| <p>اس قبیلہ کا سوال ہر مقدمہ کے واقعات پر مبنی ہوتا ہے۔
 کہ کب آسامی بلارضا مندی زمیندار کا حق رہتا ہے۔
 یہ زمیندار کا اختیار ہی امر ہے کہ شخص کو آسامی بنائے
 کرے اور پھر وہ زمیندار کے سپرد کرے۔
 مقدمہ بارہ سو ست نارائن پرشاد بنام رام کمار سنگھ کی
 بابتہ منسلک نمبر کی تعلیمہ کی گئی۔
 ۹۰۵ (الہ آباد) جج بنام جہا ہے۔
 دفعہ ۱۰۷۔ لگان میں آبا باغ کی پیداوار
 داخل ہوتی ہے۔ قابض باغ کی جانب سے
 اوس شرہ کے لئے دعویٰ جس کا زمیندار نے
 ناجائز طور پر تصرف کیا ہو۔ اختیار سماعت۔
 کسی باغ کی پیداوار جو قابض باغ زمیندار کو دینے
 کا پابند ہو تو یہ لگان کی تصرف میں آتی ہے۔
 رگھوپیر رائے بنام مادھو۔ انڈین کیسیر حلیہ صفحہ ۹۰۸
 کی تعلیمہ کی گئی۔
 مدعی ایک قابض باغ نے زمیندار کے خلاف دعوے کیے جنکی
 رو سے اوس شرہ کی قیمت کا ادا کیا تھا جس کا موخر الذکر نے
 ناجائز طور پر تصرف کیا تھا۔
 قرار دیا گیا کہ قانون مزاعان کے مرتب کنندگان کا
 یہ ہٹا کہ اس قسم کے مقدمات کو عدالت مال کے اختیار سماعت
 میں داخل کیا جائے۔
 غریب القریہ مانک بنام فقیر محمد کہلو۔ ویلی پر پور ٹریبل
 صفحہ ۲۰۷ کا حوالہ دیا گیا۔
 راجی پنتا بنام رام پرشاد بھارتی
 ۶۶۸ (الہ آباد)</p> | <p>اگر مشتری اپنے بائع کے ساتھ فاکٹی سمجھوتہ کر کے ارغنی قبضہ
 کا شکار ہی حاصل کرے تو حسب دفعہ ۲۴ قانون مزاعان اگر وہ
 زمیندار کی جانب سے بغاوت سے لگان کی مالش جوٹ کی گئی ہو۔
 گلار سنگھ بنام شب لال (الہ آباد جرنل ۲۱۱-۲۱۲) کی نوڈما
 پر پور ٹریبل ۱۹۲۲ (الہ آباد) دفعہ ۲۳۸
 قانون مزاعان اگر ایک بائع منسلک دفعہ ۲۳ مندر
 کاشت کا نصفہ یا شخص جو ارغنی یا اوس کے جزو
 کی مشترکہ کاشت کرتا ہو یا انفاکاک زمین کر سکتا ہو
 اگر کسی ارغنی کا ایک قطعہ زمین کیا جائے اور دوسرا قطعہ زمین
 سے برابر ہو اور کوئی اوس ارغنی زمین راہن کے ساتھ مشترکہ کاشت
 رکھتا ہو تو اوس کو اول الذکر ارغنی کے انفاکاک کا حق عطا کرنے
 لئے کافی ہے۔
 اگر کامل ارغنی زمین کی جائے تو اس امر سے کہ کوئی شخص زمین
 کے قبل راہن کے ساتھ مشترکہ کاشت رکھتا تھا اوس کو زمین کے
 انفاکاک کا حق مساوی طور پر حاصل ہوگا۔
 مشترکہ کاشت کا نصفہ جو کاشت کے ذریعہ سے کیا جاتا ہو
 نہ کہ اوس کی وصعت کے لحاظ سے۔
 ۱۰۰۳ (الہ آباد) گیش دین بنام جہن سنگھ۔
 دفعہ ۲۴ بلارضا مندی زمیندار شخص غیر
 کا قبضہ حقوق خلیکاری کب حاصل ہوتے ہیں۔
 زمیندار یا بائع خلی کی مالش کر سکتا ہے۔
 اگر کوئی شخص بلارضا مندی زمیندار کے ارغنی پر کھتے ہی
 زمانہ سے قابض ہو تو اسے آسامی کے خلیکاری کے حقوق حاصل
 ہوں گے لیکن حقوق خلیکاری اوس کو اس وقت حاصل
 ہو جائے گی جس تاریخ سے کہ وہ شخص لگان ادا کرنا شروع کرے۔</p> |
|--|---|

رجوع کیا تھا سو وہ واسطہ شریک پاسدوار زمینداران آسمان میں
 کے مابین سارے کے پاسدواران زمین اپنا ہی طبقہ و دھرم کو لکھا
 "مغوی تھا۔" وہ غلط فہمی اور سہانہ کلام کی شخصیت کا اور عاکیا
 تھا جیوں کی حقیقت کے رقبہ پرستی کے متناسب تھی۔

قبرداروں کا کہ آسمان ابن اسلم سے منسوب و کالی اندھا
 کرتے تھے۔

بھونڈا راز اس وقت تمام درون کرشناوت۔ انڈین لارڈ
 کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ پر کہتے ہیں اسی بنام جیسے کرشنا گندو۔
 انڈین کتب خانہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ کا حوالہ دیا گیا۔

چار اجڑے ہوئے بنام سنگھ بنام رام دہنی سنگھ (پیشہ ۵۰
 قانون فرار عمارت سنگال ایکٹ ۱۸۸۵ء کے تحت
 ۱۸۸۵ء۔ لیگان میں اضافہ۔ درخواست شدہ
 دہنہ ۵۰ اس کے اوٹھانے کا اثر۔ عدالت و پانی میں اضافہ
 لیگان کے دوسرے کا قابل پذیرائی ہونا۔

قانون فرار عمارت سنگال میں کوئی حکم اس قسم کا نہیں ہے کہ
 درخواست جو دفعہ ۵۰ قانون نافذ کر کے جو جب پیش کی گئی ہو اور
 بعد میں اٹھائی گئی ہو وہی اثر رکھتی ہو گی کہ وہ کہیں پیش نہیں کی گئی تھی
 اضافہ لیگان کی درخواست جو کسی عہدہ دار کے روبرو
 دفعہ ۵۰ قانون فرار عمارت سنگال کے بموجب پیش کی جائے اسی
 دائرہ میں کے لئے عدالت و پانی میں دوسرے مابعد کے اس حکم
 کی رو سے نافع ہوتی ہے جو دفعہ ۵۰ قانون ہذا میں درج ہے
 ایہ بہرہ فرار ہم ہوتا ہے کہ درخواست زیر دفعہ ۵۰ اٹھائی گئی
 تھی اور پانی دوسرے رجوع کرنے کے لئے عہدہ دار کے
 اجازت حاصل کی گئی تھی۔

چیتو تہہ بنام تلسی سنگھ۔ انڈین کتب خانہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ اس کی

بنام سارے لوگوں کو پاسدواران آسمان میں
 سندھوی بنام عبدالحی۔ انڈین کتب خانہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ پر کہتے ہیں
 چارچی بنام ام۔ بدلی۔ انڈین کتب خانہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ پر کہتے ہیں
 عبیدہ خانوں بنام عبیدہ علی جو دہری انڈین کتب خانہ جلد ۴
 صفحہ ۴۰۷ پر نقل کیا گیا۔

صامی کا تہہ چارچا بنام سالم شیخ انڈین لارڈ
 کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ پر کہتے ہیں انڈین لارڈ
 کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ پر کہتے ہیں

فہم ۱۸۷۳ (۲) بنام پورٹری کی فیصل میں
 کیا گیا ہو۔ فریڈیوڈیون ڈگری کی پاسدواران ہو
 آیا کا فہم ہے۔

کوئی بنام جو کسی ڈگری کی فیصل میں خود دیون ڈگری کے
 حق میں کیا گیا ہو جس میں (۲) دفعہ ۱۸۷۳ قانون فرار عمارت سنگال
 کا لہجہ نہیں ہے بلکہ قابل اضافہ ہے اور اس وقت تک جائز
 رہتا ہے جس تک کہ وہ حسب ضابطہ شریک کیا جائے۔

گوپال چندر بنام رام لال گوشتاٹین۔ انڈین لارڈ
 کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵ کی نقل کیا گئی۔

سید محمد امین بنام سید محمد جواد حسین۔ پٹنہ لاٹری
 (پیشہ)

دفعہ ۱۸۷۳۔ زمیندار و آسمانی۔ خیر و مکان
 کامویشی کہنے کے لئے استخوان کیا جاتا۔ اس کی
 نوعیت۔ اقتصاد پیٹ۔ نوٹس نگلیہ۔

جب کوئی بند و عیبت شدہ رعیت کسی قطار ارضی کو
 جو ملحق بہرہ کان سکرتی ہو اس غرض کا شہت کے مویشی کہنے
 کے لئے استعمال کرے تو زمین منقطعہ دفعہ ۱۸۷۳ قانون فرار عمارت

و مہر جانیام منہن لال سال انڈیا ریورز الہ آباد ۱۹۲۳ء

(الہ آباد) ۱۲۱۶

قانون مزارعان بنگال ایکٹ ۸ باب ۱۸۵۸ء ضابطہ
۱۵۱۳ (۵) قانون ابواب بنگال ایکٹ ۱۹۵۸ء ضابطہ
کوئٹہ ۱۵۱۳ء باب ۱۸۵۸ء ضابطہ ۵۳۵-۵۳۶ نالٹ
و صولیا بی ابواب آبراحہ ہو سکتا ہے۔

ایک نالٹ والا بے ابواب کی اس بنیاد پر سیارٹ و نیٹ جرح
خارج کی کہ مدعی مدعی علیہم آسامیوں سے اسوجہ سے ابواب کے
پانچیا متعلق نہیں ہے کہ اس سے مصدقہ ۵ قانون ابواب
بنگال نوٹس کی تعمیل نہیں کرائی اور مدعوہ مار سے رائد نہ تھا۔
قرار دیا گیا کہ دفعات ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ مزارعان بنگال کو
دفعہ ۵ قانون ابواب بنگال کے قانون کیا ہوتا ہے اس مقدمہ میں
مراقبہ جائز نہیں ہے۔

وائس اینڈ کمپنی بنام سر کی شٹو بھو مکس۔ انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۳۱۸ء مینڈر اپریشاد گھوش بنام مینڈر اپریشاد گھوش
کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۳۱۸ء صفحہ ۱۹۱۸ نمبر کیا گیا۔

مہیش چندر چوڑا پاد مہا بنام اماندار دیسی۔ انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۳۱۸ء صفحہ ۱۹۱۸ء راجانی کانت ناگ بنام جگیشور سنگھ رائد
لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳۱۸ء صفحہ ۱۹۱۸ء کی نقل کی گئی۔

مہاراجہ بندر اکشہو سنگھ بنام نریندر سنگھ رائد
کلکتہ لارپورٹ ۱۳۱۸ء سال انڈیا ریورز کلکتہ ۱۹۲۳ء

(کلکتہ) ۱۲۱۸

دفعہ ۵ کے تحت تیس کی تریبہ۔
کسی پٹہ کی تعمیر پٹہ کے تسلسل پرانہ نہیں ڈالتی اور نہ دفعہ
قانون مزارعان بنگال کے احکام کو غیر متعلق کر دیتی ہے۔

لنگان من خستہ سیدی کو اس کی وضاحت نہ کی گئی بلکہ
کو اس تیس کے فائدہ سے محروم نہیں کرتی جو دفعہ ۵ قانون مزارعان
بنگال کی رو سے پیدا ہوتا ہے۔

ناراکا رکھو من نام کماران چند رائے۔ کلکتہ لارپورٹ
۱۳۱۸ء سال انڈیا ریورز کلکتہ ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۵۰۹
۱۳۱۸ء دفعات ۱۵۱۳ (۵) ابواب ۱۸۵۸ء لنگان کے

منی۔ منرک جھہ دار زمیندار کی جانب سے لنگان
میں اس کے حصہ کے لئے دعوے۔ آسامی آباحت
کیا دعوے کر سکتا ہے۔

قانون مزارعان بنگال میں لنگان سے وہ شے مراد ہوتی
ہے حوالہ دے قانون تشکیل زر نقد باجنس کسی آسامی کی جانب
سے اس کے زمیندار کو آسامی کی حقیقت کے استحالہ یا دخل
کی بات نہ قابل ادائی یا قابل جو الگ ہوا اس شے کو کسی آسامی کی
جانب سے اس کے زمیندار کو نہیں جس سے لازم زمینداروں کی
تمام جماعت مراد ہوتی ہے بلکہ اون میں سے صرف ایک کو واجب
ہو لنگان نہیں کہا جاسکتا۔

دعوے جو کسی شریک حصہ دار زمیندار سے اس شے کیلئے
رجوع کیا ہو جو اسکو آسامی کی جانب سے اس کے حصہ کی
ارجحی کے استحال یا دخل کی بات نہ واجب الادا ہو
دعوے نہیں ہوتا جو قانون مزارعان بنگال کے مفہوم میں دا
ہے ڈگری جمالی دعوے میں ہوا کی جیسے قانون مزارعان
بنگال کے تحت ڈگری نہیں ہوتی اور ایسی ڈگری کی تعمیل قانون
مزارعان بنگال کے بموجب نہیں بلکہ مجبوراً بطور ادائی گری ہو
ہو سکتی ہے۔

ایک لنگان کے دعوے میں جو ایک شریک حصہ دار زمیندار

ایسی رقم کی باز یافت ہو جسے جو ادا کی گئی ہو۔
 ناسخ آغا نیو سماعیت۔ مجریہ ضابطہ دیوانی ایکٹ
 ۵۹ بابہ ۱۹ دفعہ ۵ آرڈر ۵۹ رول ۱۔ ڈگری پر
 دستخط کے جانے کے قبل فیصلہ کی تجویز ثانی۔ عدالت
 کا اختیار اصلی۔

دفعہ ۶۹۔ قانون معاہدہ ایسے شخص کے فائدہ کے لئے
 نہیں ہیں جو دوسروں کے معاملات میں دست اندازی کریں۔
 راجا پٹیا پور نیام صاحب وزیر ہند۔ انڈین کنسرٹریٹڈ
 ۸۳۔ واسورہ لیا نیام صاحب وزیر ہند۔ انڈین لارپورٹ
 ۸۴۔ اس جلد ۵ صفحہ ۸۸۔ گورنمنٹ نیام بھوین مردانا (سجیو
 گورنمنٹ نیام بالارام مردانا) انڈین کنسرٹریٹڈ ۵ صفحہ ۸۸ کا حوالہ
 دیا گیا۔

دفعہ ۶۹ کے الفاظ غرض منافی ہوگی تعمیر وسیع طریقہ سے
 کی جانی چاہئے۔

راجا مہاراج سائنٹا نیام ساسنی رام سین۔ انڈین لارپورٹ
 کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۶ کی تقلید کی گئی۔

وہ شخص جو اصلی بیع نامہ حاصل کرے اور اس بیع نامہ کی بیعت
 پر عدالت مجاز سے ایک متقابلہ کے ہوئے دعوے میں قبضہ کی
 جائز ڈگری حاصل کرے حقیقت کی شہادت بنانے کی کوشش کے
 الزام میں پھانسی نہیں جاسکتا اگر وہ جائیداد کو نیلام سے محفوظ
 رکھنے کے لئے مواخذوں کو ادا کرتا ہے۔

جب کسی عدالت اعلیٰ میں مرقمہ کرینیکا صرف یہ نتیجہ ہو کہ ڈگری
 جس کی ناسخی سے مرقمہ کیا گیا تھا بحال کر دیا جائے تو اس میں
 میں کوئی خلل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ شہادت الی ڈگری کی تاریخ
 سے کیا جائے۔

حکم جید بیہ بنام پرتی منڈال چودھری (مسکون بیہ) انڈین
 کنسرٹریٹڈ ۵ صفحہ ۸۸ کی تقلید کی گئی۔

سہوکار اور نیام جہاں سہوکار۔ انڈین کنسرٹریٹڈ ۵ صفحہ ۸۸
 کی تقلید کی گئی۔

جب کوئی شخص اس بات پر توجہ دے کہ اس کو ادا کر دینا کافی ہو
 شخص بائیں ہو تو سمجھنی داد میں جو عدالت میں لگا کر سکتی ہیں عدلیہ
 کے خلاف حاصل اور وصول کی ہوئی رقم کے لئے ذاتی ڈگری ہونی
 ہے کیونکہ دفعہ ۶۹ قانون معاہدہ میں کسی ایسی داد میں کی صراحت
 نہیں کی گئی ہے اگر عدلیہ کی تاریخ کی وجہ سے اس داد میں کی عمت
 نہ کی جاسکتی ہو تو وہ عدلیہ کی جائیداد پر کفالت کی شکل میں خرید
 داد میں کی استدعا کر کے بیع نامہ میں نو بیع نہیں کر سکتا۔

جب مندرجہ بالا دفعہ کا دعوے اس بنام فرامج کب جائے کہ

اوس کے بائع کی حقیقت برائے نام تھی اور یہ کہ اوس نے حقیقت

کے نقص کی اطلاع کے ساتھ بیع حاصل کی تھی تو وہ دعوے سے جو

اوس نے ان بیع رقم کی باز یافت کے لئے جس کی نسبت یہ بیعت

کیا گیا تھا کہ اوس نے جائیداد پر مواخذوں کی بے باقی میں ادا

کی نہیں اوس تاریخ سے جب عدالت نے اوس کی حقیقت کے

خلاف تجویز کی تھی و نیز اوس تاریخ سے جب مواخذوں کو ادا کیا

گیا تھا دونوں کے تین سال سے زیادہ عرصہ کے بعد رجوع کیا

گیا تھا منصفی المیحا و موتا ہے خواہ مدد ۶۲ مدد ۶۳ قانون میحا و

سماعت زیادہ و موزوں مدد ۲۳ و غیر متعلق ہوتی ہے کیونکہ مدلی

زیادہ سے زیادہ دفعہ ۶۹ قانون معاہدہ ہند کی رو سے مدلی

کے خلاف حاصل کی ہوئی اور وصول کی ہوئی رقم کی باز یافت کی

حاصل کر سکتا ہے۔

راجا مہاراج نیام راجہ شروچا لاسو ماسیکہ راجا۔ انڈین

پہلے۔ انہیں لار بورٹ سے پہلی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۸ نمبر کے لئے۔
کننگھام ہراجی بنام گورنمنٹ ناراین۔ آل انڈیا پورٹریٹ گیلری

کہ بائیس کی ناقص تحقیق کا علم ہو رہا۔ مبراغہ و لٹرائی
ادائی۔ ششتری آیا مبراغہ و لٹرائی مبراغہ و لٹرائی۔

و در سر هر ساله مال و نوبت معلوم یافتند و هر یک که مال را بیکدیگر سپردند
 و نوبت خود را بیکدیگر سپردند و هر یک که مال را بیکدیگر سپردند

قرار دیا گیا کہ معاہدہ سے دفعہ ۱۱۹ قانون معاہدہ متعلق
ہوئی اور دفعہ ۱۱۸ کے تحت حاصل کیے گئے سے ادا کر کے دینا
جائز نہ ہوگا۔

(۳) سپید کرد و در الکام جودا غلیظی که کاه نند و به کبابها و شیرینیها
و مخصوصاً اورنگ و دال چون گوشت یا پنیر که گسسته تا

کمری جنگل کنویر پور لاہور نام کوٹھی کنویر علی لال (پیشہ) ۱۳۳۶
فی ثلوث معاہدہ اکبر ۱۹۰۱ء بمطابق ۱۳۲۰ھ و ۱۳۲۱ھ

کیمینی - سالہا فی الحال
مدد بھی اکبر بلوے اسٹیشن سرکس دو دوسرے مقام پر دنگا

ان کا عرض ہے ایک ہی بار متصل دیا جائے کہ دوروں کی تسلسلہ سے اوسیں کو روکنا
 کے نوٹامین جو دعویٰ نے پیش کیا تھا ایک نمبر ورج کیا اور اسے

نفس مفوضہ درج کر اُسے اور ایک ریوسے رسید حاصل کرے مگر

اندرین کار بوقت الزام $\frac{5}{10}$ الی ایند بار بوقت الزام $\frac{14}{15}$
(الزاد)

..... و فوجہ ۱۵۱ امانت و سپردہ اور اعلیٰ مال
جو ابن سہل کے گریہ ہو۔ احمقیاں میں سے ایک بار
بہت تھیں۔

مالِ حرامین کی تحویل دینے کہ ہو گیا ہو اور اس کے بہرہ جی اور ان کی
فی نوید داری سے بچنے کے لئے اس امر کا بار بھونٹا کہ اوہس لئے مالِ

مجلسی احصیای اشیاء و جمعیات (احصیای طایف اشیاء) که بر پایه سه این سه
 مادونک، پو تنانک، بنیام، مادونک، تنابیه (و سال) و نونک پانزده ژوئیه ۱۹۱۳

نہا کہ اگر سے - ملا کہ ذمہ داری - خاص و عام -

شمالی -
اصول مالک کے مسائل و مسائل میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے

کلکتہ کے حسین ہزار میں ایک نہایت مشہور شخصیت تھے۔
 میں اور ان سے ایک رواج متعلق ہے جس کے بوجھ سے وہ

مالک کے نام ظاہر کئے جاتے ہیں ولالی سادات مذکورہ
مناسب کیلئے کے مشتربان اور بائوکان کے پاس جو

ہین اور اسی طور پر ہمسایان اور پکڑائیوں کے درمیان تعلقات اور
نافذ کرانے کے مسبق ہین دفعہ ۳۰ قانون سمادہ او دن ولا

ایک اصل مالک کے معاہدے کے متعلق ایہم امر یہ ہے کہ

حبیب کوئی سراج ہو جو ہم کو جس کی روشنی سے دلالت اور ہدایت
فریقین کے خلاف اصل مالک کے معاہدہ کے نفاذ کے مستحق

قانون امانت ایکٹ ۲۰۱۸ء کے تحت دفعہ ۱۶۴،
۶۴۔ رقم کے گشت میں آجائے کے معنی۔ بلکہ نہ
کسی تعبیر فیصلہ جوادوں دو علی سمیل البیل قانونی
جنیون میں سے ایک پر مبنی ہو جو بیان کردہ واقعات
سے پیدا ہوتی ہیں۔ نقصان۔

ملیبار تارو کا کرناؤں محض امین نہیں ہوتا بلکہ اس کی
میتیت غیر منقسمہ سند و خاندان کے تنظیم کی سی ہوتی ہے جب کوئی
رناؤں تارو کی رقم کا بیجا نقصان کرے اور اس کو کسی شخص کا
لے لیا کر دے تو رقم جو کہ اس کی ذمہ داری کی اطلاع کے ساتھ
موجود کر کے قبضہ میں لائے ہوئی ہے اس لئے مشاغل
دفعہ ۱۶۴ قانون امانت کے بموجب اسکا پابند ہونا ہے کہ اسکو تارو
اور اس کے دے۔

دفعہ ۱۶۴ قانون امانت میں رقم کے گشت میں آجائے سے
بار بار کے معمولی طریقہ سے رقم کا منتقل ہونا اور داخل ہونا
نہ کہ کسی خاص فعل سے رقم کا منتقل کیا جانا جیسا کہ کسی ایک شخص
کی جانب سے کسی دوسرے شخص کو ادائی ہوئی ہے۔

جب کسی عرضی عویس کی رو سے کسی مقدمہ کے عام واقعات
عدالت کے روبرو پیش کئے جادوں اور ان کے حقیقی قانونی معنی
کا خلاصہ کی گئی ہو اور ہر دوری شہادت ان دونوں اسکا قانونی
میتیتوں کے لئے ایک ہی ہو جو ان واقعات سے پیدا ہوتی ہیں
جو عرضی دوسرے میں بیان کئے گئے ہوں گوان شلج میں جو اس
سے اختلاف کئے جاسکتے ہیں اختلاف ہو تو عدلی علی کی نسبت یہ
نظر نہیں دیا جاسکتا کہ اس کو اس وجہ سے نقصان پہنچا ہے
عدالت نے اپنا فیصلہ ان دو قانونی میتیتوں میں سے ایک پر مبنی
دیا تھا جو شہادت مشمل سے پیدا ہوتی ہیں۔

بینا کشی و تہیہ یا رانا بنام حیرا یا پوتہ تہیہ۔ مدراس
ویکیٹ نوٹس ۱۹۲۳ء (مدراس) ۱۳۴۴
قانونی میجا و سماعت ایکٹ ۱۹۱۲ء۔ بابتہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۵۔
قانون عدالت کے لئے دہرائی اور ایکٹ ۱۹۲۲ء بابتہ
۱۸۵۹ء دفعات ۳۰، ۳۱۔ عدالت ہند و ہند کی جانب
سے رہن کا منتظر۔ ملت افکار رہن۔

اتیس ڈگری جو قانون میجا و سماعت بابتہ ۱۸۵۹ء کے
زمانہ تھا زمین حاصل کی گئی ہو اس کے لئے حسب دفعہ ۵ قانون
مذکورہ ۶ سال کی میجا و مقرر ہے اور اس پر واجد کے قانونی
سماعت بابتہ ۱۸۵۹ء کی دفعات ۳۰، ۳۱ موثر نہیں ہوتیں۔
ہنگوان بحق بنام چندریوت۔ اور کبیر علیہ صفحہ ۲۸۹
یہی سنگہ بنام رمن سنگہ اور کبیر علیہ صفحہ ۲۹۰ اور اجیو پریا
یہا و سنگہ بنام راجہ سورت سنگہ۔ اور کبیر علیہ صفحہ ۲۹۱ کا حوالہ
دیا گیا۔

بالرہ بنام بی شیر بہادر سنگہ۔ اور اور اگرہ لارڈ پریس
(اورو) ۵۶

ایکٹ ۱۸۵۹ء بابتہ ۱۸۵۹ء صفحہ ۲۹۰۔ بعد
پروسی عرافہ کا اخراج ڈگری کی تعمیل میجا و کا
نفاذ نالاش رہن میں ڈگری مشروط میجا و سماعت
تعبیر و تباہیز۔ مرتبہ کی جانب سے استخراق رہن
ابتدائی کی بجائے باقی۔ رہن کے تحفظ کے لئے دستاویز
ابرا۔ رہن کی جانب سے استخراق کی ڈگری کی
ادائی جس میں میجا و عارض ہو گئی ہو نقصان سے
برائت حاصل کرنے کا رہن کا حق۔

کسی ڈگری کی ناراضی سے عرافہ بعد پروسی عرافہ پر مبنی

ایک فقہ مالکی کی نسبت جس میں ایسے معاہدہ کے دونوں قریب
کے بائین نزاعات کے فیصلہ کی صراحت ہو پہلے خیال کرنا چاہیے
کہ اس میں دلال شامل ہیں۔

جسے لال اسٹو کو بنام منہنا نا تہہ ملک انڈین کمپنیز ہلدہ ۳
صفحہ ۳۴ کی نقل کی گئی۔

تجوہ خصوصی۔ جب کہ یہی اصل مالک کے معاہدہ کا نمونہ تھا
کہا جائے تو ایک رواج موجود ہوتا ہے جس کی رو سے دلال
اور ترقیقین معاہدہ آپس میں ایک دوسرے کے ذمہ دار ہوتے ہیں
جب تک مل گرد واری لال بنام رام گوپال پوسیت رام۔
انڈین لارپورٹ کلکتہ ۱۲۱۲ ال انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۲۱۲
(کلکتہ)

قانون معاہدہ ایکٹ ۱۹۱۵ء باب ۲۶۔
منع شرکت کے متعلق اخبارات میں اعلان۔
دست بردار ہونے والے شریک کی ذمہ داری۔
تمام اخبارات میں منع شرکت کا اعلان شرکت سے
دست بردار ہونے والے شریک کو اس مال کی ذمہ داری سے
بری نہیں کرونیہ جو فیکم معاملات داروں کے کوئی کو دے ہو
از اکیل محسوس بنام۔ دیر انجیرنگ ورکس لمیٹڈ۔ انڈین
لارپورٹ رنگون ۱۲۱۲ (رنگون) ۲۰

دفعہ ۱۸۷۔ وہ شخص جو اس مال پر قابض
ہو جو بیع کے جانے والا تھا یا مال کو گروہ کہہ سکتا
ہے۔ دیگر مجموعہ ضابطہ موجودی ایکٹ ۵ باب ۲
۱۳۹۶

قانون طیارہ۔ تارواڈ۔ تویع۔ کارناون۔ آیا فیصد
ہر خلاف کارناون ارکان پر قابل پابندی ہے۔

ورائنٹ۔ مال کمپنیز۔ قانون کا شرح و نمبر۔
عدالتوں کا فیصلہ۔

تجوہ موجودگی فریب یا سازش فیصلہ مالش جس میں ایک
کارناون سے بینک نے بیجیٹ قائم مقام کے جواب میں کی ہو
ارکان تارواڈ یا تویع پر جس کی اوس سے قائم مقام کی ہو قابل
پابندی ہے۔

(طائرہ پر بحث کی گئی)
قانون طیارہ کے تحت رکن خاندان از قسم ذکر کی تمام
جائداد کمپنیز جو اوس کی وفات پر ترقیق کی گئی ہو جائداد خاندان
کا جزو بنتی ہے اور سب سے بڑے پیمانہ رکن از قسم ذکر کے
زیر اہتمام آجاتی ہے۔

کلائی کمپنیز بنام پلان اریا مین۔ مدراس ہائی کورٹ
رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۲ برصغیر ۱۹۱۲ کی نقل کی گئی۔

مال کمپنیز جو اصل کنندہ نے اپنی تویع کے سرمایہ کی مدد
سے جو تھوڑا سا سرمایہ کی جائداد کو عاید ہو پیدا کی ہو جائداد
تویع بنتی ہے اور تمام تارواڈ کارناون بخلاف تویع کے
اون کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

یہہ جج کے حیطہ اختیار میں نہیں ہے کہ قانون کی ترمیم کر
خواہ وہ اشخاص کے احساسات کے گنتا ہی متاثر ہو۔ اوس کا
فرض منصبی ہی ہے کہ وہ اسکو اسی طرح نافذ کریں جیسا کہ وہ
اور لیا تہہ ذرا ہائل اور کو بنام اور لیا تہہ کہنی گئی لاویا
۱۹۱۲ مدراس لائیکز ۱۳۱۲ ال انڈیا رپورٹ مدراس ۱۳۱۲
(مدراس) ۳۶

تارواڈ۔ کارناون کی حیثیت۔ رقم جو کارناون نے
کسی شخص ثالث کو ادا کی تھی آیا وصول کی جاسکتی ہے۔

۶۰۰ عیسیٰ ہر سال کے بعد وصال کیا جاتا ہے۔ میرا وینٹون
کھا گیا ہے۔ خامہ کی لاطینی۔

۱۔ نورین رافضیہ ان کی داد و اسد کیا ہے عدالت اسد
سے بڑا نقل ہنسنا کہ ہونی چاہیے اور اگر مجا و سماعت موصیٰ ہو
کے بعد نقل پیش کی جائے تو رافضیہ بالعموم منصفی البعد و فرار و
خارج کرنا مانا جاتا ہے۔

۲۔ واصل بنام مسیٰ رام۔ انڈین کبیر ۲۲ ص ۴۲ ص ۴۳ کی نقل
سبب بہ فرار و مانا گیا کہ عدالت اسد الی کے قبضہ کی نقل اس
واقعہ کی وجہ سے اندر نہ جاتا و نہیں پیش کی گئی کہ اس واقعہ کا
اسد اعتراف کیا ہے جس میں اس بات کی ضرورت نہ لائی گئی ہے کہ اس
نقل ما و اسد رافضیہ ثانی کے ساتھ پیش کی جائے اور وقت
سبب رافضیہ اگر کیا گیا تھا قاعدہ کا علم عام طور پر ہونے کے لئے کافی
وقت نہ بن گذر اٹھا۔

فرار و مانا گیا کہ دفعہ ۵ قانون میجا و سماعت کے مہم جو میں میجا
سماعت مقررہ رافضیہ کی ترمیم کے لئے کافی وجہ ہو (۲۲)۔

محرم الدین منام سیون علی شاہ۔ انڈین لاریڈٹ لاہور

۱۴۱۱ لاہور لاجرٹل ۵/۲ (لاہور) ۴۰۰

قانون میجا و سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء دفعہ ۵۔

رافضیہ تاخیر جو میں کرنے میں ہوئی ہو۔ عدالت کی نقل۔

توسیع جو میں وین کی گئی ہو۔ کافی وجہ۔

کوئی قانونی غلطی عدالت سے سخت دفعہ ۵ قانون میجا و سماعت

اوس کا اختیار استعمال کرنے کی اسد عا کرنے کے لئے کافی وجہ ہو سکتی

ہے ماحضوں اوس وقت جبکہ غلطی ایسی ہو جس میں وہ عدالت جس

ناتس کی سماعت کی ہو نہ کر کیا ہوئی ہو۔

برج الدننگ بنام کاشی رام۔ انڈین کبیر جلد ۱۲ ص ۴۲ کی نقل

۱۔ ابنا۔ ناس عدالت دہلی میں رجوع کی گئی تھی عدالت دہلی
اختیار سماعت سے الکار کیا اور بعضی دعوے عدالت مال میں پیش
کرنے کے لئے واپس کیا۔ عدالت مال سے بہ فرار و مانا و سکون ناس کی
سماعت کا اختیار نہ ہوا۔ رجوعی سے نکال کر کے رد و رافضیہ کیا لیکن فرار و
سے عدالت سخت کا حکم فرما کر کہا اس کے بعد رجوعی سے عدالت دہلی
میں رجوعی و اس کے مکرر ایک ایک اس عدالت نہ کر کے فرار و مانا
ایک انفرمیشن شدہ تھا اس کے لئے عدالت دہلی کے پہلے
حکم کے خلاف جس کی رو سے اختیار سماعت سے الکار کیا گیا تھا

کٹ ج کے رد و رافضیہ کیا مرفوعہ میرا خارج المیجا و تھا۔
فرار و مانا گیا کہ رجوعی سے عدالت دہلی میں رجوع ہو نیکی
نیل نیکی بنتی سے عدالت مال میں رجوعی کی تھی اور
اسا ان میں مرفوعہ پیش کرنے میں کوئی نامناسب تاخیر نہ ہو تھی
وہ دفعہ ۵ قانون میجا و سماعت کے قاعدہ کا سختی تھا۔

لالہ بنیاد ہونام سید شمشاد علی (۱۹۰۵) کے

دفعہ ۵ مرفوعہ حوالہ فقہانے میجا و اور رجوعی۔

ناکافی وجہ پر رجوعی کرنے کی وجہ سے توقف۔ کافی

وجہ۔

جب میجا و مقررہ کے انقضائے بعد مرفوعہ پیش ہوا اور مرفوعہ

بہ دفعہ ۵ ص ۴۲ کے حوالہ درخواست رجوعی کی کی رجوعی کر کے

میں گزر رہے وہ اس میں سے خارج کیا جائے تو سخت دفعہ ۵

قانون میجا و سماعت عدالت مرفوعہ کو اپنے اختیارات تمیزی میجا

صورت میں استعمال کرنے چاہئے جسکے درخواست رجوعی کی وجہ

کافی معلوم ہوتی ہوں۔

مادنگس لون بنام مادنگس لون۔ آئی ایڈیٹور ٹرلر ہونام

۵۲ (لوکر میجا)

صورت میں تعمیل ہو کر گی کے لئے بموجب قانون میعاد سماعت بابت
۱۵۱۲ء میں یاد اس ڈگری کی تاریخ سے محسوب ہونے کا واقعہ
کی اخراج کی تاریخ سے۔

عبد المجید بنیام جو اہل لال انڈین کلبہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۹
وہاں کہنا ہوتا ہے نام ہی وہی۔ انڈین کلبہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۴۹ کا حوالہ دیتا
ہو گیا کسی مقدمہ میں میں ڈگری کی شرط چھوڑی ہوئی ہو اور
اوس کی تعمیل کے بموجب قانون میعاد سماعت بابت ۱۵۱۲ء کے صورت
تین سال سے کہ تین سال اور وہ مدت جو بموجب ڈگری کی افکار
کے لئے مقرر کی گئی ہو۔ قانون میعاد سماعت بابت ۱۵۱۲ء میں کوئی
ایسا حکم نہیں ہے جس کی وجہ سے اوس کا اثر ہمہ کو ڈگری کی نظر
ثانی ہونے سے وہ ہر پر چاہے جو قبل تاریخ نفاذ کے تادیعی
ہو نیکی و جہیز ہو شہر ہو گئی ہو۔

ایک مرتبہ نے انکے فرس مالٹ کے ہاس رہن نامہ کو قبول کر کے
استعراق پیدا کیا اور بعد اس میں اس میں بے باقی کر دیا۔ مرتبہ
اوس سے یہ سہ ماہہ امر کہا کہ وہ اسے تمام نقصانات و پرچہ نقصانات
و دعاوی و مقدمات و مطالبات و حسابات کا معاوضہ جو ان میں
ناموں کی بنا پر اوس پر عائد ہوئے ہوں یا تمام زر و قرضہ یا وہ رقم
واجب الادا جو مرتبہ کے کسب و کسب سے اس میں نامہ کی بنا پر عائد ہو
ہو ادا کر دے۔ کابعد ازاں فریق ثالث نے اسے استعراق
کی بنا پر اصل میں کے خلاف ڈگری حاصل کی لیکن میعاد کے اندر اسکی
تعمیل نہیں کرائی۔ اس میں نے بعد نقصانے میعاد اوس کی ادائی
کر دی اور اپنے مرتبہ کے خلاف اس رقم کی بازیافت کی نالیش و آرڈر
جسکی ادائی ابراہامہ کی بنا پر اوس نے کی تھی۔ یہ جواب دہی کی گئی کہ
وہ ادائی اختیار ہی تھی اس لئے مرتبہ پر اس رقم کے معاوضہ کی
ذمہ داری عائد نہیں ہے۔

فسر دیا گیا کہ گورنر کی ادائی اس میں ہم میں اسداری ہی کہ
وہ ایسی ڈگری کی بیانی میں گئی تھی جس کی تعمیل میں میعاد عائد
ہو چکی ہو تاہم مرتبہ نے شخص ثالث کے ہاس ۱۵۱۲ء پر ہر نامہ کو
بطور ضمانت لکھ کر کے اس میں نے حوالہ افکار کا کہ ہا لبریتا میں کسی
و نقص پیدا کر دیا اور اوس پر ہر عائد کے و ہا ہا اس لئے ہر کالٹ نام
مرابطہ ابراہامہ شخص موثر الذکر محاذ ہے کہ مرتبہ سے وہ رقم واپس
لے لے اوس نے حوالہ کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے اوس
کی ادائی میں صرف کی ہو جسے مرتبہ نے خود اپنے فعل سے عائد کیا
سو چند رانا ہوتا ہے اسے تمام ہر راج بہادر سنگھ ہونا سند
ہر اوس لار پورٹ برپوی کونسل جلد ۱۰۰ مدراس لائٹس ۱۰۰
بیمبی لار پورٹ ۱۰۰ مدراس ویکلی نوٹس ۱۰۰ مدراس ۱۰۰
ویکلی نوٹس ۱۰۰ انڈین لار پورٹ کلکتہ ۱۰۰ مدراس ۱۰۰
برپوی کونسل ۱۰۰ (برپوی کونسل) ۱۰۰

قانون میعاد سماعت ایکٹ ۱۵۱۲ء
ایسے مراعات کا نمبر پرایا جانا جو ہر وین میعاد و فیل کیلئے
جو بعض متعلقہ مراعات جانتے فیصلہ جات کی مقول کے تحت جو
اوس وقت کے نہ جاسکتے ہوں جب تک کہ اصل مراعات مکمل کاغذات
کے ساتھ نہیں پیش کیا گیا تھا تو عدالت مراعات بلانامل مراعات کے
حق میں اپنا اختیار تیزی حسب دفعہ ۵ قانون میعاد سماعت ۱۵۱۲ء
کرے گی۔

ناراکار گھوش بنیام کمار ارن چندر سنگھ کلکتہ لاہور ۱۵۱۲
آل انڈیا رپورٹ کلکتہ ۱۵۱۲ (کلکتہ)
دفعہ ۵۔ مجروحہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بابت
۱۵۱۲ء آرڈر ام رول ۱۔ آرڈر ۱۵۱۲۔ مراعات ثانی۔
عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل کا میعاد سماعت

صراحتاً بتلائی گئی ہو یا ایک ایسی غرض ہے جو صریح الفاظ کے ذریعہ
 سے یقیناً منظرہ کی گئی۔
 (۱) ایسٹ انڈیا کمپنی نے مسٹر مینٹو کے راج کی جائیداد
 قبضہ حاصل کر کے اوس کے دو بیٹوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا
 تھا جس کے ذریعہ سے کمپنی اون کو قابل انتقال دستاویزات یا
 صداقت نامہ جات دینے اور قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے بیخبر کی
 مالکوارسی کا ایک کافی جزو عطا کر کے بہرہ صامندہ ہوتی تھی۔
 دستاویزات مذکورہ ادائیگی کی سند پر بیخبر کی اطلاع متعلقہ
 مسٹر مینٹو کے والدین کے خزانہ عامہ پر واجب المذاہمتین
 ایک مالش بین جو کمپنی کے جانشینوں کے خلاف دستاویزات مذکورہ
 میں سے ایک دستاویز پر بیخبر کی گئی تھی۔
 قرار دیا گیا (۱) کہ کمپنی اور اوس کے جانشینان ایسے اشخاص
 تھے جن کو حسب شقائے دفعہ ۱۰ قانون میجا و سماعت کسی خاص
 غرض کے لئے جائیداد امانتاً حاصل ہوتی تھی اور اس لئے دعوے
 دفعہ مذکور کے تحت آتا تھا۔
 (۲) یہ کہ اگر دستاویز کو بطور ایک معمولی معاہدہ کے قرضہ کے
 تصور کیا جائے تو میجا و سماعت اوسکی بابت اوس وقت تک ضرور
 نہیں ہوتی تھی جب تک کہ ادائیگی کی ۱۵۱۵ چھپنے کی اطلاع متعلقہ
 ہونے کے بعد اس کے خزانہ عامہ پر مطالبہ نہیں کیا گیا تھا۔
 صاحب ذریعہ ہند بنام مینٹو راجہ پرنس۔
 (مدراس) ۱۰ مہم ۱۰
 قانون میجا و سماعت ایکٹ ۹ بابت شق ۱۲ و دفعہ ۱۲۔
 مرافعہ کا اوس حکم کی نقل کے بغیر دائر کیا جانا جس کی
 باراضی سے مرافعہ کیا گیا تھا۔ تاہم مرافعہ کسی حکم کا
 مرتب نہ کیا جانا۔ وہ مدت جو فیصلہ اور ڈگری کی نقل

حاصل کرنے میں صرف ہوتی تھی یا خارج کی جا سکتی تھی۔
 اون مفدمات میں بین بین بطریق ضابطہ حکم مرتب نہ کیا گیا تھا
 مرافعہ کے لئے یہ کافی ہوتا ہے کہ وہ اپنی باداؤ اسٹ مرافعہ کیساتھ
 فیصلہ کی نقل منسلک کرے اور میجا و ذاب کے فیصلہ سے محسوب ہو سکتی
 ہے بلکہ جب کوئی عملیہ حکم منسلک کیا گیا ہو تو فیصلہ اور بطریق ضابطہ
 حکم دونوں کی نقل یا دواؤ اسٹ مرافعہ کے ساتھ منسلک کیا جانی چاہیے
 اور مرافعہ اس کا مستحق ہوتا ہے کہ وہ اوس مدت کو منہا کرے جو ادائیگی
 نقل حاصل کرنے میں صرف ہوتی تھی۔
 کمالا اسی بنام تارا پادا ڈگری۔ انڈین کسٹمر علیہ ۱۰۰۰
 کی تعلیم کی گئی۔
 میراج بنام بنیادریل۔ انڈین کسٹمر علیہ ۵۵ صفحہ ۱۵۵ کو منسلک کیا
 منگل سنگھ بنام ہردارم۔ انڈین کسٹمر علیہ ۹۰ صفحہ ۱۰۰ کا حوالہ
 دیا گیا۔
 ایک مرافعہ مفروری ۱۲۱۰ کو اس حکم کی باراضی سے دائر کیا گیا
 تھا جو چنوری ۱۲۱۰ کو صادر ہوا تھا لیکن ڈگری کی کوئی نقل منسلک نہیں
 اس لئے کہ اوس وقت تک کوئی ڈگری صادر نہیں ہوئی تھی۔ ۱۰ مفروری کو
 مرافعہ نے نقل ڈگری کے لئے درخواست پیش کی ۱۵۱۵ کو بطریق ضابطہ
 حکم منسلک کیا گیا تھا اور اوس کی ایک نقل ۱۵۱۵ کو تیار ہو گئی تھی اور
 وہ اوس کو ۱۹۱۰ کو حوالہ کی گئی۔ ۲۳ مفروری کو اوس نے بطریق ضابطہ
 حکم کی ایک نقل داخل کی۔
 قرار دیا گیا کہ چونکہ اوس تاریخ پر کوئی بطریق ضابطہ حکم مرتب
 نہیں ہوا تھا جبکہ مرافعہ ابتداً دائر کیا گیا تھا اس لئے مرافعہ اوس
 میجا کو منہا کر سکتا تھا جو نقل حاصل کرنے میں صرف ہوتی تھی
 کدانا نہ بنام نالک۔ (الہ آباد) ۶ مہم ۶
 دفعہ ۱۲ ضمیمہ ۱۰۱۸۲ ڈگری کی قبیلہ۔

الفون میعاد سماع سنہ ایکٹ ۹ بائینہ شستہ دفعہ ۵۔

مرافعہ و اصل کرے بین زائچہ و سجادین نویسیج کرنے سے انکار۔ اختیار تہیزی کا استعمال مرافعہ نانی۔

دست اندازی منجانب بانکو رٹ۔

تسب کوئی عدالت مرافعہ تحت عدالتی اختیار تہیزی کے استعمال میں اوس میعاد بین نویسیج کرنے سے انکار کرے جو مرافعہ اصل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی تو باقی گورٹ بصیغہ مرافعہ نانی سنہ اندازی ذکر کرے گی گو یہ ممکن ہو کہ عدالت مرافعہ تحت ہونے بصورت میں اوس نے اس معاملہ کے متعلق مختلف رائے اختیار ہوتی۔

لیکن جب کوئی رج بظاہر ایسے اختیار تہیزی کے استعمال میں ایسا عمل اس رائے کے لحاظ سے کرے کہ کوئی عام قاعدہ موجود نہیں ہے جبکہ دراصل عام قاعدہ موجود ہو جس کی اوس کو اپنے آپ پر واجب التحمل ہونے کے لحاظ سے تفہیم کرنی چاہئے تو وہ اس قانون کی حد تک جو مقدمہ سے متعلق کیا جانا چاہئے خود کو گمراہ کرتا ہے اور اوس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اوس نے عدالتی اختیار تہیزی کا استعمال کیا ہے۔ ایسی صورت میں بانکو رٹ کو مقدمہ اسی رٹنا چاہئے یا خود اختیاری تہیزی کا استعمال کرنا چاہئے۔

بدیہ بنام دیوان۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۶۱۵ ایچ اندر سنگہ بنام کاشی رام انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۶۰۸ کا حوالہ دیا گیا۔

شیخ احمد حسین بنام شیخ محمد فیض اللہ۔ الہ آباد لاہوریل ۱۹۱۳ء راکہ آبادی

دفعہ ۱۰ کا اطلاق۔ ایسے شخص کے خلاف سناٹا کا دعوے جو خود اپنے ہی اصل بھائی سے امین بنا ہو ویکو

جھوٹا بطور دیوانہ ایکٹ ۵ بائینہ شستہ دفعہ ۲۰ ۱۹۱۳ء

دفعہ ۱۰ کا اطلاق۔ نالش منجانب امین بنام شریک امین جاندادانہتی کے مشترکہ قبضہ اور انتظام کے لئے منوفی امین کے نابالغ بیٹوں کا ولی جو برضائے مندی شریک امین قابض ہو قبضہ آیا مخالفانہ ہے۔

قانون میعاد سماع کی دفعہ ۱۱ اوس نالش سے متعلق ہے جو ایک امین اپنے شریک امین پر نالشی جانداد کے مشترکہ قبضہ اور انتظام کے لئے کرے اور یہ دفعہ ۱۰ نالشات تک محدود نہیں ہے جن میں کسی امین سے کوئی شخص اجنبی حساب نہیں کا دعویٰ کرے اگرچہ عموماً اولیا اس امر واقعی کے متعلق منجانب نابالغان کو قبول نہیں کر سکتے کہ نابالغ کا قبضہ منجانب اپنے نابالغ بچوں کے مقابل دوسرے شخص کے قبضہ مخالفانہ ہے یا نہیں۔ ولی کا وہ بیان جو ایسے قبضہ کی نوعیت کے متعلق ہو جس سے اوس کی نیت ظاہر ہوتی ہو بالکل قابل احوال ہے۔

حب منوفی امین کے بعض نابالغ بیٹوں کا ولی دوسرے شریک امین کی استدعا اور رضامندی سے کامل طور پر قابض ہو تو ایسے ولی کا بلا شرکت غیر سے قبضہ قبضہ مخالفانہ نہیں ہو سکتا۔ جو دوسرے امین کی بیٹلی کی حد تک پہنچ سکے۔

شنگو گپا بنام سنگر یاچٹی۔ لاڈلیکی ۱۹۱۳ء مدراس ایکٹیوٹس ۱۶۰ (مدراس)

دفعہ ۱۰ ضمیمہ اول مد ۶۶۔ خاص غرض کا مقہوم۔ نالش جو اوس ستاویز پر رجوع کی گئی ہو جو بعد طالعہ کسی مقام پر واجب الادا ہو میعاد سماعت۔

کوئی خاص غرض حشیشا دفعہ ۱۰ قانون میعاد سماعت ایکٹیوٹس غرض ہے جو اول الفاظ میں امانت قائم کی گئی مہر فی الاولیٰ

| | |
|---|--|
| <p>تحریر میں اقرار کیا ہو جب ایسا اقرار غیر اسباب شدہ ہوئے کی وجہ سے نا قابل ادخال شہادت ہو۔</p> <p>لیکن رام بنام لال آل انڈیا ریپورٹر لاہور ۱۹۲۳ء</p> <p>(لاہور) ۱۲/۴/۲۸</p> <p>قانون میعاد سماعت ایکٹ ۹ بابت شہادت ۱۹۲۰ء</p> <p>۲۱۴۶۰ شہادت کے قرضہ۔ جزوی ادائیگی جو ایک مدعی علیہ نے تحریر کی ہے اور جس پر دوسرے مدعی علیہ نے دستخط کئے ہوں۔ اقرار۔</p> <p>جب دراستی کسی قرضہ کے ذمہ دار ہوں جو ایک کہانہ میں درج کیا گیا ہو اور وہ قرضہ کی بے باقی میں ادائیگات کریں تو یہ دوسری بات نہیں ہے کہ دونوں دامن کے بھی کہانوں میں لکھا تھا کریں۔</p> <p>اگر مجلہ دو معاہدہ کنندگان کے ایک نے کوئی ایسا فعل کیا ہو جس سے ایک جدید معاہدہ سماعت آغاز ہوتی ہو تو وہ جدید معاہدہ صرف اس کے خلاف آغاز ہوتی ہے اور اس کے مندرجہ ذیل کے خلاف آغاز نہیں ہوتی۔</p> <p>کسی نالاش میں بیجا دس رقم کی بازیافت کے لئے رجوع کیا گیا ہو جو ایک اندراج کی بابتہ واجب الادا ہوتی ہو تو دونوں مدعی علیہ کی جانب سے مدعی کی جی جی کہا ہے کہ کیا کیا تھا یہ سب اہلکار جزوی ادائیگات کی گئی تھیں جو ایک مدعی علیہ کی تحریر میں درج کی گئی تھیں جس کے ساتھ دوسرے کے دستخط اضافہ کئے گئے تھے۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ ادائیگات صاف طور پر پتہ نہ اس اقرار کے کہ ذمہ دار مدعی مسلسل تھی اور دونوں مدعی علیہ ہم شہادت کا ذمہ دار تھے۔</p> <p>دیونند پتی جی بنام جمنی شاہ پوری جی جی لاہور ۲۵/۴/۲۸</p> <p>آل انڈیا ریپورٹر لاہور ۱۹۲۳ء</p> <p>(بمبئی) ۲۰/۴/۲۸</p> | <p>دفعہ ۲۰۔ ادائیگی جو اصل اور سہو کی بابتہ کی ہو۔ میعاد سماعت جو محفوظ ہوئی ہو۔</p> <p>کوئی ادائیگی جو سہو کی بابتہ کی گئی ہو میعاد سماعت محفوظ رکھنے کے لئے مؤثر ہے اگرچہ اسی وقت اصل کا ایک جزوی ادائیگی ہو۔</p> <p>موسم بنام بنام لکھنؤ کار بک۔ اندین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶ اور پٹا کلائی بنام پاکیا۔ بی جی لاہور جلد ۲ صفحہ ۲۱ پر اسڈال کیا گیا۔</p> <p>لاڈ گویند واس کرتا واس بنام رکنی بہائی۔ اندین کیسٹر جلد ۲ صفحہ ۲۰ نمبر کیا گیا۔</p> <p>راما کرشنا ناوسی بنام پچاندی جیٹیار۔ مدراس وکیل نوٹس ۱۹۲۳ء</p> <p>(بمبئی) ۱۰/۳/۲۸</p> <p>دفعہ ۲۰ کا اطلاق۔ دیکھو شرع اسلام۔</p> <p>وقف۔</p> <p>دفعہ ۲۸ ضمیمہ اول مد ۱۳۴۔ مدعی بڑا مدعی۔ بعد از فقہائے دین زادانہ مارہ سال بک لگان کا نا کیا جانا۔ نالاش بازیافت قبضہ۔ مدعی کا حق آیا زائل ہو گیا ہے۔</p> <p>ایک جائداد کی قبضہ کی نالاش میں معلوم ہو کہ مورت مدعی علیہ کے قبضہ میں جائداد متنازعہ کا پٹہ تھا جس کو تاریخ ارجاع نالاش سے قبل زادانہ مارہ سال گذشتہ چک میں اور پھر کوئی جدید معاہدہ باہرین فریقین نہیں ہوا۔</p> <p>قرار دیا گیا کہ دعویٰ بروئے ۱۳۴ قانون میعاد سماعت خارج المیاد ہے۔</p> <p>(۳) قانون کا اثر یہ تھا کہ وہ حقوق جو مدعیان کو حاصل تھے زائل ہو کر قانونی حقوق مدعی علیہ کو حاصل ہوئے تھیں مدعی کے حق میں منتظر حق بھی نہیں کیا جاسکتا۔</p> |
|---|--|

مدن مہرین کو سائین بنام کمار ماسیور مالیک کلکتہ لاجریل
بلدہ صفحہ ۶۱۵ چھری بنام راجو بہائی انڈین لارپور سٹریٹ
مدن ۲ صفحہ ۵۰

ہنسٹ بیگوان رافیل بنام رام کرشنا بوس کلکتہ دیپلی ٹرسٹ
(ریگولی ٹرسٹ) ۶۶

انڈین ایسٹریا سما عمت اکٹ ۹ پانیتہ ۱۹ ضمیمہ اول
۵۱۱ جوئے عمتا بطور ورائی ایکٹ ۵ پانیتہ ۱۹
آرڈر ۱۶ اول ۵۰ ۶۲۳۵۰۰ جوئے کی کارروائیاں
بلا تحقیقات دعویٰ کے اخراج - حقیقت ثابت کرنے
کے متعلق دعویٰ میں اسما عمت -

جیپ کوئی دعویٰ آرڈر ۱۶ اول ۵۰ جوئے عمتا بطور ورائی کی
روئے بعد تحقیقات کیے جائیں گے اس بنا پر نام منظور کیا جائے کہ وہ
بعد از وقت رجوع کیا گیا ہے اور بدین نام کامیاب و سیدار حقیقت
ثابت کرنے کے لئے مقدمہ چھری کوئے تو یہ مقدمہ اول ۶۲۳۵۰۰ آرڈر
۱۶ کے تحت آتا ہے اور اس سے ۱۱ ضمیمہ قانون میں اسما عمت
متعلق ہوتی ہے -

دیپلی ٹرسٹ بنام رنگا ناگتھ - انڈین کیسٹریٹ ۴۴ صفحہ ۲۰
سے استناد کیا گیا -

مدن ۱۱ ضمیمہ قانون میں اسما عمت اور مقدمات حوالہ احکام
سے پیدا ہوئے ہوں جو دعویٰ کی تحقیقات کے فیصلہ کے لئے
تھے دیگر اور مقدمات سے متعلق ہوتی ہے حوالہ احکام سے پیدا
ہوئے ہوں جن میں جوئے کی قطعاً تحقیقات نہیں کی گئی ہو بلکہ
اسکو اس بنا پر منظور کیا گیا کہ وہ بعد از وقت رجوع کیا گیا تھا -
سیٹھ گوبندھن داس بنام کندی لال (الکلیا) ۱۳۶۲
ضمیمہ اول ۱۶ - قانون وصولی مالگاری

مدن اس ایکٹ ۲۰ - بائیں گیسٹریٹ ۵۹ صفحہ ۱۱۰
محصول آپ کی بازیافت کے لئے رجوع کی گئی ہو وہ
اعراض کے ساتھ اس کے ساتھ کیا گیا ہو یہ باد اسما عمت
کوئی ٹرانس جوائن رقم کی بازیافت کے لئے رجوع کی گئی ہو
جسٹریٹ میں بیان کیا گیا ہو کہ ٹرانسٹ کے اس کو ناجائز طور پر
محصول آپ کے وصول کیا تھا اور جو انٹرنل کے ساتھ اس کے ساتھ
تھی مد ۱۱ ضمیمہ اول قانون میں اسما عمت سے تابع ہے

رادو ونگار ٹی بی بی صاحب وریٹریٹ انڈین کیسٹریٹ
۵۱۱ صفحہ ۲۸ - رادو ونگار ٹی بی بی صاحب وریٹریٹ انڈین کیسٹریٹ
۱۱ صفحہ ۶۹۹ صاحب وریٹریٹ بنام زمیندارنی ونگار ٹی بی بی
انڈین کیسٹریٹ ۵۱۱ صفحہ ۹۸ کارالہ ونگار

۵۱۱ صفحہ ۵۹ قانون وصولی مالگاری مد اس بائیں گیسٹریٹ
اشخاص سے متعلق ہے جو کوئی ناجائز یا شبہنا بطور کارروائیاں سے
مضرت ہوئی ہو جو حسب احکام قانون نہ کوئے لگاری کی وصولی کی
کے لئے کی گئی ہوں -

صاحب وریٹریٹ بنام ناگاراجا کر (مدن اس) ۱۱ صفحہ ۲۸
ضمیمہ اول ۶۲ - لگان جوئے شخص سے
وصول کرنے کے لئے جوئے کا مستحق نہ تھا - مالگے تحقیقی
کی جائزہ سے دعویٰ سے - میجا و سما عمت -

صاحب کسی جہانہ اوکا لگان جوئے شخص سے وصول کیا ہو جوئے
اس کی بازیافت کا مستحق نہ ہو تو اس کی نشانی میں نہ ہو جوئے کا
کہ اس سے مالک کے استعمال کے لئے رقم وصول کی گئی تھی اور اس
اول الذکر سے لگان کی مقدار کی بازیافت کے لئے دعویٰ کی گئی
اس تنازعہ سے محسوس ہوتی ہوئی ہوگی جب اس سے رقم
وصول کی گئی تھی جوئے کا لگان کا دعویٰ جوئے مالک سے

| | |
|---|---|
| <p>ضمیمہ اول مد ۱۸۵ (۵) درخواست قبیل
جسکا تعلق تھانہ چاند اوستہ ہو آیا سب دسپا
کے تحفظ کا اثر کرتی ہے۔ دیگر مجموعہ ضابطہ دیو
ایکٹ ۵۸۰۸۰۸ ڈرامہ رول ۲۶۲۵-۲۶۲۵
مجموعہ ضابطہ دیوانی (درمہ) ایکٹ ۲۶۲۵-۲۶۲۵
دفعہ ۲۶۲۵ ضابطہ، اٹل کر لینے میں تاخیر کرنا معائنہ کیا
سکتی ہے۔ ہائی کورٹ کا اختیار۔
ملک مظلوم باجلاس کونسل کے روبرو مرافعہ کے ختم ہونے کی تاریخ
ضمانت داخل کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے کی نسبت ہائی کورٹ
کا اختیار ترقیاتی عام زمین ہوتا ہے کہ وہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۲۶۲۵
۱۹۲۵ء کی رو سے خاص طریقہ سے ۶ یوم کی مدت تک محدود کیا
گیا ہے۔
کاجی رتھی بنام نارینار پدی۔ لاویکی ۱۹۲۵ء۔ ۱۹۲۵ء
ویکی نوٹس ۱۹۲۳ (مدرس) ۱۹۲۳
نیلان مالگاری ارضی بنگال ایکٹ ۱۱۸۵۹
۴۸۵۹۔ دیگر نوٹس لینین دربارہ مدور باربر
بنگال نمبر ۱۱۸۲۵
دراشت ایکٹ ۱۱۸۴۵ دفعہ ۱۱۸۴۵
اطلاق۔ دیگر وصیت نامہ کی تعبیر ۱۹۲۵
وصو دیوانی مالگاری ارضی مدراس ایکٹ ۲
بابینہ ۱۸۶۵ دفعہ ۵۹۔ دیگر نوٹس میاوساعت
ایکٹ ۹۸۰۸۰۸ ضمیمہ اول مد ۱۶۷
وصیت نامہ بٹ ہنود ایکٹ ۲۱ بابینہ ۱۸۶۵
دفعہ ۱۰۸۰۸۰۸ قانون پر دیوٹ واپس نام ترکہ ایکٹ
۵۸۰۸۰۸ دفعات ۱۳۲۴</p> | <p>کو جاری رکھنے کا اثر کہتی ہے اور اس لئے درجہ شمس کے خلاف
(۵) ۸۲۵ ضمیمہ اول قانون میاوساعت ایکٹ تدبیر معاون اجرا
کی بابینہ ایکٹ درخواست ہے۔
جگہ لال بنام گنگا پرشاد انڈین کیس جلد ۴ صفحہ ۱۸۰۸
بنام سر داد سنگھ۔ انڈین کیس جلد ۴ صفحہ ۱۸۰۸
محمود و فرخان بنام مسوری لال۔ انڈین کیس جلد ۴ صفحہ
۵۲ پر استدلال کیا گیا۔
منہو رائے بنام گندائی پانکھ۔ اووہ اور اگرہ لارپٹ
(اووہ) ۱۸۵۵
قانون میاوساعت ایکٹ ۹ بابینہ ۱۹۲۵
مد ۱۸۵۵ (۵) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۸۰۸۰۸
دفعات ۳۹۹۔ تعمیل ڈگری۔ منتقلہ ڈگری
عدالت صدر کتہہ میں پانڈیر معاون اجرا ہے۔
میاو۔
برو حکام دفعات ۳۹۹۲۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعمیل عدالت
ڈگری سے ہو سکتی ہے اس عدالت سے جہاں وہ بغیر من قبیل بھی
گئی ہو وہ ایک وقت میں دو عدالتوں میں قبیل نہیں پاسکتی ہے۔
ہمارا جو بولی بنام مسوری راجہ نرساراجوید ابلیار اسپہلو
کارو۔ انڈین کیس جلد ۴ صفحہ ۶۸ پر استدلال کیا گیا۔
جب کوئی ڈگری و مسوری عدالت میں بغیر من قبیل منتقل ہوگی
ہو تو درخواست اس عدالت میں کی جائے جس نے ڈگری دیا
کی ہے وہ تدبیر معاون اجرا حسب مقدمہ ۱۸۵۵ (۵) ضمیمہ اول
قانون میاوساعت نہیں ہو سکتی کہ اس سے میاوساعت محفوظ ہو کر
جو اندر نامہ گھوش بنام کمار جو گندرا نارائن۔ انڈین
لارپٹ پٹنہ ۲ آل انڈیا رپورٹ پٹنہ ۱۹۲۵ (پٹنہ) ۸۰۹</p> |
|---|---|

| | |
|---|--|
| <p>۱۳۳۲ (پیشہ)</p> <p>قانون میعاد سماعت اکٹھ و بائینہ مشورۃ ضمیمہ اول</p> <p>۱۸۳۲ (۳) و گری کی تعمیل۔ عدالت مراۃ کا مقرر</p> <p>کور سوم عدالت کی کمی کی بنا پر خارج کر دینا بیجا</p> <p>اور اس کا اثر۔</p> <p>لغواء مراۃ منجلد ۱۸۳۲ (۳) ضمیمہ قانون میعاد سماعت</p> <p>میزانہ منصفیت مراۃ بیہ یکہ یعنی ہی کے معنی عدل و سکتہ جانے چاہئے</p> <p>چونکہ داۃ کہ مراۃ ہوا ہوتا ہے عدالت مراۃ منجلد قبول کر لیا ہے اور</p> <p>اسے ضمیمہ کو تحریر کر دیا کافی ہے کہ احکام ۱۸۳۲ (۳) ضمیمہ</p> <p>قانون میعاد سماعت مؤخر اور و گری کی تعمیل کی میعاد تاریخ</p> <p>و گری قطعی یا حکم عدالت مراۃ سے محسوس کی جائے۔</p> <p>سب مراۃ قبول ہو کر اوسکی سماعت کی جائے اور حکم اخراج</p> <p>اس بنا پر صادر ہو کہ بارداشت مراۃ پر سوم عدالت کم اور</p> <p>کی گئی تھی تو ایسا حکم حاصل و گری کے ہے اور اوسکی تعمیل کی بیجا</p> <p>وس حکم کی تاریخ سے محسوس ہوگی۔</p> <p>قدیم دیانتہ اللہ سنگ بنام واحد علی شاہ۔ انڈین</p> <p>لارپورٹ الدہا و جلیہ صفحہ ۹۴۴ نمبر کیا گیا۔</p> <p>روپ سنگ بنام کلراج سنگ۔ انڈین لارپورٹ الدہا و جلیہ</p> <p>صفحہ ۹۸۸ کا حوالہ دیا گیا۔</p> <p>کمار سنگ بنام رائے بنام مخوری و اسی (کلکتہ) ۱۸۳۲</p> <p>ضمیمہ اول ۱۸۳۲ (۵) و گری کی تعمیل۔</p> <p>درخواست جو ضروری گواہ کو طلب کرنے کے لئے</p> <p>دی گئی ہو یا تہید یہ معاون اجراء ہے۔</p> <p>کوئی تحریری درخواست جو کسی و گری کے لئے تہید کی کارروائی</p> <p>میں کسی ضروری گواہ کو طلب کرنے کے لئے دی ہو کارروائی</p> | <p>اغراض میں ہوتی ہے تو فرض کر لیا جائے کہ یہ میعاد منسلک</p> <p>نور سے پیش کی گئی ہے تو کسی دوسری جہہ کی بنا پر واپس کی</p> <p>گئی ہے۔ تاہم درخواست تہید اس فرض میں واپس کی گئی تھی کہ</p> <p>دوسرے سالہ اول کا عدالت حقوق کی نقل پیش کی جائے جو</p> <p>سہ ماہہ اور تہہ منطقی ہے جبکہ دوسرے نقل لڑنا مقصود تھا</p> <p>اس پر سو کی اس میں بد قسم کے لئے رسوم عدالت دی جائے جو تہہ</p> <p>مراۃ منجلد تاریخ درخواست کی درمیان کی مدت کے لئے طلب</p> <p>نہاں اس کی تعمیل نہیں ہوئی۔ اندر و ان بین سالہ دوسری</p> <p>مراۃ منجلد پیش کی گئی۔ اور یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا سالہ</p> <p>درخواست مراۃ منجلد تہہ۔</p> <p>تہہ راہ کیا کہ یہ فرض کر کے کہ وہ امر بین جن کی تعمیل عدالت</p> <p>کر سکتی تھی۔ اور ان کی عدم تعمیل اس قسم کی درخواست کے لئے جو</p> <p>پیش نہیں ہو سکتی تھی اور یہ کہ تحت مد ۱۸۳۲ ضمیمہ اول قانون میعاد</p> <p>سماعت درخواست نامہ جو اندر و ان بین سالہ و ان کی گئی تھی</p> <p>المعبر و تہہ۔</p> <p>۱۸۳۲ (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تحت یہ ضروری</p> <p>ہیں کہ درخواست تعمیل پر تصدیق منجلد درخواست گزار</p> <p>انگیزہ ایک سے زائد ہوں کریں یہ پیرہنی ممکن ہے کہ ان میں سے</p> <p>میں و ان حالات مقدمہ سے واقفانہ ہوں اصل کی عبارت کی</p> <p>حرف سے زیادہ تادیل کرنا ہے اگر یہ کہا جائے کہ جہان ایک سے</p> <p>زائد درخواست گزار ہوں و یا ان تصدیق پر ان سے بھی دخط</p> <p>پیش کیا ہے جو حالات مقدمہ سے واقفانہ ہوں یا یہ کہ جہان</p> <p>ایک یا دو کوہ اقتضا معلوم ہوں انکی تصدیق کافی نہیں ہے</p> <p>ہر گز تہہ شاہ سنگ بنام و دہا پر شاہ سنگ۔ تہہ لاٹا گھر</p> <p>۱۸۳۲ (۲) ضمیمہ لارپورٹ ۱۸۳۲ (۲) الی انڈین لارپورٹ</p> |
|---|--|

مذکورہ ظاہر ہوا کہ اگرچہ مندرجہ ذیل کئی سال تک افتادہ ٹریبی ہوئی تھی اور پرنسپل بورڈ اس کو غلامت ڈالنے کے لئے استعمال کر رہا تھا لیکن یہ ٹریبی کی گئی تھی کہ نالاش کے فقیرینا دس سال قبل بورڈ اسکو دیکھا گیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے دعوتے ڈکری کیا لیکن برطبق مرافعہ بورڈ نے یہہ عقد پیش کیا کہ اگرچہ بورڈ کا قبضہ تھا مگر نہ تو یہ ٹریبی نہیں کیا گیا تھا، ہم وہ دفعہ ۱۵ قانون انتقال ہاؤس کے فائدہ کا سختی تھا۔ ایسا عقد پیش کئے جانے کی اطلاع دی گئی کہ وہی گئی تھی جس سے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تھا مگر ٹریبی مین مرافعہ ثانی میں یہہ کہا گیا ہے کہ اس عقد کو پیش کر کے انکی اجازت نہ دیکھائی چاہیے تھی۔

قرارداد کا ہوا ہے کہ مدعی کو اطلاع دیتے ہوئے اس کی رضامندی کے ساتھ قبضہ قائم کی گئی تھی عدالت مرافعہ اسکو قبول کر سکتی تھی۔

۲) یہہ کہ تا وقتیکہ اراضی دیکھا "نہیں بنائی گئی تھی افضال جو پرنسپل بورڈ کی جانب سے بیان کئے گئے تھے مدعی کی مدخلی کے لئے یا قبضہ مخالف قرار دینے کے لئے کافی نہ تھے۔

فراجی کر سٹیجی بنام گول داس، مادہ جی۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۳۴ کی نقل بند کی گئی۔

حاجی مقبول حسین بنام حاجی احمد حسین۔ آل انڈیا رپورٹ آلہ آباد ۱۹۲۳ء (الہ آباد) ۳۳۵ استعمال جو دفعہ کے ساتھ کیا گیا ہو چہ۔

قبضہ آیا حقیقت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی سلسل کی نوعیت کا استعمال جس کے ساتھ کوئی سختی پیش کیا گیا ہو اس ملک کا ایک نہایت عام طریقہ ہے اور اس کی مخالفت نہیں کی جاتی ہے۔ ایسا استعمال مندرجہ مخالفانہ

کے نہیں ہے۔

کئی ہوائی گڑھے کی صورت میں ہیں ہر سال بارش کے بعد بارش کا پانی چھوڑ دینا نہ کہ ہر بار بارش کا حائر مانا کہ فی الواقعہ قبضہ نہ رکھنا ہو بہر خیال کرنا چاہیے کہ اس کا قبضہ حقیقت کے ساتھ ہونا ہے مگر اس کے کہ غاصب جائز مانا کی طویل اور مسلسل سیدھی ثابت کر سکے۔

بہرورد بنام انورام۔ آل انڈیا رپورٹ لارپور ۱۹۲۲ء (لاہور) ۳۷۶ بارہوٹا۔

تحت دخل دیانی کی نالاش کا معاملہ اس بنام کیا جائے کہ نہ راجہ قدامت حسن حاصل کیا گیا ہے تو یہہ مدعی کا فرض نہیں ہے کہ وہ ہر شایستہ کرے کہ اس کا قبضہ اندرون مارہ سال کا ہے بلکہ نہ تو قبضہ مخالف اس کے حق کے ثابت کرے گا بار مدعی علیہ رہوٹا ہے۔

لالہ راجہ گل بنام عبدالستار سائی انڈیا رپورٹ لارپور ۱۹۲۳ء (الہ آباد) ۱۱۶۹

تحت دخل دیانی ہے یا قانونی۔ دیکھو ملنگ۔ ۳۸۔

مشرک مالک۔ دہرم شاستر۔ مشرکہ خاندان۔ جزوی تقسیم۔ اس رکن کے قبضہ کی نوعیت جو غیر منقسمہ جائداد پر قابض ہو رہا گیا ہو۔

مشرکہ کسی مشرکہ خاندان کا کوئی رکن مشرکہ خاندانی جائداد پر قابض ہو اور کوئی جزوی تقسیم عمل میں آئے مگر جس کی رو سے وہ بعض جائدادوں پر قابض ہو رہا گیا ہو جس کی تقسیم ارکان کے مابین نہیں ہوئی تھی اس کا قبضہ خاندان کے دوسرے ارکان کا قبضہ سمجھا جاتا ہے جب تک کہ کوئی واقعہ ظہور میں نہ آئے

قائم مقام قانونی ناموں کو قائم کرنے کی درخواست معقول تندرستی۔ حلقہ شامہ

قواعد ہائی کورٹ سٹیٹس ریسیس ۶ رول ۶۔

قواعد ہائی کورٹ سٹیٹس کے باب ۶ رول ۶ کے بموجب اس حکم کے حاصل کرنے کی درخواست میں کہ ہائی کورٹ کے روبرو بادداشت مرافعہ کی زیرسیسم ایک متونی مرافعہ علیہ کی سیسہ خود اس کے بیٹے کو قائم کر کے کی جائے جو اس کا قائم مقام قانونی تھا یہ ظاہر ہوا تھا کہ متونی کی وفات مرافعہ دائر کے جانے کے قبل ۱۸ نومبر ۱۹۲۲ء کو واقع ہوئی تھی لیکن یہ حکم نامہ نے موت کی اطلاع ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو دی اور درخواست ۱۰ مئی کو پیش کی گئی تھی۔

قرار دیا گیا کہ چونکہ منوفیہ مرافعہ علیہ چار ذہن متنبہ عورت تھی اس لیے یہ بخوبی اعلم تھا کہ مرافعہ کو اس کی وفات کا علم اس وقت کے قبل نہیں ہوا تھا جب چیراسی اس پر طلبہ کی تعمیل کے لیے کی غرض سے کیا تھا۔

۲۱ یہ کہ درخواست تمام معقول تندرستی کے ساتھ پیش کی گئی تھی اور وہ منظور کی جانی چاہیے۔

ناہنہ سہا کے بنام امام رضا (علیہ السلام) کے فقر کی غرض۔ باب کے کئے ہوئے انتقال

پرو اس کے بیٹے کی جانب سے نالاش جس کو اعتراض لاحق ہو چکا، وفات۔ آیا باب بیٹے کا دائر مقام قانونی ہے۔ قائم مقام قانونی کے فریق بنائے جانے اور مقدمہ کا انحصار ہونے کے بعد آیا

کسی دوسرے قائم مقام قانونی کی درخواست ہے مگر سماعت ہو سکتی ہے۔

مقدمہ میں سہا کے فریق متونی کے قائم مقام قانونی کے فقر کی غرض یہ تھی کہ مقدمہ کی سماعت کی جائے اور اس کا فیصلہ ہو سکے۔

(۲) سہا ایک مقدمہ دائر کیا کہ اس کے باپ راج جو انتقال کیا ہے وہ قابل اعتراض ہے مشنریان کی جانب سے مرافعہ کے دوران میں (۲) لا دلفوت ہوا اور یہ درخواست مشنریان مرافعہ (رج، بلور دن) کے قائم مقام قانونی کے فریق بنایا گیا۔

قرار دیا گیا کہ (رج) علیٰ غرض مقدمہ اپنے بیٹے کا قائم مقام قانونی منظور نہیں ہو سکتا اور چونکہ (رج) کا جائز قائم مقام قانونی فریق نہیں بنایا گیا تھا اس لیے مشنریان کا مرافعہ ساقط ہو گیا۔ جب ایک مرتبہ مرافعہ متونی کا قائم مقام قانونی مقدمہ میں فریق بنایا جائے اور اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جائے تو پھر اس کی کار سماعت نہیں ہو سکتی جبکہ متونی کا کوئی دور قائم مقام قانونی عدالت میں تاریخ وفات سے چہرہ کے اندر آئے اور قائم مقام بنائے جانے کا ادعا کیے۔

گلی بنام سادون۔ انڈین لارپورٹ لاہور ۱۹۵ لاجر نل ۱۹۵ (لاہور) ۱۹۵

قبضہ مخالفانہ۔ استعمال جو افتادہ اراضی کا کیا گیا ہو۔ پلید ٹک۔ جبکہ تین تین چور مرافعہ میں قائم کی گئی ہو۔ اعتراض جو فریق قانونی کی جانب سے نہ کیا گیا ہو اور اس کا اثر۔

کسی نالاش میں جو اراضی کے قبضہ کے لئے رجوع کی گئی تھی

جھل نہ ہوئی تھی اور جب اس سے قبضہ حاصل کیا گیا تب
اوپر کے حصہ داران شریک کے خلاف ناچار ہوا اور مدعو بن کے
اخراج کے مساوی ہونا اور ارضی کے قبضہ کے حق کے منطوق
میں دوسرا حق اون کے خلاف اس تاریخ سے شروع ہوئی
تھی جبکہ دوسری عدلیہ نے فی الواقع قبضہ حاصل کیا ہونا اور یہ کہ اسے
دعوے خارج المبدأ ہوتا۔

(۲) یہ کہ اگرچہ مدعی علیہ نے زمین کے حصص کے مطابق
لگان وصول کرنے کی نسبت اون کے حق سے انکار نہیں کیا تھا
اور اس نے قبضہ خالص کے فریو سے ایک آسامی کا محدود حق
حاصل کیا تھا۔

پروہابی داسی بنام طیب النساء چودھری۔ انڈین
گیسٹ ہاؤس، صفحہ ۶۶ و ۶۷ پٹیاری چوڑا دھیا بنام ہمارا چوڑا
سنگہ انڈین گیسٹ ہاؤس، صفحہ ۶۸ کا حوالہ دیا گیا۔

سہرا سید رانا ساین راسیہ بنام راجندر ناراین راسیہ
انڈین مارپور ٹکٹہ پنڈت ال انڈیا ریورٹ ٹکٹہ ۱۹۳۲ء
(ٹکٹہ ۲۵۶)

میداد اور اس کی ابتدا۔ دیکھو قانون میں
سماعت ایکٹ ۱۹۰۸ء باب ۱۹، ۱۹۱۴ء-۱۹۳۳ء
ہندو بیوہ کا قافلہ ہونا۔ علیحدہ ہونے کا حق
ایسا پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ اسے عود کی کا حق کیا اصل
ہو جاتا ہے۔

سجڑا اس کے کہ صراحتاً یہ ظاہر کیا جائے کہ جب کسی
ہندو بیوہ نے قبضہ حاصل کیا تو اس نے ایسا عمل صرف بیوہ
کی محدود حقیقت کے ادعا سے کیا تھا نہ ہرگز دنیا نامکن ہو گا قانون
میں دگر کرنے کے بعد ورنہ اسے عود کی کے حقوق زائل نہیں ہو سکتے

لیچون کھو بنام مرنجی رام۔ اندر والا۔ پورٹ کلکٹہ جلد
۲ صفحہ ۵۰ کی دیکھو کہ گئی۔

سنگہ مریشا و بنام۔ ایچ کستور لال۔ انڈین گیسٹ ہاؤس
۴۸۷ء اسٹینڈنگ کیا گیا۔

بیجیا تہہ مریشا سنگہ بنام قحج بالی سنگہ۔ انڈین گیسٹ ہاؤس
صفحہ ۱۸۹ میں ذکر کیا گیا۔

محض اس وقت سے کہ مدعیوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا
کیا گیا ہے لازمی طور پر یہ فیصلہ سید ہاشم علی بنام
ہندو کی ہو رہا ہے۔

امال سنگہ بنام علی بنہ خاتون (الہ آباد) کے ۱۱
قواعد علیہ رائے دیوانی عدالت اس۔ قضاہ ۱۹۳۶ء-۳۷ء

فرق کی جانب سے۔ عہد کار و انبساط کا محاسبہ نہیں
ادارے کی ذمہ دار کیا۔

قواعد ۶۵۵ء قضاہ عدالت دیوانی عدالت اس کی دیکھو
شخص اجڑا کی جانب سے دوسرا اس کے معاہدہ کی صورت میں
قواعد ۳۳۵ء کے یہ وجہ بلکہ فرق کی جانب سے یہی روایت
کے معاہدہ کی صورت میں فیس و اسٹیبلشمنٹ الودا ہوتی ہے۔

سیدی راجہ سوہان داسی آپا راسنام دی گورنمنٹ پٹی
مدراں لائبرل ۱۹۳۳ء (مدراں لائبرل) ۱۲۵۵

— لائیکورٹ پٹنہ باب ۶۵۵ء-۶۵۶ء مرا فوٹو فی
ابتدائی کے فیصلہ کو نقل کا اندرون میں پیش کرنا

جانا۔ مرا فوٹو خارج المبدأ ہے۔ دیکھو پورٹ کلکٹہ
دیوانی ایکٹ ۱۹۰۸ء باب ۱۹، ۱۹۱۴ء-۱۹۳۳ء

قوانین اور دیکٹ ۱۸۰۸ء سے ۱۹۰۸ء و ۱۹۱۴ء-۱۹۳۳ء
شفہ کی ڈگری۔ تو سید جو میا دین کی گئی ہو رہی ہے

سہس کی وجہ سے اس کے قبضہ کی نوعیت ہلا شکرک غیر سے یا
دوسرے سے خالص ہو جاتی ہو۔

بند بنانا تھا اگر بنام اباسامی آئے۔ انڈین کیسٹریٹ علیہ صفحہ ۴۴
کی تعلیم کی گئی۔

ایسی قبضہ اس وقت تک خالص نہ تصور نہ ہو گا جب تک یہ
مقام پر نہ ہو کہ شخص خالص سے دوسرے ارکان کی حیثیت سے
آئے ہو، کہہ رہے اور خالص قبضہ کے اس شخص کی آگاہی خانہ ان
کے دوسرے ارکان کو یا تو اس اطلاع سے ہوئی ہو جو اوکو
اس مضمون کے متعلق دیکھی ہو یا ایسی نوعیت کے بلاتمکن
غیر سے ملکیت کے ظاہری افعال ہوئے ہوں کہ جن سے دوسرے
ارکان کو یہ اطلاع ہو جاتی ہے کہ خالص قبضہ اور بعد غلی کا
ادعا کرنا مقصود ہے۔

جو گنبد رانا ہتہ سائے بنام علیہ پو اس۔ انڈین لارپورٹ
مکتبہ جلد ۳ صفحہ ۷۹ کی تعلیم کی گئی۔

راجا کوپالا سنگھ بنام سوندراراہا سنگھ در اس دیکھی
نوٹس ۱۹۲۳ء (در اس) ۱۳۵۴
قبضہ خالص تھا۔ عدالتی کارروائیات میں مخالف آسامی
ادنی مالکانہ حقیقت کا ادعا۔ میعاد سماعت کا
آغاز۔

وہ شخص جو آسامی کی حیثیت سے اراضی پر قابض ہو عدالتی
کارروائی میں محض ادعا کر کے اور بارہ سال متقاضی ہونے سے
بیکار اس اوٹا پر کامیابی کے ساتھ اعتراض نہ کیا گیا ہوا راضی
کی نسبت ادنی مالکانہ حقیقت سے حقیقت نہیں حاصل کر سکتا۔
راجہ محمد ممتاز علی خان بنام موہن سنگھ۔ اگ انڈیا رپورٹ
بریلوی کونسل ۱۱۱۱ء الہ آباد لاجرٹل ۲۱ء اووہ کیسٹریٹ ۲۶

انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۱۱۱ء در اس لاجرٹل ۲۶
اووہ اگر لارپورٹ ۲۱ء اووہ لاجرٹل ۲۸ء
(بریلوی کونسل) ۱۱۱۱ء

گوئی کہا سکی اور اضیات۔ عدم وجود تقسیم۔
مختلف شاخوں کے مابین تقسیم اور اس کا اثر۔
جہاں کہیں گوئی کہا سکی اور اضیات کی عام تفہیم نہیں
ہوئی ہو تو مختلف شاخوں کے ارکان اپنے حصہ پر سہولت
کی وجہ سے نہ کہ تقسیم کی غرض سے اس اصلاح کے لفظی معنی
میں قابض رہتے ہیں اور کسی شہد کا کوئی رکن قبضہ خالص
کے درجہ سے کسی اراضی کی نسبت حقیقت حاصل نہیں کر سکتا
محی الدین بنام ابراہیم (بھی) ۱۱۵
مالکانہ شریک۔ بیہ غلی۔ میعاد سماعت کا آغاز۔

محدود حق کا حصول۔
جب قبضہ کسی جائز حقیقت سے متعلق کیا جاسکتا ہو تو یہ
نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ناجائز ہے اور یہ کہ کسی مالک شریکیت
میں خالص ہے۔ کسی مالک شریکیت کے خلاف قانون بیجا
سماعت شروع ہونے کے لئے فی الواقعہ بیہ غلی یا کوئی اور
فعل ہونا چاہئے جو بیہ غلی کے مساوی ہو۔

مدعی علیہ مدعیان کے ایک زمیندار حصہ دار نہیں کہیہ
کسی نا قابل انتہائی اراضی دھیکاری کی بابت جو کسی آسامی
قبضہ میں ہی لگان کے اپنے حصہ کے لئے ایک ڈگری حاصل
کی اور ڈگری مذکور کی تعمیل میں اس نے خود اراضی خرید
اور اس کا قبضہ حاصل کیا۔ لہذا بارہ سال بعد مدعی
نے مدعی علیہ کے ساتھ مشترکہ قبضہ کے لئے نالیش کی۔
قرار دیا گیا (۱) کہ مدعی علیہ کی خرید سے اس کو کوئی حقیقت

ہوئی قابل احوال شہادت ہر سہ کے متعلق دفتر اعلیٰ کرنا بدلتا
وقت ہے۔

شہزادی بیگم بنام صاحب دروہندہ - انڈین لارپورٹ
کاٹھنہ جلد ۵۹ صفحہ ۱۰۵۹ کی تعلقہ کی گئی۔

ام چندر بنام بیگم آف ابراہیم بالٹھٹہ دہلی - انڈین
لارپورٹ - آل انڈیا لارپورٹ لاہور سیشن (۱۰۲۸) صفحہ ۳۴۹

گشتی فوجداری کاٹھنہ مندرجہ ذیل (۱۰۲۸) صفحہ
(۶) کے معنی - مجسٹریٹ درجہ دوم آباکس ملزم

کے خلاف تحقیقات کرنے کا حجاز ہوتا ہے۔
اصول قانون فوجداری کا بہرہ ایک عام قاعدہ ہے کہ مشر

وہ حاکم جس سے شہادت کی سماعت کی ہو اس امر کا قصہ کرنا
مجاز ہوتا ہے کہ آباکس ملزم بیگم یا مجرم ہے اور اس ناعدہ

کی تفسیر کی گئی ہے۔
کاٹھنہ جلد ۵۹ صفحہ ۸۹

دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسا ایک متنی
قائم کیا گیا ہے۔ حکم دروہندہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی

نسبت جس کی رو سے نیک چلی کی شرط پر ہا کرنے کی بدایت
دی گئی ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس معنی میں سزا ہے جس معنی

وہ لفظ مجموعہ کی دفعہ ۳۴۹ میں اسد حال کیا گیا ہے کیونکہ یہ
سزا اور مختلف اقسام میں سے نہیں ہے جس کی صراحت دفعہ

۳۵۵ مجموعہ تعزیرات میں کی گئی۔
گشتی فوجداری صوبہ جات مندرجہ ۲۸ فقرہ (۶) میں

بہر مندرج ہے کہ کس مجرمین کی تحقیقات ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہئے
جو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے عہدہ سے کم عمر ہو نہ رکھتا ہو

اس میں یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ درجہ دوم کس مجرمین
کی تحقیقات کر سکتا ہے۔ لیکن اسکو چاہئے کہ مقدمہ مد نظر میں

حکم سزا سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پاس ہو وہ وہ مجسٹریٹ
فوجداری کی دفعہ ۱۰۵۹ کے تحت اسکو سزا دینی چاہئے

اس میں عہدہ میں جہاں بالغ اور کس عمر کے خلاف
ایک سالہ تحقیقات کی گئی ہے کو کس مجرمین کا مقدمہ دفعہ ۲۸۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے بطور حجاز نہ ہو کہ اسکا
مکرمہ امر متنبہ ہے کہ بالغ مجرمین کا مقدمہ ملزم پر ہونا

سکتا ہے جسکا مشورہ ذکر کے مقدمہ کو سزا دینے کے لئے
اوس کی اور کوئی وجہ ہو کہ ان کے خلاف کس مجرمین کا مقدمہ

تحقیقات مکمل ہونے لگی ہے۔
بابا بنام ملک مظہر - کرنل لاجپت سنگھ

گواہان طلب کردہ عدالت - جرح کرنے کا حق - ویکو
قانون شہادت ایکٹ ابابنہ سلسلہ ۱۰۵۹ کا

اطلاق -
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مابہ ۱۹۱۵ (۵۵) مجموعہ

جارج پنجم باب (۶) دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ دہلی
ایکٹ مابہ ۱۹۱۵ (۵۵) دفعہ ۳۴۹ کے تحت

مقابلہ فیصلہ تحت دفعہ ۳۴۹ کے تحت کی بائیکوٹ
مدخلت کرے گی - شرط دفعہ ۳۴۹ کا اطلاق - فقہیم

مجموعہ سدی -
اگرچہ فیصلہ جات جو تحت دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ دہلی کی

داران مقابل کے دعاوی کے متعلق کے جائز ہیں وہ مجسٹریٹ
اوس مجموعہ کی دفعہ ۱۰۵۹ کے تحت قابل گرفت نہیں ہیں - اگرچہ

ہیں ادائیگی یا ضروری ہے۔ مشتری کا مہمند اگر
آیا اعتراض کر سکتا ہے۔ مشتری جس نے اس
تاریخ کے بعد جو ادائیگی کے لئے مفروضہ کیس ہو گا
کے باوجود ادائیگی حاصل کی ہو۔ امر مانع لغیر جعالہ

کسی عدالت کو جس نے شفعہ کی ڈگری جاری کی ہو زمین
مندرجہ ڈگری کی ادائیگی کی بابت مباح و معین تو بیع کر کے کا اختیار
حاصل نہیں ہے اور ادائیگی کو جائز قرار دینے کے لئے رقم عدالت
میں ادائیگی جانی چاہئے۔ لیکن کوئی مشتری جو شفعہ کو بہہ ہاں کرے
کی توجہ دیکر وہ تاریخ شفعہ کے بعد ہی زمین وصول کر کے
جائداد منتقل کر دیا اور اس سے زمین حاصل کرے ڈگری کی تعمیل
کے متعلق موثر الذکر کے حق پر اعتراض نہیں کر سکتا۔

مشتری کے ایک بینا مدار کو جائداد میں کوئی حق نہ رکھتا
ہو شفعہ کی جانب سے ڈگری کی تعمیل پر اعتراض کرنے کا حق نہیں
جسکے جو مشتری اعتراض نہ کر سکتا ہو۔ شفعہ سنگ بنام سہارہ اکل
(اووہ) ۱۰۴۲

دفعات ۱۵۱۱۔ حق شفعہ کی ڈگری مانگنا
میں دوزمین جمع کر کے میں مقصور۔ حق کا زائل ہو گیا۔
مراقبہ آیا فاسل پذیر پائی ہوتا ہے۔

حسب دفعہ ۴ قوانین اووہ کے تحت حق شفعہ کی ڈگری
میں بہہ ہدایت دی گئی ہو کہ مقررہ مدت کے اندر زمین ادائیگی
کی جائے اور ایسی ادائیگی کرنے سے مدعی قاصر ہے تو ڈگری کا لیم
ہو جاتی ہے اور احکام مندرجہ دفعہ ۵ قانون مذکور کے بموجب
شفعہ کا حق زائل ہو جاتا ہے اور نہ شفعہ اس کے بعد مرقعہ ہو
کر سکتا ہے کیونکہ کوئی ڈگری موجود نہیں ہوتی۔

امام دین خان بنام عبدالستار خان (اووہ) ۸۳

کسی زمین جس کے حوالہ دیا گیا ہو مہمند کا جعالہ باکفالت دین
کے مقوقہ مسدودی کا حکم اور اس کا اثر۔
مراقبہ۔ اعتراض ہو و سٹاویز کی نسبت کیا گیا ہو
جو عدالت انتہائی میں قبول کیا گیا ہو۔ منظور
کیا جاسکتا ہے۔

قواعد جو کارروائیاں دہلیہ میں متعلق ہیں جہاں ملک
ہو سکے قصہ حوالہ دینا کے معاملات میں متعلق ہو سکتے ہیں۔
جو کسی کسی زمین کے حوالہ دینا نہ ہو قصہ میں لو ایک باکفالت
دائن اپنی کفالت وصول کر سکتا ہے اور اس سے اپنا کل اصل
اور زمین اس کی وصولیائی فی تاریخ تک سود وصول کر سکتا ہے
نہ کہ محض وہ رقم وصول کر سکتا ہے جو حکم مسدودی کی تاریخ
پر واجب الادا ہو لیکن اگر وہ اپنی کفالت وصول کرے اور
اس کو بقیہ رقم ثابت کرنی چاہے تو کمین کا بقیہ اثاثہ صرف
ایسے اصل اور سود کا ذمہ دار ہو گا جو مسدودی کے حکم کی تاریخ
پر واجب الادا تھا۔ جائداد مرقعہ کل دعوے کی ذمہ دار ہے
اور صرف بقیہ اثاثہ کی ذمہ داری مسدودی کے حکم سے متاثر
ہوتی ہے۔

کسی قصہ حوالہ دینا کی صورت میں ایک باکفالت دین
وہی حیثیت رکھتا ہے جو وہ کارروائیاں دہلیہ کی صورت
میں رکھتا ہے۔ اگر وہ ایسا ناپسند کرے تو قصہ حوالہ دینا کی
کارروائیاں نظر انداز کر سکتا ہے اور اپنی کفالت کے خلاف
کامدوائی کر سکتا ہے۔

نظام پر غور کیا گیا۔
مراقبہ میں ان دستاویزات کے مثلاً بند سواالات کے
حوالہ دین کے جو عدالت انتہائی میں بلا اعتراض قبول کئے گئے

اوس کی وراثت بمطابق بقول اصول توارث جو اس قسم کی جائداد سے متعلق ہے عمل میں آئیگی یعنی مشترکہ وراثت سے یکجہدی و تجربہ و اثاث وراثت ہون کے اندر وراثت سے یکجہدی میں سے ہرگز نہیں جو اس سلسلہ میں وارث ہوگا۔ بعض اس واقعہ سے کہ ایک جائداد ناقابل تقسیم ہے ایسے متعدد میں جو میں ان کے حصہ ہو و ہر حصہ و حصہ کو حصہ جائداد نہیں بن جاتی ایسی جائداد باقوسور ہو سکتی ہے یا جائداد مشترکہ غیر منقسمہ کی جائداد ہو سکتی ہے بعد وراثت ان وراثت بقاعدہ یہ جائداد کی عمل میں آئیگی کیس پر کیا ہو و نہ و احمدین ابنا شخص ہی جائداد کا قابض ہو سکتا ہے اس شخص جو ماہر و کام اسے خاندان مشترکہ کی شاخ اعلیٰ الماسد سے بڑا کن از قسم و کوہ ہوگا۔ اگرچہ خاندان مشترکہ تابع متاکثر اس کے ارکان کو ناقابل تقسیم جائداد میں و حق و حقوق نہیں حاصل ہوتے جسے مشترکہ حق متبع حق تقسیم یا انتقال پر قید عائد نہ کیا جیسی تمام و کم از کم یہاں حق یہاں کی ضرورت نہیں

نظم و سبک کی گئی

ٹھیکرانی ہو لیتی کمائی بنام جہاراج کمار اور بیٹوں کی شادی
 عینہ کبیر ۱۱۱۱ عینہ لٹا ۱۱۱۱ عینہ الی اللہ یار پور ۱۱۱۱
 انڈین لار پور ۱۱۱۱ (عینہ) ۱۱۱۱
 چھوٹے نضر بن ایکٹ ۱۱۱۱ بائینہ ۱۱۱۱
 ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱
 قاتل کے متعلق ہو۔ ضابطہ تحقیقات تیار رہے
 جیوری۔ جیوری کی رائے جو چھوٹے سے جزو
 قبول کی جو۔ استصواب جو یا ٹھیکرانی سے کیا گیا
 ہو۔ مقدمہ پرایا کر رکھت ہو سکتی ہو۔ جو ضابطہ
 نوعداری ایکٹ ۱۱۱۱ بائینہ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱۔

و خود ہم مجموعہ تعزیرات سے کوئی جرم پیدا نہیں ہوتا بلکہ
مخصوص ایک قانونی قاعدہ پیدا کیا گیا ہے۔

۳۴ کا حوالہ دیا گیا۔

کسی ہلزم کے خلاف تختہ دفعہ ۵۱۱ مجموعہ فقہ حنفیہ کی تحویلیت
 جرم صادر نہیں کی جا سکتی جبکہ اس کے خلاف دفعہ مذکور
 کے تحت کوئی فرد قرار واد جرم مرتب نہ کیگئی ہو۔

و اشخاصی که کسی شخص پر برتری نکارت کتاب کہا جن میں

سے ایک نے اوس کی گردن میں ایک خنجر گھونپ دیا تھا اور اسی کا

تعاقب کیا گیا اور ایک شخص زید گرفتار کیا گیا اور دوسرا فرار ہو گیا۔

میتوئی کے بطور حملہ آوروں میں سے ایک شخص نے زید کو تشدد کیا

لکھا۔ ایسا بیان کی بنا پر چونکہ ہر نے لیا تھا بلکہ یہی لکھ رہا تھا لکھا۔

وہاں گئی یہ حور می نے مالا اتفاق سے کہہ کر مجھ پر ہندوؤں کا قیام دیا تھا اور لیکن

یہ کہہ کر اس امر کے متعلق شبہ تھا کہ آیا زید نے پہلی وار کیا؟

سشن جج نے بکر کے متعلق رائے قبول کر کے اوس کو بری کیا

لیکن زید کے مشعلی یہ قبول کرے ہوئے کہ اس امر کے مشعلی

تہا کہ آیا اوس نے جہلک وار کیا تہا حج نے اس امر سے اتفاق

نہیں کیا کہ اس میں کوئی شبہ تھا کہ ان دو اشخاص نے کسی غرض

مشترک فی الشیخۃ بین مکمل کیا تھا اور یہ فقرہ دیگر زیادت و نقصہ

۳۴
جمہوریہ کجیر پور کے ہندو مت پرستیوں کی طرف سے لڑائی کی سب سے زیادہ

۳۵
قبر اروا گاہ (۱) جو کہ جوری، لنے میں ہے جس کی بہت سی قبریں ہیں۔

نفسہ نے غنہ تھا کہ آواز دینے کے لئے ضرب لگائی تھی اور چونکہ چوڑے

میں نے قبول کی تھی مافی کورٹ اور سامریچ غور نہ کر سکتی تھی۔

(۲) یہ کہ حالات کے لحاظ سے یہ امر مشتبہ تھا کہ وفود ۲۲

ایہ فیصلہ ان امور میں بالکل ناواقف ہو کہ اس میں خرق
مخالفت کے دعویٰ کیسے پیش شدہ و منہادوں کے اور یہ پیش شدہ
مباحث کے بعد ان کے متعلق جو فیصلہ جانی رہے کوئی حرج
نہ کی گئی ہو تو کافی گوشت گرینٹ ان انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۰
کی سخت دست اندازی کرے گی۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی و غیرہ (۱) فقہ و طب (۲) مشر
اور میں مرتب سے متعلق رہے جس کا بار کھانا سے بمقابلہ تعلیمی و دیگر دیار
کے جائز ہو اور ایسے مرتب کو اجازت ہے کہ ایسے بیلام کیے نہ کریں
کی تعلیم حصہ رسد کی ورنہ است کرے جو تعلیمی و دیگر کی تعلیمی
و دیگر اگر کیا گیا ہو جس میں مرتب رہن کے علاوہ بمقابلہ بیویوں
و دیگر کی کوئی زرفقہ کی و دیگر ہی کہتا ہو۔

باجویشن میں سہائے بنام باجونار این پرشاد۔

(پٹنہ) ۱۸۶

لمیٹڈ وار کے اختیارات۔ اراضی زمینداری کا پٹہ۔
کسی خاص مقام کے متعلق لمیٹڈ وار کو اراضی زمینداری کا پٹہ
عطا کر دینا اختیار حاصل ہے۔

ہر دیال بنام عالم (المہ آباد) ۲۳۵

لوازم کہاٹوالی پٹہ۔ فرق مابین بیروم و کھرگ پور کہاٹوالی
ریگولیشن وراثت کہاٹوالی پٹہ جات۔ ریگولیشن پٹہ
ارضیات کہاٹوالی بنگالی پٹہ و سوانہ سوانہ
کا تعلق۔ و ہرم شاستر۔ مناکشتر۔ جائیداد قابل
تقسیم کی وراثت۔

بیروم اور کھرگ پور کے کہاٹ والوں کی نوعیت میں سب
سے برعکس ہے کہ اول الذکر بھرتھوڑی گوشت کے جن کی
جانب سے ان کی تعلیم کی گئی ہے اور جس کو راست مالگزار می

کی جاتی ہے ناقابل استعمال ہیں بنگال اس کے آخر الذکر کو منظر
زمینداریوں کو لگان یا مالگزار می اور کی جاتی ہے قابل استعمال
راستہ لیلانند سنگھ بہادر بنام گوشت آن بنگال موٹر
ایمپل جلد ۱ صفحہ ۱۰ کا حوالہ دیا گیا۔

ریگولیشن ارضیات بنگال پٹہ ۲۰۱۹ یا پٹہ ۱۸۶۱ میں بیروم
کی کہاٹ والوں سے متعلق ہے اور اس کو کھرگ پور کی نوعیت کے
پٹہ جات کہاٹ والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

تعلق وٹری میں پٹہ کے لوازم حسب ذیل ہیں
۱) یہ کہ وہ ناقابل تقسیم اور استمراری ہیں۔

(۲) یہ کہ ان کی وراثت بقاعدہ وراثت مناکشتر
بجائے حلف اکبر محل میں آتی ہے۔ اور

(۳) یہ کہ وہ بمنظر رہی زمیندار قابل استعمال ہیں۔

اس کہاٹوالی کی وراثت تابع اصول ناقابل تقسیم قانون
مناکشتر کے تابع ہے جیسے ایک کہاٹوالی کی وفات پر اس کا وارث
کیجیڈی از قسم ذکو بھرمی اسکی بیگان کے بقاعدہ ہماندگی کی بعض
ہوتا ہے۔ اس خاندان میں کو خاص رولج نہیں ہے جسکی رولج
ایک متوفی کہاٹوالی کی بیوہ متوفی کے راست سلسلہ کے زیر کٹر
وارث کیجیڈی پر جس کے ساتھ متوفی شریک ہوتا ہے جج پاکر وراثت
جائداد کی متقی ہو سکے۔

خاندان تابع مناکشتر میں جو شتر کہ ہوتا ہے بل تقسیم جائداد
کی وراثت بھی بھرمی انات ارکان و کورنگ محمد و دہے بھرمی
کے کہ جائداد خود علم و یا کسویہ ہو۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ناقابل تقسیم جائداد قابل تقسیم وقت کا
علم و جائداد ہو۔ اس جائداد خاندان شتر کہ قرار دیا جاسکتا
اور ایسی صورت میں تابع اصول ناقابل تقسیم و قاعدہ وراثت خد

نذر نہ ہو مگر یا نہ اس کی مالیت سے قصہ حاصل کیا جائے یا دوجا
قصہ حاصل کیا جائے حاوی نہیں ہے۔

حضور ام بنام ملک منظم (پیشہ) ۹۷
مجموعہ تقریرات ایکٹ ۵۵ بابۃ ۱۲۸۵ دفعہ ۱۲ (الف)
باعت۔ دفعہ ۱۲۸۵۔ عدالت کافر۔

یہ تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا کوئی تقریر خیالات نفرت یا
نا بدخواہی پیدا کرنے کے اقدام کی حد تک پہنچتی ہے یا نہیں اس پر
اوس قسم کے اشتہار کے نقطہ نظر سے غور کیا جانا چاہئے جسکو
اسناداً مختصراً طلب کیا گیا ہو۔ ایک طرف تو اون کی فہم و اگر
کوئی ہون تو اون کا لحاظ کیا جانا دوسری طرف یہ واقعہ نظر انداز
کیا جانا چاہئے کہ الفاظ سے ممکن ہے کہ غلطی معنی اون کے دہر نشین
ہو جائیں وقت اور مقام پر ایسے امور ہوتے ہیں جن پر غور کیا جانا
چاہئے۔ عدالت کو کسی شہرہ ماحضہ عبارت پر غور کرنا چاہئے بلکہ
تقریر پر تحقیق یا مجموعی غور کرنا چاہئے اور اوس کے ہر حصہ کی
مستقل وقعت کرنی چاہئے۔ اور کسی جزو کی نا واجب وقعت کرنی
چاہئے اور اس پر کامل و آزادانہ طریقہ سے اور کشادہ دلی کو
ساتھ غور کرنا چاہئے۔

اودا دیا بنام ملک منظم۔ انڈین لارپورٹ رٹکون ۱۱۱
آئی انڈیا رپورٹ رٹکون ۱۱۱ ۱۹۲۳ء گریٹ برٹین لاجریل ۲۴
۱۲۹۹ (رٹکون)

دفعات ۱۴۱، ۱۴۹، ۱۴۷۔ مجموعہ ضابطہ

فوجداری ایکٹ ۵ بابۃ ۱۹۵ دفعہ ۳۷ مجمع
خلاف قانون۔ غرض مشترک فرقرار داو جرم۔ اہل
ہند کو پریشان کرنا۔ آیا کافی طور پر واضح ہے۔
بیضا و غلطی۔ انصاف میں قصور۔

حب جرایم نذر دفعات ۱۴۷، ۱۴۹، ۱۴۱ مجموعہ غرض مشترک
غرض مشترک فرقرار داو جرم میں اہل ہند کو پریشان کرنا یا
کی گئی تھی اور اوسکی پیسیرنت بن اہل ہند پر بند و قول اور تلواروں
سے حملہ کیا گیا تھا۔

قرار دیا گیا کہ فرقرار داو جرم کی عبارت دفعہ ۱۴۱ مجمع
تقریرات کی ضرورت بات کی گئی کے لئے اور اشتہار منظم کو اس الزام
کی کافی طور پر واضح اطلاع دینے کے لئے کافی تھی جس کا الزام
کے خلاف لکھا گیا تھا۔

۱۲۸۵ بابۃ ۱۲۸۵ کی عبارت حب بدقون اور
تلواروں سے مسلح تھی تو اون میں سے ہر ایک کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا
ہے کہ اون کو یہ علم تھا کہ پریشان کرنے کے ذراں میں قتل عد کے
واقع ہونے کا احتمال تھا۔

استعداد نمبر ۸ بابۃ ۱۹۲۳ کی تقلید نہیں کی گئی۔
حب یہ بیان کیا جائے کہ کسی فرقرار داو جرم کی عبارت
نامی ہے تو عدالت مراقبہ کافر ضابطہ ہوتا ہے کہ وہ یہ تصفیہ کرے
کہ آیا کوئی غلطی ترک یا بے ضابطگی فرقرار داو جرم میں موجود
ہے جس کی وجہ سے دفعہ ۱۴۷ مجمع ضابطہ فوجداری کے مفہوم
میں انصاف میں غلط ہے۔

اصطلاحات پریشان کرنا کے مفہوم میں جسم و جاؤ کو نقصان
پہنچانا داخل ہے۔

جسٹس اوجیس۔ مجمع خلاف قانون کی صورت میں یہ ضروری
ہوتا ہے کہ ملزم کو مستقل طور پر جسٹس نوٹس اس غرض مشترک کی
حواد میں منسوب کیا گئی تھی اور اس طریقہ کی حاصل ہو جس طریقہ
سے وہ غرض مشترک دفعہ ۱۴۱ مجمع تقریرات کی عبارت میں لائی
جاسکتی ہے۔

جو پٹنہ اور ارا بنام ملک منظر۔ انڈین لارپورٹ رنگون ۱۹۲۳ء
میرٹھ لاجریل ۲۲۔ اول انڈیا رپورٹ رنگون ۱۹۲۳ء کریمنل لاجریل
(رنگون) ۸۶

مجموعہ تفسیریں ایکٹ ۵۸ بانہ ۱۹۲۳ء دفعہ ۱۹۲۳۔
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بانہ ۱۸۹۵ء دفعہ ۱۹۲۳۔
۱۹۵۔ قانون شہادت ایکٹ ۱۸ بانہ ۱۸۹۲ء دفعہ ۱۹۲۳۔
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ بانہ ۱۸۹۵ء دفعہ ۱۱۵۔
آرڈر ۱۸۹۵ء رول ۲۹ رول ۱۶۔ قانون اودہ
ایکٹ ۱۸ بانہ ۱۸۹۲ء دفعہ ۱۹۲۳۔ شہادت جو کمشنر
کے روبرو دی گئی ہو۔ اظہار گواہ کے روبرو نہ کیا
جانا۔ دروغ حلفی۔ استغاثہ کی اجازت آیا عطا کیا
سکتی ہے۔ اظہار آنا ثابت کیا جاسکتا ہے نگرانی۔
خبر جو آباد لایا جاسکتا ہے۔

آرڈر ۱۸۹۵ء رول ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام اودہ سے
مستثنیٰ نہیں ہونے جہاں احکام دفعہ ۱۹ ایکٹ قوانین ۱۱۵
میں مندرج ہیں۔

رول ۱۶ آرڈر ۲۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا اثر یہ ہے کہ مجموعہ
کے احکام جس طور پر کہ وہ اودہ میں رائج ہیں ایسے گواہوں سے
جن کا اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا ہو وہ غیر اودہ گواہوں کے ہی متعلق ہو
جن کا اظہار عدالت میں لیا گیا ہو۔ دفعہ ۱۹ ایکٹ قوانین اودہ کی رو سے
یہ ضروری نہیں ہے کہ اظہار گواہ کرنا یا جائے اور یہی قاعدہ ایسے
گواہوں سے متعلق ہوتا ہے جن کا اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا ہو۔
ایسی حالت میں دروغ حلفی کے لئے استغاثہ میں کی اجازت
اس جو سٹے بیان کی نسبت کی گئی ہو جو کسی عدالت کے مقدمہ کردہ
لشکر کے روبرو اودہ میں کیا گیا ہو بعض اسوچہ سے ناچار نہیں ہوتا

کہ وہ بیان جس کے متعلق اجازت عطا کی گئی ہے گواہ کو سنا جائے
کیا ہوتا ہے کسی شخص خاکی کے نام کمیشن جاری کیا جائے تو وہ عدالت
جاری کنندہ کمیشن کا تاہم مقام ہوتا ہے اور وہ اس عدالت کے
اختیار کی بنیاد پر عمل کرتا ہے اور اس کو چاہئے کہ عدالت مذکورہ کا
اختیار کرے۔

اودہ کی ایک عدالت نے ایک شخص خاکی کے نام سپاہ میں
گواہوں کے اظہار کے لئے ایک کمیشن جاری کیا کمیشن نے اس
ضابطہ کے مطابق گواہوں کا اظہار فلم بند کیا جو دفعہ ۱۹ ایکٹ
قوانین اودہ میں درج تھا اور گواہوں کے اظہارات اودہ کو
سنائے نہیں گئے تھے۔

قرار دیا گیا کہ ضابطہ جو کمیشن نے اختیار کیا تھا وہ بالکل جائز
نہیں تھی۔ وہ اظہار جو کسی گواہ کو سنا یا لیا گیا ہو اس شخص
کی وجہ سے ناقابل احوال شہادت نہیں ہو جاتا دفعہ ۱۹ قانون
شہادت اگر وہ کسی اظہار سے مستثنیٰ ہو تو یہی وہ اس کی صہادت
کی بعض لسانی شہادت کو خارج کرتی ہے مگر وہ خود سناؤ کو ناقابل
ادخال شہادت نہیں کر دیتی اور نہ اس کے اور طور پر ثابت کئے
جائے کے مانع ہوتی تھیں۔

بہا ملہ نور کی تجویز۔ انڈین کمشنر جلد ۵ صفحہ ۹۸ سے اختلاف
کیا گیا۔

الہی بخش خاص بنام ملک منظر۔ انڈین کمشنر جلد ۵ صفحہ ۲۵۸
سے استناد کیا گیا۔

جب کسی عدالت دیوانی نے استغاثہ کی اجازت عطا کی
ہو یا اس کو عطا کر سنے سے انکار کیا ہو اور اسے سکورٹ تصدیق
نگرانی درخواست پیش کی جائے تو اس درخواست سے دفعہ
۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہوتی ہے اور ہائی کورٹ اس سے مستثنیٰ

پاراگراف ای ایل ای احمد بنام ملک منظم۔ لاویکل ج ۱۵۳
کریمنل لا جرنل ۲۲ (مدراس) ۱۳۸۹
جسٹس تعزیرات ایکٹ ۵۴ باب ۲۸۸ دفعہ ۲۸۹۔
منطقہ حلیہ جو پیدائشی خاص کی جانب سے کیا گیا ہو جو
لاٹھیوں سے مسلح ہوں۔ برسر کی وفات۔ جملہ اور دن
کی ذمہ داری۔

پانچ اشخاص ایک سن رسیدہ شخص کو مارنے میں سرکے ہوئے
اور اس کو لاٹھیوں سے اس قدر برسر ہی سے مارا کہ ایک کی ہڈی ٹوٹی
پہنٹ گئی اور گیارہ پھلیاں ٹوٹ گئیں اور ان ضربات کی وجہ سے
وہ وہ دن کے بعد فوت ہو گیا۔

قرار دیا گیا کہ کل حملہ آور قتل عمد کے مجرم تھے اور یہ کہ یہ امر غیر لازم
تھا کہ ہر ایک ضرب کس شخص کی لاٹھی کے ذریعہ سے ہو چکی ہو گی نہ ہی۔
ملک منظم بنام رام داس۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۶۶۳۔ ہونا
بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۵۔ ملک منظم بنام گلاب۔
انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۸۰۵۔ وہاں ہی ملک منظم۔ انڈین کیسز
جلد ۱ صفحہ ۳۳ کی تقلید کی گئی۔

ملک منظم بنام ہولا سنگھ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ
۲۸۲۔ چندن سنگھ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۳۸۔
وہاں ہی ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۶۳۹ سے اختیار
کیا گیا۔

امید بنام ملک منظم۔ کریمنل لا جرنل ۲۲
(الہ آباد) ۱۱۴۲

وفات ۱۹۶۱ء۔ برات جو الزام
تحت دفعہ ۲۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۱ کی بابت کی گئی
ہو۔ مزم جس کی تحقیقات تحت دفعات ۲۲۶

کی گئی ہو۔ تجویز ثبوت جرم آیا جا رہا ہے۔
سائلوں پر سو نو دیگر اشخاص کے ایک جرم تحت دفعہ ۲۲۶
بشمول دفعہ ۱۴۱ مجموعہ دفعہ ۱۴۱ کا الزام عائد کیا گیا تھا اور وہ جرم
کئے گئے تھے لیکن چونکہ سائلوں پر سخت دفعہ ۲۲۶ علیحدہ الزام
عائد کیا گیا تھا ان کے خلاف تجویز ثبوت جرم صادر کی گئی تھی اور
تجویز ثبوت جرم مشن جج نے برقرار رکھی تھی انہوں نے بائیکورٹ
بین بصیرت نگرانی درخواست کی۔

قرار دیا گیا کہ اگرچہ سائلین مقدمہ میں سائلان اس وجہ سے
بریں کئے گئے تھے کہ وہ اجرائی سے بلوہ بنتا ہے ثابت نہیں کئے
گئے تھے تاہم چونکہ کاٹھے۔ کسے تیار استعمال کر کے ایسی حالت میں
ہوں۔ جن میں حفاظت خود اختیاری جائدا و متعلق نہ تھا ضرر شدید
کے باعث ہوئے تھے مقدمہ میں ان کے خلاف تجویز ثبوت جرم
صحیح طور پر صادر کی گئی تھی۔

پٹالی سنگھ بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۸۱
بیت لال سنگھ بنام ملک منظم۔ کریمنل لا جرنل ۲۲
(پٹنہ) ۹۵۳

دفعہ ۱۴۲۔ طلب نامہ وصول کرنے سے
انکار۔ جرم۔

طلب نامہ وصول کر نیے انکار کرنا دفعہ ۱۴۲ مجموعہ تعزیرات
کے تحت جرم نہیں ہے۔ خود کی رو سے جس امر کی ضرورت نہ لگائی
گئی ہے وہ اس فراہمیت کا کوئی فعل نہ ہوتا ہے جو جملہ وار پکٹ
کے مقابلہ میں کیا جائے۔

قبضہ بنام نراپاسے نادون انڈین لا رپورٹ جلد ۱
جلد ۹ صفحہ ۱۹۱۔ رائیٹس بنام ملک منظم۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ
۲۸ کی تقلید کی گئی۔

کہا اور اس کو اپنے ہمراہ کال واپس آنے کی ترغیب دینے کی کوشش کی لیکن اس نے انکار کیا اور تخت کا لیوان دہن۔ اس نے اس کو ایک چہری سے مارا جو اس وقت اس کے ساتھ موجود تھی لیکن جوہ اس کو مارنے کی سبب سے نہیں لگے نہ اٹھا اور اس کا ہلاکت کیا بدست ہوا۔

قرار دیا گیا کہ ہندوستان میں سکانت کے حالات کے مد نظر قرار دے ہو تو قلعہ کی حفاظت کے لئے ۱۵۰ سے زائد فوج اور ۱۰۰ سے زائد کمانچر جبکہ مسیحی اول دفعہ ۲۰۰ مجموعہ فوج پر مشتمل ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ طبع کے تہا اور چونکہ ملزم چہری مارنے کی سبب نہیں لگے گا لہذا محض انسانی طور پر اس کے ساتھ اپنی حدود میں دفعہ ۲۰۰ مجموعہ فوج سربراہ ایسے مثل انسان مسلم سرکار کا تہا قتل و قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔

قرار دیا گیا کہ ملزم کو قتل اور لاشیں ۹/۱۱ الٹا بار پور اور ۱۱/۱۲ اور ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

مجموعہ فوج ۱۵۰ بائبل ۱۵۰ فوج ۱۵۰ کوئی فعل اقدام قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔ دفعہ ۲۰۰ سربراہ ایسے مثل انسان مسلم سرکار کا تہا قتل و قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔

قرار دیا گیا کہ ملزم کو قتل اور لاشیں ۹/۱۱ الٹا بار پور اور ۱۱/۱۲ اور ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

مجموعہ فوج ۱۵۰ بائبل ۱۵۰ فوج ۱۵۰ کوئی فعل اقدام قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔ دفعہ ۲۰۰ سربراہ ایسے مثل انسان مسلم سرکار کا تہا قتل و قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔

قرار دیا گیا کہ ملزم کو قتل اور لاشیں ۹/۱۱ الٹا بار پور اور ۱۱/۱۲ اور ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

صرف اس وقت خود نہ نہ جرم صادر کی جاسکتی ہے اگر اس کے لئے وہ آخری فریب کا فعل کیا ہو جو مکمل جرم فعل عہد قرار دینے کے لئے ضروری ہوتا ہے اور جرم کی تکمیل صرف کسی ایسی وجہ سے رک گئی ہو جو اس کی فوج، امداد یا بیٹے سے تعلق تھی۔

ملزم کو ملزم بنام لدا۔ انڈین لارورٹ ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

ملزم نے مسخین کے سامنے ایک بندوں سے فتنہ نہ لدا اور گھوڑے کھینچا۔ بندوں کو چونکہ چہری ہوئی نہ تھی اس لئے کوئی آواز نہ ہوئی اور نہ کوئی جلی۔

قرار دیا گیا کہ ملزم کے خلاف اس جرم میں خود جرم نہیں صادر کی جاسکتی تھی جو دفعہ ۲۰۰ مجموعہ فوج پر اس کے سامنے قابل تہا ہے کیونکہ اس کے قتل سے ہی دفعہ ہلاکت کے باعث نہ ہو سکا امکان نہ تھا اور یہ کہ وہ صرف حملہ کا سرکب ہوا تھا جو مجموعہ کی دفعہ ۲۰۰ کی رو سے قابل تہا ہے۔

نکاد انگ بنام ملزم۔ انڈین لارورٹ ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

دفعہ ۲۰۰ سربراہ ایسے مثل انسان مسلم سرکار کا تہا قتل و قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔

اور تو ملزم جو عدالت کے احاطہ میں کی گئی ہو۔ کو بر ثبوت جرم وجود اعلیٰ تہا مجرمانہ کی بائبل کی گئی ہو

آیا جائز ہے۔ شبہ کا ضروری ہونا۔

ملزم کے خلاف جرم محنت و فوج ۱۵۰ فوج ۱۵۰ کوئی فعل اقدام قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔ دفعہ ۲۰۰ سربراہ ایسے مثل انسان مسلم سرکار کا تہا قتل و قتل کی حد تک نہ پہنچا جائے۔

قرار دیا گیا کہ ملزم کو قتل اور لاشیں ۹/۱۱ الٹا بار پور اور ۱۱/۱۲ اور ۱۲/۱۳ اگر لارورٹ ۱/۲ کریمینل لاجریل ۱۲/۱۳ (اور ۱۵)

کا قصہ سیر کرے نہیں کسی دوسری دیوانی نگرانی کے مطابق کتابت
فرشتہ کو خرچہ دلا سکتی ہے۔

موسیقی جی بنام محمد ولایت اللہ خان اووہ کنہ جلد ۱ و صفحہ
۶۱ کی تصدیق کی گئی۔

مسماۃ فیروزہ جان بنام مرزا امیر علی اووہ لاجپور ۱۱۹
اووہ اور اگر لاجپور ۱۱۹ الی انڈیا رپورٹ اووہ ۶۱۹

کریم لاجپور ۲۲ (اووہ) ۵۹۲
چھوٹے تھریٹ ایکٹ ۵۵ بابینہ ۱۸۶ دفعہ ۱۱ دیکو

مجموعہ ضابطہ موجود اسی ایکٹ ۵۵ بابینہ ۱۸۶ دفعہ ۱۱
۱۲۰۲۔

دفعہ ۲۲۵ ب کو فدا اگر گرفتاری جائزین
مقابلہ باخراحت کر نیکی حاکم پختا ہے۔ رد و پیش
ایک مقابلہ باخراحت کرنا ہوتا ہے۔

کسی شخص کے خلاف دفعہ ۲۲۵ ب مجموعہ دفعہ ۲۲۵
کے تحت تجویز ثبوت جرم کو جائز قرار دینے کے لئے اس بنا

پر کہ اس نے اپنی گرفتاری جائزین مقابلہ یا ناجائز اجرت
کی تھی محض رد و پیش ہوئے کے علاوہ کسی خرید و عمل کے کرنے کی

بھی ضرورت ہے فراحت یا مقابلہ کا کوئی علانیہ فعل مجرمانہ کی
نمائش سے کوئی عملی مقابلہ ہونا چاہئے۔

ملک منظم بنام کن پال کریم لاجپور جلد ۱ و صفحہ ۸۷
حوالہ دیا گیا۔

ملک منظم بنام آنا وین۔ آٹھ بن لاجپور رنگون ۱۱۹
برہما لاجپور ۲۲ (رنگون) ۱۳۷

دفعہ ۲۲۸۔ دیکو جو گواہ کو عدالت میں دیکو
ہو۔ جرم۔

مرزم جو کسی مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کسی گواہ کو
جو گواہ نہ تھا دانت میں ہو گستاخی سے دیکو دیکو نوایک جرم منظم

دفعہ ۲۲۸ مجموعہ دفعہ ۲۲۸ کا منکرک ہوتا ہے۔
اٹو بنام ملک منظم۔ الی آباد لاجپور ۲۱ کریم لاجپور

۲۲ (الہ آباد) ۳۴۶
دفعہ ۲۲۸۔ (م) منشی (ج) جگر اور

بہی گالی گفتار ہلاکت جو اس لاجپور کی ضرورت سے
واقع ہوئی ہو نہایت حکم کہ ہلاکت واقع ہوگی جرم۔

اگر کوئی شخص کسی جگر سے اور اس سے کسی گالی گفتار کی
سے اور ہلاکت کی سبب کے بغیر کسی شخص سے لاجپور کا صرف

دار کے اس کی ہلاکت کا باعث ہوں تو یہ خیال کرنا چاہئے
اوس کو ضرر پہنچانے وقت یہ علم ہونا کہ اوس کا فعل اسفا

سخت خطرناک ہونا کہ اوس سے ہلاکت کا واقع ہونا اغلب تو
اگر وہ ہلاکت کسی وجہ کے فعل مذکور کرے تو وہ فعل عہد کا مجرم

اور اوس کا مفاد دفعہ ۲۲۸ دفعہ (م) منشی (ج) جگر
تقریرات کے تحت آتا ہے۔

ملک منظم بنام امراد۔ الی آباد لاجپور ۲۱ آٹھ
رپورٹ الی آباد ۲۲ (الہ آباد) ۳۴۶

دفعہ ۲۲۸۔ مستثنیٰ اول۔ ۲۲۸۔ ۳۴۶
سخت اور ناگہانی اشتعال طبع۔ جگر لاجپور

اور وجہ کے مابین ہوا ہو۔ گالیان جو وجہ سے
شوہر کو دی ہوں۔ قتل انسان مستلزم مراد۔

موقوفہ اپنے شوہر کے مکان سے چلے جانے کی عادی تھی
وہ ان اوس کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی جاتی تھی۔ ایک روز شوہر

یہ شک کہ وہ مکان سے ہٹا کر بھی تھی ایک بار شک اوس کا

[illegible]

..... وفتحات ۳۱۵ و ۳۱۴ و غا - نقصان کا

رخسار۔

—

فہرہ ما گیا کہ یہ نہیں کہا جاوے گا کہ وہ فعل میں کے کرنے کی
سائل کہ جو وہ کو کہے رہیں ہوئی ہوتی۔ وہ سائل کے نقصان کا
باعث ہو جاتا اس سے مسائل کے نقصان کا احتمال تھا کیونکہ اس حد تک
بیشخص نہیں لکھا کہ اگر مسائل یا دو بار پر شرط لگانے سے انکار کرتا
موجود نافی نہ ہی مشروط فقہاء جم پر لگانا اور اس لیے بہت قدر
عام مضموعہ فقہاء نے اس کے تحت نہیں لکھنا۔

ان کے لئے کہہ دو یہ تمام راویوں میں سے ہیں۔ ان کے لئے
کلید دیکھ لی تو اس پر ۱۰۹۹ کی تاریخ لکھی ہے اور ۱۰۸۱
وفاقیہ ۱۰۹۹ء کی خبر لکھی ہے جو سند قائم کر کے
یا موجود ہو کو ملے گا کہ یہ سنہ منہدم کرنے کا

۱۹۷۷ء میں پاکستان کی سرحد پر

حبيب کوئی آتش سہاٹی کی ہنر کوئی بندہ قائم کر کے پاکسی بند کر
جو پہلے سے موجود ہو بلند کر کے ہری جائے با اوس کی فراخ اندازی
جائے تو ہنرین ایک ایسی بند بلی ہری ہنستہ جہا سے اس کی تابانہ
یا کام سن آئے کی قابلیت میں کی ہونی ہے اور جس سے اگر وہ
کسی شخص کو زبان نا جائز ہو جائے کی بہت سے با اس علم سے لیا جا
کہ اس سے زبان نا جائز ہو جائے جہا جرم نقصان رسان ہے لگایا۔
اس فعل سے جو اس طرح کہ لگایا کی صدر راہی ہنر کی راہ سے
تو تحت دفعہ ۱۰۰۰ مجموعہ فقہ رات ایک جرم کار ناکاب ہوتا ہے۔
کسی شخص کو نوبہ منہدم کرنے سے باز رکھنا نقصان رسان کی کا
جرم نہیں بنتا۔

وینا بنده بود را چه نگار و بنام و تلمیذ اندام است که لکھنؤ و در اواخر
بود یکی و شش ماه پیش از آنکه از کربلائی از جناب بی بی (عزرا) (س) که ۱۱
و در وقت ۱۱ ماه ۱۱ در اواخر بنام تلمیذ اندام است که لکھنؤ و در اواخر

میں شامل ہوں جبکہ فریقین کے لئے خمد ہار پان اور فیصلہ جات کے لئے درخواست کرنے کی اجازت ہمیشہ میں شامل ہوں اور شامل ہونی چاہئے جو مکمل تحقیقات اور مقدمہ کے مکمل تصدیق کے لئے ضروری ہوں

کہ قیاسی میں مالش میں مالش کے قیاس کے منافع کا وعدہ ہے کہ یہ سبب نہیں ہے۔ منافع مالش کے منافع وہ ان کے منافع کے منافع کا حساب کرنا کیا مستحق ہے جن کی نسبت یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ وہ مالش کے قبضہ میں نہیں اور ان کے منافع ان کے منافع کے اضافہ کے طور پر تصور کیا جاتا ہے جو اس کے حصہ میں آئیں۔ کوئی مالک شریک جو شریک کے منافع اور پورا قبضہ ہو منافع کے اس حصہ پر جو دیگر مالکان شریک کی ملک ہو جو اس کے منافع کے لیے ہوں

(نظام پر بحث کی گئی)

۱۔ اسامی آیر نیام سہرا آیر۔ لاویلی ۶/۷ مدراس
لاجریل ۲۳/۴ (مدراس) ۱۰۶۹

محکمہ ضابطہ دہانی ایکٹ ۵ باب ۲۰ دفعہ ۲ (۳)
آرڈر ۱۲۰ ابتدائی ڈگری۔ حکم جو کارروائیات نہیں
میں صاف کیا گیا ہو اور قطعی ڈگری کا باعث ہو۔

آرڈر ۲۰ آیا جاسے ہے۔ امانتیں۔ ایسے شخص کی
فومہ داری جو خود اپنے فعل سے امین بنا ہو۔

حسابات کی نوعیت۔ قانون میں سماعت ایکٹ
۵ باب ۲۰ دفعہ ۱۶ کا اطلاق۔ ایسے شخص کے

فلاں حسابات کا دوسرے جو خود اپنے فعل سے
امین بنا ہو۔

اوس دوسرے میں جس کا تعلق کسی زمین جائیداد کے استقام

اور اس قدر اس کے لئے (۱) ان کے بار بار کے ایک بار کی ضرورت
بھی ہے جو اس کے لئے کے نام پر یا ان کے لئے اس کے لئے
کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
کا اندازہ ہوا ہے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
کہ میں نے اس کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
جو میں نے اس کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
جس میں صاف اس کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
وہ عین کی نسبت کی اور طریقہ کار اور جائیداد کی اور اس کے لئے
قرار دیا گیا کہ سارا زمین کا یہ حکم ڈگری تھا کہ وہ ان کے لئے
ایسا حکم تھا جو ایک مہر کارروائی میں داخل ایک ابتدائی ڈگری
کی نسبت رکھتا تھا جس سے اس قطعی ڈگری تک پہنچائی ہوئی تھی۔
یہ صرف زمین پر ہونا تھا کہ فیصلہ ابتدائی ڈگری کی اور اس کے لئے
میں سے کسی صورت کے تحت آتا ہو جن کا کوئی آرڈر۔ مجموعہ ضابطہ دہانی
میں کیا گیا ہے تاکہ وہ قطعی ڈگری کی بنیاد بن سکے۔ وہ صورتوں میں
ڈگریوں کی نسبت ان میں بہرہ رکھنے والے کسی حکم میں ابتدائی یا قطعی ڈگری
یا جزو ابتدائی اور جزو قطعی ڈگری کے صفات میں صراحت کی گئی ہے
پر مقرر ہوتا ہے۔

یہ ممکن ہے کہ وہ ان قانون سے بہرہ نہیں لے سکیں کہ باقیہ میں
میں صرف ایک ابتدائی ڈگری اور ایک قطعی ڈگری ہونی چاہئے۔
ابتدائی ڈگری میں اس امر کی تحقیق کی جاتی ہے کہ باطل کیا جانا
چاہئے جبکہ قطعی ڈگری میں وہ فیصلہ بیان کیا جاتا ہے جو ابتدائی ڈگری
سے حاصل ہوتا ہے، لیکن اس کی مستندیت ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص غلطی سے یا اور طریقہ میں یا زمین پر یا زمین پر یا زمین پر
جبکہ وہ اصل اس کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے
میں میں جاسے تو وہ ممکن ہے کہ اس کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے یا ان کے لئے

جہاں تک ادا کا فیصلہ مستعین نہ ہوتا

مستحب و قوی ۱۴۸۴ مجموعہ دفعہ ۱۴۸۴
نہایت گونا گونا گوں ہونے کے بعد اظہار ہو گیا اور ایک ایک اور اس جگہ ادا
نہایت گونا گوں ہونے کے بعد اظہار ہو گیا اور ایک ایک اور اس جگہ ادا
ہم کی یا کسی شخص کو بخوبی دیکھنے والا سے کہا کہ ہمیں کر کے یا لکھو
پینے کی پانی۔

جہاں تک پیر شاہ بنام ابو الفاضل ساداتین لاد پورٹ کلکتہ جلد
۱۴۸۴ کی تصدیق کی گئی۔

نشن سنگہ بنام ملک معظم۔ کرنیل لاجپور ۲۴/۲ (لاہور)
مجموعہ تقریرات ایکٹ ۵۸ یا پندرہ ۱۸۸۴ دفعہ ۱۴۸۴
دیکھو مجموعہ ضابطہ نوحداری ایکٹ ۵۸ یا پندرہ ۱۸۸۴

دفعہ ۱۴۸۴

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۸ یا پندرہ ۱۸۸۴ دفعہ ۱۴۸۴
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۸ یا پندرہ ۱۸۸۴ دفعہ ۱۴۸۴
۱۳ آرڈر ۲۶ رول ۱۳۱۳ تقسیم کی نالاش۔ ابتدائی
اور قطعی ڈگریات جو قدیم اور جدید مجبوروں کے تحت
عہدہ کی گئی ہوں۔ منافع اور واصلات۔ سود و آبا
واجب اللہ ہے۔

قدیم مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک تقسیم کی نالاش میں
رئی ابتدائی اور قطعی ڈگری موجود نہ تھی۔ بطور ایک ملکہ رائد کے موکم
ہم کے ذریعہ سے اور ان کے مختلف فرقہ میں کو جو جائداد کے تقسیم طلب
ہم نے کہتے تھے اور ان کے مختلف حقوق کو جو وہ ان میں بہتر
بہ مستحق کیا جاتا تھا فی نفسہ بطور ایک ڈگری کے تصور کیا جاتا تھا
ہم کا رائد ہو سکتا تھا امداد کے لیے حکم میں حقوق اور حصہ ان
شخص کے متعلق جو غرض رکھتے ہوں ایک تصفیہ موجود ہوتا ہے

یہ ممکن ہے کہ حکم کو بطور ایک ڈگری کے ظاہر کرنا نامناسب
نہ خیال کیا جاسکے۔ لیکن ایسے حکم کو بطور ایک ابتدائی ڈگری کے
ظاہر کر کے اور اس ڈگری کو جو کہشہ لکھا ہو اس کے بعد عہدہ کو
حکم کی رو سے تقسیم فی الواقع ہوئی ہو بطور ایک ابتدائی ڈگری کے
ظاہر کر کے کی اجازت قدیم مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے نہیں ہو سکتی
کسی ہندو خاندان کا شریک جو تقسیم اور اسے حصہ منافع کی
نالاش کرے وہ اصل اور اس منافع کے حساب کی نالاش کرنا ہے جو
منتظم یا اشخاص تانہ کو وصول ہو یا ہوتا کہ کوئی رقم جو شریک لکھ
اس طرح وصول کی ہو جو حق بل تقسیم جائداد ہی ہے تقسیم کی جاسکے
اور اس میں اس کا حصہ بھی اوسکو دیا جاسکے۔ ایسا منافع
بطور واصلات کے ظاہر نہیں کیا جاسکتا جو کسی ایسے شخص کو ہو
ہو جو جو جائز طور پر نالاش ہو بلکہ بطور ایسے منافع کے ظاہر
کیا جاسکتا ہے جو اراضیات میں مدعی کے حصہ کی جائداد اس کے
حق سے متعلق ہو۔

آرڈر ۲۶ رول ۱۳۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی جو اصطلاحی واصلات
سے متعلق ہے کسی ایسے مدعی کے دعوے سے متعلق نہیں ہے جس نے
اراضیات کی تقسیم کی نالاش کی ہو اور اس منافع سے متعلق نہیں
ہے جو ان اراضیات پر حاصل ہو جو بالآخر ڈگری کے تحت
اوس کے حصہ میں آئیں۔

بجز اس کے کہ تقسیم کی ایک ابتدائی ڈگری میں منافع ظاہر
کرنے سے ڈکار کیا گیا ہو یا اوسکی نسبت یہ خیال کیا گیا ہو کہ اس
میں ایسا انکار کیا گیا تھا کہ عدالت کے لئے اپنی قطعی ڈگری میں
منافع منظور کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

اون کل فیصلہ جات میں جن کا قطعی ہونا مقصود نہ ہو بلکہ
صرف چند ایسے امور کے فیصلہ جات ہونا مقصود ہو جو کسی نالاش

مقاموں میں مباحثہ سماعت کی رو سے ایم اے ایم بی اور ایس کی انٹرنیشنل مباحثہ سماعت کا دوسرا حصہ ہے۔ اس کے تحت شاہین کوٹا ہے اور خود اپنے ہی فعل میں ہے۔
 اور وہی جہت ہے کہ انسانی ہے جو صرف ایم بی کی ہی ہوتی ہے۔ دو قسموں کا
 انسانی ہے جو انسانی ہے اس کا دوسرا حصہ مومن اور اس کے خلاف کر سکتا ہے
 ایک انعام حساب ہوتا ہے جو ان تمام رقوم اور اثاثہ کا حساب ہوتا
 ہے جو ایم اے ایم بی میں شامل ہوتا ہے جو اس کی ایم اے ایم بی کے تابع ہیں
 کے باوجود اس کے حکم کی بنیاد کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں آئی ہوں
 یا اس کو وصولی ہوئی ہو۔ دو حصہ اور حساب ہوتا ہے جو ایم اے ایم بی
 کے علاوہ اس رقبہ یا اثاثہ کا ہوتا ہے جو ایم اے ایم بی میں شامل ہو یا جو
 وقتاً فوقتاً اس کی ایم اے ایم بی کے تابع ہیں یا بالاسر وہ غفلت یا قصور
 کہ قبضہ اس رقبہ یا اثاثہ میں آگیا یا وصول ہو گیا ہو۔

[illegible]

بالا داده و در کمال، بهی فو و کرم و از بهر کرمی و اسید
د سیب و اسلے فو و کرم و از بهر کرمی و اسید
صاف و زین کرم و از بهر کرمی و اسید
هو و کرمی و از بهر کرمی و اسید

ایک سو پندرہ روپے کے خاندانی جائیداد کے متعلق ایک سو پندرہ روپے کا
مجموع کی اور اس کے بیٹے نے فیروز آباد کا دعویٰ کیے ہیں
میں نے ہی فریقینا ایک سو پندرہ روپے کی اس کے تمام حصہ میں
کی گئی تھی پہنچی کہ میں نے ایک سو پندرہ روپے قرار دیا گیا تھا
کہ میں نے کل رقم سنا سنی تھی کہ اس کے بیٹے فریقینا کی گئی تھی اور اس
کے متعلق اور اس کے عطا کر کے اس کے ایک سو پندرہ روپے میں سے ایک سو
پندرہ روپے کا دعویٰ کر کے اس کے ایک سو پندرہ روپے کا بیٹا فریقینا
نیا گیا تھا اور اس کے بیٹے کی گئی تھی کہ اس کے شرع سے اور
اور اس کے شرع سے فریقینا کی گئی تھی کہ اس کے شرع سے اور
اور اس کے شرع سے فریقینا کی گئی تھی کہ اس کے شرع سے اور

فقر اور وبا کیلئے اس وقت ہمارے میں صرف ایک سوال جو ضرورتاً
اور دراصل نتیجہ طلبہ تیار نہ رہیں گا جو ازمنہ اور یہ کہ اس قدر
کا سوال جو اس میں یا اس کے نتیجے کو ممکن ہے کہ اس کی پوری
اس کے لئے کہ وہ ان کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے

قسط ۱۰۱
۱۰۱

[illegible]

(۲) چہ کہہ کر چلا گیا کہ اُن کے لئے جسے جو اس نے ضعیفی کی

[illegible]

نکلمی بنیام کھنکھیل - ایز و لاجہ علی - ۹ آل انڈیا

[illegible][illegible]

اصول انچه فیصل شده بر آنستند از مذهب و عقیده متعلق بر آنستند

استیفاء کی ہر ایک رقم محمد رسول اللہ
ﷺ کے لئے ہے جو اس کو چاہے

فقہ ۳۱۵ کی تفسیر کی گئی

فتح سنگہ بنام جنگنا پتہ تخت سنگہ اودہ لاجپور میں ۱۱۳۱ھ الیٰ انڈیا
لوٹے اودہ ۱۱۳۳ھ (۱۷۱۵ء) ۷۳۰

جنگنا پتہ تخت سنگہ دیوانی ایکٹ ۵۵ باب ۱۹۰ کو مقرر کیا۔

توضیح ہم آرڈر ۲۲ رول ۳، ۴، ۱۲۔ امر فیصلہ شد

امر جو بنائے جو اب بھی ہونا چاہئے تھا۔ آیا امر افغہ

نانی میں عذر کہا جا سکتا ہے۔ تفسیل ڈگری۔ مدبو

ڈگری کی وفات۔ مدقوط۔

عذر امر فیصلہ شدہ امر افغہ نانی میں کیا جا سکتا ہے گو عذر

رائے میں بہ عذر نہ کیا گیا ہو۔

محمد اسماعیل بنام جہتہ سنگہ۔ انڈس لار بورڈ الہ آباد جلد ۱۱

صفحہ ۶۹۔ جہتہ ای لال بنام بابا جیران۔ انڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۱۲

پر اسکا لال کیا گیا۔

میرزاں نے ایک مقدمہ میں صاحبہ میں و سر فریادہ ہافہ حصہ

موضع کے لئے اس میں سے رجوع کیا گیا۔ میں نے اس حصہ کو

میرزاں کے حق میں منتقل کر دیا ہے۔ سر فریادہ اس میں و سر فریادہ

کیا گیا ہے۔ ایک تعلقہ ار اسی کا داخل خارج اس کے حق میں کر لیا

تھا۔ عوٹے ڈگری ہو اور ڈگری کی دو سے حکم دیا گیا کہ ار اسی میں

قبضہ سے ملے لی جائے۔ تقبیل میں معلوم ہوا کہ میں محض ایک شخص

میں رہا ہوں ہوتا لیکن ہے اور جس حصہ کی غیر خان کو ڈگری ملی ہے

اس میں ار اسی مقبوضہ سر فریادہ میں رہا ہے۔ آخر لکھ رہے عہد دار

میں کی اس کے مقابلہ میں کوئی ڈگری نہیں ہے اور اس کے حق

میں جو انتقال ہو اتنا میرزاں کے حق کے انتقال سے ماقبل کا

ہے اور وہ ڈگری کا پابند نہیں ہے۔

قرارداد کیا کہ (۱) سر فریادہ ملکیت ار اسی نزعی اس مقدمہ میں

صبر کا اور دراصل امر تیج طلب نہی اور فیصلہ میرزاں میں اس امر پر
حادی نصیر ہونا چاہئے کہ سر فریادہ حصہ کا مالک نہ تھا جسکی ڈگری
میرزاں کو ملی ہے۔

(۲) ڈگری کا یہ حکم کہ ار اسی میں ہے۔ لی جائے اس میں ہے

دیا گیا تھا کہ عداوت اس میں نہ رہا۔ افغہ سر فریادہ اس میں کو آ

عذر ار اسی کی ملکیت کا حق ہے جس کی ڈگری دی گئی ہے۔

(۳) اس لئے سوال ملک بن سر فریادہ صبح ۴ دفعہ اجماع

ضابطہ دیوانی امر فیصلہ شدہ ہے۔

گویند لال بنام بلدیو سنگہ۔ انڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۱ کی تفسیر

رول ۳۰۴ آرڈر ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا رد و اسکا ت اجرا

ڈگری سے متعلق نہیں ہے۔ تاثر احکام رول ۱۲ آرڈر ۲۲ کے

میرزاں بنام سر فریادہ۔ لاہور لاجپور ۱۱۳۱ھ الیٰ انڈیا بورڈ

لاہور ۱۱۳۳ھ (لاہور)

وفات ۱۱۳۴ھ۔ مقدمہ کا انتقال۔

جو سر فریادہ نانی کو نہ دیا گیا ہو۔ ہفتا بٹگی۔ نگرانی۔

کسی معاملہ میں ہو یا سکولر نہ کہ و سر فریادہ دفعہ ۱۱ اجماع

ضابطہ دیوانی میں ہو عداوت نہ کہ کسی بے ضابطہ میں ہو

کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ میرزاں کے کہ وہ بہ میرزاں رسو

ایسی ہے جس کی نسبت سائل کو یہ فیہ نگرانی نہ کہایت کر سکتے

حقیقی وجہ ہے۔

کسی سرکار کی حق کی جانب سے کسی سر فریادہ کی درخواست بر فریادہ

کیوٹس دے بغیر ایک عداوت سے دوسری عداوت میں آ

کا انتقال ایک بے ضابطہ میں ہو لیکن پہلے ضابطہ کی صورت اس

صورت میں اہم تصدیق جائے گی جبکہ اس سے اس سر فریادہ کو

اس سے منازعہ ہو چکا ہے۔ نقصان یہ ہو گیا ہو۔

[illegible]

یادجو، اور اوجی اور نام نہانہ اور حوینہ، ہوا
(پیشینہ)

[illegible]

ایک مقدمہ استقرار حق کے انصاف بیجا کہ نہاد و سرسبز نامہ
کا اہم ہے عدالت نے با اختیار خود یہ فیصلہ کر دیا کہ عین حق کو بریاب

نامش رچونہ کر کے کی اجازت دیکھائی دے یہ نہ نامش پیدا کر چوس
کی گئی جس میں مدعیان نے مزاح مخالفہ نام قاضی فیضیہ اور
ملووی بیان کیا۔

قرار و باکیہ عدالت کی ہدایت مستطابہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء
محبوبہ علیہ دیوانی منبر حکم کے خیمین بیتہ اور ۱۳۱۱ء دربار

کہ کوئی کئی حیوان کو اور دوا پر حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ ہوتا ہے
 دفعہ اول توضیح دم ہر سوال رواج مبینہ مدعیان کا مافیہ نہیں ہے
 عام قاعدہ یہ ہے کہ دوا سی اور حالات کے مطابق جو کچھ
 جو بر وقت اس کے مالش موجود ہوں عدالتا ممنوع نہیں ہے کہ
 کا استنفار اس وجہ سے نہ کرے کہ دوا سی اور واقعات کے مطابق
 نہ ہو گی جو بعد از جاب و قوع پذیر ہو سکے ہوں۔

رام او د پارسيا د رام شکر الله پين لار پورست الله تعالی

مجموعہ مایہ ناز کی ابتدا ہمارے گنبد و گری بن ہوا افسانہ رواں کر۔

دوسری سید و دوسری ٹیل : بنام گنیر رام چند رائے جی لاریوٹ ۲۵
اول انڈیا ریلیف کمیٹی (پنجابی) ۱۹۸

بسم الله الرحمن الرحيم

اوس سے دو گری کا فلفل شہزادہ یا قاضی نے خبر پائی ہوتا تھا۔

تسبیح ایک نیکو بیلام میں جو کہ فیصلہ دگر کی عمل میں آگیا نہ تھا ایسی جاننا د

محمود رضا خطیب و مولف کی رو سے قابلِ تہذیبی تہذیب نہیں ہوتا۔

منہ لال بنام کلکٹہ سناہ جہان پور۔ انڈین لار بورڈ آلہ آب و ہوا

نائب پورٹلہ آباد ۱۹۲۳ (الہ آباد) ۱۳۴۳

دفعہ ۴۰۔ ایک دگر دیار کا یہ ہے معاہدہ کرنا کہ
دو دوسروں کی رقم ادا کر دی جائے لیکن ایسا عمل کرنے

فانصر برہنہ - دوسرے دو گریڈز کی چائینہ سے نیلام
بھیجیہ تفصیل - سرہب - خرچ نیلام کا دعوے کی قابل

مذہبِ ابراہیمی کے پیروں کا یہ عقیدہ ہے۔

اوس جانبدار کی باز یافت کے دعوے میں جواب کا ٹوکر بھی لکھی

مفسر میں بنیام عام میں بیابح ہو چکی تھی ہر نظر ہر مہر ہر تنک کہ مشدد و
کریداروں کے بغیر اکھٹے اپنے حق میں کر لڑائی کے انتقال

میں معاوضہ میں معاہدہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنے شریک
ریڈارون کی رقم اور دیگر مالکین ہاوس نے اس کے ہندو کیا تھا

عجب بہرہ ہو کہ جہاں دواؤں سے نصیب میں نیلام کی گئی تھی جو دوسرے کو گریہ

قرار دیا گیا کہ دفعہ ہم مجموعہ ضابطہ و لوازم کے تحت درج ذیل

کی روئے نیلام شمسِ رخ نہیں کہ جاسکنا ہنسا اور یہ کہ دعویٰ قابل پذیرائی نہا۔

روستو کا رستیاں بنام کافی واسر سنبال - انجینئر لارڈ پورٹ
کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۶ نمبر ۱۹

نارین سنگه بنام نظام سنگه - (اله ایام) ۶۴۴

کلی تنفس - منسختی نبیام تا با ذکر مدار سے زور متن . ایس
حاصل کر سکتا ہے - مناسب حار و کار -

وہ شخص جس کو کسی ایسی ڈوگری کے بلو حجبہ شری نبیلا ہر جو نبیلا
کی منظور کی اس کے بعد اس کے دعوے کے ذریعہ سے معذور خ کے لگائے ہو

و اگر بپایان رسیدن و اطمینان یافتن از آن میسر نیفتد و اگر در این راه با دشواری و سختی مواجه شود و اگر در این راه با دشواری و سختی مواجه شود و اگر در این راه با دشواری و سختی مواجه شود

در قطار پریچند، کی گئی،
منتهی منزل را سگمانده نه بدین کار که هر چه در دست او بود

سیرت الہیہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔
اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

روبو انہن بنام رام کشن سنگھ - اندھین لارپور میں نظر ثانی ہوئی

تمام عدالتوں کا ایک مقدمہ اور نہایت ہی اعلیٰ درجے پر

سرتق مقدمہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

رو چرخ برنام نهادی که روی آینه پدید می آید پس - لا اله الا الله

بند پیشری پر شادی و نکاح ایسا مباح و درست ہے۔ البتہ اگر والد یا والدہ یا اولاد یا ماحول
انہیں لاپرواہی سے کہہ دے کہ یہ بوجہ الہی ہے۔

زوالہ قدر جنگ بہادر بنام ثانی۔ بی۔ ویلیو۔ مہند۔ مہند۔
 ہمارا اسٹیٹ انڈین کونسل جلد ۵ صفحہ ۶۶۶۔ فائبر پیکر بنام
 اندو علی۔ انڈین کونسل جلد ۵ صفحہ ۵۵۰۔ اختلاف کیا گیا۔
 بہتر ہے کہ مقدمہ کی ایسی جج کی جانب سے فیصلہ کیا جائے
 جس نے مشاہدہ کیا ہو اس کے ایک بار سے ہندو کی سماعت کی ہو چکے
 کام کی سب سے تیز نیکی کے بغیر سماعت ممکن ہو۔

سکریم کش بنام عبدالحق۔ اودھ کینٹر ۳۳ سال انڈیا رپورٹر
 اودھ ۳۳ (۱۹۵۵)
 چھوٹا بھائی اور اپنی ایکٹ ۵۵ بابت ۱۹۵۵ء
 دعوے حساب فی مہینہ اس میں بقایا منظم جہاد
 امانتی۔ گھبراہٹ کی حالت میں کی جانے والی کارروائی

تاکڑ جو ۱۹۵۲ء میں عدالت میں دیا گیا تھا جس کی وجہ سے
 قیام تھا نہ جینینٹ سے اس شخص کی جانب سے رجسٹر کیا گیا ہے
 جو امانت نہ کر رہے ہیں اس کے خلاف شروع کر دیا اور وہ دونوں
 صورتوں میں جبکہ خلاف ورزی امانت ہو گی اور اگر کوئی امانت نہ ہو تو
 عدالت کی ہدایات یا اس قسم کا چارہ کار جو خود دفعہ میں حکم ہے
 منظم ہو نہ لائش جو اس کی جانب سے اس کے منظم کردہ شخص منظم
 کے خلاف جو جائداد امانت کے انتظام کے لئے منظم کیا گیا ہو اس کو
 منظم منظم کے حساب بنام پر رجسٹر کر کے اور گنتی و کاغذات حساب کے
 تصدیق کے لئے جو امانت کی ملک ہوئی ہیں دفعہ ۲۲ مجرہ ضابطہ دیا
 ہے تحت ۱۱۱ اور ایڈوکیٹ جنرل کی اجازت کے بغیر دائر کیا جاسکتا ہے

ابو بکریم بنام جعفر ابوبکر۔ ناگپور راجپوت ۶-۹-۵۶
 راجپوت ناگپور ۶-۹-۵۶ (ٹاکیو کس)
 دفعہ ۳۰-۳۱ اور ۳۲ رول ۱۱۰ ڈگری تھیں
 کی غرض سے کسی دوسری عدالت میں منتقل ہوئی ہو۔

تھیں کی درخواستیں کیجیے منسلک ڈگری دیا گیا ہے۔
 جب اوس عدالت میں جس نے ڈگری صادر کی ہو کر ڈگری
 تبدیل کی درخواست کیجیے جو ڈگری دیا گیا اور عدالت میں جیسے
 پاس ڈگری منتقل کی گئی ہو تھیں کی درخواستیں کرنا لازم نہیں اگر
 اوس عدالت میں جس نے ڈگری صادر کی ہو تھیں ان میں درخواست
 کی ہو تو اوس عدالت میں جس کے پاس ڈگری تھی اس کی جگہ
 ڈگری کی تھیں کی ایک دوسری درخواستیں کرنا لازم نہیں
 کے بی۔ بی۔ ۱۰ بنام راجا اسٹارک ۱۰-۱۰-۵۶

۱۰-۱۰-۵۶
 دفعہ ۱۱۰- ڈگری کی تھیں کی ڈگری کا انتقال
 عدالت میں جس نے ڈگری دیا تھا اس کی جگہ

عدالت میں جس نے ڈگری دیا تھا اس کی جگہ
 ہے کہ اوس وقت تک تبدیل ڈگری کر کے جیسے کہ تبدیل اوس میں
 کی جائے یا جب تک کہ اوس میں داخل ہو کر ڈگری کیجیے نہ کی ہو
 میں جتنا کہ وہ کر سکتی ہے اس کی تھیں میں تھانہ ۱۰-۱۰-۵۶
 منتقل کر کے ڈگری ہے اس امر کی تصدیق کر دی ہے یہاں اور
 میں سے ہر قسم کی ایکسٹریکٹ ہو جائے تو عدالت تبدیل کنندہ ڈگری
 پر اجاب ہے کہ جب دفعہ ۲۲ مجرہ ضابطہ دیا گیا عدالت منتقل کنندہ
 ڈگری میں اس وقت نامہ روا نہ کرے اور تبدیل میں قاصر رہنے کی صورت
 میں یہ خیال کیا جانا ہے کہ کامل طور پر ایسی نا کامیابی ہو گئی ہو کہ
 داروں کے حق میں کلینٹ مقید نہ ہو کی نہ جزوی نا کامیابی۔

عابد بنام منظر حسین خان۔ انڈین لارپورٹ ۱۱-۱۱-۵۶
 جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ سے استناد کیا گیا۔

یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ چونکہ عدالت تبدیل کنندہ ڈگری میں درخواست
 تبدیل نا کامیاب رہی اس لئے وہ عدالت پر عرض دیا گیا کہ یہ نتیجہ

مدعی علیہ منشی اس دفعہ سے کے کر لیا جائے نہیں ہے کہ جو فرجہ
او سکود لایا گیا ہے وہ اس مدفن کے اندر جو دگری سے منہ کر لیا گیا
ہے زرشن کے ساتھ ادا کیا جائے۔ برخلاف اس کے اگر بیدار
شفیع اسکا جنازہ نہیں ہے کہ وہ زرشن سے وہ خرچہ وضع کرے
جو او سکود لایا گیا اور محض باقی رقم داخل عدالت کرے۔

اسری بنام گوبال۔ انڈس لار بورڈ الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ ۳۵
بجائے سنگہ بنام سماجی ناتھ شوارمی۔ انڈین کسٹریبل۔ صفحہ ۵۵
برمانند رادوت نام گوردھس بہاسے۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
جلد ۲ صفحہ ۶۷۔ کبر راجہ مل بنام ولی محمد۔ انڈین کسٹریبل جلد ۶
صفحہ ۲۵ سے اختلاف کیا گیا۔

بلدیہ پورنا و بنام بلدیہ سنگہ اودہ کسٹریبل جلد ۲ صفحہ ۳۲۳۔ علی بن
بنام امین اللہ۔ انڈین کسٹریبل جلد ۲ صفحہ ۳۳۴ نمبر کے گئے۔

و سان ۱۵۱۴ اکیٹ قوانین اودہ کا انہیہ ہے کہ اگر شفیع
اپنی دگری کی قبیل کرے کی کوشش کرے تو او سکود جائے قبل
اس مدفن کے یا اس وقت تک جو عدالت مقرر کرے قبل بزخا
عدالت زرشن عدالت بن داخل کرے اور اگر وہ رقم او سکود
تو دگری کا لودم ہو جاتی ہے اور حق شفیع جو اس دگری کی مد
او سکود ملا ہوا وہ داخل ہو جاتا ہے۔

آرڈر ۲۱ رول ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس صورت سے متعلق
ہے جب درخواست عدالت تمہیل بن اس دگری کے اجراء کے
لئے پیش کی گئی ہو جس کی مد سے فریقین کو ایک دوسرے سے رقم
ولائی گئی ہو وہ دگری شفیع سے متعلق نہیں جسکی رو سے منشی کو
خرچہ دلا گیا ہو۔

منشی جس کے مقابلہ میں شفیع کی دگری بشرط ادائی زرشن
مدفن حقہ دی گئی ہو وہ مدعی سے رقم حاصل کر لیا مستحق نہیں ہوتا

پہر آخر الذکر کا اختیار ہے کہ وہ اندرون مدفن حقہ عدالت
رقم او سکود کے اپنی شفیع کی دگری نافذ کرے یا رقم نہ او سکود
او سکود کی کو سافط ہو جائے سے اگر وہ آخری طرفہ اختیار
کرے تو منشی اس کو جو نہیں کر سکتا کہ وہ ادائی کرے یا
بدلیہ و زرخا است احرائے دگری رقم حاصل کر سکے وہ خرچہ ہو
کر سکتا ہے اگر خرچہ او سکود لایا گیا ہو لیکن وہ مدعی کو جو نہیں
کر سکتا کہ وہ کسی حق شفیع کا فائدہ اٹھائے

پہر آخر کہ شرائط دگری شفیع کی قبیل ہو گئی یا نہیں ایسا
بادائی دگری کے مفہوم دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ملتا
ہے اور اس کا قصہ قابل مراجعہ ہے۔

بہارن سنگہ بنام دہرم سنگہ۔ انڈین کسٹریبل جلد ۲ صفحہ ۱۹۰
جگن ناتھ بانڈ سے بنام جگن ناتھ شوارمی۔ انڈین لار بورڈ الہ آباد
جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ پر استدلال کیا گیا۔

جنگا سنگہ بنام لچھی ناراٹن۔ انڈین کسٹریبل جلد ۲ صفحہ ۱۸۰
سے اختلاف کیا گیا۔

نیگاہہ بنام مہا بیر سنگہ۔ اودہ اور اگر لار بورڈ جلد ۲
اودہ کسٹریبل ۲۶ (اودہ) ۶۲۳

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵ باب ۱۹ دفعہ ۳۴
آرڈر ۲۱ رول ۱۹۔ دگری کی قبیل۔ ہاپون
دگری کو نوٹس دینے کی عرض۔ درخواست یا
ماجد جو قبیل کے لئے پیش کی گئی ہوں۔ جہد بدلتی
آیا ضروری ہے۔ بنیام جو قبیل میں منصف کیا گیا ہو۔
اعراض جو بنیام منصف کر لے میں ناجوازی پر
ہو۔ جائداد مندرجہ نوٹس کی مالیت کا تعین۔ مدین
دگری آیا قبیل مالیت پر اعتراض کر سکتا ہے حکم جسکی رو سے

۱۹۱ (۱۱۶) (۱۱۶)

موصوفہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۵۸ء کے دفعہ ۱۱۶
۱۸۵۸ء آرڈر ۳۴ رول ۵۰ میں لکھی بنیاد میں۔

توسیع مدلت۔ آیا مرافعہ ہو سکتا ہے۔

عام احکام مندرجہ دفعہ ۱۸۵۸ء موصوفہ ضابطہ دیوانی اس کارروائی
میں متعلق ہے جو ڈگری صادر ہونے سے قبل ہو۔

مصلحتی ڈگری صادر ہونے کے تو بروئے احکام دفعہ ۱۸۵۸ء

رو سے جو زمانہ ادائی رقم کا مقدمہ کر دیا گیا ہو اس میں توسیع
ن ہو سکتی ہو کہ توسیع مدلت کے متعلق عدالت صادر کرے تاہم
ایک کرنا چاہئے کہ وہ حکم عدالت قریب سے بروئے ۱۸۵۸ء موصوفہ ضابطہ
اجائے اور وہ قابل مرافعہ ہے۔

مقدمہ میں من و ڈگری بنیاد کے صادر ہونے کے بعد قریب
ہو کر کی جس کی رو سے ڈگری بنیاد اس شرط سے کی گئی کہ
ہوئے قریب رقم غلام تیار نکادو اگر دوسرے مدلون ادائی کرنے سے
سر ہاؤن توسیع مدلت کی درخواست کی۔

قرارد کیا گیا کہ قریب قریب کے مابین جو تک معاہدہ کا مدار وقت
ہو اس لئے عدالت کو مدلت میں توسیع کر دینا حق نہ تھا۔

(۲) کسی صورت میں ہی عدالت کو حسب آرڈر ۳۴ رول ۵۰
موصوفہ ضابطہ دیوانی بنیاد کے مقدمہ میں ڈگری مصلحتی صادر ہو سکتا ہو
توسیع مدلت کا اختیار نہیں ہے۔

نہیں رہا ہوا و شک نہ ہو اجماع و ہیا پر شاد و اندین کیمہ صلیہ
غیر ۱۸۵۸ء کی تصدیق کی گئی۔

گڈ کارتن بنام چندریکا پر شاد۔ اوہ اوہ راکہ لار پورٹ
۱۸۵۸ء (۵۵) (۵۵)
دفعہ ۱۸۵۸ء حکم جو کمیشن کے خرچہ کی

ادائی کے لئے صادر کیا گیا ہو اور اسکی توسیع نہ ہو۔
ایسے حکم کا نفاذ۔ اصلی اختیار کارروائی میں جو حکم
کے نفاذ کے لئے کی گئی ہوں اور ادائی کی توسیع نہ ہو۔

مرافعہ۔

کوئی حکم جو کسی عدالت کے کسی کمیشن کی تعمیل کے متعلق ہو جو
ادائی کے لئے صادر کیا ہو جو قریب قریب سے وصول کیا جا سکتا ہو
در اصل ایک ایسا حکم ہے جو عدالت کے ایک ہر دور اس کے حق میں جو
کیا گیا ہے اور وہ ان اعلیٰ اختیار سے کہ سخت نافذ کیا جا سکتا
ہو عدالت کو دفعہ ۱۸۵۸ء موصوفہ ضابطہ دیوانی کی رو سے عطا کیا گیا ہے
اور کوئی کارروائی جو حکم مذکور کے نفاذ کے لئے کی گئی ہو جس کا
دفعہ ۱۸۵۸ء موصوفہ ضابطہ قریب قریب سے مابین ایک کارروائی نہیں
ہے اور حکم مذکور کارروائی میں ہو سکتا۔

گوپال داس بنام بانو کوری اشکر پر شاد (۱۸۵۸ء)
دفعہ ۱۸۵۸ء آرڈر ۳۴ رول ۱۲۰ آرڈر ۲۱

رول ۱۹۱ قوانین اوہ ایکٹ ۱۸۵۸ء

دفعہ ۱۸۵۸ء آرڈر ۳۴ رول ۱۲۰ آرڈر ۲۱

مشرقی کو دلا گیا ہو کہ شافع مجاز ہے کہ زمین
میں سے خرچہ وضع کر کے احکام مندرجہ ڈگری

کی تعمیل نہ کرنا۔ آیا مرافعہ ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۱۸۵۸ء ایکٹ قوانین اوہ میں کوئی حکم کاٹل اس
حکم کے نہیں ہے جو آرڈر ۲۰ رول ۱۸۵۸ء موصوفہ ضابطہ دیوانی میں
ہے جس کی رو سے ڈگری یا شافع کو چاہئے کہ وہ زمین کیساتھ
خرچہ مقدمہ ہی داخل کرے اگر وہ مدعی علیہ شافع کی کو دلا گیا ہو
ہر ایسی صورت میں جس میں ڈگری میں ہوا ہوا نہ ہو تو

اگر در سخن قرار دینے کیلئے کسی مرد پر ڈگری کی ضرورت نہ تھی۔

کسی نے اگر در کو اپنی ڈگری کی تفصیل کی مدت گذرنے کے بعد یہ

باز نہ ہو تو اس کی تعلیم کی مدت گزار کر اس کی تعلیم

اس میں ان کا خداوند کی انکھ حد یہ نہیں صرف کا افسانہ کر کے

ہوئے کہ ان کا خداوند کا رونا کی گناہ پاتا تھا۔

گوئی کا خداوند کا رونا ہر کسی کا خداوند بن گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

صفحہ ۱۹۲۳ء - نوادہ ام بنام عبدالغفور انڈین کیمبرجیہ ۱۹۲۳ء

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

۱۹۲۳ء میں یہ لکھا گیا۔

منہ نام منسوخ کرنے سے انکار کیا گیا ہو۔ مراضہ ثانی۔
 کسی ایسے حکم کی مراضہ ثانی پیش نہیں ہو سکتا جس کی
 رو سے کسی بیلام کی تین سے انکار کیا گیا ہو کسی گری کی تعمیل میں
 منع ہو اور جو بیلام پر اس کے اعلان اور منع نہ کی گئی ہو
 بیضا قطعی کی ماضیہ مراضہ ثانی کیا گیا ہو۔

آرڈر ۲۷۲ دل ۲۲ محرم ۱۲۸۵ء دیوانی کی فوس محض مدیون
 کو کر کے بلا اس کے قائم مقام قانونی کی اس امر میں حفاظت کرتا
 کہ وہ ڈگریہ کی جانب سے اس کا ڈگریہ کی تعمیل میں تاخیر نہیں کی جائے
 ایسے آپ کو محفوظ خیال قرار دے لیکن جب ایک ماضیہ ثانی ڈگریہ کی
 تعمیل کی گئی ہو اور وہ دل نہ کر کے سخت اکابر فوس تعمیل کیا گیا ہو
 جس سے تعمیل جاری رہے گی اس کی قیمت طلب ہوئی ہو تو اس کا
 بہرہ منہا نہیں ہے کہ بہرہ خواستہ تعمیل کی بارہ جو مدیون ڈگریہ کے
 خلاف آخر حکم کے بعد ایک سال بعد پیش کی گئی ہو ایک جدید ڈگریہ
 تعمیل ہو نا چاہئے۔

ایک سابقہ تعمیل درخواست بن خود پیمانہ مدیون ڈگریہ
 اور متوفی مدیون ڈگریہ کے قائم مقام قانونی یہ حسب ضابطہ
 تعمیل کیا گیا تھا۔ بیلام منع ہو گیا لیکن وہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۹ء
 کو بالآخر منسوخ کر دیا گیا تھا۔ تعمیل کی آخری درخواست ۲۲ دسمبر
 ۱۹۲۰ء کو پیش کی گئی اور ۱۶ مارچ ۱۹۲۱ء کو جہاد اور بیلام لکھی
 ایک درخواست جو بیلام کی تین سے اس کے لئے پیش کی گئی تھی منسوخ
 خارج کی اور حکم نہ کر دیا مراضہ ثانی برقرار کیا گیا۔

لا سیکونٹہ میں مراضہ ثانی پیش کیا گیا
 قرار دیا گیا کہ عدالت کا حکم بطور ایک ایسے حکم کے خیال
 نہ کیا جاسکتا جو تین سے ہم محض ضابطہ دیوانی عداوت کیا گیا ہو
 اور اس لئے کوئی مراضہ ثانی پیش نہیں ہو سکتا۔

۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کو ڈگریہ پر فوس نہ کر کے آرڈر ۲۷۲
 حسب ضابطہ تعمیل کیا گیا تھا۔ یہ بیضا قطعی کے لئے نہیں کر کے
 بن جہاد کی ناکافی مالیت درج تھی۔

میکنٹون بنام جہاد پر ۱۹۲۱ء کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق
 جلد ۱ صفحہ ۶۵۶ و ۶۵۷ کے تحت بیضا قطعی بنام جہاد پر ایک ڈگریہ
 کی تعمیل کی گئی تھی۔

جہاد کو ۱۹۲۱ء کے بیضا قطعی کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق
 ۱۱۵-۱۱۶ کے تحت لار پور کے پٹنہ ۱۹۱۶ء کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق
 جہاد کو ۱۹۲۱ء کے بیضا قطعی کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق

آرڈر ۲۷۲ دل ۲۲ قانون استقلال جہاد اور ایکٹ ۳
 پٹنہ ۱۹۱۶ء کے تحت ۱۹۱۶ء کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق
 ڈگریہ بارہ ابتدائی قطعی تعمیل کے ساتھ ساتھ
 جہاد اور کو آریا درخواست تعمیل میں برجاؤ کر
 نے کے بعد داخل کیا جاسکتا ہے۔

ایک بہن کی بنا پر ابتدائی ڈگریہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء کو صادر
 تھی جس کی رو سے اس کے ساتھ پٹنہ ۱۹۱۶ء کی رعایت کی گئی تھی۔
 جہاد کی درخواست پر ۱۹۲۱ء جولائی ۱۹۲۱ء کو ایک قطعی ڈگریہ
 کی گئی تھی لیکن دوسری جو عطا کی گئی تھی وہ باضابطہ ڈگریہ میں ضبط
 نہیں کی گئی تھی کیونکہ حکم میں محض یہ بیان کیا گیا تھا کہ حسب استدعا
 ڈگریہ قطعی قرار دی گئی تھی۔

قرار دیا گیا ہے کہ ابتدائی ڈگریہ کی تعمیل نہیں کی جاسکتی تھی
 اور یہ کہ تعمیل کی مراضہ قطعی ڈگریہ کی تاریخ سے محسوب ہونی شروع
 ہوئی تھی خواہ وہ کبھی بھی بیضا قطعی طریقہ سے صادر کی گئی ہو۔

۱۹۲۱ء کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق جہاد اور جہاد کو ۱۹۲۱ء کے آرڈر ۲۷۲ کے مطابق
 کیا تھا دوسری جہاد اور کے خلاف اپنی ڈگریہ کو نافذ کرانے کا

سردسے، فوائدا ۲۸ و ۲۹ قانون حفظہ پاک اور اس
سابقہ دکان جاری رہتا ہے سبب تک کہ کم از کم زیادہ از رو
فوائد بہتہ ہو جائے
باجا اس سخت فیض خیر ہی کے کوئی قانون اعدا نہ کیے
اسی نہیں ہے جو اس کے دکان موجود الف صحیح مفہوم کے حکم
کا خیال کرتا ہے۔
مدعی نے دعویٰ حصول دکان جو مدعی علیہما سے اس طرح
کے متعلق واجب الادا از رو ہے بہتہ جس کی رو سے یہ مدعی ہوا
ہے کہ مدعی علیہما اس کے مندرجہ ذیل دفعہ ارضی پر کاشت کر نیے
اور جو کر سب کے اور مدعا مدعی و مدین کے۔ یہہ بھی فقہ اس
سبب دیکھنا کہ اگر مدعا دار اس ہی شرائط کی خلاف ورزی کر کے
اٹھائی جائے تو مدعی علیہم منبرج۔ یہ اکلم مراحل فی دلی تنجا
پروین کے۔
قرار دالیکہ کہ اکلم دکان دکان ماوانی نہیں ہے بلکہ دکان
بالعوض ہے اور مدعی اس نتیجے سے پائیگا مستحق ہے۔

راو کرشنا کرنام سندرا اسوا سوار۔ کلکتہ لاہریل ۳۶
لاویلی ۱۶۔ مدراس لاٹاکر ۳۱۔ اندھین لاہریل ۳۵۔ مدراس لاہریل ۳۵
مدراس لاہریل ۳۳۔ کلکتہ لاویلی ۳۳۔ مدراس لاہریل ۳۳
۲۴/۳۳ (پرووی کوٹنسل) ۶۶
جمہور ضابطہ دہلی انکیٹ ۱۰ باتہ ششہ دفعہ ۱۰۔
مراخہ برہو کی کوٹنسل۔ ششہ مدعا بہانہ لٹا راج
نانش سے ڈگری تک مدت کا سودا باشریک کیا جائے۔
گو سودا میں نایرجار جارج نانش ڈگری کا تعلق ہو
عوے میں نہ ہو اور اس کی مقدار اس وقت شخص نہیں کہیں
بہتنگ ڈگری صادر نہ ہو جائے اہم وہ جو ششہ مدعا باشریک

ہے اور فخرن بالبت ششہ مدعا بہ حسب دفعہ ۱۰ جمہور ضابطہ
دہلی انکیٹ داخل ہے۔

راو کرشنا کرنام سندرا اسوا سوار۔ اندھین لاہریل ۳۶
صفحہ ۵۸ منبرج بہتہ و سنگہ بنام راج کرشنا دیواری۔ اندھین لاہریل
صفحہ ۵۲ منبرج بہتہ ۵۲ براستہ لال کیا گیا۔

سبب مدعا کرنام۔ لا مال۔ اندھین لاہریل ۳۶
مونی خند بنام گنگا کرشنا سنگہ۔ اندھین لاہریل ۳۶
صفحہ ۷ اکا حوالہ دیا گیا گیا۔

اور بس۔ اسن رگونا ننا سوا می اسکا۔ بنام اسن رگونا
مدراس لاویلی نوٹس ۱۹۲۲۔ لاویلی ۱۶۔ مدراس لاہریل
۳۳۔ آل انڈیا رپورٹ مدراس ۱۹۳۳۔ مدراس لاہریل ۳۳
۳۳۔ دفعہ ۱۱ اور ۲۵ رول ۲۲ اور ۲۳ رول ۲۳

۸ کی وسعت۔ قانون میا و سماعت انکیٹ ۹ باتہ
ششہ دفعہ ۵۔ استیازت مراخہ حضور ملک متعل
باجلاس کوٹنسل۔ نو سیم جو مدت میں کی گئی ہو کافی
وجہ۔ امرامق تقرر فی قانون۔ قصور جو نانش کی کاپیت
پر اعتراض کرے میں ہو اور اودا و سکا انٹر۔

احکام مندرجہ رول ۲۲ و ۲۵ اور ۲۶ مجموعہ ضابطہ دہلی
سے بہ واضح مونا ہے کہ جو نیشانی کی درخواست کی منظوری
اس مقدمہ کی کمر سماعت کے ایک فیصلہ کہ ہے جس میں مدعا دار کی
با حکم جس کی باتہ جو نیشانی کی استدعا کی گئی ہو صادر کیا گیا ہے نہایت
جو جو نیشانی کی سماعت کرے اسنادی نو سیم پر پھر ایک حکم صادر
کر نیے جس کی رو سے جو نیشانی منظور کی گئی ہو اور ایسا کرے کی
نسبت اپنی موجود تہا ہے اور یہ کہ کرے کا تھا نہیں ہے۔ اگر جو نیشانی
منظور کی جائے تو جس سے جو نیشانی منظور کی ہو کر ایسا

دوسرے انداز میں بھیج کر کسی ہی۔

کمیٹی کے چار ممبران پر مشتمل پرنسپل پٹنہ لارپورٹ میں
پٹنہ لارپورٹ میں (پٹنہ)

مجموعی طور پر دیوانی ایکٹ ۱۵ باب ۱۱۵ دعوہ ۱۱۵۔
نیشنل جو غلطی سے میرٹھ کے خلاف رجوع کی گئی
ہو۔ دوسرے انداز میں مصوبہ نگرانی۔ ویکھو قانون
عدالت ہائے مطالبات خفیہ صوبائی ایکٹ ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء ۱۹۲۱ء

حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے اور ابتدائی جج صادر کر سکتا تھا اس کیلئے محض اجلاس کی جمع کا حکم تبدیل کرنا کافی ہوگا۔ یہ بات کوئی اور بائی کارروائی مثلاً کوئی حکم دالسی صادر کرنا یا کسی نتیجہ کو سپرد کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔

جب تجویز ثانی کی درخواست ایک مرتبہ منظور کی جائے تو وہ اجدہن نام منظور نہیں کیا سکتی۔

دفعہ ۵ قانون مہار سماع کے احکام ایک درخواست بنجارت مراجعہ بصورت ایک خط یا جلاس کونسل سے منسلک ہو سکتی ہیں۔

ایک جج ایک تجویز ثانی کی درخواست منظور کی تھی اور ایک متفق عدالت بخن کے سپرد کی گئی تھی۔ تجویز وصول ہونے پر جج نے اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ وہ فیصلہ جس کی تجویز ثانی منظور کی گئی تھی جسے تھا لیکن خود ان ہی الفاظ میں ایک حکم صادر کرنے کی بجائے انہوں نے تجویز ثانی کی درخواست خارج کی۔ نا کامیاب

فریق نے اجازت مراجعہ بصورت ایک خط یا جلاس کونسل کے لئے درخواست کی لیکن اس اثناء میں درخواست و سب سے کی مدت منقضی ہو چکی تھی۔

قرار دیا گیا کہ اگر اسد ان فیصلہ جس کی تجویز ثانی چاہی گئی ہو کسی ایسے واقعہ سے متاثر نہیں ہوتا جو بعد میں وقوع میں آیا ہو۔

(۲) یہ کہ اس لئے درخواست استعانت مراجعہ پر حکم نہ کر کے لحاظ سے عور کرنا چاہئے۔

(۳) اگرچہ درخواست خارج المیجا دہنا ہم بلحاظ اس امر کے کہ یہ اس غلط ضابطہ کی وجہ سے ہوا تھا جج نے اختیار کیا تھا جنہوں نے تجویز ثانی کی درخواست منظور کرنے کے بعد اس کو خارج کیا تھا۔

سائل دفعہ ۵ قانون مہار سماع کے فائدہ کا متعلق تھا۔

اس کی مالیت جو کسی مالش میں ماہ الزام ہو گیا موافقت سے جو کسی فریق کے خلاف اس کے اقبال کے ذریعہ سے قلم کیا جاتا ہو

کوئی فریق کسی مالش کی مالیت کو ضبط کر کے کسی اعلیٰ عدالت کے مندرجہ جج کی جانب سے مراجعہ سماعت نہیں کر سکتا اور اس کے بعد ملکہ منظر یا جلاس کونسل کے حضور میں مراجعہ کر سکتی اجازت حاصل کرنے کی غرض سے زیادہ مالیت پیش نہیں کر سکتا۔

بھگوتی پرشاد بنیام ہنسینگہ۔ اودہ لا جرنل ۱۹۳۱ء اودہ ۲۸۵

۲۶ آل انڈیا بار پور راولہ ۱۹۳۱ء (اودہ ۲۸۵) ۱۱۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۱ دفعہ ۱۱۔

دوسرا چارہ کار حاصل ہونا نگرانی آتا قبل پڑائی ہوتی ہے۔ قانون رجسٹری ارضی ایکٹ ۵ بنگال

کونسل باب ۱۱ دفعہ ۵۔ کلکتہ کی جانب سے عدالت دیوانی سے استعانت۔ عدالت دیوانی کو

آپا حقیقت کے سوال کا تصفیہ کرنا اختیار ہوتا ہے۔

جب اس فریق کو جس کے خلاف کوئی حکم صادر کیا گیا ہو کوئی دوسرا چارہ کار حاصل ہو تو بائیکورٹ دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت اپنے اختیار سماعت نگرانی کے استعمال میں اس حکم میں دست اندازی نہ کرے گی۔

جب دو فریقین کے مابین نزاع جو بعض اراضیات کے قبضہ کے حق کے متعلق تھی جس میں ایک دوسرے پر مختصر تھے کلکتہ کی جانب سے عدالت دیوانی کے روبرو دفعہ ۵ قانون

رجسٹری ارضی کی رو سے سپرد کی گئی تھی اور ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ کی تحقیقات کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایک خاص فریق کا حق مرجع تھا تو بائیکورٹ میں حکم کی نگرانی کی درخواست پیش آ

پر قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ جج کو اس معاملہ میں تصفیہ کرنا اختیار حاصل تھا اور چونکہ اختیار سماعت کا کوئی بیضا بطہ یا خلاف قانون استعمال نہیں ہوتا اس لئے بائیکورٹ بصیرت نگرانی

قانون استعمال نہیں ہوتا اس لئے بائیکورٹ بصیرت نگرانی

منجانبہ جیسٹس القش۔ ماتحتہ ججین کا منصفیاب تخت
آرڈر ۴۳ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مانی گورٹ کے قطعی
فیصلہ جات کے ذریعہ سے ادا کر کے منسوخ کرانے یا ان کو منظور
کرانے کے لئے یا ٹیکورٹ کے رور اپنے ہتھ تانبہ بیان کر کے میں
زیادہ قائل نہ کرنا چاہئے۔

یا ورام بنام سندھ سنگھ آڈر ۲۳ رول ۲۱
(الہ آباد) ۱۰۳۵

چھوٹے ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۱ دفعہ ۱۱۔

آرڈر ۴۳ رول ۱۱۔ درخواست باز دعوے پر۔

حکم۔ عدالت کا اختیار تیسری نگرانی۔

کسی ایسے حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی درخواست پر جس
میں باجائز ارجاع نالٹ جدید دعوے سے باز آئیگی انشوا
ہو یا ٹیکورٹ میں خواہ فیصلہ صحیح ہو یا غلط نگرانی نہیں ہو سکتی
دریغ ٹیکورٹ عدالت تخت لے اس مسئلہ پر غور کیا ہو کہ آیا کافی ہے
تحت آرڈر ۴۳ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ثابت کی گئی ہے۔

زن لال بنام محمد عبداللہ خان۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ
۸۹۹۔ جنکو لال بنام شبیر داس۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۷۷
کی تقلید کی گئی۔

یا ٹیکورٹ کو حکم مندرجہ بالا کے حائل حکم نگرانی کا اختیار
بشرطیکہ عدالت اس حکم کے صادر کرنے میں عدالتی اختیار
تیسری سے قاصر رہی ہو۔

نہو بنام روشن سنگھ۔ (الہ آباد) ۱۴۹

دفعہ ۱۱۔ آرڈر ۴۳ رول ۲ بحیثیت

مجلس استیازت دعوے کی درخواست غیر منظور

جائداد کا ضمہ میرج نہ کیا جانا۔ درخواست کی

نام منظور رہی۔ آیا نگرانی ہو سکتی ہے۔
اوس حکم کی ناراضی سے جس کی رو سے بحیثیت مفلس استیازت
دعوے کی درخواست نام منظور کی گئی ہو۔

نگرانی قابل پذیرائی ہوتی ہے کہ چونکہ ایسی درخواست میں
اوس اصطلاح کے مفہوم میں جس طور پر کہ دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ
دیوانی میں استعمال کی گئی ہے مقدمہ کی بحیثیت رکھتی ہے۔

شیخ الدین بنام امیر حسین۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۷۷
کی تقلید کی گئی۔

بدھو لال بنام میو رام۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۵۱
وہا دو سہاٹے بنام صاحب وزیر پندہ جلاس کو نسل انڈین
کیسز جلد ۶ صفحہ ۵۵ سے اختلاف کیا گیا۔

آرڈر ۴۳ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں صراحتاً اس امر
کی ضرورت بتلائی گئی ہے کہ وہ ضمہ بحیثیت مفلس استیازت
دعوے کی درخواست کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ منقولہ
غیر منقولہ جائداد و دونوں کے متعلق ہونا چاہئے۔ ایسی حالت
میں جب کوئی درخواست گزار نہ صرف ضمہ میں غیر منظور جائداد
کی کسی حد کا ذکر نہ کرتا ہے بلکہ اسی جائداد کی فہرست پیش کرتے
ہے کلینا قاصر رہتا ہے تو درخواست کی نسبت یہ تصور نہیں کیا
جاسکتا کہ وہ ٹیکورٹ پر مرتب کی گئی تھی۔

کیو سامی آر بنام منہو سامی آر۔ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ
۸۹۱ پر غور کیا گیا۔

شیو نارائن لال بنام مسماہ منتظہ۔ اودہ لاجرنل ۹۱

آل انڈیا رپورٹر اودہ ۱۹۲۳ (۱۰۵) ۴۵۷

دفعہ ۱۱۔ آرڈر ۴۳ رول ۲۔ بخیرینائی منظور

کرنے سے انکار۔ نگرانی آیا ہو سکتی ہے۔

سکھتے تھے کیا کیا ہو تو وہ ضابطہ اختیار نہیں کرتی بلکہ اگر
اوہ حکم ان کے لئے ضابطہ کے لئے ضروری نہ ہو تو وہ اپنی دوسری
کو ایجاد کر کے جوڑتا ہے جو میں نہیں بتلائی گئی ہے اہم بیضا بلکہ
عمل کرتی ہے۔

دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعبیر کیا ہے محمد و کر کے
وسیع طریقہ پر کیا جانی چاہئے۔

باقی اترانی نام دیہہ سنگہ بار بار۔ اندر بن کبیر علیہ السلام
۵۳۵ سے اسناد و کتابا

اس لئے کہ کسی سپارٹوٹ کو یہ صیغہ اختیار حال ہو کہ
وہ کوئی قائل مرافعہ حکم صادر کرے اور وہ اس سے انکار کرے
ضابطہ کا کوئی حصہ بدل لیا جائے اور اس کے نتیجہ کے
طور پر کوئی ایسا حکم صادر کرتی ہے جس کے لئے مجموعہ میں مرافعہ کا
کوئی حکم نہ دیا گیا ہو تو ٹیکورٹ کو یہ ذکر کرنا چاہئے کہ یا وہ طریقہ
جو سپارٹوٹ کو دیا گیا ہے اختیار کیا ہے فی الحقیقت انگریزی ہوتا
اور اس کو چاہئے کہ دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی لفظی اور محوہ
کر کے ایسے حکم کو منظور کرے جس سے اپنے آپ کو باز رکھے۔ اگر کوئی حکم
سپارٹوٹ کو دیا گیا ہو تو وہ ضابطہ دیوانی کے تحت اختیار
اصلی کی رو سے صادر کرے اور اس حکم کی نگرانی دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ
دیوانی کے تحت نہ ہو سکتی ہو تو ٹیکورٹ ایسے حکم سے بچت کرتی
ہوئے دفعہ ۱۱۸ مجموعہ کو دے کہ تحت خود اپنا اصلی اختیار استعمال
کر سکتی ہے۔

راستہ چھٹی قبضہ بادی النظر میں بلکہ تین کی شہادت ہے اور
داخل ضابطہ اس کا حکم اس سوال کا تصدیق ہے کہ فریقین میں کون
قبضہ کا مستحق ہے۔

سربراہ راکرم سنگہ بنام ملک عظیم۔ انڈین کینز علیہ دفعہ ۱۵۳ کا

حوالہ دیا گیا۔

راجہ پکوان پٹن سنگہ بنام سربراہ راکرم سنگہ اور ۱۵۳۸
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵ بابت ۱۹۰۸ دفعہ ۱۱۵۔

آرڈر ۲۱ رول ۸۹۔ زرمانت قبول کرنے سے انکار
استعمال اختیار سے انکار نہ کرانی۔

تحت آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی منیت کے
قبول کرنے سے جو دفتر میں نیچے نیلام داخل کیا گیا ہے انکار اختیار
کے استعمال سے انکار ہے اور ایسے حکم کی نگرانی سے نگرانی مجموعہ
کی دفعہ ۱۱۵ کے تحت آسکتی ہے۔

اولاد علی بنام امیر عبدالحمید۔ انڈین لارپورٹ
۱۳۷۱۔ آل انڈیا رپورٹر ٹریڈنگ کمپنی (پرائیویٹ)
دفعہ ۱۱۵۔ آرڈر ۲۱ رول ۸۹۔ آرڈر ۲۱ رول ۱۵۳

درخواست جو نیلام کی پیشگی کے لئے پیش کی گئی ہو۔
مرافعہ۔ نگرانی۔ اسٹند اپ جو ٹیکورٹ سے کیا
گیا ہو۔ عدالت کے ماتحت کافر ضابطہ

مستحق عدالت (جسٹس انٹرنیشنل رائے) عدالت
ماتحت مرافعہ کے اس حکم کی نگرانی سے نگرانی نہیں ہو سکتی جو
اس مرافعہ میں صادر کیا گیا ہو جو عدالت انتہائی کے حکم کی نگرانی
سے پیش کیا گیا تھا جس کی رو سے اس درخواست کا تصدیق کیا
گیا ہو جو جسٹس آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵
نیلام کی پیشگی کے لئے پیش کی گئی ہو۔

(قطر پر بحث کی گئی)
عدالت ماتحت پر لازم ہے کہ وہ بنسبت دیگر ٹیکورٹوں
کے فیصلہ جات کے اس ٹیکورٹ کے مشہور فیصلہ کی تقلید کرے
جس کی وہ ماتحت ہو۔

کوئی ملاحظہ ثانی جو اندر دل میا و مشن ہوا ہو محض اسوجہ سے خارج المبیہ قرار دیا کرنا منظور نہیں کیا جاسکتا کہ عدالت ابتدائی کے فیصلہ کی نقل حسب ہدایت قاعدہ ۶ باب ۷ قواعد ہائی کورٹ پٹیہ اندرون میا و داخل نہیں کی گئی تھی۔

نرننگ سپہاسے بنام شیو برشاوہ انڈین کیئر جلد ۲۴ صفحہ ۸۵۵
جینی لال پٹیاہائی بنام باروت و باہائی امولک۔ انڈین لارڈز
بیسویں جلد ۲۴ صفحہ ۴۸۷ سے استناد کیا گیا۔

رام دیو سنگہ بنام گھن سنگہ (پچھمہ) ۴۳۹
چھٹھویں ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۵۱ دفعہ ۱۲۱۔

آرڈر رول ۹۔ درخواست برائے منسوخ ڈگری کیلئے
آخر ارج بعد مہر دی۔ بازواری کی درخواست

آپا قابل پذیرائی ہوگی۔

جب کیلئے ڈگری کی منسوخ کی درخواست عدم مہر دی خارج

کی جائے لوائے آخر ارج کو منسوخ کرانکی درخواست آرڈر رول ۹

کے تحت جب اسکو دفعہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پڑ جائے

قابل پذیرائی ہوتی ہے۔

بھو بانیشور پرشاو سنگہ بنام دیاری لال انڈین کیئر جلد ۲۴

صفحہ ۶۱۔ رام غلام سنگہ بنام شیو دیونا ریس سنگہ۔ انڈین کیئر

جلد ۵ صفحہ ۵۲ سے اخذ کیا گیا۔

بیس بہاری سہا بنام عبدالبارک۔ انڈین کیئر جلد ۲۴

صفحہ ۶۱۔ گوری بنام ہنگا۔ انڈین کیئر جلد ۹ صفحہ ۵۵۷

شہاد بنام شہانہ انڈین کیئر جلد ۸ صفحہ ۸۷ سے استناد کیا گیا۔

مسماۃ جمنام مسماۃ راجی۔ اووہ لاجریل ۹۲۲۔ آل انڈیا

رپورٹ راول ۱۹۲۳

۵۰۶ (اووہ)

دفعہ ۵۴ کا مقصد ان کے معنی۔

ضامن کی ذمہ داری آیا محدود ہوتی ہے۔ ضمانت
کس طرح برآمد کیا جاسکتی ہے۔

دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا مقصد یہ ہے کہ تمام مقامات
ہے کہ جب کوئی شخص کسی ڈگری کی تعمیل کے لئے یا کسی ایسی جائیداد
کی واپسی کے لئے جو کسی ڈگری کی تعمیل میں لگی ہو یا کسی رقم کی واپسی
یا کسی ایسی شرط کی ایفا کے لئے جو کسی دعوے یا کارروائی میں جائیداد
کی لگی ہوئی ضمانت بنا ہو تو وہ فریق جس کے فائدہ کے لئے ضمانت
ہو ضمانت کے خلاف اس طرف سے ہر باڈگری کی تعمیل کر کے ضمانت
کو نافذ کر سکتا ہے گویا کہ ضامن ڈگری یا حکم میں فریق بنا اور اسکو
بروسے ڈگری یا حکم اس فریق کی انجام دہی کی ہدایت و حاکمیت ہو
اوس نے اپنے ذمہ لیا تھا۔

لفظ اوت پر مندرجہ دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ضمانت

کا لفظ ضامن کی ذاتی ذمہ داری تک محدود نہیں ہوتا۔

ضمانت نامہ جس کی تکمیل کسی عدالت کے حوالے میں کسی ڈگری کی

تعمیل کی مانیتہ کجائے اوس کو عدالت بطور ڈگری مانیتہ کر سکتی ہے

بسی جہاں کسی مافی بنام جو دیہی بھن سنگہ۔ الہ آباد لاہور

۲۱۔ آل انڈیا رپورٹ راول ۱۹۲۳ (الہ آباد) ۴۳۳

۶۴۔ دفعہ ۹۱۱ توسیع میں اووہ رسوم عدالت

کی واپسی کے لئے کی گئی ہو۔ دسب برواری جو درخواست

استیانت نالاش منطقی سے کی گئی ہو۔ رسوم عدالت

جو بعد اخصائے میا و سما عفا و اکی گئی ہو عدالت

کا اختیار نہیں ہے۔

مدعی نے منطقی میں نالاش کر کے کی اجازت کے لئے درخواست

کی۔ اسی قسم کی ایک درخواست جو اوس نے کسی دوسری نالاش

میں پیش کی تھی قبل ازیں نامعلوم کی گئی تھی اس کے بعد اوس نے

اٹاؤن بنام لکھا۔ انڈین کمشنر جلد ۱۸ صفحہ ۹۸۹ و ۹۹۰ میں
بنام بدر الحسن۔ انڈین کمشنر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۵ سے استناد کیا گیا
دفعہ ۱۱ قانون کا بہ صریح منشا ہے کہ ناجوازی کی بنا پر
خواہ وہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو فیصلہ ثالثی کے سامنے نہ آئے
کا ذکر کیا گیا دوسری عدالت کو یہ بین بالا دوسرے عدالت کو جس سے حکم
سپردہ کیا گیا تھا کرنا چاہیے۔

مستقل بین نام سکندریو سنگھ۔ اوہ کمشنر جلد ۲۲ ال انڈیا رپورٹ
اوہ ۱۹۲۳ء (۱۹۰۵ء) ۵۳۴

دفعہ ۱۲ بنام ۱۲۳۲/۲ آرڈر ۱۴۱ رول ۱۱۔ قواعد
۱۱ کی رو سے دفعہ ۱۱ باب ۶۰ قانون ۶۰۔ مرافعہ ثالثی۔ عدالت
انڈیائی کے فیصلہ کی نقل کا اندرون۔ حادیث میں لکھا
جانا۔ مرافعہ آیا خارج المیہا ہے۔

دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے ہائیکورٹوں کو اختیار
دیا گیا ہے کہ وہ ایسے اور ان عدالتوں کے فیصلے کی نقل کا اندرون
ہائیکورٹ کے سوا ان کی نقل کی من ہوں قواعد مرتب کریں اور ان
قواعد کی رو سے مجموعہ مذکور کے ضمیمہ اول کے تمام ہاؤن میں سے کسی
رول کو منسوخ یا تبدیل یا اس میں اضافہ کریں لیکن ضمیمہ اول کے
رول کو تبدیل کرنے کا اثر چلا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو قواعد
دفعہ ۱۲ کے تحت وضع کئے جائیں ان پر پے ہو کر لیا جائے اور ایک
رول کی پیش کی جانب سے جو مجموعہ دفعہ ۱۲۳ مجموعہ مذکور قرار کیا گیا
وہ قواعد پیش کئے جائیں۔ ہائیکورٹ پٹنہ کے قواعد کے باب ۶۰ کا
قاعدہ ۱۲ جس کی رو سے مرافعہ ثالثی میں موجدات مرافعہ کے ساتھ عدالت
انڈیائی کے فیصلہ کی نقل کا پیش کرنا ضروری ہے۔ دفعہ ۱۲
مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نہیں وضع کیا گیا ہے اس لئے اس کا
اثر مجموعہ کے آرڈر ۱۴۱ میں ان میں کسی اضافہ کا نہیں ہے۔

مخبر ثالثی کا منظور کرنا ایک معاملہ ہوتا ہے جو خاص طور پر
اوس جج کے اختیار نہیں ہے برصغیر ہوتا ہے جس سے ڈگری صادر
کی گئی کوئی دوسرا جج درخواست مخبر ثالثی کی سماعت نہ کر سکتا
اور اگر وہ جج سے مقدمہ میں تحقیقات کی گئی مخبر ثالثی منظور
کرے اس سے انکار کر دیا تو اس کی حکم کی فسخ رول ۱۴ آرڈر ۱۴ مجموعہ
ضابطہ دیوانی میں صراحتاً یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ قابل مرافعہ نہیں
ہے اور نہ اسے حکم کی ناراضی سے نگرانی کی درخواست قابل پذیرائی
ہوتی ہے۔

جکسون سنگھ بنام مائیدل۔ اوہ لا جرنل ۱۹۲۳ء ال انڈیا
رپورٹ اوہ ۱۹۲۳ء (۱۹۰۵ء) ۴۶۶
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۹۰۵ء دفعہ ۱۱۔
ضمیمہ ۱۱ دفعہ ۱۱۔ ثالثی۔ فیصلہ ثالثی۔ ڈگری رہا
فیصلہ ثالثی۔ نگرانی۔

یہ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ کسی مقدمہ میں "جی ڈگری کی
ناراضی سے نگرانی کی سماعت یہاں کی جاسکتی جو فیصلہ ثالثی کے مطابق
صاحب کی گئی ہو جو عدالت منتخب کا عمل بالکل بیضابطہ اور ناجائز ہو۔
غلام خان بنام محمد حسن۔ انڈین لا رپورٹ کاٹھ ۲۹ صفحہ ۱۶
مسدودی دوسرا بنام مسرور دیو جی۔ انڈین کمشنر جلد ۱۸ صفحہ ۶۸ و ۶۹
بنام کمار ناتھ۔ انڈین کمشنر جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۰ سے استناد کیا گیا۔
لیکن جب عدالت نے فیصلہ ثالثی کے منسلق عدالت پر لگا
مروکھا دیکھ کر کیا ہوا اور انڈین ہائیکورٹ کی نسبت نگرانی کے لئے یہ بحث
کی ہے کہ وہ غلط نہیں ہے اس امر کے معلوم اخذ کیا ہو کہ کیا ثالث
کی جانب سے کوئی بیضابطہ عمل میں آئی ہے تو مقدمہ احکام مذکور
دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت آجاتا ہے اور کوئی نگرانی ثالث
پر رائی نہیں ہوتی۔

[illegible]

قرارداد کیا کہ یہ صورت دسمبر ۱۹۵۲ء مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مفہوم میں ایک عدالت کی تھی جو اتفاقیہ ترک سے پیدا ہوئی تھی اور عدالت کو منسجم کر نیکاحی اعتبار حاصل تھا۔

محبوب بیگم صاحبہ بنیام الہیہ بیگم صاحبہ - اردین کبیر علیہ ۶۲
۱۵۰ سو اسٹندم چھپا رام مانا کر شتا کا درویشا سالی مانا کر دین
کبیر علیہ ۶۲ سو اسٹندم ۱۵۰ سے استنا کر کیا گیا۔

جیوں سہاے تمام کلان دل مالہ آید اور کلی نوٹس یا بے ۱۹۰۶ء
 ستمبر ۲۲ احمد شام شیخ علی رضا ندین لاریورٹ میں علیہ ۱۸۵۶ء کو
 لی نام سلامت ملی اندین لاریورٹ مالہ آید اور علیہ ۱۸۵۶ء کو عمر آگیا

۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷

کا اہلی اختیار۔ پیشتر کے صادر کئے ہوئے حکم کو رد و خ
کرنیکا اختیار قبضہ لائی عظمت۔

کسی حج کو نہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ایسا کوئی اختیار نہیں حاصل ہوتا کہ وہ پہلے پیشتر عہدہ دار کے کسی حکم کو نسخ کرے وہ فیصلہ میں کتابت کی یا حسیانیاں یا وہ غلطیاں جو اتفاقی سہو یا ترک سے پیدا ہوئیں درست کرنے کا مجاز ہے اور وہ اس کا بھی مجاز ہے کہ فیصلہ کی تخریر کرے اگر تخریراتی کی وجہ ہو تو وہ لیکن دوسری صورتوں

یہ دونوں طہارت اس فیصلہ میں محلِ دستہ کا حاکم ہیں۔

نیو یارک ایسٹارٹنگ نیام شرقی جنگ (پندرہویں)

وفات ۱۵۱۰ | آردرام رود ۱۳۳۰ - علم

وایں مقدمہ آیا بعد در کیا جائے گا۔

نورول ۲۳ اردو نام مجلہ عدلیہ دیوانی کی روستہ نم واپسی سندھ

مراجعة كمال الدين محمد وودعش ١٩٠١

وہ کسی دوسری وجہ پر از سر نو تنقید فرماتا کیلئے مقدمہ اس کی ہے۔

با تراص انضمام، نمیا کرتا وہ ضروری خیال کیسے مختلف حالات پیدا

ہو سکتے ہیں جنہیں ممکن ہے کوئی عدالت ہر افریقہ کسی مقدمہ کا کامل تصفیہ

کر کے کہ قاتل نہ ہو، یہ اعتراض ہریت مقدمہ کا دایرہ کرتا ضروری ہوگا۔

عبدالحکیم ایواحمد خان عمر لوی تہام الہ آباد تک، قیدی۔ اردین کسٹر

جلد ۸۸ سے استعار کیا گیا۔

۴۹۱

کہے جانے کے نسل فیصلہ کی سحر و ثانی۔ عدالت کا اختیار صحت۔

و کتب و قرائن معاینه اینک و بایسته شکر او نعمت و فیض

دفعہ ۴۵۱ الف کاک کی نالین۔ یا اور استحو

زائد منافع کی باتیں ہو تصور حیات پر صحیح تفہیم کا مناسبت

محبوب کریم نہیں ہوا ہے۔ وگرنہ یہ مراقبہ غلطی کی رہا

اصطلاح ہو سکتی ہے۔

ایک دگر ہی صادر کی گئی تھی جس کی رو سے راہیں کو جس احوال میں رہیں

کے قلعہ میں تھا اس عدد پر ہونے والی وقت صبح ۵ بجے اور چونکہ اس وقت صبح ۵ بجے

گیا گیا تھا۔ ۱۲ فروری ۱۹۲۲ء کو قلعہ دیا گیا تھا۔ جب ۱۸ نومبر ۱۹۲۱ء

اپنی دشمنی سے دوست برداری کی درخواست کی اور اس میں مدد سماعت کے انعقاد کے بعد جو مالش کے لئے مقرر تھی عرضی دعوے سے ضروری رسوم عدالت اور یہ ہمدانہ کی ایک تہہ رقم ۱۱۴۱ نمبر وفاقہ دیوانی مجاہدین کو سیم کی جائے۔
 قرار دیا گیا کہ درخواست جو عدالت سے کسی دوسری مالش ۱۱۰۱۱۱ کسی قسم کی درخواست نہ منظور ہوئے بعد مفلسی بین مالش کے لئے کی اجازت کے لئے دی گئی تھی قریب پرستی تھی۔

دوم ۱۱۴۱ نمبر اس لئے کہ اس وقت اختیار تہہ کی کے استعمال کے لئے جو عدالت کو پیش کیا گیا تھا وہ عدالت دیوانی حاصل ہے ایک مناسب مقدمہ تھا۔

اسٹورٹ اسکینر ام اور ڈے۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۴۱ پر صفحہ ۱۱۴۱ نمبر پر لکھا گیا۔

سکھ لالہ سادہ ۱۱۴۱ نمبر انڈین لارپورٹ ٹنگون ۱۱۴۱
 آل انڈیا لارپورٹ ٹنگون ۱۱۴۱ نمبر (ٹنگون) ۱۱۱۱

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے لئے ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔
 آرڈر، دیا ۱۱۴۱ نمبر دعوے کا اہم کار اور رسوم عدالت برہانہ کی گئی۔ فیما ب رسوم کا مہیا و سماعت منصفی ہوئے بعد لکس اس سے کہ اندر کر کے کیا جانا جو عدالت کے منظر آتا ہو دعوے کے منصفی المینج ہو رہا ہے۔

وہ دعوے جو اندر نہ ہاں سماعت کیوں نہ کافی رسوم اس میں سرور کر گیا ہے جو منصفی و المینج و بین ہو جائے کہ نفس کا لکھ اس عدالت کے اندر کر دیا کہ عدالت نے مقرر کی تھی و سماعت سماعت اس دوران میں نہیں ہو سکی ہو۔

جنی پرتھو دنا ہیمو سکھ۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵

صفحہ ۱۵۱ سے اختلاف کیا گیا۔

گیا اون آفس لٹریچر نام اور دیواری لال۔ انڈین کبھنر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰ کی نقل پر لکھی۔

راہ و بال بہ نام منیر سنگھ الہ آباد الماجریل ۱۱۴۱ نمبر انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔
 ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔

صفحہ ۱۱۴۱۔ آرڈر ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۱۔

رسوم عدالت کی کمی مرقعہ کا اخراج۔ ضابطہ توسیع جو سماعت میں کی گئی ہو۔ اختیار تہہ کی استعمال۔

دست اندازی جو عدالت نے مقرر کیا ہے سے کی گئی ہو کسی باوجود اشت مرقعہ کو نامنظور کر کے منصفی عدالت میں کے اختیار۔ اتنا آرڈر ام رول ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔ دیوانی میں نہ لکھے گئے من اسکو کسی مرقعہ کو اس باوجود نامنظور کر کے اختیار میں ہے کہ اس میں کافی اسٹامپ تھا۔

صفحہ ۱۱۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی رسوم عدالت کی کمی تکمیل کے لئے عدالت کے معاملہ میں عدالت کے لئے ایک نو بنیاد مجموعہ لکھا گیا ہے اور یہ اختیار تہہ کی استعمال کیا گیا ہو تو یہ اختیار اس میں دست اندازی نہیں کی جائیگی۔ لیکن جب عدالت نے اس معاملہ میں کوئی اختیار تہہ کی استعمال نہ کیا ہو تو عدالت اس غرض سے حکم الہی صادر کرے ہیں حتیٰ کار نہ ہوگی۔

رجسٹر گریڈ ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔ الہ آباد الماجریل ۱۱۴۱
 انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۱۴۱ نمبر ۱۱۴۱۔ (الہ آباد) ۱۰۰۶

دفاتر ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ دعوے میں پرہیز
 مہموند باندو کے ایک جزو کا عرضی دعوے کو کر

تعمیل دینی میں، گئی ہو تو یہ قمار میں کیا جا سکتا اس کو مقدمہ میں
اگر اس کا اظہار نہیں ہو اعدائے کے لئے سزا کی گئی ہو

جب کوئی شخص اس وقت حکم تعمیل کنندہ اس کے مکان پر پہنچے اپنے
مکان سے محض عارضی طور پر غیر حاضر ہو تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ حسب
ممانعہ رول ۱۱- آرڈر ۱۱ محمولہ ضابطہ دیوانی لا، پڑھیا سکتا۔

جب کوئی ملازم حسب آرڈر ۱۱ محمولہ ضابطہ دیوانی لا کسی عدالت
کو تعمیل کی نافرمانی سے روکا گیا ہو تو عدالت مذکورہ کا یہ فیصلہ ہے کہ

وہ سزا - سزا پانچ سال کی ہو اور اس کی تصدیق کیے ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء
یا اس کوئی مدت عدالت نامہ جو تعمیل کی نافرمانی کے متعلق، عدالت کے منظم
نے آرڈر کا نام جاری کیا ہے۔ سہ ماہی گزیرا تو یہ سزا یا سزا -

آرڈر ۱۱- آرڈر ۱۱ محمولہ ضابطہ دیوانی لا، پڑھیا سکتا۔ (۱۹۰۵ء)
محمولہ ضابطہ دیوانی لا، پڑھیا سکتا۔ (۱۹۰۵ء) پبلک ایڈمنسٹریشن

عدالتوں کو احصیاء سے اس امر کی نگرانی کرنی چاہیے کہ تمام عدالتوں میں
نے اپنی دلائل ایسے سامان، مکمل اور واضح طریقہ سے پیش کی ہیں کہ ہر فریق

کو اس بحث کی نوعیت معلوم ہو جس میں اس کو جو ادنیٰ کرنی ہے۔ یہ قاعدہ
عام اطاعت کا قاعدہ ہے۔ مدعی علیہ اپنا جواب دعویٰ ادا کرنے کے قبل یہ

حکم حاصل کرنے کا مستحق ہوتا ہے مدعی اس کو احکام مندرجہ آرڈر ۱۱ محمولہ
ضابطہ دیوانی لا کے مطابق ایک بلڈنگ جو حالہ کیسے اسی طرح مدعی بالکل

فرز کا رد والی کرنے کے قبل اس کا مستحق ہوتا ہے۔ مدعی بلڈنگ کے جوابدہ
کے ہیکہ تعمیل اس امر معلوم کرے۔ اگر جج کی یہ سزا ہو کہ اس کے روبرو کوئی

یہ بنیاد درخواست پیش کی گئی ہے تو اس فریق کو جو درخواست پیش
کرے خیر ادا کرنا حکم دیا جاتا ہے۔ عدالت کو چاہیے کہ تعمیل

دعویٰ پیش کو نیک حکم دینے کے وقت قصور وار فریق کو یہ حکم دے
کہ وہ فریق تاملی کو اس کو چھپ کی یا تیز جو درخواست کے باعث عاید

تھا ایک مقررہ رقم ادا کرے اور ایسی دلی تعمیل دعویٰ کی حوائج کی
یا اس کے قبل ہو اگر حکم کی خلاف ورزی کی جائے اور مدعی کا قصور ہو تو
اس کی نافرمانی ملتی ہو جاتی چاہے اگر مدعی علیہ کا قصور ہو تو اس کی جو
سزا کوئی چاہیے۔ تعمیل اب پیش ہو چکا ہے۔ جج کو یقین سے تحقیقات
کی احتیاد کرنی چاہیے کہ وہ ایسی تمام شہادت خارج کریں جو رول ۱۱
پبلک ایڈمنسٹریشن سے متعلق نہ ہو۔

زساک دلی ثابت کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ ایسے ادا
کئے گئے تھے جو میان کنندہ فریق کے علم میں مجھے تھے یا اس نتیجے

تھے کہ میں کنندہ کو ایسا کوئی معقول یقین نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ صحیح
یہ کہ وہ اس غرض سے کئے گئے تھے کہ ادھر عمل کیا جائے یہ کہ ان کو یاد

کیا گیا اور ان پر عمل کیا گیا تھا اور وہ اس حقیقی نقصان کا باعث ہوئے
تھے جس کے لئے وادری کی استدعا کی گئی ہے۔

گوری سکریٹ نام لکھی کنور۔ الہ آباد لا جرنل ۱۱- آرڈر ۱۱
الہ آباد ۱۱- آرڈر ۱۱ (۱۹۰۵ء)

آرڈر ۱۱- آرڈر ۱۱ محمولہ ضابطہ دیوانی لا، پڑھیا سکتا۔
نایاب کی جانب سے دعویٰ پبلک ایڈمنسٹریشن۔ تعمیل دعویٰ

بارشوت۔
اگر کسی دگری کو زب کی بنا پر شروع کرنا مقصود ہو تو فریق کے بیان
واسع معین اور خاص طور پر کیا جانا چاہیے۔

ننداکا دھو لہا راجا رام جیس حولدار۔ انڈین کیسز ص ۲۴
سے استناد کیا گیا۔
اس مسئلہ کی کوئی جائزہ ہو جو مدعی کے اگر کوئی نایاب نہیں
موجود کو بخیر اس گری پر مقرر ہیں کہ کئے جاتے ہو جو اس کے خلاف

معاہدہ کی بنیاد پر معاہدہ کی گئی تھی کہ وہ یہ دیا گیا کہ یہ معاہدہ
معاہدہ ناجائز تھی تو ہی نور افریقہ مخالف بریتھما کر دیا جائے

کواحد الی ڈگری صادر کی گئی تھی۔ حج نے فرد کا ردوائی میں یہ نوٹ کیا تھا کہ جب ڈگری تیار کی جائے حساب باضابطہ کیا جائیگا۔ لیکن یہ نوٹ نظر انداز کیا گیا تھا اور منافع صرف مبلغ ۱۵۰ روپے دیا گیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ ۲۵ جون ۱۹۲۷ء سے ۲۷ فروری ۱۹۲۸ء تک کارہ آید۔ سابع محاسب کے لئے قاصر رہنا صاحب تنہا دفتروں ۱۵۲ مجموعہ ضابطہ دیواں ایک غلطی سے ہوا۔ فرنگہ انتہائی اور اس مراعات کے درمیان میں ہی جو ڈگری کی مارا ہی سے تیار کیا جائے اسکی اصلاح ہو سکتی تھی۔

بابویشن تاراس جہاں سہا بی بی رام جی رالہ آباد ۱۱۱۹
مجموعہ ضابطہ دیواں ایکٹ ۱۵۲۷ء سے ۱۵۳۰ء تک ۶ رول ۱۵۲۷ء تک قانون مجاز سماعت ایکٹ ۱۵۳۰ء سے ۱۵۳۲ء تک ۴ رول ۱۵۳۲ء تک سماعت ترمیم عدالت کا اختیار ترمیمی ترمیم کا اثر۔ اس مدت کا اختتام جو سابقہ نالاش میں گزری ہو وہی بنیاد

کی گئی تھی اور عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ نظام سرائش عدالت کی قابل سماعت تھی جو ضابطہ ۱۵۳۰ء کے تحت عدالت کے پیش کی گئی تھی جس میں اس کو ایک حساب اور نسخہ شدہ تہہ کے ایک حصہ کی نالاش میں ترمیم کر کے اجازت دینے کے بعد مناسب طور پر پیش کرنے کے لئے کر دیا گیا۔ عرصہ عوامی بعد سماعت اب یا آخر عدالت میں تیار کی گئی لیکن اس وقت یہ دعویٰ خارج المبدأ ہو گیا تھا اور عدالت نے یہ قرار دیا کہ تاخیر سماعت دفتروں ۱۵۳۰ء سماعت حاف نہ جاسکتی تھی اس کو خارج کیا تھا۔ برطبق مراعات قرار دیا گیا تھا کہ ترمیم کی اجازت دینے وقت عدالت ان کے عدالتی طریقہ سے اس اختیار پر عمل پیرا تھا کیا تھا اور چونکہ ترمیم ارجاع نالاش کی تاریخ سے متعلق ہے نالاش جو یا آخر عدالت میں پیش ہوئے کی گئی تھی دفتروں ۱۵۳۰ء قانون میعاد سماعت کی اجازت کے لئے نہ صرف اسی تہہ سے دعویٰ پر مبنی خیال کیا جاسکتا ہے جس پر وہ نالاش مبنی تھی جو ابتدا عدالت میں رجوع کی گئی تھی۔ لہذا وہ اصل دہی نالاش تھی۔

(۲) لیکن چونکہ دعویٰ نے نسخہ شدہ شرکت حساب نہ لے جانیکے متعلق عدالت کے فیصلہ کے بعد عرصہ رازتیک عرصہ عوامی یا لارا وہ بلا ترمیم کے رکھا گیا تھا نہ کیا جاسکتا تھا کہ اسے نیکویتی سے نالاش جاری رکھی تھی کہ وہ دفتروں کو رکھا نہ تھا کہ اس کے اور یہ کہ دعویٰ صحیح طور پر خارج کیا گیا تھا۔ سید مارائن نیام رام بریاد۔ آل انڈیا ریپورٹنگ پورٹل ۱۹۲۷ء کا گورنمنٹ آرڈر ۱۹۲۷ء رول ۱۹۲۷ء

طلبنامہ جو دعویٰ علیہ کے مکان کے دروازہ پر چسپان کیا گیا ہو۔ تیس۔ عارضی غیر حاضری۔ طلبنامہ جو کسی دوسری عدالت کو تہنیل کی غرض سے روانہ کیا گیا ہو۔ تہنیل کا تصدیق۔

جسبہ دعویٰ علیہ کے مکان پر طلبنامہ کی ایک نقل حیات کر کے اس پر طلبنامہ کی

کسی عرصہ عوامی کے ترمیم ابتدائی ارجاع نالاش کی تاریخ سے متعلق ہوتی ہے۔ شریک اس میں کوئی اثر کار نہ ہو۔ دفتروں ۱۵۳۰ء رول ۱۵۳۰ء مجموعہ ضابطہ دیواں کی رو سے کسی ترمیم کی اجازت دینے کے متعلق کسی رو سے نالاش کی وقت اکٹھا نہیں ہوتی جو عدالت کے اختیار ترمیمی بر کوئی صریح قید عائد نہیں کی گئی ہے۔ دعویٰ نے عدالت ان میں ایک حساب کی بنا پر نالاش رجوع کی تھی جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ کسی نسخہ شدہ شرکت کی بابت لیا گیا تھا جو خود اس کے اور دعویٰ علیہ کے اس میں تھی۔ تحقیقات کے بعد عدالت نے یہ قرار دیا کہ اسبا کوئی حساب کسی نہیں لیا گیا تھا۔ لیکن دعوے کا نتیجہ اس سے عرصہ عوامی دایر کیا گیا تھا کہ دعویٰ نالاش کو نسخہ شدہ شرکت کا حساب لینے کی نالاش میں ترمیم کر کے عرصہ عوامی عدالت میں پیش کر کے جو صرف اس ترمیم کی نالاش کی سماعت کی مجاز تھی لیکن دعویٰ نے عرصہ عوامی بلا کسی ترمیم کے عدالت میں پیش کی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کر دیا گیا

کو طبعی صداقت کو جو کسی فرق یا کثافت سے پیش کیا گیا ہو غلط اور کرنے کے لئے کافی وجہ معلوم ہو تو اس کے لئے مناسب طریقہ یہ ہے کہ ڈاکٹر یا اس پر ہمارے طبی کو طبی کے لئے صدقہ عطا کیا ہو اور اس کی حاضری یا اصرار کرے لیکن اس امر سے کہ اس کی مسلسل درخواستوں کی تائید میں متعدد ہمدردانہ مہربانیاں پیش کی گئیں ہیں محض شہ پر جوہر اللہ کے دل میں ہیں کہ وہ ان کی ہمدردی کو غور سے دیکھتا ہے۔

۱۱۲۳ (الہ آباد) ۱۱۲۳
محرمہ الطیر ۱۱۲۳ ہجری ۱۱۲۳ شمسی ۱۱۲۳

دعویٰ علیہ کو پیشیت سامی بدخل کرنے کا دعویٰ بعد کا دعویٰ جو تفسیر کے لئے ہوا گیا ممنوع السماعت ہوتا

آرڈر ۹ جول ۹۰۰ ہجری ۹۰۰ شمسی ۹۰۰
یہ اسے نالشیہ خارج کیا گیا ہو دوسرا دوسلے دوسری نالشیہ رجوع کرے متورع نہیں کرتا یہ دل صرف ان مقدمات تک محدود ہے جب دوسرا دعویٰ اسی غرض کے لئے اور اسی نالشیہ رجوع کیا گیا ہو جیسا کہ وہ دوسلے تھا جو خارج کیا گیا تھا اس میں بدخلی کے دوسرے کے ناکامیاب رہنے پر جس میں اسے نالشیہ یہ تھی کہ دعویٰ علیہ بدخلی کا توکل وصول ہونے کے بعد تھک کر نہ سے انکار کیا تھا۔ اسی جائہ او کے قبضہ کے لئے بعد کا دعویٰ جو حقیقت کے انکار پر مبنی تھا ممنوع السماعت نہ ہو گا۔

عاجی خان قیام بلوچستان انڈین لارپورٹ الہ آباد علیہ مہتمم کو نیز کیا گیا۔ یا لکھنؤ قیام رگھویر دیال۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد

۱۳۱۸ (الہ آباد) ۱۳۱۸

آرڈر ۹ جول ۹۰۰ ہجری ۹۰۰ شمسی ۹۰۰
کوئل جیکو ہدایت دی گئی ہو کہ صرف اللہ اور کیلئے درخواست پیش کرے۔ مقدمہ کا اخراج اور اس کی تفسیر۔

درخواست یا زواری آیا نالشیہ بدخلی ہے۔

مقدمہ کی سماعت کی تاریخ پر کوئل سخت مدعی نے التوا کے لئے ایک درخواست پیش کی جو نا منظور کر دی گئی کوئل کو مزید ہدایت نہیں دی گئی تھیں۔ عدالت نے اس میں مقدمہ سخت آرڈر ۱۰ جول ۹۰۰ ہجری ضابطہ دیوالی "عدم حاضری شہادت" کو جاری کیا۔ ج کر دیا قرار دیا گیا کہ کوئل، مناسب مدعی کو سوائے درخواست کنندہ پیش کرنے کے اور کوئل ہدایت نہیں دی گئی تھی اور سماعت کی تاریخ پر سبامہ مدعی کوئل حاضہ نہیں ہوا اور اس لئے مقدمہ کا اخراج آرڈر ۱۰ جول ۹۰۰ ہجری ضابطہ دیوالی تھا

(۲) کہ اس لئے درخواست یا زواری مقدمہ سخت آرڈر ۹ جول ۹۰۰ ہجری ضابطہ دیوالی نالشیہ بدخلی تھی۔

سیہ شاہ محمد یزد و دیہام ہمارا یہ ستر امینہ سنگ۔ (پیشیت) ۱۱۲۳
آرڈر ۹ جول ۹۰۰ ہجری ۹۰۰ شمسی ۹۰۰

کیٹرنہ کی تاریخ حکم کی رو سے ڈگری کی تاریخ کے لئے تہانت طلب کی گئی ہو یا منصفانہ ہو۔ درخواست مشعر تنہج ڈگری کیٹرنہ کے اخراج کے خلاف مرافعہ حکم۔ اخراج کی نقل داخل کرے یا صرف ہمارا خدا اور گناہ

وہ حکم کی رو سے اس نالشیہ کی جس میں کیٹرنہ ڈگری می ہمارا دیوالی ہو کر سماعت کی منظوری اس شرط پر دی گئی ہو کہ درخواست گزار کیٹرنہ رقم ڈگری شدہ مبلغ ۱۰۰۰ کی ضمانت داخل کرے۔ سخت ہے اس لئے یہ لکھا گیا کہ کوئل قائم نہیں رکھا جاسکتا۔

اس پرانہ میں حکم آخر کی ندامتی سے رجوع کیا گیا ہو جس کی رو سے درخواست تنہج ڈگری کیٹرنہ اس وجہ سے خارج کی گئی ہو کہ حکم شرط کی جس میں کر سماعت کی منظوری دی گئی تھی قبیل نہیں کی گئی تھی۔ مرافعہ پر لازم ہے کہ ایک نقل حکم اخراج منقل حکم شرط داخل

وہابی کا یہ چارے کیا کافی ہے۔
 مدعی کا دعویٰ ہے کہ آٹھ روپے دیا ہے جو ضلع دہلی کے سولہ سو روپے
 کی وجہ سے خارج کیا گیا تھا ایک درخواست میں اس نے قیمت
 رول و آؤڈز کوڑے کی بھی اس نے اس سے متعلق پرجہ روڈ کی اس
 کے لئے تقریبی قیمت چارہ سو روپے کے طور پر اسے بہائی کی کیا رہا
 کر کے روڈ سے کسی یا نوآوری کا اسے ملتی تھی

قرارداد کیا کہ اس آیت پر مبنی ہے کہ اگر کسی نے کسی کو
تہادے گا کہ اسے اس کے پاس لے جائے اور اس کے پاس لے جائے
اور اس کے پاس لے جائے اور اس کے پاس لے جائے
(میں نے)

آوردہ عدل ۶ مدعی علیہ کی تیرہ ہجرتی۔
 السوا کی درخت راستہ کی مانند طور پر جو رکھل گجیا تیس سے
 پیش کی گئی ہو رکھل کا ہفتہ مہ سے دست پر دار ہونا۔
 کار و اشیات آبا سے طرفہ ہیں۔ بلجی صد اقدار سے جو
 عدالت سے جو اور کیا سو نہما رطل۔

اس نے سچ پر جو ایک نائنس کی سماعت کے لئے مقرر کی گئی تھی۔
 مدعی علیہ غیر حاضر تھا اور ایک کے کونسل نے التوا کی درخواست کی جو
 ماسٹرو کی گئی۔ اس پر کونسل نے مقدمہ سے دست برداری کر لی
 اسکے بعد یہ بیان کیا گیا تھا کہ مدعی کی شہادت قلمبند کی گئی، دعویٰ ڈاکٹر کی
 مقدمہ کی سماعت دو دنوں کے فریق کے کوشش کے مواجہ میں کی گئی۔
 قرار دیا گیا کہ ڈاکٹر کی جو فی الواقع صادر کی گئی تھی یکطرفہ
 ڈاکٹر کی تھی۔

(۲) یہ کہ اس وقت سے جبکہ الشرا کی درخست نامظور کی گئی تھی مدعی علیہ کو غیر حاضر اور بلا کسی قائم مقام کے تصور کرنا چاہیے تھا اور کاروائی امتناعیہ کی طرح نہ ہونی چاہیے تھیں۔ اگر عدالت

کر لے یا بالست میل کے کال پائی کی نصہ کر کے۔ بموجب ڈراما
 رول ۵۱ مجموعہ ۱۱ ملکہ دھانی نالہ قبیل کمنڈ کو وضع اختیار حاصل ہے
 اس کے مکملہ کل رقم ڈگری شدہ کی بیانی کے لئے دیون ڈگری کو عموماً کرتے
 رہے اس لئے ایک دہ ہزار ہے کہ دیگر بارہ سو اس میں خود ایک صدق کا
 قصہ نہ یاد لاند اور نہ اس طریقہ کر کے اور اس غرض کے لئے ڈگری سے
 متنازع کیے نہیں اور بغیر کے کسی تازہ کے۔ دعویٰ کے مابین پیدا
 ہوا ہے اور جب کا نصف قتل لغو ڈگری لائی ہوا نہ کہ عدالت کو
 حاصل ہے کہ اس کا اطمینان ضروری نہ ہے کہ کہ جب وہ رجوع عدالت
 ہو کر غصے تو اس وقت انکی کس حیثیت ہے۔ مرزا اور بیگ تیار مرزا
 مختار بیگ، الدیاد لائبرل بیگ انڈین لارورٹ الدیاد ۱۱۳
 آئی انڈیا رورٹ الدیاد ۱۱۳ (۱۱۳) ۱۱۳
 نہ ہوا بلکہ ان کی ایک ۵۱ ملکہ ڈراما رول ۱۱۳ اور ۱۱۳ رول ۱۱۳
 کا مجموعہ تانہ میں ڈگری ملکی ڈگری میں دیون
 ڈگری کی جائدادوں کے خلاف ایک خاص سلسلہ
 میں قبیل کی ہدایت ہو۔ آباد ڈگری دار جائداد ہے
 مرہونہ کو تہہ یہ تیار کر سکتا ہے۔ درخواست قبیل
 اسد عالم کے غیر منقولہ جائداد تیار کیا جائے کہ منقولہ
 جائداد غیر ملکی ثابت ہو۔ اسد عالم کی سبیل البیل
 آباد رجوع اس کی ترسیم مقصود ہوگی۔

مقررہ کی رقم جو ڈراما ۱۱۳ رول ۱۱۳ مجموعہ منایط دیون کی ہے پیش نظر ہے
 مقدمات کی وہ رقم معلوم ہوتی ہے جس میں تانہ ایسے معاہدہ ادائی
 پر بنی ہو جو ایک رہن نامہ میں مذکور ہو یا اس رقم پر جو اس معاہدہ
 سے پیدا ہو یا کسی ذمہ داری کے تحت جو رہن ہے پیدا ہو اور اس
 مقدمہ کی رقم نہیں ہے جو جائداد اسے مرہونہ کے تیار کے لئے دار
 کیا گیا ہو۔

جس کے کسی مرتبہ نے متبادل کسی راہن کے ڈگری حاصل کی ہو
 ڈگری رہن کی شکل میں نہیں بلکہ بعض شخصی ڈگری کی شکل میں
 ہو تو ایسی ڈگری کی قبیل میں جائداد ہر ہونہ کے تیار کی جائے
 ہر ہونہ کی جی جی اس کے کہ۔ دوسری ڈگری موجود ہو جو اس کے لئے
 مرہونہ یا اس بار کے نفاذ کی ہدایت ہو

ایک رہن کی تانہ میں مصالحت کی تیار ہو ڈگری صدادیگی ہے
 یہ ہدایت تھی کہ دیون ڈگری ڈگری چھ اتسا طیں اور اس
 سلسلہ طاقی ادائی کے تہہ میں اور ایسے ملائکہ متعلق قبیل
 احکام دیون ڈگری کی دوسرے جائدادوں کے خلاف جاری ہوئی
 جائیں اور اگر اس صورت میں رقم وصول ہو تو جائداد ہر ہونہ
 کے خلاف جاری ہونی چاہئیں۔ یہ رقم قبیل کی وجہ سے ڈگری دار
 قبیل ان جائدادوں کے جن کا ڈگری ملکی ہے کہ کیا گیا تھا اس
 میں جس میں کہ انہی ذمہ داری ماند ہو سکتی ہے قبیل کی رجوع ہے
 پیش کی دیون ڈگری کی جائداد اسے منقولہ نہ ہو سکی وجہ سے
 نے جائداد اسے مرہونہ کی رقم اور تیار کی رجوع اس قبیل کی قرار
 دیا گیا کہ (۱) ڈگری زلفہ کی ڈگری ہے نہ ہوا کہ جب تہہ تہہ اس
 دعوے کی بیانی کے لئے صداد کی گئی تھی جو رہن کی رو سے پیدا ہوا
 (۲) چونکہ خود ڈگری ہر ہونہ شرط ہو وہی کہ بصورت مقصود
 اور بصورت دیون کی ڈگری دوسری جائداد کے غیر ملکی ہدایت
 ہونے کے جائداد مرہونہ تیار کیا جائے ڈگری دار یہ لازم نہیں تھا کہ
 محض اس وجہ سے کہ دوسرا چارہ کا خود ڈگری میں دیا گیا وہ یہ کہ خود
 نہایت ہو جائداد مرہونہ کے تیار کیے دوسری جدید تانہ رجوع
 (۳) یہ کہ جائداد اسے مرہونہ کے خلاف کارروائی کر سکی جائے
 کی اسد عالم و بلا واسطہ قبیل رجوع اس کے تحت آتی ہے اور ان
 جائدادوں کے خلاف کارروائی کر سکی قبیل عدالت کو درجہ اس قبیل

یاد ائی قیمت حاصل ہو تو اسے اس کے لئے کہ وہ چاہے دے۔
حاصل کرے یہ سچ اس کے لئے کہ وہ پسند کرے۔

حسن فہم کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نور و ہدایت عطا فرمائی ہے۔

تہو نام کمدن لال۔ انڈین کیسز اور ہفت روزہ ۸۳۶ء سے جڑا
کیا گیا۔

حسن الشیخ جو رقم ذکر، سہ کی نیابہ واجبہ، المادہ ہورہ
قرآن پھر ہے۔
طحا نازانہ ساقہ ہوئے کہ اصولی ہو کر کی عرق سے و تہا
علیحدہ ہوئے جا سکیں۔
سماورام خیر انام ہو یہ سگر، انڈین کیتھولڈ ۳۳ ص ۳۸
کی تقلید کی گئی۔

کین یونیم ہٹا کر برشاو۔ انہیں کبیر علی ۳۱ صفحہ ۶۷ کا حوالہ دیا گیا۔
 چتر بہج نیام گویتد رام ایہ آبادیہ جنرل ۲۱ دالہ آباد ۵۹
 آرڈر آرول ۵۱ تعمیل ڈگری بخرجی ڈگری
 کسی رعایان کے حق میں ایسی سختیاب چند ڈگریاوان
 اور اسکا حوالہ تعمیل رضا طرہ رعالت اور اس

کامیابی کی خبر

ہیں ہے کہ پورا فضا مندرجہ ذیل گریڈوں کے ہر ون مداخلت دگری کا

مہتمم کو لکھی ضرورت نہ تھی۔

گن سند را کما در کتب مقام شایا مانند حصین در شند را کما در کتب
یہا نیز طریقہ ۱۳۵۳ء رام حکم بر شاد مقام یو رام یاد
یہا کیتر حلقہ ۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

را کما در کتب مقام شایا کیتر ۱۳۵۳ء
یو رام کیتر ۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

شہنشاہ اردو ۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ عدالت آدھرا ۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔
۱۳۵۳ء کا حوالہ دیا گیا۔

ایک شخص فوت ہوا اور اس کے قائم مقام قانونی فریق ہنس
میں سے گئے تھے۔

قرار دیا گیا کہ متوفی مرافعہ علیہ کے قائم مقام قانونی مرافعہ
میں ضروری فریق تھے اور چونکہ مرافعہ کی انکی غیر حاضری میں
سماعت نہیں کی جاسکتی تھی اس لئے وہ کلیتہاً ساقط ہو گیا تھا۔

جمنایام سر حیت۔ انڈین کیئر جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے متباد

کیا گیا انکی چنڈرلو اچند نام کا چوبہائی گلاب چند۔ انڈین

کیئر جلد ۱ صفحہ ۵۹ سے چند سنگھ درساہائی نام کھابہائی اگر کھابہائی

انڈین لاریورٹ کیئر جلد ۲ صفحہ ۱۸ سے جے گوہند لاپانیام سمبھائی

بنرجی۔ انڈین لاریورٹ کھلکھل جلد ۳ صفحہ ۵۹ سے سیم کور بنام

اسباد پرش و انڈین لاریورٹ الدایا جلد ۲ صفحہ ۳۰ سے باقی فل

بنام ادوے سنگھ ہار سنگھ۔ انڈین لاریورٹ کیئر جلد ۳ صفحہ ۲۰

اللہ بخش بنام مادہ پورام۔ انڈین لاریورٹ الدایا جلد ۳ صفحہ ۳

صفحہ ۱۲ سے ارنگا سر بنو اساجاری بنام گنا پراکاسا دیار ملانہ

لاریورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶ و جلد ۴ میں بنام معری بیگم

انڈین لاریورٹ الدایا جلد ۲ صفحہ ۲۰ سے میر کے گئے۔

مازان ناٹن بنام مادنگ کیا وڑاں۔ انڈین لاریورٹ زنگو

۱۸۶ آل انڈیا رپورٹرز گون (زنگو) ۱۸۶

آرڈر ۲۲ رول ۱۔ دوران مقدمہ میں

مدعی علیہ کی وفات۔ قائم مقام قانونی کا فریق

نہ بنایا جاتا۔ متوفی مدعی علیہ کے خلاف ڈگری

اور اس کا چواڑ۔

یہ عدالت کے لئے خلاف قانون ہے کہ ایسے متوفی شخص کے خلاف
مقدمہ کی سماعت جاری رکھے جیسی وفات کا علم اس کو ہو چکا
ہو اور اس شخص کے خلاف اس کے قائم مقام قانونی کے فریق

میں مدعیان کی درخواست تفصیل کے متعلق کوئی سوال نہیں

سید ہو سکتا تھا پرمیہ رالال سنگھ دیو بنام فقیر چند راتنا۔

انڈین لاریورٹ کھلکھل جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے کھلکھل جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے آل انڈیا

رپورٹرز کھلکھل جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے کھلکھل جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے

مجموعہ ضابطہ دیوانی کیٹے ۵۹ سے آرڈر ۲۲ رول ۱ (۲۴) آرڈر ۲۲

رول ۱ (ک) سقوط نالیش درخواست بازواری

بعد انقضائے سبعاہ اور اس کی نوعیت۔ درخواست

برہمکم آیام واقعہ ہو سکتا ہے۔

جب مدعی متوفی کے قائم مقام قانونی مقدمہ بنائی درخواست

اندر وہ سبعاہ نہ بنیں گی ہو تو نالیش از خود ساقط ہو جاتی

ہے اور اس کے بعد درخواست مازداری میں ہو تو وہ تحت آرڈر

۲۲ رول ۱ (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی لازمی طور پر ایسی درخواست

تصور کی جاتی ہے جو حکم سقوط کو منسوخ کرے۔

یہ بھی نارائن بنام محمد ہ سلفہ۔ انڈین کیئر جلد ۲ صفحہ ۵۹

اور سنگھ نام ٹوڈرل انڈین کیئر جلد ۲ صفحہ ۵۹ اور جی لال

بنام کالو خان۔ انڈین کیئر جلد ۲ صفحہ ۵۹ سے متباد کیا گیا۔

ایسی درخواست پر جو حکم صادر ہوا اسکا رافہ تحت آرڈر ۲۲

رول ۱ (ک) مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو سکتا ہے۔

دیو بنام ناراینی (رامپور) ۲۲

آرڈر ۲۲ رول ۱۔ قسیم کا دعویٰ مرافعہ

مستعمل واقعہ علیہ کے بھلا ایک کی وفات سقوط کی

وجہ سے۔

جب وہ مرافعہ مسترد تھا چو مدعیان نے اس راہی کی تعلیم کے

دعوے میں رجوع کیا تھا جی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ

وہ فریقین کے مشترکہ قبضہ میں تھی۔ مدعی علیہ کے بھلا

دو عدالتیں درجن جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس بنیاد پر کہ یارے جائداد میں قابل بیع حق نہیں رکھتا تھا۔ بیلام کی تبلیغ کے بلان نالیش دار ہو سکتی ہے۔

پراسنکارا یہ بنیاد جاری تمام اسامیہ مرزا۔ انڈین کیسٹر جلد ۴ صفحہ ۲۴۹۔ رستم جی اور دیش بنیام لکنا ایک گنگا گھر سبٹ۔ انڈین کیسٹر جلد ۵ صفحہ ۹۵۵۔ کا حوالہ دیا گیا۔

سوال یہ بہت مشتبہ ہے کہ ایسے استغرائے کے لئے دعوے دار کو سبوتاژ بخیر یا سان بیلام عدالتیں درجن جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ میٹرنا حق تمام بہت جگہ مانتہ۔ بیٹہ لار پور ٹیل (طنہ) ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ دوائی اکٹھا بابہ ۵۹۱ آرڈر ۲۲ رول ۳۔ تقیل ڈگری۔ مدیون ڈگری کی وفات۔ سقوط۔

ول ۱۲ آرڈر ۲۲ مجموعہ ضابطہ دوائی کارروائیاں اجراء ڈگری سے متعلق بریں بوجہ تاثیر حکام رول ۱۲ آرڈر ۲۲ کورس۔

میرخان بنام شرفو۔ لاہور لاہور ٹیل (لاہور) ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ دوائی اکٹھا بابہ ۵۹۱ آرڈر ۲۲ رول ۳۔ تقیل ڈگری۔ مدیون ڈگری کی وفات۔ سقوط۔

۴۵۔ دعویٰ بر بنائے رہن۔ ڈگری بر بنائے مصداق ابتدائی اور قطعی ڈگری۔ مدعی اور مدعی علیہ کی وفات۔ سقوط۔ کارروائیاں بصیغہ تقیل۔

۴۶۔ دوران کے دوران میں جو ایک بہن کی ڈگری کی نا اہلی سے جو ع کیا گیا تھا نفیقین نے یہ معاہدہ کیا کہ مدعی کو ایک ایسی رقم کی ڈگری ملنی چاہئے جو اس رقم سے بہت کم تھی جو عدالت ابتدائی

ڈگری کی رو سے واجب الادا تھی یہ کہ مذکورہ بالا رقم مدعی علیہ کے اندرون دو سال ادا کرنی چاہئے۔ اور یہ کہ اندرون دو سال

دائی میں قلمبندی پر رقم ان جائدادوں کے بیلام سے وصول رہا جسے گئی جنکا ذکر عرضیہ دعویٰ میں کیا گیا تھا۔ اس معاہدہ

مطابق ایک ڈگری صادر کی گئی تھی اس دو سال کی مدت میں جس کی صراحت ڈگری میں کی گئی تھی مدعی علیہ نے کوئی رقم ادا نہیں کی تھی اس مدت کے گزرنے کے بعد مدعیان نے تقیل ڈگری کی درخواست میں کی اس دوران میں مدعی علیہ اور ایک مدعی فوت ہو گیا اور ان کے قائم مقامان قانونی کو فریق بنائے کے لئے بہن المیہ کوئی درخواست نہیں پیش کی گئی تھی مدعی علیہ کے قائم مقامان قانونی کے اس اعتراض پر کہ دعویٰ مساقط ہو گیا تھا۔

قراردیا گیا کہ فریقین کا اثبات جہاں تک کہ وہ ڈگری بر بنائے مصداق سے اخذ کیا جاسکتا تھا یہ تھا کہ رقم ڈگری شدہ کے کم کئے جملے اور چھ ماہ کی طویل مدت کی اجازت دئے جائیں گے معاوضہ میں مدعی علیہ نے اس قاعدہ قانونی کے فائدہ کے حق کو ترک کیا تھا جس میں اس بات کی ضرورت بتلائی گئی ہے کہ تقیل کی کارروائی کئے جانے کے قبل ابتدائی ڈگری قطعی ہو جانی چاہئے اور یہ کہ تاریخ ڈگری سے دو سال گزرنے کے ساتھ ہی مدعیان اس قابل ہو چکے کہ ان رقم کو جو ان کو واجب الادا ہوں ان جائدادوں کو بیلام کر اگر وصول کریں جنکا ذکر عرضیہ دعویٰ میں کیا گیا تھا۔

۴۷۔ یہ کہ ایسی حالتیں ڈگری بر بنائے مصداق ابتدائی ڈگری نہ تھیں جس کے تقی کے جانے کی ضرورت تھی بلکہ اس سے دعوے ختم ہو گیا تھا۔

۴۸۔ یہ کہ مصداق کی ڈگری کے بعد جس کے مقدمہ مسترد ہوا تھا تو مدعی علیہ اور کسی ایک مدعی کی وفات کی وجہ سے مقدمہ مساقط نہیں ہو سکتا تھا۔

۴۹۔ یہ کہ احکام مندرجہ آرڈر ۲۲ رول ۳ مجموعہ ضابطہ دوائی کارروائیاں بصیغہ تقیل سے متعلق نہ تھے اور ایسی حالت

بنائے جانے کے بغیر دگری صادر کرے۔

۹۰۶ (لاہور)۔ ہی پرنسپل وینام سہا تہا گور۔

انجمنہ تعلیمہ دیوانی بجیلے ۱۹۰۶ء آرڈر ۲۲ رول ۱۱ مرافعہ علیہ کی وفات نانا بلیت کی نیما پر مقدمہ کی واپسی۔ ضابطہ۔

ایک مقدمہ کو عدالت تحقیقات کنندہ نے دگری کیا مگر ڈسٹرکٹ جج نے برطبق مرافعہ اس کو خارج کیا۔ نیما پر مدعی مرافعہ ثانی کے وراثت میں ایک مدعی علیہ مرافعہ علیہ فوت ہو گیا مگر اس کے قائم مقام کی درجہ مثل کرنے کی درخواست ہیں میں ہوئی۔ ہائیکورٹ نے سماعت مرافعہ کی اس واقعہ کی لاعلمی سے کی اور مرافعہ منظور کر کے مقدمہ بغرض تکمیل و فیصلہ کر ڈسٹرکٹ جج کے پاس واپس کیا جب ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ کرنا چاہا تو اس کو اطلاع دی گئی کہ ایک مدعی علیہ فوت ہو گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج۔ مرافعہ کی سماعت کرنے سے انکار کر کے تصفیہ کیا کہ انہوں نے جو دگری سابق میں صادر کی تھی وہ کلیتہً بحال رہی ہے قرار دیا گیا کہ منجملہ مرافعہ علیہ کے ایک کی وفات سے ہائیکورٹ کے اختیارات سماعت زائل نہیں ہو گئے۔

۲) ڈسٹرکٹ جج ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم اور منسوخ نہیں کیا بلکہ نیا چاہئے اور اس مسئلہ کی اطلاع ضروری کارروائی کے لئے کرنی چاہئے جسکے ڈسٹرکٹ جج منسوخ ہونا چاہئے اور مندرجہ ذیل کورٹ میں واپس طلب کر لیا جائے اور اسی پنج ریفرش صدور حکم مناسب پیش ہو جیسے سابق میں فیصلہ کیا تھا۔

عدیادہ زمین نام لکھی چیتہ ما جیہار کلکتہ لاہور
۱۹۰۶ء۔ ال۔ ا۔ پور پور کلکتہ ۱۹۰۶ء
(کلکتہ) ۷۲۴

آرڈر ۲۲ رول ۱۱، ۱۱ مرافعہ بخلاف
دگری مشترکہ۔ بعض دگریاں و نکو فریق نہ بنائے
کا اثر۔

جب مشترکہ دگری بعض اشخاص کے حق میں صادر کر دی گئی ہو اور مرافعہ ان میں سے بعض کو مرافعہ علیہ نہ بنائے تو مرافعہ نہ صرف ان اشخاص کے مقابلہ میں ناکام ہوگا جو فریق نہ بنائے گئے ہوں بلکہ کل دگریداروں کے مقابلہ میں ناکام ہوگا۔ تارائن ساہو نیام دال رام ساہو۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۳۲۲۔ بصیر شیخ نیام فضل کریم بسواں انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۳ من موہن پالڈے نیام بدو پھومن راکے چودھری۔ انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۹۔ ملنا نیام سر حیت انڈین کیسز جلد ۵۳ صفحہ ۵۱۔ سرداری لال نیام رام لال انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۹۹۔ کالی دیال ہٹا چارجی نیام ناگندہ ناتھ۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۸۳۲ سے استناد کیا گیا۔

گجراج تیواری نیام ہاگیر تپی پانڈے۔ (الہ آباد) ۱۸
آرڈر ۲۲ رول ۱۱ بعض کے منجملہ چند
مرافعہ کے خلاف دعوے سے باز آنا مضرت۔

آرڈر ۲۲ رول ۱۱ اضابطہ دیوانی کے بموجب مدعی کو حق ہے کہ وہ اپنے دعوے سے یا زائے یا اپنے دعوے کا کوئی جز ترک کر دے اور اس طرح مرافعہ کو بھی اصلی حق حاصل ہے لیکن مدعی مرافعہ علیہ کو حکم مقدمہ مرافعہ کی توبت پر ہوا سکا حق ہے کہ وہ مرافعہ سا قطع کر دے اور مرافعہ کے خلاف دعوے سے یا اگر مرافعہ کی سماعت نہ ہونے دے۔

ری۔ نے ایک ہر کے متعلق جو ایک سکری تالاب کی
آبرائی کرنی تھی استقرار حق کا اور اس امر کا کہ گورنمنٹ

معدا ۱۵۱۵ء وچو اورا یونا رلیکنا و نما جیو رو ویکسا سارا اورا دیکھا

کیر جلد ۵ صفحہ ۴۴ پر استدلال کیا گیا

کسی اصولی دلی کی کارروائی کسی نابالغ کی حاضر اور ہتھ نہ اس صورت
واجب تعمیل ہوگی ہے جبکہ وہ نابالغ کے ہاں کے لئے یا ضرر ہو یا فائدہ
نہی لی گئی نابالغ کی حیدر حاکم اولہ کا ایک ہی انتہائی کیا ہو
ہو کہ سخت شرط پور پور پس لیا اور رہن اور پور ایک ہی معاملہ کے
جو جوں اور پور کی نسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ نابالغ پر وجہ نقص
نہ لیکن دین نزد اجازت قرار دیا گیا ہو۔

(اردو) ۱۱ کہ نابالغ پور اور دین کے عدم خواہ کے متعلق صفحہ
ایک سو اسی کیلئے ناشر رسوخ کر دیا مجاہدہ تھا کہ چونکہ وہ انوکھا رکھ رہی
وزیر سے جس تک کہ وہ جائز تھا مردادری کا دوسری کر سکتا تھا۔

(۲) یہ کہ مدعی کو مزاحمتیں ہی عرضید ہو اور نا و شت عارضہ
ضروری رسوم عدالت ادا کر کے انوکھا کے متعلق ایک استدعا دیا کر کے
عرضید ہوئے ترمیم کر کے حیات دیا جاسکتی ہے۔

نوالی بنام راماسوامی پاتر انڈین کیر جلد ۵ صفحہ ۳۸ پر استدلال
کیا گیا کہ کسی رہنما میں یہ صراحت ہو کہ اگر تین کو ادائی ضروری ہو تو اس
"اجیل" کے بعد کی روزیہ ہر سال کا ست کے موسم کے اوائل میں
دیگا اور تین ادائی کر کے باقی نوٹس دیا جاسکتا ہے

قرارد کیا کہ معاہدہ یا پتی نہ تھا اور کسی وقت انوکھا کر کے متعلق
راہن کا حق معاہدہ سے متاثر نہ ہوا تھا۔

نوالی بنام راماسوامی پاتر انڈین کیر جلد ۵ صفحہ ۳۸ پر کیا گیا۔

پو پو تہ بنام وائیسر اونا تھ مائل راہن۔ در اس لاجرن ۱۹۲۲ء
لاویٹکی ۱۱ در اس لاجرن ۱۱ در اس لاجرن ۱۱ در اس لاجرن ۱۱
مجموعہ ضابطہ دیوانی کچھ دہائیہ ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء میں دیا گیا
مقدمہ کا تقریر تیاں۔ دلی کے تقریر میں ہے

کا اثر۔

جب عدالت نے اپنی عمل سے اس کے متعلق اپنی منظوری دی ہو
کہ کسی شخص نابالغ مدعی علیہ کے دلی دوسرا مقدمہ کے طور پر چلے ہو تو
تقریر کے باضابطہ حکم کی عدم موجودگی لازمی طور کا رد وائیک کے لئے خطرناک
ہیں ہوتی جب کہ دلی حاکم دلی دوران مقدمہ کی نابالغ مدعی علیہ کے تقریر
کیا گیا ہو تو اس ضابطہ کا نقصان یہ صاف ہے جس سے تقریر میں لیا تھا
یہ اثر نہیں رکھ سکتی کہ ایسی دگری کو حواس دلی میں صاف کی گئی تھی جس میں
نابالغ کی قائم مقامی ایسے دلی کے تھی مابا کر کر دے بجز اس کے نقص
یہ صاف ہے کہ یہ اثر ہو کہ نابالغ کی غرض کو نقصان پہنچا ہو یا مقدمہ
روندا پر مضرت پڑا ہو۔

دالیان بنام بانی ساری پر شاہنگ انڈین لایوٹ کلک جلد ۳۲
نوال بنام غلام عباس انڈین کیر جلد ۵ صفحہ ۸۱۔ رام پور رام بنام
مارک تواری انڈین کیر جلد ۳۳ صفحہ ۵۵۔ دوسری پال سنگ نام عدالت
نارائن رادھ لال انڈین کیر جلد ۶ صفحہ ۳۱۳ سے تہنا دیا گیا۔

ہنوا بنام بنام محمد ہات انڈین لایوٹ ادا جلد ۴۴ صفحہ ۱۱
دیشا تہ سنگ نام منور لال انڈین کیر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵ نمبر کے لئے۔

جب یہ قرار دیا گیا ہو کہ ایک درخواست جس کے ساتھ ضروری صلحا نہ
ضابطہ تھا کسی نابالغ مدعی علیہ کے دلی دوران مقدمہ کی حیثیت سے کسی
شخص کے تقریر کیے میں کی گئی تھی اور وہ شخص جکا نام درخواست میں دلی
کے طور پر تیا گیا تھا بعد میں عدالتیں حاضر ہوا تھا اور نابالغ کے نائب
سے ایک صلحا پیش کیا تھا جس پر عدالت نے اپنی منظوری صادر کی تھی لیکن
غیر ضروری کاغذات کے اعلان کی وجہ سے مثل میں عدالت کے اس حکم کا
پتہ نہیں چسکتا تھا جبکہ روسے دلی دوران مقدمہ کو مقرر کیا گیا تھا۔
قرار دیا گیا کہ تیاں یہ تھا کہ عدالت کی کارروائی باضابطہ طور
انجام دی گئی تھی اور وہ قانون کے مطابق تھی اور اسی صورت میں

ولی دوران مقدمہ اجازت یافتہ ولی جو مقرر نہ
کیا گیا ہو تصور جو وجود راج کر بھی نسبت کیا گیا
ہو۔ بیضا بھٹی۔ ولی دوران مقدمہ کا تقرر جو فرمایا
کے ذریعہ سے کیا گیا ہو اور اسکا اثر۔ ولی آیا سخت
معاہدات کے ذریعہ سے نایاب کو یا بتہ کر سکتا ہے۔ لی
کاربن جو چار اجازت قرار دیا گیا ہو استغراق کی نائش کرنا
رجوع کیا جاسکتا ہے۔ انفاق کا دستاویز کی تفسیر۔

آرڈر ۳۲ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی صرف اس صورت میں متعلق
ہو سکتا ہے جبکہ عریضہ عول سے یہ ظاہر مدعی ایک نایاب معلوم ہوتا ہو
یعنی رام نیام رام لال رائیں لارپورٹ کلکتہ عاریہ جملہ ۱۸۸۹
کی تعلیق کی گئی۔

اگر کسی نتیجہ پر جو کسی مقدمہ میں پس کی گئی ہو اور جو تقرر
کی گئی ہو عدالت یہ تقرر کرے کہ مدعی نایاب ہے تو اسکو دعویٰ فوراً
خارج نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ولی دوران مقدمہ کو مثل میں شریک کئے جائے
اور اس کی جانب سے نائش جاری رکھے جائے کیلئے ایک مناسب حالت
دینا چاہیے اور صرف اس صورت میں جبکہ کوئی شخص حاضر نہ ہو اسکو غرضی
دعویٰ خارج کرنا چاہیے۔

شکرت نامی بنام دیوانی انٹر جنرل رائیں کیسٹر علیہ ۱۸۹۱
کا حوالہ دیا گیا لیکن اگر سوال اس کے کہ "البتہ اس امر کا تصفیہ کرے
مدعی نایاب ہو جائے تو اسکو اختیار ہے کہ وہ نائش کو اس میں یا ترک
کے کہ وہ مناسب طور پر رجوع کرے۔" سابقہ کاروائیات
کو منظور کرے اور نائش جاری رکھے جبکہ کسی نائش میں مدعی علیہ
یہ اعتراض کیا ہو کہ تاریخ نائش پر مدعی نایاب تھا اور دعویٰ جو کسی
دوران مقدمہ کے بغیر رجوع کیا گیا تھا قابل پذیرائی تھا لیکن نائش
اس کے کہ عدالت نے اس امر کا تصفیہ کیا ہو مدعی اسلئے روبرو ہوا ہو

قرارداد کیا کہ یہ اعتراض کو مدعی اسکا ایک نایاب نہ کیا گیا ہے
دعویٰ کیا گیا تھا یہاں پر یہ کیا جا سکتا تھا اور دعویٰ قابل اخراج نہ
کسی عدالت کی جانب سے نہ اس کے قانونی ولی کے کسی نایاب مدعی علیہ
کا ولی مقرر کیا گیا یہ تقرر آرڈر ۳۲ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی
میں وجود تقرر کر کے تقرر رہا بعض ایک بیضا بھٹی ہے اور اس سے
فی دفعہ ذکر کیا گیا کہ مدعی کو جسکی مدعی علیہ سے جبکہ عدالت نے مقرر
کیا ہو نایاب مدعی کی وہاں مناسب طور پر قائم مقامی کی گئی ہو۔

آرڈر ۳۲ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی صرف اس صورت میں متعلق
ہو سکتا ہے جبکہ عریضہ عول سے یہ ظاہر مدعی ایک نایاب معلوم ہوتا ہو
یعنی رام نیام رام لال رائیں لارپورٹ کلکتہ عاریہ جملہ ۱۸۸۹
کی تعلیق کی گئی۔

اگر کسی نتیجہ پر جو کسی مقدمہ میں پس کی گئی ہو اور جو تقرر
کی گئی ہو عدالت یہ تقرر کرے کہ مدعی نایاب ہے تو اسکو دعویٰ فوراً
خارج نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ ولی دوران مقدمہ کو مثل میں شریک کئے جائے
اور اس کی جانب سے نائش جاری رکھے جائے کیلئے ایک مناسب حالت
دینا چاہیے اور صرف اس صورت میں جبکہ کوئی شخص حاضر نہ ہو اسکو غرضی
دعویٰ خارج کرنا چاہیے۔

شکرت نامی بنام دیوانی انٹر جنرل رائیں کیسٹر علیہ ۱۸۹۱
کا حوالہ دیا گیا لیکن اگر سوال اس کے کہ "البتہ اس امر کا تصفیہ کرے
مدعی نایاب ہو جائے تو اسکو اختیار ہے کہ وہ نائش کو اس میں یا ترک
کے کہ وہ مناسب طور پر رجوع کرے۔" سابقہ کاروائیات
کو منظور کرے اور نائش جاری رکھے جبکہ کسی نائش میں مدعی علیہ
یہ اعتراض کیا ہو کہ تاریخ نائش پر مدعی نایاب تھا اور دعویٰ جو کسی
دوران مقدمہ کے بغیر رجوع کیا گیا تھا قابل پذیرائی تھا لیکن نائش
اس کے کہ عدالت نے اس امر کا تصفیہ کیا ہو مدعی اسلئے روبرو ہوا ہو

کی عدم موجودگی میں کہ نایاب کھ کو اس سے نقصان پہنچا تھا ڈگری
میں دیکھ سکتا تھا۔
دش سنگ بنام بی رتن لال ایوہ اور اگر لارڈ ہے (۱۰۹۳)
اور لارڈ ۳۔ ڈگری نیلام تھی رتن اور موخر۔
مرتن مقدم کا فرق مقدمہ نہ ہوا۔ مرتن مقدم اور
اسکے حقوق

اسیے ہوں

جب مرتین مہتمم پرستے اپنی دگر کی تخت آرڈر ۳۲ مجموعہ مختار طبع
مجلس کی موختاب اس مرتین موخر کے ناش رجوع کجا جوا کی ناش
شریک کیا گیا سو توفہ مہتمم مقدمہ کی کیا۔ اسے رس مقدمہ کی نار
اسے حق کی حفاظت کرے اور اپنی دگر کی کی تعمیل کو ایک شرط قابل منظور
دگر کی ایلام مرتین موخر قرار دے۔ وی چٹی پیام کوٹھی کے۔ اسے پی۔
ایں چٹی آل ٹیڈیاریور ٹرنگوں ۱۹۱۲ء (برہما) ۲۰۱
آرڈر ۳۲ رول الام مقصد مرتین مقدمہ کی جانب سے

بالعکس فرقی نہ پتایا جانا دعویٰ آیا خارج کی کیا نیکی لائق ہو تا ہے خواہ
آرڈر ۳۱ ردل کا مقصد یہ کہ کچھ عداوی کر دکا جا اور اس

معاذت کیجئے کہ میرے رفیق کے حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہنچا، حکومت فرما رہی ہے کہ
 کیا تھا، حکم مقرر تھا مجموعہ دوسرا حاکم کے تابع کیا گیا یہ نہیں آرڈر اور ال واصل
 ری۔ اسی حالت میں جب کبھی ہم اکیلیتے تھے مگر وہ رفیقین کے باہر نہ نکلتے تھے تو
 اسکو لیا علی کرنا چاہیے اور ڈرامہ ۳۴ ردال کو تمام دعویٰ خارج کر دینی چاہیے
 دینا چاہیے، شیوہ بالی راجہ رام شمشی بنام شمسوہ راٹھور، انڈین کیس نمبر ۱۹
 صفحہ ۵۹۰، سٹیٹ پریس انڈیا، انڈین کیس نمبر ۱۹، صفحہ ۵۹۰، اکیٹڈ
 اسی حالت میں جب کہ میں نے بنیاد پر مروتہ چاہا تو کہ فیلام کے دعویٰ میں کسی
 مابعدہ فریق بنانا نہ کرے تو دعویٰ اٹھتی اٹھتی نہ کیا جانا چاہیے۔ مٹی اسی
 دائرہ کی کاسٹی ہو رہی جو مہتر میں مابعدہ کے حق کو نقصان پہنچائیے اور حکومت
 عطا کی گئی، پرنس ڈی ال تمام ہٹا کر ان کے سنگہ (الاباد لاجرن) (الاباد)

ایک بیلام کی ڈگری میں رہنے کی بنا پر دعا دیکھی تھی اس امر کی حث
دیکھی تھی کہ ڈگریاں ساکت تھیں نہ ہو گا کہ مرہونہ جائداد کا کچھ حصہ بیلام کو سہج
اسکے کہ اسے وہ رقم ادا کرے جو وہ بن موخر پر چلتا ہے مالی تقابلیہ قیم رہیں
نے ا کی ہی اور مرتن ڈگریاں مرہونہ جائداد کے خلاف اپنی ڈگری کی نقل
کے لئے درخواست پیش کی حسین نے مرہونہ پر تاج رہیں موخر پر تاج تھا۔

ڈگریاں کیا دیا کہ ڈگری میں سدا کی کوئی یا مقرر نہیں کی تھی جس کے اندر وہ
رقم ادا کیا جائے جو سہج رہیں پر وہ ۱۰ لاکھ کی رقم کہ مرتن موخر کی
جائزہ کے لئے سدا کر کیا گیا تھا اور یہ کہ گریڈاں یہ مقرر تھا کہ وہ اس وقت
تک ادا کی کہ سہج سہج کی ڈگری کی نقل کرنا کہ اس منصفی اسے دے گا کیا
۲۰ یہ کہ جس سے محرم نہیں کرنا کہ وہ اپنی ڈگری کی نقل کرنا کہ اس منصفی اسے دے گا کیا
کہ خلاف کر نہ ہو رہیں موخر کی جائداد تھی۔

آگونی ناچہ شکل بنام ست نارانی شکل (الہ آباد) ۱۳۴۵

آرڈر ۴۱۲۵ رول ۲۴۶۲ اس حکم چھپا کر وہ تمام منفع
طلبہ پر کیا گیا ہو یا کر فر کیا جا سکتا ہے ضابطہ عرفانی۔

حکم دہائی مقدمہ کا نمونہ قبضہ و حقیقت کے سوالات کا تقضیہ
آئی علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

عام طور پر یہ ہیں بیان کیا جا سکتا کہ آرڈر ۴۱۲۵ مجموعہ ضابطہ
دیوانی کے بموجب فی حکم سدا کر کیا ہو تو وہ عدالت جس سے مراد ہے آرڈر ۴۱
رول ۲۴ کی رو سے قطعی تقضیہ کر کے سدا کر کیا ہو تو وہ عدالت جس سے سدا کر کیا
گیا تقصیر کر کے قابل ہوتی ہے جب کہ فی حکم آرڈر ۴۱ رول ۲۴ مجموعہ ضابطہ
کے بموجب سدا کر کیا تو عدالت کے جس میں افہام نہ رہے اور عدالت نے سدا
کرے اور حکم نہ اود و معج یا غلط طریقہ سے سدا کر کیا ہو یا سدا حکم مقرر ہے جو سدا
اختیار سدا کر کیا گیا تھا اس کے جواز پر اعتراض کیا جا سکتا ہے اور اس کی تحریر
نہانی کیا جاسکتی ہے اور شک کہ وہ سدا کر رول میں مندرجہ کیا گیا ہے وہ ویرانی

حکم کے طور پر تصور کیا جانا چاہیے جو قانون نافذ ہوتا ہے۔ دہائی مقدمہ کے بعد
کی شہادت اور شہادتیں منسل مقدمہ کا جزو ہوتی ہیں اور جب عدالت مراد کا
تقصیر کرنا چاہے تو ایسا تقضیہ تمام امور شہادہ مثل پر مبنی ہونا چاہیے نہیں
تمام امور جو اس وقت مثل کا جزو تھے حطور یہ کہ وہ آرڈر ۴۱ رول ۲۵ کے
موجب حکم سدا کر کے جانے کے لئے موجود تھے ویرہ اور جب کا اضافہ عدالت
مراد میں کیا گیا ہے یعنی انمول اس شہادت کہ جو اسکے تابع قلمبندی کی گئی تھی
اور اسکے متعلق بدل سدا کر نہ دل ہوئی میں مثل کا کوئی جزو نظر انداز نہیں کیا
جا سکتا اور حکم اور نہ وہ امور جو مثل میں اس کی بنا پر دخل کئے گئے تھے اس طرح
پرنا منظر رکھ کر اس کے سدا کر کے انکو حاکم اختیار کے بعد دخل کیا گیا تھا۔

مراد نہانی میں جس سے ایسے مقدمہ و موشال ہوں جن کا امتیاز کرنا
دستوار ہو نہ اس کے طریقہ پر حوا اختیار کیا جانا چاہیے آرڈر ۴۱ رول ۲۵ کے
موجب حکم میں بلکہ عدالت کے اصلی اختیار کے متحمل ہیں یعنی مقدمہ کا حکم ہو
یہ اصول کہ وہ شخص جو یہی دستاویز میں شخصوں صنف ہو چکی نہایت
پر مقصود ہو کہ مقصدی اور فریقین کے مابین موخر ہو دل کی ادائی یا عدم
ادائی یا اس کے کافی ہوئے پر عرض نہیں کر سکتا اس مقدمہ سے کوئی حق
ہیں کہ سدا کر کے سدا کر کی نہایت یہ اعتراض کیا گیا ہو کہ وہ فرعی ہے جس کی
نسبت کسی یہ مقصود نہ تھا کہ وہ اصلی دستاویز کے طور پر اثر نہ ہو یا مقصدی
انتقال پر اثر نہ اسے حقیقت اور قضیہ کے سوالات پر ہمیشہ شیک طور غرض
متعلق اس کی حقیقت سے علیحدہ علیحدہ غرض نہیں کیا جا سکتا۔

کانی کاروبار بنام درگا پر شاد چون ناگ۔ کلکتہ لا جرنل ۳۴ آل انڈیا
ریور کلکتہ ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۵۲۲

آرڈر ۴۱ رول ۲۴۔ مراد۔ مزید شہادت دوسری
اہم وجہ۔ پر لوی کو نقل۔ غلط آمد۔

حب رول ۲۴ آرڈر ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت مراد کو فرنی
کی تحریر پر ان وجوہ کے حب رول مذکور میں خاص طور پر صراحت کی گئی ہے

ستیس چیدرا کرچی نیام اباریشا و کرچی اندین لاریٹ مکملہ جلد ۲۰
 دیا (۱) نیام جو وہاں بہتین۔ اندین کینر جلد ۲۵ صفحہ ۲۹ سے ہوا دیکھا گیا۔
 ایک راتھی سماعت مرائع کے دل کی ہند مایر ہوتی تھی تھوڑی شہ
 پنج سماعت کے کچھ ذیل مرید التوائے مرائع کے دل کی درخواست نامنظور
 کی گئی تھی۔ پنج سماعت مرائع کیجا تبت ایک جو تیر ذیل حاضر ہوا ورنہ
 بنے و خواہہ نہیں کی یہ درخواست نامنظور کی گئی تھی اور انکو مرائع میں سمیت
 رکھا گیا۔ لیکن انہوں نے یہ بیان کیا کہ وہ بحث کرنے کے قابل تھے جیسے
 نے ایک حکم ہوا دیکھا گیا کہ رو سے مرائع نیم مری شرح کیا گیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ تاویل
 از مریں مرائع کیجا تبت کوئی حاضر نہیں ہوئی تھی اور ایسی حالتیں وہ
 پس کی رو سے مرائع نیم مری ہوا دیکھا گیا تھا۔

نہا یہ ماراں رام جس نیام ستی رام بارواری (۱۲۵۱)
 آرڈر ۲۲ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ مرائع کا

میرمیری خارج ہونا چاہیہ کار تہو نیانی آیا تاں لیا یہ پیرا
 معمولی چاہیہ کار کا جو ان دن سے مرائع کے لئے رکھا گیا ہے۔ کئی کافی
 وجہ سے اسوقت مرائع سے باز رہا۔ مرائع میں ہو اور جو بعد میں
 خارج کیا جائے آرڈر ۲۵ رول ۱۹ مجموعہ ضابطہ لوانی سے جو ضابطہ رکھا
 ہے اور وہ مرائع جو چارہ کار منقضی المینا ہونے سے اسکا مہندر رول
 آرڈر ۲۵ مجموعہ ضابطہ لوانی کی رت نامہ نہیں لکھا سکتا۔ یہاں گنہا حکم
 مائیکونان الیلا لوانی ۱۲۵۱ آرڈر ۲۲ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹

آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹
 اور اسکا خارج مرائع نیم مری ہوا دیکھا گیا تھا۔
 ہوا دیکھا گیا ہے۔ ضابطہ لوانی مرائع نیانی مائیکونان کے لئے تھوڑی
 لکھیہ رت کا اختیار۔

ایک ناش جو کسی مکان کے دروازہ پر چکی مائیکونان کے لئے تھوڑی
 مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔

کے سٹیس کنا اور مری کے ۱۱ کلاک ہوا دیکھا گیا۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی
 مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔
 میں کل ہندو دیکھا گیا۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔
 دھن یہ کہ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔
 جو ہندو دیکھا گیا۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔
 کر دیکھا گیا۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔ مائیکونان کے لئے تھوڑی۔
 آل ڈیلا پور رالہ ۱۲۵۱ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹

آرڈر ۲۲ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹ آرڈر ۲۵ رول ۱۹
 مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

مرائع کا

[illegible]

دفعہ ۱۴ تا ۱۵ اور ۱۶ کے تحت ایسی کمیٹی کا قیام ہوگا جس کے ذریعہ
پراپرٹی کے متعلق ہر ایک کو سنا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ

[illegible]

نکلتا ہے۔ مناسب ضابطہ۔
 میری کسی طرف سے توجہ، دعو، اور جو ضابطہ فوجداری کارروایاں آغاز کی
 ہوئی تھیں وہاں سے میں نے ان کا ذکر و دفعہ مذکور کی غرض سے اس میں ذکر کیا گیا ہے
 قانون کی روشنی میں کوئی تحقیقات کے اعتبار سے کسی شخص کو حراست میں

رکھنے کا بخا لیا گیا جو جس کو صرف اس وقت متعلق کیا سکتی ہے جس کے محتسب
 کو جس شخص ۱۱۰۰۰۰ کے تحت مل کر لیا کوئی اختیار نہ ہو یا اگر لیا گیا ہو کہ
 کسی شخص کی نسبت یہ مال ہے کہ بعض اس کا ترک کیا گیا اس عامہ خلاف
 اس عمل اس کا کوئی اثر نہیں سنا کر کیا جسے غالباً بعض اس لازم ہوگا
 یا اس عامہ خلاف یہ عمل لیا گیا اور وہ کسی شخص کے لئے واقعہ ہوگا
 کو روک نہیں سکتا اس لئے محدود اختیارات کے ساتھ کسی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے
 اور اس کے بعد اس کو اسے کسی دوسرے محتسب کے پاس روانہ کرنا چاہئے جس کو ضرور یہ
 بحث کر کے مست کافی اختیار حاصل ہوگا کہ وہ نڈر و شاد نام ملک معظم
 انڈین لایورٹ کلکٹہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶ کی تعلیم کی ہر صریح یہ نام ملک معظم
 انڈین لایورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۱ کا ذکر کیا گیا۔ یہ وہی استدلال بنیاد
 ملک معظم آل انڈیا رپورٹ میں ۱۹۱۳ء کی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۱
 دفعہ ۱۱ رضاعت نیک جینی میم فو عبیت کی ضرورت

پرایا حکم نبی کیا یا سکتا ہے۔ شہادت استغاثہ کی وقت - سکتا
حکم مال صحت کیا جی کثیر تعداد اشخاص کی سمجھ بوجھ برہمنی کیا
جس میں وہ ہیں کہ ملزم سارق اور ڈاکو اور اسکے قریبہ کہ کوئی یہ راہی کہ
اسکا کوئی تادمہ قانونی نہیں کہ ہر شخص جو منہ استغاثہ شہادت ادا کرے
یا تصور کیا جائے۔ گوشت تمام لعظم اودہ اور اگر لاریٹورہ کہ کہیں
لاجرن (۱۷۷۵)

۶۹۱
نقشه ۱۱۴ - طرحی بنابر گرفتاری جانزمو مجریه طیاره کازر
روایت کاظمی از نسخه روح که میگوید بگویم کاجو -

وحدہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ پوعداری کی کتب کارروائی کرنے کے لئے قلمی شکل میں
ہونی چاہئے کہ توہری نقصان من کے اعداد کا صرف طریقہ تقریری کہ اس میں متعلقہ کارروائی
میں آیا اور پولیس کی یاد گیر پورٹ کا جس سے وہ متاثر ہوئے ہو اس اعداد میں ذکر کیا
کیا صاحب میرٹھ کے سفر میں جکی رو سے خید تھا اس حوالہ میں سے گئے،
یہاں نہیں کیا گیا تھا کہ اس نے پورٹ کی تھی یا یہ کہ رپورٹ میں بالخصوص

[illegible]

کیا کیا گیا تھا تو اس کا کیا کہ یہ نہ کہا جاسکتا تھا کہ حشر نے کسی ایسی اطلاع پر عمل کیا تھا کہ شخص کو کھد کر گزندہ کی نقول میں کے اندر صرف ایک طریقہ تھا اور اس کے حکم کے تحت تمام پیلارین تمام ملک معظم کو گزندہ کی پیل ۲۲ (۱۱۴) ۸۴۶

محبوبہ صاحبہ کو جو اس کی بہت سے مائیں تھیں اور وہ ۱۲۲۱ء میں فوت ہوئی تھیں

شخصی بہت دور تھا جس کے وہاں میں ہوں آیا اور وہاں میں اس کے ساتھ منظور ہوئے ۲۲ محرم صفر کو جو اس کی بہت سے مائیں تھیں اور وہ ۱۲۲۱ء میں فوت ہوئی تھیں

یا نامعلوم کرے اگر وہ کو قابل المیہ یا ایک حالت میں اس کی بہت سے مائیں تھیں

ضرورت میں وہاں کے رہا جو مائیں کی بہت سے مائیں تھیں اور وہ ۱۲۲۱ء میں فوت ہوئی تھیں

کے ہیں لیکن بہت دور تھے میں حشر کو غور کرنا چاہتا تھا کہ کیا وہاں میں حشر کا ذکر وہ

مزم پر قیاد اور گرائی رکھتے تھے یا نہیں بعض وہاں کا مطیع ہو مزم کے نیک

یوں ہے کہ یہ کوئی زیادہ کافی ہیں بقول اسکے وہاں کی سکونت بعد کافی وہ

انسان کی مائیں کے جو اس کے سے ایسے حالات موجود ہیں اور یہ مائیں وہاں

یا ایک سکونت بعد کہ وہ مزم کے حال میں وحالات و سکانات یز گرائی و قابو نہ رکھ

کے مائیں کے جانسی غرض ہیں یہ کہ مزم کا کہیے مزم مائیں تاکہ مزم کے مائیں سے

اچھا بلکہ عرف یہ ہے کہ وہاں مزم مائیں تک نیک مائیں پر گیا بلکہ اس سب سے

اور اس کی ضرورت ہے کہ مائیں جو دیکھا ہے اس کا وہاں ہی بعد سکونت

کا شخص نہ ہو کہ وہ قابل نہ ہو کہ وہ اس شخص یز گرائی نہ رکھ سکے جس کی وہ

مائیں کے تھے یا نہ اگر وہاں سے ان کے کہ وہ مزم کو اپنے میں مضبوط دیکھا

یا وہ سب سب اس کے اختیار کر گیا جس سے وہ مزم کے حال میں یہ قابو اور گرائی

رکھ سکے تو ایسے مائیں کے قول کے جانسی انکار کر گیا کوئی ذاتی اختیار مائیں سے

قیصر ہند بنام خیم بخش انیس لاکھ روٹ الا ادا ملہ ۲۲ صفر ۱۱۹۹

صیابہا انیس کیر ملہ ۲۲ صفر ۱۱۹۹ ملک معظم بنام گل اووہ کیر ملہ ۱۱۹۹

پراسد لال کیا گیا ملک معظم بنام مشہد ستوری راوہ اور اگر لاکھ لاکھ

۹ کرنل لاجپل ۲۲ ۶۹۵

۶۱۶ (۱۱۹۹) ۸۴۶

ذخات ۱۳۳۱ ۱۳۵۱ ۱۳۶۱ ۱۳۷۹ حق گزری

[illegible]

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۰ باب ۵۹ ضابطہ فوجداری

۱۹۰۶ء حلی و مشاورت کا بغرض رجسٹری پیش کرنا۔

ڈسٹرکٹ رجسٹرار کا حکم مقدمہ چلانے کی بات۔ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کا ہی ڈسٹرکٹ رجسٹرار ہونا۔ آیا حکم جاری ہے

ایک نامہ لازمی رجسٹری کی رو سے نامہ رجسٹری ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے

ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے درجہ کیا گیا ڈسٹرکٹ رجسٹرار نے مقدمہ ناظر کیا لکس لی

چند روز کے سائل کے مقابلے میں حسب ذیل مجموعہ سرکاری نامہ کرکٹ کی اجازت

دی اور حسب ذیل مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے

پسرو کیا بد معنی تحقیقات کے نام پر دستن کیا گیا جہاں اسکو بالآخر سزا

دی ہوئی برقیں مرقعہ عذر کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ رجسٹرار نے کوئی دلائل نہ پیش کیے

یا مال حسب مفہوم دفعہ ۱۶۴ ہے اسکو اس دفعہ کے تحت سماعت سے روک دیا گیا

قرار دیا گیا کہ جو ڈسٹرکٹ رجسٹرار ہی ڈسٹرکٹ رجسٹرار تھا وہ

حسب دفعہ ۱۳۱ (۳) دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری عوار تھا کہ سند

کی سماعت کرنا اور مقدمہ کو سارا ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے اجلاس پر اس

عوض سے منتقل کرنا کہ وہ تحقیقات پر دگی کریں

چشمہ استہو بنام ملک مظلم۔ اڈین لاہور ٹینہ ۹۰ ٹینہ لاہور

۱۳۳۰ء کرکٹ لاہور ۱۳۳۰ء (پیشہ)

دفعہ ۱۹۵۔ دروغ حلفی کی بات

استغاثہ کی اجازت۔ گواہ کا اظہار یہ مقدمہ فیسوں۔

گواہ مقدمہ فیسوں اور اپنے بیان کی تصحیح کو نیکے مقدمہ کا مستحق ہوتا ہے

اور جب وہ ایسا مقدمہ مانے اس کے دہن میں کوئی ایسا واقعہ آجائے جسکے متعلق

اس نے بیان کیا تھا جو بالکل صحیح نہ تھا تو سابقہ بیان کے متعلق دروغ حلفی

کے لئے فوجداری کارروائی کرنا قرین صحت نہیں ہوتا ہے۔

پہلی ناظر بنام ملک مظلم۔ اڈین لاہور ٹینہ ۱۲ کی نقل لکھی۔

کوئی بیان جو یہ گواہ کے کسی غلطیوں دیا ہو کہ بیان نہیں

سمجھا جاسکتا ہے کہ اگرچہ اسکو حوائج اور صورت و صورت کی صحت نہ

کر دیا جائے اسوقت تک گواہ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ کسی باغیہ ترسیم

یا اسکی تصحیح کرے۔

مہاراج یرث و سام ملک مظلم۔ لاہور لاہور ۱۳۳۰ء اور لاہور

لاہور ۱۳۳۰ء کرکٹ لاہور ۱۳۳۰ء (الہ آباد) ۵۸۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۰ باب ۵۹ ضابطہ فوجداری

کا متعلق ہونا۔ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کے دروغ حلفی و رجسٹرار

کام کرتا ہو دروغ حلفی۔ اجازت استغاثہ۔ ڈسٹرکٹ

رجسٹرار کا اختیار سماعت۔

کسی ڈسٹرکٹ رجسٹرار کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی دروغ حلفی کے متعلق

حسب حیثیت ڈسٹرکٹ رجسٹرار اس کے دروغ حلفی یا اس کے متعلق حلف

اٹھائے یہ ہو مقدمہ فوجداری چلانے کی اجازت دے ایسے مقدمہ سے

دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہوتی

دینا نا تہہ نام ملک رام۔ لاہور لاہور ۱۳۳۰ء کرکٹ لاہور

۱۳۳۰ء (الہ آباد) ۱۰۰

دفعات ۱۹۵، ۱۳۳۹۔ مجموعہ تحریرات

ایکٹ ۵۰ باب ۵۹ ضابطہ فوجداری ۱۳۳۹ء۔ قانون

وصولیاتی مطالبات سرکاری بہار و اوڈیسہ ایکٹ ۳۰

باب ۱۹۱ کے تحت نیلام۔ درجہ است جو زائد رقم کی

دائمی کیلئے لکھی ہو۔ جلسہ سازی۔ اجازت آیا ہوری ہے

نگرانی۔ ہائیکورٹ آیا عدالت ماتحت کو ملزم کی

تحقیقات کی ممانعت کر سکتی ہے۔

ایک کلکٹر نے قانون وصولیاتی مطالبات سرکاری بہار و اوڈیسہ کے

تحت راستہ چٹی کی بقایا کی بات ایک محال نیلام کیا اور سرکاری مطالبہ

اوارکے بعد چند صدقہ دینان کے حساب میں بقیہ رقم محسوس کی گئی تھی کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
 (لاہور) ۵۹

مجموعه جلد اول، فهرست واری ایگین دن بابت ۱۸۹۱ء دقو ۲۰۱
دور کجی کسب سے انتانی تحقیقات کا کہ اور آیا بقہ
کیا تحقیقات کر کے سے معلوم ہوا تھا۔

موجودہ جو رقم کہہ کر فی محشر کسی استغاثہ کی صداقت کے متعلق اپنے
 راجع کرتا ہے وہ فرد کی تحقیقات کر نیکی اسکا قابل نہیں کر دیتا۔

علاوة على ما تقدم ذكره من المال غير مطبوع بمقتضى مواعيد اى توليفة من المال
منه ١٥٠٠ كى تضيق الكفاية.

مسس ہے یوٹو کی نام تک معظم سال اللہ یاد رہے رنگون ۱۹۲۳ء
کر میں لاجپت ۲۴ (کور برہما) ۹۶

۲۱۲۔ وفات ۲۰۲، ۲۰۳۔ شہادت نامہ
الزام کا دفعہ ۲۰۲ کی رستہ قلب نہ کہے ہائیکہ جواز مجرّمہ
تقریرات ایکٹ ۴۵ مابین ۱۸۶۸ء دفعہ ۲۱۱ مستعین
کو تمام شہادت پیش کر یکا موقع نہ دیا جانا۔ استغاثہ
کر یکا جواز۔

دفعہ ۶۹ مجبورہ ضابطہ فوجداری اس قدر وسیع ہے کہ اسکی رو سے جائز شہادت کے علاوہ دروسے امور کا لحاظ کیا جاسکتا ہے اور اس شہادت کی رو سے جائز طور پر استغاثہ کر کے ہدایت دیجاسکتی ہے جو دفعہ ۲۰۲ مجبورہ کے بموجب ظہن سے لگتی تھی۔

بعض کا کچی مدار لیجیے اسٹین کس پر جلد پہنچے ۱۹۷۱ء سے اختلاف کیا گیا
اس جرم کیلئے جو دفعہ ۲۱۱ مجموعہ تعزیرات کی رو سے قابل سزا ہے استغاثہ
کیا جانا لازمی طور پر محض اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوتا کہ استغاثہ کو اپنے
مقدمہ کی تائید میں انجما تمام شہادت پیش کر کے اس واقعے نہیں لایا تھا۔
جس کا ہر بنام ملک منظم کر سکیں اس کی ۲۱۱ دفعہ ۲۱۱ (۱۴۰۲)

مجموعہ ضابطہ نو جداری، ایچ ۵، باب ۹، ضلع وفاق ۲۰۲
۱۹۴۴ء۔ استعفا جو ملزم کو اطلاعات دینے پر تیار کر دیا گیا
اور مزید تحقیقات، حکم اخراج آیا، الا مالایع مسوخ کما
جائزہ ہو۔

نسب کوئی استنباط تحت دفعہ ۲۰۴ محفوظ شدہ اندر فردہ اری لزیم کو مطلق

خود بخارست کیا گیا و تو حکم اخراج ہی اسکو علاج دے بغیر ورنہ کسا یا کسا ہے
 آگن بنام رام پور بیان انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۶ کی نقل ہے لکھنؤ

ماہ پالت بنام ملک معظم آل اللہ یار پور ضلع آجواں
 (الہ آباد) ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء

دفعہ ۲۰۳۔ شہادتہ ج ۶ ص ۸۵ دراپرکریا
کے خلاف کیا گیا ہو۔ مستقیقات۔ ضابطہ۔

جب کوئی استغاثہ کسی ہمدرد راہرس کے خلاف پیش کیا جائے تو اسکی
ضیاع کے ساتھ تختہ حیات کی بجائی جاتی ہے اور مستغنیہ کو اسکا استغاثہ ثبات کو
لیلیے ہر قسم کا موت دینا چاہئے اگر استغاثہ جبراً ہوتا تو مجھ پر یہ کو مستغنیہ
پر حمانہ عائد کر کے مساوندہ عطا کرنے اور روح غلطی کی بابتہ اسپر مقدمہ لکھ کر
رہنیکے متعلق وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

بالد پاسبی تسلیم نامہ دے چکے تھیں۔ اور وہ اور اگر لاپرواہی سے کچھ کر سکیں
 (اور وہ) ۲۴ جولائی ۱۸۸۴ء

وفدہ ۲۲۹ تحقیقات مشترکہ بیانات
بمخلاف رد ایسے لوگوں کے جنہیں سے ایک کے ارتکاب
جرم کیا ہو۔ الزامات کا اُتھناں بیجا۔

جب بیانِ ناسخہ کے احوال درویش کے یہ ہوں کہ انہیں اسے ایک نئے ارتکابِ حرم کہا ہے۔ لیکن بیانِ الیہا ہوا کہ ایک بار دوسرے نے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔
نورِ ذہن کی تحقیقات ایسا تہہ نہیں ہو سکتی۔

عظیم الدین بدنام ملک معظم ندین کسیر جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ کی تالیف لکھی

ایک مختار ہے ایک محض نامہ پیش کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ محال کے کل حصہ داران شریک نے اسکو اس کے حق میں تسلیم کیا تھا اور اس نے امانت کی رقم حال کی مستقیم ایک حصہ دار شریک نے محشر ٹیٹ کے درمیان یہ استغاثہ پیش کیا تھا کہ مزین محال کے دیگر حصہ داران شریک نے محتار نامہ پر اسکا حتمی نام درج کیا تھا اور یہ استدعا کی کہ ان کے خلاف جرائم تحت دفعات ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹ مجموعہ قوانین کی بابت طلب نامہ جاری کیا جائے یہ محشر ٹیٹ نے مزین کے خلاف طلب نامہ جاری کیا اور موغالہ کرنے کا رد و انکار کی تصدیق کی ہے انکو روک کر یہ تصدیق لگائی اس بنا پر درخواست کی تھی کہ مزین کیس کا مقدمہ دائر کرنے کیلئے حسب دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری احکامات جاری ہو بلکہ ٹیٹ تھی۔

قرار دیا گیا (۱۱) کہ تصدیق کی کارروائیات جائداد کے بلام اور رقم سے کر کے نہ ہو نتیجہ ختم ہو گئی تھیں اور یہ کہ اس کے بعد عدالت کا کوئی انتظامیہ ہمدرد وار تصدیق نہ لگائی اس شخص کو جو کہ مستحق تھے مناسبت متنا کے رات پر وائیں کر لیا جواز تھا۔

(۲۱) یہ کہ رقم واپس لینے کی درخواست اس حیدر دار کے پاس نہیں لکھی تھی جس کے سپرد بحیثیت ایک مالک کے بقدر زمین موجود تھا۔ (۲۱) یہ کہ اسٹیلہ مزین کے خلاف مقدمہ دلائے کیلئے تحت دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی اجازت ضروری نہ تھی۔

تجویز ضمنی۔ دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے اسٹیلہ کسی عدالت مانستہ کو یہ ہدایت کرنی چاہی نہیں لگائی ہے کہ وہ کسی لازم کی تحقیقات سے باز رہے جس کے خلاف اس نے طلب نامہ جاری کیا ہو۔

جہاں و نال سام مہنت عدل و اس۔ انڈین لارپورٹ ٹیٹ ۱۱۷
آل انڈیا رپورٹ ٹیٹ ۱۱۷ کریمنل لا جرنل ۱۱۷
۹۳۸ (۱) ٹیٹ
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعات

۱۹۵، ۵۳۷۔ مجموعہ قوانین ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعات
دفعہ ۱۸۲ کے تحت جرم۔ استغاثہ کرنلی اجازت جہاں
و گئی ہو۔ بنفیا بلگی۔

اگر کسی جرم تحت دفعہ ۱۸۲ مجموعہ قوانین کی مانبت استغاثہ کرنلی اجازت ضروری ہے ایسی احکامات کا ہونا بجز اس کے کہ اس کے ذریعہ سے انصاف میں خلل واقع ہو تو تحت دفعہ ۵۳۷ مجموعہ فوجداری محض ایکٹ بلگی ہے اور اس سے استغاثہ کا لازم نہ ہوگا۔

ناگین مدلیا رام ملک منظم۔ آل انڈیا رپورٹ رگولن ۱۱۷
کریمنل لا جرنل ۱۱۷ (۱) لور برہما ۱۱۷
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ باب ۱۹ دفعات

۱۹۹، ۳۷۳، ۳۷۴۔ مجموعہ قوانین ایکٹ ۵
باب ۱۹ دفعہ ۳۷۴ کے تحت اجازت کا بنک لیا گیا نا ایسے
شخص کی جانب سے استغاثہ جو عدالت کا مخالف ہو نتیجہ
آیا اس جرم میں راضی نامہ دیکھ لیا گیا لیکن لازم
میں برات آیا روک رکھنے کے الزام کی تحقیقات کی
مانع ہوتی ہے۔

گود دفعہ ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے وہ شخص جو کسی کتھہ اور
کے شہر کے نائب سے اسکی عیاداری میں محافظ ہو جرم زیر دفعہ ۱۹۹ مجموعہ قوانین
کے متعلق استغاثہ دائر کر سکتا ہے مگر صرف وہ شخص جو دفعہ ۳۷۴ مجموعہ ضابطہ
فوجداری کی رو سے اس جرم میں راضی نامہ دینے کا مجاز ہوتا ہے وہ شخص
منفرد موجود ہوتا ہے۔

ایسی حالتیں جرم زیر دفعہ ۱۹۹ مجموعہ قوانین کے متعلق حکم برات جو
جرم کی نسبت ایسے شخص کی جانب سے راضی نامہ کا نتیجہ ہو جو خود ہونو
ناہاز ہوتا ہے جرم زیر دفعہ ۱۹۹ مجموعہ قوانین کے تحت یہ لگایا گیا کہ لازم
میں حکم برات روک رکھنے کے الزام کی تحقیقات کا مانع نہیں ہوتا۔

مہرم نہ کیا جانا چاہیے یہ امر عدالت یا انصاف رسائی کیلئے کچھ بھی
اہمیت نہیں رکھتا کہ آکا کا ردوائیات کے چلانے یا نافذ کرنا میں کچھ تاخیر
ہو رہی ہے یا نہیں اس کی نقطہ نظر سے صرف ایک مہرم امر ہوتا ہے کہ عدالت
کو اس امر کی تحقیق کرنی چاہیے کہ اس الزام کی صداقت کیا ہے جو لازم
کے خلاف لگایا گیا ہے۔

بہنی نام ملک معظم۔ ٹیڈ لارپرٹ ۱۱۵ آل انڈیا رپورٹر ٹیڈ
۱۹۲۳ء ٹیڈ لارپرٹ ۱۱۵ آل انڈیا رپورٹر ٹیڈ (ٹیڈ) ۱۲۶۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ دفعہ ۱۲۶
۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۴۔ تحقیقات بذریعہ جوری۔ رائے کا
مکمل ہونا۔ جوری سے سوالات کرنی نسبت جج کا اختیار
متعدد الزامات۔ ضابطہ جج کا رائے سے اختلاف کرنا
ہائیکورٹ سے استصواب۔ اختیار تیزی۔

اس مقدمہ میں جس الزام کے خلاف متعدد الزامات میں تحقیقات کی
جاری تھی جج نے جوری کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ہر لازم کے متعلق ہر الزام
کی بات رائے ظاہر کرے۔ جوری نے ایک متعلقہ رائے ظاہر کی جس میں بعض الزامات
کا ذکر نہیں کیا گیا تھا اس پر جج نے جوری کے صدر سے کچھ سوالات کئے تاکہ
ٹھیک طور پر یہ امر متحقق ہو سکے کہ ان الزامات کے متعلق جوری کی کیا تھی
قرار دیا گیا کہ جو طریقہ جج نے اختیار کیا تھا وہ بالکل ناجائز تھا
اور وہ احکام مندرجہ دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مطابق تھا۔

جب کوئی سنسنج کسی جوری کی رائے سے اختلاف کرے تو دفعہ ۳۰۴
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے اس کو اختیار تیزی حاصل ہوتا ہے کہ
وہ مقدمہ کو ہائیکورٹ کے سپرد کرے صرف اس وقت جب اس کی صراحت رائے
ہو کہ اعتراض میں کچھ ضروری ہے کہ مقدمہ کو ہائیکورٹ کے سپرد کیا جائے
تو وہ انیس اعلیٰ کرٹیکا پابند ہوتا ہے اگر اس کی صراحت رائے نہ ہو تو ہائیکورٹ
میں مقدمہ سپرد نہیں اس کا قصور اس میں نہیں ہوتا کہ ہائیکورٹ

لصنفہ مرافعہ اس میں دست اندازی کرے

چیف جسٹس سینڈرز، اس مقدمہ میں جس میں ایک سے زیادہ مہرم
ہوں اور متعدد الزامات ہوں تو جج کیلئے یہ طریقہ سہولت بخش مہرمان ہے
کہ وہ ہر الزام پر علیحدہ علیحدہ جوری کی رائے برقرار کرے۔

ابرار خان نام ملک معظم۔ انڈین لارپرٹ ٹیڈ ۱۱۵
لاجرٹ ۱۱۵ آل انڈیا رپورٹر ٹیڈ ۱۱۵ (ٹیڈ) ۱۲۶۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۸۹ دفعہ ۱۲۶
کا اطلاق۔ مقتدرات العناصہ ضابطہ۔

الحکام ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵۔ ضابطہ فوجداری مقتدرات العناصہ
غیر متعلق ہوتے ہیں لیکن یہ امر قابل اعتراض نہیں ہوتا کہ جج نے ہر لازم سے
عام طور پر سوالات کرے تاکہ وہ اس حالات کی توضیح کر سکے کہ شہادت میں
کے خلاف ظاہر ہوئے تھے اور یہ مقدمہ مقتدرات میں بالخصوص حسب لازم
کی قائم مقامی کسی کو تسلیم نہ کی ہو یہ طریقہ قرین مصلحت ہوتا ہے جو ہر
اس کے کہ وہ لازمی نہیں ہے۔

(نظارہ پر نظر ثانی کی گئی)۔

پنوسامی اور دیار نام راماسامی تھا تھیں۔ مدراس لاجرٹ ۱۱۵
مدراس ٹیڈ ۱۱۵ ۱۹۲۳ء لاجرٹ ۱۱۵ کرٹیکل لاجرٹ ۱۱۵
(مدراس) ۱۱۵

دفعہ ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵

۲۲۔ مقدمہ طلبہ نامہ کی تحقیقات سرسری دفعہ

۳۰۴ کا اطلاق۔

حکم صدر دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقتدرات
طلب نامہ سے غیر متعلق ہوتا ہے جب سرسری طور پر یا عام
اس میں تحقیقات کی جائے
دہ اسٹیک نام ملک معظم مدراس لاجرٹ ۱۱۵

کیا دوسری بنام ملک منظم آل انڈیا ریپورٹر رگون سٹیٹ ۱۹۱۵
ریٹیل لاجریل ۱۹۱۵ (کو ربرجھا) ۱۰۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵۰ باب ۱۹۹۹ دفعات
۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰ مستقیماً کی حاضری۔ برات کا
لزم کی موجودگی آیا ضروری ہے۔

کسی حکم تحت دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کیلئے اہم امر تفتیش
حاضری یا غیر حاضری ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لزم یا تو حرم حاضری
ہے یا عدالت میں طلب کیا جانا چاہیے ایک حکم تحت دفعہ ۲۴۰ برات کا
بطلی حکم ہے برات دفعہ ۲۴۰ مجموعہ مذکور اسی جرم کی بابت لزم کی تحقیق
مائع ہے۔

بمطابق گولڈ پونڈیا انڈین کینسر جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ کی نقل کی گئی۔
بمطابق ہتھیار موہن انڈین کینسر جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ عمیر کیا گیا۔
کیرن سرکار بنام ملک منظم۔ ٹیٹہ لانا عمر ۱۵۔ ٹیٹہ لارپورٹ ۱۹۱۵
کریٹیل لاجریل ۱۹۱۵ (پٹنہ) ۹۵۶
دفعات ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰۔ برات زیر

دفعہ ۲۴۰ کا رد وائیات البتہ کے مائع ہوتی ہے۔
حکم برات جو دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے صادر کیا گیا ہو
ایسے استغاثہ کے نمبر پر لے جائیکے متعلق دفعہ ۲۴۰ کے بموجب بطور استدعا کے
اثر پذیر ہوتا ہے جس میں اسی لزم پر دفعات کے انہی بیانات کی بنیاد پر اسی
جرم کے مرتکب ہو چکا ازام نکالایا ہو۔

ملک منظم بنام ڈا۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد ۱۹۱۵ آل انڈیا
ریپورٹر الہ آباد ۱۹۱۵ کریٹیل لاجریل ۱۹۱۵ (الہ آباد) ۱۲۰۱
دفعہ ۲۵۰۔ گواہان صفائی کو طلب
م کی نسبت مجسٹریٹ کا فریضہ۔ مقدمہ قابل اجرائی
حکم مذکور قاری قصور جو خرچہ ادا کر نہیں ہوا ہوا

اس کا اثر۔

حکم مندرجہ دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کہ مجسٹریٹ بجز بنام
حالات کے گواہان صفائی کے نام طلب نامہ جاری کرکے تاکیدی ہے جسکی
اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جبکہ مجسٹریٹ یہ خیال کرے کہ درجہ است اس بنا
پر نامہ سطور کیلئے چاہیے کہ وہ ایذا رسانی یا تاحیر کی عرض سے یا انصاف
میں غلط پیدا کرنے کیلئے لگتی ہے اور اسی وجہ تحریر کیلئے چاہیے۔

بمطابق درخواست ست نارین سنگھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳
صفحہ ۳۹۲ ملک منظم بنام پرشوتم کارا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ
۱۸۱ نارینا مال نام ملک منظم انڈین لارپورٹ ۱۹۱۵۔ ۱۸۱ صفحہ ۱۳۱
پر استدلال کیا گیا۔

نیل کا ناسنگہ بنام قیصر ہند۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ
۴۶۹ عمیر کیا گیا۔

کسی لزم کا گواہوں کا خرچہ ادا کرنا، سہ عامہ رہنمایا اس سے نکلا
کرنا ایک مقدمہ قابل اجرائی ممکنہ گرفتاری میں (راہوں کو طلب کرنے
سے انکار کرکے ایک کافی وجہ نہ ہوگی۔

دوسری سنگہ بنام ملک منظم کریٹیل لاجریل ۱۹۱۵
۱۱۳۸ (پٹنہ)
دفعہ ۲۵۰۔ گواہوں کی حاضری۔ لزم
عدالت کا فرض۔

کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ کیوں تمام مقول تیر وکیا شدہ شخص لزم
اسکا متعلق نہ کہ وہ عدالت کی مدد اس کے دربردار ایسے تمام اشخاص کو
پیش کرانے کی بابت چال کرے جو کوہ ضروری خیال کرے تاکہ وہ اسی حفاظت
اس الزام سے کہ سکے جو اس کے خلاف کسی فوجداری جرم کے متعلق عائد کیا
گیا ہو محض ان اصطلاحاً حاضری سے کہ آیا وہ اپنے گواہوں کی حاضری کرانے کیلئے
ایک لفظ پر یا اس کے کہ یہ شہرہ کہہ کر است کرانے اپنے حق سے

[illegible]

ما با بهرام که منظم کشید لاجن ^{۱۴۹} (الذی آجاء) ۸۸
مجموعه ضابطه فوئده ای یکصد و بیست و نه ^{۱۴۹} (۱۴۹) ۸۹
تجوز ثانی نگرانی. اس علم که یک یک جبهه صادر کیا
آما کوئی در درج تجوز ثانی که رسکند.

کسی بایکورٹ کے جج کو کسی ایسے عالم کی تحریر خافی کا اختیار نہیں ہے جو خود اس نے بایکورٹ کے کسی دوسرے جج کے صادر کیا ہو۔

ایک مخفی نام کا ہے۔ انڈیا لایبرٹ ال آبا $\frac{1923}{13}$ آل انڈیا ریسرچ
 ال آبا $\frac{1923}{13}$ کریٹیکل لائن $\frac{23}{49}$ (ال آبا) ۳۵۹
 دفعہ ۳۹ گرائی۔ تبدیلی جو فرد

قرارداد جو ہم میں لگائی ہو۔ ہائیکورٹ کا اختیار۔
ہائیکورٹ کو بطور ایک عدالت گرانی اجلاس کہتے ہوئے کسی فرد قرار
محرم میں ایک حقیقت محرم کو زیادہ سنگین جرم میں تبدیل کرنے اور سزا میں اضافہ
کرنے کا اختیار ہے۔

تاریخ متعلق سے مام احمدیہ آباد لاہور ۲۱ آگست ۱۹۲۳ء
۲۳ آگست ۱۹۲۳ء کیلئے لاہور ۲۳ آگست ۱۹۲۳ء
۲۴ آگست ۱۹۲۳ء کیلئے لاہور ۲۴ آگست ۱۹۲۳ء
۲۵ آگست ۱۹۲۳ء کیلئے لاہور ۲۵ آگست ۱۹۲۳ء

کرنی کی اجازت عطا کر لی گئی۔ ایجوکیشن کا اختیار۔
ایجوکیشن کو بحیثیت نگران بنایا گیا۔ اختیار ہوا ہے کہ وہ اس مقدمہ میں کسی قسم
کی مداخلت کی اجازت نہیں۔ عدالت مزاد میں مداخلت کی اجازت نہیں ہے۔
کیونکہ دفعہ ۳۹ محمودیہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ایجوکیشن کو یہ اختیار ہوا
گیا ہے کہ وہ ایسے اختیارات کا استعمال کرے جن سے عدالت مزاد کو دھوکے سے نہیں

[illegible]

دفعہ ۴۴ نمبر رضوان علیہ السلام کی رو سے عین و ملائکہ اہل طوبہ
 کو کسی وقت قتل اس کے کہ وہ صفائی میں کہیں نہ ہوں اور یہ عرصہ
 حوری کے متعلق دعوت کے لیے ہو دیا گیا ہے ایسی حالتیں میں عین و ملائکہ
 اہل بریک کسی وقت قتل ہو سکتے ہیں اس وقت اگر کسی نے قتل کر دیا کہ
 اور قتل اس کے کہ وہ صفائی میں کہیں نہ ہوں جو اپنے ترکات کو کہیں نہ ہوں
 ملک کے عین و ملائکہ اہل طوبہ کے لیے ہے اگر کسی نے قتل کر دیا کہ
 اس کے لیے ہے۔

[illegible]

جسٹس سپریم کورٹ - دسمبر ۲۰۱۴ء میں مجموعہ عدالت فوجداری دفعہ ۱۴۴
مجموعہ مذکور کا ایک تو فی فی نتیجہ ہے۔ انکا مجموعی مفہوم یہ ہے کہ رعیت سلطان
اہل یورپ تھے اس کے کہ وہ اپنی صفائی پیش کر نہیں سکتے وہ ہر وہ دعوے
کر سکتا ہے کہ سرفرت حواری تحریک میں آئے لیکن اگر وہ اس اہل مذکور
تو اسکی نسبت یہ خیال کیا جانا چاہیے کہ اس نے ایسے حق کو ترک کر دیا ہے
اس کے۔ اہل مذکور کا نتیجہ کہ اسکا کردار عاقل ہے۔

بمقام صاحب فوجداری ہمارے کہ فی حد حکم اس قسم کا نہیں ہے کہ

لاہور کی ۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء کو کیمیل لاہور ۳۲۴/۳۱/۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء
 ۱۹۲۳ء (۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء) ۱۲۵۵
 مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ
 ۱۹۱۹ء دفعہ ۳۴۵۔ مجموعہ قزو برائے
 ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۹ء دفعات ۳۲۳،
 ۵۰۳۔ جرم میں راضی نامہ داخل کرنا۔
 دستاویز مصدقہ۔

ایس ایچ ایم مسافر نے یو ایس کے روبرو استعفاء کیا تھا کہ اس پر
 (دے) نے جو ای ٹین کا گارڈ تھا جس کی وہ سفر کر رہا تھا حکم کیا اور اسکو
 گالیان دیں (دے) پر عوام تحت دفعات ۵۰۳، ۳۲۳ مجموعہ قزو برائے
 کے ارتکاب کا الزام عائد کیا گیا تحقیقات کے وقت اس نے ایک دستاویز
 پیش کی جو ایس ایچ ایم سے تحریر ہونا میان لگئی تھی جس میں جسٹس
 مذکور تھا "مشر دے" میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے غیر مشروط
 معافی چاہی ہے میں ان کے خلاف مقدمہ سے دست بردار ہوا ہوں (ایس ایچ ایم)
 نے اس معاہدہ کو تسلیم کیا لیکن یہ کہا کہ وہ دفتر کیلئے کہ عدالت کیلئے دیا
 گیا تھا اور یہ کہ وہ لڑم کی تحقیقات کرنا چاہتا تھا۔ مجسٹریٹ نے یہ قرار دیا
 تھا کہ معاہدہ مصالحت نہ تھی بلکہ ایک دست برداری تھی جو صرف مجسٹریٹ کو
 اطلاع دیکر کیا جاتی تھی اور لڑم کو جرم قرار دیکر اسکو جرمانہ کی سزا دی تھی
 مقدمہ بائیکورٹ میں سپرد ہوئے۔

قرار دیا گیا کہ (ایس ایچ ایم) سے مقدمہ میں مصالحت لگائی تھی اور
 (دے) کے خلاف تجویز ثبوت جرم کالعدم تھی

ملک منظم بنام جے جان۔ انڈین لاہورٹ الزابا ۳۴۵/۳۱/۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء
 لاہورٹ الزابا ۳۴۵/۳۱/۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء (۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء) ۳۴۵
 دفعہ ۳۴۵۔ تحقیقات منجانب مجسٹریٹ درجہ دوم۔ جا
 مجسٹریٹ سے استعفاء۔ جائٹ مجسٹریٹ کے اختیارات۔

ایکٹ بشپٹریٹ اور ۱۰۷۰م کو ایکسٹرم کو نکالنا دفعات ۱۶، ۳۵۲، ۳۵۳
 مجموعہ قزو برائے ۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء (۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء) ۱۲۵۵
 ۱۰۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۹ء دفعات ۳۲۳،
 مقدمہ جائٹ مجسٹریٹ کے پیر کیا منجانب ۱۰۶ دفعہ ۱۰۶ کے ۳۴۵م منظم
 صادر کیا جسٹس وائس ہوئی جو مجسٹریٹ اور ۱۰۷۰م کے ۳۴۵م منظم کے
 جرم میں تجویز ثبوت جرم صادر کی جسٹس جے کیا منظم سے ۱۰۷۰م کے ۳۴۵م منظم
 قرار دیا گیا کہ جائٹ مجسٹریٹ نے بلا اختیار عمل کیا تھا اور وہ حکم جو انہوں نے
 صادر کیا تھا منسوخ کئے جائے لایق تھا۔

دکھی بنام ملک منظم۔ کیمیل لاہورٹ الزابا (۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء) ۱۲۵۵
 مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۹ء دفعات ۳۲۳، ۵۰۳
 مجموعہ قزو برائے ایکٹ ۵ بابہ ۱۹۱۹ء دفعہ ۳۴۵۔ دفعہ ۳۴۹
 کی تعبیر حکم زیر دفعہ ۵۱۲ آیا منظم نے گشتی فوجداری کو
 متوسط نشان ۱۰۲۸ فقرہ (۱۶) کے منظم مجسٹریٹ درجہ
 دوم آیا منظم کے خلاف تحقیقات کر لیا مجاز ہوتا ہے

اصول قانون فوجداری کا یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ صرف وہ حاکم جس نے
 شہادت کی سماعت کی ہو اس امر کا قصہ کر لیا مجاز ہوتا ہے کہ آیا لڑم لگیا
 ہے یا مجرم ہے اور اس سے قاعدہ کی مستثنیٰ کی تعبیر کی جاتی ہے۔
 ملک منظم بنام رام پرشار انڈین کین جلد ۳۴۵/۳۱/۱۸/۱۱/۱۹۲۳ء کی تعلیم لگائی
 دفعہ ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایسا ایک مستثنیٰ قائم کیا گیا ہے حکم
 زیر دفعہ ۵۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نسبت جسکی رو سے نیک طبی کی
 شرط پر اگر نیک ہدایت دینی ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اس معنی میں سزا ہے
 جس معنی میں وہ لفظ مجموعہ کی دفعہ ۳۴۹ میں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ
 سزا ان مختلف اقسام میں سے ہے جس میں جرم کی مراد دفعہ ۵۳ مجموعہ قزو برائے
 میں لگائی ہے۔ گشتی فوجداری صورتوں میں ۱۰۲۸ فقرہ (۱۶) میں یہ
 مندرج ہے کہ منظم جرمین کی تحقیقات ایسے مجسٹریٹ کو کرنی چاہئے جو نیک

کوفی حکم نیست و قد ۶۴۰ مجموعہ فی فہمہ جاری صادر ہوا جائے
بجز اس کے کہ تجویز ثبات حرم کا صادر کیا جانا مناسبت پر قرین قیاس ہو۔
جاووزدن سنگہ نام ملک معظم الدین کیرتہ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ کی تقلید کرنی۔

وایچی کا حکم کب صادر کیا جاسکتا ہے خریدار نیک
نیت ہو تو ایسی ہو۔ چارہ کار۔
حب ال سرورہ کہتی شکر الہی اللہ کے قبضہ میں منتقل ہوا ہوا نیک بی

| | |
|--|--|
| <p>کرنل اسرار علی بنام سار علی شیخ (کلکتہ) ۱۲۳۰
 مراجعہ ثانی امر واقعاتی یا قانونی، دیکھو پیڈنگ۔ ۴۰۹
 تجویز حرج قیاسات پر مبنی ہو جو دستاویزات کی بنا
 پر قائم کئے گئے ہوں آیا تجویز واقعاتی ہے۔
 کوئی تجویز حرج قیاسات پر مبنی ہو جو دستاویزات کی بنا پر
 قائم کئے جاسکتے ہوں تجویز واقعاتی ہے اور مراجعہ ثانی میں اس میں
 نہیں کیا جاسکتی۔
 پیمبر لال نام کنہیا لال، ایڈین لا پورٹ کلکتہ، ص ۲۲ صفحہ ۶۰۹
 کی تعلیم لکھی۔
 ہندوستانی ایڈس سام شیو دس یاڈس (۱۰۷۸)
 تجویز قبضہ مخالفانہ تجویز واقعاتی ہے یا قانونی دیکھو</p> | <p>ما تحت میں مراجعہ علیہ لے اسناد کیا ہو اگر کوئی فریق لاہور معقول مردی
 دستاویزات کے لیے کرا لے سے قاصر ہے تو عدالت ان کے طے کئے جاسے
 بلکہ مقدمہ کرطوسی نہیں کر سکتی۔
 کرنل سنگہ بنام لاہور سنگہ لاہور لاہور، ۱۹۰۵ آل انڈیا رپورٹ
 لاہور ۱۹۰۵ (لاہور) ۹۱۱
 مراجعہ اولیٰ جدید نتیجہ جو مراجعہ میں قائم لکھی ہو۔ ہتھرس
 ہ فریق تانی کی جانب سے دیکھا گیا ہو اور اس کا اثر
 دیکھو قبضہ، مثلاً لکھنا۔
 درخواست میں نتیجہ دیکھو کی طرف کے اخراج کے خلاف
 مراجعہ، بطور اخراج کی نقل داخل کرنے سے قاصر رہنا۔
 مراجعہ اور اسکا جواز۔</p> |
| <p>پیڈنگ۔ ۶۸
 تجویز واقعاتی۔ غلط نتیجہ جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو
 اسے مقبول۔ کئے جانے کی وجہ سے ناکمل ہو۔
 مراجعہ ثانی میں انکورت کا یہ مریضہ ہیں کہ وہ اس شہادت
 کی اہمیت ظاہر کرے جسے عدالت ماتحت مراجعہ لے اسناد لال کیا ہو اور نہ واقعات
 سے ایک غلط نتیجہ اخذ کرے کیونکہ سے عدالت مراجعہ ثانی میں کسی تجویز واقعاتی
 میں دست اندازی کر چکی ہوتی ہیں ہوتی
 یہ تجویز کہ کوئی ہمہ الفصاح کے قتل ہو ہو کہ کیا کام سے قبول
 نہ کئے جانے کی وجہ سے ناکمل تھا ایک تجویز واقعاتی ہے اور مراجعہ ثانی میں
 اس میں دست اندازی نہیں کیا جاسکتی
 ماتھو نام رام دیال۔ اورہ انداگرہ لاہورٹ پیڈنگ</p> | <p>اس مراجعہ میں جو حکم آخر کی ناراضی سے رجوع کیا گیا ہو کسی رو سے
 درخواست میں دیکھو کی طرف اسوجہ سے خارج لکھی ہو کہ حکم مشروط کی
 ہمیں کر دے اس کی مشروطی دیکھو تھی نہیں لکھی تھی۔ مراجعہ پر لانا
 ہے کہ ایک نقل حکم اخراج میں نقل حکم مشروط داخل کرے بہر حال ایسا کرنے
 میں اسکا قصور ایک اصطلاحی نقص ہے اور اس کی بنا پر مراجعہ ناقابل
 ماتحت نہیں ہو جاتا۔
 اندسکہ نام گریاں سنگہ (۱۰۷۵) ۱۱۵
 کا قائل ہدیائی ہونا۔ اپیل جج کا حکم جس کی رو سے
 لسی مراجعہ کے سقوط کے حکم کو منسوخ کیا گیا ہو۔ قانون
 مزارعان بنگال ایکٹ ۸ باب ۲۵۵ دفعات ۱۰۵
 ۱۰۹ (الف)۔</p> |
| <p>(۱۰۸۹) (۱۰۷۵)
 تجویز واقعاتی۔ نتیجہ جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو۔
 جب کوئی عدالت مراجعہ اولیٰ کسی مقدمہ کے واقعات سے نتیجہ اخذ</p> | <p>اپیل جج کے اس حکم کی ناراضی سے اپیل میں مراجعہ اولیٰ دیکھو
 جس کی رو سے اس مراجعہ کے سقوط کے حکم کو منسوخ کیا گیا ہو جو ان کے اربور
 متدار تھا اور جو دفعہ ۵ قانون مزارعان بنگال سے پیدا ہوتا تھا۔</p> |

قرار دیا گیا کہ مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے اسامیوں کی جانب سے قبولیت پر دستخط کئے جائیں۔ کسی ایسے قیاس کی تردید ہوتی ہے جو اس کے یہ جات کی استمراری نوعیت کے متعلق پیدا ہوتا تھا۔

وجہ یہ کہ اس کا شی واس بنام سردار ریشہ واس بھگواند اسامی بمبئی لارپورٹ ۱۹۲۳ء آل انڈیا رپورٹ بمبئی ۱۹۲۳ء (بمبئی) ۳۸۹ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۲۰۲۔ دیکھو قانون اختیار سماعت مال بمبئی ایکٹ ۱۰ باب ۱۸ دفعہ ۱۱۔

۲۹۱ مرافعہ۔ اعتراض جو اس دستاویز کی نسبت کیا گیا ہو جو عدالت میں قبول کیا گیا ہو آیا منظور کیا جاسکتا ہے۔ مرافعہ میں ان دستاویزات کے متلا مد سہالات کے جوابات کے بعد عدالت استدلالی میں بلا اعتراض کے قبول کئے گئے ہوں قابل ادخال شہادت ہو نیکی متعلق اعتراض کرنا بعد از وقت ہے۔

تسلیم کردہ بنام صاحب وزیر ہند ایشیہ لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۵۹ کی نقل کی گئی۔

رام چند بنام نک آفہ ایر انڈیا لٹریٹری دل دلا امور ۲۴۹ بخلاف ڈگری مشنر کہ بعض دیگر دلائل کو فریق نہ بنایا اثر۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۱۹ آرڈر ۲۲ رول ۱۱۰۔

۱۹ احوالی۔ دستاویزات کی طباعت۔ عملدرآمد۔ طباعت کیلئے التوا آیا منظور کیا جاسکتا ہے۔

مرامہ اولیٰ میں تسل کی طباعت کے متعلق ہائیکورٹ لاہور کا یہ عملدرآمد ہے کہ شہادت لسانی فراغ کے خرچہ سے طبع کیا جاتی ہے اور دستاویزات اس فریق کی جانب سے طبع کیا جاتی ہیں جسے انہی ضرورت ہو۔

یہ مرام کا فرض نہیں ہے کہ ان دستاویزات کو طبع کر کے جہر عدالت

محکمہ ٹیک کو اس کے مقدمہ کے متعدد ورائس کی اسکاہ پی سی کیٹر انڈیا غیر عدالتی ورائس اسکاہ دینے ہوتے ہیں اور اس کے انتظامی ورائس کی انکاہ پی سی کیٹر انڈیا کے لیے پر مجبور ہو سکتا ہے جس سے طرم کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوگا کہ جب محکمہ ٹیک کسی خاص معاملہ پر عدالتی طور پر تفتیش کرتا ہے تو یہ نوع بنایا ہے کہ اس کے حق میں انصاف کیا جائیگا ایسی صورتیں یہ اسباب ہیں کہ عدالتی تحقیقات کسی دوسرے محکمہ ٹیک کیا جاسکتے تھے۔

محمد یونس خاں بنام گلچند اور اور اگر لارپورٹ ۱۹۲۳ء آل انڈیا رپورٹ اور ۱۹۲۳ء کریمیل لائسنس ۱۱۱ (۵۱۱) ۹۵۰ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی ایکٹ ۵ باب ۱۸ دفعہ ۸۳ آسامی جو عرصہ دراز تک قابض ہو۔ یہ استمراری کا قیاس۔ آسامی کی جانب سے قبولیت پر دستخط کیا جانا اور اس کا اثر۔

محض اس امر سے کہ اپنے پٹے کے ورائس کوئی اسامی دینے والے کے حق میں کسی قبولیت پر دستخط کرے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مداخلت کسی سالانہ پٹے کی بات ایک معاہدہ ہے لازمی طور پر اس قیاس کی تردید نہیں ہوتی کہ پٹے ایک استمراری پٹے ہے جسکے یہ ثابت کیا جائے کہ اسامی اراضی پر اس قدر عرصہ دراز سے قابض ہے کہ پٹے کا آغاز دریافت نہیں کیا جاسکتا لیکن اس قسم کا ہر مقدمہ مکلف تھا جو اس کے واقعات پر بھی ہونا چاہیے اور اسامی کو جو بحیثیت ایک اسامی استمراری کے قابض ہونا بیان کرے ان واقعات کو ثابت کرنا چاہیے جنکی بنا پر وہ دفعہ ۸۳ مجموعہ مالگنداری اراضی بمبئی کے قیاس کا مستحق ہوگا لیکن زمیندار کی جانب سے ایک قبولیت میں کر کے اسکی تردید ہو سکتی ہے پھر قبولیت کا اثر اسامی کی مزید شہادت کے ذریعہ سے زائل ہو سکتا ہے جب کسی شخص نے جو حیثیت عدالتی خریدار کے قبضہ حاصل کر کے اراضیات موضع میں اپنا حق قائم کر لیا مصمم ارادہ کیا ہو اور اسامیوں سے قبولیت حاصل کی ہوں تو

رہے گروہ ۱۱ ام پیکوری ہوش کلکتہ لاہور ۳۴ کلکتہ
 دیکھی ہوش ۳۴ (کلکتہ) ۱۲۹۶
 واجب العرش کی تعبیر حق شفعہ کی شرط۔ خارجی امور کا
 بھی داخل کیا جانا۔ رواج کا اندراج۔ قیاس۔ حق
 شفعہ۔ مراد جاندار کا انتقال۔ بدلہ جو زرہن کے
 مساوی تھا۔ معاملہ آیا بیع اور قبضہ لفظ حق شفعہ
 ہوتا ہے۔

اگر کسی صاحب العرش یا ایسے امور راج ہوں مکمل متعلق کسی رواج
 کا ہو مگر نہ تھا تو یہ معمولی قیاس کہ صاحب العرش رواج کا جڑ ہوتا
 تھا۔ لائق تہ۔

فضل حسین نام جو سرحد اندر یکسر حد ۱۳۰۰ ۲۶۰۰ مسطح
 ملی سکہ نام محمد شہاراد یہ کیسہ ۱۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰
 لیکن اگر کسی صاحب العرش میں حق شفعہ نہ کر کے جاوے یہ ۱۰۰
 کا حوالہ دیا گیا ہو سکتا ہے کہ طریقہ شفعہ کی وجہ سے یہ حوالہ دیا گیا ہو
 سکا اختیار اس طریقہ کا بیان پس طریقہ یہ حوالہ دیا سوتا ہے کہ حق
 ہے جب متوفی شریک حصہ دار نے دو بیوگان کو چھوڑا ہو اور بیویں اور
 نو اسواں کی وراثت سے عروسی لینے ایسے معاملات جو کہ بالعموم راجات
 نہیں مگر راجات کے امور ہو سکتے ہوں تو یہ ہیں کہا جاسکتا کہ بعض
 لازمی طور پر رواج کا جڑ نہیں ہے۔

اگر کسی جاندار کے انتقال کا بدلہ جاندار پر کسی جس مقدم کو ادا
 کرنے کیلئے ہی کافی ہو جبکہ تالیف بیع پر رہن کی ذاتی ذمہ داری زیادہ
 ہو اور جاندار کی بازاری قیمت بدلہ کی مقدار سے زیادہ ہو تو یہ ہیں
 کہا جاسکتا کہ انتقال بیع کی حد تک نہیں پہنچتا اس بنا پر کہ جائے اس کے
 بموجب کچھ نہیں پاتا کیونکہ وہ رہن کے تحت اپنی ذمہ داری سے
 سبکدش ہوتا ہے ایسا معاملہ یہ ہوتا ہے اور اس کے متعلق حق شفعہ

بوسر سے کے مقابلہ میں روئے کر لگی اسلئے
 ل جاندار کا کرنی قاعدہ نہیں ہے اس
 سوال کا قصہ یہ ہیں ہوتا بہت زیادہ قدر
 لے پیش کیا جاسکتا ہے۔

ایک معقول بنامی ہوگی اگر عدالت اس
 سلی خریدار کو مال امتیاز خریدار ایک نیت
 سکول کو متعلق کر کے بحال رکھے۔

یہ اطلاع کی جو ابھی کا خدا اس بنا پر
 یہ سوال خاص طریقہ سے طبع یا امور متعلق
 یہ نقص کی اصلاح اگر ضرورت ہو تو اسلئے

یہ سب کے لئے کو اختیار ہے۔ تاہم دیکھا گیا جائے
 جو ابھی بعض اوقات کو لگتی ہے جب اس کے
 کا خدا نہیں کہا گیا ہو اور وہ بیوہ واقعات سے شریک

یہ حدیثی قیالات سے جو فرمایا ہو طور پر میں لائے گئے
 کو جو حقیقت حاصل ہوئی جو ایک بیوی سے اور بلا اطلاع

کا کرتا یہ واقعہ کہ عدالت کو کامیاب کے ساتھ وہ ہو کہ دیا گیا
 ہے جو شری کی ایک بیوی کی تین مختلف حالات میں

لیکن تمام مقدمات میں یہ ثابت
 تھا اور ان کے آپ کی اطلاع نہ
 ماہم خصصیت
 ت لگتی ہے جب تک

رضہ ہے لیکن اس
 بت کی بجائے حویہ
 ہے۔

کر سکتا ہے۔ عویہ کا بدلہ کسی غلطی یا قابل دہی نامہ سے دست برداری
ہوئی تو ایک رٹ مقررہ ثانی میں اس نتیجہ کی صحت پر اعتراض نہیں کر سکتی
سرکار ایس بیون بنام شیو ملا جیمس (پٹنہ) ۱۱۲۱
مرافعہ ثانی۔ جو دیا مرآ یا پیش کیا جاسکتا ہے۔
۱۵۔ یہ عدالت میں ہمدالات واقعاتی شامل ہوں مرافعہ ثانی میں پیش کیا
راگھو پر شاد نام صاحب وارہ پرن۔ اورہ لا جرنل ۹۹ آل انڈیا
ریورٹر اورہ ۱۹۲۳ء (۵۱۹) ۵۹۰
حکم واپسی مقدمہ کا نمونہ۔ دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانی
ایکٹ ۵۱۹ء ۲۶۱۲۵۔ ۵۲۳
شہادت کے قابل اذخاں ہونے میں غلطی۔
۱۵۔ عدالت مرافعہ تحت کے فیصلہ کا انقض شہادت کے قابل اذخاں
ہو میں کسی غلطی کو جو سے ہو تو اسکی تجاوز پر مرافعہ ثانی میں اعتراض کیا جاسکتا ہے۔
تارا کمار گھوش بنام کمارن چندر سنگھ کلکتہ لا جرنل ۲۶۱ آل
انڈیا ریورٹر کلکتہ ۱۹۲۳ء (کلکتہ) ۵۰۹
۱۵۔ اکلانہ حقوق کی صورت کے متعلق تجویز تجویز واقعاتی۔
لیڈنگ۔ عدالت کا فرض نخرچہ۔ کتاب کی غلطی تصحیح
کے متعلق ہیکورٹ کا اختیار۔
اس غیر منقولہ جائداد میں جو بیگ لکھی تھی کسی بالغ کے مالکانہ حقوق
کی حد کے متعلق تجویز حوام شہادت پر نظر ثانی کر کے بعد لکھی تھی ایک ال
واقعاتی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس پر مرافعہ ثانی میں اعتراض نہیں کیا جاسکتا
عدالت استدانی کا فرض اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ فریقین کی پیشگی
ادراں واقعات پر جو اس کے اوپر پیش کئے گئے تھے اور جس کے متعلق تحقیقات
قائم لکھی تھیں مقدمہ کی تحقیقات کرے نہ کہ مدعی کے دعوے کے متعلق ایسے
کسی عذر کی پیش بینی کرے اور اسکا جواب دے جو ممکن ہے کہ مرافعہ ثانی
کی نوبت پر پیش کیا جائے۔

جب کسی دعوے کی تحقیقات کسی خاص خیال پر کیا جائے تو اس فیصلہ
پر جو اخذ کیا گیا تھا مرافعہ ثانی میں اس عذر کے لحاظ سے استنادی
نہ کیا جانی چاہئے جو مدعی علیہ نے ماتحت عدالتوں میں صرف پیش ہی نہیں
کیا تھا بلکہ جو اس دلیل کے خلاف اور تناقض ہو جو مدعی علیہ نے احتیاطاً
جب کسی ہیکورٹ کو کسی معاملہ کے متعلق عدالت مرافعہ کی حیثیت سے
اختیار سماعت حاصل ہو تو اسکو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ فریقہ کی نسبت کسی
کتابت کی غلطی کی تصحیح کرے
اقبال حیدر حاکم بنام سماءہ دسی خاں لہ لی بی۔ انڈین لا جرنل
الآر ۱۳۳۶ آل انڈیا ریورٹر آلآر ۱۹۲۳ء (الہ آباد) ۱۳۳۶
معافی یافتہ۔ شرکت کا ثابت ہونا۔ بیان آیا قابل
اذخاں شہادہ نہ ہے۔
کسی معافی یافتہ کا بیان جب نسبت یہ ثابت نہ ہو کہ اس نے جرم
میں شرکت کی تھی لازم کے خلاف قابل اذخاں شہادت نہیں ہے۔
سنت رام بنام ملک منظم اودہ اور آگرہ لا جرنل ۹۹ کرینل
لا جرنل ۲۶۱ (اودہ) ۵۲۳
معاملہ۔ خلاف ورزی معاہدہ از دولہج۔ عہدہ منوی۔
ہر جہ آیا حاصل کیا جاسکتا ہے۔
کسی خلاف ورزی معاہدہ از دولہج کے ہر جہ کی مالش میں ممکن ہے
کہ عہدہ صرح نہ ہو لیکن مقدمہ کے حالات سے ایسا عہدہ منوی قیاس
کیا جاسکتا ہو۔
بنگ توبہ تھے بنام انی بون۔ آل انڈیا ریورٹر رنجون ۱۹۲۳ء
(رنجون) ۱۵۱
خلاف ورزی۔ ہر جہ۔ ایفا کا عدم امکان قانون
معاہدہ ایکٹ ۹۱۵۵ء دفعہ ۵۶۔
مدعی علیہ نے مدعیوں کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ وہ انکو اپنی غرض سے

یہ جو علاج کی نسبت کی نراغ کے پیدا ہونے

ری پرشاد۔ الہ آباد لائبریری ۲۱/۲۲ آل انڈیا رپورٹ
اورہ کینسر ۲۶ مدراس لائبریری ۲۱/۲۲ آل انڈیا رپورٹ
برل ۲۶ مدراس لائبریری ۲۱/۲۲ آل انڈیا رپورٹ
اورہ اور آگرہ لائبریری ۲۱/۲۲

(پیر پوری کوئل) ۵۹۶

انی ڈگری۔ واصلات کی تردید یا ترک۔
کی تشخیص کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔
لی۔ مرانہ۔ کینسر کا تقرر حکم کی صحت پر
مراقبہ جو قطعی ڈگری کی ناراضی سے
نگرانی جو درمیانی حکم کی ناراضی سے

انی ڈگری۔ واصلات کے تحت کی تردید کیجئے اور اس حکم
اس کی رو سے ہدف نظر کیجئے تھے کوئی مرقعہ پیش نہ کیا جاتا
لی۔ ڈگری صاف کہنے جانیکی نوہت پر کر پستی نہیں کیا سکتا
انی ڈگری میں واصلات کی صراحت غلطی سے ترک کیجی ہو تو
بیا جاسکتا کہ قطعی ڈگری صاف کہنے جانیکی کب امر سوال کا قطعی

ہنا
سی۔ سام احمد سارو تہران انڈین کینسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴ پر شہ کیا
نیک مینی غلطی واصلات کی صراحت ترک کیجی ہو
کی پروتا ہے قاعدہ منہی برعدہ جو احاد اس کے تقرر کا حکم
علاہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص کیلئے ہر طریقہ قطعی ڈگری کی ناراضی

ایک یا جگہ کہ وہ بے اچان
جہاں ممکن ہواں شمار تہران انڈین کینسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴ پر شہ کیا
انہوں نے بیگانہ کھسکا۔ لاویکی مدراس لائبریری ۲۱/۲۲

مدراس دیگلی ڈسٹرکٹ ۱۹۱۲ (مدراس) ۱۰۶۹

وصیتنامہ کی تہذیب محض حق حیات کی پیدا کیا جانا۔
کیا بقیہ حصہ ملتی رہ سکتا ہے۔ تو ریش حصہ بقیہ کس طرح
عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ دہرم شاستر۔ زمین شناسی
باب۔ بیٹے کی ذمہ داری۔ آیا قرضہ خلاف اخلاق تھا۔
بارہوت۔ نالاش بمقابلہ منتظم۔ خاندان شتر کی قیاس۔

جب رہائے وصیتنامہ کوئی حق حیات پیدا کیا گیا ہو تو بقیہ حصہ قوت
معرض انتہا میں نہیں دیکھا بلکہ مجرد وفات حوی کی شخص کو حاصل ہوگا۔

جو تندرست و موہن ٹیکو نام کنہر و موہن ٹیکو روپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱
کی وضاحت کیجی

جگہ موہن داس نام سرنگھ داس انڈین لائبریری جلد ۱۰ صفحہ ۵۲
نارک ایشر رائے بنام موہن کریش رائے انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۲
میر کئے گئے۔

ہندو دنیا اس ڈگری کی ذمہ داری سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو مرنے سے پہلے
باب اور کرائے خاندان شتر کے مقابلہ میں حال کی ہو شکر کہ چاہت ذکر
کہ قرضہ خلاف اخلاق یا ناجائز اغراض کیلئے یا کسی تہذیب ڈگری کی قطع
جو مٹی ہو یا نہیں۔

ناموئی بابو اس نام موہن انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱
بھاگت پرنا دنگ نام گرجا کو انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ لالہ جوتیش
بنام گلاب چند انڈین لائبریری کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲ باسدیو لال نام ہامیر
انڈین کینسر جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ تہذیب شکر رام نام جادو کو انڈین کینسر جلد ۱۰ صفحہ ۲۴
صفحہ ۱۰۵ دسا اورام چندرا بنام محبوب سنگھ انڈین کینسر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸
کا حوالہ دیا گیا۔

ایک ہندو نے ایک وصیت نامہ کی کس کی رو سے دوسرے وصیت
کئے ایک اپنی زوجہ کو اور دوسرے اپنے بیٹے کو دیوں میں حیات اور بلا اختیار

۱۰ ناذ کیا جاسکتا ہے۔

الامہ جند بنام ججہ انڈین لارڈز آف دی ایڈمونیسٹریشن آف انڈیا پورٹ
ال آباد ۱۹۲۳ء (الم آباد) ۲۵۱

واجب العرض کی تعبیر حق شفعہ کے متعلق کاغذات حقوق
رولج یا معاہدہ قیاس غیر رواجی معاملات کے
ادخال کا اثر۔

حق شفعہ کے متعلق واجب العرض میں اندراج رولج کے وجود کی اچھی
بادی انگیزی شہادت ہوتا ہے۔ اس کے کہ خود واجب العرض میں کوئی دغلی
شہادت یا کوئی دوسری شہادت یا حالات اس کی تردید کیلئے موجود ہوں۔
جب واجب العرض کے اس فقرہ میں جو شفعہ کا حوالہ دیا گیا ہو محدود
دیگر معاملات کا ہے حالہ دیا جائے جو بطور مکن رولج کے معاملات نہیں دیکھتے
تو قیاس کی تردید ہو جاتی ہے۔

نفس میں نام محمد شریف انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۴ سورج بانی
منگہ نام محمد نصیر انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰ کی تقلید کی گئی۔

ہر کسی واجب العرض کے اس فقرہ میں جس میں حق شفعہ کا اندراج ہو
دوسرے حالات کے منجملہ یہ بیان درج ہو کہ کوئی لاولد شریک حصہ دار
اپنی جائداد کو کسی غیر مستحق کے حق میں بیہ نہ کر سیکے گا اور یہ کہ اگر ایسا کوئی انتقال
عمل میں آئے تو شریک حصہ دار کی وفات پر اس کے ورثائے قانونی جائداد
کے الگ ہوں گے۔

قرار دیا گیا کہ اس قیاس کی جبر بطور معمولی واجب العرض میں حق شفعہ
کے اندراج سے پیدا ہوتا ہے کافی طور پر تردید ہو گئی ہے اور یہ کہ خود اس
فقرہ میں داخلی شہادت یہ ثابت کرنے کیلئے تھی کہ جو اندراجات اس میں تھے
وہ رولج کے اندراجات کا منحل نہ تھے

طونت منگہ بنام مارے منگہ۔ ال آباد لاجرنل ۱۹۲۶ء آف انڈیا پورٹ
۲۲۹ (الم آباد)

واجب العرض کی تعبیر رولج کا اندراج
اندراج اور اس کا اثر قیاسی
کی تیار ایڈمنسٹریشن۔

جب کسی واجب العرض میں جیسے کہ رولج
گیا ہو متعدد حوالہ امور موجود ہوں نہیں سے چند
متعلق ہو سکتے تھے نہ یقین کے مابین کیا گیا اور
نہو سکتا ہو تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ کل واجب العرض
کا ایک انداز نہیں ہے۔

سورج بانی منگہ نام محمد ناصر انڈین کیسز جلد
جب کوئی تقسیم کی گئی ہو تو کل اسٹیک
جدید کاغذات حقوق تیار کئے۔

ولگتین منگہ بنام کانگاس منگہ انڈین لارڈز آف ال
کی تقلید کی گئی۔

سیتا رام تیواری بنام فوجدار رائے۔ انڈین
۴۵ (الم آباد)
کی تعبیر رولج کا ثبوت۔

عہدہ داران بندوبست کو واجب العرض میں
میں ان فرائض کو انجام دینا پڑتا ہے جن کی ان
دیتی ہے انہیں سے ایک فقرہ سمجھ ہے کہ
طور پر کہ عہدہ دار بندوبست

میں وہ ہونے چاہئیں یا

عہدہ دار بندوبست

کے قلعہ کرنے میں اسکو غلط
کا بیان یہ ہے کہ واجب العرض میں
ہی نیستی شہادت ہوتا ہے جو اس

نہج مقدار مہیا کر دینگے اور ایک کوئلہ کی
 ۱۱ ماٹیا اس خیال سے کہ ضروری کوئلہ
 اپنے ریلوے و انگوں کی فراہمی کوئلہ
 (۱) بازاروں کی ضروریات تک محدود کیا
 جائے۔ مدعیان نے جو استعمال کرنے والے
 لی استعمال کر نیوالے کے حق میں ایک خاص
 نوٹ نوٹس کے حکم سے بج جائیں لیکن دراصل
 معاہدہ اسکو اس کوئلہ کے مہیا کرنے کیلئے ہیں
 و میوالا تہا نہی علیہم کوئلہ کی کمال مقدار
 رہے اور موخر الذکر نے انکے خلاف ہرجہ کا
 عہودہ قیمت ادبازاری قیمت کے باہر
 اس امر پر رد دیا گیا تھا کہ معاہدہ کی تسلیل
 کے فیود کی وجہ سے مدعی علیہم مدعیان کیلئے
 انگوں کی فراہمی حاصل نہیں کر سکتے تھے جو
 عام صورت چو کہ مدعیان کوئلہ پہلے بازار
 انگو کوئی ہرجہ برداشت کرنا نہیں
 بود تھا اور مقامی بازار میں اس کو

نہج مقدار مہیا کر دینگے اور ایک کوئلہ کی
 ۱۱ ماٹیا اس خیال سے کہ ضروری کوئلہ
 اپنے ریلوے و انگوں کی فراہمی کوئلہ
 (۱) بازاروں کی ضروریات تک محدود کیا
 جائے۔ مدعیان نے جو استعمال کرنے والے
 لی استعمال کر نیوالے کے حق میں ایک خاص
 نوٹ نوٹس کے حکم سے بج جائیں لیکن دراصل
 معاہدہ اسکو اس کوئلہ کے مہیا کرنے کیلئے ہیں
 و میوالا تہا نہی علیہم کوئلہ کی کمال مقدار
 رہے اور موخر الذکر نے انکے خلاف ہرجہ کا
 عہودہ قیمت ادبازاری قیمت کے باہر
 اس امر پر رد دیا گیا تھا کہ معاہدہ کی تسلیل
 کے فیود کی وجہ سے مدعی علیہم مدعیان کیلئے
 انگوں کی فراہمی حاصل نہیں کر سکتے تھے جو
 عام صورت چو کہ مدعیان کوئلہ پہلے بازار
 انگو کوئی ہرجہ برداشت کرنا نہیں
 بود تھا اور مقامی بازار میں اس کو

انڈیا رپورٹری پری کوئلہ ۱۹۲۲ء بمبئی لارپورٹ ۲۵۰ اس ویکلی نوٹس
 کلکتہ ویکلی نوٹس ۲۴ انڈین لارپورٹ بمبئی ۲۴ مدراس لارپورٹ
 ۵۲۶ مدراس لارپورٹ ۲۴ (پریوئی کوئلہ)
 مشترکہ ہندوستان دان۔ شراکت۔ قیاس قانون معاہدہ
 ایکٹ ۹ بابہ ۱۸۵۲ء دفعہ ۱۱۰۵۳۔

ایک شراکت کی صورت میں ہوا ایک مشترکہ ہندوستان کے اراکین کے
 باہر ہری ہو یہ قرار داد کر شراکت کسی ایک طریق کی وفات کی وجہ سے
 فسخ نہ ہوگی مگر قیاس کی جانی چاہیے۔
 لالہ فقیر جید بنام ناگرام (الہ آباد) ۹۵۸
 مقتدرہ سابقہ کا مفہوم دیکھو مجموعہ ضابطہ دیوانہ ایکٹ
 ۵ بابہ ۱۹۱۱ء دفعہ ۱۱
 ۷۸۶

ملیبار تار وارڈ۔ کانم حوکر ناون نے عطا کیا تھا۔ اندراون
 آیا الفکا ک کے مجاز ہوتے ہیں۔ سازش نقصان۔
 ملیبار تار وارڈ کے اندراون اس کے مستحق ہونے میں کہ وہ اس کانم
 کے الفکا ک کیلئے حوکر کے کر ناون نے عطا کیا تھا خاص حالات کے ثابت
 ہونے پر دعویٰ کر میں مثلاً کر ناون اور کانم کے باہر سازش ہوئی
 تھی یا کانم کے جاری رکھنے سے تار وارڈ کی غرض کو نقصان پہنچا تھا۔
 سنڈوہ ٹیل چین بنام پوتن پورڈی رانوالڈ کیسز جلد ۵ صفحہ
 ۵۸۵ ادنیٰ کال تہا تہ بنام چاری چا ہے پائیکل ان کی کیسز جلد ۵
 صفحہ ۶ میں کئے گئے۔

کتا تہا پارکم پوتن پوتن لینہ انا بنام اندراون جیبارا مارپور
 مدراس ویکلی نوٹس ۱۹۲۳ء آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۳ء اس
 (مدراس) ۱۳۶۳
 متنازع کے معنی۔ دیکھو قانون مجالس صفائی ایکٹ ۲
 بابہ ۱۹۱۱ء دفعہ ۱۶۔
 ۲۵۲

انتقال کے اور بلا کسی ہدایت تو ریت حجت کے تھے بیٹے نے خاص ہو گئے بعض
رہن نامہ جات تکمیل کر دئے اور مرہن نے بالآخر ڈگری نیلام جائداد حاصل کی
مدعی سپر راس لے اس امر کے استقرار کیلئے نالش کی جائداد اسرائی ڈگری
رہن قابلِ نیلام نہیں ہے۔

قراردیا گیا (۱) کہ از روئے وصیت نامہ موسیٰ کبیرہ کے انتقال پر شیا
حق زمین حیاتی کا ذات ہوا اور یہ حق زمین حیاتی قابض سے لکھ کا وہ حیثیت
وراثت قانونی مستحق تھا وارث ہوا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ جائداد متاخرہ کا مال
مالک ہو گیا

(۲) مدعی اسکو مات نہیں کر سکا کہ زدرہن خلاف اخلاق یا ناجائز
اغراض کیلئے حاصل کیا گیا تھا اسلئے نالش قابلِ اخراج ہے

جب کوئی نالش کسی غلط خاندان مشترکہ کے مقابل میں رجوع کی جائے
تو قیاس یہ ہوگا کہ سپر نالش قائم مقامی کی حیثیت سے لگائی ہے۔

محکمہ قی پرستاد بنام کالورام انڈین کبیر جلد ۲۰ صفحہ ۳۱ و ۳۲ سرورشا
بنام گلاب چند انڈین لارڈ پورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۲ بر صفحہ ۲۲ کا حوالہ دیا گیا
روپ کشور نام کہنیا لال۔ اور لا جریل پٹیل اور کبیر ۲۶

(۱۹۵۵) ۴۸

وصیت نامہ نامہ کی تعبیر ہے بالوصیت جو کسی ایسے ہندو
کی جانب سے کیا گیا ہو جس نے دو بیٹے چھوڑے ہوں نصف
حصہ جو پہلے بہائی کی جانب ہے کسی خاص صورت میں دوسرے
کو دیا جائیگا ہوا۔ دستاویز انتقال آیا ضروری ہے۔

قانون وراثت ایکٹ ۱۹۲۵ء دفعہ ۱۸ کا اطلاق

ایک ہندو کے وصیت نامہ میں یہ صراحت تھی کہ موسیٰ کے دو بیٹوں میں سے
ایک مٹا جائیگا اور دوسرے کو اس صورت میں دے جبکہ موخر الذکر اپنی اصلاح
کرے اور ایک بہائی کے ساتھ اتفاق سے رہے وہ سب بہائی موسیٰ کی وفات
سے دو دیا تین سال تک پہلے بہائی کے ساتھ فرما برادری اور اتفاق سے رہا

اور اس نے جائداد کا اسیا نصف حصہ منتقل کیا اور
کی ایک مالش رجسٹرڈ ہے اور پہلے بہائی کو
کیا ہوا جو اند بھی یہ کہ سب کیا تھا کہ منتقل

جائداد پہلے بہائی کی دستاویز انتقال کے بغیر دو
قراردیا گیا کہ ہندو کے وصیت نامہ کی سب

ہے نہایت حق کے ساتھ تعبیر نہیں کی جاسکتی تھی یہ کہ
ہو سکتی تھی اور یہ کہ دوسرے بہائی کی اصلاح کے بغیر

جائداد جو وصیت نامہ کی رو سے پہلے بہائی کو دے
بہائی کو حاصل ہوئی تھی اور اسکا انتقال الیہ اسکا ستر

شکر مہا مہیشور سٹ بام سبوتا نہ سب باا
ولی ونا بالغ ہندو بیوہ مالک کی حیثیت

کی جائداد کا رہن۔ قانونی ضرورت۔ رہن
جب کسی ہندو بیوہ نے اپنے نابالغ بیٹوں کی جانب

نئے ہوں خاندان کی قائم مقامی کرتے ہوئے نہیں بلکہ مالک
کی ہو جو اپنے مستوفی شوہر کے وصیت نامہ کی رو سے دعویدار

کا عدم قرار دیا جائے تو مرہن یہ ظاہر کہ کے خاندانی جائداد
ناقد ہیں کہ اسکا کہ بیوہ اپنے بیٹوں کی حقیقی ولی تھی اور

کیلئے کیا گیا تھا کہ بیوہ بیوہ نے بطور مالک کے وہ جائداد منتقل کی
ملک دہتری تو رہن کا عدم تسلیم ہے۔ اور اسکا

میں بیوہ کی وجہ سے ایک کیا گیا تھا کہ وہ مرہن کے ساتھ کیا گیا تھا
بلونت ملکہ نظام

تقلید لگائی۔

خاندان پرشاد بنام حافظ عبداللہ
رہنڈر الہ آباد ۱۹۲۳ء (۱۸)
وقف کا رجسٹر۔

انٹرنی کے نہ تھا اور اس کا مال کسی ایسے
 ہے جو اس کو ان کے مال میں ہوں۔

الہ آباد (۹۵۸)

مالش شیخ صلیح نامہ اس بنا پر کہ

چکا تھا۔ آیا ہو سکتی ہے۔

رکشی مالش ہیں کہ سکا کہ حوڈ لڑی اس کے

سکو اس کی جانب سے اس کے دلی اور ان

یا وہ اس بنا پر ہے کہ ہر وقت صلح

نہجہ اور اصل میں عدالت کے اور در حاضر

ہزار اندیں کینر جلد ۹ ص ۹۰۰ تیشا لڑی

یہ کینر جلد ۲ ص ۳۹۱ کا حوالہ دیا گیا۔

زین لارڈین لارڈین کلکتہ جلد ۹ ص ۶۸۰

اسی کلکتہ دیکھی نوٹس جلد ۹ ص ۸۰۰

زین لارڈین کلکتہ جلد ۹ ص ۸۰۰

لاہور لاہور جلد ۲ ص ۲۹۸

لاہور (۸۵۱)

نوٹیکہ جو ہم پر نوٹ جس سابقہ

قرار ہو۔ بدل مالش

نہجہ سے کہ

کر سکتے تھے کہ ب پر نوٹ کیل کیا زید

نامکن ان کے ہیں جو قدیم پر نوٹ پر

لاہور اس پر مالش کر سکا مستحق تھا

انہوں نے مدعی کے حق میں ہدیہ پر نوٹ منتقل

طریقہ نے یہ اعراض کیا کہ کہ کے حق میں

خود الد کہ قدیم پر نوٹ پر مالش کر سکا

مستحق نہ تھا۔

فرار دیا گیا کہ چونکہ تجدید مدعی کی استدعا پر گئی تھی جو قدیم پر نوٹ

پر مالش کر سکا مستحق تھا مدعی کی جانب سے قدیم پر نوٹ پر مالش کرنے

سے باز رہا مدید پر نوٹ کی بابت کافی بدل تھا۔

سید محمد جعفر نام رام حرن۔ اور لاہور جلد ۱ ص ۱۰۰

اور کینر جلد ۲ ص ۳۹۱ (اور وہ)

مالش جو پرامیسی نوٹ کی بنا پر کی گئی ہو۔ پرامیسی نوٹ

کا ناقابل ادخال تہا رتہ ہونا۔ مدعی آیا قرضہ ثابت

کر سکتا ہے۔

جس کوئی قرضہ جو پرامیسی نوٹ سے ظاہر ہوتا ہو اور اس مدعی

پر پرامیسی نوٹ کی سائر مالش کر کے لیک پرامیسی نوٹ ناقابل ادخال تہا

قرار دیا جائے تو مدعی کو دیگر شہادت کے درپہ سے قرضہ ثابت کر سکا موقع

دینا یا ہے۔

پچو لال نام کندہ ہائی لال اور کینر جلد ۹ ص ۱۰۰ رام سرپ نام سرپ

کندہ لال کینر جلد ۱۲ ص ۱۳۸ ایر استہ لال کیا گیا۔

دوار کا بنام عیدو۔ اور اور اگر لاہور جلد ۹ ص ۱۰۰

اور کینر جلد ۲ ص ۳۹۱ (اور وہ)

طلاق۔ زوجہ کے اخراجات۔ اصول جو متعلق ہو سکتا ہے

درخواست طلاق میں عام اصول ادائی حریہ کے متعلق یہ ہے کہ زوجہ

جس پر اس کے شوہر نے سجا یا جو مال الزام عدالت طلاق میں لگایا ہو وہ

اخراجات دے جائی مستحق ہے جو مقدمہ کی جوابدہی میں شملہ اخراجات

ہونگے بجز ان مقدمات کے جس میں زوجہ جوابدہی کیلئے کافی ذرائع رکھتی

ہو یا مستقر شدہ سالیشر بد اعمالی کا مرتکب ہو۔

مرد شا ملاٹ پر بچہ ڈ بنام والٹر ڈ گر پر بچہ ڈ۔ مدراس لاہور جلد ۱ ص ۱۰۰

لاہور جلد ۱ ص ۱۰۰ (مدراس)

۱۸۵

نا بالوغ ایسے شخص کی جانب سے نا بالغ کی جائداد کی بیع جو بطور
وہی ٹل کر رہا ہو سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد نا بالغ کی
جانب سے شخص ثالث کے حق میں بیع۔ قبضہ کے وقوع
کا قابل پذیرائی ہونا۔

عدالتی ملامت ان اشخاص پر واجب نہیں ہوتا ہے جو اس کے تحت ہیں
جو اس کے کہ وہ مسودہ کیا جائے لیکن وہ جس طرحی خاتمی بیع کے درجہ کا حق رکھتا
ہو جس کی تکمیل کسی دوسرے شخص نے کی تھی جس میں جائداد کو کسی شخص ثالث کے
حق میں بیع کر کے اسے بنا کر کہ سابقہ بیع اس پر واجب تکمیل نہیں ہے اسکو مسترد
کرنا یہ کہہ سکتا ہے ایسی بیع کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بالغ کو اپنے نقطہ نظر سے
تکمل نہیں حاصل ہوتی ہے کہ وہ صرف اس وقت مؤثر ہوگی اگر عدالت اس کا
یہ معلوم کرے کہ سابقہ بیع اس پر واجب تکمیل نہیں ہے لیکن اس واقعہ کے پیش آئے
تک مانع کو کہ جس دعوے کو یہ کا حق حاصل ہوتا ہے لکھ جائداد کے متعلق مکمل
حقیقت حاصل ہوتی ہے عرفاً تو نا قابل انتقال ہوتی ہے

لکھنؤ نامہ سربراہی انڈین لارڈ پورٹ صوفی جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ متقدم
لکھنؤ نامہ سربراہی انڈین لارڈ پورٹ صوفی جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ متقدم
سام کبیر لارڈ پورٹ صوفی جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ پر دوسرے نام اوڈر پورٹ صوفی جلد
۲ صفحہ ۲۲۲ کرنا ہوئی نام سنگھ جلد ۱ صفحہ ۱۸۸۔
گہرے لال نام بندہ سیٹی ریشاد ناراہ سنگھ انڈین کیس جلد ۱ صفحہ ۱۸۸
پر لکھے گئے۔

ایک نا بالغ کی ماں نے اسکی ولیہ کی حیثیت سے کچھ جائدادیں منتقل کر دیں
نا بالغ کی ملک تھیں نا بالغ نے سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد یہ جائدادیں ایک شخص
ثالث کے ہاتھ بیع کر دیں ولیہ کی بیع کو اسے بنا پر بطور ناجائز کیا کہ اس کی
موجودہ کوئی جائز حقیقت منتقل نہیں ہوئی تھی۔

نوادریا گیا کہ نا بالغ کے مشتری کا مدعوئے جو جائدادوں کے قبضہ کیے
گئے تھے اس وقت سے ناقص نہ تھا کہ نا بالغ کی ماں کی منتقلی کو نسخہ کو اپنی استغناء

بہت کمالات حاصل ہوئے ہیں
مداس وکیل ٹرسٹ سوسائٹی ۱ مدراس
نا بالغ فیصلہ ثالثی۔ زیر نا بالغ۔
کیلیہ مصداحت۔ عدالت کا فرغ
مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۵۵
جو کہ فیصلہ ثالثی فریقین پر واجب نہیں
نا بالغ جو تو عدالت کو فریقین کی ایک مصداحت
سیر ڈائری کیا جائے منظور نہیں کرنا چاہئے بشرطیکہ
وجہ برتنی ہو جو ضابطہ ۲ محمود ضابطہ دیوانی میں
عدالت کی رائے میں مصداحت نا بالغ کے فائدہ کیلیہ
حسب ثالث کسی نا بالغ کے حقوق کے علو
اختیار ہمیشہ مریات اور ہدایت مقدس و درباری
کسی جج کو جو کسی مقدمہ دیوانی کی تحقیقات کر
میں لانا چاہئے حکمہ واقعات ظاہروں اور الیا
سوال شمال ہو کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی کس
کے حق سے دست بردار ہونے یا اسکی تردید
منظوری مدینہ چاہئے اور ایک سٹ کیا
اطمینان کئے کہ انتظام جتنی کرے
جسکو سنگہ نام سیتا

معلومات جو دقو

تعمیلی کارروائیا

ہوں منظوری۔

ہا کہی نا بالغ نے بالغ ہو

جاری رکھی تیر حقیقی اساتے اسکی ر

نیلام بصیفہ تعمیل۔ ڈگری منی، فریبہ، مشتری نیلام کی حیثیت
 خریدار ایک بہت بلا اطلاع کے محفوظ کی نوعیت۔ انصاف
 عدل اور نیک نیتی کے اصولوں کا اطلاق۔ بلینڈنگ۔ عذر
 کا حلقہ قائم نہ کیا جانا۔ ضابطہ

حکس کری نیلام بصیفہ تعمیل جو اس فریبہ کی وجہ سے ممکن نہ لایا گیا
 ہو جس کا ارتکاب ڈگری دار نے عدالت پر کیا تھا عدالت تعمیل کے رد و رد
 پیش ہونے پر اس نے فریبہ دینے کیا جاسکتا ہے کہ مشتری نیلام نے فریبہ میں
 حصہ نہ لیا ہو یا وہ فریبہ سے آگاہ ہو

جمہوریہ پاکستان لائبریری، جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۳ سے ۴۴۵
 کاغذی نام و مینو نام کا بھی کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲۹ صفحہ ۲۹۱ کی کتاب
 باغی نام حسین الدین احمد کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۵۳۲ میں لال
 گھوڑا نام چپ بڑا تھا گھوڑا ایڈین لائبریری کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۹
 بہون مرمن پال نام سدالانی ایڈین لائبریری کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ
 ۴۴۴ میں گشتا جھیلیا نام مرمن کوری و اسی کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۰
 امیکا پر مشاد سنگہ نام و مشول کلکتہ لاہور جلد ۱۱۱ البکر صاحب
 نام محمد الہیہ صاحب ایڈین لائبریری مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۰ اور محمد اسی
 نام منقشہ نام تہہ بڑا کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۹ جس میں چند نام
 سچے سنگہ ایڈین کیر جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۹ راولا ماریہ پیکارا نام کلکتہ راولا
 ایڈین کیر جلد ۱۶ صفحہ ۸۱ سے استناد کیا گیا۔

ان فریقہ کے تابع جو آرڈر ۲۱ ردل، ۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مقرر
 کی گئی ہیں۔ نیلام بصیفہ تعمیل فریبہ کی بنا پر بالکل اسی طریقہ سے مشورہ کیا
 جاسکتا ہے جیسا کہ بضابطہ کی بنا پر اور منجانب عدالت اس اختیار کا
 استعمال ان مقدمات میں خارج نہیں ہوتا جب مشتری خریدار نیک نیت
 لکھنے بدل بلا اطلاع کے ذریعہ میں آتا ہو۔

لیکن جب کسی نیلام بصیفہ تعمیل کے حوالہ پر اس بنا پر اعتراض کیا جائے

کہ وہ ڈگری جیسی نیلام منی ہے بلکہ یہ
 نمونہ بدل بلا اطلاع کی حیثیت کا تعین
 اند لوں کے لحاظ سے کیا جانا چاہیے۔

نظائر فریبہ کیا گیا اور کثرت لکھنے
 جب کوئی قانونی حکم ہو جو فریبہ
 سوال پر ملاحظہ قلمی ہو تو وہ انصاف
 قانون انگلستان سے واقف ہونے میں کسی
 میں متعلق کر سکتے ہیں اور کہتے ہیں وہ قانون
 تہ حصہ ہے جو بالمو مقول اس لحاظ سے متعلق
 تیش چندا بنام نام دیال انڈین کو
 استناد کیا گیا۔

مسی فریب ڈگریوں کی بنیاد پر خرید
 اس وقت کوئی اثر نہیں رکھتیں مشتری
 میں مگر ایک نہ ہو۔

نظائر سے استناد کیا گیا
 ہر مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے
 جیسا کہ تحفظ جو خریدار نیک نیت کیا
 میں دوی ہی اور وہ کلکتہ
 فریب مقدمہ کے خاطر
 کرتی ہے کہ ۱۵ اس ۱۰

وہی کا وہ انصاف قائم ہے
 اس کے فریبہ یعنی میں کہ
 موجود ہیں بالخصوص اس
 ہے اکوٹلی است اندازی کرے ہے
 اٹھا کرتی ہے کیونکہ ایسا کرنا نام